اطلاع یہ کتاب ... واسطے اہل اثنا عشری کے ہے
الذین یتبعون الرسول النبی الامی الذی یجدونہ مکتوبا عندہم فی التوراۃ والانجیل
الحمد للہ والمنہ کہ حضرت ارحم الراحمین کے فضل و کرم سے کتاب مستطاب
بشارت محمدی
تالیف شریف عالم نبیل و فاضل جلیل حافظ قرآن خادم حدیث جناب
مولوی حاج خواجہ عبد العزیز صاحب محدث لکھنوی جنمین جناب سرور عالم کے تیس
نشان اور قرآن الشریف جو آپ پر اوترا اوسکی تیس نشان اور اپکی امت
کے تیس نشان اور حضرت عیسیٰ کے تیس نشان توراۃ
و زبور
انبیاء
تیلا کے ہیں اور انجیل پاک
سے
جناب سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی بیس خبریان لکھی ہین —
بمقام لکھنو محلہ فراشخانہ وزیر گنج تاریخ یکم ماہ محرم سنہ ۱۳۰۱ ہجری
مطبع حسینی اثنا عشریہ مین سید عابد علی کے اہتمام سے چھپی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الٰہی شکر تیری نعمتون کا
محمدؐ کو سکھایا تو نی قرآن
اکیلا تو فقط سچا خدا ہی
غلامی کا تیری سب پہ ہم ہین
کہ وہ قرآن محمدؐ کو سکھاوین
محمد کو جو کچھ تو نے سکھایا
دیا تو ہی نے یا رب ہمکو ایمان
نہ انکھونکو نسی کبھی تجھے حرف دیکھے
نشانی منکرون نی جبکہ مانگی
ہوا دور ایک ٹکڑا دوسرے سے
محمدؐ کو بلایا آسمان پر
الٰہی تو نی دی عیسیٰ کو انجیل
نبی عیسیٰ ہین ای رب تیری بندے
نہ تہا اندہے دیوون نی بچایا
تو عیسیٰ نے بہت مردونکو اٹھایا

تیری اس بی نہایت رحمتونکا
دیا رحمت سی ہمکو اُسنے ایمان
سبھونکو تو ہی نی پیدا کیا ہی
پیمبر اور امام اور سب فرشتے
محمدؐ ساری عالم کو ڈراوین
انہون نی جن بشر سبکو سنایا
بڑی سی تیری نشانی ہی یہ قرآن
نہ کانون سے سنی نبیونکی قصے
نشانی اور اک تو نی دکہائی
بخوبی صاف دیکہا منکرونے
دکہائین قدرتین اپنی سراسر
کیا ساتہہ انکی ہر دم فیض جبریل
تیرے پیغام کے پہونچانیوالے
کہ انسانون کے تن مین گہر بنایا
پڑا دیوونکی دلین اونکا دہڑکا

ادا ہو کسکے دلسی کس زبانسے
محمدؐ ہین الٰہی تیری بندے
کوئی ہرگز تیرا انکسا نہین ہے
تیری رحمت ہی ہے یہ ای رب اکبر
خوشی جنت کی مومن کو سناوین
تیری پیغام خلقت کو سنائے
محمدؐ نے نہ لکہی تہین کتابین
تو ہی نی اونکو یہ سب کچہہ سکہایا
محمدؐ نے دعا کی جبکہ تجہہ سے
پہر اون ٹکڑونکو تو ہی نے ملایا
الٰہی تو نی باتین کہین خود اونسے
کہ تیرے حکم سے مردے جلائے
نشانی تہی الٰہی تیری انجیل
کوئی دیوانہ تہا اور کوئی گونگا
بدن مین سے وہ انسانونکی نکلے

کہ دی اپنی محبت ہمکو تو نے
تیری پیغام کی پہونچانیوالے
کوئی بیٹی کوئی بیٹا نہین ہے
کہ جبرائیل کو بہیجا زمین پر
عذابونسی وہ منکر کو ڈراوین
ہزارون جن بشر ایمان لائے
کتابون کی سنی کب تہین باتین
تو ہی نی آپ اونہین سب کچہہ بتایا
کیئے تب چاند کی دو ٹکڑے تو نے
نمونہ اپنی قدرت کا دکہایا
نمازین فرض کر دین پانچ تو نے
لگے اچہی بہت کوڑہی و اندہے
تیری ہی حکم کی کرتے تہی تعمیل
ہوا جب حکم تیرا میری کو لا
ہوی انسان اک لحظہ مین چنگے

محمدؐ کی جو امت مین ہین کامل
ہوا اونپر جو تیرا افضل شامل
تو قہر و غضب سے پھیلاتی ہین وہ نور
کرامت سی ہی انکی مشہور

کچلتے رہتی ہین یونکا وہ سر
تیری ہی حکم سی ای رب اکبر
یہ ارواح انمین و نظر و غضب آنکی
تو ہی نے ہی عجب تاثیر رکھی

تو ہی تاثیر اونکی ڈالتا ہی
جہان تاثیر جتنی چاہتا ہی
شفا کوڑہی اور اندہی کو دیتا
تو انکی روح سی ہی کام لیتا

نمونہ انمین عیسی کا عیان ہے
نہین کچہ حاجت شرح و بیان ہے
جو تھی عیسی کے دشمن جب وہ آئی
ارادہ قتل کا جب جی مین لائے

الہی تو نے عیسیؑ کو بچایا
اور اپنی پاس نہین نزد بلایا
الہی تو نی دی موسی کو توراۃ
شریعت کی بتا دی صاف ہر بات

خود اپنی باتین موسیؑ کو سنائین
اور اپنی قدرتین سبکو دکھائین
گھٹا کالی اومنڈ کر خوب آئی
چمک بجلی نے خوب اپنی دکھائی

وہ بادل خوب جب برسی گرجے
تو ساری لوگ سب دیر و زمین کے لرزے
بلند آواز قرنا یسکی آئی
جلالی شان خالق نی دکھائی

لگا ہلنی پہاڑ اوٹھا دہوان ایسا
کہ خود اوسکی وہ پر اللہ اوترا
نشانی اپنی آنی کی دکھائی
شریعت اپنی موسی کو بتائی

پہر اپنی ہاتہ سی پر لکھکی تو تختین
ہوا کرتی رہین پہر تو نہین باتین
تو ہی عوج و اونسی یارب بولتا تہا
اور اپنی دشمنون کو تہلٹاتا

تیرا پیغام جب موسیؑ سی سنکر
ہوا فرعون تیرا اصحاب منکر
اوسی اور اسکی سب فوج جونکو لیکے
ڈبویا تو نی سب دریا مین ڈوبے

نہ جب قارون نے موسی کو مانا
زمین مین اوسکو تو ہی نے دہسایا
عمالیقی جب اونسی لڑنی آئے
موسیؑ کی تلوار ونسی ٹکڑے

جو سیحون بادشا لڑنی کو آیا
اوسی بہی تیغ موسیؑ نی دبایا
جو عوج بن عنق لڑنی کو آیا
الہی تو نے اوسکو بہی مٹایا

وہ تہا بلعام جو فرزند باعور
کیا تلوار سی اوسکا بہی چور
خدا کا حکم تہا مارو تم ان کو
نہ ہرگز کافرون پر رحم سمجھو

ہوا اللہ کا جو کوئی دشمن
لگا کرنے خدا سی مکر اور فن
کرو قتل اوسکو یہ حکم خدا ہے
بیان یہ جا بجا توراۃ کا ہے

پیمبر جتنے تھے خالق نی بہیجی
وہ سب عاشق رہی حکم خدا کے
الہی دی ہمین بہی عشق کامل
تیری ہی عشق مین ڈوبا رہے دل

الہی اپنی رحمت اور کرم سے
وہ اپنی عشق کی نعمت جو تو نے
عنایت کی محمد مصطفے کو
تمامی انبیا اور اولیا کو

ہمین بہی دی آمین سے الہی
تیری رحمت بہت بیحد بڑی ہے
ابو بکر اور عمر عثمان علے کا
رہی دلمین ہمیشہ نور پہیلا

محب آل محمدؐ کے رہین ہم
حسینؑ ابن علےؑ کا دم بہرین ہم
ملین انکہو نسی ہم خاک شفا کو
مدینہ دلمین سمجہین کربلا کو

رہین بارہ اماموں پر فدا ہم
رہین عشق محمدؐ مین فنا ہم
جگر شیطان کا یارب چاک کر دے
ہمارے دل کو یارب پاک کر دے

محمد اور علی کا نور بہر دے
اوسی دریا کا چشمہ دلکو کر دے
یہ دل مہر سلیمانی بنا دے
ہمین دیو ونکی ہند سی چہڑا لے

دلونمین بہر دی اب نور محمدؐ
عطا کر فخر دین کا فیض بیحد
الہی تو ہی ہی ہر شی پہ قادر
دل و روح اور تن کو کر دی طاہر

عطا کر سبکو فیض عبد قادر
کبہی ہم ہون نہ اس حلقہ سی باہر
رہی ہمپر نگاہ سید اشرف
دل اور جان مین ہے وہ روح لطف

ہماری روح کو پیاسا بنا دے
پہر آب وصل سی اپنی چہکا دے
دعا داؤد کو تو نے سکہائی
کہ میری روح ہی خالق کی پیاسی

الہی اپنا پیاسا ہمکو کردے
محمد کا دلومین عشق بہردے

الہی یہ بڑی نعمت ہی تیری
کہ ہمکو کردیا امت مین اونکی

کہ ایسا اک نبی قائم کرونگا
کہ ہووئیگا وہ موسی کی طرح جسکا

پھر اس مطلب کو آگی بڑہکی کہا
پتا اوسکی شریعت کا بتایا

عدالت ہاتہہ سی اپنی کرونگا
اور اپنی دشمنون سے لونگا بدلا

کہا تونی زبورین خوب گاؤ
خوشی مین آؤ اور ڈنکی بجاؤ

کریگا ظالمون کی ٹکڑی ٹکڑے
بجاؤ پہلی سی خوشیونکی ڈنکی

تبی پھر سب بتائی شعیا کو
کیا مشتاق سارے ہی انبیا کو

کہ اک سو کہی مین وہ اوگی گا
وہ کونپل کی طرح سی ڈہ چلیگا

اوگاوُنگا صنوبر اور شمشاد
بیابان ہوگی خوش اور دلشاد

کہ وہ بیت المقدس مین بسینگے
بڑی ذلت وہ اس مسجد کو دینگے

یہ دشمن ہوونگی ویران برباد
اور کھیری جائیگی ان سب کی بنیاد

زمین شام کی وارث وہ ہونگے
بسینگی ملک مین پیغمبر تلے

وہ ہر ہر ملک مین ہوونگی آباد
بسین گی رب کے تعریفون مین دلشاد

کرین کس منہہ سی شکر اسکا خدایا
محمد کی ہمین امت بنایا

سنا عیسے نے وہ وعدہ جو تجھسے
وہ وعدہ صاف بتلایا انہون نے

وہ سچی روح والا جسکہ آوے
وہ سچائی کا سب رستا بتاوے

نہین اپنی طرف سی کچھ کہیگا
کہیگا وہ ہی جو کچھ سنی گا

الہی شکر تیری نعمتون کا
محمد کی ہمین امت مین رکھا

جو دی موسی کو یا رب تونے توراۃ
عیان قرآن مین ہے اوسکی ہر بات

خدا کی عشق سے تم منہہ نہ موڑو
بتون کو اور بتخانون کو توڑو

کہا جو اشعیا اور ارمیا سی
وہ سب کہلادیا بندونکو اپنے

دلایا یاد پھر قرآن مین سکو
جو وعدہ تہا کہ بتلاویگا سب وہ

محب عیسی موسی کے رہین ہم
دم ابراہیم کا ہر دم بہرین ہم

خبر توراۃ مین جنکی سنائی
صفت موسی کو اونکی یہ بتائی

کلام اپنا مین ڈالون اوسکی منہہ مین
سناویگا تمہین وہ میری باتین

کہ اپنی مین کرونگا تیز تلوار
لہو سی تیر میری ہونگی سرشار

نبی داؤد کو ای رب اکبر
زبورومین بشارت اونکی دیکر

کہ ایسا بادشاہ آتا ہی عادل
کہ مظلومونکو کریگا وہ خوشدل

خدا کی طالبو تم خوش ہو گے
خدا کا ذکر جب سب سنینگے

پتا مکہ کا دیکر اور عرب کا
کیا فرحت سی دل معمور کا

زمین خشک سے نہرین بہاؤن
شگفتہ باغ جنگل کو بناؤن

پتا یہ اونکی امت کا بتایا
صحیفون اور زبورون مین سنایا

سلیمان نی جو تہی مسجد بنائی
وہ آکر بت پرستون نے گرائی

کبھی ہوگی یہ مسجد پہر برباد
خدا والی رہین اوسمین دلشاد

وہ ہین اللہ کی مقبول بندے
سدا ذکر خدا مین خوش رہینگے

محمد کی یہ امت ہے وہ مرحوم
کہ ہر امت مین تہی انکی بڑی دہوم

بشارت جنکی عیسی دیگئی تہے
یہ تہی سب اور نشان بتلا گئی تہے

کہ باتین پاس میرے ہین بہت سے
مگر تم سے نہین اوٹہہ سکین گے

میری تعریف وہ آکر کریگا
تمہین آئندہ کی خبرین وہ دیگا

کیا پہلی ہی ہے مین نے خبردار
کہ آتا اس جہان کا ہے سردار

محمد پر اوتارا ایسا قرآن
جو ہے ساری کتابون کا نگہبان

یہی کہتا ہے قرآن اور توراۃ
کہ مانو اپنے خالق کی ہر اک بات

صحیفون مین جو تہین خوش نشانیان
وہی قرآن مین سب کو دکہائین

صفائی روح کی اور دل کی پائی
جو کچھ انجیل مین عیسی کہدی تہے

نہین تہا جو کچھ عیسی نے بتایا
وہ سب کچھ تو نی قرآن مین سنایا

الٰہی لائی ہیں ہم سب پہ ایمان
تیرے جبریل پر لائے ہم ایمان
فرشتے موت کی تو بھیجتا ہے
بچاتی ہیں ہمیں یہ اونکی منھ سے
جو تیری تخت کو اللہ میرے
الٰہی عرش کے سایہ میں اپنے
دکھا دی دلکو اپنا نور یارب
بدی ہمین وحکو تو ڈالیگا
الٰہی تو نے ہی حشر اور آخرت کی
وہی سب تو نے لکھوایا قلم سے
کسیکو دوزخی تو ہی بنایا
کسی طاقت کہ یارب تجھسے بولے
الٰہی شر سے تو ہمکو بچا لی
الٰہی فوج دجالی ہے پھیلی
تیری بندونکو ٹہراتی ہیں بیٹھا
محمد اور عیسیٰ سب ہیں بندے تیری
تجھی کو پوجتے ہیں صدق دل سے
مدد بھی ہم تجھی سے مانگتے ہیں
فرشتے بدر میں جو تو نے بھیجے
اور ابراہیم و داؤد اور سلیمان
کریں امداد ایوب اور ہارون
جناب زکریا بھی اور یحییٰ
مدد کیواسطے اب بھیج اللہ

ہماری سر پہ ہی انجیل و قرآن
محمد پاس لائی ہیں جو قرآن
تیرا ہر حکم برحق ہے بجا ہے
یہ تیری کام ہیں ہاتھوں پر انکے
اوٹھائے بیٹھے ہیں ہم دم قضا سے
ہماری روح کو یارب جگہ دے
بنا دی دلکو کوہ طور یارب
حساب اعمال کا تو سب سے لیگا
خبر قرآن اور انجیل میں دے
وہی سب کچھ دکھایا صاف تو نے
اوسے بہکا کی جو زمین پر گرایا
کہ کیوں تو نے کیا یہ اس طرح سے
سراپا خیر تو ہمکو بنا دے
پناہ اللہ دی تو ہمکو اپنی
سمجھتے ہیں تیری بندونکو تجھ سا
غلامی کا تیری سب دم ہیں بھرتے
پیمبر اور امام اور سب فرشتے
محمد کو وسیلہ جانتے ہیں
مدد کا حکم اب بھیج انکو دیدے
مدد دیوین ہمیں ای رب رحمان
جناب یونس اور ادریس و جد نوح
کریں مدد دل مردہ کو ربا
مصیبت سے ہماری تو ہی آگاہ

زبور ہیں اور توراۃ اور صحیفے
ہمیں ایمان ہے میکائیل پر بھی
فرشتے جو ہماری ہیں نگہبان
تو ہی ہی تھامنے والا ہے انکا
مزہ ہے بس او نہیں کو زندگی کا
دکھا جنت میں یا رب اپنا دیدار
قیامت میں اوٹھاویگا تو سبکو
بہشت ایمان والونکو تو دیگا
الٰہی تو ہمیشہ جانتا تھا
کسیکو جنتی تو نے بنایا
تیری بندی ہیں سب تو سبکا مختار
الٰہی لائی ہم ایمان تجھپر
محمد کی رہیں امت میں داخل
جو ہیں ایمان کی دشمن اونہوں نے
تو ہی ہے مالک اور مختار سب کا
علی اور فاطمہ اور اونکی اولاد
الٰہی شرک سی ہمکو بچا لی
الٰہی بھیجدے روح القدس کو
محمد اور عیسیٰ اور موسیٰ
اور اسمٰعیل اور اسحاق یعقوب
جناب یوسف اور یوشع نبی کو
جناب اشعیا اور ارمیا کو
مدد کیواسطے حزقیل آوین

الٰہی ہم ہیں آنکھوں سی لگاتے
یقین ہے ہمکو اسرافیل پر بھی
تیری ہی حکم سے ہیں پاسبان
فرشتونکا اور انسان و جنکا
تیرا رہتا ہے ہر دم جن پہ سایا
رکھا ہی عشق میں جنکو سرشار
مرینگے سب جلاویگا تو سبکو
جو کافر ہیں جہنم میں جلینگے
کہ پیدا اسطرح سبکو کریگا
اوسی ایمان کا رستہ دکھایا
نہیں حکمت سے خالی ہے کوئی بھی
کہ ٹہرائی ہے تو نے خیر اور شر
ہمیشہ کیجو اپنا فضل شامل
بچھائی ہر طرف ہیں جال جنہوں نے
نہیں بے حکم ہل سکتا ذرا تو
غلامی میں تری ہستی ہیں دلشاد
تجھی کو پوجتے ہم سب ہیں دل سے
مدد کیواسطے حکم انکو اب ہو
مدد کیواسطے آ جائیں ربا
مدد کرتے رہیں ای رب محبوب
مدد کا حکم ای اللہ اب ہو
جناب دانیال اور صفنیا کو
نبی اللہ کی شموئیل آوین

جناب نوح و الیاس اور آدم
ہر اک جانب سے گہیرے دشمنون نے
محمدیونکی آنکہین لگ رہین ہین
الٰہی عیسیٰ مریم اب آوین
نگاہ تیری ان سبکو دیکہین
دعا مین جبکہ عیسیٰ ہاتہ پہیلائین
تو یاجوج اور ماجوج یکدم مین
کرورون ہی لونکو پاک کر دین
الٰہی وقت اونکا جلد آوے
دکہا دی نور عیسیٰ کا الٰہی
الٰہی برکتین پیغمبرون کی
محمد کا ہمین ساغر پلادی
محمد کی رہین سایہ مین محفوظ
الٰہی شربت کوثر عطا کر
طفیل خاص اصحاب محمدؐ

عدد دیوین ہمین ای اکرم
زمین پر ہوگئی جور و ستم سی
اونہین کا راستا سب تنگ ہین
کہ سب جالیونکا خون وہ پیلین
نمک کیطرح سب پانی مین پگہلین
تو سب یاجوج اور ماجوج جائین مرین
مرین اور سب مٹین وہ نحس بیدین
محمدکا دلونمین نور بہر دین
ہمین اب نور عیسیٰ کا دکہا دے
محمد دیکہئی خبرین سب اونکی
ہماری دین کے سب ورد سنکے
محمدیونکا خاک پا بنا دے
شریعت مین ہین ہم آگی محفوظ
محمد کی محبت مین فنا کر
طفیل جملہ احباب محمدؐ

بہت ایمانوالون پہ ہے تنگ زمانا
الٰہی مہدی علیہ السلام آوین
ہر اک ڈہونڈتے پہرتے ہین دجال
زمین پر آسمان سے اب اوتر آئین
دم عیسیٰ کی گرمی سے پگہل جائین
دعا عیسیٰ جو یارب تجہسے مانگین
محمدیون کو دین علم عیسیٰ رت
ہم اونکی سامنے ہون تجہکو بہائین
ہوی آخر مین ہم امت کے پیدا
محمد اول اور آخر مین عیسیٰ
ہمین فضل اور کرم سی کر عنایت
محمد سے نہو ہمکو جدائی
محمد کے ہین قول و فعل جتنی
الٰہی تیرا جنت مین ہو دیدار
الٰہی جو دعائین ہم نے مانگین

جگر ہے سب کا اب سلو ورات غم گہٹتا
نشان سب ظلم کا وہ مٹا وین
ہوا جاتا ہے اب اسلام پامال
اور اپنا زور دجالونکو دکہلا وین
شیاطین آگئین وہ جنکی جل جاوین
ہم اونکی ساتہ سب آمین بولین
محمد دیکہی اونکی بشارت
قدم چومین اور انکو سینی لگائین
محمد کا نہ نور پاک دیکہا
طفیل اونکے ہمین یارب بچانا
تیری رحمت ہے یارب نہایت
عذابونسی ہمین دی رہائی
عمل سب کرین ہم صدق دل سے
طفیل احمد و اولاد طہا
کرم سی کیجیو قبول آمین

یا اللہ تو اکیلا ہی تیرا دوسرا کوئی نہین ہے تو ہمیشہ سے ہے اور ہمیشہ رہیگا سبکو تو نے بنایا سب تیرے بندے اور غلام ہین تیرے سوا کسیکو ایک ذرہ بہر بہی اختیار نہین حضرت محمد تیرے بندے اور تیرے پیغام پہونچانیوالے ہین تو نے جبریل فرشتے کی زبانی اونکے پاس قرآن بہیجا اونہون نے تیرے حکم سے آدمیون کو اور جنون کو قرآن سنایا تیرا پیغام پہونچایا سارے جہان کے سب لوگون کو تیرے عذاب سے ڈرایا جو لوگ اونپر اور قرآن پر ایمان لاے اونکو باغ بہشت کی نعمتونکا اور تیرے دیدار کا وعدہ سنایا اونکے دلونکو پاک کر کے تیرے عشق اور محبت مین سرشار کیا تیری راہ مین جان دینے پر طیار کیا جو لوگ بتون اور پتہرون کو اللہ کا شریک ٹہراتے تہے اونکو بتون کے پہندے سے چہڑا کر اکیلے اللہ کا پوجنا

سکہلایا بتون اور تہانون کو توڑوایا نصارے جو اللہ کا ساجہی حضرت عیسے اور مریم کو اور بعضی
روح القدس کو ٹہراتے تہے اونکو اس کہلے شرک سے پاک کر کے اللہ کا اکیلا ہونا اور حضرت عیسی
اور حضرت مریم اور روح القدس کا بندہ ہونا دل کی آنکہون سے سجہایا یہودی جو حضرت موسی کو اور
توراۃ کو مانتے تہے مگر حضرت عیسی اور مریم کے دشمن تہے اونکو اس دشمنی سے چہڑا کر حضرت عیسی کا اور
حضرت مریم کا اور سب پیغمبرونکا عاشق بنایا یا اللہ اوس رسول پاک پر لاکہون درود دین اور رحمتین
نازل فرما اور اونکی اولاد پاک پر رحمتونکا مینہہ برسا یا اللہ حضرت عیسی بہی تیرے بندے اور تیرے
پیغام پہونچانیوالے ہین تو نے اونکو انجیل دی اونہون نے تیرے حکم سے اسرائیلیونکو انجیل
سنائی اور ہمیشہ کی زندگی کی راہ دکہلائی حضرت داؤد بہی تیرے بندے اور تیرے نبی ہین تو نے
اونکو زبور دی اونہون نے اسرائیلیون کو زبور سنای تیرے عشق و محبت کی چاشنی چکہائی
حضرت موسی بہی تیرے بندے اور تیرے پیغام پہونچانیوالے ہین تو نے تختون پر اپنے ہاتہ سی سرطرح کی
نصیحتین لکہکر اونکو دین اور ایسی توراۃ اونپر اوتاری جسمین کافرونکی قتل کی تدبیرین بتائین بتونکو
توڑا تہانون کو توڑوایا ایمان کا نور ہر طرف پہیلایا یا اللہ جو جو کلام اپنا تو نے ہمارے پیغامبر
برحق محمد صلے اللہ علیہ و الہ وسلم پر اوتارا اور جو جو کلام اپنا تو نے ابراہیم اور اسماعیل اور اسحاق
اور یعقوب پر اوتارا اور جو کلام اپنا تو نے موسی اور عیسی کو اور سب نبیون کو دیا ہم اوس سب پر
ایمان لائے ہم نبیون کو آپسمین جدا نہین سمجہتے ہم تیرے تابعدار ہین یا اللہ یہہ ایمان ہمکو تو ہی نے
دیا ہی تو اپنے فضل سے ہم سب محمدیون کو اس محمدی ایمان پر ثابت رکہہ اور اپنے سب نبیون اور
پیغامبرونکی محبت اور تعظیم او ساد ب اور اپنی سب کتابون کا ادب اور تعظیم اور محبت ہماری دلونمین
قائم رکہہ یا اللہ ہم تیرے فرشتون پر بہی ایمان لائے تو نے اونکو نور سے بنایا ہی وہ سب تیرے
خاص بندے ہین تیرے حکم کے تابعدار ہین تیرے حکم سے کام کرتے ہین جب تیری مرضی پاتی ہین
جب کسیکی سفارش کرتے ہین تیری ہیبت سی ڈرتے ہین یا اللہ ہم قیامت پر بہی ایمان لائے
تو نے قرآن اور انجیل مین خبر دی ہی کہ تو سب آدمیون کو اور جنون کو اوسدن زندہ کریگا روح کو
بدن مین ڈالدیگا قبرون سے اوٹہا کہڑا کریگا سب سے حساب لیگا ایمان والون کو باغ بہشت مین
اور منکرونکو دوزخ کی آگ مین رکہیگا یا اللہ تقدیر پر بہی ہم ایمان لائے جسکے مقدر مین جو تو نے

ٹھہرا دیا ویساہی تونے اوسکو بنا دیا کسیکو تونے بہشت کے لیے بنایا کسی کو آگ کے لیے بنایا
کسی کو ایمان دیا اور نیک کامون مین مشغول کر دیا کسی کے دل کو سخت کیا اور اپنی یاد سے غافل کر دیا
تیرا کوئی کام حکمت سے خالی نہین تیری حکمتون کو تیرے سوا کون جانتا ہی تیرا دوسرا کون ہی جو پوچھے
کہ تونے یہ کیون کیا یا اللہ محمدی ایمان پر ہمکو قائم رکھہ اور اپنے سب بندون کو ایمان دے آمین
بعد اسکے کہتا ہی بندہ گنہگار اللہ کی رحمت کا اور اللہ کے حکم سی اوسکے محبوب خاص محمد صلی اللہ علیہ وسلم
کی شفاعت کا امیدوار **عبد العزیز** بن غلام احمد بن جمال الدین اللہ اون سبکے گناہونکو
معاف کرے اور اپنی رحمت مین غرق رکھی کہ اس زمانہ مین ایمان کے دشمنون نے بہت سر اوٹھایا ہی
طرح طرح کا کفر پھیلایا ہی ادہر پادریون نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اور قرآن شریف کی آیتون پر
بیتحاشا زبان کھولی ہی وہ وہ کفر بکے ہین جسکے دیکھنے سے ایمان والونکا کلیجہ منھہ کو آیا ادہر اوسکی
جواب مین جھوٹے مسلمانون نے حضرت عیسی اور حضرت موسی سے اور توراۃ اور انجیل سے
بے ادبیان کرکے کلمی کفر کے بک بک کے ایمان والونکا دل جلایا ہی ادہر نیچرون نے جھوٹھہ موٹھہ
اپنا نام مسلمان رکھکر فرشتون کا اور پیغامبرونکے معجزونکا اور قیامت مین دوبارہ سبکے زندہ
ہونے کا اور حساب اور ثواب اور عذاب اور بہشت اور دوزخکا انکار ہر طرف پھیلایا ہے
ہزارون آدمیون کو بے ایمان بنایا ہی ادہر وہ لوگ جابجا پھیلے ہین جو ظاہر مین پیغامبرون اور فرشتونکو
مانتی ہین مگر وہ ایمانکی جڑ جسکے مضبوط کرنیکے لیے ایک لاکہہ کئی ہزار نبی اللہ نے بھیجے اوس جڑ کے
کھودنے مین دن رات مشغول ہین کہتی ہین کہ پیغامبرونکو اور اولیاؤنکو اللہ کا بندہ یہ سمجھکر مت کہو
کہ وہ اللہ کے غلام اور مملوک ہین بلکہ بندہ کے یہ معنی سمجھو کہ وہ اللہ کے تابعدار ہین مگر اللہ کے
غلام نہین ہین اس عقیدہ مین ایک رسالہ چھاپ کر جابجا پھیلایا ہی ای ایمان والو ہشیار رہو انکی فریب
مین نہ آئیو نصاری کی بات مین اور ان بے ایمانون کی بات مین کچھہ فرق نہین نصاری حضرت عیسے
کو اللہ کا بیٹا کہتی ہین اور جو بیٹا سعادتمند ہوتا ہی وہ باپ کا تابعدار ہوتا ہی تو نصاری اس بات کی
منکر نہین کہ حضرت عیسی اللہ کے تابعدار ہین مگر اونکو اللہ کا غلام اور مملوک نہین سمجھتی یہ لوگ بھی فقط
تابعداری کا اقرار کرتے ہین اور غلام اور مملوک اللہ کا اونکو نہین جانتے بعضے یون دلیل لاتی ہین
کہ چاند کو دو ٹکری کر دینا اور تھوڑی دیر مین ساتون آسمانون تک پہونچنا بندہ کا کام نہین ہم جناب

محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو بندہ کیونکر کہین یہی بات نصاری بہی کہتے ہین کہ مردہ کا جلانا بندہ کا کام
نہین ہم حضرت عیسی علیہ السلام کو بندہ کیونکر کہین ہای یہ دونو فرقے اتنا ہی نہین سمجہتے کہ اللہ تعالی جتنی طاقت چاہے اپنے
بندی کو دی اور جو کام چاہے اوسکے ہاتہہ سے لے وہ خدا کیونکر ہوگیا جب اوسکی سب طاقتین
اللہ ہی نے دی ہین اور اللہ کے بن حکم کوی کام نہین کرسکتا ہو اللہ کی بندگی اور غلامی سے
کیونکر باہر ہوسکتا ہو یہہ لوگ کہتی ہین کہ اللہ کے حکم کی حاجت پیغمبرون اور اولیا ونکو نہین ہے
اللہ الگ بیٹھا رہتا ہو وہ جو چاہتی ہین کرتی رہین جو کوی کہتا ہو کہ اونکی شفاعت اور معجزی اور
کرامتین ظہور مین آتی ہین جب اللہ کا اذن ہوتا ہو تو یہ لوگ اللہ کے اذن کا نام سنکر بہت گہبراتی
ہین اور کہنے والیکا گلا دباتے ہین نصاری کیطرح یہ کہلا ہوا شرک انہون نے پہیلا رکہا ہو اونکے
مقابلی مین وہ لوگ پہیلی ہین جو اللہ کی عظمت اور جلال کے پردہ مین پیغمبرون کے حق مین کلمی بی ادبی
اور حقارت کے بولتی ہین اور پیغمبرونکی تعظیم اور ادب کو شرک اور کفر ٹہراتے ہین جب بہت سی پڑہی لوگ
یون بگڑے اب جاہلونکا کچہہ حال نہ پوچہو وہ تو غفلت مین سرشار ہین جس مرد اور عورت سی پوچہو
کہ قرآن کیا چیز ہے اتنا تو اقرار کرتے ہین کہ اللہ کا کلام ہو اللہ نے بہیجا ہو جب کہو کہ یہ کلام اللہ نے
کسکے پاس بہیجا تو کہتی ہین یہ بات ہمکو کسی نے نہین تبلای بہلا بن بتای ہم کیونکر جان لیتے ایمانکی تعلیم
لوگون نے جابجا چہوڑ دی ہزارون آدمی ایمان کو بہول گئے یا اللہ امت محمدی پر رحم کر آمین اس
زمانہ مین ہم محمدیون پر بہت بڑا فرض اللہ کا یہ ہو کہ اپنے ایمان کی بچانے کی تدبیرین کرین اور اللہ سے
ہمیشہ ایمان مانگا کرین یا اللہ ہماری ایمان کو قائم رکہیو اور ایمانکی دشمنونسی ہمکو بچائیو آمین ای ایمانوالو
اللہ نے پیغمبرون کو اونکی سچای ظاہر کرنے کے لیے بڑی بڑی نشانیان دین ہین حضرت موسی کو
یہ نشانی دی کہ اللہ کے حکم سے اونہون نے فرعون بادشاہ کے سامنی اور اوسکی سب امیرونکی سامنی
اپنا عصا ڈالدیا وہ عصا اژدہا بن گیا اور جادوگرون نے جو رسیان اور لاٹہیان ڈالین تہین اور
وہ سب لوگون کو دوڑتی ہوئی دکہلای دیتی تہین اون سب کمبختونکو وہ عصا اژدہا بن کر نگل گیا
اور بہی اوس عصا سی بڑی بڑی نشانیان اللہ نے دکہلائین ایمانوالون نے بڑی بڑی نعمتین پائین
حضرت عیسی کو اللہ نے یہ نشانی دی کہ اللہ کے حکم سے مردون کو زندہ کیا اور ماں کی پیٹ کی اندہی کو
اور سفید داغ والی کو اور طرح طرح کے بیمارون کو اللہ کے حکم سے اچہا کیا اور دیو بہوت جو انسانونکے

بدنمین گہسی بیٹہی تہے اونکو اللہ کے حکم سے گہر ک جہڑک کر بہگا دیا حضرت محمد صلی اللہ علیہ و الہ
وسلم جو سب پیغمبرون کے سردار ہین اونکو اللہ نے بڑی بڑی نشانیان دین ہین ایک نشانی
بہت بڑی یہہ دی کہ اونہون نے اللہ سے مانگا اللہ نے اپنی قدرت سی چاند کی دو ٹکڑی
کر دیے ایک ٹکڑا چاند کا پہاڑ کی ادہر اور دوسرا ٹکڑا اودہر ہوگیا جب لوگون نے اچہی طرح
خوب دیکہہ لیا پہر اللہ نے دونو ٹکڑون کو ملا دیا بارہا ایسا ہوا کہ تہوڑی سے کہانی مین سیکڑون
آدمیونکو اللہ کے حکم سے کہلا دیا اور تہوڑسی پانی مین سیکڑونکو اللہ کے حکم سے چہکا دیا اور اللہ نے
قرآن مین یہہ بہی فرما دیا کہ کوی پیغامبر اللہ کے بن اذن کوی نشانی نہین لا سکتا اور یہہ بہی فرما دیا کہ اب
ہم اونکو اپنی نشانیان دکہاوینگی دنیا کی کنارونمین اور اونکی جی مین تاکہ اونپر کہلجاوی کہ یہہ قرآن
سچا ہو اپہنچ مدد کو اللہ نے یون پورا کیا کہ جو جو خبرین آئندہ کی قرآن مین دی تہین اون سبکا ظہور ساری
عالم کو دکہا دیا اور امت کے اولیا جو ہر وقت مین ہوئے پیغمبرون کا دکہا دیا کہ دیکہو اس
قرآن کو پڑہ کر پہنچے ہی یہ نشانیان اونکو ملی ہین جو پیغمبرون کو ملی تہین اور پیغمبرون اور اولیا کی
پاک روحونکی برکتین اور تاثیرین جابجا لوگونکو دلون اور روح کے اندر اور ہر طرف اللہ نے دکہلا
اللہ کے کلام کی لذتین اور اوسکے نام کی فرحتین ایمانوالونکی روحون نے پائین جن کا مونکا اذن
اللہ نے پیغمبرون اور اولیا ونکو اونکی زندگیمین دیا تہا اون کامونکا اذن اونکی پاک روحونکو بہی
دیدیا اوسکے اذن کو کون رد کرسکتا ہی ایک بہت بڑی نشانی اللہ نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو
یہہ دی کہ آپکو ان پڑہونمین شہر مکہ مین پیدا کیا اور چالیس برس کی عمر تک ان پڑہ رکہا پہر جبرئیل
فرشتے کو بہیجکر اونکو یہہ قرآن پڑہایا اور اونکو حکم کیا کہ یہہ قرآن سبکو سناؤ اور اللہ کے حکم سب کو
پہونچاؤ اللہ نے اس قرآن مین توراۃ اور زبور اور انجیل کے اور اپنی سب کتابونکی باتین اکہٹی کردین
جب آپنے قرآن سنایا مکہ مین بہت سے بت پرستون نے بتونکو چہوڑا اور اللہ کو پہچانا اور محمد کو نبی جی
دلسے مانا جب آپ مدینہ مین تشریف لای بڑی بڑی کتابون کے پڑہنے والے اوس ان پڑہ
نبی سے قرآن سنکر ایمان لائے اللہ کی رحمت کے بڑے بڑے فیض پائے اون لوگون نے گواہی دی
کہ قرآن اگلی کتابون کے موافق ہی اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے سچے اور نشان اللہ نے اگلی کتابونمین
صاف صاف تبلای ہین اللہ تعالی قرآن مین اون لوگون کی تعریف مین فرماتا ہی یجدونہ مکتوبا عندہم

فِي التَّوۡرٰىةِ وَالۡاِنۡجِيۡلِ یعنی وہ لوگ ان پڑہ نبی کی تابع ہین جسکا ذکر لکھا ہوا پاتی ہین اپنی پاس توراة
اور انجیل مین حضرت عیسیٰ کے وقت مین توراة اور زبور اور سب کتابین پڑہی جاتی تہین کیونکہ انجیل مین
سب کتابون کی باتین نہین تہین سب کتابونکے پڑہنے کی ضرورت تہی قرآنمین اللہ نے سب
کتابون کا خلاصہ کردیا اگلی کتابون کی پڑہنی کی ہمکو حاجت نرہی جناب محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو
اور آپکی امت کو اللہ نے توراة اور انجیل اور زبور کے پڑہنے کا حکم نہین کیا فقط اتنا حکم قرآنمین باربار
فرمایا کہ سب کتابونپر ایمان لاؤ دلسے یقین کرو اور زبان سے بہی سبکے سامنی اقرار کرو کہ ہم قران اور
انجیل اور توراة اور زبور پر اور اللہ کی سب کتابون پر ایمان لای ہین اور یہ بہی صاف فرمادیا کہ جو
لوگ کہتی ہین کہ ہم ایک پیغمبر پر ایمان لاتے ہین ایک سی منکر ہوتے ہین جو یہ کہتی ہین وہ کافر ہین
قرآن مجید ساری کتابونکا خلاصہ ہے جسنے اسکو پڑہا گویا ساری کتابین پڑہ لین اس باعث سے
اور کتابون کی پڑہنے کی بہت ضرورت نرہی یہی معنی ہین منسوخ کے اللہ نے اگلی کتابون کو منسوخ
کردیا یعنی اونکی تلاوت کو موقوف کردیا اونکے پڑہنے کی تاکید نہین کی اکثر حکم قران کی وہی
باتین جو توراة اور انجیل اور زبور مین ہین مگر بعضی بعضی حکم اللہ نے بدل دیے اونٹ کا گوشت
توراة مین حرام تہا قرآنمین حلال کردیا شراب پہلی حرام نہین تہی قرآنمین اوسکو اللہ نے حرام کردیا
اب جو کوی پچہلی حکمونکو چہوڑکر پہلی حکمونپر چلیگا وہ کافر ہوگا اگلی زمانہ مین وہی حکم مناسب تہی وہ
اوسوقت کے لوگونکے لیے تہے اب اس زمانہ مین یہی حکم مناسب ہین جو قرآن اور حدیث مین
اللہ نے بہیجے ہین اللہ کا بندہ جسکو اللہ تہوڑی سی حکمت دیتا ہی وہ ایکدن بیمار کو کہتا ہی فاقہ
کرو دوسرے دن کہتا ہی کہانا کہاو اوسکی دونو حکم اپنی اپنی وقت پر ٹہیک ہین پہر اللہ کی حکمت
تو بے انتہا ہی اوسکا ہر حکم اپنے اپنے وقت پر ٹہیک ہی اوسنے جناب محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ
وسلم کو پہلے حکم کیا کہ بیت المقدس کی طرف منہ کرکے نماز پڑہو پہر آخر مین قران مین یہہ حکم بہیجا
کہ کعبہ کیطرف منہ کرکے نماز پڑہو اگر کوی پچہلی حکم کو چہوڑکر پہلی حکم پر چلیگا اور بیت المقدس
کی طرف منہ کرکے نماز پڑہیگا کافر ہوجائیگا مگر مسجد بیت المقدس کی زیارت اور تعظیم اور ادب
جیسا تہا ویسا ہی قائم رکہا فقط اوسکی طرف منہ کرکے نماز پڑہنے کا حکم اللہ نے موقوف کردیا
جب تک آپ مکہ مین رہے اللہ کا حکم تہا کہ کافرونکے ظلم پر صبر کرو جب آپ مدینہ مین تشریف لائے

اللہ نے قرآن مین حکم کیا کہ کافرون سی لڑو اور اونکو قتل کرو اللہ مالک ہے جسوقت جو چاہی حکم کرے بعضی
بعضی آیتین اللہ نے قرآن مین آپ پر اوتارین پہر اون آیتونکے قرآن مین پڑہنے کا حکم موقوف
کردیا قرآن مین ملاکر وہ پڑہی نہین جاتی اون آیتون مین سے ایک یہ ہی الشیخ والشیخۃ اذا زنیا
فارجموھما یعنی بوڑہا اور بڑہیا جب زنا کرین تو اون دونون پر پتہراو کرو یعنی پتہرون کی بوچہار
کرکے اونکو قتل کرو اس آیت کا پڑہنا اللہ نے موقوف کردیا مگر عمل باقی رکھا جو مرد یا عورت
بڈہا ہوتا تہا اور زنا کرتا تہا جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم اوس پر پتہراو کا حکم دیتے تہے مگر اس آیت کو
آپ قرآن مین نہین پڑہتے تہے اسیطرح حدیثون مین بعضی حکم اللہ نے پہلے بہیجے پہر دوسرا حکم بہیجکر پہلا یہ
حکم موقوف کیا جب تک آپ مکہ مین رہے ظہر اور عصر اور عشا کی دو دو رکعت فرض تہی جب
مدینہ مین تشریف لائی ان تین نمازون مین دو دو رکعتین اللہ نے بڑہا دین چار رکعتین فرض کردین
مگر سفر مین وہی دو رکعتین رکہین اور مغرب پہلی ہی سے تین رکعت تہی اور فجر دو رکعت تہی
اور بہت کام ایسے ہین کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ کام کئی یا اونکا حکم کیا پہر آخر مین اوس
کام کو چہوڑ دیا اوسکی جگہ پر دوسرا کام کیا اور پہلے کام کو منع نہین فرمایا اس مین یہ اشارہ ہی
کہ پہلی کام کو بالکل موقوف کرنا منظور نہین اگر کوی کرے اوسکو منع مت کرو کیونکہ اللہ کے رسول
نے منع نہین کیا پہلی آپنے فرمایا تہا کہ جب آگ کی پکی کوی چیز کہاؤ وضو کرلو پہر آپ نے کہانا کہایا
اور وضو نہین کیا اور نماز پڑہی پہلا حکم موقوف ہوا مگر بعض بعض آپ کی خادم وضو کرنے کو بہتر سمجہتی
تہے پہلے آپنے فرمایا تہا کہ جب جنازہ دیکہو تو اوٹہہ کہڑے ہو آخر کو ایکبار جنازہ چلا گیا اور آپ
بیٹہے رہے اور نہین اوٹہے پہلا حکم موقوف ہوا بعضی بعضی آپکے خادم سمجہتی تہے کہ اب تاکید
نہی مگر اوٹہہ کہڑا ہونا بہتر ہی آپکے بہت سے خادم ایسی ایسی جگہ پر پہلی فعل پر عمل کرتے تہے اوسکو
افضل اور بہتر جانتے تہے اور اگر کوئی پہلے فعل پر عمل کرتا تہا اوسکو منع نہین کرتے تہے حضرت عبد اللہ
بن مسعود رضہ جو جناب پیغامبر صلی اللہ علیہ وسلم کے خاص خادم تہے اونکا عمل اسطرحپر تہا کہ نماز مین
شروع کیوقت ہاتہونکو اوٹہاتے تہے اور رکوع مین جاتے وقت اور رکوع سے اوٹہتے وقت ہاتہہ
نہین اوٹہاتے تہے اور بسم اللہ چپکی سی پڑہتے تہے اور آمین بہی چپکی سے کہتی تہے اور عید کی نماز مین
پہلی رکعت مین تین تکبیر ونکا اور دوسری رکعت مین تین تکبیر ونکا اونہون نے حکم فرمایا اور وتر کی

تین رکعتین پڑہتے تھے اور تیسری رکعت مین رکوع سے پہلے دعای قنوت پڑہتے تھے کوفہ کے
لوگون نے حضرت علی سے اور عبد اللہ بن مسعود رضہ سے دین کی تعلیم پای ہے امام ابوحنیفہ کا اور
اونکے اوستادونکا یہی قول تہا کہ جناب پیغامبر صلی اللہ علیہ وسلم کے آخری فعل یہی ہین تب تو
عبد اللہ بن مسعود رضہ نے ان فعلونکو اختیار کیا ہی مگر وہ عبد اللہ جو حضرت عمر کے بیٹے تہے وہ رکوع
مین جاتے وقت اور رکوع مین اوٹہتے وقت بہی ہاتہونکو اوٹہاتے تھے عبد اللہ بن مسعود رضہ نی کبہی
اونکو منع نہین کیا امام محمد جو امام ابوحنیفہ کے شاگرد ہین انہون نے اپنی موطا مین عید کی تکبیرونکی
مقدار مین لکہا ہی کہ ابوہریرہ رضہ نے پہلی رکعت مین سات تکبیرین کہین دوسری رکعت مین
پانچ تکبیرین کہین امام محمد لکہتے ہین کہ تو جسپر عمل کرے وہ اچہا ہی اور ہماری نزدیک افضل بات وہی ہے
جسکو عبد اللہ بن مسعود رضہ نے روایت کیا ہی اب اس اندہیر کیوقت مین بعضی یون سمجھتے ہین کہ حضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے جو فعل آخر مین چہوڑ دیا اگرچہ منع نکیا ہو وہ فعل معاذ اللہ حرام ہوگیا اور
بعضے کہتے ہین کہ یہ فعل آپ کے نہین ہین حدیث والون نے آپ پر تہمتین جوڑین ہین اور جنہون نے
بالکل ایمان چہوڑ دیا وہ کہتے ہین کہ یہ فعل آپکے ہین تو بہی معاذ اللہ ہمکو درست نہین ہی جب ہمارے
اماموں نے نکیا تو ہمکو درست نرہا ای ایمان والو جو بات آپنے فرمائی اور جو کام آپنے کیے یا آپ کے
وقت مین ہوا اور آپ نے منع نکیا آپ کے بعد وہ حکم کسیطرح بدل نہین سکتا کیونکہ آپ کے بعد
کوی نبی نہین جسپر اللہ کا دوسرا حکم آوے اور پہلا حکم موقوف ہوجاوی اگر کوی کام ایسا ہی کہ
آپنے اوسکی تاکید نہین کی اور آپ کے بعد لوگون نے جانا کہ یہ کام اگرچہ درست ہی مگر بہت ضرور
نہین یہ سمجھکر اوسکو نکیا اور اوسکا رواج جاتا رہا تو رواج نہونے سے وہ کام معاذ اللہ نادرست نہین
ہوگیا بلکہ جو کوی اوسکو پہر رواج دیوے اوسکے لیے یہ بشارت ہی کہ ہماری رسول پاک صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا ہی کہ جسنے میری سنت کو زندہ کیا اوسنی مجکو زندہ کیا اور جسنی مجکو زندہ کیا وہ میرے
ساتہہ جنت مین ہوگا یہ حدیث جامع ترمذی مین موجود ہے ای افسوس اس مصیبت کی زمانہ مین
جس بات کا رواج نہین ہوتا اوسکو بے عقل لوگ نادرست کہتے ہین اور اوس کام کو جو کوی کرے
اوسکے جان کے دشمن ہوجاتے ہین اور طرح طرح کی حقارت اور بے ادبی کے کلمے محبوب خدا
صلی اللہ علیہ وسلم کے فعلونکی حق مین بولتے ہین جن اماموں کا یہ نام لیتے ہین وہ ہمیشہ اس کفر اور

بی ادبی کے مشاغل مین مشغول رہے اور بے ادبون پر اسلام کی تلوار چمکاتے رہے امام ابو یوسف
جو امام ابو حنیفہ کے بڑی شاگرد تھے اونکے سامنے ایک شخص نے کہا کہ جناب پیغامبر صلی اللہ
علیہ وسلم کو کدو سی رغبت تھی دوسرا بولا کہ مجکو کدو سے رغبت نہین امام ابو یوسف بولے
کہ جلاد کو بلاؤ تلوار لاؤ یہ شخص دین سے پہر گیا اوس شخص نے کہا مین سب کفر کی باتون سی توبہ
کرتا ہون اشہد ان لا الہ الا اللہ و اشہد ان محمد رسول اللہ تب امام ابو یوسف نے
اوسکو قتل نہین کیا اسوقت کی بے ادبیان اگر امام دیکہتے تو کیا کرتے اب تو آمین کی آواز
خصہ کی آگ اسقدر بہڑکتی ہر کہ کچہ یونہین تلاش ہوتی ہر جابجا کلمی کفر کے لوگ بکتے ہین اوکی
تلاش کوی نہین کرتا یا اللہ جسطرح اپنے رسول پاک کی ہر ہر قول اور ہر ہر فعل کی تعظیم ہمارے
اماموںکے دلومین تونے ڈالی اونکی طفیل سے ہماری دل مین بہی آپکے ہر ہر قول اور فعل کی
محبت اور تعظیم بہر دے اور بے ادبی کرنیوالون کو توبہ اور ایمان عنایت فرما آمین امام مالک سے
ایک بادشاہ نے کہا کہ آپ میری ساتہہ چلئی میرا ارادہ ہر کہ اپنے تمام ملک مین حکم کردون کہ
آپ ہی کی کتاب پر لوگ عمل کرین امام مالک نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا مدینہ چہوڑ کر
کہان جاؤن اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتہہ کے لوگ آپ کی بعد جدا جدا شہرونمین
جارہے تو ہر شہر مین وہ علم ہر جو دوسرے شہر مین نہین ہر یہ کیونکر ہوسکتا ہر کہ سب موطا ہی پر
عمل کرین اوس زمانہ مین سب حدیثین ایک جگہ اکہٹی نہین تہین شہرون شہرون جدا جدا
تہین جہان حدیثین نہین ملتی تہین وہان مجتہد لوگ اپنی عقل سے کچہہ بات فرماتی تھے جب حدیث
ملجاتی تہی اپنی قیاسی بات چہوڑ دیتے تھے اسی لیے ہمارے امام ابو حنیفہ نے بہی فرمایا ہر
کہ جب تمکو حدیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی ملجاوی میرا قول چہوڑ دیجیو امام کے بعد امام
ابو یوسف اور امام محمد کو بہت حدیثین ملین اونپر عمل کیا اور قول استاد کا چہوڑ دیا دوسری صدی
یون گذری پہر تیسری صدی مین بخاری اور مسلم اور ترمذی اور ابو داؤد اور نسائی نے تمام شہرونمین
پہر کر سب حدیثین ایک جگہ اکہٹی کین اور بڑی بڑی محنتین اوٹہائین اور چوتہی صدی مین
ابن حبان اور دارقطنی اور حاکم نے اور پانچوین صدی مین امام بیہقی نے بڑی تلاش سے بہت حدیثین
اکہٹی کین یہ رسم شہرون شہرون پہر کر حدیثین اکہٹی کرنیکے امام احمد بن حنبل سے نکلی ان لوگون نے

بہت حدیثین پاین جو دوسری صدی والون نے نہین پائی نہین جو لوگ ان کتابونین
مشغول رہتے ہین اونکو بہت بہید دین کے کہلتے ہین اور جو ان کتابون سے غافل ہین
یا اون لوگون کی تحقیق کو معتبر نہین جانتے اونکا وہی حال ہے جو جناب شیخ محی الدین ابن عربی
رحمہ اللہ علیہ نے فتوحات مین لکہا ہے کہ امام ابوحنیفہ نے فرمایا ہو کہ ہمیشہ لوگ اچہی طرح رہینگے
جب علم کو حدیث کے ساتہہ طلب کرینگے پہر جب علم کو بغیر حدیث کے طلب کرینگے اوس وقت
بگڑ جائینگے سبحان اللہ امام کے دل پر اللہ نے آخری زمانہ کی اس مصیبت کا حال کہولدیا تہا
اسی ایمانوالو جن حکمون کو اللہ نے منسوخ کردیا یا اپنے جس کلام کی تلاوت موقوف کردی اوسکی تعظیم کو ہرگز
موقوف نہین کیا قرآن شریف کی وہ آیتین جنکا حکم موقوف کردیا یا وہ آیتین جنکی تلاوت موقوف
کردی اون آیتون کی تعظیم جیسی تہی ویسی ہی ہو اسیطرح توراۃ اور زبور اور انجیل کے اور اللہ کے
سب کتابونکی تعظیم جیسی تہی ویسی ہی ہو ہماری پیغامبر صلی اللہ علیہ وسلم ایکبار یہودیون کے مدرسہ
مین تشریف لیگئے اونکے قائل کرنے کے لیے توراۃ منگوائی جب توراۃ آئی جس مسند پر آپ بیٹہی تہے
اوسکو الگ کردیا اور توراۃ کو اوسپر رکہا اور فرمایا مین ایمان لایا تجہپر اور اوسپر جسنے تجکو اتارا یہ حدیث
سنن ابوداؤد مین موجود ہو اگرچہ ان کتابونمین یہودیون اور نصرانیون نے کہین کہین گہٹایا بڑہایا
تہا مگر اصل کی تعظیم اللہ نے باقی رکہی حضرت سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے توراۃ کی تعظیم کی ہائی
افسوس ملک ہند کے کٹہ ملا جا بجا لوگون کو بہکاتے ہین اور منسوخ کے یہ معنی تبلاتے ہین کہ یہ کتابین
معاذ اللہ رد ہوگئین ردی ہوگئین پہاڑ کر پہینک دینے کے قابل ہوگئین یا اللہ اپنی فضل و کرم سی
محمدی دین کو ملک ہند مین پہر پہیلادی آمین ہماری پیغامبر صلی اللہ علیہ وسلم نی اول اول ان کتابون
کے دیکہنے اور پڑہنے سے منع فرمایا تہا کہ ایسا نہو یہود اور نصاری اولٹا مطلب سمجہا کر ایمانوالونکو
بہکادین پہر آخرمین آپنی اذن دیا اور فرمایا کہ بنی اسرائیل کا احوال بیان کرو کچہہ حرج نہین حضرت
عبداللہ جو عمرو بن عاص کے بیٹے تہے اونہون نے آپ کے اذن سے توراۃ پڑہی اور
اصحابون کے شاگرد وہب ابن منبہ ان کتابون کے بڑے جاننے والے تہے ان کتابونکی
باتین اونکی زبانی حدیث والون نے بہت لکہی ہین ابن قتیبہ بہت بڑے عالم تہے وہ بہی توراۃ
اور انجیل سے خوب واقف تہے ابن خلکان نے لکہا ہو کہ کمال الدین موسی ابن یونس بن

بن محمد شافعی جو چھٹی صدی مین تھے اور حنفیونکے جامع کبیر کے مسئلے مشکل اچھی طرح حل کر دیتے تھے
اور تفسیر اور حدیث مین بھی خوب دخل رکھتے تھے اور بہت بڑے عالم تھے اونسے یہودی
اور نصرانی توراۃ اور انجیل پڑہا کرتے تھے اور وہ اون کتابونکا ایسا مطلب بیان کرتے تھے کہ یہود اور
نصاری اقرار کرتے تھے کہ ہمکو ایسا اور کوئی شخص نہین ملتا جو اونکی طرحسی ان کتابون کا
ایسا صاف صاف مطلب بیان کرے ابن خلکان لکھتے ہین کہ مین نے اونکو موصل مین ۶۲۶ ہ
مین دیکھا ہی اور کئی بار اونکے پاس گیا ہون مولانا عبد الرحمن جامی رح نفحات الانس مین
لکھتے ہین کہ ابوبکر وراق جو بڑے بزرگونمین ہین اور امام ابو عیسی ترمذی کے ماموں ہین انہون نے
توراۃ اور انجیل اور زبور اور آسمانی کتابین پڑہی تھین مولانا عبد الرحمن چشتی رح مراۃ الاسرار
مین لکھتے ہین کہ میر سید جعفر مکی جو حضرت شیخ نصیر الدین چراغ دہلی رحمہ اللہ کے خاص مرید اور
جانشین ہین بہت سے اولیا اونکو اونہون نے دیکھا اور توراۃ اور انجیل اور زبور اور قرآن
اور بہت سے صحیفے اونہون نے پڑہے تھے امام محمد جو امام ابو حنیفہ کے شاگرد ہین سیر کبیر مین
جہاد کے بیانمین لکھتے ہین کہ مسلمانون کو جب کافرونکا مال لوٹ مین ملجاوے اور اوسمین کوئی
کتاب ہو اور معلوم نہو کہ اسمین جو لکھا ہی توراۃ ہی یا انجیل ہے یا زبور ہے یا کفر ہی تو اوسکو کافرونکے
ہاتھ بیچنا نچاہیے ایسا نہو کہ وہ اوسکی باعث سے گمراہ ہون اور یہ شخص اونکے کفر پر اڑجانی کا
سبب ہو جاے اور کسی مسلمان کے ہاتھ نہ بیچے ایسا نہو کہ وہ مسلمان اوسکو کافرون کے ہاتھ
بیچے اور اوسکو آگ مین جلانا بھی نچاہیے کہ شاید اوسمین کچھ اللہ کا ذکر ہو یا اللہ کے کلام مین سے
کوئی چیز ہو اور آگ مین جلانا بے ادبی ہی دیکھو جس صورت مین معلوم نہو کہ توراۃ اور انجیل
ہی یا کوئی کفر کی کتاب ہی یعنی اون حرفون کا کوئی پہچاننے والا نہو تو امام محمد نے بے ادبی سے
منع کیا کہ شاید اللہ کا کلام ہو اور بیچنے سے منع کیا کہ شاید کفر کی کتاب ہو افسوس اسوقت
مین لوگ توراۃ اور انجیل سے بڑی بڑی بے ادبیان کرتے ہین اور کافرون کی مذہب کے کتابین
شہرون شہرون بیچ رہے ہین پھر جانتے ہین کہ ہمارے ایمان مین ذرا بھی خلل نہین پڑا امام مالک
کے موطا مین ہی کہ جناب پیغامبر صلی اللہ علیہ واله وسلم نے فرمایا کہ نہ چھوی قرآن کو مگر پاک شخص
یعنی جو بے وضو ہو وہ قرآن کو نہ چھوے اور جب حضرت صلی اللہ علیہ واله وسلم پر غسل واجب ہوتا تہا

اوسوقت آپ غسل سی پہلے قرآن نہین پڑہا تہے اسی پر قیاس کرکے حنفی علماؤن نے توراۃ اور انجیل کا بہی بے غسل پڑہنا اور بے وضو چہونا منع کردیا مضمرات مین لکہا ہی کہ غسل کی حاجت مین اور عورت کو حیض کی حالت مین توراۃ اور انجیل اور آسمانی کتابونکا پڑہنا مکروہ ہی درمختار کی شرح رد المحتار مین مولانا محمد امین شامی رحمۃ اللہ لکہتی ہین کہ عورت حیض کی حالت مین قرآن نہ پڑہے اور قرآن کے مانند ہی توراۃ اور انجیل اور زبور اور مولانا سید احمد طحطاوی رحمۃ اللہ علیہ درمختار کی شرح مین لکہتی ہین کہ غسل کی حاجت مین اور عورت کو حیض کے حالت مین قرآن کا پڑہنا اور چہونا منع ہی اگرچہ قرآنکا ترجمہ فارسی مین بہی لکہا ہو یہی قول بہت صحیح ہی بحر الرائق مین لکہا ہی کہ قرآن فارسی بولی مین لکہا ہو تب بہی غسل کی حاجت مین اور عورت کو حیض کی حالت مین اوسکا چہونا حرام ہی اس بات پر سبکا اتفاق اور ایکا ہی اور علماؤن نے فرمایا ہی کہ تفسیر اور فقہ اور حدیث کی کتابونکا چہونا بہی اس حالت مین مکروہ ہی کیونکہ یہ کتابین قرآن کی آیتونسی خالی نہین اور قرآن کے مانند ہی جسقدر بدلا نہین گیا توراۃ اور انجیل اور زبور مین سے مولانا سید احمد طحطاوی رح دوسری جگہ یون لکہتی ہین کہ غسل کی حاجت مین اور عورت کو حیض کی حالت مین توراۃ اور انجیل اور زبور کا پڑہنا مکروہ ہے کیونکہ سب کلام اللہ کا ہی اور جس جگہ بدلا ہوا ہی وہ جگہ معین نہین ہی **فائدہ** یعنی معلوم نہین کہ کس جگہ بدلا ہوا ہی توسب کا ادب کرنا چاہیے ہان جس جگہ صاف معلوم ہوجاوی کہ یہود اور نصاری کا جعل ہی کوی کفر کی بات ہی اوسکو کسیوقت پڑہنا نچاہیے اوسکا یہان ذکر نہین پہر لکہتی ہین کہ عینی نے مجمع کی شرح مین یقین کرکے لکہا ہی کہ اسحالت مین ان کتابونکا پڑہنا حرام ہی اور ذخیرہ مین لکہا ہی کہ ان کتابون کو بے وضو چہونا نچاہیے ای ایمانوالو اگلی حنفیون کا یہ کلام ہی جو تمنے سنا مولانا محمود عینی حنفیونمین بڑے تحقیق والونمین سے ہین جنہون نے صحیح بخاری کی اور ہدایہ کی شرح لکہی ہی ہای افسوس ہماری وقت مین جو حنفی کہلاتے ہین اونمین یہ بات مشہور ہی کہ یہ کتابین بالکل دنیا سے اوٹہہ گئین اور یہ جو اب ہین یہ دوسری کتابین ہین جہوٹہہ موٹہہ اونکا نام توراۃ اور انجیل رکہہ لیا ہی یہ سمجہکر ان کتابون سے بڑی بڑی بے ادبیان کرتے ہین یا اللہ کہوی ہوی عقلین ہم سب مسلمانون کو عنایت فرما آمین بات آتی ہی کہ ان کتابون مین پالی یا نون

بہت گھٹا و بڑہا دیا ہی اور ترجمون مین تو اور بھی زیادہ خرابیان ڈالی ہین بہت جگہ کیا ہی
کہ ایک لفظ کے دو معنی ہین جو معنی وہان کیلئے ہوسکتے تہین وہ معنی نہین لکھی اور جو معنی وہان
کسیطرح نہین بن سکتے وہ معنی لکھدے مطلب بگڑ گیا اصل عبرانی سے یہ بہید کہلتا ہو تحقیق
عقل والون کو چاہیے کہ ان کتابونکو دیکہین کہ انکو معلوم ہوے کہ کہان اصل ہو اور کہان جعل
ہو مگر چاہیے کہ ان کتابون کو ادب سے اوٹہاوین تعظیم سے اونچی جگہ رکہین اللہ کی کتابون سے
بے ادبی کرنا بے ایمانونکا کام ہی اور جنکی عقلین پکی ہین اونکو ضرور ہی کہ ان کتابونکا مطلب خوب
طرح تحقیق کرکے پادریونکو قائل کرین پادری کہتی ہین کہ معاذ اللہ تین خدا ہین اور توراۃ اور زبور
اور انجیل مین اول سے آخر تک یہی بیان ہی کہ اللہ اکیلا ہی اوسکا دوسرا کوی نہین اوسکی
آگے سب بے اختیار ہین ہمکو لازم ہی کہ اللہ کا اکیلا ہونا اور حضرت عیسیٰ کا اور سب پیغمبرونکا بندہ ہونا
توراۃ اور انجیل سے ثابت کرکے پادریونکو دکہلاوین اور بہائیونکا ایمان تازہ کرین پادری
لوگ قرآن کی ضد کے مارے کہتی ہین کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی خبر کسی کتاب مین نہین تو
ہمپر فرض ہی کہ توراۃ اور زبور اور صحیفون سے اور انجیل سے محمدی بشارتین جمع کرکے پادریونکا
سر نیچا کرین اونہین کا لکہا ہوا اونکو دکہلاوین اور محمدیونکا ایمان پکا کرین اسیطرح ہمکو لازم ہی
کہ قرآن اور حدیث مین جو جو تعریفین حضرت عیسی اور حضرت موسی کی اور سب پیغمبرونکی ہین
اوسکو بھی سب کے سامنی بیان کیا کرین اور جو جہوٹے مسلمان اللہ کے پیغمبرون کو اور اللہ کی کتابونکو
برا کہتی ہین اونکو سب کافرون سے بدتر سمجہکر اونکی سایہ سی بہاگین اور جو لوگ فرشتونکی اور
قیامت اور بہشت اور دوزخ کے منکر ہین اونکو بھی سب کافرون سے بدتر سمجہکر اونسی بہاگین
کیونکہ جو پہلے مسلمان تہی پہر کافر ہوگئے وہ سب کافرون سے بدتر ہین یا اللہ ہمارا ایمان بچائیو
آمین ای ایمانوالو حضرت موسی کی توراۃ اور حضرت داود کی زبور اور حضرت اشعیا اور حضرت
ارمیا اور حضرت حزقیل اور حضرت دانیال اور حضرت زکریا کے صحیفے یہودیونکی پاس عبرانی
زبان مین موجود ہین اور نصاری کی پاس یہ کتابین بہی ہین اور انجیل بہی ہی انجیل عبرانی کی کمیاب
ہی اوسکا ترجمہ یونانی زبان مین پہیلا ہوا ہی ان سب کتابونکی ترجمی پادریون نے عربی مین اور
فارسی مین اور اردو مین اور انگریزی مین چہاپی ہین اللہ تعالی قرآن مین فرماتا ہی سَنُرِيهِمْ آيَاتِنَا

فِی الْاٰفَاقِ وَفِیْ اَنْفُسِهِمْ حَتّٰی یَتَبَیَّنَ لَهُمْ اَنَّهُ الْحَقُّ اب ہم دکہاوینگی اونکو اپنی نشانیان
دنیاکی کنارونمین اور اونکے جانونمین یہانتک کہ اونپر کہلجاویگاکہ یہ قرآن سچاہی اسد تعالی اس
آیت مین وعدہ کرتاہی کہ قرآنکی سچی نشانیان ہر ہر ملک مین اور تمہاری جانکی اندر تمکو
دکہاوینگا اس وعدہ کی موافق ایک بڑی نشانی اسدنے ہمکو یہہ دکہلای کہ توراۃ اور زبور اور
صحیفونکا اور انجیل کا ترجمہ پادریون سے لکہوادیا عربی اور فارسی اور اردو اور انگریزے
جاننی والون کوبہی اون کتابون سے واقف کردیا پادریون کے قائل کرنیکا سامان دیدیا اس
گنہگار نے ان ترجمون کو بہت دیکہا پہر اسدنے عبرانی سے بہی کچہہ واقف کردیا قرآن کا
معجزہ آنکہونسی دکہادیا نور ایمان کا دلمین بڑہادیا ہر ہر کتاب مین اللہ تعالی نے نئی نئی طرحسے
آخری پیغمبر کی تعریفین کی ہین اور اونکی پتے اور نشان اور اونکی امت کی اور اونکی شریعت
کی پتے اور نشان پہلے سے نبیونکو بتلای ہین توراۃ اور زبور اور صحیفونمین بڑی بڑی بشارتین
حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی موجود ہین اور حضرت عیسی کی بشارت بہی جابجا موجود ہی یہود
لوگ جو ان کتابون کے پڑہنے والے ہین اور حضرت عیسی کے اور حضرت محمد کے دشمن ہین وہ
کہتی ہین کہ جن پیغمبر کی یہ خبر ہی وہ ابہی پیدا نہین ہوئے ہم اونکی راہ دیکہہ رہے ہین نصرانی پادری
کہتی ہین کہ یہ سب خبرین حضرت عیسی کی ہین صاف آنکہونسی دیکہہ رہے ہین کہ یہ پتی حضرت عیسی
مین نہین ہین مگر جان بوجہکی حق کو چہپاتی ہین جابجا تلوار کے جہاد کی خبر موجود ہی اور حضرت عیسی نے
جہاد نہین کیا تو پادری کہتی ہین کہ حضرت عیسی کا کلام تلوار کیطرح دلون پر اثر کرتا تہا یہ اونہین کے
خبر ہے اسیطرح ہر جگہہ آسمان کا مطلب مین کہکر بیوقوفون کو بہکاتے ہین اور انجیل پاک کی محمدی
بشارتونکا بہی طرح طرح مطلب بدل کر بتلاتے ہین اس لیے یہ کتاب حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم
کی اور حضرت عیسی کی بشارتونکی بیان مین لکہی جاتی ہین اور نام اسکا بشارت محمدی ہی اس کتاب مین
جابجا پادریون کی انگریزی تفسیرونسی محمدی بشارتونکا مطلب بیان کیا جاتا ہی کہ پادریونکی بی انصافی
اور ہٹ دہرمی سب پر کہلجاوی صاف صاف پتی اور نشان حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی اور
اونکے امت کے موجود ہین اوسکا مطلب حضرت عیسی کیطرف اور عیسائیون کی طرف
پہیرتے ہین اور بعضی جگہ اقرار کرتی ہین کہ یہ پتا حضرت عیسی پر مطابق نہین پڑتا پہر لکہتی ہین کہ اسکا ظہور ابہی نہین ہوا

آیندہ زمانہ مین ہوگا اور ہم محمدی علم والونمین جو لوگ عبرانی زبان سے واقف تھی اونکی کتابونکی
باتین بھی کہین کہین اس کتاب مین لکھی جائینگے اور اس کتاب مین وہ احوال اگلے پیغمبرونکا
اور اونکی امت کا اور وہ احوال جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا اور آپکی امت کا لکہنا ضرور ہوا
جس سے ثابت ہوجاوی کہ یہ پتے اور نشان سب آپ مین اور آپکی امت مین موجود ہین اور کسی
اور پیغمبر مین اور اونکی امت مین یہ پتے اور نشان نہین ہین ان پاک کتابونمین جابجا اللہ تعالی نے
پہلے اول اول کے معاملون کی خبرین دی ہین کہ یون ہوگا اور یون ہوگا اور ایماندارون پر یہ یہ
مصیبتین آئینگی پہر آخری زمانہ کی خوشیان سبکو سنائی ہین ساری خبرین اول سے آخر تلک
اس کتاب مین لکھی جائینگے اس مین مطلب خوب کہلجاتا ہے اور ایمان کا نور خوب دلمین پہیلجاتا ہے
اور صاف روشن ہوجاتا ہے کہ جو جو معاملے اول اول ہونیوالی تہی وہ سب ہوگئی تب جناب محمد
صلی اللہ علیہ وسلم کا ظہور ہوا تو وہ خبرین آپ کے سوا کسی کی نہین ہوسکتین ان پاک کتابونمین
آخری پیغامبر کا اور آخری امت کا بڑا پتا یہ ہے کہ اونکے وقت مین کافرونکا زور ٹوٹ جائیگا ایماندار لوگ
ہر جگہ امن و امان سے رہین گے او مسجد بیت المقدس کی اور اوس شہر کی ایسی آبادی ہوگی کہ پہر کبھی
ویرانی نہوگی اس مطلب کے کہولنے کے لیے یہ احوال کا لکہنا ضرور ہوا کہ حضرت موسی کے بعد دانیال تک
بت پرستون کا ظلم خدا پرستون پر بڑہتا گیا حضرت داؤد اور حضرت سلیمان کے بعد پیغمبرون
اور ایماندارون پر بڑے بڑے ظلم ہوئے بہت پیغمبر شہید ہوی حضرت عیسی کے بعد بیت المقدس
کی بڑی بڑی ویرانیان رہین چہہ سو برس تک ایماندارونکو کافرونکی ہاتہہ سے جان بچانا مشکل پڑگیا
پہر ایماندارونکو ہر جگہ امن و امان او مسجد بیت المقدس کی بڑی بڑی آبادیان محمدی وقت مین ہوئین
یہ احوال پادریون کی کتابون سے صاف صاف لکہا گیا یا اللہ اس کتاب کو قبول فرما اور اپنے
بندونکو اوس سے نفع پہونچا اور اونکو ایکا محمدی بنادی محمدی نور دکہلادی آمین یا اللہ یہود اور نصاری
اور نیچریونکی وسوسون سے ہم سب محمدیون کو بچالے آمین آی ایماندارو ہماری پیغامبر صلی اللہ علیہ وسلم نے
نے خبر دی ہے کہ آخری زمانہ مین جب دین بہت سست ہوجائیگا اللہ تعالی امام مہدی علیہ السلام کو مکہ
سے ظاہر کریگا وہ نصاری پر جہاد کرینگے اونکے وقت مین دجال جو ایمان کا بہت بڑا دشمن ہے شیاطین کی
فوجین لیکر نکلیگا اور خدای کا دعوی کریگا بہت لوگونکو بے ایمان کردیگا اللہ تعالی آسمان سے حضرت عیسے علیہ السلام کو

امت محمدی کی مدد کیلیے بہیجیگا وہ اوترکر دجال کو اور یہودیونکو قتل کرینگے اون محمدی مسلمانون سکے بہت بڑے رتبے ہین جو حضرت امام مہدی اور حضرت علیسی کے ساتہہ رہین گے ہماری پیغامبر صلی اللہ علیہ وسلم نے اوس زمانہ کا حال بہت کچہہ بیان فرمایا ہی صحیح بخاری مین ہی کہ آپ نے فرمایا انا اولی الناس بابن مریم فی الدنیا والاخرۃ مین سب لوگونسی زیادہ نزدیک ہون مریم کی بیٹی سے دنیا مین اور عقبی مین ابن ابی شیبہ نے اچہی سند عبد الرحمن بن جبیر تک پہونچای کہ جناب پیغامبر صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا لید رکن المسیح اقوام انہم لمثلکم او خیر یعنی مسیح کو پاوینگی وہ لوگ کہ وہ تمہاری برابر ہین بلکہ بہتر ہین تین بار یون فرمایا اور فرمایا لن یخزی اللہ امۃ انا اولہا والمسیح اخرہا یعنی ہرگز رسوا نہین کریگا اللہ اوس امت کو کہ مین اوسکا اول ہون اور مسیح اوسکا آخر ہی یا اللہ وہ زمانہ ہمکو جلد دکہلادی اور ایمان کے ساتہہ دنیا سی اوٹہالے ای ایمانوالو وہ زمانہ اب بہت نزدیک ہی حضرت علیسی اور امام مہدی کے انتظار مین رہو اور اللہ کے ذکر مین اور پیغمبرون کے ذکر مین مشغول رہو کہ اونکی ذکر کی برکت سی اللہ اسوقت کے فتنہ اور فسادون سے بچالی اور اپنی محبت کامل اور اپنے سب پیغمبرون اور کتابونکی اور فرشتونکی اور سب اولیاؤنکی محبت کامل عنایت فرماوی ہین اب توراۃ شریف سی محمدی بشارتونکا بیان ہی۔ اول حضرت اسماعیل علیہ السلام جنکی نسل مین اللہ کو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا پیدا کرنا منظور تہا اونکے حق مین اللہ نے پہلے سے بڑی بڑی بشارتین دین ہین۔ ای محمدی بہائیو اللہ تعالی نے توراۃ شریف مین اول احوال حضرت آدم کا پہر حضرت نوح کا پہر حضرت ابراہیم کا بیان فرمایا ہی حضرت ابراہیم کو اللہ نے دو بیٹے دے حضرت اسماعیل اور حضرت اسحاق حضرت اسحاق کی نسل مین بہت پیغمبر پیدا ہوی حضرت یعقوب حضرت اسحاق کے بیٹے ہین اونکا خطاب اسرائیل ہی اونکی نسل مین حضرت موسی اور حضرت داؤد اور حضرت سلیمان اور حضرت علیسی اور بہت پیغمبر پیدا ہوے پیغمبر اور اونکی قوم کے لوگ بنی اسرائیل کہلائے یعنی بیٹے حضرت یعقوب کے اور حضرت یعقوب کی ایک صاحبزادی کا نام یہودا ہی آخر کو اونکی نسل اور اونکے بہائیونکی نسل یہودی کہلای پہر حضرت علیسے کی بعد حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالی نے حضرت اسماعیل کی نسل مین پیدا کیا اب جو اسرائیلی لوگ امت محمدی مین داخل ہوی ہین وہ بنی اسرائیل کہلاتے ہین مگر یہودی نہین کہلاتے

اب یہودی اونکا نام ہے جو حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے اور حضرت عیسیٰ کے دشمن ہین
چونکہ حضرت اسماعیل کی نسل مین اللہ تعالی کو محمد صلے اللہ علیہ وسلم کا پیدا کرنا منظور تھا اس لیے
پہلے سے حضرت اسماعیل کی حق مین بڑی بڑی خوش خبریان حضرت ابراہیم کو سنائین توراۃ
شریف کے پہلے سورہ کے گیارہوین اور بارہوین اور تیرہوین باب کا خلاصہ یہ ہو کہ حضرت
ابراہیم کسدیون کے ملک مین یعنی ملک عراق مین پیدا ہوی پھر اللہ نے اونکو کنعان کی ملک
مین یعنے شام مین جانے کا حکم دیا آپ کنعان مین آی پھر تھوڑی عصر مین ہی پھر کنعان مین آگئے وہین باب کے چودہوین
آیت مین ہو کہ اللہ تعالی نے فرمایا کہ اپنی آنکھ اوٹھا اور اس جگہ سے جہان تو ہی اوتر اور دکھن
اور پورب اور پچھم دیکھ کہ یہ تمام ملک جسے تو اب دیکھتا ہو مین تجکو اور تیری نسل کو ہمیشہ کے لیے دونگا
پھر پندرہوین باب مین لکھا ہو کہ اللہ کا کلام خواب مین ابراہیم پر اوترا اور فرمایا ای ابراہیم تو
مت ڈر ابراہیم نے کہا کہ تو نے مجھی فرزند نہ دیا تب وہ اوسکو باہر لیگیا اور کہا کہ اب آسمان کیطرف
نگاہ کر اور ستارونکو گن اگر تو اونکو گن سکے اور فرمایا کہ تیری اولاد ایسی ہی ہوگی تب اللہ نے
فرمایا کہ مین تجکو کسد اونکی اُور سے نکال لایا کہ تجکو یہ ملک میراث مین دون پھر آگے بڑھ کر لکھا ہو
کہ اوسیدن اللہ تعالی نے ابراہیم سے عہد کر کے فرمایا کہ مین تیری اولاد کو یہ ملک دونگا مصر کی
ندی سے لیکے بڑی ندی تک جو فرات کی ندی ہو قینی اور قنیزی اور حتی اور فرزی اور رفائی
اور اموری اور کنعانی اور جرجاسی اور یبوسی بھی پھر سولہوین باب مین لکھا ہو کہ ابراہیم کی
بیوی سارہ سے پہلے اولاد نہوی اور اوسکی ایک مصری لونڈی تھی جسکا نام ہاجرہ تھا سارہ
نے ابراہیم سے کہا کہ دیکھ اللہ نے مجھے جنی سے روکا اب میری لونڈی پاس جا شاید میرا گھر
اوس سے آباد ہووے اور ابراہیم نے سارہ کی بات سنی ابراہیم کی جورو سارہ نے بعد اسکے
کہ ابراہیم نے کنعان کی زمین مین دس برس بود و باش کی مصری ہاجرہ اپنی لونڈی کو لیا اور
اپنی شوہر ابراہیم کو دیا کہ اوسکی جورو ہووی تب وہ ہاجرہ کی پاس گیا وہ پیٹ سی ہوی اور جب
اوسنے اپنے تئین حاملہ دیکھا تو اپنی بیوی کو اپنی نزدیک حقیر جانا تب سارہ نی ابراہیم سی کہا کہ
مین تجھسی داد چاہتی ہون کہ مین نے اپنی لونڈی جو تجکو دی اب جو اوسنی اپنے تئین حاملہ دیکھا
تو مجھی اپنی نظر مین حقیر جانا میرے اور تیرے بیچ مین اللہ انصاف کرے تب ابراہیم نے سارہ

کہا کہ دیکھہ تیری لونڈی تیری بس مین ہی جو تجھی اچھا لگی تو اوس سے کر تب سارہ نی اوسپر سختی کی اور وہ اوسکی پاس سے
بہاگ گئی اور اللہ کی فرشتی نی بیابان مین ایک چشمہ کی نزدیک جو سور کی راہ مین ہی اوسی پایا اور کہا کہ ای سارہ
کی لونڈی ہاجرہ تو کہان سی آتی ہی اور کدہر جائیگی وہ بولی کہ مین اپنی بیوی سارہ کی گہر سی بہاگی ہون بعد اسکے
فرشتی نے اوس سے کہا کہ تو اپنی بیوی کی پاس پہر جا اور اوسکی آگی سرنگون رہ پہر اللہ کی فرشتی نی اوس سی کہا یعنی
اسطرفسی کہا کہ مین تیری نسل بہت بڑہاونگا ایسا کہ وہ کثرت سے شمار مین نہ آویگی بعد اسکی اللہ کی فرشتی نی اوس سے
کہا کہ دیکھہ تو حاملہ ہی اور تو ایک بیٹا جنی گی اوسکا نام اسماعیل کہنا کیونکہ اللہ نی تیرا دکہہ سنا ای امت محمد
صلی اللہ علیہ وسلم دیکہو اللہ نے حضرت ابراہیم کو پہر حضرت اسماعیل کی مان کو پہلی سی بشارت دی اور وعدہ کیا کہ
مین تیری نسل کو بہت بڑہاونگا پہر فرشتی نی یون بشارت دی کہ اللہ نی تیرا دکہہ سنا اسکا نام اسماعیل کہنا
اسکا یہ مطلب کہ عبرانی بولی مین یشمع کے معنی سنتا ہی اور ایل نام اللہ کا ہی اصل عبرانی مین یہ نام یون ہی یشمعیل
یعنی سنا اللہ نے اور توراۃ مین یون لکہا ہی یشماعل میم کے بعد الف ہو گیا اور عین کے بعد ہمزہ اور یے جاتی رہی پہر
عربی مین اسماعیل ہو گیا یی کے بدلے الف اور بڑی شین کی بدلی چہوٹا سین پہر عین کے بعد یی بڑہ گئی قران مجید مین
اسماعیل کا لفظ ہی کیونکہ قرآن عربی بولی مین ہی **فائدہ** ملا سید علی طہرانی نی جو کتاب اقامۃ الشہود یہود یونکی رد مین
سن بارہ سو بانوی ۱۲۹۲ مین طہران مین چہپوائی ہی اوسکے آخر مین لکہتی ہین کہ ان آیتون مین یہ دلیل ہی کہ وہ وعدہ جو
اللہ نے حضرت ابراہیم سی اوسوقت کیا تہا جب حضرت اسماعیل علیہ السلام حضرت ہاجر کی پیٹ مین نہین آئی تہی کہ مین
تیری نسل بڑہاونگا یہ وہی بشارت ہی جو خود فرشتی نے حضرت ہاجرہ کو دی جب حضرت اسماعیل اونکی شکم مین آئی اسکا قرینہ یہ ہے
کہ دونو بشارتونکا مطلب موافق ہی کیونکہ حضرت ابراہیم علیہ السلام سی اللہ نے جو بات فرمائی ہی بات اللہ کی حکم سی فرشتی نی حضرت
ہاجرہ سی فرمائی کہ مین تیری اولاد کو بہت بڑہاونگا کہ وہ کثرت سے شمار مین نہ آویگی دوسری دلیل یہ ہی کہ حضرت اسحاق علیہ السلام کے
اولاد شمار سی باہر نہین تہی بارہا شمار مین آئی ہین پہلی بار جب حضرت اسحاق کی بیٹی حضرت یعقوب علیہ السلام مصر مین داخل ہوے
دوسری بار جب مصر سی نکلی تب بہی اونکا شمار کیا گیا تیسری بار جب بیت المقدس مین داخل ہوی اور وہان اونکا قبضہ ہوا چوتہی بار جب
بابل مین قید ہو گئی پانچوین بار جب اس قید سی چہوٹے اور دوبارہ بیت المقدس مین داخل ہوے ان سب مقامونمین سرائیلی لوگ شمار کئی گئی
یہی دلیل ہے اس بات کی کہ اللہ تعالی نی جو وعدہ فرمایا تہا وہ وعدہ حضرت اسماعیل علیہ السلام کی نسل سے تہا کہ اوسوقت سے اسوقت تک کسے
مقام مین شمار مین نہین آئی جناب محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی برکت سے اور اونکی آل پاک کی برکت سے وہ شمار سی باہر ہین ملا سید علی
لکہتی ہین کہ یہ کتاب عبرانی مین تہی اوسکو ملا محمد رضا طہرانی نی یہودیونکی رد مین لکہا تہا اونکا نام متعول جنکا کہا تہا معنی اسکے ترجمہ کیا

ملا سید علی لکھتی ہین کہ یہ نام یعنی منقول رضای جو اونہون نے رکھا تھا اوسمین تاریخ اونکے مسلمان ہونیکی
نکلتی ہے کہ وہ سن بارہ سو چنتیس مین مسلمان ہوے ہین اور مین نے اسکا نام کہا اقامۃ الشہود فی رد الیہود
اور مین نے کچھہ تاریخ کا خیال نہین کیا پھر اپنے دوستون کے ساتھہ جو عدد گنا تو وہی تاریخ اسمین بھی نکلتی
ہی ملا محمد رضائی اوس کتاب مین یہودی ملاؤنکو خوب فضیحت کیا ہی کہ دیکھو اللہ کے کلام کا مطلب
کس بیحیائی سے ادہرسی ودہر پھیرتے ہین اوس کتاب مین اونہون نے حضرت عیسی کی اور حضرت
محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی بہت بشارتین ان پاک کتابون سے بیان فرمای ہین اقامۃ الشہود کے
آخر مین ملا محمد رضا کے یہ شعر خوب لکھی ہین ؎ از منزل عدم بوجود آشنا شدم * در امت
کلیم خدا پیشوا شدم * در صحف کلیم و در احکام انبیا * دیدم محمد است محمد رضا شدم * رفتم ازین
جہان بہ بر دوست شادمان * از بہر آنکہ طالب دین خدا شدم * یعنی مین نیستی سے ہستی مین آیا حضرت
موسی کی امت مین پیشوا ہوا حضرت موسی کی کتاب مین اور نبیون کے حکمون مین مین نے محمد صلی اللہ
علیہ وسلم کا ذکر دیکھا تب مین محمد رضا ہوا مین اس جہان سے اللہ کے سامنے خوشی سے جاؤنگا
کیونکہ مین اللہ کے دین کا طالب ہوا ملا سید علی طہرانی رحمۃ اللہ علیہ لکھتی ہین کہ ملا محمد رضا اپنے
زمانہ مین سب اسرائیلی ملاؤن سی زیادہ علم والے تھے اور سب آسمانی کتابون سے بلکہ اسرائیلی
علماؤنکی جمع کی ہوی کتابونسی خوب طرح واقف تھے اونہون نے اپنے باپ دادا کی دین سے
ہاتھہ اوٹھایا اور محمدی شریعت مین داخل ہوی بلکہ اونکے مسلمان ہونے کے باعث سے
اونکے رشتہ دارون کی ایک بڑی جماعت مسلمان ہوی بلکہ ہر ہر شہر مین اور لوگ بہی مسلمان ہوے
اس کتاب مین ایک مقام پر خود ملا محمد رضا کا کلام لکھا ہی کہ اونہون نے پہلے وہ باتین یہودی ملاؤنکی
کتابون سے نقل کی ہین جنکی نقل نہین ہو سکتی اونکے بہت ملاؤن نے دعوی کیا ہی کہ ہمنی اللہ کو
دیکھا ہی اور طرح طرحکی کفر کی باتین یہودی ملاون نے اللہ کے حق مین لکھی ہین طرح طرح کے
تہمتین اللہ پر جوڑی ہین پھر ملا محمد رضا فرماتے ہین کہ ایسے عقیدون سی مین دست بردار ہوا
اور دین محکم بنیاد اسلام مینی قبول کیا اگر اللہ تعالی چاہی تو ہمکو اون لوگون مین سے شمار کرے جو جناب
خاتم الانبیا علیہ السلام پر ایمان لاے ہین اور آپ کی امتیون مین اللہ میرا حشر کرے اب یہودی نادان جسکے
جو چاہین کہین تمام خلق پر ظاہر ہی کہ مین مال اور اسباب کیواسطی باپ دادا کے دین سی جدا نہین ہوا

بلکہ اسد پر روشن ہو کہ مین نے چھبیس اسرائیلی پیغمبرون کی خبر کی تابعداری کی ہو اور نفس کی خواہش سی کوئی کام نہین کیا بلکہ قیامت کے دن پکڑی جانے سے مین نی خوف کیا آب توراۃ شریف کے اون کلمونکا بیان ہی جو فرشتی نے حضرت اسماعیل کے حق مین کہے وہ یہ ہین وَهُوَ يَهْيَهُ پرا آدام اور وہ ہوگا قوی آدمی فخر الدین رازی نے تفسیر کبیر مین اسکا ترجمہ یون کیا ہو وَهُوَ يَكُونُ عَيْنَ النَّاسِ اور وہ ہوگا سردار آدمیونکا ملا احمد ایرانی جو زبان عبرانی سے خوب واقف تھی اونہون نے کتاب سیف الامۃ نصاری کی رد مین فتح علی شاہ بادشاہ کیوقت مین سن بارہ سو تینتیس ۱۲۳۳ ہجری مین لکھی ہے اونہون نے اوسمین توراۃ اور زبور اور صحیفون کی آیتین اصل عبرانی مین لکھی ہین اونکا ترجمہ فارسی کیا ہی اور لکھا ہی کہ مین نے اصل کتابین جمع کین اور اونکے لغت کی معتبر کتابین جمع کین اور بہت سی یہودی ملاؤنکو معنی تحقیق کرنیکے لیے حاضر کیا سو ملا احمد لکھتی ہین کہ جرانیم نصرانی نے لاطینی بولی مین پرا آدام کا ترجمہ کیا ہی قوت والا آور اونکی لغت کی کتابون سے یون معلوم ہوتا ہی کہ پرا آدام کے معنی ہین جنگل کا رہنے والا جانا چاہیے کہ جنگل کا رہنے والا بھی تعریف کی بات ہی اسی سورۃ کی چھبیسوین باب مین حضرت اسحاق کے بیٹے حضرت عیص کے حق مین لکھا ہی کہ عیص شکار مین ماہر اور جنگل کا رہنے والا تھا یہی مطلب یہان بھی ہی کہ اسماعیل بڑا بہادر اور دل کا قوی ہوگا جنگل مین رہیگا اور شکار کیا کریگا پادری مریک کشف الآثار مین یہی ترجمہ کرکے لکھتا ہی گبنون تاریخ لکھنی والا اقرار کرتا ہی کہ اگرچہ بعضی قومین عرب کی دوسری سلطنت کے قبضہ مین کبھی آگئے ہون لیکن سب کے سب ہرگز عاجز نہین ہوئے اور سسطرمیس جو مصر کا بڑا بادشاہ تھا اور کیخسرو جو ایران کا بڑا بادشاہ تھا اور پمپی اور ٹراجن کہ ایک بڑا سردار اور دوسرا بڑا بادشاہ رومیونکا تھا ان بادشاہونکا لشکر بھی عرب کی تمام قومون پر غلبہ نکرسکا اور اسد کا پاک کلام ظہور مین آیا کہ اگلی زمانہ مین اور ابکے زمانہ مین عرب کی آزادی ایک مثال ہوگئی اور لکھا ہی کہ حضرت اسماعیل کا حال اور اونکی اولاد کا حال بالکل برابر ہی اور اونکی زبان اور ختنی کی رسم کہ اونکے دادا حضرت ابراہیم سی اونکو پہونچی ان سب باتون سی اسد کے پاک کلام کا سچا ہونا ظاہر ہوتا ہی کہ حقیقت مین یہ لوگ حضرت اسماعیل کی اولاد ہین تفسیر ہنری اسکاٹ مین ہے کہ نیوٹن کہتا ہی کہ یہہ ایک سچی پیشخبری کے واسطی اولاد اسماعیل کے یعنی عرب

کی قومین ساری اسماعیل علیہ السلام کی اولاد مین ہو اور اون لوگون نے ابراہیم علیہ السلام
کی یادگاری کی واسطے بہت تقدس کو قائم رکہا تمام زمانونمین یہانتک کہ آجتک یہہ لوگ بہت جرار
اور نامغلوب ہونیوالی قوم ہو اور تمام قومونمین امتیاز والی رہی ہین تاریخ والے جن لوگون نے
اس ملک کے باب مین لکہا ہو وہ یون بیان کرتے ہین کہ یہ لوگ ہمیشہ اور قومونسے لڑتے رہی ہین
اور اونہون نے فارسیون کو اور رومیونکو اور یونانیونکو مغلوب کیا ہو اس حالت مین یہ لوگ
چہٹی صدی عیسوی تک ہتی چلے آئے یہانتک کہ جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم پیدا ہوی آپکے
بعد آپ کے نایبون کے ساتہہ ان لوگون نے ایشیا اور افریقہ اور یورپ کے بہت بڑی حصون کو
مغلوب کرڈالا اور تہوڑے عرصہ مین اونہون نے لوگونکو بہت زیادہ مغلوب کرلیا بنسبت
رومیون کے جنہون نے سیکڑون برس تک ملکون کو اتنا مغلوب نہین کیا تہا اور جب سے یہہ سلطنت
ترکون کے ہاتہہ گئے تب سی اونہون نے کوشش کی مگر ویسی نہین عرب نے اپنی طاقت کو خود سر رکہا
اور سیکڑون برس تک ترکی عرب کے لوگون کو خراج دیتے رہے مکہ کے حج کے نام سی اور
وہ لفظ جنگلی آدمی کا اصل جنگلی گدہے کے لیے استعمال مین آتا ہو یعنی ایسا جنگلی جیسا گدہا کیونکہ ایوب
علیہ السلام کے گیارہوین باب کی بارہوین[۱۲] آیت مین خوب صاف بیان ہو اگرچہ انسان پیدایش
مین گورخر کے بچے کے مانند ہو اس جانور کی تحقیق کیواسطی ایوب علیہ السلام کے اونتالیسوین[۲۹] باب
کی پانچوین آیت دیکہو کسنی گورخر کو آزاد کرکے باہر نکالا ہو اور کسنی جنگلی گدہی کا بند ہن کہولا ہے
مین ہی نی بیابان کو اوسکا گہر ٹہرایا اور کہاری جنگل کو اوسکا مقام وہ شہر کی بہیڑ بہاڑ پر ہنستا ہو
اور ہانکنی والے کے شور شارسی بےپروا رہتا ہو کوہستان اوسکے چرنے کی جگہہ ہو اور ہر ایک
ہری چیز کے تلاش مین رہتا ہو دیکہو یہ صفتین حضرت اسماعیل کے اولاد مین پائیجاتی ہین بنوتن
کہتا ہو سوای یہودیون کی اولاد اسماعیل علیہ السلام کے صرف وہی لوگ ہین جنہون نے اول سے
آخر تک اپنی تئین اور قومون سے ممیز رکہا ہو اور اسد کی حفاظت مین ہمیشہ رہے ہین جو
بہت اچہی طرح سب کامون کو اپنے قبضہ مین رکہتا ہو مگر ظاہر مین اوسکا ہاتہہ دکہلای نہین دیتا
اور تفسیر طامس اسکاٹ جو سن سترہ سو ستر مین شروع ہوی اور بیس برس تک پادری طامس اسکات
اوسکو ٹہیک کرتا رہا ولیم نے لندن مین چہاپی ہو اوسمین لکہا ہو کہ وہ لفظ جسکے معنے جنگلی آدمی کی ہین

اوسکے ٹہیک معنی ہین گورخر اور لکھا ہی کہ اولاد اسماعیل علیہ السلام کی ہمیشہ اسرائیلیون پر
اور ادومیون پر اور تمام اولاد ابراہیم پر غالب رہی ہی پہر اوس فرشتی نے فرمایا یَادَوْ بَکُلْ۔
وِیَدْ کُلْ بُوْ یعنی ہاتہہ اوسکا سب کے ساتہہ اور ہاتہہ سب کا اوسکے ساتہہ اسکا یہہ مطلب کہ اسماعیل
کی نسل تمام اولاد آدم مین پہیل جاویگی اس خبر کا ظہور جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم مین ہوا
فخر الدین رازی تفسیر کبیر مین لکھتی ہین کہ یہ بات معلوم ہی کہ حضرت اسماعیل اور اونکی اولاد
جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم سی پہلی دنیا کی اکثر ملکونمین اور اکثر قومونمین حکومت نہین رکہتی تہی
اور حکومت کے طور پر سب سے ملنی والے نتہے کیونکہ جناب محمد مصطفے صلی اللہ علیہ وسلم نہین پیدا
ہوے تھے تب تلک وہ لوگ جنگل مین گہیرے ہوی تھے ملک شام اور ملک عراق کی سرحد کی
اندر داخل ہونیکی اونکو مجال نہین پڑتی تہی مگر نہایت ڈرتے ہوئے جاتے تھے جب اللہ تعالی نے
حضرت اسماعیل کی نسل مین محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو پیدا کیا اور اونپر قرآن اوتارا عرب کے
بہت لوگ اس قرآن پر ایمان لای جو منکر رہی وہ قتل ہوی آپ کے بعد آپکی نائبون نی ملک شام
اور مصر اور روم اور فارس کے کافرونپر جہاد کیا ان قومونمین بہت لوگ ایمان لای جناب محمد
صلی اللہ علیہ وسلم کی اولاد پاک اور آپکی رفیقونکی اولاد پاک تمام قومونمین اور تمام ملکونمین پہیل گئی
پورب اور پچہم پر اونکا غلبہ ہوا اہر ہر ملک کے لوگون نے اونکی تعلیم کی برکت سی دولت ایمانکی
پای حضرت اسماعیل کی نسل اور اور قومونکی نسل جو ایمان لای سب دین کے بہای ہوگئی سب
قومونکی محمدی لوگ ملک عرب کے ملک مین کعبہ کی حج کو جاتے ہین اور عرب کے لوگ اور ملکونمین
آتے ہین فرشتہ کہتا ہی وِعَلْ پِنْ کُلْ اِحَاوْ یِشْکُوْنْ اور اپنے سب بہائیونکے سامنی گہر بنا لیگا
اسمین یہ اشارہ ہی کہ سارہ بیوی سے اولاد ہوگی وہ نسل بہی بہت پہیلیگی مگر اسماعیل کسیطرح اونسے
کم نہین ہوگا یہ تسلی اس لیے دی کہ حضرت ہاجرہ یہ خیال نکرین کہ مین لونڈی ہون اس لیے
فرما دیا کہ تمہاری بیٹے اسماعیل کا بہت بڑا رتبہ ہوگا اور اوسکی نسل اپنے سب بہائیون کی برابر رہیگی
اور اونکا ملک اپنے سب بہائیون کے ملکونکے سامنی ہوگا چنانچہ اسی سورۃ کے پچیسوین باب
مین جہان حضرت اسماعیل کے بارہ بیٹونکے نام لکہی ہین وہان لکھا ہی کہ یہ اپنی قومون کے بارہ[12]
رئیس تھے اور وہ حویلہ سی شور تک جو مصر کے سامنی اوس راہ مین ہی جسسی آسور کو جاتی مین

بستی تہی انکا قطعۂ زمین انکے سب بہائیونکی سامنی پڑا تہا اسکا یہ مطلب کہ عرب کا ملک کنعان کے سامنی ہے عرب مین حضرت اسماعیل کے اولاد ہی کنعان مین حضرت اسحاق کی نسل ابتک پائی مسٹر فاسٹر لکہتا ہی کہ حضرت اسماعیل کی نسل شور سی حویلاہ تک یعنی عرب مین مصر کے کنارے سے دریای فرات کے موہانہ تک پہیل گئی ملا سید علی طہرانی نے اقامۃ الشہود مین لکہا ہی کہ یہ فقرہ جو ہی یَادُو بَکُّل وِیَدْکُل بُو اسمین بے کے معنے ساتہہ کے ہین اور یے کے معنے اوپر کے نہین ہین جس سے ضرر سمجہا جاوے مگر یہودی ملاؤن نے جو فارسی ترجمہ توراۃ کا فاضل خان ہمدانی سے لکہوایا تہا اوسمین یون ترجمہ کردیا تہا کہ وہ سبکا ضد اور سب اوسکی ضد پر ہوونگے اسی لیئے انکو ہمارے وقت مین بہی پادریون نے ہندی ترجمہ مین یون ہی لکہدیا کہ اوسکا ہاتہہ سبکے برخلاف ہوگا اور سب کے ہاتہہ اوسکے برخلاف ہونگے یہود اور نصاری کو حضرت اسماعیل سے اور جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے بڑی دشمنی ہی اس باعث سے کچہہ کا کچہہ ترجمہ کردیتے ہین یا اللہ تیرا شکر ہے کہ تو نے اصل عبرانی لفظین توراۃ مین دکہادین اور صاف مطلب سمجہادیا ملا احمد سیف الامۃ مین لکہتی ہین کہ راکوم جو توراۃ شریف کا ترجمہ کرنیوالا ہی اوسنے یون ترجمہ کیا ہی کہ وہ سب پر غالب اور سب اوسکے محتاج ہونگے معلوم ہوا کہ عبرانی محاورہ کے موافق یہ معنی بہی ہوسکتی ہین کہ اوسکا ہاتہہ سب پر ہوگا یعنی سب پر غالب ہوگا اور سبکے ہاتہہ اوسکے ساتہہ یعنی اوسکے سب دست نگر ہونگے پہر اسی سولہوین باب مین لکہا ہی کہ ہاجرہ سے بیٹا جنی اور ابراہیم نے اوسکا نام اسماعیل رکہا پہر سترہوین باب مین لکہا ہی کہ اللہ تعالی نے حضرت ابراہیم سی فرمایا کہ مین تیرے اور اپنے درمیان عہد کرتا ہون اسکے بعد یون ہی وِاَرْبِہْ اُوتِخَا بِمْئُوذ مِئُوذ اور بڑہاونگا مین تجکو ساتہہ نہایت نہایت کی تب حضرت ابراہیم سجدی مین گر پڑے پہر اللہ نے فرمایا کہ مین نے تجہی بہت قومونکا باپ ٹہرایا اسکی بعد یون ہی وِہِفْرِیثِی اُوتِخَا بِمْئُوذ مِئُوذ اور پہلدار کرونگا مین تجکو ساتہہ نہایت نہایت کی اور قومین تجسے پیدا ہونگی اور بادشاہ تجسی نکلینگے اور مین اپنے اور تیرے درمیان اور تیری بعد تیرے نسل کے درمیان انکی پشت در پشت کے لیے اپنا عہد جو ہمیشہ کا عہد ہو کرتا ہون کہ مین تیرا اور تیرے بعد تیری نسل کا خدا ہونگا اسکا یہ مطلب ہی کہ تیری نسل مین ہمیشہ وہ لوگ رہینگے جو اللہ کو اپنا اکیلا مالک سمجہین گے اور فقط اوسکو پوجین گے قرآن شریف مین بہی اللہ تعالی سورۂ

زخرف مین فرماتا ہی وجعلها کلمة باقیة فی عقبه لعلهم یرجعون یعنی اللہ کو اکیلا جاننا اِس
کلمہ کو اللہ نے حضرت ابراہیم کی نسل مین باقی رکہا کہ اللہ کیطرف رجوع ہوون پہر ارشاد ہوتا ہی
اور مین تجکو اور تیری نسل کو کنعان کا تمام ملک جسمین تو پردیسی ہی دیتا ہون کہ ہمیشہ کے لیے
ملک ہو اور مین اونکا خدا ہونگا ای محمدی بہائیو یہہ وعدہ یون پورا ہوا کہ حضرت ابراہیم کی
بیٹے حضرت اسحاق کی نسل کا غلبہ ملک کنعان پر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے وقت تک ہا پہر اونکے
بعد حضرت ابراہیم علیہ السلام کے بیٹے حضرت اسماعیل کی نسل مین اللہ نے جناب محمد صلی اللہ
علیہ وسلم کو پیدا کیا اور اونپر قرآن اوتارا اور اونکی قوم کو یعنی عرب کو جو حضرت اسماعیل کے
نسل مین تہے ملک کنعان کا دیا آجتک وہان محمدیون کا عمل ہی اور حضرت اسحاق کی نسل مین جو
لوگ محمدی ہین وہ بہی وہان بستے ہین اللہ نے پہر یہ وعدہ کر دیا کہ مین اونکا خدا ہونگا یعنی وہ میرے
حکم پر چلینگے میرے دین مین ہونگے تیرہ سو برس سے ملک کنعان مین محمدیونکا غلبہ ہی یہ کہلے
نشانی اسکی ہی کہ وہ سچی دین پر ہین پہر اسی باب مین ہی کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم سی فرمایا
کہ تم مین سے ہر ایک بیٹا جو نر ہو ختنہ کراوے ختنہ کا بہت بڑا بیان ہی پہر فرمایا کہ تیری جورو
سارہ تیرے لیے ایک بیٹا جنی گی تو اوسکا نام اسحاق رکہنا اور مین اوسکے ساتہہ ایک عہد قائم
کرونگا جو بعد اوسکی اوسکی نسل کے ساتہہ ہمیشہ تک ہوگا اسکے بعد عبرانی لفظین یہ ہین ولیشمعیل
شمعتیخا هنه برختی اوتو وهفریتی اوتو وهربیتی اوتو بمئود مئود شنیم عاشار
نشیئیم یولید ونتتیو لگوی گادول اور اسماعیل کے لیے مین نے تیری سنی ہان مین اوسکو
برکت دونگا اور مین اوسکو پہلدار کرونگا اور مین اوسکو بڑہاونگا ساتہہ نہایت نہایت کے
بارہ سردار اوس سے پیدا ہونگے اور اوسکو مین بناونگا بڑی امت آی محمدی بہائیو جس لفظ
کے معنی نہایت نہایت کے ہین وہ لفظ مؤد مؤد کا ہی اوسمین میم کے نیچے زیر ہی اور ہمزہ پیش
اور واو پر جزم یہ لفظ توراۃ شریف مین بہت جگہ آیا ہی اسی سورۃ کے پہلے باب مین ہی طوب
مئود یعنی اچہا ہی نہایت اور ساتوین باب مین ہے وهمایم گابرو مئود مئود پانی چڑہ گیا
نہایت نہایت اس لفظ کے سرے پر اکثر جگہ پر بے نہین ہی اگرچہ توراۃ شریف کی دوسری سورۃ
کی سرے پر مئود مئود پر بے آئی ہی کہ بنی اسرائیل قوی ہوگئی نہایت نہایت مگر اکثر جگہہ

بے نہین ہو اور اس جگہ پر کئی جگہ بے آئی ہو تو یہان ایک معنی یہہ ہین کہ اسماعیل کو نہایت نہایت
بڑہاونگا دوسرے معنے یہہ بہی ہوسکتی ہین کہ اسماعیل کو بڑہاونگا مود مود کی باعث سی اسی
باعث سے ہمارے محمدی علماؤن نے لکہا ہو کہ مُود مُود بہی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے نامونمین سے
ہی ملا احمد نے سیف الاسلام مین یون ترجمہ کیا ہو کہ بڑہاونگا مین اوسکو بسبب مود مود کے یعنی
محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے باعث سے پہر لکہا ہو کہ عبرانی لغت کی کتاب مین یون ہو کہ مُود مُود کی معنی
ہین نہایت نہایت اور بحساب اب یہہ بات سوچنا چاہیے کہ اللہ تعالی نے حضرت ابراہیم سی بہی
یہی لفظ فرمایا کہ مین تجکو نہایت نہایت بڑہاونگا اور نہایت نہایت پہلدار کرونگا پہر یہی لفظین حضرت
اسماعیل کے حق مین فرمائین اور ابہی تک حضرت اسحاق پیدا نہین ہوی تہے اس سے صاف معلوم ہوا
کہ وہ وعدے جو حضرت ابراہیم سے ہوئے تہے اون وعدونکا ظہور اگرچہ دونون صاحبزادونکی
نسل مین ہوا مگر ظہور اون وعدونکا حضرت اسماعیل مین بہت زیادہ ہو اونکی نسل مین ان وعدونکا
بہت بڑا ظہور ہوا حضرت اسحاق کے حق مین یہہ لفظین نہین فرمائین اگرچہ اوسکی بہی برکت کا
وعدہ کیا مگر یہہ لفظین جس سے نہایت برکت سمجہی جاوی وہان نہین فرمائین بیشک حضرت اسماعیل کا
رتبہ اللہ نے حضرت اسحاق سی بڑہا دیا جیسا کہ ہماری پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اِنَّ اللّٰہَ اصْطَفٰی
مِنْ وُلْدِ اِبْرَاهِیْمَ اِسْمَاعِیْلَ بیشک اللہ نے چن لیا ابراہیم کی اولاد مین سے اسماعیل کو
یہ حدیث صحیح مسلم اور ترمذی مین موجود ہو یہہ بے نہایت برکت جسکا وعدہ اللہ نے حضرت ابراہیم
اور حضرت اسماعیل سے کیا اسکا ظہور یون ہوا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو جو سب پیغمبرون کے سردار
ہین حضرت اسماعیل کی نسل مین پیدا کیا اور اونکو ملک کنعان کا دیا اور حضرت اسحاق کی نسل مین یعنی
جو لوگ محمدی ہوئے اونکو بہی اونکے ساتہہ شریک کیا مگر بڑا رتبہ اونہین کا رہا جو حضرت اسماعیل
کی نسل مین ہین تفسیر ہنری اسکاٹ والا اس مطلب کو سمجہ گیا ہو پہر جان بوجہکر مکرتا ہو اور لکہتا ہو
کہ اس بات کا یہہ مطلب نہین ہو کہ اللہ تعالی حضرت اسماعیل کو حضرت اسحاق سے زیادہ برکت
دیگا اور کئی بار جو فرمایا تو حضرت ابراہیم کی تسلی کے لیے فرمایا کیونکہ حضرت اسحاق سی جب برکت کا
وعدہ ہوا تو حضرت ابراہیم نے حضرت اسماعیل کے لیے بہی دعا کی کہ ایسا نہو وہ بالکل برکت سے
محروم رہے سو اللہ تعالی نے حضرت ابراہیم کی دل کی تسلی کے لیے بار بار فرمایا اور نہایت کا لفظ

بہی اونکی دل کی خوشی کے لیے فرمایا کہ اونکے دونو بیٹون کو برکت دی دیکہو یہہ پادری سمجہہ گیا ہی
کہ اس آیت کا صاف یہ مطلب ہی کہ اللہ نے حضرت اسحاق سے بہت زیادہ بے نہایت برکتین
حضرت اسماعیل کو دین ہین یہ سمجہہ کر اس صاف بات کا مطلب اور طرف پہیرتا ہی یا اللہ پادریون کو
انصاف اور ایمان کی نعمت عنایت فرما اور ان اندہون کی آنکہین کہولدی آمین یہہ جو فرمایا کہ
بارہ سردار پیدا ہونگے اوس سے اوسکا اشارہ حضرت اسماعیل کیطرف ہی اور یہ مطلب ہے کہ اونسے
بارہ بیٹے پیدا ہونگے توراۃ شریف سے ثابت ہی کہ حضرت اسماعیل کے بارہ صاحبزادی تہی پہر فرمایا کہ
مین اوسکو بڑی امت بناؤنگا یہہ بڑی امت وہی لوگ ہین جو حضرت اسماعیل کی نسل مین اونکی
شریعت پر قائم رہے حضرت اسماعیل کی نسل مین مدت تک شریعت قائم رہی پہر آخر کو یہ لوگ
بُت پرستونکی صحبت مین بگڑ گئے اور بُت پوجنی لگے کئی سو برس بعد اللہ نے اونمین حضرت محمد صلی اللہ
علیہ وسلم کو پیدا کیا اور اونپر قرآن اوتارا اوسوقت سی آجتک تمام عرب کی لوگ شریعت پر
قائم ہین اونکی نسل مین اللہ نے نہایت برکت دی ہی ایک پادری نے اپنے رسالہ مین لکہا ہی
کہ یہ بشارت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی ہی امت محمد کے سوا کوی بڑی امت حضرت اسماعیل کے
نسل مین نہین پیدا ہوے اس آیت کے بعد یون ارشاد ہوتا ہی اور اسحاق کے ساتہہ جسے
سارہ تیرے لیے دوسرے سال اوسیوقت معین مین جنی گی اپنا عہد قائم کرونگا ای ایمانوالو
توراۃ مین اس جگہ واو ہی جسکے معنی اور ہین اس لیے ہمنی لکہا کہ اور اسحاق کے ساتہہ مگر پادریون
نے اردو ترجمہ مین اور کی جگہ پر لیکن کا لفظ لکہدیا ہی ہمارے وقت کا ایک پادری لکہتا ہی
کہ دیکہو لیکن کی لفظ سے یہ مطلب نکلتا ہی کہ وہ جو دین کا فیض ہی وہ فقط اسحاق کیواسطی ہے
اسماعیل کے لیے نہین ہی ای پادریو اللہ سی ڈرو توراۃ مین لیکن کا لفظ نہین تمنی اور کی جگہ لیکن لکہدیا
اللہ نے ہمکو توراۃ دکہلادی تمہاری چوری کہل گئی دیکہو اللہ تعالی نے حضرت اسماعیل سی اور اونکی
نسل سے بہت بہت بڑی بڑی برکتونکا وعدہ کیا ہی وہ سب برکتین دین و ایمانکی ہین فقط دنیاکی
برکتون کو اللہ نہین فرماویگا کہ بہت بڑی برکتین ہین یہ بات ایمانوالونپر خوب ظاہر ہی پہر توراۃ شریف مین
لکہا ہی کہ فرشتے حضرت ابراہیم کے گہر مین آی اور حضرت اسحاق کے پیدا ہونیکی بشارت دی ہان
پہر لکہا ہی کہ اللہ تعالی نے فرمایا کہ زمین کی ساری قومین ابراہیم سے برکت پاوینگی ای ایمانوالو

پادریونکی کتابونمین جابجا اس بات کا اقرار ہی کہ حضرت ابراہیم کے وقت سی حضرت عیسی کے
وقت تک سوا اولاد ابراہیم کے اور کسی قوم مین ایمان نہین پہیلا اکثر قومین بت پرستی مین پہنسی
رہین حضرت عیسے کے بعد آپ کے خاص رفیقون نے غیر قومونمین انجیل سنای اور ہر ہر قوم مین
ایمان پہیلا یا پادری کہتی ہین یہہ اس خبر کا ظہور ہوا کہ حضرت عیسی کے نائب جو حضرت اسحاق
کی نسل مین تہے اونسے ساری قومون نے برکت ایمانکی پای آہی پادریوا سکے بعد یہہ بہی دیکہو
کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ نے حضرت ابراہیم کے بیٹے حضرت اسماعیل کی نسل مین پیدا
کیا اونکی بدولت ساری قومونمین ایمان پہیلا اس بشارت کا بڑا ظہور محمدی وقت مین ہوا پہر لکہا ہی
کہ جب حضرت اسحاق پیدا ہوی اور اونکا دودہ چہڑایا گیا تب سارہ نے دیکہا کہ مصری ہاجرہ کا
بیٹا جو وہ ابراہیم کے لیے جنی تہی ٹہٹہے مارتا ہی اوسنے ابراہیم سے کہا کہ تو اس لونڈی کو اور اوسکی
بیٹے کو نکال کیونکہ یہ لونڈی بچہ میرے بیٹے اسحاق کے ساتہہ وارث نہوگا ابراہیم کو یہ بات جو اوسکی
بیٹے کے حق مین تہی تلخ لگی تب اللہ تعالی نے ابراہیم سی کہا وہ بات اس لڑکے کے بابت اور تیری لونڈی
کی بابت تجہی تلخ نہ لگی جو باتین سارہ نے تجہسی کہین سومان کیونکہ تیری نسل اسحاق سی مشہور ہوگی اور
مین اوس لونڈی کی بیٹے سے بہی ایک قوم پیدا کرونگا کیونکہ وہ بہی تیری نسل ہی تب ابراہیم نی صبح کو
اوٹہکر روٹی اور پانی کی ایک مشک لی اور ہاجرہ کے کندہی پر دہری اور لڑکی کو بہی اوسکے حوالی
کرکے اوسی روانہ کیا اور وہ روانہ ہوی اور بیرسبع کی بیابانمین بہٹکتی پہرتی تہی اور جب مشک کا پانی
ہوچکا تب اوسنے اوس لڑکے کو ایک جہاڑی کے نیچے ڈالدیا اور آپ اوسکے سامنی ایک تیر کے
ٹپی پر جا بیٹہی کیونکہ اوسنی کہا مین لڑکے کا مرنا نہ دیکہون سو وہ سامنی بیٹہی اور چلا چلا کے روی
تب خدا نے اوس لڑکے کی آواز سنی اور خدا کے فرشتے نے اسمان پر سے ہاجرہ کو پکارا اور اوس سے
کہا ای ہاجرہ تجہی کیا ہوا مت ڈر کہ خدا نے اس لڑکے کی آواز کو وہین جہان وہ ہی سنا اوٹہ اور
اوس لڑکے کو اوٹہا اور ہاتہہ سی سنبہال کے لے کہ مین اوسکو ایک بڑی گروہ بناونگا پہر خدا نی اوسکے
آنکہین کہولین تب اوسنے پانی کا ایک کنوان دیکہا اوسنے جا کے اوس مشک کو پانی سے بہرا
اور اوس لڑکے کو پلایا سو خدا اوس لڑکے کے ساتہہ تہا کہ وہ بڑہا اور بیابان کا رہنے والا اور تیرانداز
ہوا اور وہ دشت فاران مین رہا اس جگہ پر توراۃ کی لفظین یہ ہین وَیِّشِب بِمِدبَار یعنی رہا وہ

بیابانین پہر لکہا ہی وَیِشِیب بِمِدْبَّرْ پَارَان اور رہا وہ فاران کے بیابانین ای محمدی بہائیو یہہ
احوال حضرت اسماعیل کا حدیثونمین بہت پہیلا ویکی ساتہہ ہی فرشتی نے اونکے لیے زمزم کہودا
جو آجتک مکہ مین موجود ہی اب ہمکو خوب یقین ہی کہ فاران اور بیرسبع کا بیابان اوس زمانہ مین
اسی مقام کا نام تہا جہان مکہ شہر بسایا گیا پادری جان ڈیون پورٹ نے ہماری زمانہ مین حضرت
محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی تعریف مین ایک کتاب لکہی ہی اور پادریونکو خوب قائل کیا ہی اوس
کتاب مین زمزم اور مکہ کے ذکر مین لکہا ہی کہ یہ وہی کنوان ہی جو فرشتہ نے جنگل مین حضرت ہاجرہ کو
دکہایا تہا پادری مارش مَین نے سیر الاسلام مین چاہ زمزم کے ذکر مین لکہا ہی کہ یہہ چشمہ پانی کا کہ
عرب کے لوگ نہایت پاک جانتی تہے حضرت اسماعیل پیغمبر کی پیاس دفع کرنیکے واسطے ظاہر اور
جاری ہوا جب اونکی ماں ہاجرہ جنگل مین بہٹکتی تہین اور اونکو دینے لیے پہرتی تہین دیکہو ان
دونو پادریون نے اقرار کیا کہ بیرسبع اور فاران مکہ کا نام ہی ملا محمد رضا طہرانی جو یہودیون کے بڑے
عالم تہے پہر محمدی ہوی وہ اپنی کتاب مین لکہتی ہین کہ یہودی علم والون نے فاران کے پہاڑ کا یہی بیان
کیا ہی کہ وہ مکہ ہی اور فاران کا پہاڑ مکہ سی اڑہای میل کے قریب ہی اوسکے سوا اس نام کا پہاڑ تمام
جہانمین کسی نے نہین بتلایا ہی مگر نصاری کا ایک پادری تہا اوس دل کے اندہی نے دعوی کیا تہا
کہ فاران کا پہاڑ بیابان تیہ مین تہا یعنی جہان حضرت موسی اور اونکی ساتہہ والے چالیس برس رہے
آی ایمان والو قرآن اور حدیث سی حضرت اسماعیل کا مکہ مین رہنا خوب ثابت ہی آگی بڑہکر پادریونکی
قائل کرنیکے لیے اونہین کی کتابونسی یہ بیان ہوگا کہ فاران اوسوقت مین مکہ کو کہتی تہی ای محمدی
بہائیو دیکہو اللہ تعالی نے حضرت ہاجرہ کو بشارت دی کہ اوسکو ایک بڑی گروہ بناونگا یہہ پہر اشارہ
امت محمدی کی طرف ہی پہر اس لفظ کو دیکہو کہ خدا اوس لڑکے کے ساتہہ تہا دیکہو حضرت اسماعیل کا
بہت بڑا رتبہ ہی ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ نے قرآنمین خبر دی ہی کہ اسماعیل نبی تہی اور رسول
تہی یعنے اللہ کے پیغام پہونچانیوالی تہے اب دیکہو کہ جسطرح حضرت اسماعیل کو اللہ نے حضرت اسحاق
سے زیادہ برکت دی اونکے باعث سی اونکی ماں حضرت ہاجرکو بہی حضرت سارہ سی بہت بڑہایا
حضرت ہاجرہ کے پاس دو بار بشارت دینے کو فرشتہ آیا اوسوقت حضرت ابراہیم اونکی پاس نہین
تہے اور حضرت سارہ کے پاس ایسے وقت مین فرشتے نہین آی جسوقت حضرت ابراہیم اونکی پاس

نوون ہان جب حضرت ابراہیم کے پاس فرشتے حضرت اسحاق کی بشارت لای تہے اوسوقت
حضرت سارہ سی بہی باتین کر گئے جسکا ذکر توراۃ اور قرآن مین اللہ نے کیا ہی اور حضرت
ہاجر جب اکیلی تہین خود اونہین سے باتین کرنیکے لیے اللہ نے فرشتےکو بہیجا ملا محمد رضا طہرانی
نے بہی اس جگہ لکہا ہی کہ کئی دفعہ فرشتہ حضرت ہاجرہ پر ظاہر ہوا اور حضرت سارہ پر ظاہر نہوا
ای محمدی بہائیو نصاری اور یہود حضرت ہاجرہ اور حضرت اسماعیل سے بڑی بڑی بے ادبیان
کرتے ہین اونکو توراۃ شریف کا یہ مقام دکہلاوو ای ایمانوالو قرآن اور حدیث سی ثابت ہی
کہ حضرت اسماعیل کو حضرت ابراہیم نے مکہ مین بسایا مگر پادری لوگ بیوقوفونکو بہکاتے ہین
کہ فاران مکہ کا نام نہین ہے اس لیے ہم پادریون کی کتابون سے ثابت کرتے ہین کہ فاران مکہ کا
نام ہے جارج سیل صاحب جسنی ترجمہ قرآن شریف کا انگریزی مین لکہا ہی اوسکی عربستان کی تاریخ
جو سنہ ۱۸۰۵ء مین لندن مین چہپی ہے اوسمین لکہتا ہی کہ فاران وہ جگہ ہی جو مکہ معظمہ کے اطراف
پہاڑون کے نیچے جنگل ہین اوسکو فاران کہتے ہین اور مکہ کا نام پہلے بسا تہا وہ اسماعیل علیہ
السلام کی ایک بیٹے تہے اونہون نے اپنے نام سے بسایا تہا پہر اوسکو بکہ بہی کہتے تہے اور مکہ
بہی کہتے ہین ہماری وقت مین ایک اخبار مین فاران کی تحقیق یون لکہی ہے کہ اکتوبر سنہ [illegible]
او سنہ عیسوی کے کوارٹرلی ریویو مین اسلام پر ایک آرٹیکل چہپا ہی یعنی ولایت کا ایک اخبار
چہپا ہی جو ایک بہت بڑی عالم یہودی زبان جاننے والی کا لکہا ہوا ہی اوسکی دوسو نناوی صفحہ مین
لکہا ہی کہ فاران صاف عرب کے لیے مستعمل ہے صرف اسمین شبہ ہی کہ مکہ کے گرد کے پہاڑون کا
یہہ نام ہے یا نہین اب ہم اس شبہ کو بہی مٹادینگے اور قدیم جغرافیہ کی تحقیقات سی ثابت کردینگے
کہ مکہ کے گرد کے پہاڑ ہی فاران ہین توراۃ سی ثابت ہی کہ حضرت اسماعیل فاران مین رہے
اب حضرت اسماعیل کے اولاد کے رہنے کے مکانون کو تحقیق کرو جہان وہ ملین بس وہی مقام
حضرت اسماعیل کا ہی اور وہی فاران ہے حضرت اسماعیل کے بارہ بیٹے تہے ایک نبایوث
یہہ بیٹے حضرت اسماعیل کے عرب کے اوتر پچہم حصہ مین آباد ہوی ریورنڈ کاتری پی کار ایم ای
نے اپنے نقشہ نامین اسکا نشان اٹہائیس اور تیس درجی عرض شمالی اور چہتیس اور اڑتیس
درجی طول شرقی کے درمیان مین لگایا ہی ریورنڈ مسٹر فاسٹر لکہتا ہی کہ نبایوت کی اولاد جو نبیط

پورب کیطرف عربیا ڈزرتا یعنی بیابان تک اور دکہن کیطرف خلیج الاسنک اور حجاز تک پہیل گئی تہے اسٹرہیو کی بیان سی پایا جاتا ہی کہ نبایوث کی اولاد نے اس سے بہی زیادہ ملک گہیر لیا تہا اور مدینہ تک اور ینبع بحر اور ینبع بیوتک جو بحر قلزم کے کنارے پر ہی اور مدینہ سی جنوب مغرب مین واقع ہے اونکی عملداری ہوگئی ریورنڈ مسٹر فاسٹر لکہتا ہی کہ اس مختصر بیان سی ظاہر ہوتا ہی کہ نبایوث کی اولاد صرف پتہریلی بیدا اونمین نہین پڑی رہی بلکہ حجاز اور نجد کے بڑے بڑے ضلعون مین پہیل گئی ہو سکتا ہے کہ رفتہ رفتہ نبایوث کی اولاد عرب کے بہت بڑے حصے مین پہیل گئی ہو دوسرے بیٹے حضرت اسماعیل کے قیدار ہین وہ نبایوث کے پاس دکہن کیطرف حجاز مین آباد ہوی ریورنڈ مسٹر فاسٹر کہتا ہی کہ اشعیا نبی علیہ السلام کے بیان سے بہی صاف صاف قیدار کے رہنے کا مقام حجاز ثابت ہوتا ہی جسمین مکہ اور مدینہ بہی شامل ہی اور زیادہ ثبوت اسکا حال کے جغرافیہ مین شہر الحذر اور نبت سی پایا جاتا ہی جو اصل مین القیدار اور نبایوث ہین اہل عرب کی یہہ روایت کہ قیدار اور اونکی اولاد حجاز مین آباد ہوی اس کی تائید اس بات سی ہوتی ہی کہ توراۃ اور صحیفون مین قیدار کے رہنے کا مکان عرب کے اسی حصہ مین یعنی حجاز مین بیان ہوا ہی دوسرے یہ کہ یہ بات بخوبی ثابت ہے کہ ایریونیس اور بطلمیوس اور پلینی اعظم کے زمانون مین یہ قوم مین حجاز کی باشندہ تہین کیڈری یعنے قیدری ورمی یعنی مخفف قیدری اور گدرونایتی یعنی قیداری کدریتی یعنی قیدری چنانچہ اسکا ذکر ہسٹری جغرافیہ جلد اول دوسوارہ تالیسوین ۲۴۸ صفحہ مین موجود ہی اب خوب ثابت ہوگیا کہ قیدار حجاز مین آباد تہے ریورنڈ کاتری لی کاری نے اپنے نقشہ مین قیدار کے آبادی کا نشان چہبیس ۲۶ اور ستائیس درجہ عرض شمالی اور تینتیس ۳۳ اور اڑتیس ۳۸ درجہ طول شرقیکی درمیان مین لگایا ہے اس بات کو خوب یاد رکہو یہ بات وہان کام اویگی جہان حضرت اشعیا علیہ السلام کے صحیفہ مین آخری پیغمبر کی تعریف ہی وہان قیدار کا پتا دیا ہی تیسرے بیٹے حضرت اسماعیل کے اذبیل ہین جوزیفس کی سند کے موافق اذبیل بہی اپنے اون دونو بہائیون کے ہمسایہ مین آباد ہوے چوتہے بیٹے حضرت اسماعیل کے مبسام ہین اونکے رہنے کے مقام کا پتا نہین ملتا پانچوین بیٹے حضرت اسماعیل کے مشماع ہین ریورنڈ مسٹر فاسٹر کا یہ قیاس صحیح ہے کہ عبرانی مین جنکو مشماع لکہا ہی اونہین کو یونانی ترجمہ مین مسما اور جوزیفس نے مسماس اور بطلمیوس نے مسمیز لکہا ہے

اور عرب مین اونہین کی اولاد بنی مسا کہلاتی ہی پس کچھہ شبہہ نہین کہ یہہ بیٹے قریب نجد کے
پہلے آباد ہوی تھے چھٹی بیٹے حضرت اسماعیل کے دومہ ہین پورب اور پچہم کے جغرافیہ
جاننے والے قبول کرتے ہین کہ یہ بیٹے تہامہ مین آباد ہوی معجم البلدان مین لکھا ہی کہ دومۃ الجندل
کا نام واقدی کی حدیث مین دوماہ الجندل اور ابن سقفیہ نی اوسکو اعمال مدینہ مین گنا ہی اوسکا
نام دوم ابن اسماعیل ابن ابراہیم کے نام پر رکھا گیا ہی اور زجاجی کا قول ہی کہ حضرت اسماعیل کے
بیٹے کا نام دومان ہی اور بعضون نے کہا ہی کہ حضرت اسماعیل کے ایک بیٹے کا نام دما تھا اور شاید
اس اصل نام کو بدل دیا ہی اور ابن کلبی کا قول ہے کہ دوماہ حضرت اسماعیل کے بیٹے تھے اور اونہین کا
قول ہے کہ جب تہامہ مین حضرت اسماعیل کی بہت سی اولاد ہوگئی تو دوماہ وہانسی نکلے اور دومہ
کے مقام مین قیام کیا اور وہان قلعہ بنایا اور اوسکا نام دوماہ اپنی نام پر رکھا اور ابو عبید سکونی کا قول ہے
کہ دومہ جندل قلعہ اور گانو شام اور مدینہ کے درمیان مین ہی قریب جبل طے کے اور دومۃ وادی
قری کے گانون مین سے ہے ریورنڈ مسٹر فاسٹر بہی اس بیان کو مانتا ہی اور اب تک یہ ایک
مشہور جگہ عرب مین موجود ہی **فائدہ** امام نووی نے تہذیب الاسما مین لکہا ہی کہ دومۃ الجندل
مدینہ شریف سی پندرہ شب کا رستا ہی اور ٹہیک بات وہ ہی جو امام ابو القاسم ابن عساکر نے تاریخ
دمشق مین واقدی سے نقل کی ہی کہ دومۃ الجندل مدینہ شریف سی تیرہ منزل ہی اور کوفہ سے
دس منزل پر ہی اور دمشق سے دس منزل پر ہی ساتوین بیٹے حضرت اسماعیل کے مسا تھے
ریورنڈ مسٹر فاسٹر بیان کرتا ہی کہ یہہ بیٹے مسر یتیا مین آباد ہوی مگر یہ صحیح نہین ہے اسمین کچھہ شبہہ نہین
کہ یہ بیٹے جب حجاز سے نکلے تو یمن مین آباد ہوی اور یمن کے کہنڈر مین اب تک مسا کا نام
قائم ہے ریورنڈ کاتری بیکاری نے اپنے نقشہ مین اس مقام کا نشان تیرہ درجے اور تیس دقیقہ
عرض شمالی اور پینتالیس درجہ اور تیس دقیقہ طول شرقیمین قائم کیا ہی آٹہوین بیٹے حضرت
اسماعیل کے حدر تہی اور توراۃ مین حدا دبہی اونکا نام ہی یمن مین شہر حدیدہ اب تک اونہین کا
مقام بتلا رہا ہی اور قوم حدیدہ جو یمن کی ایک قوم ہی اونہین کے نام کو یاد دلاتے ہی زہیر
مورخ کا بہی یہی قول ہی اور ریورنڈ مسٹر فاسٹر بہی اسی کو مانتا ہی نوین بیٹے حضرت اسماعیل
کے تیما تھے اونکے رہنے کا مقام نجد ہی اور بعد کو رفتہ رفتہ خلیج فارس تک پہونچ گئے دسوین بیٹے

حضرت اسماعیل کے بیٹون مین ریورنڈ مسٹر فاسٹر بیان کرتا ہی کہ اونکا مقام جدورین تہا
جوکسرتی پہاڑ کی دکہن اور جبل الشیخ پہاڑ کے پورب مین ہی گیارہوین بیٹے حضرت اسماعیل
کے نافیش مین ریورنڈ مسٹر فاسٹر توراۃ اور جوزیفس کی سندسی لکہتا ہی کہ عریبیا ڈزرتا مین اونکی
نسل اسی نام سی آباد تہی بارہوین بیٹے حضرت اسماعیل کے قیذماہ تہی اونہون نے بہی یمن مین
رہنا اختیار کیا تہا مسعودی نے مروج الذہب مین لکہا ہی کہ اصحاب الرس حضرت اسماعیل کی
اولاد مین سی تہی اور وہ دو قوم تہی ایک کو قدمان کہتی تہی دوسرے کو یامین اور بعضونکی نزدیک
رعویل اور یہ یمن مین تہے اس بیان سی خوب ثابت ہوگیا کہ حضرت اسماعیل اور اونکی تمام
اولاد عرب مین آباد ہوی اور یہ بہی خوب ثابت ہوا کہ اصل مقام اس خاندان کی آبادی کا
حجاز ہی جہان مکہ اور مدینہ ہی حضرت اسماعیل کی پہلی اولاد یعنی نبایوث اور قیدار کا یہی مقام تہا
پہر وہانسے عرب کے اور طرفون مین پہیل گئے اب ثابت ہوا کہ حضرت اسماعیل نے حجاز مین
رہنا اختیار کیا تہا اور اوسی کا قدیم نام فاران تہا توراۃ سامری کا عربی ترجمہ جسکو آرکیونن نے
سنہ اٹھارہ سو پندرہ عیسوی مین کلدونی نیا ورم کے مقام مین چہاپا ہی فاران کی معنی حجاز
لکہدیے ہین اوس ترجمہ کی عبارت یہ ہی وَسَکَنَ فِی بَرِّیَۃِ فَارَان (الحجاز) لفظ حجاز کا جو
دو ہلالونکی بیچ مین ہی ترجمہ کرنیوالے نے اسیطرح لکہا ہی اب تو کہ ایک فاران اور بہی ہی اوسکا یہان
ہرگز ذکر نہین ہی کوی قرینہ اوس فاران کا یہان نہین ہی مسلمان جغرافیہ والون کے لکہنی سی ثابت ہی
کہ تین مقام فاران کے نام سی مشہور تہے ایک کوہستان حجاز یعنی مکہ معظمہ اور ابو نصر بن قاسم بن
قضاعہ قضاعی فارانی اسکندری جو حجاز کا رہنے والا تہا وحجاز ہی کے رہنے کے باعث سی
فارانی کہلایا دوسرا فاران کوہ طور یا سینا کی پاس تہا تیسرا فاران نواح سمرقند مین تہا یہہ بیان
کتاب مشترک یاقوت حموی مین لکہا ہی مگر توراۃ مین ان دونو مقامونکا کوی قرینہ نہین پادری تو
ناحق بیوقوفونکو دہوکا دیتی ہین سمرقند سی تو یہان کچہہ ذرا بہی علاقہ نہین ہے باقی رہا وہ فاران
جو سینا پہاڑ یعنی کوہ طور کے پچہم طرف ہی اور جسکے کہنڈر ملے ہین وہ توراۃ کا فاران نہین ہے
حضرت موسی کے زمانہ تک اوسکا نام ونشان نہین تہا حضرت موسی علیہ السلام جب مصر سے
بنی اسرائیل کو لیکر نکلے اور فرعون ڈوب چکا تو آپ شور کی جنگل مین پہونچے اور جب ایلم مین گئے

جنگل کو چلی کیا رفیدیم مین مقام ہوا یہان سی سینا پہاڑ کیطرف چلے اور سینا پہاڑ تک بہو نچگئی
اور فاران کا کچھ ذکر نہین آیا جب سینا پہاڑ سی آگے بڑہے اوتر پورب کو چلی یہان
لکھا ہی کہ بیابان سی نکلے اور بادل فاران کے بیابان مین ٹہر گیا اب صاف ثابت ہوا کہ
حضرت موسی کیوقت مین فاران کا بیابان سینا پہاڑ کے اوتر پورب کی طرف تہا جو فادس
کی قریب ہی وہی بیابان حجاز کا ہے اور جب حضرت یوسف نے حضرت یعقوب کو مصر مین
بلا بہیجا وہان توراۃ شریف مین لکھا ہی کہ حضرت یعقوب نے اون سب سمیت جو اونکی تہے
سفر کیا اور بیرسبع پر آکر اپنی باپ اسحاق کے خدا کے لیے قربانیان گذرانین یہان سے
معلوم ہوا کہ بیرسبع قربانی کا مقام تہا اور توراۃ کے پہلے سورۃ کے چودہوین باب کے
چھٹی آیت مین ہے کہ حوریونکو اونکی پہاڑ سعیر مین ایل فاران تک جو بیابان کے کنارے
پہ ہی مارا دیکہو ایل نام اللہ کا جابجا ان پاک کتابون مین آتا ہی تو ایل فاران کے معنی ہین اللہ
فاران کا اس سی معلوم ہوا کہ فاران برکت کا مقام تہا اللہ کی عبادت کا مقام تہا اگر کوی کہی
کہ یون کیون لکہا کہ فاران اللہ کا اسکا جواب یہ ہی کہ توراۃ شریف کے اسی سورۃ کی پینتیسوین
باب مین ہے کہ حضرت یعقوب نے شہر لوز مین قربانی کا مقام بنایا اور اوسکا نام ایل بیت ایل
رکہا یاوری متیصر نے اسکا ترجمہ حاشیہ پر یون لکہا ہی کہ خدا خانہ خدا کا اسی طرح یہان
بہی یہہ نام ہے کہ خدا فاران کا اور مطلب یہ ہی کہ اس مقام کو دیکہکر اس مقام کی مالک
کو یاد کرو معلوم ہوا کہ فاران مین بہی اللہ کا گہر تہا تب تو اوسکا یہ نام ہوا اور تینتیسوین
باب کے اونیسوین اور بیسوین آیت مین ہے کہ حضرت یعقوب نے شہر سکم مین ایک قربانی کا
مقام بنایا اور اوسکا نام ایل الہ اسرائیل رکہا یعنی خدا اسرائیل کا خدا اس نام کا مطلب
یہ ہے کہ وہ جو اسرائیل کا خدا ہی یہان یاد آتا ہی یہ مطلب نہین کہ یہ مقام معاذ اللہ خود
خدا ہے امام احمد قسطلانی مواہب لدنیہ مین لکہتے ہین کہ مسلمانون مین اور کتاب والونمین
یعنے یہود اور نصاری مین اس بات مین اختلاف نہین ہے کہ فاران مکہ کو کہتے ہین اور
ملا احمد ایرانی لکہتے ہین کہ فاران کا پہاڑ مکہ کے گرد نواح مین اڑہای کوس پر ہی عدن کے
کچہہ آگے اور یہودیون مین بہی اکثرون نے یہی کہا ہے کہ فاران مکہ ہے ہارن لکہتا ہے

کہ عرب کی لوگ پاک کتابون مین بنی قیدرم کہلاتی تہی قا فیسونگی کتاب کی چہٹی باب کی تیسری آیت اور سلاطین
اول کے پانچوین باب کی دوسری آیت اشعیا علیہ السلام کی گیارہوین باب کی چودہوین آیت
یرمیا علیہ السلام کی اونچاسوئین باب کی اٹھائیسوین آیت دیکہو اور پچھلی کتابونمین اونکا نام
عربیم ہی دوسرے اخبار الایام کے بائیسوین باب کی پہلی آیت نحمیا کی دوسرے باب کے
اونیسوین آیت دیکہو توراۃ مین لکہا ہی کہ حضرت ابراہیم کو اللہ تعالی نی فرمایا کہ تو
اپنے اکلوتی بیٹے کو جسی تو پیار کرتا ہی اسحاق کو میری لیے ذبح کر حضرت ابراہیم ذبح کرنیکو مستعد ہوگئی
اللہ تعالی نے اوسکی بدلے قربانی کے لیے مینڈھا بہیجا پہر اللہ تعالی کے فرشتی نے آسمان سے
حضرت ابراہیم کو پکارا اور کہا کہ اللہ فرماتا ہی مین نے اپنی ذات کی قسم کہائی اسلیے کہ تو نے
ایسا کام کیا اور اپنا بیٹا اکلوتا بہی دریغ نکیا مین تجہی برکت پر برکت دونگا اور آسمان کے
ستارون اور دریا کی کناری کی ریت کے مانند تیری نسل کو نہایت کثرت بخشونگا اور تیری
نسل اپنے دشمنون کی دروازونکی وارث ہوگی اور تیری نسل سے زمین کی ساری امتین برکت
پاوینگی کیونکہ تو نے میری بات مانی اس جگہ ہماری محمدی علم والونکی دو روایتین ہین بعضی کہتی ہین
کہ حضرت اسحاق کے ذبح کرنیکا حکم ہوا تہا اور بعضے کہتی ہین کہ اسحاق کا لفظ یہودیون نی غلطی سے
لکہدیا ہی یہ حکم حضرت اسماعیل کے لیے ہوا تہا اور پہلا ٹہیک ہے کہ یہ حکم دونونکو اسطی ہوا تہا واللہ اعلم
ای ایمانوالو اب دیکہو کہ حضرت عیسی کے وقت تک حضرت ابراہیم کی نسل مین جتنے پیغمبر اور
ولی ہوے اونکی برکت اور قومون مین نہین پہیلی حضرت عیسی کے بعد اونکے نائبون کی
برکت غیر قومونمین پہیلی پہر چہہ سو برس بعد اللہ نے محمدی برکتین ساری قومونمین ایسی پہیلائین
کہ اللہ اللہ توراۃ مین حضرت اسحاق کے ذکر مین بہی لکہا ہی کہ اللہ نے حضرت اسحاق سے
فرمایا کہ زمین کے ساری فرقے تیری نسل سی برکت پاوینگی اس خبر کا ظہور کچہہ کچہہ حضرت عیسی
کے نائبون سے ہوا پہر اچہی طرح محمدی وقت مین اس خبر کا ظہور ہوا کہ بہت لوگ جو حضرت
اسحاق کی نسل مین تہے وہ محمدی ہوے اور محمدی علم مین اور نیک اعمالونمین اور ایمان کے
فیض مین کامل ہوے اونکی تعلیم سی ساری قومون نے برکت پائی حضرت اسحاق کی بیٹے
حضرت یعقوب کی نسل کے لوگ جو بنی اسرائیل کہلاتے ہین اونمین سے محمدی ہوکر محمدی

دین کے پیشوا ہوی اور بہت قوموئین اونکا فیض پہیلا اور حضرت اسحاق کے دوسرے بیٹے حضرت عیص ہین رومی لوگ اونکی نسل مین ہین رومیون مین بہی بہت لوگ محمدی ہوے اور ساری قومین اونکی برکت پہیلی حضرت اسحاق کے بیٹے جو حضرت یعقوب ہین اونکے ذکر مین بہی توراة مین لکہا ہی کہ اللہ تعالی نے اونسے فرمایا کہ زمین کے ساری گہرانے تجہسے اور تیری نسل سے برکت پاوینگے اسکا بہی وہی مطلب ہی حضرت یعقوب کی نسل مین جو جو لوگ حضرت عیسی کی شریعت پر چلے اونسے غیر قومین ایمان پہیلا پہر جو اسرائیلی لوگ محمدی دین مین آی اونمین بڑے بڑے عالم دیندار اور بڑی بڑی دلی اللہ کی عاشق جان نثار ہوے اونکا فیض ساری قومو مین پہیلا اون لوگونکا پورا بیان اس کتاب کی آخر مین آویگا اگر اللہ چاہی گا اور یہ جو حضرت یعقوب سے فرمایا کہ تجہسے اسکا ظہور حضرت یعقوب کی زندگی مین نہین ہوا تو اسکا مطلب بیشک یون ہی کہ محمدی اولیاؤن نے حضرت یعقوب سی اور بہت پیغمبرونسے فیض پایا ہی جتنی پیغمبر ہین سب اپنی قبرونمین زندہ ہین اللہ کی یاد مین اور محبت مین غرق ہین محمدی اولیاؤن نے کبہی خواب مین کبہی جاگتی مین پیغمبرونکا جمال پاک دیکہا ہی اونکی قبرون پر گئے ہین طرح طرح کے فیض ظاہر اور باطن کے سب پیغمبرونسی پای ہین محمدی ولیاؤن نے اپنی کتابونمین اس فیض اور برکت کا احوال بہت کچہہ بیان فرمایا ہی یا اللہ ہماری پیغمبر برحق محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا فیض اور سب پیغمبرونکا فیض ہم سب محمدیون پر ہمیشہ جاری رکہیو آمین

اب یہ بیان ہی کہ حضرت یعقوب نی اپنی موت کی وقت دو پیغمبرونکی پتے بتلاے کچہہ پتے حضرت عیسی کے کچہہ پتے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے

ای محمدی بہائیو حضرت یعقوب کے بیٹے حضرت یوسف ہین اور گیارہ بہای اونکے اور ہین اون سبکا احوال توراة مین بہت کچہہ ہی حضرت یعقوب کا خطاب اسرائیل ہی اس لیے اونکی بارہ بیٹون کی نسل کے لوگ بنی اسرائیل کہلاتے ہین حضرت یوسف کا قصہ توراة اور قرآن مین بہت بڑا قصہ ہی حضرت یوسف کنعان سے مصر مین آی پہر حضرت یعقوب اور اونکی سب بیٹے مصر مین آی اور مصر مین رہے توراة مین لکہا ہی کہ جب حضرت یعقوب کے مرنے کا وقت آیا

اپنی بیٹون کے حق مین پیش خبریان فرمائین انچاسوین باب کے آٹھوین آیت مین حضرت یہودا کے حق مین یون فرمایا ای یہودا تو وہ ہی کہ تیرے بہائی تیری تعریف کرینگے تیرا ہاتھ تیرے دشمنون کی گردنین ہوگا تیرے باپ کی اولاد تیرے حضور خم ہوگی یہودا شیر کا بچہ ہی میرے بیٹی تو شکار پرسی اوٹھہ چلا وہ شیر ببر بلکہ پرانے شیر ببر کی مانند جھکا اور بیٹھا اوسکو کون اوٹھاوے گا اپنی ایمانو الو حضرت یہودا کی نسل مین حضرت داؤد نبی اور اونکے بیٹے حضرت سلیمان نبی ہوئے اونہون نے بادشاہی اور حکومت سی دین کو قائم کیا پادری اُسس بروا نے بیاں نے دینی اور دنیوی تاریخ مین لکھا ہی کہ حضرت سلیمان کے بادشاہی صلح کی تھی اور یہودا شیر ببر کے مانند جھکتا اور بیٹھتا تھا اور سب لوگ اوسی چھیڑنے سے ڈرتے تھے اسکے بعد دسوین آیت مین حضرت یعقوب فرماتے ہین گویا سونہ یسبط منیہوذا و محوقق مبین رغلاو عد کی یابو شیلوہ و لو یقہت عمیم یعنی جدا نہو گی لاٹھی یہودا سی اور شریعت کی راہ ڈالنی والا اوسکے پاؤنگی درمیان مین سے یہانتک کہ آوی شیلو اور اوسکی واسطی جمع ہونگی قومین یہ جو لفظ محوقق کا ہی پادری میتھر نے جو ترجمہ ان پاک کتابونکا سن اٹھارہ سو اونہتر عیسوی مین بڑی صحت سی چھپوایا ہی اوسمین محوقق کا ترجمہ حاشیہ پر لکھا ہی حق ٹھیرانیوالا تو یہی مطلب ٹھہرا کہ شریعت کی راہ ڈالنی والا یعنی پیغمبر جو نئی طرح کی شریعت لاوی اور یہی لفظ جناب اشعیا علیہ السلام کی تینتیسوین باب کے اخیر مین بہی آیا ہی یہفہ و امحوققنو اسکا ترجمہ پادری میتھر نے یون کیا ہی کہ خداوند ہمارا شریعت دینے والا ہی اور توراۃ شریف کے پانچوین سورہ کے چوتھی باب کی پانچوین آیت مین اور پانچوین باب کی اکتیسوین آیت مین اور چھٹی باب کی پہلی آیت مین حوقیم او رمشپاطیم لفظ آیا ہی حوقیم کے معنے پادری میتھر نے پہلی جگہ لکھا ہے شرعیتین اور دوسری جگہ لکھا ہی احکام تیسری جگہ لکھا ہی حقوق خلاصہ یہ ہی کہ شریعت کے قاعدون کو اللہ نے توراۃ مین حوقیم فرمایا اب محوقق کا مطلب صاف کہل گیا اس جگہ بہی یہی مطلب ہی کہ ایک شریعت دینی والا پیغمبر جو اللہ کیطرف سی شریعت دیگا یہودا کی نسل مین ہوگا ان پاک کتابونکا محاورہ ہی کہ دو باتین ہوتی ہین دونو کا ایک ہی مطلب ہوتا ہی جیسا کہ جناب اشعیا علیہ السلام کی صحیفہ مین صیہون کے ذکر مین ہے کہ وہ اوسکا بیابان عدن کے مانند اور اوسکا صحرا جنت

خداوند کے مانند بناویگا دیکھو عدن اور جنت خداوند ایک ہی چیز ہی اور اسکی دو مثالین آگے
کی آیت مین آ تے ہین کہ دونونکا ایک ہی مطلب ہی اسیطرح یہان بھی فرمایا کہ یہودا سی
لاٹھی جدا نہوگی اور شریعت کی راہ ڈالنی والا اوسکے پانون کے درمیان مین سے نہین کہیگا
ظاہر یون ہے کہ حکومت کی لاٹھی دین کی حکومت کو فرمایا ہی اور اسکا مطلب یون کہولدیا
کہ وہ حاکم دین کا جو شریعت دینے والا ہی وہ یہودا کی نسل مین رہیگا یہہ اشارہ حضرت
عیسی کیطرف ہی کیونکہ حضرت موسی یہودا کی نسل مین نہین ہین بلکہ اونکی بہای لاوی کے
نسل مین ہین جیساکہ توراۃ سی ثابت ہی اور حضرت داؤد یہودا کی نسل مین ہین جیساکہ زبور
سی ثابت ہی مگر اونپر زبور مین دو تین نئے حکمونکے سوا نئی شریعت نہین اوتری فقط دعائین
اور اللہ کی تعریفین اور پیش خبریان زبور مین ہین حضرت عیسی علیہ السلام حضرت داؤد کی نسل
مین ہین اور انجیل پاک مین اونپر نئی شریعت اوتری وہی دین کے حکومت والی ہین اور
نئی شریعت لای ہین جناب میکا علیہ السلام کے صحیفہ کے پانچوین باب مین جہان حضرت
عیسی کی صاف بشارت ہی وہان اونکو اسرائیلیونکا حاکم کہکر بتادیا ہی ظاہر یون ہی کہ یوحنا کی
انجیل کے پانچوین باب کے اخیر مین جو لکھا ہی کہ حضرت عیسی نے فرمایا کہ موسی نے میرے حق مین
لکھا ہی یہہ اشارہ اسی مقام کیطرف ہی مولوی رحمت اللہ صاحب نے اظہار الحق مین لکھا ہے کہ
سلطان بایزید خان کیوقت مین ایک یہودی عالم مسلمان ہوی تہی اونکا نام عبد السلام رکہا گیا
اونہون نے یہودیونکی رد مین ایک رسالہ لکھا ہی اوسمین محوقق کا ترجمہ کیا ہی راسم یعنی شریعت کے
رسم ڈالنی والا اور اوس سی حضرت عیسی علیہ السلام کو مراد لیا ہی اب مطلب یہہ ہوا کہ یہودا کی
نسل مین ضرور ایک پیغمبر نئی شریعت والا پیدا ہوگا وہ یہودا سی نہین جائیگا یعنی اوسکی شریعت
کا حکم اونپر جاری رہیگا یہانتک کہ شیلو آوی یعنی وہ آخری پیغمبر جسکے پاس قومین جمع ہونگی یعنی
جب تک جناب محمد مصطفے صلی اللہ علیہ والہ وسلم نہ آوینگے تب تک حضرت عیسی کی شریعت کا
حکم جاری رہیگا پہر جب شیلو یعنی محمد صلی اللہ علیہ وسلم آوینگے اونکو اللہ اور شریعت دیگا انجیل
کی شریعت کو اللہ موقوف کر دیگا آگے اسکے ایک مثال بتلادی کہ شراب سے اوسوقت مین پرہیز
کرنا واجب ہوگا جیسے کپڑے مین لگی ہوگی وہ دہو ڈالا جائیگا ملا احمد ایرانی نے سیف الامۃ مین یہ

مطلب لیا ہی کہ بادشاہی اور پیغمبری دونو یہودا مین رہیگی جب تک شیلوہ نہ آوین سو حضرت داؤد اور اونکے بیٹے حضرت سلیمان یہودا کی نسل مین تھے پھر حضرت داؤد کی نسل مین حضرت زکریا اور اونکے بیٹے یحیٰی ہین اور حضرت عیسیٰ بھی حضرت داؤد کی نسل مین ہین یہ سب باتین زبور اور انجیل سے ثابت ہین مولانا قاضی ثناء اللہ پانی پتی اپنی تفسیر مین لکھتے ہین کہ حضرت حسن بصری اور حضرت وہب نے فرمایا کہ حضرت مریم کے باپ عمران ہین بیٹے اشہم کے وہ بیٹے اموں کے حضرت سلیمان بن داؤد علیہما السلام کی نسل مین ہین اور اسی تفسیر مین ہے کہ حضرت زکریا علیہ السلام بیٹے ہین ادن کی وہ بیٹے مسلم کے وہ بیٹے صدون کی حضرت سلیمان بن داؤد علیہما السلام کی نسل مین ہین ابو الفدا جنہون نے سات سو تیئیس ہجری مین وفات پای وہ اپنی تاریخ مین علی بن سعید مغربی کی کتاب سے نقل کرتے ہین کہ حضرت زکریا حضرت سلیمان کی اولاد مین ہین اور حضرت مریم بیٹے عمران بن ماثان کے حضرت سلیمان بن داؤد علیہما السلام کی نسل مین ہین اور حضرت مریم کی مان کا نام حنہ تھا حنہ کی بہن الیشاع ہین جو حضرت زکریا کی نکاح مین تھین ملا احمد لکھتے ہین کہ بادشاہت دنیا کی یہودا مین سے قید بابل کے بعد حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے کئی سو برس پہلے جاتی رہی تھی یعنی جب بابل کا بادشاہ اسرائیلیونکو پکڑ لیگیا اور شہر بابل مین سیکو رکھا تھا اوسکے بعد کوی بادشاہ قوم یہودا مین نہین ہوا مگر تھوڑی بہت حکومت اونمین باقی رہی اپنی قوم کے رئیس لوگ تھوڑی بہت حکومت رکھتے تھے یہانتک کہ ہماری حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی وقت سے اونکی حکومت جاتی رہی اس کتاب کا لکھنے والا کہتا ہے کہ حکومت سے دین والونکی حکومت مراد ہے دوسری لفظ مین اس مطلب کو کھولدیا ہے سو یہودا کی نسل مین حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے شرعی حکومت اور اونکی امت کے بڑے علم والونکی شرعی حکومت قائم رہی یہانتک کہ محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم آئے اور حضرت سلیمان کے بعد اونکی نسل مین بعضے بادشاہ خدا پرست تھے اور بعضے کافر تھے تو جو بادشاہ کافر تھے اونہون نے جو دنیا کے حکومت کی اوسکے ذکر سے پیغامبرون کو کیا کام ہے اور دین والے لوگ جو اللہ کو اکیلا جانتے تھے اور سب پیغمبرون کے ماننے والے تھے وہ ہر وقت مین ہوتے رہے تھوڑی ہون یا بہت اونمین اب شیلو کے معنے سنو عربی ترجمہ تو پادریون نے سن اٹھارہ سو چوالیس عیسوی مین چھاپا ہے ۱۸۴۴

اوسمین شیلوکا ترجمہ یون کیا ہی اَلَّذِی لَہُ اَلْکُلّ یعنی وہ شخص کہ سب کچھہ اوسیکے لیے ہی اور یہ
ترجمہ یونانی ترجمہ کے موافق ہے اور ترجمہ لاطینی اور لگبت مین یون ترجمہ کیا ہی اَلَّذِی سَیُرْسَل
یعنے وہ شخص جو ابہی جایگا تفسیر رشی جو شمعون بن یوحانے لکھی ہی سنہ پانچہزار پانسو آٹہ اسی مین
یہ ابتداء عالم سی اوسمین شیلوکا یون بیان کیا ہی کہ بادشاہ مسیحا ایسا کہ بادشاہت اوسکی واسطے ہی
ایسا ہی ترجمہ کیا ہی انقلس نے اور مسیحا ان کتابون مین پیغامبر کو کہا جاتا ہی جیسا کہ زبور شریف
مین آیا ہی کہ میری مسیحون کو مت ستاؤ سو تفسیر رشی کا یہان مطلب یہ ہی کہ وہ پیغامبر جو بادشاہی
کے ساتہہ آویگا اوسکے بعد یہ لفظ ہی وَلَہُ یُقْہَتُ عَمِّیْم اسکا ترجمہ پادری میتہرٹے اور ملا سید علی
طہرانی نے یون کیا ہی کہ اوسکے پاس اکہٹی ہونگی قومین اور ملا احمد ایرانی نے یون ترجمہ کیا ہی کہ
اوسکی راہ دیکہتی ہین سب قومین ملا احمد لکہتے ہین کہ اس آیت سے یہ مطلب نکلا کہ وہ پیغامبر جسکا
خطاب شیلو ہی جب وہ آویگی بادشاہت اور امامت یہودا کی نسل سے جاتی رہیگی اور جب تک
وہ نہ آویگے تب تک بادشاہت اور امامت یہودا کی نسل مین رہیگی اور یہہ خبر حضرت عیسیٰ علیہ السلام
کی نہین ہوسکتی کیونکہ وہ خود قوم یہودا مین سے تھے ای ایمانوالو مطلب یہ ہی کہ پادری لوگ کہتی ہین
کہ شیلو سی مراد حضرت عیسیٰ ہین اور یہہ نہین دیکہتی کہ حضرت عیسیٰ خود قوم یہودا مین سے ہین تو اونکے
آنے کے بعد شرعی حکومت قوم یہودا مین رہی یہودا سے جدا نہین ہوئی معلوم ہوا کہ شیلو وہ ہین
جو یہودا مین سے نہین ہین جنکے آنے سے یہودا کی حکومت تمام ہوئی یعنی حضرت عیسیٰ کی شریعت
موقوف ہوئی پادری لوگ محوقق کی لفظ مین غور نہین کرتے اور یہ سمجہتی ہین کہ حضرت سلیمان کے
بعد قوم یہودا مین بادشاہ ہوتے رہے پہر قید بابل مین اور اوسکے بعد اگرچہ یہودا مین کوئی
بادشاہ نہین تہا مگر اپنے رئیسون اور اماموں کے تابع تھے جب حضرت عیسیٰ آئے وہ حکومت
جاتی رہی حضرت عیسیٰ کے چالیس برس بعد روم کے بت پرستون نے یہودیونکو قتل کیا اور باقیونکو
بیت المقدس سے نکالدیا اوسوقت سے یہودی ہر ہر شہر مین تتر بتر ہو گئے تو حضرت
عیسیٰ کے آنے سے حکومت یہودیون کی جاتی رہی پادری اتنا نہین سمجہتی کہ یہان شرعی حکومت کا
ذکر ہے حضرت عیسیٰ خود اوسی قوم مین کے تھے اونکے آنے سے تو یہودا کی شرعی حکومت اور زیادہ
بڑہ گئی قید بابل کے بعد چارسو برس تک اونکے امام اور علما اونپر حکومت کرتے تھے اب اوسی قوم مین

ایسا پیغامبر عالی شان دین کی حکومت کرنے آیا حکومت یہودا سے جدا نہین ہوی بیشک
شیلو سی مراد حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہین جو حضرت اسماعیل علیہ السلام کی نسل مین
ہین اور اونکی نائب بہی اونہین کی قوم کے تہی اور قومون کے لوگ جو محمدی ہوے وہ اونکے
تابع ہین آپ کا دین ساری قومونمین پہیلا اور پہلے سے ساری قومین ایسی پیغامبر کی راہ دیکہہ
رہی تہین جو بادشاہت اور حکومت کے ساتہہ آوینگے اسکا بیان اپنی جگہ پر آویگا اگر اللہ چاہیگا
پادری ڈ ایڈ ڈیتی جو جنیوا مین انجیل کا وعظ کہنی والا تہا اوسکی تفسیر پس کے چہاپہ خانہ مین شہر
لندن مین سنہ سولہ سو اکاون عیسوی مین چہپی ہے اوسمین لکہا ہو کہ ایک خاندان کی سلطنت
اگر بدل جاوی اور وہی نشان اور وہی قانون جاری رہے تو اوسکو سلطنت کا بدلنا نہین کہتی
ہین حضرت عیسی نے اپنی سلطنت سے یہودیونکو رومیون کے ذریعہ سے برباد کیا یہودی آدمیونکو
بہی اور یہودی طریق کو بہی ای ایمانوالو دیکہو یہہ پادری اقرار کرتا ہو کہ اس آیت کا مطلب یہہ
ہے کہ قوم یہودا کی شرعی سلطنت شیلو کے آنے سے جاتی رہیگی پہر لکہتا ہو کہ حضرت عیسی کے آنی سے
یہودیونکی پوری بربادی ہوگئی رومیون نے یہودیونکو بیت المقدس سے نکالدیا اور اونکی
شریعت بہی حضرت عیسی نے اللہ کے حکم سے بدل دی ہای یہ پادری یہہ نہین دیکہتا کہ حضرت عیسے
خود یہودا مین سے تہے یہودا کی شرعی حکومت اونکے آنے سے اور زیادہ بڑہ گئی اوس قوم کے
بہت لوگ اونپر ایمان لای جیسا کہ انجیل سے اور حواریون کے کلام سے ثابت ہو اونکے نائب
جو یہودا مین سے تہے اونہون نے ہر طرف دین پہیلایا روم کے بت پرستون کے ہاتہون وہی
یہودی برباد ہوئے جو حضرت عیسی کے دشمن تہے اور جو یہودی آپ پر ایمان لای تہے اونکو
اللہ نے رومیون سے بچالیا اونہون نے جب رومیون کے غلبہ کی نشانیان دیکہین وہ اوس
شہر مین جا بسے جسکا نام پلہ ہے رومیون نے بے ایمان یہودیونکو قتل کیا اور شہر سے نکالدیا
پادریون کے کتابون سے یہہ سارا احوال خوب ظاہر ہے شیلو بیشک محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہین
جو قوم عرب مین سے ہین جو نئی شریعت لائے اور اونکے آنے سے اونکی شرعی حکومت اور
اونکی قوم کی شرعی حکومت یہودا پر اور سب قومون پر قائم ہوی یا اللہ پادریون کی آنکہین کہولدے
بعد اسکے گیارہوین آیت مین حضرت یعقوب علیہ السلام شیلو کا صاف پتا دیتے ہین اور فرماتی ہین

اُوسِری لَغفن عِیرُوه وِلسّاقاه بنی اَتونو کِبّس بَیّین لبوشو وبدم عنابیم سوتو
وہ باندہیگا انگور کے درخت سی اپنے گدہی کو اور خاصہ انگور کے درخت سی اپنے گدہی کے
بچی کو وہ دہوئیگا شراب کے باعث سی اپنی پوشاک کو اور انگور کے خون کے باعث سی اپنے
کپڑے کو پادری طامس اسکات لکہتا ہی کہ یہ اشارہ یہودا کی طرف ہی اور مطلب یہ ہی کہ یہودا
کی نسل ملک کنعان مین اسقدر انگوروں کے درخت پاوینگی کہ اپنے گدہے اونمین باندہینگے
ای پادری پوت شیلو کا نام نزدیک ہی یہ اشارہ صاف شیلو کیطرف ہی اور یہ خطاب محمد صلی اللہ
علیہ و آلہ وسلم کا ہی اونکی امت کو اللہ نے کنعان کے ملک مین پہونچایا جہان انگورونکی کثرت
ہے تفسیر رشی مین ہے کہ یہہ خبر زمین یہودا کی ہی جو جگہ شراب کی ہی سو ارشاد ہوتا ہی کہ شیلو
کا محلہ کنعانکی ملک میہہ ہوگا جہان انگورونکی کثرت ہی مگر شراب کے باعث سے وہ اپنی کپڑی
کو دہوویگا یعنی شراب کو اللہ تعالی اوسکی شریعت مین حرام اور نجس کردیگا کپڑی مین لگیگی
تو کپڑا دہویا جاویگا یہ نشانی جناب محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی ہے اونپر اللہ نے سورۂ
مائدہ مین یہہ آیت اوتاری کہ شراب ناپاک ہی شیطان کے کامونمین سے تم اوس سی پرہیز کرو
ای محمدی بہائیو یہ جو بے کا حرف ہی اسکے معنی سبب کے بہی آتے ہین یہان یہی معنی ہین کہ
شراب کی سبب سے وہ کپڑے کو دہوویگا اس معنی کی سند بہی یاد رکہو حضرت اشعیا علیہ السلام کے
صحیفہ کے اٹہائیسوین باب مین اللہ تعالی اسرائیلیونکی شکایت کرتا ہی اور فرماتا ہی وگم اِلّیہ بیّین شاغو
وبشّیکار تاعو اسکا ترجمہ پادری میتہر نے یون کیا ہی پر یہ بہی شراب کے سبب سے خطا کرتے ہین وی نشی
سی ڈگمگاتے ہین دیکہو وہی بے کا حرف بیّین یعنی شراب پر آیا اسکے معنی ہین شراب کی سبب سے
بس یہی معنی یہان بہی ہین کہ شراب کے باعث سی اپنا کپڑا دہوویگا پادری طامس اسکات لکہتا ہی
کہ یہ تعریف یہودا کی ہی کہ اونکے ملک مین اسقدر پیداوار ہوگا کہ انگور کی رس مین کپڑے
رنگین ہونگے اے پادری صاحبو یہودا کی نسل جنکی یہہ خبر ٹہراتے ہو اونکے نسل مین اور تمام جہان کے
کسنے انگور کی شراب مین کپڑے رنگے ہین اور کتاب مین تو دہونے کا لفظ ہی دہوئینگے کے
معنے سمجہنا کس ملک کا قاعدہ ہی یہ جو کبیس کا لفظ ہی جسکے معنے ہین دہوویگا یہی لفظ کبیس کا
توراۃ کے تیسرے سفر کے پندرہوین باب کی تیرہوین آیت مین بہی ہی وہان بہی یہی معنی ہین

کر اپنے کپڑے دہووی توراۃ مین خون انگور کا لفظ ہی مگر پادری میتھر نے سوچا کہ خون سے کپڑا نہین دہویا جاتا بلکہ خون کے باعث سے میلا ہو جاتا ہی یہہ سوچکر خون انگور کے بدلے آب انگور کا لفظ ترجمہ مین لکھدیا یا اللہ تیرا شکر ہی کہ تو نے عبرانی توراۃ دکھلادی اور اصل مطلب کھولدیا کہ اسی لیے شراب کو انگور کا خون فرمایا کہ معلوم ہو کہ شراب اوس شریعت مین بمنزلہ خون کے ہو جاویگی اوسکے لگ جانے سے کپڑا دہویا جاویگا دوسرے معنے ہنری اسکاٹ مین اور طامس اسکاٹ مین یہہ بہی لکہی ہین کہ یہ تعریف شیلوکے ہین اور یہ خطاب حضرت عیسی کا ہی اور انگور کے خون سے مراد حضرت عیسی کا خون ہی جو اونہون نے گنہگارونکی نجات کے لیے بہا دیا دیکھو کہان انگور کا خون کہان انسان کا خون پادری لوگ جس لفظ کے جو معنے چاہتے ہین لکھدیتے ہین بے کی سن معنی کے ایک سند یہہ ہی کہ توراۃ کی تیسرے سورہ کی بارہوین ایت مین اللہ تعالی نے عورت کو لڑکا جننے کے بعد حکم فرمایا کہ سات دن جیسی حیض کے دنونمین رہتی ہی وہ ناپاک ہوگی پہر فرمایا وشلشیم یوم وشلشت یامیم تیشب بدمی طاہرا اسکا ترجمہ پادری میتھر نے یون کیا ہی کہ تینتیس دن وہ ٹہری رہی لہو سے اپنے پاک کرنے مین دیکھو یہان بہی بے کے یہی معنی ہین کہ لہو سی پاک کرنیکے لیے بیٹھی رہی یہ معنی نہین کہ لہو کے اندر بیٹھی رہی پہر دوسری آیت مین یون ہے تیشب عل دمی طاہرا یہان بی کی جگہ پر عل کا لفظ ہی جسکے معنی ہین اوپر اسکا ترجمہ بہی یہی کیا ہی کہ خون سے اپنے پاک کرنے مین جناب یوحنا کی مشاہدات کے ساتوین باب مین ہی کہ حضرت یوحنا نے عالم غیب مین ایک بڑی جماعت دیکھی سفید کپڑے پہنے ہوئے تخت کے آگے یعنی اللہ کے تخت کے آگے اور بڑی کی یعنی حضرت عیسی کے حضور مین کہڑے ہین اور سب فرشتون نے اللہ کو سجدہ کیا اور ایک بزرگ نے مجہسے کہا کہ وہی جو سفید کپڑے پہنے ہین کون ہین مین نے کہا ای خداوند تو ہی جانتا ہی اوسنے کہا یہہ وہ ہین جو بڑی مصیبت مین سے آئی ہین اونہون نے اپنے کپڑونکو بڑی کے یعنی حضرت عیسی کے لہو سی دہویا ہی اور اونہین سفید کیا ہی وہ عبرانی مجموعہ انجیل کا جو بیروت مین چھاپا گیا ہی اوسمین یہان عبرانی لفظین یہ ہین ویکبسو اث سلموثام ویلبینوم بدم ہسیہ دیکھو یہان بہی بدم پر بے کا حرف ہی اور معنی صاف یون ہین کہ اوس خون سے کپڑونکو دہویا اور سفید کیا ہی پانی سے کپڑونکو دہوکر وہ خون کپڑون سی چھڑایا ہی تب کپڑے

سفید ہوتی اور یہ معنی نہین ہی کہ خونکو پانی کی جگہ کپڑون پہ ڈالا ہی یون ہوتا تو کپڑی لال ہوجاتے
سفید کیون ہوتے بیشک حضرت یعقوب کے قول کا بہی یہی مطلب ہی کہ وہ شراب کی باعث سے
اپنے کپڑے کو دہوویگا تاریخ واقدی مین لکہا ہی کہ حضرت ابوبکر صدیق رض کے وقت مین جب
شہر بصری کے نصاری پر محمدیونکی فوج پہونچی وہانکا حاکم روماس مسلمانون کے پاس آیا اور حضرت
صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی تہی تہی وہاں یہہ بہی ہی کہ اوسنے پوچہا کہ اونپر کوئی کتاب اوتری ہے
خالد رض بولے ہان اللہ نے اونپر قرآن اوتارا ہی روماس بولا بہلا اوسمین شراب حرام ہوگئی ہے
خالد رض بولے ہان پہر اوسنے پوچہا تو ایمان لایا اور محمدی ہوا اسکے بعد بارہوین آیت مین حضرت
یعقوب علیہ السلام فرماتے ہین حَخْلِیلِی عَیْنَایِم مِیَایِن وَلِبِن شِنَّیِم مِحَالَاب یعنی اوسکی آنکہین
شراب سے زیادہ سرخ ہونگی یہہ صاف پتا دیکہو اور سمجہو کہ یہہ جو میم کا حرف ہی عربی مین اسکی جگہ من
ہوتا ہی اسکے معنے ہین سے اسکے معنی یہی ہین کہ شراب سی زیادہ اسکی سند یہہ ہی کہ زبور شریف
کے اکیاونوین سورہ مین آیا ہی وِمِشِلِج اَلْبِین اسکا ترجمہ لکہا ہی کہ مین برف سی زیادہ سفید ہوجاؤنگا
دیکہو لفظ کے معنے اتنی ہی ہین کہ مین برف سی سفید ہوجاؤن لیکن پادری میتہر نے زیادہ کا
لفظ لکہا ہی اور حضرت اشعیا علیہ السلام کے باونوین باب کے آخر مین ہی کی مِشْحَت مِاِیش مَرْأہ
یعنی اوسکا چہرہ ہر بشر سے زیادہ بگڑ گیا دیکہو یہان بہی زیادہ کے معنی لکہی ہین اور اسی صحیفہ
کے تیرہوین باب مین ہے اوقیر انوش میپاز وادام مکتیم اوفیر مین زیادہ بیش قیمت کرونگا
مرد کو کندن سے اور آدمی کو اوفیر کے سونے سے دیکہو یہان بہی زیادہ کے معنے نکل آئی بس اسیطرح
یہان توراۃ مین بہی یہی مطلب ہی کہ اوسکی آنکہین شراب سی زیادہ سرخ ہونگی اور اوسکی دانت
دودہ سی زیادہ سفید ہین یہ صاف پتا جناب محمد صلی اللہ علیہ والہ وسلم کا ہی آپ کے وقت مین
توراۃ اور انجیل کے جاننی والون نے کئی جگہ یہ پتا آپکا لوگون سی پوچہا کہ آپ کی آنکہونمین سرخی ہی
یا نہین جیسا کہ ہمیشہ آنکہونمین سرخی رہتی ہی کہا یہ وہی پیغمبر ہین جنکی سب راہ دیکہہ رہے ہین حدیث
کی کتابونمین ہی کہ آپ پر قرآن کے اوترنے سے پہلے جب آپ حضرت خدیجہ کا مال لیکر تجارت کے
لیے تشریف لیگئے بصری کے بازار تک پہونچی ایک درخت کے سایہ کے نیچے اوترے وہان صومعہ
یعنی تکیہ نسطورا درویش عیسائی کا قریب تہا اوس درویش حقانی نے آپکو دل کے نور سی پہچانا

مولانا عبد الباقی زرقانی مواہب لدنیہ کی شرح مین لکھتی ہین کہ میسرہ حضرت خدیجہ کا غلام جو
آپ کے ساتھہ تھا نسطور نے اوس سے پوچھا کہ آپکی آنکھونمین سرخی ہے میسرہ نے کہا کہ ہان اونکی
آنکھونمین ہمیشہ سرخی رہا کرتی ہی جدا نہین ہوتی اوس درویش نے فرمایا کہ یہہ وہی پیغمبر ہین اور وہ
آخر ہین سب پیغمبرون سی کاشکے مین اونکا وقت پاؤن جب اونکو ظاہر ہونیکا حکم ہوگا اور ابو سعد
نے شرف المصطفے مین ذکر کیا ہی کہ وہ درویش جب یہہ نشانیان معلوم کرچکا آپ کے نزدیک آیا
اور آپ کے سر کو اور قدمون کو چوما اور بولا کہ مین آپ پر ایمان لایا اور مین گواہی دیتا ہون کہ
آپ وہی ہین جنکا ذکر اللہ نے توراۃ مین کیا ہی پہر جب اوسنے آپکے کندہون پر مُہر پیغمبری کی
دیکھی اوسپر بوسہ دیا مولانا جلال الدین سیوطی نے تاریخ مصر مین عبد الرحمن ابن عبد اللہ ابن
عبد الحکم کی فتوح مصر سے نقل کیا ہی اور وہ ابان بن صالح سی روایت کرتے ہین کہ جناب پیغمبر صلی اللہ
علیہ واٰلہ وسلم نے جب حاطب کو بادشاہ مصر مقوقس پاس اپنا فرمان دیکر بہیجا تو اوس بادشاہ نی آخری
پیغمبر کی صفتین بیان کین ہین اونمین یہہ بہی ہی کہ اونکی آنکہونمین سرخی ہی کہ اونسی جدا نہین ہوتی
ہی حاطب بولے ہان یہی آپکا پتا ہی یہہ جو فرمایا کہ اوسکی دانت دودہ سی زیادہ سفید ہین یعنے
حُسن کے باعث سی اور مسواک کی کثرت سی دانت بہت سفید ہین پادری میتھر نے اور سب آیتونمین
جہان ایسا لفظ ہی زیادہ کے معنی لکھی ہین مگر اس جگہ یون ترجمہ کردیا کہ اوسکی آنکھین شراب سے
لال ہونگی اور اوسکی دانت دودہ سی سفید ہونگے اور پادری طامس اسکاٹ اسکا مطلب دو طرح
لکھتا ہی ایک تو یہ کہ یہہ تعریف شیلو کی ہی اور یہ خطاب حضرت عیسیٰ کا ہی اور معنی یہ ہین کہ اونکی
آنکھین شراب سی سرخ ہونگی اور دانت دودہ سی سفید ہونگی اور شراب اور دودہ سی انجیل
کی برکتین مراد ہین اسکی سند یون بیان کرتا ہی کہ حضرت اشعیا علیہ السلام کی صحیفہ مین آخر زمانہ
کی بشارت مین یون فرمایا ہی کہ شراب اور دودہ بغیر قیمت کے خریدو اور وہان احمد کی کلام
کی برکتین مراد ہین ہم کہتی ہین وہان انجیل کا نام نہین ہی وہان صاف محمد صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم
کی قرآن اور حدیث کی فیض اور برکت کی بشارت ہی اور یہان توراۃ مین بہی اگر فیض اور برکت
مراد لو تو بہی قرآن اور حدیث کا فیض اور برکت مراد ہی کیونکہ اس بشارت مین بہت بڑا کھلا
ہوا پتا جناب محمد صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم کا یہ ہی کہ وہ انگور کے خون کے باعث سی اپنا کپڑا دہوئیگا

پادری طامس اسکاٹ دوسرے معنی یون لکھتا ہو کہ یہہ تعریف یہودا کی ہر کہ وہ جب شراب بہت پیچا ئینگے تو اونکے آنکھین شراب انگور کی طرح سرخ ہونگی اور دانت مانند دودہ کے اور اونکی چراگاہین بہت بلند ہونگی کبہی حضرت عیسی کی تعریف اور کبہی یہودا کی تعریف ٹہرائی ہین پانچ انکی کتابین کہولدے آیین اللہ تعالی نی حضرت موسی سی فرمایا کہ اسرائیلیونکی واسطی تیری مانند ایک نبی قایم کرونگا اسلیئی اس جگہ حضرت موسی کا احوال لکہا جاتاہی ای ایمانوالو اس جگہ حضرت موسے کا احوال توراۃ شریف سی لکہنا بہت ضرور ہو حضرت یعقوب کی بیٹی لاوی کی نسل مین حضرت موسی پیدا ہوی لاوی کے بیٹے قہات اور قہات کے بیٹی عمران اور عمران کے بیٹے حضرت موسے اور حضرت ہارون ہین حضرت موسی ایک میدان مین تہے کہ درخت سی آگ انکو دکہلای دی جب پاس گئے اللہ نے آواز دی کہ ای موسی مین اللہ ہون ساری جہان کا مالک ہون تو اپنی لاٹہی ڈالدی آپ نے لاٹہی ڈالدی وہ سانپ بن گیا اور دوڑنے لگا اللہ نے فرمایا مت ڈر اسکو پکڑلے وہ پہر لاٹہی ہوجائیگی اور اللہ نے آپ کے ہاتہہ کو روشن کردیا اور فرمایا کہ یہہ دو نو نشانیان لیکر تو اور تیرا بہای ہارون دونو جاؤ اور فرعون کو میرا پیغام پہونچاؤ اور کہو کہ اللہ پر ایمان لاو۔ اسرائیلیون کو عذاب نہ دے اور اونکو ہماری ساتہہ بہیج دے حضرت موسی اور حضرت ہارون نے فرعون کو جو مصر کا بادشاہ تہا اللہ کا یہ پیغام پہونچایا فرعون کسیطرح اللہ پر ایمان نلایا فرعون ایسا کافر تہا کہ بالکل اللہ کا منکر تہا حضرت موسی کی قوم کے لوگ جو حضرت یعقوب کی نسل مین تہی اونکو بیگار مین پکڑ کر کہاتہا بڑی بڑی سخت محنتین اون سے لیتا تہا جب حضرت موسی نے اوسکو یہہ نشانی دکہلای کہ اپنا ہاتہہ روشن دکہلا دیا اور اپنا عصا ڈالدیا وہ اژدہا بن گیا فرعون نے کہا یہ جادو ہی اوسنی تمام شہرون سی جادوگرون کو جمع کیا اونہون نے اپنی رسیان اور لاٹہیان ڈالدین حضرت موسی کے اور سب لوگونکی خیال مین یون دکہای دیا کہ اژدہی دوڑ رہے ہین حضرت موسی کے دل مین کچہہ خوف آیا اللہ نے فرمایا تو مت ڈر تو ہی اونچا ہی تو اپنی لاٹہی ڈالدے آپ نے لاٹہی ڈالدی وہ اژدہا بنکر سب کو نگل گئی اور پہر لاٹہی ہوگئی ساری جادوگر اللہ کے آگے سجدی مین گر پڑے اور بولے کہ ہم اللہ پر ایمان لاے جو ساری جہان کا مالک ہی اور موسی اور ہارون کا

مالک سے جب فرعون کسیطرح ایمان نہ لایا اللہ نے حضرت موسی کو حکم کیا کہ رات کیوقت اپنی امت کو ساتھہ لیکر شہر سی نکلجاو حضرت موسی اپنی قوم کو ساتھہ لیکر رات کیوقت نکل گئے سورج نکلتی وقت دریا کی کناری پر تھی کہ فرعون فوجون سمیت پہونچا حضرت موسی کو اللہ نے حکم دیا کہ اپنا عصا دریا پر مارو آپ نے دریا پر عصا مارا دریا خشک ہوگیا حضرت موسی اپنی قوم سمیت پار ہوگئی فرعون سو کھا رستا دیکھکر پیچھی آیا اللہ نے پانی کو ملا دیا اور فرعون کو فوج اور لشکر سمیت ڈبو دیا یہہ احوال توراۃ اور قرآن مین نہایت پہیلاو کے ساتھہ ہی جاننا چاہیے کہ توراۃ مین اور اگلی کتابون مین اللہ کے کلام کے ساتھہ کچھہ کلام پیغمبرونکا اور علم والونکا بہی لکھا گیا ہی تاکہ اللہ کے کلام کا مطلب خوب کہلجاوی عقل سی معلوم ہوتا ہی کہ اتنا کلام اللہ کا ہی اتنا حضرت موسی کا توراۃ مین کئی جگہہ لکھا ہی کہ اللہ نے حکم کیا کہ یہہ احوال لکھہ رکھو معلوم ہوا کہ اللہ کے کلام کے ساتھہ اور احوال جو اوسوقت مین گذرا اوسکو اللہ کے حکم سی حضرت موسی نی لکھہ اسی طرح اور پیغمبرونکی کتابون مین پیغمبرون نے اپنا احوال بہی لکھا ہی انجیل مین حضرت عیسی کا احوال آپ کے رفیقون نے لکھا ہی مگر قرآن شریف مین فقط اللہ ہی کا کلام لکھا گیا ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اللہ کا حکم یون ہی ہوا کہ قرآن الگ رہا اور قرآن کے سوا جو کچھہ اللہ نے آپ کو بتلایا آپ نے لوگون کو فرمایا وہ الگ رہا توراۃ شریف کی دوسرے سورۃ مین لکھا ہی کہ حضرت موسی دریا سی پار ہوکر اپنی سب لوگون سمیت شور کے بیابان مین گئے تین دن کی بعد مارہ مین آئی پہر ایلیم مین آئے پہر مصر سی نکلنی کی دوسری مہینی کی پندرہوین دن سین کے بیابان مین پہونچی وہان اللہ نے اونپر من برسایا وہ ایک سفید اور گول چیز تہی جیسی برف کا چہوٹا ٹکڑا اور بٹیرونکی فوجین تمام لشکر مین آن پڑین وہ لوگ بٹیرونکا گوشت اور من مدتون تک کہاتی رہی پہر اون سب لوگون نے سین کے بیابان سے کوچ کرکے رفیدیم مین ڈیرا کیا وہان پانی نتہا حضرت موسے نے کی دعا سی اللہ نے ایک پتھر سی بارہ چشمی نکالی رفیدیم مین عمالیق لوگ لڑنے آئے حضرت موسی نے اونپر جہاد کیا اور فتح پائی پہر حضرت موسی سب قوم سمیت مصر سی نکلنی سے تیسرے مہینہ کی اوسی دن سینا کی بیابان مین آئی سب لوگون نے پہاڑ کے آگے خیمی کہڑے کیے حضرت موسی پہاڑ پہ چڑہگئی اللہ نے آپ سی باتین کین اور اللہ تعالی نے آپسے وعدہ کیا کہ دیکہہ مین اندہیری بدلی مین

تجھہ پاس آتا ہون تاکہ جب مین تجھسی باتین کرون لوگ سنین اور ہمیشہ تجھسی عقیدہ رکھین
پھر تیسرے دن ایسا ہوا کہ صبح کو بادل گرجا اور بجلیان چمکین اور پہاڑ پہ کالی گھٹا اور مدہی اور
قرنائی کی آواز بہت بلند ہوئی ساری لوگ ڈیرونمین کانپ گئی حضرت موسی سب لوگونکو
خیمونسی باہر لائی وہ لوگ پہاڑکے نیچے کھڑے ہوئے اور سینا پہاڑ پر پہونچے اور وہ دہوان دہوا تہا
کیونکہ اللہ تعالی شعلے مین ہوکر اوترا اور تنور کا سا دہوان اوٹہا اور سارا پہاڑ ہل گیا اور
اللہ تعالی نے حضرت موسی سے باتین کین اور شریعت کے بہت حکم بتلائی پہر حضرت موسی
نے وہ سب حکم لوگون کو آکر سنائی پہر حضرت موسی ستر آدمی چن کر اپنے ساتھہ پہاڑ پر لیگئی پہر
حضرت موسی چالیس دن اوس پہاڑ پر رہے اللہ نے آپ سی بہت باتین کی اور اپنے تختیون پر
اپنا کلام لکھکر حضرت موسی کو دیا اور اللہ تعالی نے حضرت موسی کو ایک صندوق کے بنانے کا
حکم کیا اوسکی سب ترکیبین بتلادین وہ صندوق بنایا گیا اور ایک خیمہ مین رکہا گیا وہ خیمہ
اور وہ صندوق خاص مقام اللہ کی بندگی کا تہا جیسے ہماری شریعت مین کعبہ ہے اوس
صندوق کا ذکر اللہ تعالے نے سورۂ بقر مین کیا ہے کہ اوس صندوق مین اللہ کے طرف کے
تسلے تھے یعنی ایسی برکت اور فیض اللہ کیطرف کا اوسمین تہا جس سے ایمانوالون کے دلونکو
تسلی ہو پہر حضرت موسی سینا پہاڑ سے اوترے اور پورب کی راہ چلے توراۃ کے چوتھی سورہ
جسکو کتاب العدد کہتی ہین یعنے گنتی کی کتاب جسمین حضرت موسی کی قوم کی گنتی او حساب ہے
اوسمین دسوین باب کی گیارھوین آیت مین لکھا ہے کہ دوسرے برس کے دوسرے مہینی کے
بیسوین تاریخ بنی اسرائیل سینا کے جنگل سے اپنے اپنے سفر مین چلے اور بدلی فاران کے
جنگلمین جا ٹھیرے یعنی وہ بدلی جسکا اونپر سایہ رہا کرتا تہا پہر آگے بڑھکر لکھا ہے کہ اونہون نے خداوند
کے پہاڑ سے تین دن کی راہ سفر کیا پہر لکھا ہے کہ حضرت موسی نے ایک مقام کا نام تبعرہ رکہا
پہر لکھا ہے کہ اوس مقام کا نام قبر الحطاوہ رکہا شاید یہہ دوسرا مقام ہوگا یا وہی تبعرہ تہا پہر وہانسے
کوچ کیا اور حصیرات مین جا کر رہے پہر لوگون نے حصیرات سی کوچ کیا اور فاران کے بیابانمین
ڈیرے کیے پہر لکھا ہے کہ حضرت موسی کو اللہ تعالی نے حکم فرمایا کہ تو لوگون کو بھیج تاکہ کنعان کی
زمین کی جاسوسی کرین حضرت موسی نے فاران کے جنگل سی جاسوسونکو بہیجا وہ لوگ چالیس دن

کی بعد جاسوسی کرکے پہرے اور پہر کر موسی و ہارون اور بنی اسرائیل کی ساری جماعت کی پاس فاران کی
جنگل قادس مین پہونچے جاسوسون نے سب لوگون سی کہدیا کہ اوس زمین کے رہنے والے بڑے قد اور ہین
ہم اونکے سامنے ایسے ہین جیسے ٹڈی تب ساری لوگ چلا کر روے اور حضرت یوشع جو نون
کی بیٹے ہین اور جناب کالب جو یفنہ کے بیٹے ہین اون دونون نی سب کو نصیحت کی اور فرمایا
اگر اللہ ہم سی راضی ہی تو ہمکو اوس زمین پر لیجائیگا اور وہ زمین ہمکو دیگا تم اللہ سی بغی مت ہو
اور اوس زمین کے لوگون سی مت ڈرو کہ اللہ ہماری ساتھہ ہی اللہ تعالی نے قرآن شریف مین اپنے
رسول پاک محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہہ احوال سورۂ مائدہ مین سنایا ہی اور ان دونو شخصونکی
بڑی تعریف فرمای ہی پہر اللہ تعالی نے حضرت موسی سے فرمایا کہ یہہ سب لوگ جنھون نے
میری نشانیان دیکھی ہین اس بیابان مین مرینگے کالب اور یوشع کے سوا تم اوس زمین تک
نہین پہنچوگے اور تمہاری لڑکون کو مین وہان داخل کرونگا اور تمہاری لاشین اس بیابان مین
گرینگی اور تمہاری لڑکے اس جنگل مین چالیس برس تک بیابان مین بھٹکتے پہرینگے اور حضرت
یوشع علیہ السلام کے کتاب کے چودہوین باب مین لکہا ہی کہ حضرت کالب نے فرمایا کہ حضرت موسی نے
مجکو اس زمین کی جاسوسی کے لیے قادس برنیع سی بہیجا تہا اور توراۃ کے پانچوین سورہ مین ہے
کہ حضرت موسی فرماتے ہین کہ تم بہت دن تک قادس مین رہے تب ہم پہرے اور جیسا اللہ نے
مجہسے فرمایا تہا دریای قلزم کی راہ بیابان مین آئے اور ایک مدت تک سعیر پہاڑ کے گرد
پہرتے رہے پہر اللہ نی مجہسی فرمایا کہ تم اس پہاڑ کے گرد بہت پہرے اب اوتر طرف جاؤ اور بنی عیص
جو سعیر مین رہتی ہین اونکو مت چہیڑو کہ مین اونکی زمین سی ایک قدم بہر بہی تمکو نہین دینے کا وہ
اس بڑے بیابان مین تیرا چلنا پہرنا جانتا ہی اس چالیس برس کی مدت سی خداوند تیرا خدا تیرے
ساتہہ ہی سو جب ہم اپنی بہائیون بنی عیص کے سامنی جو سعیر مین رہتی ہین میدان کی راہ سی ایلات
اور عصیون جبر سی ہو کے گذر گئے تو ہم پہرے اور مواب کی بیابان کی راہ مین آمی اب اوٹہو اور
وادی زرد کی پار ہو چنانچہ ہم وادی زرد سی اودہر گذری اور جب سی ہمنی قادس برنیع کو چہوڑا اور
وادی زرد تک آمی اڑتیس ۳۸ برس کا عرصہ ہوا پہر کتاب العدد کی بیسوین ۲۰ باب مین اس احوال کو
یون لکہا ہو کہ بعد اسکے بنی اسرائیل کی ساری جماعت پہلے مہینی مین دشت سین مین ای اور قادس مین

رہنے لگی وہان پانی نتھا لوگون نی حضرت موسی سی کہا یہان تو بونی کی جگہ نہین اور نہ انجیرون کی اور نہ اناروں کی یہان تو پینی کو پانی بہی نہین ہی تب حضرت موسی نی عصا مارا اور پتھر سی پانی نکلا پہر حضرت موسی نی قادس سے ادوم کی بادشاہ پاس قاصد بہیجی کہ ہم قادس کے شہر مین ہین جو تیری دور کی سرحد پر ہی سو ہمکو اپنی ملک مین جانیکا رستہ دی اوسنی رستہ ندیا اور بنی اسرائیل قادس سی روانہ ہوکر حور پہاڑ پر آئے اور حور کا پہاڑ جو ادوم کی سرحد سی ملا ہوا تہا اوسپر اللہ نی حضرت موسی اور ہارون کو کہا کہ ہارون اپنے لوگون مین جا ملیگا اور مر جائیگا سو حضرت ہارون نی پہاڑ کی چوٹی پر وفات پائی یہ بیان اڑتیس ۳۸ برس کے بعد کا ہی کہ اڑتیس برس بعد پہر قادس مین آئی پہر تینتیسوین ۳۳ باب مین مصر سی حور پہاڑ تک بہت سی منزلین لکہی ہین اور لکہا ہی کہ حضرت موسی نی اللہ کی حکم کی مطابق کوچ بکوچ اونکی منزلون کو قلمبند کیا پہلی ایلیم کی بعد لکہا ہی کہ سین کی بیابان مین خیمہ کیا پہر بیچ مین دو منزلین اور لکہکر رفیدیم کی منزل لکہی ہے رفیدیم کی بعد دشت سینا پہر قبر التہاوہ پہر حصیرات لکہا ہی پہر حصیرات کی بعد اٹہارہ منزلین اور لکہی ہین ان اٹہارہ منزلون مین تیروین ۱۳ منزل کا نام موسیروث لکہا ہی پہر لکہا ہی کہ دشت سین مین جو قادس ہی ڈیری کئے اور قادس ہی چلکر حور پہاڑ پر خیمہ کیا جو زمین ادوم کی سرحد پر ہی یہان حضرت ہارون اللہ کی حکم سی حور پہاڑ پر گئی اور بنی اسرائیل کی مصر سی نکلنی کی پیچہی چالیسوین برس کے پانچوین مہینے کی پہلی تاریخ وہان وفات پائی اس بیان سی معلوم ہوا کہ سین دو ہین ایک وہ مقام جو سینا پہاڑ سی پہلی ملا تہا ایک یہ سین جسکا قادس نام ہی آئی امت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اوپر خوب ثابت ہو چکا کہ فاران مکہ کا نام ہی جہان حضرت اسمٰعیل علیہ السلام رہتی تہی اب یہان سے معلوم ہوا کہ قادس برنیع بہی اوسی مقام کا نام ہی امام نووی نی تہذیب الاسماء مین لکہا ہی کہ مکہ کا نام قادس بہی ہی معلوم ہوا کہ مکہ سی حضرت موسی نے کنعان کی طرف جاسوس بہیجی جب لوگون نی ملک کنعان مین جہاد کے لیے جانی سی انکار کیا اللہ تعالی نی فرمایا کہ چالیس برس تک یہہ لوگ اسی بیابان مین بہٹکتے پہرینگے حضرت موسی امت سمیت ایک مدت تک قادس مین یعنی مکہ مین رہی یا اوسکی قریب کسی مقام مین رہی پہر اللہ کی حکم سی دریای قلزم کی راہ اودمیہ کی بیابان مین آئی اور ایک مدت تک سعیر پہاڑ کے گرد پہرتی رہی پہر اللہ نی فرمایا کہ اب اوتر طرف جاؤ سو وہان سی پہرکر ایلات اور عصیون جبر سی ہو کی گذر گئی پہر پہری اور مواب کی بیابان کی راہ لی ملا احمد ایرانی عبرانی دان نے سیف الامہ

مین کتاب کالوبین لغت عبرانی سے لکہا ہی کہ مواب ایک شہر تہا ملک عراق مین اور بعضی کہتی
ہین کہ مواب خیبر کی ولایت کا نام ہی و اللہ اعلم پہر حضرت موسی علیہ السلام مواب سی وادی
زرد مین آی مولانا سید علی ... فی نی جو کتاب وفا الوفا مدینہ شریف کی احوال مین لکہی ہی اوسمین وادی
زرد کو مدینہ منورہ سے بارہ کوس پر لکہا ہی اب قادس برنیع کو چہوڑی ہوی اڑتیس برس گذری تھے
پہر اونتالیسوین برس مو سیروث مین آی جو قادس برنیع کی قریب ہی اس بیچ مین بہت سی منزلین
بیچمین ہوگئین جو تینتیسوین باب مین لکہی ہین پہر قادس برنیع مین دیری کئی اب قادس برنیع سے
چلکر حور پہاڑ پر خیمہ کیا جو زمین ادوم کی سرحد پر ہی اس پہاڑ پر حضرت ہارون علیہ السلام کو اللہ نے
دنیا سی اوٹہا لیا آپ اوسی پہاڑ پر دفن ہوی یہہ سب بیان توراۃ شریف کی پانچوین سورۃ سی
ظاہر ہی اب اسمقام مین فاران کا پتا اور نشان اور زیادہ کہل گیا اور پادریون کی انکلین غلط
ہوگئین فاران مین پادریون کی تین قول ہین پہلا قول یہ ہی کہ فاران اوس میدان کا نام ہی جو سینا
پہاڑ کے پچہم طرف ہی اور اوس جنگلین عمارتین اور پرانی قبرون کے اور منارون کی نشان اب تک
موجود ہین یہ قول صاف غلط ہی کیونکہ توراۃ مین حضرت موسی علیہ السلام کی منزلین جو سینا پہاڑ تک
لکہی ہین وہان فاران کا ذکر نہین اور رفیدیم مصر کے اوتر طرف کے صوبونمین سینا پہاڑ کی پچہم طرف ہے
حضرت موسی علیہ السلام وہان سی پورب کیطرف آی اونکو سینا پہاڑ کی طرف فاران نہین ملا دوسرا
قول یہ ہی کہ فاران اوس میدان کا نام ہی جو بیرسبع کی اوتر حد سی سینا پہاڑ تک چلا گیا ہی اور اکثر
لوگون نی یہہ بیان کیا ہی کہ اوسکی اوتر مین ملک کنعان ہی اور دکہن مین سینا پہاڑ اور پچہم مین مصر
اور پورب مین ساعیر پہاڑ ہی اور اس میدان لق و دق مین بہت سی چہوٹی جنگل ہین یہ قول
بہی بالکل غلط ہی کیونکہ حضرت موسی علیہ السلام سینا پہاڑ سی تین دن کی راہ چلے اور قبر الحطاوہ اور
حصیرات مین رہی حصیروت سی کوچ کیا تب فاران مین آی یہان سی ثابت ہوا کہ حصیرات سی آگے
فاران ہی اون سب بیابانون سی علیحدہ اور بادشاہون کی احوال کی پہلی کتاب جو توراۃ کی جلد
مین لگی ہوی ہی اوسکی گیارہوین باب کی اٹہارہوین آیت مین ہی وہ مدیان سی نکلی اور فاران مین
آی اور وہان سی آدمی ساتہہ لیکر مصر کو گئی مدیان وہ شہر ہی جسکو عرب لوگ مدین کہتی ہین اور دریا
قلزم کی کناری پر ہی جو حجاز کیجانب سی تبوک سی چہہ منزل کی قریب دکہن کی طرف ہی اور یہہ شہر

عین وادی فاران مین تہا جو ٹہیک حجاز ہی ایک قول پادریونکا یہہ ہی کہ قادس جہان حضرت ابراہیم علیہ السلام نی کنوان کہودا تہا اور اوسکا نام بیرسبع رکہا تہا وہی فاران ہی ہم کہتی ہین یہی قول ٹہیک ہی کیونکہ حضرت ہاجر علیہا السلام کی ذکر مین توراۃ شریف مین لکہا ہی کہ بیرسبع کے میدانمین بہٹکتی پہرتی تہین پہر لکہا ہی کہ حضرت اسمٰعیل فاران کی بیابانمین رہی معلوم ہوا کہ فاران اور بیرسبع ایک ہی یا دونو پاس پاس ہین اب یہان لکہا ہی کہ لوگ جاسوسی کرکے فاران قادس مین آئی معلوم ہوا کہ فاران اور قادس دونو پاس پاس ہین توراۃ کی پہلی سورۃ کی چودہوین باب کی چہٹی آیت مین ہی کہ کدرلاعومر نے حوریون کو اونکی پہاڑ سعیر مین ایل فاران تک جو بیابان کی کناری پر ہی مارا اور وہ پہر کر عین مشپاط یعنی قادس مین آئی پادری ہارن اپنی تفسیر کی تیسری جلد کے پانسوستانوی صفحہ مین لکہتا ہی کہ قادس برنیع یا عین مشپاط فرقہ یہودا سے متعلق تہا اور حضرت موسی کی بہن نی وہان انتقال کیا حضرت شموئیل علیہ السلام کی احوال کے دوسری کتاب کی سترہوین باب مین ہی کہ دان سی بیرسبع تک ساری بنی اسرائیل جمع ہوں اور توراۃ کی چوتہی سورۃ کی چونتیسوین باب مین ہی کہ اسرائیلیونکی دکہنی سرحد قادس برنیع تک ہو پہنچے اس سی بہی معلوم ہوا کہ قادس برنیع اور بیرسبع دونو ایک ہین یا پاس پاس ہین اور حضرت یوشع علیہ السلام کی پندرہوین باب مین ہی کہ یہودا کی فرقی کا حصہ دشت سین دکہن کی طرف دکہنی سوانے کی انتہا ادوم کی سرحد تک اور یہہ حد دکہن کیطرف عقرابیم کی چڑہای سی ہوکر سین تک پہنچی اور دکہن سی قادس برنیع کو چڑہی اور حصرون پاس جا کی ادار کو چڑہی اور اسی باب کی تیئیسوین آیت مین ہی قادس اور حصور اور ارمیا علیہ السلام کی اونچاسوین باب مین اٹہائیسوین آیت مین ہی کہ قیدار کی بابت اور حصور کی بادشاہونکی بابت یہان سی معلوم ہوا کہ قادس قیداریونکا مقام تہا حصور کی ساتہہ ایک جگہ قادس کا نام لیا دوسری جگہ اوسکی عوض قیدار کا نام لیا معلوم ہوا کہ قادس وہ جگہ ہی جہان قیداری رہتی تہی اور وہ مکہ ہی سبائک الذہب مین مولانا محمد امین بغدادی نی لکہا ہی کہ حصور ایک شاخ ہی قوم حمیر کی اونمین ایک پیغمبر شعیب نام اللہ نی بہیجی اون لوگون نے اونکو قتل کیا اللہ نی اونپر بخت نصر کو غلبہ دیا اوسنی اونکو قتل کیا ارمیا علیہ السلام کی اسی باب کی اکتیسوین آیت مین یہودا کی سرحد کا بیان یون ہی کہ بیابانمین بیت عرابہ اور مدین اور اسکا ادر

نیسان اور وہ عیر جو کہاری ہی اور عین جدی یہان سی سارا مطلب کہلگیا کیونکہ بیابان عرب
کی اوس حصہ کا نام ہی جہان مکہ اور مدینہ ہی جو حجاز کہلاتا ہی جیسا کہ حضرت اشعیا علیہ السلام
کی بیالیسوین باب کی گیارہوین آیت مین بیابان کا اور قیدار کا اور سلع کا ذکر ایک ہی آیت مین
ہی اوس سی ظاہر ہوتا ہی کہ بیابان اوس مقام کا نام ہی جہان قیداری لوگ رہتی تہی اور وہ مکہ
ہی اور سلع قیداریون کی قریب ہی تو سلع یہی مدینہ پاک ہی پادری ہارن نے اپنی تفسیر مین لکہا ہی
کہ یونانیون نی ملک عرب کی تین حصی کئی ہین ایک یمن دوسرا اسٹیرا تیسرا صحرا عرب پادری مارشمین
سیر الاسلام مین لکہتا ہی کہ سنگستانی عرب مین سینا پہاڑ اور حوریب پہاڑ ہی اور ریگستانی عرب
مین مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ ہی معلوم ہوا کہ یونانیون نی سنگستانی عرب اوس ضلع کا نام رکہا جہان
پہاڑون کی بہت کثرت ہی اور مکہ سی مدینہ تک کسی نے ریگستانی کہا کسی نے صحرا اور جنگل کہا قاموس مین
ہی کہ قریشی لوگ عربہ مین رہی اسی سی سب عربون کی نسبت اوسکی طرف ہو گئی اور وہ میدان
عرب کا ہی اور میدان اسماعیل علیہ السلام کی گہر کا ہی اور ایک شاعر نی ضرورت سی ری کو ساکن
کر دیا ہی اور کہا ہی ؎ وَعَرْبَةُ اَرْضٌ مَا یُحِلُّ حَرَامَهَا ٭ مِنَ النَّاسِ اِلَّا اللَّوْذَعِيُّ الْحُلَاحِلُ
یعنی عربہ ایسی زمین ہی کہ اوسکی حرام کو کوئی آدمی حلال نہین کر سکتا مگر وہ بڑا عقلمند سردار سخی
یعنی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو تہوڑی دیر مکہ مین کافرونکا قتل کرنا اللہ نی حلال کر دیا تہا
اس بیان سی معلوم ہوا کہ وہ ٹکڑا زمین کا جو عربہ کہلاتا تہا وہی زمین مکہ کی ہی جہان حضرت اسمٰعیل
رہی تہی اسی کو عبرانی مین بیت عرابہ کہا ہی اور مدین تو عرب مین مشہور ہی جہان حضرت موسی ع
پہلی بار مصر سی نکل کر رہی تہی یہہ شہر مکہ اور مدینہ کی قریب ہی اوسکی ساتہہ اوس عیر کا یعنی شہر کا نام
ہی جو کہاری ہی عبرانیمین عیر شہر کو کہتی ہین ظاہر یون ہی کہ یہ اشارہ مدینہ منورہ کی طرف ہی کیونکہ اوسکے
آس پاس کہاری زمین ہی اور مدینہ منورہ مین ایک پہاڑ بہی ہی جسکا نام عیر ہی معلوم ہوا کہ یہود کے
فرقہ کی سرحد مدینہ تک تہی اور قادس برنیع مکہ ہی اونکی سرحد وہانتک بہی تہی وفاء الوفا مین بہت
روایتین اس مضمون کی لکہی ہین کہ اسرائیلی لوگ مدینہ مین حضرت موسی علیہ السلام کی وقت مین
اوتری تہی کسی روایت مین ہی کہ بخت نصر کی ظلم سی جب تتر بتر ہوی یہان اوتری ایک روایت یہ ہے
[illegible] شاہ روم نی جب انکو عاجز کیا تب یہان اوتری اور مورخین نی شرقی سی نقل کیا ہی کہ یہودی کو

بستی اور کئی قومین تہین ابن النجار نے لکہا ہی کہ اونکی اونسٹھ محل تہی اور وہ عرب جو انصار کی
پہلی اونکی اوپر اوتری تہی اونکی تیرہ محل تہی ابن زبالہ نی بہت سی نام لکہی ہین جو ہماری زمانہ مین
پہچانی نہین جاتی تمام ہوا بیان وفاء الوفا کا ظاہر یون ہی کہ پہلی حضرت موسی کی وقت مین آئی تہی
پہر وقت پر اور لوگ اونمین ملتی گئی وہ عالم اب رہی یہہ بات کہ جو پہاڑ کہان ہی سو مولانا سید علی سمہودی
جو مدینہ شریف کی رہنی والی تہی وفاء الوفا مین لکہتی ہین کہ ابن شبہ نی ایسی لوگون کی زبانی سند
پہونچای جنمین کوی عیب نہین مگر اسکی سند کی سلسلہ مین ایک شخص ایسا ہی جسکا نام نہین لیا یہہ سند
حضرت جابر تک پہونچی کہ ہمارے پیغامبر صلی اللہ علیہ والہ نی فرمایا کہ موسی اور ہارون حج کو آئی
پہر مدینہ پر گذری پہر وہ دونو احد پر اوتری پہر ہارون کو موت نی دہانک لیا پہر حضرت موسی نی
اور اونکی قبر کہودی اور بغلی قبر بنای پہر فرمایا ای بہای تم مر جاوگی پہر حضرت ہارون اوٹہی اور
اپنی لحد مین داخل ہوئی اور اونکی روح نکالی گئی پہر حضرت موسی نی اونپر مٹی ڈالی اس حدیث کی
سند والونمین ایک شخص ایسا ہی جسکا حال معلوم نہین کہ معتبر ہی یا نہین اور ابن زبالہ نی بہی اس
حدیث کو روایت کیا ہی اور اوس شخص کا نام لی دیا ہی مولانا سید علی لکہتی ہین کہ اوس شخص مین بہی
کچہہ عیب نہین ہی مگر ابن زبالہ پر اس مقدمہ مین اعتماد نہین اس کتاب کا لکہنی والا کہتا ہی کہ
اگرچہ مولانا سید علی نے ابن زبالہ کا قول اس مقدمہ مین معتبر نہین جانا مگر کئی دلیلون سی ہمارا اتنا گمان
یہی ہی کہ جو پہاڑ احد پہاڑ کا نام ہی ایک یہہ کہ پادری تیرنگ نے کتاب بشارات المعروف مین لکہا ہی
کہ وہ شہر جو عبرانی مین سلع کہلاتا تہا اوسکو یونانی لوگ پترہ کہتی تہی دونو لفظونکی ایک ہی معنی ہین
یعنی چٹان سو یوسیفس جو حضرت عیسی علیہ السلام کی بعد پہلی صدی مین تہا اور یوسی بیس اور جیروم
جو چوتہی صدی مین تہی وہ اپنی کتابونمین لکہتی ہین کہ جو پہاڑ پیترا کی نزدیک ہی یوسیفس اسے ہار پیترا کا
ذکر کرکی لکہتا ہی کہ وہ کوہستانی عرب کا پای تخت تہا پہر کوہستانی عرب قیصر تراجنس کی وقت مین
رومیون کے عمل مین آیا اب ہم کہتی ہین کہ ہماری حدیث کی کتابون مین سلع پہاڑ کا ذکر آتا ہی جو
مدینہ شریف کی پاس ہی تو معلوم ہوا کہ اگلی زمانہ مین شہر مدینہ سلع کہلاتا تہا اور وہ پہاڑ جسپر
حضرت ہارون علیہ السلام دفن ہوی وہ سلع کی پاس ہی تو بیشک وہ پہاڑ یہی احد کا پہاڑ ہے
واللہ اعلم اور یونان والون نی سلع کا نام پطرہ رکہا تہا تو ہم کہتی ہین کہ ہماری پیغامبر صلی اللہ

علیہ وآلہ وسلم کیوقت مین عرب لوگ مدینہ کو یثرب کہتی تھے ظاہر یون ہی کہ عربون نی یترہ کو یثرب
کرلیا ہی جیساکہ اور بالونخین ناموں کی حرف بدل کی عربی لفظ بنالیتی تہی مگر سبانگ الذہب مین
لکہا ہی کہ جس شخص نی پہلی پہل شہر مدینہ کی نیوڈالی اوسکا نام یثرب ہی وہ حضرت سام بن نوح علیہ
السلام کی آٹہوین نسل مین ہی واللہ اعلم پادری شیرنگ نے لکہا ہی کہ یہہ شہر حضرت عیسیٰ علیہ السلام
کی بعد پانسو چہتیس برس تک آباد تہا ایک بڑا پادری بہی وہان رہتا تہا پہر اوس زمانہ کی بعد اس
شہر کا حال کسی کتاب مین نہین کہلتا اور کسی عربی کتاب مین بہی اوسکی آبادی کا کچہہ ذکر پایا نہین جاتا
اب ہم کہتی ہین کہ اس سی معلوم ہوتا ہی کہ وہ شہر جو بادشاہی شہر تہا اگر چہٹی صدی مین ویران
ہوجاتا تو اوسکی ویرانی کا کوی بیان کرتا اور سوا مدینہ کی کوی اور بڑا شہر ہوتا تو حدیث کی کتابون مین
ضرور اسکا ذکر ہوتا ظاہر یون ہی کہ اوسکا نام یترہ بدل کر یثرب ہوگیا پادری شیرنگ نی شہر سلع کو
صوبہ ادومیہ کا پای تخت لکہا ہی اور صوبہ ادومیہ کی سب بڑی بڑی شہر جو حضرت اشعیا اور
حضرت ارمیا کی کتاب مین ہین بصری اور تیما اور آیلہ ان سب کا ذکر ہماری حدیث کی کتابون مین
موجود ہی یہہ سب شہر ہماری حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وقت تک موجود تہی یہہ سلع جو وہانکا
پایتختای شہر تہا مدینہ کی سوا کوی اور شہر ہوتا تو اوسکا ذکر بہی ضرور ہوتا معلوم ہوا کہ سلع
یہی مدینہ ہی حضرت ارمیا علیہ السلام کی اونچاسوین باب مین ادوم اور تیما اور ددان کا ذکر
پاس پاس آیا معلوم ہوا کہ تیما اور ددان بہی صوبۂ آدوم کی مقام ہین مواہب لدنیہ مین ہے
کہ تیما ایک مشہور شہر ہی مدینہ اور شام کی بیچ مین مدینۂ شریف سی سات یا اٹہہ منزل پر قوم طی کے
شہرونمین ہی اور وفاء الوفاء مین ہی کہ وہ مدینہ کی علاقونمین سی ہی اور وہان ایک قلعہ ہی کہ
عرب لوگ مضبوطی مین اوس سے مثال دیتی ہین اور لوگ کہتی ہین کہ وہ حضرت سلیمان کا بنایا
ہوا ہی ابن القیم زاد المعاد مین لکہتی ہین کہ جناب پیغامبر صلی اللہ علیہ وسلم خیبر کو فتح کرکے
وادی القری کیطرف تشریف لیگئی وہان کچہہ یہودی اور کچہہ عرب لوگ تہی اوپر جہاد ہوا اللہ نے
آپ کو فتح دی جب تیما کی یہودیون کو خبر پہنچی اونہون نی آپ سی صلح کرلی پہر جب حضرت عمر کا
زمانہ آیا اونہون نی خیبر اور فدک کی یہودیون کو نکالدیا اور تیما اور وادی القری والون کو نہین
نکالا کیونکہ وہ دو نون زمین شام مین سی ہین اور روایت آی ہی کہ وادی القری کے اسطرف

جو کچھہ ہی وہ مدینہ تک حجاز ہی اور جو وادی قری کی اوسطرف ہی وہ شام مین ہی اور ایلہ والون نے
جناب پیغامبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سی صلح کی آپنی اونکو امان کا خط لکھدیا مولانا مجیر الدین
حنبلی تاریخ بیت المقدس مین لکھتی ہین کہ شہر ایلہ کی سطح وہی حجاز کی حد ہی اور شہر آیلہ
بنی اسرائیل کے جنگل مین داخل ہی اب ہم کہتی ہین کہ جب تیما مدینہ شریف سی سات منزل ہے
اور مدینہ کے علاقہ مین ہی اور وہ صوبہ ادومیہ مین داخل ہی تو شہر سلع جو ادومیہ کا قدیم پای تخت
تہا وہ بہی مدینہ ہی پادری شیرنگ کتاب پاک کی لغت مین لکھتا ہی کہ صوبہ ادومیہ کی شہرونمین
بصری ایک مشہور شہر تہا وہ بحر موت کی دکہن طرف تفلہ اور بترہ کی درمیان ہی اور ابتک بصیرے
کہلاتا ہی ملک ادوم کی شہرونمین یہہ شہر بہت مشہور تہی بصری سلع ایلات عصیون جبر کہتی ہین
کہ بصری کا ذکر ہماری حدیث کی کتابونمین بہت آیا ہی سید عبد الستار مدنی نی غازی پور مین مجہسی
بیان فرمایا کہ مدینہ شریف سے بصری بارہ دن کی راہ ہی اور تفلہ بصری کی آگی ہی بصری سی اوس تک
پانچ دن کی راہ ہی تو بصری تفلہ و مدینہ کی بیچ مین ہی اور پادری بہی کہتا ہی کہ بصرے تفلہ اور بترہ
یعنی سلع کی درمیان ہی طیبی نی کہا ہی کہ بصری شہر حوران کا نام ہی وہ قریب جنگل کی کنارے کے ہی
درمیان شام اور حجاز کی اور پادریون کی کتابونمین جو لکہا ہی کہ شہر سلع پہلی صوبہ ادومیہ کا پای تخت
تہا پہر سنگستانی عرب کا پای تخت ہو گیا اور مدینہ شریف کو ریگستانی عرب مین داخل کیا ہی سنگستانی
عرب مین نہین داخل کیا تو ہم کہتی ہین کہ سنگستانی عرب مدینہ شریف کے نزدیک ہی کہین دور
نہین ہے پہر کیا عجب ہی کہ سنگستانی عرب کا بادشاہ وہان رہتا ہو پادری ہارن لکھتا ہی کہ سنگستانی
عرب کنعان کے دکہن اور دکہن پورب مین ہی مصر تک پہیلا ہوا ہی سینا پہاڑ کا ٹاپو بہی اوسمین
شامل ہی اور پہاڑون کی کثرت اور ریت کی ٹیلون کی کثرت سی زیادہ مشہور ہی ہم کہتی ہین قوم
ثمود کی زمین جہان حضرت صالح علیہ السلام تہی وہان پہاڑون کی کثرت ہی قرآن مجید مین ہے
کہ وہ لوگ پہاڑون کو تراش کر گہر بناتی تہی اور وہ لوگ وادی القری مین تہی اور صحیح بخاری مین
تجارت کی بیانمین عبد اللہ بن عمر رض کا ایک قصہ ہی جس سے ثابت ہوتا ہی کہ خیبر سے وادی القری
تین شبون کی راہ ہی تو وہ مدینہ شریف سی سات منزل ٹہرتا ہی وہ بہی سنگستانی عرب مین ہی
اور خیبر کا ضلع بہی سنگستانی عرب مین ہے ملا رفاعہ بدوی رافع مصری نے کتاب جغرافیہ جو

انگریزی کتاب یونسی جن کر لکھی ہے اور مصر مین چھاپی ہے اوسمین لکھا ہے کہ حجاز یعنی مکہ مدینہ کے
پہاڑونمین چھوٹی چھوٹی کئی ولایتین ہین جو عرب اون پہاڑونمین ہین وہ اور عربون کی طرح خیمون مین
نہین رہتی بلکہ انکی شہر اور گانو ہین اور وہ اپنی نگہبانی کرتے ہین چھوٹی چھوٹی قلعون سی جو پتھرون سے
بنای گئی ہین اور اون پہاڑون سی جن پر چڑہنا مشکل ہے انہین ولایتونمین خیبر کی ولایت بہی ہے
اور وہ مدینہ شریف کی اوتر پورب کیطرف ہی اور حجاز کی پورب طرف کو نجد کی جنگل ہین جو بہت چوڑے
ہین اور نجد کی اوتر طرف شام کا جنگل ہے اور پچہم کی طرف حجاز ہے اور وہ پہلی نجد ہے اوسمین پہاڑونکی
کثرت ہے اور شہر اور گانو بہت ہین معلوم ہوا کہ انہین مقامون کو یونانیون نی سنگستانی عرب
کہا ہی یہہ سب مقام مدینہ شریف کی قریب ہین خیبر مدینہ شریف سی چار منزل شام کی قریب ہے
پادری ہارن لکھتا ہی کہ صوبہ ادومیہ ملک یہودیہ کی دکہنی حصہ کی انتہا پر تہا اور اوسمین کسیقدر
عرب کا حصہ بہی ملا ہوا تہا ہم کہتی ہین کہ جب صوبہ ادومیہ مین کچہہ عرب بہی داخل تہا تو شہر سلع
جو پہلی ادومیون کا پایہ تخت تہا وہ سنگستانی عرب کا پایہ تخت ہوگیا اسمین کچہہ تعجب کے بات نہین
پادری مریک کشف الآثار مین لکھتا ہی کہ حضرت عیسی کی ڈہائی سو برس بعد کی قریب اس قوم کے
بولی اور اونکا نام ونشان مٹ گیا اور اونکا ملک پہلی ملک شام مین گنا جاتا تہا اب عربستان کی
ولایت مین گنا گیا ہم کہتی ہین کہ بُصری اور تیما اور وادی القری کو حضرت عمر نی شام مین گنا پس
معلوم ہوا کہ ادومیہ کا وہ ضلع جو پہلی شام مین گنا جاتا تہا اب عرب مین گنا گیا وہ خیبر اور مدینہ ہی
اور مدینہ سلع کہلاتا تہا اور ادومیہ مین گنا جاتا تہا پہر عرب مین گنا گیا واللہ اعلم پادری مریک نے
کشف الآثار مین لکھا ہی کہ شہر سلع کی بادشاہ کا نام عبودس تہا اور تفسیر ڈوالی رچرڈ منٹ مین حضرت
یوحنا کی مشاہدات کی تفسیر مین جہان لفظ ابدون کا ہی وہان لکھتا ہی کہ مستر میڈ کہتا ہی کہ اس مین
اشارہ عبودس کی نام کا ہی جو خطاب ہی عرب کی اوس حصہ ملک کی بادشاہونکا جہان سی محمد صاحب
آئے تھے جسطرح قیصر خطاب ہی روم کی بادشاہونکا اس پادری کی قول سی صاف کہل گیا کہ سلع
بیشک مدینہ کا نام ہی تو جو پہاڑ شہر سلع کی پاس تہا وہ بیشک یہی اُحد پہاڑ ہی مولانا سید علی
مدنی نے وفاء الوفا مین لکھا ہی کہ احد مین ایک گہاٹی ہی جو ہارون کی گہاٹی کرکے مشہور ہی لوگ
کہتی ہین کہ ہارون علیہ السلام کی قبر اوسکی اوپر ہی اس کتاب کا لکھنی والا کہتا ہی کہ ایک عالم مین کے

رہنی والی حیدرآباد مین مجکو ملی انہون نی فرمایا کہ اُحد پہاڑ پر قبہ ہارون جو مشہور ہی اسکی وجہ
وہان لوگ یون کہتی ہین کہ ہارون ایک شخص ملک ہند سی گئی تہی اور وہ اُحد پہ اللہ کی عبادت
کرتے تہی اونہون نی حضرت ہارون پیغامبر علیہ السلام کو خواب مین دیکہا آپ نی فرمایا کہ ہماری قبر
اسی جگہہ ہی تب اونہون نی وہان یہہ قبہ بنایا اس بات کو دوسو برس ہوی اونہون نی یہہ بہی فرمایا
کہ مین نے مدینہ شریف کی ایک عالم سی سنا ہی اونہون نی ایک اور شخص سی سنا ہی کہ اوسنی خواب مین
دیکہا کہ احد پہاڑ پر ایک جنازہ رکہا ہی فرشتی اوتر رہی ہین لوگ جمع ہین اس شخص نے پوچہا یہہ
جنازہ کسکا ہی لوگون نی کہا یہہ جنازہ حضرت ہارون علیہ السلام کا ہی واللہ اعلم شہر سلع کا باقی
بیان حضرت اشعیا علیہ السلام کی بیالیسوین باب مین آویگا اگر اللہ چاہیگا کتاب جغرافیہ جو
عربی مین ملا رفاعہ بدوی نی مصر مین لکہکر سن بارہ سو چون [۱۲۵۴] مین چہاپی ہی اوسمین لکہا ہی کہ وہ ٹاپو
زمین جو نہر آئلہ اور نہر سوئیس کی بیچ مین ہی وہ سینا پہاڑ کا جنگل کہلاتا ہی اور سینا پہاڑ جو ہے
اوسمین بڑے بڑے ٹیلے چٹانون کی ہین اور یہہ پہاڑ بہت پہاڑون کی سلسلہ پر بلند ہی کہ وہ
سلسلہ موسی کا پہاڑ کہلاتا ہی اور ادمی اوسکی آس پاس گہوم نہین سکتا مگر جب چند روز چلتا ہے
اور یہ سلسلہ بلاط کی پتہرون سی مرکب ہی اور اوسمین کئی میدان ہین اونمین انگور اور کہجور اور
امرود وغیرہ کے باغ ہین اور سینا پہاڑ اور حوریب پہاڑ دو نوپاک مقام ہین مسلمانون کی نزدیک
بہی اور یہود اور نصاری کی نزدیک بہی اور حاجی لوگ جب مدینہ شریف سی پلٹتی ہین قربانیان
کرتے ہین اوس مقام کی عزت کی لئی جہان اللہ تعالی نی حضرت موسی علیہ السلام سی باتین کی ہین حجاز
کی زمین مین سینا پہاڑ کی شہرون کی بہ نسبت جنگل بہت کم ہین جب تو سینا پہاڑ سی چلیگا تیرے
داہنی طرف وہ جنگل پڑیگا جسمین قوم مدین وغیرہ کی شہر تہی اور بائین طرف مدینہ منورہ ہوگا جہان
حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا مزار نورانی ہی اور مدینہ منورہ کا جو جہاز ٹہرانیکا مقام ہی
وہ شہر ینبع ہی مجمع البحار مین ہی کہ ینبع مدینہ شریف سی سات منزل ہی سمندر کی طرف ملا رفاعہ مصری
کی بیان سی معلوم ہوا کہ مصر کے لوگ جب حج کرکے مدینہ شریف مین آپ کی زیارت کرکے مصر کی طرف
جاتی ہین تو سینا پہاڑ راہ مین پڑتا ہی سینا پہاڑ سی حضرت موسی علیہ السلام بیشک زمین حجاز مین
یعنی مکہ مدینہ مین تشریف لائی ہین پہلی مکہ سی کنعان کی طرف جا سوسی بہیجی پہر وہان سے دریای قلزم

کی راه ملک ادومیه مین آئی اور سعیر پہاڑ کی گرد صوبه ادومیه اور سنگستانی عرب مین اٹھتیس برس
امت سمیت پہرتے رہے وہی جنگل بنی اسرائیل کا کہلاتا ہی جو عرب مین مشہور ہی اور مدینه شریف
سی چند منزل پر ہی پہر وہان سی پلٹ کر قادس مین یعنی مکه مین آئی پہر حور پہاڑ پر یعنی احد پر تشریف
لیگئی وہان حضرت ہارون علیه السلام نی وفات پای والله اعلم اس چالیس برس کی عرصه مین بدلی
اون لوگون پر سایه کیئی ہوی رہتی تہی اور من آسمان سی برف کی طرح برستا تہا اوسکو کہاتی تہی
اور سلوی جو ایک اوڑتا جانور ہی اوسکی فوجین جنگلمین آتی تہین اونکو شکار کرتی تہی اور کہاتی تہی
سید عبد الستار مدنی نی غازی پور مین مجہسی بیان فرمایا که بنی اسرائیل کا جنگل اب تک عرب مین
مشہور ہی اور اوسکی اور مدینه پاک کی بیچمین تیره دن کا رسته ہی اور نواب محمد اسلم صاحب حیدر آبادی
نی مجہسی فرمایا که مین بیت المقدس کی زیارت کو گیا تہا وہان سی مصر مین جا کر مصر سی ریل پر چہه
گہنٹی مین سویس تک پہونچی وہان سی تین گہنٹه کشتی پر سوار رہی اور کناره پر اوتر کر ایک منزل
پہونچکر بنی اسرائیل کی جنگل کو پہونچی جہان سی وه جنگل شروع ہوا وہان سی خچرون پر سوار ہوکر
سات کوس کی ایک منزل کی وہان سی دوسری منزل بہی سات کوس کی ہوی جب بنی اسرائیل کا
جنگل تمام ہوا پہر خچرون پر دو منزل چل کر طور پہاڑ تک پہونچی وہان سی کہارا انبوا مین آئی وه ایک
شہر تین منزل پر ہی وہان سی مدینه منوره پانچ منزل ہی ہم وہان سی مدینه منوره مین آئی سینا پہاڑ
سی مدینه شریف تک آٹهه منزل ہوی مولانا سید علی لکہتی ہین که ابن زباله نی روایت کیا ہی که
پہلی لڑای جو ابوا کی لڑای تہی اوسمین جب جناب پیغامبر صلی الله علیه واله وسلم روحا مین پہونچے
آپنے فرمایا که اس مین یعنی روحا مین موسی کا گذر ہوا تہا ستر ہزار اسرائیلیون کی ساتهه اور قیامت
نہین قائم ہوگی یہانتک که عیسی کا یہان گذر ہوگا اب سنو که جب حضرت ہارون علیه السلام نے
حور پہاڑ پر یعنی احد پر وفات پای اسکے بعد توراة مین لکہا ہی که کنعان کا ایک بادشاه جسکا پای تخت
دکہن کے اطراف مین تہا وه آیا اور بنی اسرائیل سی لڑا حضرت موسی نی اونپر جہاد کیا الله نی آپکو
فتح دی پہر اونہون نی وہان سی کوچ کیا تین جگه مقام کرکے ارنون کی پار خیمی کہڑے کئی وه اموریون کی
سرحد کے آگے بیابان مین بہتی ہی کیونکه ارنون موآب کی سرحد پر ہی موآب اور اموریون کی
درمیان پانچوین سوره مین ہی که الله تعالی نے حضرت موسی سے فرمایا که موآبیون سی لڑائی

مت کر کہ مین اونکی زمین مین سی تجہکو کچہہ نہین دونگا اور بنی عمون کو بہی مت چہیڑ کہ مین اونکی زمین سے تجہی نہین دونگا پہر وہ لوگ چار مقامون کو طی کرکے اوس وادی کو گئی جو مواب کی ملک مین ہے لیکہ کی اوس چوٹی پر جسکا رخ بیابان کی طرف ہی وہان بنی اسرائیل نے اموریون کے بادشاہ سیحونکو کہلا بہیجا کہ ہمکو اپنی زمین سی گذر جانی دی اوسنی نہ مانا اور لڑنیکو نکلا بنی اسرائیل نی تلوار سی اوسپر جہاد کیا اور اوسکی سرزمین پر ارنون سی لیکر یبوق تک اور بنی عمون تک قبضہ کیا **فائدہ** ظاہر یون ہی کہ وادی ارنون اور نہر ارنون جو توراۃ مین ہی وہی وادی الونا ہی جو مدینہ شریف کی قریب ہی وفاء الوفا مین ابن شبہ کی کتاب سے اوسکو سیل رانون یعنی بہاو رانونا کا لکہا ہی اور ابن اسحاق کی کتاب سے وادی رانونا کا لفظ لکہا ہی معلوم ہوا کہ وہان نالا تہا اور پانی کا بہاو تہا اور یبوق جو توراۃ مین ہے ظاہر یون ہے کہ یہہ وہی تبوک ہی جسکو وفاء الوفا مین مدینہ شریف سے بارہ منزل پر لکہا ہی کہ وہ وادی القری اور شام کی بیچ مین ہے توراۃ مین ہی کہ پہروے پہرے اور باسان کی راہ سی چلے اور باسان کی بادشاہ عوج نی اور اوسکی سب لوگون نی لڑنیکا سامان کیا تب اللہ تعالی نے موسی سی فرمایا اس سے مت ڈر کہ مین نے اوسی اور اوسکی لوگ اور اوسکی سرزمین کو تیری ہاتہہ مین دیدیا سو تو اوس سی وہی کر جو تو نی اموریون کی بادشاہ سے کیا چنانچہ اونہون نی اوسکو اور اوسکی بیٹون کو اور ساری لوگون کو یہانتک مارا کہ اوسکا کوئی باقی نرہا اور اوسکی سرزمین کو اپنی قبضہ مین کرلیا پہر بنی اسرائیل نے کوچ کیا اور مواب کے میدانون مین نہر یردن کے اس پار یریحو کے مقابل خیمی کہڑی کئی اور صفور کا بیٹا بلق جو مواب کا بادشاہ تہا اوسنی وہ سب جو بنی اسرائیل نے اموریون سی کیا دیکہا تب وہ اون لوگون سے بہت ڈرا اور اوسنی بعور کی بیٹی بلعام پاس یہ سندیسہ بہیجی کہ ایک قوم مصر سی باہر آئی ہی تو اونکی حق مین بددعا کر بلعام کو اللہ تعالی نے منع کیا کہ ان لوگون کو بددعا نہ دیجیو آخر کو بلعام بادشاہ کی پاس گیا اور کئی بار بادشاہ کی کہنی سی اوسنی اللہ کی نذر گذرانی کہ شاید بددعا کا اذن ملجاوی ہربار اللہ تعالی نی اوسکو منع فرمایا آخر کو اوسنی بادشاہ کو یہہ فریب سکہایا کہ اونکی لشکر مین بدکار عورتون کو بہیجو موابی عورتین آئین اور بنی اسرائیل کی لوگون نی اونسی حرام کاری شروع کی اور اونکی بتون کو سجدہ کیا ... حضرت موسی ... اونکی قتل کا حکم ... حضرت ... کہیجا تہا

وہ سب قتل ہوئی اور ایک اسرائیلی آیا اور ایک مدیانی عورت جو ایک سردار کی بیٹی تہی حضرت موسی کے سامنے لایا حضرت ہارون کی پوتی فنحاس اوٹھی اور اون دونون کو برچھی سی چھید اتب بنی اسرائیل سی وبا جاتی رہی پہر اللہ تعالی نے حضرت موسی کو حکم کیا کہ مدیانیون کو قتل کرو کہ وہ اپنی مکرون سی جنسی تمکو فریب دیا ہے اوس بت کی بابت اور اوس عورت کی بابت جو مدیان کی سردار کی بیٹی تہی تمکو تنگ کرتے ہین پہر اللہ تعالی نے حضرت موسی سی فرمایا کہ مدیان کی لوگون سی بنی اسرائیل کا بدلہ لے بعد اسکی تو اپنی لوگونمین ملجائیگا حضرت موسی نی فوج طیار کی اور مدیان کے لوگون پر جہاد کیا ساری مردون کو قتل کیا اور مدیان کی پانچ بادشاہون کو قتل کیا اور بلعام کو بہی تلوار سی قتل کیا اور بنی اسرائیل نے مدیان کی عورتون کو اور اونکی بچون کو قید کر لیا اور مال اور اسباب سب لوٹ لیا اور اونکی ساری شہرون کو پہونک دیا پہر حضرت موسی نی غصہ ہوکر فرمایا کہ تمنی سب عورتون کو جیتا رکہا دیکہو یہ بلعام کی کہنی سی بت کی بابت بنی اسرائیل کے گنہگار ہونیکا باعث ہوئین سو تم سب لڑکون کو قتل کرو اور جو عورتین مرد کی صحبت سی واقف تہین اونکو قتل کرو اور جو لڑکیان مرد کی صحبت سی واقف نہین ہوئین اونکو اپنی لیے زندہ رہنی دو واہ امت محمدی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ تعالی نے محمدی شریعت مین اس حکم کو موقوف کر دیا عورتون اور لڑکون کی قتل کا کرنا منع کر دیا ہماری نبی محمد صلی اللہ علیہ واله وسلم کو اللہ نے رحمت کا وسیلہ بنایا ہے آپ کی جہاد سی کچہہ لوگ قتل ہوی بہتون کو ایمان ملگیا الہی جناب محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اور حضرت موسی پر لاکہون درود بہیج آمین اب سنو کہ توراۃ مین جابجا یہہ لکہا ہے کہ اللہ تعالی نے حضرت موسی سی فرمایا کہ بنی اسرائیل سی کہدی کہ جب تم زمین کنعان مین جاو تو وہان کی باشندون کو بہگادو اور اونکی بتون کو فنا کردو اور اونکی تہانونکو ڈہا دو تمام توراۃ مین بار بار جہاد کا بیان موجود ہے پہر حضرت موسی نے اردن نہر کی اسی پار مواب کی زمین مین وفات پای آپ کی بعد حضرت یوشع پیغمبر نے کنعان کا ملک فتح کیا اور بڑی بڑے بت پرست بادشاہون کو قتل کیا اسرائیلی لوگ کنعان کے ملک مین بسے اس بیان سے مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالی نی توراۃ مین حضرت موسی کو خبر دی ہے کہ مین بنی اسرائیل کے لئی تجسا ایک نبی قائم کرونگا ای ایمانوالو حضرت موسی کی مانند کوئی نبی سوا جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی

نہین ہے اسکا بیان اس کتاب مین بڑی بڑی پکی دلیلونسے ہوگا یہ بات خوب یاد رکہنا چاہیے
کہ جناب موسی علیہ السلام سی اللہ تعالی نے آمنے سامنے باتین کین اور کیسی شریعت اور حکومت
عنایت فرمای اور فرعون کو فوج ولشکر سمیت دم بہر مین غرق کر دیا اور ایمانوالون کو اون
کافرون کے ظلم سی چہڑا دیا پہر کیسی زبردست کافر بادشاہون کو حضرت موسی کی ہاتہون
قتل کیا یہی پتا آخری پیغمبر کا اللہ نی جا بجا زبور مین اور پاک صحیفونمین دیا ہی اور جناب محمد
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نبوت سے کتاب والون کو خوب خبردار کر دیا ہی حضرت عیسی کی بعد
کافرون کا ظلم ایمانوالون پر یہانتک بڑہگیا تہا کہ جنگلون اور پہاڑونمین ایماندار لوگ جان بچاتے پہرتے
تہے اللہ نی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تلوار کی برکت سی ایمانوالون کو بچایا
ظالمون کا زور ڈہایا اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ آمین

اب یہہ ذکر ہی کہ حضرت موسیٰ کو طور پہاڑ پر اللہ نی جناب محمدؐ کی نبی بتلایے

توراۃ کی پانچوین سورۃ کی اٹہارہوین باب مین لکہا ہی کہ حضرت موسی نی فرمایا نَابِی مِقِرْبِخَا مِاَخِیخَا کَامُونِی
یَاقِیم لِخَا یِھُوَاہ اِلُوھِیخَا اِلَاو تِشْمَاعُون یعنی نبی تیری درمیان مین سی تیرے بہائیونمین
سی میرے مانند قائم کریگا تیرے واسطے اللہ جو تیرا مالک ہی اوسکی طرف تم کان دہریو اسکی بعد
کا ترجمہ یون ہی کہ اس سب کے مانند جو تونے اللہ اپنے خدا سی حوریب مین یعنی سینا پہاڑ پر
مجمع کے دن مانگا اور کہا ایسا نہو کہ مین اللہ اپنی خدا کی آواز پہر سنون اور ایسی شدت
کی آگ مین پہر دیکہون تاکہ مین مر نجاؤن اور اللہ نے مجہسے کہا کہ اونہون نے جو کچہ کہا سو
اچہا کہا اسکے بعد عبرانی عبارت یون ہی نَابِی اَقِیم لَاھِم مِقِرِب اَحِیھِم کَامُوخَا
وِنَاتَتِّی دِبَارَی بِفِیو وِدِبِّر اِلِیھِم اِت کُلْ اَشِر اِصَونُّو وِھَایَاہ ھَااِیْش اِشِر لُو
یِشْمَعْ اِلْ دِبَارَی اِشِر یِدَبِّر بِشْمِی اَنُوخِی اِدْرَش مِعِمُّو یعنی نبی قائم کرونگا مین
اونکی واسطے اونکے بہائیون کے درمیانمین سے تیری مانند اور رکہدونگا اپنا کلام اوسکی منہ
مین اور کہیگا وہ اونسے وہ سب باتین جو مین اوس سے کہونگا اور ایسا ہوگا کہ جو کوئی شخص
ایسا ہوگا جو نسنیگا میری باتین جو وہ کہیگا میرے نام سی سو مین اوسکا حساب اوس سے
لونگا اور پیش کا ترجمہ پادری متیمر نے یہی کیا ہی کہ حساب لونگا اور رسالہ اعمال کے ۳ باب مین بہی ترجمہ

کیا ہی کہ وہ قوم مین سے نیست کیا جاویگا اسکا صاف مطلب یہہ ہے کہ وہ قتل کیا جاویگا اب سنو کہ بنی اسرائیل حضرت
یعقوب کی نسل مین ہین اور حضرت یعقوب کی باپ حضرت اسحاق ہین اور حضرت اسحاق
کی بہای جناب اسماعیل ہین یہہ دونو بہای حضرت ابراہیم کے بیٹے ہین تو بنی اسرائیل حضرت
اسحاق کی اولاد ہین اور بنی اسماعیل ونکے بہای حضرت اسماعیل علیہ السلام کی اولاد ہین
دونو بہائیونکی اولاد اپسمین بہای ہین حضرت اسماعیل کی اولاد یعنی عرب کی لوگ بنی اسرائیل
کی بہای ہین اب یہہ جو فرمایا کہ تمہاری بہائیونمین سی اسکا یہ مطلب ہوا کہ وہ پیغمبر حضرت ابراہیم کے
نسل سے باہر نہین باقی رہی یہہ بات کہ وہ پیغمبر بنی اسرائیل مین ہین یا نسل اسماعیل مین سے
سو یہ مطلب حضرت اشعیا علیہ السلام کی کتاب مین صاف کہولدیا اور صاف صاف پتے
بتادی کہ وہ پیغمبر اسماعیل کی نسل سے عرب مین ہوگا یعنی جناب محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
جو حضرت اسماعیل کی نسل مین مکہ مین پیدا ہوی یہہ مطلب دوسری پتی سی صاف کہلجاتا ہی کہ
وہ نبی مانند موسی کے ہوگا اس پتی کا بیان توراۃ اور زبور مین اور انجیل مین جابجا ایسا
صاف فرمادیا کہ صاف کہلجاتا ہی کہ مانند موسی کی ہونیکا کیا مطلب ہی اور کیا کیا باتین پہلی ہونگی
تب وہ نبی ظاہر ہوگا اون پتونسے صاف کہلجاتا ہی کہ یہہ بشارت بیشک حضرت محمد صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کی ہی اسلیے کہ جو جو پتے اور نشان سب کتابونمین موجود ہین وہ پتے سوا
جناب محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور کسی مین نہین ہین اس قاعدہ کو خوب یاد رکھنا
چاہیے کہ اللہ تعالی ایک بات کا مطلب دوسری جگہ پر کہولدیتا ہی جو مطلب صاف نہوا ہوگا
صاف بیان دوسری جگہونمین تلاش کرنا چاہیے نصرانی اور یہودی ایک لفظ پکڑ رکہتی ہین اور
بیوقوفون کو دہوکے دیتے ہین اللہ ہم سب محمدیون کو اونکی فریبون سی بچاوی آمین اب سنو
کہ توراۃ شریف مین حضرت اسماعیل کے حق مین اوپر ہوچکا کہ اپنی سب بہائیون کی سامنی
خیمہ کہڑا کریگا یعنی اوسکے بہای جو حضرت اسحاق کی اولاد ہین اور جو جو حضرت ابراہیم کے
اولاد ہین اونکے سامنے رہیگا اور توراۃ شریف مین گنتی کی کتاب کے بیسوین باب مین ہی
کہ حضرت موسی نے قادس سے ادوم کی بادشاہ کیطرف قاصد بہیجی اور کہلا بہیجا کہ تیرا بہائی
اسرائیل یون کہتا ہی اور استثنا کی کتاب کے دوسرے باب مین ہی کہ اب تم گذروگے

اپنی بہائیون بنی عیص کی زمین مین جو ساعیر مین رہتی ہین دیکھو یہان حضرت عیص جو حضرت یعقوب کی بہای ہین اونکی اولاد کو حضرت یعقوب کی اولاد کا بہای کہا اسیطرح سمجھو کہ اس آیت مین بہی حضرت اسحاق اور حضرت یعقوب کی اولاد کا بہای اونکو کہا ہے جو حضرت اسمٰعیل کی اولاد ہین اس جگہہ پر یہی مطلب بنتا ہی دوسرا مطلب کسیطرح نہین بن سکتا اگرچہ توراۃ شریف مین بعضی جگہہ بنی اسرائیل کا بہای خود اونہین کو کہا ہی چنانچہ اسی پانچوین سورۃ کی پندروین باب کی ساتوین آیت مین ہی کہ اگر تمہاری بیچ تمہاری بہائیونمین سی تیری شہر مین تیری اس زمین پر جسی خداوند تیرا خدا تجہی دیتا ہی کوئی مفلس ہووی تو اوس سی سخت دلی مت کیجیو اور اپنی مفلس بہای کیطرفسی اپنا ہاتہہ مت کہینچیو اور سترہوین باب کی پندروین آیت مین ہے کہ تو اپنی بہائیونمین سی ایک کو بادشاہ کیجیو اور کسی اجنبی کو جو تیرا بہای نہین اپنا بادشاہ ہرگز نکر سکیگا اور چوبیسوین باب کی چودہوین آیت مین ہی ایسا نہو کہ تو اپنی محتاج مسکین چاکر کا حق ندے خواہ وہ تیرے بہائیونمین سی ہو خواہ مسافرونمین سی جو تیری زمین پر تیری مکانونمین رہتی ہین اب تمہارا یہہ کہنا ہی کہ اللہ نی جو فرمایا کہ ایک نبی تمہاری بہائیونمین سی موسی کے مانند قایم کرونگا مطلب اگرچہ صاف اس لفظ سی نہین کہلتا کہ وہ نبی بنی اسرائیل مین سی ہی یا بنی اسرائیل کی اور بہائیونمین سی حضرت اسماعیل کے نسل سی یا حضرت عیص کی نسل مین سی یہہ مطلب اگر صاف اس آیت سے نہین کہلتا تو اور بہت سے آیتین صاف صاف موجود ہین حضرت اشعیا علیہ السلام کی کتاب مین صاف عرب کا پتا اور حضرت اسماعیل کی نسل کا پتا موجود ہی یا اللہ یہودیون اور نصرانیون کی آنکہین کہولدی آمین اور یہہ جو فرمایا کہ تونی طور پہاڑ پر اللہ سی مانگا کہ مین اللہ کی آواز پہر نسنون اور ایسی شدت کی آگ مین پہر ندیکہون تا کہ مین مرنجاؤن اسکا یہہ مطلب کہ جب اللہ نی حضرت موسی سے طور پہاڑ پر باتین کین تہین اوس دن اللہ کے جلال کے آثار اون لوگون نے دیکہکر کہا تہا کہ اللہ تعالی کی آواز ہم پہر نسنین ایسا نہو اوس مالک کی دہشت سے ہم مرجاوین اس مقام مین ارشاد ہوتا ہی کہ تمنی آپسی مانگا ہی کہ ہم اللہ کی آواز پہر نسنین سو اللہ تعالی ایک پیغمبر میری مانند بہیجیگا مگر یہہ نہوگا کہ تم اوسکی ساتہہ اللہ کی آواز سنو بلکہ اللہ تعالے فرماتا ہی کہ مین اپنا کلام اوسکی منہہ مین ڈالونگا وہ تمکو میرا کلام سناویگا مطلب یہ ہی کہ تم اوسوقت یہہ

نہ کہنا کہ یہ پیغمبر موسی کی طرح کا نہین ہے حضرت موسی کیوقت مین تو اللہ نے اپنے تئین یون ظاہر کیا تہا کہ اپنی تجلی کے ساتہہ جو جو سامان تہی سب ہمکو دکہای تہی اگرچہ ہمنی اللہ کو نہین دیکہا مگر اوسکی سواری کا جلوس تو دیکہا تہا اور اوسکی آوازسنی تہی یہ بات اس پیغمبر کیوقت مین کیون نہوی یہہ بات اوسوقت تم نکہیو کیونکہ تم خود اللہ سی مانگ چکی ہو کہ ہم پہر یہہ جلالی آواز نہ سنین ملا احمد ایرانی لکہتی ہین کہ گویا اون لوگونکو یہہ خیال آیا کہ جس پیغمبر پر اللہ کا کلام اوتریگا بجلی اور گرج کے ساتہہ اوتریگا اس لیے چاہا کہ اب پہر اسطرح نہ اوتری ملا سید علی طہرانی کتاب اقامۃ الشہود مین لکہتی ہین کہ کتاب عقاریم جو ایک یہودی کی لکہی ہی اوسمین لکہتا ہی کہ اللہ تعالی نی حضرت موسی پر توراۃ گرج اور بجلی اور زلزلہ کے ساتہہ نازل فرمای کہ سب اسرائیلیون نی دیکہا جب پہر دوسرا پیغمبر آوی اور چاہی کہ توراۃ کو منسوخ کری تو چاہی کہ وہ بہی مانند موسی علیہ السلام کی گرج اور بجلی اور آتشی علامتون کی ساتہہ آوی اسکا جواب یہ ہی کہ یہہ قیاسی بات ہی اسپر کوئی دلیل نہین ہی کہ یہہ نشانیان ضرور چاہی دوسرا جواب یہہ ہی کہ توراۃ مین لکہا ہوا ہی کہ وہ پیغمبر جسکا تمسے وعدہ ہی جب وہ آویگا یہہ علامت نہوگی توراۃ مین لکہا ہی کہ لوگون نی کہا کہ ہمکو طاقت اس علامت کی نہین ہی اللہ نی فرمایا کہ اونہون نے جو کچہہ کہا اچہا کہا یعنی اونکا یہہ کہنا ٹہیک ہی پہر ایسی علامتین ظاہر نہونگی پہر جب اللہ ہی فرماچکا کہ پہر ایسی نشانیان ظاہر نہونگی تو اس کتاب والی کا قول محض بیجا ہی اب اس پتی کا مطلب سمجہو کہ وہ پیغمبر مانند موسی کی ہونگے جو کتابین توراۃ کی بعد اوترین جیسی زبور شریف اور حضرت اشعیا علیہ السلام کی کتاب اون کتابونمین اللہ نی اس پتی کا مطلب خوب کہولدیا مگر کچہہ اشاری صاف صاف توراۃ مین بہی موجود ہین حضرت موسی کی بعد سی حضرت عیسی تک کا حال پہر جناب محمد صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی وقت تک کا سارا حال صاف صاف سنادیا ہی اسی پانچوین سورۃ کی اٹہائیسوین باب ۲۸ سی تینتیسوین باب ۳۳ تک دیکہو اللہ تعالی نے شریعت کی حکم اسرائیلیونسی بیان فرمای پہر فرمایا کہ اگر تم میری شریعت اور میری حکمون پر چلوگی تو تمہاری ہر چیز مین برکت ہوگی اور تمہاری دشمن ماری جاوینگی اور بہاگینگے اور اگر تم میری حکمون پر نچلوگی تو ہر طرح طرح کی مصیبت آویگی اٹہائیسوین ۲۸ باب کی چہتیسوین ۳۶ آیت مین فرمایا کہ اللہ تعالی تمکو اور تمہاری بادشاہ کو جسی تم اپنی اوپر قایم کروگے ایک گروہ کے

درمیان لیجاویگا جس سی تم اور تمہاری باپ دادا واقف نتہی اور وہان تم غیر معبودون کو
پوجوگی جو لکڑیان اور پتھر ہین پادری طامس اسکاٹ لکھتا ہی کہ یہہ پیش خبری پوری ہوئی جب
صدقیا بادشاہ اور اوسکی لوگ بابل کو پکڑ گئی تہی ای امت محمد صلی اللہ علیہ والہ وسلم یہہ احوال
حضرت سلیمان کی کئی سو برس بعد گذرا کہ بخت نصر جو بابل کا یعنی ملک عراق کا بادشاہ تھا
صدقیا بادشاہ کو شہر بیت المقدس سمیت پکڑ لیگیا اور مسجد بیت المقدس جو حضرت سلیمان کی بنائی
ہوئی تہی اوسکو ڈہا دیا یہہ مصیبت بہت بڑی ہی اسکا بیان بہت لنبا ہی ستر برس تک
اسرائیلی لوگ بابل مین قید رہی پہر اپنی ملک مین آئی اور بیت المقدس مسجد کو پہر بنایا بہت
یہودی بابل مین رہگئی اور بت پرستی مین پہنسے رہی پہر اسکے بعد اس سی بہی بڑی مصیبت حضرت
عیسی کے بعد یہودیون پر پڑی اوسکی خبر بہی اللہ تعالی اسرائیلیون کو دیتا ہی اڑہتالیسوین ۴۸
آیت مین فرماتا ہی کہ تو بہوک پیاس اور ننگی پن اور سب چیزونکی احتیاج مین گرفتار ہوگا [illegible]
اون دشمنونکی خدمت کریگا جنکو اللہ تعالی تجپر بہیجیگا پہر اونچاسوین ۴۹ آیت مین فرماتا ہی کہ
اللہ تعالی ایک قوم کو دور سی زمین کی انتہا سی ایسا جلد بلکہ جیسا عقاب اوڑتا ہی تمپر چڑہا دیگا
وہ ایک قوم ہوگی جسکی بولی تم نہ سمجہوگی وہ ترش رو گروہ ہوگی جو نہ بوڑہی کا ادب نہ جوان پر کرم
کریگی اس جگہ پر طامس اسکاٹ لکھتا ہی کہ بابل والون کو بہی اگرچہ عقاب سی مثال دی گئی ہی
مگر یہہ خاص کرکے خیال کیا جاتا ہی کہ یہہ پیش خبری اوسوقت کی ہی جب رومیون نی یہودیونکو
برباد کیا رومی لوگ یہودیونکی بہت بڑی دشمن تہی اور بابل والون کی ملک سے اونکا ملک بہت دور
تہا جہان سی وہ آئی تہی اور اونکا نشان عقاب تہا اور اونکی بولی بہی یہودیونکی بولی سی بالکل
اجنبی تہی اور بالکل عبرانی سی نہین ملتی تہی اور کالدی بولی جو بابل والی بولتی تہی وہ عبرانی
زبان کی ایک شاخ تہی رومیون کی شکلین خوفناک تہین حکومت سخت تہی اونہون نی بہت بڑی
ایذائین پہونچائین اونکی فوج نی شہر بیت المقدس کو گہیر لیا اور بالکل برباد کر دیا تفسیر والی
اور رچرڈ منٹ مین بہی یہی ہی کہ یہہ خبر رومیون کی ہی آٹہہ سو برس پہلی اونکی وجود قومی کی
یہہ پیش خبری دیگئی یہہ جو فرمایا کہ اونکا ملک دور ہی یعنی فلسطین کی مغرب اور زمین کی انتہا سے
یعنی سمندر اطلانتک کے کنارے سی اور اونکی زبان لاطین تہی جسکو یہودی نہین سمجہہ سکتی تہی اگرچہ

حضرت سکندر کیوقت سی یہود یونمین یونانی کا رواج ہوگیا تہا اور رومیون کی قدیم زمانہ
سی یہی پہچان تہی تند چہرہ ہونا باونوین اور ترپنوین آیت مین یہہ بیان ہی کہ وہ تجہی ایکا ایک
شہر کے سب پہاٹکون مین آگہیرینگے اور تو اپنی بیٹے بیٹیون کا گوشت کہائیگا اور اپنی بچون کے
گوشت مین سی کسی کو کچہہ نہ دیگا اور تریسٹہوین آیت مین ہی کہ تو اوس سرزمین سی اوکہاڑ ڈالا جائیگا
اور اللہ تعالی تجکو سب قومونمین تتر بتر کردیگا اور وہان تو غیر معبودونکی جو لکڑیان اور پتہر ہین
پوجا کریگا جن سی نہ تو نہ تیری باپ دادی واقف تہی اور اڑسٹہوین آیت مین ہی کہ اللہ تعالی
تجکو کشتیون پر مصر مین پہر لیجائیگا اور تم وہان غلام اور لونڈی ہونیکی لیے اپنے دشمنون کے ہاتہہ
بیچی جاوگی اور کوئی تمہین مول نہ لیگا پادری طامس اسکاٹ لکہتا ہی کہ اس مصیبت مین اسقدر
سخت قحط پڑا تہا کہ امیر اور لیاقت دار مرد اور عورتین بہی اپنی لڑکون کو کہا جاتی تہین اور ونسی
چہپاتی تہین کہ ایسا نہو وہ چہین لین عورتین اپنی خاوند کی منہہ سی نوالہ چہین لیتی تہین اور اپنی
باپ کے لڑکون سی اور مائین اپنی چہوٹی بچون سی ایسا ہی لکہا یوسف یہودی نے یہودیونکی لڑائی کی پانچوین
کتاب کے دسوین باب کی تیسری آیہ مین اگر کسیکی مکانمین کچہہ بہی نشان غلہ کے معلوم ہوئی تب
لڑائی شروع ہوتی تہی اپنی دوستونمین اور رشتہ دارونمین اور ایک دوسری سی چہین لیتا تہا
کتاب چہٹی باب تیسرا دفعہ تیسرا ایک عورت مالدار اور خاندانی نی اپنی کل حاصلات کی لوٹے
جانیکے بعد اپنے دودہ پیتے بچے کو ابالا آدہا کہا لیا اور آدہا دوسری وقت کی لئی چہپا رکہا۔ کتاب چہٹے
باب تیسرا دفعہ چوتہا رچرڈ منٹ نے لکہا ہی کہ طیطس اور ادریان کی فوجین گال برتن اور اسپانی قومون سی مخلوط
تہین رومیون نی جن لوگونکو قید کیا تہا اونکو جہازونپر بٹہا کر اطلی بہیجدیا تہا پہر وہان سی کچہہ قیدیونکو
مصر مین بہیجدیا جہازون پر لاد کر یورپ کی ملکونمین یہودیونکو دیکہے واسطی یہہ رواج ہی کہ وہ رومی
کلیسا کی بت پرستانہ عبادت مین شریک کئی جاتی ہین اور لکڑیون اور پتہرون کی آگے سجدہ
کرتے ہین نہین تو جلا وطن کردی جاوین اور اونکا مال اور اسباب ضبط کر لیا جاوی — ای محمدی
بہائیو پادریونکی کتابونمین اس دوسری مصیبت کا بہت بڑا قصہ ہی اس مصیبت کی حضرت عیسی
نی خبر دی تہی یہودیونمین جو عیسائی لوگ تہی وہ آپکی ارشاد کی موافق پہلی سی ایک اور شہر مین جا بسی
تہی جو یہودی حضرت عیسی کے دشمن تہی وہ رہگئی اونپر اللہ نی طرح طرح کی عذاب بہیجی بی ایمان

یہودیون کو روم کی بت پرستون نے قتل کیا بہتون کو لونڈی غلام بنا کر کوڑیون کی مول بیچا رومیون نے مسجد بیت المقدس کو ڈہا دیا سارا شہر ویران کر دیا یہودی اوسوقت سی ہر ہر شہر مین تتر بتر ہوگئی بیت المقدس مین ہوکہ گیارہ لاکہ یہودی قحط اور وبا اور تلوار سی ہلاک ہوی اور ستانوی ہزار قیدی ہوگئی اور بہت سی مصر مین اور ملکون مین کوڑیونکی مول بیچی گئے اسکا بیان آگے بہی جابجا آویگا اگر اللہ چاہی گا ان دونو مصیبتونکا احوال اللہ تعالی نے سورہ بنی اسرائیل مین اپنے حبیب محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو سنایا ہے اب اسکی بعد سنو اللہ تعالی نی کیا کیا خبرین دین ہین کتاب استثنا ۳۱ مین اور تثنیہ ۳۲ باب مین یہہ بیان ہے کہ یہہ لوگ جب کنعان کی ملک مین جا کر بسینگی وہان بت پرستون کے بتون کو پوجنی لگین گے اللہ فرماتا ہے کہ مجکو چھوڑ دینگی اور میرا قہر اونپر بہڑکیگا اور بہت سی مصیبتین اور آفتین اونپر پڑینگی سو حضرت موسی اور حضرت یوشع کے بعد پہر حضرت سلیمان کے بعد بار بار اون لوگون نی بتونکو پوجا بعد اسکی اللہ ۳۲ باب کی ۲۱ آیت مین فرماتا ہے کہ اونہون نے اوسکی سبب سے جو خدا نہین مجہی غیرت دلای اور اپنی غلط باتون سی مجہی غصہ دلایا سو مین بہی اونہین اون سی جو گروہ نہین ہے غیرت دلاونگا اور ایک نادان قوم سی اونکو خفا کرونگا اسکا یہ مطلب کہ بت جو حقیقت مین خدا نہین ان لوگون نی اونکو خدا سمجہکر مجکو غیرت دلای اب مین بہی ایک نادان قوم کو علم اور ایمان دیکر ان لوگون کو رشک دلاونگا اس خبر کا ظہور دیکہہ کہ حضرت عیسی کی بعد سی شروع ہوا کہ آپکی نائبون نی بت پرستون کو انجیل سنای اسرائیلیون کی سوا بہت غیر قومون کی لوگون نی اللہ کو اور پیغمبرون کو پہچانا بتون کو توڑا کافرون کو چھوڑا اوسوقت مین اسرائیلیون کو نہایت رشک اور گہمنڈ نے گہیرا تہا جناب پولوس نے اپنے خطون مین یہودیونکو خوب قائل کیا ہے رومیون کو جو خط لکہا ہے اوسکی دسوین باب مین لکہتی ہین کیا اسرائیلیون کو خبر نہین ہے موسی تو پہلی فرما چکی ہین کہ مین اونسی جو قوم نہین ہے تمکو غیرت دلاونگا اور قوم نادان سی تمکو غصہ دلاونگا جناب پولوس اسرائیلیون کو یاد دلاتے ہین کہ اللہ تعالی توراۃ مین اوسوقت کی خبر دیچکا ہے اب ہم کہتی ہین کہ اوسوقت سی نادان قومون پہ اللہ کی رحمت کا آغاز ہوا تہا پہر چہہ سو برس بعد نادان قومون پہ اللہ کی رحمت کا ایسا جوش ہوا کہ جناب محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو بھیج کے ان پہ [illegible] پیدا کر کہ ایسا پاک [illegible] جسکو [illegible] ساری عظمت خیر

مین رہگئی عرب کی اور ایران کی اور ہند کی نادان لوگ اس کلام کو پڑھکر علم والونکی سردار ہوگئے
جو اسرائیلی ایمان لای اونہون نے بہی بڑی بڑی فیض پای اور جن اسرائیلیون نی ایمان
قبول نکیا وہ دوزخی ہوی آجتک رشک اور جلن سی مرتے ہین کہ ای ایسا تہی والا پیغمبر
آن پڑہو مین کیون ہوا اور آن پڑہون کو بڑی بڑی درجی ایمان کی اور علم کے کیون ملی
اس خبر کا پتا ظہور محمدی وقت مین ہوا اس مقام مین صاف اشارہ ہورہا ہی کہ وہ نبی جو موسی کے
مانند کافرون کو قتل کریگا وہ آن پڑہو مین ہوگا اب یہہ یاد کرو کہ اوپر اوس بربادی کی خبر ہوچکی
جو روم کی بت پرستون کے ہاتہون سی حضرت عیسیٰ کے بعد ہوی اب اسکے بعد اللہ تعالی اسرائیلیونکو
تسلی دیتا ہی اور بت پرستونکی قتل کی خبر دیتا ہی یہہ صاف پتا محمدی جہاد کا ہی اللہ فرماتا ہی کہ
اگر یہہ بات نہوتی کہ اونکی دشمن گہمنڈ کرینگے کہ ہمین غالب ہوی اللہ نی کچہہ نہین کیا ہمین نے
انپر غلبہ کیا اگر یہہ بات نہوتی تو مین انکا ذکر آدمیون کے درمیان سے مٹا دیتا یعنی بت پرستونکو
ایسا غالب کر دیتا کہ یہودیونکا نام و نشان بالکل مٹا دیتا لیکن اگر ایسا کرونگا بت پرست بہت
مغرور ہو جاینگے بتیسوین باب کی پینتیسوین آیت مین فرماتا ہی انتقام لینا اور سزا دینا میرا
کام ہی اونکے پاؤن بروقت پہسلینگے کہ اونکی ہلاکت کا دن نزدیک ہی اور وہ مصیبتین جو
اونپر واقع ہونگی جلد چلے آتے ہین کیونکہ اللہ اپنی لوگون کی عدالت کریگا اور اپنی بندونکے
حالت کی سبب پچتاویگا جبکہ دیکہیگا کہ قدرت جاتی رہی اور کوئی نہین جو قید ہوی یا آزاد کوئی
باقی نرہا اور کہیگا کہ اونکی وی معبود اور وہ چٹان جنکا اونکو بہروسا تہا کیا ہوی جنہون نے
اونکی قربانیون کی چربی کہائی اور اونکی تپاون کی شراب پی اب وہ اوٹہین اور تمہارا چارہ
کرین اور تمہاری حمایتی ہون اب دیکہو کہ مین ہان مین ہی وہ ہون اور کوی خدا میرا شریک
نہین مین ہی مارتا ہون اور مین ہی جلاتا ہون مین ہی بیمار کرتا ہون اور مین ہی چنگا کرتا ہون
اور ایسا کوی نہین جو میری ہاتہہ سی چہڑاوی کہ مین اپنا ہاتہہ آسمان تک اوٹہاتا ہون اور
کہتا ہون کہ مین ہمیشہ زندہ ہون اگر مین اپنی چمکتی تلوار تیز کرون اور میرا ہاتہہ عدالت کو پکڑے
تو مین اپنی دشمنون سی بدلہ لونگا اور اونکو جو میرا کینہ رکہتی ہین سزا دونگا مین اپنی تیرونکو خون سے
مست کرونگا اور میری تلوار گوشت کہائیگی قتل کئی ہوون کے لہوی اور قیدیون کی اور

دشمنون کی سیر [illegible] کے سرون پرسی ای گروہو اوسکی قوم کی ساتھہ خوشی سی گاو اس لیے
کرو [illegible] اپنے بندون کی خونکا بدلہ اور اپنی دشمنون سی انتقام لیگا اور اپنی زمین پہ اور اپنی قوم
پر رحم کریگا فائدہ وچہپانے کے یہہ معنی ہین کہ غضب کے بعد رحم کریگا پادری طامس اسکاٹ
لکہتا ہی کہ سزا دینا گنہگارونکا اللہ کا کام ہی پس کوئی شخص بدلہ نہین لے سکتا اوس شخص کے سوا
جو اللہ کیطرف سے مقرر کیا جاوی مگر حکمت سی اوس وقت کا انتظار چاہیی اللہ کی عدالت
اگرچہ دیر مین آتی معلوم ہو مگر اصل مین وہ جلد ہوتی ہی اور ہاتہونکا اوٹہانا قسم کہانیکی
عادت ہی مطلب یہہ ہی کہ اللہ تعالی آخر کو اسرائیلیونکو نجات دیگا اور اونکی دشمنون کو
غارت کریگا اور یہہ معاملی آئندہ زمانہ مین گذرینگی اونمین اس پیش خبری کا ظہور ہوگا - آ
پادری تہمس اقرار کیا کہ ایسی جو خبر تہی وہ روم کے بت پرستون کی خبر تہی جنہون نی یہودیون کو
برباد کیا پہر یہہ بہی ہماری کتابون مین لکہا ہی کہ انہین روم کی بت پرستون نے تین سو برس تک
عیسائیون کے خون کے دریا بہای پہر قسطنطین رومی جو [illegible] کا عیسای ہوا اوسنی حضرت
عیسی کو اور روح القدس کو دو خدا ٹہرا کر سب سی تین خدا ونکا اقرار زور و ظلم سی کروایا
اور جو عیسای اللہ کو اکیلا جانتی والی اور سب پیغمبرون کے ماننی والی تہی اون ایمانوالونکی
بہی بہت ظلم کیی فرقہ پروٹسٹنٹ کے پادری جو دو تین سو برس سی نکلے ہین اگرچہ رومیون کیطرح تین
خداؤن کی قائل ہین مگر اونکی اور شرارتون کی باعث سی یہہ بہی اونکو بہت برا کہتی ہین اور اونکے
مذہب والے رومن کاتلک کہلاتے ہین یہہ فرقہ پروٹسٹنٹ کی لوگ اونکو جہوٹہا عیسائی
کہتی ہین وہ لوگ بتونکو پوجتی ہین اور یہودیون سی بہی بت پجواتی ہین جیسا کہ تفسیر [illegible]
مین ہی توراۃ مین اللہ نے خبر دی تہی کہ تم وہان غیر معبودون کو پوجوگے جو لکڑیان اور پتہر
[illegible] اونہین رومیون کی تہی جو جہوٹے عیسائی ہین ای فرقہ پروٹسٹنٹ کے پادریو
رومیون کے ذکر کے بعد اللہ تعالی اپنی تلوار کی تیز کرنیکی خبر دیتا ہی اور فرماتا ہی کہ اونکی یعنی
یہودیون کے دشمنون کی ہلاکت کا دن نزدیک ہی اور تم یہی جانتی ہو کہ رومی جو پہلی بت پرست
تہی پہر [illegible] کے عیسای ہوی اونہون نے خود بہی بت پوجی اور یہودیون سی بہی بت
پجوای [illegible] برس بعد محمد کی تلوار سی قتل ہوی یہہ سب جانتی ہو پہر کہتی ہو کہ وہ دن

ابھی نہین آیا آگی آویگا بھلا یہ کون انصاف ہی روسن کا ملک والون کی طرح بیشک تم بھی
جھوٹے عیسائی ہو انجیلونکو سمجھکر محمدی ہو جاؤ اور سمجھو کہ بیشک یہ خبر محمدی تلوار کی ہی محمد صلی اللہ
علیہ وسلم نے اور اونکی نائبون نے روم کے جھوٹے عیسائیون کو بھی قتل کیا اور یہی جا بجا بت پرستون
اور بے ایمان یہودیون کو قتل کیا اور یہہ جو فرمایا کہ اپنے بندون کی حالت کے سبب پچھتا دیگا
اسکا یہ مطلب کہ اسرائیلیون کی تباہی اور خرابی پر رحم کریگا اور غضب سے باز آویگا اسکا ظہور یون
ہوا کہ یہودیون میں سی بہت لوگ جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اور قرآن شریف پر اور حضرت عیسیٰ
اور انجیل پاک پر ایمان لای اونکو اللہ نے کفر سے چھڑا کر پھر اپنی رحمت مین گھیر لیا ہر زمانہ میں
بہت سی یہودی محمدی دین مین آتےجاتے ہین اور ایمان کا مزہ پاتےجاتے ہین اللہ نے اپنی زمین پر
یعنی بیت المقدس اور ملک شام پر بھی رحم کیا محمدیون کے ہاتھون اوس پاک مسجد کو جو پہلے روما
روم کی جھوٹی عیسائیون نے یہودیون کی ضد مین اوس مسجد کی بڑی چٹان پر کوڑا کرکٹ گوبر اور لید
اور حیض کے لتونکا ڈھیر لگا رکھا تھا محمدیون نے اوسکو پاک صاف کرکے مسجد کو بڑی رونق دی
جو اسرائیلی لوگ محمدی ہوی ہین وہ بھی وہان سب محمدیون کے ساتھہ امن امان سے بستے ہین
بت پرستون کا قابو اوس پاک زمین پر چلنی نہین پاتا یہہ سب احوال اس کتاب کے آخر مین بہت
پھیلاو کے ساتھہ اویگا اگر اللہ چاہیگا حکم ہوتا ہے کہ ای قومو اللہ کے خاص گروہ کے ساتھہ یعنی
اسرائیلیون کے ساتھہ خوشی سے گاؤ اسکا یہہ مطلب کہ اوس زمانہ مین سب قومون مین ایمان پہیلیگا
تو سب قومون کے ایمانوالون کو پہلی سے حکم ہوتا ہی کہ اوسوقت سب قومون کے محمدی لوگ
محمدی اسرائیلیون کے ساتھہ ملکر اللہ کا شکر کرین کہ اللہ نی بت پرستون سی اور بی ایمان یہودیون سے
اور جھوٹے عیسائیون سی اپنی خاص بندون کے خون کا بدلہ لیا اور ملک شام پر اور محمدی
اسرائیلیون پر رحم کیا یہہ بیان اور صحیفونمین بھی جا بجا آیا ہی پادری لوگون کو یہہ نور ایمان کا
دکھائی نہین دیتا وہ کہتی ہین کہ ان خبرون کا ظہور جب ہوگا جب سب یہودی ہماری طرح
تین خدا اونکے قائل ہو جاوین اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی دشمنی پر قائم رہین اوسوقت معاذ اللہ
اونکی ترقی ہوگی اور ملک شام اونکو مل جاویگا جن یہودیون نے دین محمدی قبول نہین کیا وہ
اس خیال مین ہین کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی اور انجیل دشمنی پر اور حضرت محمد صلعم کی دشمنی پر اونکے

دشمنی پر قائم رہین گے اور ملک شام پر قبضہ کرلیوینگی یہ دونو فرقی اتنا نہین سوچتی کہ اب ملک
شام ان دونو کو نہ ملا اور محمدیون کو اللہ نے ملک شام دیا یہہ کہلی نشانی دیکہتی ہین
پہر محمدی دین مین نہین آتے اور ملک شام لینی کی آرزو مین بیٹھی ہین یہہ سب امیدین اونکی
ٹوٹجاوینگی حضرت امام مہدی عم اور حضرت عیسی آتی ہین محمدی دین کو ساری جہان مین پہیلاتی ہین
یا اللہ وہ وقت جلد آوی آمین اب اوس لفظ کا مطلب صاف کہلگیا کہ وہ نبی موسی کی مانند
ہوگا یعنی جسطرح حضرت موسی سی پہلی مدتون تک اسرائیلیون نے مصر کے ملک مین فرعون کے
ظلم اوٹہای مصروالون نی بڑی بڑی مشکل کام اونسی لئی اور لڑکون کو قتل کیا آخر اللہ تعالی نے
حضرت موسی کو اس قوم مین پیدا کیا اور اونکی ہاتہون فرعون کو فوجون سمیت دریا مین ڈبادیا
اور اسرائیلیون کو اونکی ظلم سی چہڑا دیا بعد اسکے حضرت موسی نے اور بہی بہت کافرون کو
قتل کیا اور خوب جہاد کیا اسی طرح اللہ تعالی وعدہ کرتا ہی کہ جب تمپر ظلم بت پرستونکا حد کو پہونچیگا
اوسوقت ایک نبی موسی کی مانند جلال والا پیدا کرونگا اور اوسکی ہاتہون تمہاری دشمنون کو
مٹاونگا یہہ وعدہ اون اسرائیلیون سی ہی جو محمدی دین مین آئی اور جن اسرائیلیون نی اوس
رسول پاک سی دشمنی کی وہ قتل ہوی حضرت موسی کیوقت مین بہی جن اسرائیلیون نی گای کا بچہڑا
پوجا وہ قتل ہوی قارون نے حضرت موسی کا کہنا نمانا وہ زمین مین دہنس گیا اسیطرح آخری پیغمبر کا یہہ پتا بتا
دیدیا کہ جو کوئی اوس نبی کا کہنا نمانیگا مین اوسکو قوم مین سی نیست کردونگا جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے
ظاہر مین توراۃ نہین پڑہی تہی دیکہو اللہ نی اونکو توراۃ کا مطلب سنا دیا سورہ مزمل مین فرمایا
إِنَّا أَرْسَلْنَا إِلَيْكُمْ رَسُولًا شَاهِدًا عَلَيْكُمْ كَمَا أَرْسَلْنَا إِلَىٰ فِرْعَوْنَ رَسُولًا فَعَصَىٰ فِرْعَوْنُ الرَّسُولَ
فَأَخَذْنَاهُ أَخْذًا وَبِيلًا اللہ تعالی اس آیت مین محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی مکہ کی بت پرستون سے
فرماتا ہی کہ ہمنی بہیجا تمہاری طرف ایک پیغام پہونچانیوالا جو گواہ ہی تمہاری اوپر جسطرح بہیجا تہا
فرعون کیطرف ایک پیغام پہونچانیوالا پہر کہنا نمانا فرعون نی اوس پیغام پہونچانیوالیکا سو پکڑا
ہمنی اوسکو پکڑنا وبال کا جسطرح توراۃ مین فرمایا تہا کہ ایک نبی موسی کی مانند بہیجونگا قرآن مین
بہی فرمادیا کہ ہمنی ایسا رسول بہیجا جیسا رسول فرعون کیطرف بہیجا تہا اس پردہ مین توراۃ والونکو
سنادیا کہ یہہ وہی نبی ہین جنکو توراۃ مین موسی کی مانند کہا ہی فرعون نی موسی کو نمانا وہ غرق ہوا اس

نبی کی نمانی والی بہی دنیا اور عقبی دونون مین سزا پاوینگی اور عقبی مین نبیون کی دشمنونکی سزا موجود ہے اب دو دلیلین اور اس جگہ ہم بیان کرتے ہین جنسی صاف کہلجاویگا کہ یہہ خبر سوا جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی اور کسی کی نہین ہے ایک دلیل تو یہ ہے کہ حضرت موسی کی بعد جو توراۃ لکھی گئی اوسکی آخر مین کسی نے حضرت موسی کی وفات کا احوال بہی لکھدیا اوسکی بعد لکہا ہے کہ ابتلک بنی اسرائیل مین موسی کی مانند کوی نبی نہین اوٹہا جس سی اللہ تعالی منہہ درمنہہ ملاقات کرتا اون سب نشانیون اور عجائب وغرائب کی بابت جنکی کرنے کے لیے فرعون اور اوسکی سب خادمون اور اوسکی ساری سرزمین کے سامنی خداوند نی اوسی مصر کی زمین مین بہیجا تہا اور اوس قوی ہاتہہ اور بڑی ہیبت کی سب کامون کی بابت جو موسی نی تمام بنی اسرائیل کی آگے کردکہای تفسیر ہنری اسکاٹ مین ہے کہ یہہ باب کسی نی ملادیا ہے یا حضرت یوشع نے یا حضرت شموئیل نے یا حضرت عزرائی یا کسی اور نبی نے اور شاید پچہلی آیتین اوسوقت ملای گئین جب اسرائیلی لوگ قید بابل سی چہوٹے اسکا مطلب یہہ ہے کہ حضرت موسی کی وفات کا احوال کسی نبی نے ملایا ہے مگر یہہ جو پہلی آیتین ہین جنمین یہہ ذکر ہے کہ ابتک موسی کی مانند کوی نبی نہین ہوا اس سی یہہ مطلب نکلتا ہے کہ نبی بہت سی ہوچکی ہین مگر موسی کی مانند کوی نہین ہوا جو نبی موسی کے مانند ہوگا اونکا ابہی انتظار ہے اس بیان سی گمان جاتا ہے کہ یہہ بات قید بابل سے چہوٹنی کے بعد لکھی گئی اگر یہہ بات ہے تو حضرت عزیر علیہ السلام نی اپنی وقت تک کسی نبی کو حضرت موسی کے مانند نہین جانا اور صاف لکھدیا کہ جیسی عجائب غرائب معجزی اور بڑی زور کا فرون کو اللہ کے حکم سی حضرت موسی نی دکہلای اور بڑے بڑے معجزے ایمانوالون کو بھی دکھلای ویسی زبردست معجزے آجتک کسی نبی سی نہین ہوی ہماری رسول پاک محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس بات مین موسی کے مانند ہین کافرون کے مقابلہ مین کیسی کیسی قوی معجزی ظاہر ہوے چاند کو اللہ نے آپکی لیے دوٹکڑے کردیا اور لڑائیون مین فرشتون کی فوجین بہیجین محمد کی جہاد کی برکت سی ایمانوالون کو کافرون کی ظلم سی نجات دی دوسری دلیل یہہ ہے کہ انجیل پاک کے جلد مین جو رسالہ اعمال کا ہی وہ رسالہ لوقا کی تصنیف ہے جنہون نی حضرت عیسی کے دیکہنی والونکی صحبت پای ہے اوس رسالہ کے تیسرے باب مین جناب لوقا لکھتی ہین کہ جناب پطرس شمعون

جو حضرت عیسی کی سب حواریونمین افضل ہین اونہون نے اسرائیلیون کو وعظ سنایا اونمین حضرت عیسے کے آسمان سی اترنیکی خبردی پہر فرمایا کہ ضرور ہی کہ آسمان اوسکو لئی رہی اوس وقت تک کہ سب باتین جنکا خدانی اپنے سب پاک نبیونکی زبانی قدیم سی ذکر کیا بحال ہووین کیونکہ موسے نے باپ دادون کو کہا کہ خداوند تمہارا خدا تمہاری بہائیونمین سی تمہاری لئی ایک نبی میرے مانند اوٹہاویگا اوسکی سنو سب باتونمین جو وہ تمکو کہی دیکہو جناب شمعون علیہ السلام کی بات کا صاف مطلب یہہ ہی کہ وہ نبی جنکا توراۃ مین وعدہ ہی وہ ابہی نہین آی ہین جب وہ ظاہر ہولینگے تب حضرت عیسی اوترینگی اسکا بیان انجیل پاک کی بشارتون کی بعد بہت پہیلاو کی ساتہہ ہوئیگا اگر اللہ چاہیگا توراۃ شریف کی پانچوین سورۃ کی آخر مین ہی کہ حضرت موسی نی اپنی موت سی پہلی یون فرمایا یہوَا مِسِّینَا بَا وِزَادَخ مِسِّیعِیر لا مُو ہُوفِیع مِیہَر پَارَان وَاَتَا مِرِب بُوث قودِش مِی مِینُوا اِش دَث لامُوا فُ حُوبِب عَمِیم کل قدُو شا بیادِ ہِنَا وِہِم تُوکُو لِرَغلیخا یِسَّا مِدَبرُوثیخا تفسیر ڈوالی رچرڈ منٹ مین یون ترجمہ کیا ہی کہ اللہ تعالی سینا سی آیا اور سعیر سی اوٹہا اونکی واسطی چمک نکلا پاران کی پہاڑ سی اور آیا دس ہزارون مقدس کے ساتہہ اوسکی داہنی ہاتہہ مین آتشی شریعت ہی اونکی واسطی ہان اوسنی محبت کی قومون سی ساری اوسکی مقدس تیری ہاتہہ مین ہین اور وہ جہکتی ہین تیرے قدمون پہ اوٹہاتی ہین تیری باتونمین سی اور تفسیر ہنری اسکاٹ مین یون ترجمہ کیا ہی کہ ہر ایک اونمین کا اوٹہائیگا تیری باتونمین سے تفسیر ڈائلی رچرڈ منٹ مین ہی کہ بشپ ہال کہتا ہی کہ خدا نے چمکتی آفتاب کی طرح اپنا نور اسرائیلیون پر ڈالا اور اس بات کو شروع کیا بیابان مین داخل ہونیکی وقت سی اور ابہی اوٹہتا گیا اونپر زمین ادوم پر سی جب وہ گذری رستی بہر مین اونپر طالع رہا اور چمک نکلا روشنی کے ساتہہ جیسے کہ دوپہر کیوقت ہوتا ہی جبکہ اوسنی اسرائیلی بزرگونکو اپنی فیض سے بڑا حصہ دیا اور اوسنی اپنی قوم کی حفاظت کی دس ہزارون قوی فرشتون سے جنکے روبرو اوسنی آگ مین اپنی شریعت جلال اور ہیبتناک طور سی اسرائیلیون کو دی پاٹل کا قول ہی گویا کہ یہہ کہا گیا ہی کہ یہہ قوم پسندیدہ ہی جسپر اللہ کی بڑی مہربانی ہی جنکے لئے خدا نے بیشمار فرشتون کے گروہ کی ساتہہ ظاہر کیا جنکے ساتہہ خدا کی حضوری کی علامتین تہین اپنی

شریعت دینے کے لیے اور ادن لوگون کو اپنی خاص عہد مین اپنی ساتھہ لی لیا جب آئی پہاڑ سینا پہ اوسنی اونکو اپنی جلال کے بادل سی بحفاظت تمام بطور معجزی کے عرب کے جنگل اور پاران کی بیابان اور ادومیہ کی کنارون سی بحفاظت تمام لے لیا پشب کذر کہتا ہے کہ دس ہزار ون مقدسون سی فرشتے مراد ہین اور آتشی شریعت کہا اسلیے کہ اللہ تعالی نی آگ مین یہہ باتین فرمائی تہین ای ایمانوالو دیکہو تفسیر ڈوالی رچہڈ منٹ نے جو ترجمہ کیا ہی اس سے صاف مطلب کہلگیا یہہ جو ہو نیح کا لفظ ہی اسکے معنی ہین روشنی کی ساتھہ چمک نکلا یعنی جسطرح آفتاب دوپہر کیوقت ہوتا ہی تو یہہ مطلب ہی کہ اللہ تعالی حضرت موسی کیوقت مین پہلی سینا پہاڑ پہ ظاہر ہوا پہر ساعیر پہاڑ کی پاس جو حضرت موسی اڑتیس برس تک رہی وہان اللہ تعالی کا ظہور اور زیادہ ہوا جیسا کہ پادری نی ترجمہ کیا ہی کہ اٹہتا گیا اونپر جب وہ زمین ادوم پر یعنی ساعیر پہاڑ پرسی گذری تمام رستی مین اونپر ظاہر رہا اور اپنی احکام حضرت موسی کو بتلاتا رہا پہر جب حضرت موسی غاران یعنی مکہ مین آئی تب تو اللہ کا ایسا ظہور ہوا جیسا ظہور آفتاب کا دوپہر کی وقت ہوتا ہی یعنی پہر خوب طرح پر شریعت کی باتین سنائین جو توراۃ کی پانچوین سورۃ مین ہے یہہ مطلب اس پادری نی سمجہا ہی مگر یہان ایک اور اشارہ صاف موجود ہی وہ یہہ ہی کہ ہان اوسنی محبت کی قومون سی یہان عمیم کا لفظ ہی یہی لفظ وہان بہی تہا جہان حضرت یعقوب نے آخری پیغمبر کی بشارت دی تہی اور فرمایا تہا کہ اوسکی پاس جمع ہونگی قومین سو یہہ بات حضرت موسی کی وقت مین نہین ہوی حضرت موسی کی شریعت سوا اسرائیلیون کی اور قومون نہین پہلی تو یہہ بات کیونکر بنی گی کہ ہان اوسنی محبت کی قومون سی اور یہ بات کیونکر بنی گی کہ حضرت موسی کیوقت مین سینا پہاڑ سی اللہ آیا اور مکہ سی خوب طرح ظہور فرمایا حضرت موسی کیوقت مین تو سینا پہاڑ پر بڑی بڑی تجلیان ہوئین تہین پہر جب حضرت موسی مکہ مین آئی وہان پہر ویسی تجلیان نہین ہوئین البتہ نصیحت کی باتین بہت سنائین تو یہہ اشارہ صاف اوسوقت کی طرف ہی جب مکہ مین جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم پہ اللہ کا کلام اوترا اور وہ کلام ساری قومون نین پہیلایا اللہ یہہ مطلب پادریون کو بہی سمجہادی اور اونکو محمدی بنادی آمین یہہ دونو باتین جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کیوقت مین ہوئین کہ اللہ کا کلام جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم پہ فاران مین یعنی مکہ مین

اوترا اور اللہ تعالی خوب طرح ظاہر ہوا جسطرح آفتاب دوپہر کو تمام لوگون پر ظاہر ہوتا ہی اسیطرح
اوسنی اپنی کلام کو اور ایمان کو ساری قومون مین پہیلایا اور جن لوگون نی اوس شریعت پر عمل کیا
وہ اللہ کی پیاری ہوی پہر صاف آخری پیغامبر سی یون فرمایا کہ اللہ کی سب پاک بندی تیرے
ہاتہہ مین رہین اور تیری قدمون پر گرتے ہین اور تیری باتین سیکہتی رہین مطلب یہہ ہی کہ اوسوقت
ساری قومون کے واسطی ایک ہی شریعت ہوگی وہ شریعت جو مکہ مین ظاہر ہوگی ساری قومونکے
لوگ اوسی پر عمل کرینگی اور آخری پیغامبر کی تابع ہونگی تب نجات پاوینگے

اب حضرت موسی کی بعد سے حضرت داود کی وقت تک کا احوال ہی

اس احوال کے کہنی سی مطلب یہہ ہی کہ وہ پتی اور نشان آخری پیغمبر کے جو توراۃ مین بتلای تھے
وہ کسی اسرائیلی پیغمبر مین نہین پای گئے اگرچہ بت پرستون پر جہاد بہت ہوی مگر اسرائیلیونکی
سوا کسی قوم مین ایمان نہین پہیلا حضرت موسی کی بعد حضرت یوشع جو نون کی بیٹی تہی اور حضرت
موسی کی خادم تہی اونکو اللہ نی پیغمبر کیا اور اوپر اپنا کلام اوتارا اونکی احوال کی کتاب توراۃ
شریف کی جلد مین لگی ہوی ہی حضرت یوشع نی اللہ کی حکم سے کنعان کا ملک فتح کیا اور اوس
ملک کے بہت کافرون کو قتل کیا اور بہت سی شہر فتح کئی اکتیس ٣١ بادشاہون کو قتل کیا اور
بہت ملک جنکی فتح کا وعدہ تہا باقی رہی کہ حضرت یوشع کو اللہ نی دنیا سی اوٹہا لیا اگر کوی یہودی
یا نصرانی دہوکا دیوی کہ جس پیغمبر کو توراۃ مین مانند موسی کی کہا ہی وہ حضرت یوشع ہین کیونکہ
اونہون نی اسرائیلیون کی دشمنون کو قتل کیا اسکا جواب یہہ ہی کہ توراۃ مین پہلی بہت طول
سی یہہ بیان ہی کہ پہلی اسرائیلی لوگ بت پرستی کرینگی پہر اونپر بت پرستون کی ہاتہون سی بڑی بڑی
مصیبتین پڑینگی اونکی بادشاہ کو اور اونکو بت پرست لوگ اپنی ملک مین پکڑ لیجاینگے اور دور سے
ایک فوج آئیگی جنکی بولی نہ سمجہی جائیگی وہ بہت بڑی ویرانیان کرینگے تب بت پرستون سے
بدلہ لیا جائیگا اور سب قومون مین ایمان پہیلیگا سو حضرت یوشع سے پہلی اسرائیلیون پر وہ مصیبتین
نہین آئین اور حضرت یوشع کی جہاد کی بدولت اور قومون مین ایمان نہین پہیلا یہہ خبر اونکی نہین ہوسکتی
حضرت یوشع کی بعد کا احوال جس کتاب مین ہی وہ قاضیون کی کتاب کہلاتی ہی اور توراۃ کی
جلد مین لگی ہوی ہی اوسکا خلاصہ یہہ ہی کہ حضرت یوشع کی بعد اسرائیلیون نی ملک کنعان کے

بہت شہر فتح کیئے مگر بعضی بعضی کافرون کو اوس ملک سی نہین نکالا بلکہ اونسی صلح کر لی اور اونسے محصول مقرر کر لیا یہہ بات توراۃ کی برخلاف کی تب اللہ تعالی کی طرفسی ایک فرشتہ آیا اور پیغام اللہ کا لایا کہ مین نے تو کہا تہا کہ تم اس زمین کی رہنے والون سی عہد مت باندہو اور اونکی قربانگاہ کی جگہون کو توڑ دو پہر تمنی یہہ کہنا نہ مانا اسواسطی مین نے ارادہ کر لیا کہ مین اونکو تمہاری آگی سی دفع نکرونگا بلکہ وہ تمہاری پسلیون کے کانٹی اور اونکی معبود تمہاری لیے پہندی ہونگی یعنی تم بہی بت پرستی مین گرفتار ہوجاؤگی اونکی صحبت کا اثر ہوجائیگا کہ نہ نکالنی کا یہہ نتیجہ ہوگا اسرائیلی لوگ اس بات کو سنکر چلا چلا کی روی جب تک حضرت یوشع کی دیکہنی والی لوگ زندہ تہی تب تک اسرائیلی لوگ اللہ کی بندگی کرتے رہی جب وہ لوگ مر چکی اونکی بعد اور لوگ پیدا ہوی اونہون نی اللہ کو نہ پہچانا اور اوس ملک کی بت پرستونکی بتونکو پوجنی لگی بعل کو اور عستارات کو پوجنی لگی تب اللہ کا غضب اسرائیلیون پر بہڑکا اور اللہ تعالی نی آس پاس کی کافرونکو اونپر غالب کر دیا دشمنون نے اونکو لوٹنا شروع کیا پہر اللہ تعالی نے قاضیون کو کہڑا کیا اونہون نی اونکو دشمنون کے ہاتہ سی چہڑایا مگر اونہون نے قاضیون کی کہنی سی بہی بت پوجنا نہ چہوڑا جب تک قاضی جیتا رہتا تب تک اونکو دشمنون سے چہڑاتا رہا جب قاضی مر گیا پہر وہ بت پوجنی لگی اونہون نی بت پرستونکے بیٹیون سی نکاح کیئے اور اپنی بیٹیان اونکی بیٹون کو دین اور اونکی بتون کو پوجا تب اللہ نے اسرائیلیونکو کوشن رشعتایم بادشاہ کی قبضہ مین کر دیا آٹہہ برس تک اوسکی غلامی کرتے رہے پہر اسرائیلیون نے اللہ سی فریاد کی اللہ تعالی نے عتنی ایل کو جو قنز کا بیٹا تہا اونکی نجات کی لیے اوٹہایا اور وہ اسرائیل کا حاکم ہوا اور لڑائیکے لیے نکلا اور اوس بادشاہ پر غالب ہوا اور اوس زمین مین چالیس برس تک چین رہا بعد اسکے عتنی ایل مر گیا پہر اسرائیلیون نے گناہ کئی پہر اللہ تعالی نی مواب کی بادشاہ عجلون کو اونپر غالب کر دیا اوسنی اونہین مارا اور کہجورون کا شہر لیلیا اسرائیلی لوگ اٹہارہ برس تک اوسکی غلامی کرتے رہے پہر اللہ تعالی سی اسرائیلیون نی فریاد کی اللہ تعالی نے اہود کو جو جیرا کا بیٹا تہا اونکی چہڑانیکے لیے اوٹہایا اسرائیلیون نے اوسکی بدولت عجلون کی لیے تحفہ بہیجا اہود جاکر وہیں کا دیکر عجلون کو قتل کرکے چلا آیا اور مواب کی دس ہزار مرد کی قریب قتل کیے اور مواب اسرائیلیون کے قابو مین آیا اوس زمین مین اسی برس امن رہا بعد اسکی شمجر جو عنات کا بیٹا تہا

کہڑا ہوا اور اوسنی فلستی چھسو مرد ماری اور اوسنی بہی اسرائیلیون کو نجات دی اور جب
اِہُود مر گیا اسرائیلی لوگ پہر گناہ کرنیلگے اللہ تعالی نے اونکو کنعان کی بادشاہ یابین کی ہاتہہ مین سونپا
اوسنی بیس برس تک اسرائیلیون کو ستایا پہر اسرائیلیون نی اللہ سی فریاد کی اوسوقت لفیدوت
کی بی بی دبورہ نبیہ اسرائیلیون کے حاکم تہی اونکے پاس فیصلی کو گئی اوسنی بَرق کو جو ابی نُعم کا
بیٹا تہا بلا بہیجا اور دونو ملکر دس ہزار مرد ساتہہ لیکر گئے اور ساری لشکر کو تلوار سے شکست دی
بادشاہ مارا گیا اسرائیلی لوگ بہت زور پکڑ چلے زمین پر چالیس برس امن رہا پہر اسرائیلیون نے
گناہ کئی تب اللہ تعالی نی اونکو سات برس تک مدیانیون کے ہاتہہ مین سپرد کیا مدیانی اور عمالیقی اور
پورب کے لوگ ٹڈیون کی دل کی طرح آتی تہی اور کہیتیون کو برباد کر جاتی تہی ایک ذرہ خوراک
نہی دیتے تہے پہر اسرائیلیون نے اللہ سی فریاد کی تب اللہ نی حضرت جِدعُون علیہ السلام کو نبی کیا اور
اونکو حکم کیا کہ جا تو اسرائیلیون کو مدیانیونکی ہاتہہ سی نجات دیگا حضرت جدعون نے اپنی بیوآش کا
بتخانہ جسمین بعل کی قربانی ہوتی تہی رات کو ڈہا دیا جب دن کو خبر ہوی تو لوگون نی اونکی باپ سے
کہا کہ اپنی بیٹی کو نکال کہ قتل کیا جاوی تو آش نے کہا تم بعل کیطرفسی جہگڑتے ہو اور اوسی بچایا چاہتی ہو
جو کوی اوسکی طرفسی جہگڑا کری سو آج ہی صبح کو مارا جاوی اگر وہ خدا ہی تو آپ ہی اپنے لیے جہگڑیگی
پہر حضرت جدعون نی تین سو آدمیون سی مدیانیون کو بہگا دیا اور دو سردار غراب اور ذیب کا
سر حضرت جدعون کی پاس آیا پہر حضرت جدعون نی زِبَح اور ضلمنع دو مدیانی بادشاہ کی لشکر
کو مارا اور اون دونو کو پکڑ کر قتل کیا پہر حضرت جدعون علیہ السلام مر گئے اور اونکی لونڈی کا
بیٹا ابی ملک اپنی اوہتر بہائیونکو قتل کر کے سکم کا بادشاہ بنا اور اوسکا ایک بہای یوتام بچ رہا تہا
اوسنے اوسی بددعا دی آخر کو ابی ملک کسی قلعہ سی لڑنے گیا تہا ایک عورت نے چکی کی پاٹ کا
ٹکڑا اوسکی سر پر ڈالدیا اوسکی کہوپری چور ہو گئی اوسنی اپنی ایک جوان سی کہا مجہی تلوار سی مار
اوسنے تلوار سہونکی وہ مر گیا اوسکے بعد تولع جو فُوآہ کا بیٹا تہا اسرائیلیون کو نجات دینی اوٹہا
اوسنی تیئیس برس حکومت کی اور مر گیا بعد اوسکی جلعادی یائیر اوٹہا اوسنی بائیس برس اونپر حکومت
کی جب وہ مر گیا تب پہر اسرائیلی لوگ گناہ کرنے لگی اور اونہون نی بعلیم اور عستارات اور ارام
کی بتون اور صیدہ کی بتون اور موآبیون اور عمونیون کے سوا فلستیونکی بتون کو پوجا اور خدا کو

چھوڑ دیا تب اللہ تعالی نی فلستیون اور بنی عمون کی ہاتھونمین اونہین کر دیا اور اونہون نے
اوس سال سے لیکے ساری اسرائیلیون کو جو اردن کے پار عمونیونکی زمین مین اور جلعاد مین تھے
اٹھارہ برس تک شدت سے دکھ دیا اور بہت تنگ کیا اور عمونیون نے اردن کے پار ہو کی یہودا اور
بن یامین اور افرائیم سے لڑنے سے جنگ کی یہانتک کہ اسرائیلی بہت تنگ آئی تب اسرائیلیون
نے اللہ تعالی سے فریاد کی اور بتونکو پھینکدیا افتاح ایک شخص بڑا بہادر تھا اوسکو ساتھ لیا
اور عمونیونکو شکست دی پھر بنے افرائیم جو اسرائیلیونکا ایک فرقہ تھا لڑنے نکلا افتاح نے
اونمین کے بیالیس ہزار قتل کئی افتاح نے چھ برس حکومت کی پھر مر گیا اوسکی بعد ابصان بیت لحمی
اسرائیلیونکا حاکم ہوا وہ سات برس حاکم رہا پھر مر گیا اوسکی بعد زبولونی ایلون حاکم ہوا وہ
دس برس حاکم رہا پھر مر گیا پھر عبدون نی آٹھ برس حکومت کی اور مر گیا پھر اسرائیلیون نے
بدکاری کی اللہ تعالی نے اونکو چالیس برس تک فلستیون کی ہاتھ مین کر دیا اور دان کی گھرانے مین
منوح نام ایک شخص تھا اوسکی شمسون بہادر پیدا ہوا اوسنی فلسطیون سے بڑی بڑی زور کئی وہ بیس
برس اسرائیلیونکا قاضی رہا آخر اوسنی بد دعا دی کہ مجھی فلسطیونکی ساتھ مرنا قبول ہو بہت سے
فلسطی مکانمین دب کر مر گئی اونکے ساتھ وہ بھی مر گیا پھر اسرائیلیونکی بعضی لوگون نی بت پوجے
مدت تک اونمین کوی بادشاہ نہو جسنی جو چاہا سو کیا راعوث کی احوال کی کتاب جو توراۃ کی
جلد مین لگی ہوی ہی اوسکا خلاصہ یہہ ہی کہ قاضیون کی ریاست کیوقت مین یہودا کی بیت لحم
سی ایک شخص جسکا نام الی ملک تھا اپنی بیوی اور دو بیٹون سمیت موآب کی ملک مین جا بسا
اوسکے بیٹون نے دو موابی بیویان کین ایک کا نام عرفہ دوسری کا نام راعوث پھر دونو شخص مر گئی
جب اونکی مان وہان سی چلی اوسکی ایک بہو تھی جسکا نام راعوث تھا اوسکا ساتھ نچھوڑا اور کہا
جہان تو رہیگی وہان مین رہونگی تیرے لوگ میرے لوگ اور تیرا خدا میرا خدا ہو غرض راعوث
بیت لحم مین آئی اور الی ملک کا ایک رشتہ دار تھا اوسکا نام بوعز تھا اوسنی راعوث سی نکاح کیا
اوسکی لڑکا پیدا ہوا اوسکا نام عابد رکھا وہ یسی کا باپ تھا اور یسی حضرت داؤد علیہ السلام کی
باپ ہین اب حضرت شمویل علیہ السلام کی حالکی کتاب جو توراۃ کی جلد مین ہی اوسکا خلاصہ
یہہ ہی کہ جب حضرت شمویل پیغمبر ہوی تو اسرائیلی لوگ فلستیون سی لڑنے نکلی اور اسرائیلیون نے

شکست کہائی پہر اسرائیلیون نے اسد تعالی کی عہدنامہ کا صندوق لشکر مین بہیجا فلستیون نے انکو
تیس ہزار اسرائیلیون کو مارا اور اسد تعالی کا صندوق لوٹ لیگئی اور اوسکو لیجا کر اپنی بتخانہ مین
رکہا اوس شہر کی لوگ بہت مر گئے اوس صندوق کو دوسرے شہر مین لے گئے
وہان بہی سب لوگ مر گئی آخر اوس صندوق کو ایک بیل لاد کی چہوڑ دیا گائین سیدہی اسرائیلیون
تک چلی آئین پہر لکہا ہی کہ اونہون نی صندوق کو یعریم بستی مین بہیجدیا بیس برس تک وہان کہا رہا
اور ساری اسرائیلیون نی اسد کی سامنی فریاد کی حضرت شموئیل نی اسرائیل کی ساری گہرانی کو کہا کہ
اگر تم اپنی دلون سی اسد تعالی کیطرف پہرو تو اون اجنبی معبودون کو اور عستارات کو اپنی بیچمین سے
نکال دیکہو اور اسد سی دل لگاو اور اوس اکیلی کو پوجو کہ وہ فلستیون کی ہاتہہ سی تمہین نجات بخشیگا اور
اسرائیلیون نے بعلین اور عستارات کو نکال پہینکا اور اکیلے اسد کو پوجنی لگی اور حضرت شموئیل نی دعا
مانگی فلسطی لڑنیکو آئی اسد نی اسرائیلیون کو فلسطیون پر فتح دی اور فلسطیون نے اسرائیل کی سرحد کیطر
پہر منہہ نکیا اور حضرت شموئیل کی ساری زمانہ تک فلسطی عاجز رہی اور وہ بستیان جو فلسطیون نے
اسرائیلیون سی لی لین تہین عقرون سی لیکی جات تک اور اونکی نواحی کی گانو اسرائیلیون کو پہر ملے
اور جب حضرت شموئیل بوڑہی ہوی اسرائیلیون نی کہا ہماری لئی ایک بادشاہ مقرر کر دیجی وہ
ہماری عدالت کری اور ہماری لئی قتال کرے حضرت شموئیل نی اسد کی حکم سی طالوت کو بادشاہ کیا
جسکا قصہ اسد تعالی نی سورہ بقر مین بیان فرمایا ہی یہہ طالوت بنیامین کے نسل مین تہا طالوت کا نام اوس کتاب
مین شاول لکہا ہی شاول اور طالوت دونو کی معنی ہین لنبا مولانا جلال الدین سیوطی نی تفسیر
در منثور مین ابن اسحاق اور ابن جریر کی کتاب سی وہب ابن منبہ کی زبانی طالوت کا قصہ لکہا ہی
اوسمین یہہ بہی ہی کہ طالوت کا نام سریانی مین شاول ہی جب طالوت کی بادشاہی کی دو برس گذر چکے
تب اوسنی تین ہزار اسرائیلی اپنی لیے چنے اور فلستیونکی چوکیدارون کو جو جبع مین تہی مارا فلسطی
لڑنیکو نکلی تیس ہزار اونکی رتہین تہین اور چہہ ہزار سوار اور بہت سی لوگ ایسے جیسے دریا کے
کنارے کی ریت اسد نی اسرائیلیونکو بڑی فتح دی اور طالوت نی اسرائیلیونکا ملک اپنی قبضہ مین کیا
اور ہر طرف اپنی دشمنون سی موابیون مین اور عمونیون کے ملک مین اور ادوم مین اور صوبہ کے
ملکون مین اور فلسطیون کی ملک مین لڑا کیا اور عمالیقیون سے جا لڑا اور اسرائیلیون کو اوسکے

دشمنون کی ہاتھہ سی چھڑایا پھر حضرت شموئیل نے اللہ کی حکم سی حضرت داؤد پر تیل ملا اور عہد کے روح یعنی اللہ کا فرشتہ یا فیض اوسدن سی ہمیشہ تک داؤد علیہ السلام پر اوترتا رہا حضرت داؤد اپنی سب بہائیونمین چھوٹے تھے اور بہت خوبصورت تہی طالوت کا فلسطیون سے عمر بہر سخت مقابلہ رہا فلسطیونکی لڑائیمین جالوت ایک بڑا پہلوان بہادر ایسا نکلا کہ اوس سی سب ڈر گئی کوئی اوسکا سامنا نکرسکا حضرت داؤد اون دنونمین لڑکے تہی آپنے اللہ کی قدرت سی جالوت کو قتل کیا فلسطی بہاگی اسرائیلیون نے اونہین رگیدا اور خوب مارا اور لوٹا حضرت داود جالوت کا سر لیکے یروشالم مین آئی اور حضرت داؤد کی عقلمندیان دیکہہ دیکہکر طالوت دشمن ہوگیا اوسکو اندیشہ ہوا کہ ایسا نہوہی میری بعد بادشاہ ہوجاوین بلکہ سب اسرائیلی حضرت داود سی محبت رکہتی تھے اور طالوت کا بیٹا یونتن آپ کو جان سی زیادہ عزیز رکہتا تہا اور طالوت کی بیٹی میکل جو حضرت داؤد کی نکاح مین تھی آپسے بہت محبت رکہتی تھی طالوت نی کئی بار حضرت داود کی قتل کا ارادہ کیا اللہ تعالی نے ہردفعہ بچا لیا آخر حضرت داؤد اوسکی پاس سی چلی آئی ادر عدلام کی مغاری مین گئی وہان آپ کی بہائی اور آپکے باپ کا سارا گہرانا اور ساری محتاج اور مصیبت زدی جمع ہوئے حضرت داود اونکی سردار ہوئی اونکی ساتہہ قریب چارسو آدمی کی ہوگئی اور طالوت کو یہہ خبر پہونچی حضرت داود کو خبر ہوئی کہ فلسطی قعیلہ سی لڑتے ہین اور کہلیانون کو لوٹتی ہین اللہ تعالی نی حضرت داؤد سی فرمایا اوٹہہ قعیلہ کو اوتر جا مین فلسطیونکو تیری قابو مین کردونگا آپنے اللہ کی حکم سی اونکے ساتہہ جنگ کی طالوت کو خبر پہونچی اوسنی قعیلہ کا ارادہ کیا حضرت داؤد قریب چہہ سو آدمی کے ساتہہ وہانسے چلے گئے اور بیابان کے بیچمین مضبوط مقامونمین رہنا اختیار کیا اور دشت زیف مین ایک پہاڑ کی بیچ رہی طالوت قتل کے ارادہ پر چلا یہانتک کہ ایکمقام مین آپکو رفیقون سمیت گہیر لیا اوسوقت طالوت پاس ایک قاصد آیا اور کہا جلدی کر اور اپنی تئین پہونچا فلسطیون نے ساری زمین پر حملہ کیا طالوت حضرت داؤد کو چہوڑکر فلسطیون سے لڑنے گیا حضرت داؤد عین جدی کی بیچ مضبوط مقامونمین آٹہہرے طالوت پہر آیا ایک مقام مین غار کی اندر فراغت کرنے کو گیا اوسوقت داؤد علیہ السلام اوس غار پاس بیٹھے رہتے تھے آپنے اوٹہکر طالوت کی چادر کا کونا چپکی سے کاٹ لیا اور پہر طالوت کو پکارا اور فرمایا کہ لوگون کی باتون پر کان دہرتا ہی جو کہتی ہین

کہ داود تیرا بدخواہ ہی دیکہہ آج کی دن تونے اپنی آنکہوں سی دیکہا کہ اللہ نے تجہی میری قابو مین کر دیا اور کتنوں نے مجہی کہا کہ تجہی مار ڈالون پر مین نے اپنا ہاتہہ نہ چلاونگا اللہ کا مسیح ہی یعنی اللہ نی اوسکو بادشاہ کیا ہی ای میری باپ دیکہہ تیری چادر کا کونا میری ہاتہہ مین ہی جب مین نے تیری چادر کا کونا کاٹ لیا تو تجہی مار نہ ڈالا دیکہہ میری دلمین کسیطرحکی برای نہین اور مین نے تیرا کچہہ قصور نہین کیا اور تو مجہی ہلاک کیا چاہتا ہی اللہ میرا تیرا انصاف کرے اور اللہ تعالی تجہسے میرا بدلہ لیوی پر میرا ہاتہہ تجہپر نہ اوٹہیگا طالوت بولا میری بیٹے داود یہہ تیری آواز ہی اور بلند آواز سے رویا اور کہا تو مجہی زیادہ سچا ہی تو نی مجہی اچہا بدلہ دیا اور مین نے تجہی برا بدلا دیا اللہ تجکو اچہا بدلہ دے اب مین جانتا ہون کہ تو بادشاہ ہوگا تو خدا کی قسم کہا کہ میری بعد تیری نسل کو ہلاک نکرونگا حضرت داود نے قسم کہای اور طالوت چلا گیا حضرت داود اور اونکی لوگ پناہ کی جگہ جا بیٹہے اور حضرت شمویل علیہ السلام مر گئی اور زیف کی لوگ جبعہ مین طالوت پاس آی اور بولی کہ داود حکیلہ کی پہاڑ مین چہپا ہوا ہی طالوت پہر آیا حضرت داود اوسکے سوتے مین اوسکی پاس آی اور اوسکا نیزہ سرہانے رکہا تہا حضرت داود نی نیزہ اوٹہا لیا اور چلی آی اور پہاڑ پر سی اوسکے ایک رفیق کو پکارا جب طالوت کو خبر ہوی تب حضرت داود نی کہا کیون میرا دشمن ہوا ہی مین نے تیرا کیا قصور کیا ہی طالوت نی کہا ای میرے بیٹے داود پہر آ کہ مین تجہی پہر نہ ستاونگا مین نے حماقت اور نہایت بڑی خطا کی حضرت داود نی فرمایا یہہ تیرا نیزہ ہی سو بہادرونمین سی ایک آدمی کہ اوسی لیجاوی طالوت بولا تو مبارک ہی ای میری بیٹی داود تو بڑی بڑی کام بہی کریگا اور تو فتحمند بہی ہوگا پہر حضرت داود چلی گئے اور طالوت اپنی مکان کو پہرا پہر حضرت داود نی کہا کہ طالوت مجہی ایکدن ہلاک کریگا بہتر یہہ ہے کہ فلستیونکی ملک مین جا رہون آپ چہہ سو جوانون کو لیکر جات کی بادشاہ معوک کی بیٹی اکیس کیطرف گذری اکیس نے شہر صقلغ آپکو دیدیا آپنی اپنی لوگون کو لیکی جسور اور جرزی اور عمالیق کے لوگونپر حملہ کیا کہ وی جسور کی سرحد سی مصر کی سوا ان تک قدیم سی بستی تہی آپنے اونکی زمین کو ویران کیا اوسکے زن و مرد کو جیتا نچہوڑا پہر اکیس پاس تشریف لای پہر حضرت داود اپنی شہر صقلغ سے باہر گئے تہے کہ عمالیقی صقلغ پر چڑہ آی اونہون نی صقلغ کو لوٹا اور آگ سی پہونکدیا اور عورتونکو قید کیا جب حضرت داود شہر مین آی اونکو اوسدن اللہ تعالی کا حکم ہوا کہ اونکا پیچہا کر کہ تو یقینًا

اوستک پونچیگا اور بیشک اوسی چھڑا اونگا آپ نی چھ سو جوان ساتھ لئی اور جا کر اون میں سی بہتونکو قتل کیا چار سو اونمین سی بھاگ نکلی حضرت داود صقلغ مین آئی اور فلسطی جو تھی وہ اسرائیلیون سی لڑتے تھے اور اسرائیلی بھاگی اور فلسطیون نے طالوت کو اور اوسکی بیٹون کو قتل کیا کتنی اسرائیلی بستیان چھوڑکر بھاگ نکلی اور فلسطی آئی اور وہان بسی حضرت داؤد کو یہہ خبر پہونچی آپنے طالوت کا اور اوسکی بیٹون کا بہت غم کیا تفسیر معالم التنزیل مین ایک بڑی روایت لکھی ہی جسکا خلاصہ یہہ ہی کہ آخر کو طالوت شرمندہ ہوا اور بہت رویا کیا آخر کو ایک عورت اوسکو ملی جو اللہ کا بہت بڑا نام جانتی تھی وہ اوسکو حضرت شموئیل کی قبر پر لیگئی اور وہان اوسنی دعا کی پھر اوسنی حضرت شمویل کو پکارا آپ قبر سی نکلی طالوت نے پوچھا کہ میری لئی توبہ ہی آپنے فرمایا کہ بادشاہت سے چھوڑدی اور تو اور تیری بیٹی اللہ کی راہ مین لڑین پھر تیری بیٹی تیری سامنی قتل ہون پھر تو لڑے یہانتک کہ قتل کیا جاوی طالوت نے ایسا ہی کیا پہلی اوسکی بیٹی لڑکر قتل ہوی پھر وہ لڑا اور قتل ہوا اور لوگون نی حضرت داود کو اپنا بادشاہ کیا حضرت داؤد کی احوالکی کتاب مین ہے کہ اللہ تعالی نی حضرت داود کو حکم کیا کہ حبرون کو جا آپ حبرون کو گئی قوم یہودا نی آکر آپ پر تیل ملا کہ آپ قوم یہودا کے بادشاہ ہون اور طالوت کا بیٹا ایش بوشت باقی اسرائیلیونکا بادشاہ ہوا اوسنی دو برس بادشاہت کی اور حضرت داود نی حبرون مین بنی یہودا پر سات برس چھ مہینی حکومت کی ایش بوشت کی لشکر حضرت داود کی لشکر سی لڑی اونہون نے شکست کھای ایک مدت تک دونو گھرانونمین جنگ رہی حضرت داود دن بدن زور پکڑتے گئے اور طالوت کا گھرانا سست ہوتا گیا اون لوگونمین کا ایک شخص پوشیدہ حضرت داود سی ملگیا اور اوسنی اسرائیلیونسی کہا کہ اللہ تعالی نی داود کی حق مین فرمایا ہی کہ مین اپنے بندے داود کی معرفت سے اپنی لوگون اسرائیل کو فلسطیونکی ہاتھہ سی اور اونکی سب دشمنون کے ہاتھہ سی چھڑاونگا آخر کو ایش بوشت کو اوسکی ایک دشمن نی قتل کیا اور اسرائیلیونکی ساری فرقے حبرونمین حضرت داؤد پاس آئی اونہون نی اپ کی سر پر تیل ملا کہ آپ اسرائیلیون کی بادشاہ ہو آپ جب سلطنت کرنے لگے جب تیس برس کی تھے اور چالیس برس آپنے سلطنت کی حبرون مین سات برس چھ مہینی بنی یہودا پر بادشاہت کی اور یروشلم مین ساری اسرائیلیون اور یہودا پر تینتیس برس اور آپ اپنی لوگون سمیت یروشلم کو یبوسیونکی پاس گئی جو اوس زمین مین بستی تھی

اونہون نی کہا جبتک تو اندہونکو اور لنگڑونکو نہ مار لیگا یہان نہ آنے پاویگا اونہون نی جانا کہ داؤد
یہان نہ آسکیگا لیکن حضرت داؤد نی صیہون کی گڑہی پکڑی اور وہی داؤد کا شہر ہوا اور داؤد
نے اوس دن کہا کہ جو کوی پرنالی تک پہونچی اور یبوسیون اور لنگڑون اور اندہونکو جو داؤد
کے جانی دشمن ہین ماری تو وہی لشکر کا سردار ہوگا اور حضرت داؤد گڑہی مین رہی اور آپنے
اوسکا نام داؤد کا شہر رکھا اور آپنے ملّو کی گرداگرد اور اوسکی اندر گھر بنای تب صور کی بادشاہ
حیرام نے سرو کی لکڑی اور بڑہئی اور سنگ تراش ایلچیونکی ساتھ حضرت داؤد کی پاس بھیجی اور انہونی
نے آپکے لیے محل بنایا اور فلسطی چڑہکر آی اللہ تعالی نے آپ سی فرمایا چڑہ جا کہ مین بیشک فلسطیونکو
تیرے ہاتھ مین کر دونگا آپ بعل فراصیم مین آی وہان اونہین مارا فلسطی اپنی بت چہوڑ کر بہاگی
آپنے بتونکو جلادیا فلسطی پہر چڑہے پہر آپنے اللہ کی حکم سی جبعہ سی لیکر جزر کی مدخل تک اونہین قتل
کیا پہر حضرت داؤد اللہ کی صندوق کو ابی نداب کی گھر سے جو جبعہ مین تہا نکال لای اور جاتی عابد
ادوم کے گھر مین تین مہینہ تک رہا پہر حضرت داؤد اپنی شہر مین لای اور اوسکو خیمہ مین رکھا اور
اوس صندوق کے خادم مقرر کیے کہ اللہ کا ذکر اور شکر اور تعریف کرین اور اونکو یہہ گیت دیا جو
تواریخ کی پہلی کتاب کی سولہوین باب مین لکھا ہی اوسکا اول ایک سو پانچوین زبور مین ہی اور اوسکے
اور باتین جابجا زبور مین ہین پہر حضرت داؤد کی حالکی کتاب سی لکھا جاتا ہی کہ حضرت داؤد نے
فلسطیونکو مارا اور اونکو عاجز کیا اور موآب کو مارا اور کتنونکی جان بخشی کی سو موابی آپ کی غلام ہوے
اور تحفی لای اور حضرت داؤد نی صوبہ کی بادشاہ رحوب کی بیٹی ہددعزر کو بہی مار لیا جب وہ نہر فرات
قبضہ کرنے گیا اور اوس سی بہتونکو قید کرلیا اور جبکہ دمشق کی ارامی صوبہ کی بادشاہ ہددعزر کی
کمک کو آی تو حضرت داؤد نے انکی بائیس ہزار قتل کیے اور اونپر چوکیان بٹھلائین سو ارامی بہی
حضرت داؤد کے غلام ہوی اور تحفی لای حضرت داؤد یروشلم مین آی حماۃ کی بادشاہ توعی نی آپ کو
فتح کی مبارکباد کہلا بہیجی اور حضرت داؤد اٹھارہ ہزار آرامی آدمی نمک کی نشیب مین مار کی پلٹ آئے
اور بڑا نام نکالا اور ادوم مین چوکیان مقرر کین اور ساری ادومی آپ کی غلام ہوی اور آپ ساری
اسرائیل کے بادشاہ ہوی بعد اسکی بنی عمون اور ارامی ملکر لڑنے آئے اونہون نی شکست کہائی
پہر ارامی جمع ہوکر حلام مین آی حضرت داؤد اسرائیلیونکو لیکی اردن پار اوتری اور حلام تک آئے

اللہ نے وہان بہی حضرت داود کو فتح دے ارامیون نے صلح کے اور خدمت کی اور پہر
بنی عمونکی کمک کا ارادہ نکیا حضرت داود نی پہر بنی عمون کو قتل کیا اور ربہ شہر لیلیا اور اونکا
مال لوٹا اور اون لوگونسی محنت لی اور بنی عمون کی ساری شہرون سی یہہ کچہہ کیا پہر آپ لشکر سمیت
یروشلم کو پہری پہر ابی سلوم جو حضرت داود کا بیٹا تہا اسرائیلیونکو اپنی ساتہہ متفق کرکے بادشاہ
بن بیٹہا اور حضرت داود سی لڑا افرائیم کی بنمین لڑائی ہوئی اسرائیلی لوگ حضرت داود کی لشکر سے
ماری پڑے بیس ہزار کٹ گئی تمام ملک مین جا بجا قتال ہوا ابی سلوم مارا گیا حضرت داود نی سنکر
بہت غم کیا ساری اسرائیلیون نے آپ کو چہوڑ دیا سبع بن بکری کی تابعدار ہوی مگر بنی یہودا آپکی
تابعدار رہے آپ نی لشکر بہیجا سبع کا سر کاٹا گیا اور فلسطی اسرائیلیونسی پہر لڑے حضرت داود نے
اونپر فتح پای پہر تین بار اونسے لڑائی ہوی حضرت داود کو اللہ نی جسدن اونکی ساری دشمنونسے
اور طالوت کی ہاتہہ سی نجات دی اللہ تعالی کے آگے یہہ گیت کہا خداوند میرا پہاڑ اور میری پناہ
اور میرا چہڑانیوالا ہی پہر حضرت داود نی اپنی بیٹے حضرت سلیمان کو اپنا قائم مقام کیا اور آپ نے
دنیا سی انتقال کیا ای ایمانوالو غور کرو اس احوال کی لکہنی مین بہت بڑا مطلب یہہ ہی کہ وہ جو
بڑی عدالت کا وعدہ توراۃ شریف مین ہوا ہی وہ عدالت حضرت داود کی زمانہ تک نہین ہوی
اگر یاد ری لوگ دہوکا دین اور کہین کہ اسرائیل کے دشمنون سی اللہ تعالی نے بہت بدلہ لیا اور
اونکو تلوار سی مارا وعدہ توراۃ کا پورا ہوچکا اسکا جواب یہہ ہی کہ جو جو مصیبتین اسرائیلیون پر
بت پرستونکی ہاتہہ سی پڑنیوالی تہین جنکی خبر توراۃ مین تہی وہ مصیبتین ابہی بہت سی باقی تہین توراۃ کی
پانچوین سیپارہ کی اٹہائیسوین باب مین لکہا ہی کہ اللہ تعالی تمکو اور تمہاری بادشاہ کو اوس قوم تک لیجاویگا جس سے
تم اور تمہاری باپ دادی واقف نتہی اور وہان تم غیر معبودونکو پوجوگی جو لکڑیان اور پتہر ہین
آگی بڑہکر لکہا ہی کہ اللہ تعالی ایک گروہ دور سی اور زمین کی انتہا سی ایسے جلد جیسی عقاب اوڑتا ہی
تجہپر چڑہا لاویگا وہ ایک قسم ہوگی جسکی زبان تو نہ سمجہیگا اوس گروہ کی خونخوار پہری ہونگے جو نہ بوڑہی کا
ادب نہ جوان پر کرم کرینگی سو ان دونو مصیبتون کا ظہور حضرت داود کی مدتون بعد ہوا حضرت
ارمیا علیہ السلام کی وقت مین بابل کا بادشاہ بخت نصر یروشلم پر چڑہ آیا اور یہویکین بادشاہ کو
پکڑ لیگیا پہر کئی برس بعد صدقیا بادشاہ کو اور اسرائیلیون کو پکڑ لیگیا کچہہ کنگالون کو چہوڑ دیا

کتاب اخبار الایام جو توراۃ کی جلد مین ہی اوسکے چھبیسوین باب مین ہی کہ جوانون کو تلوار سی مار ڈالا اور کنوارون اور کنواریون اور بوڑہون اور بوڑھیون پر رحم نکیا جو تلوار سی بچی اونہین بابل مین لے گیا اور پادری طامس اسکاٹ نی لکھا ہی کہ وہ قوم جو عقاب کی طرح بہت دور ملک سی آمی وہ رومی لوگ ہین جنھون نے حضرت عیسیٰ کی بعد بیت المقدس کو غارت کیا اب ہم کہتی ہین کہ اسکے بعد توراۃ شریف مین بہت بڑی عدالت کی خبر ہی تو وہ عدالت بیشک محمدی عدالت ہی اب سنو کہ حضرت داؤد علیہ السلام کو اللہ نے زبور کتاب دی ساری زبور مین اول سی آخر تک جابجا عدالت کا وعدہ ہی زبور شریف مین دو طرح کی باتین ہین اللہ تعالیٰ کہین حضرت داؤد کو دعائین سکھلاتا ہی کہین آیندہ کی خبرین سناتا ہی دعائین اکثر اس مضمون کی ہین کہ یا اللہ منکرون نی ایمانوالون پر بہت ظلم توڑا ہی انکو جلد فنا کر ان سی جلد بدلہ لی پیش خبریان اکثر اس مضمون کی ہین کہ خاطر جمع رکھو دیکھو اللہ تعالیٰ مظلومونکی داد دیگا ظالمون کو فنا کریگا دوسرا پتا جو توراۃ مین ہی کہ اسی گروہ ہوا اوسکی قوم کی ساتھہ خوشی گا و اس پتی کا بیان زبور مین خوب صاف دکھا دیا جابجا سنا دیا کہ ساری زمین مین اللہ کا دین پھیلجائیگا سب جگہ اللہ کو سجدہ ہوگا تیسرا پتا جسکا توراۃ مین اشارہ تھا کہ جس نبی کے ہاتھہ سی یہہ عدالت ہوگی وہ اسرائیلیون مین سی نہین ہی یہہ پتا بھی اور پتونکی ساتھہ زبور شریف مین موجود ہی یہہ کتاب اسی مطلب کے کھولنی کے لیے اوتری ہی زبور شریف کی ڈیڑھ سو سورتین ہین ہر سورۃ ایک زبور کہلاتی ہی دوسری زبور مین اللہ فرماتا ہی قومین کسلئی جوشمین ہین اور لوگ باطل خیال کرتے ہین زمین کی بادشاہ سامنا کرتے ہین اور سردار اللہ کے اور اوسکے مسیح کے مقابل منصوبے باندہتے ہین کہ آؤ ہم اونکے بند کھول ڈالین اور اونکی رسی اپنی سی توڑ پھینکین پادری طامس اسکاٹ لکھتا ہی کہ اس زبور کا مطلب یہہ ہی کہ حضرت داؤد بادشاہ ہوئے اور اونکے دشمن جو اسرائیلیون اور آس پاس کی قومون مین تھی جو اونکی بادشاہی کو روکتی تھی اونپر اونکو فتح ہوگی لیکن ظاہر یون ہی کہ یہہ پیش خبری حضرت عیسیٰ کی ہی اور حواریون نی بار بار ذکر کیا ہی کہ یہودیون اور بت پرستون نے اور حاکمون نی اور لوگون نی حضرت عیسیٰ کا مقابلہ کیا اور سولی چڑھایا اب ہم کہتی ہین کہ اس جگہ پر یہہ بات یاد رکھنا چاہیئی کہ مسیح اگرچہ حضرت عیسیٰ کا خطاب ہی مگر اللہ کے کلام مین اور نبیون کے حق مین بھی آیا ہی تو اس زبور مین اللہ تعالیٰ

فرماتا ہی مین نے اپنی بندی داودکو پایا مین نے اوسکو اپنی برکت والی تیل سی مسیح کیا اس آیت سی معلوم ہوا
کہ مسیح کے معنے ہین ہاتھہ پھیرا ہوا حضرت شموئیل کی احوال کی کتاب کی سولہوین باب مین ہی کہ
حضرت شمویل نے تیل کا سینگہہ لیا اور حضرت داودکو ممسوح کیا اللہ تعالی کا حکم حضرت شمویل کو یون
ہوا تھا کہ اپنی سینگہہ مین تیل بھر اور جا مین تجھی لیسّی پاس بھیجتا ہون کہ مین نے اوسکی بیٹون مین سی ایک کو
بادشاہ مقرر کیا آخر حضرت شمویل آئی جب حضرت داود کو دیکھا اللہ تعالی نی فرمایا اوٹھہ اور اوسے
ممسوح کر آپنے اونکو ممسوح کیا اور اللہ تعالی کی روح یعنی اوسکا کلام یا اوسکا فیض اوسدن سے
ہمیشہ تک داود پر اوترتا رہا اب سمجھو کہ مسیح کی معنی یہہ ہین کہ اللہ نی جسپر رحمت کا ہاتھہ پھیر کر اوسکو
پیغمبر کیا یا بادشاہ کیا اوسکو مسیح کہتی ہین کتاب شمویل کے چوبیسوین باب مین ہی کہ حضرت داود نے
طالوت بادشاہ کی حق مین کہا خداوند یہہ نکرے کہ مین اپنی صاحب پر جو خداوند کا مسیح ہی دست درازی
کرون کہ وہ خداوند کا مسیح ہی دیکھو یہان بادشاہ کو مسیح کیا اس کتاب کی دسوین باب مین ہے
کہ حضرت شمویل نے تیل کی شیشے طالوت کی سر پر اوندیلے اور طالوت کو بادشاہ بنایا اور ایکسو پانچوین
زبور کی پندرہوین آیت مین ہی کہ میری مسیحونکو ہاتھہ مت لگاو اور میری پیغمبرونسی برای نکرو یہی سمجھکر
پادریونی لکھا ہی کہ یہہ ذکر حضرت داودکی فتح کا ہی پہر لکھا ہی کہ حضرت عیسی کی خبر ہی ہان جناب
لوقا نے رسالہ اعمال کے چوتھی باب مین لکھا ہی کہ جناب شمعون اور یوحنا نی وعظ مین یون فرمایا کہ
ای رب تو وہ خدا ہی جسنے آسمان اور زمین اور سمندر اور سب کچھہ جو اونمین ہی پیدا کیا تو نی اپنی
بندے داود کی زبانی فرمایا کہ غیر قومون نی کیون دہوم مچای اور لوگون نے باطل خیال کئی خداوند
اور اوسکے مسیح کی برخلاف ہوکر زمین کے بادشاہ اوٹھی اور سردار باہم جمع ہوی سچ ہی اس شہر مین
تیری مقدس عیسی کی جسی تونے مسیح کیا برخلاف ہوی ہیرودیس اور پنطوس پلاطوس غیر قومون
اور اسرائیلیون کی ساتھہ جمع ہوی تاکہ جسکا ہونا تیری ہاتھہ اور ارادی نی آگی سی ٹہیرا رکھا عمل مین
لاوین اس جگہ ایک قاعدہ بڑی کام کا ہی اوسکو خوب یاد رکھنا چاہئی اس قاعدہ کو پادری اسکاٹ
جو ہماری وقت کا ہی اوسنی انجیل پاک کی اردو تفسیر مین بیان کیا ہی وہ یہہ ہی کہ حواری لوگ حضرت
عیسے کے حق مین بعضی آیتین لکھتی ہین اور اونکا مطلب یہہ ہوتا ہی کہ یہہ احوال حضرت عیسی پر
بھی گذرا اگرچہ وہ آیت دوسری کے حق مین تہی اسکی مثالین حواریون کی کلام مین بہت آوینگے

حضرت اشعیا علیہ السلام کی صحیفہ مین صاف بیان ہی کہ حضرت اشعیا نی اپنی صاحبزادہ کے
پیدا ہونیکی خبر دی اور وہ پیدا ہوا اور جناب متّی حواری نے وہ آیت حضرت علیسے کی حق مین
لکھی ہی کہ جو اللہ نی نبی کی معرفت فرمایا تہا پورا ہوا پادری اسکاٹ لکھتا ہی کہ اسکا یہہ مطلب ہی
کہ جو بات اللہ نے حضرت اشعیا کی صاحبزادہ کی حق مین فرمائی تہی وہی احوال حضرت علیسٰی پر
بھی گذرا ایسی جگہ مثال دینا منظور ہوتا ہی کہ جس طرحپر وہ معاملہ اوس مقام مین گذرا تہا اوسیطرح
یہان بہی گذرا جب یہہ قاعدہ معلوم ہوچکا تو سمجھنا چاہئی کہ اس جگہ حضرت شمعون اور یوحنا نی یہہ
نہین فرمایا کہ یہہ خبر حضرت علیسی کی ہی مطلب اونکا یہہ ہی کہ یہہ احوال آپ پر بہی گذرا ہماری نزدیک
تو یہہ بات حضرت داود علیہ السلام پر بہت مطابق ہی کہ آپ سی بہت غیر قوموم کی بادشاہون نے
سامنا کیا اور اسرائیلیون نی بہی سامنا کیا اور چاہا کہ اونکی تابعداری کی رسی جو گلمین ہی توڑکر
پہینکین اور تابعداری سی باہر ہوجائین یہہ حال حضرت داود پر گذرا ہی کہ تابعداری کی رسّی
جنکی گردنمین تہی وہ باغی ہوی یہہ بات اسرائیلیون پر جمتی ہی اول غیر قومونکا ذکر ہی پہر اسرائیلیونکا
اور حضرت علیسی کی دشمن پہلی سی تابعدار نہین تہی اسکے بعد ارشاد ہوتا ہی بیٹھنی والا آسمانون پرکا
ہنسیگا اور خداوند اونہین ٹہٹونگین اوڑاویگا تب وہ غصی مین اونسے باتین کریگا اور نہایت
بیزار ہوکر اونہین پریشانیمین ڈالیگا مین تو اپنی بادشاہ کو کوہ مقدس صیہون پر بٹھلایا ہی پادری لکھتا ہی کہ آدمی
اوسپر ٹھٹھا کرتا ہی جو اوسکا کچھہ بگاڑ نہین سکتا ہی طرح اللہ اپنی دشمنون پر ٹہٹھا کرتا ہی لیکن اللہ کا
غصہ بھڑکا ہی اوسنی اپنی زور اور کلام سی اونکو گھبرا دینا چاہا ہی جب وہ قایم کریگا بادشاہ مسیحا کو
تخت پر اور حکومت پاک جماعت پر کہ عبادتخانہ اور بادشاہت حضرت داود کی صیہون پہاڑ پر
اوسکا نمونہ تہا سو اسکے موافق جب یہودی ملاؤن اور ظالم حاکمون نی حضرت علیسی کو سولی پر
چڑہایا اور اونکے شاگردون کو ایذا دیکر دور دور پہیلایا اسطرحسی ترقی انجیل کی ہوگئی
بعد اسکے رومیون نی بیت المقدس کو ویران کیا پہر رومی بہی حضرت علیسے کے مقابلہ پر ہوی
اور اونسی بہی لڑای شروع ہوگئی ای امت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس جگہ پر صاف محمدی بشارت
ہی اوسپر قومونکا لفظ ہی پہر اشارہ مین اسرائیلیون کا ذکر ہی پہر اللہ فرماتا ہی کہ مین غصہ مین
اونسے باتین کرونگا یہہ اشارہ ساری قوموں کیطرف ہی کہ ساری قومونسی اللہ باتین کریگا سو

انجیل پاک مین اللہ تعالی نے ساری قومونسی باتین نہین کین فقط اسرائیلیونسی البتہ غصہ اور قہر کے باتین کین زبور اور انجیل مین اور سب صحیفونمین سنہ در سنہ غیر قومونکو اللہ نے خطاب نہین کیا زبور شریف مین اگر کہین کہین خطاب سب قومونکو ہی تو غائبانہ خطاب ہی ساری قومونکو صاف صاف خطاب اللہ تعالی نے قرآن شریف مین کیا ہی ساری جہان کی آدمیون کو اور جنونکو طرح طرح سی اپنی عذاب سی ڈرایا پھر کافرون کو محمدی تلوار سی جابجا قتل کیا حضرت داود کی بادشاہت مین محمدے بادشاہی کا نمونہ تھا حضرت عیسی نی جہاد نہین کیا اونکا یہہ نمونہ نہین ہوسکتا پادری صاف وہ لفظین لکہتا ہی جو قرآن شریف پر مطابق ہین صاف لکھتا ہی کہ اللہ نی چاہا کہ اپنی زور آور کلام سے کافرون کو گھبرا دیوی اور برباد کر دے یہہ لفظین لکھکر اوسکو حضرت عیسی کی خبر ٹھیراتا ہی حضرت داود کی سلطنت جسمین ہر طرف کافرونکا خون بہایا گیا اوسکو حضرت عیسی کی سلطنت کا نمونہ ٹھہراتا ہی یا اللہ پادریون کی آنکھین کھولدی آمین صیہون ایک پہاڑ کا نام ہی جہان ایک گڑھی تھی جہان اول حضرت داود علیہ السلام رہی تھی اور پادری جوزف آوین زبور کی تفسیر مین اٹھترین زبور کی اڑسٹھوین آیت کے بیان مین لکھتا ہی کہ حضرت داود کی وقت مین وہ سب پہاڑ جن پر یروشالم آباد ہی صیہون کہلائے اور پادری شیرنگ نی الکتاب کے مقامات المعروف کی صفحہ ۱۶ مین لکھا ہی کہ شہر یروسلم چار پہاڑونپر آباد ہی ایک موریہ دوسرا صیہون تیسرا اکرا چوتھا بزیتھا یا نیا شہر قدیم زمانہ مین سب کا ایک ہی نام موریہ تھا اب اللہ تعالی حضرت داود سی کہوآتا ہی اور وہ اللہ کی حکم سی کہتی ہین مین محکم حکم کو ظاہر کرونگا کہ اللہ نی میری حق مین فرمایا تو میرا بیٹا ہی آج کی دن مین تیرا باپ ہوا اور دوسری ترجمہ مین یون ہی کہ آج کی دن تجھی مینی جنا ای عقلمند وخوب یاد رکھو کہ لفظ کا مطلب دو طرح ہوتا ہی ایک تو اصل نام کسی چیز کا ہوتا ہی جیسی شیر کا لفظ اصل مین ایک جانور کا نام ہی جو بڑا بہادر ہی دوسری طرحکا مطلب یہہ کہ کہین ذراسی لگاوٹ سی دوسری چیز کا وہی نام رکھدیتی ہین جو آدمی بہت بہادر ہوتا ہی اوسکو کہتی ہین بڑا شیر ہے مطلب یہہ ہوتا ہی کہ بڑا بہادر ہی اور جو شخص اس مطلب کو نہ سمجھی آدمی کو جانور خیال کری وہ کاٹ کا الو ہی اب سمجھو کہ اللہ نے سبکو بنایا ہی سب اوسکی بندی ہین اوسنی کسی کو جنا نہین ہی بندونکو بیٹا بہت پیارا ہوتا ہی اللہ نی اونکی عقل کے موافق اونکو سمجھایا اپنی پیاری بندون کو اپنا بیٹا فرمایا مطلب یہہ ہی کہ آج سی مین نے تجکو اپنا پیارا بندہ کر لیا اور میری محبت نی تجپر جوش کیا یہہ لفظ یہان حضرت

داؤد کی حق مین فرمایا اور ایک جگہ حضرت سلیمان کے حق مین فرمایا اور بہی بہت جگہ نیک بندونکی
حق مین یہہ لفظ فرمایا ہی پادری لوگ سب جگہ اقرار کرتے ہین کہ وہ پیاری بندی تہے محبت کے
راہ سی اونکو بیٹیا فرمایا مگر حضرت عیسے کے حق مین جہان یہہ لفظ فرمایا ہی وہان ساری کتابین بہول جاتے
ہین اور کہتی ہین کہ وہ اللہ کے بنای ہوی نہین ہین معاذ اللہ اللہ نے اونکو جنا ہی اللہ تعالی نے
اپنی رسول پاک محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سی فرمایا لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُولَدْ یعنی اللہ نے کسیکو ہرگز نہین جنا
اور وہ ہرگز نہین جنایا گیا اور آیتو مین فرمایا لَمْ يَتَّخِذْ وَلَدًا یعنے اللہ نے کسی کو بیٹیا نہین بنالیا
یعنی اللہ نے کسی اپنے غلام کو غلامی سی باہر نہین کیا لی پالک نہین بنایا سب اوسکی بندی اور غلام ہین
پولوس علیسای نی جو خط گلاتیون کو لکہا ہی اوسکے چوتہے باب مین لکہتی ہین ای میری بچو جنکی سبب سے
مجہے پہر جنی گا دردہی دیکہو جناب پولوس اپنی شاگردونسے فرماتے ہین کہ تم میری بچی ہو مجہی تمہارے
باعث سی پہر جنی کا دردہی یعنی تمہاری تعلیم مین محنت کر رہا ہون اور بیقرار ہو رہا ہون کہ کسی طرح تم
سیدہی راہ کو اچہی طرح پہچانو یہہ آیت جو اس زبور مین ہی پادری لوگ کہتی ہین کہ یہہ اشارہ حضرت
عیسی کی طرف ہی اور مطلب یہہ ہی کہ حضرت داود کی اولاد مین ایسا شخص ہوگا جو یہہ بات ظاہر
کریگا کہ اللہ نے میری حق مین فرمایا کہ تو میرا بیٹیا ہی اگر یہہ اشارہ ہی تو بہی بیٹی کا یہی مطلب ہی کہ میرا
پیارا بندہ ہی جناب پولوس نے جو خط عبرانیون کو لکہا ہی اوسکے سری پر حضرت عیسے کے ذکر مین یہہ آیت
لای ہین ای ایمانوالو اوس جگہ دیکہو پولوس کیا فرماتے ہین وہ لکہتی ہین کہ فرشتون سی اسقدر بزرگ
ٹہیرا جسقدر اونسی افضل نام کا وارث ہوا ہی دیکہو وارث ہونیکا صاف یہی مطلب ہی کہ یہہ خطاب
اگلے نبیون کو بہی ملا تہا حضرت عیسی کو بہی ورثہ مین وہ خطاب ملا آگے لکہتی ہین کیونکہ اوستی
فرشتون مین سی کسکو کبہی کہا کہ تو میرا بیٹیا ہی آج مین تیرا باپ ہوا اور پہر یہ کہ مین اوسکی واسطے
باپ ہونگا اور وہ میری واسطی بیٹا ہوگا اور پہر جب پہلوتہی کو دنیا مین لایا تو کہا کہ خدا کی سب
فرشتے اوسکو سجدہ کرین دیکہو پولوس کا صاف مطلب یہہ ہی کہ یہہ خطاب فرشتون مین کسی کو
نہین دیا جو انسانون کو دیا ہی پہلوتہی سی صاف مراد حضرت ادم علیہ السلام ہین جنکو فرشتون
نے تعظیمی سجدہ کیا جناب پولوس مثالین دیتے ہین کہ حضرت آدم کو اور اونکی اولاد کو کیا کیا رتبے
دی حضرت داؤد کے حق مین فرمایا تو میرا بیٹیا ہی اور دوسری مثال جو دی ہی وہ صاف حضرت

سلیمان کی حق مین ہو حضرت شمویل کی دوسری کتاب کا ساتوان باب دیکھو اور دل کی آنکھین کھولو جب حضرت داود نی چاہا کہ اللہ کا گھر بناؤن اللہ کا حکم پہونچا کہ جب تو اپنی باپ دادونکے ساتھہ سو رہیگا تو مین تیری بعد تیرے تخم کو جو تیرے پیٹھہ سی ہوگا برپا کرونگا اور اوسکے سلطنت کا بند و بست کرونگا اور وہ میری نام کا ایک گھر بناویگا آگی فرمایا اور مین اوسکا باپ ہونگا اور وہ میرا بیٹا ہوگا سو جناب پولوس یہہ مثالین دیتی ہین کہ دیکھو اللہ نے حضرت آدم کو اور حضرت داودکو اور حضرت سلیمان کو کیا کیا رتبی دی کیا کیا کلمی محبت کی اونکی حق مین بولے اوسی نام کا وارث حضرت عیسی کو کیا تو حضرت داود اور حضرت سلیمان کو جب بیٹا اسی راہ سی کہا کہ وہ پیاری بندی تھی اسی راہ سی بیشک حضرت عیسی کو بھی کہا کیونکہ وہ اونکی نام کی وارث ہین اللہ بیٹی سی اور جنی سی پاک ہو بعد اسکے ارشاد ہوتا ہو مجھسی مانگ کہ مین تجھی امتون کا وارث کرونگا اور زمین سرتا سر تیرے قبضے مین کردونگا تو لوہی کی جریب سی اونہین توڑیگا کمھارکے برتن کے مانند اونہین چکنا چور کریگا پادری طامس اسکاٹ لکھتا ہو کہ یہہ حکم ہی حضرت عیسی کو ہو رہا ہو کہ وہ قومون کا وارث ہوگا اور جو لوگ آسانی سی اوسکے تابعدار نہونگے وہ اوسکی زور سے نیست و نابود کئی جائینگے جیسے کمھار کا برتن لوہی کی چھڑ لیسی ٹوٹ جاتا ہو پھر لکھتا ہو کہ حضرت داؤد جو اسرائیلیون کی بادشاہ ہوی اور اونہون نی فتحین پائین اور گرد و نواح کی قومون پر حکومت پای یہہ منشا ہو آینوالی احوالون کا پادری کا شاید مطلب یہہ ہو کہ حضرت داود کی حکومت اور فتحونکا بھی اشارہ ہو اور پھر آخر مین حضرت عیسی جو اونکی اولاد مین ہین اونسی یہہ کام پورا ہوا پادرینکو خوب معلوم ہو کہ حضرت عیسی نے جہاد نہین کیا اونکی وقت مین اور اونکی بعد کافرون نی بڑی بڑے ظلم ایمانوالون پر کئی پادری وہ لفظین لکھتا ہو جو حضرت عیسی پر مطابق نہین پڑتین کہ جو اونکی تابعدار نہونگے وہ زور سی نیست و نابود کئی جائینگے یہہ بات حضرت عیسی ہی ہرگز نہین ہوی یہہ تو صاف خبر محمدی جہاد کی ہو اللہ تعالی حضرت داود علیہ السلام سی وعدہ کرتا ہو کہ ساری زمین تیری قبضے مین کردونگا اور تو کافرون کو قتل کریگا یعنی یہہ کام تجھسی اور تیرے دین والون سی ہوگا یہہ ویسی بات ہی جیسا ہم کہتی ہین کہ امام مہدی علیہ السلام کی وقت مین ہمارا غلبہ ہوگا یعنی ہماری دین والونکا غلبہ ہوگا اگرچہ اسوقت کے مسلمان اوسوقتتک نہ رہین سو اللہ نے جو وعدہ حضرت داود سے

کیا اوسکا ظہور جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم سی ہوا جو حضرت داؤد کی بہائیون کی اولاد مین ہین
اور اوسی دین پاک کی پہیلانیکے لیے اللہ نے اونپر قرآن اوتارا ہی ساری قومونمین آپ نے
اور آپ کی امت نی جہاد کیا جب آپکا غلبہ ہوا تو سب پیغمبرونکا غلبہ ہوا کیونکہ اصل دین سب کا
ایک ہی سب پیغمبرونکی تعریفین قرآنمین او توریت اور سب پیغمبرونکا نام ساری دنیامین روشن ہوا
ایسی محاوری زبور شریف مین بہت ہین کہ حضرت داودنے فرمایا کہ یہہ حال مجپر گذرا اور پہر وہ
حال حضرت عیسے پر گذرا اس بشارت کا مطلب اللہ نے حضرت یوحنا حواری پر کہولدیا اور اونکو محمدی
جلوہ دکہادیا حضرت یوحنا کی کتاب جسکا نام مشاہدات ہی جو انجیل پاک کی جلدمین لگی ہوئی ہی
اوسمین وہ احوال لکہا ہی جو حضرت عیسی کے بعد اللہ تعالی نے جناب یوحنا کو غیب کی عالم مین دکہایا
ہی وہان اونہون نی ایک عورت کو نہایت شان وشوکت سے دیکہا کہ اوس سے لڑکا پیدا ہوا جو لوہی کی عصا
سے سب قومون پر حکومت کریگا زبور مین جسکا پتا اللہ نے دیا تہا اوسکا پیدا ہونا حضرت عیسی کے بعد
اللہ نے دکہلایا اوسکا پورا بیان کتاب مشاہدات کی بشارت تونمین آویگا اگر اللہ چاہیگا تیسری بو

سازبور ساتوین زبور تک برابر دعائین اس مطلب کی ہین کہ ای اللہ میری دشمن بہت کثرت سی ہین تو میرا
بچانیوالا ہی کہین یون ہی کہ ای اللہ اونکو ہلاک کر کہین یون ہی کہ تو جہوٹونکو فنا کریگا لیکن اللہ تعالی
حضرت داود کو دعائین سکہلاتا ہی کہین اونکو تسلی دیتا ہی کہ مین دشمنونکو فنا کرونگا تو خاطر جمع رکہہ
یہی وہ مطلب اکثر زبورونمین چلیجاتی ہین ساتوین زبور مین ہی کہ اللہ لوگونکی عدالت کریگا

ہزبور آگی بڑہکر یون ہی کہ اللہ ہر روز بدکار پر غصہ ہوتا ہی اگر وہ باز نہ آویگا تو اللہ اپنی تلوار تیز کریگا اور
تو اپنے کمان پر چلہ چڑہایا ہی پہر یون ہی کہ اوسنی ظالمون پر تیر جوڑی ہین دیکہو یہان سے توراۃ کا مطلب
ہی عدالت اور تیر اور تلوار کا ذکر ہو صاف پتا محمدی جہاد کا ہی آٹہوین زبور کا سرا یہہ ہی ای اللہ

ہزبور ہماری خداوند ساری زمین پر کیا ہی تیرا نام افضل ہے کہ تو نے اپنی شوکت آسمانون کی اوپر ظاہر
کی ہے تو نے بچون اور شیرخوارونکی منہہ مین قوت پیدا کی جناب متی حواری اپنی انجیل کے
اکیسوین باب مین لکہتی ہین کہ جب حضرت عیسی بیت المقدس مین تشریف لائی یہودی ملاون
نی دیکہا کہ لڑکے پکارتے ہین اور کہتی ہین داود کے بیٹے کو ہوشعنا یعنے نجات تب یہودی ملا
بہت غصے ہوئے اور حضرت عیسے سے کہا تو سنتا ہی یہہ کیا کہتی ہین حضرت عیسی بولے ہان

کیا تمنی کبھی نہین پڑھا کہ بچون اور شیرخوارون کی منھ سی تونے کامل تعریف کروای ای ایمانوالو
زبور شریف کا یہی محاورہ ہی کہ آیندہ باتون کے حق مین فرمایا ہی کہ یون ہوگیا اللہ کی علم مین
سب آیندہ چیزین حاضر ہین جو آگے ہونیوالی ہین اوسکو اللہ فرماتا ہی کہ یون ہوگیا جب اون
خبرونکا ظہور ہوتا ہی مطلب کہلتا ہی اسی طرح زبور مین بہت خبرین ہین جنکا ظہور جناب محمد
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین ہوا ہے پادری لوگ حضرت عیسے کے خبرونکو سمجھتی ہین مگر محمدی
۹ زبور بشارتونکے سمجھنے مین اپنے تئین نادان بناتے ہین نوین زبور مین اللہ کی تعریف ہی پھر یہہ مضمون
ہے کہ میرے دشمنونکو اللہ نے ہلاک کیا اونکا نام ہمیشہ کے لیے مٹا ڈالا اسکے بعد یون ہی لیکن اللہ
ہمیشہ تک موجود رہیگا وہ اپنی عدالت کا تخت طیار کرتا ہی وہ صداقت سی جہانکا انصاف کریگا
اور راستی سی قومون کی عدالت کریگا دیکھو پھر وہی توراۃ کی لفظین ہین عدالت کا پتا موجود ہی
ہتری اسکات مین ہی کہ یہہ زبور حضرت عیسے کی سلطنت کے مطابق ہی اس زبور کے آخر مین یون ہے
اوٹھ ای خداوند کہ انسان غالب نہوی قومونکی عدالت تیری حضور مین کیجاوی ای خداوند
اونکو ڈرا کہ قومین اپنے تئین بشر ہی جانین یہہ ترجمہ پادری متیھر کا ہی مگر اصل عبرانی مین یون ہی
شیتاہ یہوواہ مورا لاھم یعنی دی یا اللہ شریعت والا اونکے لیے ایک پادری نے
اپنی فارسی رسالہ مین یون ہی ترجمہ کیا ہی اسکا مطلب یہہ ہی کہ ایسا شریعت والا پیغمبر بھیجدے
جو قومون پر جہاد کرے اور لوگ اپنی تئین آدمی سمجھین اور خدائی دعوی اور غرور کی باتین چھوڑ دیوین
۱۰ زبور دسوین زبور کو دیکھو اللہ سی فریاد ہی ظالمونکی ظلم سی طرح طرح کی شکایت ہی کہ ظالم لوگ بی گناہونکو
اور محتاجون کو قتل کرتے ہین پھر یون ہی اوٹھ ای اللہ ای خدا اپنا ہاتھ بڑھا پھر یون ہی کہ شریر کا
بازو ایسا توڑ کہ اوسکی شرارت پھر ڈھونڈھی نپائیجاوی دعا کی بعد پھر یون ہی اللہ ہمیشہ سی ہمیشہ تک
بادشاہ ہی قومین اوسکے زمین پر سے فنا ہووین ای اللہ تو مسکینونکا مطلب سنتا ہی تو اونکی دلونکو مستعد
۱۱ زبور کریگا اور کان دہر کرسنیگا کہ یتیمون اور مظلومونکا انصاف کری تاکہ زمین کا آدمی پھر ظلم نکری گیارہوین
۱۲ زبور زبور مین بھی یہی بیان ہی کہ ظالمونپر عذاب اور تباہی آوی بارہوین زبور مین ہی اللہ سب چاپلوسی
کے ہونٹھ اور وہ زبان جس سی بڑا بول نکلتا ہی کاٹ ڈالیگا پھر یون ہی کہ مسکینونکی شدت اور
حاجتمندونکی ٹھنڈی سانس پر نظر کرکے اللہ فرماتا ہی اب مین اوٹھتا ہون اوسی اوس سے

جواوسکو پہانستا ہی نجات دونگا تیرہوین اور چودہوین زبور مین بہی ظالمونکی شکایت ہی ندیدرن
زبور یہہ ہی ای اللہ تیری خیمہ مین کون بسیگا تیرے پاک پہاڑ پر کون رہیگا وہ جو سیدہا چلتا ہی اور
راستبازی کے کام کرتا ہی اور اپنی دلسی سچ بولتا ہی وہ جو اپنی زبان سی چغلی نہین کہاتا آخر مین
یون ہی وہ جو سود کی لیے قرض نہین دیتا اور بے گناہونکی ستانے کے لیے رشوت نہین لیتا وہ جو
یہہ کرتا ہی کبہی نہ ٹلیگا دیکہو اللہ نے اپنی پاک پہاڑ پر محمدیون کو بسایا ہی تیرہ سو برس سے
کعبہ اور بیت المقدس دونو مین محمدی بستی ہین سولہوین[16] زبور مین بہی ظالمون کی تباہی کی خبر ہی
پہر یہہ دعا ہی کہ اللہ تعالی میری دہنی ہی مین کبہی پہسلونگا آگی یون ہی کہ تو میری جان کو قبر مین رہنی ندیگا
اور تو اپنے مقدس کو سڑنے ندیگا تو مجکو زندگانی کی راہ دکہلائیگا دیکہو یہہ خبر صاف اس بات کی
ہی کہ نبیونکا بدن زمین مین نہین گلتا عبرانیمین ہسدیخا جمع کا صیغہ ہی یعنی اپنی مقدسون کو اور
بعضے نسخونمین ہسندخا بغیر یے کے ہی یعنی اپنی مقدس کو اور ہماری پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نی فرمایا
ہی کہ اللہ نے نبیون کا جسم زمین پر حرام کردیا ہی اس زبور کی آیت کا صاف مطلب یہی ہی جو اس
محمدی حدیث کا ہی مگر حضرت عیسے کے وقت مین اس آیت کا مطلب حواریون پر نہ کہلا اونہون
نے کچہہ اور ہی مطلب سمجہا انجیل مین جابجا اسکا بیان ہی کہ حواری لوگ بعضی بعضی باریک باتین
نہین سمجہتی تہے جناب لوقا اعمال کے رسالہ کے دوسرے باب مین فرماتے ہین کہ جناب پطرس
شمعون نے گیارہ حواریونکی ساتہہ کہڑے ہوکر بآواز بیت المقدس مین یہودیونکو وعظ سنا
اور حضرت عیسے کے حق مین یون فرمایا کہ داؤد اوسکے حق مین یون فرماتے ہین یعنی تو میری جان قبر
مین رہنے ندیگا اور تو اپنے قدوس کو سڑنے ندیگا پہر جناب پطرس شمعون نے فرمایا کہ ای بہائیو
حضرت داؤد مرگئے اور دفن کیے گیے اور اونکی قبر آجتک ہماری درمیان موجود ہی سو اس
باعث سے کہ وہ نبی تہے اور جانتے تہے کہ اللہ نے اونسے قسم کہای ہی کہ مین تیری نسل سے
مسیح کو جسم کے روسی ظاہر کرونگا کہ تیرے تخت پر بیٹہی اونہون نے یہہ پہلی سے جانکر مسیح کی جی اٹہنیکا
ذکر کیا کہ اوسکی جان عالم غیب مین چہوڑی نگئی نہ اوسکا بدن سڑنے پایا حضرت عیسی کو اللہ نے
زندہ کرکے اوٹہایا اسکے ہم سب گواہ ہین دیکہو جناب پطرس شمعون نی یون سمجہا کہ ظاہر ہین تو
اللہ تعالی نے یہہ دعا حضرت داؤد کو سکہلای مگر حضرت داؤد تو مرگئے اور قبر مین دفن ہوئے

اور اونکی قبر آجتک سوجود ہی تو یہہ خبر حضرت داؤد پر مطابق نہ پڑی اس جہت سی یہہ سوچا کہ
حضرت عیسی حضرت داؤد کی اولاد مین ہین جو حال اونپر گذرا گویا اونہین پر گذرا کہ حضرت عیسے
قبر مین دفن ہوئیکی تیسری دن جی اوٹھی اور قبر سی نکلی اب ہم کہتی ہین کہ جناب پطرس کی خیال مین
یہہ مطلب نہ آیا کہ یہہ بات حضرت علیسے پر منحصر نہین سب نبیونکا جسم قبر مین جیسا تہا ویسا ہی رہتا ہے
اور اونکی روح اللہ کی حضور مین آسمان پر رہتی ہی کچھہ علاقہ قبر ہی رہتا ہی جناب پطرس نے یہہ مطلب
سمجھا کہ ان قبر مین نہ رہیگا بلکہ قبر سی نکلکر دنیا مین آویگا یہہ سمجھکر اوسکو حضرت عیسی کی خبر سمجھا اور جو انکھو نسے
دیکھا تھا وہ بیان کیا کہ حضرت عیسی کو یہودیون نی سولی دی پہر آپ قبر مین دفن کئی گئی پہر تیسرے
دن لوگونکو دکھلائی دی لوگون نی جانا کہ آپ قبر سی زندہ ہوکر نکل آئی پہر حضرت محمد صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم کی زبانی اللہ نی قرآن مین اصل بہید کہولدیا کہ حضرت عیسی کو نہ سولی دیا نہ قتل کیا وہ اور
شخص تہا اوسکی صورت اللہ نی حضرت عیسی کی سی بنادی یہودیون نی جانا کہ یہی حضرت عیسی ہین
اوس شخص کو سولی پر چڑہایا اور وہ قبر مین گاڑا گیا حضرت عیسی زندہ کی زندہ رہی پہر لوگونکو دکھلائی دیے
جو شخص آپ کی بدلے سولی دیا گیا بعضی کہتی ہین وہ تہا جو گرفتار کرنیکو آیا تہا اور معتبر روایت یہہ ہی
کہ حضرت علیسے نے اوسوقت فرمایا کہ کوئی ایسا ہی جو میری عوض قتل ہونا قبول کرے ایک جوان نے
عرض کیا کہ مین حاضر ہون آپ کی شباہت اوسپر ڈالدی گئی اور وہ آپکی بدلی شہید ہوا اسکو ابن کثیر
نی اپنی تفسیر مین پکی سند سی لکہا ہی اب یہہ سمجہو کہ جناب پطرس پر اگرچہ یہہ مطلب زبور کا نکہا مگر یہہ بات
اونکی کلام سے ثابت ہوئی کہ زبور کے محاوریکی موافق ہوسکتا ہی کہ حضرت داؤد کی زبانی ایک بات
ارشاد ہو اور وہ بات اونپر نگذری بلکہ اونکی اولاد مین کسی پر گذری یہہ محاورہ ویسا ہی جیسا
توراۃ مین اللہ نے اسرائیلیونکو خبر دی تہی کہ یہہ یہہ احوال تمپر گذریگا اور مطلب یہہ تہا کہ جو لوگ
تمہاری نسل مین ہونگی اونپر گذریگا ایسا محاورہ قرآن مجید مین بہی ہی اللہ فرماتا ہی ای اسرائیلیو
مین نے تمپر یہہ یہہ احسان کئی تمہاری دیکہتی ہوی فرعون والون کو ڈبودیا تمپر بدلی کا سایہ کیا تمپر
من اور سلوی اوتارا اور مطلب یہہ ہی کہ تمہاری باپ دادی جو حضرت موسی کیوقت مین تہے اونپر
یہہ احسان کئی تہی یہی محاورہ زبور شریف کا ہی اسکے موافق سمجہنا چاہیے کہ جو خبر زبور مین ایسی ہو
جسکا ظہور جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم مین ہوا ہو اوسکو آپ ہی کی خبر سمجہنا چاہیے کیونکہ سب سے

آپسمین ایک ہین اور حضرت داود حضرت اسحاق کی نسل مین ہین اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم حضرت اسماعیل کی نسل مین ہین جو حضرت اسحاق کے بھائی ہین تو بھائی کی اولاد بھی اپنی اولاد
ہے اور اللہ کی راہ کے سب لوگ ایکدل ہین اس جگہ یہہ بیان ضرور ہے کہ حواریونکی سمجھ مین غلطی کا پڑجانا
تعجب نہین ہے پولوس نے گلاتیون کے خط مین لکھا ہے کہ جب پطرس انطاکیہ مین آیا مین نے روبرو
اوس سے مقابلہ کیا اسلیے کہ وہ ملامت کی لائق تھا کیونکہ غیر قومونکی ساتھہ کھایا کرتا تھا جب اسرائیلیون
کے کئی شخص آئی تب ختنہ والونسی ڈر کے پیچھی ہٹا اور الگ ہوا تب مین نے پطرس سے کہا کہ جو تو یہودی ہو کے
غیر قومونکے مانند زندگی گذارتا ہے تو کسواسطے غیر قومون پر جبر کرتا ہے کہ یہودیونکی طور پر چلین اسکا مطلب
یہ ہے کہ جو یہودی حضرت عیسی پر ایمان لائی تھے اونمین بعض غیر قومون کے ساتھہ کھانے سے پرہیز
کرتے تھے جناب پولوس جو حواریون کے دیکھنے والے ہین اونہون نے حواریون کے سردار پطرس
شمعون کی غلطی پکڑی ہے کہا کہ جو غیر قومون کے لوگ ایمان لائی ہین تم اونپر جبر کیون کرتے ہو کہ غیر قومونکے
ساتھہ نکھاو تم تو خود اسرائیلی ہو کر غیر قومونکی ساتھہ کھاتے تھے سید منصور علی صاحب نے نوید جاوید
مین لکھا ہے کہ ریس کی سائیکلوپیڈیا کی ۱۹ جلد مین لکھا ہے کہ حواری لوگ ایک دوسری کو صاحب وحی
نہین سمجھتی تھے جیسا کہ یروشالم کی کونسل کے آپس کی بحث اور پولوس کی پطرس کو الزام دینی
سی ظاہر ہے اور یہہ بھی کہا گیا ہے کہ قدیم عیسائی لوگ اون لوگونکو خطا سی خالی نہین سمجھتی تھی کیونکہ
بعضی وقات اونکی فعلونپر روک ٹوک کی گئی ہے اعمال کے گیارہوین باب مین ہے کہ جب پطرس
یروشالم مین آیا تو مختونون نی اوس سی بحث کی اور کہا کہ تو نامختونون کی پاس گیا اور اونکی ساتھہ کھایا
اور پولوس جو حواریون سی اپنی تئین کمتر نہین سمجھتی تھے جیسا کہ اونہون نی قرنتیون کے دوسری خط کی
۱۱ باب کی ۵ - آیت مین فرمایا ہے مگر وہ اپنی ہر بات کو الہامی نہین سمجھتی تھے قرنتیون کی پہلی خط
کی ۷ باب کی ۱۵ - آیہ مین ایک بات کو لکھتی ہین کہ خداوند یعنی حضرت عیسی یون فرماتی ہین دوسری بات
کو لکھتی ہین کہ یہہ قول حضرت عیسی کا نہین ہے بلکہ مین کہتا ہون ان سب باتون سی ثابت ہوا کہ جو عقیدہ
ہم محمدیونکا ہے کہ علم والی لوگ جو بات اپنی عقل سے کہتی ہین اونکی سمجھہ مین کبھی غلطی بھی پڑجاتی ہے پھر
وہ غلطی اور علم والونپر کھلجاتی ہے جب دلیلونمین غور کرتے ہین یہی عقیدہ قدیم عیسائیونکا بھی تھا
بعضی غلطیان حواریون کے اونکی وقت کی علم والونپر کھلین یعنی غلطیان اونکی ہم محمدیون کو معلوم

ہوئین مثلاً اٹھارویں زبور مین پہلی بڑی دورتک یہہ بیان ہی کہ اللہ تعالی نے مجکو بڑی مصیبتون سے نکالا ۱۸ زبور
میری دشمنون سی مجکو بچایا اوسکے سوا کوی بچانیوالا نہین اوسنے مجکو میری دشمنون پر غالب کیا
اور میری ہاتہہ سی اونکو فنا کیا ہوتے ہوتے ارشاد ہوتا ہی کہ تو نے مجھے لوگونکی جھگڑونسی نجات دی
تو نے مجھے غیر قومونکا سردار کیا وی لوگ جنہین مین جانتا نہین میری فرمان برداری کرینگے میرا نام سنتی ہی
اونہین میری فرمان برداری کرنی پڑیگی اجنبیونکی نسلین مجہہ سی دب نکلینگی اجنبیونکی نسلین مُرجھا جاوینگی
اور اپنی چھپنی کے مکانونمین تھرتھراونگی آگی یہہ مطلب ہی کہ اللہ میرا بدلہ لیتا ہی وہی مجھی میری دشمنون
سی نجات دیتا ہی آگی یون ہی سو مین اسیلئے ای اللہ قومونکی درمیان تیری ثنا کرونگا اور تیرا نام لیکی
مدح گاونگا دیکھو اس خبر کا ظہور جناب محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین ہوا کہ اسرائیلیونکی سوا اور عرب
کی سوا اور قومونے بھی تابعداری کی بہت سے دین مین آئی اور بہت سے دب کر اونکی پناہ مین رہے حضرت
داؤد اور حضرت سلیمان کی رعب سے بہت غیر قومین دب گئین مگر دین اکثرون نی نہین قبول کیا اور
اس زبور مین صاف دین قبول کرنیکا اشارہ ہی کہ مین قومونکی درمیان تیری تعریف کرونگا یعنی اور قومین
بہی دین مین آوینگے اونکی ساتہہ ملکر مین تیری تعریف کرونگا یہی مطلب جناب پولوس نی بھی سمجھا ہی
رومیون کی خط کے پندرھوین باب مین لکھتی ہین کہ عیسے مسیح مختونونکا خادم ہوا تا کہ اون وعدون کو جو
باپ دادون سی کیئے گئے پورا کرے اور یہہ کہ غیر قومون نے رحم کیوسطے خدا کی تعریف کی چنانچہ لکھا ہی
کہ اس سبب سے غیر قومون کی درمیان تیری ثنا کرونگا اور تیرا نام گاونگا اور پھر کہتا ہی کہ ای غیر قومو اسکی
قوم کی ساتہہ خوشی کرو اور پھر یہہ کہ ای ساری غیر قومو خداوند کی تعریف کرو اور ای سب لوگو اوسکی
تعریف کرو دیکھو جناب پولوس رومیونکو خوشی سُناتے ہین کہ تمنی جو دین عیسائی قبول کیا یہہ وہ وعدہ
ہی جو باپ دادون سی کیا گیا تھا اور حضرت عیسیٰ کی وسیلہ سی پورا ہوا کہ غیر قومون کے درمیان تیری
تعریف کرونگا اب ہم کہتی ہین کہ جناب پولوس نے یہہ نہین کہا کہ اس وعدہ کا ظہور فقط حضرت عیسی سے ہی
اور کسی سے نہوگا یہہ مطلب بتاو کس لفظ سی نکلتا ہی جن جن لوگونمین اس وعدہ کا ظہور ہوا یہہ خبر اون سب
کی حق مین ہی حضرت عیسیٰ کی بدولت کچھہ کچھہ دین اللہ کا غیر قومونمین پھیلا پہر حضرت محمد صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم نے اللہ کا دین سب قومونمین ساری جہانمین پھیلایا زبور کا مطلب صاف کھلگیا اکیسوان ۲۱ زبور
زبور پہری اسکا شان مین ہی کہ بہت باتین اس زبور کی حضرت داود سے علاقہ رکہتی ہین لیکن معلوم ہوتا ہی

کہ تمام باتین زیادہ تر حضرت عیسی اور اونکی سلطنت کی باب مین ہین اور طامس اسکاٹ لکھتا ہی کہ اس
زبور کی بہت سی حالتین حضرت داود کی حالتین ہین لیکن تمام معلوم ہوتا ہی حضرت عیسے اور اونکی سلطنت
کے بابت اور بہت سی یہودی اسکو مسیحا کی حق مین بتلاتے ہین یہ زبور فتح کا کہلاتا ہی وہ زبور یہہ ہے
ای اللہ تیری قوت سی بادشاہ خوش ہوگا اور تیری نجات سی وہ کتنا بہت خوش ہوگا تو نے اوسکے
دلکا مطلب دیا اور اوسنے جو کچھہ اپنی منہہ سی مانگا تو نے اوسے رد نکیا فیض کی برکتون سی تو آپ ہی
اوسکے ساتھہ پیش آیا تو نے خالص سونیکا تاج اوسکے سر پر رکھا اوسنے تجھہ سی زندگی چاہی اور تو نے
اوسکو عمر کی درازی ہمیشہ کے اور آخر تک بخشی تیری نجات سی اوسکی شوکت بڑی ہوئی ہی تو نے حشمت
اور جلال کو تو نے اوسپر رکھا ہی کہ تو نے اوسکو سدا کی برکتونکا سبب ٹھیرایا ہی تو نے اوسکو اپنی
دیدار سی نہایت خوشوقت کیا کیونکہ وہ بادشاہ خداوند پر بھروسا رکہتا ہی حقتعالی کی رحمت سی جنبش
نپاویگا آگی است محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم اس زبور مین اشارہ جناب محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم
کیطرف صاف دکھائی دیتا ہی ہمیشہ کی برکتونکا سبب آپ ہی ہین کہ اللہ کا کلام جو آپ پر اوترا
وہ ہمیشہ باقی ہی اوسکے بعد دوسری کتاب نہین اور ہمیشہ کی زندگی یعنی آپ کا فیض ہمیشہ است پر
اللہ کے حکم سی جاری ہی سونیکی تاج سی مراد اللہ کا فیض ہی یا بہشت مین سونیکا تاج ملیگا اصل عبرانی
مین ملیخ کا لفظ ہی یعنی وہ بادشاہ اللہ پر بھروسا رکہتا ہی اس سے صاف اشارہ ہی کہ کسی آنیوالے
بادشاہ کا ذکر ہی حضرت داود کا ذکر نہین اور سری پر یسمیح کا لفظ ہی یعنی خوشی کریگا انگریزی ترجمہ مین
یون ہی ترجمہ کیا ہی کہ خوش ہوگا اسکے بعد پہر اللہ کے دشمنون کی نیست و نابود ہو جانیکی خبر ہی صاف
محمدی جہاد کا اشارہ ہی بائیسوین زبور مین سرے پر اس مطلب کے دعائین ہین کہ یا اللہ میری دشمنون
۲۲ زبور
نے مجھکو گہیرا ہی مین تباہ ہوا جاتا ہون ہوتے ہوتے سولہوین آیت مین ارشاد ہوتا ہی شریرون کے
گروہ نے مجھکو گہیر لیا اونہون نے میرے ہاتھہ اور میرے پانون چہیدے ہین مین اپنی سب ہڈیون کو گن سکتا ہون
وہ مجھی تاکتی ہین اور گھورتے ہین وی میری کپڑی آپسمین بانٹتی ہین اور میری لباس پر قرعہ ڈالتی ہین
پادری طامس اسکاٹ لکھتا ہی کہ اس زبور مین بہت باتین حضرت عیسی پر مطابق ہین حضرت داود
پر مطابق نہین یہہ جو فرمایا کہ میری ہاتھہ پانون چہیدے یہہ حالت حضرت داود پر نہین گذری اس
طرح سے پہانسی دینی کا رواج یہود مین نہین تہا بلکہ رومی اور یونانی لوگ اپنی غلامون کو دیتی تہی

حضرت داود کی اولاد مین یہہ سب باتین پوری ہوئین جناب متی نے اپنی انجیل کی ستائیسوین باب مین اور حضرت یوحنا نی اپنی انجیل کے اونیسوین باب مین لکھا ہی کہ حضرت عیسی کو اون لوگون نی سولی دی اور آپ کی کپڑی چٹھی ڈالکر بانٹ لئی تا کہ جو نبی سی کہا گیا تھا پورا ہوا کہ اونہون نی میری کپڑی آپسمین بانٹ لئی اور میری لباس پہ چٹھی ڈالی جناب یوحنا یون لکھتی ہین کہ کپڑو نکو حصی کیے ہر سپاہی کی لیے ایک حصہ اور کرتا بن سیا سراسر بنا ہوا تھا اس لئے اونہون نے آپسمین کہا کہ ہم اسی نہ پھاڑین بلکہ اوسپر چٹھی ڈالین کہ یہہ کسکا ہوگا یہہ اس لئی ہوا کہ نوشتہ جو کہتا ہی کہ اونہون نی میری پوشاک بانٹ لی اور میرے کرتے کے لیے چٹھیان ڈالین پورا ہووے سو سپاہیون نی ایسا ہی کیا یہان کرتے کا لفظ لکھا ہی نہین معلوم کیا باعث ہی زبور شریف مین تو لفظ لباس کا ہی ای ایمانوالو دیکھو جناب متی اور حضرت یوحنا نی اوسی قاعدی کی موافق اس آیت کو حضرت عیسے پہ مطابق کیا کہ جو احوال حضرت عیسے پر گذرا گویا حضرت داود پر گذرا پہلی سے اللہ نے حضرت داود سی یون کہوایا کہ اونہون نے مجہپر ظلم کیا مطلب یہہ ہی کہ میری اولاد پر جو ظلم ہوا وہ مجہی پہ ہوا اب یہہ سمجھو کہ اس بات کا مطلب یہہ ہی کہ اونہون نی اپنی سمجہہ مین سولی دی اور ہاتہہ پانون چہیدی تو حضرت عیسی کی قتل کرنیکا عذاب اونپر ہو چکا اللہ نی قرآن مین جناب محمد صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم کو خبر دی کہ اونہون نی عیسی کو قتل نہین کیا اور سولی پر نہین چڑہایا لیکن اونکے واسطی شبہہ ڈالدیا گیا یعنی اور شخص اونکی شباہت کا سولی دیا گیا اور معتبر روایت یون ہی کہ وہ شخص حضرت عیسی کے خاصون مین سی تہا جو آپ کی بدلی شہید ہوا تو غالبا وہ بہی قوم یہود مین سی حضرت داود کی نسل مین سی تہا پادری طامس اسکاٹ لکھتا ہی کہ عبرانی کا ترجمہ یون ہی جیسی کہ ایک شیر میری ہاتہہ میری پانون اسکا کچہہ مطلب نہین نکلتا ترجمہ یونانی مین اسطرح پر لکھا ہی جس سے مطلب صاف نکلتا ہی مولوی رحمت اللہ صاحب نے اعجاز عیسوی مین لکھا ہی کہ فرقہ پروٹسٹنٹ کی سب پادری اقرار کرتے ہین کہ یہہ لفظین بدلی ہوی ہین لاطینی ترجمہ ٹہیک ہی جسمین یون ہی میرا ہاتہہ اور پانون چہیدی ہین اور بعضی پادریون نی لکہا ہی کہ یہودیون نی اس لیے بدل دیا کہ حضرت عیسی پر مطابق نہ پڑے اب ہم کہتی ہین کہ اس زبور مین بہت بڑا مطلب صاف کہلگیا کہ جو ظلم حضرت داود اور انبیون پر اور ایمانوالون پر گذرے اون ظلمونکی تمامی یہانتک ہوی کہ حضرت عیسی پر اور اونکی دوست پر

ظلم ہوا حضرت داؤد ان سب ظلمونسی اللہ کے آگے فریاد کرتے ہین کہ یہ سب ظلم مجھی پر گذری اب صاف ثابت ہوا کہ زمانہ عدالت کا حضرت عیسیٰ کے بعد ہی حضرت عیسیٰ تو حضرت داؤد کی ساتھ فریاد یونمین ہین اب عدالت کا وعدہ جو توراۃ و زبور مین ہی اوسکا ظہور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہاتھون ہوا دیکھو حضرت داؤد اپنی طرفسے اور حضرت عیسیٰ کیطرف سی فریاد کرکے اسکے بعد یون فرماتے ہین پر تو ای اللہ دور مت رہ ای میری توانائی جلد میری مدد کے لیے آ میری جان کو تلوار سی بچا میری وحیدہ کو کتّی کی ہاتھہ سی ببر کے منھہ سی اور بھینسونکی سینگونسی مجھی رہائی دی تو نے میری سنکی بچایا ہی مین اپنی بھائیونمین تیرا نام بیان کرونگا دیکھو یہ مدد ایمانوالونکی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی ہاتھون ہوی کافرونکا زور ٹوٹا ایمانوالی اونکی ظلم سی چھوٹی اور وحیدہ کا لفظ اصل عبرانیمین یخیداث ہی پادری طامس سکاٹ نی اس کو لکھا ہی کہ یہ اسم مونث ہی اور اسکے معنے ہین اکیلا لڑکا یا اکیلا پیدا کیا ہوا لڑکا سپٹواجنٹ مین اسیطرح ترجمہ کیا ہی اور بعضونے اس سے حضرت عیسیٰ کو مراد لیا ہی اب ہم کہتی ہین کہ اگر حضرت عیسیٰ مراد ہین تو حضرت داؤد اُنکی لیے دعا کرتے ہین کہ یہ میرا اکلوتا بیٹا ہی یعنی اپنی مان مریم کا اکلوتا ہی یا یہ معنی کہ میری نسل مین ایسا نبی والا کوئی نہین اوسکو دشمنون سی بچالی سو اللہ نی حضرت عیسیٰ کو دشمنون سی بچا لیا اونکی عوض دوسرا سولی دیا گیا اور کیا عجب ہی کہ اکلوتی سی مراد جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہون وہ بھی حضرت داؤد کی بھائیونکی نسل مین ہین اور اونکا دوسرا پیغمبر ونمین کوئی نہین ہی اونکو بھی اللہ نی دشمنون سے بچایا اور اونکا دین سب قومونمین پھیلایا آگے بڑھکی چھبیسوین آیت یون ہی بڑی جماعت مین تجھسی تیری تعریف ہوگی مین اونکی آگی جو تجھسی ڈرتے ہین اپنی نذرین ادا کرونگا وی جو حلیم ہین کھاوینگی اور سیر ہووینگی وی جو خداوند کی طالب ہین اوسکی تعریف کرینگے تمہارا دل ہمیشہ تک زندہ رہی ساری جہان کو سراسر یاد آویگا اور وہ خداوند کی طرف رجوع ہونگی سب قومونکی گھرانی تیرے آگے سجدہ کرینگے کہ سلطنت خداوند کی ہی قومونکی درمیان وہی حاکم ہی دنیا کی سارے دولتمند کھاوینگے اور سجدہ کرینگے وہ سب بھی جو خاک مین ملتی ہین اوسکے حضور جھکینگے اور وی جنکی مجال نہین کہ اپنی جان بچاوین دیکھو یہ بات محمدی وقت مین ہوئی کہ ساری قومونمین اللہ کا دین پھیلا ہی اور غلبہ اور حکومت اللہ والون کو ملی پادری لکھتا ہی کہ امیر غریب سب اہل

دعوت مین یعنی دین عیسی مین بلائینگی اگر اس روحانی دعوت کو قبول نکرینگی تو ہمو کون مرینگی کوئی
اپنی جان نہین بچا سکتا مرنے سے یا یہ مطلب کہ عذاب سے اسکی بعد ارشاد ہوتا ہی ایک نسل ہوگی
جو اوسکی بندگی کریگی وہ اللہ کی گہرائی مین گنی جاویگی وہ آویگی اور اون لوگونکو جو پیدا ہونگی یہہ کہکر
اوسکی صداقت ظاہر کریگی کہ اوسنی ایسا کیا ای ایمان والو دیکھو حضرت داود کی وقت سی حضرت عیسی تک
اللہ کا ذکر اور خداپرستی فقط اسرائیلیونمین رہی اب یہان دوسری نسل کی خبر ہے جو اللہ والون مین
گنی جاویگی اس خبر کا ظہور صاف عرب کے لوگون سی ہوا جو حضرت اسماعیل علیہ السلام کی نسل مین ہین
اونکو اللہ نی یہہ رتبہ دیا کہ سب پیغمبرونکی سردار محمد صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو اونمین پیدا کیا اور اونپر
اپنا کلام پاک اوتارا تب سی عرب لوگ اللہ والونمین شمار کئی گئی ملا سید علی طہرانی رحمۃ اللہ علیہ لکھتی ہین
اس مین پہلی یہہ خبر ہی کہ زمین کی سب کناری محمد صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی تعلیم سی اللہ کیطرف رجوع
ہونگی اور سب خاندان یہانتک کہ اسرائیلی لوگ بھی جو پیغمبرونکی اولاد ہین دین محمدی مین داخل ہوینگی
پادری طامس سکاٹ اور ہنری اسکاٹ والی پادری لکھتی ہین کہ یہہ اون لوگون کی خبر ہی جو حضرت عیسی
کی بعد غیر قومون کی لوگ عیسای دین مین داخل ہوی ہای پادریون نے یہہ نسوچا کہ یہان ایک
نسل کا ذکر ہے معلوم ہوا کہ وہ ایک نسل ایسی ہوگی کہ اوسکو ایسا رتبہ ملیگا جیسا اسرائیلیونکو ملا وہ
رتبہ دوسری نسل کے لوگون کو ملیگا یہ رتبہ عرب کو ملا جنمین محمد صلی اللہ علیہ والہ وسلم پر اللہ کا کلام
اوترا پھر اور قومون نی ایمان لائین مگر بڑا رتبہ اونہین کا رہا جن مین وہ رسول پاک پیدا ہوی اور حضرت
عیسی کی دین تو اسرائیلیونکی سوا رومیون اور قبطیون اور بہت سی قومونمین پھیلا اس بات مین وہ سارے
قومین برابر ہین حضرت عیسی کی باعث سی خاص رتبہ فقط اسرائیلیون کو ملا کسی دوسری قوم کو ایسا
رتبہ نہین ملا جسمین دوسری قوم شریک نہو اور یہان ایک نسل کا ذکر ہی اور اللہ والون کی سلطنت کا اور
غلبہ کا صاف بیان ہی پس عیسای توجیہ سراسر عصبیت مین ہی یہہ خبر اونکی نہین ہوسکتی چوبیسوین
زبور مین ارشاد ہوتا ہی اللہ کے پہاڑ پر کون چڑہ سکتا ہی اور اوسکی پاک مکان پر کون کہڑا رہ سکتا ہی
وہی ہی جسکے ہاتہ صاف ہین اور جسکا دل پاک ہی جسکے دل مین بیہودگی نہین سمائی جسنی مکر کی قسم نہین
کہائی اللہ کی برکت اوسی پہونچیگی اور اوسکی نجات دینی والی خدا کی صداقت اوسکی ساتہ ہوگی یہہ
وہ پشت ہی جو اوسکی طالب ہی تیری دیدار کا چاہنی والا یعقوب ہی ای پہاٹکو اپنی سر اونچی کرلو

ای ہمیشہ کی دروازو اونچی ہو کہ جلال کا بادشاہ داخل ہووی یہہ جلال کا بادشاہ کون ہی خداوند جو قوی اور قادر ہی خداوند جو جنگ مین زور آور ہی ای پہاٹکو اپنی سر اونچی کرو اور ای ہمیشہ کے دروازو اونچی ہو کہ جلال کا بادشاہ داخل ہووی یہہ جلال کا بادشاہ کون ہی لشکرونکا خدا وہی جلال کا بادشاہ ہی ای ایمان والو دیکہو اللہ صاف فرماتا ہی کہ اللہ کی پہاڑ پر یعنی صیہون و بیت المقدس مین وہی لوگ رہ سکتی ہین جو پاکدل ہین اور سچی دین پر ہین پہر صاف فرمایا کہ ای ہمیشہ کی دروازو اونچے ہو کہ اللہ تعالی داخل ہو اسکا صاف یہہ مطلب ہی کہ وہ لوگ جو اس پاک مقام مین ہمیشہ رہین گے اللہ اونکی ساتھہ رہیگا اس وعدہ کی موافق حضرت سلیمان کی بعد جب اسرائیلی لوگ بگڑ گئی اونکو بخت نصر کی ہاتہون قتل کروایا اور اوس پاک پہاڑ سی نکلوا دیا پہر جب وہ شریعت پر قائم ہوئے اونکو خسرو بادشاہ کی بدولت پہر بیت المقدس مین بسایا پہر جب اونہون نی حضرت یحیی اور حضرت عیسی پر ظلم کیا اونکو رومیون کی ہاتہون بیت المقدس سی نکلوایا پہر جب جہوٹی عیسائیون نی شرک اور کفر پہیلایا اونکو محمدیون کی ہاتہون قتل کروایا اور محمدیون کو جو اللہ کو اکیلا جاننی والی اور سب پیغمبرونکو اور سب کتابون کی ماننی والی ہین اوس پاک مقام مین امن و امان سی بسایا آجتک وہان محمدیونکا زور ہی پادری طامس اسکاٹ اور ہنری اسکاٹ والون نی یہہ مطلب لکہا ہی کہ اللہ کی پہاڑ پر یعنی آسمان پر حضرت عیسی کی اور اونکی امت کی سوا کوئی نہین چڑہ سکتا واہ کیا کہنا زمین کے معنی آسمان سمجہنا پادریون کا کام ہی پہر پادری طامس اسکاٹ لکہتا ہی کہ پہاٹکون کی اونچی ہونیکا یہہ مطلب کہ اللہ تعالی کا صندوق جب حضرت داود نی یروشالم مین رکہا یہہ اوسوقت کا ذکر ہی یا جب حضرت سلیمان نی اوسکو مسجد بیت المقدس مین رکہا اوسوقت کی بشارت ہی کہ ای پہاٹکو سر اونچی کرو معلوم ہوتا ہی کہ وہ پہاٹک اونچی ہوئی تہی یہہ پہاٹک چاہیی کہ ہمیشہ رہین ہای افسوس پادریون کو یہہ نہین سوجہتا کہ وہ پہاٹک جو حضرت سلیمان نی بنائی تہی ہمیشہ کہان رہی وہ پاک مسجد تو دو بار ویران ہوئی پہر جب سی محمدیون نی اوسکو بنایا جب سے آجتک آباد ہی وہ ہمیشہ کی پہاٹک یہی ہین جو محمدیون نے بیت المقدس مین بنوائی ہین پچیسوین زبور مین یہہ بیان ہی کہ میری دشمن بہت ہین مجہی اونسے چہڑا لی پہر یون ہی کہ ای خدا اسرائیل کو اوسکی ساری تکلیفون سی خلاصی دے ستائیسوین اور اٹہائیسوین زبور مین دشمنون کی ہاتہ سی فریاد ہی آخر مین یون ہی اپنی لوگونکو

نجات دی اور اپنی میراث مین برکت دی اُنہین پال اور اونکو ہمیشہ کی لیی بلندی دی دیکھو یہہ دعا محمدی وقت مین قبول ہوی کہ دین اللہ کا کثرت سی پہیلا اور ہمیشہ کی لیی قایم رہا تیسوین اکتیسوین اور چونتیسوین اور پینتیسوین اور چہتیسوین زبور مین بہی دشمنون کی ہاتہہ سی فریاد ہی پینتیسوین زبور کی سولوین آیہ مین ہی ای خداوند کب تک تو دیکھا کریگا اونکی خرابیون سی میری جان کو چہڑا میری وحید کو شیر بچون سی مین بڑی جماعت مین تیرا شکر کرونگا مین لوگون کی کثرت کی درمیان تیری تعریف کرونگا پہر دشمنون سی فریاد ہی پہر یون ہی کہ ای خداوند مجہسی مت دور رہ ای میری رب اوٹہہ اپنی صداقت کی مطابق میرا انصاف کر پادری طامس سکاٹ لکہتا ہی کہ بائیسوین زبور کی لفظین اور یہہ لفظین موافق ہین اس سی ظاہر ہوتا ہی کہ یہہ بہی حضرت عیسیٰ کی خبر ہی اب ہم کہتی ہین کہ وہی لفظ وحید کا جو وہان تہا وہ یہان بہی ہی حضرت داود کی اکلوتی بیٹی سی یا حضرت عیسیٰ مراد ہین یا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مراد ہین مگر جو ظلم پیغمبرون پر دشمنون نی کئی اونکی عدالت محمدی وقت مین ہوئی اب سینتیسوان زبور سنو اللہ تعالیٰ فرماتا ہی بدکارونکی سبب تو مت کُڑہ بُری کام کرنیوالون سی تو حسد نکر کہ وی جلدی گہاس کی مانند کاٹ ڈالی جائینگی اور ہری سبزی کی طرح مرجہا جائینگے خداوند پر بہروسا رکہہ اور نیکی کر تو سرزمین مین زندگانی بسر کر اور دیانت سی چرا کر خداوند کی یاد مین خوش رہ کہ وہ تیری دل کی مطالب پوری کریگا اپنی راہ خداوند پر چہوڑ دی اوسپر بہروسا رکہہ وہ خود بنالیگا وہ تیری صداقت کو نور کیطرح ظاہر کریگا اسکے بعد آگی بڑہکر فرمایا ہی کہ بدکار لوگ کاٹ ڈالی جائینگی لیکن وی جو خداوند کی منتظر ہین زمین کو میراث مین لینگے کہ ایک تہوڑی سی مدت ہی کہ شریر نہوگا تو غور کر کے اوسکا مکان ڈہونڈیگا اور وہ نہوگا لیکن وی جو حلیم ہین زمین کی وارث ہونگی اور بہت سی راحت پاکی خوشدل ہونگی پہر آگے بڑہکر یون ہی کہ شریر تلوار نکالتی اور اپنی کمان کہینچتی تاکہ مسکین اور محتاج کو گراوین اور اونکو جنکی راہین سیدہی ہین جان سے مارین اونکی تلوار اونہین کے دلونمین چہبیگی اونکی کمانین ٹوٹ جاوینگی پہر فرماتا ہی شریرون کی بازو توڑی جاوینگے پر خداوند سچونکا تہامنی والا ہی خداوند دینداروں کی دلون کو پہچانتا ہی اور اونکی میراث ہمیشہ کے ہوگی وی بری وقت مین شرمندہ نہونگی بلکہ کال کے دنونمین سیر رہینگی پہر آگے بڑہکر یون ہے کہ شریرون کی نسل کاٹی جائیگی صادق زمین کے وارث ہونگی اور ہمیشہ اوسپر بسینگی ای امت

محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم یہہ وہی مقام ہو جسکا اللہ نی قرآن مین بتا دیا ہو اور سورہ انبیا مین فرمایا ہو
وَلَقَدْ كَتَبْنَا فِي الزَّبُورِ مِنْ بَعْدِ الذِّكْرِ أَنَّ الْأَرْضَ يَرِثُهَا عِبَادِيَ الصَّالِحُونَ اور بیشک ہم
لکھ چکے ہین زبور مین بعد نصیحت کے کہ زمین کے وارث ہونگے میرے اچھے بندے دیکھو اس زبور مین بار بار یہہ لفظ
فرمایا کہ اچھے لوگ زمین کے وارث ہونگی یہی لفظ قرآن پاک مین یاد دلایا اور یہہ بھی بتا بتلایا کہ یہہ بات
ہمنی نصیحت کی بعد لکھی ہو دیکھو اس زبور مین پہلی نصیحت ہو کہ اللہ کی یاد مین مضبوط رہو اور صبر کرو نصیحتونکی
بعد بشارت دی ہین اشارہ ہو کہ جن لوگونکا یہہ ذکر زبور مین تھا وہ یہی محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم اور اونکی
امتی ہین یہی اوس زمین کی وارث ہونگی جہان زبور اوتری تھی اس وعدہ کو اللہ نی یون پورا کیا
کہ جناب محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے بعد آپ کی خادمون کو ملک شام مین پہونچایا اور انہون نی جا کر
جھوٹے عیسائیون پر جہاد کیا اور صیہون کا پہاڑ جسکے نام زبور مین تعریف ہو جہان حضرت داؤد [illegible]
اور مسجد بیت المقدس جو اونکے صاحبزادی حضرت سلیمان کی بنائی تھی اور اوسکو بار بار [illegible]
ویران کیا تھا اوسکو محمدیون نی پایا اور نئی سر سے ان پاک مقامون مین اللہ کی کلام کا اور [illegible] دین کا
نور پھیلایا اور شریرونکو گھاس کی طرح کاٹ ڈالا بہت سی نصاری اور یہودی دین محمدی مین داخل ہو
وہ سب محمدیون کی ساتھ اوس وقت سی آجتک ملک شام اور بیت المقدس مین بستی ہین [illegible]
لکھتی ہین کہ اسکا یہہ مطلب ہو کہ جو لوگ حضرت عیسیٰ پر ایمان لاوینگی وہی زمین کی وارث ہونگی وعدہ یہہ ہو
کہ بدکار لوگ سب نکالدیے جاوینگی اور اچھی لوگ عزت پاوینگی شاید اس دنیا کی آخری زمانہ مین مراد ہو واقعی
یا یہہ حضرت عیسیٰ پر جو لوگ ایمان لائی وہ بت پرستونکی ہاتھون تین سو برس تک مصیبتون مین [illegible] پھر جب
عیسائیونکا غلبہ ہوا تبھی عیسائی ملک شام اور بیت المقدس سے نکالی گئے جنگلون مین جا بیٹھے یہان تو اللہ
اون لوگونکا ذکر کرتا ہے جو ہمیشہ وہان بسینگی پادری یہی سوچکر کہتی ہین کہ یہہ آخری زمانہ کی خبر ہو جب حضرت
عیسیٰ آسمان سی اوترینگی اور وہان نصرانی لوگ بسینگے یہہ نہین جانتی کہ حضرت عیسیٰ [illegible]
اوترینگے سب محمدی اونکی اوترنے کی راہ دیکھ رہی ہین حواریونکی طرح آپ کی خدمت [illegible] رہینگی
جھوٹے عیسائی پہلی سے امام مہدی علیہ السلام کی ہاتھون قتل ہوچکین گے چالیسوین زبور مین ارشاد
ہوتا ہو اے خداوند میری خدا تیری عجائب قدرتین جو تونے کر دکھلائین بہت سی ہین آگی [illegible]
قربانی اور نذر کو تونے نہین چاہا تونے میرے کان کھولے سوختنی قربانی کا اور خطا کی قربانی کا تو طالب

نہین تب مین نے کہا دیکھ مین آتا ہون کتاب کی دفتر مین میری حق مین لکھا ہے ای میری خدا مین تیری
مرضی بجا لانے پر خوش ہون تیری شریعت تو میری دل کے بیچ ہے اسی بور کی یہہ آیتین جناب پولوس
نے عبرانیون کی خط کے دسوین باب مین لکھی ہین پہلی آیت کو یون لکھا ہے قربانی اور نذر تو نے نہین چاہا
پر میری لیے بدن طیار کیا جناب پولوس نے اس خط کے ساتوین باب سے دسوین باب تک اسی بات
کی دلیلین لکھی ہین کہ جناب موسی علیہ السلام کی شریعت کی بہت حکم حضرت عیسی کے دین مین موقوف ہوئے
ایک بڑا حکم یہہ تہا کہ توراۃ شریف مین قربانیونکا حکم بہت کثرت سی تہا اکثر گناہون کی عوض قربانی
مقرر تھے اور ایک قربانی وہ تھی جو اللہ کی حضور مین جلا دیجاتی تھے گناہ کی قربانی کے حکم اور سوختنی
قربانی کے حکم جا بجا توراۃ شریف مین موجود ہین حضرت عیسی کی شریعت مین یہہ سب موقوف ہو گیا
جناب پولوس اس آیت کی دلیل لاے ہین کہ یہان سی قربانیونکی موقوف ہو جانیکی خبر پائی جاتی ہے
جناب پولوس لکھتی ہین پس پہلی کو مٹاتا ہے تاکہ دوسری کو ثابت کرے جناب پولوس یہ سمجھی ہین کہ یہ
اونہون نے حضرت عیسی علیہ السلام کی زبانی فرمائین ہین کہ حضرت عیسی علیہ السلام اللہ تعالی سی عرض کرتے ہین
کہ ان قربانیون سے تو خوش نہین ہوا بلکہ تو نے میرے لیے بدن طیار کیا کہ مین تیری راہ مین اپنے بدن کو
قربان کرون اور دشمنون کے ہاتھون قتل کیا جاؤن یہہ قربانی تو نے مقرر کی اون قربانیونکو موقوف
کیا اب ہم کہتی ہین کہ یہان حضرت عیسی کا نام نہین ہے جناب پولوس نے اپنے ذہن سی یون سمجھا ہے ہمکو
قرآن سی ثابت ہوا کہ حضرت عیسی قتل نہین ہوئے نہ سولی دیے گئے وہ دوسرا شخص آپکے بدلی قتل ہوا
یہہ خبر حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی ہے آپ کی تو نے عرض کیا کہ قربانی اور نذر تو نے نہین چاہی میری
بدن طیار کیا اسکا یہہ مطلب کہ میری شریعت مین تو نے گناہ کی بدلے کی قربانیان اور جلانیکی قربانیان
موقوف کر دین اوسکے بدلے بدنکی عبادت کثرت سی مقرر کر دی اعجاز عیسوی مین ہے کہ عبرانیون پر
تو نے میرے کان کہولی اور ترجمہ یونانی مین اسکے بدلے یون ہے کہ تو نے میرے لیے ایک بدن طیار کیا دیکھو
جناب پولوس نے بھی یون لکھا ہے معلوم ہوا کہ یہی صحیح ہے مطلب یہہ ہے کہ محمدی دین مین بدن کی ریاضت
کیو اسطی بہت سی نماز اور روزہ فرض اور نفل بہت کثرت سی مقرر ہوا جھوٹے گناہ نماز روزہ کی
معاف ہوتے ہین بڑے گناہونکے لیے سچی توبہ ہے پھر جہانتک ہو سکے اوسکے بدلے نیکیان کری اوسکے
کچھہ حد نہین قربانی اور نذر دین محمدی مین فرض بھی اور نفل بھی ہے مگر کثرت سی نہین جیسا توراۃ مین

حکم تھا ہر روز کی قربانی اور ساتوین دن کی قربانی اور ہر مہینے کی قربانی اور گناہ اور خطا کی بدلے
کی قربانیان ان سب کو اوس نے موقوف کر کے بدن کی ریاضتون کا حکم دیا کبھی کبھی قربانی اور نذر کو بھی
(۴۱ زبور) باقی رکھا اکتالیسوین زبور مین دشمنون کی شکایت ہے اور یون لکھا ہے میرے اوس جان پہچان نے بھی
جسپر مجھے بھروسا تھا اور جو میرا ہمنوالہ تھا مجھپر لات اوٹھائی جناب یوحنا اپنی انجیل کے تیرھوین باب
مین حضرت عیسے کے حال مین لکھتے ہین کہ یہہ ہوا تاکہ نوشتہ پورا ہووے کہ اوسنے جو میرے ساتھ روٹی
کھاتا ہے مجھپر لات اوٹھائی. آگے لکھتے ہین کہ یہودا اسکریوطی کو حضرت عیسے نے نوالہ دیا اور اوسنے
آپکے قتل کی تدبیر کی اور بے ایمان ہوگیا دیکھو حواریونکے نزدیک زبور شریف مین جا بجا حضرت
داود اپنی طرف سے بھی اور حضرت عیسے کی طرف سے بھی اور جو جو ظلم اونکی نسل مین ایمانوالون پر گذرے
اونسب کی طرف سے فریاد کرتے ہین پھر زبور مین جا بجا عدالت کی خبر ہے وہ محمدی عدالت کی بشارت
(۴۳ زبور) ہے اور حضرت عیسے ظلم اوٹھانیوالے ہین اور اونکے دشمنون کو محمدی وقت مین سزا ملی بیالیسوین
زبور مین دشمنون سے فریاد ہے پھر تینتالیسوین زبور مین بھی سرے سے فریاد ہے پھر یون ہے اپنی نور
اور اپنی صداقت کو ظاہر کر اور نہین میرا ارادہ تھا کر ایسا کہ وے مجھکو تیرے پاک پہاڑ پر اور تیرے خیمون مین
لیجاوین کیا عجب ہے کہ یہان بھی یہی اشارہ ہو کہ محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ظاہر کر جنکو تونے نور سے نور
کیا اور سر سے پانون تک سچائی کی صورت اونکو بنایا اونکو ظاہر کر اور اسرائیلیونکو اونکے دین مین
(۴۴ زبور) داخل کر کہ وہ عرفات کے پہاڑ پر اور وہان کے پاک مقامون مین جاوین چوتالیسوین زبور مین ہے
اے خدا تو میرا بادشاہ ہے یعقوب کے لیے نجاتونکا حکم ہو تیری مدد سے ہم اپنے دشمنون کو سینگ
مارینگے تیرے نام سے ہم اونکو جو ہم پر چڑھتے ہین پامال کرینگے پھر بعد اسکے دور تک یہہ مطلب ہے
کہ یا احد تونے ہمکو دور کیا اور رسوا کیا اور ہمکو غیر قومون مین آوارہ کیا ہوے پھر ہوے یہہ لفظ ہے
کہ تیرے لیے ہم ساری دن قتل کیے گئے اور قربانیکے گوسپند بنی اے خداوند ہمیشہ تک دور مت کر
تو کیون اپنا منہ چھپاتا ہے ہماری مدد کے لیے اوٹھ اور اپنی رحمتونکی واسطے ہمکو رہائی دے اے
ایمانوالو دیکھو حضرت عیسے کے وقت تک یہی ظلم ظالمونکا نبیون پر اور ایمانوالون پر رہا یہود غیر قومون مین تباہ
آوارہ ہوے عیسائی لوگ ہر طرف قتل ہوتے رہے ان سب ظلمونسے فریاد ہے کہ جلد ہماری مدد کر
(۴۵ زبور) یہہ دعا محمدی وقت مین قبول ہوئی ایمانوالونکا ہر طرف غلبہ ہوا کافرونکا زور ٹوٹا اب پینتالیسوین

زبور سنو پادری میتھر نے اس زبور کی سرے پر لکہا ہی کہ مسیح کی بادشاہت کی شوکت اللہ ولی اللہ تعالی حضرت داود سی یون کہواتا ہی میرے دل مین اچہا کلام جوش مارتا ہی مین اون کامونکو جو مین نے بادشاہ کی حق مین کئی بیان کرتا ہون میری زبان ماہر لکہنی والی کا قلم ہی اسی زبانی الو یہودی ملاون کی ناسمجہی سے زبور مین بڑی بڑی جہگڑے پڑگئی تہے بعضے زبورونکو کہتی ہین کہ یہ حضرت داود کی زبانی نہین ہین بلکہ اونکی گانیوالونکی بنائی ہوئی ہین اس زبور کی سرے پر عبرانی مین لکہا ہی کہ سردار گانیوالی کے لیے بنی قورح کیواسطی مشکیل یعنی تعلیم دینی والا زبور ان لفظونکا یہی مطلب ہے کہ بنی قورح جو گانیوالی تہے اونکو گانیکے لیے حضرت داود نے یہہ زبور دیا تہا عبرانی اور عربی مین لام کی معنے ہین واسطی سو بعضے یہودی ملا اس لام کی یہہ معنی سمجہی کہ انکی واسطی یعنی اونکا بنایا ہوا لام کے یہہ معنی بہی آئی ہین مگر یہان یہہ معنی سمجہنا بڑی ناسمجہی ہی یہان اس لام کا یہہ مطلب ہے کہ اونکی گانیکی واسطے حضرت داود نے اونکو دیا اس زبور کی آخر مین دیکہو صاف ارشاد ہوتا ہی کہ مین ساری پشتون کو تیرا نام یاد دلاونگا دیکہو یہہ بات اللہ کے سوا کون کہہ سکتا ہی یہہ زبور بہی اللہ کا کلام ہی اللہ حضرت داود سی کہواتا ہی کہ میری دلمین بہت اچہا کلام جوش کر رہا ہی اور بادشاہ کے حق مین جو کام مین نے کیے اوسکو بیان کرتا ہون اسکا یہہ مطلب کہ اللہ نے میرے دلمین یہہ کلام ڈالا ہی اللہ کے پیغام کا یہہ بہی ایک طریقہ ہی کہ اپنی پیغمبرونکی دلمین سنا کلام ڈالدیتا ہی سو حضرت داود سے اللہ کہواتا ہی کہ مین نے بادشاہ کی حق مین یہہ لفظین اپنی دل مین بولی ہین پہر یہہ بہی کہوایا کہ میری زبان لکہنی والی کا قلم ہی یعنی قلم کیطرح میری زبان بی اختیار ہی اللہ میری زبان سی یہہ لفظین کہواتا ہی سو معلوم ہوا کہ یہہ کلام اللہ کا ہی اور کسی اور بادشاہ کا ذکر ہی حضرت داود کا ذکر نہین پادری طامس اسکاٹ لکہتا ہی کہ اللہ کا الہام یعنی اللہ کا پیغام پیغمبر کے دل سی ظاہر ہوا جسطرح تالاب مین غباب اوٹہتی رہین یہہ وعدہ مسیحا کا ہی پہر پادری لکہتا ہی کہ یہہ زبور بہت یا تو نہین حضرت سلیمان کی شان سی ملتا ہی شادی کی پردہ مین روحانی ملاقات کا بیان ہی بہت تاریخ والونکا بیان ہی کہ حضرت سلیمانکی شادی جو فرعون کی بیٹی سی ہوئی اوسکا یہہ بیان ہی لیکن بہت سا حصہ اس زبور کا اس حال سی مطابق نہین ہی لیکن یہہ بالکل پیشخبری حضرت عیسے کی ہی ہنری اسکاٹ مین ہی کہ روح القدس حضرت داود کی دلمین یہہ کلام ڈالکر جوش دلاتے ہین کہ وعدہ کیے ہوئے بادشاہ کی مقدمہ مین

یعنی مسیحا کی حق مین لکھی اوسکی زبان کو اللہ نی راہ بتای جسطرح قلم لکھنی والی کے ہاتھ مین اور بادشاہ
سی مراد حضرت عیسی اور اونکی سلطنت ہی بعد اسکے ارشاد ہوتا ہی تو حسن مین بنی آدم سے
کہین زیادہ ہی تیری ہونٹونسی نعمت بٹائیگئی ہی اس لیے خدا نی تجکو ہمیشہ تک مبارک کیا ای یانوالو
اسکی بورمین صاف صاف پتی جناب محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ظاہر ہین آپکا حسن تمام اولاد آدم
سی بیشک بڑھکر تھا بخاری و مسلم مین ہی کہ حضرت برا جو عازب کی بیٹے ہین فرماتے ہین کہ جناب
پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سب آدمیونسی زیادہ خوبصورت اور خوش خلق تھے اور شمائل ترمذی
مین ہی کہ حضرت ابوہریرہ رض نی فرمایا کہ مین نے آپ سی زیادہ کوئی چیز خوبصورت نہین دیکھی گویا
آفتاب آپ کی چہری مین چلا جاتا تھا یعنی آپ کی چلنی کے وقت کا یہ بیان ہی کہ معلوم ہوتا تھا کہ آفتاب
چلا آتا ہی اور حضرت جابر رض فرماتی ہین کہ وہ اللہ کے پیغام پہونچانیوالی اللہ اونپر درود اور سلام
بھیجی مینی اونکو چاندنی رات مین دیکھا اوسوقت آپ سرخ جوڑا تھا مین آپکو دیکھتا تھا اور چاند کو بھی
دیکھتا تھا قسم ہی آپ میری نزدیک چاند سی زیادہ خوبصورت تھے اور شمائل ترمذی مین ہی کہ حضرت ہند
بن ابی ہالہ نی فرمایا کہ آپ کا چہرہ ایسا چمکتا تھا جیسا چودہوین رات کا چاند چمکتا ہی صحیح بخاری مین ہی
کہ کعب ابن مالک رض نی فرمایا کہ جناب پیغمبر جب خوش ہوتی تھے آپ کا چہرہ روشن ہو جاتا تھا گویا چاند کا
ٹکڑا ہی شمائل ترمذی مین ہی کہ حضرت علی رض نی فرمایا کہ آپکا تعریف کرنیوالا کہتا تھا کہ آپ سے پہلے اور آپکی بعد
آپ کی طرح کا کوئی نہین دیکھا ای ایمانوالو آپ کی حسن و جمال کا رعب دشمنون پر بھی چھایا ہوا ہی پادری
جان ڈیون پورٹ لندن مین بڑا پادری ہی بعضے ایک کتاب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تعریف مین لکھی
ہی مگر آپ کی پیغمبری کا صاف اقرار نہین کرتا اللہ اوسکو دین محمدی مین داخل کردی آمین اوس کتاب مین
لکھا ہی کہ گبن صاحب تاریخ جاننی والا اپنی کتاب مین لکھتا ہی کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حسن مین
ممتاز تھی اس نعمت ظاہری کو کوئی حقیر نہین سمجھتا ہی مگر وہی لوگ جنکو اللہ نے اس نعمت سی محروم رکھا ہو
حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا حسن ایسا تھا کہ جب گھر مین یا باہر وعظ فرماتی تو اوس سے پہلی کہ آپ
کچھ فرماوین سننی والی آپ کی صورت ہی دیکھکر عاشق ہو جاتی تھے اور تمام محفل مین شور تعریف کا بلند
ہوتا تھا اور لوگ کہتی تھے سبحان اللہ کیا رعب و شان و شوکت بادشاہی ہی کیا آنکھین ہین کہ دلمین
چبھی جاتی ہین کیا خوبصورت مسکراہٹ ہی کیا روی مبارک ہی جس سے ہر ایک بات دل کی ظاہر ہی

اسیطرح گبن صاحب نے آپ کی خلق اور رغبت اور مروت کی بڑی بڑی تعریفین کین ہین اللہ تعالی نے فرمایا کہ تیری ہونٹون سی نعمت بتای گئی اسکا مطلب یہہ ہی کہ اللہ کا کلام آپ کی ہونٹونسے ظاہر ہوا پادری لکھتا ہی کہ اوسکی لفظین ہین بہری ہوی قوت اور نصیحت اور رغبت اور تسلی سے اسکے بعد ارشاد ہوتا ہی ای پہلوان اپنی تلوار کو جو تیری حشمت اور بزرگی ہی گلیمین ڈال کے اپنی ران پر لٹکا راستبازی اور حلم اور عدالت پر اپنی بزرگواری اور اقبالمندی سی سوار ہو کہ تیرا داہنا ہاتہہ تجہی ہیبت والاکام دکہائیگا تیرے تیر تیز ہین قومین تیرے نیچی گری پڑتی ہین وہی اوس بادشاہ کی دشمنون کی دلین لگ جاتی ہین عبرانین ککسلیخ کا لفظ ہی یعنی اوس بادشاہ کی ای ایمانوالو اس مقام کو ہماری محمدی علم والی اپنی کتابونمین نقل کرتی ہین اور کہتی ہین کہ یہہ بشارت محمد صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کی ہی مولانا محمد مہدی رحمۃ اللہ علیہ دلائل الخیرات کی شرح مین لکھتی ہین کہ گلیمین تلوار کا لٹکانا فقط عربونکا دستور تہا اور کسی قوم کی یہہ وضع اور عادت نہ تہی اور سب قومین تلوار کو کندہی پر لٹکاتی ہین اس مین صاف اشارہ ہی کہ وہ دین کا بادشاہ عرب مین سے ہوگا اور تلوار گلی سی ڈالیگا اور سچی دین کی موافق عدالت کریگا تیر اندازی عرب کی مشہور ہی اور یہہ جو فرمایا کہ تیرا داہنا ہاتہہ تجہی ہیبت والاکام دکہائیگا اس مین کیا تعجب ہی کہ یہہ اشارہ ہو کہ جناب محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نی بدر کی لڑای مین اور حنین کی لڑائیمین کنکر اوٹھا کر پہینکی کافرونکی فوج بہاگ گئی اللہ قرآنمین فرماتا ہی وَمَا رَمَيْتَ اِذْ رَمَيْتَ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ رَمٰى اور تو نی نہین پہینکا جو وقت پہینکا لیکن اللہ نے پہینکا پادری خوب جانتی ہین کہ حضرت عیسیٰ نے جہاد نہین کیا اسلیے ہنری و اسکات والون نے اور جاسل اسکاٹ نی لکہا ہی کہ حضرت عیسے کی زبان کو اللہ نی تلوار کی سی قوت دی تہی اور ایمان کی تیر گنہگارونکی دلمین بڑی خوفناک ہین ہنری اسکاٹ مین ہی کہ اگرچہ یہہ شان وشوکت ظاہر مین حضرت عیسے مین نہین تہی مگر اوس دوسری جہانکی شان وشوکت مراد ہی ہای افسوس اوس دوسری جہان مین یعنی بہشت مین تلوار اور تیر سی کیا علاقہ ہی بہشت مین کس سی لڑای ہوگی پادریونکو کچہہ نہین سوجہتا جو چاہتی ہین سو کہتی ہین۔ ارشاد ہوتا ہی تیرا تخت ای بادشاہ ہمیشہ اور آخر تک ہی تیری سلطنت کا عصا راستی کا عصا ہی تو صداقت کا دوست اور شرارت کا دشمن ہی اس سبب سے خدا نی جو تیرا خدا ہی خوشی کے روغن سی تیرے مصاحبون سی زیادہ تجکو مسح کیا ای ایمانوالو توراۃ مین اِلُوہیم کا لفظ اللہ کے حق مین آتا ہی عربی مین الہ اور عبرانیمین الوہ اسکے معنے ہین حاکم اور ہٹا کر کہین یہہ لفظ اللہ کے

حق مین بولا جاتا ہی کہین بادشاہوں اور قاضیوں کی حق مین آتا ہی کہین فرشتون کی حق مین اور مطلب
یہہ ہوتا ہی کہ اللہ جو اصل حاکم سب خلق کا ہی اوسنی انکو بادشاہ بنایا ہی یہان جو فرمایا کہ تیرا
تخت ای بادشاہ یہان بہی اِلُوہِیم کا لفظ ہی پادریون نی اسکے معنے مین خدا کا لفظ [illegible] یا کہ تیرا تخت
پہکادین کہ دیکہو حضرت عیسی کا خدا ہونا یہان سی معاذ اللہ ثابت ہوا مگر اسکے بعد پہر اللہ نی پادریونکا
دہوکا مٹا دیا اور اللہ نے فرما دیا کہ خدا نے جو تیرا خدا ہی یعنی تو اسکا بندہ ہی اللہ کی سوا کوی اور خدا
نہین ہی اور یہہ بشارت صاف جناب محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہی اللہ تعالی حضرت داؤد کو اُنکی
بادشاہی کی خبر دیتا ہی کہ حضرت داود کی طرح پیغمبر بہی ہونگی اور بادشاہی اور حکومت سی ایمان کو پہیلاوینگے
اور انکا دین ہمیشہ آخر زمانہ تک رہیگا اسکے بعد ارشاد ہی مُر اور عود اور تج کی خوشبو آتی ہی تیرے
بہاری لباس سی ہاتہی دانت کی محلون سی اونہون نی تجکو خوش کیا ہی بادشاہون کی بیٹیان تیری
عزت والیون مین ہین ملکہ تیرے داہنے ہاتہ کہڑی ہی اوفیر کے سونے کے ساتہ ای بیٹی سن اور سوچ
اور اپنی کان ادہر دہر اور اپنی لوگون اور اپنی باپ کی گہر کو بہول جا تا کہ وہ بادشاہ تیری جمال کا
نہپٹ مشتاق ہو کہ وہ تیرا خداوند ہی تو اوسے سجدہ کر یہان بہی [illegible] کا لفظ ہی یعنی وہ بادشاہ
ای ایمان والو حضرت عیسی نے نکاح نہین کیا یہ خبر اونکی نہین ہو سکتی یہہ اوس نبی کے بادشاہ کی خبر ہی
جسکے نکاح مین بڑے بڑے سردارونکی بیٹیان آئین پہلے آپ کی خوشبو کا بیان فرمایا کہ تیری خدا
نی تیرے ساتہہ والون سی زیادہ تجہے خوشی کا روغن ملا ہی یعنی وہ خوشبو اوپر سی لگای ہوی نہین ہی
اللہ ہی نے تجکو ایسا خوشبودار بنایا ہی جیسی عود اور تج وغیرہ خوشبو چیزونکی خوشبو آتی ہی مولانا سید
غلام علی آزاد رحمۃ اللہ علیہ نی تاریخ ہند مین لکہا ہی کہ مُر ایک پانی ہی جما ہوا ایک درخت پر جو
ببول کیطرح کا ہی اور مفردات ناصری سی حاشیہ پر لکہا ہی کہ مُر گوند سرخ شدہ ہی ہندی مین اوسکو بول
کہتی ہین حضرت انس فرماتی ہین کہ مین نے کوی مشک اور کوی عنبر ایسا نہین سونگہا جسکی خوشبو جناب پیغمبر
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خوشبو سی زیادہ ہو اور حضرت جابر رضہ فرماتی ہین کہ آپ نی میری گال پر ہاتہ
پہیرا مین نی آپکی ہاتہ سی ایسی خوشبو پائی گویا عطار کی ڈبی سی ہاتہ نکالا ہی امام دارمی اور بیہقی اور ابو نعیم
نی لکہا ہی کہ حضرت جابر بن عبد اللہ رضہ نی فرمایا کہ آپ جس رستی گلیمین چلا کرتی تہی اوس کوئی آپکی پیچہی جاتا تہا
آپکا رستا پہچان لیتا تہا کہ وہ رستا معطر ہوتا آپکی پسینے کی خوشبو سی ابو یعلی اور طبرانی نی لکہا ہی کہ جناب

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سی کسی نے۔ دو مانگی کہ اوسکی بیٹی بیاہی جاتی تھے اور اوسکی پاس کچھہ سامان نہین تھا
اوس رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم نی شیشہ منگایا اور کچھہ پسینا اوسمین پونچھہ دیا اور فرمایا کہ تو اوسکو
حکم کر کہ اوسکو بدن مین لگاوی وہ عورت جب خوشبو لگاتی تھی مدینہ کی سب لوگونکو خوشبو آتی تھی اوس
گھر کا نام یون مشہور ہوا کہ وہ جو خوشبو دار لوگونکا گھر ہے ابو یعلی اور بزار نی صحیح اسناد سی لکھا ہے کہ مدینے
کی رستونمین سی آپ جس رستی سی جاتی تھے اوس رستی سی سبکو خوشبو آتی تھی لوگ کہتی تھی کہ اس رستی سے
آپکا گذر ہوا ہے یہ جو بدمین انشاء ہوا کہ بادشاہونکی بیٹیان تیری عزت والیونمین ہے اگلی زمانہ مین
جو لوگ اپنی قوم کی سردار ہوتی تھے وہی بادشاہ کہلاتی تھے صحیح بخاری مین ہے کہ نعمان جو ایک قوم کا
سردار تھا اوسکی بیٹی نے اپنے تئین ملکہ یعنی شہزادی کہا سو ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نکاح مین
ام حبیبہ تھین جو مکہ کی سردار ابو سفیان کی بیٹی تہین اور حضرت صفیہ آپکی نکاح مین آئین تہین جو خیبر
مین ایک سردار کی بیٹی تہین حضرت ابو بکر اور حضرت عمر مکہ کی سردارونمین تھی حضرت ابو بکر کے بیٹی
حضرت عائشہ اور حضرت عمر کی بیٹی حضرت حفصہ آپکی نکاح مین آئین یہہ جو ایک شہزادی کا ذکر ہے
یہہ حضرت خدیجہ کی حال کے موافق ہے احمد بن عبد اللہ بکری نی اپنی مولود شریف مین حضرت خدیجہ سے
نکاح کا حال بہت طول سی لکھا ہے اوسمین صاف لکھا ہے کہ خدیجہ عظیم الشان ملکہ تہین اور اونکے مال
اور جانور بیشمار تھے اور یہہ بھی لکھا ہے کہ ایک یہودی علم والی نی حضرت خدیجہ سی بیان کیا کہ مین نے توراۃ
مین اونکی پتی پائی ہین کہ وہ آخر زمانہ مین بھیجی جاوینگی تبونکو تو ڑینگی اور اونکی ماں باپ مرجاوینگی
اور اونکی دادا اور چچا اونکی پرورش کرینگی اور وہ قریش کی ایک عورت سی ملینگے کہ وہ اپنی قوم
کی سردار ہوگی اور اپنی قوم کی امیر ہوگی اور اپنی ہاتہہ سی حضرت خدیجہ کی طرف اشارہ کیا پھر کہا کہ
میری بات یاد رکھنا اور حضرت خدیجہ کا چچا ورقہ جو نوفل کا بیٹا تھا اوسنی کتابین حضرت شیث کی اور
توراۃ اور انجیل اور زبور حضرت داود کی پڑہی تھی آپ کی پتے پہچانتا تھا اور اوسکو معلوم تھا کہ وہ نبی
جو ہونگی قریش مین سی ایک عورت سی نکاح کرینگی کہ وہ اپنی قوم کی سردار ہوگی اور اونپر امیر ہوگی دکھ مین اونکی مدد
کریگی اور اپنا مال اونپر خرچ کریگی سو ورقہ نے جانا کہ مکہ مین حضرت خدیجہ سی زیادہ کوئی مالدار نہین
اونکو امید تھی کہ یہی آپ کی زوجہ ہونگی اوسی کتاب مین حضرت خدیجہ کی نکاح کا سامان بہت کچھ
لکھا ہے کہ حضرت خدیجہ نی بہت کچھہ سامان کیا اوسمین لکھا ہے کہ جب حضرت خدیجہ آپکی خدمت مین

بعد نکاح کے حاضر ہوئین تو سندس کی کپڑے پہنے تہین اور اونکی سر پر سرخ سونیکا تاج تہا اور اوس مین سبز فیروزی جڑی تہی یہہ دیکہو زبور مین فرمایا کہ اوفیر کی سونیکی ساتہہ یہہ تاج کیسا مطابق ہی ایک انکریزی لغت مین لکہا ہی کہ اوفیر ایک شہر ہی عرب مین اور توراۃ شریف مین حضرت نوح کے صاحبزادی حضرت سام کی حالمین لکہا ہی کہ سام کی بیٹی ارفخشد اور اونکی بیٹی شالح اونکی بیٹی عابر اونکی بیٹی فالغ اور قحطان اونکی بیٹی شبا اور اوفیر اونکی اور بیٹی بہی لکہی ہین پہر لکہا ہی انکی میسا سی سفار تک تہی اور ایک ترجمہ مین یون ہی کہ مکہ سی مدینہ تک تہی معلوم ہوا کہ شہر اوفیر بہی انہین مقامو مین تہا جو اوفیر کے نام سی مشہور تہا احمد بن عبد اللہ بکری اوسی کتاب مین لکہتی ہین کہ سات مرتبہ حضرت خدیجہ آپکی سامنی آئین ہر مرتبہ نئی طرح کا لباس تہا چوتہی مرتبہ مین لکہا ہی کہ کپڑی اور جواہر اور سونا اتنا تہا کہ دیکہنی والونکی دل حیران ہوتے چہٹے مرتبہ لکہا ہی کہ آپکی کپڑے یاقوت سے جڑے تہے ساتوین مرتبہ لکہا ہی کہ ریشمی کپڑے پہنی تہین جو سونے سے بہاری ہو رہے تہے اور موتی اور جواہر اور یاقوت سی جڑے تہے اور یہہ بہی لکہا ہی کہ حضرت خدیجہ نے اپنے چچا ورقہ سے کہا کہ محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سی کہو کہ مین بہی اونکی ہون اور میرا سب مال اور جان اونہین کا ہی اور اونکی اختیار مین ہی جسطرح چاہین تصرف کرین سو ورقہ زمزم اور مقام کی بیچ مین کہڑے ہوئے اور بلند آواز سی پکار کر کہا ای عرب کی لوگو خدیجہ جو خویلد کی بیٹی ہی تمکو گواہ کرتی ہی کہ اوسنی اپنی جان اور اپنی غلام اور اپنی مال اور اپنا سارا مال جو اوسکی ہاتہہ مین ہی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو دی ڈالا اونکی تعظیم کے لیے اور اونکی تکریم کی لیے تم سب اسپر گواہ رہو اور جہان سامان کا حال لکہا ہی وہان لکہا ہی کہ حضرت خدیجہ نے کہنی بنوای اور پردی لٹکای اور رنگا رنگ کے فرش بچہاے اور حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے لیے فرش بچہایا ریشم کا اور چہینٹ کا اور ایک تخت ہاتہی دانت کا اور آبنوس کا جسمین سونی کی تار لگے تہے دیکہو ہاتہی دانت کی محل کا بیان جو اس زبور مین ہی کیسا موافق ہی جیسا کہ یہان ہاتہی دانت کا تخت تہا اوسکا ان کو ہاتہی دانت کا محل کہہ سکتی مین اور یہہ جو فرمایا کہ تو اوسی سجدہ کر یعنی تعظیم کر اور تابعداری کر یہہ ارشاد ہوتا ہی اور صور کی بیٹی ہدیے لاویگی قوم کی دولتمند تجہہ پاس حاضر ہونگی ای ایمانوالو صور ایک شہر ملک شام مین تہا اوسکی بیٹی یعنے اوسکی قوم بہی تیرے پاس تحفے لاویگی سو صور اور سارا ملک شام حضرت عمر کی وقت مین

محمدیون نی جہوٹی عیسائیون سی چہین لیا دا اکی بہت لوگ محمدیونکی تابعدار ہوی پادری لکہتا ہی کہ
اسکا یہہ مطلب ہی کہ صبر کی لوگ اور سب امیر اپنی دولت حضرت عیسی پہ نثار کرینگی پہر ارشاد
ہوتا ہی شاہزادی جلال سی بہری ہوی ہی اوسکا لباس تمام تارتار ہی اوسی سوزنی کی کپڑی پہنا کی بادشاہ
کی حضور پہونچا دینگی کنواری عورتین جو اوس کی خواصین ہین اوسکی پیچہی پیچہی تجہہ پاس حاضر کیجاینگی
خوشی اور شادمانی سی وہ پہونچائی جاینگی وی بادشاہ کی محل مین داخل ہونگی ای ایمانوالو اوس کتاب مین
حضرت خدیجہ کی نکاح کی ساتہ مین لکہا ہی کہ جب محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی چچاونکی ساتہہ حضرت
خدیجہ کی گہر مین داخل ہوی ایک خیمہ آنحضرت کی لیے خالی کر دیا اور اپنی داہنی طرف دس لونڈیان
کہڑی کر رکہین اونکی ہاتہ مین سونی کی انگیٹہیان اور عود کی خوشبو تہی اور اپنی بائین طرف بہی ایسا ہی کیا
اور اونکی پیچہی غلامونکو کہڑا کیا اونکی پاس برتن تہے جن مین زعفران اور مشک اور عنبر تہا اون غلامونکو
نکاح کی آپ کی سر مبارک پاس کہڑا کیا جب نکاح ہوچکا لونڈیون اور غلامون نی اوس خوشبو
کو آپکی سر مبارک پر چہڑکا اور سب مجلس کے لوگون پہ چہڑکا ای ایمانوالو دیکہو یہہ پتی اور نشان جو
حضرت خدیجہ کی نسبت مطابق ہین اللہ نی پہلی سے یہہ سب پتی دی رکہی پادریونکو جواب دی رکہا جو
اللہ کی حکم کے برخلاف ہوکر بہت سے نکاحونکو عیب جانتی ہین اللہ نے پہلے سی فرما رکہا کہ وہ دین کا بادشاہ
جو سچائی کا محب اور شرارت کا دشمن ہوگا اوسکی بہت بی بیان ہونگی اوسکا یہہ پتا یاد رکہو اور اسکو
حضرت عیسی کی خبر سمجہو حضرت عیسی نے نکاح نہین کیا اونکی اولاد نہین ہی اور یہان اللہ بی بیونکا
اور اولاد کا پتا دیتا ہی مگر پادری لوگ اس کہلی بات کا مطلب بدلتی ہین ذرا بہی نہین شرماتی
ہنری اسکاٹ مین ہی کہ بادشاہونکی بیٹیون سی مراد گرجا گہر ہین جنکو حضرت عیسے سی نسبت ہی جیسی نسبت
مرد کو اپنی بی بی سی ہوتی ہی پادریونکا مطلب یہہ ہی کہ یہہ مثال رشتہ محبت کی ہی حضرت عیسی کو اپنی
امت سی نہایت محبت ہی ایسی دور کی معنی گہڑ دینا اور کہلی کہلی معنی چہوڑ دینا پادریونکا کام ہی ارشاد
ہوتا ہی تیری فرزند تیری باپ دادونکی قائم مقام ہونگی جنہین تو ساری زمین کے سردار مقرر کریگا مین ساری
پشتونکو تیرا نام یاد دلاونگا اس لیے ساری قومین ہمیشہ اور آخر تک تیری تعریف کرینگی عبرانیین یون
ہی تحت ابوتیخا عبرانی ترجمہ مین ہی کہ تیری باپ دادونکی عوض ای ایمانوالو جناب محمد صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم کے فرزند آپ کی باپ دادونکی عوض دین کے سردار ہوی حضرت اسماعیل علیہ السلام کو جب

بڑی مدت گذر گئی دین کی سردار سے اونکی اولاد مین نہین ہی جناب محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم
کی باپ دادا دین کی سرداری سی محروم ہیو اونکی بدلی آپکی اولاد پاک مین امام حسن و امام حسین ایسی
امام ہوی پھر اونکی اولاد مین آجتک کیسی کیسی ولی اللہ کی ہوتی ہین جنہون نی ہر طرف دین و ایمانکو پھیلایا
حضرت عیسی کی اولاد نہین تھی یہہ خبر اونکی نہین ہو سکتی پھر یہہ جو یاد کیا پشت در پشت تیرا نام سبکو
یاد دلاونگا ساری قومونکی لوگ تجہپر ایمان لاوینگی وہ ہمیشہ آخر زمانہ تک تیری تعریف کیا کرینگی سو یہہ بھی
چاہیی دیکھو حضرت داود اور حضرت سلیمان کی تھوڑی مدت بعد اسرائیلیون بت پرستی پھیل گئی حضرت
سلیمانکی اولاد مین بہت بادشاہ بت پرست ہوئی اگر جو خدا پرست ہوئی وہ ساری زمین کی سردار نہین
ہوئی فقط ملک شام کی سردار ہوئی یہہ خاص تھا اولاد پاک محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا حضرت سلیمان
کی تعریف انکی بدلی اونہہ طرح طرح کی تہمتیں اونکی قوم نی یعنی یہودیون نی جوڑین ہماری پیغامبر محمد صلی اللہ
علیہ و آلہ وسلم کی وقت تک یہودی لوگ حضرت سلیمان کو جادوگر کہتی تھی اور اونکی نبی ہونیکی قائل تھے
اللہ تعالی یہودیونکو قرآن مین قائل کیا اور فرمایا وَمَا كَفَرَ سُلَيْمَانُ یعنی سلیمان نے کفر نہین کیا تو یہہ بات
جو یہان فرمای کہ ساری پشتونکو تیرا نام یاد دلاونگا یہہ خبر حضرت سلیمان کی ہرگز نہین ہو سکتی یہہ بتا خاص
محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا ہی جو لوگ اونپر ایمان لای اونکی نسل مین آجتک دین محمدی اکثر لوگونمین
باقی ہی ایسا نہین کہ ساری قوم دین سی پھر جاوی ساری قومونمین تعریف محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی
آجتک ہو رہی ہی اسمین اشارہ وا سی کی نام کیطرف بھی ہی نام آپکا محمد ہی یعنی تعریف کیا ہوا علامہ سید علی
طبرانی رحمۃ اللہ علیہ لکھتی ہین کہ اس خبر دینی کی وقت سی آجتک محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی سوا کوئی
ایسا نہین ہوا کہ ساری قومین پشت در پشت اوسکے نام کو ہمیشہ نیکی کیساتھہ یاد کرین اگلی پیغمبرونکا ذکر بعضے
بعضے شہرونمین تھا اور محمد صلی اللہ علیہ و آلہ کا ذکر تمام شہرونمین دن بدن بڑھتا جاتا ہی ای ایمانوالو اگلی
پیغمبرونکا ذکر خیر بھی محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی باعث سی سب قومونمین پھیل رہا ہی قرآن اور حدیث
مین دیکھو کیسی کیسی تعریفین پیغمبرونکی موجود ہین حضرت عیسے کے وقت تک پیغمبرونکی تعریفین فقط
ایک ہی قوم مین تھین پھر جب غیر قومونکی لوگ عیسای ہوی اونمین تھوڑی مدت بعد سب لوگ
حضرت عیسی کو اللہ کا شریک جاننی لگے سچی تعریف حضرت عیسی کی یہہ ہی کہ وہ اللہ کی بندے اور
اوسکے پیغام پہونچانیوالے ہین یہہ تعریف محمدی وقت مین پہلی چھپا الیسؤان زبور سنو ایک

زبور ۱۴۹

ندی ہی جسکی دہارین خداکی شہرکو اللہ تعالی کی پاک مقامونکو خوش کرتی ہین خدا اوسکی بیچون بیچ ہی اوسی ہرگز جنبش نہوگی خدا صبح سویری اوسکی مدد کریگا قومون نی غصہ کیا مملکتین جنبش کہا گئین اوسنی اپنی آواز نکالی زمین گداز ہوگئی اللہ رب العالمین ہماری ساتہہ ہی یعقوب کا خدا ہمارے پناہ ہی آو اللہ کی کامونکو دیکہو کہ زمین پر کیسی کیسی ویرانیان کرتا ہی کہ وہ زمین کی انتہا تک لڑائیان موقوف کرتا ہی وہ کمان توڑتا اور نیزی دو ٹکڑی کرتا ہی گاڑیون کو آگ سی جلاتا ہی تہم جاؤ اور جانو کہ مین خدا ہون مین قومونمین بلند ہونگا مین زمین پر بلند ہونگا رب العالمین ہماری ساتہہ ہی یعقوب کا خدا ہمارا ملجا ہی ایمانوالو سن لو پہلے تورات مین اللہ نی یہہ خبر دی کہ اللہ کی پاک مقامونکو ایک ندی کی دہارین خوش کرتی ہین ہنری اسکاٹ مین ہی کہ پانی سیلوم کا جو بیچ یروشالم مین بہتا ہی اگرچہ وہ بہت گہرا نہین ہے اور نہ بہت چوڑا ہی تو بہی یروشالم کی حفاظت کی لیے کافی ہی مگر اس پانی کو روحانی طور پر سمجہنا چاہیے کیونکہ زندگی کا پانی یعنی جو روح القدس سی آرام ملا ہی وہ آرام کرجاونکی وسیلہ سی پیدا ہوا ہی ہمارے خدا کا شہر یعنی دل اوس سے فیضیاب ہوگا اور کلام اللہ کا پہیلجاویگا اگرچہ بہت قومین عیسائیونکے دشمن ہین ای ایمانوالو دیکہو پادری نی دیکہا کہ بیت المقدس مین اللہ نی محمدی فیض کا دریا جاری کیا اور یہہ صاف خبر اوس پاک شہر کی آبادی کی ہی جو محمدیونکی ہاتہون آباد ہوا تو ثابت ہوا کہ اللہ محمدیون کی ساتہہ ہی اس لئی پادری نی خدا کی شہر سی اپنا دل مراد لیا ای ایمانوالو اللہ تعالی حضرت داود کو تسلی دیتا ہی کہ تمہارا جو یہہ شہر صیہون اور بیت المقدس ہی اسپر اللہ کا فیض جاری ہوگا پہر کبہی اوسکو جنبش نہوگی اللہ اوسکی مدد کریگا صبح سویری یعنی آخری زمانہ مین اللہ اوسکی مدد کریگا پہر صاف بتہی دی کہ قومون نی غصہ کیا یعنی بت پرستونکی قومون نی کئی بار بیت المقدس کو ویران کیا اور لوٹ لیے ہین یعنی ایکبار بخت نصر نے حضرت ارمیا کی وقت مین دوسری بار رومیون نی حضرت عیسی کی بعد اوسکو ویران کیا پہر اللہ نی اپنی آواز نکالی یعنی آخری پیغمبر پر اپنا کلام اوتارا کہ لوگ کہل جاینگی اور ڈر جاینگی اونکی ملک اوجڑ جاینگی اونکی لڑائیان موقوف ہوجاینگی اونکی ہتیار ٹوٹ جاینگی پہر صاف فرمایا کہ مین قوم مومنین بلند ہونگا یہہ وعدہ محمدی وقت مین پوری ہوئے ساری قومونمین اللہ کا نام بلند ہوا بہت کافر قتل ہوی اور بہت ایمان لای اور محمدی ہوی جیسی لڑائیان اگلی وقتونمین تہین کہ بت پرست لوگ اسرائیلیونکو تباہ کردیتی تہی ایسی لڑائیان موقوف ہوئین

یہہ خبر حضرت عیسی کی کسیطرح نہین ہوسکتی اونکی بعد تو بت پرستون نی مسجد بیت المقدس کو ڈہا دیا
محمدی وقت مین اللہ نی اوس پاک گہر کی مدد کی جو لوگ بیت المقدس سے لڑنیوالی تہی ہون سکے
پوجنی والی اور آگ کی پوجنی والی اونکا زور بالکل ٹوٹ گیا سینتالیسوین زبور اس زبور کے
سری پر پادری تیمصر نے لکہا ہی کہ قومونکو نصیحت کیجاتی ہی کہ مسیح بادشاہ کی تابعداری خوشی سے
کرین ارشاد ہوتا ہی ہان ای لوگو تم سب تالیان بجاو شہانہ گاتی ہوئی اللہ کی تعریف کرو کہ اللہ
بلند اور ہیبت والا ہی وہ ساری زمین پر بادشاہ عظیم ہی وہ قومونکو ہمارا زیر دست اور گروہونکو
ہماری پاونکی نیچی ڈالیگا پہر اللہ کی تعریفونکی بعد یون ہی خدا قومونپر بادشاہت کرتا ہی خدا اپنے
مقدس تخت پر بیٹہا ہی قومونکی امرا جمع ہوئی ہین دی جو ابراہیم کی خدا کی لوگ ہین ای ایمانوالو اس
زبور مین بہی اشارہ اسی بات کا ہی کہ آخری زمانہ مین اللہ کا نام ساری قومونمین پہیلیگا اسکا ظہور
محمدی وقت مین ہوا کہ ساری قومونکی بڑی بڑی سردار اللہ کی دین مین آئی اللہ کو اکیلا جانا اور سب
پیغمبرون اور سب کتابونکو مانا ملا سید علی طہرانی رحمۃ اللہ علیہ اس زبور کی آیتین بہی اپنی کتاب مین لاکے
ہین پہر لکہتی ہین کہ یہہ سب خبرین آئندہ کی ہین اور حضرت داود علیہ السلام کی زمانہ سی اب تک سوا
محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کسی نبی اور بادشاہ کو یہہ بات حاصل نہین ہوئی کہ سب قومین اونکی
تابعداری کرین اور اونکی دین مین آوین اڑتالیسوین زبور پہلی صیہون کی تعریف ہی پہر آٹہوین
آیت یون ہی جیسا ہمنی سنا تہا ویسا ہی رب العالمین کی شہر مین اپنی خدا کی شہر مین دیکہا خدا اوسکو ہمیشہ تک
برقرار رکہیگا ای ایمانوالو اسکا صاف مطلب یہہ ہی کہ اللہ حضرت داود سی کہواتا ہی کہ صیہون اور
بیت المقدس کی آبادی کی جیسی خبرین ہمنی سنی تہین اوسکا ظہور محمدی وقت مین دیکہا اللہ اوسکو
ہمیشہ قائم رکہیگا اللہ کی سامنی آئندہ سارا زمانہ حاضر ہی پادری لکہتا ہی کہ یروشالم تو بار بار
بت پرستونسی روندا گیا لیکن گرجا عیسی علیہ السلام کا ہمیشہ رہیگا یروشالم اوسکا فقط نمونہ تہا ای
محمدی بہائیو دیکہو پادری نی بیت المقدس سے گرجا گہر کو مراد لیا اور کہلا مطلب یہہ ہی کہ اوس پاک شہر کو
اللہ نی محمدیونکی ہاتہون ہمیشہ آباد رکہا سو یہہ پاک شہر تیرہ سو برس سی محمدیون سی آباد ہی ارشاد ہوتا ہی
ای خدا ہم تیری ہیکل کی درمیان تیرے لطف کی تمنا رکہتی ہین ای خدا جیسا تیرا نام ہی زمین پر سر بسر
ویسی ہی تیری مدح ہی تیرا داہنا ہاتہہ صداقت سی بہرا ہوا ہی کوہ صیہون خوش ہووی یہودا کی

بیٹیان خوشی کرین تیری عدالتون کی سبب ای ایمانوالو احمد کی مسجد مین پوری رحمت محمدی وقت مین ہوگی صیہون پہاڑ محمدیون سی آباد ہوا اللہ کی عدالت سی قوم یہود اکی محمدی لوگ نہایت خوش ہوئی پادری لکھتا ہی کہ اسکا یہہ مطلب ہے کہ اللہ کی نام کا پورا شہرہ ہوگا ایمانوالی لوگ بت پرستونسی جدا ہوجائینگے اور اللہ کا داہنا ہاتہہ دشمنوںسے بدلہ لیگا یہہ شہرہ ساری زمین مین آخر دنیا تک رہیگا ای ایمانوالو یہہ سب باتین محمدی وقت مین پوری ہوئین بچاسوان زبور پادری طامس اسکاٹ لکھتا ہی کہ اس زبور مین یہودیونکی جعلسازی کا بیان ہی اور حضرت عیسی کے آنیکے پیش خبری ہی اور حضرت موسی کی شریعت کا موقوف ہونا اور یہودیونکا گنہگار ٹہرایا جانا بیان ہوا ہی اور اسی سی عام فیصلہ ظاہر ہوتا ہی کہ فریسی اور جھوٹے معلم عیسائیونکی اخیر مین گنہگار ٹہرائیجائینگی ارشاد ہوتا ہی قادر مطلق خدا اللہ نی فرمایا اور زمین کو سورج کی نکلنی کی جگہہ سی لیکی اوسکی ڈوبنی کی جگہہ تک بلایا ہی صیہون سی حسن کے کمال سی خدا جلوہ گر ہوا ہی پادری لکھتا ہی کہ تمام دنیا کی رہنی والی خدا کی نام سی بلای گئے ہین اور خدا ظاہر ہوا اوسکے سارے بڑی عدالت سینا پہاڑ پر نہین قائم ہوئی بلکہ صیہون پہاڑ پر جہان سی اوسنی اپنا سخت حکم جاری کیا اور جہان اوسکی شہرت ظاہر ہوئی اسطرحسی صیہون کو پوری خوبصورتی کہا پادری کا مطلب یہہ ہی کہ صیہون اور بیت المقدس مین حضرت عیسی کا ظہور ہوا یہہ اوسکی خبر ہی مگر پادری نی یہہ نہ دیکھا کہ صیہون مین بہت بڑا ظہور احمد کی نام کا اور اوسکی کلام کا محمدی وقت مین ہوا اسکے بعد دیکھو صاف محمدی جہاد کا اشارہ ہی ارشاد ہوتا ہی ہمارا خدا آویگا اور چپ چاپ نرہیگا اک آگ اوسکی آگی فنا کرتی جاویگی اور اوسکے گرداگرد شدت سی موج زن ہوگی ای ایمانوالو دیکھو یہہ اوس رسول پاک کی خبر ہی جسکے ساتہہ اللہ نہایت جلال سی آیا اور چارونطرف لڑای کی آگ بہڑکا دی یہہ صاف خبر محمدی جہاد کی ہی مگر پادری لکھتا ہی کہ اللہ آویگا اور گنہگارون سی بدلہ لیگا اور اوسکی بہت حکومت صیہون مین ہوگی جب حضرت عیسی آی احمد کے غصہ نے بن بجہنی والی آگ کی طرح بہت قومونکو جلا دیا جو ایمان نلای لیکن اونکا دوبارہ آنا پوری نجات اور گنہگارونکی نجات کی لیے ہوگا یہودی اس زبور مین خیال کرتے ہین کہ یہہ فیصلہ مسیحا کی وقت مین ہوگا افسوس پادری کہتا ہی کہ حضرت عیسی کے وقت مین احمد کے غصہ کی آگ نے بہت قومون کو جلا دیا ہای پادری نہین دیکھتا کہ چہہ سو برس تک بت پرستونکا اور جھوٹی عیسائیونکا ہر طرف زور رہا پہر محمدی وقت مین احمد کی غصہ کی آگ بہڑکی

کافرونسے بہڑکی ارشاد ہوتا ہے وہ اوپر سے آسمان کو منادی کریگا اور زمین کو تاکہ اپنی لوگونکی عدالت
کرے میری پاک بندو میری پاس جمع ہووہی بندی جنہون نی میری ساتھہ قربانی کا عہد کیا آسمان
اوسکی راستبازی کو آشکارا کرینگی کہ خدا ہی عدالت کرنیوالا ہے پادری لکھتا ہے کہ تمام باشندی زمین کے
اور آسمان اونکی بلائیجائینگی کہ اوسکی فیصلہ کا یقین کرین اور تمام آدمی قیامت مین ظاہر ہونگی اور
اچھی لوگونکو فرشتی جمع کرینگے اس سی پہلی کہ بدون کو سزا ہووی ارشاد ہوتا ہے ای میری قوم
سن مین کہتا ہون ای اسرائیل مین تجہپر گواہی دیتا ہون مین خدا تیرا خدا ہون مین تجکو تیری
ذبیحون اور تیری سوختنی قربانیونکی بابت جو ہمیشہ میرے سامنے ہو گے ہین مجرم نہین
ٹہیراونگا مین تیری گہر کا بیل اور تیری باڑی کا بکرا نہین لونگا کہ جنگل کے ساری جانور اور پہاڑونکی
چارپایی ہزارون ہزار میری ہین مین پہاڑ کی ساری پرندونسی آگاہ ہون اور جنگلی چرند میری ہین
اگر مین بہوکا ہوتا تو تجہسی نکہتا کہ دنیا اور اوسکی معموری میری ہے کیا مین بیلونکا گوشت کہاتا ہون
یا بکرونکا لہو پیتا ہون تو قربانی خدا کی آگی گذران اور اللہ تعالی کے سامنی اپنی نذرین ادا کر اور
مصیبت کی دن مجہسی فریاد کر مین تجہی مخلصی دونگا اور تو میرا جلال ظاہر کریگا پادری لکھتا ہے کہ
یہودی لوگ اللہ کی پرستش ظاہری کرتی تھے دل سی نہین کرتی تھی اللہ اونکو سزا دیتا ہے اور جو عاجزی سے پرستش
کرتے تھے نجات پائینگی اس سب سے مراد حضرت عیسی کا آنا اور ترقی دینا دعا اور تعریف کا ای امت
محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس جگہ صاف محمدی بشارت ہے اللہ تعالی یہہ بتا دیتا ہے کہ یہہ قربانیان جو ہمیشہ
میری سامنی ہوا کرتی ہین اونکی باعث سی تجکو گنہگار نہین ٹہیراونگا یعنی یہہ جو حضرت موسی کی شریعت
کی موافق ہمیشہ قربانیان ہوا کرتی ہین یہہ آخری شریعت مین فرض نرہین گی ان قربانیون کو جو
نہ ہوئی کر لیگا گنہگار ہوگا پہر آخر مین فرمایا کہ تو قربانی اللہ کے آگی گذران اسمین شاید یہہ اشارہ ہے کہ قربانی
اور پہر اوس شریعت مین ہوگی مگر کثرت سی نہوگی جیسا حضرت موسی کی شریعت مین تھی اسکی بعد
ارشاد ہوتا ہے شریر کو خدا کہتا ہے تجہی میری حکمونکی بیان کرنے سی کیا کام تو کیون اپنی منہہ سے
میری عہد کا ذکر کرتا ہے حالانکہ تو تربیت سی عداوت رکہتا ہے اور میری کلام کو اپنی پیچہی پہینکتا ہے
اسی طرح اون لوگونکی فعلونکی شکایتین ہین پادری لکھتا ہے کہ یہودیون مین جو سکہلانیوالی تہی بہت خراب
لوگ تھے اونہون نے حضرت عیسی کے قتل کی تدبیر کی اونکو سخت سزا دیگئی اسکے بعد اللہ فرماتا ہے

اے خدا کی بھولنی والو اسکو سوچو نہو کہ مین تمھین ٹکڑے ٹکڑے کر دون اور کوئی چھڑانیوالا نہو جو کوئی
ذبیحی گذرانتا ہی وہ میرا جلال ظاہر کرتا ہی اور اوسکو جو اپنی چال چلن درست رکھتا ہی مین خدا کی
نجات دکھلاؤنگا پادری لکھتا ہی کہ جو سیدھے لوگ ہین اونکو ترقی ہوگی شکر گذار ہونگی اور اسکے سبب سے
کہ خدا کی تعریف کیجائیگی حضرت عیسی کے وسیلہ سے ای ایمانوالو اس جگہ عبرانی مین فقط ذبیحی کا لفظ ہی کہ جو کوئی
ذبیحی گذرانتا ہی اور اوپر بھی یہی لفظ ہی کہ تو ذبیحہ یعنی قربانی اللہ کی آگے گذران مگر پادریون نے ترجمہ مین
شکر گذاری کا لفظ بڑہا دیا کہ تو شکر گذاری کی قربانیان اللہ کے آگے گذران اور یہان بھی یون لکھا کہ جو
کوئی تعریف کی ذبیحی گذرانتا ہی وہ میرا جلال ظاہر کریگا یہہ لفظین پادریون نے اس لیے بڑہا دین کہ
کہ عیسائی شریعت مین قربانی نہین ہی تو یہان قربانی سے مراد اللہ کی تعریف اور شکر گذاری ہی اور
یہان صاف محمد صلعم سے شریعت کی بشارت ہی کہ اوس شریعت مین قربانیان ہونگی اگر کثرت قربانیونکی
موقوف ہو جائیگی اکاونوان زبور سنو اول مین دعا ہی آخر مین یون ہی اے خداوند میرے ہونٹونکو
کھولدے تو میرا منھہ تیری تعریف بیان کریگا کہ تو ذبیحی سے خوش نہین ہوتا نہین تو مین دیتا اسوختنی
قربانی مین تیری خوشنودی نہین خدا کی ذبیحی شکستہ جان ہین دل شکستہ اور خاکساری کو اے
خدا تو حقیر نہ جانیگا اپنی خوشی سے صیہون کی ساتھہ بھلای کر یروشالم کی دیوارونکو بنا تب تو صداقت
کی ذبیحون اور چڑہاوی اور کامل قربانیونسی خوشنود ہوگا تب وہ تیری مذبح پر بچھڑے چڑہاوینگے
عبرانی مین عولاہ کا لفظ ہی چڑہاویکا ترجمہ جو ایک پادری نے کیا ہی بہت اچھا ہی یہی لفظ عولاہ کا
وہان بھی آتا ہی جہان قربانیونکی جلادینی کا حکم ہی وہان اکثر پادریون نے سوختنی قربانی کا لفظ لکھدیتی
ہین مگر عولاہ کا صاف ترجمہ یہی چڑہاوا ہی سو حضرت موسی کی شریعت مین چڑہاویکی جلادینی کا
حکم تھا اب اللہ خبر دیتا ہی کہ آخری وقت مین جو چڑہاوا دل کی محبت سے اور صدق سی ہوگا وہ
قبول ہوگا یعنی جلانیکا حکم موقوف ہو جائیگا اس زبور مین دو باتین فرمائین ہین پہلی فرمایا کہ اللہ کے
ذبیحی شکستہ جان ہین یعنی جن لوگونکی جان اللہ کے عشق مین ٹوٹی ہوئی ہو اصل ذبیحہ وہی ہے
پھر یہہ بتا دیا کہ یروشالم کی دیوارونکو بنا یعنی یہہ خبر اوس وقت کی ہی جب یہہ شہر آباد کیا جائیگا پھر صاف
فرما دیا کہ وہ تیری مذبح پر بچھڑے چڑہاوینگی یعنی ظاہر کی قربانیان بھی ہونگی یہہ پتا محمدی شریعت کا ہے
باونوین زبور مین اور چوونوین زبور مین دشمنون کی ہاتہہ سی فریاد ہی ستاونوین زبور مین بھی سری یہی بات ہے
پھر یون ہے کہ وہ آسمان پر سے بھیجیگا تا کہ مجھکو اونکی ملامت سی جو مجھی نگلا چاہتی ہین بچاوی خدا بھیجیگا

۵۱ زبور

۵۷ زبور

رحمت اور صداقت کو بھیجیگا میری جان شیرونکی بیچمین ہی پھر آگے بڑھکر یون ہی تو آسمانون پر سرفراز ہو
اور ساری زمین پر تیرا جلال ظاہر ہو ای امت محمد صلعم زبور مین فرمایا کہ اللہ اپنی رحمت کو بھیجیگا یہی بتا قرآنمین بھی
ان پڑھ نبی کی زبانی یاد دلایا اور فرمایا وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِیْنَ اور نہین بھیجا ہمنی تجکو مگر رحمت
جہان والونکی واسطی اللہ نے اس بول کا مطلب یون کھولدیا کہ جس رحمت کے بھیجنی کا ہمنی وعدہ کیا تہا وہ
محمد ہین جو سرسی پانون تک رحمت ہی رحمت ہین اور قرآن کی حق مین فرمایا وَتَمَّتْ كَلِمَتُ رَبِّكَ صِدْقًا
وَّعَدْلًا اور پوری ہوئی بات تیری رب کی سچائی مین اور انصاف مین اس بول کا مطلب کھلگیا کہ
اللہ اپنی رحمت اور صداقت کو بھیجیگا رحمت محمد ہین اور صداقت قران ہی یہ اوسوقت کا پتا یہہ دیا
کہ ساری زمین پر اللہ کا جلال ظاہر ہوگا اسکا بڑا ظہور محمدی وقت مین ہوا پادری لکھتا ہی کہ حضرت داود
کی بدولت اللہ کی تعریف دنیا مین پھیلی اس بات مین وہ حضرت عیسی کا نمونہ تہی اکیسوین زبور کی تیرہوین
آیت کا بھی یہی مطلب ہی اٹھاونوین زبور مین ظالمونکی نبارت ہونی کی دعائین ہین پھر آخر مین یون ہے
صادق جب سزا کو دیکھیگا تو خوش ہوگا وہ شریر کی لہو سی اپنی پانون دہوویگا ایسا کہ آدمی کہیگا
بیشک سچی کے لیے بدلہ ہی بیشک ایک خدا ہی جو زمین پر انصاف کرتا ہی پادری لکھتا ہی کہ حضرت
عیسے کے بعد جب یروشالم برباد ہوا تب یہہ بات پوری ہوئی اور بار بار عیسائی دین قائم ہونے مین
اور دشمنون کی برباد ہونیمین اسکا ظہور ہوگا اور قیامت مین بہت بڑا ظہور ہوگا ای محمدی بہائیو
یہہ صاف محمدی جہاد کی خبر ہے جسمین ساری زمین کے شریرون کو سزا ملی اور جو سچی ایمانوالی تھی وہ
کافرون کی خون بہائی جانی سے خوش ہوئی حضرت داود کی اور سب پیغمبرون کی دعائین قبول ہوئین
اللہ نے اچھی بندونکا کافرونسی بدلہ لیا اس کثرت سی خون بہایا گیا کہ جنگلی پاؤن اوسمین بھر گئی اونکو
پاؤن دہونیکی ضرورت ہوی اونسٹھوان زبور دیکھو پہلی دشمنون کی ہاتہ سی فریاد ہی پھر یون ہے
ای اللہ لشکرون کے خدا تو جو اسرائیل کا خدا ہی اوٹھکی ساری گروہون پر التفات کر کسی شریر گنہگار پر
رحم مت کر پادری لکھتا ہی کہ یہہ پیش خبری پوری ہوئی گے حضرت عیسی کے دشمنون پر اور جو توبہ
نکریگا اوسپر رحم نہوگا ای ایمانوالو یہہ صاف خبر محمدی وقت کی ہی اوسوقت مین اللہ تعالی نے
ساری قومونکو سمجھایا جو ایمان نہ لائی اون شریرون کو قتل کیا پھر آگے بڑھکر یون ہی تو ای خدا ان پر
ہنستا ہی تو ساری غیر گروہونکو مسخرہ بنائیگا اکہتروین زبور مین دعا اور شکر ہے پھر یون ہی

ای خدا تونے میری نذرین قبول کین تو نے مجھے اون لوگون کے جو تیرے نام سی ترسان ہین میراث
دی تو مجھی اوس پہاڑ تک جو مجھسے اونچا ہی لی پہونچا کیونکہ تو میرے لیے ایک پناہ ہوا ہی پہر تو لیتا
ہے تو بادشاہ کی زندگانی بڑہا دیگا اور اوسکی عمر پشت در پشت دراز کریگا وہ خدا کی حضور ہمیشہ تک
ثابت رہیگا تو اپنی رحمت اور راستی سے اوسکی نگہبانی کر دیکھو یہان صاف اشارہ ہی کہ وہ پہاڑ جو مجھسے
اونچا ہی یعنی جسکا رتبہ مجھسی بڑا ہی مجھی وہانتک پہونچا یعنی اسرائیلیونکو اوس پناہ مین داخل کر
پہر بادشاہ کا اشارہ صاف اوس دین کے بادشاہ کیطرف ہی جسکا ذکر اکیسوین[۲۱] زبور مین ہو چکا ہی
اور پہر بہتروین زبور مین بڑی دہوم سی ذکر آتا ہی الٰہی اوس دین کے بادشاہ پر لاکہون درودین
نازل فرما پادری لکھتا ہی کہ حضرت داود امیدوار تھے کہ اللہ کے وعدہ کے موافق مسیحا اونکی
نسل مین بادشاہی کریگا اور گنہگارون پر رحم اور صداقت ظاہر کریگا ترسٹھوان[۶۳] زبور ای خدا تو ۶۳ مزبور
میرا خدا ہی تڑکے تجھی ڈہونڈونگا میری جان تیری پیاسی ہی اور میرا جسم خشک اور دہوپ کے جلے
ہوئی زمین مین جہان پانی نہین تیرا مشتاق ہی تاکہ تیری قدرت اور تیری حشمت کو دیکھی جیسا کہ
مین نے بیت قدس مین دیکہا اس لیے کہ تیری رحمت زندگیسی بہتر دیکھو اسکا صاف مطلب یہہ ہے
کہ جن ملکونمین احمد کا دین بالکل نہین اون ملکونمین احمد کا نام پہلی مین اوس دن کا مشتاق ہون
جیسا بیت مقدس مین احمد کا دین پہیلا ویسا اور ملکونمین بہی پہیلے جو خشک اور جلی ہوئی زمین کے
طرح ہین وہان ایمان کا فیض جاری ہووی پہر اس زبور کے آخر مین یہہ خبر ہے کہ میری دشمن تلوار
سی مارے جائینگی لیکن بادشاہ خدا سی مسرور ہوگا ہر اک شخص جو اوسکی قسم کہاتا ہی شوکت پیدا کریگا
پر اونکا منہہ جو جہوٹہ بولتی ہین بند ہو جائیگا دیکھو صاف دین کی غلبہ کی خبر اور منکرون کے عاجز
ہونیکا ذکر ہی پورا غلبہ اللہ کے دین کا سوا محمدی وقت کی کسی وقت مین نہین ہوا چونسٹھوان
زبور پہلی دشمنونسی فریاد ہی کہ کامل آدمی کی قتل کی تدبیرین کرتی ہین اور کہتی ہین ہمکو کون دیکھیگا پہر یہہ
خبر ہی کہ خدا اونپر تیر چلا دیگا وی یکبارگی گہائل ہو جاوینگے سو اونکی زبان اونہین پر پڑیگی وی سب جو
اونکو دیکھین گے بہاگین گے اور ہر اک شخص ڈریگا اور خدا کے کام کو بیان کریگا اور وی اوسکے
فعلونکو اچھی طرح سمجھین گے اسوقت راستباز خدا کے سبب خوش ہونگی اور اوسپر بہروسا کرینگے
اور ساری دیانت دار دلسی تعریف کرینگے دیکھو ای ایماندارو اس خبر کا ظہور کسوقت مین ہوا کہ

چونکہ اللہ کی ہین وہ قتل ہوئے اور یہہ حال دیکھکر سب ڈری اور اللہ کی کامونکو خوب سمجھی اور خوش
ہوئی سوا محمدی وقت کے کوئی ایسا وقت نہین ہی پینسٹھوین زبور مین ہی ای خدا صیہون (۶۵ زبور)
مین تسبیح تیرا انتظار کرتی ہی اور تجھی نذر گذرانیجائیگی تو جو دعا کا سننی والا ہی ہر بشر تجھہ پاس آویگا
دیکھو یہان بھی ایسی وقت کا انتظار ہی کہ اللہ کا نام خوب ظاہر ہو اور سب لوگ اللہ سی رجوع ہوین
پادری لکھتا ہی کہ یہہ انتظار حضرت عیسیٰ کی آمد کا ہی کہ جسمین دعائین قبول ہونگی اور یہہ بات دیکھیہ
دیکھکر لوگ بیت المقدس کی زیارت کو آوینگی اور سب قومونمین انجیل پھیلجاویگی ای پادری یہہ سب
باتین محمدی ظہور سی پوری ہوئین چھیاسٹھوان زبور سنو ای ساری سرزمینو خوشی سی چلا کے (۶۶ زبور)
خدا کا نام لو پکارکی اوسکی بڑی نام کی گیت گاؤ تقدیس سی اوسکا شکر کرو خدا سی کہو تیری کام کیا ہی
ہیبت والی ہین تیری قدرت کی بزرگی سی تیری ساری دشمن تجھسی مغلوب ہونگی ساری زمین تجھی
سجدہ کریگی اور تیری تعریف پڑہنی والی ہوگی وہی تیری نام کا گیت گاوینگی پادری لکھتا ہی کہ اسمین
چند پیش خبریان معلوم ہوتی ہین او حضرت عیسیٰ کی وقت مین اسکو یہودیون نی خیال نکیا اور اسمین
بہت صاف صاف پیش خبریان ہین کہ سلطنت حضرت عیسیٰ کی قائم ہوگی تمام دنیا پر یقینا آخر کو عیسائی
قائم ہونگی ای پادری یہہ پیش خبریان صاف محمدی دین کے پھیلنی کی ہین آنکھین کہولو اور محمدی جانو
سرسٹھوان زبور دیکھو خدا ہم پر رحم کرے اور ہمکو برکت دیوی اور اپنی چہرہ کو ہمپر جلوہ گر فرماوی (۶۷ زبور)
تاکہ تیری راہ زمین مین جانیجاوی اور تیری نجات ساری قومونمین ای خداوند لوگ تیری شکرگذاری
کرین سب لوگ تیری مدح خوانی کرین امتین خوش ہووین اونخوشی سی گاوین کہ تو لوگونکی حق مین
سچی عدالت کریگا اور زمین پر امتون کو ہدایت کریگا خدایا لوگ تیرا شکر کرین ساری لوگ تیری
مدح خوانی کرین زمین اپنی افزائش پیدا کریگی خدا ہمارا خدا ہمکو برکت دیگا اور زمین کی سارے
کناری ڈرینگے دیکھو ای ایماندارو ساری قومین اللہ کی راہ محمدی وقت مین پہلی نبیون کے
دل کی مراد اللہ نی پوری کی ملا سید علی طہرانی رحمۃ اللہ علیہ اقامۃ الشہود مین یہہ سب آیتین چھیاسٹھوین
زبور کی اور سرسٹھوین زبور کی لاکی ہین پھر لکھتی ہین کہ حضرت داود علیہ السلام اللہ کی پیغام کی
زبان سی آیندہ زمانہ کی خبر دیتی ہین جو جو باتین ان آیتونمین فرمائین وہ سب جناب محمد صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم کے وقت مین اور آپ کے خلفای راشدین اور اماموں کی وقت مین ظہور مین آئین

الله کی تعریف منار ونپر اور پہاڑونپر اور اذان کہنی والونکا چلانا اور الله کی تعریف کرنیوالون کا منبر ونپر چلانا خاص اسی امت مرحومہ مین ہی جناب محمد صلی الله علیہ وآلہ وسلم کے بھیجے جانے کے وقت سے آجتک الله کے فضل سی یہہ بات مسلمانون کے تمام شہرونمین شیعونمین اور سنیونمین پوری ہورہی ہی اڑسٹھوان زبور یون ہی خدا اوٹھی اوسکی دشمن پراگندہ ہووین وی جو اوسکا کینہ رکھتی ہین اوسکی حضوری سی بہاگین جسطرح دہوان ہانکنی سی ہٹ جاتا ہی اوسیطرح وے ہٹ جاوین جسطرح کہ موم آگ پر پگہلتا ہی شریر خدا کی حضور مین فنا ہووین راستباز شادمان ہون اور خدا کی سامنی خوش ہون ہان خوشی کے ماری پہولے نہ سماوین خدا کی تعریف کرو اوسکی نام کی تعریف کرو اوسکی راہ طیار کرو جو اپنے تمام پاہ سی سوار ہوکی بیابانونمین گذرجاتا اور اوسکے حضور خوشی کرو یتیمون کا باپ اور بیواونکا والی اپنے مکان مقدس مین خدا ہی خدا تنہاؤنکو گہرانیوالا کرتا ہی وہی قیدیونکو چھڑا کے کامیابی مین لاتا ہی پر سرکش لوگ خشک زمین مین رہتی ہین ای خدا جسدم تو اپنی بندونکے آگے آگے نکلا او جسدم تو بیابان سی گذرا سلاہ زمین لرزی اور آسمان ٹپکی خدا کے حضور ہان سینا کی بھی خدا کے حضور جو اسرائیل کا خدا ہی جنبش ہوئی آے ایمانوالو دیکہو الله کی دشمنونکی تباہ ہونیکی صاف خبر ہی اور الله والون کی خوش ہونیکی بٹہی بشارت ہی صاف محمدی جہاد کی خبر ہی یہہ حضرت موسی کی وقت کا اشارہ ہی کہ الله اوسوقت بیابانونمین گذرا تہا زمین آسمان اور سینا پہاڑ کانپ گئی تہی یعنی ویسا جلال پہر دکہلاوی اور کافرونکو ستاوے پادری لکھتا ہی کہ اس زبور کے پڑہنے سے ہمارا خیال اون معاملون کی طرف جاتا ہی جو حضرت عیسی کے بعد ہوئے حواریون پر فیض روح القدس کا پہیلا اور حضرت عیسی نے حواریون کو بشارت دی کہ انجیل کا وعظ سناؤ پہر ارشاد ہوتا ہی ای خدا تو نے زور کا مینہ برسا کی اپنی ضعیف میراث کو قائم کیا تیری جماعت اوسمین بسی ای خدا تو نے اپنے لطف سے مسکینون کے لیے طیاری کی خداوند نے حکم دیا اور خوش خبری دینی والی بڑی جماعت تہی لشکر والی بادشاہ بہاگ جاونیکے اور گہر مین رہنی والی عورت لوٹ کا مال بانٹی گی ای ایمانوالو دیکہو حضرت عیسی نے جہاد نہین کیا یہہ خبر صاف محمدی جہاد کی ہی کہ عرب کے مسکینون کو الله نے نئی سری سی ایمانکا زور دیا زور کا مینہ یعنی قران تعریف کا فیض حضرت محمد صلی الله علیہ وآلہ وسلم پر برسا کر ضعیف

میراث کو یعنی کعبہ کو جو بت پرستونکی ہاتھو نمین پھنسا ہوا تھا اوسکو پھر اپنی نام سے آباد کیا اور
ایمانوالون کو اوسمین بسایا اور اس خوشخبری کے دینے والے بہت سی اسرائیلی پیغمبر تھی اونکی
خبرونکا ظہور دکھایا اور بڑی بڑے بے ایمان بادشاہون کو بھگا دیا پادری لکھتا ہو کہ بہت
لوگ بشارت دینی کو بھیجے گئے اور بہت سی بر خلاف لوگ پامال ہوئے اور جو اون کے
شریک تھی وہ خوش ہوئے یہہ بھی خیال کرنیکے بات ہو کہ ان آیتو نمین آیندہ فعل بولی گئی ہین اگرچہ
گذری ہوئے زمانہ کی خبر و نمین بھی ایسا ہوتا ہو مگر اسکو پیش خبری سمجھنا چاہیئی ارشاد ہوتا ہو
اگرچہ تم دیگو نمین پڑے ہوئے ہو پر تم ایسے ہو گے جیسے کبوتر جسکے بال روپے سے مڑہے
ہون اور جسکی پر خالص سونے سے جسوقت اوس قادر نے بادشاہون کو اوسمین تتر بتر کیا تو
وہ صلمون کی برف کی مانند سفید ہو گیا پادری لکھتا ہو کہ اسکا یہہ مطلب ہو کہ گمراہ لوگ عیسائی
ہو جائینگے اور خوبصورت معلوم ہونگے اور اونکے گناہ معاف ہو جائینگے اور جب اللہ نے
بادشاہونکو برباد کر دیا تو اسرائیلی لوگ عزت دار ہوئے اور گناہونسی پاک ہوئے تو سلمون
کی چوٹی کی طرح سفید ہو گئے جو برف سی چھپا ہوا ہو وہ قومین جو حضرت یوشع کے ساتہ ہو کر
لڑین وہ عمدہ تہین اور جو اون حاکمون کے ماتحت ہو کر لڑین وہ بہی عمدہ تہین قبل اسکے کہ وہ
فتحمند ہوئے اور اونکو نجات دیگئی اسمین بھی آیندہ فعل بولا گیا ہو جس سے معلوم ہوتا ہو کہ آیندہ
کی خبر ہے شاید پادری کا اشارہ اسطرف ہو کہ کلیسیا کے سفنے برف کیطرح ہو جائیگا تو اسمین
آیندہ کی خبر ہو کہ ایک وقت ایسا آویگا کہ بے ایمان بادشاہون کو اللہ تعالی برباد کریگا تب
ایمانوالی لوگ برف کی طرح اوجلے اور نورانی اور خوبصورت ہو جاوینگے ایسا ہی مطلب
انجیل پاک مین فرمایا ہو کہ جب بدکار جلتی تنور مین ڈالیجائینگے تب سچی لوگ سورج کی طرح چمکین گے
یہہ صاف صاف خبرین محمدی جہاد کی ہین مگر پادری حضرت عیسی کی خبر ٹھہراتے ہین اور کہتی ہین
کہ اسکا ظہور آگے بڑہکر ہوگا ارشاد ہوتا ہو خدا کا پہاڑ باسان کا سا پہاڑ ہو باسان کے پہاڑ کی
مانند ایک اونچا پہاڑ ہو تم کیون کو دتے ہو ای اونچی پہاڑو یہہ وہ پہاڑ ہو جسمین خدا نے چاہا کہ
بسے ہان اللہ اوسمین ہمیشہ تک بسی گا پادری لکھتا ہو کہ اسکا یہہ مطلب کہ اللہ نے صیہون
پہاڑ کو اپنے ہمیشہ رہنے کیواسطے پسند کیا ہے اول آیت کو ساتھ نشانی سوالیہ کے پڑہو

تو یون ہوتی ہی پہاڑ خدا کا ہی پہاڑ باسان کا پہاڑ اونچی چوٹیونکا ہی پہاڑ باسان کا یہ جو پادری نے لکھا ہی
یہ لفظی ترجمہ عبرانی کا ہی معلوم ہوا کہ اسکا مطلب یون سمجھا ہی کہ صیہون کے پہاڑ کو اللہ نے باسان کے
پہاڑ سے مثال دی ہی یہ سمجھکر یون ترجمہ کردیا کہ خدا کا پہاڑ باسان کا سا پہاڑ ہی باسان کے پہاڑ کے مانند
ایک اونچا پہاڑ ہے اے ایمان والو یہان صیہون کا نام نہین یہ ذکر اگر کعبہ شریف کا ہو تو کیا تعجب ہے یعنے
اللہ اوس پہاڑ مین ہمیشہ رہے گا اور اگر صیہون کے طرف اشارہ ہی تو بھی صیہون پہاڑ پر تیرہ سو برس
سے محمدی بستی ہین اللہ اونکے ساتھ ہی کیونکہ اسکا وعدہ ہی کہ مین ہمیشہ یہان ہونگا آفتاب صداقت مین لکھا ہی
کہ جہان لبنان کے پہاڑونکا سلسلہ ختم ہوتا ہی اسکے آگے ایک پہاڑ ہی جو ہرمن کہلاتا ہی سب سے اونچا ہی
اوسکی چوٹی پر ہمیشہ برف رہتی ہی اوسکے اور لبنان کے اوترائی پر شمشاد اور دیودار اور بلوط سرسبز رہتے
ہین پھر یہ سلسلہ آگے بڑھ کر دریای جلیل کے پورب طرف پر باسان کہلاتا ہی جو بلوط اور چراگاہ کے
لیے مشہور تھا تھوڑی دور آگے دریای اردن اور بنی عمون کی زمین ہی ارشاد ہوتا ہی خدا کی گاڑیان
بیس ہزار ہین بلکہ ہزارہا ہزار ہین خداوند اونکے درمیان ہی سینا مقدس مین ہے پادری لکھتا ہے
کہ اسکا مطلب یہ ہے کہ جسطرح فتحمند بادشاہ فوجون اور گھوڑون اور گاڑیون کے ساتھ آتا ہی اسیطرح
اللہ تعالے ہزارون فرشتونکے ساتھ آیا اور سینا پہاڑ پر چڑہا اسی طرح وہ صیہون پہاڑ پر رہیگا اور حضرت
عیسی آسمان پر چڑہے ہے ارشاد ہوتا ہے تو اونچی پر چڑہا تو نے قیدیونکو قید کیا تو نے لوگونکے درمیان
ہدیے لئے بلکہ سرکشون کے درمیان تاکہ خداوند خدا اونمین بسے پادری سمجھتا ہے کہ یہ بات اللہ
حضرت عیسی سے فرما رہا ہے کہ تو اونچی پر چڑہا یعنے آسمان پر چڑہا اور اس لفظ کو پادری نہین
دیکھتا کہ تو نے قیدیونکو قید کیا یہ پتا صاف جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا ہی کہ آپ کو اللہ نے آسمان
پر بلایا اور آپنے جہاد مین بہت کافرونکو قید کیا جسطرح حضرت موسی نے قید کیا تھا اور آپکا دستور
تھا کہ جو کوئی تحفہ لاتا تھا آپ قبول کر لیتے تھے ایمان والون سے بھی تحفے قبول کئی اور کبھی سرکشون نے
یعنے اون لوگون سے جو ایمان نہین لائی جیسے مصر کا بادشاہ مقوقس اسنے بہت تحفے بھیجے آپنے قبول
کئی اللہ فرماتا ہے کہ تو نے یہ باتین اس لئی کین تاکہ اللہ اونمین بسے یعنے اللہ کی محبت انکے دلمین
بسے اور وہ ایمان لاوین یعنے یہ جہاد کرنا اور لوگونکو قید کرنا اور تحفے لوگون سے لینا اس تیرے
بادشاہت اور حکومت کا انجام یہ ہوگا کہ لوگ ایمان لاوینگے اور اللہ والے ہوجاوینگی حضرت داؤد

کی یہ خبر نہین ہے کیونکہ اونکے وقت مین اسرائیلیون کے سوا اور قومونمین ایمان نہین پھیلا بعد اسکے
اللہ کی تعریف ہی کہ وہ بڑا نجات دینی والا ہے پھر اکیسوین آیت یون ہے خدا دشمنونکے سر اور اوس شخص کے
کھوپڑی بالونکو جو گناہ کرتا ہی چور کر دیگا خداوند نے فرمایا مین باسان سے اونکو پھیر لاونگا ہان مین
دریا کے گہراوین سے اونہین پھیر لاونگا پادری لکھتا ہے کہ باسان مین عوج بادشاہ کو اللہ تعالیٰ
نے حضرت موسیٰ کے ہاتھون قتل کیا تھا اب یہان وعدہ ہوتا ہے کہ پھر اللہ اوسی طرح دشمنونکو
قتل کریگا اسکے بعد پھر اللہ کی تعریف ہے پھر یون ہی چھوٹا بنیامین اونکا حاکم ہے پادری لکھتا ہے کہ ساؤل
یعنے طالوت بادشاہ بنیامین کی نسل مین تھا جو حضرت یعقوب کے چھوٹے صاحبزادے تھے اسکے
بعد یون ہے تیرے خدا نے تیری مضبوطی کا حکم دیا اے خدا اوسکو جو تونے ہمارے لئے مہیا کیا مضبوط
بخش اسکے بعد عبرانی مین یون ہے مِہیخَالِخَا عَلْ یَرُوشَالَامِ لِخَا یُوبِیلُو مَلَاخِیمْ شَایْ
تیری ہیکل سے یعنے مسجد سے یروشالم پر تیرے واسطے بادشاہ تحفے لاوینگے ای ایمان والون
اسکا صاف مطلب یہ ہے کہ تیرے مسجد جو یروشالم کے سوا کہین اور ہے وہان سے یروشالم مین
بادشاہ لوگ اللہ کی نذرین لاوینگے اسکا ظہور محمدی وقت مین ہوا کہ کعبہ شریف سے یا مدینہ پاک
سے جہان حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی مسجد ہے بادشاہون نے یروشالم مین تحفے بھیجے اور اقصیٰ
کی مسجد بیت المقدس جو حضرت سلیمان نے یروشالم مین بنائی تھی اوسکو خوب محمدی بادشاہونکو نے
آباد کیا حضرت داود کے بعد یروشالم مین مسجد بیت المقدس اونکے صاحبزادے حضرت سلیمان نے
بنائی مگر یہان مسجد کی لفظ سے مسجد بیت المقدس مراد نہین یہان صاف یہ ذکر ہے کہ تیری مسجد سے
یروشالم پر تیرے واسطے بادشاہ تحفے لاوینگے تو وہ مسجد یروشالم کی سوا کہین اور ہے جہان سے
یروشالم مین تحفے اوینگے یہ ایسی بات ہے جیسی اشعیا علیہ السلام کے سولہوین باب مین ہے کہ سلع سے
بیابان کی راہ صیہون کی بیٹی کے پہاڑ پر زمین کے حاکم کے برے بھیجو یعنی صیہون اور بیت المقدس
مین سلع سے تحفے بھیجو وہی بات یہان بھی ہے اور سلع نام مدینہ پاک کا ہے اسکا بیان اوپر ہو چکا اور پادری
جو یہ مطلب سمجھتا ہے کہ تیری مسجد جو یروشالم پر ہے وہان سے تیری لئے بادشاہ تحفے بھیجینگے تو بھی
یہ مطلب ثابت ہوتا ہی کہ بیت المقدس سے بادشاہ کسی اور جگہ اللہ کی نذرین بھیجینگے وہ جگہ سوا مکہ
شریف کے اور مدینہ پاک کے کہین نہین ہے یہ بات بھی محمدی وقت مین ہوئی محمدی لوگ

کعبہ اور بیت المقدس دونونکے عاشق تہین حضرت عیسی کے وقت تک اسرائیلیونکے سوا سب بادشاہ
بت پرست تھے بیت المقدس کے دشمن تھے حضرت عیسی کے بعد بیت المقدسکو کافرون نے ڈہا دیا پانسو برس
کے بعد محمدیون نے تب آباد کیا پادری لکھتا ہے کہ شاید یہ پیش خبری اس بات کی ہی کہ یروشالم مین مسجد بنائی
جاویگی اور وہان سب لوگ اور بادشاہ اللہ کی بندگی کرینگے اس مین یہ اشارہ ہے کہ آخر زمانہ مین
سب بادشاہ عیسائی ہوجاوینگے ای ایمان والون مسجد بیت المقدس جو بت پرستون نی ڈہائے
تھی وہ محمدیون نے بنائی اور وہان سب محمدی تیرہ سو برس ۱۳۰۰ سے اللہ کی بندگی کرتی ہین مگر
پادری کو یہ آرزو ہے کہ جھوٹھو موٹھو کے عیسائی وہان اپنی مسجد یعنی گرجا گھر بناکر سب پیغمبرونکے
برخلاف تین خداونکو پوجین محمدیونکی عبادت پادری کے نزدیک معتبر نہین جو اللہ کو اکیلا جاننے
والی اور سب پیغمبرونکی ماننے والے ہین اسکے بعد ارشاد ہوتا ہی تونیستان کے وحشیونکو اور بیلونکے
جماعت کو لوگونکے بچھڑون سمیت ڈانٹ تو جو روپی کے ٹکڑونکو پامال کرتا ہی اور اون قومونکو جو لڑائی
سے خوش ہوتی ہین پریشان کر پادری لکھتا ہے کہ کچھ شک نہین ہے کہ یہ خیال کیا گیا
ہو کہ یہ پیش خبری ایک ٹھیک فتح کی ہے سخت دشمنون کے اوپر اسے ایمانوالو یہ صاف محمدی
جہاد کی خبر ہے بعد اسکے ارشاد ہوتا ہے سردار مصر سے آوینگے حبش کے لوگ جلدی اپنے ہاتھ اللہ کی طرف
بڑہاوینگے ای زمین کی مملکتو خدا کی گیت گاؤ اور خداوند کی تعریف کرو ای ایمانوالو مصر اور حبش دونو
عرب سے نزدیک ہین محمدی وقت مین جلد ملک شام اور مصر اور حبش مین محمدی دین پھیل گیا یہ صاف
خبر اوسی وقت کی ہے پھر زمین کے سارے ملکونکی خبر ہے کہ سب اللہ کے دین مین آوینگے اونہترون ۶۹
زبور مین بڑے دوہتک دشمنونکے ہاتھ سے فریاد ہے کہ ای اللہ میرے دشمن بہت کثرت سے ہین جو مجھے
قتل کیا چاہتی ہین پھیریون ہی وہ جو آستانے پر بیٹھی ہن میری بابت کہتی ہین اور نشی باز میری حق مین گاتی ہین
پھر بد دعائین ہین یا اللہ اپنا سخت قہر اونپر انڈیل دی اونکا محل اوجاڑ دی پھر یون ہی گناہ پر گناہ افزود کر
اور اونہین اپنی عدالت مین داخل ہونے ندی اونہین زندونکے دفتر سے میٹ دے اور راستبازونکے
درمیان اونکو قلمبند نکر دیکھو اس زبور مین بھی اون دشمنون سے فریاد ہے جو اپنی آستانی پر بیٹھی ہین
اسرائیلیونکی شریرون کے ہاتھ سے فریاد ہے اور بد دعا ہے کہ وہ جو عدالت کا وقت آوی اوسوقت انکو
ایمان نصیب نہو اس قوم نے نبیون کے دل ایسی ستائی کہ اللہ کی پناہ اسی باعث سے حضرت

حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت مین یہودیونکو ایمان کم نصیب ہوا گناہ پر گناہ بڑھتا گیا جیسا
کہ قرآن شریف مین بھی اونکے حق مین فرمایا فَبَآؤُ بِغَضَبٍ عَلٰی غَضَبٍ یعنی کما لای غضب پر غضب یعنے
ایک غصہ اتپر وہ ہوا کہ حضرت عیسی سے اور اسرائیلی پیغمبرون سے دشمنی کی اور دوسرا غضب یہ
ہوا کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے دشمن ہوئی آگے یون ہے پر مین مسکین ہون اور غمگین ای خدا
اپنی نجات سے مجھے اونچا کر مین خدا کی نام کا راگ گاونگا اور شکر گذاری کر کے اوسکے بڑائی کرونگا اس سے
اللہ تعالے بیل اور بچھڑون کے نسبت جنکے سینگ اور کھر ہوتے ہین زیادہ خوش ہوگا فروتنی کرنیوالے
دیکھو گے اور خوش ہونگے کہ تم جو خدا کے طالب ہو تمھارے دل خوشوقت ہونگے کیونکہ اللہ مسکینونکے
سنتا ہے اور اپنے اسیرونکے اہانت نہین کرتا آسمان اور زمین اسکی تعریف کرین اسی طرح سارے دریا
اور ہر ایک چیز جو اونمین رینگتی ہین کہ خدا صیہون کو بچاویگا اور یہودا کی بستیون کی مرمت کریگا
تا کہ وی اونمین بسین اور اونکے مالک ہوئین اوسکے بندونکی اولاد بھی اوسکی وارث ہوگی اور وے
جو اوسکے نام پر عاشق ہین اوسمین بود و باش کرینگی دیکھو اس زبور مین تیرہ پر ونکو بدعا دیکر اوس شریعت کا
پتا دیا جسمین قربانیان موقوف ہوجاوینگی قربانیو کی کثرت کے بدلے اللہ کا ذکر اور اوسکی بڑائی
کرنا کثرت سے مقرر ہوگا اللہ تعالی کو وہ عبادت ان قربانیون سے زیادہ پسند آویگی یہ اشارہ
صاف محمدی نماز کا ہے جسمین قرآن کا خوش آوازی سے پڑہنا اور بار بار اللہ اکبر کہنا ہے اللہ کے
طالبونکی دل اس عبادت مین وہ ذوق پاتی ہین جو حضرت موسی کے وقت کی قربانیونمین نہین پایا وہان جانور
ذبح کرنا تھا یہان روح اور دلکو اللہ کے عشق کی چھری سے ذبح کرنا ہے پھر یہ پتا دیا کہ اوسوقت صیہون
اور یہودا کی بستیان آباد ہونگی اللہ کے عاشق اسمین بسینگے یہ پتا صاف محمدی وقت کا ہے حضرت
عیسی کے بعد مسجد بیت المقدس کو بت پرستون نے ڈھا دیا تھا اوسوقت کا پتا یہ کسی طرح نہین
ہوسکتا وہ بستیان محمدی وقت مین آباد ہوئین اور آجتک محمدی اونمین بستے ہین پادری طامس
اسکاٹ اسکو حضرت عیسی کی بشارت ٹھہراتا ہے اور لکھتا ہے کہ یہ جو یہودیونکی بربادی کی خبر ہے
اسکا یون ظہور ہوا کہ جو یہودی حضرت عیسی علیہ السلام پر ایمان نہین لائے رومیونکے ہاتھون
قتل ہوئی اللہ نے اونکو اپنے دفتر مین سے میٹ دیا اور لکھتا ہے کہ جسطرح بائیسوین[۲۲] زبور مین پہلے
رنج اسکے بعد خوشی کا بیان ہے یہہ لکھتا ہے کہ یہان فعل آئندہ آیا ہے اس سے زمانہ آئندہ کی خبر

ثابت ہوتی ہے اور لکھتا ہے کہ صیہون سے مراد ہے گرجا اور شہر یہود اسکے اور بہت حصے گرجا کے
دنیا مین اللہ تعالے بچاویگا اور جو لوگ اللہ سے محبت رکھتے ہین صیہون مین رہینگے اور دشمن اوپر انکے
غلبہ کرینگے شاید آئندہ زمانہ کی خبر ہے جب یہودی مذہب بدلین گی ای پادری وہ زمانہ آچکا
بہت یہودی مذہب بدل کر محمدی ہوئی اور جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اور قرآن پر اور حضرت
عیسی اور انجیل پر ایمان لائے وہ صیہون مین اور بیت المقدس مین اور جا بجا ملک شام مین بستی ہین
صیہون سے خود صیہون ہی مراد ہے صیہون سے اور شہرونکے گرجاؤن کو مراد لینا پادریون کی
ہٹ دہرمی ہے یا اللہ اپنے بندونپر حق کھولدی آئین اب بہتروان زبور سنو کس دہوم دہام سے
محمدی عدالت کی خوشخبری اللہ تعالے سناتا ہے اول یہ سمجھنا چاہیے کہ یہ زبور وہی جسمین بعضے
یہودی ملاؤنکو شبہہ پڑا ہے کہ یہ زبور حضرت سلیمان کا کہا ہوا ہے اس شبہہ کا باعث یہ ہے کہ
کہ اس زبور کے سرے پر لکہا ہے لِسُلَیمَانَ یعنے واسطے سلیمان کے اس لفظ کے دونو معنے ہوسکتے ہین ایک
یہ معنے کہ سلیمانکا کہا ہوا ہے دوسرے یہ معنے کہ سلیمان کے حق مین یہ دعا ہے پادری میتھر نے
یون ترجمہ کیا ہے کہ سلیمان کا پہر حاشیہ پر دوسرا ترجمہ یون لکھا ہے کہ سلیمان کے لیے اور اس
زبور کے سرے پر پادری نے لکھا ہے کہ داود سلیمان کے لیے دعا مانگتا ہے اسی طرح ایک سو ستائیسوین
زبور کے سرے پر بھی لکھا ہے لِسُلَیمَانَ یعنے سلیمان کے واسطے اس زبور مین یہ بیان ہے کہ اللہ
کی طرف سے اولاد کا ہونا بہت بڑی نعمت ہے معلوم ہوا کہ یہان یہی معنے ہین کہ حضرت سلیمان
کے طرف اشارہ ہے جو حضرت داؤد کے فرزند تھے اور سلیمان کے یہ معنے نہین ہین کہ یہ
سلیمان کا کہا ہوا ہے اسی طرح اس بہتروین زبور مین بھی سمجھنا چاہیے تفسیر منری اسکات مین ہے
کہ یہ زبور حضرت سلیمان کے تعریف مین ہے مگر اس پردے مین حضرت عیسی کی بھی بشارت ہے
طامس اسکاٹ لکھتا ہے کہ اس زبور مین حضرت داؤد نے سلیمانکو اللہ کی برکت کے سپرد کیا مگر اس طرح بلندی سے
کہا کہ یہ لفظین پوری نہین ہوسکتین جب تک بڑا بادشاہ عیسی مسیح نمودار ہو جسکی داؤد نے خبر دی تھی ای والو
دیکھو پادری پہلے کہتی ہین کہ حضرت سلیمان کی خبر ہے پہر کہتے ہین کہ پورا پورا ظہور ان لفظونکا حضرت سلیمان
مین نہین ہوا بلکہ حضرت عیسی مین ہوا اب ہم کہتی ہین کہ پورا پورا ظہور ان لفظونکا حضرت عیسے مین بھی ہرگز نہین ہوا
یہ صاف محمدی بشارت ہے دیکہو اللہ تعالے حضرت داؤد کی زبان پاک سے یون کہواتا ہے ای خدا بادشاہ کو اپنی عدالتین

زبور ۷۲

عطا کر اے خدا بادشاہ کو [illegible] صداقت دی ای محمدی بھائیو اس کتاب مین کئی جگہ ایک بڑے
بادشاہ کی پیشینگوئی [illegible] بڑی تعریف کی ساتھ ہے چنانچہ یہان بھی اوسی بادشاہ کے حق مین
دعا ہے [illegible] بادشاہ کو جلد ظاہر کر اور اپنی عدالتین اوسکو دے کہ تیری حکم سے
مظلومونکے واسطے [illegible] ظالمون سے بدلہ لیوے اور بادشاہ کی بیٹی کا اشارہ غالب یون ہے
کہ امام مہدی علیہ السلام کی طرف ہے ایک کتاب بمبئی کی چھپی ہوئی دیکھنے مین آئی اسکا لکھنے والا
[illegible] ابراہیم کرمان کا رہنے والا وہ بھی لکھتا ہے کہ بادشاہ سے مراد جناب
محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہین اور بادشاہ کی بیٹی سے مراد حضرت امام مہدی علیہ السلام ہین
لکھتا ہے کہ یہودی [illegible] کہتے ہین بادشاہ سے مراد حضرت داود ہین اور بادشاہ کی بیٹی سے مراد حضرت سلیمان
ہین [illegible] یون سے قول کو خوب طرح رد کیا ہے اب اسے حضرت داود سے اوس بادشاہ دین کے
حق مین یون کہوا تا ہے وہ تیرے لوگونمین صداقت سے حکم کریگا اور تیرے مسکینون مین عدالت سے
پہاڑ لوگون کی لیے سلامتی ظاہر کرینگے اور ٹیلے راست بازی وہ قوم کے مسکینون کا انصاف کریگا
اور محتاجونکی فرزندونکو بچاویگا اور ظالم کو ٹکڑے ٹکڑے کریگا ای ایمانوالو دیکھو پادریون سے پوچھو
ظالمونکو ٹکڑے ٹکڑے کسنے کیا یہ کسکی بشارت ہے حضرت سلیمان کا احوال تمہاری کتابون سے
آگے پڑھ کر لکھا جائیگا کہ اونکو لڑائی کا اتفاق نہین ہوا تمام دنیا کے بادشاہ انکے تابع ہو گئے تھے
اگر کہین اتفاقًا لڑائی بھی ہوئی ہو تو نادرات سے ہے یہ لفظین اونپر مطابق نہین ہو سکتین
حضرت عیسی نے تو ہمیشہ ظالمونکے ظلم اوٹھائے اور صبر کیا اونکی خبر یہ ہرگز نہین ہو سکتی جناب
محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عیسی کا اور سب نبیونکا بدلہ بے ایمانون سے لیا یہ صاف خبر
انہی کے جہاد کی ہے اسکے بعد [illegible] ہوتا ہے جب تک کہ سورج اور چاند باقی رہین گے ساری
پشتونکے لوگ تجھ سے ڈرا کرینگے وہ [illegible] بارش کے [illegible] جو کاٹی ہوئی گھاس پر پڑی نازل ہوگا اور
پھوہے کے مینھ کی طرح جو زمین کو سیراب [illegible] ہو اوسکے زمانہ مین جب تک کہ چاند باقی رہیگا
صادق پھیلین گے اور سلامتی فراوان ہوگی اس جگہ پر پادری طامس اسکاٹ لکھتا ہے
کہ حضرت سلیمان نے چالیس سال سلطنت کی اور شان و شوکت اونکی سلطنت کی اونکی اولاد
کے وقت مین کم ہو گئی اور سلطنت یہود کی بھی چند صدیونکے بعد باقی رہی لیکن سلطنت حضرت

عیسیٰ کے آخر زمانہ تک رہے کے حضرت سلیمان نی عدالت سے رعایا کو تر و تازہ کیا اور انجیل کے وعظ سے
ہر طرح کی تر و تازگی ہوئی مظلوم ونکو آرام ملا اور جو پھلدار نتھی پھلدار ہوئی اور بہت عمدہ پاکیزگی کے تعلیم
ہوئی جہان اس سے پہلے بدی پھیلی ہوئی تھی دیکھو ای ایمانوالو اس زبور مین یہ بشارت ہے کہ ساری
پشتونکے لوگ اللہ سے ڈرا کرینگے اور اوسکا فیض مینھ کی طرح دلونکو تر و تازہ کریگا اور قیامت تک سچے
ایمان والے پھیلین گی پادری لکھتا ہے کہ یہ بات حضرت سلیمانکے بعد نہین ہوئی یعنے تہوری مدت مین
اونکے نسل مین بت پرستی پھیل گئی پادری کا مطلب یہ ہے کہ یہ خبر حضرت سلیمان نہین ہے بلکہ
حضرت عیسیٰ کی خبر ہے ای ایمان دالو اسی طرح حضرت عیسیٰ کے بعد بھی تھوڑی دنون بعد لوگ تین خداونکے
قائل ہوئی بہت لوگ بے ایمان ہوگئی سچی ایمانوالے جنگلون اور پہاڑونمین جہپ جہپ بیٹھی ان لفظونکا
ظہور نہین ہوا کہ سارے پشتونکے لوگ تجسی ڈرا کرینگے اور سچی ایمانوالے پھیلنگے ان لفظونکا ظہور صاف محمدی
وقت مین ہوا جو لوگ جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اور قرآن پاک پر ایمان لائے انکے پشت در پشت دین
محمدی قایم رہا اور سچی ایمانوالونکا ساری جہان مین غلبہ ہوا محمدی فیض بلدان رحمت کی طرح دلونپر ایسا
اللہ تعالےٰ نے برسایا کہ اونکے پشت در پشت ایمان کے درخت کو سرسبز رکھا اسکے بعد ارشاد ہوتا ہے
سمندر سے سمندر تک اور دریا سے انتہای زمین تک اوسکا حکم ہوگا وی جو بیابان کے باشندے
ہین اوسکے سامنی جھکینگے اور اوسکے دشمن مٹی چاٹینگے ترسیس اور ٹاپوون کے بادشاہ
تحفی لاوینگے اور شبا اور سبا کے بادشاہ ہدیی گذرانینگے ہان ساری بادشاہ اوسکے حضور
سجدہ کرینگے سارے گروہین اوسکی خدمت گذاری کرینگے کیونکہ وہ دہای دینے والے محتاج کو
اور مسکین کو اور اونکو جنکا کوئی مددگار نہو چھڑادیگا وہ مسکین اور محتاج پر ترس کہاویگا اور محتاجونکی
جان بچاویگا وہ اونکی جانونکو ظلم اور غضب سے بچا لیگا اونکا خون اوسکے نظر مین بیش قیمت
ہوگا پادری طامس اسکاٹ لکھتا ہے کہ حضرت سلیمان کی سلطنت دریای مصر اور میڈی ٹرین سے
دریای فرات تک اور شاید خلیج فارس تک تھی جسمین دریای فرات گرتا ہے اور تمام باشندی جنگلون کے
اونکے ماتحت رہے اور بادشاہزادے شبا کی یروشلم مین مع عمدہ تحفونکے آئے اور تمام بادشاہ
گرد و نواح کے مع تحفونکے آی اس سے کچھ کچھ پیش خبری حضرت عیسیٰ کی سلطنت کی ظاہر ہوتی ہے
عقلمند آدمی عمدہ تحفون کے ساتھ حضرت عیسیٰ کے پاس حاضر ہوی تھی جب حضرت عیسیٰ پیدا ہوئے تھے

اونکے سلطنت تمام قومونمین پھیل گئی ہے اور پیش خبری کسی زمانہ مین پوری ہوگی جبکہ تمام بادشاہ
اور کل قومین اونکی تابعدار ہوجائینگی ای امت محمدی صلی اللہ علیہ وسلم شبا بڑے شین کے ساتھ عبرانی
مین اوس شہر کو کہا جو عربی مین سبا چھوٹے سین سے ہی وہ شہر ملک یمن مین ہی اوسکا ذکر قرآن مجید مین سورہ سبا اور سورہ
نمل مین ہے اوس شہر کے شاہزادی بلقیس حضرت سلیمان کی خدمت مین حاضر آئے جسکا قصہ سورہ
نمل مین ہے بادشاہونکے احوال کی پہلے کتاب جو توراۃ کی جلد مین ہے اوسمین جو یہ قصہ لکھا ہے تو
شبا عبرانی مین بڑے شین سے لکھا ہے اب اسکے بعد جو سبا چھوٹے سین سے ہی اسکے معنے ایک
پادری نے اپنے کتاب مین عربستان کے لکھین ہین جہان بصرہ ہے واللہ اعلم ایسی بادشاہی اگرچہ حضرت
سلیمان کو بھی ملی مگر وہ جو اوپر کہے ہتی ہین وہ اونمین نہین ہین اس لئی ہم کہتی ہین کہ اس زبور مین
سراسر محمدی بشارت ہے بیابان کے یعنے عرب کے باشندی سب آپ کے تابع ہوئی اور دشمن خاک
مین ملے ترسیس جو ایک شہر ملک اسپانیہ یعنے اندلس مین ہے وہان کے بادشاہون نے اور عرب کے
اور یمن کے بادشاہون نے اطاعت کے ساری قومونمین آپکا دین پھیلا آپ مسکینون پر بہت رحم
دل تھے آپنے کافرونکو کاٹ ڈالا تب تو مسکین ایمانوالونکی جان بچی اونکا خون بہت بیش قیمت تھا
اونکے بچانے کے لیے ظالمونکا خون بہایا اسکے بعد ارشاد ہوتا ہے وہ جیونگا اور شبا کا سونا اوسے
دیا جاویگا اوسکے حقمین سدا دعا ہوگی ہر روز اوسکی مبارکباد کہی جاویگی ای محمدی بھائیو
پادری لکھتا ہے کہ حضرت سلیمان نے اپنی سلطنت مین عرب سے اور دیگر قومون سے محصول لیا اور
لوگ اسکے ترقی عمر کی دعا مانگتے تھے اور حضرت عیسیٰ کے آنیکے پہلے سے لوگ دعا مانگتے تھے اور اب
انجیل کے ترقی کی لوگ دعا مانگتے ہین ای محمدی بھائیو یہ خاص پتا محمدی شریعت کا ہے کہ ہمیشہ لوگ
کہا کرتے ہین اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ اَللّٰھُمَّ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ دیکھو ہر روز کی لفظ کو دیکھو
اور برکت کی لفظ کو دیکھو آپ کے حقمین ہر روز برکت کی دعا ہوتی ہے سبا کا یعنے ملک یمن کا سونا
آپکے قبضہ مین آیا ارشاد ہوتا ہے اوس وقت ایک مٹھی بھر دانے جو زمین مین یا پہاڑون کے
چوٹیون پر گرینگے تو اونکے پھل لبنان کے درخت کی طرح جھڑ جھڑا وینگے اور شہر کے لوگ سبزہ
زار کے مانند پھلین گے اوسکا نام ہمیشہ تک باقی رہیگا جب تک کہ آفتاب رہیگا اسکے نام کا رواج
ہوگا لوگ اسکے باعث مبارک ہووینگے ساری قوم اوسی مبارک کہی کے اللہ اسرائیل کا خدا

مبارک ہے جو اکیلا ہے عجائب کام کرتا ہے اوسکا جلیل نام ہمیشہ تک مبارک ہے سارا جہان
اوسکے جلال سے معمور ہووے آمین پادری لکھتا ہے کہ ایک مٹھی بھر دانی بھار پر بوئی جاوینگے
جو خراب زمین ہے تو اوسمین اسقدر ترو تازہ کثرت سے پیدا ہوگا اور جب وہ ہلیگا تو لبنان کے
جنگل کی طرح معلوم ہوگا اسکا مطلب یہ کہ اوسوقت پسندیدہ مین ملک کنعان کا پھلدار ہوگا اور شہر
کے بسنے والے گھاس کی طرح بڑھینگے اس پیشین خبری کا مطلب یہ ہے کہ عیسائی دین بت پرستون
اور یہودیون مین جا پھیلیگا جب وہ وعظ کہنے والے بت پرستون کی ملک مین بھیجی جاتے ہین تمام
قوم یا ملک عمدہ فصل سے بھر جاتا ہے اور روحانی ترقی آبادشہر و نکے خاص مراد ہے ان آیتون مین ایک
بڑی بھاری پیشین خبری حضرت عیسیٰ کی ہے کہ اونکی سلطنت عام ہوگی اور اللہ کے نام کا شہرہ
ہوگا ای پادریو یہ سب باتین محمدی وقت مین ظاہر ہوین حضرت سلیمان کے نام کا رواج اونکے بعد
مدتون موقوف رہا جب اونکی قوم کی اکثر لوگ بتونکو پوجتے رہے حضرت عیسیٰ کے بعد بت پرست
پادشاہونکے ظلم سے حضرت عیسےٰ کا نام لینا ایمانوالونکو مشکل پڑ گیا جیسا تمھارے کتابونسے
ثابت ہے البتہ حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم پر تمام قومونمین جو ایمان لائے انہون نے ہمیشہ کا غلبہ
پایا اونکو حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے نام لینے سے کوئی روک نہین سکتا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم
کے نام کا رعب ایسا سارے دشمنون پر چھایا ہوا ہے کہ آپ کا نام لینے سے محمدیونکو کوئی دشمن
روک نہین سکتا آپکے نام کے ساتھ اور نبیونکے نام کا بھی خوب رواج ہوا یہ بشارت بیشک آپ ہی
کی ہے اللہ ہمکو انکھین دے آمین تہترون زبور مین پھر یہ خبر ہے کہ ای اللہ جو تجھ سے دور ہین فنا ہونگے
اور یہ بیان ہے کہ جو گھمنڈ کرنیوالے اور ظلم کرنیوالے ہین تو اونکو ہلاکت مین دھکیل دیگا چوہترون
زبور مین سر سے پیر یہ فریاد ہے کہ ای اللہ دشمنون نی بیت مقدس مین آگ لگائی اور تیرے گھر کو
زمین تک ناپاک کیا اونہون نے زمین پر سارے عبادت گاہون کو جلا دیا پھر یون ہی ہم اپنی کرامتین
کچھ نہین دیکھتے کوئی نبی بھی نہین اور ہماری درمیان کوئی نہین جو جانے کہ یہ کب تک ہوگا ای خدا
دشمن کب تک ہمکو ملامت کریگا کیا دشمن ہمیشہ تک تیرے نام پر کفر بکیگا تو نے کیون اپنا
دہنا ہاتھ کھینچ لیا ہے اوسے اپنی بغل سے نکال پھر آگے بڑھ کر یون ہے کہ ای خداوند اسے یاد
رکھ کہ دشمن ملامت کرتا ہے اور جاہل بندے تیرے نام پر کفر بکتے ہین اپنی فاختہ کی جان شیرونکے

زبور ۷۲
زبور ۷۴

جماعت کے قابو مین نکر اور اپنے مسکینونکے گروہ کو کبھی نہ بھول اپنے وثیقہ کی طرف متوجہ ہو کہ زمین کے سارے اندہیرے مکان ظلم کے مساکن ہو گئے مظلوم کو اپنا سا منہ لیکر مت پھرا بلکہ مسکین اور محتاج تیرے نام کی تعریف کرین اُٹھ اے خدا اپنے وکالت کر اور اپنی ہر روز کی ملامت احمق قوم سے یاد کر اپنے دشمنونکی آواز کو بھول نجا کہ اونکا فساد جو تیرا مقابلہ کرتی ہین نت ترقی کرتا ہے دیکھو اس زبور مین اللہ تعالے نے آیندہ کا حال حضرت داؤد کو یون بتاتا ہے کہ گویا اب سامنے موجود ہے بیت المقدس اوسوقت مین بنائی نہین گئی تھی بعد حضرت داؤد کے اونکے بیٹے حضرت سلیمان نے بنائی اسکے مدتون بعد حضرت ارمیا علیہ السلام کے وقت مین بختنصر نے اوسکو ویران کر دیا اور جلا دیا پھر ستر برس بعد بیت المقدس پھر بنائی گئی پھر حضرت عیسی کے چالیس برس بعد رومی بت پرستون نے بیت المقدس کو ڈہا دیا اور مسجد اور مقبرہ شاہ ڈہا کر ویران کر دی پادری اسکاٹ نے انجیل کے رومن تفسیر مین لکھا ہے کہ طیطس رومی کی فوج نے بیت المقدس مین آگ لگا دے اور کشف الآثار مین یاد ریحنا مریک سے لکھا ہے کہ چہ ہزار آدمی مسجد کی آگ مین مرے **فائدہ** اللہ تعالی کیسیکو نہین بھولتا بھولنیکا یہ مطلب ہے کہ یا اللہ اپنے بندونکو چہوڑ مت دے اور اللہ کا ہاتھ اور بغل ہم نہین جانتے کہ کیسا ہے جو اوسکا مطلب اس لفظ سے ہے ہم اوسپر ایمان لائے اس زبور مین دیکھو کس کس وقت کا حال پہلے سے خبر دیا ہے جو اللہ تعالے اپنے بندونکے زبان سے فرماتا ہے کہ ہم اپنے نشانیان کچھ نہین دیکھتے کوئی نبی بھی نہین اور ہماری درمیان کوئی نہین جو جانے یہ کب تک ہوگا یہ ذکر پہلے ویرانے کی وقت کا نہین ہے کیونکہ اوسوقت مین جناب ارمیا پیغمبر موجود تھی اونکی زبانی اللہ تعالے نے صاف خبر سنائی کہ ستر برس کے بعد مین پھر اس مقامکو آباد کرونگا اور بابل مین جو اسرائیلی لوگ قید تھے اونمین حضرت حزقیل اور حضرت دانیال بھی موجود تھے اب خوب یقین کرو کہ یہ خبر حضرت عیسی کے بعد کی ہے کہ اوسوقت مین کوئی نبی نہین تھا اور کسی کو معلوم نہین تھا کہ یہ مصیبت کب تک رہے گی اگرچہ حضرت دانیال نے اوسوقت کی بھی خبر دی تھے مگر اوسکا مطلب مشکل تھا حضرت داؤد پہلے سے اللہ کے حکم سے اوسوقت کی دعا مانگتے ہین کہ یا اللہ اپنے دشمنونکو غارت کر دی کفر بکنے والونکو سزا دے اور مسکین ایمانوالونکو کافرونکے ظلم سے چھڑا لے یہ سب دعائین محمدی وقت مین قبول ہوئین ایمان والے لوگ کافرون کے ظلم سے جو زمین خدا کے تھے واے قتل ہوئے ایمانوالے سورج کی طرح چمک اوٹھے اور اس جگہ پہلے لکھتا ہے کہ یہ خبر

پچھلے ویرانی کی ہے اور اگرچہ حضرت ارمیا علیہ السلام اور حضرت دانیال نے خبر دی تھے مگر لوگونکو اون
خبرونکا سمجھنا مشکل تھا پھر لکھتا ہے کہ شاید یہان عیسائیونکی خبر ہے کہ ظالمون کی ظلم سے اونکے
رہائی کب ہوگی اسی ایمانوالو جو خبر قید بابل سے چھوٹنیکی حضرت ارمیا نے دی تھی اوسکا سمجھنا ہرگز مشکل
نہین تھا صاف ستر برس کی خبر دی تھے البتہ دوسرے ویرانی کی بعد آبادی کی خبر جو حضرت دانیال
نے دی تھے اوسکا سمجھنا البتہ مشکل تھا اسی لیے فرمایا کہ اوس مصیبت کے وقت کوئی نبی نہوگا جو
صاف خبر دی کہ رہائی کب ہوگی دوسرا قول پادری کا ٹھیک ہے کہ یہ خبر عیسائیونکی ہے سچی عیسائیونکو
ظالمون کے ظلم سے محمدی وقت مین رہائی ملی چھیترین زبور مین خبر ہے کہ اللہ کے غضب کا پیالہ ساری شریرونکو پینا پڑیگا اور مین سب
شریرون کے سینگ کاٹ ڈالونگا پر راست بازونکے سینگ بلند رہینگے اس زبور مین یہ بھی ہے
کہ اللہ عادل ہے ایک کو گراتا ہے دوسرے کو اوٹھاتا ہے اس اشارے مین سمجھا دیا کہ اسرائیلی لوگ
رشک نکرین کہ ان بڑھونمین پیغمبر کیون پیدا کیا اسماعیلونکو کیون بڑھا دیا اناسیوین زبور مین
(زبور ۷۹)
اللہ سے فریاد ہے کہ یا اللہ غیر قومون نے تیری پاک مسجد کو ناپاک کیا یروشالم کو ڈھیر کر دیا
تیرے بندونکے لاشونکو اونہون نے آسمانی پرندون کی اور تیرے پاک لوگونکی گوشت کو زمین کے حیوانون
کی خوراک کر دیا اونہون نے اونکے لہو کو یروشالم کے گرد اگرد پانی کے مانند بہا دیا اور ان کا
گاڑنے والا کوئی نہوا ہم تو اپنے ہمسایونکے لیے ایک ننگ اور اونکے لیے جو ہمارے آس پاس ہین جائی
تمسخر اور ٹھٹھی کے ہوئی یا اللہ کب تک کیا تو ہمیشہ بیزار رہیگا کیا تیرے غیرت آگ کے مانند بھڑکتی
رہیگی اپنا غصہ اون قومون پر اونڈیل دے جنہون نے تجھی نہ پہچانا اور اون بادشاہون پر جنہون نے
تیرا نام نلیا کہ اونہون نے یعقوب کے نگل لیا اور اوسکے مسکن کو اوجاڑ دیا ہمارے اگلی بدکاریونکو یاد
مت کر اپنی عمیم رحمتون کو جلد ہماری لیے آ کہ ہم بہت ذلیل ہوگئی اے ہمارے نجات دینے والے خدا
اپنے نام کے جلال کے لیے ہماری مدد کر ہمکو بچا لے اور اپنے نام کے لیے ہمارے گناہونکو ڈھانپ لے
قومین کس لیے کہین کہ اونکا خدا کہان ہے تو اپنے بندونکے خون کا بدلہ ہماری آنکھون کے آگے
غیر قومون پر جتا دے قیدیون کی سانسون کو آپ تک پہونچنے دے اپنی بڑی قدرت کے
موافق اوراونکو جو موت کے لائق ہین بچالے ہمارے ہمسایونکے ہر ایک ملامت کی سزا جس سبب
طرح کہ اونہون نے اے خدا تیرے ملامت کے سات سات حصہ اونکے گود مین رکھدے

سو ہم تیرے بندے اور تیرے چراگاہ کے بھیڑ ہی ہمیشہ تک تیری شکرگذاری کرینگے ہم ہر ایک پشت
کے آگے تیری مدح بیان کرینگے دیکھو اس زبور کا بھی یہی بیان ہے جو چوہترین زبور کا ہے پادری طامس اسکاٹ
پہلے یون لکھا ہے کہ یہ بابل کے قیدی کا بیان ہے پھر لکھتا ہے کہ معلوم ہوتا ہے کہ روح القدس نے داؤد سے انکے عام
تکلیفونکا حال بتلایا تھے ہین جنکو یہودا کو دشمن کے فوج نے برباد کیا جب شہر یروشلم اور مسجد برباد ہوئی ایک
حصہ باشندونکا ویران شہرمین دفن ہوگیا تھا اور بہت سے اونمین سے جنکا خون بہایا گیا تھا جانورونکے
واسطے چھوڑ دی گئی ہم کہتے ہین بیشک یہ دوسرے معنی ٹھیک ہین یہ خبر بیشک بیت المقدس کی دوسری
ویرانی کی ہے جو حضرت عیسی کی بعد ہوئی مگر پادری کو یہ خیال نہ آیا کہ اوسوقت جو یہودی قتل ہوئے وہ حضرت
عیسی کے دشمن تھے پاک بندونکا اشارہ اون ناپاکونکی طرف ہرگز نہین ہے بلکہ مطلب یہ ہے کہ اسکے
بعد رومی بت پرستون نے بہت سے عیسائیونکو بڑی بڑی عذابون سے قتل کیا پھاڑنیوالے
جانورون سے اونکو پھڑوایا اور بت پرستون نے خوش ہو ہوکر تماشا دیکھا اس زبورکا خلاصہ یہ ہے کہ یا اللہ
بت پرستون نے ہمپر یہ ظلم کیا اور ہمپر ٹھٹھے کئے اور کہا کہ اونکا خدا کہان ہے اونکے مدد کیون نہین کرتا ای اللہ
ظالمون سے اچھی لوگونکے خون کا بدلہ لے اللہ نے یہ دعائین قبول کی کہ جناب محمد صلے اللہ علیہ وآلہ
وسلم کے ہاتھون اور اونکی امت کے ہاتھون نبیون اور اچھی لوگونکے خونکا بدلہ بت پرستون سے
بھی لیا اور ظالم اسرائیلیون سے بھی لیا مدتون تک نبیون نے اور اولیاون نے یہ دعائین مانگی جب
اللہ نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو ظاہر کیا آپ کا ظہور ایسی بڑی نعمت ہے جو نبیون نے اور اولیاون نے
سیکڑون برس کی دعاون سے پائی ہے اسیوین زبورمین اول سے آخر تک یہی ذکر ہے کہ یا اللہ اسرائیلیون
پر ظالمون نے بہت ظلم ڈھا رکھا ہے تو جلوہ گر ہو کئی جگہ یون ہے کہ یا اللہ ہمکو پھر اپنی چہری کی تجلی
دکھلا کہ ہم بچ جائینگے کہین یہ لفظ ہے کہ ہمارے طرف اپنا چہرہ روشن کر کہ ہم بچ جائنگے بیاسیوین زبور
کی آخرمین یون ہے یا اللہ اوٹھ زمین کی عدالت کر کہ تو ساری امتونکا وارث ہے پادری طامس
اسکاٹ لکھتا ہے کہ معلوم ہوتا ہے کہ اس آیت مین حضرت عیسی کی آمد کی خبر ہے اور سب قومون کی
ایمان لانیکی بیشخبری ہے ای پادری یہ صاف خبر محمدی عدالت کی ہے جن مین ظالمون کو سزا ملے
مظلومونکو نجات ملے تراسیوین زبور کے سرے پر اللہ کے آگے دشمنون سے فریاد ہے پھر یون ہے
کہ وے کہتے ہین کہ آؤ اونکو اوکھاڑ ڈالین کہ قوم نہ رہین اور اسرائیل کا نام پھر ذکر مین نہ آوے اونہون نے

ایکا کرکے جی سے مشورت کی ہے اور تیری برخلافی مین عہد باندہا ہے ادوم کے خیمی والی اور اسمعیلی
اور موابی اور ساری ہاجری جبال اور عمون اور عمالیق اور فلست صور کے باشندون سمیت
اشور بھی اونکے ساتھی ہین وی بنی لوط کے مددگار ہین تو اونسے ایسا کر جیسا تونے
مدیانیون اور سیسرا اور یابین سے وادی قیسون مین کیا جو عین دور مین ہلاک ہوی اور زمین کے مزبلے
ہوی اونکے امیرونکو غراب اور زیب کے مانند کر ہان اونکے ساری دولتمندونکو زبح اور ضلمنع
کے مانند فنا کر جو کہتی ہین آؤ خدا کے گہرونکے ہم مالک بنین ای میری خدا انہین گردباد کے مانند کر اور
بہس کے مانند روبرو ہوا کے جس طرح اگ جنگل کو جلاتی ہین اور جسطرح شعلہ پہاڑونکو جہلس دیتا ہے اوسطرح
تو اپنی آندہی سے اونکا پیچھا کر اور اپنی ہولناک آندہی سے اونہین پریشان کر ای اللہ اونکے منہ کو رسوای سے
بہر دی تاکہ وی تیرے نام کے طالب ہوین وی ابدتک سراسیمہ اور پریشان ہون اور فنا ہون ہان وی رسوا ہون
اور وی جانین کہ جسکا نام یہوواہ ہے وہ تو ہی اکیلا ساری زمین پر بلند و بالا ہے دیکہو اس زبور مین یہ دعا
ہے کہ الہی بنی اسرائیل پر سب قومون نے ظلم توڑا ہے تو اونکو سزا دی ایسے سزا دی کہ وہ شرمندہ ہو کر
تیرے طالب ہون اور تیرے اکیلے ہونیکا اقرار کرین ساری زمین پر تجہکو غالب سمجہین اوسوقت کے
بت پرست اللہ کو سارے جہانکا مالک نہین کہتی تھے بلکہ بنی اسرائیل کا خدا کہتے تھے سو اس زبور مین
اللہ تعالے نے حضرت داؤد کو یہ دعا سکہای کہ یون دعا کرو کہ الہی انپر ایسے سزا بہیج کہ وہ اپنے
کفر و بت پرستی سے شرمندہ ہو کر تیرے طالب ہون یہ دعا یون قبول ہوی کہ محمدی تلوار کی مار
کہا کہا کر بت پرستون نے کفر چہوڑا اور اللہ کے طالب ہوی اور جن ملکونمین کفر پہیلا تہا وہان
اللہ کا نام پہیل گیا حضرت موسی اور حضرت یوشع اور حضرت داود کے جہاد مین بت پرستون نے قتل ہونا
قبول کیا اللہ پر اور اوسکے پیغامبرون پر ایمان لانا قبول نہ کیا محمدی جہاد مین بڑی رحمت کا ظہور ہوا پادری لکہتا ہے
کہ اس زبور مین یہ دعا ہے کہ یا اللہ اونکو ہمیشہ کی تکلیف دی اور گہبراہٹ مین ڈالدی کہ غیر قومین خبردار ہوجاوین
اور اس بات کو جانین کہ اللہ تعالے مالک تمام زمین کا ہے نہ فقط اسرائیلیونکا اب پادری آنکہین کہولو یہ دعا
محمدی وقت مین قبول ہوی پادری لکہتا ہے کہ عین دور کنعان کے اوترطرف کو ہے قریب اوس جگہ کے
جہان سیسرا کی فوج برباد ہوی ای ایمانوالو اس زبور مین اللہ تعالے نے یون دعا سکہلای کہ الہی جیسا
تونے مدیانیون اور سیسرا اور یابین سے وادی قیسون مین کیا ویسا ہی معاملہ تو سارے کافرونکے ساتھ کر

مدیانیون کا معاملہ قاضیون کے احوال کی کتاب مین چھٹے باب سے آٹھوین باب تک یون لکہا ہے کہ
سات برس تک اللہ تعالی نے بنی اسرائیل کو مدیانیون کے قبضہ مین کردیا تھا مدیانیون کا ہاتھ بنی اسرائیل
پر قوی تھا اور مدیانیون کے سبب بنی اسرائیل نے اپنے لیے پہاڑونمین گڑہی اور غار اور پناہ کے مقام
بنائی اور جب بنی اسرائیل کچھ بوتے تھے تو مدیانی اور عمالیقی اور بنی قدم یعنے عرب انکے مقابل چڑہ آتے
تھے اور اونکے سامنے خیمے کھڑے کرکے کھیتون کا حاصل غزہ کے داخل ہونیکے مقام تک برباد کرتے تھے اور
بنی اسرائیل کے لیے ایک ذرہ بہی خوراک نرہنے دیتے تھے نہ بہیڑ بکری نہ گای بیل نہ گدہا کیونکہ وی اپنے
مواشی اور اپنے خیمون سمیت ٹڈیون کے دل کے مانند آتے تھے اور اونکا اور اونکے اونٹون کا شمار نہ تہا اور
آکے اونکی سرزمین کو برباد کرجاتے تھے سو بنی اسرائیل خدا کے آگے چلای تب اللہ تعالے نے حضرت
جدعون علیہ السلام کو نبی کیا اور اللہ کا فرشتہ حضرت جدعون پاس آیا اور اوسوقت حضرت جدعون
ایک کولہو مین گیہون جہاڑ رہے تھے تا کہ مدیانیونکے ہاتھ سے بچاوین سو اللہ کا فرشتہ انکو دکھائی دیا اور
فرشتے نے کہا خداوند تیرے ساتھ ہے ای بہادر پہلوان حضرت جدعون بولے اگر خداوند ہماری ساتھ ہے
تو ہمپر یہ حادثے کیون پڑے اور کہان ہین اوسکے وی سب قدرتین جو ہماری باپ دادون نے ہمسی
بیان کین کیا خداوند ہمکو مصر سے نہین نکال لایا لیکن اب خداوند نے ہمکو چہوڑ دیا اور ہمکو مدیانیون کے
قبضے مین کردیا تب خداوند نے اوسپر نگاہ کی اور کہا کہ اپنی اسی قوت کے ساتھ جا کہ تو بنی اسرائیل کو مدیانیون
کے ہاتھ سی چہڑاوی گا کیا مین نے تجہی نہین بہیجا کہا ای میرے خداوند مین کسطرح بنی اسرائیل کو بچاؤن دیکہ کہ میرا
گہرانا منسی مین ذلیل ہے اور مین اپنے باپ دادون کے گہرانے مین سب سے چہوٹا ہون خداوند نے
فرمایا کہ مین تیرے ساتھ ہونگا اور تو ساری مدیانیونکو اسطرح مار لیگا جیسے ایک شخص کو قتل کرتے مین پہر
حضرت جدعون نے کہا کہ مجہے کوی نشان دکہا جس سے مین جانون کہ مجہسے تو ہی بولتا ہی پہر حضرت جدعون اوسی
کی نذر کے لیے ایک بکری کا بچہ اور فطیری روٹیان لائی اور گوشت کو ٹوکری مین رکہا فرشتے نے کہا اسکو راہ
مین چٹان پر رکہہ اونہون نے رکہا پتہر سے آگ نکلے اور گوشت اور فطیری روٹیان کہا گئی تب فرشتہ اونکی نظر
سے غائب ہوگیا پہر رات کو اللہ تعالے نے حضرت جدعون کو حکم کیا کہ بعل کا مذبح جو تیرے باپ کا ہے
ڈہا دی اور اوسپر کا گہنا باغ کاٹ ڈال حضرت جدعون نے رات کو وہ بتخانہ ڈہا دیا اسکا بیان اوپر
ہوچکا پہر مدیانی اور عمالیق اور مشرق کے لوگ یعنے عرب کے لوگ اکٹہی ہوئی اور پار اوترے اور یزرعیل

سے وادی مین خیمے کہڑے کیے تب خداوند کے روح یعنے فرشتہ نے یا فیض سے حضرت جدعون پر احاطہ کیا
حضرت جدعون نے نرسنگا پہونکا اور ابی عزر کے لوگ اونکے پیچہے اکٹہے ہوے پہر آپ نے سارے بنی منسے کے
پاس قاصد بہیجے سو وے بہی اوسکے پیچہے فراہم ہوئے اور بنے آشر اور بنی زبولون اور بنی نفتالی کو بلایا پہر حضرت
جدعون نے اپنے سب لوگون سمیت سویرے اوٹہکے حرود کے چشمے پر خیمہ کہڑا کیا اور مدیانیونکا لشکر اونکے اوتر
طرف کوہ موره کے متصل وادی مین تہا اللہ تعالے نے حضرت جدعون سے فرمایا کہ تیرے ساتہ کے لوگ بہت ہین
سو مین کیونکر مدیانیونکو اونکے قبضے مین کر دون ایسا نہو کہ بنی اسرائیل غرور کرین اور کہین کہ میرے قوت نے مجہے
بچایا پہر اللہ تعالے کے حکم سے حضرت جدعون علیہ السلام نے تین سو آدمیونکو اپنے ساتہ رکہا اور باقیونکو خیمون مین
بہیجا اور مدیانیونکا لشکر اوسکے نیچے وادی مین تہا پہر حضرت جدعون نے تین سو آدمیونکے تین غول کیے
اور ہر ایک کے ہاتہ مین ایک ایک نرسنگا اور ایک ایک خالی گہڑا دیا اور ہر ایک گہڑی کے اندر چراغ
رکہا اور اونہین فرمایا کہ مجہے تاکتے رہو کہ جو مین کرون سو تم بہی کرو اور خبردار جب مین باہر باہر ہوکے لشکر کے
متصل جاؤن تو جو کچہہ مین کرون سو تم کیجیو جب مین اور وے سب جو میرے ساتہ ہین نرسنگا پہونکین
تو تم سب بہی لشکر کے ہر ایک طرف نرسنگے پہونکیو اور بولیو کہ خداوند کے لیے اور جدعون کے لیے پہر
حضرت جدعون اور وے سو شخص جو اونکے ساتہ تہے باہر باہر ہوکے لشکر کے قریب آئے اوس وقت دوسرے
پہر کی ابتدا تہی اور چوکیدار اپنے مکان پر بیٹہا چاہتے تہی تب اونہون نے نرسنگے پہونکے اور اون
گہڑونکو جو اونکے ہاتہون مین تہے توڑا اور اون تینون غولون نے نرسنگے پہونکے اور گہڑے توڑے اور
چراغون کو اپنے بائین ہاتہون مین لیا اور نرسنگونکو اپنے دہنے ہاتہون مین پہونکنے کے لیے اور چلائے تہے کہ خداوند
کے اور جدعون کے تلوار اور اونمین سے ہر ایک شخص اپنے جگہہ پر لشکر کے ہر ایک طرف کہڑا تہا تب
سارا لشکر دوڑا اور چلایا اور بہاگ نکلا اور اون تین سو نے نرسنگے پہونکے اور خداوند نے ساری
لشکر مین ہر ایک کے تلوار اوسکے ساتہی پر چلوائی اور وہ بیت الشطہ کو صریرات کے پاس اور آبل
محولہ کی طرف جو طبات پاس ہے بہاگ گئے تب اسرائیلی لوگ نفتالی اور آشر اور منسی جمع ہوکے نکلے اور مدیانیون کا تعاقب
کیا اور حضرت جدعون نے تمام کوہ افرائیم مین قاصد بہیجے اور کہا کہ مدیانیونکی مقابلے مین اوترو اور گہاٹونکو بیت برہ اور
یردن تک روکو تب ساری افرائیمیون نے جمع ہوکے گہاٹونکو بیت برہ اور یردن تک روکا اور اونہون نے
مدیانیونکے دو سردارون غراب اور ذیب کو پکڑا اور غراب کو غراب کے چٹان پر اور ذیب کو ذیب کے کولہو پاس قتل کیا اور مدیان کو

رکیدا اباد سی میتھیو نے صور کا ترجمہ کیا ہے کہ غراب کی چٹان پر اور یہی لفظ صور کا حضرت شعیاہ کے صحیفہ کے دسوین باب
مین بہی ہے وہان یون ترجمہ کیا ہے غراب کے پہاڑی پر الغرض غراب او ذیب کا سیر یردن کے پار حضرت جدعون
پاس لائے اور حضرت جدعون یردن پاس آئے اور وہ اور اونکے ساتھی تین سو باہم پار اوترے اور رکید ستھے
رکیدے تہک گئے تب اپنے سکات کے لوگون سے کہا کہ اون لوگون کو جو میرے ساتھ [illegible]
اسلیے کہ یہ تہک گئے ہین اور مین مدیان کے دونون بادشاہون ذبیح اور ضلمنع کا پیچہا کئے جاتا ہون [illegible]
کے اشراف نے کہا ناندیا اب ذبیح اور ضلمنع اپنے لشکر سمیت جو پندرہ ہزار تہا قرقور مین تہی اور ایک [illegible]
بیس ہزار مارے گئے تہے حضرت جدعون اونکی طرف گئی جو نجبہ او یجبہاہ کے پورب طرف کو خیمہ مین [illegible]
اور لشکر کو مار اکہ وہ لشکر غافل تہا جب زبح اور ضلمنع بہاگے تو حضرت جدعون نے اونکو رکیدا [illegible]
بادشاہون زبح اور ضلمنع کو اور ساری لشکر کو پریشان کیا پہر حضرت جدعون نے زبح اور ضلمنع کو اپنے ہاتہ
قتل کیا اور وہ زیور جو اونکے اونٹون کے گردنون میں تہا لے لیا اور مدیانی لوگ اسماعیلی تہے فائدہ مولانا
سید علی سمہودی مدنی نے وفاء الوفا مین لکہا ہے کہ غراب ایک پہاڑ ہے مدینہ شریف کے شامی رخ کے طرف
ابن اسحاق نے لکہا ہے کہ جناب پیغامبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مدینہ سے نکلے اور غراب پر چلے کہ وہ ایک پہاڑ ہے
مدینہ کے کنارے پر شام کی راہ پر اور اس حال سے پہلے کا حال قاضیون کی کتاب مین جو تہے باب مین یون ہے
کہ بنی اسرائیل نے گناہ کیا تو خدا تعالے نے اونکو کنعان کے بادشاہ یابین کے ہاتہ مین جو حضور مین سلطنت کرتا تہا
سونپا اور اوسکے لشکر کے سردار کا نام سیسرا تہا وہ حرسۃ الجوئیم مین رہتا تہا تب بنی اسرائیل خداوند کے آگے چلائے
کہ اوس پاس لوہے کے نو سو رتہین تہین اوسنے بیس برس تک بنی اسرائیل کو ستایا اوسوقت لفیدات کی
بیوی جو دبورہ نبیہ بنی اسرائیل کی حاکم تہی وہ اور اوسکے پاس فیصلے کے لئے جیر تہے وہ سنی تہا اوس نفتالی سے ابی نوعم کی بیٹی برق
کو بلا بہیجا اور کہا کہ کیا خداوند اسرائیل کے خدا نے حکم نہین کیا کہ جا اور تبور کے پہاڑ کے سامنے لوگونکو کہینچ اور بنی نفتالی
اور بنی زبولون سے دس ہزار اپنے ساتھ لے اور مین نہر قیشون پر سیسرا لشکر یابین کے سردار کو اور اوسکے رتہون اور
اوسکی بہیڑ بہاڑ کو تجہ پاس کہینچ لاؤنگا اور اوسے تیرے قابو مین کر دونگا اور برق نے اوسے کہا اگر تو میرے ساتھ
آویگی تو مین جاؤنگا اور جو میرے ساتھ نہ آویگی تو مین نجاؤنگا وہ بولی مین تیرے ساتھ چلونگی لیکن اس سفر
مین جو تو کرتا ہے تیرے کچہ عزت نہوگی کیونکہ خداوند سیسرا کو ایک عورت کی ہاتہ مین سپرد کر دیگا دبورہ اوٹہی اور
برق کے ساتہ قادس کو گئی اور برق نے بنی زبولون اور بنی نفتالی کو قادس مین بلایا سو وہ دس ہزار مرد

اپنے ہمراہ لیکے چڑہا اور دبورہ بھی اوسکے ساتھ چلی اب حبر قینی نے جو حضرت موسیٰ علیہ السلام کے سسرے حوباب کے
نسل سے تھا قینیون سے آپکو الگ کیا اور ظعنیم مین بلوط کے درخت کے پاس جو قادس سے لگ بھگ ہے اپنا
خیمہ کھڑا کیا تب سیسرا کو خبر پہنچی کہ ابی نعم کا بیٹا برق تبور پہاڑ پر چڑہا اور سیسرا نے لوہے کے اپنے سارے
رتھین جو نو سو تھین اور اپنے ساتھ کے سارے لوگ حرستہ الجوئیم سے نہر قیسون پر فراہم کیے تب دبورہ
نے برق کو کہا کہ اوٹھ کیونکہ یہ وہ دن ہے کہ خداوند سیسرا کو تیرے ہاتھ مین دیتا ہے کیا خداوند تیرے
آگے آگے خروج نہین کرتا ہے تب برق کوہ تبور سے اوترا اور دس ہزار مرد اوسکے پیچھے تھی تب خداوند نے
سیسرا کو اور اوسکی ساری رتھون اور اوسکے سارے لشکر کو تلوار کی دھار سے برق کے آگے شکست دی یہانتک کہ سیسرا
رتھ پر سے اوتر کر پیدل بھاگا اور برق رتھون اور لشکر کو رگیدی گیا چنانچہ سیسرا کا سارا لشکر تلوار سے مارا پڑا اور ایک بھی
نہ بچا اور سیسرا پیدل بھاگ کے حبر قینی کے جورو یاعیل کے خیمہ مین گیا اس لیے کہ حصور کے بادشاہ یابین اور حبر قینی کے گھرانے
مین صلح تھی یاعیل نے کہا مجھ پاس آمت ڈر اوسنے اوسی کمل اوڑھا دیا پھر یاعیل نے ایک میخ اوسکی کنپٹی پر دہر کے ایسی گاڑی
کہ زمین جا دہسی وہ مر گیا اور جب برق آیا تو یاعیل اوسکے ملنے کو نکلی وہ خیمے مین آیا اور سیسرا کو مردہ دیکھا سو
خدا نے اوس دن کنعان کے بادشاہ یابین کو بنی اسرائیل سے مغلوب کیا اور بنی اسرائیل کے ہاتھ نہایت زور
سے پکڑ چلے یہانتک کہ اونھون نے یابین کو کاٹ ڈالا دیکھو تراسیون زبور کا یہ مضمون ہے کہ الٰہی اسی طرح
سارے بت پرستونکو قتل کر اسی طرح اونہین عاجز کر کہ وہ تیرے طالب ہون حضرت داود کے وقت مین عمون
اور مواب اور فلستی اور ادوم عاجز ہوے اور آپ کے تابع ہوئے اسکا ذکر اوپر ہو چکا مگر وہ لوگ اللہ کے
طالب نہین ہوئے دین اونمین نہین پھیلا اس زبور کی دعا جناب محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وقت مین
قبول ہوئی کہ بت پرستون پر ایسی سخت مار پڑے جیسے مدیانیون اور سیسرا پر پڑے تھی تین سو محمدیون نے
بدر مین ایک ہزار کے لشکر کو شکست دی اسی طرح مار پر مار پڑتی رہے وہ لوگ شرمندہ ہو ہو کر اللہ کے طالب
ہوتے گئے اسی طرح سارے عالم مین اللہ کا نام محمدی جہاد کے بدولت پھیلا اور سب نے اللہ کو تمام جہانکا مالک
سمجھا چوراسیوین زبور مین ہے نیکبخت وہ ہین جو تیرے گھر مین بستے ہین اور سدا تیرا شکر کرتے ہین مبارک وہ انسان جسین
قوت تجھسی ہے جنکے دلمین تیری راہین ہین جنھون نے باکا کے نشیب مین گذر کرتے ہوی اور پادری میتھر کے ترجمہ
مین یون ہے کہ وے بکا کی وادی مین گذر کرتے ہوی اوسے ایک کنوان بناتی اور تالابون کو مینہ کے پانیون سے بھرا ہے
اور پادری میتھر کے ترجمہ مین یون ہے کہ پہلے برسات اوسی برکتون سے ڈھانپ لیتی وے قوت سے قوت تک

ترقی کرتے چلے جاتی ہین یہانتک کہ خدا کے آگے صیہون مین حاضر ہوتے ہین اے ایمان والو اس زبور مین
صاف ذکر مکہ شریف کا ہے عبرانی لفظین یون ہین عوبری بعمق ھبّاخا عبرانی مین کلمہ کے سرے پر حرف نفی کا
وہان آتا ہے جہان عربی مین الف لام آتا ہے تو ھبّا خا کے معنے ہین البا خا اور باخا کو ترجمہ مین ایک پادری نے
باکا لکھا پادری میتھر نے بکا لکھدیا اسکا یہ باعث ہے کہ بہت نامون مین عبرانی مین الف آتا ہے اور عربی مین
وہ الف جاتا رہتا ہے حضرت اسماعیل کے مان کا نام عبرانی مین ہاجار ہے عربی مین ہاجرہ رہ گیا الف جاتا
رہا دس کو عربی مین عشر کہتی ہین عبرانی مین عاشار کہتے ہین اور جہان عبرانی مین خی ہوتی ہے عربی مین
اوسکے بدلے کاف آتا ہے تارے کو عبرانی مین کوخاب کہتے ہین عربی مین خی کے بدلے کاف آیا الف جاتا رہا
کوکب ہوگیا اسی قاعدی کے موافق باخا کے عربی بکا ہے اور بکہ مکہ کو کہتے ہین اور وادی نالی کو کہتے ہین
قرآن شریف مین بھی مکہ کو وادٍ غیر ذی زرع فرمایا ہے یعنے ایسا نالا جسمین کھیتے نہین مگر پادری نکے دلسی
کیونکر ہوسکے کہ یہ اقرار کرین کہ بکا یہان مکہ کو کہا ہے مگر سیل صاحب نے عربستان کی تاریخ مین اقرار کیا ہی کہ مکہ کا
نام بکہ بھی ہے دیکھو یہان صاف یہ مطلب ہے کہ حضرت ہاجرا اور حضرت اسماعیل بڑے برکت والے ہین
جو اللہ کے گھر مین یعنے کعبہ مین بستی ہین جنہون نے بکہ کے یعنے مکہ کے نالے مین پہونچی ہے زمزم کا کنوان بنایا
فرشتے نے اللہ کے حکم سے اونکے لیے پانی نکالا اور یہ جو فرمایا ہے کہ نالا اونکو مینہ کے پانیون سے بہرا ہے
یہ خاص پتا عرب کی زمین کا ہے مختصر تاریخ اسلام کی جو ڈاکتر جی ویلیو لئیٹنر پرسپالی لاہور مین چھاپی ہے
اوسمین لکھا ہے کہ عرب کی زمین خشک تھی برسات کم ہوتی تھی اس لیے قومونکی قومین اپنے جانورونکو
لیکر جہان برسات کا پانی یا کوی چشمہ اور گذاری کی جگہ سنتی تھی وہان اوٹھ جاتی تھے صحیح بخاری مین ہے
کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا ای آسمان کے پانی کے بیٹو مجمع البحار مین ہے کہ یہ عرب والونسے
کہا کہ وہ آسمان کے پانی کے تلاش مین رہتے تھے جہان وہ ہوتا تھا وہان اوترتے تھے سو یہان اسماعیلونکو
فرمایا کہ اونکے قوت بڑہتی چلی جاوے گی یہانتک کہ اللہ تعالے کے آگے صیہون مین حاضر ہونگے سو ایسا ہے ہوا
پہلے حضرت اسمعیل سے اونکو ایمانکی قوت ملی مدت تک ایمان پر قایم رہے پھر کئی سو برس بت پرستی میں
پھنسے رہے آخر کو اللہ نے اونمین حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو پیدا کیا اور آپ پر قرآن اوتارا اور اولاد اسمٰعیل
کو زور دیا کہ اونہون نے ہر طرف کافرونکو مارا اور صیہون اور بیت المقدس مین اللہ کے گھر مین حاضر ہو کر
اوس ملک مین بھی اللہ کے کلام کا نور پھیلایا جو نے عیسائیونکو دبایا پادری طامس اسکاٹ کو دیکھو

باکا کے یہ معنے لکہتا ہے کہ درختون مین شہتوت کے جو ایک ناپیداوار جگہہ تہی اور جو لوگ وہان جاتی تہے اپنے
پانی کے واسطے گڑہے کہودتے تہے اسکا یہ مطلب ہی کہ جو لوگ حضرت عیسی کے گرجی کو آتے ہین اونکو
کوئی روک نہین سکتا خدا اونکے ہمیشہ مدد کریگا بعضے لوگ باکا کے معنے کہتے ہین رونا یا تکلیف لیکن شاید اوس
سے مراد ہے ناپیداوار جگہہ جسمین ہوکر کسی زمین کے لوگ بیت المقدس کو جاتی تہے لیکن اللہ کے حکم سے وہ
اچہی طرح لیجائی جاتے تہے اور تالابون سے مراد ہے دعائین اور برکتین اور معنے یہ ہین کہ پانی برکتونکا ڈہانک
لیتا ہے انکو دیکہو پادری نے آخر اقرار کیا کہ باکا سے ناپیداوار جگہہ مراد ہے سو مکہ بہی ایسا ہی ہے اللہ تعالے
فرماتا ہے بِوَادٍ غَيْرِ ذِي زَرْعٍ ایسا نالا جسمین کہتی نہین پچاسیوان زبور ای اللہ تو اپنی زمین پر مہربان رہے
تو یعقوب کی قیدی کو پہیر لایا تو نے اپنے لوگونکے گناہ بخش دی تو نے اون کی سب خطا چہپا ڈالی تو اپنی سب
قہر کو روکا تو نے اپنے غضب کی شدت کو پہیرا ای ہمارے نجات دینے والے خدا ہمکو پہرا اور اپنے قہر کو ہمپر سے
دفع کر کیا تو ہمسے سدا بیزار رہیگا کیا تو سارے پشتون پر اپنے قہر کو کہینچیگا کیا تو پہر کے ہمین نہ جلادیگا تاکہ تیرے
لوگ تجہسے خوشی کرین ای اللہ ہمکو اپنی رحمت دکہا اور اپنی نجات ہمکو بخش مین سنونگا کہ اللہ خدا کیا فرماتا ہی وہ
تو اپنے بندونکی اور اپنی پاک لوگون سی سلامتی کی باتین کہیگا پر لازم ہے کہ وے پہر جہالت کی طرف پہرین یقیناً اوسکی
نجات اونسے جو اوس سے ڈرتے ہین نزدیک ہے تاکہ جلال ہمارے سرزمین مین بسی رحمت اور سچائی ملنے والیان
ہین صداقت و سلامتی نے ایک دوسرے کو چوما ہے سچائی زمین سے اوگی گی اور صداقت آسمان پر سے جہانکی
گے ہان اللہ بہی جو کچہ خوب ہے سو دیگا اور ہماری سرزمین اپنے حاصل دی گی صداقت اوسکے آگے آگے چلیگی
اور اوسکے قدم کو راہ مین رکہی گی اور پادری ہیتر نے یون ترجمہ کیا ہی کہ اپنے نقش قدم کو ایک راہ بناویگی پادری
طامس اسکاٹ لکہتا ہی کہ جب اللہ تعالے نے یہودیون کو قید سے چہڑایا اپنی رحمت سے اپنے وعدی پوری کئے
اور اپنے عدالت کو ظاہر کیا پہر یہ جو فرمایا کہ سچائی زمین سے اوگی گی اور عدالت آسمان سے جہانکی گی پہلے اسکا
مطلب پادری یون لکہتا ہی کہ اونکی زمین کی پیداواری بڑہ گئی یعنے پہل زمین کے اور پہل نیکی کے پہر پادری
لکہتا ہی کہ ان آیتون کے یہ معنی عمدہ نہین ہین اور ٹہیک معنے یون ہین کہ اللہ نے اپنے رحمت سے حضرت عیسیٰ
کو بہیجا اور اپنے وعدونکو پورا کیا افسوس پادری عدالت کی لفظ مین غور نہین کرتا اور محمدی نور کو نہین دیکہتا
عدالت کا بیان توراۃ مین صاف صاف ہوچکا ہی کہ اللہ اپنی تلوار تیز کریگا اور اپنے دشمنونکو قتل کریگا زبور مین بہی
جابجا اس عدالت کا بیان ہی اس عدالت کے ساتہ سچا دین ساری زمین مین پہیلا یہ دونو باتین محمدی وقت [illegible]

یہ بشارت اسی وقت کی ہے اور نیز یوں بھی اشارہ ہی کہ اللہ تعالے بابل کے قید سے اسرائیلون کو پھر لاویگا پھر حضرت عیسیٰ کے بعد کے زمانہ میں جو مصیبت اسرائیلیون پر پڑی اوسکے دفع ہونیکے لیے یہ دعا کیا یا اللہ اس قہر اور غضب کو دفع کر دے اور رحمت اور نجات کو یعنے آخری شریعت کو بھیجدے اس اشارہ کو حضرت داؤد علیہ السلام کی کہا ہوتین اب ہمین اللہ تعالے نے صاف کہولدیا پہلے ایک شریعت کے بھیجنے کا وعدہ کیا پھر فرمایا کہ دیکھو صداقت نزدیک ہے اور میری نجات چل نکلی ہے یعنے آیا چاہتی ہے پھر فرمایا کہ میری صداقت ہمیشہ رہیگی اور میری نجات پشت در پشت یعنے جو لوگ اوس شریعت مین داخل ہونگے پشت در پشت اوسپر قایم رہینگے معلوم ہوا کہ اس لیے یسعیاہ اور انھا نوین زبور مین صداقت اور نجات آخری شریعت کا نام رکھا ہے پھر صاف آیندہ وقت کی خبر دی کہ اللہ تعالے اپنی بندہ اور سہی سلامتی کی باتین کہیگا یعنے اپنا کلام جو وسیلہ سلامتی کا ہے بھیجیگا اونکو لازم ہے کہ پھر اگلی سے جہالتین نکرین پھر یہ بتادیا کہ وعدہ کا جلال ہماری زمین مین یعنے ملک شام مین بسے گا یعنے اس ملک مین اسلام ہوجائیگا رحمت اور سچائی اور صداقت اور سلامتی تمام زمین مین پہیلجاویگی یعنے سچا دین رحمت کے ساتھ پہیلیگا اور جن فرقون مین دشمنی ہے وہ ملکر ایک دین ہوجاوینگے اور دشمنون کے ہاتھون سے سلامت رہینگے یہ سب باتین محمدی وقت مین پوری ہوئین چہیاسیوین زبور مین ہے اے خداوند ساری امتین جنھین تو نے پیدا کیا آوینگے اور تیرے آگے سجدہ کرینگے اور تیرے نام کی بزرگی کرینگے تو بزرگ ہے اور عجایب کام کرتا ہے تو ہی اکیلا خدا ہے داؤد کی کتاب ہی کہ یہ پیش خبری اسکی ہے کہ آس پاس کی قومین بت پرستی چھوڑدینگی اور حضرت عیسیٰ اور انجیل کو مانینگے اے ایمان والو ساری امتون کی لفظ کو دیکھو او سمین تمام عالم کی جن و بشر سب داخل ہین یہ صاف بشارت دین محمدی کی پہیل جانی کی ہے نواسیوین زبور میں ہے وہ اتقیا بعدیون سے نیک بخت وہ گروہ جو تیرے شکر کی خوش آوازی کی شناسا ہے اے اللہ وہ تیرے چہرے کی روشنی مین خرامان رہینگے تیرا نام لینے سے وے سارے دن خوشوقت رہینگے تیری صداقت سے وہ بلندی پاوینگے کیونکہ اونکی توانائی کے شوکت تو ہی ہے تیری مہربانی سے ہماری سینگ اونچی کی جائیگی کہ ہماری سپر اللہ ہے اور اسرائیل کا قدوس ہمارا بادشاہ ہے دیکھو صاف آیندہ کی خبر ہے کہ ایک اللہ والی قوم ہوگی کہ انکا غلبہ دنیا مین ہوگا اور انکے ساتھ ہم بھی یعنے بنی اسرائیل بھی عزت پاوینگے چنانچہ جو لوگ جس جس قوم کے محمدی ہوئے اونہون نے ہر طرحکا غلبہ پایا بانویں زبور مین پہلی یہ خبر ہے کہ اللہ تعالی کے دشمن فنا ہونگے اور ایمان والون کا غلبہ ہوگا پھر تیرھوین آیت یون ہے وے جو اللہ کے گھر مین لگائے گئی ہین ہمارے خدا کی درگاہون مین پھولینگے وے بڑہاپے مین بھی میوہ دینگے وے موٹے اور تر و تازہ ہون گے تاکہ ظاہر کرین کہ اللہ سیدھا ہے دیکھو اس پیشین خبر کو جو اللہ کے گھر مین لگائی گئی یعنے حضرت اسمعیل جنکو حضرت ابراہیم نے

۸۶ زبور

۸۹ زبور

۹۲ زبور

مکہ مین اللہ کے گھر کے پاس بسایا وہان اونکی اولاد پہیلی حضرت اسمعیل کی سب اولاد کو درختون سے مثال دیکر فرمایا کہ وہ
اللہ کی درگاہون مین یعنے کعبہ اور مدینہ اور بیت المقدس مین پہولے پہلینگے اور بڑہاپے مین بھی میوہ دینگے یعنے اول
حضرت اسمعیل علیہ السلام سے انہنے ہدایت پائی پہر آخر زمانہ مین اوس قوم مین جناب محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پیدا
ہوئی جنکی باعث سے اللہ کے دشمنونکا زور ٹوٹا اور ایمان والونکا ہرجگہ غلبہ ہوا پادری ان آیتونکو حضرت عیسی علیہ السلام
کی خبر ٹھیراتا ہے اور صاف صاف بیون سے انکو چھپاتا ہے جو رانوی زبور مین ہاتھون کے ہاتھ سے اللہ کے آگے فریاد ہے ۹۸ زبور
اور آخر کو عدالت کی پیش خبری ہے چہیانوان زبور او اللہ کے لیے ایک نیا گیت گاؤ خداوند کے لیے گا ای سارے ۹۶ زبور
زمین خداوند کے لیے گاؤ اور اوسکے نام کو مبارک کہو روز بروز اوسکی نجات کی بشارت دو قومون کے درمیان
اوسکے جلال کی او سب قومونکے بیچ اوسکی عجایب قدرتونکو بیان کرو لوگون اور دسوین آیت مین ہے اے ساری زمین
اوسکی سامنے کانپتی رہ قومون کے درمیان کہو کہ خداوند سلطنت کرتا ہے اس لیے جہان قایم ہے وہ جنبش نہین
پاتا وہ صداقت سے لوگون کا انصاف کریگا آسمان خوشی کرین اور زمین شادیانہ بجاوے سمندر اور اوسکی معموری
شور کرے میدان اور سب سمیت جو اونمین ہے باغ باغ ہووین بن کے سارے درخت خوشی کرین اللہ کے آگے
کیونکہ وہ آتا ہے وہ زمین کی عدالت کرنے آتا ہے وہ صداقت سے جہان کی اور اپنی سچائی سے لوگونکی عدالت
کریگا اے ایمان والو نئے گیت سے مراد زبور شریف نہین ہے بلکہ قرآن مجید کی طرف اشارا ہے اس اشارہ کو اللہ تعالے
نے حضرت اشعیا علیہ السلام کے بیالیسوین باب مین صاف کہولدیا ہے عرب کے ملک کا صاف پتا دیا ہے وہان
بہی یہی لفظ فرمایا ہے کہ خداوند کے لیے نیا گیت گاؤ اللہ چاہیگا تو اوس جگہہ بہی طرح اسکا بیان ہوگا نئی گیت سے
مراد قرآن مجید ہے اوسکا پتا اس زبور مین یہ دیا ہے کہ اے سارے زمین خداوند کے لیے گا یعنے وہ کلام ساری
زمین مین پڑہا جائیگا پہر عدالت کا صاف پتا بتلایا جسکا ذکر بار بار ہوچکا ہے ملا عبد النبی جہرانی رحمۃ اللہ علیہ اقامۃ الشہود
مین اس چہیانوی زبور کی آتین لکہکر لکہتے ہین کہ ہماری شریعت مین اسکی نئی نئی تعریفین موجود ہین اور تمام روی
زمین مین ہر ہر قوم مین دین کا پہیلنا یہ بات خاص محمدی شریعت کے واسطے ہوی اور یہ بات اس زبور مین کئی جگہہ
بار بار فرمائی ہے اور دسوین آیت مین فرمایا کہ اللہ تعالے سلطنت کرتا ہے اوسنی جہان کو ایسی پایداری بخشی کہ اوسکو
تزلزل نہوگا قومونکو راستی سے حکم کریگا اس مین یہ اشارہ ہے کہ آخری پیغمبر کا وقت عدالت کا وقت ہے اونکا دین ایسا
مضبوط ہوگا کہ اونکی سلطنت دوسرے کو نجاوی گی پادری طامس اسکاٹ دسوین آیت مین لکہتا ہے کہ اسمین پیشین گوی
کیا تو ظہور ہوا کہ حواریون نے بت پرستون کو وعظ سنایا اور تمام قومونمین ایمان پہیلا پہر آخری خوش خبری نہین

لکھتا ہے کہ اس مین حضرت عیسیٰ کے اول بار آنیکی ہی خبر ہے اور آخری زمانے مین اوترنیکی ہی خبر ہے جب وہ لوگونکو نجات دینگے
اور گنہگارونکو برباد کرینگے افسوس پادریونکو یہ نہین سوجہتا کہ جو جو پتے اور نشان اس عدالت کے وقت کے ان پاک کتابونمین
ہین وہ سب محمدی عدالت مین موجود ہین بیشک یہ عدالت محمدی وقت سے شروع ہوی حضرت عیسیٰ آنکر اوسکو
۹۷ زبور — تمام کرینگے اس عدالت اور سلطنت کے پتے اور نشان اور صحیفون مین صاف آتی ہین ستانوان زبور اللہ سلطنت کرتا ہے
زمین خوشیان کرے بہتیرے جزیرے شاد ہووین بدلیان اور کالی گھٹائین اوسکی آس پاس ہین صداقت اور عدالت
اوسکے تخت کا مکان ایک شعلا اوسکے آگے آگے جاتا ہے اور اوسکے دشمنونکو ہر طرف جلاتا ہی اوسکے بجلیون نے عالم کو
روشن کیا زمین نے دیکھا اور کانپ گئی ساری پہاڑ موم کے مانند پگہل گئی اللہ کے حضور ساری زمین کے
خداوند کے حضور سارے آسمان اوسکے عدالت کے منادی کرتے ہین اور سارے امتین اسکے جلال کو دیکھتے ہین شرمندہ
ہووین وے سب جو کھودی ہوے بت پوجتی ہین اور بتونپر پہولتی ہین ساری معبودو تم اوسی سجدہ کرو صیہون نے سنا
اور مگن ہوئی یہودا کی بیٹیان اے اللہ تیری عدالتون سے خوشوقت ہوئین کیونکہ ای اللہ تو سارے زمین پر مقدم
ہے تو سارے معبودون سے نپٹ سربلند ہے پادری طامس اسکاٹ اسکو حضرت عیسیٰ کی خبر ٹہراتا ہی اور کہتا ہے
کہ حواریون کے وعظ سے بہت بت پرست عیسائی ہوگئی اور ابر اور کالی گھٹاون سے مراد ہے اللہ کا خوف جو دشمنون
کو اللہ دکہاتا ہے جب اون سے بدلہ لیتا ہے ای پادریو جہان تمنے اتنا سمجہا کہ حواریون کے وعظ سے بہت بت پرست
عیسائی ہوی وہان یہ بہی دیکہو کہ جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر قرآن کر اوترنیکی باعث سے تمام ملکون کے بت
پرستون نے بتونکو چھوڑکر محمدی دین قبول کیا اور اس جگہ بار بار عدالت کی پیش خبری ہے یہ عدالت محمدی وقت مین
ہوئی یہودا کی بیٹیان یعنے یہودا کی قوم جو بیت المقدس کے رہنے والے تھے اونمین جو محمدی دین مین آئے اس عدالت
۹۸ زبور — سے بہت خوش ہوے اس عدالت کا بیان جا بجا دیکہو اور اوسکے پتے اور نشان پہچانو اٹھانوان زبور خداوند
کا ایک نیا گیت گاؤ کیونکہ اوسنے عجائب کئے اوسکے داہنی ہاتھ اور پاک بازو نے اسی فتح بخشی اللہ نے اپنی نجات
کو ظاہر کیا اور اوسنی اپنی صداقت کہول کے دکہلائی اوسنی اسرائیل کے گہرانے کی بابت اپنی رحمت اور امانت
کو یاد فرمایا زمین کی ساری کنارون نے ہمارے خدا کے نجات کو دیکہا اے ساری زمین اللہ کے لیے
خوشی سے نعرہ مار اور آواز بلند کر اور خوش ہو اور مدح گا اللہ کے لیے بربط بجاکے گاؤ بربط بجاکے اور سربانسلی
کے گاؤ نرسنگہی اور قرنائی پہونکتے ہوی اللہ بادشاہ کے آگے خوشی کے آواز کرو سمندر اور اوسکی معموری

شور مچاؤ دین اور ساری دنیا بہی اور سب جو اوسمین بستی ہین نہرین تال دیوین اور سارے پہاڑیان اللہ کے آگے مل کے خوشیان کرین کہ وہ زمین کی عدالت کرنے آتا ہے وہ صداقت سے دنیا کی اور انصاف سے امتونکی عدالت کریگا اس زبور مین پہر نئی گیت کا یعنے قران پاک کا وعدہ کیا اور پہر عدالت کی خوشی کرنیکا سب کو حکم دیا ہے ان کتابون مین بار بار عدالت کا اور تلوار کا اور اللہ کے دشمنون کے قتل ہونیکا وعدہ ہے وہ عدالت بیشک ہمارے پیغامبر صلی اللہ علیہ وسلم سے شروع ہوی حضرت عیسیٰ آخری زمانہ مین اس محمدی عدالت کو تمام کرینگے اس زبور سے معلوم ہوا کہ حضرت داود کی شریعت مین جو زبور کی گانیکا اور اوسکے ساتھ باجی بجانے کا حکم تھا یہ سب محمدی عدالت کی خوشی کرنیکا حکم تھا کہ اوسوقت کی خوشی مین اللہ کی تعریف کے گیت گاو اور اوس عدالت کی خوشی سبکو سناو اور دشمنونکی ہاتھ سے اللہ کی آگے فریاد کرو اور خاطر جمع رکہو عدالت کا زمانہ آتا ہے اللہ سب دشمنون کا زور دباتا ہی یہ لفظ جو فرمایا کہ اللہ عدالت کرنے آتا ہے پادری لوگ اسکا یہ مطلب سمجھتے ہین کہ اللہ تعالے خود حضرت عیسیٰ کے شکل بنکر معاذ اللہ حضرت مریم سے پیدا ہوا اور اوسنے تمام جہان کی عدالت کی اسکا جواب یہ ہے کہ اللہ کی کتابونمین یہ لفظ بہت جگہ آیا ہے وہان دیکھو کیا مطلب ہے توراۃ کی پانچوین سورت مین نوین باب مین بنی اسرائیل کو ارشاد ہوا کہ خداوند تیرا خدا وہ ہے جو تیرے آگے آگے پار جاتا ہی وہ اونکو فنا کریگا جہان کمین کا فرون سے مقابلہ ہوا ہے وہان یہ لفظ ہے کہ تم ست ڈرو اللہ تمہارے ساتھ جاتا ہے یہ بات توراۃ مین جابجا موجود ہے بس معلوم ہوا کہ اللہ تعالے یون آتا ہی کہ اپنی نبیون اور اونکی امت کے ساتھ رہتا ہے اون کے ہاتھون سے بڑی بڑی قوی کام کرتا ہے توراۃ کی چوتھی سورۃ کی چودہوین باب مین لکھا ہی کہ اللہ تعالے بنی اسرائیل کے آگے آگے چلتا تھا اوسوقتمین کسی نے اسکا یہ مطلب نہین سمجھا کہ اللہ تعالے معاذ اللہ حضرت موسیٰ کی شکل پکڑ کر اوترا تھا پادری لوگ بہی توراۃ مین اس لفظ کا یہی مطلب سمجھتے ہین کہ خدا حضرت موسی کے اور بنی اسرائیل کے ساتھ چلتا تھا اب ہم کہتے ہین کہ اب جو اللہ تعالے پہر خبر دیتا ہے کہ مین ساری دنیا کے عدالت کرنے آتا ہون یہان بھی وہی مطلب ہے کہ موسی کی طرحکا ایک نبی بہیجونگا اور اوسکی ساتھ اور اوسکی ساتھیون کے ساتھ رہونگا اور اپنی نشانیان اور اپنی قدرتین دکہاونگا اون تھوڑونکو بہتونپر غالب کردونگا اوس نبی کے اور اوسکے امت کے ہاتھون سارے عالم کے ظالمونکو سزا دونگا اسی بات کو قران مین بھی یاد دلاویا ہے سورہ انفال مین فرمادیا کہ اللہ ایمانوالونکے ساتھ ہے تمھارے فوج کچھ تمکو کام نہ آوی کے جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے کنکر کافرونپر پہینکے وہ سب بہاگ گئے اللہ نے فرمایا جب تونے کنکر پہینکے تھے تو نے نہین پہینکے ہمنے پہینکے اور اونکے ساتھیون سے فرمایا

کیا اونکو تم نے نہین قتل کیا لیکن اللہ نے اونکو قتل کیا سورہ حشر مین یہودیون کے حق مین فرمایا کہ اللہ اون پر
گر آیا جہان سے اونکو گمان نتھا اور اون کے دلونمین رعب ڈال دیا یہ جو جابجا توراۃ او زبور مین عدالت کا وعدہ
کیا تھا یہ مضمون کتاب والون کو قرآن مین پہر یاد دلایا سورہ شوریٰ مین ہمارے آن پڑہ نبی کی زبانی یون
یون فرمایا وَقُلْ اٰمَنْتُ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ مِنْ كِتٰبٍ وَّاُمِرْتُ لِاَعْدِلَ بَيْنَكُمْ کہدے کہ مین یقین لایا اوس پر جو اللہ نے اوتارا کوئی
کتاب ہو اور مجکو حکم ہوا کہ مین عدالت کرون تمہارے بیچ مین دیکھو صاف ایسا وعدہ یاد دلایا کہ جو وعدہ عدالت
کا تھا وہ وقت آگیا ان پڑہی نبی نے فرمایا کہ مجکو عدالت کرنیکا حکم ہوا ایکسو دوسرے زبور مین گیارہ آیتون کے بعد
یون ہے تو اے اللہ ابد تک باقی رہیگا اور تیری یادگشت در پشت ہوتی رہی گی تو اوٹھیگا اور صیہون پر رحمت
کریگا کہ اوسپر رحمت کا وقت ہے ہان اوسکا معین وقت پہنچا ہے کہ تیرے بندے اوسکی پتھرون سے شاد ہوتے ہین
اور اوسکے خاک پر مہربانی کرتے ہین ساری قومین اللہ کے نام سے ڈرین گی اور روی زمین کے ساری بادشاہ تیرے
جلال سے کیونکہ اللہ نے صیہون کو بنا کیا اور اپنی جلال مین ظاہر ہوا وہ بیکسون کی دعا کی طرف متوجہ ہوا اور انکی
دعا کو رد نکیا یہ پچھلی پشت کے لیے لکھا جائیگا اور لوگ جو پیدا ہوینگے اللہ کی تعریف کرینگے کہ اللہ نے اپنی بلند
اور مقدس مکانون پر سے نگاہ کی اللہ نے آسمان پر سے زمین پر نظر کی تاکہ قیدیونکا کراہنا سنے تاکہ انہین
جن پر قتل کا فتوی ہوا ہے چھڑاوے تاکہ وے صیہون مین اللہ کا نام ظاہر کرین اور اورشلیم مین اوسکا شکر کرین
جبکہ ساری لوگ اور مملکتین اللہ کی عبادت کے لیے جمع ہوین دیکھو ساری اس زبور مین اوسوقت کا یہ پتا
دیا کہ سب قومون مین اللہ کی عبادت پہیلے گی اور یہ بتادیا کہ اوسوقت مین لوگ اسبات کا شکر کرین گی کہ شکر
خدا کا جسنے ہمپر رحم کیا اور جن پر قتل کا فتوی ہو اتھا اونہین چھڑایا سو یہ ظلم نبیون پر اور اچھی لوگون پر حضرت
عیسے کے وقت تک رہا خود حضرت عیسی پر یہودی ملاون نے فتوی قتل کا دیا اور کفر بکنی کی تہمت اون پاک
رسول پر جوڑی انجیل لکھنے والون نے اسکا حال مفصل لکھا ہے بعد اسکے پہر عیسائیونکا قتل بہلی بت پرستون نے
پہر تین خدا کہنے والون نے شروع کیا آخر کو سچی عیسائی جنگلون مین بیٹھ رہے جناب محمد کی وقت تک اللہ و بس
در و رحمت بھیجے کچھ عیسائی جنگلون مین رہا کرتے تھے ایسی لوگونکو اللہ نے ظلم سے چھڑایا ایک خدا کہنے والونکا
غلبہ ہوا تین خدا کہنے والے مارے گئی صیہون پر اللہ کی رحمت ہوئی محمدیونکا وہان عمل ہوا اللہ کی توحید
وہان پہیلے اللہ تعالے نے صیہون کو اور اورشلیم کو یعنے بیت المقدس کو اور تمام ملک شام کو اپنے
کلام سے اور اپنی توحید سے آباد کیا جو لوگ نصرانیونکی ڈر کے مارے بول نہ سکتے تھے محمدی عدالت کی

راہ تکتی تھے اون بیکسون کی دعا اللہ نے قبول کی کہ اپنے جلال مین ظاہر ہوا اے عقلمندو اس لفظ کا مطلب سمجھو یہ لفظ حضرت موسیٰ نے جب بولا تھا جب فرعون فوجون سمیت ڈوبا تھا معلوم ہوا کہ جلال مین ظاہر ہونیکا یہ مطلب ہے کہ اپنا قہر اور غضب منکرون پر ڈالا اور اونکو پیس ڈالا اور ایمان والون کو اون کے پنجہ سے چھڑایا سچی عیسائی وحدت کا ڈنکا ملک شام مین دینی لگی لا الہ اللہ محمد رسول اللہ کہنے لگے پادری طامس اسکاٹ اسکو اوسوقت کی خبر ٹھہراتا ہی جب بیت المقدس کی پہلی ویرانی کی بعد اوسکو اسرائیلیون نے خسرو بادشاہ کے حکم سے پھر بنایا پادری ان تیونکو نہین دیکھتا کہ ساری قومین اللہ سے ڈرینگی اور زمین کے سارے بادشاہ اللہ کو پوجین گے اور سارے ملکون کے لوگ اللہ کی بندگی کے لئے جمع ہون گے یہ پتے صاف محمدی وقت کے ہین یا اللہ اندہون کی آنکھین کھولدے آمین ایک سو دسوان زبور ہیواہ نے یعنے اللہ نے میرے خداوند سے فرمایا تو میرے دہنے ہاتھ بیٹھ جبتک کہ مین تیرے دشمنونکو ترے پانون تلے کی چوکی کرون جناب متی اپنی انجیل کے بائیسوین باب مین لکھتے ہین کہ جب فریسی یعنے یہودی ملا جمع تھے حضرت عیسیٰ نے یہ کہکر اون سے پوچھا کہ مسیح کے بابت تمھین کیا گمان ہے وہ کسکا بیٹا ہے وہ بولے داود کا اونسے اونہین کہا پس داود روح کی معرفت کیونکر اوسکو خداوند کہتا ہی کہ اللہ نے میرے خداوند کو کہا کہ میرے دہنے ہاتھ بیٹھ جبتک کہ مین تیرے دشمنونکو تیرے پانون کی چوکی نکرون پس جب داود اوسکو خداوند کہتا ہے تو وہ کیونکر اوسکا بیٹا ہوا ای ایمانوالو اللہ تعالے حضرت داود سے یون کہواتا ہے کہ ہیواہ نے یعنے اللہ جل شانہ نے میرے خداوند سے یعنے حضرت عیسے سے فرمایا کہ میرے دہنے ہاتھ بیٹھ حضرت داود کے اولاد مین حضرت عیسے پیدا ہوئے مگر حضرت عیسی کا رتبہ اللہ کے نزدیک حضرت داود سے بہت بڑا ہے اس راہ سے اونکو اپنا خداوند کہا یعنے مین اونکا تابعدار ہون وہ میرے سردار ہین سو اللہ تعالے نے میرے سردار حضرت عیسیٰ سے یون فرمایا کہ تو میرے دہنے ہاتھ بیٹھا رہ یعنے مین تجھی آسمانپر بلالونگا اپنے دہنے ہاتھ کی طرف بٹھا لونگا اوسوقت تک تو بیٹھا رہ کہ تیرے دشمنون کو تیرے پانون تلے کی چوکی کردون یعنے تجھکو اونپر ہر طرح زبردست کردون اونکو عاجز کردون کہ تیرے پانون تلے بیسی جاوین پادری لوگ اس آیت کو اس بات پر سند لاتے ہین کہ حضرت عیسیٰ کو خداوند کہا معاذ اللہ اسے ثابت ہوا کہ وہ خدا کے بیٹے تھے الٰہی پناہ اتنا نہین سوچتے کہ اس آیت سے ثابت ہوتا ہی کہ وہ بندے تھے اللہ کے محتاج تھے کیونکہ اللہ اون سے فرماتا ہے کہ تو میرے پاس بیٹھا رہ تیرے دشمنون کو مین تیرے قدمونکے نیچے کردونگا معلوم ہوا کہ

حضرت عیسیٰؑ کو خود اختیار نتھا کہ اپنے دشمنون کو عاجز کرین دشمنون نے جب بہت غلبہ کیا اللہ نے اونکو
اپنے پاس بلا لیا اور وعدہ کیا کہ تیرے دشمنون کو مین ذلیل کرونگا اس صاف مطلب کو یاد رہے نہین
دیکھتے اور یہ جو فرمایا کہ وہ کیونکر اوسکا بیٹا ہے اسکا یہ مطلب ہے کہ داود کا مین بیٹا ہون مگر ایسا بیٹا مین
کہ باپ سے رتبے مین چھوٹا ہو داود کا بیٹا ہون مگر اللہ کے نزدیک مجھی اتنی ہے کہ داود نے مجھے اپنا آقا او ر
خداوند کہا اب سنو اللہ تعالے حضرت عیسٰے سے بعد اسکی یون فرماتا ہی خدا تیرے زور کا عصا صیہون سے
بھیجیگا تو اپنے دشمنونکے درمیان حکمرانی کر دیکھو دوسری زبور مین کہہ چکا ہے کہ تو لوہے کے عصا سے اونہین
توڑیگا اسکا پورا بیان اوپر ہو چکا کہ یہ بیٹا حضرت محمد کا ہے اللہ اوپر رحمت بھیجے حضرت یوحنا کو اللہ نے
دکھلا دیا کہ وہ شخص اب پیدا ہوگا جو لوہے کی عصا سے حکومت کریگا یہان بھی یہی مطلب ہے کہ اللہ حضرت
عیسٰے کو تسلی دیتا ہے کہ مین تیرے دشمنونکو یون عاجز کرونگا کہ زور کا عصا بھیجونگا یعنی وہ رسول پاک جسکے ساتھ
زور کا عصا ہوگا اسکے امتی جو تیرے محب ہین صیہون مین یعنے بیت المقدس مین زور پکڑین گے اور تیرے
دشمنون پر حاکم ہون گے اونکے حکومت تیرے حکومت ہی کیونکہ وہ تیرے دوستدار اور تیری پیغمبری کے گواہ ہین
تیرا اور اونکا دین ایک ہے پادری طامس اسکا ت لکھتا ہے کہ اسکا یہ مطلب ہی کہ پہلے صیہون مین تو اپنے
عصا کی قوت دکھلا اور پھر سلطنت تیری دنیا مین پھیل جاویگی اور تو سب مخالفون پر غالب آویگا ہم کہتے
ہین کہ عیسائیون نے چھ سو برس ظالمون کے ظلم اوٹھائے اس خبر کا ظہور اس مدت مین نہین ہوا اس مدت کے بعد
دیکھو ملک شام مین پہلے محمدیون کے حکومت کا زور بیت المقدس مین ظاہر ہوا پھر وہان سے تمام ملک شام مین محمدی
حکومت پھیلے اور حضرت عیسٰی کا اصل دین قوی ہوا بہت سے یہودی جو حضرت عیسٰے کے دشمن تھی وہ محمدی ہو
حضرت محمد اور حضرت عیسی علیہما السلام اور قرآن اور انجیل پر ایمان لائے اور بہت سے جھوٹے عیسائی جو تین خدا کے
قائل تھے وہ بھی محمدی ہوئی اور اللہ کو اکیلا سمجھتے حضرت عیسٰے علیہ السلام کا اصل دین جا بجا پھیلا اور جو ایمان نہین لائے اور
محمدی ہوئے نہین آئی وہ محمدیون سے دبی رہے محصول دیتے رہے اسکے بعد اللہ فرماتا ہی تیری لوگ
تیری قوت کے دن بہت اچھی پاکیزگی کے ساتھ آپسے مستعد ہون گے تیری جوانی کی شبنم صبح کے
رحم کے شبنم سے زیادہ ہوگی اللہ تعالے حضرت عیسیٰؑ کو تسلی دیتا ہے کہ جو تیری راہ پر چلنے والے ہین
جسدن تیرا زور ہوگا یعنے تیرے دین والون کا زور ہوگا اسدن وہ لوگ نہایت دل کی صفائی سے
اور ایمان کے زور سے مستعد ہون گے اور صبح کی شبنم سے زیادہ تیری جوانی اور قوت کا فیض پھیلیگا

پادری ٹامس اسکاٹ لکھتا ہے کہ شاید جوانی سے یہ مراد ہے کہ حضرت عیسیٰ کی بادشاہی کے شروع میں انجیل
پھیلی اور بہت سے یہودی اور بت پرست ایمان لائے آئے پادریو تم بھی دیکھو کہ ہمارے پیغمبر صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کے زمانے سے اب تک کس قدر یہودی اور بت پرست محمدی دین میں آئے اور حضرت
عیسیٰ کا نام تمام جہان میں روشن ہوا یہی زمانہ حضرت عیسیٰ کی قوت اور جوانی کا ہے اس زبور کا مضمون
قرآن مجید میں اللہ تعالےٰ نے صاف فرما دیا سورہ آل عمران میں فرمایا اِذْ قَالَ اللّٰہُ یٰعِیْسٰٓی اِنِّیْ مُتَوَفِّیْکَ وَ
رَافِعُکَ اِلَیَّ وَمُطَہِّرُکَ مِنَ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا وَجَاعِلُ الَّذِیْنَ اتَّبَعُوْکَ فَوْقَ الَّذِیْنَ کَفَرُوْٓا اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَۃِ
جب کہا اللہ نے اے عیسیٰ میں بیشک تجھکو سمیٹ لونگا اور اونچی پر بلا لونگا اپنی طرف اور پاک کرونگا تجھکو منکر
لوگوں سے اور کر دونگا اون لوگونکو جو تیری راہ پر چلیں گے زبردست اون لوگونکے اوپر جو منکر ہیں قیامت
کے دن تک مولانا جلال الدین سیوطی بیچ درمنثور میں لکھتے ہیں کہ ابن ابی حاتم نے جناب حسن بصری
کی زبانی نقل کیا کہ اونہوں نے فرمایا کہ وہ اسلام والے لوگ ہیں اور ہم اونہیں میں ہیں اور ہم غالب ہیں
منکروں پر قیامت کے دن تک دیکھو جناب حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ نے صاف فرما دیا کہ حضرت
عیسےٰ کے تابع محمدی لوگ ہیں کہ اونکو اللہ کا بندہ اور پیغام پہونچانیوالا جانتے ہیں اور اونکی بشارت
کے موافق جناب محمد صلے اللہ علیہ وسلم کو سب پیغمبروں کا سردار جانکر دین محمدی کی راہ پر چلتے ہیں تفسیر
ابو سعود میں لکھا ہے کہ وہ محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی امت کے لوگ ہیں جو حضرت عیسیٰ کو سچا جانتے
ہیں اور اون کے دین کے تابع ہیں یہ قول ہے قتادہ اور شعبی اور مقاتل اور ربیع کا وہ یہودیوں پر غالب ہیں
اور بعضوں نے کہا ہے کہ وہ حواری لوگ ہیں تو اون کے غالب ہونیکا یہ مطلب سمجھنا چاہیے کہ مسلمان
غالب ہوئے کیونکہ اللہ کے اکیلا جانتے ہیں اور اللہ کی تابعداری میں حواری اور سب مسلمان ایک ہیں حضرت عیسےٰ
کے تابع وہی ہیں جو اونکو اللہ کا بندہ اور اللہ کا پیغام پہونچانیوالا جانتے ہیں اور نصاریٰ تو حضرت عیسیٰ
سے بہت برخلاف ہیں اگرچہ ظاہر میں موافق ہیں اور حضرت عیسےٰ سے فرماتا ہے خداوند نے قسم کھائی ہے
اور وہ نہ پچھتاویگا تو ملک صدق کے طور پر اور ایک ترجمہ میں یوں ہے کہ ملک صدق کی صفت میں ہمیشہ تک کاہن
ہے یعنے امام ہے خداوند تیرے داہنے ہاتھ اپنے قہر کے دن بادشاہوں کو دے ماریگا وہ قوموں میں عدالت کریگا وہ
ونہیں لاشوں سے بھر دیگا وہ مملکتوں میں بہتوں کی سر کچلیگا یہ جو فرمایا کہ تو ملک صدق کی طور پر اسکا مطلب یہ ہے
کہ ملک صدق ایک بادشاہ تھا حضرت ابراہیم علیہ السلام کے وقت میں اوسکا قصہ توراۃ شریف کی پہلی سورہ

کی چودھوین باب مین ہی کہ کدرلاعومر بادشاہ اور کئی بادشاہ جو اوسکی ساتھ تھے حضرت ابراہیم علیہ السلام
کی بھتیجی حضرت لوط علیہ السلام کو پکڑ لے گئے حضرت ابراہیم نی اٹھارہ خانہ زاد غلامونکی ساتھ جاکر اونہین
مارا اور حضرت لوط علیہ السلام کو عورتون اور لڑکون سمیت چھڑا لائی جب وہان سے لوٹے سدوم کا بادشاہ پیشوای
کو نکلا اور ملک الصدق شالم کا بادشاہ روٹی اور شراب نکال لایا وہ اللہ تعالے کا کاہن یعنے دین کا حاکم اور امام تھا
اور اوسکو برکت دی اور بولا کہ آسمان اور زمین کے مالک اللہ تعالے کے حکم سے ابرام مبارک ہووے اور اللہ تعالے
جسنے تیرے دشمنونکو تیرے ہاتھوں مین گرفتار کیا مبارک ہے تب اوسکو سب چیزونکا دسوان حصہ دیا جناب پولوس
عبرانیونکی خط مین ساتوین باب مین لکھتے ہین کہ ملک صدق نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کے لیے برکت چاہے
جسکو حضرت ابراہیم علیہ السلام نے بھی سب چیزونکا دسوان حصہ دیا اور جو پہلے اپنے نام کی معنون کے
موافق راستی کا بادشاہ ہے اور پھر شاہ شلیم یعنے سلامتی کا بادشاہ ہے پس غور کرو کہ یہ کیسا بزرگ تھا جسکو
ہمارے دادا ابراہیم نے بھی لوٹ کے مال سے دسوان حصہ دیا پھر پولوس لکھتے ہین کہ وہ جو کہانت ابنی امامت
لیوی کی اولاد مین تہی اگر اوسکا منسوخ اور موقوف کرنا اللہ تعالے کو منظور نہوتا توکیون فرماتا کہ ملک صدق
کی صف سے بلکہ یون فرماتا کہ ہارون کی صف سے ہمارے خداوند یعنے جناب عیسی علیہ السلام یہودا
کے قوم سے پیدا ہوئی جس فرقی کی حق مین حضرت موسی نے امامت کے بابت کچھ نکہا آگی بڑی دور
تک جناب پولوس نے یہ مطلب بیان کیا ہے کہ مراد اسسے حضرت عیسے ہین حضرت عیسے سے اللہ تعالے
فرماتا ہے کہ تو ملک صدق کی صف مین ہمیشہ تلک کاہن ہے یعنے امام ہے یعنے ملک صدق حضرت ابراہیم
کی اولاد مین نتھی اونکی مثال دی جناب پولوس نے مطلب یہ سمجھا کہ حضرت عیسے بھی بنی اسرائیل کی اوس فرقے
مین نتھی جس فرقے کے لوگ قربانگاہ کے خادم اور کاہن یعنے امام ہوتے تھے یعنے حضرت یعقوب کی بیٹے لاوی کی نسل
مین نہین تھی بلکہ آپ قوم یہودا مین سے تھے اس لیے اللہ تعالے نے ملک صدق سے آپ کی مثال دی یعنے
مین تجھکو کاہن یعنے امام بناونگا مگر نئی طرحکا امام ویسا امام نہین جیسا حضرت موسی کے شریعت مین قربانی چڑھانے
کے مقام مین لیوی کی فرقی مین سے امام ہوتی تھے وہ لوگ کاہن کہلاتے تھے تو اوس فرقے سے نہین
بلکہ تو دوسرے فرقی سے ہے مطلب یہ نکلا کہ تیری شریعت کی احکام نئے طرح کے ہین تو نئی شریعت کا کاہن
یعنے امام ہے اور بندوبست کرنیوالا نئی شریعت کا ہی جناب پولوس نے اس مطلب سے یہ ثابت کیا ہے کہ
شریعت حضرت موسی کی منسوخ ہوئی حضرت عیسی کی شریعت اور طرح کی ہے اب ہمکو اس پہلی شریعت

پر عمل کرنے سے نجات ملی کی اب ہم کہتے ہین کہ جناب پولوس کا ذہن کیا خوب پہنچا کہ ملک صدق کی مثال
دینے سے یہ مطلب نکلتا ہے کہ یہ امامت جو حضرت موسیٰ کی شریعت مین ہی موقوف ہوجای گی نئی شریعت کا نیا
امام ہوگا جو دوسری فرقے مین سے ہوگا اتنی بات کیا خوب نکالی مگر اوسوقت مین حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم
کا ظہور زمین ہوا تھا جو ملک صدق سے ہمارے پیغامبر صلی اللہ علیہ وسلم کو مراد لیتے اب ہماری سمجھ مین یون
آتا ہے کہ ملک صدق سے مراد جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہین جو سچی دین کی بادشاہ ہین اور وہ ملک صدق جو
حضرت ابراہیم کے وقت مین تھی اونکی طرح آپ اسرائیلیون کے بارہ قومون سے باہر ہین اللہ تعالےٰ نے حضرت عیسیٰ
سے فرمایا کہ ای عیسے ملک صدق یعنے وہ نبی آخر الزمان جو سچای کا بادشاہ ہے اوسکی صف مین یعنے اوسکے
امت مین یا اوسکے طور پر یعنے اوسکے شریعت کے موافق تو ہمیشہ تک کاہن یعنے امام ہے یعنے حضرت محمد
صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کا بندوبست بعد جناب محمد کے اللہ انپر درود اور رحمت بھیجی تیری ہاتھ سے تو اون
رسول آخر الزمان کا نائب ہوگا محمدی جہاد کا بندوبست تیری ہاتھون ہوگا درمنثور مین لکھا ہے کہ ابن ابی شیبہ
اور احمد اور ابوداود اور ابن جریر اور ابن حبان نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ سے نقل کیا ہے کہ حضرت
نبی صلعم نے فرمایا الانبیاء اخوۃ لعلات امہاتھم شتی ودینھم واحد وانی اولی الناس بعیسیٰ بن
مریم لانہ لم یکن بینی وبینہ نبی وانہ خلیفتی علی امتی وانہ نازل فاذا رأیتموہ فاعرفوہ رجل
مربوع الی الحمرۃ والبیاض یعنے نبی سب بھائی ہین الگ الگ ماونسی مائین اونکی الگ الگ ہین اور دین انکا ایک ہے
اور مین سب لوگون سے زیادہ نزدیک ہون عیسے مریم کی بیٹی کی ساتھ کیونکہ نہین ہوا بیچ مین میری اور بیچ مین
اونکے کوی نبی اور وہ میرے نائب ہین میری امت کی اوپر اور بیشک وہ اوترنے والے ہین سوجب تم اونکو دیکھو
تو اونہین پہچان لو ایک مرد ہین میانہ قد سرخی اور سفیدی کی طرف مائل آگئی اوسوقت کا ذکر ہے جسوقت مین
آپ اوترینگے اس حدیث مین یہ لفظ فرمایا کہ وہ میرے نائب ہین میری امت پر اور دوسری روایت طبرانی
اور ابن عساکر سے یون لکھی ہے الا انہ خلیفتی فی امتی من بعدی یعنے خبردار ہو وہ میرے نائب ہین میری امت
مین میری بعد اس حدیث کا ظاہر مطلب یہ ہے کہ جب سے جناب محمد اللہ اونپر درود و رحمت بھیجی دنیا سے
اوٹھ گئے حضرت عیسیٰ جبھی سے آپ کے نائب ہین امت محمدی کا بندوبست آپ کے ہاتھون ہوا ہی
اخیر زمانہ مین دنیا مین ظاہر ہوکر بندوبست محمدی دین کا کرینگے اب مخفی ہین مگر امت محمدی کا بندوبست حضرت
رسول اللہ صلعم کے موافق کر رہے ہین تاریخ واقدی مین لکھا ہے کہ جب حضرت عمرؓ کے وقت مین محمدی فوج

نے شہر اسکندریہ پر چڑہائی کی نصاریٰ کے بادشاہ نے جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو اور حضرت عیسیٰ کو خواب مین
دیکہا حضرت عیسیٰ نے فرمایا کہ ہم محمدیون کے مدد کے واسطے آئے ہین اور حضرت یوحنا کے مشاہدات مین بہی
ایسا بیان آویگا جس سے ثابت ہوتا ہی کہ جہاد مین اللہ کے حکم سے حضرت عیسیٰ محمدیون کی مدد کیواسطے آئی دوسرا مطلب
اس آیت کا یون بہی ہوسکتا ہی کہ تو اوس ملک صدق کی طرح ہے جو حضرت ابراہیم علیہ السلام کے وقت مین تہا
وہ اپنے شہر مین بیٹہا رہا لڑنیکو نہین گیا خدا نے غیب سے اوسکے لیے سامان کیا حضرت ابراہیم اون بادشاہون
سے لڑے اور اونکو قتل کیا اسی طرح حضرت عیسے علیہ السلام کو حکم ہوتا ہی کہ تو میرے داہنے ہاتہ کی طرف بیٹہا رہ تجکو
اپنے دشمنون سے لڑنے کی حاجت نہین تیرے دشمنونکو مین اور لوگون کے ہاتہون قتل کراونگا جسطرح ملک صدق
کے دشمنونکو حضرت ابراہیم کے ہاتہون قتل کروایا سو حضرت عیسے علیہ السلام کے کہلے اور چہپے دشمنونکو یعنے یہودیونکو
اور جہوٹے عیسائیونکو محمدیون نے قتل کیا اور اصل دین حضرت عیسیٰ کا دنیا مین پہیلا یا جب حضرت عیسے علیہ السلام
آسمان سے اترینگے اللہ اون کے ہاتہون دجال کو اور یہودیونکو اور اونکی دعا سے یاجوج اور ماجوج کو قتل
کریگا اور اونکے لاشونکی تودے کر دیگا یا اللہ حضرت محمد اور حضرت عیسے پر اور سب نبیون پر بیشمار درودین
اور رحمتین نازل فرما آمین ایکسو سترہوان زبور اسے ساری قومو اللہ کی تعریف کرو اے لوگو تم سب اوسکا
شکر کرو اس آیت کو جناب پولوس نے رومیون کے خط کے پندرہوین باب مین اس بات پر سند پکڑا ہے
کہ سوا بنی اسرائیل کے اور قومو نمین بہی ایمان کے پہیلنے کا وعدہ ہی یہ وعدہ حضرت عیسے علیہ السلام کے
وسیلے سے پورا ہوا ہم کہتے ہین کہ حضرت عیسے علیہ السلام سے اسکا آغاز ہوا محمدی قومین خوب پورا ہوا پورب سے
پچہم تک ایمان پہیلا ایکسو اٹہارہوین زبور مین اول سے فتح یابی کی خوشخبری اور دشمنون کے فنا ہونیکی خبر ہے
پہر یون ہی صداقت کے دروازے میرے لیے کہولو کہ مین اونکے اندر جاؤنگا مین اللہ کا شکر کرونگا اللہ کا دروازہ یہ ہی
جسمین راست باز داخل ہوسکتے ہین مین تیری ثنا خوانی کرونگا کہ تونے میری سن لی اور تو میری نجات ہوا
وہ پتہر جسے معمارون نے رد کیا سو کونیکا سرا ہوا یہ اللہ کا کام ہے جو ہماری نظرونمین عجیب ہی اللہ
نے یہ دن پیدا کیا ہم تو اس دن خوشی کرینگے اور شادمان ہووینگے ای اللہ منت کرتا ہون نجات بخشی
ای اللہ مین منت کرتا ہون کامیابی بخشی مبارک ہے وہ جو اللہ کے نام سے آتا ہی ہم اللہ کے گہر مین سے
تمکو مبارکباد دیتے ہین خداوند وہ خدا ہے جسنے ہمکو نور دکہلایا اس زبور مین بہی صداقت سے مراد
آخری شریعت ہی جیسا کہ پچاسویں زبور مین بیان ہوچکا ہے پادری طامس اسکات لکہتا ہی کہ پتہر سے مراد

حضرت عیسی علیہ السلام ہین اور یہ اونکی پیش خبری ہی ای ایمان والو پتھر سے مراد دوسری قوم ہی جو اسرائیلیون سے
الگ ہین جناب متی کی انجیل کے اکیسوین باب مین اس آیت کا مطلب صاف کھولدیا ہی حضرت عیسی علیہ السلام نے
پہلے آیت زبورکی یاد دلائی پھر فرمایا کہ خدا کی بادشاہت تمسے لیجائیگی اور ایک قوم کو دیجائیگی یہان سے
معلوم ہوا کہ اوس پتھر سے مراد دوسری قوم ہی کہ خدا کی طرف سے جو دین کی بادشاہت ہو وہ اسرائیلیونسے لیلیجائیگی اور اوس قوم
کو دیجائیگی اور وہ عرب لوگ ہین جو حضرت اسمعیل علیہ السلام کی نسل مین ہین اور پتھر کی مثال کا یہ مطلب ہی کہ جیسی معمارون
نے یعنے عمارت بنانیوالون نے ایک پتھر کو رد کیا یعنے عمارت مین نہ لگایا آخر کو وہی پتھر اوس عمارت کے کونے کے سرے پر لگایا
گیا یعنے وہی بہت عمدہ ٹہرا تب تو عمارت کے کونے پر لگایا گیا کہ سب لوگ اوسکو دیکھین یہ صاف اشارہ اسبات کا ہی
کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے بیٹے حضرت اسمعیل کو اور اونکی مان حضرت ہاجر کو حضرت ابراہیم علیہ السلام کی بیوی
حضرت سارہ نے الگ کردیا اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کو بھی اوسوقت اللہ کا یون ہی حکم ہوا کہ اونکی مرضی
پر چلو حضرت ابراہیم علیہ السلام اونکو اللہ کے حکم سے مکہ مین چھوڑکر چلے گیے حضرت اسمعیل علیہ السلام کے اولاد عرب
مین پھیلی اونمین کوئی پیغمبر مدتون تک نہین ہوا حضرت اسحق علیہ السلام جو دوسرے بیٹے تھے اونکی اولاد مین
بہت سے پیغمبر ملک شام مین پیدا ہوی عرب کے لوگ اونسے الگ رہے اللہ تعالے نے حضرت داود علیہ السلام
کی زبانی یہ اشارہ فرماتا ہی کہ اخیر زمانے مین اونہین کو مین عمارت مین لگاؤنگا جنکو سارہ نے الگ کردیا تھا حضرت
داود علیہ السلام سے یون کہوایا کہ یہ کام اللہ کا ہی جو ہماری نظر مین عجیب ہے یعنے پہلے اونکو مدتون الگ رکھا پھر
نوازا تو ایسا نوازا کہ سب نبیونکی سردار کو اونمین پیدا کیا پھر حضرت داؤد علیہ السلام سے یون کہوایا کہ ہم تو
اسدن خوشی کرینگے وہ شخص جو اللہ کے نام کے ساتھ آتا ہی وہ برکت والا ہی ہم تمکو اسبات کی مبارکباد دیتے
ہین یہ اسلیے فرمایا کہ بنی اسرائیل اسوقت رشک نکرین بلکہ خوشی کرین کہ اللہ نے ہماری لیے نجات دہندہ پیغمبر
بہیجا جو ہماری دشمنون سے ہمکو چھڑاویگا ایکسو پینتیسوین[135] زبور مین یعنے حضرت موسی علیہ السلام کے وقت کا ذکر ہی
کہ اللہ تعالے نے عجیب قدرتین فرعون والونکو دکھلائین سیحون اور عوج اور اور بادشاہون کو قتل
کیا اور اونکا ملک بنی اسرائیل کو دیا پھر آگے یون ہی کہ اللہ اپنے لوگون کی عدالت کریگا اور اپنی بندون پر
پھر متوجہ ہوگا اس زبور مین عدالت کا مطلب صاف کھل گیا کہ جیسا حضرت موسی علیہ السلام کے وقت مین
دشمنونکو فنا کیا اور ایمان والونکو بچایا ویسا پھر کریگا ایکسو سینتیسوین[137] زبور مین پہلے یہ ہی کہ بابل کی نہرونپر
وہان ہم بیٹھے اور صیہون کو یاد کرکے روئے پھر ساتوین آیت یون ہی ای خداوند بنی ادوم کے حق مین

یروشالم کے دن کو یاد کر اونہون نے کہا اوسی برباد کرو اوسی جڑ بنیاد سے برباد کرو اس بورین مدتون پیچھے
بعد کا حال یون فرمایا گویا گذر گیا حضرت داؤد علیہ السلام کے مدتون بعد بابل کا بادشاہ بخت نصر بنی اسرائیل کو
قید کر کے بابل مین لے گیا پادری طامس اسکاٹ لکھتا ہی کہ ادمیون نے بابل والونکو بڑکایا کہ اس شہر
اور مسجد کو برباد کر دو اسکے بعد عبرانی مین یون ہی بَتْ بَابِل هَشْدُوْدَاه پادری میتھر نے اسکا ترجمہ کیا ہے
اے بابل کی بیٹی جو غارت گر ہے اور حاشی پر دوسرا ترجمہ یون لکھا ہی کہ برباد ہوا چاہتی ہی مبارک وہ جو
اس سلوک کا جو تونے ہمسے کیا تجھسے بدلا لیوی مبارک وہ جو تیری لڑکونکو پکڑکے پتھرون پر پٹک دیوی
اور پادری میتھر نے حاشی پر دوسرا ترجمہ یون کیا ہی کہ چٹان پر پٹک دیوی اور عبرانی مین یون ہی نفص اث
عُوْلَلَیْخِ اِلْ هَسَّالَعْ نفص کا ترجمہ لغت عبرانی مین پھوڑ ڈالنا اور پراگندہ کرنا دو نو طرح لکھا ہی اور
سلع کے معنے ہین چٹان مگر سلع ایک شہر کا نام بھی ہی جو عرب مین ہی جسکا ذکر ان پاک کتابون مین کئی جگہ
آیا ہی توراۃ کی بشارتون مین ہم ثابت کر چکی کہ سلع نام مدینہ پاک کا ہی اسبات کی اور دلیلین بھی حضرت
اشعیا علیہ السلام کے بیالیسوین باب مین آوین گی اگر اللہ چاہیگا اور یہان سَالَع پر ہی آئی جسطرح
عربی مین الف لام آتا ہی تو اسّی اک معین چیز مراد ہوتی ہی اب صاف کھل گیا کہ یہان معنی یہ ہین
کہ مبارک وہ جو تیرے لڑکون کو پکڑے اور سالع کی طرف یعنے مدینہ پاک کیطرف پراگندہ کرے
یعنے پھیلا دے یہ خبر صاف محمدیون کی ہی جو جہاد مین لوگون کو قید کرکے مدینہ شریف مین لاتے
تھے بابل پر یعنے ملک عراق پر حضرت عمرؓ کے وقت مین جہاد ہوا اوسکا بیان کتاب کے آخر مین آویگا اگر اللہ چاہیگا

اب یہان سے حضرت داؤد علیہ السلام کے بعد سے حضرت اشعیا علیہ السلام کے وقت تک کا حال لکھا جاتا ہے تاکہ ثابت ہو جاوے کہ جس

بڑے عدالت کی خبر زبور شریف مین ہے اوسکا وقت حضرت اشعیا علیہ السلام کے وقت تک نہین آیا
اسوقت مین تو کافرون نے بہت پیغمبرون کے خون بہائے کافرون کا بڑا غلبہ رہا حضرت اشعیا
علیہ السلام کی کتاب مین پھر بڑی عدالت کی بشارتین اللہ نے دین جو زبور شریف مین دی تھین اور
مظلومون کو بڑی بڑی تسلیان دین اور پیغامبر صاحب عدالت کے بڑے بڑے پتے اور نشان تبلائے
بادشاہون کے حال مین جو دو کتابین ہین جو توراۃ شریف کی جلد مین لگی ہوئی ہین اونمین پہلی کتاب مین
لکھا ہے کہ حضرت داؤد علیہ السلام نے مرنے سے پہلے حضرت سلیمان علیہ السلام کو اپنی جگہ پر قایم مقام کیا

اور اللہ کے حکمون پر قائم رہنے کی نصیحت فرمائی اور دنیا سے اوٹھ گئے اور حضرت سلیمان اونکی جگہہ بیٹھے پھر لکھا ہے
کہ آپنے اللہ تعالیٰ کو خواب مین دیکھا اللہ تعالیٰ نے فرمایا جو تیرا جی چاہے سو مانگ کہ مین تجھے دونگا آپنے عرض کیا کہ اپنے بندے کو ایسا
دل عنایت کر کہ وہ لوگون کی عدالت کرے تاکہ مین نیک و بد مین امتیاز کرون یہ بات اللہ تعالیٰ
کو پسند آئی فرمایا کہ مینے تجھکو عقلمند دل بخشا کہ تجھسا نہ تجھسے پہلے تھا نہ تیرے بعد ہوگا اور
تجھکو مینے دولت اور عزت بھی دی کہ بادشاہون مین تمام عمر کوئی تیرا مثل نہوگا پھر لکھا ہے کہ حضرت
سلیمان علیہ السلام سارے بنی اسرائیل کے بادشاہ تھے پھر لکھا ہے کہ حضرت سلیمان سارے ملکون پر سلطنت کرتے تھے
نہر فرات سے لیکر فلستیون کی زمین تک اور مصر کی سرحد تک سب آپکو تحفے دیتے تھے اور جب تک
آپ زندہ رہے آپکی خدمت گذاری کرتے تھے اور لکھا ہے کہ دریا کے پار تفسح سے لیکر غزہ تک
سارے بادشاہون پر جو دریا کے اس طرف تھے مسلط تھے اور اون سب سے جو ادھر اودھر گرد تھے
صلح رکھتے تھے اور بنی یہودا اور بنی اسرائیل ہر ایک شخص اپنی تاک اور انجیر کے درخت کی چھاؤن مین
دان سے لیکے بیرسبع تک سلامت بیٹھا رہا جب تک کہ حضرت سلیمان علیہ السلام زندہ رہے اور جب
صور کے بادشاہ حیرام نے آپکے پاس اپنے خادم بھیجے اور حیرام تمام عمر حضرت داؤد کا دوست تھا حضرت
سلیمان نے حیرام کو کہلا بھیجا کہ تو جانتا ہے کہ میرا باپ داؤد خداوند اپنے خدا کے نام کا گھر
نہ بنا سکا کیونکہ ہر طرف لڑائی تھا یہانتک کہ خداوند نے اون سب کو اوسکے تلوون تلے کر دیا
اور اب خداوند میرے خدا نے مجکو ہر طرف چین دیا ہے کہ کوئی میرا دشمن ہے اور نہ کوئی مصیبت سو مینے ٹھانا ہے کہ
خداوند اپنے خدا کے نام کا ایک گھر بناؤن جیسا کہ خداوند نے میرے باپ سے فرمایا تھا کہ تیرا بیٹا جسکو مین
تیرے جگہہ تیرے تخت پر بیٹھاونگا وہی میرے نام کا گھر بناویگا سو تو حکم کر کہ میرے لیئے لبنان سے سرو کی
شہتیر کاٹیں اور میرے چاکر تیرے چاکرون کے ساتھ رہینگے اور جو مقتا تو مقرر کریگا تیرے چاکرون کو دونگا
کیونکہ تو جانتا ہے کہ ہمارے بیچ مین ایسا کوئی نہین جسکو دانش ہو پیڑ کاٹنے مین صیدانیون کے مانند حیرام یہ
سنکر بہت خوش ہوا اور بولا کہ آج کے دن خداوند محمود ہو کہ اوسنے داؤد کو ایسا عقلمند بیٹا دیا جو اس
بڑے گروہ کا حاکم ہے حیرام نے کہلا بھیجا کہ مین تیرے خواہش کے موافق سرو اور صنوبر کے درخت کٹواونگا
اور جہان تو کہیگا پہنچاونگا تو میرے خوشی کے موافق میرے گھر کو کھانا دیجیو سو حیرام نے سرو اور صنوبر
کے درخت دیئے اور حیرام مین اور حضرت سلیمان مین صلح تھی اور اون دونون نے آپس مین قول و اقرار کیا

اور آپنے حکم کیا کہ بڑے بڑے نفیس پتھر تراشکے لاوین تا گھر کی نیو ڈالی جاوے اور زمین مصر سے بنی اسرائیل
کے نکلنے کے بعد چار سو اسی برس گذری تھی کہ حضرت سلیمان کی سلطنت کی چوتھی سال ایسا ہوا کہ آپنے اللہ
کا گھر بنانا شروع کیا وہ جو آپ نے اللہ کے لیے بنایا طول اوسکا ساٹھ ہاتھ تھا اور عرض اوسکا بیس ہاتھ
اور بلندی اوسکی تیس ہاتھ تھی اور اس گھر کی ہیکل کے سامنے ایک اسارا بنایا جسکا طول بیس ہاتھ تھا گھر کے
عرض کے برابر اور عرض اوسکا گھر کے سامنے کیطرف دس ہاتھ تھا اور گھر کی دیوار سے لگی ہوئی کوٹھریان گرداگرد بنائیں
اور چھت سرو کے شہتیرون اور تختون سے پاٹی اور گھر کے اندر تمام [illegible] کا ملمع کیا اور دیوارون پر سرو کے تختے
لگائے اور الہام گاہ یعنی قدس الاقداس یعنی بہت بڑا پاک مکان جو تھا اوسمین بھی تختہ بندی کی اور الہام گاہ
جو تھا اوسے اندر کو گھر کے بیچ مین طیار کیا تا کہ اللہ کے عہد کا صندوق اوسمین رکھا جاوے اور الہام گاہ کے باہر
وار سونے کی زنجیرین لگا کے اوس پاس ایک اوٹ بنائی اور اوسپر سونا لگایا اسیطرح تمام گھر پر سونیکا ملمع کیا اور الہام
گاہ کی طرف جو مذبح یعنی قربانیکا مقام تھا اوسپر بھی تمام سونیکا ملمع کیا اور دیوارون پر کھجورون اور سوسن اور
کھلی ہوے پھولونکی طرح زنگار رنگ سے نقش کئے اور فرش پر سونا لگایا چوتھی سال شروع کیا گیارہوین سال تمام کیا
سات برس مین بنایا اور آپنے اللہ کے گھر کے لئے سب ظروف یعنی برتن بھی سونیکے بنائے اسکا بیان اور بڑے
بڑے طیاریونکا بیان اوس کتاب مین بہت طول سے لکھا ہے اور اللہ کا صندوق لا کر بیت المقدس مین [illegible] اوسکی جگہ مین رکھا
جب کاہن اور لاوی جو بربط وغیرہ لئے کھڑے تھے اللہ کی حمد اور شکرگذاری کرنے لگے یا ایک ہی آواز تھی اور سب نے ملکے
آواز اللہ کی شکرگذاری مین بلند ہوئی کہ وہ بھلا ہے کہ اوسکی رحمت ابدی ہے تو اللہ کا گھر ایسا بادل سے بھر گیا کہ کاہنون کو
ابر کے سبب طاقت نہ ہوئی کہ کھڑے ہو کر خدمت کرین اس لیے کہ خدا کا گھر خدا کے جلال سے معمور ہوگیا تب حضرت
سلیمان نے فرمایا کہ اللہ نے فرمایا ہے کہ مین بڑی تاریکی مین رہونگا پھر حضرت سلیمان نے بہت دعائین مانگین
جب دعا مانگ چکے آسمان سے آگ اوتری اور سوختنی قربانی کو اور ذبیحون کو کھا گئی اور گھر اللہ کے جلال سے بھر گیا
اور حضرت سلیمان نے بائیس برس [illegible] پھر لکھا ہے کہ آپنے بہت شہر بسائے
اور جو کچھ آپ کے تمنا تھی سو یروشلیم مین اور لبنان مین اور اپنی [illegible] کی زمین مین بنایا لیکن
وہ سارے گروہ جو اموری اور حتی اور فرزی اور حوی اور یبوسی سے باقی رہے تھے اور اسرائیلی نہ تھے جنہین
بنی اسرائیل فنا نکر سکی آپنے اونسے محصول لیکے بیگار لیا جیسا آجکے دن ہوتا ہے پھر لکھا ہے کہ سال بسال
چھ سو چھیاسٹھ قنطار سونا آپ پاس جمع ہوتا تھا سوا اوس سونیکے جو سوداگر اور اہل تجارت اور اہل

حدود اور عرب کے نواحی کے سارے سلاطین اور ممالک کے حکام آپکو پہنچاتے تھے اور آپ کے دولت اور حکمت زمین کی بادشاہون سے بہت زیادہ ہوی اور سارا جہان آپکا مشتاق تھا کہ آپکا عاقلانہ کلام جو اللہ نے آپ کے دل مین ڈالا تھا سنے اور وے اونمین سے ہر ایک سال بسال روپے اور سونیکے برتن اور پوشاک اور خوشبویان گذرانتے تھے اور آپ نے مصر سے بہت گھوڑے منگوائے اور وہ کتابین جو تواریخ کی ہین وہ توراۃ کی جلد مین لگی ہوی ہین اونمین سے پہلی مین حضرت سلیمان علیہ السلام کا اور بیت المقدس کی طیاریونکا حال بہت طول سے لکھا ہے دوسری کتاب مین لکھا ہے کہ حضرت سلیمان اللہ کا گھر یروشالم مین کوہ موریاہ پر جو حضرت داؤد علیہ السلام کو دکھایا گیا بنانے لگے اب ہم کہتے ہین کہ اتنا ثابت ہوا کہ تمام زمین کے بادشاہ سب آپکے تابع تھے اور قرآن مجید سے ثابت ہے کہ سبا کی شہزادی آپ پاس حاضر ہوی اور ایمان لائی مگر یہ نہین معلوم کہ تمام قومون نے دین قبول کیا یا نکیا اگر یہہ بھی ثابت ہو کہ آپ کے وقت مین دین اور قومونمین پھیل گیا تھا تب بھی وہ بڑی رحمت اور بڑی عدالت کا زمانہ جسکی خبر تمام زبور مین بھری ہوی ہے وہ زمانہ حضرت سلیمان علیہ السلام کا نہین ہے کیونکہ بہتر وین زبور مین اوس بادشاہ عادل کا یہ پتا دیا ہے کہ اوسکے وقت مین جبتک کہ چاند باقی رہیگا راستباز پھیلین گے اور سلامتی کا یہی ہوگی پہر آخر مین یون فرمایا ہے کہ اوسکا نام ابد تلک باقی رہیگا جب تک کہ آفتاب رہیگا اوسکے نام کا رواج ہوگا یہ پتا حضرت سلیمان مین نہین ہے صاف ظاہر ہے کہ یہ خبر حضرت سلیمان علیہ السلام کے نہین ہوسکتی کیونکہ آپ کے تھوڑے دنون کے بعد بنی اسرائیل مین بت پرستی پھیل گئی اور نبیون کے بہت خون ہوئے حضرت سلیمان علیہ السلام کے نام کا رواج جاتا رہا بت پرستون کو پیغمبرون کے نام سے کیا کام اور اگر تھوڑے سے نام لینے والے باقی رہ گئے تو اوسکو رواج نہین کہتے زبور مین حق تعالے اوس بادشاہ کی خبر دیتا ہے کہ جسکے وقت مین ظالم قتل ہونگے مظلومون کی جان بچای جاوےگی ساری قومون مین ایمان پھیلیگا اور ساری پشتون کے لوگ اوسے ذکر کرینگے یعنے پشت در پشت ایمان باقی رہیگا اچھے لوگ اوسکے قیامت تک پھیلے رہین گے اللہ کو اکیلا جاننے والے اور سب پیغمبرون کے اور سب کتابون کے ماننے والے پشت در پشت رہینگے اور اس دین کی بادشاہ کی نام کا رواج جابجا قیامت تک باقی رہیگا تواریخ کی پہلی کتاب سے اور بادشاہون کے احوال کی پہلی کتاب سے یہ احوال لکھا جاتا ہے کچھ باتین اس کتاب مین ہین کچھ اوسمین سب ملا کر لکھی جاتی ہین بعد حضرت سلیمان علیہ السلام کے آپ کے صاحبزادے رحبعام جانشین ہوی اور یارابعام ایک شخص تھا وہ حضرت سلیمان علیہ السلام کا نوکر تھا حضرت سلیمان کی بیتی ہاگ کر مصر کی بادشاہ سیسق پاس

گیا اور وہین رہا بعد حضرت سلیمان علیہ السلام کے آپکے بیٹے سے باغی ہوا بعد تمام بنی اسرائیل اوسکے ساتھ ہوکر
رحبعام یروشالم مین آئے نبی یہودا اور بنیامین کے فرقے کے لوگ آپ کے تابعدار ہوی اور کاہن
اور لاوی بنی اسرائیل کے سب زمین مین سے آپ پاس یروشالم مین آی اور بنی اسرائیل کے سب فرقون مین
جو جو لوگ خدا کے طالب تھے یروشالم مین آئے اور ان سبھون نے یہودا کی سلطنت کو قوی کیا اور تین برس
تک سلیمان علیہ السلام کے بیٹے رحبعام کو زور بخشا کیونکہ وہ تین برس تک داؤد کی اور سلیمان علیہ السلام
کی راہ پر چلتے رہے یہ لفظ تاریخ کی کتاب کا ہی پھر لکھا ہے کہ جب رحبعام کے بادشاہت قائم ہوی تب وسنے
اور سارے بنی اسرائیل نے اللہ کی شریعت کو چھوڑ دیا تب مصر کا بادشاہ سیسق یروشالم پر چڑہ آیا
تب سمعیاہ نبی علیہ السلام نے فرمایا کہ اللہ تعالے فرماتا ہے تم نے مجھے چھوڑ دیا اسلیئے مینے تمہین سیسق
کے ہاتھون مین چھوڑ دیا اس بات پر بنی اسرائیل کے سردارون نے اور بادشاہ نے اللہ کے آگے
عاجزی کی حضرت سمعیا کو کلام خدا کا آیا کہ اب مین انہین بچا لونگا پہر خدا کا غضب اتنا پڑ گیا کہ
بالکل ہلاک نکیا لیکن مصر کا بادشاہ خداوند کے گھر کا خزانہ اور بادشاہ کے گھر کا خزانہ سب لے گیا
سو رحبعام سترہ برس یروشالم مین مسلط رہا اور رحبعام اور یارابعام کے درمیان جب تک جیتے رہے
جنگ برپا رہی اور بادشاہون کے حال کے کتاب مین لکھا ہی کہ یارابعام نے اپنے دل مین کہا
کہ اگر لوگ یروشالم مین اللہ کی گھر مین قربانی چڑہانی کو جاوینگے تو رحبعام سے مل جاوینگے اس لیے
اوس نے دو بچھڑے سونے کی بنائے اور کہا اوی بنی اسرائیل یروشالم مین جانا کیا ضرور ہی تمہارا خدا جو تمکو زمین مصر سی نکال لایا یہ ہے
اوسنے ایک کو بیت ایل مین دوسری کو دان مین قائم کیا اور اونکے آگے قربانیان چڑہائین اور ایک مرد خدا
یہودا سے بیت ایل مین آئے اوس وقت مذبح کے نزدیک قربانی کے مقام کے پاس یارابعام خوشبو جلا رہا
تھا وہ بولے اے مذبح اے مذبح خداوند یون فرماتا ہے کہ دیکھ داؤد کے گھرانے سے ایک لڑکا پیدا
ہوگا جس کا نام یوسیاہ ہوگا سو وہ اونچی مکانون کے کاہنون کو جو تجھ پر خوشبو جلاتی ہین تجھ مین ذبح کرے گا
اور آدمیون کے ہڈیان تجھ پر جلائی جاوینگی اور اوسنے اوسی ہی دن ایک نشان بتایا اور کہا وہ علامت
جو خداوند نے بتای یہ ہے کہ مذبح پھٹ جائیگا اور راکھ جو اوسپر ہے گر جائیگی اور یارابعام نے اپنا ہاتھ
لمبا کیا اور کہا اوسی پکڑ لو سو اوسکا وہ ہاتھ سوکھ گیا اور مذبح پھٹ گیا اور راکھ گر گئی تب اوسنی کہا
اپنا خداوند اپنے خدا سے منت کر کہ میرا ہاتھ درست ہو جاوے اور [illegible]

درست ہوگیا تسپر بھی یاراب عام اپنی گمراہی سی باز نہ آیا تاریخ کی دوسری کتاب میں ہو کہ یاراب عام کی سلطنت
کے اٹھارہوین برس مین ابیاہ یہوداکا بادشاہ ہوا اوسنے یروشلم مین تین برس بادشاہت کی اور چار لاکھ
جنگی مردون سے صف باندہی اور یاراب عام نے بھی آٹھ لاکھ بہادرونکی صف باندہی ابیاہ صمرین کے پہاڑ
پر جو افرائیم کے کوہستان مین ہے چڑھ گیا اور کہا اے یاراب عام اور سارے بنی اسرائیل میری سنو
کیا تم نہین جانتے کہ خداوند اسرائیل کے خدا نے اسرائیل کی سلطنت داود کو اور اوسکی بیٹون کو ہمیشہ
کے لیئے دی ہی لیکن یاراب عام جو داود کے بیٹے سلیمان کا ایک نوکر تھا اوٹھا اوراپنے خداوند سی باغی ہوا
اور رحبعام جو ان اور نرم دل تھا سامنا نکرسکتا تھا اب تم چاہتے ہو کہ داود کی اولاد کے ہاتھ مین
جو ملک ہے اوسکا سامنا کرو اور تمہاری ساتھ وہ سنہلے بچھڑے ہین جنہین یاراب عام نے بنایا کہ تمہارے
معبود ہوین لیکن ہم لوگ جو ہین خداوند ہمارا خدا ہی ہے اوسکو چھوڑ نہین دیا ہم خداوند اپنے خدا کی شریعت
کو حفظ کرتے ہین پر تمنے اوسکو چھوڑ دیا اور کاہن یعنے امام جو خدا کے بندگی کرتے ہین سو ہارون کے بیٹے
ہین اور لاوی کام کے لیے حاضر رہتے ہین اور ہر صبح شام خداوند کے لیے سوختنی قربانیان اور خوشبوئیان
جلاتے ہین دیکھو خدا پیشوا ہو کی ہماری ساتھ ہے اور اوسکے کاہن حاضر ہین اور شور کے نرسنگے
بھی موجود ہین کہ تمہاری برخلاف شور مچاوین اے بنی اسرائیل اپنی باپ داودون کے خدا سے مت لڑو
کیونکہ تم ہرگز اقبالمند نہوگے پہر اونہون نے خداوند سے دعا کی اور کاہنون نے تُرہیان پہونک کے
شور مچایا اور یہودا کے لوگون نے للکارا اور جب یہودا کے لوگون نے للکارا تو خدا نے ابیاہ
اور یہودا کے آگے سے یاراب عام اور سب بنی اسرائیل کو مارا وہ بہاگ گئے اور ابیاہ اور
اوسکے لوگون نے اونہین کاٹ ڈالا بنی اسرائیل مین پانچ لاکھ چنے ہوی مرد مارے پڑے
اور بنی یہودا غالب ہوئی کیونکہ وہ اپنی خدا پر بہروسا رکہتے تھے اور ابیاہ نے یاراب عام کا
تعاقب کیا اور شہرونکو اوس سے لے لیا یعنے بیت ایل اور اوسکا دیہات اور یسانا اور اوسکا
دیہات اور عفرون اور اوسکے دیہات اور ابیاہ کے دنون مین یاراب عام نے پہر زور نہ پکڑا اور
خداوند نے اوسے مارا اور وہ مرگیا اور ابیاہ کی بعد اوسکا بیٹا آسا اوسکی جگہ بادشاہ ہوا اوسکے دنون
دس برس تک ملک مین چین رہا اور یعنے اللہ تعالے کے حضور نیکوکاری کی یہودا کے سارے شہرون مین سے
اونچے مکانون کو اور سورج کے مورتونکو اوٹھا دیا اوس سے زرح کوشی دس لاکھ کی فوج لیکر آیا آسا نے

اللہ سے فریاد کی اللہ نے اوسکو فتح دی آسا کی سلطنت کی دوسرے برس یاراب عام کا بیٹا ناداب بنی اسرائیل
کا بادشاہ ہوا اوسنے اسرائیل پر دو برس سلطنت کی اور خداوند کے حضور بدی کی اور اپنی باپ کے راہ پر
چلا اور بنی اسرائیل کو گنہگار کیا تب اشکار کے گھرانے میں سے اخیا کی بیٹے بعشا نے اوسے مار لیا اور اوسکے جگہ بادشاہ
ہوا اور یاراب عام کے سارے گھرانے کو قتل کیا اور اوسکے نسل میں سے ایک کو بھی نہ چھوڑا اور آسا اور
بعشا کی درمیان تمام عمر لڑائی رہی بعشا نے چوبیس برس بادشاہت کی اوسنے خداوند کے حضور بدی کی
اور یاراب عام کی راہ میں اور اوس گناہ میں چلا جس سے بنی اسرائیل سے گناہ کروائی اوس وقت حنانی کی بیٹے یاہو
پر خداوند کا کلام بعشا کے حق میں اترا کہ میں نے تجھے خاک سی اوٹھایا او سلطنت بخشی اور تو نے بنی اسرائیل سے گناہ
کروائی میں بعشا کے نسل اور اوسکے گھرانے کی بنیاد کو نابود کردونگا اور آسا کی سلطنت کی چھبیسویں برس بعشا کا بیٹا
ایلاہ بنی اسرائیل کا بادشاہ ہوا اوسنے دو سال بادشاہت کی بعد اوسکے اوسکی نام زمری نے اوسی مستی میں پڑا پاکر مار لیا اور
اوسکی جگہ بادشاہ ہوا اور تخت پر بیٹھتی ہی بعشا کے سارے گھرانیکو قتل کیا اور اوسکے رشتہ داروں اور دوستداروں
میں سے ایک بھی باقی نہ رہا جیسا کہ اللہ تعالے نے یاہو نبی کے معرفت فرمایا تھا زمری نے سات دن بادشاہت کی پھر
اسرائیلیوں نے عمری کو اپنا بادشاہ کیا زمری محل میں جاکر آگ لگا کر جل مرا کہ اوسنے خداوند کے حضور بدفعلیاں کیں اور
یاراب عام کی راہ پر چل کر اوسکے مانند آپ بھی گناہ کئی اور بنی اسرائیل سی بھی گناہ کروائی عمری نے بارہ برس سلطنت کی اور
سمرون شہر بسایا اور خداوند کے حضور گناہ کئی اور اون سب سی جو اوسکے آگے تھے بدتر کام کئے یاراب عام کے ساری بدکاری
اختیار کی پھر عمری مر گیا اور آسا کی سلطنت کی اٹھتیسویں سال عمری کا بیٹا اخی اب بنی اسرائیل کا بادشاہ
ہوا اوسنے سمرون میں بنی اسرائیل پر بائیس برس سلطنت کی اور اون سب سے جو اوس سے آگے تھے خداوند کے
حضور زیادہ بدکاریاں کیں فقط یاراب عام کے سے گناہ کرنے پر کفایت نکی بلکہ صیدانیوں کے بادشاہ
اِتبعل کی بیٹی ایزبل کو بیاہ لایا اور جاکے بعل کو پوجا اور اوسکے آگے سجدہ کیا اور بعل کے گھر میں جو اوسنے
سمرون میں بنایا تھا بعل کے لیے ایک مذبح بنا رکھا اور یسیرت بنائی بائبل کی مترجم نے یسیرت کا ترجمہ کیا ہی گھنا
باغ لگایا اور خدا کو بہت غصہ دلایا اور اوسکے ایام میں حی ایل بیت ایلی نے یریحو کو آباد کیا ابی رام اپنے
پہلوٹھے بیٹے سے اوسکی بنا شروع کی اور اپنی چھوٹی بیٹے سجوب پر اوسکے دروازے قائم کئے جیسا کہ اللہ تعالے
نے نون کے بیٹے حضرت یوشع کی وسیلے سے فرمایا تھا چنانچہ حضرت یوشع کی احوال کی کتاب میں لکھا ہے کہ
جب حضرت یوشع نے یریحا کو فتح کیا تو شہر کو اور سب سمیت جو اوسمیں تھا پھونک دیا اور حضرت یوشع کے

قسم دی اور کہا کہ جو شخص کھڑا ہوا اور یریحا کے شہر کو بنا کرے وہ خداوند کے سامنے ملعون ہوگا اور اپنے پہلوٹھے پر اوسکی بنا ڈالے گا اور اپنے چھوٹے بیٹے پر اوسکے دروازے قائم کریگا اس خبر کا ظہور اخی اب کے وقت مین ہوا تب ایلیاہ تشبی نے جو جلعاد کے باشندون سے تھے اخی اب سے کہا کہ خداوند اسرائیل کا خدا جسکے سامنے مین کھڑا ہون زندہ ہے ان برسون مین نہ شبنم پڑیگے نہ مینہہ برسیگا مگر جب کہ مین کہون اور خداوند کا کلام اوترا کہ یہان سے چل دے اور مشرق کی راہ لی اور وادی کریت مین جو یردن کے سامنے ہے جا چھپ اور تو اوس نالے سے پئے گا سو حضرت الیاہ وہان جا رہے اور ایک مدت کے بعد اللہ کے حکم سے صیدا کے صرفت کو گئے ایک بیوہ کے گھر اوترے اور اوسکا مٹکا آٹے سے خالی نہوا اللہ نے برکت دی آپکی برکت سے اوسکا مرا ہوا بیٹا اللہ نے زندہ کردیا مدت کے بعد خداوند کا کلام تیسرے سال اوترا کہ جا اور اپنے تئین اخی اب کو دکھا کہ مین زمین پر مینہہ برساونگا آپ روانہ ہوئی سمرون مین قحط سخت تھا اوسوقت اخی اب نے عبدیاہ کو جو اوسکے گھر کا مختار تھا طلب کیا اور عبدیاہ اللہ سے بہت ڈرتا تھا اور ایسا ہوا کہ جسوقت ایزبل نے خداوند کے نبیون کو قتل کیا تو عبدیاہ نے سو نبیون کو لیکے پچاس پچاس ایک غار مین پوشیدہ کیا اور اونہین روٹی پانی سے پالا سو اخی اب نے عبدیاہ سے کہا ملک مین گشت کر شاید کہین گھاس ملے تا کہ جانور برباد ہون سو عبدیاہ راہ مین تھا کہ حضرت الیاس اوس سے ملے اوسنے پہچانا آپ نے فرمایا جا اپنے خداوند کو کہہ کہ دیکھہ الیاس ملے مین وہ بولا کہ مین نے کیا قصور کیا ہے جو آپ مجہہ کو جو آپکا غلام ہون اخی اب کی ہاتھہ مین گرفتار کروا تے ہین کہ وہ مجھے قتل کرے کوئی ملک باقی نہین رہا جہان اوسنے آپ کی تلاش کو نہین بھیجا اور جب لوگون نے کہا کہ وہ یہان نہین تو اوسنے قسم لی کہ وہ نہین ملی اور جب مین آپ کے پاس سے جاونگا اور اللہ تعالے آپکو ایسی جگہہ لیجائیگا جہان مجھے خبر نہین اور اخی اب آپکو نپاویگا تو مجھے قتل کریگا آپ نے فرمایا خداوند لشکرونکا خدا زندہ جسکے آگے مین کھڑا ہون مین آج کے دن اوسے اپنے تئین دکھلاونگا سو عبدیاہ گیا اور اخی آب کو خبر کی وہ حضرت الیاس کی ملاقات کو نکلا آپکو دیکھہ کر بولا کیا اسرائیلیونکا بگاڑنے والا تو ہے آپ نے فرمایا مین اونکا بگاڑنے والا نہین بلکہ تو اور تیرے باپکا گھرانا کہ تمنے خداوند کے حکمونکو چھوڑ دیا بعلیم کے پیرو ہوے اب تو لوگ بھیج اور سارے اسرائیلیونکو اور بعل کے ساڑھے چار سو نبیون کو اور یسیرت کے چار سو نبیون کو کوہ کرمل پر جمع کر اوسنے سب کو جمع کیا حضرت الیاس نے فرمایا خداوند کے

جبکہ حضرت نے کہا میں ہی اکیلا باقی ہوں اور بعل کے چار سو پچاس نبی ہیں سو دو بیل ہمکو دیں تو ایک
بیل وہ لیں اور ٹکڑے ٹکڑے کریں اور لکڑیوں پر دھریں اور آگ نہ دیں اور میں دوسرا بیل
تیار کر کے لکڑیوں پر دھروں گا اور آگ نہ دونگا تب تم اپنے خدا کا نام لو اور میں خداوند کا نام لونگا
پھر جو خدا آگ سے جواب دے وہی خدا ہے سب لوگ بول اٹھے کیا خوب کہا سو انہوں نے ایک بیل
لیا اور تیار کر کے صبح سے دوپہر تک بعل کا نام لیا کہ اے بعل ہماری سن پر کچھ آواز نہ ہوئی آخر کو
حضرت الیاس نے خداوند کے مذبح کو جو ڈھا دیا گیا تھا پھر بنایا اور بیل کو ٹکڑے ٹکڑے کیا اور لکڑیوں پر
دھرا اور کہا اے خداوند ابراہیم اور اسحق اور یعقوب کے خدا آج کے دن معلوم ہو جاوے کہ اسرائیل میں تو ہی
خدا ہے اور میں تیرا بندہ ہوں اور میں نے یہ سب کچھ تیرے کہے سے کیا ہے سن اے خداوند میری سن تا یہ لوگ
جانیں کہ خداوند تو ہی خدا ہے اور تو نے انکے دلونکو پھیرا تب اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک آگ اتری
اور سب چڑھاوے کو اور لکڑیوں کو جلا دیا سب لوگ اوندھے منہ گرے اور بولے خداوند وہی خدا ہے
خداوند وہی خدا ہے اور انہوں نے بعل کے نبیوں کو پکڑا اور حضرت الیاس نے وادی قیسون میں لیجا کر انکو
قتل کیا اور اخیاب سے کہا چڑھ جا کھا اور پی کہ بڑی بارش کی آواز ہے حضرت الیاس کرمل کی چوٹی پر
چڑھ گئے اور آپ کو زمین پر جھکایا اور اپنا منہ دونوں گھٹنوں کے بیچ رکھا تھوڑی دیر میں بادل اور
آسمان بادلوں سے اور آندھیوں سے سیاہ ہو گیا اور شدت سے مینہ برسنے لگا اور اخیاب سوار
ہو کر یزرعیل کو گیا پھر اخیاب نے ایزبل سے کہا کہ حضرت الیاس نے بعل کے نبیوں کو قتل کیا ایزبل نے
حضرت الیاس کو کہلا بھیجا کہ اگر میں کل کے دن اسی وقت تیری جان کو ان میں کا ایک نہ کروں تو خدا مجھسے ایسا
ہی بلکہ اس سے زیادہ کرے حضرت الیاس اٹھ کر بیرسبع میں آئے اور وہاں اپنا ایک
چاکر چھوڑ کے ایک دن کی راہ دشت میں نکل گئے اور رتم کے ایک درخت تلے جا بیٹھے اور اپنی موت
مانگی اور کہا اے خداوند بس اب میری جان کو لے لے آپ سو گئے دو دن کے بعد وہاں اللہ نے غیب سے
کھانا بھیجا آپ نے کھایا اور پیا اور اسکی قوت سے چالیس دن رات کا سفر کر کے خدا کے پہاڑ حورب تک
پہنچے اور وہاں ایک غار میں رہے وہاں اللہ تعالیٰ کا کلام سنا کہ اے الیاس تو یہاں کیا کرتا ہے وہ بولے
کہ خداوند لشکروں کے خدا کے لئے مجھے بڑی غیرت آئی کہ بنی اسرائیل نے تیرے عہد کو چھوڑ دیا تیرے مذبح ڈھا دیے
اور تیرے نبیوں کو تلوار سے قتل کیا اور میں ہی اکیلا بچا ہوں سو بھی چاہتے ہیں کہ میری بھی جان لیں پھر خداوند نے

فرمایا نکل بیدان کی راہ سے دمشق کو جا اور جب تو وہان پہنچے تو حزائیل کو مسح کر کہ وہ ارام کا بادشاہ ہووے
اور نمسی کی بیٹے یاہو کو مسح کر کہ اسرائیل کا بادشاہ ہووے اور آبیل محولہ سے الیساع بن سافط کو مسح کر کہ تیرے
جگہہ نبی ہوا اور ایسا ہوگا کہ جو کوئی حزائیل کی تلوار سے بچیگا اوسے یاہو قتل کریگا اور جو یاہو کی تلوار سے بچ رہیگا
اوسے الیساع ماریگا لیکن مین نے سات ہزار اسرائیلی اپنے لیئے رکھ چھوڑے ہین جنکے گھٹنے بعل کے آگے نہین
جھکے اور اونمین سے کسی نے اوسے منہ سے نہین چوما آپ نے وہان سے روانہ ہوکے سافط کی بیٹے الیساع
کو پایا کہ ہل جوتتے تھے اور بارہ جوڑی اونکے آگے چل رہے تھی اور وہ بارہوین کے ساتھ رہی حضرت الیاس
اونکے برابر سے گذرے اور اپنے چادر اونپر ڈال دی اونہون نے بیلون کو چھوڑا اور حضرت الیاس کے
پیچھے دوڑی اور کہا مجھے مہلت دیجیے کہ اپنے مان باپ کو چومون تب آپ کے ساتھ چلون پہر وہ گئے اور پھر
آئے اور آپ کے پیچھے روانہ ہوئے اور آپ کی خدمت کی اب ارام کے بادشاہ بن ہدد نے لشکر جمع کیا
اوسکے ساتھ بتیس[۳۲] بادشاہ تھے سمرون پر چڑہ کر اوسے گھیر لیا تب نبیون مین سے ایک نے اسرائیل کے
بادشاہ اخیاب سے کہا کہ اللہ تعالے فرماتا ہے کہ یہ بڑے گروہ تو نے دیکھے سو دیکھ مین آج کے دن اوسے تیرے
ہاتھہ گرفتار کر دونگا اور تو جان رکھیگا کہ خداوند مین ہی ہون اوسنے کہا کن کی معرفت فرمایا کہ اللہ تعالے فرماتا ہے
کہ شہرونکے امیر جوانون کے معرفت کہا صف آرائی کون کرے فرمایا کہ تو سو شہرونکے امیر جوان دو سو بتیس[۲۳۲]
تھے اور بنی اسرائیل سات ہزار تھے اور یہ سب دوپہر کو نکلی اور شہرون کے جوان امیر نکلے اور لشکر اونکے پیچھے تھا
اور جسنے اونکا سامنا کیا اونہون نے اوسکو قتل کیا سو ارامی بھاگے اور شاہ اسرائیل نے نکل کر گھوڑون
اور گاڑیون کو مار لیا اور ارامیونکو شدت سے قتل کیا پھر شاہ ارام کے خادمون نے کہا کہ اونکے خدا
پہاڑ کے خدا ہین اس لیے اونہونے ہم پر فتح پائی سو تو ہمکو حکم دے کہ میدان مین اون سے لڑین تو
ہم غالب ہون گے سو وہ لوگ بہت بڑا لشکر لیکر پھر آئے ایک مرد خدا اسرائیل کے بادشاہ پاس
آیا اور کہا کہ خداوند یون فرماتا ہے چونکہ ارامیون نے یون کہا کہ خداوند پہاڑونکا خدا ہے اور وادیون کا خدا
نہین اس لیئے مین اس گروہ کو تیرے ہاتھہ مین کر دونگا اور تم جانوگے کہ مین خداوند ہون پھر ارامی دوبارہ
پیش ہو کر آئے اور اونہون نے شکست کھائی بنی اسرائیل نے ایک دن مین [illegible] ایک لاکھ پیادی قتل کئی اور باقی جو بچے
[illegible] بھاگ گئے وہان ایک دیوار [illegible] ہزار [illegible] پر گر پڑی [illegible] کہلا بھیجا کہ میرے جان بخشے
سو اخیاب نے اوسکو اپنے پاس بلایا [illegible]

کہا خداوند فرماتا ہی کہ تونے ایک شخص کو چھوڑ دیا جسے مین نے واجب القتل کیا تھا سو اوسکے بدلے تیری
جان جاوے گی اور تیرا لشکر اوسکے لشکر کے بدلے ہوگا اب ایسا ہوا کہ نبات یزرعیلی کا ایک انگوری باغ
سمرونکے بادشاہ اخیاب کے محل سے لگا ہوا یزرعیل مین تھا سو اخیاب نے نبات سے کہا کہ اپنا انگوری باغ
مجھے دی مین اوسکے بدلے تجکو اوس سے بہتر انگوری باغ دونگا اور اگر تو چاہیگا تو اوسکے قیمت دونگا اوسنے
کہا خدا نکرے کہ مین اپنے باپ دادون کی میراث تجکو دون اخیاب کو بہت رنج ہوا اوسکے جورو ایزبل
نے کہا وہ باغ مین تجھے دونگی اوسنے لوگون کو کہا تھا ان لوگون [illegible] بڑی محفل مین نبات کے
سامنے دو شریرون سے گواہی دلوائی کہ نبات نے خدا کو اور بادشاہ کو برا کہا تب لوگ اوسے شہر سے
باہر لے گئے اور پتھراو کیا کہ وہ مرگیا جب اخیاب نے سنا کہ وہ مرگیا تب اوٹھا کہ اوسکے باغ پر قبضہ
کرے تب حضرت الیاس کو اللہ تعالے کا حکم ہوا کہ جا اخیاب سے کہہ جس جگہہ نبات کا کتون نے لہو
چاٹا اوس جگہہ تیرا بھی لہو چاٹین گے اخیاب نے حضرت الیاس کو دیکھکر کہا اے میرے دشمن تونے مجھے
پایا فرمایا کہ ہان پایا کہ تو نے خداوند کے حضور بدکاری کے لیے آپ کو بیچا اب مین تیری بنیاد کھود دونگا اور
تیرے گہر کو یاراب عام اور بعشا کے گہر کے مانند کردونگا کیونکہ تو نے مجھے غصہ دلایا اور اسرائیلیونکو گنہگار کیا
اور خداوند فرماتا ہی کہ ایزبل کو کتے کہائینگے اخیاب نے اپنے کپڑے پہاڑے اور اپنے تن پر ٹاٹ ڈالا اور روزہ رکہا تب
اللہ کا کلام حضرت الیاس پر یون آیا تو دیکھتا ہے کہ اخیاب نے آپکو میرے حضور کیونکر خاکسار بنایا سو
اوسکی زندگی بہر اوس پر بلا نہ بہیجونگا بلکہ اوسکے بیٹون کے وقت مین اوسکے گہرانے پر بلا نازل کرونگا اب
یہان یہودا کا بادشاہ جو آسا تھا اوسنے اکتالیس برس یروشلم مین بادشاہت کی اور اپنے باپ
داود کے مانند خداوند کے حضور نیکوکاری کی اور اپنے ماں معکہ کو ملکہ ہونیکی منصب سے معزول کیا
اس لیئے کہ اوسنے گہنے باغ مین ایک مورت بنائی تھی سو آسا نے اوسکے بت کو گرادیا اور جلادیا وہ جب تک
جیتا رہا اوسکا دل خدا ہی سے لگا رہا اور تواریخ کی دوسری کتاب مین اسکے برخلاف لکہا ہے کہ حنانی غیب گو
پر یعنی روشن ضمیر [illegible] پر خفا ہوا اور قید مین ڈالا اور کتنون پر ظلم کیا الغیب عند اللہ پہر اوسکا بیٹا یہوشفط
اوسکے جگہہ بادشاہ ہوا اور وہ اسرائیل پر غالب ہوا اور خداوند یہوشفط کے ساتھ تھا کیونکہ وہ اپنے
باپ داود کے چالون پر چلتا تھا اور بعلون کا پیچھا نہ کرتا تھا سو اللہ تعالے نے اوسکے سلطنت کو مضبوطی
بخشی اوسنے اپنے سلطنت کے تیسرے برس کتنے سردار اور لاویونکے ساتھ بہیجے کہ یہوداہ کے شہرون مین

تعلیم دیوین وہی لوگ تعلیم کرتے تھے اور خداوند کی توراۃ کی کتاب اونکے ساتھ تھے اور وہی یہوداکے سارے شہروںمین تعلیم دیتے پہرتے تھے اور خداوند کی دہشت یہودا کے چارون طرف کے ملکون پر آئے کہ وہ یہوشفط سے لڑے اور فلسطی اور عربی اوس پاس تحفے لائے اور اوسنے اخیاب سے نسبت ناتا کیا چند برسونکے بعد وہ اخیاب پاس سمرون مین گیا اور دونون مل کر رامات جلعاد کو لڑنیکے لئے چلے جناب میکایاہ ابن املاہ نبی کو بلایا آپنے خبر دی کہ مینے سارے بنی اسرائیل کو ان گوسپندون کے مانند جو بے چرواہے کے ہون پہاڑونپر بھٹکتے دیکھا اور خداوند نے فرمایا کوئی انکا آقا نہین شاہ اسرائیل نے کہا میکایاہ کو پکڑو اور میری سلامت پہر آنے تک اسی قید مین رکھو اور اوسے روٹی پانی سے مصیبت دیجاوے آپ بولے اگر تو کسیطرح سلامت پہر آوے تو خداوند نے میری معرفت سے کچھ نہین کہا پہر دونو بادشاہ گئے اور شاہ اسرائیل کو تیر لگا وہ مرگیا اور جس گاڑی پر وہ زخمی ہوا تھا اور اوسکا لہو بہا تھا وہ گاڑی سمرون کے تالاب مین دہوئی گئی اور کتون نے اوسکا لہو چاٹا جیسا کہ خداوند نے فرمایا تھا اور یہوشفط سلامت پہر آیا تب حنانی کا بیٹا یاہو غیب بین اوسکے استقبال کو نکلا اور کہا کیا شریر کی مدد کرنا مناسب تہا کیا تو خداوند کے دشمنونسے محبت کرتا ہی اس لیے تجھپر خداوند کی طرفسے غضب نازل ہوگا تسپر بھی اچھی باتیں تجھ مین پائی جاتی ہین پہر لکھا ہی کہ یہوشفط نے ملک کا بندوبست خوب موافق شریعت کے کیا اور پیر دشاہ نے ... اور کاہنونکو مقرر کیا پہر بنی عمون اور بنی موآب اور سیر پر چڑہ آئے اوسنے دعا مانگی جب مقابلہ ہوا وہ لوگ آپسمین کٹ مری انہون نے اونکو لوٹ لیا پہر یہوشفط اسرائیل کے بادشاہ اخزیاہ سے مل گیا جو گناہ کے کام کرتا تھا وہ اخیاب کا بیٹا تھا اوسنے یاراب عام کی راہ اختیار کی اور بعل کو پوجا اور اوسے سجدہ کیا سو یہوشفط اوسے اس لیے ملا کہ جہاز بنا دیوے جو ترسیس کو جاوین تب الیعزر بن دودواہو نے جو مریسہ کا تھا اوسکے برخلاف نبوت کی اور کہا اسلیئے کہ تو اخزیاہ سے مل گیا خداوند تیرا کام بگاڑیگا اور وہی جہاز ٹکرا گئی ترسیس کو نجا سکے یہوشفط پینتیس ۳۵ برس کی عمر مین بادشاہ ہوا اور پچیس ۲۵ برس بادشاہت کی بادشاہونکی پہلی کتاب مین ہی کہ یہوشفط کی سلطنت کے سترہوین برس اخیاب کا بیٹا اخزیاہ سمرون مین اسرائیل کا بادشاہ ہوا اور وہ دو برس بادشاہ رہا اور اوسنے خداوند کے حضور بدکاری کی تواریخ کی دوسری کتاب مین ہی کہ یہوشفط کے بعد اوسکا بیٹا یہورام بادشاہ ہوا اور اوسنے اپنے ساری بہائیونکو تلوار سے قتل کیا اوسنے آٹھ برس سلطنت کی وہ

اسرائیلی بادشاہونکے روش پر چلا کہ اخی اب کے بیٹی اوسکی جورو تھی اور اوسنی خداوند کے حضور گناہ کئی اونہی
یہوداکے پہاڑونپر اونچی مکان بنای اور یروشلم کے باشندون سے زنا کروای اور یہوداکو خراب
کیا بادشاہونکے احوال کی دوسری کتاب مین ہے کہ اخیاب کے مرنیکے بعد موابی اسرائیل باغی ہوے اور اخزیاہ اپنی بالاخانیکی کہڑکی سے
جو سمرون مین تھا گر پڑا اور بیمار ہوا سو اوسنے قاصدونکو بہیجا اور اونہین کہا کہ جاو اور عقرون کے ٹہاکر
بعل ذبوب سے پوچہو کہ مین اس بیماری سے چنگا ہونگا کہ نہین اوسدم خداوند کے فرشتے نے حضرت
الیاس تشبی کو حکم کیا کہ اوٹہو اور شاہ سمرون کے قاصدون سے ملاقات کر اور اونہین کہہ کہ ہان
مگر اسرائیل کا کوئی خدا نہین جو تم عقرونکے ٹہاکر ذبوب سے پوچہنے چلی ہو سو خداوند یون فرماتا ہے
کہ تو اس بستر پر سے جس پر تو چڑہا ہے اوترنے نپاویگا اور البتہ مر ہی جاویگا چنانچہ قاصد الٹے
پہری اور یہ حال بادشاہ سے کہا آخر وہ بادشاہ مر گیا اور اوسکا بہائی یہورام یہوشفط کے سلطنت
کے اٹہارہوین سال بادشاہ ہوا اور یون ہوا کہ جب خداوند نے چاہا کہ حضرت الیاس کو ایک بگولے
مین اوڑا کے آسمان پر لیجاوی حضرت الیساع سے کہا اسی آگے کہ مین تجہ سے جدا ہون مانگ کہ
مین تجکو کیا دون اونہون نے فرمایا مہربانی کر کے ایسا کیجیی کہ وہ روح جو تجہپر ہے سو مجہپر دوچند
ہو فرمایا تونے بہاری سوال کیا سو اگر تو مجہی آپسے جدا ہوتے ہوی دیکہیگا تو ایسا ہی ہوگا
اور اگر نہین تو کچہ نہوگا اور وہ دونو چلتے باتین کرتے چلے جاتے تہے کہ ایک آتشی رتہ اور آتشی گہوڑے
اون دونون کے بیچ مین آگئی اور حضرت الیاس بگولی مین ہو کے آسمانپر چلے گئے اور حضرت الیساع
چلائی میرے باپ میرے باپ اسرائیل کی رتہ اور اوسکے سوار تہے سو اونہون نے اونہین پہر نہ دیکہا
پہر حضرت الیساع کے کئی معجزی لکہی ہین پہر لکہا ہے کہ اخیاب کا بیٹا جو یہورام تہا اوسنے بہی خداوند
کے آگے گناہ کئی بعل کو تو نکال پہینکا لیکن یارب عام کی طرح گناہ کرتا رہا پہر موابی اوسپر چڑہ آے سو
شاہ یہوداہ یہوشفط کو اوسنے بلا بہیجا دونو ملکر شاہ ادوم کو ساتہ لیکر موابیونسے لڑنے چلے اور حضرت
الیساع پاس گئے آپنے شاہ اسرائیل سے کہا مجہی تجہ سے کیا اگر مجکو شاہ یہوداہ یہوشفط کے حضوری کا
پاس نہوتا تو مین تیری طرف نظر نکرتا پہر فرمایا کہ خدا موابیونکو تمہاری ہاتہ مین گرفتار کروادیگا
پہر اسرائیلیون نے موابیونکو مارا اور فتح پائی حضرت الیساع کے پہر کئی معجزی لکہی ہین شاہ ارام کی فوج
کا سردار جسکا نام نعمان تہا اوسکو برص تہا وہ آپ کا نام سنکر آیا اور اچہا ہو گیا اور ایمان لایا اور اقرار کیا

کہ خدا ایک ہے اب کسی بت کو نہ پوجونگا پہر شاہ ارام شاہ اسرائیل سے لڑنے آیا حضرت الیساع کے معجزہ
سے شاہ اسرائیل نے فتح پائی پہر بن ہدد شاہ ارام نے چڑہائی کی پہر حضرت الیساع کی برکت سے اسرائیلیون
نے فتح پائی اور بادشاہ اسرائیل نے سب معجزے حضرت الیساع کے اونکے چاکر سے پوچہی اوسنے بیان کئے
ایک عورت تہی جسکا بیٹا آپنے اللہ کے حکم سے جلایا تہا اوس عورت کو بادشاہ نے بہت کچہہ دیا پہر حضرت
الیساع دمشق مین آئے اور بن ہدد بیمار تہا اوسنے حزائیل کو بہیجا کہ آپ سے پوچہو مین اچہا ہونگا فرمایا
وہ مرجائیگا اور حزائیل سے کہا خداوند نے مجہے خبر دی کہ تو ارام کا بادشاہ ہوگا پہر ایسا ہی ہوا تواریخ
کی دوسری کتاب مین ہے کہ یہودا کا بادشاہ جو یہورام تہا اوسکے وقت مین ادومی یہودا سے پہر گئے
یہورام فوج لے گیا اور اونکو مارا اور حضرت الیاس کی طرفسے اوس پاس خط آیا اوسکا مضمون یہ تہا
کہ خداوند تیری باپ داود کا خدا یون فرماتا ہی کہ تو یہوشفط اور آسا کی راہون پر نچلا بلکہ اسرائیلی بادشاہو
چال پر چلا سو خداوند تیرے لوگونکو اور تیری بیٹونکو اور تیرے جورونکو اور تیرے سارے مال کو بڑی
مار سے مارے گا اور تو بڑی بیماری مین گرفتار ہوگا تیری انتڑیونکا ایسا روگ ہوگا کہ تیری انتڑیان
سال بسال نکل پڑینگی چنانچہ ایسا ہی ہوگیا فلستیون نے اور عربیون نے اوسکو شکست دی
اوسکے سارے مال کو اور اوسکے بیٹون اور جورونکو لے گئے ایک چہوٹا بیٹا یہوآحاز یعنے اخزیاہ
باقی رہا اور سال بسال اوسکی انتڑیان نکل پڑین اور وہ مرگیا اور اوسکا چہوٹا بیٹا بادشاہ ہوا
اوسنے ایک برس یروشلم مین بادشاہت کی وہ بہی اخیاب کے گہرانے کی راہون پر چلتا تہا
اوسکے مان اوسکی صلاح کار تہی وہ شاہ اسرائیل کی بیٹی یہورام کے ساتہہ شاہ ارام حزائیل سے
لڑنے چلا اور یہورام زخمی ہوا تب وہ پہر آیا کہ وہ یزرعیل مین اون زخمون کی دوا کرے
جو اوسنے رامہ مین شاہ ارام حزائیل کی لڑائی مین کہائی تہے اور یہودا کے بادشاہ یہورام کا
بیٹا عزریاہ یعنے وہی آخزیاہ اوتر گیا کہ اخی اب کے بیٹی یہورام کو یزرعیل مین دیکہے کیونکہ وہ
بیمار تہا اور یورام کے پاس جانی مین خدا کی طرفسے اخزیاہ کی ہلاکت ہوی کہ جب اپہونچا تو یہورام کے ساتہہ یاہو
کی پیشوای کو گیا اور قتل ہوا اسکے بعد بادشاہونکی دوسری کتاب کا بیان ہی کہ تب حضرت الیساع نبی نے انبیا
زادونمین سے ایک کو بلایا اور فرمایا یہ تیل کی شیشی لیجا اور رامات جلعاد مین یاہو جو یہوشفط کا بیٹا نمسی
کا پوتا ہی اوسکی سر پر ڈال اور کہہ کہ خداوند فرماتا ہی مین نے تجہی مسح کرکے اسرائیلیون کا بادشاہ کیا سو وہ

جوان نبی زادہ گیا اور اوسکی سر پر تیل ڈالا اور کہا خداوند اسرائیل کا خدا یون فرماتا ہی کہ مین نے تجھی مسح کر کے
اپنے بندون بنی اسرائیل کا بادشاہ کیا اور تو اپنے آقا اخیاب کے گھرانی کو قتل کریگا تا کہ مین اپنی بندون نبیونکے
خون کا اور خداوند کی سارے بندونکے خونکا ایزبل سے بدلہ لون اور اخیاب کا سارا گھرانا برباد ہوگا سو یاہو یورام
سے پھر بیٹھا اور گاڑی پر سوار ہوکے یزرعیل کو گیا کہ یورام وہین پڑا ہوا تھا اور شاہ یہودا اخزیاہ اور شاہ اسرائیل یورام
یاہو کی پیشوای کو گئے یورام بولا اے یاہو خیر ہے وہ بولا کیا خیر ہے جس حال مین کہ تیری مان ایزبل کی زناکاریان
اور اوسکے جادوگریان اسقدر ہین تب یورام بھاگا پھر یاہو نے تیر مارا اور وہ گر پڑا یاہو نے لشکر کے سردار کو حکم کیا
کہ اوسکو یزرعیلی نبات کی ملک کے کھیت مین ڈالدی اور اخزیاہ بھاگا یاہو کے لوگون نے اوسکو بھی مارا وہ بھاگا
اور مجدو مین آکے مر گیا اور یاہو ایزبل کے دروازے پر پہونچا اور ایزبل کو دو تین شخصون نے کوٹھی پر سے
نیچے گرا دیا اور اوسکا لہو دیوار پر اور گھوڑون پر پڑا اور اوسنے اوسے پامال کیا اور اندر آکے اوسنے
کھایا پیا پھر فرمایا جاؤ اوسے دفن کرو جب اوسے گاڑنے لگے تو کھوپری اور پانون اور ہتھیلیون کے سوا کچھ
نپایا یاہو بولا یہ وہ بات ہی جو خداوند نے حضرت الیاس کی معرفت فرمای تھے کہ یزرعیل کے موروثی زمین مین
کتے ایزبل کا گوشت کھائینگے سمرون مین اخیاب کے ستر بیٹے تھے یاہو کے حکم سے شہر کے امیرون نے
اون ستر ونکو قتل کرکے اونکا سر یاہو پاس بھیجا پھر یاہو نے یزرعیل مین اوسکے سارے امیرون
اور رشتہ دارون اور اوسکے کاہنونکو قتل کیا ایکو بھی باقی نچھوڑا پھر سمرون کی طرف چلا اور یاہو نے راہ
مین شاہ یہودا اخزیاہ کے بھائیون سے ملا پوچھا تم کون ہو وے بولے ہم اخزیاہ کے بھائی ہین ہم جاتی ہین کہ بادشاہ
کے بیٹونکو اور ملکہ کے بیٹونکو سلام کرین تب یاہو نے اونکو پکڑ لیا اور قتل کیا ایکو بھی نچھوڑا جب سمرون مین پہنچا
اخیابیون مین جو باقی تھی اونہین قتل کیا پھر یاہو نے بعل کی پوجاریونکو نکالا اور آگ مین جلایا اور بعل کے بت کو
چکناچور کیا اور بعل کا گھر ڈھا دیا اور پاخانہ بنایا لیکن یاربعام نے جو سونیکی بچھڑی بنای تھی اونکو رہنے
دیا اون دنون مین خداوند نے اسرائیلیونکو گھٹانا شروع کیا کہ حزائیل نے اونہین ہر طرف سے مارا یردن سے لیکے
پوربی سمت تک تب اخزیاہ کی مان عتلیاہ نے دیکھا کہ اوسکا بیٹا مرا تو اوسنے یہودا کے گھرانے کے سارے
شہزادونکو قتل کیا تب یورام بادشاہ کی بیٹی یہوشبع جو اخزیاہ کی بہن تھی اور یہویدع کاہن کی جورو
تھی اوسنے اخزیاہ کی بیٹی یوآس کو ایک کوٹھری مین چھپا رکھا اور چھ برس تک وہ چھپا رہا اور ساتوین برس
یہویدع نے سب رئیسونکو جمع کرکے یوآس کو بادشاہ کیا اور عتلیا کو قتل کیا پھر یہویدع نے اپنے اور سارے

اوگون اور بادشاہ کے درمیان ایک عہد باندھا کہ وے خداوند کے لوگ ہووین تب سبھون نے بعل کے گھر کو
ڈھا دیا اور اوسکے مذبحون اور اوسکے مورتونکو چکنا چور کیا اور بعل کے کاہن متان کو قتل کیا تواریخ کی دوسری
کتاب مین ہے کہ یہویدع نے خداوند کے گھر کے عہدے لاوی کاہنون کے ہاتھون مین سونپے کہ چڑہاوے چڑہاوین
جیساکہ موسی کی توراۃ مین لکھا ہے اور داود کے دستور پر خوشی کرتے گاتے بجاتے رہین یہویدع کے جیتے جی یوآس شریعت
پر خوب قائم رہا اور یہویدع کے مرنے کے بعد یہوداہ کے سردارون نے بادشاہ کو سجدہ کیا تب بادشاہ اونکا شنوا
ہوا اور وے خداوند کے گھر کو چھوڑ کر سیرتون اور بتونکو پوجنے لگی اللہ تعالے نے نبیونکو اون پاس بھیجا وے اونہین
نصیحت دیتے تھے پر وہ نہین سنتی تھے تب خدا کے روح نے یہویدع کاہن کے بیٹے زکریا پر احاطہ کیا
اور پادری ... نے یون ترجمہ کیا ہے کہ نازل ہوی اور حاشیہ پر لکھا ہے کہ عبرانی مین یون ہے کہ
وہ روح سے ملبس ہوا سو اوسنے اوپر کھڑا ہوکے لوگون سے کہا کہ خداوند یون فرماتا ہی تم کیون خداوند
کے حکم سے باہر جاتے ہو تم ہرگز خوشحال نہین ہوسکتے اس لیے کہ تم خداوند کو چھوڑ دیتے ہو وہ تمہین
بھی چھوڑ دیگا تب وے باہم متفق ہوکے بادشاہ کے حکم سے اللہ کے گھر کے صحن مین اوسے پتھر مارکے
سنگسار کیا یوآس نے یہویدع کی نیکی یاد نہ کی اوسکے بیٹے کو قتل کیا اور مرتے وقت اوسنے کہا خداوند دیکھتا ہے اور وہ بدلہ لیگا ایک
برس کے بعد ارام کی فوج چڑھ آئی اور ساری سرگروہونکو مار ڈالا اور یوآس کو بہت زخمی کرکے چلی گئے تو اوسکے نوکرون
نے اوسے ایسا مارا کہ وہ مر گیا اور اوسکا بیٹا امصیاہ اوسکی جگہہ بادشاہ ہوا یوآس نے چالیس برس بادشاہت
کی اوسکی سلطنت کے تیئیسوین برس یاہو کا بیٹا یہوآحاز سمرون مین بنی اسرائیل کا بادشاہ ہوا اوسنے سترہ برس
سلطنت کی اور یاراب عام کی راہ پر چلا اللہ تعالی نے ارام کے بادشاہ حزائیل کو اور حزائیل کے بیٹے بن ہدد کو بہت مدت
اونپر مسلط رکھا اوسکے بعد اوسکا بیٹا یہوآس سمرون مین بادشاہ ہوا بادشاہ یہوداہ یوآس کی سلطنت کے سینتیسوین
برس وہ بھی یاراب عام کی راہ پر چلا اوس وقت حضرت الیساع بیمار ہوی اور انتقال کیا سو اسرائیل کا بادشاہ
یہوآس آپ پاس گیا اور رویا اور بولا ای میرے باپ ای میرے باپ اسرائیل کے مرکب اور راکب اور امصیاہ
پہلے کچھ شریعت پر قائم رہا پھر ادومیون سے لڑنے گیا بادشاہونکی حال کی دوسری کتاب مین یون ہے کہ اوسنے
وادی شور مین دس ہزار آدمی مارے اور سلع شہر کو لڑکے لی لیا اور اوسکا نام یقتئیل رکھا تواریخ کی دوسرے
کتاب مین ہے کہ جب ادومیونکو مار کر پھر آیا تو بنی سعیر کے معبودونکو لایا اور اونہین اپنا معبود ٹھیرایا تب اللہ تعالے نے
ایک نبی اوس پاس بھیجا جسنے فرمایا جو معبود اپنے ہی لوگونکو تیرے ہاتھ سے چھڑا نہ سکے تو نے اونکا پیچھا کیون کیا

امصیا نے کہا کسنے تجکو مقرر کیا کہ بادشاہ کا صلاح کار ہووی رہ جا تو کیون مارا جاوی تب امصیا اسرائیل کے بادشاہ یوآس بن یہوآحاز بن یاہوسے لڑنے گیا اور شکست کھائی اور امصیا کو یروشالم مین لوگون نے بلوا کر کے قتل کیا اوسکی جگہہ عزریاہ اوسکا بیٹا بادشاہ ہوا اور وہ باون برس تک یروشالم مین مسلط رہا وہ زکریا کے دنون مین جو خدا کی رویتون مین بینا تھا خدا کا طالب رہا اوسکی سلطنت مضبوط ہوئے آخر کو اوسنے ہیکل مین یعنے بیت المقدس مین خوشبو جلائے جو کام ہارون کے بیٹونکا ہے اس جہت سے وہ اوسی وقت کوڑہی ہو گیا پہر مر گیا اور اوسکا بیٹا یوتام بادشاہ ہوا اور پہر وہ بین امصیاہ کی سلطنت کے پندرہوین برس یہوآس کا بیٹا یاراب عام بادشاہ ہوا اوسنے اکتالیس برس بادشاہت کی وہ بھی یاراب عام کی راہ پر چلا

جناب عاموس نبی علیہ السلام کا صحیفہ

جو توراۃ سریانیہ کی جلد مین لگا ہوا ہے اوسکے سر پر لکہا ہے کہ عاموس کی باتین جو انہونے یہودا کے بادشاہ عزیاہ کے دنون مین اور اسرائیل کے بادشاہ یاراب عام کی دنون مین اسرائیل کے بابت بھونچال کے آنے سے دو برس پہلے دیکہین اس صحیفہ مین اللہ تعالے دمشق اور غزہ اور اسقلون اور نجاست اور صور اور ادوم اور عمون و موآب اور یہودا اور اسرائیل ان سب قومون کی ظلم اور شرارتون کی شکایتین کر کے اونکے ملک کی تباہی کی خبر دیتا ہے دس فرقے اسرائیلیون کے جو شہرون مین رہتے تھے اونکی بادشاہت اسرائیل اور افرائیم کے نام سے مشہور تھے پہر شہرون کے نام سے مشہور ہوی سو شہرون والونکی بدکاریون و ظلم پر تیسرے باب کی گیارہوین آیت مین اللہ تعالے خبر دیتا ہے کہ ایک دشمن اوس سرزمین کو گھیر لیگا اور پانچوین باب کی پچہلی آیت مین فرماتا ہے کہ مین تمکو قید کر کے دمشق کے پار لیجاونگا ساتوین باب مین لکہا ہے کہ بیت ایل کے کاہن امصیاہ نے اسرائیل کے بادشاہ یاراب عام کو کہلا بہیجا کہ عاموس خبر دیتے ہین کہ یاراب عام تلوار سے مارا جاویگا اور اسرائیلی لوگ اپنے وطن سے یقیناً قید ہو کے جاوینگے امصیاہ نے عاموس سے کہا کہ یہان سے بہاگ کر یہودا کی سرزمین مین جا اور وہان نبوت کر اور یہان ایسے خبر مت دے یہان بادشاہ کا پاک شہر اور اوسکا بادشاہی شہر ہے پہر حضرت عاموس علیہ السلام نے اوس سے فرمایا کہ اللہ تعالے یون فرماتا ہے کہ بنی اسرائیل اپنے وطن سے یقیناً قید ہو کے جاوینگے پہر اوسکے آٹھوین باب مین غضب کی خبرون کے بعد گیارہوین آیت مین اللہ تعالے فرماتا ہے دیکہو وہ دن آتے ہین خداوند اللہ فرماتا ہے کہ مین اس ملک مین کال ڈالونگا نہ روٹی کا اور نہ پانی کی پیاس کا کال بلکہ اللہ کے کلام سننے کا قحط [illegible]

اور اوتر سے پورب کو بھٹکتے پہرینگے اور خداوند کے کلام کے ڈہونڈنے کو ادہر اودہر دوڑینگے [illegible]

پادری طامس اسکاٹ لکہتا ہی کہ یون معلوم ہوتا ہے کہ اسرائیلیون کے سلطنت مین قید بابل سے پہلے بہت پیغمبر
ہوئے پہر پیغمبرونکا مذہب زمین مین پہیل گیا اور اسرائیلی لوگ بت پرستونمین مل گئے یا بغیر پیغمبر کے رہے اور
اونکی تلاش بے فائدہ ہوتا تھا بعضے وقت خیال کرتے ہین کہ حالت موجودہ یہودیون کی مراد ہے جب کہ اونہونے
حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور حواریون سے انکار کیا تب اللہ نے قحط اپنے کلام کا اونپر نازل کیا آب ہم کہتے ہین
کہ پادریونکا یہ قول بیشک بہت ٹہیک ہے یہ خبر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بعد کی ہی یہ قحط حضرت عیسیٰ کے
بعد پڑگیا تہا اس سے پہلے ہرگز نہین پڑا قید بابل سے پہلے پیغمبر اونکے کثرت رہے پہر جب اسرائیلی لوگ شہر
بابل مین ستر برس تک قید رہے وہان بہی اللہ کے کلام کا قحط نہین پڑا حضرت حزقیل علیہ السلام پر
او حضرت دانیال علیہ السلام پر اللہ کا کلام اترتا رہا پہر جب اسرائیلی لوگ ملک کنعان مین آباد ہوی تب بہی
علم والے لوگ اللہ کی کلام کی تعلیم کرتے رہے چارسو برس بعد حضرت زکریا او حضرت یحییٰ نبی اللہ کے ظاہر
ہوئے اوسی وقت مین حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر انجیل اوتری آپنے اللہ کا کلام اسرائیلیونکو سنایا بعد
حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے پیغمبرونکا آنا چہہ سو برس تک موقوف رہا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے حواریونا
نے شہرون شہرون انجیل پاک سنائی اور ٹہیک ٹہیک مطلب سکو بتایا حواریون کے بعد دن پلٹ
دین پہر پردہ پڑ گیا اللہ کے کلام کا ٹہیک ٹہیک مطلب بتانی والے تہوڑے سے رہ گئی جنگلون اور
پہارون مین چہپ رہے آپکا ایک محمدی نور عرب سے چمکا دیکہو اسکے بعد اللہ تعالیٰ پہر اسرائیلیون کی بت پرستی
کا ذکر کرکے اونکی حقمین بڑے بڑے قہر او غضب کے کلمے فرماکر نوین باب کی پہلی او چوتہی آیت مین اون کے
قتل کی خبر دیتا ہی پہر آٹہوین آیت مین فرماتا ہے کہ یعقوب کے گہرانیکو مین بالکل نہین مٹاؤنگا پہر دسوین آیت
مین فرماتا ہے کہ میری گروہ مین کے سارے گناہگار تلوار سے ماری جاوینگے مین اوسی دنمین داود کے گری
ہوی گہر کو کہڑا کرونگا او اوسکے دراڑونکو بند کرونگا او مین اوسکے ٹوٹے ہوئے مکان کی مرمت کرونگا اور
اوسے جیسا اگلی دنون مین تہا ویسا تعمیر کرونگا تا کہ وی ادوم کے باقی لوگونکو او سارے قومونکو جن پر
میرا نام کہا جائیگا اپنے میراث مین لے لیوین خداوند جو اس کام کا کرنے والا ہی فرماتا ہی دیکہو یہان اللہ تعالےٰ
اون یہودیون کی قتل کی خبر دیتا ہی جو ایمان نہین لاوینگے اور اوسدن کا یہ پتا دیتا ہے کہ اوسوقت مین داود
کے گری ہوئے گہر کو قایم کرونگا یعنے حکومت والا پیغمبر بہیجونگا جو داود کی طرح حکومت سے دین کو پہیلا وے
او اسمین یہ اشارہ بہی ہے کہ مسجد بیت المقدس جسکے بنانیکا ارادہ پہلی حضرت داود علیہ السلام نے کیا تہا

پہر حضرت سلیمان علیہ السلام نے اوسکو بنایا یہ مسجد حضرت عیسی علیہ السلام کے بعد گر پڑی تھی محمدیون نے
اوسکو خوب طرح بناکر اوسکو آباد کیا اسکے بعد اللہ تعالے یہ پتا دیتا ہی کہ داود کے گہرانے کے لوگ جو ایماندار ہونگے
وہ ادوم کے باقی لوگونکو اور سب قومونکو میراث مین لینگے یعنے ایمان کی راہ اونکو سکہا وینگے جن پر میرا نام کہا گیا ہی
یعنے جنکے مقدر مین اللہ نے ایمان رکہا ہی اور اونکو اپنے نام کا کر لیا ہی اور وہی لوگ حضرت داود علیہ السلام
کے تابعدار تھے پادری ہنری کشف الاثار مین لکہتا ہے کہ اور وہی لوگ حضرت عیسی علیہ السلام کے وقت تک
تھے بعد اسکے جو اونمین باقی تھے عرب کی قوم مین مل کر سب ایک ہو گئی حضرت عیسی علیہ السلام کے اٹہائی سو
برس بعد کے قریب اس قوم کی بولی اور نام مٹ گیا ہم کہتے ہین اسی لیے ادوم کے باقی لوگونکا لفظ فرمایا یعنے بہت لوگ اوس
قوم کے لڑائیونمین قتل ہو چکے اور تہوڑی باقی رہ گئے وہ عرب مین مل گئے جب تمام عرب مین دین پہیل گیا وہ
بہی محمدی ہوئی اسکے بعد یون ہے دیکہو وے دن آتے ہین خداوند فرماتا ہی کہ جوتنے والا کاٹنے والے کا اور انگور کا
کچلنے والا بونے والیکا پیچہا کریگا اوسکے برابر آویگا اور سارے پہاڑونسے نئی مے ٹپکیگی اور سارے
ٹیلے گداز ہونگے اور مین اپنی گروہ اسرائیل کے قیدیونکو پہر لاونگا اور وہی اجاڑ شہرونکو بناوینگے اور اونمین بودو
باش کرینگے اور وہی انگور کے باغونکو لگاوینگے اور اونکی مے پیوینگے وہی باغونکو لگاوینگے اور اونکے پہل کہاوینگے
کیونکہ مین اونکو اونکی سرزمین مین لگاونگا اور وے اپنی سرزمین سے جسکو مین نے اونہین دیا ہی کبہی اوکہاڑے نجاوینگے
خداوند تیرا خدا فرماتا ہے جاننا چاہیے کہ مے سے مراد یہان انگور کا رس ہے نشے والی شراب ہرگز مراد نہین کیونکہ
یہ بشارت محمدی وقت کی ہے اور محمدی شریعت مین شراب حرام ہے یوحنا کی انجیل کے دوسرے باب مین ہے
کہ حضرت عیسی علیہ السلام نے [illegible] مشکون کے پانی کو مے بنا دیا اس مقام مین انجیل کی تفسیر مین
جو بہت سے پادریون نے جمع [illegible] یون لکہا ہے کہ ملک یہودیہ مین دستور تہا کہ انگورونکا کولہو مین
رس نکال کر مشکون مین بہر رکہتے تہے وہ دو قسم کا ہوتا تہا اچہی انگورونکا رس نکال کے علیحدہ رکہتے تہے اور
دوسری قسم کا علیحدہ [illegible] دہوپ مین رکہا جاتا تا کہ گاڑہا ہو جاتا تہا اسی اول اور دوسری قسم کے بابت میر مجلس نے
کہا کہ ہر شخص پہلے اچہی مے خرچ کرتا ہی یعنے پہلے قسم اول کا رس استعمال کرتے تہے بعد دوسری قسم کا اور اوسمین نشا متعلق
نہ تہا اگرچہ من بہر بہی پیا جاوے پادری طامس اسکاٹ لکہتا ہے کہ یہ بعض خبرین اسبات کی ہین کہ یہودی اور بہت سے
لوگ عیسائی دین مین داخل ہونگے وہ یہودی اپنی زمین مین آباد ہونگے وہ اپنے ملک مین قائم کیے جاوینگے
اور ترقی پاوینگے اور اوس سے پہر کبہی نکالے نجاوینگے پادری لکہتا ہے کہ یہ خبر اسوقت کی نہین ہی جب یہودی

بابل کی قید سے چھوٹ کر اپنی زمین مین آباد ہوی کیونکہ اونکو روم والون نے پھر وہان سے نکالدیا سو یہان اوس وقت
کی خبر ہے جب یہودی مذہب بدلین گے اور اپنے ملک مین آباد ہون گے ایسے یاد رہے آگمین کہ وہ وقت
ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے اوس وقت سے اسوقت تک بہت سے یہودی جناب محمد صلی اللہ علیہ
وسلم پر اور قرآن شریف پر اور حضرت عیسی پر اور انجیل پاک پر ایمان لائے اور رامصر نے ملک شام مین اونکو
امن و امان سے بسایا آجتک وہ ملک شام مین بستے ہین کوی حاکم اونکو وہان سے نکال نہین سکتا جو
یہودی دین محمدی مین آئے وہ ظالم بادشاہون کے قید سے چھوٹ گئے الحمد للہ اپنے سب بندونکو ایماندے

اب پھر بادشاہونکا احوال سنو

بادشاہون کی دوسری کتاب کا اور تواریخ کی دوسری کتاب
کا خلاصہ یہ ہے کہ عزریاہ کی بادشاہت کے اڑتیسوین سال یاراب عام کا بیٹا زکریا سمرون مین بادشاہ ہوا
اوسنے چھ مہینے بادشاہت کی اور وہ یاراب عام کی راہ پر چلا اور یبیس کا بیٹا سلوم اوسے مارکر
اوسکی جگہہ بادشاہ ہوا اوسنے سمرون مین مہینہ بھر بادشاہت کی پھر جادی کا بیٹا مناحم اوسے مارکر بادشاہ
بنا اوسنے دس برس بادشاہت کی اور یاراب عام کی راہ پر چلا تب اسوریونکا بادشاہ پول اوسکے
ملک پر چڑھ آیا اوسنے بہت کچھ دے کر اوسے پھیر دیا پھر اوسکا بیٹا فقحیاہ اوسکے جگہہ بادشاہ ہوا
اوسنے سمرون مین دو برس بادشاہت کی اور یاراب عام کی راہ پر چلا اور فقح بن رملیاہ جو اوسکے
امیرون مین سے تھا اوسنے اوسی قتل کیا اور خود بادشاہ بنا اوسنے بیس برس بادشاہت کی اور اوسنے
خداوند کے آگے بدکاریان کین اور یاراب عام کی راہ پر چلا اور اوسکے وقت مین شاہ اسور تجلہ پلاسر نے
بہت شہر لیلئے اور اونہین پکڑ کر اسور مین لے گیا اوسوقت ہوسیع بن ایلہ نے فقح کو قتل کر کے آپ بادشاہ
بنا اور فقح کی سلطنت کے دوسرے سال عزیا کا بیٹا یوتام بادشاہ ہوا وہ پچیس برس کا تھا اوسنے سولہ برس یروشلم
مین سلطنت کی اوسنے خداوند کے آگے نیکوکاری کی اوسکے بادشاہت مضبوط ہوی کیونکہ وہ اللہ تعالے
کے لئے سیدہا چلتا تھا اوسکے بعد اوسکا بیٹا آخز بادشاہ ہوا اور سولہ برس بادشاہ رہا اوسنے بعلیون
کے آگے ڈہالے ہوی بت بنای اور اپنی بیٹونکو آگ مین ڈالا اور اونچی مکانون اور پہاڑون پر اور ہر ایک
ہرے درخت تلے ذبح کیا اور بخور جلایا تب اللہ تعالے نے اوسے شاہ ارام رصین کے ہاتھ مین کر دیا
اونہون نے اوسے مارا اور بہتونکو قید کیا اور دمشق مین بھیجا اور شاہ اسرائیل کے ہاتھ مین بھی سونپا
گیا اوسنے اوسے [illegible] مارا اور فقح بن رملیا نے یہودا مین ایک لاکھ بیس ہزار بہادر لوگونکو ایک دن قتل کیا

اور بنی اسرائیل اپنے بھائیوں میں سے دو لاکھ عورتوں اور بیٹی بیٹیوں کو قید کر کے لے گئے وہان عوڈ نام خدا کے
ایک نبی تھے اونہوں نے نصیحت کی کہ ان قیدیوں کو آزاد کر کے پھر بھیجو تب لوگوں نے اونہیں پھر بھیجا اوس وقت
آخز نے آسور کے بادشاہوں سے مدد مانگی شاہ آسور دمشق مین آیا اور رصین کو قتل کیا پھر ادومی
چڑھ آئے اور یہودا کو مار کر اسیرونکو لے گئے اور خلقت بہت شہر بشہر قابض ہوگئی اور شاہ آسور تجلت پلاسر
چڑھ آیا اوسنے شاہ آسور کو بہت کچھ دیا پر اوسکی مدد سے وہ تنگی مین اور زیادہ بے ایمان تھا اوسنے دمشق
کے ٹھاکرونکی لئے جنہوں نے اوسے مارا تھا ذبح کیا اور کہا کہ ارام کے بادشاہون کے ٹھاکرون نے
اونکی مدد کی ہے سو مین اونکے لیے قربانی کرونگا کہ میری مدد کرین اور آخز نے خداوند کے گھر کے
برتنونکو جمع کیا اور خدا کے گھر کے برتنونکو کاٹ لیا اور خداوند کے گھر کے دروازونکو بند کیا اور اپنی لیے
یروشلم مین ہر ایک کونے پر مذبحونکو بنایا اور یہودا کی ہر ایک شہر مین اونچے مکان بنوائے کہ اجنبی ٹھاکرون کے
لیے خوشبو جلاوین اور اللہ تعالے کو بہت غصہ دلایا اور آخز کی سلطنت کے بارھوین برس ہوسیع
اسرائیلیونکا بادشاہ ہوا اوسنے نو برس بادشاہت کی اور بدکاریان کین اسرائیلی بادشاہونکے مانند
پھر شاہ آسور سلمنسر کا تابع ہوا پھر شاہ آسور نے اوسے قید مین ڈالا اور شاہ آسور سارے ملک پر چڑھا
اور سمرون کو تین برس گھیرے رہا اور ہوسیع کی سلطنت کی نوین برس شاہ آسور نے سمرون پر
قبضہ کیا اور اسرائیلیونکو قید کر کے لے گیا اور اونہیں خلح اور خابور مین جو جوزان کی نہر کے نزدیک تھے اور مادے
کی بستیون مین یعنی ایران کے اوس طرف جیسے ہمدان اور آذربیجان وغیرہ کے بستیون مین بسایا
اور شاہ آسور نے بابل کے اور کوتہ کی اور عوا کے اور حماۃ کے اور سفروائم کے لوگونکو لا کے سمرون کی بستیون
مین بسایا سو خداوند نے اونپر شیرونکو چھوڑا او نہون نے اونہین مارا شاہ آسور کو یون خبر
پہونچی کہ جنکو تو نے وہان بسایا ہے اونکو اوس زمین کے خدا کی پرستش کے طور معلوم نہین
چنانچہ اوسنے اون پر شیر چھوڑے ہین وہ اونہین پھاڑتے ہین تب شاہ آسور نے حکم کیا
کہ جن کاہنونکو تم پکڑ لائے ہو اونمین سے ایک کو وہان لیجاؤ وہ جاکر اون پاس حاضر رہے اور
اوس زمین کے خدا کی بندگی کا دستور سکھاوے سو کاہن نے آنکر اونہین سکھایا سو وہ لوگ اللہ تعالے
سے بھی ڈرتے تھے اور اپنے بتونکو بھی پوجتے [illegible] خدا کا حکم نہین مانتے تھے کہ تم دوسرے معبودونسے
نڈریو اور اونکے آگے سجدہ نکیجیو ہوسیع کی سلطنت کے تیسرے سال آخز کا بیٹا حزقیا بادشاہ ہوا

فائده پادری مارش مین نے خلاصة التواریخ مین لکھا ہی کہ وہ ایسے اسرائیلیونکی دس قومین جس مقام مین
بسائی گئین اونکی تلاش مین جتنی کوشش کی گئی سب بیفائده اور لاحاصل ثابت ہوی مگر غالب یہ خیال کیا
جاتا ہی کہ وہ ملک افغانستان مین بسائی گئی پادری اگستس براؤ ہیلڈ دینی اور دنیوی تاریخ مین چھ سو چھتر
صفحہ مین لکھتا ہی کہ ان دس فرقون کی بابت بڑی بحث ہو رہی ہی کہ اونکی اولاد کہان ہی بعضے گمان کرتے
ہین کہ امریکہ کے اصلی لوگ جنکو انڈین کہتے ہین اور بعضے سمجھتے ہین کہ افغانی ان دس فرقون سے نکلے ہین
لیکن اونکی تحقیق مین کوی بات ثابت نہین ہوتی اغلب یہ ہی کہ اونمین سے بہتری یہودیہ کی ساتھ قید تھے
سے ملک یہودیہ مین پلٹ کر اون سے ملا دی گئی سید جمیل الدین صاحب ہجر کا اخبار جو میرٹھ مین چھپا ہی
اوسمین لکھا ہی کہ انگریزی اخبار فگیر وبحوالہ اخبار المبین جلیکل ریویو نامی کی گئے انگریزی صاحبون کی تحقیقات اور ایک
جمہور یورپ کی اتفاق سے بضمن خبر افغانستان کی اس امر کو ثابت کرتا ہی کہ افغان یہودیون کی اولاد
ہین سے ہین جس سے صاف معلوم ہوتا ہی کہ یہ تحقیقات افغانستان کے افغانون کے نسبت ہی اون
کچھ شک نہین کہ دونو انگریزی اخبار نویس اعلی درجے کے واقع نگار ہین اور چند صاحبان یورپ
شریک تحقیقات بھی کامل محقق روزگار ہین محمد حیات خان صاحب ضلع راولپنڈی کے رہنے والے
حیات افغانی مین لکھتے ہین کہ الفنسٹن جو صاحب علم انگریزی اپنی کتاب مین لکھتا ہی کہ تجلث پلاسر اور اوسکے
فرزند سلمناصر نے جو ملک آسور کے بادشاہ تھی اونھون نے اسرائیلیون پر تباہی ڈالی اور تھوڑے
عرصہ بعد بخت نصر نے اسرائیلیونکو گرفتار کر کر بابل مین لے گیا اور بارہ قومون مین سے دس قومین
مشرق مین رہین اور دو قومین یہودا اور بنیامین واپس گئین تو ہو سکتا ہی کہ افغانونکا جد اعلی
قیس عبد الرشید اون باقی مانده اسرائیلیونمین سے ہو محمد حیات خانصاحب نے بہت کتابون کی تحقیق سے لکھی ہے
قیس عبد الرشید تک پٹھانونکی ساری قومونکو سلسلے پہونچای ہین اور لکھا ہی کہ افغانی روایتین سب متفق ہین کہ قیس
حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وقت مین مسلمان ہوی اور ایک روایت غور کی تاریخ سی ایسی ملتی ہی کہ حضرت علی
وقتیکہ جب شنسب جو ملک غور کا رئیس تھا ایمان لایا تو اوسوقت قیس بھی مسلمان ہوی اس کتاب کا لکھنے والا
لکھتا ہی کہ یہان عبرانی مین لفظ حلح کا ہی دونون حی ہین مگر ترجمہ مین پادریون نے پہلی حی پر نقطہ دیا ہی اور بعضون نے آخر مین
جیم کا نقطہ دیا ہے اور خابور کی خی پر بھی نقطہ دیا ہی معلوم ہوا کہ عبرانی مین حی تھی اب خی اور جیم سے
خلج ہو گیا اور خابور مین بھی خی نقطہ دار ہو گئی اور حیات افغانی مین قوم خلج کا ذکر ہی اور تاریخ فرشتہ

سے نقل کیا ہی کہ جب اس قوم نے یعنے افغانون نے سن ایکسو تینتالیس ۱۴۳ ہجری مین پشاور کی نواح مین حملہ کر کر قبضہ کر لیا تو لاہور کے راجہ نے فوج بھیجی اور چند لڑائیان ہوتی رہین لوگ کابل اور غور اور خلج کے جو مسلمان تھے ایک دین ہونیکے باعث سے افغانون کے مدد کو آئی اور منشی عبد الکریم صاحب لکھنوی نے جو کتاب گلشن ہند تاریخ ہندوستان کے بیان مین لکھی ہی اوسمین لکھا ہی کہ غزنوی تاریخون سے معلوم ہوتا ہی کہ سلطان محمود کے بہت امیر قوم خلج مین سے تھی اور سلطان محمود کے بیٹی سلطان محمد کے حالمین لکھا ہی کہ اوسنے اپنے بھائی سلطان مسعود سے لڑائی کی اوسکی امیر اوس سے پھر گئی اور اوسکو پکڑ کر قلعہ خلج مین قید کیا اور اوسکے بھائی سلطان مسعود کی پیشوائی کے لیے ہرات کی طرف دوڑے یہان سے معلوم ہوا کہ خلج کسی شہر کا نام ہی جہان یہ قوم رہتی تھی اور وہ شہر ہرات کے پاس ہی اور حیات افغانی مین افغانستان کے پچھم طرف کے حصہ کے چار شہر بہت بڑے لکھی ہین کابل غزنین قندہار ہرات اب ثابت ہوا کہ افغانستان مین قریب ہراۃ کے مقام خلج مین اوس بادشاہ نے اسرائیلیونکو بسایا تھا اور خلج کے ساتھ لفظ خابور کا لکھا ہے سو کیا عجب ہی کہ خابور کا لفظ بدلتے بدلتے کابل ہو گیا ہو اب پٹھانونکا بنی اسرائیل مین سے ہونا قریب قیاس ہو گیا واللہ اعلم حیات افغانی مین ہی کہ کتاب مخزن افغانی جو سنہ ۱۰۳۰ ہجری مین جہانگیر بادشاہ کے وقتمین خان جہان قوم لودی نے نعمت اللہ ہروی کی مدد سے لکھی ہے اوسمین قیس عبد الرشید کا نسب نامہ طالوت بادشاہ تک پہونچایا ہے اور طالوت کے بیٹے کا نام ارمیا اور پوتے کا نام افغان لکھا ہے اور لکھا ہے کہ ارمیا کے دوسرے بھائی ارخیا تھے اور ارخیا کے بیٹے کا نام آصف تھا اور طالوت کا نسب نامہ یہودا تک لکھا ہی محمد حیات خان لکھتے ہین کہ طالوت حضرت یہودا کی نسل مین نہین ہین بلکہ حضرت بنیامین کی نسل مین ہین اور طالوت کے بیٹونکے نام جو حضرت شموئیل علیہ السلام کی کتاب مین ہین اونمین ارمیا اور ارخیا کوئی نہین ہے ہم کہتے ہین کہ حضرت ارمیا پیغمبر علیہ السلام کے رفیق ارخیا تھے کیا عجب ہے کہ یہ نسب نامہ حضرت ارمیا تک پہونچا ہو اور اوپر کے نام طالوت تک لوگونکو معلوم نہوی اونہون نے طالوت کا نام لکھدیا اور طالوت کو غلطی سے حضرت یہودا کی نسل مین لکھدیا اب حزقیا کا حال سنو جب وہ بادشاہ ہوا پچیس ۲۵ برس کا تھا اوسنے اونتیس ۲۹ برس یروشلم مین بادشاہت کی اوسنے اپنے باپ داود کی مانند خداوند کے حضور سب بات مین نیکوکاری کی اونچی مکانونکو ڈھا دیا اور مورتون کو توڑا اور یسیر تعدنکو کاٹ ڈالا اور پیتل کا سانپ جو حضرت موسی علیہ السلام نے بنایا تھا

اوسنے توڑکر چلپا چور کیا کیونکہ بنی اسرائیل اوس زمانہ تک اوسکے آگے خوشبوئیان جلاتے تھے اور اوسنے
خداوند پر ایسا بہروسا کیا کہ بعد اوسکے یہودا کے سب بادشاہون مین ویسا ایک نہوا اور نہ اوس سے
آگے کوئی ہوا تھا وہ خداوند سے لپٹا رہا اور اوسکی فرمانبرداری سے جدا نہوا اُن حکمونکو جو خداوند نے حضرت
موسیٰ علیہ السلام کو دیئے تھے حفظ کیا اور خداوند اوسکے ساتھ تھا وہ جدہر گیا کامیاب رہا اور شاہ
آسور سے باغی ہوا اور اوسکی خدمت نکی اوسنے فلستیونکو غزہ تک اور اونکی سرحدونکی انتہا تک مارا
حزقیا کی سلطنت کے چودہوین برس آسور کا بادشاہ سنحریب یہوداہ کے مضبوط شہرون پر چڑہا اور انہیں
لے لیا پہر آسور کے بادشاہ نے یروشالم کی طرف فوج بہیجی اوس فوج کے سردار نے حزقیا کو بہت دہمکایا اوسنے
حضرت اشعیا علیہ السلام سے کہلا بہیجا کہ دعا مانگیں اور حزقیا نے خود ابتر کے گہر مین جاکر دعا مانگی تب اللہ
کے فرشتے نے آسور کے بادشاہ کی فوج مین جاکر ایک لاکہہ پچاسی ہزار آدمی قتل کئے اور بادشاہ چلا گیا
اے محمدی بہائیو حضرت سلیمان علیہ السلام کے بعد کا سارا احوال حضرت اشعیا علیہ السلام
کے وقت تک اسلیئے صاف صاف لکہدیا گیا کہ حق خوب کہلجاوے کہ جس نبی آخر الزمان صلے
اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خبر زبور شریف مین جابجا موجود ہے اور اونکے پتے یہ ہین کہ اونکے وقت مین خداپرستی تمام
زمین مین پہیل جاویگی اور ایمان والے غالب ہونگے اور کافر مٹ جائینگے اور عاجز ہوکے وہ بچ جائینگے پہر خداپرستی
قیامت تک پہیلی رہیگی پشت در پشت ایمان رہیگا یہ پتا حضرت سلیمان کا ہرگز نہین ہوسکتا کیونکہ بعد
حضرت سلیمان علیہ السلام کے اکثر فرقے بنی اسرائیل کے بت پرست ہوگئے یاربعام تک جرام نے اور اوسکے
بعد اور بادشاہون نے اکثر ملکونمین بت پرستی پہیلائی اور نبیونکے خون بہائے گئے فقط یہودا اور بنیامین اور
لاوی کے فرقے مین ادہر جا اور فرقونمین سے خداپرست اونکے ساتھ تھے اونمین تہوڑی مدت خداپرستی رہی پہر
آخر کو یہوداہ کے بادشاہون نے بہی اور اسرائیلی فرقون کی راہ سیکہی کیسی کیسی بت پرستیان اس فرقے
مین بہی ہوئین نبیونکو اور اچہے لوگونکو کیسا کیسا ظالمون نے ستایا جو کوئی زبور شریف کو اول سے آخر تک
خوب دیکہیگا اور یہ سب ظلم اور کفر جو اسرائیلیونمین پہیلا ہوا تہا دیکہیگا وہ صاف دیکہ لیگا کہ وہ زمانہ
بڑی عدالت کا اور امن امان کا ابہی تک نہین آیا تہا اور فرقونمین ایمان اور خداپرستی پہیلنے کا کیا ذکر
ہے یہان تو اسرائیلیونمین مدتون کفر پہیلا رہا اور زبور شریف مین جابجا یہ خبرین ہین کہ ساری قومین اوسکے
کے آگے سجدہ کرینگے اور ساری زمین مین خداپرستی پہیلیگی اور پہر قیامت تک پہیلی رہیگی جو شخص کہ

کہ وہ زمانہ حضرت سلیمان علیہ السلام کا اور اونکے بعد کا ہی وہ شخص دل کا اندھا ہی یا اللہ ہماری دلونکو نور
محمدی سے روشن رکھیو آمین چھٹا اب ہوسیع علیہ السلام کا صحیفہ جو توراۃ شریف کے
جلدوں میں لگا ہوا ہی اوس میں چودہ باب ہیں سب میں ہیبت ناک یہ انداز ہے کہ اللہ تعالے اسرائیلیونکو پہلے ظالم بادشاہ
کو دیتا ہی کہ اونکے باپ دادونکی بت پرستی کا بدلہ کرونگا پھر یہ خبر دیتا ہی کہ آخری زمانہ میں تم پر رحم کرونگا اور تمہارا اول سیدھا
کرونگا اور رحمت کے وقت کے پیشتر اور نشان صاف صاف ہر صحیفہ میں بتلاتا ہی جناب ہوسیع علیہ السلام
عزیاہ اور یوتام اور آخز اور حزقیا کے وقت میں تھے اور انہوں نے بنی اسرائیل کے دس فرقونکا بادشاہ یاربعام
تھا اوسکے صحیفہ میں اللہ تعالے اسرائیلیونکو اور افرائیم کے فرقے کو ڈراتا ہی کہ میں تمہارے ملک کو اور تمکو برباد
کرونگا پھر رحمت کے وعدے بھی جابجا فرماتا ہی پہلے باب میں فرمایا کہ اسرائیل کے گھرانے پر رحم نکرونگا اونہیں
بالکل اوٹھا لیجاؤنگا لیکن یہودا کے گھرانے پر رحم کرونگا سو اس خبر کا یوں ظہور ہوا کہ اسرائیلی دس فرقونکو
آسور کا یعنے عراق کا بادشاہ پکڑ لے گیا اور یہودا والے بچ گئے پھر تھوڑی مدت کے بعد جب اونہوں نے بت
بت پرستی پہلے اونکو بخت نصر نے تباہ کیا پھر اسی پہلے باب کے آخر میں یہ وعدہ ہی کہ بنی یہودا اور بنی
اسرائیل باہم اکٹھے ہونگے اسی طرح دوسرے باب میں پہلے یہ خبر ہی کہ میں انہیں برباد کرونگا پھر بڑے بڑے
رحمت کے وعدے ہیں کہ میں اونکو امن امان دونگا اور انپر رحم کرونگا اونسے فرماتا ہی تم اللہ کو پہچانوگی
تیسرے باب میں پہلے فرمایا کہ بنی اسرائیل بہت دن تک بغیر بادشاہ اور بغیر حاکم اور بغیر قربانی کے رہینگے
اور اسکے بعد بنی اسرائیل رجوع کرینگے اور اللہ کو ڈھونڈینگے اور آخری دنوں میں وہ ڈرتے ہوے اللہ کی
اور اوسکی رحمت کی پناہ لینگے چوتھی باب میں اللہ تعالے بنی اسرائیل کے جھوٹ بولنی اور بے رحمی اور خونریزی
اور چوری اور حرام کاری اور بت پرستی کی شکایت کرکے اونکی تباہی اور ویرانی کی خبر دیتا ہی پانچویں باب میں
بنی اسرائیل اور افرائیم کی بدکاریون کی شکایت کرکے اسرائیلیونکی اور افرائیم اور یہوداہ کی ویرانی اور
بربادی کی خبر دیتا ہی پھر چھٹے باب میں رحمت کے وعدے ہیں پھر افرائیم اور اسرائیل اور یہودون کی بت پرستی
اور بدکاریونکی اوپر قہر اور غضب کے کلمے دسویں باب تک چلی گئی ہیں پھر گیارہویں باب میں شکایتون کے بعد
اللہ رحمت کے کلمے فرماکر نوین آیت میں فرماتا ہی کہ میں پھر کبھی افرائیم کو ہلاک نکرونگا تیرہویں باب میں پھر غضب
کے کلمے اور تباہی کے خبریں ہیں پھر چودھویں باب میں رحمت کا جوش ہے اور یہ بشارت ہی کہ اسرائیلی لوگ
توبہ کرینگے اور افرائیمی لوگ بتونکو نہین پوجینگے اللہ فرماتا ہی کہ میں اونکی بیناوتونکو دور کرونگا میں اونسے

محبت کرونگا اسی طرح کی محبت اور رحمت کے کلمے اور بھی فرمائی ہین اب سمجھنا چاہیے کہ یہودا اور
بنیامین کے سوا اسرائیلیون کے دس فرقون سے بیان رحمت کا وعدہ ہوتا ہی سو جب سے عراق کا
بادشاہ حزقیا بادشاہ کے وقت مین ان دس فرقون کو پکڑ لے گیا تب سے یہود اور نصاری کے اندر اونکا
نام او نشان تک کہین نہین پادری گاڈفری ہگنس نے جو کتاب دین محمدی کے حمایت مین لکھی ہی اوسمین
لکھا ہی کہ قوم یہودا او بنیامین کے فرقون سے معلوم ہوتا ہی کہ اسقدر لوگ دین محمدی مین داخل نہین ہوئے
جسقدر کہ باقی اسرائیلیون مین دین محمدی پھیلا کہ بالکل قومین دین محمدی مین کھپ گئین اگر محمدیون مین یہ قومین داخل نہین
ہوئین تو بتلاؤ وہ کیا ہوئین اس پادری کے بیان سے معلوم ہوا کہ اسرائیلیون کی دس قومین اب نہ یہودیون
مین نہ نصاری مین ہین وہ سب محمدیون مین مل گئی مدت ہوئی کہ ایک یہودی بغداد کا لکھنؤ مین آیا وہ یون
کہتا تھا کہ بغداد مین اور ملک شام مین اور سب جگہ پر یہودیون کی بارہ قومون مین سے اڑھائی قومین باقی
ہین بنی یہودا اور بنی یوسف اور بنیامین کا آدھا فرقہ باقی ساڑھے نو قومین غائب ہین اور وہ قومین یمن کے
اوس پار اور چین کے اوس پار ہین جہان کوئی اور یہودی جا نہین سکتا اگر جاوے تو وہ لوگ مار ڈالین
اس یہودی نے جو چین کا پتا دیا یہ پتا ایک اخبار سے بھی معلوم ہوا مطبع نولکشوری کے اخبار مین
ایک مرتبہ یہ عبارت چھاپی گئی تھی وَمِنْ قَوْمِ مُوسَى أُمَّةٌ يَهْدُونَ بِالْحَقِّ وَبِهِ يَعْدِلُونَ یعنے اللہ تعالی سورہ
اعراف مین فرماتا ہی کہ موسی کی قوم مین سے ایک امت ہی کہ سچے دین کی راہ بتلاتے ہین اور اوسی کے موافق عدالت
کرتے ہین تفسیر مین سدی اور ابن جریج کی روایت اور تفسیر والون کی ایک جماعت کی روایت لکھی ہی کہ یہ وہ
لوگ ہین کہ مغرب کی طرف ملک چین مین رہتے ہین مسلمانون کے قبلہ کیطرف نماز پڑھتے ہین اور مسلمان ہین
اور حضرت موسی علیہ السلام کی قوم مین سے ہین اخبار والا لکھتا ہی کہ معلوم ہوتا ہی کہ یہ قوم وہی ہی جو ملک
یونان حصہ مغربی اقلیم چین مین رہتے ہین جو کہ آجکل مشہور ہو رہے ہین اور بعضے اخبارون مین بقول تاریخ والونکے
اونکو اولاد عرب سے خیال کیا ہی اور بعضون نے بنی اسرائیل مین سے کہا ہی پس عبارت تفسیر سے صحیح پتا انلوگونکا
یہی معلوم ہوتا ہی کہ یہ بنی اسرائیل مین سے ہین اس اخبار کے بیان سے معلوم ہوا کہ وہ لوگ محمدی قومین ہین اور وہ
یہودی جو کہتا تھا کہ اگر کوئی یہودی وہان جاوے تو وہ اوسکو مار ڈالین اسکا یہی باعث ہی کہ وہ لوگ محمدی
ہین یہودی کو اپنے ملک مین نہین آنے دیتے یہ جو سورہ اعراف کی آیت ہی اسکے بیان مین امام محی السنۃ بغوی رحمۃ
اللہ علیہ نے تفسیر معالم التنزیل مین یون لکھا ہے کہ کہا کلبی اور ضحاک اور ربیع نے کہ وہ کچھ لوگ ہین چین سے بھی

مشرق یعنے پورب کے کنارے پر ایک نہر پر جسکا نام نہر اوزداف ہی اونمین کسی کے پاس ایسا مال نہین کہ اوسکو ساتھی کا اوسمین دخل ہو راتکو اونپر مینہہ برستا ہی اور دنکو اونپر دہوپ پڑتی ہی اور وہ کہیتی کرتی ہین ہم مین سے اون تک کوئی نہین پہونچتا اور وہ سچے دین پر ہین اور ذکر کیا گیا ہی کہ جبریل علیہ السلام حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو معراج کی رات مین اون ملک لے گئی آپنے اونسے باتین کین جبریل علیہ السلام نے اونسے کہا بہلا تم پہچانتے ہو کسے باتین کر رہے ہو وہ بولے نہین اونہون نے فرمایا یہ محمد ہین ان پڑہ نبی تب وہ لوگ آپ پر ایمان لائے اور عرض کیا یا رسول اللہ موسی علیہ السلام ہمسے فرما گئے ہین کہ جو کوئی تم مین سے احمد کو پاوے تو میری طرف سے اونکو سلام پہونچا دے حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت موسیٰ کو اور اونکو سلام کا جواب دیا پہر اونکو دس سورتین قرآن کی پڑہائین جو مکہ مین اوتری تہین اور اونکو نماز اور زکوۃ کا حکم کیا اور اونکو حکم کیا کہ اپنی جگہ پر رہین اور وہ ہفتے کے دن عبادت کرتے تہے آپ نے اونکو جمعے کا حکم کیا اور حکم فرمایا کہ ہفتے کو چہوڑ دین اور بعضون نے کہا ہی کہ اس آیت مین اون یہودیونکا ذکر ہی جو حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے مین مسلمان ہوے اور پہلی بات زیادہ صحیح ہی اب سمجہنا چاہیے کہ اس صحیفہ مین جو اون دس قومون سے اللہ وعدہ کرتا ہی کہ پہلے مین تمکو بڑے بڑے سزائین دونگا پہر آخر کو تمپر رحم کرونگا اور تمکو توبہ دونگا یہ وعدہ یون پورا ہوا کہ وہ جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی امت مرحومہ مین داخل ہوے اور یہ جو پہلی باب کی گیارہوین آیت مین وعدہ ہی کہ اسرائیلی لوگ اور اسلئے کہلاتے ہین یہودا اور اسرائیلی لوگ اکہٹے ہونگے اور دوسرے باب کی چودہوین آیت اور تئیسوین آیت مین وعدہ ہی کہ مین اونکو اونکی زمین مین یعنے ملک شام مین رکہونگا اور اونپر رحم کرونگا اوسکو یون سمجہنا چاہیے کہ کچہ محمدی لوگ اون دس قومون مین سے ملک شام مین ہین اور یہ جو یہودا اور اسلئے محمدی دین مین ہین اونکے ساتہ اکہٹے ہوتے ہین یا آیندہ زمانے مین امام مہدی علیہ السلام کے وقتمین وہ سب ملک شام مین رہینگے واللہ اعلم پادری گاڈفری ہگنس اوسی کتاب مین لکہتا ہی کہ سمرون کی دس قومین جو اوس وقت گنتی مین بہت تہین اور غالباً فتح کرنے والے پیغمبر کو ڈہونڈتے تہین تو وہ دس قومین محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو وعدہ کیا ہوا پیغمبر کیون نہ سمجہتین پہر لکہا ہی کہ یہودیونکا قول ہی کہ سمرون کے لوگ بت پرستونکے اولاد مین سے تہے پہر لکہتا ہی کہ رومیون کے زمانے مین اونکی گنتی بہت کثرت سے تہی وہ لوگ ایک اونچا عبادت خانہ جرزیم کے پہاڑ پر بادشاہ ہرکنیس کے زمانہ تک رکہتی تہی اوس نے اوسکو مسمار کروا دیا اور اپنے

تہین دسون قومون کی اولاد مین سے سمجھتے تھے اب ہم کہتے ہین کہ دس قومون کو جو وہ بادشاہ پکڑ لے گیا تھا اور اونکے بدلے وہان بت پرستونکو بسایا تھا تو کیا عجب ہی کہ اسرائیلیون مین سے تھوڑونکو چھوڑ گیا ہو یا اون دس قومونکے کچھ لوگ اپنے ملک مین چلے آئے ہون اونکی اولاد کا وہان ہونا تعجب کی بات نہین ہی یعقوب جو اپنے خط کے سرے پر لکھتے ہین کہ اون بارہ فرقونکو جو تتر بتر ہین سلام اس سے معلوم ہوا کہ بارہ فرقون مین سے کچھ لوگ جو تتر بتر تھے وہ عیسائی ہوگئی تھے پادری گاڈفری کے بیان سے صاف ظاہر ہوا کہ دس فرقے سب دین محمدی مین داخل ہوئی الحمد سب بندونکو ایمان دی آمین جناب میکا علیہ السلام کا صحیفہ جو توراۃ شریف مین داخل ہی اوسکے سرے پر لکھا ہی کہ اللہ کا کلام جو یہودا کے بادشاہون یوتام اور آخز اور حزقیا کے وقتون مین مورستی میکہ کو پہونچا جو اونھون نے سمرون اور یروشالم کی بابت دیکھا اس صحیفہ مین بھی اللہ سمرون والے اسرائیلیونکو اور یہودا کو جو یروشالم کے رہنے والے تھے قید ہوکر پکڑی جانے سے اور بڑی بڑی مصیبتون سے ڈراتا ہی اور اونکی بت پرستیون اور بداعمالون کے اوپر کلمہ قہر اور غضب کے فرماتا ہی اور اونکے ملک کی ویران ہونیکی خبر سناتا ہی تیسرے باب کی بارہوین آیت مین فرماتا ہی کہ صیہون تمہارے ہی سبب سے کھیت کیطرح جوتا جائیگا اور یروشالم تودہ تودہ بنجائیگا اور ہیکل یعنے مسجد کا پہاڑ جنگل کے اونچے مکانون کی طرح ہوجائیگا سید منصور علی صاحب دہلوی دولت فاروقی مین لکھتے ہین کہ میمندیس ایک یہودی تاریخ والا لکھتا ہی کہ ترنتیوس روفس جو طیطس کی فوج کا ایک افسر تھا اوسنے ہیکل کی یعنے مسجد کی بنیاد پر ہل چلوای ای محمدی بھائیو دیکھو اول اللہ تعالے نے اسرائیلیونکی بداعمالونپر اونکو بختنصر وغیرہ ظالم بادشاہون سے ڈرایا یہانتک کہ اوس بڑی مصیبت کا پتا بتلایا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے چالیس برس بعد طیطس رومی بت پرست کی فوج سے مسجد بیت المقدس کی ویرانی ہوی اور عین مسجد کی جگہ پر ہل چلوایا گیا اب اسکے بعد دیکھو اللہ تعالے اوس مسجد کی بڑی آبادی کی خبر دیتا ہی وہ آبادی جناب سرور عالم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے خادمون کے ہاتھ سے ہوی چوتھے باب مین ارشاد ہوتا ہی لیکن آخری دنونمین ایسا ہوگا کہ خداوند کے گھر کا پہاڑ پہاڑون کی چوٹی پر قائم کیا جاویگا اور سارے ٹیلون سے اونچا کیا جاویگا اور قومین اوسکی طرف روانہ ہون گی اور بہتیرے قومین آوین گے اور کہین گے کہ چلو کہ ہم لوگ خداوند کے پہاڑ او یعقوب کے خدا کے گھر کو چڑھ جائین اور وہ ہمین اپنی راہین سکھلاویگا اور ہم اوسکے راستونپر چلین گی کیونکہ شریعت صیہون سے اور خداوند کا کلام یروشالم سے نکلیگا دیکھو یہ صاف پتا اور نشان

محمدی وقت کا ہی کہ مسجد بیت المقدس پھر اچھی طرح بنائی گئی اور ہر ہر طرف سے ایمان والے لوگ اوسکی زیارت کے واسطے جانے لگے اور اللہ کے کلام کا اور شریعت کا وہان سے ظہور ہوا کیونکہ محمدیون کی حکومت پہلے شہر بیت المقدس مین قائم ہوئی وہان قرآن اور حدیث کا ظہور ہوا وہان سے تمام ملک شام مین اللہ کا کلام اور شریعت پہیلے اور بڑے بڑے علماء اسلے وہان رہے محمدی بادشاہون نے وہان بہت سے مدرسہ بنائے ہر ہر طرف کے لوگ اللہ کا کلام اور اوسکی شریعت سیکھنے کو آئے اب ارشاد ہوتا ہی اور وہ بہتیری قومون کے درمیان عدالت کریگا اور بہتیرے زور آور گروہون کے لیے جو دور رہتی ہین فیصلہ کریگا یہانتک کہ وے اپنی تلوارونکو توڑکر پہالین بناوینگے اور اپنی برچہیونکو ہنسوئی۔ ایک قوم دوسری قوم پر تلوار نہین چلاوئی گی اور وے پھر جنگ نہ سیکہینگے تب وے ہر کوئی اپنی اپنی تاک کے نیچے اور انجیر کے درخت تلے بیٹھین گی اور اونہین کوئی نہ ڈراویگا کیونکہ رب العالمین کے مُنہہ نے یہ فرمایا ہی۔ ان پاک کتابون کا جابجا یہ انداز ہی کہ اللہ تعالے کوئی خبر اول زمانے کی سناتا ہی کوئی حال اخیر زمانہ کا بتلاتا ہی ان خبرونکا ظہور حضرت عیسےٰ علیہ السلام کے زمانے مین ہوگا تمام جہان کے سب لوگ محمدی ہوجاوینگے لڑائی موقوف ہوجاوی گی اب ارشاد ہوتا ہی کیونکہ ساری قومین ہر ایک اپنے اپنے معبود کا نام لیکے چلیگا اور ہم لوگ خداوند اپنے خدا کا نام لیکے ہمیشہ کے لئے اور ابد تک چلا کرینگے اسکا یہ مطلب کہ اول اول ایک زمانہ وہ گذرا کہ اسرائیلیونکے سوا تمام قومین بتونکو پوجتین تہین مگر اسرائیلیونکے کبھی بہت لوگ کبھی تھوڑے لوگ اللہ ہی اللہ پکارتے رہے اسکا نتیجہ یہ نکلا کہ اللہ نے اپنے حبیب محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور قرآن کے بدولت ساری قومونمین ایمان پہیلایا اور قیامت کے قریب سبکو محمدی بنادیگا اسکی بعد یون ہی خداوند فرماتا ہی کہ مین اوسی دنمین اونکو جو لنگڑاتے ہین اور اونکو جو خارج کئی گئین ہین اکٹھا کرونگا اور اونکو جنہین مین نے دُکھ دیا ہی سمیٹ لونگا اور مین اونکو جو لنگڑاتے ہین ایک بقیہ ٹہراؤنگا اور انہین جو دور ہانک آوریگئی گئے تہے ایک زور آور قوم بناؤنگا اور خداوند صیہون کے پہاڑ پر ابتک ہمیشہ تک اونپر سلطنت کریگا۔ یہ بشارت اسرائیلیونکو ہی کہ جو اونمین لنگڑاتے ہین یعنی ظالمون سے دبی ہوتی ہین اور جو خارج کئی ہوئے ہین یعنی ایمان سے باہر ہوگئی ہین اونکو ایمان دونگا اور سبکو اکٹھا کرونگا اور جنکو مصیبتونمین ڈالا ہی انکو سمیٹ لونگا فی الحقیقت ایسا ہی ہوا ہمارے پیغامبر برحق حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وقتمین بہت لوگ ایسے تہے جو اللہ کو اکیلا جانتے تہے اور حضرت عیسیٰ کو اور سب پیغمبرونکو اللہ کا بندہ اور پیغام پہونچانے والا سمجہکر مانتے تہے وہ تہوڑے سے تہے کافرونکا ہر طرف زور تہا وہ بول نہ سکتے تہے

اونکو اللہ نے غلبہ دیا اور انکا ہونا اوس زمانہ مین بڑی نعمت تھی اور انکے باعث سے پکی
عقل والون نے بچا تاکہ جو ایمان کی راہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ والہ وسلم بتلاتے ہین وہی راہ اگلی
پیغمبرون کی تھی کیونکہ اوس راہ کی جاننے والے ابتک موجود ہین اونکے حق مین فرمایا
کہ انہین کو بقیہ ٹھہراونگا یعنی پیغمبرون کے طریق پر وہی باقی رہی ایسی مشکل وقت مین ایمان پر قائم رہے
اونکا بڑا رتبہ ہے صحیح مسلم مین ہی کہ ہماری پیغمبر صلی اللہ علیہ والہ وسلم نی فرمایا اِنَّ اللّٰہَ نَظَرَ اِلٰی
اَھْلِ الْاَرْضِ فَمَقَتَہُمْ عَرَبَہُمْ وَعَجَمَہُمْ اِلَّا بَقَایَا مِنْ اَھْلِ الْکِتَابِ وَقَالَ اِنَّمَا بَعَثْتُکَ لِاَبْتَلِیَکَ
وَاَبْتَلِیَ بِکَ یعنی اللہ نی زمین کی لوگون کو عرب والون اور عجم والون کو غضب کی نگاہ سی دیکھا
مگر جو بقایا تھی کتاب والون مین سی اور فرمایا کہ مین نے تجکو اسی لیے بہیجا کہ تجکو آزماؤن اور تیری باعث
سی اورون کو آزماؤن یعنی کچھ لوگ کتاب والون مین یعنی توریت اور انجیل والونمین ایمان پر
قائم تھی اونپر رحمت کی نظر تھی باقی سب کو قہر و غضب کی نظر سی دیکھا اور اپنی پیاری پیغمبر
محمد صلی اللہ علیہ والہ وسلم سی فرمایا کہ مین نے تجکو ایسی وقت مین اسلئی بہیجا کہ تجکو آزماؤن یعنی تیرا امتحان
سب کو دکھلاؤن کہ تو ایسی مشکل وقت مین سچا دین سب مین پہیلاوی اور اللہ کی راہ مین
بڑی بڑی محنتین اوٹھاوی اور اللہ کی سوا کسی کا ڈر دل مین نہ لاوی اور تیری باعث سی اورونکو
آزماؤن یعنی جو تیرا ساتھہ دینگی وہ بھی اللہ کی راہ مین بڑی بڑی مصیبتین اوٹھاوینگی تب دین کو سارے
عالم مین پہیلائینگی اور یہہ جو فرمایا کہ جو دور تک آوارہ کئی گئی ہین اونکو زور آور قوم بناؤنگا ظاہر
یون ہی کہ یہہ اون دس قومون کی طرف اشارہ ہی جنکو ظالم بادشاہ نی ایران و خلیج وغیرہ تک
نکالدیا تھا یا اور لوگ جو دور ملکون مین تتر بتر ہو گئی تھی اگرچہ وہ اسرائیلی ہین جو ملک چین مین ہین
جنکا اوپر ذکر ہو چکا جو سب محمدی ہین تو اونکا غلبہ صاف ظاہر ہی کہ اون تک کوئی جا نہین سکتا
اور کوئی اونپر غلبہ نہین کر سکتا اور اگر وہ لوگ بھی پٹھان ہین جنکا اسرائیلیون مین ہونا
بعضی پادریون کا پکا گمان ہی تو اونکا زور اور قوت اور بہادری بھی سب پر ظاہر ہی پھر فرمایا
کہ اللہ صیہون کی پہاڑ پر ہمیشہ تک سلطنت کریگا یعنی جو لوگ اللہ کی حرم پر ہین وہ وہان سلطنت
کرینگے سو تیرہ سو ۱۳ برس سی وہان محمدیون کی سلطنت قائم ہی پھر اللہ تعالی دسوین آیت مین یہہ
خبر دیتا ہی کہ اری صیہون کی بیٹی اب تو شہر سی باہر نکلیگی اور بابل تک جائیگی پہر گیارہوین آیت

مین فرماتا ہی کہ اب بہتیری قومین تیری مقابل جمع ہوئین ہین اور کہتی ہین کہ وہ ناپاک
کیا جاوی ہم اپنی انکہون سی صیہون کو دیکہین پر وہ لوگ اللہ کے ارادی کو نہین جانتے کیونکہ
وہ اونہین اون گٹہون کی طرح جو کہلیان مین ہون جمع کریگا ای صیہون کی بیٹی اوٹہہ اور داین
چلا کیونکہ مین تیری سینگہہ کو لوہا اور تیری کہرون کو پیتل بناؤنگا اور تو بہتیری قومون کو ٹکڑی ٹکڑی
کریگی اور تو اونکی ذخیری کو اللہ کی نذر کریگی اور اونکی مال کو اوسی کی جو ساری زمین کا خداوند ہی
پادری طامس سکاٹ لکہتا ہی کہ اسکا یہہ مطلب ہے کہ بہت سی قومین جمع ہوونگی کہ صیہون کو اپنی
بت پرستی سے خراب کرین اور یہ وہ لوگ نہ جانینگے کہ خدا نی اونکو جمع کیا ہی تا کہ غلہ کی طرح وہ جہاڑے جاین
اور صیہون جو کمزور تہا وہ لوہی کے سینگون اور پیتل کے کہرون سی مضبوط کیا جاویگا اونکو روندیگی اور
اونکی لوٹ سی مالا مال ہو کر اللہ کی نذر کریگا جسکی یہودی فتح پاوینگا یہودی تواریخ مین کوئی ایسا واقعہ
نہین ہے جو اس پیش خبری سی موافق ہو سنحاریب کی فوج یہودیون سی برباد نہین ہوئی تہی نہ اونکا کچہہ
دخل بابل کی فتح مین تہا مکابیس کی فتوحات جو انٹیوکس پر تہی اونمین کچہہ یہہ پیش خبری پوری
ہوتی ہی اور جب قسطنطین نے مذہب بدلا اور عیسائیون نے اپنی دشمنون پر غلبہ پایا اوسمین بہی کچہہ
یہہ پیش خبری پوری ہوتی ہی لیکن ٹہیک کرکے بالکل پورا ہونا اسکا آیندہ کیواسطی ہی ای میانو الو
دیکہو پادری نے اقرار کیا کہ سنحاریب کی فوج کو اللہ کی فرشتی نی قتل کر ڈالا کچہہ یہودیون نے اونپر جہاد نہین
کیا اور بابل کو خسرو بادشاہ نی فتح کیا اسکے بعد یہودا مکابیس نے جو لڑائیان بت پرستون سے لڑین
اونمین یہہ پیش خبری کچہہ پوری ہوئی یعنی بالکل پوری نہین ہوئی کیونکہ یہودا نی بہت سی قومون
پر غلبہ نہین پایا فقط یونانیون پر غلبہ پایا اور جب قسطنطین جو ٹہہ موٹہہ عیسائی ہوا تب بہی
عیسائیون نے اپنی دشمنون پر کچہہ تہوڑا سا غلبہ پایا پادری اقرار کرتا ہی کہ یہہ پیش خبری تب بہی
بالکل پوری نہین ہوئی آیندہ زمانی مین پوری ہوگی ہای افسوس پادری کو یہہ نہین سوجہتا
کہ یہہ پیش خبری محمدی وقت مین پوری ہو چکی جو اسرائیلی لوگ محمدی ہوئے اونہون نے
ساری قومون پر غلبہ پایا کافرون کی سب قومون پر جہاد کیا اب پانچوین باب کا شروع
یہہ ہی آب فوجون کی بیٹی تو اب فوجون کی طرح جمع ہو ہمپر محاصرہ کیا جاتا ہی اونہون نے اسرائیل
کے حاکم کی گال پر چہڑی ماری ہی اور اے بیت لحم افراتاہ تو یہودا کے ہزارون مین

شامل ہونگی لیکن چہوٹا ہی تو بہی تجہمین سی وہ شخص میری واسطی نکلیگا جو اسرائیل مین حاکم ہوگا اور اوسکا
نکلنا قدیم سی ہمیشہ کی دنون سی ہی اسپلئے وہ اونکو چہوڑ دیگا اوسوقت تک کہ وہ جننی والی جنے
اور اوسکی باقی بہائی بنی اسرائیل کے پاس پہر آوینگی یہہ جو فرمایا کہ فوجون کی طرح جمع ہو یہ خطاب
اسرائیلیونسی ہی یعنی اب تجہہ مین بہت سی فوجین جمع ہونگی کیونکہ اسرائیلیون کے ساتھ اور بہت قومین
ایماندار جمع ہونگی تم سب جمع ہوا ور لشکرون سی لڑو پہر یہ خبر دی کہ پہلی اسرائیلی لوگ گہیر جاوینگی
کیونکہ اونہون نے اسرائیل کے حاکم کی گال پر چہڑی ماری اسکی سزا مین ظالم حاکم اونکو گہیر لیگا جیسا کہ متی
کی انجیل کے ستائیسوین باب مین جہان یہ ذکر ہی کہ یہودیون نے حضرت عیسی علیہ السلام کو گرفتار کیا وہان
لکہا ہی کہ انہون نی سرکنڈا لیکر اوسکی سر پہ مارا اس ظلم کی یہ سزا ہوئی کہ حضرت عیسی علیہ السلام کے
بعد رومیون نے اونکو گہیر لیا اور مسجد بیت المقدس کو ویران کر دیا اب اللہ تعالی شہر بیت اللحم کو
فرماتا ہی کہ اگرچہ تو چہوٹا شہر ہی مگر تجہمین سے وہ شخص نکلیگا یعنی ظہور کریگا جو اسرائیلیون پر دین کا
حاکم ہوگا اور اوسکا نکلنا ہمیشہ سی اللہ کی علم مین مقرر ہی یہ بشارت صاف حضرت عیسی
علیہ السلام کی ہی آپ شہر بیت اللحم مین پیدا ہوئی اور اسرائیلیون پر دین کی حکومت اللہ نی آپکو
دی پہر اللہ فرماتا ہی کہ اسلیئی وہ انکو چہوڑ دیگا اوسوقت تک کہ جننے والی جن چکی اسکا صاف مطلب
یہ ہی کہ یہہ جو اسرائیلیون سی وعدہ ہوتا ہی کہ آخر کو تم بت پرستون کو قتل کروگی اس وعدہ کا ظہور
اوس حاکم کی ہاتہون نہین ہوگا جو بیت اللحم مین پیدا ہوگا بلکہ وہ حاکم اسرائیلیون کو اسی مظلومی
کی حالت مین چہوڑ دیگا یہانتک کہ دوسری جننے والی جن چکی پادری لکہتا ہی کہ جننی والی جنی کی بڑی
نجات دہندہ کر اور چہوڑ دینی کا یہ مطلب لکہتا ہی کہ اسلیئی یہودی اپنی گناہون کی باعث سے
آسوریون اور کلدیون اور رومیون سی دق کیے جائینگی یہانتک کہ جننی والی جنی کی بڑے
نجات دہندہ کو او پسند کیے ہوئے بقایا یہودی اپنے حقون کو پہونچین گی ہم کہتی ہین اسکا صاف
یہ مطلب ہے کہ اسلیئی کہ یہودیون نے حضرت عیسی پر ظلم کیا اس باعث سی وہ رومیون کا ظلم اوٹہاتے
یہانتک کہ جننی والی بڑی نجات دہندہ کو یعنی جناب محمد صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو جنے گی تب
اونکے باقی بہائی بنی اسرائیل ہی اور اور قومین جی جنکا ایمان ہونا اللہ کی ارادی مین ہی وہ
محمدی ہوکر ایماندار اسرائیلیون مین ملجائینگی آسکے بعد یون ارشاد ہوتا ہی اور وہ قایم ہوگا اور

خداوند کی قدرت سی اور خداوند اپنے خدا کی نام کی بزرگی سی نگہبانی کریگا اور وے
قایم رہینگی کیونکہ اب وہ زمین کے سوانون تک بزرگ ہوگا اور یہی سلامتی کا باعث ہوگا
یہہ اشارہ دوسری نجات دہندہ پیغمبر کی طرف ہی کہ وہ قایم ہوگا اور اللہ کی نام کی زور سی ایمانوالون
کی نگہبانی کریگا اور حکومت کریگا اور وہ ایمانوالی بہی قایم رہینگے کیونکہ اوس پیغمبر نجات دہندہ
کا غلبہ اور حکومت ساری جہانمین پہیلیگی اب دیکہو اسکے بعد کیسا صاف پتہ محمدی جہاد کا سوجہ
ہی ارشاد ہوتا ہی اور جب آسور ہماری سرزمین مین آویگا اور ہماری محلونمین قدم رکہیگا تب ہم سات
چرواہی اور آٹھہ سرگروہ قایم کرکے اوسپر چڑہینگے اور وہ تلوارسی اسور کی ملک کو اور نمرود کی
سرزمین کو اوسکے مدخلونمین ویران کرینگے اور اسورسی رہائی ہوگی جبکہ وہ ہماری سرزمین مین
آویگا اور ہماری سرحدونمین قدم رکہیگا آی امت محمد صلی اللہ علیہ والہ وسلم دیکہو جناب
میکا علیہ السلام صاف یہہ پتہ دیتے ہین کہ جب آسور والے یعنی عراق والے ہماری ملک
مین قدم رکہینگے تب ہم اونپر چڑہائی کرینگے اور اوس نمرود ظالم کی زمین کو ویران کرینگی سو ملک
عراق کا جناب محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وقت تک آباد تہا ایران کی بادشاہون کا وہان
عمل تہا ایران والون نے اوسوقت مین ملک شام پر چڑہائی کی تہی ابن اثیر نے تاریخ کامل
مین لکہا ہی کہ نوشیروان روم کی بادشاہ غطیانوس سے لڑنے گیا اور شہر دارا اور رہا لیلیا اور
ملک شام تک گیا اور حلب اور انطاکیہ اور قامیہ اور حمص اور بہت شہر لوٹی دیکہو اسی
نوشیروان کی وقت مین ہماری حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پیدا ہوئی اور اپکی بعد آپکی خادمون نے
ملک عراق پر جہاد کیا اوسوقت سی شہر بابل جو اوس ملک مین تہا ویران ہوگیا معلوم ہوا کہ جناب
میکا علیہ السلام نی اسی وقت کی خبر دی تہی اور یہ جو فرمایا تہا کہ ہم چرواہے گرا اسکو یہہ معنی لگائے
قوم کی ایماندار لوگ اور اور قومون کی ایمان والی سب ملکر ملک عراق کی کافرون پر چڑہائی کرینگی
محمدیون مین اسرائیلی بہی تہی جو محمدی ہوگئی تہی یہہ سب وعدے اونسی پوری ہوئی اوسوقت سے
پہلی ملک عراق پر کسی نے جہاد نہین کیا تہا پادری طامس سکاٹ لکہتا ہی کہ یہہ نجات دینی والا جسکا
وعدہ ہوتا ہی وہ یہودا کو آسوریون سے یعنی عراقیون سے اور اور دشمنون کی حملونسی نجات دیگا لیکن
مسیح نا سیب کی حملہ کو اسرائیلیون کی ملک سے نہین ہٹایا اور یہودیون نے کبہی آسوریون کی ملک پر

یا اوس ملک پر جسکو کالدیون نے پیچھے حاصل کیا تہا نہ حملہ کیا نہ برباد کیا دیکہو ای ایماندارو پادری اقرار
کرتا ہی کہ یہودیون نے کبہی ملک عراق والون پر جہاد نہین کیا اور بابل اونکی ہاتہون ویران نہین
ہوا مگر پادری اللہ سی نہین ڈرتا اور یہہ اقرار نہین کرتا کہ یہہ پیش خبری محمدی جہاد کی ہی بلکہ لکہتا ہی کہ
عراق والونسے مراد کوئی اور قوم ہی جو عراق والونکی طرح ظالم ہونگی وہ آیندہ زمانہ مین عیسائیونکو ستاینگی
اور ایک بڑا چرواہا یعنی زبردست حاکم تہوڑے سی آدمیونسی اونکو برباد کریگا یا اللہ ان اندہون کو
آنکہین دے آمین آب ارشاد ہوتا ہی اور یعقوب کی باقی لوگ بہتیری قومون کی درمیان ایسی ہونگی
جیسا اوس خداوند سی اور جیسا پہوہی گہانس پر جو آدمی کی لیے نہین ٹہرتی اور نہ بنی آدم کی خاطر
رہجاتی ہی اور یعقوب کی باقی لوگ غیر قومونکی درمیان بہتیری گروہون کی بیچ ایسی ہونگی جیسا شیر
ببر جنگل کی جانورون کی بیچ اور جیسا جوان شیر بہیڑون کے گلے مین ہوتا ہی کہ جب وہ اونکی درمیان
گذر کرتا ہی وہ لتاڑتا ہی اور پہاڑ ڈالتا ہی اور کوئی چہڑانیوالا نہین تیرا ہاتہہ تیری دشمنون پر بلند کیا جائیگا
اور تیری ساری مخالف نیست ہوجاوینگی دیکہو ان آیتونمین یہودیون کا حال صاف فرمادیا کہ
حضرت یعقوب کی نسل کے لوگ جو اوسوقت مین باقی ہونگی اور ایمان لاوینگی بہتیری قومون کے
اندر اوس کی طرح ہونگی یعنی کمزور ہونگی جیسا کہ ہوسیع علیہ السلام کی چہٹی باب کی چوتہی آیت
مین ہی کہ تمہاری نیکی صبح کی بادل کے مانند ہی اور اوس کے مانند جو سویری جاتی رہتی ہی اس جگہ
پادری ڈائوڈ ریٹی لکہتا ہی کہ صبح کا ابر سورج کی نکلتی ہی یکایک پریشان ہوجاتا ہی اللہ فرماتا ہی
کہ اسیطرح تمہاری نیکیان جہٹ پٹ مٹجاتی ہین اسیطرح اس مثال کا یہان بہی یہی مطلب ہے
کہ اسوقت مین اسرائیلی لوگ جو ایمان لاوینگی بہت قومون کی درمیان کمزور ہونگی دشمنونکا سامنا
نہ کرسکینگے اور بہت قومون کی درمیان نہایت زبردست ہونگی کافرون سے خوب لڑینگی آب ارشاد
ہوتا ہی اور اوسی دن مین یون ہوگا خداوند فرماتا ہی کہ مین تیرے گہوڑون کو جو تیرے درمیان
ہین کاٹ ڈالونگا اور تیری گاڑیونکو نیست کردونگا اور تیری سرزمین کی شہرون کو اوجاڑونگا
اور تیرے ساری قلعون کو ڈہادونگا اور مین تیرے ہاتہہ کی جادوگریان موقوف کردونگا
اور تیرے یہان جادوگر پہر نہونگی اور تیری کہودی ہوئی مورتین اور وہ مورتین جو کہڑی کیگئی
ہین تیرے درمیان سی نیست کردونگا اور تو آگے اپنے ہاتہہ کی بنائی ہوئی چیز کو نہین پوجیگا

اور مین تیری بسیرتون کو تیری درمیان سے اوکہاڑ ڈالونگا اور تیری شہرون کو تباہ کرونگا اور مین تمہا
شصلہ ورقہر کے ساتہہ اون قومون سی جو شنوا نہوئین بدلہ لونگا یہہ جو فرمایا کہ تیری گہوڑون اور گاڑیون کو نیست
کرونگا پادری لکہتا ہی کہ اسکا یہہ مطلب ہے کہ اوس اچہی زمانہ مین لوگون کو اللہ پر بہروسا ہوگا گہوڑون اور
قلعون اور گاڑیون پر بہروسا نہوگا اور جادو اور بت پرستی دور ہو جائیگی اور حضرت زکریا علیہ السلام کے
صحیفہ کی نوین باب کی تفسیر مین پادری لکہتا ہی کہ وہ لوگ گاڑیون اور گہوڑون سے رغبت رکہتے تہے
لیکن زمانہ کی مصیبتونکی باعث سی یہہ بہروسہ جاتا رہا تہا ای پادری یہہ صاف بشارت محمدی وقت
کی ہی کہ جو اسرائیلی لوگ محمدی ہوئے وہ شیر ببر کیطرح کافرون پر غالب ہوئے اور اونکا بہروسا فقط اللہ پر تہا اور ملک
شام کی اگلی قلعی اور بہت سے شہر باقی نرہے مگر وہ لوگ اللہ کی بہروسہ پر جہاد کرتے رہی اور اونکی شہرون کو یعنی ملک
شام کی شہرون کو بہی اونہونے ویران کیا اوس زمانہ مین جہونے عیسائیونکا وہان زور تہا اونمین بہت سے قتل ہوئے
جنہونے اللہ کا حکم نہ سنا اور ایمان نہ لای اسکی بعد چہٹی اور ساتوین باب مین اسرائیلیونکی بدکاری کی بڑے
شکایت ہی پہر آخر مین رحمت کا وعدہ ہی ساتوین باب کی دس آیتون کی بعد ارشاد ہوتا ہی جسدن کہ تیری
دیوارین پہر اوٹہائی جائینگی اوسدن وہ حکم دور تک جاری کیا جاویگا اوسیدن مین وہ آسور سے
مصر تک اور مصر سی نہر تک اور سمندر سی سمندر تک اور کوہستان سی کوہستان تک تجہہ پاس آوینگی
باوجود اسکی یہہ سرزمین اونکی سبب سے جو اوسمین بستی ہین اور اونکی کامونکی پہل کی سبب سے ویران
ہوگی دیکہو پہر رحمت کی زمانہ کا ہی پتا دیا کہ تیری دیوارین پہر اوٹہائیجاوینگی اور مصر اور عراق اور
تمام پہاڑونکی لوگ تیری زیارت کو آوینگی پادری طامس اسکاٹ لکہتا ہی کہ اسکا یہہ مطلب ہی کہ
یروشالم کی دیوار کی پہر بنانی کا مقدر وقت آویگا ای ایماندارو مسجد بیت المقدس کو جو بخت نصر نے
ویران کیا اوسکی بعد خسرو بادشاہ نی آباد کیا اوسوقت کی یہہ خبر ہرگز نہین ہوسکتی کیونکہ اوسوقت
سب ملکونمین بت پرستی پہیلی ہوئی تہی ہان دوسری ویرانی اس مسجد کی جو حضرت عیسی کے بعد
رومیونے کی تہی اسکے بعد محمدیونے اس پاک مسجد کو آباد کیا اوسوقت مین مصر اور عراق مین اور
عرب اور شام کی تمام کوہستانمین دین محمدی پہیل گیا اور سب ملکونکی لوگ بیت المقدس کی زیارت
کو آنے لگے یہہ بشارت صاف اوسیوقت کی ہی پہر فرمایا کہ اگرچہ آخری وقت مین یہہ ترقی ہونیوالی
ہی مگر پہلی اسرائیلیونکی بد اعمالون کی باعث سی یہہ سرزمین ویران ہوگی اور چودہوین آیت

کی بعد الله فرماتا ہی جیسا اون دنون مین کہ تو مصر کی سرزمین سی نکلا ہوا تہا مین اوسکی مطابق اونہین
اپنی عجائب قدرتین دکہلاونگا غیر قومین اوسی دیکہینگی اور باوجود اپنی ساری توانائی کی شرمندگی
اوٹہاینگی وی اپنی منہہ پر اپنی ہاتہہ کہینگی اور اونکی کان بہری ہوجاینگی وی سانپ کی طرح خاک چاٹینگی اور
زمین کی رینگنی والونکی طرح وی اپنی بلون مین تہرتہراوینگی وی خداوند ہماری خدا کی طرف ڈرتی ہوئی متوجہ
ہونگی دیکہو پہر یہی پتہ دیا کہ مصر سی نکلنی کے بعد اسرائیلیون نے حضرت موسی علیہ السلام کی ہاتہون
کیسی کیسی کافرون کا غارت ہونا اور قتل ہونا انکہون سی دیکہا ویسی قدرتین پہر دکہاونگا کہ کافرون کی
سب قومون پر ایمان والونکا رعب پڑجاویگا وہ نہایت دہشت و حیرت مین آجاینگی یہان پہر
توریت کی آیت کا مطلب کہولدیا کہ موسی کی مانند ایک پیغمبر بہیجونگا اسکی بعد پہر الله کی رحمت کا بیان
ہی پہر بیسویں آیت مین یون ہی تو یعقوب سی وفاداری کریگا اور ابراہام کو وہ مہربانی دکہائیگا
جسکی بابت تو نے قدیم زمانہ مین ہماری باپ دادون سی قسم کہائی تہی ای امت محمد صلی الله علیہ واٰلہ وسلم
توریت کی پہلی سورت کی سترہوین باب مین ہی کہ الله نے حضرت ابراہیم علیہ السلام سی وعدہ کیا کہ مین تجکو
اور تیری بعد تیری نسل کو کنعان کا تمام ملک دیتا ہون کہ ہمیشہ کی لئی مالک ہوا اور مین اونکا خدا ہونگا
یعنی وہ مجہکو پوجینگی اور چوبیسوین باب مین حضرت ابراہیم علیہ السلام نے فرمایا کہ الله نی قسم کہا کے مجہسی فرمایا
کہ مین تیری نسل کو یہہ زمین دونگا سو یہان حضرت میکا علیہ السلام اوسی وعدہ کا ذکر کرتے ہین کہ یا الله
تو اس وعدہ کو ضرور پورا کریگا سو یہہ وعدہ محمدی وقت مین پورا ہوا کیونکہ حضرت عیسی علیہ السلام
کی بعد یہودی لوگ بیت المقدس سی نکالے گئی اور بت پرستون نے بیت المقدس کو ڈہا دیا اور عیسائیونکی
بہت خون بہائی پہر محمدی وقت مین عرب کی لوگ جو حضرت ابراہیم علیہ السلام کی بیٹی حضرت اسمٰعیل
علیہ السلام کی نسل مین تہی اونکو الله نے کنعان کا ملک دیا اور اونکو اوسمین بسایا اور اسرائیلی بارہ
فرقون مین جو جو محمدی ہوئی وہ سب اس وعدہ مین شریک ہوئے حضرت اشعیا نبی علیہ
السلام کو الله تعالی نے جو کتاب عنایت فرمائی اور وہ توریت شریف
کی جلد مین لگی ہوئی ہی اوس کتاب مین الله تعالی پہلی اسرائیلیون کو بت پرست بادشاہ ہوکر
ڈراتا ہی اور یہہ خبر دیتا ہی کہ تمہاری بدکاریون اور شرارتون اور ظلم کی باعث سی ان ظالم بادشاہونکو
تمپر چڑہالاونگا یہہ خبر دیکی پہر تسلی دیتا ہی کہ آخری زمانہ مین تمپر رحم کرونگا اور جنہون نے تمپر ظلم کیا

اونکو بھی اور تمہاری قوم میں جو شریر ہیں اونکو بھی اور ساری قوموں کو کافروں کو سزا دونگا
اور اپنی تلوار بھیجونگا جہاں اسرائیلیوں کو بت پرستوں پر فتح ہوئی اوس ذکر کے ساتھ
اللہ تعالی بہت بڑی فتحونکی خوشی سناتا ہے کہ آخری وقت میں تمہاری دشمنوں کا نام ونشان
بالکل مٹا دونگا اور تم خدا پرستوں کو بہت بڑا غلبہ دونگا اوس وقت کا یہہ پتہ دیتا ہے کہ اوس وقت میں
اللہ کا نام اور اوسکی شریعت ساری جہان میں پھیل جائیگی جس رسول پاک کے ہاتھوں یہہ کام ہوگا اللہ تعالی نے
جابجا اوسکے پتے اور نشان بتلاتا ہے اس کتاب پاک میں زبور شریف کے بہت اشاروں کا مطلب
صاف صاف اللہ نے کھول دیا ہے جابجا مظلوموں کو تسلی دی ہے اور بڑی عدالت کے زمانہ کا وعدہ
کیا ہے جو باتیں زبور شریف میں تھیں وہی باتیں بہ طرح طرح سے ارشاد فرمائیں تاکہ لوگونکو خوب
معلوم ہو جاوے کہ وہ زمانہ ابھی تک نہیں آیا آگے بڑھکر آویگا حضرت اشعیا علیہ السلام کی کتاب کے
سرے پر لکھا ہے کہ رویا یعنی دکھاوا اشعیا بن آموص کا جو اوسنے یہودا اور یروشالم کی بابت یہوداہ کے
بادشاہوں عزیا اور یوتام اور آخز اور حزقیا کے دنوں میں دیکھا اس کتاب کے سرے پر اللہ تعالی اسرائیلیوں کی
اور خصوص یروشالم اور صیہون کے رہنے والونکی بد اعمالی اور خونریزی اور چوری اور رشوت خوری ا
اور بے انصافی کی اور یتیموں اور بیواؤں پر ظلم کرنیکی بڑی بڑی شکایتیں کرکے چوبیسویں آیت میں
فرماتا ہے کہ ہاں میں اپنے دشمنوں سے جی راضی کرونگا اور اپنے بیریوں سے بدلہ لونگا میں تجھپر
اپنا ہاتھ پھیرونگا اور تنور میں تیرا میل صاف کرونگا اور سب تیرے رانگ کو جدا کرونگا اور میں
تیرے قاضیوں کو آگے کی طرح اور تیرے مشیروں کو ابتدا کے دستور کے موافق بحال کرونگا اوسکے
بعد تو راستبازی بستی اور دیانتدار آبادی کہلائیگی صیہون عدالت کے سبب اور وے جو اوس
کی طرف پھر آتے ہیں راستبازی کے باعث نجات پاوینگے لیکن گنہگار اور بدکار سب کے سب ہلاک ہونگے
اور جو خداوند سے باغی ہوکے فنا کئے جاوینگے کہ لوگ بلوطوں سے جو تمہاری شوق ہیں شرمندہ ہونگے
اور تم اون باغوں سے جن پر عاشق ہو شرمندہ ہوگے اور تم اوس بلوط کے مانند ہوجاؤگے
جسکے پتے جھڑ جاویں اور اوس باغ کے مثل جو پانی نہونے سے سوکھ جاوے وہاں کا پہلوان ایسا
ہوجائیگا جیسا سن اور اوسکا کام چنگاری ہوجائیگا اور دونوں باہم جل جاوینگے اور کوئی اونکی
آگ نہ بجھاویگا پادری ڈایلی لکھتا ہے کہ بلوط کا درخت بت پرست لوگونسے اور یہودیوں سے

پوجا جاتا تہا اور اوسکی چہوٹے چہوٹے بود ہے اپنی بتخانون کی گرداگرد لگایا کرتے تہی اب اس جگہ سے
پادری اسکاٹ کی تفسیر کا بیان لکہا جاتا ہی جو ہماری زمانہ مین لکہی گئی ہی پادری اسکاٹ لکہتا ہی کہ حضرت
اشعیا علیہ السلام کی وقت مین آخز بادشاہ نے جو بت پرستی پہیلائی تہی اوسپر دشمنون نے چڑہائی کی پہچاب
بادشاہ و بت پرست نے حزقیا بادشاہ پر چڑہائی کی حزقیا بادشاہ بڑا ایماندار خدا پرست تہا اوسنی فتح پائی
پادری کہتا ہی کہ یہہ پیش خبری اسی کی ہی کہ اسرائیلیونکو پہلی اللہ نے یون سزا دی کہ اونکی دشمنون کو اونپر
چڑہایا پہر جب اونہون نے توبہ کی تب اللہ نے اونکو فتح دی اب ہم کہتی ہین کہ اللہ تعالی نے شہر صیہون سی فرمایا
کہ تیری قاضیون اور مشورہ والون کو اگلی وقت کی طرح عادل اور منصف بناؤنگا یعنی جیسا
حضرت یوشع اور اونکی بعد کی قاضیون کی وقت مین اور حضرت داود اور حضرت سلیمان کیوقت مین
سب کیس منصف اور عادل تہی ویسی ہی ہونگی یہہ خبر حزقیا بادشاہ کی وقت کی ہرگز نہین ہوسکتی
حزقیا کی وقت کا حال پادری طامس اسکاٹ نی اٹہائیسوین باب مین لکہا ہی کہ حزقیا کی اصلاح کرنیکی
بعد بہی ملک شام مین بے انصافی پہیلی ہوئی تہی اور حضرت عیسی علیہ السلام کی وقت کی خبر بہی یہہ
ہرگز نہین ہوسکتی کیونکہ اوسوقت مین قاضی اور مفتی فریسی زمان یہودی تہی جنہون نے حضرت عیسی
علیہ السلام کو قتل کا فتوی دیا پہر چہہ سو برس تک بت پرستون کا زور رہا اور اللہ فرماتا ہی کہ اسکی
بعد تو سچی بستی اور دیانت دار آبادی کہلائیگی اور حزقیا کی بعد اوسکا بیٹا منسا بادشاہ پہر بت پرست
ہوگیا اوسنی وہ بت پرستی پہیلائی کہ اللہ کی پناہ پہر تہوڑی دنون کی بعد بابل کے بت پرستون نے
ساری شہر کو ویران کیا پہر ستر برس بعد یہہ شہر آباد ہوا پہر حضرت عیسی علیہ السلام کی بعد روم کے
بت پرستون نے اوسکو ویران کردیا آبادی کا نام جاتا رہا اور یہان اللہ تعالی اس شہر کو توبہ اور نجات
کی بشارت اور کافرون کو قتل کی خبر سناتا ہی یہان توصاف محمدی وقت کی خبر ہی جسوقت مین
ہر ہر ملک کی بہت سے بت پرست بتونکو پوجنی سی شرمندہ ہوئے اور بت پرستی چہوڑکر محمدی دین مین آ
اور مسجد بیت المقدس کی پہر بنائیگی اور وہ سچی بستی اور دیندار آبادی کہلائی اور وہان کی قاضی اور
مفتی محمدی وقت مین ایسی ایسی اللہ والی ہوئے کہ اونکا احوال معتبر کتابونمین دیکہو تو معلوم ہو اوس
ملک کی لوگ جو ایمان لائی وہ پاک صاف ہوئے جو ایمان نہ لائی وہ ذلیل و خوار ہوئے دوسرا باب
سنو اللہ تعالی فرماتا ہی آخری دنون مین ایسا ہوگا کہ خداوند کی گہر کا پہاڑ پہاڑون کی چوٹی پر

قایم ہوگا اور ٹیلونسی اونچا کیا جائیگا اور ساری قومین اوسکی طرف روانہ ہونگی اور بہت سی
قومین جائینگی اور کہین گی آؤ ہم خداوند کی پہاڑ پر چڑہین اور یعقوب کی خدا کی گہر مین جاوین
کہ وہ اپنی راہین ہمکو بتلاویگا اور ہم اوسکی راستون پر چلین گی کیونکہ شریعت صیہون سے اور خداوند کا
کلام یروشالم سی نکلیگا پادری ڈاویو ڈیٹی لکہتا ہی کہ آخری دنون سی انبیا لوگ مراد لیتی ہین وہ کل
زمانہ جو حضرت عیسی علیہ السلام کی پیدا ہونیسی شروع ہوتا ہی اونکے دوبارہ آنے تک اور پہاڑ
سی مراد ہی وہ مسجد جو موریہ پہاڑ پر ہوگی اور سب مسجدون پر شرف لیجائیگی آہی پادری جب آخری دنون
سی وہ زمانہ مراد ہوا جو حضرت عیسی علیہ السلام کی پیدا ہونیسی اونکی اوترنے تک ہی تو اسی زمانہ مین
حضرت عیسی علیہ السلام کو چہ سو برس بعد محمدیون نی اس پاک مسجد کو موریہ پہار پر حضرت سلیمان کے مسجد
کی اوپر بنایا یہہ پیش خبری اسی حقیقت کی ہی سید منصور علیصاحب دہلوی تاریخ بیت المقدس مین لکہتی ہین
کہ شہر یروشالم چار پہاڑون پر آباد ہی موریا اور صیہون اور اکرا اور بزیتہا قدیم زمانہ مین سب کا نام موریا
تہا دوسری جگہ لکہتی ہین کہ جو عمارت کئی بار ڈہا جاتی ہی بعد بنتی ہی اوسکی زمین خواہی نخواہی بلند ہوجاتی ہی
اور مسجد بیت المقدس کا یہی حال ہوا اس کتاب کا لکہنی والا کہتا ہی کہ اس کتاب کی آخر مین یہہ
بیان آویگا کہ مسجد بیت المقدس جو محمدیون کی بنائی ہوئی ہے وہ قدیم مسجد کی اوپر ہی اور وہ جو
حضرت سلیمان علیہ السلام کی بنائی ہوئی تہی وہ اس مسجد کی نیچی ہی جب لوگ سیڑہی پر سی اوترتے ہین
تب اوسکی زیارت کرتے ہین اس جگہ اس بات کا بہی اشارہ کردیا کہ آخری دنون کی مسجد اس پہلی مسجد
سی اونچی ہوگی یعنی پہلی مسجد کی اوپر بنی گی اور یہہ جو فرمایا کہ خداوند کا کلام یروشالم سی نکلیگا اسکا یہہ
مطلب ہی کہ اللہ کا کلام جو آخری پیغمبر پر اوترےگا وہ یہان آویگا اور یہانسی تمام ملک شام مین پہیلیگا سو
ایسا ہی ہوا ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے انتقال کے چہ برس بعد یروشالم مین محمدیون کی حکومت
قایم ہوئی اور وہ پاک مسجد پہر بنائی گئی اور قرآن جو ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اوترا اوسکو اور محمدے
حدیثون کو جاننے والے اور سکہلانیوالی کثرت سی وہان پہیلی اور شہرون شہرون سے لوگ بیت المقدس
مین آتے ہیے کہ چلو وہان مسجد بیت المقدس کی زیارت بہی کرینگی اور قرآن و حدیث کا علم بہی سیکہینگے
یہودیون مین ہمیشہ یہہ دستور رہا کہ اپنے شہرون مین بہی اور اور شہرون مین بہی حدیثونکی تلاش مین جایا کرتے تہے
محمدی حدیث والون کا حال کتابونمین دیکہو تو یہہ مطلب صاف کہلجاوی اگر پادری کہین کہ اسکی یہہ

معنی ہین کہ پہلی اللہ کا کلام یروشالم سی ظہور کریگا اور مراد اوس سے انجیل ہی تو اسکا جواب یہہ ہے
کہ حضرت عیسی علیہ السلام یہودی ہون اور یروشالم مین پیدا نہین ہوئے بلکہ شہر بیت اللحم مین پیدا ہوئے پہر
صوبہ جلیل کا جو صیہون اور یروشالم سی بہت دور ہی وہان رہے اول اول جو آپنے انجیل سنائی اوسی
صوبہ جلیل مین سنائی کبہی کبہی یروشالم مین بہی تشریف لاتے تھے اور اللہ کا کلام سناتی تھے مگر ساری
قومونکی لوگ آپسی انجیل سنی نہین آئے آپنی خود فرمایا کہ مین اسرائیلیونکی سواکسیکی پاس بہیجا نہین گیا جیسا
کہ متی کی انجیل کے پندرہوین باب مین صاف لکہا ہی اور حضرت عیسی علیہ السلام کی بعد جب اونکے
خادمون نے غیر قومونمین بہی ایمان پہیلایا تب بہی ساری قومین اللہ کی گہر کیطرف روانہ نہین ہوئین
کیونکہ حضرت عیسی علیہ السلام کی تیس برس بعد جب پولوس عیسائی یروشالم مین آئے تو یہودیون نے
ایک شخص افسی کو شہر مین پولوس کے ساتہہ دیکہا اور گمان کیا کہ پولوس اس شخص کو مسجد مین بہی لایا ہوگا
اس گمان پر یہودیون نے کہا کہ یہہ شخص یونانیونکو مسجد مین لایا اور اس پاک مقام کو ناپاک کیا جیسا کہ
رسالہ اعمال کی اکیسوین باب مین ہی پہر چوبیسوین باب مین ہی کہ یہودیون نے حاکم سی نالش کی کہ یہ شخص
ناصریونکی بدعت کا سردار ہی اور اوسنی مسجد کے ناپاک کرنیکا بہی قصد کیا اور ہمنی چاہا کہ اپنی شریعت کی موافق
اوسکی عدالت کرین اس بیان سی معلوم ہوا کہ بے ایمان یہودی اس غرور مین مست تہی کہ ہم ہی بڑے
اللہ والے ہین اور غیر قومین اگر بت پرستی چہوڑدین اور ایمان لاوین تب بہی مسجد مین آنیکی قابل نہین
انہین بے ایمان یہودیون کا اوسوقت مین زور تہا اور عیسائیون کو بہت ستاتے تھے اور غیر قومون کی لوگ
جو عیسائی ہوئے تھے اونکو مسجد مین نہین آنے دیتے تھے پہر حضرت عیسی علیہ السلام کی چالیس برس بعد
بت پرستون نے اوس پاک مسجد کو ڈہا دیا پہر تین سو برس تک بت پرست بادشاہون نے عیسائیونکا
ہر طرف خون بہایا وہ پاک مسجد جو گری ہوئی پڑی تہی اوسکی زیارت کو اوسوقت مین جانا ان ظالم
بادشاہون کی باعث سی بہت مشکل تہا پہر حضرت عیسی علیہ السلام کی تین سو برس بعد جب روم کے
لوگ جہوٹہہ موٹہہ کے عیسائی ہوگئے اونہون نے یہودیون کی جلن مین اس پاک مسجد کی بڑی چٹان پر
کوڑا کرکٹ گوبر لید حیض کے لتون کا ڈہیر لگا دیا پہر وہ زیارت کو کیون آتے اگر تہوڑے سے
ایماندار لوگ زیارت کو آتے ہون تو یہہ بات کب مطابق پڑسکتی ہی کہ ساری قومین اوسکی طرف
روانہ ہونگی اس پیشین گوئی عیسوی کا ظہور صاف محمدیون سے ہوا جب سی مسجد بیت المقدس کو اونہون نے

آباد کیا تب سے البتہ سارے نبی سونکی محمدی لوگ اوسکی زیارت کو جاتے ہین پادریون کو یہہ سارا احوال علوم ہے
مگر کھلی کھلی باتون کے مطلب بدلنی مین ذرا بھی اللہ کا ڈر اونکی دلمین نہین آتا پادری اسکاٹ لکھتا ہے
کہ اللہ کا گھر پہاڑون پر قایم ہونیکا یہہ مطلب ہے کہ حضرت عیسی کا دین دنیا مین پہیلیگا اوس دین کا غلبہ
ہوگا اور بت پرستی مٹجائیگی پادری لکھتا ہے کہ جسطرح حضرت سلیمان علیہ السلام کا بنایا ہوا اللہ کا گھر پہاڑ پر
یہہ تہا ویسا ہی حضرت عیسی کا عبادتخانہ ہوگا زمین کے معنے آسمان اور آسمان کے معنی زمین کہدینا
پادریونکا کام ہے آسکے بعد اللہ تعالی عدالت کا پتہ دیتا ہے اور فرماتا ہے اور وہ امتون کے درمیان عدالت
کریگا اور بہت سی لوگون کو ڈانٹیگا اور وے اپنی تلوارون کو توڑ کر پہالی اور اپنے بہالون کو ہنسوے
بناڈالینگی اور قوم قوم پر تلوار نہ اوٹہاویگی اور وے پھر کبھی جنگ نہ سیکھینگے آئی محمدی بہائیو دیکھو یہہ وہ
عدالت ہے جسکا بیان توریت اور زبور مین صاف صاف ہوچکا ہے اون سب پتونکو یاد کرو وہ عدالت
حضرت عیسی علیہ السلام کے وقت مین نہین ہولی اوس عدالت کا پتہ یہان یون بتلایا کہ وہ یعنی اللہ تعالے
قومون کے درمیان عدالت کریگا اور اونکو ڈانٹیگا یعنی اپنے پاک کلام مین اپنے عذاب سے سبکو ڈرائیگا
اور کافرون اور ظالمون کو سزا دیگا یہہ صاف خبر محمدی جہاد کی ہے پھر انجام اوس جہاد کا یہہ بتلایا کہ
آخرکو لوگ تلوارین توڑ کر پہالی اور پہالونکو ہنسوے بناڈالینگی یعنی آخرکو سب محمدی ہوجائینگی اسلیے آپکی
لڑائی بالکل موقوف ہوجاویگی یہہ بات جب ہوگی جب حضرت عیسی علیہ السلام آسمان سی اوتر کر
دجال پر اور یہودیون پہ جہاد کرینگی دجال کو قتل کرینگی اور بہت یہود قتل ہونگے آخرکو سب محمدی
ہوجائینگی لڑائیان موقوف ہوجائینگی قرآن مجید مین اللہ تعالی نے اوسوقت کا پتہ دیا ہے حتی
تضع الحرب اوزارھا یعنی یہانتک کہ لڑائی اپنے ہتیار اوتار رکہیگی اور در منثور میں امام احمد
اور ابن عساکر کی کتاب سے حضرت عیسی علیہ السلام کے وقت کا حال لکہا ہے اوسمین یہہ لفظ ہے اور
صلح رجوع کریگی اور تلوارون کی ہنسوے بنائیجائینگی اور حدیثون مین اوسوقت کا بیان ہے کہ
عداوتین دلونسی نکلجائینگی ساری زمین مین کہیتی ہوگی دیکھو قرآن اور حدیث مین اللہ تعالی نے
حضرت اشعیا علیہ السلام کی کتاب کا مطلب کہولدیا آگے اللہ تعالی فرماتا ہے ای یعقوب کے گہرانے تم آؤ
کہ ہم خداوند کی روشنی مین چلین کیونکہ تونی اپنے لوگون کو یعنی یعقوب کی گہرانیکو ترک کیا اسلیے کہ
اونکی معموری پوربیون سے ہے اور فلسطیونکی مانند نجومی ہین اسمہ پادری متہر کے ترجمہ مین یون ہے کہ

شگونہ ہین اور بیگانون کی اولاد سے شرط کا ہاتھ مارتے ہین آخر محمدی بہائیو دیکھو اللہ تعالی صاف یہہ پتا دیتا ہے کہ اوسوقت مین لوگ کہینگے ای یعقوب کے گہرانے تم آو صاف مطلب یہہ ہے کہ یعقوب کے جتنے گہرانے ہین یعنی بارہ قومو مین اسرائیلیونکی اون سبکو حکم ہوتا ہے کہ تم سب آو اللہ کی روشنی مین چلو یعنی اللہ کا نور یعنی اوسکا کلام اور اوسکا پیغمبر ان بارہ قومون مین سے کسیمین نہین ظاہر ہوا اللہ نے اون سبکو چہوڑ دیا تو اون سبکو لازم ہے کہ جس قوم مین وہ نور ظاہر ہوا ہے وہان چلین اور اوس نور کی روشنی مین اللہ کی راہ پر چلین حضرت عیسی علیہ السلام کی خبر یہہ نہین ہوسکتی کیونکہ اونکا ظہور خود اسرائیلیو مین ہوا اور حضرت عیسی علیہ السلام کے بعد جو ایمان غیر قومون مین پہیلا تو اسرائیلی عیسائیون کی تعلیم سے پہیلا اوسوقت مین اللہ نے اسرائیلیون کو چہوڑ نہین دیا اس خبر کا خاص ظہور محمدی وقت مین ہوا کہ اللہ نے اخری پیغمبر کو اسماعیلیو مین پیدا کیا اور اسرائیلی اونکی تعلیم کے محتاج ہوئے اور اسرائیلیونکو چہوڑ دینے کا باعث یہہ فرمایا کہ ان لوگون نے فلستیون وغیرہ بت پرستونکی رسمین سیکہین اور نجومی ہوگئے اللہ تعالی فرماتا ہے ہے اونکی زمین سونے روپے سے مالامال ہے اور اونکی خزانون کا کچہہ انتہا نہین اور اونکا ملک گہوڑونسی بہرا ہوا ہے اور اونکی رتہونکا کچہہ شمار نہین اور اونکی زمین بتون سی بہرپور ہے وے اپنے ہاتہون کی بنائی ہوئی کاموں کو اور اپنی اونگلیونکی کاریگری کو سجدہ کرتے ہین اس سبب سے آدمی پست ہو جائیگا اور مرد ذلیل ہووے گا اور تو اونہین ہرگز معاف نہ کریگا پہاڑ مین گہس جا اور زمین مین چہپ جا خداوند کی ہیبت کی اگی سے اور اوسکی بزرگیکی جلال سے انسانکی تکبر کی آنکہہ نیچی کیجائیگی اور بشر کی شیخی جہکائیجائیگی اور اوسدن خداوند اکیلا بلند ہوگا کیونکہ رب العالمین کا دن ہراک مغرور اور سربلند اور گہمنڈی پر آویگا اور وہ پست کیا جاویگا اور لبنان کی ساری صنوبرون پر اور پادری ٹیتہر کو ترجمہ مین ہے کہ سارے دیودارون پر جو بلند اور اونچی ہین اور بلیسان کے ساری بلوطونپر اور ساری اونچی پہاڑون پر اور ساری بلند پہاڑیون پر اور ہر ایک اونچی برج پر اور ہر ایک شہر پناہ پر اور ترسیس کے ساری جہازون پر غرض ساری خوشنما ظروف پر اور آدمی کی گمراہی جہکائیجاویگی اور لوگون کے اکڑبازی اوتار یجائیگی اور اوسدن خداوند اکیلا بلند ہوگا اور بت جو ہین وے بالکل فنا ہو جائینگے اور لوگ پہاڑون کی غارون مین اور زمین کی سوراخون مین گہسینگے خداوند کی ہیبت کی آگی سے

اور اوسکی بزرگی کی جلال سے جب وہ اوٹھ کھڑا ہوگا اور زمین کو لرزائیگا اوسدن لوگ اپنی چاندی کی مورتون اور سنہلی صورتون کو جو انہون نے اپنی پوجا کی لئی بنائین چھچھوندرون اور چمگیدڑون کی آگی پھینک دینگی اور ٹیلونکی شگافونمین اور چٹانون کی رخنونمین چھپ جاوینگی خداوند کی ہیبت کی آگی سے اور اوسکی بزرگی کی جلال سی جب وہ اوٹھ کھڑا ہوگا اور زمین کو لرزا دیگا بس تم انسان سی جسکا دم اوسکی نتھنونمین ہی درگذر و کیونکہ اوسکی کیا قدر ہی پادری اسکاٹ لکھتا ہی کہ یہودیون نے بھروسہ کیا تھا اپنی پڑوسی بت پرستون پر جیسی اونہون نی رشتہ داری کی تھی اسیطرح اونہون نے بھروسہ کیا تھا مصریون پر سریانیون پر آسوریون پر کئی جدا جدا وقتونمین سواس آیت کا مطلب یہ ہی کہ فانی آدمیون پہ بھروسہ مت کرو پادری لکھتا ہی یہ اوس زمانہ کی خبر ہی جب اللہ اوٹھیگا بدلہ لینی کو گنہگار لوگونسی دیکھو پادری نے اوسوقت کا پتا نہ دیا کہ وہ کون وقت ہی پادری لوگ جان بوجھکر حق کو چھپاتے ہین ای محمدی بھائیو دیکھو اللہ تعالی خبر دیتا ہی کہ یہودیون نے بتون کو پوجا مین اونکو ذلیل کرونگا اور اونکا غرور مٹادونگا لبنان اور بیسان دو مقام ہین ملک شام مین پادری شیرنگ صاحب قاموس مین لکھتا ہی کہ لبنان ایک کوہستان ہی ملک شام مین اوسکی اوترائی پر شمشاد اور دیودار اور بلوط سے سفیدے بہت تھے ہین پادری اسکاٹ لکھتا ہی کہ ترسیس کے جہازسی مراد ہی کوئی جہاز ہو سوداگری کا ایک اور پادری نے لکھا ہی کہ ترسیس ایک شہر تہا ملک اسپانیہ مین یعنی ملک اندلس مین اوس شہری جہاز سوداگری کو سیدھی ٹیرین کو یعنی دریای روم کو جایا کرتے تھے ایک لغت مین لکھا ہی کہ باسان ایک اچھا ملک کنعانمین ہی اور حد اوسکی دریای اردن کی پچھم طرف ہی ای ایمانوالو دیکھو اللہ تعالی ملک شام کی عمدہ عمدہ مقامونکا پتا دیتا ہی اور فرماتا ہی کہ اپنی دہشت اور جلال کو وہان ظاہر کرونگا اور اوسدن خداوند اکیلا بلند ہوگا یعنی اس کلمہ کا شہرہ تمام جہانمین ہوگا کہ اللہ اکیلا ہی اوسکی سوا کوئی خدا نہین اسکا صاف مطلب یہ ہی کہ مسلمان ایمانوالونکو اس ملک کا حاکم کرونگا جنکی باعث سی اللہ کا اکیلا ہونا خوب مشہور ہوگا اسرائیلی پیغمبرون کی وقت مین اللہ کو اکیلا کہنی والی دبے ہوئے تھے بت پرستونکا ہر طرف غلبہ تہا حضرت عیسی علیہ السلام کی وقت مین یہودیون اور بت پرستونے تین سو برس تک عیسائیون پہ ظلم کیا پہر رومی لوگ جہوٹہ موٹہ کی عیسائی ہوگئے اونہون نے ایک خدا کہنی والونکا گلا دبا یا سچی عیسائی جنگلونمین جا بیٹھی تین خدا کہنی والونکا ہر طرف زور رہا پادری لوگ اسکو اونکی خلوت نشینی ظاہر کرتے ہین

رسلیہ اللہ نے پہلے سے یہہ قید لگادی کہ خداوند اکیلا بلند ہوگا دیکھو محمدی وقت مین اس خوشخبری کا
خوب ظہور ہوا ہر طرف لا الہ الا اللہ کا نعرہ بلند ہوا دیکھو جناب محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نی اشعیا
علیہ السلام کی کتاب نہین پڑہی تہی اونکی زبانی اللہ تعالی یہہ بتایا و دلاتا ہی سورہ توبہ مین فرماتا ہی وَجَعَلَ
كَلِمَةَ الَّذِينَ كَفَرُوا السُّفْلَىٰ وَكَلِمَةُ اللَّهِ هِيَ الْعُلْيَا اور کردیا منکرون کا کلمہ نیچا اور کلمہ اللہ کا وہی
اونچا ہی اللہ تعالی نے کتاب والون کو یاد دلایا کہ وہ وقت آن پہونچا جیسا فرمایا ویسا دکہادیا محمدی
حکومت نے سبکو عاجز کردیا ملک شام اور ملک اندرس مین محمدی دین کا خوب غلبہ ہوا اللہ کی دہشت
اور جلال سب پر چہا گیا بت پرستون نے جا بجا بتون کو پہینکدیا دری جان ڈیون پورٹ نے لکہا ہی کہ اس
زمانہ مین ملک شام کو نصاری تصویرون کو پوجتی تہی اللہ کے فضل سے بہت سے یہود اور نصاری محمدی
دین مین آگئی آج تک وہان محمدیون کا دور ہی **تیسرا باب سنو** کیونکہ دیکہو خداوند رب العالمین
یروشلم اور یہودا مین سے ٹیکا ٹیکی کو روٹی کی ساری ٹیک اور پانی کی ساری ٹیک کو اوٹہالیگا بہادر
اور صاحب جنگ کو قاضی اور نبی کو تعبیر کرنیوالی اور بوڑہی کو پچاس کے سردار اور عزت دار کو اور صلاحکار
کو اور اوسکو جو کاریگری مین ماہر اور فصاحت مین مشتاق ہی اور مین لڑکون کو اونکا سردار بناؤنگا
اور ننہی بچے اونپر حکومت کرینگی دیکہو اللہ تعالی نے اوپر فرمایا کہ انسانون پر بہروسہ مت کرو اب فرماتا ہی
کیونکہ دیکہو تیسرا ایسا وقت آتا ہی کہ اللہ رب العالمین شہر یروشلم اور قوم یہودا مین سے روٹی پانی کا
سہارا اوٹہالیگا یعنی اون لوگون کو محتاج کردیگا پہر فرمایا کہ جن لوگون کی باعث سے سہارا ہوتا ہی اونکو
اللہ اوٹہالیگا بہادر اور جنگی لوگ اونمین نرہینگے اور نبی اور قاضی بہی نرہینگے یعنی نبیونکا ہونا اس قوم
مین موقوف ہوجائیگا یہہ بات حضرت عیسی علیہ السلام کی وقت تک نہین ہوئی حضرت عیسی علیہ
السلام خود قوم یہودا مین پیدا ہوئی یہہ خبر حضرت عیسی علیہ السلام کی بعد کی ہی کہ یہودا مین سے پہر کوئی نبی نہین ہوا
اور جن یہودیون نے حضرت عیسی علیہ السلام سے دشمنی کی اونکو اللہ نے بت پرستونکے ہاتہون قتل کروایا یہودی
ملکون ملکون مین تتر بتر اور ذلیل و محتاج ہوگئے اللہ تعالی قرآن مجید مین یہودیونکے ذکر مین فرماتا ہے
وَضُرِبَتْ عَلَيْهِمُ الذِّلَّةُ وَالْمَسْكَنَةُ وَبَاءُوا بِغَضَبٍ مِنَ اللَّهِ یعنی ڈالدی گئی اونپر ذلت اور محتاجی
اور کمالائی وہ غضب اللہ کا بعد اوسکے اللہ فرماتا ہی لوگون مین ہر اک دوسری پر اور ہر ایک اپنی ہمسایہ
ستم کریگا اور لڑکا بوڑہی پر اور پاجی شریف پر گہمنڈ کریگا کہ آدمی اپنے باپ کی گہرانے مین سے اپنے

بہائی کو پکڑ کی کہیگا کہ تو تو پوشاک والا ہی سو آ تو ہمارا حاکم ہوا اور یہ خانہ خراب تیرا محکوم ہو وہ سدن وہ قسم کہائیگا اور کہیگا مین تیرا شفابخش نہونگا کہ میری گہر مین نہ روٹی ہی نہ کپڑا تو مجہی لوگونکا حاکم مت کر کہ یروشالم ٹکر کہا گئی اور یہودا گر گیا کیونکہ اونکی بول چال اور چال چلن خداوند کی برخلاف ہی پادری اسکاٹ لکہتا ہی کہ یہہ بات پوری ہوگئی یوسیا بادشاہ کی مرنے کے بعد کہ اوسکی بیٹی اور پوتے جو کم سن تہی تخت پر بیٹہی اور اونکی مصاحب اور رفیق بیوقوف اور دیوانے تہے کمزور بادشاہی کے وقت مین ایک دوسرے پر ظلم کرنے لگے اور آپس کی صحبت کا تمیز جاتا رہا تہا اور نہایت بدکار آدمی رئیس اور عزت دار لوگونسے حقارت اور بے ادبی کرنیلگی ہم کہتی ہین یہہ خبر یوسیا بادشاہ کی بعد کی نہین ہو سکتی کیونکہ اوسوقت کا اللہ نے یہہ پتا دیا ہی کہ اوسوقت مین یہودا مین سی قاضی اور نبی کو اور رئیسون کو اوٹہا لونگا اور یوسیا کی بیٹون پوتون کی وقت مین حضرت ارمیا علیہ السلام موجود تہی اور یروشالم اوسوقت ویران نہین ہوئی تہی اسکی بعد صدقیا بادشاہ کی وقت مین جب یروشالم ویران ہوگئی تب یہودی لوگ بابل مین قید رہی وہان حضرت حزقیل اور حضرت دانیال نبی موجود تہی یہان تو صاف خبر ایسی وقت کی ہی جب کوئی نبی اس قوم مین نہوگا اور شہر یروشالم اوجڑ جائیگا اسکی بعد اللہ تعالی اوس قوم کی ظالم سردارون کی ظلم کی اور صیہون کی بدوضع اور بدچلن عورتون کی شکایت کرکی اونکی تباہی کی خبر دیتا ہی پہر صیہون سے فرماتا ہی تیری بہادر مرد قتلوا سی اور تیری پہلوان جنگ مین جاتی رہینگے اوسکی پہاٹک رونا پیٹنا کرینگی سو وہ اوجاڑ ہو کر خاک پر بیٹہینگے پادری اسکاٹ لکہتا ہی کہ یہان یروشالم کو ایک عورت ٹہیرایا جو اپنی بچونسی محروم کی گئی اور اونکا ماتم کرنے لگی یہہ بات وسپاشیان بادشاہ کی حکم سی ہونے کی بعد بربادی شہر کی جو رومیون نے کی دیکہو یہان پادری نے بہی اقرار کیا کہ حضرت عیسی کی بعد جو رومیون نے صیہون کو یعنی شہر یروشالم اور مسجد بیت المقدس کو ویران کیا یہہ اوسوقت کی خبر ہے یاد رہ کہنا چاہیے کہ حضرت اشعیا علیہ السلام کی بعد شہر یروشالم کو اور مسجد بیت المقدس کو پہلی بار بابل کی بادشاہ بخت نصر بت پرست نے حضرت ارمیا علیہ السلام کی وقت مین ویران کیا پہر ستر برس کی بعد خسرو بادشاہ نے اوسکو آباد کیا چارسو برس تک وہ پاک شہر اور وہ پاک مسجد اباد رہی پہر حضرت عیسی علیہ السلام کی بعد روم کی بت پرستون نے ویران کیا پہر پانچ سو برس بعد جناب محمد صلی اللہ علیہ والہ وسلم کا ظہور ہوا اور اونپر اللہ نے قران اوتارا آپ کی بعد آپ کے

خادموں نے ملک شام پر جہاد کیا اور اوس پاک مسجد کو کوڑی اور گوبر سے پاک کر کر آباد کیا اوسوقت سے
آجتک آباد ہے اس پاک کتاب مین کہین پہلی ویرانی کی خبر دیکر آبادی کی خبر اللہ نے دی ہے اور
کہین دوسری ویرانی کی خبر دیکر پہر آبادی کی خبر دی ہے اور اوسوقت کی بڑی تعریف کی ہے اس
خبر کو پادری لوگ چہپاتی ہین اور جہان اوسکا ذکر آتا ہے وہان بہی پہلی آبادی کی خبر ٹہراتے ہین
خیر و بادشاہ کی ہاتہہ سے ہوئی اس جگہ پر اللہ کی قدرت دیکہو اوپر تو پادری نے لکہا کہ یہہ
کی خبر ہے یہان اقرار کرتا ہے کہ یہہ خبر اوس ویرانی کی ہے جو رومیون کے ہاتہہ سے حضرت عیسیٰ کے بعد ہوئی
اب صاف ثابت ہوا کہ اسکے بعد جو آبادی کی خبر ہے وہ محمدی وقت کی آبادی کی خبر ہے اب چوتہا باب
سنو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اوس روز سات عورتین ایک مرد کے پیچہے پڑینگی اور کہینگی کہ ہم اپنی روٹی
کہائینگی اور اپنی کپڑے پہنینگی تو ہم سب سے صرف اتنا کر کہ ہم تیرے نام کے کہلاوین تاکہ ہماری ذلت
مٹے پادری اسکاٹ لکہتا ہے کہ یہہ آیت اول باب سے علیحدہ نہین ہونی چاہئے تہی کیونکہ ظاہرا اوس
مطلب سے علاقہ رکہتی ہے جب یروشالم کو کلدیون نے یعنے بابل والون نے گہیر لیا اور شہر لے لیا مرد اکثر برباد
کر دئے گئے تہے لیکن عورتین بچ رہی تہین اور اونکو شادی کی امید باقی نہین رہی تہی اور چونکہ شادی
نہ کرنا یہودیونمین بڑا عیب ہے اس لیے عورتون نے درخواست کی ایک مرد سے دیکہو پادری نے
اوپر کی آیت مین اقرار کیا تہا کہ حضرت عیسیٰ کے بعد جو رومیون نے بیت المقدس کو ویران کیا یہہ خبر
اوسوقت کی ہے اب اس آیت مین اوس روز کا لفظ صاف بول رہا ہے کہ یہہ اوسی وقت کا ذکر ہے
جسکا ذکر اوپر کی آیت مین ہے مگر پادری اوسکو اس دوسری آیت مین بیت المقدس کی پہلی ویرانی
کی خبر ٹہراتا ہے جو حضرت عیسیٰ کے پانسو برس پہلے ہوئی تہی ہنگسٹن برگ نے جو بشارات کی تفسیر
لکہی ہے اوسمین بہی پہلی ویرانی کو مراد لیا ہے یہہ پادریون کے بڑی نادانی ہے اس آیت مین
اوسی ویرانی کی خبر ہے جو حضرت عیسیٰ کے بعد ہوئی اسکے بعد جو آبادی کی خبر ہے وہ محمدی وقت
کی صاف بشارت ہے اسکے بعد اللہ فرماتا ہے اوسدن خداوند کا اشاخ شوکت اور حشمت کے
لیے ہوگا اور زمین کا پہل اونکے لیے جو بنی اسرائیل مین سے بچ نکلی مزہ دار اور خوشنما ہوگا ای
محمدی بہائیو شاخ کا لفظ آخری پیغمبر کے حق مین کئی جگہ پر آیا ہے سب جگہ صاف صاف یہی جناب
محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو موجود ہین پادری لوگ ہر جگہہ کہتے ہین کہ یہہ خطاب حضرت عیسیٰ کا ہے

اس جگہ پادری اسکاٹ لکھتا ہے کہ اللہ کی شاخ سے مراد یا تو زروبابل ہے جو حضرت داود علیہ
السلام کے گھرانے سے تھا یا یہوشوع جو حضرت ہارون علیہ السلام کے گھرانے سے تھا اور مطلب
یہ ہے کہ جو اسرائیلی لوگ قید بابل سے پلٹیں گے اونکے لیے زمین سے بہت کچھ پیدا ہوگا دیکھو یہاں پھر پادری
نے پہلی آبادی کی خبر ٹھہرائی کہ جب دو بادشاہ نے بیت المقدس کو آباد کیا اوس وقت زروبابل
شہر یروشالم کو حاکم ہوئی اور یہوشوع مسجد بیت المقدس کے امام ہوئے پادری کو یہہ یاد نہ آیا کہ حضرت زکریا
علیہ السلام کے صحیفہ میں موجود ہے کہ جب زروبابل حاکم اور یہوشوع امام ہوئے اوس وقت پھر اللہ تعالی نے
بشارت دی کہ میں اپنے بندے شاخ نامی کو لاونگا معلوم ہوا کہ اوس پاک بندے کا ظہور اوس وقت تک
نہیں ہوا تھا کچھ یہی سوچکر پادری پھر لکھتا ہے کہ یہہ بات کمزور ہے کیونکہ ایسی باتیں اور نشان یہاں ظاہر ہیں
جس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہہ خبر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی اور اونکے دین کے پھیلنے کی ہے اور شاخ کا لفظ بار بار
اونکے حق میں کہا گیا ہے ہم کہتے ہیں کہ اس جگہ ایسے کھلے ہوئے پتے اور نشان ظاہر ہیں جن سے صاف روشن ہے
کہ یہہ خبر بیشک حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہے جہان جہان شاخ کا لفظ ہے وہان آپ ہی کے
پتے اور نشان خوب ظاہر ہیں شاخ کے لفظ کا مطلب حضرت زکریا علیہ السلام کے صحیفہ میں پادری
نے یون لکھا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام چھوٹی شاخ کی طرح ایک ایسے درخت سے نکلے جسکو دشمنون نے
عیب لگایا تھا پھر وہ بڑی درجہ تک بڑھے ہم کہتے ہیں کہ شاخ کا یہہ مطلب ہے کہ جس طرح درخت میں
شاخ پھوٹ نکلتی ہے اسطرح حضرت ابراہیم علیہ السلام کی تمام اولاد گویا ایک درخت ہے کہ اوس میں ایک شاخ پھوٹی
یعنی ایک پیغمبر پیدا ہوئی جو پہلے اکیلے تنہا تھے اور لوگ اونسے برخلاف تھے پھر بہت لوگ ایمان لائے تب آپکی
شوکت اور حشمت کا ایسا ظہور ہوا کہ دشمنون کا زور ٹوٹا اور ایمان والون کو امن وامان ملا جیسے ایک
درخت کی کونپل نکلتی ہے پھر بڑا درخت ہو جاتا ہے اس صحیفہ کے گیارہوین باب کی سرے پر بھی اللہ تعالی
نے کونپل کی مثال فرمائی ہے اور انجیل پاک میں اس مثال کا مطلب خوب کھولدیا ہے اور قرآن شریف
کی سورۂ انا فتحنا میں پھر مطلب انجیل کا یاد دلایا ہے اس جگہ دیکھو پہلی یہودیون کی بڑی ذلت اور
محتاجی کا بیان فرمایا پھر فرمایا کہ اوس دن اللہ کا شاخ شوکت اور حشمت کے لیے ہوگا سو یہودیون کی
ذلت اور محتاجی کے دنون میں اللہ نے اپنے وعدہ کے موافق اوس رسول پاک کو بھیجا جو یہودی محمدی دین میں
آئے اونکی ذلت مٹ گئی اور اسرائیلیون میں سے جو بچ نکلے یعنی جو یہودی قتل و غیرہ سے بچگئے اور

ایمان لائے اونکو لئی زمین کا پہل ہوا اوخوشنما ہوگیا اونہون نے دل کی خوشی سے کہا کیونکہ بت پرستون اور ظالمون کا زور ڈہیگیا یہہ خبر حضرت عیسی علیہ السلام کی ہرگز نہین ہوسکتی حضرت عیسی علیہ السلام کا ظہور یہودیون کی ذلت اور محتاجی سے پہلے یہودیون کی ترقی کو وہ تو نہین ہوا یہودیون کی ذلت اور محتاجی کا زمانہ آپکے بعد آیا اور ظاہری شوکت اور حشمت جس سے دشمنون کا زور ٹوٹے اوسکا ظہور حضرت عیسی علیہ السلام سے نہین ہوا جو اسرائیلی آپ کے تابع ہوئے اونہون نے سیکڑون برس بت پرستون در بدر ایمان یہودیون کو اور جہوٹے عیسائیون کو ظلم اوٹہائے زمین کا پہل اون غریبون نے دل کی خوشی سے کب کہا یہہ خبر صاف محمدی وقت کی ہے آسکے بعد اللہ تعالی فرماتا ہے اور ایسا ہوگا کہ جو صیہون مین بچا ہوگا اور یروشالم مین باقی رہیگا بلکہ ہر اک جسکا نام یروشالم کی زندون مین لکہا ہوگا مقدس کہلائیگا مطلب یہہ ہے کہ جسکو اللہ نے زندہ دلون مین لکہا ہوگا وہ لوگ زندہ دل ہوجائینگے سو جنکا دل اللہ نے زندہ کر دیا اونہون نے اللہ کو اکیلا جانا اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم پر ایمان لائے اور حضرت عیسی پر اور انجیل پاک پر بہی ایمان لائے اور پاک کہلائے پہر اللہ فرماتا ہے جسوقت کہ خداوند صیہون کے بیٹیونکی گندگی کو دہو ڈالیگا اور یروشالم کا لہو اوسکے درمیان روح عدل اور روح سوزان سے صاف کریگا تب خداوند پہر صیہون کے پہاڑ کے ہر اک مکان پر اور اوسکی جماعت کا ہون پر دن کو ایک بادل اور دہوان اور رات کو روشن شعلہ پیدا کریگا جو اوس ساری شوکت والی پر نگہبانی کے لیے ہوگا اور ایک خیمہ ہوگا جو دن کو گرمی مین سایہ دار مکان اور آندہی اور جہڑی کے وقت آرام کا مقام اور پناہ کی جگہ ہوگا پادری ڈایلو ڈیٹی لکہتا ہے کہ بیٹیون سے مراد ہین لوگ اوس مسجد کے پادری طامس اسکاٹ لکہتا ہے کہ روح عدل اور روح سوزان کے یہہ معنی کہ روح بدل جائیگی جسطرح آگ پاک صاف کر دیتی ہے اور کوڑے کرکٹ کو جلا دیتی ہے اسطرح وہ لوگ گناہون سے بیزار ہوجائینگے آی ایمانوالو خلاصہ یہہ ہوا کہ صیہون یعنی شہر یروشالم کی ناپاکی کو اللہ دہو ڈالیگا یعنے جو لوگ بے دین ہونگے اونکو قتل کریگا اور بہت لوگون کا خون صاف کریگا یعنی اونکی شرارتیہ کو دیگا اور اونکی روح مین عدل اور انصاف بہر دیگا اور اونکو دل اور روح مین اپنے عشق کی آگ بہی رکہدیگا اوس گرمی سے بری خصلتین جل جائینگی یہہ وہی بات ہے جو توریت مین فرمائی ہے کہ اوسکے دہنے ہاتہہ مین آتشی شریعت ہے اوس جگہ پادری طامس اسکاٹ لکہتا ہے کہ آتشی شریعت

سلگتی تہا لہ وہ آگ مین دیگئی اور وہ آگ کیطرح کام کرتی ہی جو کوئی اوسکو مانلے وہ اوسکو پگہلا دیتی ہی اور گرم کر دیتی ہے اور بیابانیون کو جلا دیتی ہی اور جو کوئی منکر ہو اوسکو غارت کر دیتی ہی پادری اسکاٹ لکہتا ہی کہ یروشالم کی پہلی ویرانی کے بعد جب یہودی قید بابل سے چہوٹے تب اونہون نے بت پرستی چہوڑ دی اور عورتون کی چال چلن ہے درست ہوگئی دیکہو یہان پادری کیسا گہبرایا ہوا ہی اوپر کی آیت مین لکہہ چکا ہی کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی بشارت ہی اوسکے بعد دوسری آیت مین جو صیہون اور یروشالم کی آبادی کی خبر ہی اور پادری جانتا ہی کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بعد یروشالم کی بڑی ویرانی ہوئی اسلئی اس آبادی کی خبر کو حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے چارسو برس پہلی کی خبر ٹہراتا ہی آہی پادری لوا ہدسی ڈرو اوپر کی آیت مین صاف بشارت جناب محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہی اور ان آیتون مین یروشالم کی اوس آبادی کی خبر ہے جو محمدیون کے ہاتہون ہوئی اے ایمانوالو دیکہو اس جگہ اللہ نے صیہون کے تمام مقامونکی نگہبانی کا وعدہ کیا ہی یہہ جو بادل اور شعلہ کا ذکر ہی اسکو پادری ڈایوڈ یتی لکہتا ہی کہ اس سے مراد ہی کہ اللہ محفوظ رکہیگا اس مسجد کو اے محمدی بہائیو اللہ تعالی وعدہ کرتا ہی کہ اوس زمانہ مین صیہون پر اور اوسکے جو جو مقام ایسی ہین جہان ایمانوالونکا مجمع ہے وہان دن کو بادل اور دہوان اور رات کو روشن شعلہ پیدا کریگا یعنی جیسا حضرت موسی علیہ السلام کے وقت مین ہوا تہا جب اسرائیلی لوگ حضرت موسی علیہ السلام کے ساتہہ مصر سے نکلے توریت شریف کی دوسری سورت مین لکہا ہی کہ خداوند دن کو بدلی کے ستون مین تاکہ اونہین راہ بتاوے اور رات کو آگ کے ستون مین ہوگی تاکہ اونہین روشنی بخشے اونکے آگے چلا جاتہا تاکہ وہ رات چلے جاوین بدلی کا ستون دن کو اور آگ کا ستون رات کو اون لوگون کے آگے سے ہرگز غائب نہین ہوتا تہا سو اللہ تعالی وعدہ کرتا ہی کہ آخری پیغمبر کے وقت مین صیہون مین یہہ اسطرحکا معاملہ ہوگا کہ اللہ کی فرشتی دن رات وہان سایہ کئے رہین گے بادل اور شعلہ مین اکثر فرشتے آتے ہین بخاری اور مسلم مین ہی کہ اسید بن حضیر رات کو سورۂ بقر پڑہ رہے تہے آسمان کی طرف دیکہا تو اونکو ایک سائبان نظر آیا اور اوسمین چراغ چراغ دکہائی دیے جب حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے یہہ ذکر کیا آپنے فرمایا وہ فرشتے تہے تیری آواز کے لیے نزدیک آگئے تہے اور اگر تو پڑہے جاتا تو صبح تک یونہی رہتی کہ لوگ اونکو دیکہتے وہ اون سے نہ چہپتے اور بخاری اور مسلم مین ہی کہ ایک شخص سورۂ کہف پڑہ رہا تہا کہ ایک بدلی نے اوسکو ڈہانک لیا جب حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سنا آپنے فرمایا یہہ سکینہ تہی کہ قرآن کے لیے اوتری تہی دیکہو سکینہ تسلی کو کہتی ہین اللہ کی طرف سے

ایک جمعت کا فیض بندون پر اوترتا ہی اوسکی ساتھہ فرشتی ہوتے ہین اوسکا نام سکینہ ہی حضرت موسی نے
جو صندوق بنایا تہا اوسکی حق مین قرآن مین فرمایا کہ اوسمین سکینہ ہی اللہ کیطرفسی اور سورۂ انا فتحنا مین
محمدیونکی حق مین فرمایا کہ اونکی دلمین اللہ نے سکینہ اوتارا دیکہو بدلی اور چراغ کی صورت مین فرشتی جسطرح
اسرائیلیونکی ساتہہ ہی اوسیطرح محمدیون کے ساتہہ ہی مگر یہہ چیزین اللہ نی پوشیدہ رکھی ہین کبھی کبھی خاص
بندونکو دکہا دیتا ہی امام احمد اور ترمذی نی لکہا ہی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ خوبی ہی شام کو ہم
نے کہا کس لئی ای پیغام پہونچانیوالی اللہ کی آپنی فرمایا اسلئی کہ اوس بڑے مہربان کی فرشتی اوسپر اپنے
پرون کو پہیلائے ہوئے ہین اور امام بیہقی نے دلائل النبوۃ مین لکہا ہی کہ جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
نی فرمایا کہ مین نے دیکہا ایک ستون نور کا کہ میرے سر کے نیچی سے نکلا یہانتک کہ شام مین ٹہیر گیا دیکہو
امت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت اشعیا نے جو کچھہ خبر دی اوسکا ظہور اللہ نے جناب محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو
آنکہو سی دکہایا اور یہہ جو فرمایا کہ ایک خیمہ دن کو گرمی مین سایہ دار مکان اور آندہی اور جہڑی کی وقت
آرامگاہ اور پناہ کی جگہہ ہوگا اسکا یہہ مطلب کہ جسطرح گرمی مین سایہ دار خیمہ مین دہوپ سے پناہ ملتی ہی
اور آندہی اور مینہہ کی جہڑ لیسی اوسکی سایہ مین لوگ بچتی ہین اسطرح آخری زمانہ مین صیہون یعنی شہر
یروشالم ایمانوالونکی لیے پناہ کا مقام ہوگا سو تیرہ سو برس ہوی کہ صیہون اور تمام ملک شام کا محمدیون
نے پایا وہان اگرچہ کئی فرمانروا ظالم کا بہی دخل ہوا تہا اوسنی وہان چین نہین پایا مار مار پڑتی رہی چند روز
مین وہان سی نکالا گیا آج تک وہان محمدیون کا عمل ہی معلوم ہوا کہ جن ایمانوالون کی حضرت اشعیا نے
خبر دی تہی جو یروشالم اور صیہون مین پناہ پاوینگی وہ یہی محمدی لوگ ہین نصاری اور یہود کا وہان غلبہ
نہین ہی اب ہمارے زمانہ مین ہر ہر ملک مین ظالمون کا ظلم پہیل رہا ہی اسوقت مین مکہ اور مدینہ اور ملک
شام اور ملک یمن ایمان کا مقام ہی امام ابوداود نی لکہا ہی کہ جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
فرمایا کہ قریب ہی کہ ہجرت کی بعد ہجرت ہوگی سو اچہی لوگ وہان جاوینگے جہان ابراہیم ہجرت کرکے گئی تہی
اور بعضی کہتی ہین کہ آپنے یہہ لفظ فرمایا کہ زمین کی لوگون مین بہتر وہ ہین جو سب سی زیادہ چمٹی رہین اوس
جگہہ سے جہان ابراہیم ہجرت کرکے گئے اور امام احمد اور ابوداود نے لکہا ہی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم نے ابن حوالہ سی فرمایا کہ تو شام مین رہیو کہ اوسکو اللہ نے اپنی زمین مین سے چن لیا ہی اوسکی طرف اپنی
اچہی بندون کو چن لیتا ہی پہر اگر نمانو تو اپنے یمن مین رہیو اور آپنے فرمایا کہ اللہ ضامن ہوا ہی مجھسے شام کا

اور اوسکے لوگون کا دیکھو ہماری پیغمبر صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم ہمکو خبر دیگئی کہ آخری زمانہ مین ملک شام
مین امن و امان ہوگا وہان جارہیو امام احمد نے لکھا ہی کہ حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا کہ اب
شام فتح ہوگا سو جب تمکو وہانکی گھرونمین اختیار دیا جاوے سو تو اوس شہر کو لیجیو جو دمشق کہلاتا ہی
کہ وہ پناہ کی جگہ مسلمانون کی بیچ لڑائیون سی اور خیمہ اوسکا اوسمین سے ایک زمین ہی کہ اوسکو
غوطہ کہتی ہین اور ابو داود مین ہی کہ حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا کہ خیمہ مسلمانون کا لڑائی کے
دن غوطہ مین ہوگا ایک شہر کے پہلو مین کہ اوسکو دمشق کہتی ہین شام کی بہتر شہرونمین سی ہی دوسری حدیث
مین امام احمد کی کتاب سی لکھا ہی کہ جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا کہ تم مین اور بنی اصفر مین
یعنی نصاری مین صلح ہوگی پھر وہ قول توڑینگے اور اسّی جھنڈون کے نیچے تم پاس آوینگے ہر جھنڈے
کے نیچے بارہ ہزار ہونگے مسلمانون کا خیمہ اوس دن اوس زمین مین ہوگا جسکو غوطہ کہتی ہین ایک شہر
مین جسکو دمشق کہتے ہین پادری اسکاٹ لکھتا ہی کہ یاد رہی اور آگے ایلیا ولت کی نگہبانی کے لیے
جنگل مین تہا اور یہان اس بات کا یہ مطلب ہی کہ اللہ سب تمام لوگون کے گھرون کی اور عبادت
کرنیوالون کی تمام مجمع کی خبر لیویگا اور اونکو ظلم کی خواہشون سی اور موت اور زندگی کی آفتون سے
بچاویگا چونکہ یہہ پیش خبری گرجا کی ہی وہ اسکے بعد پوری ہو جائیگی دیکھو پادری انکہونسی دیکہتا ہی
کہ جن ایماندارون کی خبر پیغمبرون نے دی تہی وہ یہی محمدی لوگ ہین جو اللہ کو اکیلا جاننے والے اور سب پیغمبرونکو
اور سب کتابون کو ماننے والے ہین اونہون نے پیغمبرون کا ملک پایا مگر پادری ہٹ دہرمی سی کہتا ہی کہ
یہہ خبر نصاری کی ہی جو سب پیغمبرون کے برخلاف ہوکر تین خداؤن کے قائل ہین اونکو اگر ملک
شام کا اب تک نہین ملا تو آگے بڑہکر ملیگا اور یہہ پیش خبری پوری ہو جائیگی یا اللہ پادریون کے
آنکھین کھولدے اور اونکو محمدی بنادے آمین **پانچوان باب** اس باب مین اللہ تعالی اسرائیلیونکی
بدکاریون کی شکایتین کرکے اونکے ملک کے ویران ہونے کی خبر دیتا ہی پہر پندرہوین آیت
مین فرماتا ہی کہ آدمی جہکایا جائیگا اور مرد پست ہوگا و مغرورون کی آنکھین نیچی ہو جاوینگی اور
رب العالمین عدالت مین سربلند ہوگا اور قدوس خدا کی تقدیس صداقت سی کیجائیگی تب
بکریکی بچی جہان جی چاہی چرینگے اور عیش کرنیوالونکی ویران کہیتون پر غیر چراوینگے ای محمدی بہائیو
اللہ تعالی یہہ عدالت کا پتا دیتا ہی اور یہہ بتا دیتا ہی کہ اسوقت مین سچے دین کے موافق اللہ پاک

باب ۵

کی یا کی بولیجائینگی یہہ قید اسلیے لگادی کہ حضرت اشعیا علیہ السلام کے بعد اسرائیلیون کو بابل والون
نے قتل کیا اور اونکا ملک ویران کیا یہہ اونکی خبر نہین ہے آخری زمانہ مین محمدیون نے اوس ملک کو
فتح کیا سو اللہ تعالی جہان محمدی وقت کی خبر دیتا ہے وہان یہہ قید لگا دیتا ہے کہ اوسوقت مین عدالت
ہوگی اللہ کا ذکر سچی طریق پر ہوگا یعنی جو لوگ اوس ملک سے لڑینگے وہ سچی دین والے ہونگے پادری اسکاٹ
لکھتا ہے کہ اسکا یہہ مطلب ہے کہ تمام زمین جانورونسے بھر جاویگی وہ زمین جسمین یہودی بستی تھے اوسکو
غیر لوگ لے لینگے اور بعضی لوگ کہتے ہین کہ بکری کے بچے فرمایا غریب اور بیگناہ لوگون کو جو اللہ کو مانتے ہین
دیکھو پادری نے بھی اقرار کیا کہ اسکا یہہ مطلب ہے کہ یہودیون کی زمین مین یعنی ملک شام اور شہر
یروشالم پر اسد والون کا غلبہ ہوگا یہہ صاف خبر محمدیون کی ہے اسکے بعد پہر اللہ تعالی اسرائیلیون کی
بدفعلیون کی اور رشوت خوری کی شکایت کرکے تیئیسوین آیت کے بعد فرماتا ہے سو جسطرح کہ آگ بھوسونکو
کہاتی ہے اور شعلہ پوال کو فنا کرتا ہے اسی طرح اونکی اصل بوسیدہ ہوگی اور اونکی نسل گرد کی طرح اڑ جاویگی
کیونکہ اونہون نے رب العالمین کی شریعت کو ناچیز اور اسرائیل کے قدوس کے سخن کو ذلیل جانا اسلیے
خداوند کا قہر اوسکے لوگون پر بھڑکا ہے اور وہ اونپر ہاتھ چلاتا ہے اور اونہین مارتا ہے کہ پہاڑ کانپ
جاتے ہین اور اونکی لاشین بازارون مین گوبر کے مانند پڑی ہین باوجود اس سب کے اوسکا غصہ
دور نہین ہوتا بلکہ اوسکا ہاتھ ابتک پھیلا ہوا ہے اور وہ قومون کے لیے دور سے ایک جھنڈا کھڑا کرتا ہے
اور اونہین زمین کی انتہا سے سیٹی بجاکے بلاتا ہے اور دیکھو وے دوڑکے جلد آتے ہین کوئی اونمین
نہ تھک جاتا اور نہ پھسل پڑتا ہے کوئی اونگھتا نہ سوتا اور نہ کسیکی کمربند کہلتا ہے نہ کسیکی جوتی کا تسمہ ٹوٹتا ہے
اونکے تیر تیز ہین اور اونکی ساری کمانین کشیدہ ہین اونکے گھوڑون کے سم چقماق کے پتھر کے مانند
ہین اور اونکے پہیے گردباد کے مانند وے شیر کی مانند گرجتے ہین ہان وے جوان شیر کے مانند گرجتے ہین
وے غراتے شکار پکڑتے ہین اور اوسے الگ لیجاتے ہین اور کوئی بچانیوالا نہین اور اوسدن
اونپر ایسا شور مچیگا جیسا سمندر کا شور ہوتا ہے اور یہہ زمین کیطرف تاکینگے اور کیا دیکھتے ہین کہ تاریکی
اور غم ہے اور روشنی اوسکی بدلیون سے تاریکی ہوجاتی ہے دیکھو حق تعالی یہہ باعث بتلاتا ہے
کہ اسرائیلیون نے میری شریعت کو نمانا اسکی سزا مین نے یہہ مقرر کی کہ اونکی نسل تباہ ہوگی اور
اونکو قتل کرواونگا پہر فرماتا ہے کہ قومون کے لیے دوسری جھنڈا کھڑا کرونگا اور یہہ بتا دیا کہ وہ جھنڈا

اونکو ملک سی دور ہوگا یعنی آخری پیغمبر کا ظہور اونکی ملک سی دور زمین مین ہوگا اور ساری قومونکو وہ اللہ کی طرف بلاویگا اسی کتاب کی گیارہوین باب مین صاف صاف آخری پیغمبر کی تعریف ہے وہان پادری لوگ حضرت عیسی علیہ السلام کو مراد لیتی ہین وہان اوس رسول پاک کو اللہ نی جہنڈے سے مثال دی ہے اور یون فرمایا ہے کہ وہ قومونکو لیئے جہنڈی کی طرح اوٹہہ کہڑا ہوگا استین اوسکی طلب ہونگی پہر وہان یہہ لفظ بہی ہے کہ اللہ تعالی وہ قومون کیلیے ایک جہنڈا کہڑا کریگا وہان آخری زمانکا حال ہے جو حضرت امام مہدی علیہ السلام کی وقت مین گذریگا اور اٹہارہوین باب مین بہی ہے کہ جسوقت پہاڑونپر جہنڈا کہڑا کیا جاویگا وہان بہی صاف دین کی ترقی کی خبر ہے ان مقامونسے پہا انکا مطلب بہی کہا گیا یہان بہی آخری پیغمبر کو جہنڈی سی مثال دی ہے کہ اوسکی بلانے سے بہت لوگ چالاکی اور چستی سے چلی آوینگی اللہ کی راہ مین خوب چالاک ہونگی ذرا سستی نہ کرینگی گہوڑون پر سوار ہوکر تیر کمان لیکر اللہ کی راہ مین منکرون پر جہاد کرینگی اسرائیلیون پر اوسدن بڑا اندہیرا اور بہت غم ہوگا کیونکہ انمین بہت لوگ اوس رسول پاک سی دشمنی کرینگی محمدی تلوار سی قتل ہونگی پادری اسکاٹ نی دیکہا کہ حضرت عیسی علیہ السلام نی جہاد نہین کیا یہہ اونکی خبر نہین ہوسکتی یہہ سوچکر پادری نے اسکو بخت نصر بادشاہ بت پرست کی خبر ٹہیرادی پادری لکہتا ہی کہ یہہ سارا بیان بخت نصر بادشاہ کی حملہ کا ہے یہہ کہنا اس کہنی سی بہتر ہی کہ یہہ خبر سنحاریب بادشاہ کی ہے پادری لکہتا ہی کہ جسوقت اللہ تعالی نے اپنا جہنڈا اوٹہایا یعنی ایک نشان دیا ایک سچے مخبر کو بہیجا ہی تو وہ لوگ جو بدلینی والی اور قتل کرنیوالی ہین ملکو نمین سی حاضر ہوجاوینگی اور اونکو شہوت ہی کا مہم کرینگا اور اللہ تعالی سے کامیابی حاصل کرینگا وہ بہت جلد آوینگی وہ دور ملکونسی کوئی وقت تہکی سے اور سستی سی ضایع نہ کرینگی اور اونکا کوئی روکنی والا نہوگا اور لڑائی کیلیے بالکل مسلح ہونگی اور اونکی گہوڑونکی کہر جن پر اوسوقت مین نعل نہین لگا کرتے تہی جیسی ہماری یہان اب لگتی ہین ایسی مضبوط ہونگی جیسی چقمق اونکی بہادر شیر کے مانند ہوگی وہ یہود یونکیلیے ایسی خوفناک ہونگی جیسی سمندر جہازکو ٹوٹنی کی وقت ہوتا ہی اوسوقت یہودیون کو نا امیدی ہوگی اوسی جہاز کا ہر ایک تختہ اندہیرے مین ڈوب جائیگا پادری اسکاٹ نے یہودیون کی آنکہین کہولدی اور اونکو سمجہادی کہ اللہ کا خاص جہنڈا خدا پرستونکا جہنڈا ہی یہہ صاف محمدیونکی جہاد کی بشارت ہی یہہ چہٹے باب مین اللہ تعالی اوس ملک کو ویران ہونیکی اور ان لوگون کو

دور تک نکال دینے کی خبر دیتا ہی یہہ خبر البتہ بخت نصر کی ہی کہ وہ یہودیوں کو قید کر کے بابل میں لے گیا
پہر ساتویں باب میں یہہ بیان ہی کہ یہودا کی بادشاہ آخذ کی زمانہ میں ارام کا بادشاہ رصین اور
اسرائیلیوں کا بادشاہ فقح ابن رملیاہ یروشالم سے لڑنیکو چڑہ آئے پر انہوں نے فتح نپائی اور حضرت اشعیا
کی زبانی اللہ تعالی نے بادشاہ کو تسلی دی اور فرمایا کہ اللہ تعالی تمکو ایک نشان دیگا وہ جوان عورت
حاملہ ہوگی اور بیٹا جنی گی اور اوسکا نام عمانوایل رکہی گے یعنی ہماری ساتہہ اللہ ہی اور اس سی پہلی کہ
یہہ لڑکا بدی ترک کرنے اور نیک پسند کرنیکی تمیز پاوے ان دونوں بادشاہوں کی زمین ویران ہو جاوے گی
پادری طامس اسکاٹ لکہتا ہی کہ آخذ اگرچہ خراب آدمی تہا مگر محفوظ رہا کیونکہ وہ حضرت داود علیہ
السلام کی نسل میں تہا اور اوسی خاندان سی تہا جس سے حضرت عیسی علیہ السلام کا ظہور ہوا پہر
آٹہویں باب میں ہی کہ حضرت اشعیا علیہ السلام فرماتی ہین کہ میں نبیہ کے پاس گیا اور وہ
پیٹ سی ہوئی اور ایک بیٹا جنی تب خداوند نی مجہی کہا اوسکا نام رکہہ مہیر شالال حاش بز
یعنی جلد آتا ہی لوٹ کے لیے کہ اوس سی پیشتر کہ یہہ لڑکا ابا اماں بول سکے دمشق کا مال اور سمرون
کی لوٹ کو اوٹہوا کی شاہ اسور کی سامہنی لیجائینگے ساتویں آیت میں ہی اب دیکہہ کہ خداوند دریا کو
سخت شدید سیلاب کو یعنی شاہ اسور اور اوسکی ساری شوکت کو اون پر چڑہا لائیگا آٹہویں آیت
میں ہی کہ وہ یہودا کو درمیان بہیگا اور چلا جائیگا وہ گردن تک پہنچ جائیگا اور اوسکے پروں کے
پہیلاؤ سی تیری ساری زمین ای عمانوایل ڈہپ جائیگی ای قوموں دہوم مچاؤ کہ تم ٹکڑی ٹکڑی
کیے جاؤ گے اور ای تم سب جو زمین کے دور اطراف میں ہو سنو اپنی کمریں باندہو پر تمہاری ٹکڑی ٹکڑی
کیے جائینگی اپنی کمریں کسو پر تمہاری ٹکڑی ٹکڑی ہونگی بندش باندہو اور وہ ٹوٹیگی حکم کرو اور
کچہہ بن نہ پڑیگا کہ عمانوایل یعنی اللہ ہماری ساتہہ ہی اس جگہ تین بار حتو کا لفظ آیا ہی جسکا ترجمہ ایک
پادری نے پہلی جگہ لکہا ہی کہ پشیمان ہو جاؤ اور دو جگہ لکہا ہی کہ گہبرا جاؤ مگر پادری میتہر نے یوں ترجمہ
کیا کہ ٹکڑی ٹکڑی ہو کیے جاؤ گے یہہ ترجمہ بہت ٹہیک ہی کیونکہ نویں باب میں جہاں یہہ بیان ہی کہ تو
ظالموں کی لٹہہ کو توڑتا ہی وہاں بہی حتوتا کا لفظ ہی جسکا ترجمہ کیا ہی کہ تو توڑتا ہی یہاں دوسرے
معنی نہیں ہو سکتی ای محمدی بہائیو اللہ تعالی نے حضرت اشعیا علیہ السلام کو ایک بیٹا دیا اور اوسکا
نام عمانوایل رکہا گیا اور دوسرا نام مہیر شالال حاش بز رکہا گیا پہلی نام میں یہہ اشارہ ہی کہ ہم مدد سے تمکو

ساتہہ اللہ ہی اگرچہ وہ بہت غلبہ کرین مگر آخر کو وہ تباہ ہو جاوینگی ہم ہمیشہ بت پرستون پر غالب رہین گی دوسری نام مین یہہ اشارہ ہی کہ عراق کا بادشاہ دمشق اور سمرون کی لوٹنے کے لیے آتا ہی پہلی اللہ تعالی نے یہہ خبر دی کہ عراق کا بادشاہ تمپر چڑہائی کریگا اسکی ساتہہ ہی کافرونکو خبر دی کہ تم قتل کیے جاؤگے جناب متی حواری نی انجیل کی سری پر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی پیدا ہونیکی ذکر مین لکہا ہی کہ یہہ سب ہوا کہ جو اللہ نے نبی کی معرفت کہا تہا پورا ہو کہ دیکہو ایک جوان عورت حاملہ ہوگی اور بیٹا جنیگی اور اوسکا نام عمانوایل رکہین گی اس جگہہ یہہ مطلب ہرگز نہین بن سکتا کہ یہہ خبر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی ہو دی کیونکہ وہ لڑکا جسکی یہہ بشارت تہی وہ تو حضرت اشعیا علیہ السلام کا صاحبزادہ تہا اسلیے پادری اسکاٹ نی انجیل کی تفسیر مین لکہا ہی کہ اشعیا نبی کی بیان سی یہہ مطلب پایا جاتا ہی کہ اللہ تعالی اپنے لوگون کا حافظ و ناصر ہوگا ای محمدی بہائیو حضرت اشعیا علیہ السلام کی کتاب کا مطلب یہہ ہی کہ اوس لڑکے کا جو نام رکہا گیا تو اس اشارہ کی لیے رکہا گیا کہ اللہ تعالی خدا پرستون کا مددگار رہیگا بار بار اونکی مدد کریگا اس راہ سی حضرت متی نی لکہا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو جو اللہ نے پیدا کیا اور خدا پرستون کی بڑی مدد کی یہہ بہی اوس اشارہ کا ایک ظہور ہی اب ہم کہتی ہین کہ اوس صاحبزادی کا دوسرا نام رکہنی کا یہہ نتیجہ اللہ نی بتلایا کہ ارام کا بادشاہ جو دمشق مین تہا اور اسرائیلیونکی دس فرقون کا بادشاہ جو سمرون مین تہا یہہ دونون بادشاہ جو یروشالم کی بادشاہ اخز سی لڑنے آئے تہے اون دونون کو اس صاحبزادی کی پیدا ہونیکی تہوڑی مدت بعد عراق کی بادشاہ نے لوٹ لیا اور یروشالم کو بچالیا اس اشارہ کا ظہور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی وقت مین اسقدر نہین ہوا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی بعد تو مسجد بیت المقدس کو بت پرستون نی ڈہا دیا اور شہر یروشالم کو ویران کر دیا اس اشارہ کا بڑا ظہور محمدی وقت مین ہوا کہ ہماری پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو جب اللہ نے پیدا کیا اور آپ پر یہہ قران اوتارا اونکی ہاتہون اللہ نے خدا پرستون کی ایسی مدد کی کہ ویسی کبہی نہ کی تہی آپکی خادمون نے مسجد بیت المقدس کو اور شہر یروشالم کو ایسا آباد کیا کہ ساری جہان پر روشن ہی یہہ اشارہ خاص محمدی وقت کی طرف ہی یہہ ایسی بات ہی کہ حضرت اشعیا علیہ السلام کی بعد جب اسرائیلی لوگ قید بابل سے چہوٹے اور یروشالم آباد ہوا اور وہان کی حاکم زیر بابل ہو گئے اور یہو شوع

امام ہوئے تب اللہ نے حضرت زکریا علیہ السلام کو خبر دی کہ یہہ معاملہ نمونہ کے طور پر ہے دیکھہ مین اپنے
بندے شاخ نامی کو لاؤنگا مین اس سرزمین کی بدکاری کی سیاست کو ایک ہی دن مین دور کرونگا
مطلب یہہ ہے کہ پوری آبادی اس زمین کی آخری پیغمبر صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے وقت مین ہوگی اور
اوسوقت مین جو کفر و شرک کا غلبہ اس ملک مین ہوگا اوسکو ایک ہی دن مین دفع کرونگا پس
اسی طرح اس جگہہ بھی عمانوایل اوس صاحبزادہ کا نام رکھکر نمونہ آخری زمانہ کا دکھلایا اور صاف فرمایا
کہ ای قومو دہوم مچاؤ تمہاری تدبیرین کچھہ بن نہ پڑینگی یعنی آخری پیغمبر اور اونکی امت تم سب پر
غالب ہوگی کیونکہ اللہ ہماری ساتھہ ہے یعنی ہم خدا پرستون پر ہر وقت مین اللہ کی مدد ہے پادری
اسکاٹ لکھتا ہے کہ ان آیتونمین یہہ خبر ہے کہ اللہ کی لوگ اللہ کے دشمنون سی لڑینگی اور دشمنونکو
حکم ہوتا ہے کہ تمسی جسقدر ہوسکے اپنی مضبوطی کرلو اور سب کامونکو لیے حکم بھیدو مگر تمہارا بندوبست
ٹوٹ جائیگا تین بار تاکید سی فرمایا یعنی ایسا ضرور ہوگا کیونکہ خدا ہماری ساتھہ ہے پادری لکھتا ہے کہ
حزقیا بادشاہ کے وقت مین اسور کا بادشاہ سنحاریب شہر یروشالم پر چڑہکر آیا اور اوسکی فوج کی
ایک لاکھہ بچاسی ہزار آدمی فرشتے نے اللہ کے حکم سے قتل کیے پھر وہ بادشاہ بھی اپنے وطن مین جاکر
مارا گیا اوسوقت یہہ پیش خبری پوری ہوئی پادری لکھتا ہے کہ یہہ پیش خبری ایکبار پوری ہوگئی اور
ہر بار مطابق ہوسکتی ہے عیسائی گرجی پر پادری کا مطلب یہہ ہے کہ اس خبر مین اللہ تعالی نے قاعدہ
کلیہ بتایا ہے کہ بت پرست بادشاہ بار بار لڑائی کا سامان کرینگے مگر اونکی تدبیر کچھہ نہ چلیگی قیامت تک
جہان جہان عیسائیون نے بت پرستون پر فتح پائی وہ سب فتحین اسمین داخل ہین اب ہم کہتی ہین
کہ حضرت عیسی کے بعد عیسائی لوگ تین سو برس تک بت پرستونکو ہاتہون قتل ہوتے رہے پھر
چوتھہ سو تھہ کے عیسائی جو تین[۳] خداؤن کے قائل تھے اونکا غلبہ ہوا ایماندار عیسائی ہر طرف عاجز تھے
عیسائیون نے بت پرستون پر کب فتح پائی اس جگہہ بیشک محمدی فتحونکی خبر ہے جو قیامت تک ہونگی
جن سے بت پرستون کا سر ٹوٹا حضرت اشعیا علیہ السلام فرماتے ہین کیونکہ خداوند نے جب اوسکا
ہاتہہ مجھپر غالب ہوا اور ان لوگونکی راہ مین چلنی سے مجکو منع کیا مجکو یون فرمایا کہ تم سب کچھہ
جسی یہہ لوگ بندش کہتی ہین بندش مت کہو اور جس سے وہ ترسان اور حیران ہین تم ترسان اور
حیران مت ہو رب العالمین جو ہے تم اوسکی پاکی بولو وہی تمہارا خوف اور تمہاری حیرت ہو

وہ تمہارے لیے ایک مقدس ہوگا اور اسرائیل کے دونو گھرانونکے لیے ٹھوکر کا پتھر اور ٹھیس کے
چٹان اور یروشلم کے باشندون کے لیے پھندا اور دام ہوویگا بہت لوگ اوس سے ٹھوکر کھائینگے
اور گرینگے اور ٹوٹ جائینگے اور جال مین پہنسینگے اور پکڑے جائینگے عہدنامہ کو باندھکر توریت پر
میرے شاگردون مین مہر کر بس مین خداوند کی یعنے اللہ کی راہ دیکھونگا جو اب یعقوب کے گھرانے سے
اپنا منہ چھپاتا ہے اور مین اوسکا انتظار کرونگا دیکھ مین اور میرے لڑکے جو خداوند نے مجھے بخشے
رب العالمین کی طرف سے جو صیہون کے پہاڑ مین رہتا ہے اسرائیلیونکے درمیان نشانیون اور عجائب
غرائب کے لیے ہین دیکھو اللہ تعالی حکم فرماتا ہے کہ ان ظالم بادشاہون سے مت ڈرو تم اللہ سے ڈرو وہ
تمہارا خوف ہو یعنے وہی تمہارے خوف اور حیرانی کا باعث ہو کہ اوس سے ڈر کر اوسکی قدرت مین حیران ہو جاؤ
وہ تمہارے لیے یعنے اللہ سے ڈرنیوالونکے لیے ایک مقدس ہوگا یعنی آخری زمانہ مین اوسکی پاکی
تمپر خوب طرح کھلجائیگی اور تم اوسکو خوب پہچانوگے اور پادری ڈیویڈیٹی کہتا ہے کہ مقدس ہوگا یعنی
پاک لوگون کے لیے ایک جگہ امن اور حفاظت کی اور اسرائیلیونکے دونو گھرانون کے لیے یعنی یہودا
اور اسرائیل کے لیے ٹھوکر اور ٹھیس کا باعث ہوگا اور شہر یروشلم کے رہنے والے جو ایمان نہ لاوینگے
وہ پکڑے جاوینگے پادری اسکاٹ ان آیتون کا مطلب یون لکھتا ہے کہ جو لوگ تمہارے برخلاف جمع
ہوگئے ہین انسے مت ڈرو جیسے اونکی جمع ہونیسے مت ڈرو اللہ سے ڈرو اور اوسکی
جلال اور عزت کو پہچانو تو وہ تمہارے لیے مقدس ہوگا اور پاک پناہ ہوگا اونکے واسطے جو اوسکی پاکی
پہچانینگے اور وہی ٹھوکر کا پتھر اور پھندا ہوگا پادری لکھتا ہے کہ سنحاریب کے حملہ کے وقت اور جب
بخت نصر نے شہر یروشلم کو گھیرا اور بہت لوگ قیدی ہوئے اور اور بہت وقتون مین اوسوقت
سچے اللہ کے یقین کرنیوالون نے اللہ کو پاک پہچانا اور بہت سے بے ایمان یہودی اپنی آزادی مین
پھنسے رہے اور گنہگار ہوئے اونکا بے ایمان ہونا ثابت ہوگیا اور اونکی تباہی جلد گئی پادری لکھتا ہے
کہ حواری لوگ بہی ایسا سمجھے ہین کہ حضرت عیسی علیہ السلام مقدس ہوئے یقین والون پر اونہون نے
ثابت کردیا ایک ٹھوکر کا پتھر عوام مین وہ جو توراۃ مین اونکی غلطیان تہین اور جہوٹا یقین کرتے تہے
کہ شاید اونکی مدد کریگا ان سب باتون نے اونکی تباہی کے لیے پھندا ڈالدیا اور اوس خوف مین
گرفتار ہوے جسکی اونکو خبر نہ تہی یہ آیت یقینی حضرت عیسی علیہ السلام پر مطابق ہے اب ہم کہتے ہین

که اس بات کا ظهور جناب محمد صلی اللہ علیه وآله وسلم کی وقت مین خوب ظاهر ہے که جو یهودی آپ پر
ایمان نهین لائے اور پهر سمجهے که اللہ همارے ساتهه ہی وه هماری مدد کریگا یه نه سمجهی که اللہ کا غضب ہی پهر
وه پکڑے گئے اور قید کیے گئے اور تباه هوئے اور قتل هوئے اور یهه جو فرمایا که توراة پر مهر کر
پادری ڈوایوڈیٹی لکهتا ہی که اسکی یهه معنی که جب نبی نے اللہ کے حکم اور خاص کر حضرت عیسی علیه
السلام کی بشارت سنائی تو وه ایک خط مهر شده هو جائیگا اور بند رهیگا لوگون سی سوا اونکی جو ایمان
لائے اور اونکا دل روشن ہی اور یهه جو فرمایا که اللہ اسرائیلیونسی اپنا منهه چهپاتا ہی اسکا
مطلب یهه پادری یون لکهتا ہی که اللہ نے اپنا فضل اونپر سے اوٹهالیا اب هم کهتی هین که
اسرائیلیونکی تباهی حضرت عیسی کی وقت مین اور اونکی بعد بهی رهی جو اونمین ایمان لائی اور
عیسائی هوئے وه بهی همیشه ظالمون کی ظلم اوٹهاتے رہے ایمانوالون کو کافرون کی ظلم سی امان
محمدی وقت مین ملا حضرت اشعیا علیه السلام اسی وقت کی انتظار مین تهی پهر فرمایا که دیکهو مین اور میرے
لڑکے نشانیون اور عجائب وغرائب کی لیے هین پادری ڈایوڈیٹی لکهتا ہی که اسکا یهه مطلب
که مجهکو اللہ نے ایسے خوف کی مقام مین مضبوط کر دیا اور میرے دو لڑکون کے نامون مین اشاره ہی
که اللہ تمهارے ساتهه بهلائی کریگا اور تمهاری دشمنون کو تباه کر دیگا هم کهتی هین که دوسرے
صاحبزادی کا ذکر ساتوین باب مین ہی اونکا نام عبرانی مین شِئَار یاشوب ہی اوسکا ترجمه عربی
مین ایک پادری نے سائر یتوب لکها ہی اسکی یهه معنی هین که بقیه توبه کریگا اس نام مین یهه
اشاره ہی که آخری زمانه مین جو اسرائیلی لوگ قتل سے باقی رهجائینگی وه کفر سے توبه کرینگی
اور آخری پیغمبر صلی اللہ علیه وآله وسلم کی دین مین آئینگی اور خود حضرت اشعیا علیه السلام کے
نام مبارک مین اشاره نجات دهنده پیغمبر کا ہی کیونکه اس نام کی معنی هین نجات اللہ کی سو بڑے
نجات دهنده پیغامبر صلی اللہ علیه وآله وسلم جنکی هاتهون اللہ نے ایمانوالون کو دشمنون سی نجات دی
اونکی بشارتین آپکی بهت کثرت سی دین مین هین اور اوس نجات کا نمونه آپکی وقت مین ظاهر هوا که
سنحاریب کی فوج کو اللہ کی حکم سی فرشتے نے مار ڈالا بعد اسکی اللہ تعالی یهه خبر دیتا ہی که تهوڑی
بهوکون مرینگی اور بڑی مصیبت پڑیگی یهه بیان کرکے اللہ فرماتا ہی لیکن وهان اندهیرا نرهیگا
جهان اب تعدی ہی جیسا اگلی زمانه نے زبولون کی سرزمین کو اور نفتالی کی سرزمین کو ذلت دی

ویساہی پچھلا زمانہ اوس دریا کے نواح اردن کے کنارے غیر قوموں کی جلیل کو بزرگی دیگا پادری
اسکاٹ لکھتا ہے کہ آسور کے یعنے عراق کے بادشاہوں نے پہلے اونہیں ملکوں پر چڑہائی کی جو
دریاے طبرس کے کنارے پر اردن کے اوس طرف ہے جسکو جلیل کہتے ہین اور وہی ملک پہلی حضرت
عیسیٰ علیہ السلام کے اور اونکے رفیقوں کے وعظ سے مبارک ہوا جناب متی حواری انجیل کے
چوتھے باب مین لکھتے ہین کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام ناصرہ کو چھوڑ کر کفرناحوم مین جا رہے جو دریا
کے کنارے زبولون اور نفتالی کی سرحدون مین تہا تاکہ جو اشعیا نبی علیہ السلام کی معرفت کہا گیا
تھا پورا ہو کہ زبولون کی سرزمین اور نفتالی کی سرزمین یعنی غیر قوموں کا جلیل جو دریا کی راہ
اردن کے پار ہے اسکا یہہ مطلب کہ زبولون اور نفتالی دونون بیٹے حضرت یعقوب علیہ السلام
کے ہین اونکی نسل مین جو دو فرقے تھے اونکا حصہ اوس سرزمین پر تہا پادری اسکاٹ انجیل
کی اردو تفسیر مین لکہتا ہے کہ ملک یہودیون کا تین صوبون مین تقسیم ہوا تہا یہودیہ اور سامریہ
اور جلیل اور جلیل غیر قوموں کا اسلیے کہلایا کہ ہر سمت سے غیر قوم یہودیون مین ملگئی تہی اور
اس سبب سے اونکا مذہب بگڑ گیا تہا سو یہان یہہ بشارت ہے کہ اگلے وقت مین اس زمین کو یہہ لت
ملی اوسکو بدلے پچھلے زمانہ مین اوسکو بزرگی ملیگی جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام اس سرزمین کی سرحدون
مین تشریف لائے جناب متی حواری نے سمجھا کہ اس بشارت کا مطلب یہہ تہا کہ اس ملک کو حضرت
عیسیٰ علیہ السلام کے قدم مبارک سے بزرگی اور شرافت ملیگی اے پادریو جسطرح حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی اس
بشارت کو سمجھتے ہو اسی طرح اسکے بعد محمدی بشارت صاف موجود ہے اوسکو بھی سمجھو نوان باب
سنو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وہی لوگ جو اندھیرے مین چلتے ہین اونہون نے بڑی روشنی دیکھی اور اونپر
جو موت کے سایہ کے ملک مین رہتے ہین نور چمکا ہے ای عقلمند دیہہ جو موت کے سایہ کا ملک ہے یہہ خطاب
مکہ کا اور عرب کا ہے یہہ مطلب اللہ نے پھر یون کہولدیا کہ حضرت ارمیا علیہ السلام کی کتاب کی
دوسرے باب مین یون فرما دیا کہ اونہون نے نہین کہا کہ خداوند کہان ہے جو ہمین مصر کی
سرزمین سے چڑہا لایا اور بیابان مین ہمکو چلایا جو ویران اور غاردار زمین ہے اندہیرو نکی اور
موت کے سایہ کی زمین ہے جہان کوئی نہین گذرتا اور کوئی آدمی بود و باش نہین کرتا اور مین تمکو بہلے
زمین مین لایا کہ تم اوسکا پہل اور تحفے کہاؤ اوپر یادرہے اونکی کتابون ہی سے ہم خوب ثابت کرچکے ہین کہ

۹-باب

حضرت موسی علیہ السلام جب مصر سے نکلی ہین عرب مین آئے ہین عرب کے میدانین چالیس برس
رہے ہین اسپر سب پادریونکا اتفاق ہے اور اب ملک عرب مین بنی اسرائیل کا جنگل مشہور ہے
جو مدینہ شریف سے چند منزل پرہے بعد اسکے بنی اسرائیل ملک شام مین پہونچی ہین سو اس جگہ
اللہ تعالی اسرائیلیونکی شکایت کرتا ہے وہ کہتی ہین کہ اللہ تعالی نے جب ہمکو مصر سے نکالا تو ہمکو بیابانین
چلایا جو ویران اور غاردار زمین اور اندہیری کی اور موت کے سایہ کی زمین ہے یعنی عرب کے
میدانین لایا اسکی شکایت کرتے ہین اور اسکا شکر نہین کرتے کہ بعد اسکی اللہ انکو ملک شام
مین لایا جو پہلدار زمین تہی دیکھو اس جگہ ملک عرب کے اسطے خطاب ہین بیابان کا لفظ عرب کے
حق مین اس کتاب کے بیالیسوین[۴۲] باب مین صاف صاف آیا ہے اور اندہیرون کی اور موت کے سایہ
زمین اس جگہ اسی ملک عرب کو کہا اندہیرونکا ملک اسلیے کہا ہے کہ مقام وہانکے دہشت والی ہین جہان
گذر ہونا بہت مشکل ہے وہانکی مصیبتونمین موت کا نمونہ ہے جان کٹو پادری نے لغت مین لکھا ہے کہ
اسرائیلی لوگ نیچے زمین کے ملک سے بلندی کے ملک کو گئے اوس جنگل مین ویرانہ ہے اور بہت خطرہ کا مقام ہے
جہان گذر بہت مشکل سے ہوسکتا ہے پادری جان ڈیون پورٹ لکھتا ہے کہ جسوقت مین جناب محمد صلی
اللہ علیہ وآلہ وسلم پیدا ہوئے اوسوقت مین اکثر حصے ملک عرب کے غیر قوم حاکمون کے تابع فقط مکہ
اور بیچون بیچ کے دشوار گذار ملک آزاد تھے دیکھو اس پادری نے عرب کے بیچون بیچ ملک کو دشوار گذار کہا
معلوم ہوا کہ اوسی ملک کو یہان اندہیرا اور موت کے سایہ کا ملک نام رکہا ہے اور وعدہ کیا ہے کہ اوس ملک کے
لوگ بڑی روشنی دیکھینگے اور اونپر نور چمکیگا اس خبر کا صاف ظہور یون ہوا کہ اوس ملک مین حضرت
محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اللہ نے پیدا کیا جو سب پیغمبرون کے سردار ہین اور اونپر اللہ نے اپنا
کلام اوتارا جو سب کتابون سے افضل ہے پادری اسکاٹ کو اس جگہ حضرت ارمیا علیہ السلام کی کتاب کا
یہہ مقام یاد نہ آیا اس جگہ لکھتا ہے کہ جب اسرائیلی لوگون نے اللہ کی شریعت کو چھوڑ دیا تو غفلت کے
اندہیرے مین چھوڑ دیے گیے جیسا کہ موت کے سایہ کی زمین مین یعنی سایہ شہرون کی حالت کا جو دوسرے
عالم مین ہے لیکن جب حضرت عیسی علیہ السلام پیدا ہوئے بڑی روشنی چمکی بعد اسکے اللہ تعالی فرماتا ہے
تو اوسکو زیادہ کرتا ہے جسکی خوشی تونے نہین بڑائی تہی وہ تیرے آگے ایسی خوش ہوتے ہین جیسے
کہ کھیت کاٹنے وقت اور لوٹ بانٹتی وقت لوگ خوش ہوتے ہین کیونکہ تو اوسکی بوجہہ کے جوئے کو

اور اوسکی کندہے کی لٹہہ کو اور اوسپر ظلم کرنیوالی عصا کو ایسا توڑتا ہے جیسا کہ مدیان کے
دن مین ہوا تہا کہ جنگ مین گہر بیٹے پہنے ہوئے لگے سب گہر بیٹے اور کپڑے جو لہو سی بہر لیویر
ہون جلانے کے لیے آگ کا ایندہن ہونگے پادری ڈاایوڈیٹی لکہتا ہے کہ تمام دنیا بہر جائیگی
لڑائیون سی اور خون سی اور آخر سب کی سب جل جائین گی آگ سی انصاف کی دن مولوی
رحمۃ اللہ صاحب اعجاز عیسوی مین لکہتی ہین کہ ترجمہ موافق بعضی نسخون عبرانی کے یون ہے
تو امت کو زیادہ کرتا اور اونکی خوشی کو زیادہ کرتا اور بعضی نسخون مین یون ہے تو امت کو زیادہ کرتا
اور نہین زیادہ کرتا اونکی خوشی کو اور تفسیر ہنری اسکاٹ مین اول کو قوی کہا ہے ای امت محمد صلی
اللہ علیہ و آلہ وسلم دیکہو پہلے عرب کے ملک کا پتا دیا پہر آخری پیغمبر سے فرماتا ہے کہ تو امت کو بڑہاتا
ہے یعنی تیری وقت مین ایمان والی بہت کثرت سی ہونگے اور تیرے ظہور سے ایمان والے اسلیے بہت
خوش ہونگے کہ اونکو اوپر جو بوجہ کا جوا ہے یعنے زبردست ظالم بادشاہون کی تابعداری مین
اونکی گردن دبی ہوئی ہے اور اونپر ظلم کا لٹہہ چل رہا ہے تو اوس ظلم کو لٹہہ کو اور بہاری جوی کو
توڑ ڈالیگا یعنی ظالمونکو تو قتل کریگا ایمان والے اونکی ظلم سی چہوٹین گے جیسا مدیانیون کو حضرت جدعون
علیہ السلام نے قتل کیا اسکا بیان صاف اوپر ہو چکا اس بات کو اللہ تعالی سورۂ اعراف
مین فرماتا ہے کہ جو لوگ ان پڑہ نبی کی تابعداری کرتے ہین جسکو اپنے پاس لکہا ہوا پاتے ہین
توراۃ اور انجیل مین وہ اونکو نیک کامون کا حکم کرتا ہے اور بری کامون سی منع کرتا ہے اور پاک
چیزین اونپر حلال ٹہیراتا ہے اور پلید چیزین اونپر حرام ٹہیراتا ہے یہہ فرماکر فرمایا وَيَضَعُ عَنْهُمْ
إِصْرَهُمْ وَالْأَغْلَالَ الَّتِي كَانَتْ عَلَيْهِمْ اور اوتارتا ہے اونسی بوجہہ اونکا اور وہ طوق جو اونپر
تہی دیکہو حضرت اشعیا علیہ السلام کی کتاب کی بات اللہ نے ہمارے ان پڑہ نبی صلی اللہ علیہ و
آلہ وسلم کی زبانی یاد دلائی پادری اسکاٹ نے اوس نسخہ کو قوی سمجہا ہے جسمین یہ درج ہے کہ نہین زیادہ
کرتا اونکی خوشی کو اور ان آیتونکا یہہ مطلب لکہا ہے کہ اسرائیلی لوگ بہت جمع کیے گئے تہے مگر
اونکی خوشی نہین بڑہائی گئی تہی لیکن جب روشنی اوٹہی ایمان والون نے اللہ کے سامنی خوشی
منائی پہر لکہتا ہے کہ یہودی لوگ آسور والون سی اور کلدیہ والون اور ایرانیون اور مقدونیہ والون
کی جوے سے چہڑائے گئے تہی لیکن یہہ تہا فقط سایہ اوس رہائی کا جو اونکو شیطان کے

جوی سی رہائی ملی حضرت عیسیٰ کی انجیل کی وسیلہ سی اللہ نے اپنی لوگون کا جوا توڑا اور اونکو
بہاری بوجہہ سی چہڑایا جیسا اللہ نے اسرائیلیون کو مدیان کی لوگون سی حضرت جدعون علیہ
السلام کی وسیلہ سی چہڑایا تہا وہ لڑائیان جسمین لڑنیوالون نے قوم ونکو ظلم سی چہڑایا اوسمین شور
بہت تہا جس سی لوگ گہبرا ئے اور خونمین بہری ہوئے کپڑے تہی لیکن جو حال یہان کیا جائیگا
وہ شعلون اور آگ کی ایندہن سی ہوگا روح کا اثر ایسا ہوگا جیسا صاف کرنیوالی آگ
اور تیز مصیبتین اگ کی مانند ایمانوالون کو صاف کردیتی ہین جیسی کہ سونا کسوٹی پر پچہلی آیت
مشکل ہے اور بعض لوگ اوسکی معنی لڑائیکی کثار کی آگ بیان کرتے ہین اور لباس خون سی
بہرا ہوا وہ عہد ہے جو امن کی بادشاہ کی وقت مین ہوا دیکہو پادری نے دیکہا کہ حضرت عیسیٰ علیہ
السلام نے جہاد نہین کیا تو یون مطلب بدل دیا کہ شیطان کی جوی سے اور اوسکی بہاری بوجہہ سے
اللہ نے اونکی بدولت ایمانوالون کو چہڑالیا اللہ تعالیٰ نے صاف مدیان کی لڑائی کی مثال
دیکر محمدی جہاد کا پتا بتلایا ہے اور صاف فرمایا ہے کہ لہو مین ڈوبے ہوئے کپڑے آگ کا ایندہن
ہونگے مگر پادری کی آنکہ سی دکہائی نہین دیتا آے ایمانوالو تراسیوین زبور مین اللہ تعالیٰ نے
حضرت داود علیہ السلام کو یہہ دعا سکہلائی کہ یا اللہ اپنی دشمنون سے ویسا معاملہ کر جیسا تونے مدیانیو
کیا تاکہ وہ تیری نام کی طالب ہون اس جگہ صاف اوس دعا کی قبول ہونیکا وعدہ فرمایا کہ اخیر
پیغامبر صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی وقت مین ظالمونسی ویسا ہی معاملہ ہوگا جیسا مدیانیون سی ہوا تہا
بعد اسکی اللہ کی حکم سی حضرت اشعیا علیہ السلام فرماتے ہین کہ ہماری لیے ایک لڑکا پیدا ہوتا ہے
اور ہمکو ایک بیٹا بخشا گیا اور سلطنت اوسکی کندہی پر ہوگی اور وہ اس نام سی کہلاتا ہے عجیب مشیر
یعنی مشورہ دینے والا سردار زبردست صاحب آخر زمانہ کا سلامتی کا بادشاہ اصل عبرانی
مین اِل کا لفظ ہے جسکی معنی ہین سردار پہر جبّور کا لفظ ہے یعنی جبار زبردست جو رانوے
زبور کی سرے پر ہے اِل نِقاموث یعنی ای صاحب انتقامون کی دیکہو اِل کا لفظ حاکم اور
صاحب کی طرح پر ہے زبور مین اللہ کو کہا تو بدلیکا صاحب ہے یعنی بدلینی والا ہے حضرت اشعیا
علیہ السلام نی بندی کو کہا اِل جبّور یعنی حاکم زبردست یعنی اللہ نے اوس بندی کو اور بندون
پر حاکم زبردست کردیا اس سی بندہ خدا نہین ہوگیا پادری ناحق کودتے ہین کہ دیکہو یہہ خبر

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی ہی اور ال کی لفظ سی معاذ اللہ۔ اونکا خدا ہونا ثابت ہوتا ہی پھر
آئی عدی کا لفظ ہی اور عد کا لفظ اخیر زمانہ کی معنی مین بہت آتا ہی یہان یہہ معنی خوب ظاہر ہین مگر
پادری متعصر نے یون ترجمہ کیا ہی کہ ہمیشگی کا باپ تو یہہ مطلب ہی کہ اوسکا دین ہمیشہ رہیگا یہہ خبر
حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی نہین ہی کیونکہ اوپر صاف جہاد کا پتا بتایا ہی اور ایکسو اٹہارہ وین
زبور کی بائیسوین آیت مین جہان آخری پیغمبر صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا اشارہ ہی وہان یون ہی
کہ ہماری نظرونمین عجیب ہی اور جیبور کا لفظ پینتالیسوین زبور کی تیسری آیت مین آیا ہی اور چھٹی
آیت مین ہی کہ تیرا تخت ای بادشاہ ہمیشہ تک ہی یہان یہہ لفظ ہی عولام واعد عولام کی معنی
ہین ہمیشہ اور عد کی معنی تک کر جابجا آتے ہین مگر یہان داو کی باعث سی اخیر زمانہ کی معنی خوب
جستی ہین یعنی تیرا تخت ہمیشہ ہی اور آخر زمانہ تک ہی اور بہتروین زبور کی نوین آیت مین ہی کہ
اوسکی وقت مین سلامتی فراوان ہوگی اور ہماری پیغمبر صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم اپنی دوستونسی
مشورہ بہت کیا کرتے تھے یہہ بات حدیثونمین بہت مشہور ہی اکثر نام جو زبور مین تھی وہ یہانی
پھر یاد دلائے اور فرمایا کہ سلطنت اوسکی کندہی پر ہوگی یعنی اوسکا ظہور بادشاہی کی ساتھ ہوگا
اور کندہی کا پتا اسلیے دیا کہ جناب محمد صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی کندہی پر پیغمبری کی مہر تھی اسی
نشانی سی توراۃ اور انجیل والون نے آپکو پہچانا بعد اسکی ارشاد ہوتا ہی کہ اوسکی سلطنت کے اقبال
کی کچھ انتہا نہوگی وہ داؤد کی تخت پر اور اوسکی مملکت پر بندوبست کریگا اور عدالت
اور صداقت سی اب سے ہمیشہ تک اوسی قیام بخشیگا رب العالمین کی غیرت مندی یہہ کریگی دیکھو
حضرت داؤد علیہ السلام کی تخت کا بندوبست کسنی کیا ذرا غفلت سی ہوشیار ہوجا وحضرت
داؤد علیہ السلام حکومت کی غلبہ سی دین کو پہیلاتے تھے منکرون کو قتل کرتے تھے اور وزرات
اسی آرزو مین تڑپتے تھے کہ الٰہی وہ کونسا وقت ہوگا کہ تیرا دین ساری زمین مین پہیلی تمام
زبور اس بیان سی بہری ہوئی ہی حضرت عیسیٰ علیہ السلام ظالمون کی ظلم ہمیشہ سہتی رہی یہہ خبر
اونکی نہین ہوسکتی یہہ بشارت صاف حضرت محمد صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی ہی بعد اسکی نوین
اور دسوین باب مین بڑی دور تک یہہ بیان ہی کہ اسرائیلی لوگ ہلاک ہونگے ارامی اور فلستی
اونکو ہلاک کرینگے اونکی برے اعمالون کی شامت سے اونپر تباہی آویگی آسور کی یعنی عراق

کی بادشاہ کی ہاتھوں اسمہ انہیں سزا دیگا یہہ خبر دیکر پہر اللہ تعالی یہہ خبر سناتا ہی کہ جب مین اوسکی
ہاتھوں اسرائیلیون کو سزا دیچکونگا تب اوسکو بھی اوسکی غرور کی سزا دونگا کیوں کہ بہت مغرور ہو گیا ہی پہر
اسمہ تعالی خبر دیتا ہی کہ مین اوسکی موٹے مردون کو دبلا کر دونگا اور اوسکی باغ اور بن کی خوشنمائی کو
جان سی گوشت تک فنا کر دونگا پادری اسکاٹ لکھتا ہی کہ اسکا یہہ مطلب ہی کہ اوسکی مضبوط
سپہسالارون اور فوجون کو جلا دونگا اور اونکی بدن اور روح کو غارت کر دونگا بعد اسکی
دسوین باب کی اونیسوین آیت کو بیہ اسد فرماتا ہی اور اوسدن ایسا ہوگا کہ دی جو اسرائیلیون
سی باقی بچ جائینگی اور یعقوب کی لوگون سی بچ رہین گی اوسپر جسنی اونہیں مارا پہر بہروسا کرینگی
بلکہ خداوند اسرائیل کی قدوس پر سچی ویسی بہروسا کرینگی پادری اسکاٹ لکھتا ہی کہ یہودی اور
اسرائیلی بہروسا کئی ہوئے تہے آس پاس کی قومونکی مددپر اور آخر کی حکومت مین انہین
نی اسور والون کی پناہ ڈہونڈہی لیکن اونکو بچی ہوئی جو سنحاریب کی لڑائی سی بہاگی اونہون نی
اسمہ کی معجزہ کی وسیلہ سی اللہ پر بہروسا کرنا سیکہہ لیا اور اسد کی طرف رجوع ہوئے اللہ فرماتا ہی
او بقیہ جو یعقوب والون سی باقی ہوگا خدای قادر کیطرف پہر آیگا کیونکہ اگرچہ تیرے لوگ ای بنی اسرائیل
سمندر کی ریت کی مانند ہون مگر اونمین کا ایک بقیہ پہر آیگا کہ وہ سزا کی تکمیل جو اوسنی ٹہرائی ہے
صداقت سی ابریز ہوگی کیونکہ خداوند رب العالمین سزا کی وہ تکمیل جو مقرر کی گئی ہی سارے زمین
کی بیچمین کریگا پادری لکھتا ہی کہ اسرائیلیون کی بقیہ سی مراد ہی سایر یتو ب جو حضرت اشعیا علیہ
السلام کا صاحبزادہ تہا اور اوسکو یہہ نام اسواسطی دیا گیا کہ اوسنی اللہ کی وعدہ کو پورا کیا تہا
اسرائیلی لوگ اگرچہ بیشمار تہی مگر اکثرون نی اللہ کو چہوڑ دیا تہا اور سوا اوس بقیہ کی کوئی پہر آیا فقط
سنحاریب سی بدلہ نہین لیا بلکہ زیادہ انصاف کیا گیا جو سخت اور خوفناک انصاف مین کیونکہ
اسمہ نی ارادہ کیا تہا دنیا مین لوگون کی جلادینی کا معلوم ہوتا ہی کہ روح قدس نی بڑی واردا تون کی
پیشین گوئی کرنیکا ارادہ کیا تہا اور منکرون کی سزا دینی کا ای محمدی بہائیو دیکہو پادری اوپر
لکہ چکا ہی کہ سنحریب بادشاہ بت پرست کی فوج کو جو اللہ کی حکم سی فرشتی نی مارڈالا تب اسرائیلی
لوگ اللہ پر بہروسا کرنا سیکہہ گئی پہر اپنی اس بات کو بہولکر لکہتا ہی کہ بقیہ کا اشارہ حضرت اشعیا علیہ
السلام کی صاحبزادہ کی طرف ہی فقط وہی اسد کی طرف رجوع ہوئے اور کوئی نہین ہوا اور بقیہ کا

لفظ اس صحیفہ مین اور دوسری صحیفونمین بار بار آیا ہی اس صحیفہ کی اول مین جہان اسرائیلیونکی
بڑی تباہی کی خبر ہی اوسکی بعد بھی اسرائیلیونکی باقی لوگونکی حق مین بشارت کی لفظین ہین
حضرت میکا علیہ السلام کی صحیفہ مین جہان مسیح بیت المقدس کی پچھلی آبادی کی خبر ہی وہان بھی بقیہ
کا ذکر ہی وہی مطلب یہان بھی ہی اللہ تعالی صاف یہہ بتا بتلاتا ہی کہ مین ساری زمین کو پورے
سزا دونگا اور وہ پوری سزا صداقت سی لبریز ہوگی یعنی سچی اللہ والونکی ہاتہون وہ سزا ہوگی
یعنی یہہ اوس سزا کا ذکر نہین جو بخت نصر بت پرست اور طیطس رومی بت پرست کی ہاتہون ہوئی
یہہ اوس سزا کی پیش خبری ہی جو سچی اللہ والی محمدی لوگونکی ہاتہون ساری زمین مین جن اور انسانون
کی سب قومونکی کافرون کو دیگئی اس مطلب کو پادری صاف نہین کہتا اتنا کہتا ہی کہ اللہ تعالی نے
یہودیونکی گناہونکی باعث سے سخت خوفناک عدالت کا اور ساری دنیا کی سزا دینی کا ارادہ کیا ہی
کہتا ہی کہ بڑی وارداتونکی یہہ پیش خبری ہی اور منکرون کی سزا دینے کی خبر ہی آگی پادری تو صاف
کیون نہین کہتا کہ یہہ محمدی جہاد کی صاف خبر ہی اور یہہ خبر ہے کہ اوس سزا کی وقت یہودی لوگ
تہوڑے سی ایمان لاوینگی بہت سے قتل ہونگی اور ایمان نہین لاوینگی پہر آہستہ آہستہ بہت ایمان لے آوینگی
اس کتاب کا یہی قاعدہ ہی کہ اللہ تعالی ایک معاملہ کی خبر دیکر آخری زمانہ کی خبر دیتا ہی پہلی آسور کی
بادشاہ اور اوسکی فوج کی غارت ہونیکی خبر دی پہر اس علاقہ سی یہہ بھی خبر دیدی کہ آخر کو ساری دنیا
کی کافرون کو سچی دین والونکی ہاتہون سزا دیجائیگی بعد اسکی ارشاد ہوتا ہی اسلئی خداوند رب العالمین
یہہ فرماتا ہی کہ ای میری لوگو تم جو صیہون مین بستی ہو آسور سی مت ڈرو وہ تجکو لٹھہ سی ماریگا اور
تجپر اپنا ڈنڈا اوٹھائیگا مصر کی طور پر لیکن اک تہوڑی ہی دیر ہی کہ جوش و خروش موقوف ہوگا
اور میرا قہر اوسکی ہلاک کرنے پر ہو جائیگا اور رب العالمین مدیان کی خونریزی کی مطابق جو غراب
کی پہاڑی پر ہوئی اوسپر کوڑا اوٹھادیگا اوسکا عصا سمندر پر ہوگا ہان وہ اوسی مصر کی طرح
اوٹھائیگا اور اوسدن ایسا ہوگا کہ اوسکا بوجہہ تیرے کندہی پرسی اور اوسکا جوا تیری گردن
پرسے اوٹھالیا جائیگا اور وہ جوا بھی کی باعث سی توڑا جائیگا پادری اسکاٹ لکھتا ہی کہ اللہ تعالی
یہودیہ کی سلطنت کو پوری تباہی سی بچالیا کیونکہ اس قوم مین حضرت عیسی علیہ السلام پیدا
ہونیوالی تہی اسطرح کی اشارون کو پادری سمجہتا ہی مگر محمدی بشارتین کہلی کہلی اوسکو نہین دکہائی دیتین

پادری کی نزدیک یہہ پیش خبری اوسوقت پوری ہوگئی جب اللہ کی فرشتی نے نینوی کی بادشاہ
سنحاریب کی ساری فوج کو قتل کر ڈالا مگر پادری نے یہہ نہ دیکہا کہ تہوڑی مدت بعد بخت نصر جو بابل
کا بادشاہ تہا اوسنی پہر اسرائیلیون کو قتل کیا اور ستر برس تک بابل مین قید رکہا پہر ایران کے
بادشاہون کی حکومت بابل مین رہی اونہون نے بڑے بڑے ظلم کیے اس حال کو اس کتاب مین اپنے
مقام مین دیکہو عراق والونکا جوش وخروش محمدی وقت مین موقوف ہوا اور اللہ کا پورا قہر اونپر
ٹوٹ پڑا اور جسطرح حضرت موسی علیہ السلام کی ہاتہون مصر والون کو دریا مین ڈبو دیا اور حضرت
جدعون علیہ السلام کی ہاتہون مدیانی بت پرستون کو عراب کی پہاڑی پر قتل کیا تہا جسکا قصہ
تیسویں بشارت کی بیان مین ہو چکا ہی اوسطرح اللہ تعالی نے عراق والون کو محمدیون کی ہاتہون قتل کیا
اور ایمانوالون کو اونکی ظلم سی چہڑایا اگر پادری کہین کہ اللہ تعالی نے یہان تہوڑی دیر کا لفظ
فرمایا ہی اسکا جواب یہہ ہی کہ اسرائیلیونکی دشمنونکی حق مین اللہ تعالی نے توریت مین فرمایا ہی کہ اونکی
ہلاکت کا دن نزدیک ہی اور ہماری نزدیک وہ وقت ہماری پیغمبر صلی اللہ علیہ والہ کا ہی اور پادریونکی
نزدیک وہ وقت ابہی تک نہین آیا پہر یہان تو حضرت اشعیا علیہ السلام کی وقت سی حضرت محمد صلی اللہ علیہ
والہ وسلم کی وقت تک تیرہ سو برس کا زمانہ ہی اسکو اگر اللہ نے تہوڑی دیر فرمایا تو کیا تعجب ہے اللہ کی
سامنی سب نزدیک ہی بعد اسکی اللہ تعالی آسور کی بادشاہ کی خبر دیتا ہی کہ وہ اس شہر مین اور اوس
شہر مین آویگا یہانتک کہ یروشالم پر آویگا تب اللہ تعالی اوسکو ہلاک کر دیگا اور آخر مین یون ہے
کہ لبنان ایک زبردست کی ہاتہ سی گر جائیگا پادری لکہتا ہی کہ اوسکا لشکر جو لبنان پر آیا تہا ایک ہی
دفعہ ہار گیا وہ بہت جلد قتل کیے گیے ایک زبردست سی یعنی ایک فرشتے نے اللہ کی حکم سی سبکو
قتل کر ڈالا انگریزی جغرافیہ مین لکہا ہی کہ وہ ملک جو فرات اور دجلہ کے قریب ہی آسور کی بابت
وہان تہی اور نینوا جو دجلہ پر آباد تہا اور بابل فرات پر یہہ دونون آسور کا پایہ تخت تہا معلوم ہوا
کہ بغداد اور بصرہ اور کوفہ وغیرہ اب جہان ہی یہان وہ سلطنت تہی یہی ملک عراق کہلاتا ہی اب

گیارہوان باب سنو اللہ تعالی فرماتا ہی وَیَاصا خو طیر مجنیزع یسّاؤ نصیر مشاشاو
یفریہ اور یسّی کے تنے سے ایک کونپل نکلیگا اور اوسکی جڑون سی ایک پہلدار شاخ
پیدا ہوگی اور خداوند کی روح اوسپر ٹہریگی حکمت اور عقل کی روح مصلحت اور قدرت کے

روح خدا کی پہچاننے کی اور خدا سے ڈرنیکی روح اور وہ خداوند کی خوف کی خوشبو سونگھیگا اے
ایمانوالو اس مقام کو یاد رکھو یہہ لفظ ان کتابون مین بار بار آیا ہی کہ اللہ کی روح اسکا مطلب یہہ ہی
کہ اللہ کی بنائی ہوئی روح اس جگہ یہہ مطلب صاف کہولدیا ہی کہ وہ روح اللہ کی پہچاننے کی اور اللہ سے
ڈرنے کی ہی تو جس روح مین اللہ کا ڈر بہرا ہوا ہی وہ بیشک اللہ کی بنائی ہوئی ہی تب تو اللہ سے
ڈرتی ہی پادری لوگ اللہ کی روح کا یہہ مطلب سمجہتے ہین کہ خود اللہ اوسمین سما گیا ہی یہہ سمجھکر اسکو
حضرت عیسی علیہ السلام کی خبر ٹہیراکر اونکو خدا کا دوسرا جانتے ہین یا اللہ اپنے سب بندون کو اپنی
سمجہادے آمین کتاب ستین مجالس جسمین جناب محبوب سبحانی سید عبد القادر جیلانی ؓ کی وعظ
جمع کیے ہین اوسمین لکہا ہی کہ آپنے فرمایا کہ جب جی چین پکڑتا ہی تو اوسمین اس روح کے سوا اور
روح پہونکی جاتی ہی عقل کی روح خلق سی دور رغبت ہونیکی روح اللہ کی ساتہہ چین پکڑنی کے
روح پادری اسکاٹ شاخ کی لفظ کا مطلب یون بیان کرتا ہی کہ وہ شخص جسکا وعدہ کیا گیا ہی
جسکی بیان پیش خبری دیگئی ہے ایسی ایک درخت کی شاخ سی مشابہ ہوگا جو کاٹ ڈالا گیا تہا
اور پھر بہی وہ نہایت بلندی کو پہونچا بعضی لوگ خیال کرتے ہین کہ یہہ پیش خبری حزقیا
بادشاہ کی یا زروبابل کی ہی جو حضرت عیسی علیہ السلام کا نمونہ ہی مگر اس پیش خبری سی بہت
پیشتر حزقیا پیدا ہو چکا تہا اور زروبابل کے زمانہ مین یہودیونکی حالت مین ایسی کوئی چیز نہ تہی
جو کہ اون شاندار چیزون کے موافق پڑتی جنکا ذکر اس باب کے آخر مین کیا گیا ہی اصلی یہہ پیش خبری
ضرور حضرت عیسی علیہ السلام کی ہی اور کسی شخص پر مطابق نہین پڑسکتی حضرت اشعیا علیہ السلام
نے حضرت عیسی علیہ السلام کے حق مین فرمایا کہ وہ یسّی کے جڑ سی نکلیگا نہ داود کی کیونکہ یسّی تمام
عمر ایک غریب حالت مین رہا لیکن داود علیہ السلام ایک بڑی بادشاہ تہی اور جبکہ اونکے
خاندان کی تمام شان وشوکت ایک درخت کے سوکہے ہوئے تنے کے مانند معلوم ہوتی تہی اوس سے
ایک ہری ٹہنی نکلیگی جسمین وہ شان وشوکت پہر پیدا ہوگی اور بڑہیگی اور پہر ہمیشہ کیواسطے
قایم ہو جائیگی اور جو فی الحقیقت ایک مشہور درخت ہو جائیگا اب ہم کہتے ہین کہ اس جگہ اللہ نے
حضرت داود علیہ السلام کا نام نہ لیا جنکی نسل مین حضرت مریم اور حضرت عیسی علیہما السلام پیدا ہوئے
بلکہ حضرت داود علیہ السلام کے باپ یسّی کے نام لیکر اونکی جڑ کا نام لیا اگر حضرت عیسی علیہ السلام کی یہہ

خبر ہوتی تو یون ارشاد ہوتا کہ داود کی نسل مین سے یا یسی کی نسل مین سے اک شاخ پہوٹیگی
جیسا کہ حضرت دانیال علیہ السلام کے صحیفہ کے دسوین باب مین ایک بادشاہ کے ذکر مین ہے
کہ اوسکی نسل سے کونپل کیطرح جو جڑ سے نکلے ایک اوسکی جگہ برپا ہوگا دیکھو یہان نسل کا لفظ ہے
پہر کونپل اور جڑ کی مثال ہے اور اس جگہ اللہ نے حضرت داود علیہ السلام کا نام چہوڑکر اونکے
باپ یسّی کا نام لیکر اونکی جڑ کا نام لیا اسکا صاف مطلب یہہ ہے کہ حضرت داود کی باپ کی
جو اصل جڑ ہے یعنی حضرت ابراہیم علیہ السلام اونکی نسل مین ایسا شخص پیدا ہوگا اور
حضرت داود کے باپ کا نام اسلیے لیا کہ یہودی لوگ اوسکو دوسری قوم کا نہ سمجہین اس رشتے کو
یاد کرین کہ ہماری باپ داود کی اصل جڑ سے اوسکا نسب ملتا ہے اوسکی محبت سے منہہ نہ موڑین
یادرہے جو یہہ نکتہ بیان کیا کہ حضرت داود علیہ السلام کے باپ یسّی غریب آدمی تہے اور حضرت
داود علیہ السلام کی نسل آخیر زمانہ مین غریب ہوگئی پہر حضرت عیسی کے باعث سے اونہون نے
شان وشوکت پائی تو اونپر یہہ مثال خوب جمتی ہے کہ ایک درخت کاٹ ڈالا گیا اور اوسکی
سوکہی ہوئی جڑ رہگئی پہر اوسمین سے ایک ہری ٹہنی نکلی اور بڑا درخت ہوگیا ہم کہتے ہین یہہ مثال
اس جگہ اور زیادہ جمتی ہے کہ حضرت ابراہیم کی صاحبزادے حضرت اسماعیل کی نسل کے لوگ
جو ملک عرب مین آخر زمانہ مین ایمان اور علم سے خالی ہوگئے بت پرستی اور جہالت مین پہنس گئے
گویا درخت کی سوکہی ہوئی جڑ رہگئی پہر اوس جڑ مین ایک ہری ٹہنی نکلی یعنی اللہ نے اونمین حضرت
محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پیدا کیا اور اونپر ایسا پاک کلام اوتارا جسکی بدولت پہر ایمان کا درخت
بڑا اونچا ہوگیا اور حضرت داود کی طرح دین والونے حکومت پائی حضرت عیسی کے بعد تو دین والے
ظالمون کے نیچہ مین پہنسے رہے تہے اور یہان سب دین اور نشان حکومت اور بادشاہت کے موجود ہین
یہہ مثال کونپل کے اللہ نے انجیل اور قرآن مین بہت صاف کہولدی ہے انجیل کی بشارت تو نمین
اسکا اور زیادہ بیان آویگا اگر اللہ چاہیگا بعد اسکے ارشاد ہوتا ہے کہ وہ اپنی آنکہون کی دیکہنی
کے موافق حکم نہ کریگا اور نہ اپنے کانون کے سننے کے موافق فیصلہ کریگا بلکہ وہ راستی سے مسکینونکا
انصاف کریگا اور انصاف سے زمین کے خاکسارونکے لیے فیصلہ کریگا یادرہے اسکا ٹ اسکا مطلب
یون لکہتا ہے کہ اوسکا عقل اور انصاف ایسا کامل ہوگا کہ وہ کسی امر مین ظاہری باتون یا

یا لوگونکی خبر دینی سے فیصلہ نہ کریگا لیکن لوگونکی خصلتونمین تمیز کریگا اور مقدمون کو نہایت تیز فہمی
اور انصاف سے فیصلہ کریگا پادری جان دیون پورٹ نے جو کتاب دین محمدی کی تقویت مین
لکھی ہے اوسمین لکھاہے کہ مسٹر رلائل نے جو حضرت محمد صلی اللہ علیہ والہ وسلم کا احوال لکھا ہے
اوسمین لکھتا ہے کہ آپ اون لوگونمین تھے جنکو اللہ تعالی نے اپنے ہاتھہ سے صاف باطن پیدا کیا ہے
اور لوگونکا قاعدہ ہے کہ قدیمی قاعدون پر اور قدیمی روایتون پر چلتے ہین مگر آپ فقط حق پر عمل کرتے
تھے خلق کا بھید آپ پر کہلا ہوا تہا اسطرح کہ صاف دلی فی الحقیقت اللہ ہی کیطرف سے ہے اور بغیر
عمل کیے بن نہین پڑتا اے ایمانوالو دیکھو یہہ پادری سمجھہ گیا ہے کہ یہہ آیت آپ ہی کے حق مین ہے یعنی دنیا
کے لوگ جو طریقہ فیصلہ کا آنکھونسے دیکھتے ہین اور کانون سے سنتے ہین اوس قاعدہ کے موافق فیصلہ
کرتے ہین جنکو اللہ تعالی تعلیم کرتا ہے وہ اللہ کے بتائے ہوئے قاعدہ پر چلتے ہین بعد اسکے
اللہ فرماتا ہے اور وہ اپنی منہہ کی لاٹھی سے زمین کو ماریگا اور اپنی لبونکے دم سے شریرونکو فنا
کرڈالیگا اوسکی کمر کا پٹکا سچائی ہوگی اور اوسکے پہلو وفاداری کے پٹکے سے کسی ہوئے ہونگے
اوسوقت بھیڑ یا بکری کے ساتھہ رہیگا اور چیتا حلوان کے ساتھہ بیٹھیگا اور بچھیا اور شیر بچہ اور
پالا ہوا بیل ملے جلے رہینگے اور ننھا بچہ اونکی پیشروی کریگا گائے اور ریچھنی ملکر چرینگی اونکے
بچے ملے جلے بیٹھینگے اور شیر ببر بیل کیطرح پوال کھائیگا اور دودھ پیتا بچہ سانپ کے بل کے پاس
کھیلیگا اور وہ لڑکا جسکا دودھ چھڑایا گیا ہوگا کالی کی بانبی مین ہاتھہ ڈالیگا وہ میرے پاک
پہاڑ کی سب طرفونمین کسی کو دکھہ نہ دینگے اور توڑ نہ ڈالینگے جسطرح پانی سے سمندر بھرا ہوا ہے
اوسی طرح زمین خداوند کی پہچاننے سے بھر جائیگی پادری اسکاٹ لکھتا ہے کہ حضرت عیسی کے زمانہ مین
اللہ کی رحمت کے اثر جو آدمیون کے دلون پر تھے نہایت خوبصورتی سے بیان کیے گئے ہین
کہ نہایت بدخلاف مزاجون اور پیشون کے آدمے اور وہ آدمی جو طرح طرح کی برائیون مین
گرفتار ہونگے انجیل کی مہربانی سے ایسے بدلجائینگے کہ وہ ایک دل کے اور ایک ارادہ کے ہوجائینگے
خود غرض اور جھگڑالو اور ظالم اور وحشی اور مکار اپنے اپنے کمینہ مزاجون کو کہو دینگے اور باہم
محب ہوجائینگے زمین اللہ کے پہچاننے سے ایسے اب تک معمور نہین ہوئی جیسا سمندر پانی سے
بھرا ہوا ہے سو یہہ پیشخبری ابھی پوری نہین ہوئی ہم کہتے ہین یہہ خبر جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم

کی ہی آپکے وقت مین ہر ہر قوم کے لوگ جو آپسمین دشمن تھے یکدل ہو گئے مولانا جلال الدین سیوطی نے
تاریخ الخلفا مین لکھا ہی کہ عمر بن عبد العزیز بادشاہ کے وقت مین بکری اور بھیڑیا ساتھ چرتے تھے
اور سنن ابو داؤد اور سنن ابن ماجہ کی حدیث مین یہہ بیان ہی کہ جب حضرت عیسی آسمان سی اوترینگے
اور محمدی دین کو پھیلاوینگے اوسوقت مین دشمنی اور بغض اوٹھا لیا جائیگا اور زہر ڈنک والی کا ڈنک
نکال لیا جاویگا یہانتک کہ لڑکا اپنا ہاتھ سانپ کے منہ مین ڈالیگا پھر وہ اوسکو نہ ستاویگا اور لڑکی
شیر کا منہ چیریگی یہہ اوسکو نہ ستاویگا اور بھیڑیا بکریون مین ایسا ہوگا گویا وہ اونکا کتا ہی یعنی
نگہبانی کا کتا ہی اور ایک دین اور ایک کلمہ ہوگا اللہ کے سوا کوئی کسی کو نہین پوجیگا یہہ جو
فرمایا کہ وہ میرے پاک پہاڑ کے سب اطراف مین سو اصل عبرانی مین یون ہے بکل ہر قادشی
یعنی میرے قادس کے تمام پہاڑ مین کسیکو دکھہ نہ دینگے امام نووی نے تفسیر مین لکھا ہی کہ مطالع
مین ہی کہ مکہ کا نام قادس بھی ہی اور یہ بات ظاہر ہی کہ جو جانور حرم مین گھس جاتا ہی پھاڑنیوالا
جانور اوسکو نہین ستاتا ہی زمین اللہ کی پہچان سی اسقدر بھر گئی ہی کہ جانور بھی اللہ کو پہچانتی ہین
اور اگر شہر بیت المقدس کی طرف اشارہ ہو تو بھی کچھہ تعجب نہین ہی مولانا مجیر الدین حنبلی نے
تاریخ بیت المقدس مین لکھا ہی کہ ابن عساکر نے فرمایا ہی کہ مین نے ایک قدیم کتاب مین پڑہا ہی
کہ بیت المقدس مین بڑے بڑے قاتل سانپ ہین مگر اللہ تعالی نے اپنا فضل کیا ہی کہ جب
کسی انسان کو بیت المقدس مین سانپ کاٹتا ہی اوسکا کچھہ نقصان نہین ہوتا اور اگر بیت المقدس
سے یعنی شہر سی ایک بالشت بھر باہر جاوی تو اوسیوقت مرجاتا ہی اور اوسکی دوا یہہ ہی کہ بیت المقدس
مین تین سو ساٹھہ دن رہی اگر اس گنتی سے ایک دن بھی باقی ہو اور وہ وہانسی نکل جاوی
مرجاتا ہی حاشیہ نہین بیت المقدس نام اوس مسجد کا ہی جو شہر یروشالم مین ہے اور کبھی
سارا شہر بھی بیت المقدس کہلاتا ہی اللہ تعالی فرماتا ہی اور اوسدن ایسا ہوگا کہ یسی کی
وہ جڑ جو قومون کے لیے جھنڈے کیطرح اوٹھہ کھڑا ہوگا قومین اوسکی طالب ہونگی اور اوسکی
آرامگاہ جلال ہوگی پادری اسکاٹ لکھتا ہی کہ آسمان پر چڑہگیا اور جھنڈے کی مانند کھڑا ہو جسکی
طرف اللہ کے بندے گئے اوسکی آرامگاہ شاندار ہوگی یعنی جو لوگ اوسپر بھروسا کرینگے اونکو وہانے
آرام ملیگا یا یہہ معنی کہ وہ شفیع نہایت خوشی کے ساتھہ اپنی امت کے لوگون مین آرام کریگا اور امت

محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہاں اوس بندہ مقبول کو یسّی کی جڑ فرمایا اور یسّی کی نسل نہیں فرمایا یعنی وہ شخص یسّی کی جڑ سے یعنے اونکی اصل باپ دادا سے پیدا ہوگا پہر اس لفظ مین غور کرو کہ وہ قومون کے لیے جہنڈے کیطرح اوٹہہ کہڑا ہوگا اسکا صاف مطلب یہہ ہے کہ وہ خود سب قومون کے لیے بہیجا جاویگا سب کو اللہ کا پیغام پہونچاویگا سو ہماری پیغامبر حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اللہ کا پیغام عرب والون کو پہونچایا اور روم اور مصر اور ایران وغیرہ کے لوگون کو خطون اور قاصدون کے ذریعہ سے اللہ کا پیغام پہونچایا یہہ خبر بیشک آپ ہی کی ہے اور یہہ خبر حضرت عیسی علیہ السلام کی نہین ہوسکتی اونہون نے تو صاف فرمایا کہ مین اسرائیلیون کے سوا کسیکی طرف نہین بہیجا گیا جیسا کہ متی کی انجیل کے پندرہوین باب کی چوبیسوین آیت مین ہے پہر جب دنیا سے اوٹہہ گئے تب اپنے نائبون کو بشارت دی کہ غیر قومون کو بہی انجیل سناو اور فرمایا کہ قومین اوسکی طالب ہونگی سو ہمارے پیغامبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا دین ساری قومون مین پہیلا ہے سب آپکی زیارت کے طالب ہین اور فرمایا کہ اوسکی آرامگاہ شاندار ہے کی سو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آرامگاہ جو مدینہ مین ہے نہایت شاندار ہے بادشاہون نے اوس درگاہ نورانی کی طرح طرح کی آرایشین کی ہین اور روحانی نعمتین تو آپنے اللہ کے حکم سے اپنی امت کو ایسی دی ہین جو کبہی کسی نے نہین پائین اللہ فرماتا ہے اور اوس دن ایسا ہوگا کہ خداوند دوسری مرتبہ اپنا ہاتہہ بڑہا کر اونکو جو اوسکی لوگون مین باقی ہونگے آسور یعنے عراق اور مصر اور فتروس اور کوش یعنے حبش اور عیلام یعنے ایران اور سنعار اور حماۃ اور سمندری اطراف سے بچ رہے ہونگے پہیر لاویگا اور وہ قومون کے لیے ایک جہنڈا کہڑا کریگا اور اون اسرائیلیون کو جو خارج کیے گئے ہین جمع کریگا اور ساری قوم یہوداہ کی جو پراگندہ ہونگی زمین کے چارون کونون سے جمع کریگا تب افرائیم کی نسل مین رشک نرہیگا اور یہوداہ کی نسل کے کینہ ور کاٹ ڈالیجائینگے افرائیم یہوداہ کی نسل پر رشک نہ کرینگے اور یہوداہ کی نسل افرائیم کی نسل سے کینہ نرکہینگے اور وے پچہم کیطرف فلسطیون کے کنارہون پر جہپٹینگے اور وے مل کے پورب کی بسنی والون کو لوٹینگے اور ادوم اور سواب پر ہاتہہ ڈالینگے اور بنی عمون اونکی تابعدار ہونگے تب خداوند دریاے مصر کی زبان کو بالکل میٹ دیگا اور اپنی زور اور آندہی سے ندی پر اپنا ہاتہہ ہلاویگا اور اوسکو سات نالی کردیگا

اور ایسا کریگا کہ لوگ جوتے پہنے ہوئے پار چلیجائینگی اور اوسکی باقی لوگون کی لیی جو آسور مین ہے یعنی عراق مین سے بچ رہین گی ایسی ایک شاہراہ ہوگی جیسی اسرائیلیون کے لیے تہی جسدن کہ وہ مصر کے زمین سے نکلی پادری اسکاٹ لکہتا ہی کہ اللہ نے آسوریون اور بابل والون سے اپنی لوگون کا ایک بقیہ بچایا اوسی قدرت سی جس سے کہ وہ تمام قوم کو مصر سی باہر لایا تہا یہہ یہان پیش خبری ہے کہ وہ دوبارہ اونکو جمع کریگا تمام قومون مین سی جن مین وہ پہیل گئے تہی اور یہودیون کا یعنی یہودا کی نسل کا اور اسرائیلیونکا یعنی باقی دس فرقونکا رشک اور بیر جاتا رہیگا اور اونکی مخالف ہلاک ہونگے اور بہت سے لوگ جو اونکے پہلے دشمنون مین سے تہی اونکے تابعدار ہوجاوینگے ایک تیز ہوا کے وسیلہ سے دریای فرات کے پانی کو اللہ تعالی اوسکی تمام شاخون مین جدا کردیگا اسطرح اسرائیلیون کی پہر آنیکے لیے ایک سڑک ہو جائیگی اس باب کے حصہ کی پیش خبری اب تک پوری نہین ہوئی ہے پادری لوتہہ کا قول ہے کہ اس باب مین ایک عام پیش خبری ہے اوس ترقی کی جو عیسائی سلطنت دنیا مین حاصل کرینگے اور میرے نزدیک یہہ پیش خبری اوس زمانہ کی ہے جسمین یہودیون کی قوم بحال ہوگی جبکہ وہ انجیل کو مانینگے اور اپنے ملک کو پہر آجاوینگے ای پادریو یہہ اوسوقت کی خبر ہے کہ محمدی لوگ جو سچے عیسائی ہین اور حضرت عیسی کے آسمان سی اوترنیکی راہ دیکہہ رہے ہین اونکی سلطنت کا غلبہ ہوگا اور یہودی لوگ قرآن اور انجیل دونون کو مانینگے اور پکے محمدی ہوجاوینگے اوسوقت کا حال ہم سے سنلو اور محمدی عیسائی ہوجاؤ مولانا جلال الدین سیوطی نے جو کتاب بیت المقدس کی تعریفون مین لکھی ہے اوسمین لکہاہی کہ سلیمان بن عیسی نے فرمایا کہ مجکو خبر پہونچی ہے کہ حضرت امام مہدی علیہ السلام کے ہاتہہ پر تابوت سکینہ یعنی وہ صندوق جو حضرت موسے نے بنایا تہا وہ طبریہ کے دریا سی ظاہر ہوگا اور اوٹہالایا جائیگا اور بیت المقدس مین آپ کے آگے رکہا جائیگا جب یہودی لوگ اوسکو دیکہینگے ایمان لاوینگے مگر تہوڑے بے ایمان رہجائینگے اور سید محمد برزنجی جو مدینہ شریف کے رہنے والے تہے اونہون نے جو کتاب قیامت کی نشانیون مین لکہی ہے اوسمین لکہاہے کہ حضرت امام مہدی علیہ السلام تابوت سکینہ کو انطاکیہ کے غار سے یا دریائے طبریہ سے نکلواوینگے وہ نکالا جائیگا اور آپکے آگے بیت المقدس مین رکہا جائیگا جب یہودی اوسکو دیکہینگے سب مسلمان ہوجاوینگے مگر تہوڑے بے ایمان رہجائینگے اور لکہاہے امام مہدی کے

علیہ السلام کی واسطی دریا پھٹ جاویگا جیسا کہ اسرائیلیونکی واسطی پھٹ گیا تھا اس بشارت سی
یہہ بہی معلوم ہوا کہ افرائیم جو ایک قوم ہودکی ہی اور ادومی اور موابی سب اوسوقت تک باقی
ہونگی اگرچہ ادومی اور موابی اور عمونے اب ظاہر نہین ہین اور قومون مین ملگئی ہین اب
بارہوان باب سنو اور اوسدن تو کہیگا کہ ای خداوند مین تیرا شکر کرونگا کہ اگرچہ تو
مجہسے ناخوش تہا پر تیرا غصہ اوترگیا اور تونے مجہکو تسلی دی دیکہو خدا میری نجات ہی مین اوسپر
توکل کرونگا اور نہ ڈرونگا کہ اللہ میرا بوتا اور میرا سرود ہی اور وہ میری نجات ہوا ہی سو تم خوش
ہوکر نجات کی چشمون سی پانی بہروگے اور اوسدن تم کہوگی کہ خداوند کی تعریف کرو اوسکا نام لو
لوگون کی درمیان اوسکی قدرتین بیان کرو اور کہو کہ اوسکا نام عالیشان ہی خداوند کی مدح سرائی کرو
اسلیئی کہ اوسنی ایک جلیل کام کیا ہی ساری زمین کو یہ معلوم ہو ای صیہون کی بسنی والی تو چلا
اور للکار کہ تیرے درمیان اسرائیل کا قدوس بزرگ ہی پادری اسکاٹ لکہتا ہی کہ اس باب کا
علاقہ اوپر سے ہے کہ اسرائیلی لوگ اپنے گذرے ہوی حال پر غور کرینگی کہ اسقدر عرصہ تک حضرت
عیسیٰ علیہ السلام کی نہ ماننے سے ہمپر اللہ کا غضب رہا اور پہر اس عمدہ انقلاب سے خوش ہوکر یون
کہین گے صیہون کی بسنے والی یہودی جو اچہی مذہب مین آگئی ہین خوشی کی آوازین بلند کرینگی اس
پادری کا اتنا اور کہدو کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نہ ماننے سے
جو اللہ کا غضب اونپر تہا وہ جاتا رہیگا سب یہودی حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور حضرت محمد صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم پر ایمان لاوینگی اور بکر محمدی ہوجاوینگی اس بات کو سمجہلو اور محمدی عیسائی ہوجاوی
تیرہوان باب بابل کی بابت وہ الہامی بات جسی آموص کے بیٹی یشعیاہ نے رویا مین دیکہا
یاد رہ کہنا چاہیے کہ حضرت اشعیا علیہ السلام کی بعد حضرت ارمیا علیہ السلام کی وقت مین بابل کے
بادشاہ بخت نصر بت پرست نے مسجد بیت المقدس کو ویران کردیا اسرائیلیون کو قتل کیا کچہہ
باقی بچی اونکو قید کرکے بابل مین لیگیا پہر ستر برس بعد ایران کے بادشاہ خسرو نے بابل کو
فتح کیا بابل والون کو قتل کیا اور اسرائیلیون کو قید سی چہوڑ دیا اور بیت المقدس کی بنا کو
لیی بہت کچہہ خرچ دیا تفسیر معالم التنزیل مین لکہا ہی کہ خسرو بادشاہ ایماندار تہا اس کتاب مین
اللہ تعالی نے ایک مقام مین خسرو بادشاہ کی بہی تعریف کی ہی پہر محمدی وقت مین محمدیون نے

بابل پر جہاد کیا ہی اس کتاب مین اونکی تعریفین بہی موجود ہین پادری لوگ ہر جگہ خسرو بادشاہ
کی تعریف سمجھتی ہین انصاف والونکو چاہیے کہ لفظون مین غور کرین اللہ تعالی فرماتا ہی تم بے آب پہاڑ پر
ایک جھنڈا کھڑا کرو اونکو بلند آواز سی پکارو اور ہاتھ ہلاؤ کہ وہ سردارون کی دروازونمین اندر
جاوین مینی اپنی مقدسون کو حکم کیا مین نے اپنے قہر کے لیے اپنے بہادرون کو جو میری
خداوندی سی خوش ہین بلایا پہاڑونمین اک ہجوم کی آواز ہی اک بڑے لشکر کا سا شور ہی یہ مملکتون
اور قومونکی دنگی کی آواز ہی جو جمع ہوئین رب العالمین جنگی لشکر کی موجودات لیتا ہی وہ دور
ملک سی آسمانکی انتہا سی آتے ہین ہان خداوند اور اوسکی قہر کی ہتیار تاکہ ساری زمین کو برباد
کرین دیکھو اس جگہ پر اللہ تعالی نے اپنا مقدس اور اپنا بہادر اور اللہ سی خوش ہونے والی
اون لوگون کو فرمایا جو ساری زمین سی لڑینگی یہان بہی بابل کا ذکر نہین ہی اور قومونکا ذکر
فرمایا یعنی وہ پاک ایمانوالے اللہ کی راہ مین لڑنیوالی بہت سی قومون مین کی ہونگی پادری
اسکاٹ لکھتا ہی کہ اللہ نے یہان ایران کی حاکمون کو حکم کیا کہ فوجین جمع کرین اور بابل پر قبضہ
کرلین اور اونکو مقدس اسلیے کہا کہ اللہ نے اونکو اس کام کیواسطے مقرر کیا تہا اور اس کام کی لیے
انکو پسند کیا تہا پادری نے یہ اسلیے کہا کہ ایران کی لوگ آگ کی پوجنے والی تہی اور پاک نہین ہی
اسلیے مقدس کی یہہ معنی لکھدیے کہ وہ اس کام کی لیے مقرر کیے گئے تہے اسی لیے پادری ملیتھر نے اپنے
ترجمہ مین مقدسون کا یون ترجمہ لکھدیا کہ مینی اپنے مخصوص کیے ہوؤنکو حکم کیا پادریون نے یہ نہ دیکھا
کہ اللہ تعالی نے اس جگہ صاف فرما دیا ہی کہ وہ میری خداوندی سی خوش ہین یہہ صفت خاص مقدس اور اولیاء لوگون
کی ہی اگرچہ مقدس کرنیکی معنی خاص کرنا بہی حضرت ارمیا علیہ السلام کی صحیفہ مین آیا ہی کہ مقدس کرو
یعنی خاص کرو اوسی یعنی بابل پر قومونکو مادی کی بادشاہونکو مگر یہہ معنی یہان ہرگز نہین ہوسکتی
کیونکہ یہان قید لگادی ہی کہ وہ میری خداوندی سی خوش ہین اور یہان یہہ لفظ فرمایا ہی کہ مینی
اپنے مقدسونکو حکم کیا اپنی کے لفظ کو دیکھو یہان صاف اپنی خاص بندونکا ذکر کیا ہی اور
یہہ جو فرمایا کہ وہ دور ملک سی آسمانکی انتہا سی آتے ہین سو پادری نے یہہ خیال کیا ہوگا کہ ملک
ایران بابل سی بہت دور ہی مگر پادری نے یہہ نہ دیکھا کہ یہان بابل کا بالکل ذکر نہین ہی ساری عمر کا

ذکر ہی اور شہر یروشالم جہان حضرت اشعیا علیہ السلام یہہ خبر دی رہے ہین وہانسی عرب بہت دور ہکر
متی کی انجیل کی بارہوین باب مین بیالیسوین [42] آیت مین جہان یہہ ذکر ہی کہ دکہن کی ملکہ زمین کے
کنارے سے سلیمان کی حکمت سننی کو آئی وہان پادری اسکاٹ نے لکہا ہی کہ زمین کا کنارہ اوس وقت
کی محاورہ مین عرب کی ملک کو بولتی تہی یعنی یمن کا ملک جو عرب کا ایک ضلع ہی وہانسی بلقیس ملک
شام مین شہر یروشالم مین آئین تہین اوسکو زمین کا کنارہ فرمایا اب پادریون کو لازم ہی کہ یہان
بہی یہی معنی سمجہین کہ وہ لوگ آسمانکی انتہاسی یعنی عرب سی آتے ہین کہ ساری زمین پر یعنی ملک
شام پر اور مصر و عراق پر جہاد کرین دیکہو اس کتاب کی تیسوین باب کی ستائیسوین آیت مین ہے
کہ دیکہو اللہ کا نام دور سی چلا آتا ہی اوسکا غضب بہڑکا اسکا صاف مطلب یہہ ہی کہ اللہ کا نام
سچی دلسی لینی والی لوگ دور سی چلے آتے ہین یہہ تعریفین صاف محمدیونکی ہین جنکو اللہ نے اپنا مقدس
اور اپنا بہادر نام رکہا اور اونکو اپنی قہر کا ہتیار خطاب دیا اور فرمایا کہ وہ میری خداوندی سے
خوش ہین پادری لکہتا ہی کہ ساری زمین اوسی بابل کی سلطنت کو کہا ہی جو ایک زمانہ مین دنیا مین
بہت بڑی معلوم ہوتی تہی یہہ پادری کی بڑی نادانی ہی کہ فقط بابل کو ساری زمین سمجہہ لیا اللہ تعالے
فرماتا ہی اب تم واویلا کرو کہ خداوند کا دن نزدیک ہی وہ قادر مطلق کیطرف سی ایک بڑے
ہلاکت کی مانند آویگا اس باعث سی ساری ہاتہہ ڈہیلے ہوجاوینگی اور ہر ایک آدمی کا دل پگہل جاویگا
اور وے ہراسان ہوونگی جانکنی اور غمگینی اونہین آلیگی اونپر ایسی دشواری ہوگی جیسی
اوس عورت پر ہوتی ہی جسی درد لگتی ہین وے سراسیمہ ہونگی ایک دوسری کو بیحواس تاکیگا اور اونکی
چہرے شعلہ کیطرح ہونگی دیکہو خداوند کا وہ دن آتا ہی جو غضب مین اور قہر شدید مین سخت
درشت ہے تاکہ زمین کو ویران کرے اور گنہگارون کو اوس سی نیست نابود کری کہ آسمان
کی ستارے اور کواکب روشنی نہ چمکاوینگی اور سورج طلوع ہوتے ہوتے اندہیرا ہوجائیگا
اور چاند اپنی روشنی نہ دیگا اور مین جہانکو اوسکی برائی کے سبب سی اور شریرون کو
اونکی بدکاری کے باعث سی سزا دونگا اور مین مغرورونکا فخر کہو دونگا اور ہیبت والے
لوگونکا غرور ڈہا دونگا مین ایک مرد کو کندن سی ہان ایک مرد کو اوفیر کے سونے سے
زیادہ بیش قیمت کرونگا آسی ایمانوالو اللہ صاف فرماتا ہی کہ وہ دن اسلیے آتا ہی کہ زمین کو

کو ویران کرے اور گنہکار ونکو یعنی کافرون کو فنا کرے ظاہر یون ہے کہ اس ونسے وہ دن مراد ہے
جب پہلی بار صور پہونکا جائیگا اور سورج اور چاند اور تارے ایکایک بے نور ہو جائینگے
جیسا کہ قران مجید مین ان سب باتونکی اللہ نے خبر دی ہے اسمین یہہ اشارہ ہے کہ جب
محمدی جہاد ہوگا اوسوقت سے قیامت کا دن بہت نزدیک ہے صحیح بخاری مین ہے کہ جناب
محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مین بہیجا گیا ہون قیامت کی ساتہہ ان دونونکی طرحپر
اور ترمذی کی روایت مین ہے کہ آپنے فرمایا کہ مین خود قیامت مین بہیجا گیا پہر مین اوس سے
آگے بڑہ گیا جسطرح یہ اس سے آگے بڑہگئی اور آپنے بیچ کی اونگلی اور کلمہ کی اونگلی سے اشارہ کیا
یعنی جسطرح بیچ کی اونگلی کلمہ کی اونگلی سے آگے بڑہی ہوئی ہے اسیطرح آپ قیامت سے کچہہ پہلے
ہین پادری نے سورج اور چاند اور تارونکے بے نور ہونیکا مطلب یون لکہا ہے کہ سلطنتین
اولٹ پلٹ ہو جائینگی بادشاہ اور امیر تباہ کردیے جائینگے پہر اللہ صاف فرماتا ہے کہ
مین ایک مرد کو اوفیر کے سونے سے زیادہ بیش قیمت کرونگا یہہ صاف اشارہ ہمارے
رسول پاک صلی اللہ علیہ والہ وسلم کیطرف ہے کہ آپ ان پڑہونمین پیدا ہوئے اور اللہ نے
اپنا پاک کلام اونپر بہیجا اور ساری خوبیان اونمین بہردین اسلیے پہلے فرمادیا کہ مین مغرورونکا
فخر کہو دونگا یعنی اسرائیلی لوگ اس گہمنڈ مین مست تہے کہ ہماری قوم کے سوا سب قومین
جاہل ہین اونمین پیغمبر کیونکر ہوگا اللہ نے ان پڑہ نبی کو اپنا کلام سکہایا اور عرب کے
ان پڑہونکو سب علم والونکا سردار بنایا اس جگہہ ایک پادری نے یونہین ترجمہ کیا تہا
کہ مین ایک مرد کو اوفیر کے سونے سے زیادہ بیش قیمت کرونگا اب پادری متہر نے کچہہ
سوچکر یون ترجمہ کردیا کہ مین ایسا کرونگا کہ مرد کندن سے اور اوفیر کے سونے سے بہی
بہت ہی کمیاب ہونگے دیکہو کہان بیش قیمت ہونا کہان کمیاب ہونا پہلے ترجمہ کا یہہ مطلب
تہا کہ ایک مرد بہت خوبیون والا ہوگا اب یہہ مطلب ہوگیا کہ اچہے لوگ بہت کم ملینگے پادری
اسکاٹ نے اسکا مطلب یون لکہدیا کہ بابل والون کی تباہ ہو جانے سے سپاہی اور
ہتیار اوٹہانیوالے لوگ کم ملینگے بہلا یہان سپاہیونکا کیا ذکر ہے یہان تو اللہ یہہ خبر دیتا ہے
کہ مین غروروالونکا غرور ڈہا دونگا یہہ بات تو جب ہی ہو جب کوئی شخص یا کوئی قوم ان

سغیر ویر دنسی افضل و بہتر ہو جاے اصل عبرانی مین یہ لفظین ہین اوقیر انوش مپاز وآدام
مکتیم اوفیر یعنی مین بیش قیمت کرونگا مرد کو کندن سے اور آدمی کو اوفیر کے سونے سے
اگرچہ ظاہر مین ایک کا لفظ نہین ہے مگر عبرانی مین ایسے اشارے بہت ہوتے ہین حضرت زکریا
علیہ السلام کے صحیفہ کے تیرہوین باب مین ہے حیرب عوری عل رعی وعل جبیر عمیتی
ای تلوار جاگ میری چرواہے پر اور انسان پر جو میری ساتھہ ہے دیکھو یہان مراد حضرت عیسی
علیہ السلام ہین مگر انسان کا لفظ ہے اور اوس سے مراد ایک معین انسان ہے اسیطرح یہان بھی ایک
ہی مرد کا ذکر ہے بعد اسکے اللہ فرماتا ہے اسلیے مین آسمان کو لرزاونگا اور زمین اپنی جگہ سے
جہنکی جائیگی رب العالمین کے قہر کے مارے اور اوسکے بہڑکتے ہوے غضب کے دنمین اور وے
ہرن کے مانند ہونگے جو کہدیڑا جاتا ہے یا بہیڑ و نکیطرح جنہین کوئی اکٹھا نہ کرے اونمین سے ہر ایک
اپنی قوم کیطرف متوجہ ہوگا اور ہر ایک اپنے وطن کو بہاگیگا ہر ایک جو ملجائیگا کہونچا جائیگا
اور ہر ایک جو غائب ہوجاتا تلوار سے مارا پڑیگا اور اونکے بال بچے اونکی انکہونکے سامنے پٹکے جائینگے
اونکے گہر لوٹے جائینگے اور اونکی جورونکی حرمت لیجائیگی ای ایماندارو یہہ جو فرمایا کہ آسمانون کو لرزاونگا
اور زمین جہنکی کہائیگی اسیطرح جناب حجی علیہ السلام کے صحیفہ مین جہان صاف محمدی بشارت ہے
وہان بہی فرمایا ہے کہ اب سے ایک مرتبہ اور تہوڑی مدت بعد مین اسمان اور زمین اور تری
اور خشکی کو ہلادونگا اور ساری قومونکو ہلا دونگا اور ساری قومونکا پسند کیا ہوا آویگا ویسا ہی
یہان بہی فرمایا کہ مین ایک مرد کو سونیسے بڑہکر بیش قیمت کرونگا یعنے ساری قومون کے ایماندار
اوسکو ساری جہان سے افضل سمجہینگے پہر سب نے محمدی جہاد کے تباہی وہ سب ظہور مین آئے
کافرون کے بال بچے اونکی آنکہونکے سامنے پٹکے گئے یعنے ذلیل کیے گئے اور قید کیے گئے اور غلام
بنائیگئے اور اونکی بیبیان پکڑی گئین اور محمدیونکی لونڈیان بنائیگئین اسکے بعد اللہ تعالی
ایران والونکی خبر دیتا ہے اور فرماتا ہے دیکہو مین مادیون کو اونپر چڑہا ونگا جو کہ روپے کو
خاطر مین نہین لاتے اور سونے سے خوش نہین ہوتے اونکی کمانین جوان لوگونکو ٹکڑے
ٹکڑے کر ڈالینگی اور وے پیٹ کے پہل پر رحم نکرینگی اور بابل جو مملکتونکی حشمت اور کسدیونکی
بزرگی کی رونق ہے سدوم اور عموره کے مانند ہوجائیگی جنکو خدا نے اولٹ دیا وہ ہمیشہ تک

آباد ہوگی اور پشت در پشت کوئی اوسمین نہ بسیگا وہان ہرگز عرب لوگ خیمی کہڑی نکرینگے
اور وہان گڈریے گلہ کو نہ بٹھاوینگے پر بن کے جنگلی درندے وہان بیٹھینگے اور اونکے گہرونمین الو بہرے
ہوے ہونگے وہان شتر مرغ بسینگے اور پہاڑی بکریان وہان کودینگی پہاڑتینگے اور گیدڑ
اونکے عالیشان مکانونمین اور بہیڑیے اونکے رنگ محلونمین چلاوینگے اوسکا وقت نزدیک پہنچا ہے
اور اوسکے دن دراز نہونگے دیکہو یہان اللہ تعالی ایران والونکی خبر دیتا ہے کہ مین مادیون کو
یعنی فارس اور آذربیجان والونکو اوسپر چڑہا لاؤنگا دیکہو اس جگہ پہ اللہ نے اون لڑنیوالون کی
کچہہ تعریف نہین کی اونکو اپنا مقدس اور اپنا بہادر نہین فرمایا بلکہ اونکی بیرحمی کا بیان فرمایا
پادری اسکاٹ لکہتا ہے کہ جب سے کہ بابل لیا وہ پیش خبری پوری ہونے لگی اور تمام چند بات
پوری ہوگئیں مابعد کی یہہ باتین پادری کا مطلب یہہ ہے کہ جب خسرو نے بابل کو فتح کیا اوسوقت
بابل ویران نہین ہوگیا دن بدن اوسکی آبادی گہٹتی گئی یہانتک کہ محمدیون نے بابل پہ جہاد کیا
اسکے بعد بابل ویرانہ جنگل ہوگیا اس کتاب کا انداز یہی ہے کہ اللہ تعالی کچہہ خبرین اول کی کچہہ آخر
کی بتاتا ہے اسپہ تعجب نہ کرو اور سمجہہ لو کہ اللہ تعالی نے پہلے اپنے پاک بندون کی خبر دے
جیسا ہی زمین کو کافرون پہ جہاد کرینگے یہہ خبر محمدیون کی ہے پہر ایران والونکی خبر دی جنہون نے
بابل پہ سب سے پہلے چڑہائی کی پہر بابل کی بڑی ویرانیکی خبر دی جو محمدیون کے وقت مین ہوئے
اسیوقت کی خبر حضرت میکا علیہ السلام نے دی تہی کہ آسور پہ ہم چڑہائی کرینگے اور تلوار سے
نمرود کی زمین کو ویران کرینگے بابل کے جہاد کا پورا احوال اس کتاب کے آخر مین آویگا اگر
اللہ چاہیگا اب **چودہوان باب** سنو اللہ تعالی فرماتا ہے کیونکہ اللہ یعقوب پہ رحم
فرماویگا اور اسرائیل کو ہنوز برگزیدہ کر رکہیگا اور اونہین اونکی سرزمین مین پہر بساویگا
اور پردیسی اونکے ساتہہ میل کرینگے اور یعقوب کے گہرانے سے ملجاوینگے اور قومین اونہین
لے آوینگی اور اونہین اونکے ملک مین پہونچاوینگی اور اسرائیل کا گہرانا خداوند کی سرزمین
مین اونکا مالک ہوکے اونہین غلام اور لونڈیان بنائیگا اور وے اونہین جنہون نے
اونکو قید کیا تہا قید کرینگے اور اپنے ظلم کرنیوالون پہ حکومت کرینگے پادری اسکاٹ
لکہتا ہے کہ بابل کا تباہ ہونا یہودیون پہ رحم کیے جانے سے علاقہ رکہتا ہے اور خسرو کی

فتح یہودیونکی قید سے چھوٹنے کا باعث ہوئی یعقوب اور اسرائیل کے لفظ سے شاید یہہ مراد ہوگی
بارہ قوموں میں سے جو آدمی بچ رہے تھے اونپر رحم کیا گیا اغلب ہے کہ گنتی کے آدمی یہودیوں کے
مذہب مین لائے گئے تھے جب وہ اپنی زمین مین بحال کیے گئے تھے لیکن یہ کہیں نہیں پتا کہ
انہوں نے کبھی کلدیون پر یعنی بابل اور عراق والون پر حکومت کی ہو یا اونمیں سے کسیقدر
آدمیون کو اپنا غلام بنایا ہو اسواسطے یہہ نتیجہ نکل سکتا ہے کہ اس سے بہی بڑی معاملوں کی
خبر دی ہوگی اے محمدی بہائیو دیکھو پادری نے اقرار کیا کہ خسرو نے جب بابل کو فتح کیا اور
یہودی یروشالم مین پھر آئے تب یہہ بات تو غالبا ہوئی کہ اور قوموں کے کچھہ لوگ حضرت موسی
علیہ السلام کی شریعت مین داخل ہوئے مگر یہہ بات نہیں ہوئی کہ یہودیوں نے غیر قوموں کو
اپنا غلام بنایا ہو اور اونپر حکومت کی ہو اس سبب سے پادری اقرار کرتا ہے کہ یہہ خبر کسی اور
وقت کی ہے جس مین یہہ معاملہ بہی گذر لیگا اے پادریو آنکہیں کہولو یہہ خبر صاف محمدی وقت کی ہے
دیکھو اللہ نے پہلے بابل کے جنگل ویران ہوجانیکی خبر دی اور تم بہی خوب جانتے ہو کہ یہہ ویرانی
بابل کی محمدیوں کے ہاتھوں ہوئی اسکے بعد اللہ ایماندار اسرائیلیونکو بشارت دیتا ہے دیکھو جن
اسرائیلیوں نے محمدی دین قبول کیا اونکو اللہ نے ملک شام اور شہر یروشالم مین پھر بسایا اور
اور قومونکے محمدی لوگ اونکے ساتھہ ملگئے اور قوموں کے بہت لوگ اونکے خادم ہوکر اونکو ملک
شام مین پہونچاتی ہین محمدی اسرائیلیوں نے سب محمدیونمین ملکر بت پرستوں پر اور جہوٹے
عیسائیوں پر جہاد کیا اور اونمین کے بہت لوگ قید کیے اور اونکو اپنا لونڈی اور غلام بنایا اسکے
بعد بڑی دور تک بابل کے بادشاہ کی اور اوسکی نسل کی تباہی اور بربادی کی خبر اللہ دیتا ہے
پہر چھبیسوین آیت مین آسور کے بادشاہ کے تباہی کی خبر دیکر اللہ تعالی فرماتا ہے یہہ وہ ارادہ ہے
جو ساری دنیا کی بابت مقرر کیا گیا اور یہہ وہ ہاتھہ ہے جو ساری اشتون پر بڑہایا گیا رب العالمین
نے ارادہ کیا ہے سو کون اوسکو باطل کریگا اور اوسکا ہاتھہ لنبا کیا گیا ہے سو کون اوسکو
پہرا دیگا دیکھو آسور اور بابل کے بت پرستوں کے غارت ہونیکے علاقہ سے یہہ خبر بہی دیدی کہ
یہہ ارادہ غارت کرنیکا اللہ نے ساری قوموں کے کافروں کے لیے کیا ہے اس خبر کا ظہور محمدی
وقت مین ہوا سب کافروں پر جہاد ہوا تب اللہ کا اور اللہ کے نبیوں کا نام ساری

دنیا مین پہیلا اسکے بعد لکہا ہے کہ جس سال آخز بادشاہ مرگیا اوسی سال یہہ الہامی کلام بیان ہوا
اے ساری فلسطینہ تو اسلیے خوشی مت کر کہ اوسکا لٹھ جسنے تجہے مارا ٹوٹا ہے کیونکہ سانپ کی اصل سے
اک ناگ نکلیگا اور اوسکا پہل ایک آتشی اور اڑنیوالا سانپ ہوگا اسکا مطلب پادری اسکاٹ
نے یون لکہا ہے کہ عزیا بادشاہ نے فلسطین والون کو شکست دی تہی جب وہ مرگیا تب آخز
کی بادشاہی مین یہودی بہت کمزور ہو گئے تب فلسطی خوش ہوے اللہ تعالے نے خبر دی کہ
حزقیا بادشاہ فلسطیون کو عزیا سے زیادہ عاجز کریگا ہم کہتے ہین تو مطلب یہہ ٹہیرا کہ آخز نے
اگر فلسطیون کو نہین مارا تو اس سانپ کی اصل جڑ سے یعنے عزیا سے آخز کا بیٹا حزقیا ظاہر
ہوگا آخز کا نام اسلیے نہ لیا کہ وہ کافر بت پرست تہا اوسکے دادا عزیا کی طرف اشارہ کیا کہ حزقیا
اپنے پردادا عزیا کی طرح ایماندار اور اللہ کی راہ مین مضبوط ہوگا فلسطیونکے حق مین وہ ناگ اڑنیوالا
سانپ ہوگا **پندرہوین اور سولہوین باب** مین موآب کے تباہ ہو جانیکی خبر ہے
پندرہوین باب کی پانچوین آیت مین اونکے بہاگنے کی خبر ہے پہر ساتوین آیت مین ہے کہ وہ تحفہ مال
جو اونہون نے حاصل کیا تہا اور ذخیرہ جو اونہون نے رکہہ چہوڑا تہا بید کی ندی پار لیجاتے ہین
پادری میتہر نے حاشیہ پر دوسرا ترجمہ یون لکہا ہے کہ عربون کی وادی مین لیجاتے ہین اور عبرانیمین
یہہ لفظ ہے عل نحل هعربيم اور نحل کے معنے عبرانی لغت مین ندی کے اور نالے کے لکہے ہین تو یہہ معنے
ہوے کہ عربونکی ندی پر یا نالے پر اور حضرت ارمیا علیہ السلام کی کتاب کے اڑتالیسوین باب مین بہی
پہلے موآبیونکی تباہی اور قتل ہونیکی بڑی دہوم سے خبر ہے پہر اٹہائیسوین آیت مین یون ہے
اے موآب کے باشندو شہرون کو چہوڑ دو اور سلع مین جا بسو اور کبوتر کے مانند ہو جو کہ گہرے
غار کے منہہ کے کنارون مین گہونسلا بناتے ہین اس جگہ عبرانیمین سلع کا لفظ ہے مگر پادری میتہر نے
چٹان کا لفظ ترجمہ مین لکہدیا سلع کے معنے چٹان کے بہی ہین مگر یہان صاف اوس شہر کا ذکر ہے
جسکا نام سلع ہے ان دونو صحیفونکی پیش خبری سے ثابت ہوا کہ موآبیونکا بہاگنا حضرت ارمیا علیہ
السلام کی خبر دینے کے بعد بخت نصر کے وقت مین ہے اور جب وہ بہاگینگے عرب مین اپنا مال اسباب لے بہاگینگے
اور شہر سلع مین جا بسینگے حضرت اشعیا علیہ السلام کے سولہوین باب کے سرے پر ارشاد ہوتا ہے تم
سلع سے بیابان کی راہ صیہون کی بیٹی کے پہاڑ پر زمین کے حاکم کے برے بہیجو پادری اسکاٹ لکہتا ہے

کہ موآب کے بادشاہ حضرت داود علیہ السلام کے خاندان کے بادشاہوں کو محصول دیتے تھے پھر اونہون
سرکشی کی تو اونکو یہہ حکم ہوتا ہے کہ بھیڑ کا بچہ محصول مین بھیجو یادری ینتھم نے اس باب کو شرح مین
یون لکھا ہے کہ موآب کو حکم ہوتا ہے کہ بھیج بادشاہ کی تابعداری کرین پادریون نے لکھا ہے
کہ سلع ایک شہر تھا جو سنگستانی عرب کا پای تخت تھا اور ہماری تحقیق کے سلع مدینہ منورہ کا نام ہے
جسکے پاس کا پہاڑ حدیث کی کتابون مین سلع کہلاتا ہے اس بات کی دلیلین کچھ کتاب کے اول مین
حضرت ہارون علیہ السلام کے احوال مین ہو چکین ہین اور کچھ بیالیسوین باب مین انشاء اللہ تعالے
آتی ہین بیابان ان کتابون مین عرب کو کہا ہے جیسا کہ اس کتاب کے بیالیسوین باب مین صاف ظاہر
سوا رشاد ہوتا ہے کہ سلع سے یعنی مدینہ منورہ سے بیابان عرب کی راہ ہے حیحیون اور بیت المقدس
مین ترسین کہا کم کے لیے یعنی اللہ تعالی کے لیے ندرین بھیجو ستائیسوین زبور مین آیا ہے اللہ تعالی کے حق
مین یہہ لفظ ہے کہ ساری زمین کا خداوند اسیطرح یہان بھی فرمایا ہے یہہ حکم تقدیری ہے موآب کے
لوگ حضرت اشعیا علیہ السلام کے وقت مین بت پرست تھے مگر تقدیری حکم ہوا ہے کہ سلع مین جائینگے
اور ایماندار ہو جاوینگے اور وہانسے بیت المقدس مین اللہ کی ندرین بھیجینگے سنن ابو داود مین ہے
کہ جناب پیغامبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بیت المقدس کے حق مین فرمایا کہ وہان جاو اور اوسمین
نماز پڑہو اور لوگون نے کہا کہ اوس زمانہ مین شہر ویران تھے پہر آپنے فرمایا کہ اگر وہان نجاو کہ وہان نماز
پڑہو تو قندیلون کا تیل بہیجو کہ اوسکی قندیلون مین چراغ روشن کیا جاوے اب ارشاد ہوتا ہے
اور ایسا ہوگا کہ جسطرح بہٹکا ہوا پرندہ ہے جو گہونسلے سے نکالا گیا اوسیطرح موآب کی بیٹیان ارنون
کے گہاٹون مین ہونگی صلاح دو انصاف کرو اونکو جو نکالدیے گئے ہین چہپالو موآب کے آوارہ تیرے
ساتھ رہین تو اونکو لوٹنے والونکو سامنے سے ڈہانپ لے اسکا مطلب ظاہرا یہہ معلوم ہوتا ہے
کہ موآبی لوگ بخت نصر سے بہاگینگے اور ارنون کے گہاٹون پر جائینگے اور سلع والون سے کہینگے کہ
ہمکو ان ظالمون سے چہپالو اور ارنون ایک نالہ مدینہ شریف کے پاس ہے ظاہر یہہ ہے کہ اوسکو عبرانیمین
ارنون فرمایا ہے یہہ سلع والون کو تقدیری حکم ہوتا ہے کہ موآبیون کو تم چہپالو اسطرح کا بیان
اکیسوین باب مین بہی آتا ہے کہ ددانی لوگ بہاگینگے تیما کے لوگ اونکو پناہ دینگے اسکے بعد
ارشاد ہوتا ہے کیونکہ ستمگر موقوف ہو جاوینگے اور غارتگری تمام ہو جائیگی اور سارے

پائیمال کرنیوالی زمین پرسی فنا ہونگی یون تخت رحمت سے قائم ہوگا اور اوسپر ایک انصاف کرنیوالا داؤد کی خیمہ مین جلوس فرماکی عدل کی پیروی کریگا اور عدالت کرنے پر مستعد رہیگا دیکھو ای ایمانوالو اللہ تعالی نے پہلے یہہ خبر دی کہ سوابیون کو سلع والی پناہ دینگی پھر اس امن کے علاقہ سی آخری زمانہ کی بڑی امن کی بھی بشارت دیدی کہ آخر کو سب ظالم فنا ہوجائینگی سارے زبور کی دعاونکا یہی خلاصہ ہی کہ سب ظالم فنا ہوجاوین اور اللہ والی لوگ امن امان سی اللہ کی تعریفونکا ڈنکا بجاوین اس جگہ تمام زبور کی دعاونکی قبول کرنیکا وعدہ فرمایا ہی یہ سب وعدے محمدی وقت مین پوری ہوی اور یہان یہ بھی صاف اشارہ ہی کہ وہ تخت رحمت کا سلع مین قایم ہوگا اور ایک انصاف والا یعنی وہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جنکی ہاتھ پر عدالت کا وعدہ ہی اونکی بادشاہی مدینہ مین قائم ہوگی **سترہوین باب** مین دمشق کے تباہ ہونیکی خبر ہے پادری لکھتا ہی کہ یہ اسکی خبر ہے کہ دمشق غارت ہوگا عراق والون سی یہ خبر اوسوقت دیگئی جب اسرائیلی لوگ اور شاہان شام حضرت داؤد کی اولاد کے برخلاف جمع ہوی مطلب یہ ہی کہ سلطنت دمشق سی الگ ہوجائیگی بقیہ شام کا جو دمشق کی لینی کی بعد رہا آیندہ بطور اک سلطنت کی قایم نہوگا دمشق پھر دوبارہ بنایا گیا اور بعد بہت سی انقلاب کی ابتک ویسا ہی چلا جاتا ہی **اٹھارہوان باب** اس باب کی سرے پہ زمین مصر کی کچھ پتے اور نشان ہین اور اونکی زبردستی اور رعب اور دبدبہ کا بیان ہے بعد اسکی یون ارشاد ہوتا ہی کہ ای جہان کی ساری باشندو اور ای زمین کی رہنی والو جسوقت کہ پہاڑون پر جھنڈا کھڑا کیا جاوی تم دیکھو اور جسوقت کہ نرسنگا پھونکا جاوی تم سنو کہ خداوند نے مجھسے یون فرمایا ہی کہ مین اپنی مقر مسکن مین چپ چاپ بیٹھونگا اور نگاہ کرتا رہونگا اوس شدید گرمیکی مانند جو کڑی دہوپ کی وقت پڑتی ہی اور اوس شبنم سے بہرے بادل کیطرح جو کھیت کاٹنے کی گرمی مین ہوتا ہی کہ فصل سی پیشتر جسوقت کلی کہل چکی اور پھول کی جگہ انگور لگی جو پکنے پر ہین اوسوقت وہ ٹھنیون کو ہنسوی سی کاٹ ڈالیگا اور کونپلون کو کاٹ کر جدا کریگا اور وی پہاڑ کی شکاری پرندون اور میدان کی وحشی درندون کی لیی پڑے رہینگی اور شکاری پرندی اونپر گرمی کے موسم مین بیٹھینگی اور زمین کی ساری وحشی درندی جاڑے کے موسم مین اونپر بیٹھینگی اوسوقت اوس قوم کی طرف سی جو زور آور اور بھنی ہی اوس گروہ کی جو ابتدا سی آجتک افت ہو گئے

اوسی قوم کی جو زبردست اور فتحیاب ہی جسکی زمین ندیون سی بانٹی ہوئی ہی ایک ہدیہ رب العالمین کو
رب العالمین کی نام کی مکان پر جو صیہون کی پہاڑ پر ہی پہونچایا جائیگا یہہ جو فرمایا کہ فصل سی پیشتر اسکا
مطلب پادری طامس اسکاٹ نے یون لکہا ہی کہ اس سے پہلے کہ دشمنون کی ارادہ کی کلی پہل چکی اور اس
سے پہلے کہ اونکی ارادونکی پورا کرنیکا وقت آجاوی مین اونکو کاٹ ڈالونگا پادری اسکاٹ لکہتا ہی
کہ دریای نیل حبش مین اور مصر مین بہت سی ندیون مین منقسم ہوا ہی اس سی پہلے کہ دست درازی مین پہونچی
اور حبش مصر کی دکہن طرف ہی اور مصریون کی قوم اول سے اب تک رعب اور دہشت والی ہی آگی
محمدی بہائیو اللہ تعالی صاف خبر دیتا ہی کہ جب پہاڑون پر دین کا جہنڈا کہڑا ہوگا یعنی آخری پیغمبر
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پہاڑونکی ملک مین دین کا جہنڈا کہڑا کریگا اور وہ خود جہنڈی کی طرح
اوٹہہ کہڑا ہوگا جیسا کہ گیارہوین باب مین ہو چکا ہی اوسوقت اللہ تعالی عین موقع پر کافرونکو کاٹ ڈالیگا
اور اونکی لاشین جانورونکو کہلاویگا اوسوقت کا یہ پتا دیا کہ مصر کے لوگ جو بڑی زبردست اور
دہشت والی ہین بیت المقدس مین اللہ کی نذرین بہیجینگی اسکا ظہور صاف محمدی وقت مین ہوا
مولانا مجیر الدین حنبلی بیت المقدس کی تاریخ مین لکہتی ہین کہ عبد الملک بادشاہ کی وقت مین سب
بیت المقدس کی بڑی چٹان پر قبہ بنایا گیا اوسمین بہت مال صرف ہوا کہا جاتا ہی کہ وہ مصر کا
محصول تہا سات برس کا

انیسوان باب

اللہ تعالی فرماتا ہی خداوند ایک تند رو ابر
پر سوار ہو کی مصر مین آویگا اور مصر کی بت اوسکی حضور مین لرزان ہو جائینگی اور مصر کا
دل اوسکی اندر پگہل جائیگا اور مین مصریون کو باہم ایسمین مخالف کر دونگا اونمین ہر ایک
اپنے بہائی سے اور ہر ایک اپنے ہمسایہ سی لڑیگا شہر شہر سی اور سلطنت سلطنت سی پہر
چوتہی آیت مین فرماتا ہی کہ مین مصریون کو ایک سنگدل حاکم کی تابع مین کر دونگا اور ایک
زبردست بادشاہ اونپر سلطنت کریگا یون فرماتا ہی رب العالمین فرماتا ہی پادری اسکاٹ لکہتا ہی
کہ سنحاریب کی فوج کی غارت ہونیکی تہوڑی سی برس بعد ملک مصر کے دنیا مین خلل اور غدر ہوا
اور اوسوقت ختم ہوا جب بارہ شہزادون نے زمین آپسمین بانٹ لی آخر کو سمیٹکس اون
ایک سب پر غالب ہوا اور اوسکا کل اختیار چوپن برس تک رہا میکس کی مرنیکی بعد بخت نصر
[illegible] کو فتح کیا اور اوسنی اور اوسکی جانشینون نے اور بعد ازان ایران کے

بادشاہون نی خود مختار ہوکر حکومت کی اور نہایت ظلم سکندر کی زمانہ تک کرتی رہی اور سکندر اعظم
جو ملک مصر کا ایران والون کی ظلم سی ایک طاقت ور نجات دینی والا تھا اوسکی اور اوسکی جانشینون
کی ماتحت مین ملک مصر والون کو نہایت آرام پہونچا اوسکا ذکر کیا جاتا ہی کہ مین مصریون کو ایک
سخت حاکم کی سپرد کر دونگا تاوقتیکہ ایک طاقت ور بادشاہ اونپر حکومت کریگا یعنی زبردست
بادشاہ سی مراد حضرت سکندر ہین جنہون نی ایرانیوالونکی ظلم سی مصریونکو نجات دی مولانا جلال الدین سیوطی نے
تاریخ مصر مین ابن عبد الحکم کی کتاب سی لکھا ہی کہ جب بخت نصر نے بادشاہ مصر قومس کو قتل کیا
اور سب مصر والون کو قید کر لیا اور جن کو قتل کیا اونکو قتل کیا پہر بخت نصر نے چالیس برس بعد
مصر والون کو مصر مین بہیجدیا اونہون نے اوسکو آباد کیا پہر اوسوقت سی مصر ویرا ہو رہا اب اللہ تعالی
یہ خبر دیتا ہی کہ مصر کی ندیان سوکہ جائینگی اور کہیتیان سڑجا جائینگی سولہوین آیت مین فرماتا ہی کہ
مصری ہیبت زدہ اور ہراسان ہونگی سترہوین آیت یون ہی تب یہودا کی سرزمین مصر کی لیے دہشت والی
چیز ہوگی ہر ایک جسکی آگی اوسکا ذکر ہووی اپنی دل مین ہول کہائیگا اوس ارادی کی سبب جو رب العالمین
اوسکی حق مین کرتا ہی اوس روز ملک مصر مین پانچ شہر ہونگی جو کنعانی زبان بولین گے اور رب العالمین
کی قسم کہائین گی اونمین سی ایک کا نام قریۃ الہرس کہلاویگا پادری اسکاٹ لکہتا ہی کہ یہہ معلوم نہین
کہ وہ پانچ شہر کونسی تہی اسکا بہی حال معلوم نہین کہ ایک شہر غارتی کا شہر کہلائیگا یعنی اوس سے
مراد ہلیوپولس ہی یعنی آفتاب کی شہر سی مراد ہی پادری ہنری نے بہی حاشیہ پر یون ترجمہ کیا ہی
کہ سورج کا شہر پادری ڈاکٹر اوڈیلی لکہتا ہی کہ اسکو کتابونمین ہلیوپولس کہا ہی جہان لوگ نہایت
اعتقاد سی بت پوجا کرتے تھے مطلب یہ ہی کہ بڑے بڑے بت پرست اپنا مذہب بدلکر سچے
خدا کی طرف رجوع ہونگی پادری اسکاٹ لکہتا ہی کہ ان شہرون پر مہربانی کیجائیگی خصوصا اوس
شہر پر جو بت پرستی کی نام سی مشہور تہا اور غارتی کیواسطے تیار تہا ماتحت مقدونیا کی بادشاہونکی
جو کہ سکندر اعظم کی جانشین تہی اور ملک مصر مین حکومت کرتے تھے خاص حقوق یہودیون کو
دیے گئے اور بہت سی اوس ملک مین رہنی لگی وہان انہون نے اپنا دین جاری کیا اور اللہ کے
نام کی گرویدہ کئی کچہہ عرصہ مین پاک کتاب کا ترجمہ یونانی بولی مین ہوگیا اور اوسکو اوسوقت
ملک مصر مین خوب سمجہتی تھے اس سبب سی بہت سی باشندہ وہاں کی اللہ تعالی سے واقف ہوگئے

اور اونیاس نے ہلیوپولس کے مقام پر ایک عبادتخانہ بنایا جہان اللہ کی عبادت اوسی طرح
ہوتی تھی جسطرح بیت المقدس مین ہوتی تھی آفتاب صداقت مین ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے
ایکسوتینتیس برس آگے تک یہود اپنے ملک مین دشمنون سے لڑتے رہے اور اپنا ملک بچاتے رہے
دیکھو یہ وہ وقت آیا کہ یہودا کی زمین مصریون کے حق مین دہشت کا باعث ہوگئی یہودا کے
بہادری سبب سے کھلگئی اسکے بعد اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اوس روز مصر کی سرزمین کے بیچون بیچ
خداوند کا ایک مذبح یعنی قربانی کا مقام اور اوسکی سرحد مین خداوند کا ایک ستون ہوگا اور وہ
مصر کی سرزمین مین رب العالمین کا ایک نشان اور ایک گواہ ہوگا اسلیے کہ وہ ظالمون کی
ظلم سے خداوند کو پکارینگے اور وہ اونکے لیے ایک رہائی دینے والا اور ایک حامی بھیجیگا اور وے
اونھین رہائی دیگا اس جگہ عبرانی مین یصعقو کا لفظ ہے یعنی پکارینگے پھر یشلح کا لفظ ہے یعنی بھیجیگا
ایک پادری نے یونہین ترجمہ کیا ہے اور یہی ترجمہ بہت ظاہر ہے مگر پادری میتھر نے یون ترجمہ
کردیا کہ پکارا اور رہائی دی آیندہ زمانے کی صاف خبر ہے اوسکو گذرے ہوئے وقت کی خبر ٹھیرائی
اسکے بعد اللہ فرماتا ہے اور خداوند مصر مین پہچانا جائیگا اور مصری خداوند کو اوس دن پہچانینگے اور
ذبیحے اور ہدیے گذرانینگے اور خداوند کے لیے نذرین مانینگے اور ادا کرینگے اور خداوند مصریونکو
ماریگا وہ ماریگا اور وہی چنگا کریگا اور وے خداوند کیطرف رجوع ہونگے اور وہ اونکی دعا سنیگا
اور اونھین صحت بخشیگا پادری میتھر کی مفتاح الکتاب سے ثابت ہوتا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے
کچھ اوپر ڈیڑھسو برس پہلے جب انٹیوکس ظالم نے مسجد بیت المقدس پر بڑے بڑے ظلم کیے
اور یہودیون نے اوسیر جہاد کرکے مسجد کو پھر آباد کیا اونھین دنونمین اونیاس امام مصر مین چلاگیا
معلوم ہوا کہ اونھین دنونمین اونیاس امام نے مصر مین عبادتخانہ بنایا اور اللہ سے فریاد شروع کی
سو اللہ تعالیٰ یہ بتادیتا ہے کہ یہ اللہ کیطرف کا ایک نشان ہوگا کہ ادہر ظالمون کا ظلم زور پر ہوگا ادہر
اللہ والے لوگ مصر مین مسجد بناکر اللہ سے فریاد کرینگے اوس فریاد کا انجام یہ ہوگا کہ آخر کو اللہ
اوس نجات دہندہ پیغامبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بھیجیگا جو ایمانوالون کو ظالمون کو ظلم سے
چھڑاوینگے سو یہ فریاد حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی وقت مین بھی اور اونکے بعد بھی چھ سو
برس تک رہی پادری ولیم میور نے تاریخ کلیسیا مین لکھا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے

چونسٹھہ برس بعد سے فرنگستان کے بادشاہون نے عیسائیون کو چُن چُن کر قتل کیا حواریون نے
بڑے بڑے صدمے اوٹھاے تین سو برس تک یہین آفت رہی کتنے بادشاہون نے یہہ
ظلم ڈہایا ایک بادشاہ کے وقت مین لکھا ہے کہ ہزار ہا آدمی مصر مین اور فرانس مین قتل ہوے
اور ایک بادشاہ کے وقت مین لکھا ہے کہ اوسنے چاہا کہ دین عیسائی بالکل مٹجاوے مصر اور افریقہ
اور اٹالی اور مشرق تماشاگاہ اوسکے ظلمون کا تھے اور یاد رکہو اللہ سے ڈرنے دیکھو حضرت عیسی
علیہ السلام نے ظالمون کے ظلم سے رہائی نہین دی یہ خبر اونکی نہین ہوسکتی یہ تو صاف محمدی بشارت
ہے جناب محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد محمدیون نے ملک مصر اور عراق وغیرہ پر جہاد کیا
اللہ تعالی نے مصریون کو مارا یعنی قتل کیا ہے چنگا کیا یعنی اونمین اپنا دین پہیلایا بڑا اپنا اوسوقت
کا یہہ دیا ہے کہ اوسدن مصری لوگ اللہ کو پہچانینگے اور ذبیحے اور ہدیے گذرانینگے یہ قربانے
خاص پتا محمدی شریعت کا ہے نصاری کے یہان قربانی نہین ہے یہ اونکی خبر نہین ہوسکتی
بعد اسکے ایک اور بڑا اپتا اوسوقت کا اللہ تعالی بتلاتا ہے اور یون فرماتا ہے اوس روز مصر سے
اسور تک ایک شاہراہ ہوگی اور آسوری مصر مین آوینگے اور مصری آسور کو جاوینگے اور مصرے
آسوریون کے ساتھہ ملکے عبادت کرینگے اوس روز اسرائیل مصر اور آسور کا تیسرا ہوگا اور زمین
کے درمیان برکت کا باعث ٹہیریگا کہ رب العالمین اوسے برکت بخشیگا اور فرمائیگا مبارک ہو
مصر میری امت اور آسور میرے ہاتھہ کا کام اور اسرائیل میری میراث اے محمدی بہائیو دیکھو یہہ خاص
پتا محمدی وقت کا ہے کہ مصر سے آسور تک یعنی عراق عرب کوفہ بصرہ بغداد وغیرہ تک بڑی راہ ہوگئی
اور سب ملکر اللہ کی بندگی کرتے ہین کیونکہ سب محمدی ہین سبکا ایک دین ہے اور سب جگہ محمدیونکی
کی حکومت ہے اور بہت اسرائیلی بہی دین محمدی مین داخل ہین اونکو اللہ نے بڑی برکت
بخشی ہے اونکی نسل بڑہای ہے اور سب قومون کے محمدی لوگ اونکو پیغمبرون کی اولاد
سمجھکر برکت کا باعث جانتے ہین اگلے وقتون مین مصری اور آسوری یعنی عراقی بت پرست
تھے اور اسرائیلیون کے بڑے دشمن تھے اور عراقی مصریون کے دشمن تھے بخت نصر عراقی نے
مصریون پر بڑے بڑے ظلم کیے اب تینون ملکونمین محمدی دین پہیلا ہوا ہے پادری طامس اسکاٹ
لکھتا ہے کہ بہت سے زمانہ تک آسوری مصریون کے دشمن تھے مگر بیان پیشخبری ہے کہ وہ آپسمین ملجائینگے

اسرائیلیون کی ساتھہ اللہ کی بندگی مین اس پادری نے یہان کچھہ نہ لکھا کہ یہ بات کبہی پوری نہین ہوئی ہای افسوس اون لوگون پر جو جان بوجھکر حق کو چہپاتے ہین پادری اسکا ٹ الہنا ہر کہ اس پیش خبری کا پورا ہونا باقی ہی ہان عیسای دین کچھہ دنون تک اون ملکون مین پہیلا تو ضرور رہا لیکن ابتک یہ سامان نہین ہوا جسکی یہان پیش خبری ہے پادری خوب جانتا ہی کہ حضرت عیسی علیہ السلام کی بعد تین سو برس تک عیسائی قتل ہوتے رہے پہر روم کی جہوٹے عیسائیون کی وقت مین ملک عراق مین ایران کی آگ پوجنے والون کی حکومت رہی ہماری پیغامبر صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی وقت تک ملک عراق پر حکومت ایران والون کی تہی اور وہانکی نصاری اونکی تابعدار تہی اور ایران والون مین اور روم کی نصاری مین لڑائیان رہتی تہین پہر مصر کی نصاری عراق مین امن امان سی کیونکر بچ سکتی ہونگی اسی لیے پادری اقرار کرتا ہی کہ یہہ سامان عیسائیون کی لیے نہین ہوا اے پادریو اللہ نے جس سامان کا وعدہ کیا تہا وہ سامان ہم محمدیون کیواسطے کر دیا اس نشانی سے تم کیون نہین پہچانتے کہ محمدی لوگ سچے دین پر ہین اونہین کے تعریفین ان آیتون مین اللہ تعالی فرما رہا ہے مصر والون کو فرمایا کہ میری امت یعنی میرے خاص لوگ عراق والون کو فرمایا میرے ہاتہہ کی بنائے ہوئے یعنے اونکو ایمان دیا گویا اونکو نئے سر سے بنایا اسرائیلیونکو فرمایا میری میراث یعنی پچہلے اسرائیلی اگلون کی نسل ہین اونکو اللہ نے پہر اپنا خاص بندہ کر لیا یہ سب تعریفین محمدیون کی ہین دیکہو جیسے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے وقت مین محمدیون نے مصر کو اور عراق کو فتح کیا اوسوقت سی مصر اور عراق مین اللہ کے عبادت ہو رہی ہے اور سب ملک عبادت کرتے ہین اور مصر سے عراق تک شاہراہ ایسے رستہ کہلا ہوا ہی سب جگہہ محمدیون کی حکومت ہے اللہ تعالی نے ملک شام اور مصر اور عراق کو مکہ اور مدینہ کی بدولت بڑا رتبہ دیا ہے جناب محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی برکت سی بڑے بڑے صاحب کرامات ولی اللہ کے اور بڑے بڑے قران اور حدیث کی جاننے والے اور سکہلانیوالے مکہ اور مدینہ اور یمن مین ہوگئے ہین اسیطرح ان تین ملکونمین بہی ہوئے ہین شام مین ابدالون کا ہونا بہت حدیثون مین آیا ہے مولانا جلال الدین سیوطی نے ایک رسالہ مین جمع کی ہین اوسمین لکہا ہے کہ امام احمد نے مسند مین حضرت علی مرتضی علیہ السلام

سند پہونچائی کہ جناب پیغامبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ابدال شام مین ہین اور وہ چالیس مرد ہین جب ایک مرد مرتا ہے اللہ اوسکی جگہ پر اور مرد کو بدل دیتا ہے اونکے باعث سے مینھہ دیا جاتا ہے اور اونکے باعث سے دشمنون پر مدد دیجاتی ہے اور شام والون سے اونکے باعث سے عذاب پھیر دیا جاتا ہے اسکے راوی سب صحیح بخاری کے راوی ہین سوا شریح کے اور وہ بھی ثقہ ہین حکیم ترمذی نوادر الاصول مین فرماتے ہین کہ ہمسے فرمایا عمر و ابن یحیی ابن نافع نے جو ایلہ کے رہنیوالے ہین اونہون نے کہا کہ ہمسے فرمایا علاء ابن زید نے اونہون نے روایت کی انس ابن مالک سے کہ حضرت نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ابدال چالیس ہین بائیس شام مین اور اٹھارہ عراق مین جب ایک مرتا ہے اللہ اوسکی جگہ پر دوسرا بدل دیتا ہے پھر جب حکم آوے گا وہ سب اوٹھالیے جاینگے اوسی کے نزدیک قیامت قایم ہوگی مولانا جلال الدین سیوطی رح تاریخ مصر مین لکھتے ہین کہ خلال نے کرامات الاولیا مین اور ابن عساکر نے اپنی تاریخ مین حضرت علی علیہ السلام تک سند پہونچائی ہے اونہون نے فرمایا کہ خیمہ اسلام کا کوفہ مین ہے اور ہجرت مدینہ مین اور نجبا یعنی نجیب لوگ مصر مین اور ابدال شام مین اور ابن عساکر نے دوسری سند حضرت علی علیہ السلام تک پہونچائی کہ اونہون نے فرمایا کہ ابدال شام مین اور نجبا مصر والونمین اور اخیار عراق والونمین اور ابن عساکر نے احمد ابن ابی الحواری تک سند پہونچائی اونہون نے فرمایا کہ مین نے سنا ہے ابو سلیمان سے اونہون نے فرمایا کہ ابدال شام مین اور نجبا مصر مین اور قطب یمن مین اور اخیار عراق مین اور خطیب بغدادی نے اور ابن عساکر نے عبد اللہ ابن محمد عطا سے تک سند پہونچائی کہا کہ مین نے کسائی سے سنا ہے وہ فرماتے تھے کہ نقبا یعنی نقیب لوگ تین سو ہین اور نجبا یعنی نجیب لوگ ستر ہین اور ابدال چالیس ہین اور اخیار سات ہین اور عمد یعنی ستون چار ہین اور غوث ایک ہی سو مقام نقبا کا مغرب ہے اور مقام نجبا کا مصر ہے اور مقام ابدال کا شام ہے اور اخیار زمین مین سیر کرنیوالے ہین اور عمد زمین کے کنارون مین ہین اور مقام غوث کا مکہ ہے پھر جب عام لوگونکے معاملہ مین کوئی حاجت درپیش آتی ہے اسکو مقدمہ مین نقبا گڑگڑا کر دعا کرتے ہین پھر نجبا پھر ابدال پھر اخیار پھر عمد پھر اگر اونکی دعا قبول ہوئی تو خیر نہین تو غوث گڑگڑا کر دعا کرتا ہے پھر اوسکا سوال تمام نہین ہوتا ہے کہ اوسکی دعا قبول ہوجاتی ہے اور ملک شام اور مصر اور عراق مین جو جو کامل ولی اللہ کی اور قرآن و حدیث کی جانتے والے

اور سکھلانیوالی ہوی ہین اون سب کا احوال اگر جمع ہو تو بہت بڑی کتاب تیار ہو اسلیے
بڑے بڑے مشہور لوگو انکا نام نمونہ کی طور پر لکھا جاتا ہی ملک عراق کے شہرونمین سی بغداد
مین امام علی نقی علیہ السلام اور حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام اور جناب محبوب سبحانی سید عبد القادر
جیلانی رحمۃ اللہ علیہ اور ملک مصر مین حضرت ذو النون مصری اور ملک شام مین حضرت
ابو اسحاق شامی چشتی رہے اور اسیطرح بڑے بڑے اولیا صاحب کرامات ان ملکونمین ہوئے
اور قران و حدیث کی سمجھنی والون اور سکھلانیوالونمین سی ملک عراق کی شہرونمین سی کوفہ مین امام
ابو حنیفہ اور اونکی بڑے بڑے شاگرد اور بغداد مین امام احمد ابن حنبل اور بصرہ مین حضرت
حسن بصری اور شعبہ ابن حجاج اور حافظ زین الدین عراقی اور مصر مین لیث ابن سعد مصری
اور حافظ ابن حجر عسقلانی اور جلال الدین سیوطی اور بغداد اور مصر مین امام شافعی اور
ملک شام مین ابو طاہر محمد ابن طاہر مقدسی اور ابن عساکر علے ابن حسین شامی دمشقی اور سلیمان
ابن احمد طبرانی شامی اور جمال الدین یوسف مزی شامی اور امام شمس الدین ذہبی دمشقی
شامی اور امام عبد العظیم منذری شامی ان لوگون نے دین کی باتون کی تحقیق مین بڑی بڑی
کتابین لکھی ہین اللہ اونکی درجے بلند فرماوے آمین **بیسوین باب مین** یہ پیش خبری ہے
کہ آسور کا بادشاہ مصریون کو اور حبشیون کو قید کر کے لیجائیگا تب اسرائیلی لوگ شرمندہ
ہونگے کہ جن سے ہمنے مدد مانگی تھی کہ آسور کی بادشاہ سے بچ نکلین اونکا یہہ حال ہوا پادری طامس اسکاٹ
لکھتا ہی کہ شاید یہ پیش خبری سنحاریب سے پوری ہوی **اکیسوان باب** اللہ کی حکم سے
حضرت اشعیا علیہ السلام فرماتی ہین ایک ہولناک رویا مجھکو نظر آیا لٹیرا لوٹتا ہی اور غارتگر غارت
کرتا ہی اے عیلام چڑہائی کر اے مادی محاصرہ کر اسکا یہ مطلب ہی کہ بابل کا بادشاہ بخت نصر ظلم
لوٹتا پھرتا ہی اے عیلام اور مادی یعنی اے ایران والو اوسپر چڑہائی کرو پادری شیرنگ نے
آفتاب صداقت مین لکھا ہی کہ فارسی لوگ عیلامی کہلاتے تھے جو عیلام ابن سام ابن نوح کے
نسل مین کہلاتے تھے اور مادی اون لوگون کو اوسطرف رہتے تھے خسرو یعنی کیخسرو جسنے قدیم فارسی
سلطنت کو نئے سرسے آباد کیا اوسکی ماں مادیون کی بادشاہ کی بیٹی تھی حضرت عیسی علیہ السلام سے
پانسو اڑتیس برس آگے بابل کی سلطنت پر اور اوسکی ساری ملک پر قابض ہوا اور یہودیونکو

حکم دیا کہ اپنے ملک مین جاؤ اور سے بیت المقدس کو پہونچاؤ حضرت اشعیا علیہ السلام فرماتی ہین
کہ اللہ نے مجھ فرمایا جا نگہبان بٹھلا جو کچھ دیکھے سو بتلاوے اوسنے سوار دیکھی فارس دو دو سوار
گدہے پہ اور سوار اونٹ پہ اور اوسنی تاک تان بڑی تاک باندہی تب اوس نگہبان نے پکارا
کہ دیکھ یہ سوار مرد فارس دو دو آتی ہین اور وہ بولا او رچلایا کہ بڑی بابل گر پڑی اور
اوسکی ٹہاکرون کی ساری پتلیان زمین پہ اوسنی ٹیک ڈالین فارس کی جگہ اصل عبرانی مین
پاراشیم کا لفظ ہے اوسکا ترجمہ پادری میتھر نے یون کیا ہے گھوڑون کے چڑہنے والی ملا احمد ایرانی
نے سیف الاسنہ مین یون لکھا ہے کہ گدہے کے سوار کا اشارہ حضرت عیسی علیہ السلام کیطرف ہے
اور اونٹ کے سوار کا اشارہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیطرف ہے پھر یہ خبر ہے کہ بابل بالکل
ویران ہو جائیگا محمدی وقت مین بابل پہ جہاد ہوا پھر وہ ویرانہ ہوا ملا احمد لکھتے ہین کہ مین نے
بعضے یہودی ملاون سے اسمقام مین بحث کی بعضون نے کہا کہ حمار کا سوار مسیح ہے اور اونٹ کے سوار کو
ہم نہین جانتے شاید اسرائیلیون مین کوئی پیغمبر ہو ایک دوسرا اونمین کا یون بولا کہ ہمنے اپنے بزرگون
سے سنا ہے کہ یہ اشارہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیطرف ہے جو عبد اللہ کے بیٹے ہین جو اولاد
اسماعیل علیہ السلام کیطرف بھیجے گئی ہم کہتے ہین کہ یہ اقرار اون یہودیون نے کیا جو کہتے ہین کہ آپ پیغمبر
ہین مگر فقط عرب والون کیطرف بھیجے گئے یہ نہین دیکھتے کہ ان پاک کتابون مین جابجا یہ خبر ہے کہ ساری
قومون کیطرف اللہ آپکو بھیجیگا خلاصہ اس پیش خبری کا یہ ہے کہ اللہ کے حکم سے حضرت اشعیا علیہ
السلام نے اپنے کسی خادم کو یا کسی فرشتے کو بٹھلایا کہ دیکھ کہ غیب کے عالم مین کیا دکھائی دیتا ہے اوسنے
خوب دیکھا تو کہا دو دو سوار گھوڑون کے چلے آتے ہین پھر کہا کہ سوار گدہے کا اور سوار اونٹ کا
یہ اشارہ حضرت عیسی اور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیطرف ہے کہ غیب کے عالم مین یہ ظہور اوسنے دیکھا
پادری میتھر نے یون ترجمہ کیا کہ سوار گدہون پہ اور سوار اونٹون پہ عبرانی مین رخیب کا لفظ ہے
ملا احمد کے بیان سے معلوم ہوا کہ اسکے معنی ایک سوار کے ہین اور اگر سوارون کے معنی ہین تو بھی
صاف عربونکا پتا ہے ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم اونٹ پہ سوار ہوتے تھے اور آپکے ساتھ والے
بھی اونٹون پر سوار ہوکر جہاد کو آپکے ساتھ جاتے تھے اور گدہے کی سواری بھی عرب مین بہت تھی
اگر یہ معنی ہین تو بھی عرب کی فوجونکا سامان اللہ نے پہلے سے دکھلا دیا تھا پہر یہ بھی بتلا دیا کہ بابل

گر پڑا گر پڑا یعنی ان لوگونکی وقت مین بابل بالکل ویران ہو جائیگا اول یہ خبر دی کہ ایران کے لوگ بابل پر چڑہائی کرینگے اب دوسری چڑہائی بابل پر جو عرب والون سی ہونیوالی تھی اسکا سارا سامان اللہ نے دکہلایا پہر عرب کی ذکر مین ارشاد ہوتا ہی عرب کی جنگل مین تم رات کاٹو گی اے ددانیون کے قافلو پانی لیکر پیاسی کا استقبال کرنے آؤ اے تیما کی سرزمین کے باشندو روٹی لیکر بہاگنی والے کے ملنی کو نکلو کیونکہ وی تلوارون کے سامنی سے ننگی تلوار سے اور کہینچی ہوی کمان سے اور لڑائی کی شدت سے بہاگے ہین کیونکہ خداوند نے مجکو یون فرمایا ہنوز ایک برس ہان مزدور کیسی ایک ٹہیک برس مین قیدار کی ساری حشمت جاتی رہیگی اور بنی قیدار کے باقی بہادر تیر اندازونکا شمار کم ہوگا کہ خداوند اسرائیل کی خدا نے یون فرمایا پادری طامس اسکاٹ لکہتا ہی کہ اس پیش خبری کی مشہور ہونے سے ایک ٹہیک برس مین یہ ویرانی عرب مین ہونیوالی تہی غالب یون ہی کہ اسکا ظہور جب ہوا جب سنحاریب پہلے اپنے فوج کو یہودیہ مین لیگیا جماعتین ددانیون کی جو ایک فرقہ عرب کا ہے پناہ لیگا جنگلون مین اپنی دشمنون کی ہاتہہ سی اور اور فرقے اونکو اپنے ساتہہ ملالینگی تاکہ وہ مرنجائین اس کتاب کا لکہنے والا لکہتا ہی کہ ارمیا علیہ السلام کی چوتہی باب مین ضلع ادوم کے ذکر مین ددان اور تیما کا ذکر ہی پادری ڈاایو ڈیٹی لکہتا ہی کہ ددانی وہ عرب کی لوگ ہین جو قطورا کی نسل مین تہے **بائیسوان باب** اس باب مین شہر یروشالم کی حق مین یہ پیش خبری ہی کہ پر غوغای شہر تیری سب سردار بہاگ گئی تیری سب حاضرین قید کیے گئی وی دور آوارہ ہوتے مین چہٹی آیت مین ہی کہ عیلام ترکش اوٹہاتا ہی پادری طامس اسکاٹ لکہتا ہی کہ یہ عیلام یعنی عیلام کی لوگ سنحاریب کی فوج کی تابع تہی گویا کہ آسوریون کی رعیت تہی نوین آیت مین ہے کہ تم شہر داؤد کی رخنی دیکہو گی دسوین آیت مین ہی کہ گہر ڈہا دو گے تاکہ شہر پناہ کو مضبوط کرو پادری طامس اسکاٹ لکہتا ہی کہ یہ پیش خبری جب پوری ہوئی جب یروشالم بخت نصر کے ہاتہون برباد ہوا کیونکہ یہ معلوم نہین کہ سنحاریب کی حملہ کے وقت حاکم بہاگ گئے ہون یا قید کیے گئے ہون یا دیوارین توڑ ڈالی گئی ہون **تئیسوان باب** اس باب مین اللہ تعالی یہ خبر دیتا ہی کہ صور کا شہر ویران اور تباہ ہو جائیگا اور صیدا بہی تباہ ہو جائیگا

پھر تئیسویں آیت مین فرماتا ہو کہ اوسدن ایسا ہوگا کہ صور ایک بادشاہ کی ایام کے مطابق
ستر برس تک فراموش ہوجائیگی اور ستر برس کے پیچھے صور کو چھنال کے مانند گیت گانیکی
نوبت ہوگی او چھنال بربط اوٹھالو اور شہر مین پھرا کر تار کو خوب چھیڑ اور بہت سی غزلین گا
تاکہ تجھے یاد کرین اور ستر برس کے بعد ایسا ہوگا کہ خداوند صور کی خبر لینے آئیگا اور وہ خرچی کو لیجائیگی اور روی زمین پر کی ساری مملکتون سے زناکاری کریگی پادری ڈالو ڈیٹی لکھتا ہے
کہ صیدا ایک بڑا شہر ہے جو نزدیک صور کے ہے اور اوسمین ملکر ایک ضلع ہوگیا ہی اور
ستر برس کے بیانمین لکھتا ہی کہ اوسوقت سی کہ صور کو بخت نصر نے لے لیا تھا اوسوقت تک
اوسکے قبضہ مین وہ رہا تہا جبتک فارس کے لوگون نے بابل پر قبضہ نہین کیا تہا جنکی حکومت کے
وقت مین صور کو پھر وہی اگلی رونق حاصل ہوگئی تھی اور یہ رونق سکندر اعظم کے وقت
تک باقی رہی اور کسی بادشاہ کی ایام کی موافق یعنی اوسوقت تک کہ سلطنت بابل والونکی
باقی رہیگی پھر وہ اپنی اگلی کامون پر جائینگی اور نئی نئی قومون کو اپنے مین داخل کرینگی
اور اپنے رزق کو پیدا کرینگی صورت نہایت ہی مکروفریب سے کرینگی آرنتا دہعنا سی اور
اوسکی تجارت اور اوسکی خرچی خداوند کے لیے مقدس ہوگی اوسکا مال ذخیرہ نہ کیا جائیگا
اور نہ رکھہ چھوڑا جائیگا بلکہ اونکی تجارت کا حاصل اونکے لیے ہوگا جو خداوند کے حضور رہتے ہین
کہ کہا کے سیر ہووین اور نفیس پوشاک پہنین پادری پیتھر نے اس باب کے سرے پر لکہا ہی
کہ یہ صور کے غارت ہونیکی خبر ہے اور یہ خبر ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے زمانہ مین
وہان کی لوگ خداپرستون کی جماعت مین داخل ہونے لگے پادری مریک نے کشف الاثار
مین لکھا ہے کہ صور کو بخت نصر نے ویران کیا وہان کے لوگون نے اوس جگہ کے
پاس نیا صور بنایا پھر حضرت سکندر نے اوس شہر کو فتح کرکے ویران کردیا پھر تہوڑے
مدت مین آباد ہوا اوسمین بہت تجارت ہونے لگی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے وقت مین
یہ شہر بہت آباد تہا اور حواریون کے زمانہ مین اس شہر مین بہت سے عیسائی رہتے تھے
دیکھو تجارت اور مال اوس شہر کا اللہ کی راہ مین ہدیہ ہوا اور ہجرت کی پہلی صدی مین
لشکر نے صور کو لے لیا تمام ہوا قول پادری کا اب پادریو جسطرح تمنے یہ مطلب سمجھا

کر وہان انکا مال عیسائیونکے صرف مین آیا یعنی اللہ والی تھے جنکی اللہ نے خبر دی تھی اور اونکے
حق مین فرمایا تھا کہ وہ اللہ کے حضور رہتے ہین اسی طرح یہ بھی سمجھو کہ محمدی لوگ بھی اونہین سعد والو
مین داخل ہین جنکو اللہ کی حضوری ہر وقت حاصل ہے جنھون نے صور پہ جہاد کیا اور اسکو
فتح کیا اور وہان انکا مال اونکے صرف مین آیا اگرچہ اصل وہ مال بت پرستونکا یا جو ذی عیسائیونکا
تھا اور اونہون نے بھی حرام اور ناپاکی سے حاصل کیا تھا مگر جب محمدیون نے اسکو جہاد کی لوٹ مین یا
جزیہ مین یا قیمت دیکر پایا یا جنکا مال تھا وہ خود محمدی ہو گئے تب وہ مال اللہ کے حکم سے اونکے
حق مین حلال پاکیزہ ہو گیا تاریخ دانو ہی کو دیکھو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے وقت مین صور جو ملک
شام مین تھا فتح ہوا جناب علامہ شمس الدین ذہبی سیر النبلا مین لکھتے ہین کہ ابن
ابی عقیل صور کے شیخ ابو اسحاق شیرازی کو بیش قیمت پگڑی بھیجا کرتے تھے اور ابو اسحاق
شیرازی پانچوین صدی مین تھے پس معلوم ہوا کہ صور کے کپڑے بہت عمدہ تھے اور تنگی بھی
اسی طرح جا بجا محمدیون کے صرف مین آتے ہونگے واللہ اعلم حقیقت حال باب ۲۴ دیکھو اسمین
کو خالی کرتا ہے اور اوسی کو اجاڑتا ہے اور اوسکو الٹتا ہے اور اوسکے باشندون کو تتر بتر کرتا ہے
تیسری آیت مین ہے کہ سرزمین بالکل خالی کیجائیگی اور نہایت ویران ہوگی کہ اللہ نے یہہ
بات فرمائی ہے پانچوین آیت مین یہ ہے کہ زمین اپنے بسنے والون کے نیچے نجس ہوئی اونہون نے شریعتون
سے عدول کیا قانونکو بدلا عہد ابدی کو توڑا پادری طامس اسکاٹ لکھتا ہے کہ اسرائیلیونکی
سلطنت کی بربادی آسوریونسے اور یہودا کی سلطنت کی کلدیونکے ہاتھون یروشلم
کی بربادی اور یہودیونکا تمام قومون مین تتر بتر ہوجانا خاصکر معلوم ہوتا ہے کہ یہان مراد ہے
گیارہوین آیت کے بعد یون ہے کہ شہر مین ویرانہ باقی رہا اور دروازے توڑ تار کے دیئے گئے تو بھی
سرزمین کے بیچ لوگونکے درمیان ویسا ہوگا جیسا زیتون کا درخت جب جھاڑا گیا اور
انگورون کے چھوڑے ہوے خوشے جب پہل ٹوٹ چکین پادری طامس اسکاٹ اسکا یہہ مطلب
اس بربادی نے اونکو تمام ملکونمین تتر بتر کر دیا وہ لوگ بھاگ گئے مصر اور ایشیا
یمین اور یونان کے کنارونمین اسکے بعد ارشاد ہوتا ہے وہ اپنی آواز بلند
اونکے جلال کے سبب وہی دریا سے للکارینگے پادری لکھتا ہے

لکھتا ہے یہ
کو جب اوڑتا ہے
کرینگے وے گیت گاوینگے خدا

کہ اون لوگون نے اللہ کا دین بت پرستون مین پہیلایا اور عیسای دین اونکو سکہلایا اسکی بعد
یون ہی اسلیے تم شعلون مین خداوند کی اور سمندر کے ٹاپوون مین خداوند کے نام کی جو اسرائیل کا خدا ہے
تعریف کرو پادری لکہتا ہے کہ اونکو رغبت دلای کہ آگے کیسی تکلیفون اور مصیبتون مین بہی اللہ کی
تعریف کرو ای ایمانوالو ردمیون کے ہاتہون جو بربادی یروشلم کی حضرت عیسی علیہ السلام کے بعد ہوئے
او اسرائیلی لوگ ہر ہر ملک مین پہیل گئے اسکے بیان کے بعد دیکہو صاف محمدی بشارت ہے ارشاد ہوتا
ہے انتہای زمین سے نغمون کی آواز ہمین سنای دیتی ہے جلال وعظمت اوس صدیق یعنی سچے
دل والے کیواسطے عبرانی مین صبی کا لفظ ہے اوسکے معنی لغت عبرانی مین جمال کے لکہے ہین جسکا ترجمہ
پادری ہینصر نے عظمت اور جلال لکہا ہے انجیل پاک کی تفسیر مین متی کے بارہوین باب مین بیالیسوین
آیت مین جہان بلقیس کا ذکر ہے کہ وہ زمین کے کنارے سے سلیمان کی حکمت سننے کو آئی اس جگہ پادری
اسکاٹ لکہتا ہے کہ زمین کا کنارہ اوس وقت کے محاورہ مین عرب کے ملک کو بولتے تہے یعنی یمن جو عرب کا
ایک ضلع ہے وہانسے بلقیس یروشلم مین حضرت سلیمان علیہ السلام کے پاس آئی ای پادریو
اس جگہ بہی وہی مطلب سمجہو کہ انتہای زمین سے یعنے عرب کے ملک سے گانیکی یعنی خوشی کی آواز حضرت
اشعیا علیہ السلام کو سنای دیتی ہے یہہ صاف اشارہ ایک سچے بندے کیطرف ہے کہ اوسکے واسطے
عظمت اور جلال اور جمال ہے اسمین صاف اشارہ ہے کہ وہ سچا بندہ جمال وجلال والا عرب
مین ہوگا اسکے بعد یون ہے کہ مینے کہا میری تباہی میری تباہی مجہپر واویلا ہے لٹیرے لوٹتے ہین
اور لوٹ کے لٹیرے لوٹتے ہین اونیسوین آیت مین ہے کہ زمین ایک لخت اوجڑ گئی بیسوین آیت مین
ہے کہ اوسکا گناہ اوسپر بہاری ہے وہ گر پڑیگی اور پہر نہ اوٹہیگی پادری طامس اسکاٹ لکہتا ہے
کہ جیسا قید بابل کے بعد اوٹہی تہی اب نہین اوٹہیگی ہم کہتے ہین کہ اگر یہہ خبر زمین بیت المقدس
کی ہے تو یہہ خبر ہین کہ بہت جلد آباد نہوگی جیسا کہ قید بابل کے ستر برس بعد آباد ہوئی بلکہ پانسو برس
بعد آباد ہوگی ان پاک کتابون مین جابجا یروشلم کی ہمیشہ کی ابادی کے خبرین موجود ہین
وہ آبادی محمدی وقت مین ہوئی پادری لکہتا ہے کہ خاص یہ مطلب معلوم ہوتا ہے کہ رومیون
کی سلطنت برباد ہوگی اور عیسای سلطنت قایم ہوگی ای پادریو تمکو خوب معلوم ہے کہ رومی کہ
بت پرست تہے جو تہوڑے عیسائی ہوگئے تہے اونکی سلطنت محمدیون نے اللہ کے حکم سے

برباد کی دیکھو اسکی بعد اللہ فرماتا ہی اور اوسدن نہین ایسا ہوگا کہ خداوند عالیشان اونکی لشکر کو جو بلندی
پر ہین اور زمین پر زمین کی بادشاہونکو سزا دیگا پادری طامس اسکاٹ اسکا یہ مطلب لکھتا ہی کہ دیوون
نی جو انجیل کو روکا وہ برباد ہوی اور پادری ڈ ایوڈیلی لکھتا ہی کہ اسکی یہ معنی کہ وہ عبادتخانہ جو ہما انکو
تارونکی مانند آسمان کا سامرتبہ رکھتا ہی دونو پادریونکا مطلب یہ ہی کہ عالیشان یہان یہودیونکو فرمایا ہی
کہ وہ برباد ہوجاوینگی اب ہم کہتی ہین کہ اوسدن کا اشارہ اوسطرف ہی جسکا ذکر اوپر ہوچکا یعنی جب
اوس محمدی کا جمال اور جلال عرب مین ظاہر ہوگا اوسدن اللہ تعالی بلندی پر رہنی والونکو یعنی اون
جنون اور دیونکو جو آسمان کی قریب ہوا مین اوڑا کرتی ہین اور اون آدمیون اور جنونکو جو زمین
پر رہتی ہین سزا دیگا سو حضرت عیسی علیہ السلام کی بعد چھ سو برس ظالمونکا زور رہا یہ پوری سزا محمدی وقت
مین ملی اوسوقت سی پہلی دیوا اور جن آسمانکی پاس جایا کرتی تہی اور فرشتونکو جو اللہ تعالی آیندہ ماضی کا
احوال بتلاتا ہی کہ کون مریگا کون جئیگا کسکی فتح ہوگی کسکی شکست ہوگی ایسی ایسی آیندہ احوال کو جو
فرشتی ذکر کرتی تہی جن اوسکو چوری سی سنتی تہی اور آدمیونمین جو اونکی آشنا تہی اونکو بتلاتی تہی ایک
بات وہان کی کہتی تہی اوسمین سو جہوٹہ اپنی طرفسی ملاتی تہی جسوقت سی اللہ نی جناب محمد صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم پر قرآن کا اوتارنا شروع کیا تو نئی فرشتونکی چوکی پہرے نیچی والی آسمان پر بٹھا دی جب کوئی
جن فرشتون کی باتین سننی کو جاتا تہا فرشتی تارونمین سے آگ کا شعلہ لیکر اوسپر پہینکتی تہی جب اسطرح دیکھ
جن آگ سی جلائی گئی جنون مین اور جنون کی آشناؤن مین اس بات کا شور وغل پڑگیا بہت جن اور
بہت آشنا جنون کی یہ نشانی دیکھکر جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی حضور مین حاضر ہوی اور محمدی
دین مین داخل ہوی اور جب اللہ نی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو حکم جہاد کا فرمایا محمدی آدمیون
نے کافر آدمیون پر جہاد کیا اور محمدی جنون اور دیون نی کافر جنون اور دیوون پر جہاد کیا اور آسمان
ہوتا ہی اور دیکھو اون قیدیون کی مانند جو گڑہی مین ڈالی جاوین جمع کیی جاوینگی اور وی قیدخانہ مین
قید کیی جاوینگی اور بہت دنون کی بعد اونکی خبر لیجائیگی پادری طامس اسکاٹ لکھتا ہی کہ جو انجیل کو
روکین گی سب قید کیی جاوینگی اور اخیر زمانہ مین اونکا فیصلہ ہوگا اور ہماری نزدیک اسکی صاف
معنی یہ ہین کہ وہ قیدخانہ مین یعنی قبرونمین سڑینگی اور بہت دنون کے بعد خبر لیجائیگی یعنی
قیامت مین قبرون سی اوٹہائی جائینگی اور حساب لیا جائیگا اوپر کی آیت مین یفقد کلا

لفظ ہی جسکا ترجمہ پادری میتھر نی یون لکھا ہی کہ سزا دیگا اور یہان بھی یفاقِدُو کا لفظ ہی جسکا
ترجمہ کیا ہی کہ خبر لی جائیگی اب بھی بولتے ہین کہ تمہاری خبر لیجائیگی یعنی سزا دیجائیگی پہلی جگہ
صاف یہی معنی ہین کہ سزا دیگا جیسا کہ ستائیسوین باب کی دوسری آیت مین یفقد کا لفظ ہی اور یہان فرمایا ہی
کہ اللہ اپنی تلوار سے خبر لیگا یعنی سزا دیگا اور دوسری جگہ جو فرمایا کہ بہت دنونکے بعد خبر لیجائیگی
یہان یہ معنی ہین کہ حساب لیا جائیگا اور سزا بھی دیجائیگی اشتقا[illegible] ہوتا ہی اور چاند منفعل ہوگا
اور سورج شرمندہ کیونکہ رب العالمین صیہون کے پہاڑ پر اور یروشلم مین سلطنت کریگا اور اوسکے
بزرگون کے آگے جلال ہوگا پادری طامس سکاٹ چاند کا گہنا جانا اور سورج کا شرمندہ ہونا
یون بیان کرتا ہی کہ بہت سی بادشاہ اپنی فوج سمیت گر جاوینگی ہم کہتے ہین یہ معنی بھی ہوسکتے
ہین کہ اللہ کے پوجنی والے تمام جہان مین پھیل جائینگی اور سورج اور چاند کے بہت سی پوجنی والے اونکی پوجا
سی توبہ کرینگے اور سورج اور چاند کی وہ بڑائی اور بزرگی جو کافرونکے دل پر چھائی ہوئی تھی وہ
اونکے دل سی نکلجائیگی عبرانی مین چاند کے حق مین [illegible] کا لفظ ہی اسکے معنی پادری میتھر نے زبور
شریف مین شرمندہ ہونیکے لکھے ہین تو یہ معنی ہوئے کہ چاند اور سورج دونون شرماوینگے کہ ہمکو ان
لوگونے کیون پوجا کیونکہ اللہ اپنے پاک بندون کو یروشلم کی بادشاہی دیگا اللہ اپنی بادشاہی
اونکے ذریعہ سی ظاہر کریگا اور اوسکے یعنی یروشلم کے بوڑھون کے یا سردارون کے آگے شان و شوکت
کا ظہور ہوگا یہ صاف محمدی بادشاہی کی خبر ہے جو یروشلم مین امیر المومنین حضرت عمر
رضی اللہ عنہ کے وقت مین ظاہر ہوئی اسکے بعد دیکھو پھر بابل کی ویرانی کی خبر ہی پچیسوان باب
اللہ تعالی حضرت اشعیا علیہ السلام سی یون کہتا ہی آی خداوند تو میرا خدا ہی مین تیری
تعظیم کرونگا تیری نام کی تعریف کرونگا کیونکہ تونے عجایب کام کیے ہین تیری مصلحتین قدیم سے
راست اور سچ ہین کیونکہ تونے شہر کو خاک کا ڈھیر کیا اور مضبوط بستی کو ایک ویرانہ اور پردیسیون
کے محلون کو ایسا کیا کہ شہر نہ رہا وہ پھر بنایا نجائیگا اسلیے زبردست لوگ تیری تعظیم کرینگے اور
ہیبتناک گروہون کی بستی تیرا ڈر مانیگی کہ تو مسکین کے لیے قلعہ ہوا اور محتاج کے لیے اوسکی پریشانی
کے وقت مین ایک محکم شہر اور آندھی سے ایک پناہ کی جگہ اور گرمی سی چھانو جسوقت ظالمونکی
آندھی ایسی چلے جیسا طوفان جو دیوار پر چلتا ہی تو پردیسیونکی شور کو یون پست کریگا جیسے

جیسی گرمی جو بن پانی کی مکان مین ہو کہ جسطرح ابر کی سایہ سی گرمی نیست ہوتی ہی اوسیطرح غرور اونکا
مٹادیا نہ جاتا موقوف ہوگا یاد رہی طامس اسپائٹ کہتا ہی کہ بابل وغیرہ شہر برباد ہوئی اسی
کہ عیسائی مذہب سی پہلی حضرت اشعیا علیہ السلام اللہ کا شکر کرتی ہین کہ وہ ان پیش خبریون کو
پورا کریگا اور اجنبی لوگ جو اللہ کو نہین پوجتی تہی وہ غارت ہونگی جسطرح اسکو پہلی ستم دہی پ
ہنچاتی ہی اسطرح دشمنونکا غلبہ مٹجائیگا اونکی تباہی اور خرابی دیکھکر بہت سی زبردست اور زور آور
لوگ اللہ سی ڈرینگی اللہ تعالی نی اپنی محتاج غریب لوگونکو مصیبتون سی بچالیا ہی یاد رہی تم خوب جانتی ہو
کہ بابل پر جب محمدیون نی جہاد کیا تب وہ ویران جنگل ہوگیا پہر تم صاف کیون نہین کہتی کہ عرب کی
محتاج اور غریب لوگون نی بابل پر جہاد کیا اسکی تمام کی زور سی بڑی بڑی زبردستونکا زور توڑا ان
پیش خبریونکا ظہور دیکھکر بہت سی بت پرست اور آتش پرست اور جو کوئی عیسائی جو اوسوقت نہ
بہت زبردست تہی اللہ سی ڈری اور بہتون نی دین محمدی قبول کیا جو باقی رہی وہ محمدیون سی دبی رہی
بعد اسکی اللہ فرماتا ہی اور رب العالمین اس پہاڑ پر ساری قومون کی لیی فربہ چیزون سی ایک
ضیافت تیار کریگا بلکہ ایک ضیافت تلچھٹ پر سی نتہری ہوئی می سی ہان فربہ چیزون سی جو پر مغز ہوت
اور می سی جو تلچھٹ پر سی خوب نتہری ہوئی ہی اور وہ اس پہاڑ مین اوس پردی کو جو سارے
قومون پر پڑا ہی اور اوس نقاب کو جو ساری گروہون پر لٹک رہا ہی نیست کریگا وہ ہمیشہ
موت کو نیست کریگا اور خداوند خدا سبھونکی چہرون سی آنسو پونچہ ڈالیگا اور اپنی لوگون کی
رسوائی تمام زمین پر سی کہو دیگا کیونکہ خداوند نی یہ فرمایا ہی اے محمدی بہائیو دیکہو بابل وغیرہ مضبوط شہرون
کی بربادی کی خبر دیکر اللہ تعالی یروشالم کی آبادی کی خبر دیتا ہی حضرت اشعیا علیہ السلام کے
وقت مین اسرائیلیون کی سوا ساری قومین بت پرست تہین جب حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
پر اللہ نی مکہ اور مدینہ مین قرآن پاک اتارا بت پرستون کی آنکھون پر سی اللہ نی پردہ اوٹھا دیا انہون
نی بتون کو چہوڑا اللہ کو پایا بابل فتح ہوا اللہ نی محمدیون کو شہر یروشالم اور مسجد بیت المقدس کا
اور تمام ملک شام کا حاکم کیا اللہ نی شہر یروشالم مین ہر ہر قوم کی محمدیونکی واسطی ضیافت تیار کی
بڑی بڑی فیض اوس پاک مسجد کی زیارت مین اور انبیاؤن اور اولیاؤن کی زیارت مین ساری
قومون کو محمدیون پر جاری ہوئی محمدیون نی دین محمدی کی بدولت شہر یروشالم اور مسجد بیت المقدس کا

رتبہ اور اسرائیلی پیغمبرونکا رتبہ پہچانا وہ پردہ جو بت پرستون پر پڑا ہوا تھا کہ بیت المقدس کے
اور وہانکے نبیون اور ولیون کو دشمن سمجھتے وہ پردہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بدولت
اور قرآن کی بدولت اوٹھ گیا ساری قومون کی محمدی لوگ بڑے شوق سے اللہ کی ضیافت
مین حاضر ہوتے ہین اور مسجد بیت المقدس کی زیارت سے اور انبیاؤن اور اولیاؤن کی زیارت
سے بڑی بڑی فیض پاتے ہین اور اونکے اعتقاد اونکے ایمان کی لذتین چکھاتا ہے اور ساتھ عشق کی شراب پلاتا
رے ہوے دلون کو جلاتا ہے جو دوئی عیسائیون پہ پردہ پڑا ہوا تھا کہ وہ تین خداون کے قایل تھے
یہودیون کے جلن مین مسجد بیت المقدس کو گو بت خانہ بنایا تھا تب عیسائی اونکے ظلم سے روتے تھے
اسنے دین محمدی کو وسیلہ سے وہ پردہ جو عیسائیون سے تھا اوٹھا دیا جب وہ محمدی ہوئے اونہون
نے اللہ کو اکیلا جانا اور سبکو اوسکا بندہ مانا اور بیت المقدس کا مرتبہ پہچانا ایمان والون کے
چہرون سے اونکے آنسو پونچھے یعنی ظالمون سے نجات دلایا اور جو دوئی عیسائیونکا اونپر سے موقوف ہوا
بت پرست لوگ ایمانوالونکو رسوا کرتے تھے کہا کرتے تونکو کیون نہین پوجتے ہو حضرت عیسی علیہ
السلام کو وقت سے دہریا ایمان یہودی تھے عیسائیون اوپر کہا کرتے تھے کہ حضرت عیسی کو کیون مانتے ہو
جو دوئی عیسائی تھے عیسائیون کو رسوا کرتے تھے کہ حضرت عیسی علیہ السلام کو اللہ کا بندہ کیون سمجھتے ہو
معاذ اللہ اونکو خدا سمجھو اب سب ملک مین محمدی لوگ حضرت عیسی کی اور سب پیغمبرونکی
اور اونکے ساتھ کے ایمانوالون کی تعریف کرتے ہین اور جو بنی اسرائیلی دین محمدی مین آگئے ہین
اونکے پیغمبرون کی اولاد جانکے محمدی انکا ادب کرتے ہین پادری طامس سکاٹ لکھتا ہے
کہ ان آیتون مین صاف صاف ایک پیشین خبری ہے تعلیم انجیل کی حضرت عیسی علیہ السلام کے
آنیسے دنیا کی تمامی تک رب العالمین ایک وقت کریگا جسمین پہاڑ پر ضیافت طیار ہوگی
واسطے تمام بت پرستون اور یہودیون کے اور نہایت عمدہ کہانا سب طرح کا اور عمدہ شرابین
ان مثالون سے سب قدرتی برکتین مراد ہین جو حضرت عیسی کی وسیلہ سے ملین اور جہالت اور
بت پرستی جو ایک پردہ کی طرح پہیلی ہوئی تہی تمام قومون پر سے وہ ہٹا دیجائیگی یہ بات جبسے کہ
شروع ہوئی جب سے حواریون نے بت پرستون کو عیسائی کیا اور انجیل کو اونمین پہیلایا یہ بات
قریب قیامت تک جاری رہیگی آخر کو موت فنا ہو جائیگی یا یہ معنی کہ بہشت اور دوزخ مین

لوگ ہمیشہ ہنسینگے یا یہ معنی کہ آخری زمانہ میں سب برائیاں مٹجائینگی جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام
آسمان سے اوترینگے اور محمدی ہونگے یہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے خاص رفیقون نے ملک یونان
اور ملک روم کو اور ہر شہر کے بت پرستوں میں انجیل کا وعظ سنایا اور اونکو عیسائی بنایا مگر پیچھے
عیسائیون میں سے بعض حاکم اور ہر ذا ایمان یہودیونکو اور بت پرستون کے ظلم اوٹھائی ایمانوالونکے
آنسو نہیں اپونچھے گئے بلکہ اونکے خون کے دریا بہائے گئے اور بے ایمان یہودیون نے اور بت پرستون نے طرح
طرح سے اونکو ذلیل کیا اونکی رسوائی دن بدن بڑھتی گئی شہر یروشالم اور بیت المقدس کو
بت پرستون نے ڈہا دیا ایمانوالون کے آنسوونکا دریا بہایا گیا تین سو برس بعد روم کی بت پرست
جھوٹھے مو ئے عیسائی بن بیٹھے تین سو آنسو بہنے والونکا ہر طرف رونا رہا اسکو اکیلا جانے والی
خنگارن اور پہاڑونمین چھپ بیٹھے تو اوس زمانہ میں یہ پیش خبری کہاں پوری ہوتی
کہ ساری قومون پر سے پردہ اوٹھ جائیگا جھوٹھے عیسائیون نے بہت بڑا بہاری پردہ شرک
کا بت لوگون پر ڈالدیا ایمانوالون کے آنسو اوس وقت میں نہیں پونچھے گئے ایمانوالون کی عزت
رسوائی ہوتی رہی یہہ تو صاف محمدی وقت کی بشارت ہے اور یہہ جو پادریون کو لین آتا ہے
کہ اللہ تعالے اس پہاڑ کا یعنی صیہون اور یروشالم کا پتا دیتا ہے کہ اس پہاڑ پر ضیافت
تیار کرونگا اور جناب محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا وہان ظہور نہیں ہوا بلکہ مکہ میں ظہور ہوا اسکا
جواب یہہ ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام بھی صیہون اور یروشالم میں نہیں پیدا ہوئے بلکہ شہر
بیت اللحم میں پیدا ہوئے جو یروشالم سے پانچ میل پر ہے اور صوبہ جلیل میں شہر ناصرہ میں
اکثر رہا کرتے تھے جو یروشالم سے ستر میل کے قریب ہے کبھی یروشالم میں بھی تشریف لاتے تھے
اور قرآن ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ والہ وسلم پر اگرچہ مکہ اور مدینہ میں اوترا مگر قرآن اور
حدیث بہت جلد ملک شام اور بیت المقدس میں اللہ نے پہونچایا اور اوس پاک ملک میں
بڑے بڑے محمدی لوگ پیدا ہوئے جنکا فیض ہر طرف اللہ نے پہیلایا اور مسجد بیت المقدس کو اور
ملک شام کے نبیون اور ولیون کا فیض بھی سب محمدیون نے پایا اور حضرت اشعیا علیہ السلام کو
اور اسرائیلی پیغمبرون کو بڑی خوشی اسی بات کی تھی کہ ہماری ملک میں اللہ کا نام پہیلے اور کافرون
کا زور ٹوٹ جاوے سو اللہ تعالی اونکو بار بار یہی خوشی سناتا ہے کہ تمہاری اس ملک میں

بہت بڑا فیض جاری کریگا اوس فیض سے ساری دنیا کے ایمانداروں کے دل ایمان کی حلاوت
پاوینگے پادریوں کو لازم ہے کہ تیسویں باب کے ستائیسویں آیت کو دیکھیں کہ دیکھو اللہ کا
نام دور سے چلا آتا ہے اسکا صاف مطلب یہ ہے کہ اللہ کا نام پہیلانیوالے اس ملک میں
دور سے آوینگے اور آپ ارشاد ہوتا ہے اور اوس روز یہ کہا جائیگا دیکھو یہہ ہمارا خدا ہے ہم اوسی کی
راہ تکتے تھے اور اوسی نے ہمیں بچایا یہ خداوند ہے ہم اوسکے انتظار میں تھے ہم اوسکی نجات سے
محظوظ وخرم ہووینگے کیونکہ اس پہاڑ پر خدا کا ہاتھ دھرا رہیگا اور موآب اپنی ہی جگہ میں
پامال کیا جائیگا جیسے گھاس مزبلے کے بیچ روندا جاتا ہے وہ اوتارا جائیگا اور وہ اوسکے درمیان اوسکے ہاتھ جیسے تیرنے
ہوی ہاتھ پھیلاتا ہے اپنے ہاتھ پھیلائیگا اور وہ اوسکے غرور کو اوسکے ہاتھوں کے فن سمیت
پست کریگا اور وہ تیری دیواروں کے اونچے برجوں کو ڈھا دیگا اور نیچا کریگا اور زمین کی بلکہ
خاک کے برابر کر دیگا دیکھو اے محمدی بہائیو کیسا صاف بیان ہے کہ اوس دن سب اللہ والے
اللہ کا شکر کرینگے کہ اللہ نے ہمکو اور ہماری ملک شام کو ظالموں کے ظلم سے بچا لیا اللہ کا ہاتھ اس
پہاڑ پر یعنی شہر یروشالم اور مسجد بیت المقدس پر دھرا رہیگا حضرت عیسی کی بعد تو اللہ نے
حفاظت کا ہاتھ اوس پر سے اوٹھا لیا اور بت پرستوں کے ہاتھوں اوس شہر اور اس مسجد کو
ویرانہ بنا دیا پھر محمدیوں کے ہاتھوں اوسکو آباد کیا آجتک اوس شہر اور اوس مسجد پر اور
وہانکے محمدیوں پر اللہ کی نگہبانی کا ہاتھ دھرا ہوا ہے ملا احمد ایرانی نے اس جگہ پر عبرانی
عبارت لکھی ہے اور موآب کی لفظ میں بڑی بڑی واو کیا ہے معلوم ہوا کہ یہ لفظ دونو
طرح سے ملا احمد لکھتے ہیں کہ کتاب قاموس میں لکھا ہے کہ موآب ایک قدیم شہر ہے عراق عرب
میں کہ دریا کی کنارے پر ہے اسکے موافق اس سے مراد مداین ہے جو عجم کے بادشاہوں کا تختگاہ تھا
اور بعضے اور لوگوں نے کہا ہے کہ موآب سے مراد خیبر کے یہودیوں کی ولایتیں ہیں پھر ملا احمد لکھتے ہیں
کہ دیکھو شہر مداین کو جناب محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امتیوں نے پست وخراب کیا اور
اپنے ہاتھ وہاں پھیلائے اور اوس شہر کے محل بلند گرا دیے جناب محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے
پیدا ہونیکی رات میں گر پڑے دیکھو امت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خیبر کو جناب محمد صلی
اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خود فتح کیا اور مداین کو آپ کے بعد محمدیوں نے فتح کیا پادری مرکب نے

کشف الآثار مین لکھا ہی کہ مواب کو سب شہر فنا ہوگئی اور بدوون نی مواب پر قبضہ کیا مگر
وہان پہرا کرتی ہین وہان تہوڑی سی کہیتی ہی اور بڑا جنگل ہی مگر تہوڑی تہوڑی چہوٹی
چہوٹی کہیت بوئی جاتی ہین بدوون کی گائی وہان چرتی ہین اس بیان سی
معلوم ہوا کہ مواب ملک عرب مین پایا اوسکو فتح کیا تہا

چھبیسوان باب

سنو اللہ تعالی فرماتا ہی اوسدن یہوداہ کی سر زمین مین یہ گیت گایا جائیگا ہمارا ایک محکم شہر
ہی اوسکی دیوارون اور برجون کی بدلی وہ نجات ہی کو مقرر کریگا پادری طامس اسکاٹ
لکہتا ہی کہ معلوم ہوتا ہی کہ یہان یہ مطلب ہی کہ یروشالم اور لوگ یہودیون کی ہاتہ سی
بچ جائینگی اور بابل کی قید سی بہی چہوٹ جائینگی اور انٹی یوکس کی ظلم سی بہی خلاصی پائینگی
اور دوسری یہ مطلب ہی کہ وہ زمانہ جب آویگا کہ یہودی لوگ عیسائی ہو جائینگی وہ کہینگی
کہ ہمارا شہر یروشالم بابل اور روم سی زیادہ مضبوط ہی کیونکہ اللہ نی نجات مقرر کی دیوارون
اور برجون کی واسطی اور اللہ کی محبت عیسائیون کو ایسی طاقت دیگی جیسی شہر کو [illegible]
ہم کہتی ہین کہ اوسدن کا اشارہ اوسدن کیطرف ہی جسکا اوپر کی آیتون مین ذکر ہی کہ یہوداہ کی
انگلی نگہبانی کا ہاتہ ہٹا رہیگا وہ وہی وقت ہی جو شہر یروشالم اور مسجد بیت المقدس کی
بڑی مضبوطی ظاہر و باطن کی اوسیوقت مین ہوئی آگی ارشاد ہوتا ہی تم دروازون کو کہولو تاکہ صادق
یعنی راستباز قوم جسنی صداقت کو حفظ کیا ہی اندر آوی پادری طامس اسکاٹ لکہتا ہی کہ
جب سچی عیسائی جو بنی عیسائیون پر فتح پائینگی تو بت پرستون کی جماعت بہت بڑہ جائیگی جو
اللہ کی حکمون کی خوب طرح تابع ہونگی اور جو سچا ایمان لاویگا اوسکی واسطی عیسائی لوگ دروازون کو
کہولینگی اور اس مضبوط شہر مین اوسکو رہنی دینگی اور وہان اوسکو حصہ دینگی یہ پیش خبری
جب پوری ہوئی جب بت پرستون کو قدیم زمانہ مین دین کیطرف بلایا اور یہ پیش خبری اسطرح
پوری ہو جائیگی جب یہودی عیسائی ہو جائینگی ہم کہتی ہین اس پیش خبری کا ظہور محمدی
وقت مین ایسا ہوا کہ پادریون کا دل جانتا ہی محمدی لوگ جو سچی عیسائی ہین اونہون نی
جب جہوٹی عیسائیون پر فتح پائی اون لوگون نی عاجز ہوکر شہر یروشالم کی دروازی کہولدیی
محمدیون نی شہر مین جاکر مسجد مقدس کو کوڑی کرکٹ سی صاف کرکرایا آباد کیا کہ آجتک آباد رہی

اور یہہ بیان ہو چکا کہ صداقت زبور شریف مین اور اس کتاب کی اگلا ونون اور پچھلون مین
باب مین آخری شریعت کا نام ہی تو یہان اس بات کا اشارہ ہی کہ وہ لوگ قرآن اور حدیث
کو بڑے یاد کرنی والی ہونگی وہ شریعت انکو دلون پر نقش ہوگی ارشاد ہوا ہی جسکا
دل قایم ہی تو اوسے سلامتی سی اوسکی نگہبانی کریگا کیونکہ اوسکا بھروسا تجھپر ہے ہمیشہ تک
خداوند پر بھروسا رکھو کہ اللہ یقینی ایک ہمیشہ کی چٹان ہی فائدہ یعنی پناہ اوسکے پاس ہے
پادری طامس اسکاٹ لکھتا ہی کہ یہہ خیال ہوسکتا ہی کہ یہہ خبر اون عیسائیون کی ہی جو اللہ پر بھروسا
رکھین گی پھر فرمایا کہ اللہ پر بھروسا رکھو یعنی اوسوقت کی اسیا- اللہ سے رکھوا اور آیتون مین
صبر کرو ہم کہتی ہین بیشک یہہ عیسائیون نے مصیبتون مین بڑی بڑی صبر کیی اور محمدی
وقت کو انتظار مین بیٹھی رہی محمدی وقت مین اونہون نے ظالمون کی ظلم سی نجات پائی ارشاد ہوتا ہی
وہ اونکو جو اونچی پر بیٹھی ہین نیچی اوتاریگا اور بلند شہر کو پست کریگا وہ اوسی پست کرتا مین
ملائیگا اور خاک مین ملا دیگا وہ پانوئی روندا جائیگا یعنی مسکینون کی پانوسی اور محتاجون کی قدمون سی
طامس اسکاٹ لکھتا ہی کہ بابل کا غارت ہوجانا یہودیون کی بحال ہوجانیکی لیی تہا سو سب سمجھے جو عیسائی
برباد ہو جاتی ہین کہ اوسے بھی عیسائی جو حقیر ہین اللہ کی حکمون پر چلین گی آپہی پادری بھی عیسائی ہی
عرب کی محمدی لوگ ہین دیکہو اون مسکینون اور محتاجون نے بابل کو کیسا روندا لا ابن اثیر جزری
تاریخ کامل مین لکھتی ہین کہ مسلمانون نے جب فارس والون کی ملک پر جہاد کیا تو فارس والی لوگ
اونسے کہا کرتی تھی جسوقت لڑائی نہین آپسمین پیغام اور گفتگو ہوتی تہین کہ تم لوگ سب
قومونسی تھوڑی ہو اور سب سے زیادہ حقیر ہو اہوا ایکا نوالعرب کی لوگ جو سب قومون سے زیادہ
کمزور تھی لوگ بھی تھوڑی اور سامان لڑائیکا بھی تھوڑا اونکو اللہ نے اپنی نام کا زور دیا اور سب قومون پر
غلبہ دیا اوسی تاریخ کامل مین دوسری جگہ لکہا ہی جہان قادسیہ کی لڑائیکا بیان ہی جو بابل کے
علاقہ مین ہی وہان حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی وقت مین فارس والون سے لڑائی تھی وہان رستم
نے مسلمانون سی کہا کہ ہم لوگ ہمیشہ شہرون مین غالب رہی ہماری سی حکومت اور بادشاہی کسی کو
نہین ملی اور قومون مین کوئی قوم ہماری نزدیک تمسی زیادہ حقیر نہین تھی تمہاری زندگی بری
طرح گذرتی تھی ہم تمکو کچھہ نہین سمجھتی تھی جب تمہاری شہرون مین قحط پڑتا تھا تم ہماری پاس

آتے تھے تو ہم تمکو کچھ چھواری اور جو دلا دیتی تھی پر تمکو رخصت کرتے تھی اور میں جانتا ہوں
کہ تمہاری شہروں میں مصیبت پڑی ہوا ہی تم اس کام پر [illegible] میں تمہاری حاکم کو
کچھ کپڑا اور ہزار درہم دلا دیتا ہون مغیرہ ابن شعبہ نے [illegible] الله [illegible] کا پیدا کرنیوالا ہی
اور [illegible] الاہی اور تو نی جو اپنی ملک کی لوگون کا ذکر کیا [illegible] اسکو جانتی ہین الله نے
تمکو [illegible] دیا تھا اور ہماری تنگی اور برا حال جو تمنے ذکر کیا [illegible] ہی جانتے ہین اور اس بات کو
منکر نہین ہین الله نے ہمکو آزمایا تھا اور مصیبت [illegible] اگر [illegible] راحت [illegible] امید [illegible] ہین یہانتک
کہ راحت اونکو ملجاتی ہی ارشاد ہوتا ہی صادقون کی راہ راستی ہی [illegible] جو حق ہی تو ہی صادق کی
راہ کو ہموار کرتا ہی ہان تیری عدالتون کی راہ مین [illegible] ہم تیری منتظر رہی ہماری جانکا اشتیاق
تیری نام اور تیری یاد کی طرف ہی رات کو میری جان [illegible] رکھتی ہی ہاں مین اپنی دل سے سحر تیری
تلاش کرتا ہون کیونکہ جب تیری عدالتین زمین پر ہوتی ہین تب دنیا کی بستی والی صداقت سیکھینگی
پادری طامس اسکاٹ لکھتا ہی کہ الله والون نے مصیبتون [illegible] ہونیکا انتظار کیا
اور [illegible] اس عدالت کی امید کی جو [illegible] ویران کرینگی [illegible] اسکی ذریعی سی لوگ اچھی راہ
سیکھینگی [illegible] اس بات کا صاف ظہور محمدی وقت مین ہوا الله نے تیری عدالت مین
ظالمون کو قتل کیا اس سزا کو دیکھکر بہت لوگون نے سچا دین سیکھا ارشاد ہوتا ہی ہر چند شریر پر
مہربانی کیجاوی پر وہ راستی نہ سیکھیگا سچائی کی زمین مین ناراستی کو کام لائیگا اور خدا کی عظمت پر
لحاظ نہ کریگا اے خدا تیرا ہاتھ بلند ہی پر وی اوسکو نہین دیکھتی لیکن وہ دیکھینگی اور پشیمان
ہونگی قوم کی غیرت [illegible] آگ تیری دشمنون کو بھسم کر دیگی پادری طامس اسکاٹ لکھتا ہی کہ اسرائیلیون
کی قوم مین جو بری لوگ تھی اونہون نے اوس پاک زمین پر یروشلم مین شرارت کی اور الله کو جلال کو
نہ دیکھا اور الله نے جب ہاتھ بلند کیا یعنی تھوڑی سی سزا دی یا بڑی عذاب سے دھمکایا تب بھی وہ
نہ سمجھی تو الله اونکو شرمندہ کریگا اس سبب سے کہ وہ الله والون سی دشمنی کرینگی تب الله کی
غیرت اور اسکی آگ [illegible] اسکی دشمنون کی لیے طیار ہی اونکو ہلاک کر دیگی یہ خیال ہو سکتا ہی کہ یہ
اسکی خبر ہے کہ یہودی لوگ بابل والون کی ہاتھ مین قید ہونگی اور کچھ اوس حال کو بھی موافق ہی
جو رومیون نے یروشلم کی بربادی سی پہلی کیا [illegible] یا دریوبابل والی اور رومی لوگ [illegible]

تھے اونکے ہاتھوں انھیں یہودیوں کو سزا ملی یہاں وہ ذکر نہیں ہے یہاں تو اوس وقت کا ذکر ہے جب وہ
اللہ کا ہاتھ دیکھینگے اسکا صاف مطلب یہ ہے کہ اللہ اپنے خاص بندونکے ہاتھوں بیت المقدس
اور ملک شام والونکو سزا دیگا وہ اللہ کی قدرت کا پورا ظہور دیکھینگے اور اسکو جو اپنے
خاص بندونکو بچانے کیلیے غیرت ہے وہ غیرت اور آگ اونکو سزا دیگی محمدی وقت کا حال
تمام خوب معلوم ہے کہ شہر یروشالم اور ملک شام کے یہودیوں اور جو قوم انہوں کو اللہ نے
محمدیوں کے ہاتھوں کیسی سزا دی ارشاد ہوتا ہے اے خداوند تو ہمارے لیے سلامتی ٹھہرائیگا کیونکہ
تو ہی نے ہمارے سارے کاموں کو ہمارے لیے بنایا ہے اے خداوند ہمارے خدا تیرے سوا اور خداوند
ہمپر خداوندی کرتے ہیں پر ہم تجھی سے تیرا نام لیا کرینگے وی مرگئے پھر نہ جئینگے وی مردے ہیں چلت
کر گئے پھر نہ اوٹھینگے کہ تو نے اونکو سزا دی اور اونہیں نابود کیا اور انکا ذکر بھی مٹا دیا اے
خداوند تو نے اس قوم کو کثرت بخشی ہے تو نے اس قوم کو کثرت بخشی تو جلالی ظاہر ہوا تو نے زمین
کی ساری سرحدوں کو دور تک بڑھا دیا ہے طامس اسکاٹ کا بیان ہے کہ اللہ والے لوگ شام
حاکموں کے قبضہ میں رہے اب خبر دیجاتی ہے کہ جھوٹے مذہب والے اور سب بتوں کا زور
ٹوٹ جائیگا اور انکے بہکانے والے مرجائینگے اور اللہ والے لوگ بہت بڑھ جائینگے اور اللہ کا
نام جس طرح بیت المقدس وغیرہ میں ہے تمام دنیا کے کنارونمین پھیلا دیا جائیگا کیونکہ نیک لوگوں نے
مصیبت میں دعائیں کی تھیں وہ اللہ قبول فرماویگا ارشاد ہوتا ہے اے خداوند تنگی میں وے تیری
طرف رجوع ہوئے جسوقت تیری تنبیہ اونپر تھی اونہوں نے تجھسے چپکے آواز سے دعا مانگی جس طرح
کہ پیٹ والی عورت جسکے جننے کے دن نزدیک ہوں درد کھاتی ہے اور اوس درد سے چلاتی اور چیخیں
مارتی ہے اے خداوند ہم تیری نگاہ میں ویسے ہی ہیں طامس اسکاٹ کا بیان ہے کہ خدا پرست
لوگ مدت تک درد کھانیوالی عورت کی طرح مصیبتیں اوٹھاتے رہے اور انتظار میں رہے کہ ہماری
دعا کب قبول ہوویگی اور وہ جو اللہ نے ان ظالموں کے ظلم سے چھوٹنے کی خبر دی ہے اوسکا ظہور
کب ہوویگا ارشاد ہوتا ہے ہم حاملہ ہوئے ہمیں درد زہ لگا پر گویا ہوا جنی ہم نے زمین پر کچھ
رہائی حاصل نہیں کی اور دنیا کے بسنے والے نہیں پڑے ہیں طامس اسکاٹ لکھتا ہے کہ وہ لوگ
نتیجہ نکالنے پر تیار ہوے کہ نہ اچھے وقت نہ آوینگے اور پیش خبریوں کا مطلب ہنوز نا سمجھا اور ہم

نا امید ہوئی ارشاد ہوتا ہی تیری مردی جی اوٹھینگی اونکی لاشین اوٹھ کھڑی ہونگی اور دوسرے
ترجمہ مین یون ہی کہ میری لاش سمیت وی اوٹھ کھڑی ہونگی تم جو خاک مین جا بسی ہو جاگو اور گاؤ
کیونکہ تیری اوس اوس کی مانند ہی جو اوگتی چیزون پر پڑتی ہی اور زمین مردون کو نکال پھینکیگی
پادری ڈائلی و ڈیٹی لکھتا ہی کہ میری لاش سمیت یہ وہ شخص کہتا ہی جو اللہ کے وعدون کو سچا جانتا ہی
اوسمین یہی اللہ کا فضل اور اوسکی قدرت اوگاویگی اور سرسبز کر دیگی اون پودھون کو جو
سوکھ گئے تہی طامس اسکاٹ لکھتا ہی کہ معلوم ہوتا ہی کہ یہان اس بات کی پیشین خبری ہی کہ خدا پرستونکی
جماعت جو مردہ سی ہو گئی تھی پوپون کی مذہب کی رشوت خوری مین اور بت پرستی کی جاری
ہونے مین سو خدا پرستونکی جماعت سرسبز ہو جاویگی جسطرح مردہ جسم جو قبر مین رکھا گیا ہو معجزی سے
جلایا گیا جسطرح اوس اوگتی چیزون کو سرسبز کر دیتی ہی اسطرح خدا پرستونکی جماعت جاری
ہوگی اخیر فقرہ یون بھی بیان ہو سکتا ہی کہ زمین ظالمون کی توگرائیگا فائدہ یعنی پچھلا
فقرہ یہ ہو وآرص رپائیم تپیل اسکی معنی دوسری طرح بھی ہو سکتی ہین جو لکہی گئین
اسلیئی ہم کہتی ہین کہ حضرت حزقیل علیہ السلام کی سینتیسوین باب مین بھی یون ہی فرمایا ہی کہ تمکو
تمہاری قبرون سی باہر نکالونگا اور تمہاری سرزمین مین تمکو بساونگا قبرون سی نکالنی کے
یہ معنی کہ مصیبت کی مقامون سی نکال کر راحت کی جگہ پر لاونگا اسی پادری نی کیا اچھی بات کہی
سو یہی کہ حضرت عیسی علیہ السلام کی بعد پوپ لوگ جو بڑی بت پرست اور رشوت خور تہی
اونہون نی دین کو بگاڑ دیا تہا اب اس آسان بات کو بھی سمجھ لو کہ اسکی بعد جو اللہ والون کی
جماعت کو سرسبز ہونیکا وعدہ ہی وہ محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم اور محمدی لوگ ہین جنہون نی
ساری دنیا مین اللہ کا اور نبیون کا نام پھیلایا اور پوپون کی شرارتین جو تین سو برس سی پھیلی
ہوئی تہین اونکو شہر یروشلم سی اور شام و روم سی مٹایا اس جگہ پر ہم محمدیون کو پوپون کا
حال ضرور یاد رکھنا چاہیی وہ یہ ہی کہ حضرت عیسی علیہ السلام کی تین سو برس بعد روم کا بادشاہ
قسطنطین جو [illegible] کا عیسائی ہوا اور اوسنی بہت لوگون پر زور کر کی تین خداونکا
اقرار کروایا اسی بادشاہ کی وقت سی پوپ لوگ یعنی بڑی بڑی پادری اس منصب پر
بیٹھکر کہنی لگی کہ ہم جو چاہین سو کر سکتی ہین اور جس چیز کو چاہین حلال کر دین جس چیز کو چاہین حرام

کر دین مولوی رحمت اللہ صاحب نے اعجاز عیسوی کے اخیر مین پادریون کی کتابون سے پوپون کی
شرارتون کا حال لکہا ہے ایک پادری یعنی ناپیر صاحب اپنی کتاب مین مشاہدات کی بابت
صفحہ ۶۸ مین لکہتا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے تین سو سولہ برس بعد دجالی اور پوپی
سلطنت شروع ہوئی پوپون کا حال یون کہلا کہ سولہوین صدی عیسوی مین پادری لوتہرنے
اپنی سمجہ کے موافق دین کو سنبہالا اور پوپون کی غلط غلط باتون کو مٹایا اس پادری کا فرقہ
پروٹسٹنٹ کہلایا مگر اگلون کیطرح یہہ بہی تین خدا اونکے قایل ہین اس بڑی شرک مین اونکے
شریک ہین مگر پوپون کی شرارتون کا بیان اپنی کتابونمین بہت کچہہ کرتے ہین اور وہ فرقہ
جو پوپون کی مذہب پر ہے وہ رومن کاتلک کہلاتا ہے اوس فرقہ کے لوگ بہی اب تلک انگریزی ملکونمین
بہت پہیلے ہوئے ہین مولویصاحب نے اظہار الحق مین لکہا ہے کہ وہ لوگ تصویرونکو سجدہ کرتے ہین
اور روم مین اونکا بہت بڑا پادری رہتا ہے اونکے پادری کچہہ لیکر لوگون کے گناہ بہی معاف
کر دیتے ہین سو یہ پادری اقرار کرتا ہے کہ پوپون نے دین کو بگاڑ دیا تہا مگر کہتا ہے کہ وہ اللہ والونکی
جماعت جنکی سرسبز ہونیکی بشارت ہے وہ فرقہ پروٹسٹنٹ کا ہے جو اخیر زمانہ مین رومن کاتلک
کے فرقہ پر غالب ہو جائیگا ارشاد ہوتا ہے اے میری قوم اپنی اندر کی کوٹہریومین داخل ہو
اور اپنا دروازہ اپنی پیچہے بند کر لے اور اپنی تئین تہوڑی دیر چہپا جبتک کہ غصہ اوتر جاوے
کیونکہ دیکہو خداوند اپنی مقام سے چلا آتا ہے تاکہ زمین کے باشندون کو اونکی شرارت کی سزا
دیوے اور زمین اپنی خون کو ظاہر کریگی اور اپنی مقتولون کو پہر نہ چہپاویگی پادری طامس سکاٹ
لکہتا ہے کہ اللہ اپنی لوگون کو اپنی نبی کی زبانی نصیحت کرتا ہے کہ جب وہ لوگ قتل ہو رہے تہے
اوسوقت خوشی کی امید رکہین کیونکہ اللہ تعالی اپنی مقام رحم سے قریب ہے کہ اٹہ جاوے اور
عدالت کی مسند پر آوے تاکہ شریرون کو سزا دیوے جنہون نے اوسکے لوگون کو قتل کیا ہے تب
بڑی مقدار خون کی جو ظلم سے بہایا جائیگا کہل جائیگی اور خون کرنیوالون کو واجبی سزا ملیگی
ہر شخص کو چاہیے کہ بڑی ہوشیاری سے اس باب کے ساتہہ سولہوین باب سے لیکر عیسوین
باب تک شریک کر لے پہر یہ خیال کرے کہ یہ پیش خبری اس بات کی ہے کہ اون لوگون سے بدلہ
لیا جائیگا جنہون نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے شہیدون کا خون بہایا ہے آگے پادری طامس خوب

جانتی ہو کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی بعد بت پرستون نے تین سو برس تک عیسائیون کا
خون بہایا اور اوسکی بعد پوپ لوگ جو جھوٹھے موٹھے عیسائی بن گئے تھی اونہون نے
بت پرستی اور رشوت خوری اختیار کی تہی اور سچے عیسائی جو اللہ کو ایک جانتی تہی اور
حضرت عیسیٰ کو اللہ کا بندہ اور پیغام پہونچانیوالا سمجھکر مانتی تہی اونپر یہ جھوٹی عیسائی بڑی بڑی
ظلم کرتے تھے اور یہ جو ظالمون کی قتل کی خبرین ہین یہ اونہین کی قتل کی خبرین ہین جنہون
نے عیسائیون کو شہید کیا اور یہہ بھی جانتی ہو کہ وہ لوگ جو جھوٹی عیسائی تہی اونہین کی
تلوار سی قتل ہوے پہر تم اس کھلی ہدایت کو برحق سمجھکر محمدی کیون نہین ہو جاتی ای محمدی
بہائیو حضرت اشعیا علیہ السلام اللہ کی حکم سی فرماتی ہین کہ ظالم لوگ جو تمکو قتل کرتی ہین
تم اونسی چھپ رہو یہانتک کہ اللہ کا غصہ جو تمپر ہی اوترجای حضرت عیسیٰ
علیہ السلام کی بعد یہی حال تہا کہ سوا چھپ رہنی کی کچھہ بن نہ پڑتا تہا اسکی بعد یہ بشارت
ہی کہ اللہ اپنی مقام سی چلا آتا ہی اسمین کیا عجب ہی کہ یہ اشارہ ہو کہ اللہ تعالیٰ اپنی مقام
یعنی مکہ اور کعبہ سی محمدیون کی ساتھہ ملک شام کو شریرونکو سزا دینی آتا ہی اس کتاب کی
ستائیسوین باب مین جہان صاف کعبہ کی آنے رہنی کو وہان اوسکو اپنا پاک مقام فرمایا ہے

ستائیسوان باب

اوس دن خداوند اپنی سخت اور بڑی اور مضبوط تلوار سی لویاثان
کو اوس تیز رو سانپ کو اور لویاثان کو اوس پیچیدہ سانپ کو سزا دیگا اور دریا کے
اژدہی کو قتل کریگا پادری ڈرایونیٹی لکھتا ہی کہ لویاثان آگ نام ہی تیز بڑی بڑی
مچھلیون اور دریای جلیت ناک اور نہنگ اور جانورون کا اور اسکا مطلب ہی کہ اس باب
مین اوس مطلب کا بیان ہی اور دونون اگلی بابون بت پرست اور خدا پرستون کی اچھی حال کی
خبر ہے جبکہ شیطان اور اوسکی کارندی تابع کریی جائینگی اور خدا پرستون کی جماعت بڑہا
دیجائیگی اور بت پرستی مٹجائیگی اور یہودی لوگ بہہ حال کردی جائینگی اوس دن اللہ تعالیٰ
اپنی لوگون کی قتل کرنیوالون کو سزا دیگا اور بدلہ مجھہ سی بدلیگا یعنی قتل کرنیوالی ظالمون اور
بت پرستون سی اور لفظ مگر مچھہ کی دوبارہ ہونی سی معلوم ہوتا ہی کہ ایسا دو شخص تہا کہ جانور
اور لفظ اژدہا کا اور مقام یہہ دریای ہوت کا ترجمہ کیا گیا ہی بہت لوگ اور قریب بندہ

کی مراد ہین اور شیطان پرانی اژدہی نی دی تہی اپنی طاقت اوس چوپای کو جسکو کہ جہوا ایسی
نے سمندر سی نکلتی ہوی دیکہا فائدہ جناب یوحنا حواری اپنی کتاب مشاہدات مین
لکہتی ہین کہ مین نے سمندر سی نکلتی ہوی ایک جانور کو دیکہا اوس جانور کی بہت کچہہ ہیئتی
اور نشان بیان فرمای ہین وہ سب نشانیان قسطنطین پادشاہ مین موجود تہین جسنی
عیسائیون پر ظلم کر کر اونسی تین خدا اونکا اقرار کروایا اسکا پورا بیان کتاب کی آخر مین ہوگا
اگر اللہ چاہیگا سو اوسی جانور کی حضرت اشعیا علیہ السلام بہی خبر دیتی ہین اوسکی ہمسایگی والی
جو جہوٹی عیسائی تہی اونپر اللہ نی محمدی تلوار بہیجی یہہ اوسی تلوار کی خبر ہے ارشاد ہوتا ہی
اوس روز تاکستان کی بابت ایک گیت گاو مین خداوند اوسکی نگہبانی کرتا ہون اوسی
ہر دم سینچتا ہون تا نہو کہ اوسی کچہہ صدمہ پہونچی مین رات اور دن اوسکی خبرداری کرتا ہون
طامس اسکاٹ لکہتا ہی کہ جب یہہ معاملی ظاہر ہون تب اللہ والون کو گانا چاہی جب انگور تاکستان مین
جنگلی انگور لگین گی مگر عمدہ پہل کثرت سی لگین گی فائدہ یہہ اشارہ اس کتاب کی پانچوین
باب کیطرف ہی وہان اللہ نی فرمایا ہی کہ اسرائیلیون کا گہرانا اللہ کا انگوری باغ ہی کہ اوسمین
جنگلی انگور لگی سو مین اوسکو ویران کر دونگا وہان اللہ نی یہہ خبر دی ہی کہ اسرائیلیون
کو تباہ کر دونگا بار بار اونکو تباہ کیا اب یہان یہہ خبر ہے کہ جب دشمنون کو سزا ملیگی اوس روز
جو اسرائیلی اللہ والی ہوجاوینگی اونکی اللہ تعالی خوب نگہبانی کریگا اس بات کا ظہور محمدی
وقت مین ہوا جو یہودی ایمان لایا اور پکی محمدی ہوگئے وہ بڑی امن و امان مین ہی کیونکہ
ظالم بادشاہون کا زور ٹوٹ گیا ارشاد ہوتا ہی مجہہ مین قہر نہین کون ہی کہ جنگگاہ مین کوڑا کانٹا
میری سامنی کہڑا کری مین اونپر خروج کرونگا اور اونہین یکلخت جلا دونگا یا وی میری پناہ
پکڑین تا مجہسی صلح کرین ہان مجہسی صلح کرین آیندی مین یعقوب جڑ پکڑیگا اور اسرائیل
پہولیگا اور پہولیگا اور زمین کی سطح کو میوون سی مالامال کریگا طامس اسکاٹ لکہتا ہی کہ خدا اپنی تاکستان
پر ویسا غصہ نہین ہے جیسا دشمنون پر ہی اوسکا غصہ اوتر جائیگا اور جو کوئی اوسکی
برخلاف ہوکر لڑیگا وہ اوسکو بہت آسانی سی جلا دیگا اور جو کوئی اوسکی ڈری تو اوسکی
پناہ مین آوی اغلب یون ہی کہ یہہ پیش خبریان جب پوری ہونگی جب جہوٹی عیسائی برباد

ہونگی اور اس سی انجیل کی پہیلنی کی راہ تیار ہوگی دنیا مین تمام قومین قلم لگائین گی اوس بڑی زیتون کی درخت مین جسکا کہ ابراہیم یا اسرائیل جڑ ہین یہہ الفاظ بیان کرتے ہین سرسبز ہو دیون کی حالت کا جب وہ مذہب بدلین گی گویا مردین جان پڑ گئی اور سب بت پرست ایمان لائین گی **سوال** کون ایسا واقعہ ابتک ہوا ہی جو خیال ہوسکتا ہی کہ اوسمین یہہ پیش خبری پوری ہوئی ای محمدی بہائیو اس جگہ پہ اس پادری نی سوال کرکی چہوڑ دیا اور جواب نہ لکہا نہین معلوم اوسکی آنکہین کدہر ہین یہہ سب احوال محمدی وقت کا ہی جن یہودیون کی فوج نی جناب محمد صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم کا سامنا کیا تو اونکا لشکر اور ہتیار اللہ کی آگی کوڑا کانٹا تہا یعنی اوسکا جلا دینا بہت آسان تہا اللہ نی اونکو قتل کیا اور جو یہودی محمدی ہوی اونہون نی ہر طرحکا امن امان پایا اونہون نے جڑ پکڑی اونکی نسل تمام زمین مین پہیل گئی ارشاد ہوتا ہی کیا اوسنی اوسی مارا جسطرحسی اوسنی اوسکی مارنیوالی کو مارا ہی آیا وہ قتل ہوا جسطرح اوسکی قتل کرنیوالی قتل ہوئی تو نی اندازہ سی اوسکی رخصت کرتی وقت اوس سی بحث کی وہ پوربی ہوا کی دن اپنی سخت آندہی سی اوسکو اوڑا لیگیا طامس اسکاٹ لکہتا ہی کہ اسرائیلیون کی جو مارنیوالی تہی مصری اور آسوری اور بابلی اور یونانی اور رومے سلطنتین جنہون نے ایک دوسرے کے بعد اونکو ستایا اونکی سلطنتین اولٹ دیگئین اللہ نی اونکو ایسا مارا کہ اونکا نام و نشان مٹا دیا اور جو باقی رہی وہ فتح کرنیوالون مین ملکر کہو گئی اسرائیلیون کو اوسطرح نہین مارا بلکہ کچہہ مارا کچہہ باقی رکہا جب اوسنی سخت ٹہنڈی پوربی ہوا کو چلنی کا حکم دیا اوسنی اوسکو ٹہیرا لیا ہم کہتی ہین کیا عجب ہی کہ پوربی ہوا کا اشارہ جناب محمد صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم کی اور عرب لوگون کی طرف ہو کیونکہ عرب کا ملک یروشلم سی پورب کی طرف ہی اسکا بیان پادریونکی کتابون مین جابجا موجود ہی اور جب مکہ کی بت پرست اور قوم قریظہ کی یہودی آپ سی لڑنے آئے تہے اللہ نے فرشتونکی فوجین آندہی کی ساتہہ بہیجین پوربی ہوا آئی اوسنی کافرون کی فوج کی خیمی اوکہیڑ ڈالی اور اونکو بہگا دیا بخاری اور مسلم مین ہی کہ آپنی فرمایا کہ میری مدد کی گئی صبا سی یعنی پوربی ہوا سی ارشاد ہوتا ہی اسلیی اس سی یعقوب کی گناہ کا کفارہ ہوا اور یہ اوسکا سارا پہل ہی کہ اوسکا گناہ دور کیا گیا جسوقت وہ مذبح کے

یعنی قربانی کی مقام کی سب پتھرون کو ٹوٹے کنکرون کی مانند ٹکڑی ٹکڑی کریگا کہ یسیرتین
یعنے گھنی باغ اور سورج کی ستون پہر قایم نہ کیے جائینگی کیونکہ وہ مضبوط شہر ویران ہی اور
وہ بستی اوجاڑ اور بیابان کی مانند خالی ہے وہان بچھڑا چریگا اور وہان وہ لیٹ رہیگا
اور اوسکی ڈالیان کہایا کریگا جب اوسکی شاخین مرجہا جائینگی تب توڑی جائینگی عورتین آئینگی
اور اونہین جلائینگی طامس اسکاٹ لکہتا ہی کہ جب کالدیون نے اونکی قربانگاہ ہونیکا پتہ نکال لیا
اور پتھرون کو مسجد اور شہر کی ساتھ جلا دیا اونکی باغات اور بت بہی برباد ہوگئی اللہ کا ارادہ
ہوا کہ یروشالم ویران ہو جاوی اور زمین بے زراعت پڑی رہے یہہ بات بڑی خوف کی ہی
اس سے مراد ہی بربادی یروشالم کی جو رومیون کی ہاتھ سے ہوئی اور اوسکی دور دور
نتیجے نکلی یہہ کہنا اس سے بہتر ہی کہ یہہ بابل کی قید کا ذکر ہی یہہ بات پادری فی اسلیی کہی ہی
کہ بخت نصر بابلی نے جب یروشالم کو ویران کیا اور لوگون کو قتل کیا تب شہر مین کنگالونکو
چھوڑ دیا کہ انگور کی باغون کی خبر لین اور کہیتی کرین اسکا بیان اپنی جگہ پر آویگا اگر اللہ
چاہیگا اور یہان یہ خبر ہی کہ وہ بستی اوجاڑ اور بیابان کی مانند خالی ہو جائیگی یہہ بات یروشالم
کی دوسری ویرانی مین ہوی بیشک یہی مطلب ٹہیک ہی اور کفاری کا یہہ مطلب ہی کہ اونمین
بہتون نے دین محمدی قبول کیا حضرت محمد صلی اللہ علیہ و الہ وسلم پر اور قران شریف پر اور
حضرت عیسی علیہ السلام پر اور انجیل پاک پر ایمان لای اونکی اگلی گناہ معاف ہوی ارشاد
ہوتا ہی اور ایسا ہوگا کہ خداوند اوسدن ندی کی باڑہ سی لیکے مصر کی دہار تک جہڑ جہڑائیگا
اور تم ای بنی اسرائیل ایک ایک کر کی جمع کیے جاوگی اور اوسدن ایسا ہوگا کہ بڑا نرسنگہا
پہونکا جائیگا اور وی جو آسور کی ملک مین ہوکر مرنے پر تہی اور وی جو مصر کی مملکت مین
جلاوطن ہوئے آوینگی اور یروشالم کی مقدس پہاڑ پر خداوند کی پرستش کرینگی طامس اسکاٹ
لکہتا ہی کہ یہان یہہ پیش خبری ہی کہ یہودی بابل کی قید سی چھوٹ کر آوینگی سو وہ دریای فرات
کی نہر سے دریای مصر تک جدا جدا مقامون مین سی جمع کیے گئی اور بہت سی لوگ اون دس قومونکی
اونکی ساتھ ہوئی پہر بیت المقدس مین آی لیکن معلوم ہوتا ہی کہ بڑی نرسنگی کی پہونکنی کا یہہ
مطلب ہی کہ انجیل کا وعظ سنا کر اللہ جمع کریگا تمثیل اور باہر پہنکی ہوی یہودیون کو اور

اونکو اپنی مقبول بندونمین شمار کریگا اور غالبا اونکو [illegible] مین [illegible] قایم کریگا ای محمدی
بہائیو اور یہہ پادری لکہہ چکا ہی کہ یہہ جو یروشالم کی ویرانیکی خبر ہی اسکو دوسری ویرانیکی
خبر سمجہنا بہت بہتر ہی جو رومیونکی ہاتہہ سی حضرت عیسی علیہ السلام کی بعد ہوئی تو اس
ویرانیکی بعد جو ارشاد ہوتا ہی کہ بڑا نرسنگا پہونکا جائیگا یعنی بہت بڑی منادی اللہ کے
کلام کی ہوگی یہہ خبر انجیل کی کیونکر ہوسکتی ہی انجیل کی منادی تو حضرت عیسی علیہ السلام
کی جیتی جی اونکی چالیس برس بعد رومیون نی یروشالم کو ویران کیا اس ویرانیکی پانسو برس بعد
قرآن کی منادی جناب محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نی کی یہہ اوسی منادی کی بشارت ہی اور
بڑا اپنا یہہ ہی کہ اسرائیلی لوگ جو آسور مین یعنی ملک عراق مین تباہ تہی اور جو شام کے
بادشاہون کی ظلم سی مصر مین جلاوطن ہوئی تہی یعنی ظالم بادشاہون نے اونکو نکالدیا تہا وہ
پاک پہاڑ پر یروشالم مین اللہ کی بندگی کرینگی حضرت عیسی علیہ السلام کی وقت مین اور
اونکی بعد بہی بے ایمان یہودیونکا اور بت پرستونکا اور جہوٹی عیسائیونکا طرح طرح کا ظلم
سچی عیسائیون پر چہہ سو برس تک رہا ایسا امن امان کہ مصر کی اور عراق کی لوگ کثرت
سی یروشالم مین آوین ایسا امن امان ہر ہر ملک مین محمدی وقت مین ہوا بہت سی یہود
محمدی ہوتے جاتی ہین اور یروشالم مین اللہ کی بندگی کرتے ہین اور جو یہود ایمان نہین لاتے
وہ بہی یروشالم مین محمدیون کی رعیت ہوکر رہتی ہین اور آہستہ آہستہ محمدی ہوتے جاتی ہین
محمدی وقت سی پہلی یہہ امن امان اونکو نہین ملا تہا **اٹہائیسوان باب** پادری میتہر
نے اس باب کی سری پر لکہا ہی کہ افرائیمی لوگونکو دہمکی دیجاتی ہی اونمین سی ایک بقیہ
حضرت عیسی علیہ السلام کی بادشاہت مین سرفرازی پائیگا اللہ تعالی فرماتا ہی واویلا گھمنڈ
کی تاج پر جو افرائیم کی متوالونکا ہی اور اونکی شاندار شوکت پر جو کمہلایا ہوا پہول ہی جو
اون لوگون کی شاداب وادیونکی سری پر ہی جو شراب سی مغلوب ہین قاموس اسکاٹ
لکہتا ہی کہ وجودس فرعون کی بادشاہی الگ تہی اونمین افرائیم کا فرقہ خاص تہا اونکا ملک
میوہ دار انگوری باغون سی بہرا ہوا تہا سمرون ایک پہاڑ پر تہا اون سبہون کی سر پر اور
اوسکی قوت اور خوبصورتی تاج کی طرح تہی ارشاد ہوتا ہی دیکہو خداوند کا ایک زبردست

اور زور آور ہی جو اولون کی آندہی اور طوفان کی ہوا کی مانند اور پانیون کی بڑی بہاد کے مانند اوسی زمین پر اپنی ہاتہہ سی ٹپک دیگا افرائیم کے متوالون کی گھمنڈی تاج روندے جائینگے اور شاندار شوکت کا جہایا ہوا پہول جو اوس شاداب وادی کی سرپر ہے انجیر کے پہلے پہل کی مانند ہینگا جو گرمی کی ایام سی پیشتر لگی جسپر کسیکی نگاہ پڑی اور وہ اوسے دیکہتی ہی اور ہاتہہ میں لیتے ہی جہٹ کہا جاتی ہی اے محمدی بہائیو افرائیم حضرت یوسف علیہ السلام کی صاحبزادی کا نام تہا اونکی اولاد بنی افرائیم کہلاتی تہی سو افرائیم کو اور دسون فرقون اسرائیلیون کو شلمنصر بادشاہ کی وقت مین شالمند بادشاہ بت پرست نے تباہ کیا طامس اسکاٹ نے لکہا ہی کہ یہہ خبر اوسکی ہی ہم کہتی ہین دیکہو اللہ تعالی فرماتا ہی کہ وہ اللہ کا ایک قوی اور زور آور ہی اگرچہ سب لوگ اللہ ہی کی بنای ہوئے ہین مگر اللہ اپنا اونہین کو کہتا ہی جو اوسکی پیاری بندی ہین ہماری نزدیک اللہ کی زبردست زور آور بندے سے مراد جناب محمد صلی اللہ علیہ والہ وسلم ہین اونہون نے یہودیون کی قوم قینقاع کو مدینہ شریف سی نکالدیا اونکا گھمنڈ جو تاج کی طرح اونکی سرپر تہا وہ روندا گیا وہ لوگ حضرت یوسف علیہ السلام کی اولاد مین تہی اور کیا عجب ہی کہ حضرت یوسف کی صاحبزادی افرائیم کی نسل سے ہون اور پہر جو فرمایا کہ وہ شاندار پہول جو اوس شاداب میدان کی سر پر ہی پہر اوسکی یہہ مثال دی کہ جیسے انجیر کا پہلا پہل جسکو کوئی دیکہتی ہی کہا جای ظاہر یون ہی کہ یہہ اشارہ شالمند بادشاہ کیطرف ہی یعنی یہہ مصیبت بہت جلد انپر آویگی اور پہر آخر زمانہ مین وہ اللہ کا زبردست بندہ انکا گھمنڈ توڑ دیگا طامس اسکاٹ لکہتا ہی کہ انجیر کا پہل جو پہلا پکا ہوا ہو جب اور کوئی نہین ملتا ہی وہ جلد ہی کہا لیا جاتا ہی ارشاد ہوتا ہی اوسدن رب العالمین اپنی قوم کی باقی لوگون کی لیے شوکت کا افسر اور حسن کا تاج ہوگا اور عدالت کی روح ہوگا اوسکی لیے جو عدالت کی کرسی پر بیٹہیگا اور ہمت اونکی لیے جو دروازون پر سی لڑائی کو پہیر دینگی دیکہو اللہ تعالی فرماتا ہی کہ اون دنو نہین یعنی جن دنونمین بے ایمانون کا تاج روندا جائیگا اوسدن اللہ تعالی اپنی قوم کی یعنی اسرائیلیونکی باقی لوگونکی لیے یعنی جو لڑائیون اونکی سی باقی رہجائینگی اور ایمان لائینگی اونکی لیے اللہ تعالی حسن اور شوکت کا تاج ہوگا

یعنی اللہ ہی کی بندگی کرنا اور اوسکی آگی سجدہ کرنا اونکی رونق اور حسن کا باعث ہوگا اور
اوسکی ذکر اور اوسکی محبت کی نورسی اونکی چہرے نورانی ہونگے اور جو شخص اوسوقت عدالت
کی کرسی پر بیٹھیگا اوسکی لیے اللہ تعالی عدالت کی روح ہوگا یعنی عدالت کا سکہلانیوالا ہوگا
اور اپنی عدالت کی صفت کا سایہ اوسپر ڈالیگا اور اللہ اون لوگون کی لیے ہمت ہوگا
یعنی ہمت کا دینی والا ہوگا جو اپنی دروازون پرسی دشمنون کو بھگا دینگی دیکھو یہہ
اشارہ صاف اوس دین کے بادشاہ کی طرف ہی جسکی ہاتھون عدالت کا وعدہ اگلی کتابون مین
بار بار ہو رہا ہی اور آپکی ساتھہ والونکی بہادری اور شجاعت کی تعریف فرمائی ہی جناب
محمد صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی وقت مین اسی قوم قینقاع مین عبداللہ ابن سلام رہ اور بھی
بہت یہودی ایمان لائے اور پکے محمدی ہوی طامس اسکاٹ لکھتا ہی کہ یہہ خبر حزقیا بادشاہ
کی ہی کہ وہ بڑا ایماندار تہا اور اوسکا ارادہ تہا کہ لوگون کو بہتری کی طرف لاوی ای ایمانو اللہ تعالی
اسکی بعد حزقیا کی رعیت کی بہی شکایت کرتا ہی اونمین اگر کچھہ لوگ اچھی بہی تہی تو اونہون
نے دشمنون کو کب بھگایا وہ تو مصر والون کی مدد ڈہونڈتی تہی یہہ تعریف اونکی نہین ہو سکتی
یہہ تعریفین صاف محمدیونکی ہین جنہون نے بار بار بڑی بڑی دشمنون کو بھگا دیا اللہ فرماتا ہی
اور یہہ بہی شراب کی باعث سی خطا کرتے ہین وی نشی سے ڈگمگاتی ہین امام اور نبی نشی سے
خطا کرتے ہین وی شراب سے مغلوب ہوتے ہین وی نشی سے ڈگمگاتے ہین دیکھنی مین خطا کرتے
ہین وے عدالت مین پھسلتی ہین کہ سب دسترخوان قے اور گندگی سے بھرے ہوئے ہین کہ
کوئی جگہہ بہی صاف نہین جانا چاہیی کہ اوس زمانہ مین وہ لوگ پیدا ہوئے تہی جو جھوٹھہ موٹھہ
پیغمبری کا دعوی کرتے تہی اونکا ذکر حضرت ارمیا علیہ السلام کی کتاب کی تیئیسوین باب مین
بہت کچھہ ہی اللہ فرماتا ہی مین نے اونکو نہین بھیجا مین نے اونسی نہین کہا جب سچی پیغمبر یہودیونکو
خبر دیتے تھے کہ تمہارا ملک ویران ہو جائیگا کیونکہ تمنی بت پوجی اور بڑی بڑی گناہ کیے
تب وہ جھوٹے پیغمبر اور جھوٹے امام کہتے تھے کہ تم سلامت رہوگے تمپر کوئی بلا نہ آویگی یہہ جھوٹے
نبی یروشالم مین تھی سو اللہ تعالی اونہین لوگون کا یہان بہی ذکر کرتا ہی کہ یہہ لوگ بہی یعنی
یروشالم والی بہی شراب مین مست ہین کوئی جھوٹھہ موٹھہ پیغمبر بن بیٹھا ہی کوئی امام بن بیٹھا ہی

اور غلط غلط باتین لوگون کو سکھلاتی ہین اسی طرحکا مطلب حضرت ہوسیع علیہ السلام کو صحیفہ کی نوین باب مین بھی ہو افرائیم کی بد اعمالون پر سخت کلمی فرماکر تیسری آیت مین فرماتا ہو وی خداوند کی سرزمین مین نبسین گی بلکہ افرائیم مصر کو پھر جائیگا اور وی آسور مین ناپاک چیزین کھائین گی چھٹی آیت مین ہو کہ مصر اونکو سمیٹیگا موف اونکو گاڑیگا ساتوین آیت مین ہے کہ سزا کی دن آئی ہین انتقام کی دن آئی ہین اسرائیل معلوم کریگا نبی بیوقوف ہی روحانی آدمی دیوانہ ہو تیری بڑی بدکاری اور نہایت عداوت کی سبب سی افرائیم میری خدا کی طرف سی مدد کا انتظار کرتا ہی نبی اپنی ساری راہون مین چڑیمار کا جال ہے وہ اپنی خدا کے گھر مین ایک پھندا ہی اونہون نے جیسا کہ جبعہ کی ایام مین ہوا آپکو نہایت خراب کیا ہو یاد رہے طامس اسکاٹ ان آیتون کا مطلب یون بیان کرتا ہو کہ اونہون نے پیغمبر کو بیوقوف خیال کیا اور خدا کی بندی کو دیوانہ سمجھا یا یہ مطلب ہو کہ اونکی جھوٹی پیغمبرون کو اپنی بیوقوفی اور دیوانگی معلوم ہوجائیگی جب یہہ معاملہ ظہور مین آویگا اور یہہ جھوٹی پیغمبر چڑیمار کی جال کی مانند ہین کہ آدمیون کو برباد کرنیکے لیے پھنساتی ہین جبعہ کا قصہ قاضیون کی کتاب کی اونیسوین اور بیسوین باب مین ہو کہ جبعہ کی بعضے لوگون نے ایک مسافر کی بی بی سی اسقدر برا فعل کیا کہ وہ مرگئی تمام اسرائیلیون نے بنیامین والون سی کہا اون لوگون کو ہماری حوالی کرو ہم اونکو قتل کرین اونہون نے نہ مانا تب تمام اسرائیلیون نے بنیامینیون پر چڑہائی کی اور بنیامینیون نے بڑی شکست کھائی طامس اسکاٹ لکھتا ہی کہ حزقیا کی اصلاح کرنیکے بعد یہودیہ مین بھی انصاف پھیلی ہوئی تھی عام خاص سب شہر انجوار تھی اونہون نے برائیونکا فتوی دیا کچھہ باقیماندہ اور قسم کی بھی لوگ تھی جنکی باعث سی شہر بچگیا اب ہم کہتی ہین کہ وہ جو اچھی لوگ تھی اونہون نے دشمنون پر حملہ نہین کیا تو یہہ جو اللہ بشارت دیتا ہو کہ وہ لوگ دروازون پر سی لڑائی کو پھیرا دینگی یعنی لڑنیوالی دشمنون کو بھگا دینگی یہہ محمدی وقت کی بشارت ہو کہ جو یہودی ایمان لائی اور اچھی طرح دین محمدی پر قایم رہی اونکی چہرے نور ایمان سی روشن رہی اور اپنی دشمنون پر ہمیشہ غالب رہی دیکھو آگی بہت بڑا پتا محمدی وقت کا اللہ بتلاتا ہو اور یون فرماتا ہو وہ کسکو دانش سکھاویگا کسکو وعظ کرکی سمجھاویگا اونکو جنکا دودھ چھڑایا گیا جو چھاتیوں سی

[illegible] حکم پر حکم حکم پر حکم قانون پر قانون قانون پر قانون تھوڑا یہاں تھوڑا وہاں کیونکہ وہ بیگانہ ہونٹوں اور
اجنبی زبان سے اس قوم کے ساتھ باتیں کریگا جس نے اونسے کہا کہ یہ وہ آرام گاہ ہے تم اونکو جو تھکے ہوئے ہیں
آرام دیجیو اور یہ چین کی حالت ہی پر وے شنوا نہ ہوئے اور خداوند کا کلام اونکے لیے ہوگا حکم پر حکم حکم پر حکم قانون
پر قانون قانون پر قانون تھوڑا یہاں تھوڑا وہاں تاکہ وے چلے جاویں اور پچھاڑی گریں اور شکست کھاویں اور
دام میں پھنسیں اور گرفتار ہوویں آئی محمدی [illegible] فرماتا ہے کہ وہ یعنے اسد تعالی اونکو علم سکھاویگا اونہیں کو سمجھاویگا
[illegible] دودھ چھڑایا گیا یعنے جو دنیا کی طمع سے الگ ہو گئے وہی اوس تعلیم کو قبول کرینگے یہ مثال ایکسوالیسویں[3]
زبور میں بھی آئی ہے کہ میں نے اپنے جی کو ٹھنڈا کیا اور اُسی قرار کروایا جیسا کہ دودھ سے چھڑائی ہوئی
لڑکے [illegible] اپنی ماں پاس ہے ہاں میرا جی اپنے میں اُس لڑکے کا سا ہے جسکا دودھ چھڑایا گیا ہو اسکا مطلب طامس
اسکاٹ نے یوں لکھا ہے کہ فی الحقیقت حضرت داؤد علیہ السلام دنیا کی لذتوں سے اسقدر اجنبی ہوگئے تھے
جیسا کہ بچا دودھ سے اجنبی ہو جاتا ہے جب وہ اور مزے چکھنے لگتا ہے ہم کہتے ہیں یہاں بھی یہی معنے ہیں
کہ اوسوقت [illegible] آخری پیغمبر صلی اسد علیہ وآلہ کی زبان پاک سے اونہیں کو سمجھاویگا یعنے اونہیں کی دلوں
میں اثر کریگا جو دنیا کے مزوں سے الگ ہو گئے جسطرح بچا دودھ کا مزا بھول جاتا ہے پھر اسد تعالی اپنی آخری
کتاب کا پتا بتلاتا ہے کہ وہ کلام احمد کا اونکے لیے یعنے اسرائیلیوں کے لیے اسطرح ہوگا کہ حکم پر حکم اونکے لیے اوترینگے
[illegible] تھوڑا یہاں تھوڑا وہاں ہوگا اسکا یہ مطلب کہ اوس تمام کتاب میں اسد تعالے اسرائیلیوں سے باتیں
نہیں کریگا جیسے کہ توریت اور زبور اور صحیفوں میں اور انجیل میں اپنے پیغمبروں کے وسیلہ سے تمام کتاب
میں فقط اسرائیلیوں ہی سے اسد نے باتیں کیں ہیں آخری پیغمبر صلی اسد علیہ وآلہ وسلم پر جو کتاب
اوترنے لگیگا تو نہیں اوس قوم کو اسد سمجھاویگا اسرائیلیوں کو بھی اوس کتاب میں تھوڑا یہاں تھوڑا وہاں سمجھاویگا
اسرائیلی لوگ دوسری قوم کے طفیلی ہو جاوینگے سو قرآن مجید کی جو سورتیں جناب محمد صلی اسد علیہ وسلم پر مکہ میں اوتریں
اونمیں مکہ کے بت پرستوں کو اور ساری قوموں کو اسد نے سمجھایا ہے جب آپ مدینے میں تشریف لائے مدینے میں اسرائیلی لوگ
بہت تھے سو جو سورتیں مدینہ میں اوتریں جیسی سورہ بقرہ اور سورہ آل عمران اور سورہ نسا اور سورہ مائدہ انمیں جابجا
اسرائیلیوں کو بھی سمجھایا یا بنی اسرائیل یا اہل الکتاب جابجا فرمایا دوسرا پتا اسد یہ بتلاتا ہے کہ اسد تعالی اجنبی زبان میں
ان لوگوں سے یعنے اسرائیلیوں سے باتیں کریگا ہر شخص کو اپنی بولی آسان معلوم ہوتی ہے دوسری بولی مشکل
معلوم ہوتی ہے اسد تعالے نے حضرت موسیٰ سے حضرت عیسیٰ تک بہت سے پیغمبر اسرائیلیوں میں بھیجے

وہ پیغمبر اسی قوم سے تھے جو کلام اللہ کا اونپر اوترا اسرائیلیون کی بولی مین یعنے عبرانی زبان مین اوسی بولی مین جو اسرائیلی
لوگ بولتے تھے اونہین کی بولی مین توراۃ اور زبور اور صحیفے اور انجیل اوتری اب اللہ تعالی ایسی پیشگوئی
کرتا ہی کہ وہ اللہ اجنبی زبان مین ان لوگون سے باتین کریگا جسنے اونسے فرمایا ہی کہ خستہ دلونکو راحت دو یہ بیان صاف
قرآن مجید کا ہی جو رسول عربی صلی اللہ علیہ وسلم پر عربی بولی مین اوترا ہی فرمایا کہ اللہ کا کلام جو اونکو سنایا
تھوڑا ہوگا اسکا انجام یہ ہی کہ اونمین جو ایمان نہ لاوین گے وہ شکست کھاوینگے اور قید کیے جاوینگے عبرانی زبان مین
سافاہ کا لفظ ہی جسکا ترجمہ کیا گیا ہی بیگانہ ہونٹون سے یہ لفظ اس کتاب کے تینتیسوین باب کی اونیسوین آیت
مین بھی آیا ہی کہ سافاہ مشعوع نلیع لاشون یعنے ہونٹ یعنے بولی ایسی کہ سنی نجاوی یعنے سمجھی نجاوے بیگانہ
زبان جو سمجھی نہین جاتی اس پادری نے وہان نلیع کے ترجمہ مین بیگانہ کا لفظ لکھا ہی یہان بھی یہی ترجمہ کرنا تھا
کہ بیگانہ ہونٹون سے مگر اس جگہ اس پادری نے وحشی ہونٹون کا لفظ لکھدیا یہ لفظ بڑا بیہودہ ہی ملا سید علی طہرانی نے
ملا محمد رضا طہرانی کی کتاب کے ترجمہ مین لکھتے ہین یہ جو فرمایا کہ زبان بیگانہ کے ساتھ اللہ تعالی بنی اسرائیل سے باتین
کریگا اسکا مطلب ظاہر ہے کہ عربی زبان اسرائیلیون کی زبان سے بیگانہ ہی وہ لوگ اس زبان سے واقف نہین ہین
اور یہ جو فرمایا کہ شکست کھاوین اور جال مین پھنسین یعنی اگرچہ باتین تو قلیل رہین اور جس قدر بیان او سے مسلمانون کے
جال مین پھنسین دیکھو سعد سال کی جمعیت رکھتی ہین پھر بھی مسلمانون کے تمام شہرونمین اونکی جال مین قیدیون
کیطرح پھنسی رہتی ہین اور اونمین سے کوئی بادشاہ نہین ہوا اور نہ ہوگا اور سب رعیت اور تابعدار مسلمانون یا
نصاری کے ہو کر رہتی ہین ان سب آیتون مین وعدہ کیے ہوے پیغمبر کے پتے اور نشان ہین اور یہ وعدہ
ہی کہ نئی شریعت مشکل اور صاف زبان مین ان پتون اور نشانون کے ساتھ آوی گی اور حضرت اشعیا علیہ السلام
کے وقت سے جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پہنچ جانیکے وقت تک اسطرح کا کوئی پیغمبر اور اسطرح کی کوئی کتاب اللہ
کی طرف سے نہین آئی سوا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے اور قرآن کے اور قرآن مین یہ سب نشانیان موجود ہین
جو حضرت اشعیا علیہ السلام نے بتلائی ہین پھر کیا باعث ہی کہ یہودی لوگ محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اور قرآن پر
ایمان نہین لاتے اور اس امید مین ہین کہ مسیحا اب آویگا اونکے نادان ضدی دنیا پرست ملاؤن نے
اونکے لیے ایک بات بنائی ہی اور جاہلون کو گمراہی کے جنگل مین حیران اور سرگردان کر رکھا ہی تمام ہوا بیان
ملا سید علی طہرانی کا پادری طامس اسکاٹ نے یون مطلب بدلا ہی کہ یہودی لوگ بچون سے بھی زیادہ نہین
سمجھ سکتے تھے اس لیے ضرور تھا کہ بار بار ایک ہی بات بتائی جاوے تھوڑا ایک وقت مین اور

ٹہورا دوسرے وقت مین اور اجنبی زبان کا یون مطلب بدل دیا ہی کہ یہودیون نے اللہ کا کلام نہ سنا تو اللہ نے
انکو یہ سزا دی کہ آسوریون اور بابل والون کے وسیلہ سے اونکو تعلیم کیا جو بُری باتین اور دہمکیان عبرانی زبان
مین نہ سمجھ سکین اور دوسری چیزون مین ایک زبان بولین جسکو وہ سمجھ نہ سکین یہ پادری نے اسلیے لکھا کہ سنحاریب
کے فوج کے سردار نے یہودیون کو عبرانی بولی مین دہمکیان دین تھین جسکا بیان چھتیسوین باب مین ہے ای پادریو
اللہ سے ڈرو اب قیامت بہت نزدیک ہی دیکھو اللہ صاف فرماتا ہی کہ مین اجنبی زبان مین اسرائیلیون سے باتین کرونگا
حکم پر حکم دونگا تمنے اس صاف بات کا مطلب یون بدل دیا کہ بت پرستون کی زبان سے اللہ اونکو عبرانی مین دہمکیان
دلواویگا باقی اور باتون مین وہ اپنی زبان بولینگے بت پرستون کی کلام کو تمنے اللہ کا کلام ٹہرا دیا اس تمہاری
بے انصافی اور ہٹ دہرمی پر ہزار افسوس پھر پادری نے جہان اس باب کا خلاصہ لکھا ہی وہان لکھتا ہی کہ جن
لوگون نے حضرت عیسی علیہ السلام کی انجیل کے رحم کی گفتگو سے انکار کیا اور پاک آرام اور تسلیونکو نمانا اونکو
اللہ اور طریقو نسے سکھلاویگا ای ایمان والو اس جگہ تو پادری اصل مطلب کی نزدیک پہونچ گیا اسے
پادریو اتنا اور اقرار کرو کہ جن لوگون نے حضرت عیسی علیہ السلام کی تعلیم نہ سنی جو اونکو اونکی زبان عبرانی
مین اللہ کا کلام سُناتی تھے تب اللہ نے اونکو اس طریق سے سکھلایا کہ جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم
کی زبان پاک سے عربی بولی مین سمجھایا اس جگہ یاد رکھنا چاہیے کہ انجیل عبرانی مین تھی اب
جو یونانی مین ہی یہ اوسکا ترجمہ ہی اگر پادری لوگ کہین کہ یہ بشارت انجیل کی ہی کہ اللہ نے اوسکو یونانی بولی مین
اوتارا اسکا جواب یہ ہی کہ اگلی زمانہ کے پادری اپنی کتابونمین صاف لکھگئے ہین کہ انجیل عبرانی مین تھی مولوی
رحمت اللہ صاحب اعجاز عیسوی مین لکھتی ہین کہ اِپی فینیئس کہتا ہی کہ متی نے انجیل کو عبرانی مین لکھا تھا نہ
یونانی مین جیسا کہ بعض قائل ہین کہ متی نے دونو زبانونمین انجیل کو لکھا تھا اور یوصاحب اپنی تاریخ مین
لکھتا ہی کہ یہ بات غلط ہی جو لوگ کہتی ہین کہ متی نے اپنی انجیل کو یونانی مین لکھا تھا یوسی بیس نے اپنی تاریخ مین
اور بہت سے عیسائی مرشدون نے لکھا ہی کہ متی نے انجیل عبرانی مین لکھی تھی نہ یونانی مین جیروم کہتا ہی کہ
پین ٹی نس نے اس انجیل کی ایک عبری جلد انڈیا مین یعنی حبش مین پائی تھی اور اُسنے اوسکو اسکندریہ مین
لاکر سیسریا کی کتابخانہ مین رکھا تھا وہان سے وہ جاتی رہے مگر یونانی ترجمہ اسکا باقی رہا اور نام
ترجمہ کرنیوالے کا ٹھیک معلوم نہین یہانتک قول ریو کا تھا اور یوسی بیس اپنی تاریخ مین لکھتا ہے
کہ آرجی نیس کہتا ہی کہ متی نے اپنی انجیل عبرانی مین لکھی ہی اور لارڈ نر اپنی تفسیر کی دوسری جلد کی ایکسو

اونیسوین صفحہ مین لکہتا ہی کہ لی بیس لکہتا ہی کہ متی نی انجیل عبری مین لکہی اور ہر کسی نے اپنی لیاقت کے
موافق اوسکا ترجمہ کیا اور صفحہ ایکسٹوستر مین لکہا ہی کہ ارینیس لکہتا ہی کہ متی نی یہودیونکے لئی اونکی بولی مین
انجیل لکہی جب دونون پولوس اور پطرس روم مین وعظ کہتے تھے اور دو سوسترہ صفحہ مین لکہتا ہی کہ یوسی بیس
لکہتا ہی کہ پین تی نس جب انڈیا یعنے حبش مین آیا اوسنے وہان متی کی انجیل عبری مین پائی جو وہان کے
لوگونکو برتولما حواری سی پہونچی تہی اور اوسوقت سی اونکی پاس محفوظ تہی اور جیروم کہتا ہی کہ پین تی نس
اوسکو وہان سے اسکندریہ مین لایا اور لارڈنر یوسی بیس کی باتکو سچا جانتا ہی اور صفحہ پانسو چہتر
مین لکہا ہی کہ ارجن کی تین فقرے ہین ایک وہ کہ یوسی بیس نے نقل کی کہ متی کی انجیل یہودی ایماندارونکو
عبری مین دی دوسرا یہ کہ روایت ہی کہ متی نے پہلی لکہا اور انجیل دی عبریونکو تیسرا یہ کہ متی
نے لکہا عبریونکی لیے جو منتظر اوسکی تھے جو ہونیوالا تہا ابراہیم اور داود کی نسل سے پہر چوتہی جلدکی پچانوی صفحہ
مین لکہا ہی کہ یوسی بیس لکہتا ہی کہ متی نے عبریونمین وعظ کہہ کر جب اور قومونکی طرف جانیکا ارادہ کیا
تو انکو اونکی زبان مین انجیل لکہہ کردی کیا اور ایکسو پینسٹہوین ۱۶۵ صفحہ مین قول اتہانی سیس کا یون نقل
کرتا ہی کہ متی نے اپنی انجیل عبری مین یروشلم مین لکہی تہی اور یعقوب خداوند کی بہائی نے اوسکا ترجمہ کیا
یعنے یونانی مین اور ایکسو چوہترین صفحہ مین لکہا ہی کہ اپی فانیس لکہتا ہی کہ متی نے وعظ کہا اور انجیل عبرانی
مین لکہی اور صفحہ چارسو اونتالیس مین لکہا ہی کہ جیروم لکہتا ہی کہ متی نی یہودیہ مین ایماندار یہودیونکی لئے انجیل
عبرانی مین لکہی اور چارسو اکتالیسوین صفحہ مین لکہا ہی کہ جیروم لکہتا ہی کہ متی نے اپنی انجیل یہودیہ مین ایماندار
یہودیون کی لیے عبری زبان مین اور عبری حرفون مین لکہی اور یہ بات کہ اوسکا ترجمہ یونانی مین ہی اور یہ بات
کہ کسنی اوسکا ترجمہ یونانی مین کیا ہے تحقیق نہین علاوہ اسکے کتاب خانہ سی سریا مین جسکو پمفلس شہید
نے بڑی جان فشانی سے جمع کیا تہا وہ عبری انجیل موجود ہی اور مین نی ناصریون کے اذن سے
جو بریا ضلع سریا مین رہتے تھے اور اوس عبری انجیل کا استعمال کرتے تھے ایک نقل لی اور صفحہ پانچسو ایک
مین لکہا ہی کہ اگسٹائن لکہتا ہی کہ ان چارون مین سے متی ہی کے حق مین کہا گیا کہ اوسنی عبری مین
لکہی اور باقیون نے یونانی مین اور صفحہ پانچسو اٹہتیس مین لکہتا ہی کہ کریزاسٹم لکہتا ہی کہ کہا گیا ہے
کہ متی نے ایماندار یہودیون کی درخواست سی اپنی انجیل عبری مین لکہی پہر پانچوین جلد کے ایکسو تیسوین
صفحہ مین لکہتا ہی کہ اسی ڈور لکہتا ہی کہ ان چارونمین سے متی نے صرف عبرانی مین لکہی اور باقیون نی یونانی

مین ہارن صاحب نے اپنی تفسیر کی چوتھی جلد مین چوبیس شخصونکا نام لکھا ہی جو اسکے قائل مین کہ انجیل عبری مین
تھی ہم کہتے ہین کہ یہ بات خوب ثابت ہو کہ حضرت عیسی علیہ السلام اسرائیلیون مین پیدا ہوے اور اونکی
بولی عبرانی تھی بیشک آپ نے اللہ کا کلام عبرانی مین سنایا اللہ تعالے نے ہمکو یہ قاعدہ ہمارے ا پنے نبی صلی
اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زبان پاک سے قرآن مجید مین بتلا دیا اور فرما دیا وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ رَّسُوْلٍ
اِلَّا بِلِسَانِ قَوْمِہٖ لِیُبَیِّنَ لَہُمْ اور معنی کوی پیغام پہونچانی والا نہین بہیجا مگر اوسکی قوم کی زبان مین تا کہ وہ بیان
کرے انکو واسطے یعنے اللہ نے سب پیغمبرون پر اپنا کلام اونکی قوم کی بولی مین اوتارا ہی تو بیشک انجیل پاک
بھی عبرانی مین اوتاری ہو سو جناب متی نے جو کلام اللہ کا حضرت عیسی علیہ السلام سے جیسا سنا تھا
ویسا ہی لکھا اور اسکے ساتھ حضرت عیسی علیہ السلام کا کچھ کچھ احوال بھی لکھدیا جتنا کلام حضرت عیسی علیہ السلام
نے دین کی تعلیم مین سنایا ہی وہ کلام اللہ کا ہی انجیل یوحنا کے چودھوین باب مین لکھا ہی کہ آپنے فرمایا یہ کلام
جو تم سنتے ہو میرا نہین ہے کلام اللہ کا ہی جسنے مجکو بہیجا ہی یوحنا اور مرقس اور لوقا نے انجیل کو یونانی مین
لکھا ہی عبری کا ترجمہ یونانی مین کرلیا ہی متی اور یوحنا حضرت عیسی علیہ السلام کے خاص شاگردون مین ہین اور
لوقا اور مرقس حضرت عیسی علیہ السلام کے دیکھنے والون کی شاگرد ہین معلوم ہوا کہ اوس شریعت مین اصل
زبان کے یاد رکھنے کی تاکید نہین تھی فقط مطلب یاد رکھنا فرض تھا جیسی ہمارے دین مین محمدی حدیثون
مین بعینہ لفظین یاد رکھنا افضل اور بہتر ہے اور اگر فقط مطلب یاد رہا تو بھی کفایت کرتا ہی ہمارے دین کے
ایک بڑے عالم نے اپنی کتاب مین لکھا ہی کہ اگلی کتابون مین بعینہ لفظون کے یاد رکھنے کی ضرورت نہ تھی
فقط مطلب یاد رکھنا کافی تھا یہ بات فقط قرآن مجید مین ہوی کہ ایک ایک حرف یاد رکھنے کا حکم ہوا یہ جو
اللہ نے وعدہ کیا کہ مین اجنبی زبان مین اسرائیلیون سے باتین کرونگا یہ وعدہ قرآن مجید مین یاد دلایا ہی سورہ
بنی اسرائیل مین فرمایا ہی اِنَّ الَّذِیْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ مِنْ قَبْلِہٖٓ اِذَا یُتْلٰی عَلَیْہِمْ یَخِرُّوْنَ
لِلْاَذْقَانِ سُجَّدًا وَّیَقُوْلُوْنَ سُبْحٰنَ رَبِّنَآ اِنْ کَانَ وَعْدُ رَبِّنَا لَمَفْعُوْلًا جن لوگونکو علم دیا گیا ہی اسکے پہلے جب اونپر
پڑھا جاتا ہی گر پڑتے ہین ٹھوڑیون کے بل سجدے مین اور کہتے ہین پاک ہی ہمارا مالک بیشک وعدہ
ہمارے مالک کا پورا ہونے والا تھا یعنی جن لوگون کو اگلی کتابون کا علم ہی وہ قرآن سنکر اللہ کے آگے
سجدہ کرتے ہین اور کہتے ہین سبحان اللہ ہمارے رب نے جس کتاب کے بہیجنے کا وعدہ کیا تھا وہ وعدہ پورا
کیا اللہ فرماتا ہی اسلیے اے تھفمی باز آ دیکھو جو اس گروہ پر کہ تیر و شام مین ہی حکم رانی کرتی ہو خداوند کا

کلام سنو از بس کہ تم کہا کرتے ہو کہ ہمنے موت سے عہد باندہا اور عالم غیب سے پیمان کیا جب ہلاک کرنیوالا کوڑا ایسے ہوکے چلیگا ہمپر نہ پڑیگا کہ ہمنے جہوٹھ کو اپنی پناہ کیا اور دروغ گوئی کی آڑ مین اپنے تئین چہپایا ہے ٹامس اسکاٹ لکہتا ہے کہ معلوم ہوتا ہے کہ جب نبیون نے بیان فرمایا کہ اللہ تمسے بدلا لیویگا اون لوگون نے خصوصاً یہودیہ کے حاکمون نے اس پر ٹھٹھا کیا اور وہ سمجھے کہ ہم جہوٹھ اور فریب سے ایسی تدبیرین کرینگے کہ ہمکو قتل ہونے سے بچالینگی ارشاد ہوتا ہے اسلئے خداوند اللہ یون فرماتا ہے دیکہومین صیہون مین بنیاد کے لیے ایک پتھر رکہونگا ایک آزمایا ہوا پتھر کونے کے سرکا ایک مہنگ مولا ایک مضبوط نیوالا پتھر جو اوسپر ایمان لاوے شرمندہ نہوگا ٹامس اسکاٹ لکہا ہے کہ یہ پیشخبری حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے سوا کسی سے علاقہ نہین رکہتی اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی ذات پاک کو یہان ایک نیوسے مثال دی ہے جسپر کوئی بڑی عمارت طیار ہونے والی ہے کیونکہ مذہبی عبادت خانہ اوسپر بنایا گیا ہے یہ نیو صیہون مین ڈالی گئی اللہ نے خود اسکی بنیاد ڈالی کہ انجیل کو اور قومون مین بہیجا یہ ایک کونے کا پتھر ہے جو ملائی ہوئی ہے اسمین تمام عمارت کو ای محمدی بہا نیو اس مقام مین اللہ تعالےٰ نے پہلی یروشالم کی حاکمون کو سزا دینے کا وعدہ کیا پہر فرمایا کہ مین صیہون مین بنیاد کے لیے ایک پتھر رکہتا ہون اور حضرت عیسیٰ پر یروشالم کے حاکمون نے بڑے بڑے ظلم کیے اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے اونکو سزا نہین دی یہ خبر اونکی نہین ہوسکتی کیونکہ اسمین یروشالم اور صیہون مین عدالت کی نیو ڈالنے کا وعدہ کیا ہے دوسری آیت مین صاف عدالت کا اور ظالمون کی سزا دینیکا وعدہ ہے وہ بیش قیمت پتھر جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہین جنکو معراج کی رات مین اللہ تعالےٰ صیہون مین مسجد بیت المقدس مین لایا اور سب پیغمبرون کو اللہ نے وہان بہیجا آپ نے امام ہوکر سب پیغمبرون کے ساتھ اس مسجد مین نماز پڑہی یہ اللہ نے دین کی نیو اوس ملک مین ڈالی پہر آپ کی خادمون کو وہان بہیجا اونہون نے صیہون یعنی یروشالم کے لوگون پر جہاد کیا اور اوس شہر اور مسجد کو اونسے لے لیا اور خوب آباد کیا حضرت عیسیٰ جب صیہون مین تشریف لائے اس مسجد کی ویران ہونے کی خبر سنائی اور آپ کے بعد یہ مسجد چہ سو برس ویران رہی اور بنیاد کے لیے پتھر رکہنے مین اوس مسجد کی آبادی کیطرف بہی صاف اشارہ ہے یہ آبادی محمدیون کے ہاتہ سے ہوئی ارشاد ہوتا ہے اور مین سوت پر عدالت اور ساہول پر صداقت رکہونگا اور اولے جہوٹہ کی پناہ کو جہاڑ ڈالینگے اور پانی چہپنے کے مقام بہالیجاوینگے ٹامس اسکاٹ اسکا مطلب یون لکہتا ہے کہ جسطرح معمار

اپنا کام رہتی وسہاول سے کرتا ہی اسطرح اللہ تعالے عدالت وانصاف کریگا مغرورونکو سزا دیگا یقین والونکو
بچالیگا طوفان اوسکی غصہ کا ہر ایک جھوٹے عقیدے کو بہا لیجائیگا آئی ایمان والو اوپر نیو کی پتھر کی مثال دی تھی
یہان دوسری مثال فرمائی کہ اوس نیو کی پتھر کے اوپر عدالت اور صداقت کی عمارت بنیگی یعنے دین کے حاکم
عدالت کرینگے اور جھوٹی لوگون کو سزا دینگی یہ جو فرمایا کہ کونے کے سرے کا پتھر اسکا یہ مطلب کہ وہ سب
پیغمبرون کے بعد ہی اوسکے بعد کوئی پیغمبر نہین صیہون مین اوسکا آنا ایسا ہی جیسا کہ ایک بیش قیمت
پتھر دین کی عمارت بنانے کے لیے اس ملک مین رکھا گیا اس ملک مین ایمان کی نیو خوب مضبوط ہوئی اور مسجد
بھی ہمیشہ کے لیے آباد ہوئی ارشاد ہوتا ہی اور تمہارا عہد جو موت سے ہوا ہی ٹوٹیگا اور تمہارا پیمان جو قبر
سے ہوا قائم نرہیگا جب وہ ہلاک کرنے والا کوڑا ابیچ سے ہو کر چلیگا تب تم اوسکے چڑہائی والیکے نیچے روندے
جاؤگے اور جس جس وقت وہ گذرتا ہوئی وہ تمہین لی جائیگا ہر ایک صبح کو گذریگا اور دن اور رات کو بھی
بلکہ اوسکا چرچہ سننا بھی گبھرانے کا سبب ہوگا طامس اسکاٹ لکھتا ہی کہ سنحاریب کے حملہ سے جو بد
اقبالی اور خوف ہوا اور وہ یروشلم تک آیا اور اسکو گھیر لیا اسمین اس خبر کا تھوڑا اسا ظہور ہوا لیکن
نہ پورا ہوا نہ بابل کی قید کو اوسکی اور بداقبالی اس سے علاقہ رکھتی ہے فقط یروشلم کی بربادی جو رومیونکی
ہاتھ سے ہوئی جب یہودیون نے حضرت عیسی علیہ السلام کو چھوڑ دیا اسمین اس خبر کا پورا ظہور ہوا دیکھو
پادری نے یہ مطلب سمجھا کہ حضرت عیسی علیہ السلام پر جو یہودی ایمان نہ لائے اونکو روم کے بت پرستون
کے ہاتھون اللہ نے قتل کیا یہ اسکی خبر ہے اور ہمارے نزدیک یہ خبر محمدیون کے جہاد کی ہی یروشلم کے
حاکم جو جھوٹے عیسائی تھے اون پر جہاد ہوا پھر وہ محمدیون کے تابع ہوگئی ارشاد ہوتا ہی کیونکہ پلنگ چھوٹا ہی
کہ کوئی اوسپر اپنے تئین پسار نہین سکتا ہی اور بالاپوش تنگ ہی کہ کوئی آپ کو اسمین لپیٹ نہین سکتا طامس
اسکاٹ لکھتا ہی کہ اون کی تدبیرین اونکو بچا نہ سکین گی اور آفتون سے ان کو چھپا نہ سکین گی مصر والون سے
یہودیون کا سازش کرنا اور کوئی تدبیر اونکو بچا نہ سکی گی نہ اسوریون سے نہ کلدیون سے نہ مسجد بیت المقدس
نہ اونکے اعمال اونکی سفارش کرینگے جب اونہون نے حضرت عیسی علیہ السلام کو چھوڑ دیا تو اونکی قلعے اونکو
رومی لوگون سے بچانینگے جب ابسری انکا دشمن ہو جائیگا یہ قول پادریون کا ہی اور ہمارے نزدیک یہ اسوقت
کی خبر ہے جب محمدیون نے حضرت عمر کے وقت مین ملک شام اور یروشلم والون پر جہاد کیا دیکھو اسکی
بعد بہت بڑا ابتلا اللہ بتلاتا ہی اور یون فرماتا ہی کہ خداوند اوٹھیگا جیسا پراضیم کے پہاڑ پر اور وہ

غصّے مین آویگا جیسا جبعون کی وادی مین تاکہ اپنا بلکہ اپنا اچنبا کام کرے اور اپنا کام ہان اپنا عجیب
کام کر گذرے اب تم ٹھٹھا کرنے والے نہ ہو نہو کہ تمہاری بندین سخت ہو جاوین کیونکہ مین نے خداوند رب العالمین
سے پوری سزا جو مقرر کی گئی ہی ساری زمین پر سنی ہی ای محمدی بہائیو پراصیم پہاڑ کا حال حضرت
سموئیل علیہ السلام کی دوسری کتاب کے پانچوین باب مین لکھا ہی کہ حضرت داؤد علیہ السلام سے
فلسطی لوگ لڑنے کو آئے تھے اللہ تعالے نے حضرت داؤد علیہ السلام سے فرمایا کہ انپر چڑھ جا مین فلسطیون کو
تیرے ہاتھون مین کر دونگا سو حضرت داؤد علیہ السلام بعل پراصیم مین آئے اور وہان انکو مارا اُنھون نے اپنے
بتون کو وہین چھوڑا سو حضرت داؤد علیہ السلام نے اور اُنکے لوگون نے انکو یعنے بتون کو جلا دیا اور
جبعون کا حال حضرت یوشع علیہ السلام کی کتاب کے دسوین باب مین ہے کہ شہر جبعون کے لوگ
حضرت یوشع علیہ السلام کے تابعدار تھے اونپر یروشالم کا بادشاہ اور حبرون کا بادشاہ اور کئی بادشاہ
چڑھ آئے حضرت یوشع علیہ السلام کو اللہ نے فرمایا کہ مین نے اُنکو تیرے قابو مین کر دیا تب یوشع
علیہ السلام نے جا کر جبعون مین اونکو شدت سے قتل کیا اور جب وہ بھاگے تب اللہ نے اون پر
پتھر برسائے اور اسی لڑائی مین اللہ نے حضرت یوشع علیہ السلام کے لیے سورج کو ٹھہرا دیا یہان تک کہ انہون
نے اپنے دشمنون سے بدلہ لیا آفتاب آسمان کے بیچون بیچ ٹھہر رہا اور قریب دن بھر کے پچھم کی طرف
نجھکا سو ان پیغمبرون کا جہاد جو اللہ کے صاف حکم سے تھا جسمین اللہ نے اپنی عجائب قدرتین دکھائین
اوسکی مثال دیکر اللہ تعالے نے فرمایا ہی کہ جسطرح مین اُن وقتون مین بت پرستون پر غصے مین آیا تھا اور اُنکو قتل
کروایا تھا اسی طرح پھر غصے مین آؤنگا اور اپنا عجائب کام کر گذرونگا اسکا یہ مطلب کہ وہ جہاد اسی طرح
ہوگا کہ اسطرح پر کبھی نہین ہوا تھا سو حضرت یوشع اور حضرت داؤد کے وقت مین اسرائیلیون کی ہاتھون سے
بت پرستون کو قتل کروایا تھا اب اللہ نے اپنا عجائب کام یہ کیا کہ اسرائیلیون سے باہر بت پرستون کے
ملک مین پیغمبرون کے سردار محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو پیدا کر کے اونکے ہاتھون اور اونکی ساتھ والون کے
ہاتھون بت پرستون کو قتل کیا اور جو اسرائیلی ایمان نہ لائے انکو بھی قتل کیا اور یروشالم کے حاکمون کو
بھی سزا دی پھر یروشالم کو انسے لے لیا اس عجائب کام کا ذکر اللہ نے پھر اونتیسوین باب کی
چودھوین آیت مین کیا ہی اور پھر ستردین آیت مین صاف مطلب کھول دیا ہے ظاہر اسکا یہ
لکھا ہی کہ پراصیم اور جبعون مین اللہ نے اسرائیلیون کو بچایا بت پرستون کو سزا دی اب اللہ نے

نیا کام کیا کہ اسرائیلیون کو برباد کیا شاید اوسکا عجائب کام یہ ہی کہ سنحاریب کی فوج کو مار ڈالا مگر وہ عجائب
کام جسکو یہودی کہتے تھے کہ کبھی نکریگا وہ یہ ہی کہ اوسنے یہودیون کو اپنے لوگون مین سے خارج کیا اور اپنے دشمنون
مین اونکو شمار کیا اللہ رومی لوگون کے ہاتھون اونکو سزا دی آے پادریو رومیون کے ہاتھون اللہ نے
ساری زمین کے لوگون کو سزا نہین دی اور یہان ساری زمین کے کافرون کو سزا دینے کی خبر ہی تمکو
خوب معلوم ہی کہ دوسری قوم مین پیغمبر کا پیدا ہونا یہودیون کے نزدیک محال تھا اللہ نے اپنا عجائب
کام اونکو دیکھایا کہ دوسری قوم مین سب پیغمبرون کے سردار کو پیدا کیا اور اپنا پاک کلام اوسپر اوتارا اور
عرب کے بت پرستون کو بتون کی پھندی سے چھڑا کر ایمان والون کا سردار بنایا اور بے ایمان یہودیون کو
اور جھوٹے عیسائیون کو اونکے ہاتھون قتل کرایا اب معلوم ہوا کہ وہ کونسا پتھر جناب محمد صلی اللہ علیہ
وسلم ہین جنکے ہاتھون اللہ نے اپنا عجائب کام پورا کیا مشارق الانوار مین بخاری اور مسلم
سے لکھا ہی کہ جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اِنَّ مَثَلِیْ وَمَثَلَ الْاَنْبِیَاءِ مِنْ قَبْلِیْ کَمَثَلِ
رَجُلٍ بَنٰی بُنْیَانًا فَاَحْسَنَہٗ وَاَجْمَلَہٗ اِلَّا مَوْضِعَ لَبِنَۃٍ مِنْ زَاوِیَۃٍ مِنْ زَوَایَاہُ فَجَعَلَ النَّاسُ
یَطُوْفُوْنَ بِہٖ وَیَعْجَبُوْنَ لَہٗ وَیَقُوْلُوْنَ ھَلَّا وُضِعَتْ ھٰذِہِ اللَّبِنَۃُ فَاَنَا اللَّبِنَۃُ وَاَنَا
خَاتَمُ النَّبِیِّیْنَ یعنی میری کہاوت اور ان نبیون کی کہاوت جو مجھسے پہلے تھے جیسے کہاوت ایک مرد کی
جسنے ایک عمارت بنائی پھر اوسکو اچھی طرح بنایا اور خوب بنایا مگر اوسکے کونون مین سے ایک کونے پر ایک اینٹ
کی جگہ خالی رہی سو لوگون نے اوسمین پھرنا شروع کیا اور تعجب کرنے لگے اور کہنے لگے یہ اینٹ کسلیے نہ رکھی
سو مین ہی ہون وہ اینٹ کہ مین تمام کرنے والا ہون نبیون کا سبحان اللہ حضرت اشعیا علیہ السلام کا
مطلب محمدی حدیث سے صاف کھل گیا اللہ فرماتا ہی کان دھرکے میری آواز سنو متوجہ ہوکر میرا حکم
مانو کیا کسان بونے کے لیے ہر دن ہل چلایا کرتا ہی اور اپنی زمین کو چاسا کرتا اور اوسکے ڈھیلے پھوڑا کرتا ہی اور جب
اوسکو برابر کرچکا تو کیا وہ اجوائن کہین اور زیرہ کہین نہین بکھیرتا اور ستہرے گیہون اور جو اور بو گندم
جدا جدا اوسکے معین مکان مین نہین کہنڈاتا کیونکہ اوسکا خدا اوسکو تربیت کرکے تمیز بخشتا اور
اوسے سکھلاتا ہی کہ اجوائن کو داونے کی چیزون سے نہین داوتا اور زیرہ کی اوپر گاڑی کی چکر نہین
گہماتا بلکہ لاٹھی سے اجوائن کو جھاڑتا ہی اور زیرہ کو چھڑی سے روٹی کے غلہ پر داون چلاتا ہی لیکن وہ
ہمیشہ اوسکو کوٹتا نہین رہتا اور اپنی گاڑی کی چکر اور گھوڑون کو اوسپر ہمیشہ پھراتا نہین رہتا وہ

اوسے سزا مین بھی کچھ کمی نہین یہ بھی رب العالمین سے مقرر ہوا جسکا بندوبست عجیب اور اوسکی
دانائی بڑی ہی سمجھایا اوسکو جیسا اوسکی حکمت ہی بتلا دی مثال دیکر سمجھا دیا کہ کسان ایک
بندہ اللہ کا ہی جو اللہ نے عقل دی ہی وہ جو اناج کوٹتا ہی تو اوسکا فعل بی حکمت نہین منظور یہ ہی
کہ بھوسی الگ ہوجاے سو اوسے دانہ اناج الگ صاف ہوجاوی آہستگی سے کچلتا ہی کہ سب فنا
نہوجاوی سخت چیز کو کوٹتا ہی نرم چیز کو چھڑی سے جھاڑتا ہی کہ سب فنا نہوجاوی جب کسان کا فعل بی حکمت
نہین صورت قہر کی ہی حقیقت مین نہین رحمت ہی اسی طرح سمجھو کہ اللہ رب العالمین کی حکمتین بڑی
بڑی ہین جہادمین اوسکو منظور یہ ہی کہ جو لوگ بالکل برے ہین وہ فنا ہوجاوین جو دلکے صاف ہین ایمان لاوین
اور امن اور امان سے رہین اونکے دشمن دبے رہین تاکہ اللہ والے لوگ اللہ کا نام دنیا مین پھیلاوین
اللہ کا کلام بی دہر کہ سنادین اونکے نور سے دنیا روشن ہوکین سزا سخت ہوگی کہین ہلکی جیسی جہان
مصلحت ہوگی وہان ویسا ہوئیگا طامس اسکاٹ لکھتا ہی کہ کسان اپنے کام کو موقع کے موافق طرح طرح
کرتا ہی ہر روز نہین جوتتا دیہی کی واسطی زمین طیار کرتا ہی اسطرح طرحکے دانی اوسمین بوتا ہی ہر ایک کو
وہی اوسمین جگہ مین گیہون کو کسی خاص جگہ مین کیونکہ وہ بہت قیمتی ہی اور جب اوسنے فصل جمع کرلی تو وہ خوب
جانتا ہی کہ اناج کو بھوسی اور تنکون سے کیونکر جدا کرنا چاہیے وقت اور جگہ کی موافق اور اناج کی موافق
کہ اوسکو نقصان نہو پہونچے یہ سب اللہ تعالے کے فضل اور سوچ کی موافق ڈرتا ہی درست کرتا ہی کہ کھانا
رحم کیلا ہی یا بدلا لیتا ہی اسی طرح طرحکی سزائین اپنے لوگون کو مناسب انکے واسطے مقرر کرتا ہی اور اونکو
جدا کرتا ہی اونکے دشمنون سے اور اپنی گناہون سے وہ امتحان مین اپنے لوگون کی نگہبانی کرتا ہے
کہ دشمن اونکو ضرر نہ پہونچا دین لیکن اونکے دشمنون کو برباد کریگا اب اونتیسوان ۲۹ باب سنو
اری ایل پر یعنی اسکی شہر پر افسوس اری ایل اوس شہر پر جسکو داود نے گھیر لیا سال پر سال زیادہ
کرو عید پر عید مانی جاوی تو بھی مین اری ایل کو دکھ دونگا اور وہان نوحہ اور غمخواری ہوگی پر میرے
لئے اری ایل ہی ٹھہریگا طامس اسکاٹ لکھتا ہی کہ اری ایل سے مراد یروشلم ہی جسکے معنی ہین
شیر خدا کا شاید یہودی بعضی وقت اس شہر کو اس نام سے پکارتے تھے اغلب یہ ہی کہ قربانی
کی مقام سے مراد ہی جو قربانی کو اوڑا دیتا ہی جیسے شیر شکار کو اوڑا دیتا ہی اور داود علیہ السلام نی
اس شہر کو یبوسیون سے لیا اور اپنے رہنی کا مقام ٹھہرایا اللہ فرماتا ہی اگرچہ عیدین اور قربانیان

یہان ہوا کرین مگر مین اس شہر کو تکلیفونین ڈالونگا پہر فرمایا کہ میری لیے اری ایل ہی ٹہریگا یعنی جسطرح قربانی کا
مقام آگ سے بہڑکتا ہی جسپر نذر خرچ ہو رہی ہی اور اسمین خون قربانیکا ڈہیر ہے اور اوسمین اللہ کی عدالت کا
ظہور ہے یہی حال یروشالم کا ہوگا جب قتل کی ہوی لوگون سے بہر جائیگی اور آگ سی جل جائیگی اور سنحاریب
نی یروشالم کو تکلیف تو دی مگر اوسکو قربانی کی مقام سا نہین کر دیا کہ وہ ایکبار جلنی لگی یہ حال اوسکا جب
ہوا جب بابل والون نی اوسکو لے لیا اور لاشون و خون سی دہک گئی جب رومیون نی اوسکو لی لیا شاید
دو رکے حادثون کا اسمین اشارہ ہی اللہ فرماتا ہی مین تیرے آس پاس خیمہ کہڑا کرونگا اور مورچہ بندی کرکی
تجکو گہیر لونگا اور تجپر برج اوٹہاونگا اور تو نیچے اوتارا جائیگا اور زمین پر سے بولیگا اور خاک پر سی تیری آواز
دہیمی آویگی تیری صدا گویا ایک بہوت کی سی ہوگی جو زمین کے اندر سے نکلی گی اور تیری بولی خاک پر سی جیسی کی
کی آواز معلوم ہوگی یادری ڈابیو ڈیچی لکہتا ہی تیرا غرور ڈہی جائیگا اور تیری بہادری برباد ہو جائیگی اور تو
اپنی دشمنون سی عاجز ہو جائیگا اور نہایت عاجزی کے ساتہ اون سے بولیگا یادری طامس اسکاٹ لکہتا ہے
کہ سنحاریب نے ایک فوج یروشالم پر بہیجی لیکن یہ بات ظاہر نہین کہ اونہون نے بالکل اوس شہر کو گہیر لیا
پر یہ بات صاف لکہی گئی ہی کہ سنحاریب کو اوسکی نزدیک خیمہ نہ ڈالنا چاہیے جب آسوری سردار یروشالم
کے نزدیک پہونچے حزقیاہ اور اونکی نزدیک ایلچی بہیجے حقیقت مین بہت سی یہودی نہایت تکلیف زدہ تہی مگر ان
آیتون کی لفظون سی یہ مطلب معلوم ہوتا ہی کہ شہر بالکل گہر جائیگا اور لے لیا جائیگا اور روندا جاویگا اور
یہ پیشین خبری پوری پوری ظاہر ہوی جب یروشالم کو بابل والون نی برباد کیا اور اونکی بعد رومیون نے
یہ بات قیاس کے لائق ہی کہ بہت سی یہودی جو زندہ رہے جب ایسی تکلیف مین پڑی تو اونہون نے ظالمون سے
نہایت عاجزی سے بہیک مانگی ہوگی اپنی جان کی ای محمدی بہائیو ہماری نزدیک تو یہ صاف محمدی جہاد کی
خبر ہے یادری اوسکو بت پرستون کی لڑائی کی خبر ٹہراتا ہی دیکہو یہاں اللہ فرماتا ہی کہ اسکو داؤد نے گہیر لیا تہا
اسمین یہ اشارہ ہی کہ اب پہر اس شہر کو وہ لوگ گہیر لینگے جو داؤد کیطرح میرے پہچاننی والی ہونگی تو انکی
گہیرنے سی یہ شہر برباد نہوگا پہر فرمایا کہ عید پر عید منائی جاوی یعنے اس شہر کے لوگ جو عیدین کیا کرتے ہین یہ اونکی
نیک کام اللہ کی محبت سی نہین ہی وہ کفر اور شرک مین پہنسی ہوی ہین اونکی اعمال اونکو نہین بچائینگی
پہر فرمایا کہ مین اونکو دکہہ دونگا یعنے اس شہر کے لوگون پر لڑنے والون کو بہیجونگا پہر فرمایا کہ میرے لیے
اری ایل ہی ٹہریگا یہ لفظ اری ایل کا حضرت حزقیل علیہ السلام کے تینتالیسوین باب کی پندرہوین آیت مین

بھی آیا ہی وہان قربان گاہ کے معنے لکھی ہین معلوم ہوا کہ وہان قربانی کے مقام کو اللہ کا شیر فرمایا اور یہان سارے شہر کو اللہ کا شیر خطاب دیا اور فرمایا کہ میرے لئے اللہ کا شیر سی ٹھہری گا یعنی یہ شہر سب شہرون پر غالب رہیگا جسطرح حضرت داؤد علیہ السلام کی وقتین غالب تھا اور حضرت داؤد کی بادشاہت کا شہر تھا وہ لوگ جو اسکو گھیر لین گا اسکی بڑی تعظیم اور بڑا ادب کرینگے اور فرمایا کہ مین تجھکو گھیر لونگا یعنے میرے خاص بندے تجھکو گھیر لین گے اور فرمایا کہ تجھپر برج اوٹھاونگا یعنے وہ لوگ تجھکو آباد کرینگے یہ خبر بابل والونکی اور رومیون کی ہرگز نہین ہوسکتی اونہون نے تو اس شہر کو اور مسجد کو ویران کردیا تھا اس کتاب مین جہان جہان اس شہر کے ویران ہوجانے کی خبر ہی وہان بیشک کہین خبر بابل والون کی اور کہین رومیون کی ہی مگر یہان صاف خبر محمدیونکی ہی جنھون نے مسجد کو آباد کیا اور سارے شہر مین برج اور محل بنائی اور فرمایا کہ تو نیچے اوتارا جاویگا یعنے ترے لوگ اون پاک بندون کی آگے عاجز ہوجاوینگے اس پیش خبری کا اوس وقت ظہور ہوا جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی وقت مین محمدی لوگ شہر یروشالم کو چار مہینے گھیرے رہی اور کافرون سے لڑتے رہے آخر کو نصارا عاجز ہوگئی اور شہر مسلمانون کو سونپ دیا اللہ فرماتا ہی اور تیرے دشمنون کا غول باریک گرد کی مانند ہوگا اور ان ہیبت ناکون کی گروہ اوڑنی والی بھوسی کی مانند اور یہ ناگہان ایکدم مین واقع ہوگا دیکھو اللہ تعالی یہ بتا دیتا ہی کہ جو تین شہر یروشالم کے دشمن ہین وہ گرد اور بھوسی کیطرح ایکدم مین اوڑجاوینگے سو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی وقت مین ایران کے آگ پوجنے والے جو شہر یروشالم کے دشمن تھے اور بابل مین بھی اونہین کی حکومت تھی اور اونکی سلطنت بڑی زبردست تھے اور اونکی دہشت سب پر چھائی ہوی تھی اونپر محمدیون نے بابل مین جہاد کیا اور برا اونکو بھوسی کیطرح اوڑا دیا اور اونکی سلطنت تباہ ہو گئی اللہ فرماتا ہی رب العالمین خود گرجنے اور زلزلہ کی ساتھ اور بڑی آواز اور آندھی اور طوفان اور آگ کے مہلک شعلہ کے ساتھ سزا دینی آویگا ای محمدی بھائیو عبرانی مین تفاقد کا لفظ ہی جسکا ترجمہ کیا ہی کہ سزا دینے آویگا یفقد کی یہ معنے ستائیسوان باب کی سر پر بھی آئی ہین کہ اللہ بلوا اور سزا دیگا اور دوسری جگہ اس لفظ کا یون ترجمہ کیا ہی کہ خبر لینی آویگا اور اسجگہ ایک ترجمہ مین یون ہی کہ مطالبہ کریگا دیکھو اللہ تعالے فرماتا ہی کہ مین آپ بڑی جلال اور قہر کے ساتھ سامنا کرونگا اور بحث کرونگا جیسے بادل گرجتے ہین اور آندھی آتی ہی اور طوفان آتا ہی اور آگ پھیل جاتی ہی اسطرح اللہ تعالی کا قہر سب کافرون پر ایک آن پڑیگا فی الحقیقت ایسا ہی ہوا جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر قرآن کے اوترنے کے ساتھ تمام منکرون پر چارون طرف سے قہر ٹوٹ پڑا

لوگون کو چھپا لیا یہ اشارہ صاف اس بات کا ہی کہ پیغمبرون کا آنا مدت تک موقوف رہیگا یہ حال حضرت
عیسیٰ علیہ السلام کے بعد ہوا کہ چھ سو برس تک کوئی پیغمبر اللہ نے نہین بھیجا نبیون کا مونہ یعنے موقوف
کیا اور غیب دیکھنے والون پر پردہ ڈالا یعنے اونکو چھپا لیا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بعد جب
تین خدا ماننے والون کا زور ہوا اللہ کو اکیلا جاننے والے عیسائی درویش چھپ چھپ رہے جنگلون
مین یا سو جب اللہ کے کلام کے سمجھنے والے یون چھپ رہے تو حق بات کون سمجھاوے اللہ فرماتا ہی
اور سارا دکھاوا تمھارے نزدیک ایسا ہوگا جیسا اوس مہری کتاب کی باتین جسے لوگ ایک پڑھے
لکھو کو دیوین اور کہین آپ اسے پڑھیے اور وہ کہی پڑھ نہین سکتا کیونکہ اوس پر مہر ہے اور پھر وہ کتاب ایک ان پڑھ
کو دین اور کہین آپ اسے پڑھیے اور وہ کہے مین انپڑھ ہون پڑھ نہین سکتا ای محمدی بھائیو اللہ تعالیٰ یہ خبر
دیتا ہی کہ یہ سب دکھاوا جو اللہ نے نبیون کو دکھایا ہی جب وہ وقت آویگا تم ان کتابون کا مطلب سمجھنے
مین اندھے ہو جاؤگے جیسے انپڑھ کے ہاتھ مین کتاب ہو یا کتاب بند ہو کہ کھل نہ سکے تمامی اس کتاب کی
پیشین خبریان اونکے علم والون کو مشکل معلوم ہوتی تھین اور کہتے تھے کہ پیشین خبریان اس قدر پیچیدہ ہین کہ
اونکے معنی بھی ہم لوگ ظاہر نہین ہو سکتے اور حقیقت مین یہ پیشین خبریان پوری ہو گئین جب یہودیون نے
حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو نہ مانا اور آجتک اونکی پیشین خبرین کتابین اونکی ہاتھ مین ہین مگر
کوئی ظاہر نہین کر سکتا کہ یہ خبرین حضرت عیسیٰ کی بابت آئی یا دوسرے کی اس جگہ صاف صاف جناب محمد صلی اللہ علیہ
وسلم کی پیشین خبریان ہین یہودی بھی اور تم بھی اونکو چھپاتے ہو اور اقرار نہین کرتے اور جہان حضرت عیسیٰ
علیہ السلام کی بشارتین ہین اوسکو یہودی اودھر سے ادھر پھیرتے ہین اور اقرار نہین کرتے تم
پر افسوس صد افسوس اللہ فرماتا ہی سو خداوند فرماتا ہی ازبسکہ یہ لوگ اپنی زبان سے میری نزدیکی ڈھونڈتے
ہین اور اپنے ہونٹون سے میری عزت کرتے ہین اور اونکی دل مجھ سے دور ہین کہ میرا خوف جو اونکو ہوا سو فقط آدمی کی
تعلیمون کے سننے سے ہوا اس لیے مین اون لوگون کے ساتھ عجیب سلوک کرنے کے لیے آگے بڑھونگا
ایسا سلوک جو حیرت اور سناٹے مین ڈالنے اور تعجب کا باعث ہوگا کہ اونکے عاقلون کی عقل زائل ہو جاویگی
اور اونکے داناؤن کی ہوش حواس ٹھکانے نرہینگے طامس اسکاٹ لکھتا ہی کہ بہت سے یہودی نسل کے بعد
نسل فقط آدمیون کی حکومت سے دین پر قائم تھے اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے وقت مین وہ بہت بگڑ گئے
تھے اللہ نے اونسے عجائب سلوک کیا یروشلم کو ویران کر دیا اور یہودیون کے بزرگون کو اسے باہر نکالا

یہان تو صاف اوسوقت کی خبر ہے جب یروشالم کے سب دشمن مٹ جاوینگے یہ عجائب کام اللہ ذکر کرد کھایا اسرائیلیون سے باہر دوسری قوم مین پیغمبرون کے سردار حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو پیدا کیا اور انپر اپنا پاک کلام اوتارا اور بے ایمان یہودیونکو اور یروشالم کے دشمنون کو اور جھوٹے عیسائیونکو اونکے ہاتون قتل کروایا اور یروشالم اور مسجد کو عرب کی محمدیون کے ہاتھون آباد کر دیا اور حکومت اوس پاک شہر کی عرب کی محمدیون کو دی جو یہودی اور نصرانی ایمان لائے اور محمدی ہوئے وہ عربیون کے تابع ہوئے یہودیون کی عقل سے یہ بات بہت دور تھی کہ اونکے سوا دوسری قوم مین کوئی پیغمبر پیدا ہوا اور اونپر غالب ہوا اونکی عقلین جاتی رہین ہوش اوڑ گئی تدبیرین کچھ نہ چلین جن نبیون نے یہ خبر دی اونکو شہید کیا اسی کیی کچھ نہوا حضرت اشعیا علیہ السلام کو شہید کیا کہ ان پڑھون مین نبی کے پیدا ہونیکی خبر کیون دیتے ہین اس کی بھی کچھ نہوا اللہ فرماتا ہے اونپر واویلا ہے جو اپنی مشورت کو خدا سے خوب چھپا رکھتے ہین جنکا کاروبار اندھیرے مین ہوتا ہے اور وے کہتے ہین کون ہمکو دیکھتا ہے کون ہمین پہچانتا ہے ہائے تمھاری کیسی کجی ہے کیا کمہار مٹی کے برابر گنا جائیگا کیا وہ کام جو اوسنے کیا ہے کہیگا کہ اوسنے مجھے نہین کیا کیا بنائی ہوئی چیز بنانیوالے کو کہیگی کہ تو کچھ نہین جانتا طامس اسکاٹ لکہتا ہے کہ یہودی لوگ اللہ تعالے سے دغا بازی کرتے تھے سو اللہ اونکی سب تدبیرین توڑ دیگا جسطرح برتن کا بنانیوالا مٹی کی شکل بدل دیتا ہے آسبات کا ظہور جب ہوا جب رومیون نے یہودیون پر غلبہ کیا آگے ایمان والو اسکا ظہور محمدی وقت مین ہوا دیکھو اسکے بعد اللہ تعالے اپنے عجائب کلام کا مطلب صاف بتلاتا ہے اور فرماتا ہے کیا بہت تھوڑا عرصہ نہین ہے کہ لبنان بدل جاکر ایک شاداب میدان ہو جاویگا اور شاداب میدان جنگل گنا جایگا طامس اسکاٹ نے اسکا اور سب آیتین لکھدی ہین جنمین یہی بیان آیا ہے اس کتاب کے بتیسوین باب کی پندرہوین آیت مین یون ہے تب بیابان باغ ہو جاویگا اور باغ ایک جنگل گنا جاویگا اور پینتیسوین باب مین ہے بیابان اور ویرانہ شادمان ہونگے لبنان کی شوکت اور کرمل اور سرون کی عزت اوسے دیجائیگی ہمی یہ مثال کئی جگہ آئی ہے سبکا ایک ہی مطلب ہے آگے محمدی بہائیو آفتاب صداقت مین ہے کہ لبنان اور کرمل ملک شام کے پہاڑ ہین اونپر سرسبز درخت بہت ہین سو اللہ تعالے فرماتا ہے کہ لبنان بدل جاویگا یعنے لبنان پر جو آبادی اور سرسبزی ہے اوسکی جگہ بدل جاویگی وہ آبادی اور سرسبزی میدان کو اور جنگل کو دیجائیگی اسکا یہ مطلب کہ ملک شام مین جو اللہ کا فیض اترتا ہے اوسکے بدلے دوسرے ملک مین اوتریگا وہ دوسرا ملک اوسکے بدلے باغ کیطرح ترو تازہ ہوگا پھر فرمایا کہ شاداب میدان یعنے شام کا ملک جو اللہ کے کلام سے

اور نبیون سے تر و تازہ ہی اوسوقت جنگل گنا جائیگا سو ایسا ہی ہوا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بعد
اسکے نبیون کا اور اللہ کے کلام کا ظہور بہا نسو مدتون موقوف رہا پھر ملک عرب مین جناب محمد صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم کا اور قرآن پاک کا فیض جاری ہوا تمام عرب کے لوگ اکیلے اللہ کو پوجنے لگے اور ملک شام مین
نصارا تین خداؤنکی قائل تھے وہ ملک شرک سے ویران ہو رہا تھا پھر تھوڑی مدت کے بعد ملک شام مین
بھی نور ایمان کا پھیلا طامس اسکاٹ اسکا مطلب یون لکھتا ہی کہ یہودی لوگ رد ہو جاوینگے اور
دوسری قومین بلائی جاوینگی پس جو تا ہوا جنگل ایک پھلدار کھیت ہو جاویگا اور اوسوقت وہ کھیت
جو بہت ونسے جوتے گئے وہ جنگل کی طرح سمجھے جاوینگے یعنے یہودی رد کیے جاوینگے اللہ کا فضل اونپر نہ ہوگا وہ اجاڑ
اور ویران ہو جاوینگے آگے پادری اتنا مطلب اور بھی بیان ظاہر ہی کہ عرب کا جنگل جو ایمان سے خالی تھا محمد
صلی اللہ علیہ وسلم کی اور قرآن کی بدولت ایمان کی نو سے باغ و بہار ہو گیا آگے بڑے ترقی ایمان کی تکلو نہیں
سوجھتی اسد تمہارے آنکھیں کھولے آمین آگے فرماتا ہی اور اوسدن بہرے کتاب کی باتین سنینگے اور
اندھون کی آنکھین تاریکی اور اندھیرے مین سے دیکھینگی اور مسکین لوگ خداوند کے حق مین زیادہ خوشی
کرینگے اور لوگونمین غریب عزبا اسرائیل کے قدوس سے خوش وقت ہونگے کہ ظالم فنا ہو جائیگا اور ٹھٹھا کرنیوالا
نابود ہوگا اور سب جو بدکاری کرنے کے لیے بیدار رہتے ہیں کاٹ ڈالے جاوینگے جو آدمیکو اوسکے مقدمے مین مجرم ٹہراتے
اور اوسکے لیے جنے عدالت کے دروازے پر مقدمہ فیصل کیا پھندا لگاتے اور راستبازآدمیکو بے سبب پھیر دیتے
ہین طامس اسکاٹ لکھتا ہی کہ جو لوگ اللہ کے کلام سے بہرے تھے وہ سنینگے اور سمجھینگے اوس کتاب کے لفظونکو
جسپر مہر ہی یعنے بے یقین یہودی اور غریب اندھے بت پرست اپنے اندھیرے سے نکلکر خوشی کرینگے انجیل
کی عجائب دکھلانے والی روشنی سے اور وہ ایمان لانے والے یہودیون سے بھی زیادہ خوش ہونگے آگے پادری یہ بیان
تو صاف اوسوقت کی خبر ہے جب ظالم لوگ کاٹ ڈالے جاوینگے بت پرستون مین ایمان کا پھیلنا اور کافرونکا
قتل ہونا یہ دونو باتین محمدی وقت مین اکٹھی ہوئین مگر پادری کو نہیں سوجھتا وہ لکھتا ہی کہ حضرت عیسیٰؑ
کے بعد روم کے بت پرستون نے یہودیون کو قتل کیا یہ اوسوقت کی خبر ہے ارشاد ہوتا ہی اسلیے خداوند جو ابراہام
کا نجات دینے والا ہی یعقوب کے خاندان کے حق مین یون فرماتا ہی کہ یعقوب اب پشیمان نہوگا اور ہرگز زرد رو
نہوگا بلکہ جب اوسکے فرزند میرے ہاتھون کے بنائے ہوے کامون پر اپنے بیچ مین نگاہ کرین تب وے میرے نام
کی تقدیس کرینگے ہان وے یعقوب کے قدوس کی تقدیس کرینگے اور اسرائیل کے خدا سے ڈرینگے اور وے بھی

جو وے ہین گمراہ ہین سمجھ حاصل کرینگے اور وے جو بگڑے ہین تعلیم قبول کرینگے طامس اسکاٹ لکھتا ہی کہ یہ اسبات کی بشارت ہی کہ اللہ تعالے حضرت ابراہیم اور حضرت یعقوب علیہما السلام کی ساری نسل کو مردود نہین کریگا کہ یہ خاص بندے اللہ کے شرمندہ اور زرد رو ہوجاوین بلکہ اونکی نسلین ایمان لاوینگی اور بت پرستونکا ایمان لانا جو اللہ کی ہاتھون کا بنایا ہوا اوسکے فضل اور رحمت کا کام ہوگا اس کام کو دیکھین گے اور زیادہ اللہ کا شکر کرینگے ایمان کی ترقی دیکھکر خوش ہونگی بہت سی یہودی جو حضرت عیسی علیہ السلام اور انجیل کے بڑے دشمن تھے وہ عیسائی ہوے اور آخر کو تمام یہودی عیسائی ہوجاینگے اونتیسوین باب مین جہان یہ لفظ ہی کہ آسو میرے ہاتھہ کا کام وہان پادری اسکاٹ نے لکھا ہی کہ لوتھہ صاحب کہتا ہی کہ ہاتھہ کے بنائی ہوی اس کتاب کے محاورہ مین وہ لوگ ہین جو اللہ سے عہد کرچکے اور اوسکی جماعت مین شامل ہین آہی یادریو یہ بات محمدی وقت مین اور زیادہ ظہور مین آئی بہت یہودی جو نہایت سخت دل تھے اور حضرت عیسی علیہ السلام اور انجیل کے بڑے دشمن تھے اونہون نے محمدی دین قبول کیا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اور قرآن شریف پر اور حضرت عیسیٰ پر اور انجیل پاک پر ایمان لاے اور وہ اس بات سے نہایت خوش ہین کہ اللہ نے بت پرستون کی قومون کو کفر سے چھڑا کر ایمان دیا اور اونکو نئے سرے سے اپنے ہاتھہ سے بنا کر ٹھیک کردیا ہر ہر قوم کے ایماندار بھائیون کو اپنے بیچ مین دیکھہ دیکھکر خوش ہوتے ہین اسجگہ بیشک انہین کا ذکر ہے کیونکہ اوپر کے آیتون مین ظالمون کی قتل کی بھی خبر ہے تیسوان باب اس باب مین اللہ تعالے اسرائیلیونکو خبر دیتا ہی کہ مصر کی بادشاہ کی پناہ مین جو تم جایا چاہتے ہو کہ اپنے دشمنون سے بچو اس جانے سے تمہین کچھہ حاصل نہ ہوگا تم ذلیل ہوگے تم نبیون کی باتین نہین سنتی یہ شکایتین کرکے اللہ تعالے تیرہوین اور چودہوین آیت مین یہودیونکو ایک دیوار سے مثال دیتا ہی جو یکایک توٹ پڑے اور ٹکڑے ٹکڑے ہوجاوی طامس اسکاٹ لکھتا ہی کہ یہودیون کو اللہ تعالے نے رومیون کی ہاتھون ایسا تباہ کیا کہ وہ پھر درست نہین ہوسکتے اسکے بعد اللہ تعالے آخر زمانہ کی خوشی سناتا ہی اور فرماتا ہی اس لیے خداوند تمپر مہربانی دکھلانے کے لیے ٹھہرا رہیگا اور اس لیے تمپر رحم کرنیکے لیے وہ اوٹھیگا کیونکہ خداوند عادل خدا ہی مبارک وے سبھی اوسکی راہ تکتے ہین کہ یقینًا صیہونی قوم یروشلم مین بسی گی تو ہر وقت نروے گی وہ تیری دہائی کی آواز سنکے یقینًا تجھپر رحم فرماویگا وہ اوسی سنتے ہی تجھے جواب دیگا آی محمدی بھائیو پادری اوپر اقرار کرچکا ہی کہ یہ جو تیرہوین اور چودہوین آیت مین یہودیون کے بالکل تباہ اور برباد ہوجانیکی خبر ہی

یہ اوس بربادی کی خبر ہی جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بعد ہوئی روم کی بت پرستون کی ہاتہون بی ایمان
یہودی قتل ہوئے تب اوسکے بعد جو اللہ تعالیٰ نے فضل اور رحمت کی زمانہ کی بڑے دہوم سی خبر دیتا ہی اور کافرونکے
خون بہانے کا وعدہ کرتا ہی یہ خبر بیشک محمدی وقت کی ہی اس آیت مین یہودیون کو بشارت ہی کہ جو ایمان لاینگی
پہر یروشالم مین بسینگی طامس اسکاٹ لکہتا ہی کہ اللہ تعالیٰ خبر دیتا ہی کہ نزدیک آنی والے بربادیون کے
بعد بہی لوگ یروشالم مین بسنے کی لائق کیےجاینگی اس آیت سی ستائیسوین آیت تک بہت سی رحم کے
اقرار مین جو ابہی طرح حزقیال کے زمانی آنیوالے وقتون پر مطابق نہین پڑتے اس لیے ہم کہتی ہین کہ
اس فتح کی بعد جو ابہی وقت ہین اونکا ایک اشارہ لیکر ابہی دنون کی خبر دی گئی جسمین خوشخبری نہایت سبز
ہو گی ارشاد ہوتا ہی اور اگرچہ خداوند تمکو مصیبت کی روٹی اور دشواری کا پانی دیتا ہی پر آگی کو تیرے
سکہلانی والے نہ چہپینگے اور تیری انکہین تیرے تعلیم دینے والونکو دیکہینگی اور تیرے کان تیرے پیچہی
سی یہ آواز سننگی جو کہتی ہی راہ یہی ہی اوسپر چلو جب تم داہنی اور جب کہ تم بائین مڑو طامس اسکاٹ
لکہتا ہی کہ حزقیال کی دنون مین لوگونکو اچہی تعلیم ہوئی مگر اوسکے بعد منسا کی وقتین پہر ایماندار اوستاد
گوشون مین چہپ رہی لیکن قید بابل سی چہوٹنے کے بعد اگرچہ یہودی غریب حالت مین ہی مگر اللہ نے
اونکی پاس اچہی اچہے اوستاد بہیجے اور لوگ عام طور پر شریعت کی تعلیم پاتی تہے اور جب انبیاؤنکا آنا
موقوف ہو گیا تب بہی اونکی سب عبادتخانون مین لوگون نی اچہی طرح تعلیمین پائین حضرت عیسیٰ علیہ السلام
کے آنے تک برابر بے روک ٹوک تعلیم قائم رہی پر عام تعلیم کلام خدا کی بہت عام ہو گئی عیسائیون
کی وقتین اور کچہہ کچہہ محفوظ کئی گئی ہین تمام زمانون مین ای یادر ہو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی بعد
تین سو برس تک بت پرستون نے عیسائیون کے خون کا دریا بہایا پہر قسطنطین بت
پرست جہوٹ موٹ کا عیسائی ہوا اوسنی تین خداؤنکا اقرار بہت لوگون سے لیا اور ایسی
فساد دین مین ڈالا کہ تم بہی انکو جہوٹا عیسائی کہتی ہو مگر تین خدا کے کہنی مین اونہین کے تابع
ہو جو عیسائی اللہ کو اکیلا کہتی تہے وہ ان جہوٹے عیسائیون کے ظلم سے پہاڑون اور جنگلون مین
چہپ چہپ بیٹہی جسطرح منسا کی وقت مین ایماندار اوستاد گوشون مین چہپ رہی تہے پہر ایمان کے اوستاد
اچہی طرح سی محمدی وقت مین ظاہر ہوئی اور آجتک ظاہر ہین اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے اوستاد
تک ظاہر رہین گے ہماری پیغمبر برحق محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ پیش خبری دی ہی کہ کچہہ لوگ میری امت کے

ہمیشہ حق پر ہینگی اور غالب رہینگی کوئی اونکا کچھ بگاڑ نہین سکیگا دیکھو اس وقت مین بھی یہ پیش خبری کیسے
ظاہر ہو رہی ہے الله فرماتا ہی تب تم اپنی کھودی ہوئی مورتون کا روپہلا لباس اور ڈھالے ہوئی پیتلون کے
سُنہلے اسباب زینت کو ناپاک کروگے تو اوسی حیض کے لتے کے مانند پھینک دوگے تو اوسی کہیگا نکل دور ہو
طامس اسکاٹ لکھتا ہی کہ قید بابل کے بعد وہ بالکل بت پرستی سی پاک ہو گئی پھر جب عیسائی دین پھیلا لوگ
دیکھی بتون سے پاک ہو گئی اے پادریو یہ ہم کے جھوٹے عیسائیون نے دیکھو کیسی بت پرستی پھیلائی تھی اون
مین سے یہ لوگ محمدی ہوئی اونھون نے بتون کو پھینک دیا الله فرماتا ہی تب وہ تیرے بیج کے لیے جو تو زمین
مین بوویسے مینہ دیگا اور زمین کی افزائش کی روٹی دیگا اور وہ فربہ اور برکت سی معمور ہوگی اوسدن
تیرے چارپاے چوڑی چراگاہون مین چرینگی اور بیل اور گدھے بھی جنسے زمین کی ہلواہی ہوتی ہی ایسا
چارا جو چھلنی مین ڈال کے اور پنکھا کرکے چھانا گیا کھاینگے اور ہر ایک اونچے پہاڑ پر اور ہر ایک بلند ٹیلے پر
بڑی خونریزی کے دن جب برج گر جاوینگی چشمے اور پانی کی ندیان ہونگی اے محمدی بھائیو دیکھو کیسی
صاف برکتون کا الله وعدہ کرتا ہی اور یہ بتا دیتا ہی کہ یہ بات بڑی خونریزی کے دن ہوگی یہ اشارہ اوسی
بڑی خونریزی کی طرف ہی جسکا ذکر دسوین باب مین اور اٹھائیسوین باب مین ہو چکا جہان الله نے پیغمبر کے
جہاد کی مثال دیکر جہاد کا وعدہ کیا ہی اس قید سی اوپر کی سب آیتون کا مطلب کھل گیا یہ صاف محمدی
جہاد کی اور اوسوقت کی برکتون کی بشارت ہی برج گر جاینگے یعنی کافرون کے بڑے بڑے قلعے ویران ہو جاینگے
طامس اسکاٹ لکھتا ہی کہ آسوریون کے قتل ہونیکے بعد اونکی بڑھی ہوئی طاقت جو ایک مضبوط قلعہ کے
مانند تھی وہ گر گئی تو یہودیون کا ملک سرسبز ہو گیا لیکن زیادہ اور روحانی برکتون کی صاف صاف پیش خبری ہے
الله کا کلام اچھا بیج ہی جو دل مین بویا جاتا ہی اور روح القدس سے سینچا جاتا ہی اور جب حواریون نے انجیل
کی منادی پھیلائی بہت کثرت سے ایمان پھیلا اس جگہ خوشخبری ہی عیسائیون کی پھلداری اور کثرت کی
اور صاف خوراک واسطے محنت کرنے والون کے اسکا یہ مطلب کہ جو الله کے کلام کے پھیلانے مین محنت کرینگے
اونکو مناسب خوراک ملیگی یا یہ مطلب ہی وہ عہد کرینگے ان سچائیون پر اور تسلیمون پر چلینگے اور ونکو نصیحت
کرینگے اور سچی تعلیمون کو بیکار باتون سے جدا کرینگے دریا اور پانی کی عام طرح بلند پہاڑ کی چوٹی پر
نہین پائی جاتی مگر مطلب یہ ہی کہ الله کی رحمت کے وسیلے اور روح القدس کی تاثیرین ان جگہون مین پھیلینگی
جہان اونکی بہت کم امید ہوتی تھی اور یروشلم کا کھودا جانا اور یہودیون کا برباد ہونا وغیرہ ہونگی

بلانے کی ساتھ بلا ہوا ہی اور اوتر کی قوموں نے جو رومیونکو برباد کیا ان دونوں باتوں نے ایندہ کی مضبوطی
کو سنوار دیا اسی پادریو اوتر کے بت پرستون نے جو روم کے جھوٹے عیسائیون کو برباد کیا اسکی
تھوری مدت بعد محمدیون نے روم کے جھوٹے عیسائیون پر جہاد کیا اس جہاد کو برحق سمجھو بڑی خونریزی کا
اشارہ اسی محمدی جہاد کی طرف ہی جسمین بت پرست اور بی ایمان یہودی اور جھوٹے عیسائی بہت
سی قتل ہوے اور بہت سی محمدی دین مین آئی اونھون نے ہر طرح کی محمدی برکتین پائین مسجد بیت المقدس خوب آباد
ہوئی افسوس تمھاری عقل پر تم یہودیون کی ضد کے مارے اوس پاک مسجد کے کھودے جانے کو ایمان
کی ترقی کا باعث سمجھتے ہو اور اوسکی آبادی جو محمدیون کے ہاتھ سے ہوئی اوس سے جلتے ہو اوتر کے بت پرستون نے
جو جھوٹے عیسائیون کو قتل کیا اسکو دین کی ترقیونکا باعث جانتے ہو اور محمدیون نے جو انھین جھوٹے
عیسائیون کو قتل کیا اس جہاد کو برحق نہین سمجھتے ہو اللہ تمھاری آنکھین کھولے آمین اللہ فرماتا ہی
اور چاند کی چاندنی ایسی ہوگی جیسی سورج کی روشنی اور سورج کی روشنی سات گنی بلکہ سات دن کی روشنی
کے برابر ہوگی جس دن خداوند اپنی بندونکی زخم کو باندھیگا اور اونکی دردناک گھاؤ کو چنگا کریگا طامس
اسکاٹ لکھتا ہی کہ اس آیت مین ایک روحانی برکت کی خوشخبری ہو اور حضرت عیسی علیہ السلام کے
آنے سے پہلے کچھ نہین خیال کیا جا سکتا کہ وہ کسی طرح سی پوری ہوئی لیکن جب کہ خدا پرستون کی
جماعت ایسی خوبصورت تھی جیسی ماہتاب اور آفتاب اور آفتاب سات گنی روشنی کی ساتھ چمکا
تب بہت کثرت سی علم اور پاکیزگی اور تسلی کو پھیلایا لیکن آخر کو خدا پرستون کی جماعت پاک کیجائیگی
اور ہر ایک بدی دفع ہو جائیگی اور یہودی لوگ مذہب بدلین گے ای محمدی بھائیو یہ بشارت صاف
محمدی وقت کی ہی جسمین نور ایمان کا سورج اور چاند سی کہین زیادہ چمکا اور اللہ نے ایمان والون کے
زخم کو چنگا کیا وہ جو کافرون کی غلبہ کا زخم اونکی دل پر لگا ہوا تھا وہ چنگا ہوا حضرت عیسی علیہ السلام
کے بعد سچے عیسائی چھ سو برس تک زخم پر زخم کھاتے رہے محمدی وقت مین ہر طرف کافرون کا
خون بہایا گیا تب ایمان والون نے کھانے پینے کا اور چاند سورج کی روشنی کا مزا پایا دیکھو اسکی بعد
اللہ تعالے اور صاف پتا دیتا ہی اور فرماتا ہی دیکھو خداوند کا نام دور سے چلا آتا ہی اوسکا غضب بھڑکا
اور بھاری دھوان ہوتا ہی اوسکے ہونٹ قہر آلودہ اور اوسکی زبان دہکتی آگ کی مانند ہی اور اوسکا
دم ایسا جیسا زور کا بہاؤ جو آدھی گردن تک چرہی وہ گروہونکو بطالت کی چھاج مین پھٹکے

اوقدموں کے گالون پرگہرای کا لگام لگاویگا ای محمدی بہائیو دیکہو اللہ تعالی صفات اور شوکت کا پتا دیتا ہی
کہ اللہ کا نام دور سے چلا آتا ہی یعنی انکا نام لینی والے اس ملک مین دور سی آوینگی اس پتی سی اول سے
آخرتک سارا مطلب کہل گیا معلوم ہوا کہ یہ ذکر حضرت عیسی علیہ السلام کا نہین کیونکہ وہ دور سے
نہین آی وہ تو اوسی ملک مین پیدا ہوے اور اونکا ظہور جلالی صفت سی نہین ہوا وہ ظالمون کے
ظلم سہتو رہے یہ صاف پتا محمدی وقت کا ہی شہر یروشالم سے مکہ بہت دور ہی مہینہ بہر کی راہ پری
وہان سے اللہ کا نام اور اوسکا کلام ظاہر ہوا اور محمدیون کو اللہ نے یروشالم مین پہونچایا اللہ نے
اپنی غضب کی آگ کافرون پر بہڑکائی اور اپنا جلالی کلام سب کو سنایا جسمین کافرون کو بہڑکتی
آگ سی ڈرایا اور جنکو ایمان دینا منظور نہ تہا اونکو ہلاکت کی چہاج مین پہٹکا اور اونکی منہ مین بہی
کا لگام لگا دیا اور اونکو قتل کیا محمدی تلوار سی جہنم کی آگ مین پہونچی طامس اسکاٹ لکہتا ہی کہ
سنحاریب کی فوج کی برباد ہونیکی اور جہوٹی اعیسائیون کے برباد ہونے کی خبر ہی ای یادری وہ لوگ
جنکو تم جہوٹا عیسائی کہتی ہو محمدیون کی تلوار سے قتل ہوی اور اونہین بت سی محمدی ہوے پہر تم محمدی
جہاد کو برحق کیون نہین سمجہتی ارشاد ہوتا ہی تب تم گیت گاوگی جیسے اوس رات گاتی ہو جب مقدس عید
مانتی ہو اور دل کی ایسی خوشی ہوگی جیسی اوس شخص کی جو بانسری لئی ہوی روانہ ہو کہ خداوند کی پہاڑ
مین اسرائیل کی چٹان کے پاس جاوے اور خداوند اپنی جلال والی آواز سناویگا اور اپنی قہر کی
شدت اور جلانے والی آگ کے شعلہ اور باڑہ اور آندہی اور اولو کی ساتہ اپنی ہاتہہ کا اوترنا دکہلاویگا
ہان خداوند کی آواز سے آسور تباہ ہوجاویگا وہ اوسی لٹہو سی ماریگا اور جس جس طرف اوس مقرر لٹہو کی
جو خداوند اوسپر لگاویگا چوٹ ہوگی اوس اوس طرف رباب اور بربط کے ساتہ ساتہ ہوگی کہ وہ بہت شور
شار کی لڑائیون مین اوسی لڑیگا ای محمدی بہائیو سرائیل کی چٹان وہ بڑا پتہر ہی جو مسجد بیت المقدس
مین ہی اور زمین سی جدا ہی وہ وہی پتہر ہی جسپر حضرت یعقوب علیہ السلام نے فرشتون کو چڑہتے دیکہا تہا
دیکہو اللہ تعالے اپنی پاک کلام کا پتا دیتا ہی کہ اللہ اپنی جلالی آواز سناویگا سو اللہ نے جناب محمد
صلی اللہ علیہ وسلم پر قرآن شریف اوتارا جسمین جابجا کافرون کی قتل کا حکم ہی اور ہیبت اور رعب اوسکا
دلون پر چہا گیا قرآن سن سن کر بہتون کے دل کانپ گئی جب سی اللہ نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم
پر قرآن کا اوتارنا شروع کیا تب سی اللہ کے حکم سی فرشتون نے آسمان سے آگ کے شعلے شیطانون پر

بھینکنے شروع کردی ملک آسور کو یعنی ملک عراق اور بابل کو اللہ نے محمدیون کی ہاتھون مارا اونمین بہت لوگ محمدی دین مین آی اونھون نے او محمدی اسرائیلیون نے خوشی کے ڈنکی بجائی طامس اسکاٹ لکھتا ہی کہ آسوریون کی فوج کو اللہ کے حکم سے فرشتے نے قتل کرڈالا یہ اوسکی خبر ہی طامس اسکاٹ نی مقر لیٹھ کی جگہ پر یون ترجمہ کیا ہی کہ بنیاد ڈالا ہوا عصا گذریگا جو خدا اوسپر رکھدیگا پھر لکھا ہی کہ اسکا مطلب ہی ڈنڈا اصلاح کا پادری لوتھہ ددستی لکھی ہوی کتابون سے اسکو بیان کرتا ہے ڈنڈا تعلیم دینی کا یہ فرق ترجمہ کا اسی ہوگیا کہ ایک حرف دوسرے حرف سی بدل گیا جو اوسی بہت مشابہ ہی پھر لکھا ہی کہ ڈنڈا اصلاح کا وہ کیونکر ہوسکیگا وہ توسب کے سب برباد ہوگئی لہ انکو تعلیم نہین ملی دیکھو پادری اقرار کرتا ہی کہ وہ ڈنڈا اصلاح کا نہین تھا اصلاح تو جب ہوتی جب کچھ قتل ہوتے کچھ ایمان لاتی شور شار کی لڑیون کی جگہ یون ترجمہ کیا ہی کہ ہلنی کی لڑائیو مین پھر لکھا ہے کہ ہلانی کی لڑائیون مین اوسکو پکڑے گا اور زور سے ہلاکر اوسکو ٹکڑے ٹکڑے کرڈالیگا ای ایمان والو لڑائیون کا لفظ صاف بول رہا ہی کہ عراق والون سے کئی لڑائیان ہونگی تب وہ برباد ہوگا وہ جو اللہ نے فرشتی کے ہاتھون ساری فوج کو ایکا ایک قتل کیا وہ تو ایک ہی لڑائی تھی یہان اوسکا ذکر نہین یہ محمدیون کی لڑائیون کا ذکر ہی جسکی سارے جہان مین دھوم ہی یہی ڈنڈا اصلاح اور تعلیم کا تھا جس سے بہت قتل ہوی اور بہت ایمان لاے ارشاد ہوتا ہی کیونکہ طوفت مدت سی آراستہ کیا گیا ہان وہ بادشاہ کے لیے گہرا اور چوڑا طیار کیا گیا ہی اوسکا ڈھیر آگ اور بہت سا ایندھن ہی اور خداوند کا دم گندھک کے بہاو کے مانند اوسکو سلگاتا ہی طامس اسکاٹ لکھتا ہی کہ طوفت ایک گھاٹی تھی قریب یروشالم کے جہان لڑکے اکثر آگ مین جلای جاتی تھے اوسکو گہاٹی ہنام یا جہنا کی بھی کہتی تھے اسی لیے اس سے مراد ہی وہ مقام جہان آگ سے سزا دیجاوی اور انجیل پاک مین جہنم کی آگ کا لفظ آیا ہی یہان طوفت اوس مقام کو فرمایا ہی جہان اسوریون کی فوج تباہ ہوئی وہ فوج غالبًا یروشالم سے بڑے فاصلہ پر تباہ ہوی اور یہ جو فرمایا کہ بادشاہ کے لیے تو سنحاریب کو اوس فرشتے نی نہین مارا مگر اوسکی شان و شوکت جاتی رہی سو بڑی اور گہری گھاٹی سی مراد ہی خوف برباد کیا اور اسمین ایک نشان ہی اوس ہمیشہ قایم رہنی والی آگ کا جو طیار کی گئی ہی اللہ کے دشمنوں کے واسطے

۳۱ اکتیسوان باب اسمین یہ مضمون ہی کہ تم مصر کو مدد مانگنی نجاو اور نیز بھروسا کرو اللہ تعالے

شیر برون کے گہر اونکے پر اور اونپر جو بدکرداروں کی حمایت کرتے ہین چڑہائی کریگا کیونکہ مصری تو انسان ہین
خدا نہین اور اونکے گہوڑے گوشت ہین روح نہین پہر فرمایا کہ اللہ تعالے اپنا ہاتہہ بڑہاویگا اور مددگار پہسلیگا
اور مدد مانگنے والا گر پڑیگا اور وے سب کے سب ایک ساتہہ ہلاک ہوجاوینگے کہ خداوند نے مجھے یون کہا ہی
کہ جسطرح شیر اور شیرنی کا بچہ اپنے شکار کو دبوچے ہوے اون گڈریون کے غول کے مقابل جو بلائی جاکے اوسپر
چڑہتی کو آتے ہین غراتا ہی اور اونکی للکار سے نہین ڈرتا اور اونکی ہجوم سے دب نہین جاتا اوسیطرح رب العالمین
لڑنیکو اوتریگا صیہون پہاڑ پر اور اوسکے ٹیلے پر جیسا پرندا پہر پہرا تاہی ویساہی رب العالمین یروشالم پر سایہ
کریگا سایہ کریگا اور نجات دیگا ترس کہائیگا اور بچائیگا ای تم اوسکی طرف پہرو جسسے بنی اسرائیل نے نہایت
بغاوت کی ہی کیونکہ اوسی دن ہر ایک انسان روپے کے بتون کو اور سونے کی پتلونکو جو تمہارے ہاتہہ
نے گناہ کرنے کے لئے بنائی ہین رد کریگا اور آسور گر جاویگا اوسکی تلوار سی جو انسان نہین ہان اوسکی تلوار
جو آدمی نہین اوسی ہلاک کریگی وہ تلوار کے ڈرسے بہاگیگا اور اوسکے جوان مرد خراج گذار نہین گر اور وہ خوف
کے سبب اپنے مضبوط مکان مین چلا جاویگا اور اوسکے سردار جہنڈی سی لرز جاوینگے یہ خداوند فرماتا ہی جسکی
آگ صیہون مین اور جسکا تنور یروشالم مین ہی طامس اسکاٹ لکہتا ہی کہ اسکا مطلب یہ ہی کہ آسوریون کی
فوج سی اللہ تعالے صیہون کو بچاویگا تاکہ یہودیون کو مصر سے مدد مانگنے کی حاجت نہ رہے جسطرح پرندا پنے
بچہ کو بچاتے ہین چارون طرف اوڑکے اوسیطرح اللہ تعالے یروشالم کو بچاویگا اور یہودی بتون کو چہوڑ
دینگے اگرچہ وہ بت سونے چاندی کے ہون اللہ تعالے آسوریونکو غارت کردیگا کسی انسان کی تلوار سے نہین بلکہ
فرشتے کی تلوار سے سوسنحاریب بہاگ گیا اوس تلوار سے جو دکہائی نہین دیتی تہی اور وہ نینوی کو چلا گیا اور
اوسکے شہزادے بہی خوف زدہ کردئی گئی تہی اوس جہنڈی کی باعث سی جسکو اوسنے صیہون پر ظاہر کیا اور آگ
اوسکے قربانگاہ کی جو قربانیون کو جلاتی تہی وہ اوسکے لوگون کی حفاظت تہی ای محمدی بہائیو سنحاریب کی
سب فوج جو یروشالم کے قریب تہی اللہ کے حکم سے فرشتے کی مار ڈالی اور وہ بہاگ گیا مگر اوسکے جوان مرد خراج
گذار نہین ہوی اور یروشالم کے لوگ اوسوقت بچ گئی تہے اور یہان پہلے یہ خبر ہی کہ جو لوگ مصر والون سے مدد مانگتے
ہین یعنی یروشالم کے لوگ وہ اور مصر والے ایک ساتہہ ہلاک ہونگے بخت نصر نے یروشالم والون کو اور مصر
والون کو قتل کیا مگر وہ خود عراقی تہا اور یہان آسور سے عراق والونکے قتل کی بہی خبر ہی یہ تینون باتین
محمدیون کے جہاد میں اکٹہی ہوئین اوس سے پہلے ہرگز اکٹہی نہین ہوئین یہ خبر بیشک اوسی وقت کی ہی اللہ تعالے

محمدی فوجون کے ساتھ یروشلم والون سے لڑنے کو اوترا پھر اونپر سایہ کیا اور آگھو نجات دی یعنی اوس کے شہر کو محمدیون کے قبضے مین کر دیا بت سے یہود اور نصاریٰ کو محمدی کر دیا ہر ایک انسان نے جنکو پیغمبر یا پادریون کی کتابون سے ظاہر ہے کہ نصاریٰ اوندنون مین سونے چاندی کے بت اور صلیبین بناتے تھے جو محمدی ہوئے اونھون نے صلیبون اور بتون کو پھینکدیا آسوری یعنے عراق والے اللہ کی تلوار سے قتل ہوئے محمدیون کی تلوار انسان کی تلوار نہین تھی وہ تلوار احمد کی تھی جو اللہ کے حکم سے اور اوسکے شریعت کے موافق تھی چونتیسوین باب مین بھی اللہ نے فرمایا ہی کہ میری تلوار آسمان مین سیون پر عدالت کرنیکو اتری گی عراق کے سردار بار بار بھاگ گئے اسکا بیان اس کتاب کے آخر مین دیکھو عراق والون نے محمدیونکو خراج یعنے محصول دینا قبول کیا اسکا بیان امام ابو یوسف رحمہ اللہ کی کتاب الخراج مین دیکھو

بتیسوان باب [۳۲] دیکھو ایک بادشاہ راستی سے سلطنت کریگا اور سردار عدالت سے حکمرانی کرینگے اور ایک شخص آندھی سے پناہ کی جگہ کی مانند ہوگا اور طوفان سے چھپنے کی جگہ اور پانی کی ندیون کی مانند خشک زمین میں اور بھاری چٹان کی سایہ کے مانند ماندگی کے سرزمین مین اے محمدی بھائیو عراق والون پر جہاد کی خبر دیکر اللہ تعالے پھر جناب محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صاف صاف پتے بتلاتا ہی کہ وہ دین کا بادشاہ سچائی سے بادشاہت کریگا اور سردار یعنی اُسکے نائب عدالت سے حکومت کرینگے عبرانی مین لفظ ساریم کا ہی اسکی معنی شہزادے اور جگہ بھی آئین مین بیان پادریون نے شہزادون کا ترجمہ کر دیا پھر اللہ تعالے یہ پتا دیتا ہی کہ اوس بادشاہ عادل کا ظہور اوس ملک مین ہوگا جہان آندھی ظلم اور فساد کی ہر طرف چل رہے ہی کفر اور جہالت کا طوفان ہر طرف زور پر ہے ایمان اور علم کے نہ ہونے سے دل مرے ہوے مین جیسے بن پانی کی سوکھی زمین سایہ اللہ کا کہین نہین ملتا لوگ اوس سایہ کی تلاش مین بھٹکے جاتے ہین ایسے ملک مین اوسکی ظہور کی یہ صاف مثال ہی کہ خشک زمین مین پانی کی ندیان بہہ نکلین بڑی چٹان کا سایہ بڑے میدان کی دھوپ مین مل گیا آندھی اور طوفان اور بھاو سے پناہ کی جگہ مل گئے یہی مثالین چھبیسوین باب مین بھی ہو چکی ہین جہان صاف بابل کے ویرانی کے خبر دی ہی اور یہ مثال دی ہی کہ آندھی سے ایک پناہ کی جگہ اور گرمی جو ایسے مکان مین ہو جہان پانی نہو وہان ابر کے سایہ سے گرمی مٹ جائے خشک زمین کا لفظ تریپنوین باب مین بھی ہے جہان آخری پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خبر ہے یہ خاص پتا جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا ہی پادری میتھر نے اور پادری ڈایوڈیٹی نے اسکو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی خبر ٹھہرایا ہی ای ایمان والون یہ پتا حضرت عیسے سے

منزلون وور یہودہ تو ملک شام مین پیدا ہوے جہان توریت اور زبور اور نبیون کے کتابین پھیلی ہوئین
تھین اور حضرت زکریا اور حضرت یحیی علیہما السلام اوسوقت مین وہان موجود تھے یسعیاہ فرماتا ہی اور اونکی آنکھین
جو دیکھتے ہین تو دہندلائین گی اور اونکے کان جو سنتے ہین سنین گے بی لحاظ کا دل بھی معرفت سمجھیگا اور ہکلے
کی زبان صاف بولنی پر مستعد ہوگی پاجی آدمی پھر صاحب مروت نہ کہلائیگا اور بخیل کو کوئی سخی نہ کہیگا
طامس اسکاٹ اٹھائیسوین باب کی بیان مین لکھ چکا ہی کہ خزقیا بادشاہ کی اصلاح کرنے کی بعد بھی
ملک یہودیہ مین بی انصافی پھیلی ہوئی تھی اس مقام مین پہلے تو لکھتا ہی کہ یہ خبر خزقیا بادشاہ کی ہی کہ اوسنے
جاہل لوگون کو اچھی طرح تعلیم کیا پھر لکھتا ہی کہ یہ خبر حضرت عیسی علیہ السلام کی اور اونکی روحانی فیض اور برے
علم کی ہی کہ جو لوگ دین مین کم زور تھے وہ علم مین کامل ہوجاوینگے اور جو لوگ اتنا بھی نہین بول سکتے تھے کہ لوگ
سمجھ لین صاف صاف خدا کے حکمونکا بیان کرینگے اور نیکی اور بدی کی پہچان لوگونکو اچھی طرح ہوجاویگی
احمق کو پھر لوگ عزت دار نہین کہینگے جیسا خوشامد سے لوگ کہا کرتے تھے اشعیا فرماتا ہی ای عورتو جو
تم چین مین ہو اوٹھو میری آواز سنو سال سے کچھ زیادہ عرصہ مین ای بی پرواؤ تم بی آرام ہوجاوگی
طامس اسکاٹ کے کلام سے معلوم ہوتا ہی کہ یہ خبر سنحاریب کے حملہ کی ہی پھر فرماتا ہی اے عورتو
تم جو سکھ مین ہو گھبراؤ ای بی پرواؤ اپنے تئین برہنہ اور ننگا کرو اور ٹاٹ اپنی کمرون پر باندھو
وی عمدہ کھیتون کے اور پھلدار انگوری درختون کے سبب اپنی چھاتیان پیٹتی ہین میرے لوگون کی سرزمین
مین کانٹے اور سد اگلاب جمینگے ہان باغ و بہار شہر کے سارے شادمان گھرون پر بھی کیونکہ محل چھوڑ
جاوینگے اور شہر کا انبوہ سنسان ہوگا عوفیل اور دیدبانی کا برج مدت تک ماند ہونگی گورخرون کی آرام
گاہین اور گلون کی چراگاہین جب تک کہ عالم بالا سے روح ہم پر اونڈیلی نجاوی تب بیابان باغ ہوجائیگا اور
باغ ایک جنگل گنا جاویگا تب بیابان مین عدل بسیگا اور صداقت یعنی سچائی باغ مین رہا کریگی اور صداقت کا
انجام صلح ہوگا اور صداقت کا پھل ہمیشہ کا چین اور آرام ہوگا کیونکہ میرے لوگ چین کے مکانون مین اور بے
خطر گھرون مین اور آسودگی اور آسایش کے کاشانون مین رہین گے اور اوس جنگل کے گرنے مین اولی برسینگے
اور وہ شہر پستی مین پست ہوجاویگا تم بختاور ہو جو سب نہرون کی آس پاس بوتے ہو اور بیل اور گدہون کو
پاؤن چلاتے ہو طامس اسکاٹ لکھتا ہی کہ معلوم ہوتا ہی کہ یروشلم کی عورتین عیاش اور خراب تھین اور کچھ دین کا
خیال نہین رکھتی تھین اس لیے خاص اونسے خطاب کیا عوفیل جسکا ترجمہ قلعہ ہی ایک پہاڑ صیہون کا تھا

جو کسی قدر بلند تھا اور پی کنارہ کی طرف نزدیک مسجد کے جو اوسکی تھوڑی دور پر دکھن کی طرف واقع ہے
اور اس ضلع کی ایک دیوار تھی جو اوسکو باقی حصہ صیہون سے جدا کرتی تھی مطلب یہ ہی کہ قید سے چھوٹنے سے پہلے یہودیون پر
روح اونڈیلی گئی کہ انھون توبہ کی اور دعا مانگی اور یروشالم جو پھر بنایا گیا اور وہان شریعت پھیلی تو جنگل
ایک باغ ہو گیا اور وہ جو پہلے بت پرستی کر چکے تھے اگلے زمانے مین اور اللہ کو بھی پوجتے تھے تو وہ جنگل
شمار کیا گیا پھر لکھتا ہی کہ یہ مطلب بن نہین سکتا کیونکہ بربادی یروشالم کی بڑے زمانے تک قائم نہین
رہی کہ اُسمین روح اونچی پر سے اونڈیلی گئی ہو لیکن حال کی بربادی یہودیون کی اور یروشلم کا تباہ ہونا
قائم رہیگا یہان تک کہ روح اونڈیلی جاوی جیسا پنتکوست کے دن تھا دیکھو پادری نے اقرار کیا کہ یہ ذکر
پہلی ویرانی اور آبادی کا نہین کیونکہ وہ ویرانی ستر برس رہی اور یہان عبرانی مین عدعولام کا لفظ ہے
یعنے ہمیشہ تک مگر یہان یہ معنے مین کہ بڑی مدت تک کیونکہ اوسکے بعد پھر آبادی کی خبر دی ہی پادری اقرار کرتا ہے
کہ یہان دوسری ویرانی کا ذکر ہے جو رومیون کی ہاتون حضرت عیسی علیہ السلام کے بعد ہوے پھر اسکے
بعد آدریان بادشاہ نے شہر کو پھر بنایا مگر مسجد اوسی طرح چھ سو برس کے قریب تک ویران رہے یہانتک
کہ محمدیون کی ہاتون اللہ نے اوس پاک مسجد کو پھر آباد کیا مگر پادری محمدیون کی ضد سے اس آبادی کو بھی
ویرانی سمجھتا ہے اور لکھتا ہے کہ وہ آبادی جسکا یہان وعدہ ہے وہ ابھی نہین ہوے وہ جب ہوگی
جب روح القدس کا فیض اوتریگا جسطرح حواریون پر عید پنتکوست کے دن اوترا تھا یا اللہ
پادریون کی آنکھین کھولدے اور اونکو دکھلادے کہ وہ وقت آچکا روح القدس نے اللہ کے حکم
سے جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر قرآن اوتارا روح القدس اور قرآن کا فیض جو روح کی طرح دلونکو زندہ
کرتا ہے سارے جہان کے ایمان والون پر آسمان کیطرف سے اونڈیلا گیا بیابان اس کتاب مین عرب کو کہا ہے
جیسا کہ بیالیسوین باب کی گیارہوین آیت مین بیابان کے لفظ کے ساتھ مکہ اور مدینے کا پتا دیا ہی یہان
ارشاد ہوتا ہی کہ بیابان باغ ہو جائیگا سو ایسا ہی ہوا ملک عرب جو ویران تھا جہان مدتون اللہ کا کلام
نہین اوترا تھا وہ بیابان حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت مین اللہ کے کلام کے نور سے اور اللہ
کے رسول کے جمال نورانی سے باغ و بہار ہو گیا اور فرمایا کہ باغ جنگل گنا جائیگا سو ایسا ہی ہوا ملک شام جہان
اللہ کا کلام سیکڑون برس اوترتا رہا تھا وہ باغ و بہار ملک اوس وقت مین جنگل کی مانند ہو گیا تھا کیونکہ اللہ
کے کلام کا اوترنا چھ سو برس سے موقوف ہو گیا تھا اس باعث سے وہان کفر اور شرک پھیل گیا تھا

پھر فرمایا کہ بیابان مین عدل بسیگا اور صداقت یعنے سچائی باغ مین رہا کریگی سوایساہی ظہور مین آیا اللہ کا کلام جو عرب کے بیابان مین عدالت کے ساتھ اوترا وہان سے وہ سچا دین ملک شام مین بھی آیا عرب اور شام سارا باغ و بہار ہوگیا اور صداقت یعنے سچے دین کا پھل صلح اور ہمیشہ کا آرام ہوا ایمان والے وہان ہمیشہ امن امان سے رہتے مین بت پرستون کا زور ٹوٹ گیا اونکا سلطنہ نہ رہا اونکے شہر اوجڑ گئے اور بابل ویران ہوگیا اور ملک شام کے ایمان دار جابجا بھی خطرا ناج بونے لگے طامس اسکاٹ اس آیتون کا یون مطلب لکہتا ہی کہ بیابان مین عدل بسیگا یعنے یہودیون اور بت پرستون مین سچا دین پھیلجاویگا دنیا کے اوس حصے مین جو ابتک جنگل ہی اور جس مین بہت کم میوہ دار کہیت ہین امن والے لوگ امن اور چین مین رہینگے اسواسطے اونکے دشمنون کے مکانون کو برباد کردیگا گو کہ بی شمار مثل جنگل کے درختون کے ہین اور وہ شہر جو مدت سے جہوٹے عیسائیون کے بادشاہی کا مقام رہا ہی گہٹا دیا جائیگا تب محنت عیسائیون کی کامیاب ہوگی اون لوگونکی طرح جنہون نے زمین کو سینچا اور بیج بویا تینتیسوان ۳۳ باب پھر فرمایا ہی کہ تو اوجاڑتا ہی اور اوجاڑا نہ گیا تہا تو لوٹتا ہی اور لوٹا نہین گیا تہا جب تو اوجاڑ چکیگا تب تو اوجاڑا جائیگا اور جب تو لوٹ چکیگا تب تو لوٹا جائیگا ای خداوند ہمپر رحم کر ہم تیری راہ تکتے ہین تو ہر صبح اونکا بازو ہوا اور مصیبت کے وقت ہماری سلامتی پادری ڈایوڈ ہی لکھتا ہے کہ یہ پیش خبری ہی برخلاف آسوریون اور کلدیون اور اور دشمنون کے طامس اسکاٹ لکھتا ہی کہ سنحاریب نے اپنے گرد پیش کی قومونکو لوٹ لیا اور حزقیا سی قول توڑا اسو یہ خبر دی جاتی ہی کہ تو فورًا ناامید ہوجاویگا بعد اسکے مسلمانون کے حق مین فتح کی دعا ہی ارشاد ہوتا ہی لوگ گہڑبڑی کی آواز سنتی ہی بہاگ گئے تیرے اوٹھتے ہی قومین تتر بتر ہوگئین اور تمہاری لوٹ کا مال اسطرح بٹورا جاویگا جسطرح کیڑے بٹور لیتے ہین وے ٹڈیون کی دوڑنے کے مطابق اوسپر دوڑین گے ای امت محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے نزدیک تو یہ آیت بھی دعا مین داخل ہی اور مطلب یہ ہی کہ یا اللہ جسوقت تو دشمنون سی لڑیگا اور تیری فوج کی گہڑبڑی کی آواز سنتے ہی لوگ بہاگین گے پھر دشمنون سے فرمایا کہ تمہارا مال لوٹا جائیگا جسطرح کیڑے بٹورتے ہین درختون پر سے سبزی کو اور ٹڈیان ادہر اودہر دوڑتی ہین اناج پر پادری ڈایوڈی بھی اسی کے موافق لکہتا ہی کہ یہ ایک بیان ہی اوس بربادی کا جو اللہ تعالے نے انکے دشمنون پر بہیجی ہی طامس اسکاٹ یون مطلب لکھتا ہی کہ اللہ تعالے آسور کے بادشاہ سے فرماتا ہی کہ تیری حملہ کے وقت سب بہاگ گئے

جب آسوری فوج مرگئی تو یہودیون نے اونکا کل مال لوٹ لیا جو وہ چھوڑ گئی تھے ارشاد ہوتا ہی خداوند سربلند ہی کیونکہ وہ بلندی پر رہتا ہی وہ عدالت اور صداقت سی صیہون کو معمور کردیتا ہی اور یہی تیری زمانیکی پائیداری ہوگی وہ تیرے لئی نجات اور حکمت اور دانش کا ذخیرہ ہوگا خداوند کا خوف اوسکا خزانہ ہی آئی محمدی بہائیو اللہ تعالے خبر دیتا ہی کہ صیہون کو عدل اور انصاف سی اور سچی دین سی آباد کرونگا وہان علم اور حکمت اور خدا کے خوف کا خزانہ ہوگا اور تمھارے اوس زمانہ کو پائداری ہوگی یہ پتا صاف محمدی وقت کا ہی شہر صیہون اور مسجد بیت المقدس حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے وقت سے آجتک آباد ہی اور دین کی علم سی اور اللہ کے خوف سی معمور ہی ارشاد ہوتا ہی دیکھو اونکے سپاہی باہر کھڑے ہوکی چلاتی اور صلح کے ایلچی پھوٹ پھوٹکر روتے ہین شاہراہین سنسان ہین کہ چلنے والا نہ رہا اوسنی قول توڑا شہرون کو حقیر جانا اور انسان کو حساب مین نہ لایا زمین کڑہتی اور مرجھاتی ہی لبنان رسوا ہوا اور کملایا جاتا ہی سرون بیابان کی مانند ہی باسان اور کرمل کے پتے جھڑ جاتے ہین طامس اسکاٹ لکھتا ہی کہ قاصد لوگ جو صلح کی درخواست کے لیے گئے تھی بہت رونے حملہ والون کی بی رحمی دیکھ کے اور سنحاریب نے اقرار توڑ ڈالا آگے فرماتا ہی اب مین اوٹھونگا خداوند فرماتا ہی اب مین بلند ہونگا اب مین اپنی تئین بلند کرونگا تمھارے پیٹ ہی مین کوڑی کا حمل ہوگا تم کرکٹ جنوگے تمھاری غضبناکی وہی آگ ہی جو تمھین بھسم کریگی اور قومین جلتے ہوئے کنکر کے مانند ہونگے وہ کاٹی ہوئی کانٹون کے مانند آگ مین جلائی جاوینگی پادری گرایو کھائی لکھتا ہی کہ اب سی مراد وہ وقت ہے جسکو اللہ تعالے مقرر کریگا بعد اسکی کہ دشمن اپنا غصہ دکھلا چکین گے آسوری بالکل تمام اور برباد ہوجاوینگی آئی محمدی بہائیو اللہ تعالے نے اوس بادشاہ ظالم کے ظلم کا ذکر کرکے وعدہ کیا کہ اب مین اپنا غلبہ اور بلندی ظاہر کرونگا اور ظالمون کو غارت کرونگا جیسا قرآن مجید مین فرمایا کَتَبَ اللّٰہُ لَأَغْلِبَنَّ اَنَا وَرُسُلِی لکھدیا اللہ نے کہ بیشک مین غالب ہونگا مین اور میرے پیغام پہونچانے والے پھر صاف قومون کا لفظ فرمایا یہ صاف آخری زمانہ کی خبر ہے جسمین ساری قومون پر جہاد ہوا ارشاد ہوتا ہی تم جو دور ہو سنو کہ مین نے کیا کیا اور تم جو نزدیک ہو میری قدرت کا اقرار کرو وے گناہگار جو صیہون مین ہین ڈر گئی کپکپی نے بی دینون کو گرفتار کیا ہی کون ہم مین سے اوس ہلاک کرنے والی آگ پاس رہیگا اور کون ہم مین سے ہمیشہ رہنے والے شعلون پاس ٹہریگا یہ ترجمہ جو ایک پادری نے کیا ہی اصل عبرانی کے موافق ہی اور ترجمہ انگریزی جو تفسیر ڈوالی رچرڈمنٹ مین ہے

اور یا دریون کے بیان پڑھا جاتا ہی اوسمین بھی یون ہی ترجمہ کیا ہی کون ہم مین سے رہیگا کھاجانیوالی آگ کے ساتھ کون ہم مین سے رہیگا ہمیشہ کے شعلون کے ساتھ مگر پادری میتھ نے یون ترجمہ کر دیا کون ہم مین سے اوس ہلاک کرنیوالی آگ مین رہ سکتا ہی اور کون ہم مین سے ہمیشہ رہنیوالے شعلون کے درمیان بسنی سکتا ہی درمیان کا اور پاس کا لفظ عبرانی مین نہین ہی مگر قرینہ سے تفسیر ڈالی واسطے پاس کا لفظ لکھا تھا اب میان کا لفظ دوسرے پادری نے لکھدیا طامس اسکاٹ نے یون مطلب بیان کیا ہی کہ بہت سے مکار بھی صیہون مین تھے جو آنے والی بربادی سی بہت ڈرتے تھے اور اوس ہمیشہ کی آگ سے ڈرتے تھے جو بدکارون کی سزا کی واسطے اوس جہان مین ہی یا یہ مطلب ہی کہ آسوری فوج کے ہلاک ہوجانی سے وہ لوگ ڈر گئے اب ہم کہتے ہین کہ اسکا یہ مطلب ہی کہ وہی وقت جسمین سب قومون کی سزا دینے کا وعدہ اوپر کی آیت مین ہی اوسی وقت کی اللہ خبر دیتا ہی کہ صیہون کے رہنے والے گنہگار بھی اوسوقت رعب مین آجاوینگے پھر اللہ تعالے حضرت اشعیا علیہ السلام سے کہواتا ہی کہ ہم مین سے یعنے اسرائیلیون مین سے کون شخص ایسا ہوگا جو آخری پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ رہے وہ پیغمبر فنا کرنے والی آگ کی طرح پر ہی جسکے جلال کے زور سے اور قہر کے گرمی سے کافر جل جاوینگے حضرت ملاکی علیہ السلام کے صحیفہ مین بھی آخری پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے حق مین اسی طرح کا سوال فرمایا ہی کہ اوسکی آنے کے دن کون ٹھہر سکیگا اور جب وہ نمود ہوگا کون ہی جو کھڑا رہیگا کیونکہ وہ سنار کی آگ اور دھوبی کے صابن کے مانند ہی اور وہ روپے کا میل کاٹتا ہوا اور اوسے خالص کرتا ہوا بیٹھیگا اسی راہ سی یہان بھی آگ سے مثال دی ہی اور شعلون کا لفظ آپ کے اصحابون کیطرف اشارہ ہی اوپر اٹھتیسوین باب مین ہوچکا ہی کہ اللہ تعالے آگ کے ہلاک کرنیوالے شعلے کے ساتھ سزا دینی کو آویگا اور تیسوین باب مین ہی کہ اللہ تعالے اپنی قہر کی شدت اور جلانے والی آگ کے شعلے کے ساتھ اپنے ہاتھ کا اوترنا دکھلائیگا اس جگہ یہ سوال کرکے حضرت اشعیا علیہ السلام جواب دیتے ہین اور اللہ کے حکم سے فرماتے ہین جو راستی سی چلتا ہی اور سیدھی باتین کرتا ہے جو اوس سود کو جو جور وجفا سے حاصل ہوتا ہی حقیر جانتا ہی جو رشوت کے علاقہ سے اپنا ہاتھ کھینچتا ہی جو اپنے کان بند کرتا ہی تاکہ خونریزی کی مشورت نہ سنے اور آنکھین موندتا ہی تاکہ بدی نہ دیکھے یہ اوس سوال کا جواب ہے یعنے اسرائیلیون مین سے جو پرہیزگار ہین اور بے طمع ہین وہی اوس رسول پاک کے ساتھ رہینگے اور طامس اسکاٹ کے نزدیک یہ جو پرہیزگارونکا ذکر ہی اسکی خبر اسکے بعد دوسرے آیت مین ہے

ارشاد ہوتا ہی وہی ہے جو اوسپر بہروسہ رکہیگا اوسکی پناہ گاہ پہاڑ کا قلعہ ہوگا اوسکو روٹی دیجایگی اوسکو پانی بہی بہت
ملیگا طامس اسکاٹ لکہتا ہی کہ حزقیا کا چال چلن اچہا تہا اوسنے اوسکو اور اوسکے مددگارونکو اونچا کردیا
جہتا ہی کرنیوالون کی سوچ سے باہر اسیطرح اونکو تعالی سے بچا لیا اور ہمارے نزدیک یہ خبر اون اسرائیلیون
کی ہے جو جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ والہ وسلم پر ایمان لائے وہ دنیا مین بہی امن امان سے اور عزت سے رہے
ارشاد ہوتا ہی تیری آنکہیں بادشاہ کو اوسکی جمال مین دیکہین گی وے اون سرزمینون پر جو بہت دور ہین
نظر کرین گی تیرا دل اوس ہول کو تامل سے سوچیگا کہان ہی وہ لکہنے والا کہان ہی وہ تولنے والا کہان ہی
وہ جو برجون کو گنتا تہا طامس اسکاٹ لکہتا ہی کہ حزقیا بادشاہ جب ٹاٹ اوڑہ کر مسجد مین دعا
کرنیکو گیا لوگ اپنی بادشاہ کو اوس حالت مین دیکہکر غمگین ہوے سو ارشاد ہوتا ہی کہ تم اوسکو بادشاہی لباس
مین پہر دیکہوگے اور وہ یروشلم مین گہیرے ہوے تہے ارشاد ہوتا ہی کہ تم بڑی دور دور زمینون مین
امن امان سے چلو پہروگی اسوری فوج کے سردارون سے اونکی خوراکین بانٹین اور سونا چاندی تولا سو
یہ لوگ سب جلتے رہینگے پادری ڈایوڈی پہلے اوسکو حزقیا پر جماتا ہی پہر حضرت عیسی علیہ السلام کی
بشارت ٹہراتا ہی اور ہمارے نزدیک اسکا یہ مطلب ہی کہ تم آخری زمانے مین آخری پیغمبر صلی اللہ علیہ
وسلم کا حسن اور جمال دیکہوگے اور دور دور کے ملکون مین خدا پرستی پہیلے گی تم اون ملکون کی امن
امان سے سیر کروگے اور بت پرست ظالم فنا ہو جاینگے اسکے بعد دیکہو کیسا صاف پتا اوس وقت کا
اللہ تعالے بتلاتا ہی اور فرماتا ہی تو پہر اوس زبردست گروہ کو نہ دیکہیگا اوس قوم کو جسکی بولی ایسی کٹہن
ہی کہ تو سمجہ نہیں سکتا اور زبان بیگانہ ہو کہ سمجہ مین نہیں آتی دیکہو یہ ذکر حضرت اشعیا علیہ السلام کے وقت
کا نہین ہی اوسوقت مین اگرچہ آسوری یعنی عراقی فوج کو اللہ نے غارت کردیا مگر پہر حضرت ارمیا علیہ
السلام کے وقت مین بابل کی فوجون نے یروشلم کو برباد کردیا پہر حضرت عیسی علیہ السلام کے بعد رومیون
نے اوس شہر کو ویران کردیا اور پہر توریت شریف کی بشارت مین یہ یاد دہی لکہہ چکا ہی کہ بابل والون کی زبان
عبرانی سے ملتی تہی اور رومیون کی بولی یہودیون کی بولی سے بالکل اجنبی تہی جسکو وہ نہین سمجہتے تہے معلوم
ہوا کہ یہان اللہ نے رومیون کا پتا دیا ہی کہ اون زبردست ظالمون کو پہر نہ دیکہوگے اونکا زور ٹوٹ
جایگا سو اونکا زور محمدی تلوار سے ٹوٹا اور بہت کم نظر آتے ہو گیا ارشاد ہوتا ہی ہماری عیدگاہ صیہون
پر نظر کر تیری آنکہیں یروشلم کو دیکہیں گی کہ سلامتی کا مقام ہی ایسا خیمہ جو ہلایا نجایگا اسکی میخین

ایک بھی اوکھاڑی نجاویگی اور اوسکی ڈوریون مین سے ایک بھی توڑی نجاویگی بلکہ وہان ذوالجلال
خداوند ہمارے لیے چوڑی نہرون اور ندیون کی جگہ ہوگا وہان ڈانڈکی کوئی کشتی نہ جائیگی اور جنمین مود
سکے جہازون کا گذر نہ ہوگا کہ خداوند ہمارا حاکم ہی خداوند ہمارا شریعت دینی والا ہی خداوند ہمارا
بادشاہ وہی ہمکو بچاویگا طامس اسکاٹ لکھتا ہے کہ اسکا یہ مطلب کہ آسوری فوج سے اس گرگو ذرا
بھی صدمہ نہ پہونچیگا اللہ تعالے اوسی بچا یگا گویا بڑے بڑے گھومنی والی دریاون سے گھرا ہوا ہی جن مین
جنگی جہاز دشمنون کا جا نہین سکتا پھر لکھتا ہی کہ یہ خبر گرجا کی اور انجیل کی حفاظت و نگہبانی کی
ہی کیونکہ یروشالم حضرت اشعیا علیہ السلام کی بعد ایک جگہ کبھی دشمنون کی حملے سے قائم نہین رہا
اور خیمہ کی طرح باربار اوتار لیا گیا دیکھو پادری اقرار کرتا ہی کہ شہر یروشالم دشمنون کے ہاتھون بارہا
ویران ہوا اے محمدی بھائیو یہ خاص پتا محمدی وقت کا ہی جسمین شہر یروشالم اور قلعہ صیہون اور
مسجد بیت المقدس سلامتی کا مقام ہو گیا بت پرستون کا زور ٹوٹ گیا بت پرست جو اوسکی توڑنے والے
اور ڈہانے والے تھے اونکا گذر وہان تک نہین ہوسکتا ہی پادری اس پیشینگوئی کا کھلا ہوا ظہور دیکھ
بھال کر کہتا ہی کہ یروشلم سے مراد گرجا اور انجیل ہی زمین کے معنی آسمان کہدینا پادریونکا کام ہی ارشاد
ہوتا ہی تیری رسیان ڈھیلی ہو کے لٹک رہین لوگ مستول کی چول کو مضبوط نکر سکے وے پال نہ اوڑا
سکے سو لوٹ کا وافر مال بانٹا گیا لنگڑے بھی لوٹ پر قابض ہو گئی وہان کے باشندون مین کوئی نہ کہیگا
کہ مین بیمار ہون اون لوگون کے گناہ جو اوسمین بستی مین بخشی جائنگی طامس اسکاٹ لکھتا ہی کہ آسوری
فوج کی تباہی ایک کشتی کی مانند تھی جو طوفان مین تباہ ہو جاتی ہی اونکے نشان جاتی رہے مستول گر گئے
اونکی کشتی کا اسباب لوٹا گیا لنگڑے بھی لوٹ لینے کو چلے اور بیماری نے اونکو نہ روکا پھر لکھتا ہی کہ اس اخیر
کی آیت مین ایک بڑا مطلب نکلتا ہی یہ عیسائی جماعت کی خبر ہی یا بہشت کی بشارت ہی پادری یہ نہین
دیکھتا کہ یہ سب پتے اور نشان محمدی وقت کے ہین اوسی وقت مین شہر یروشالم کو اللہ نے دشمنوں سے
امن دیا اور دشمنون کا جہاز ڈوب گیا اور اونکا مال چھا بالوٹا گیا معلوم ہوا کہ جو محمدی لوگ شہر یروشالم
مین بستے ہین اونکے گناہ بخشے جائینگے **چونتیسوان باب** اے قومو تم نزدیک آکے سنو اور اے
لوگو تم کان رکھو زمین اور اوسکی آبادی دنیا اور سب چیزین جو اوس سے نکلتی ہین سنین کیونکہ خداوند کا
قہر ساری قومو پر اور اوسکا غضب اونکی ساری فوجون پر ہی اوسنے اونہین حرم کردیا اوسنے

اونهین سونپ دیا که ذبح کیے جائین اور اون کے مقتول پهینک دیے جاینگے اور اون کی لاشون سے سڑی بو اوٹهیگی
اور پہاڑ اون کے لہو سے پگہل جاینگے اور آسمان کا سارا لشکر گل جائیگا اور آسمان کاغذ کی تاو کی مانند
لپیٹے جاینگے اور اونکا سارا جتها یون جهڑ جائیگا جیسے که انگور کے درخت سے پتے اور انجیر کے درخت سے
کمهلایا ہوا پتا جهڑ جاتا ہے که میری تلوار آسمان مین شرابور ہو جاویگی عبرانی مین لِرِوثاه کا لفظ ہے
یہی لفظ آگے بڑهکر پهر آیا ہے وہان پادری میتهیو نے یہی ترجمه کیا ہے که اونکی سرزمین لہو سے شرابور
ہو جائیگی مگر اس جگه یون ترجمه کیا ہے که مست کرائی جائیگی اور رہنری اسکاٹ مین یون ہے که نہلائی
جائیگی دیکهو وه ادوم پر اون لوگون پر جنهین مین نے حرم کر دیا ہے عدالت کرنے کو اوتریگی خداوند
کی تلوار لہو سے بهری ہے وه چربی اور بکریون کے بچون اور بکرون کے لہو اور مینڈهون کے گردون
کے چربی سے چکنائی گئی کیونکه خداوند کو بصراه مین ایک ذبیحه کرنا ہے اور ادوم کے ملک مین بڑی
خونریزی اور اونکے ساتھ گینڈے اور سانڈ اور بیل گرینگے اور اونکی سرزمین لہو سے شرابور
ہو جائیگی اور اونکی گرد چربی سے چکنائی جائیگی کیونکه خداوند کے انتقام کا دن بدلا لینے کا سال
ہے که صیہون کا بدله لیوے پادری ہارن تفسیر مین لکهتا ہے که ادوم ایک صوبه ہے جو ملک یہودیه
کے دکهن حصه کی انتها پر تها اور اوسمین کس قدر عرب کا بهی حصه ملا ہوا تها پادری شیفرد کتب
مقدس کے لغت کی کتاب کے بائیسوین صفحه مین ملک ادوم کے بیان مین لکهتا ہے که ادوم کے شہرون مین
جو سب سے زیاده مشہور تهے وه بُصرا ہے سلع یعنی پترہ ایلات عصیون جبر ہین پادری مریک
کشف الآثار مین لکهتا ہے که یه ملک یہودیه اور موآب کے دکهن طرف تها اور پورب کے طرف پہاڑی
عربستان کے پاس اسکی سرحد تهی اور کبهی وه عربستان مین گنا جاتا تها آج محمدی بهائیو دیکهو پہلے الله
تعالے نے ساری قومون مین قتل ہونے کی خبر دی پهر اوسکے ساتھ قیامت کا پتا دیا که آسمان
لپیٹا جائیگا اور تارے جهڑ پڑینگے جیسا که قرآن شریف مین فرمایا ہے که ہم آسمان کو لپیٹین گے کاغذ کے
لپیٹنے کے طرح اور فرمایا که تارے جهڑ پڑینگے پادری ڈایوڈئی بهی اقرار کرتا ہے که یه خبر قیامت کی ہے اے
ایمان والو اسمین یه اشاره ہے که اس محمدی جہاد کے بعد انجام یه ہوگا که قیامت آجاویگی پهر ادوم
اور بصری کا پتا دیا که وہان خون بہایا جاویگا یه بصری جو ملک ادوم کا ایک شہر تها پیغمبر صلعم
کے وقت تک موجود تها حدیثون مین جا بجا اسکا ذکر ہے عبرانی مین اوسلو یا صرا لکها ہے

اور حدیث کی کتابون مین بُصرے ہی کے ساتھ لکھا جاتا ہی اور الف پڑھا جاتا ہی اور سرے پر پیش
ہی اور وہ بصرہ جو کہنے کی ... ہی اُسکا بیان ذکر مین ہی اُسکے آخر مین ہ لکھی جاتی ہی اسکے پیغمبر
صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے تیسرے سال حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالے عنہ کے وقت مین
حضرت خالد ابن ولید جنکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ کی تلوار کا خطاب دیا تھا اُنھون نے جاکر
اُس بُصرے کو فتح کیا اون دنون مین وہان انصاری کا عمل تھا واقدی نے لکھا ہی کہ روماس جو اوس
شہر کا حاکم تھا بڑا علم والا تھا وہ سوار ہو کر آیا اور محمدی ہو گیا باقی نصرانیون نے لڑنا شروع کیا آخر
بھاگ گئے اور شکست کھائی روماس مسلمانون کو شہر مین لی گیا فوج کے سردار کو قتل کیا پادری
مارش مین نے بھی سیر الاسلام مین لکھا ہی کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے وقت مین خالد نے بُصرے
کو فتح کیا اور اُنکا حاکم پہلے ہی حملہ مین مسلمانون کے ساتھ ہو گیا یہ شہر بُصرے جو دمشق سے چار
منزل پر ہی عرب جو ریگستان کے یعنی مکہ اور مدینے کے رہنے والے تھے اونکی تجارت کی یہ بڑی
جگہ تھی ای ایمان والو اللہ تعالے نے حضرت اشعیا علیہ السلام کو صاف صاف پتا اس لڑائی کا پہلے
سے بتلا رکھا کہ بُصرے مین ایک ذبیحہ ہوتا ہی اور ادوم کے تمام ملک مین بڑی خونریزی ہونی والی
ہی اس جگہ پر مدینے شریف کے پاس ملک شام کی طرف کے مقامون مین جو لڑائیان کافرون سے ہوئی
ہین اُنکو دیکھنا چاہئی سلع مدینہ منورہ کا نام ہے وہ ادومیون کا پایۂ تخت ہو گیا تھا تو ادومیونکا
ملک مدینہ پاک سے لگا ہوا تھا اوس ملک مین بڑے بڑے بہادر ہوے اونکی ساتھ گینڈے اور
سانڈ اور بیل یعنے بڑے بڑے بادشاہ اور رئیس قتل ہوے طامس اسکاٹ لکھتا ہی کہ فقط کم
رتبے کے دشمن نہین بلکہ گینڈے اور سانڈ اور بیل یعنے مغرور اور بڑے بڑے بادشاہ دنیا کے برباد ہو
جائینگے یہ سب صیہون کا بدلہ تھا کہ بابل والون نے اور ادومیون نے صیہون کو ویران کیا تھا اور
ادومی لوگ اُسکے ویران ہونے سے خوش ہوے تھے اور لوٹنے مین اور قتل کرنے مین دشمنون کے
شریک تھے طامس اسکاٹ لکھتا ہی کہ یہان بار بار قومون کو اللہ نے پکارا ہی اس سے ظاہر ہوتا ہے
کہ تمام دنیا کے بڑے اجڑے کی خبر دی ہی سو ہمکو یہ خیال آتا ہی کہ تمام قومین جو حضرت عیسے علیہ السلام
کے بادشاہی قائم کرنے کے لیے اونکے دشمنون سے لڑینگی یہ اوسوقت کی خبر ہی ادومیہ کے
لوگ یہودیون کے دشمن تھے سو ہو سکتا ہی کہ یہ پیشخبری تھوڑی سی یون پورے ہو گئی کہ اسوریون

نے بابلیون سے یونانیون نے رومیون نے اونکی بربادی کی مگر ان لڑائیون کے بعد دین تین
پھیلا اسکی بشارت اسکے بعد موجود ہی تو وہ بربادی ایسی تھی جسکا بیان بہت بڑا بیان ہی دیکھو
پادری نے پہلے لکھا ہی کہ عراق اور یونان اور روم کے بت پرستون نے جو ادوم کے ہاتھ پہنچو
تھی کیا اسکی خبر بھی ہوسکتی ہی پھر آپھی لکھتا ہی کہ یہ مطلب نہین ہوسکتا ہی کیونکہ اسکے بعد دین محمد کے
باب مین دین کے پھیلنے کی بشارت صاف موجود ہے اسکا ظہور ان لڑائیون کے بعد نہین ہوا پھر
پادری اقرار کرتا ہی کہ اگلی لڑائیون کے بعد ضلع ادومیہ کی ایسی ویرانی نہین ہوئی جسکا بیان بہت بڑا
بیان ہوا اسکے بعد اشعیا فرماتا ہی اور اوسکی ندیان رال ہوجاوینگی اور اوسکی خاک گندھک اور اوسکی
زمین رال سوزان ہوگی رات اور دن کبھی نہ بجھے گی اسکے دھوئان ہمیشہ اوٹھتا رہیگا نسل در نسل
وہ اجاڑ رہیگی اوس طرف سے ہمیشہ تک کسیکا گذر نہوگا حواصل اور خارپشت اوسکے وارث ہون گے
الو اور جنگلی کوے اوسمین بسین گے اور اوسپر ویرانی کا سوت پڑیگا اور سنسانی کا ساہول ڈالا جائیگا
اوسکے اشراف مین سے کوئی نہوگا جسے وے بلاوین کہ حکمرانی کرے اور اوسکے شہزادون مین سے کوئی
موجود نہین اور کانٹے اوسکے محلون مین اور اونٹ کٹارے اور گوکھرو اوسکے قلعون مین جمین گے اور وہ
بھیڑیون کی بستی اور شترمرغون کے رہنیکا مکان ہوگا اور گیدڑ اور جنگلی بلیان ایک دوسرے سے ملاقات
کرینگے اور جھبوا بکرا اپنے یار کو پکاریگا اور رات کا پرندہ وہان آرام کریگا اور اپنے چین کا مقام پاویگا وہان
قفازہ بانبھی لگائیگی اور انڈے دیگی اور اپنی چھاؤن تلے سیویگی اور پوسیگی وہان گدھ جمع ہونگے
اور ہر ایک کے ساتھ اوسکی مادہ ہوگی تم خداوند کی کتاب مین ڈھونڈو اور پڑھو انمین سے ایک بھی کم ہوگا
اور کوئی بیجفت نہوگا کیونکہ اوسکے منہہ نے یہی حکم کیا ہی اور اوسکی روح ہی جسنے اونھین جمع کیا ہی اور اسنے اونکے لیے قرعہ ڈالا
اور اوسکے ہاتھ نے رسی ڈال کے اونھین حصہ بانٹ دیا سو وے ہمیشہ تک اوسکے وارث ہونگے اور پشت در پشت اوسمین
بسین گے طامس اسکاٹ لکھتا ہی کہ اللہ تعالے اون جانورون کی حفاظت کریگا اور اونکی نسل مین ترقی کریگا حضرت
حزقیل کے صحیفہ کے پینتیسوین باب مین ملک ادوم کی ویرانی کی بڑی دھوم سی خبر ہی کہ اون لوگون نے اسرائیلیون سے عداوت
کی اللہ فرماتا ہی اے شعیر کے پہاڑ مین تجھے ویران اور سب چراغ کردونگا مین تجھے ہمیشہ تک ویران رکھونگا چودھوین آیت
مین ہے کہ جسوقت ساری دنیا خوشی کریگی تب مین تجھے ویران کرونگا جسطرح تو نے اسرائیل

سے گھرانے کی میراث پر اسلیئے کہ وہ ویران تھی شادمانی کی اے شعیر کے پہاڑ تو اور سارا ادوم ویران
ہوگا پادری شیرنگ کتاب مقدس کے لغت کی کتاب مین لکھتا ہی کہ ساتوین صدی مین مسلمانون
کے حکومت کے سبب ادومیون کی تجارت نشٹ گئی اور تمام ملک وہ بیابان بنا جو آجتک ہی ای ایمان
والو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بعد ساتوین صدی مین جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا ظہور ہوا
اسی صدی مین سارا ملک ادومیہ بیابان بن گیا معلوم ہوا کہ اسی وقت کے حق مین اللہ نے فرمایا
تھا کہ جسوقت ساری دنیا خوشی کریگی تب مین تجھے ویران کرونگا معلوم ہوا کہ جناب محمد صلی اللہ علیہ
وسلم کے ظہور کا وقت ساری دنیا کی ایمان والون کی خوشی کا وقت ہی ساری دنیا کی ساری
قومون مین جنہون نے نعمت ایمان کی پائی کسقدر اونکو خوشی ہوی کہ اللہ نے کفر اور شرک سے چھڑاکر
ہمکو نعمت ایمان کی دی اور دوسری خوشی یہ ہوی کہ جو لوگ ایمان والون کی جان اور ایمان کے دشمن
تھے اونکو اللہ نے قتل کیا ایمان والون کو امن امان دیا پہلے سے یہ بتا بتا کر کہا کہ اوس خوشی کے وقت
مین ملک ادومیہ ویران اور جنگل ہو جائیگا اس وعدہ کے موافق یہ ملک آدمیون سے چھین کر
جانورون کو دے دیا پادری شیرنگ کتاب پاک کے لغت مین لکھتا ہی کہ بصرے ملک ادوم کا ایک
مشہور شہر تھا وہ اب تک بصرے کہلاتا ہی نبیون کی ہولناک پیش خبری اوسکی بابت بہت دنون سے
پوری ہوی اشعیا علیہ السلام کی چونتیسوین باب کی چھٹے آیت اور ترسٹھوین باب کی پہلی آیت
دیکھو چنانچہ اسکی رونق بالکل جاتی رہی اور اب تک فقط چالیس یا پچاس گھر اور ایک قلعہ دیکھائی
دیتا ہی قدیم زمانے مین بہت بھیڑ بکری وہان تھے اور ان دنون مین بھی جھنڈ کے جھنڈ نظر آتے
ہین پادری ہیک کشف الآثار مین ملک ادومیہ کے ذکر مین لکھتا ہی کہ ولنی نے نقل کیا ہی کہ
بدوون نے گواہی دی ہی کہ اس ملک مین تیس شہر سے زیادہ تھے جو بالکل ویران ہوگئے اور
چھوڑدیے گئے اور ایک شہر مین بڑے بڑے ستون والی عمارت تھی کہ ان ویرانون مین بعضے وقت
بدو لوگ اوس عمارت مین گلون کے سونے کے لیے تصرف کرتے ہین لیکن اکثر اوقات ان جگہون سے
پرہیز کرتے ہین کہ وہان بچھوون کی کثرت ہی اب دیکھو اس ملک کے ویران ہونے کی خبر دیکر بیابان
عرب مین ایمان کا نور پھیلنے کی اللہ خبر دیتا ہی پینتیسوان ۳۵ باب بیابان اور ویرانہ شادمان ہونگے
اور جنگل خوشی کریگا اور نرگس کی مانند کھل جائیگا اور پادری سیتھر نے دوسرا ترجمہ حاشیہ پر یون

لالون ہو کہ گلاب صد برگ کی مانند کہل جائیگا وہ کثرت سے کلیان لائیگا اور شادمان ہوکے اور نعرہ مار
کے خوشی کریگا لبنان کی شوکت اور کرمل اور سرون کی شرافت اوسے دیجائیگی وے خداوند کا جلال
اور ہمارے خدا کی حشمت دیکھینگے آیت محمدی یہ ہو عبرانی مین صیاہ کا لفظ ہی جسکا ترجمہ بیابان
ویرانہ لکہا ہی اور عراباہ کا لفظ ہی جسکا ترجمہ جنگل لکہا ہی اور ترسٹوین باب مین یارض صیتاہ کا لفظ
ہی وہان صیاہ کا ترجمہ لکہا ہی خشک زمین لغت عبرانی سے معلوم ہوا کہ اصل معنی خشک زمین کے
ہین اور مکہ کے معنے بہی سوکہی زمین کے ہین بعد اسکے عراباہ کا لفظ ہی جسکے معنے جنگل کے ہین
مگر یہ بہی صاف اشارہ ہی کہ وہی جنگل جسکا نام عرب ہی وہ خوشی کریگا اور بیالیسوین باب
مین بیابان کا لفظ فرماکر صاف مکہ اور مدینے کا پتا دیا ہی وہ صحرای عرب کا کہلاتا تہا اور پر ملک
اوسکے ویران ہونے کی خبر دی جو صحرای عرب کے نزدیک ہی اب صحرای عرب کے آباد ہونے
کی اللہ بشارت دیتا ہی کہ جنگل اور بیابان باغ کیطرح کہل جائیگا یعنے عرب کا بیابان جہان اللہ کا
کلام نہین پہونچا تہا بہرے ہوئے ہین وہان کلام اللہ کا آخری پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اوتریگا
اوسکی فرحت اور بشاشت دلون مین پہیلیگی پادری شیرنگ نے آفتاب صداقت مین لکہا ہی کہ لبنان
ایک کوہستان ہی ملک شام مین اوسکی طرف اوسکی اوترائی پر شمشاد اور دیودار اور بلوط
سرسبز رہتے ہین اور دریاے جلیل کے پاس کرمیل ایک پہاڑ ہی کرمیل کے معنے باغ اللہ کا اوسکی
چوٹیون پر بلوط اور دیودار اور اوترائی مین تیجپات اور زیتون کے درخت اور طرح طرح کے
پہول پیدا ہوتے ہین اور سرون ایک میدان ہی کرمل کے پاس تمام ہوا بیان آفتاب صداقت
کا سو اللہ فرماتا ہی کہ شان اور شرافت ان آباد مقامون کے اوس کو یعنے عرب کو دیجائیگی
یعنے جس طرح لبنان اور کرمل اور سرون درختون اور پہولون سے باغ و بہار ہورہا ہی اوسطرح
وہ عرب کا جنگل دین و ایمان کے پہولون سے باغ و بہار ہوجائیگا افسوس ان پیشین خبریون کا ظہور
پادریون کو نہین سوجہتا طامس اسکاٹ لکہتا ہی کہ حزقیا کے دنون مین یہودیہ فتح ہوئی جب
اوسمین لوٹا گیا یہ اوسوقت کی کچہ خبر ہوسکتی ہی یا جب یہودی بابل کی قید سے پلٹے یا بلاشک حضرت
عیسی علیہ السلام کی سلطنت کا ایک بڑا مضمون ہی جو یہان مراد لیا گیا ہو کیونکہ یہودیون نے انجیل کو
قبول کیا اور بڑی جماعت خداپرستون کی اونہین قایم ہوئی تو جنگل اور ویران مقام خوش ہوئے

اور گلاب کی طرح کھل گئے اب بھی ایک بڑا حصہ زمین کا ریگستان ہے جہان کچھ بستی نہین ہے لیکن جب اونکا
بیابان کی خبر دینے کا ظہور ہوگا تمام ملک خوش ہون گے خدا پرستون کے دشمن ہلاک ہو جاوینگے گنہگار
توبہ کرینگے جھوٹے عیسائیون کی بربادی کے بعد اور انجیل بہت پھیل جاینگے اور بت پرستون کا
ملک اپنے حصون مین کثرت سے پھول کھلائیگا اور اللہ کی تعریف اور خوشی سے بھر جائیگا اور شان و شوکت
اور بعد اسکے بہت عزت دار ایسے ہو دار شعاعون کی جگہ گذرے ہوے زمانہ مین ہونگی جو ویران اور اندھیر
ظلمت مین ہو جائیگی گویا کہ پیداوار لبنان اور سرون و کرمل کی بدل کر کے خشک ریگستان ہو گئی اور
وہان پھر اگر سرسبز ہو گئی کیونکہ وہ لوگ خدا کی بزرگی دیکھینگے اور اللہ سے خوف کرنا اور اللہ سے
محبت رکھنا اور اوسکا پوجنا سیکھینگے ای پادریو حضرت عیسی علیہ السلام کے بعد حواریون کے
وقت سے بت پرستون کے ملک مین ایمان کے پھول کھلے تھے اور کیونکر آپ پر اور بڑے بڑے مغرور بادشاہون
پر اللہ کی تلوار نہین پڑی اور تم خوب جانتے ہو کہ محمدی وقت مین یہ دونو باتین اکٹھی ہوئی ہین ان
دونو باتون کی پیش خبری کا صاف ظہور ہوا پھر تم آیندہ زمانہ کی راہ کیون دیکھتے ہو اللہ سے ڈرو اور
تابع ہو جاو ارشاد ہوتا ہے کمزور ہاتھون کو زور دو اور ناتوان گھٹنون کو پایداری بخشو اونکو جو کچدے دل ہین
کہو ہمت باندھو مت ڈرو دیکھو تمہارا خدا سزا اور جزا ساتھ لیے ہوے آتا ہے ہان خدا ہی آئیگا اور تمھین بچائیگا
تماس پادری لکھتا ہے کہ اسکا یہ مطلب کہ تعلیم کرنے والے یہودیون کو اس بشارت کی امید پر مصیبتون مین
تسلی دیتے ہین کہ اللہ اگرچہ کچھ دنون دشمنون کو رہنے دیگا مگر وہ بدلا لینے آویگا اور اپنے مصیبت زدہ
بندون کو بچائیگا یہ حضرت عیسی علیہ السلام کی پہلی بار آنیکی بھی خبر ہو سکتی ہے کہ اونھون نے کام شیاطین کا
برباد کیا اور بے ایمان یہودیون کو غارت کرنے کے لیے آئے اور اپنی سلطنت قایم کی اور آخری زمانہ
مین جو آپ آوینگے اوسکی خبر بھی ہو سکتی ہے مگر یہان پیش خبری اون احوال کی معلوم ہوتی ہے جسکا بیان پہلے
باب مین تھا ای ایمان والو یہ قول پادری کا بہت ٹھیک ہے پہلے باب مین اللہ کے تلوار کے اوترنے
کی خبر ہے اس باب مین بت پرستون کے ملک مین ایمان پھیلنے کی خبر دیکر صاف فرما دیا کہ اوسکے ساتھ
ہی وہ بات بھی ہوگی کہ منکرون کو سزا دیجاویگی حضرت عیسی علیہ السلام کے ساتھ اللہ تعالے
سزا اور جزا کے سات نہین آیا مگر پادری یہ سمجھتے ہین کہ حضرت عیسی علیہ السلام کے بعد جو روم
کے بت پرستون نے یہودیون کو قتل کیا اوسوقت حضرت عیسی علیہ السلام اونکے ساتھ

یہودیون کو غارت کرنے آئے تھے یہ پادریون کے دماغ کا خلل ہی حضرت عیسیٰ علیہ السلام ہی تو یہودیون کے ساتھ کیون آنے لگے بت پرستون کا اور جھوٹے عیسائیون کا ظلم ایمان والون پر برابر ہوتا رہا یہ خبر اوسوقت کی ہرگز نہین یہ بیشک محمدی وقت کی بشارت ہی اللہ تعالے اپنے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بت پرستون کو اور سب بے ایمانون کو سزا دینے آیا اور ایمانوالون کو بچایا اور اوس وقت اندھون کی آنکھین کھولی جاوینگی اور بہرون کے کان کھولے جاوینگے تب لنگڑے ہرن کی مانند چوکڑیان بھرینگے اور سراب یعنی ریتیلا جنگل تالاب ہوجائیگا اور پیاسی زمین پانیون کے چشمے بنجائیگی بھیڑیون کے مکانون مین جہان ہر ایک پڑا تھا گھاس اور نل کا ٹھکانا ہوگا اور ایک ترجمہ مین یون ہی کہ بید اور نل کا مقام ہوگا ای محمدی بھائیو دیکھو کیا کیا مثالین دیکر اللہ تعالے محمدی وقت کا پتا بتلاتا ہی کہ اندھی اور بہرے یعنے جنھون نے اللہ کا کلام نہین سُنا اور پیغمبرون کی کتابین نہین دیکھین وہ لوگ اوسوقت اللہ کو اور پیغمبرون کو پہچانین کی کمزور لوگ خوب اللہ کی راہ مین دوڑینگے خوش آوازی سے اللہ کا کلام پڑھین گے طامس اسکاٹ لکھتا ہی کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے معجزے اس جگہ صاف صاف بیان ہوئے ہین پادری کا مطلب یہ ہی کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے اللہ کے حکم سے اندھون کو اور لنگڑون کو اور بہرون کو اور گونگون کو اچھا کیا یہ اونکے خبر ہے پادری اتنا نہین سمجھتا کہ جسطرح جنگل مین ندیان پھوٹ نکلنے کے یہ معنے ہین کہ ایمان اور علم کا فیض وہان پھیلے گا اوسی طرح اندھی اور بہرون سے ان پڑھ لوگ مراد ہین بیالیسوین باب کو دیکھو وہان اندھون کے معنے اللہ نے صاف کھولدی ہین طامس اسکاٹ پھر لکھتا ہے کہ دوسرا مطلب بھی ہوسکتا ہی کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے اندھون کی آنکھین روشن کین اور وہ کان جو جہالت سے بند تھے تعلیم کے لیے کھولے اور گنہگار اللہ کی راہ مین چلے اور اونکے ہونٹون نے اللہ کی تعریف گائی اور یہودیون نے مذہب بدلا اور ریگستان مین جب وہ خشک اور جلی ہوئی زمین تھی وہ بدل کر پانی سے سیراب مین ہوگئی اتنی مراد ہی بلانا بت پرستون کا کہ جو مقام شیطان کا اور اُسکے پوجنے والون کا تھا وہ نیکی پیدا ہونیکی جگہ ہوگیا ای ایمان والو اس جگہ پر اللہ تعالے صاف محمدی وقت کا پتا دیتا ہی کہ جنگل مین ندیان پھوٹ نکلین گی اور جو زمین پیاسی تھی وہی پانیون کا چشمہ بن جائیگی ان مثالون کا صاف مطلب یہی ہی کہ جس ملک مین اللہ کا کلام نہین تھا اُسی ملک مین سے چشمہ فیض کا جاری ہوگا اُسی سوکھی زمین سے ندیان پھوٹ نکلین گی اور مدینے سے نہر لائیگی

وہان حاجت نہین رہیگی سوا اسکا صاف ظہور یون ہوا کہ مکہ مین اور عرب مین جہان سوکھی زمین تھی اللہ کا کلام
وہان نہین تھا وہان جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اللہ کا کلام اوترا حضرت عیسیٰ علیہ السلام اسرائیلیون کے
ملک مین پیدا ہوئے جہان چشمہ فیض کا جاری تھا حضرت زکریا اور حضرت یحیی علیہما السلام موجود تھے وہان
حضرت عیسی علیہ السلام سے جو دریاے فیض جاری ہوا اسی کا فیض سوکھی زمین کو اور اور قومون کو
بھی پہونچا اور یہان اوس وقت کا یہ پتا دیا ہی کہ خود سوکھی زمین سے ندیان پھوٹ نکلینگے یہ صاف
پتا جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا ہی آسکے بعد اللہ تعالے صاف مکہ اور مدینہ کا پتا بتلاتا ہی اور فرماتا ہی اور
وہان ایک اونچی کی ہوئی راہ اور ایک شاہ راہ ہوگی اور وہ راہ مقدس راہ یعنے پاک راہ کہلائیگی وہ
جو ناپاک ہی اسپر گذر نہ کریگا اور وہ اونھین کے لیے ہی راہ کا چلنے والا اور انجان بھی انھین گمراہ نہونگے وہان
شیر نہوگا اور نہ کوئی پھاڑنے والا جانور اوسپر چڑہیگا وہ وہان نہ ملیگا مگر وے جو چھڑائے ہوے ہین
وہان سیر کرینگے ہان خداوند کے چھڑائے ہوے پلٹینگے اور صیہون مین گاتے ہوے آوینگے اور ہمیشہ کی خوشی اونکے
سرون پر ہوگی وے خوشی اور شادمانی حاصل کرینگے اور غم اور آہ سرد دفع کیجائیگی پادری ڈایودیٹی
لکھتا ہی کہ یہ جو فرمایا کہ پلٹینگے اسکے یہ معنے کہ گناہون سے توبہ کرینگے اور اللہ کا دین اختیار کرینگے
اہی محمدی ہوجائیو دیکھو یہ اور صاف پتا بتلا دیا کہ وہان ایک راہ ہوگی جو پاکی کی راہ کہلائیگی اسکا
صاف مطلب یہ ہی کہ شہر یروشالم اور مسجد بیت المقدس کے سوا اور ایک پاک راہ ہوگی وہان
ناپاک نجانے پاویگا دیکھو بت پرستون کا مکہ مین جانا اللہ نے قرآن مین منع فرمادیا اور وہ وہان
نہین جانے پاتے اور شیر اور پھاڑنے والے جانور وہان نہین جاسکتے یہ پتا صاف کعبہ شریف کا ہی قاضی
ثناء اللہ پانی پتی رحمۃ اللہ علیہ تفسیر مظہری مین لکھتے ہین کہ پھاڑنے والا جانور کسی شکار کا ارادہ کرتا ہی جو حرم
کے باہر ہوتا ہی پھر جب وہ شکار حرم کے اندر داخل ہوجاتا ہی وہ پھاڑنے والا جانور اپنے تئین روک لیتا ہی
ان آیتون سے اور زیادہ مطلب کھل گیا کہ سوکھی زمین مکہ اور عرب کو فرمایا ہی پھر ارشاد ہوا کہ جو لوگ اللہ کے چھڑائے
ہوے ہین یعنے جنکو اللہ نے کفر اور شرک سے اور ہر طرح کے عذاب سے اور کافرون کے ظلم سے نجات دی ہی وہ
پلٹینگے یعنے توبہ کرینگے اور نعمت ایمان کی حاصل کرکے اون پاک مقامون مین سیر کرینگے اور صیہون و بیت المقدس
مین خوشی خوشی آوینگے کیونکہ وہ اللہ کے سب پیغمبرون کے عاشق ہین ہمیشہ کی خوشی اور لذت جو اللہ کی یاد سے اور اسکی
محبت سے انکے دلون مین بھری ہوئی ہی اوسکا نور اور تازگی اونکے منہ پر ظاہر ہوگا ایمان کے سبب سے وہ نہایت خوش رہینگے

اور کافرون کے غلبہ سے جو غم اور درد تھا وہ دفع ہو جائیگا آئی محمدی بھائیو یہودی لوگ توراۃ اور زبور اور
سب صحیفون کو ملا کر بھی توراۃ بولتے ہین یہہ محاورہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت مین بھی تھا اور اب بھی
ہی سنن نسائی مین ہی کہ کعب احبار فرماتے ہین کہ توراۃ مین لکھا ہی کہ حضرت داؤد علیہ السلام یون دعا کرتے
تھے حضرت داؤد علیہ السلام کی کتاب کو بھی توراۃ بول دیا اسی محاورہ کے موافق اللہ تعالی سورہ انا فتحنا
مین فرماتا ہی مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ ط وَالَّذِیْنَ مَعَہٗٓ اَشِدَّآءُ عَلَی الْکُفَّارِ رُحَمَآءُ بَیْنَھُمْ تَرٰھُمْ رُکَّعًا سُجَّدًا یَّبْتَغُوْنَ
فَضْلًا مِّنَ اللّٰہِ وَرِضْوَانًا ز سِیْمَاھُمْ فِیْ وُجُوْھِھِمْ مِّنْ اَثَرِ السُّجُوْدِ ط ذٰلِکَ مَثَلُھُمْ فِی التَّوْرٰىةِ

محمد پیغام پہونچانے والے ہین اللہ کے اور جو لوگ ونکے ساتھ ہین سخت ہین کافرون پر رحم دل ہین اپنی آپس مین
تو اونکو دیکھتا ہی رکوع کرنے والے سجدہ کرنیوالے ڈھونڈتے ہین فضل اللہ سے اور خوشنودی اوسکی
نشانی اونکی چہرون پر ہے سجدے کی اثر سے یہ ہی صفت اونکی توراۃ مین اس آیت مین سب کتابون کا
مطلب اللہ نے خلاصہ کر کے بتلا دیا کہ توراۃ مین اور زبور مین اور صحیفون مین جنلوگون کی یہ صفتین بیان
بیان فرمائین ہین وہ یہی لوگ ہین اونکو دیکھ لو محمد اللہ کے پیغام پہونچانے والے ہین اونھین کا پتا توراۃ
اور انجیل مین دیا ہی اور اونکے ساتھ والے اونکے یہ صحابی ہین اے عقلمندو غور کرو زبور شریف مین
اور اس کتاب مین جہان جہان آخری امت کا ذکر ہی کہین اللہ تعالے اونکی بہادری اور چالاکی
کی تعریف کرتا ہی کہ وہ منکرون کو قتل کرینگے اللہ تعالے کا نام اونچا ہوگا منکرون پر رعب چھا جائیگا
کہین آپس کی محبت اور صلح کی اللہ تعریف کرتا ہی کہین رکوع اور سجدے کا ذکر آتا ہی کہ تمام زمین مین اللہ کو
سجدہ اور رکوع ہوگا اور وہ رکوع اور سجدہ خالص اللہ کے لیے ہوگا اللہ ہی سے اوسکا فضل اور
خوشی مانگین گے لوگون کے دیکھلانے کے لیے نہوگا یہ باتین ان کتابون مین الگ الگ جابجا کثرت
سے ہین ان سبکا خلاصہ اس آیت مین کر دیا اور فرما دیا کہ یہ صفتین توراۃ مین انھین لوگون کی تھین بعنوان
صفتون کو انھین دیکھ کر سچا تو سمجھ یہ ذکر ہی کہ اونکی سرو پر ہمیشہ کی خوشی ہوگی قرآن مجید مین اسکو
یون فرمایا کہ اونکی نشانی اونکی چہرون پر ہو سجدے کے اثر سے یعنے اللہ کے پوجنے سے اونکے چہرے خوش
خرم تر و تازہ ہین اب سنو کہ وہ پاک مقام جسپر ناپاکونکا گذر نہوگا اوسکے سب نشان مکہ اور مدینے مین
دیکھ بھال کر چاہیں اسکا مطلب آیندہ زمانہ کیطرف دوڑتا ہی اور لکھتا ہی کہ ہم کہہ سکتے ہین کہ چین اور جاپان اور
حبش کے اندرونی ملک اور پھر ایک حصہ دنیا کے جہان حضرت عیسی علیہ السلام کا نام نہین لیا گیا وہان

ایک راہ ہوگی حضرت عیسی علیہ السلام کو وہ لوگ پہچانینگے اوس راہ کو رستہ پاکی کا کہینگے اور کوئی ناپاک یا گناہگار اوسپر سے نجا سکیگا مگر یہ مطلب گذرے ہوے معاملون پر بھی لگایا گیا ہی کہ جو لوگ اس راہ کے چلنے والے ہین اگرچہ جاہل اور غلطی کرنے کے لائق ہون وہ بچاے جاوینگے راہ کے بہولنے سے اور اونکو کوئی نہین ستاویگا یا اللہ مکے اور مدینہ کا نور ان اندھون کو بھی دکھادے جو چیز آنکھون کے سامنے ہی اور سارے پتی اور نشان اللہ کے بتلائی ہوے اوسمین موجود ہین اوسکو جان بوجھ کر جھٹلاتے ہین یا اللہ محمدی نور ساری دنیا مین پھیلادے آمین پھر چھتیسوین باب مین یہ بیان ہی کہ حزقیا بادشاہ کے سلطنت کے چودھوین سال آسور کا یعنے ملک عراق کا بادشاہ سنحاریب یہودا کے مضبوط شہرون پر چڑھا اور اونہین لے لیا اور اوسنے لکیس سے حزقیا کے پاس شہر یروشالم پر ایک بڑا لشکر بھیجا لشکر کا سردار اوپری تالاب کے آبریز پر جو دھوبے کے کھیت کی سڑک مین ہی ٹھہرا اور محل کا ناظم اور منشی اور سررشتہ دار اوس پاس آئے سنحاریب کے لشکر کے سردار نے ان لوگون کو بہت دھمکایا پھر سینتیسوین باب مین یہ بیان ہی کہ حزقیا بادشاہ نے یہ سنکر اپنے کپڑے پھاڑے اور ٹاٹ اوڑھا اور اللہ کے گھر مین جاکر دعا مانگی اور لوگونکو ٹاٹ اوڑھا کر حضرت اشعیا علیہ السلام کے پاس بھیجا کہ دعا کیجیے حضرت اشعیا علیہ السلام نے فرمایا کہ اللہ فرماتا ہے کہ وہ ایک خبر سنکر اپنے ملک کو پھر جائیگا اور مین اوسکو اوسہی کی سرزمین مین تلوار سے مرواڈالونگا سو آسور کے بادشاہ نے سنا کہ کوش کا یعنی حبش کا بادشاہ تجھسے لڑنیکو آتا ہی وہ لکیس سے کوچ کرگیا اور اوسنی پھر حزقیا کو پیغام بھیجا اور بہت دھمکایا حزقیا نے اللہ کے گھر مین جاکر دعا مانگی حضرت اشعیا علیہ السلام نے کہلا بھیجا کہ اللہ فرماتا ہی جو کچھ تونے دعا مین مانگا مین نے سنا مین اپنی خاطر اور اپنے بندے داود کے خاطر اس شہر کو بچاؤنگا پھر اللہ کے ایک فرشتے نے جاکر آسوریون کے لشکر گاہ مین ایک لاکھ پچاسی ہزار آدمی جان سے مارے تب سنحاریب کوچ کرگیا اور نینوی مین آرہا اور جسوقت وہ اپنے بت کی پوجا کررہا تھا اوسکے بیٹون نے اوسی تلوار سے قتل کیا پھر اڑتیسوین اور اونتالیسوین باب مین یہ بیان ہی کہ حزقیا بادشاہ بیمار ہو کر اچھا ہوا مرودک بلادان جو بابل کا بادشاہ تھا اوسنے تحفے بھیجے حزقیا بہت خوش ہوا اور اپنا سارا خزانہ اون لوگونکو دکھلادیا حضرت اشعیا نے فرمایا کہ سب جو کچھ تیرے گھر مین ہی اوٹھاکے بابل کو لے جاوینگے اور وہ تیرے بیٹون مین سے جو تیری نسل مین ہونگے لے جاوینگے تب حزقیا بولا کہ میرے دنون مین تو سلامتی اور امن ہوگا چالیسوان باب ظاہر اسکا اس باب کے سرے پر لکھا ہی

کہ جسمین بہت سی تسلی دینی والی باتین ہین جسمین بالکل صاف صاف حضرت عیسیٰ کا حال ہی اور بڑی نازک اور عمدہ
باتین ہین اوسکے پڑھنی والا اسکا مزہ جانتا ہی پہلے باب مین بابل کی قید کی خبر تھی اس باب مین اوس قید و چھوٹنے کی بشارت
ہی اور اوسکی ساتھ تمام رہائیون کی بشارت ہی اور حضرت عیسیٰ کی باعث جو رہائی ہوی اوسکی بشارت ہی ای محمدی
بھائیو خلاصہ یہ ہوا کہ اب یہان سے قید بابل سے چھوٹنے کی پیش خبری ہی اور اوسکے ساتھ اوسکی علاقہ سے بہت بڑی
رہائی جو بت پرستون اور یہودیون کی ظلم سے آخر مین محمد صلعم کی وقت مین ہوی اوسکی بڑی دہوم سے بشارت ہی یہودی
لوگ اوسکو حضرت عیسیٰ کی بشارت ٹھہراتے ہین جنکے وقت مین سچی عیسائیون پر ظالمون کا ظلم نہایت حد سے بڑہ گیا تھا
اللہ فرماتا ہی تم تسلی دو میرے لوگون کو تم تسلی دو تمہارا اللہ [illegible] ہی یروشلم کو دلاسا دو اور اوسے پکار کر کہو کہ اوسکی لڑائی
تمام ہوی اوسکے گناہ کا کفارہ ہوا اور اوسنے خداوند کے ہاتھ سے اپنے سب گناہون کا بدلہ دونا پایا طامس اسکاٹ
لکھتا ہی کہ باقی پیش خبریون کا یہ شروع ہی جو اللہ [illegible] عیسائیون کو دی گئی اور جسمین اونکے گناہون کا
کفارہ ہوا اور اونکو تسلی دی جاتی ہی کہ ان مصیبتونکا انجام [illegible] محمدی بھائیو جو کچھ آئندہ ہونے والا تھا
وہ اللہ کے علم مین حاضر ہے اوسکو یون فرمایا کہ [illegible] حضرت اشعیا کے بعد شہر یروشلم مسجد بیت المقدس سمیت
دوبارہ ڈھا دیا گیا پہلے حضرت ارمیا کے وقت مین [illegible] کے بعد سو اللہ تعالے تسلی دیتا ہی کہ تونے
یعنی تیرے لوگون نے دونی سزا پالی لوگ بہت قتل [illegible] ہو گئی اب حکم فرماتا ہی کہ یروشلم کو
تسلی دو یعنی اب رحمت کا وقت آتا ہی پھر [illegible] حضرت عیسیٰ کے بعد تک ہی تو تسلی
دینے مین یہ صاف اشارہ ہی کہ محمدی وقت مین ہر طرح کی آبادی ہوگی اللہ فرماتا ہی ایک منادی کرنیوالے
کی آواز بیابان مین یعنی بیابان مین خداوند کی راہ سنوارو اور عرابا مین یعنی جنگل مین ہمارے خدا کے لئی ایک
سیدہی شاہ راہ طیار کرو ہر ایک نشیب اونچا کیا جاوے اور ہر ایک پہاڑ اور ٹیلا پست کیا جاوے اور ہر ایک
ٹیڑہی چیز سیدہی اور ہر ایک ناہموار جگہ ہموار کی جاوے اور خداوند کا جلال آشکارا ہوگا اور سب بشر ایک
ساتھ دیکھینگے کہ خداوند کے منہ نے یہ فرمایا ہی ای محمدی بھائیو یہ جو فرمایا کہ ایک منادی کرنیوالے کی
آواز یہ اشارہ حضرت یحییٰ پیغمبر کی طرف ہی جیسا کہ [illegible] انجیل مین لکھا ہی اور جناب یوحنا نے یون
لکھا ہی کہ حضرت یحییٰ آپ نے خود فرمایا کہ یہ میری خبر ہے جو اشعیا فرماتا ہی کہ جنگل مین اللہ کی راہ سنوارو یعنی
حضرت یحییٰ پیغمبر علیہ السلام نے جو جنگل مین [illegible] کی یہ نمونہ اس بات کا تھا کہ آخر کو عرب کے
جنگل مین بہت بڑی منادی دین کی ہوگی آخری پیغمبر [illegible] کا جہان [illegible] راستہ

اونچا نیچا شہر ابڑا ہی یعنے دین کا رستہ وہان بہت خراب ہو رہا ہی عرابا جنگل کو کہتے ہین مگر اس لفظ مین یہ بہی صاف اشارہ ہی کہ وہ جنگل جسکا نام عرب ہی وہان ایمان پہیلاؤ سیدہی راہ تیار کرو جسمین اونچ نیچ کچہ نہین جو بات جتنی ہی اوتنی ہی نہ گہٹا ہی نہ بڑہا ہی جو لوگون نے گہٹایا بڑہایا ہی اوسکو پہر درست کر دو سیدہی سڑک شریعت کی سبکو دکہلا دو پہر اوسوقت کا یہ پتا دیا کہ اوسوقت اللہ کا جلال خوب ظاہر ہوگا اور سب آدمی اللہ کا کلام سنینگے ارشاد ہوتا ہی ایک آواز ہوئی کہ منادی کر وہ بولا مین کیا پکارون سب بشر گہاس ہی اور سارا جمال میدان کی پہول کے مانند ہی گہاس مرجہاتی ہی پہول کمہلاتی ہین کیونکہ خداوند کی ہوا اوسپر بہتی ہی یقیناً لوگ گہاس ہین ہان گہاس مرجہاتی ہی پہول کمہلاتی ہین پر ہمارے خدا کا کلام ہمیشہ تک قایم ہی طامس اسکاٹ لکہتا ہی کہ یہ حکم حضرت اشعیا علیہ السلام کو ہوا یا حضرت یحیی علیہ السلام کو کہ ایک اشتہار دیدو اور انسان چند روزہ ہین مگر اللہ کا کلام ہمیشہ رہیگا پہر لکہا ہی کہ اسکا مطلب یہ ہی کہ حضرت موسی علیہ السلام کی شریعت چند روز کے واسطے ہی مگر انجیل ہمیشہ رہنے والی ہی ای محمدی بہائیو اوپر صاف عرب کے بیچ میں یہ صاف محمدی بشارت ہی کہ اللہ کا کلام جو آخری پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم پر اوترے گا وہ ہمیشہ رہیگا اوسکا حکم کبہی موقوف نہوگا ارشاد ہوتا ہی ای تو جو صیہون کو خوش خبریان سناتی ہی اونچے پہاڑ پر چڑہ جا ای تو جو یروشالم کو بشارت دیتی ہی زور سے اپنے آواز بلند کر جو پکار اور مت ڈر یہوداہ کی بستیون سے کہہ دیکہو تمہارا خدا دیکہو خداوند خدا زبردستی کے ساتہ آویگا اور اوسکا بازو اوسکے لیے سلطنت کریگا دیکہو اوسکا انعام اوسکے ساتہ ہی اور اوسکا کام اوسکے آگے وہ چرواہے کی مانند اپنا گلہ چراویگا وہ بکری کے بچون کو اپنے ہاتہ سے جمع کریگا اور اپنی گود مین اوٹہا کر لیچلیگا اور اونکو جو بچے والیان ہین ملایمت سے لیجاویگا طامس اسکاٹ لکہتا ہی کہ یہان جو کسی عورت کو حکم ہوتا ہی تو اوسکا بیان بعضون نے یون کیا ہی کہ عورتون مین رواج تہا کہ گاتی ہوئی جماعت کی جماعت جاتی تہین بڑی کارروائیون کو مشہور کرنیکو پہر لکہا ہی کہ یہ بشارت حضرت عیسی علیہ السلام کی ہی جبکہ وہ نہ آوین تب تک تم تمام شہرون مین اونکی خبر مشہور کرو اے ایمان والو دیکہو اللہ تعالی صاف یہ پتہ دیتا ہی کہ مین غلبہ اور سلطنت کے ساتہ آونگا اسمین صاف بشارت ہی کہ آخری پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم اور اونکی امت بت پرستون اور بے ایمانون پر جہاد کرینگے ایمان والون کی اللہ نگہبانی کریگا اس بات ٥

ظہور محمدی وقت مین ہوا اسی وقت کی خوشی مین خوشی کے گیت گائی جاتی تھے انکے بعد اللہ تعالے نے بہت آیتون مین
اپنی عظمت اور جلال اور اپنی قدرت کا بیان فرمایا ہی کہ اللہ کی طرح کا کوئی نہین اوسی نے سب کو پیدا کیا ہی پھر
انتیسوین آیت مین فرماتا ہی وہ تھکے ہوونکو زور دیتا ہی اور ناتوانون کی توانائی زیادہ کرتا ہی نوجوان تھک جاینگے
اور ماندہ ہو جاوینگے اور خاص جوان ایک لخت گر پڑینگے اور وے جو خداوند کی راہ تکتے ہین سر نو زور
پیدا کرینگے وے عقابون کی مانند بلند اوڑینگے وے دوڑینگے اور تھکین گی وے چلینگے اور ستانہ ہو
جاینگے ای ایمان والو اللہ نے پہلے اپنا اکیلا ہونا بڑے بڑے دلیلون سے بیان فرمایا اور شریک ٹھہرانے
والون کا خوب طرح رد کیا پھر اس بڑی قدرت کی ظہور کی خبر دی کہ قوی لوگ تھک جاوینگے یعنے بے ایمانون
کا زور ڈھ جاویگا اور ایمان والے جو اللہ کے مدد کی راہ دیکھ رہے ہین اللہ انکو بڑا زور دیگا اسکا ظہور
یون ہوا کہ حضرت عیسے علیہ السلام کی تین سو برس بعد تین خدا کہنے والون کی ظلم سے سچے عیسائی جنگلون اور پہاڑون
مین چھپے ہوے اللہ کی راہ تکتے تھے کہ اللہ کب ایمان والونکو غلبہ دیگا اونکو نئے سرے سے اللہ نے
محمدی وقت مین غلبہ دیا شرک والون کا زور ڈھ گیا سارے جہان مین یہ نعرہ بلند ہوا کہ اللہ اکیلا ہی اوسکا دوسرا
کوئی نہین اکتالیسوان باب ای دریائی ملکو میرے آگے چپ ہو رہو اور قومین جو ہین دی سر نو
زور پیدا کرین وے نزدیک آوین تب کہین ہم ایک ساتھ عدالت مین داخل ہووین طامس اسکاٹ لکھتا ہے
کہ اس جگہ اللہ تعالے تو سون سے فرماتا ہی کہ میری دلیلین سنو کہ مین ہی سچا خدا ہون اور تمھارے بت کچھ
نہین ہین تم چپ ہو کر سنو اور جواب دینے کے لیے نزدیک آو کہ اس بحث کا فیصلہ ہو جاوے کہ اللہ پوجنے کی لائق
ہے یا اونکے بت اللہ فرماتا ہی کسنے اوس راست باز کو پورب کی طرف سے اوٹھایا اور اپنے پانون کے پاس
بلایا اور امتونکو اوسکی آگے دہر دیا اور اوسکو بادشاہون پر مسلط کر دیا اور اونکو خاک کے مانند اوسکی
تلوار کے اور اوڑتے بھس کی مانند اوسکی کمان کے حوالے کیا اوسنے اونکا پیچھا کیا اور جس راہ پر پیشتر قدم
نہ مارا تھا سلامت گذر گیا کسنے یہ کام کیا ہی اور اوسی انجام دیا ہی وہ جو ساری پشتون کو ابتدا سے طلب
کرتا ہی مین خداوند پہلا ہون اور پچھلون کی ساتھ مین وہی ہون دریائی ملک یہ دیکھتے اور ڈرجاتے ہین زمین کے
کنارے لرز جاتے ہین وے نزدیک آتے اور حاضر ہوتے ہین طامس اسکاٹ لکھتا ہی کہ بعضے بڑے تفسیر
والے یہ خیال کرتے ہین کہ یہ خسرو بادشاہ کی خبر ہی مگر یہ مناسب نہین کہ اوسکو نیک آدمی کہین
البتہ اوس بادشاہ کی فتح سے ایک عام خوف بت پرستون پر پڑ گیا مگر اس سے دل کو تسلی

نہین ہوتی کہ یہان اوسکی بشارت ہی اللہ تعالے بت پرستون کو اپنے سچے خدا ہونے کی دلیلین بتلاتا ہی
اور آگے اللہ تعالے وہ پیش خبریان دیتا ہی جن سے بت پرستی بالکل غلط ہو جاوے مگر یہ پر اللہ تعالے وہ
تحقیق بیان فرماتا ہی جو اوسکے پوجنے والون کو بت پرستون پر ہین اللہ تعالے نے جو حضرت ابراہیم
علیہ السلام کو پورب کے ملک مسوپوتامیہ سے یعنے عراق عرب سے بلایا یہ پہلا اللہ رحم تھا جو بت
پرستون کو اللہ نے طوفان کے بعد دیا چونکہ یہ بات قریب عام ہونے والی تھی اور سارے سلطنت
جہان کی ایک وقت مین اولٹنے والی تھی تو آیندہ ایمان والون کی واسطے ابراہیم پہچانا گیا
خدا نے اوسکو اپنے پاؤن تک بلایا یعنی اپنے اعتقاد اور فرمانبرداری کے واسطے اور وہ سپاہی
نہین تھا مگر اللہ کی قدرت پر بہروسا کرکے اوسنے یکبارگی تھوڑے سے فوج لیکر چار بت پرست
بادشاہون پر لڑا اونکی فوج پر حملہ کیا اللہ نے اوسکو فتح دی اور اوسکو اونکا مالک کر دیا اور جنکا اونکی
تلوار اور کمان اوسکے سامنے راکھ کی طرح پر ہو گئے جو آندہی سے ہٹا دی جاوے اور اوسنے اونکا
پیچھا کیا اون مقامون مین جہان وہ کبھی نہین گیا تھا ای محمدی بہائیو اللہ کا شکر کرو کہ
پادری نے اس بات کا اقرار کیا کہ یہ بشارت خسرو بادشاہ کی نہین ہو سکتی عبرانی مین
صیدق کا لفظ ہی جسکا ترجمہ راستباز لکھا ہی یعنے وہ بہت بڑا سچا ہی دل کا اور زبان کا ہر طرح سے
سچا ہی یہ بہت بڑا کلمہ تعریف کا ہی اوس بادشاہ کی حق مین نہین ہو سکتا ہی اوسنے فقط مسجد بیت المقدس
کے آباد کرنے کا سامان کیا تھا اگر اوسنے بت پرستون کا دین چھوڑ دیا ہو بت بھی اوسکے باعث سے
ایسا نہین ہوا جیسا کہ اس مقام مین بشارت ہی کہ بت پرستون پر خدا پرستون کا بالکل غلبہ ہو جاویگا
لاچار ہو کر پادری نے اسکو حضرت ابراہیم علیہ السلام کی تعریف ٹھہرایا ہی مگر یہ نہ دیکھا کہ پہلے اللہ تعالے
صاف فرما چکا ہی کہ قومین سر نو زور پیدا کرین اسکا صاف مطلب یہ ہی کہ سب قومین نئے سر سے
زور اور قوت ایمان کی پیدا ہو گی پہر جس رسول پاک کے وسیلہ سے یہ فیض اللہ پہیلاویگا
اوسکا پتا بتلا دیا کہ اللہ نے اوسکو پورب کی طرف سے اوٹھایا عرب کا ملک شہر یروشلم
سے پورب کی طرف ہی جیسا کہ حضرت ارمیا علیہ السلام کے کتاب کے اونچاسوین باب کے
اٹھائیسوین آیت مین ہی قیدار پر چڑہو پورب کے لوگون کو ہلاک کرو یہان یہ خبر ہی کہ بخت نصر
بادشاہ عرب والون کو لوٹیگا اور جا بجا آن کتابون مین یہ ذکر ہے اور نیز تمکو اسکا اقرار ہی کہ عرب یروشلم سے

پورب کی طرف ہی سو یہان صاف محمدی بشارت ہی کہ اوس سچے دین والے کو اللہ نے پورب سے اوٹھا یا نفی
اوٹھاویگا اور اپنے پانون کے پاس بلاویگا عبرانی مین یقرا کا لفظ ہی یعنے بلاویگا ظاہر ا یہ اشارہ معراج کیطرف
ہی کہ اللہ نے آپکو اپنے عرش تک بلایا پھر آگے بھی سب جگہ آئندہ کی لفظین ہین کہ اوسکو اوسکے آگے کردیگا
اور اوسکو بادشاہون پر مسلط کردیگا اور اونکو خاک کے مانند اوسکے تلوار تلے اور اوڑتے بھس کی مانند
اوسکی کمان کی حوالہ کریگا وہ اونکا پیچھا کریگا اور جس راہ پر پیشتر قدم نہ مارا تھا سلامت گذریگا پادری
نے سمجھا کہ یہان آئندہ کی لفظین ہین مگر گذرے ہوے وقت کے معنے ہین یہ پادری کی زبردستی ہی
اسکا یہان کوئی قرینہ نہین حضرت ابراہیم علیہ السلام نے فقط ایکبار چار پادشاہون پر حملہ کیا اور
اپنے بھتیجے لوط علیہ السلام کو اور اونکی لوگون کو چھڑالای جیسا کہ توراۃ شریف کی پہلی سورت کے چودھوین
باب مین ہی یہان اوس رسول پاک کی بشارت ہی جنھون بار بار بہت قومون پر بڑے بڑے حملے کئے
جس راہ پر پہلے قدم نہ مارا تھا یعنے فوج کشی اور شمشیر زنی کا بند و بست پہلے ظاہر مین کسی سے نہین
سیکھا تھا اللہ کی قدرت سے وہ کام کیا جو کبھی نہ کیا تھا اور اس کام کے بڑے بڑے واقفکارونکو
عاجز کردیا اور اللہ نے اونکو سلامتی سے رکھا یہ کام اللہ ہی کا ہی اوسکی قدرت دیکھکر ساری زمین
کے جن و بشر کیونکر نہ لرزین اللہ صاف فرماتا ہی کہ دریا ہی ملک دیکھکر ڈرجاوینگے زمین کے کنارے
کانپ جاوینگے یہ بات حضرت ابراہیمؑ کے وقت مین نہین ہوی اسکے بعد اللہ تعالی بت پوجنے والونکو
بے عقلی اور بے وقوفی بیان فرماتا ہی اور اسرائیلیون کو تسلی دیتا ہی کہ یہ بتون کے پوجنے والے جو تمہارے
دشمن ہین اور تم سے لڑتے ہین مین اپنے تمکو غلبہ دونگا اور اونکو ہلاک کردونگا پھر پندرہوین آیت مین فرماتا
ہی دیکھ مین تجھی داونے کی ایک نئی گاڑی کہ جسکے بہت سے تیز دودھارے دانت ہون بناؤنگا
پہاڑون کو داویگا اور اونہین چورچار کریگا اور ٹیلون کو بھوس کی مانند بناونگا تو اونہین پھٹکیگا
[illegible] اور ہوا اونہین اوڑالے جائی گی اور گردباد اونہین تتر بتر کردیگی پر تو خداوند سے شادمان
[illegible] اسرائیل کے قدوس پر فخر کریگا محتاج اور مسکین پانی ڈھونڈتے پھرتے پر وہ نہ ملتا
[illegible] پیاس سے خشک ہے مین خداوند اونکی سنونگا مین اسرائیل کا خدا
[illegible] نہ چھوڑونگا مین ٹیلون پر نہرین اور وادیون مین چشمے کھولونگا مین جنگل
[illegible] تالاب اور سوکھی زمین کو پانی کی نہرین کردونگا مین بیابان [illegible] دیودار

اور ببول اور آس اور بلسان کے درخت اوگاؤنگا مین عرابا مین یعنے جنگل مین صنوبر اور شمشاد اور کیہر کے
درخت اکٹھے لگا ؤنگا تاکہ وے سب دیکھین اور جانین اور غور کرین اور سمجھین کہ خداوند ہی کے ہاتھ نے یہ بنایا ہے
ای محمدی بہائیو ان سب آیتون مین اللہ تعالی یہہ بیان فرماتا ہی کہ ای اسرائیلیو مین تمکو ایسا زور دونگا
کہ تم بت پرستونکا زور توڑو گے پھر فرمایا کہ مین سوکھی زمین مین چشمہ فیض کا جاری کرونگا اور جنگل کو
باغ بناؤنگا یہ مثال اوپر بھی ہو چکی ہی اسکا یہ مطلب کہ جن ملکو نمین جہالت اور کفر پھیلا ہوا ہے
وہان ایمان اور علم کا دریا بہاؤنگا اسکا ظہور حضرت عیسی علیہ السلام کے بعد سے شروع ہوا محمدی
وقتمین ان دونون باتون کا پورا ظہور اللہ نے سارے جہان کو دکہا دیا بہت کافر قتل ہوے بہت ایمان لائے
طامس اسکاٹ اسکا یہ مطلب لکھتا ہی کہ تو پہاڑونکو چور چار کریگا یعنے جڑ پکڑے ہوے بت پرستونکی ملک
اور طریقہ شرک کے ایسے تھے جیسے پہاڑ جس سے کوئی جا نسکے اور وہ لوگونکو اللہ کی راہ سے روکتے تھے
لیکن اللہ تعالے وقت بوقت ایسے اسباب مہیا کریگا جس سے یہ سب دشمن غارت ہو جائینگے کچھ ظہور
اسکا یون ہوا کہ بابل والے تباہ ہوے اس باعث سے اسرائیلی قید سے چھوٹے اور رومیون پر اس سے
زیادہ ظہور ہوا تاکہ عیسائی دین قایم ہو جاوے لیکن آگے کے معانی اور زیادہ ان مطلبون کے
کہولدینگی آئی یاد رہے یہان اللہ اسرائیلیون سے فرماتا ہی کہ تم بت پرستون کا زور توڑو گے
بابل والونپر اور رومیونپر اسرائیلیون نے کب جہاد کیا اسکا ظہور صاف محمدی وقت مین ہوا
جو اسرائیلی لوگ محمدی ہوے اونھون نے بت پرستون پر اور سب بے ایمانون پر بڑے بڑے جہاد
کئے یہ جو فرمایا کہ محتاجون کی زبان پیاس سے خشک ہی مین جنگل مین نہرین بناؤنگا اسکا مطلب
طامس اسکاٹ نے یون لکہا ہی کہ یہودی لوگ جب بابل کی قید سے چھوٹے یروشلم مین پھر آباد ہوے
پھر لکہا ہی کہ یہ بات ضعیف اور کم زور ہی اور پچھلوان کتابون سے معلوم ہوا ہی کہ بار بار بت پرستون پر تباہی آئی
ہی جس سے اللہ والے لوگون کے لیے سامان ہوا ہی لیکن شاید یہان یہ بھی اشارہ ہی کہ اللہ سچے دین کے
پھیلانے مین اپنے وعدون کو پورا کریگا یعنے غریب لوگ پانی ڈھونڈھتے ہین اور نہین ملتا اسمین انسانون
بندونکا حال بیان فرماتا ہی جو اسکے فضل سے محروم ہین اگرچہ تھوڑی ہدایت اونکو ملی ہی اور قرنیلیوس اور
اوسکے دوست جو بت پرست تھے اسی طرح دین قبول کرنیکو طیار رہے پولوس فرنگستان مین بلایا گیا ایک
شخص جو مقدونیہ کا رہنے والا تھا اوسنے ایک خواب دیکھا سو اللہ تعالے نے عیسائی دین کو بہت تسلی

پہاڑ دیا کہ جو لوگ ... اللہ کی باتین نہین سنتی تھین اونکے دلون مین اللہ نے شوق بھر دیا سو اللہ خبر دیتا ہے
کہ ... ہوگا اور اللہ اونکے واسطے فیض کا دریا بہاویگا اور درخت نیکی کے پھلین پھولینگے
جنگل ... پہاڑون کے ملکون ... خبرین زیادہ زیادہ پوری ہوتی جاوینگی اللہ کی محبت خوب طرح لوگونکی
دل مین سمائی ... کی کتابون مین دیکھو کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بعد جب چھ سو
برس گذر چکے اور اللہ کے سچے عاشق جنگلون اور پہاڑون مین بیٹھے ہوے تھے اوسوقت مین جن لوگون
کو اللہ کی ... تھا اللہ والون کو ڈہونڈھتے پھرتے تھے حضرت سلمان فارسی کا حال دیکھو
کس طرح سچے دین کی تلاش مین پھرے آخر کو جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پایا اسی طرح اوسوقت
مین بہت لوگ طالب ہوے ہین اللہ نے اونپر رحم کیا عرب کے بیابان مین اپنا کلام پاک محمد صلعم
پر اوتارا اوسکا فیض ساری دنیا مین پھیلایا اللہ فرماتا ہے اپنی حجتین پیش کرو خداوند فرماتا ہے اپنی مضبوط
دلیلین لاؤ یعقوب کا بادشاہ کہتا ہے وے اونہین آشکارا کرین اور ہمین ہونے والی چیزون کی خبر دیوین
پیش خبریان کیا تھین بیان کرو تاکہ ہم اونہین سوچین اور اونکے انجام کو سمجھین یا آیندہ کا احوال
ہمین کہہ سناؤ بتاؤ کہ آگے کیا ہوگا تاکہ ہم جانین کہ تم الہ ہو ہان بھلا یا برا کچھ تو کرو کہ ہم ڈرین اور سبکے
سب کچھ اوسے دیکھو تم ناچیز سے بدتر ہو اور تمھارا کام نیستی سے بھی خراب ہے وہ جو تمھین پسند کرتا ہے
ناپسند ہے طامس اسکاٹ لکھتا ہے کہ اللہ تعالے بت پرستون کے قائل کرنے کے لیے دلیل لاتا ہے کہ
اونکے بتون سے کہو کہ تم بھی آیندہ کی خبرین سناؤ اگلے زمانہ مین کچھ خبرین تمنے دین ہون اور اب ظہور مین
آئی ہون وہ ہمکو دکھاؤ یا اب آیندہ کی خبرین سناؤ تاکہ ہم جانین کہ تم خدا ہو پھر فرمایا کہ تم ناچیز ہو تمھاری
کچھ اصل نہین اللہ فرماتا ہے مین نے اوتر سے اوٹھایا اور وہ آتا ہے سورج کی نکلنے کی جگہ سے وہ میرا نام
لیگا اور وہ شہزادون کو گارے کی طرح لتاڑیگا کمھار کی مانند جو مٹی گوندھتا ہے کسنے یہ شروع سے
بیان کیا کہ ہم جانین اور کسنے آگے سے خبر دی کہ ہم کہین کہ سچ ہے کوئی اسکا بیان کرنیوالا نہین کوئی
اسکی خبر دینیوالا نہین کوئی نہین جو تمھاری باتین سنے مین ہی نے پہلے صیہون سے کہا کہ دیکھ اونہین
دیکھو اور مین ہی یروشلم کو ایک بشارت دینیوالا بخشونگا کیونکہ مین نے دیکھا کوئی نہ تھا اونکے درمیان
کوئی مشورہ دینیوالا نہ تھا جنسے مین پوچھون اور وے مجھے جواب دیوین دیکھو وے سبکے سب بطالت ہین اونکے
کام ہیچ ہین اونکی ڈہالی ہوئی مورتین ہوا اور خلو ہین اے محمدی بھائیو اب پادری اقرار کرچکا ہے کہ یہ خبر خسرو

بادشاہ کی نہین ہی وہان یہ لفظ تھا کہ اوسکو پورب کی طرف سے اوٹھایا پادری نے اوسکو حضرت ابراہیم
علیہ السلام کی خبر ٹھہرایا جنکا زمانہ گذر گیا اور سب لفظین وہان آیندہ کی ہین اون لفظون کو ندیکھا اب
یہان پادری خسرو بادشاہ کی خبر ٹھہراتا ہی اللہ فرماتا ہی کہ مین نے اوترسے اوٹھایا یہان پادری کی نزدیک
آیندہ کی خبر ہی او مطلب یہ ہی کہ مین بابل پر لڑنے والون کو اوترطرف سے اوٹھاؤنگا کیونکہ مدینہ بابل
کے اوترطرف سے ہی اور اوسکے پورب مین فارس ہی اور خسرو دونون قومون پر حاکم تھا اللہ تعالے
نے اوسکو بڑا زور دیا اوسکی قوی کامیابی یہ ہوئی کہ اوسنے بڑے بڑے بادشاہون کو گارے کی طرح
پیس ڈالا اگرچہ ہم یہ نہین کہہ سکتے کہ اوسنے بت پوجنے سے انکار کیا ہو اور فقط اللہ ہی کو پوجتا ہو
تو بھی اوسنے اپنے نام کو تھوڑی سی عزت دی یعنے یروشالم کی مسجد کے بنانے کا سامان کیا اب
ہم کہتے ہین کہ بابل کی طرف سے مدینہ پاک بھی اوترطرف ہی وہان سے محمدیون کی فوجین بابل سے
[illegible] تعین اسکا پورا بیان حضرت اشعیا علیہ السلام کے صحیفہ مین [illegible] سچا پیغمبر محمدیون کے
جہاد کی ہی پھر فرمایا کہ وہ یعنے وہی سچا [illegible] جسکا ذکر اوپر ہو چکا سورج کے [illegible] سے یعنے پورب کے
طرف سے آتا ہی اسکا پتا یہ ہی کہ وہ میرا نام لیگا اور جہان پینتالیسوین باب مین خسرو بادشاہ کی بابت
خبر ہے وہان خسرو سے صاف فرمایا ہی کہ تو نے مجکو نہ پہچانا افسوس پادریون کو یہ کھلے کھلے پتے نہین
سوجھتے اور یہ جو فرمایا کہ مین یروشالم کو ایک بشارت دینیوالا بخشونگا خسرو بادشاہ ہرگز اس تعریف
کے لائق نہین اور حضرت عیسی علیہ السلام کی یہ خبر نہین ہو سکتی جنکی زبان پاک سے اللہ نے اس مسجد
کے ویران ہونے کی خبر دی ہی متی کے انجیل کے تیئیسوین باب کی اڑتیسوین آیت دیکھو یہ بہت
بڑا پتا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا ہی جنھون نے یروشالم کو بلکہ تمام ملک شام کو بڑی بڑی خوشیان سنائین
اور وہ خوشیان ظہور مین آئین باقی امام مہدی کے وقت مین ظاہر ہون گی یہ خبر دیکر اللہ تعالے
بت پرستون کو قائل کرتا ہی کہ بھلا اونکے بتون نے بھی کوئی آیندہ حال اسطرح بیان کیا ہی جسطرح
اللہ تعالے نے صیہون اور یروشالم کو پہلے سے بشارت دی اونکے قید ہونے سے پہلے قید سے
چھوٹنے کی خوشی سنائی بیالیسوان باب دیکھو میرا بندہ جسے مین سنبھالونگا میرا برگزیدہ
جس سے میرا جی راضی ہی مین نے اپنی روح اوسپر رکھی وہ قومون پر عدالت ظاہر کریگا وہ نہ چلائیگا
اور اپنی صدا بلند نکریگا اور اپنے آواز بازارون مین نہ سناویگا وہ مسلے ہوے سینٹھے کو نہ توڑیگا اور

وہ حکم جو ہوی ہتی کہ نہ بجہائیگا وہ ہمیشہ کے لیے عدالت کو جاری کریگا وہ نہ گہٹیگا اور نہ تہکیگا جب تک عدالت
کو زمین پر قائم نہ کیسے اور دریائے مالک اوسکی شریعت کی راہ تکین ملا محمد رضا طہرانی نے اتلاح کا ترجمہ کیا ہی
کہ بین اوسکو یہ سادہ نگا پہر لکہا ہی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ ہی کا بہروسا تہا کہ تہوڑے سے
لوگون کے ساتہ جیسے بدر کے ہیا اور دون سے سامنا کیا اور سب پر غالب ہوے اور جس لفظ کا ترجمہ
ہی کہ نہ گہٹیگا نہ تہکیگا اوسکا ترجمہ یون کیا ہی کہ وہ غفلت نکریگا اور جلدی نہ کریگا پہر لکہا ہی کہ آپ
دین کے پہیلانے مین غافل اور سست نہین تہے اور آپکے سب کام آہستگی اور صبر اور تحمل کے ساتہ
تہے جناب متی اپنی انجیل کے بارہوین باب مین لکہتے ہین کہ یہودیون نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی ضد
مین صلاح کی کہ اونکو کیون کر قتل کرین آپ وہان سے چلے اور لوگون کو تاکید کی کہ مجہے ظاہر نہ کرنا تاکہ وہ
جو اشعیا نبی نے کہا تہا پورا ہو کہ دیکہو میرا بندہ اسکے بعد یہ آیتین لکہین ہین اسکا مطلب یہ ہی کہ حضرت
عیسیٰ علیہ السلام مین بہی کوئی بات ان آیتون کی ظاہر ہوئی وہ یہ ہی کہ فرمایا مجکو ظاہر نہ کرنا تو یہ بات
پائی گئی کہ اپنی آواز بازارون مین نہ سناویگا یہ ساری خبر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی ہرگز نہین ہی
اسمین صاف صاف پتی اور نشان جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے موجود ہین جناب متی کی یہ بات
ویسی ہی جیسے ساتوین باب مین جو حضرت اشعیا علیہ السلام کے صاحبزادے کے حق مین پیشخبری
ہی اوسکو جناب متی نے لکہدیا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر یہ بات پوری ہوی یعنے اونمین بہی اسکا
نمونہ پایا گیا اسکا بیان ساتوین باب مین ہو چکا ای ایمان والو اس جگہ ایک بڑے کام کی بات ہی اوسکو
یاد رکہو سنہ ۱۸۱۱ عیسوی مین جو عربی ترجمہ پادریون نے چہاپا ہی اوسمین یون لکہا ہی یعقوب
فتای اعضدہ واسرائیل مختاری قبلتہ نفسی یعنی یعقوب میرا جوان ہی اوسکی مدد کرونگا اور
اسرائیل میرا پسند کیا ہوا میرے جی نے اوسکو قبول کیا اللہ کا شکر ہی کہ اوسنے ہمکو عبرانی سے واقف
کردیا عبرانی مین یعقوب اور اسرائیل کا لفظ نہین ہی عربی ترجمہ والے نے اس لیے یہ لفظ بڑہا دیا کہ دیکہنے
والے سمجہین کہ یہ خبر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی ہی جو اسرائیلیون مین پیدا ہوے ای محمدی بہائیو یہ
وہی مقام ہے جسکا ذکر صحیح بخاری مین ہے کہ عبد اللہ جو عمرو بن عاص کے بیٹے ہین اللہ ان سے راضی ہے
نے فرمایا کہ قسم اللہ کی جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی بعضے تعریفین جو قرآن مین ہین وہی
تعریفین توراۃ مین بہی ہین اے نبی ہمنے تمہین بہیجا گواہ کرکے اور خوشی سنانے والا

اور ڈر سنانے والا اور پناہ ان پڑھون کے لیے تو میرا بندہ اور میرا بھیجا ہوا ہی رکھا مین نے تیرا نام
متوکل یعنے اللہ پر بھروسا کرنیوالا نہین ہی تندمزاج اور نہ سخت اور نہ شور مچانیوالا بازارون مین اور نہین
بدلا دیتا بدی کے عوض بدی لیکن درگذر کرتا ہی اور بخش دیتا ہی اور ہرگز نہین اوٹھاویگا اسکو اللہ یہانتک
کہ سیدھا کریگا اوسکی باعث سے ٹیڑھے دین کو اس طرح پر کہ وہ کہین نہین کوئی اللہ کے سوا معبود اور
کھولیگا اسکے باعث سے آنکھین اندھی اور کان بہرے اور دل غلافون مین چھپے ہوئی اور یہی مطلب امام عبداللہ
دارمی نے اپنی مسند مین عبداللہ بن سلامؓ کی زبانی نقل کیا ہی اور محمدی بہائیو عبداللہ بن سلامؓ مدینہ شریف
مین سب یہودی علم والون کی سردار تھے یہودیون نے اقرار کیا کہ ہم سب سے زیادہ علم والے ہین اور ہم سب سے اچھے ہین
جسدن جناب پیغمبر صلعم مدینہ مین تشریف لائے اوسی دن عبداللہ بن سلامؓ ایمان لائے محمدی دین مین آئے اونکا قصہ
صحیح بخاری مین ہی قرآن شریف مین اونکی بڑی تعریف ہی اونھون نے اور بہت لوگون کا مطلب یہ ہی کہ یہود نے پیغمبر
محمد صلعم کو خوب پہچانا یہ لفظین جو اس مقام مین نقل کین ہین اکثر اسی کتاب کی ہین اسی صحیفہ کو بیان تورات
کہا ہے جیسا کہ کتاب والونکا محاورہ ہی کہ حضرت موسی علیہ السلام کی تورات کو اور حضرت عیسی علیہ
السلام سے پہلے کی سب کتابون کو توراۃ بولتے ہین شاہد یعنے گواہ کا لفظ اس کتاب کے پچپنوین
باب مین اور بشارت دینیوالے کا لفظ باونویں باب مین آیا ہی اور یہ لفظ کہ پناہ ہی ان پڑھون کے لیے
یہ مطلب اس مقام مین بھی اور مقامون مین بھی ظاہر ہی کہ اسرائیلیون کے سوا اور قومونکو بھی اوسکی
باعث سے پناہ ملیگی یعنے ایمان ملیگا اس آیت مین اللہ نے یہ لفظ فرمایا کہ میرا بندہ اور پیغام پہونچانے
والے کا لفظ اس باب کی اٹھاروین آیت مین آتا ہی اور انماح کا ایک ترجمہ یہ ہی کہ مین اوسکو بھروسا دونگا
پھر فرمایا کہ مین نے اپنی روح اوسپر رکھی یعنے اپنا کلام اوسپر رکھا قرآن مین فرمایا ہی وَكَذٰلِكَ اَوْحَيْنَا
اِلَيْكَ رُوْحًا مِّنْ اَمْرِنَا اسی طرح ہمنے پیغام بھیجا تیری طرف روح اپنے حکم سے اپنے کلام
کو روح فرمایا یعنے جیسے جان سے بدن زندہ ہوتا ہے اللہ کے کلام سے روح اور دل زندہ ہوتا ہی
بتلایا اللہ نے جناب محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہان یہ بتلایا کہ وہ قومون پر عدالت ظاہر کریگا
یہ پتا حضرت عیسی علیہ السلام سے بہت دور ہی کیونکہ حضرت عیسی علیہ السلام جب تک دنیا مین
رہے تب تک اونھون نے فقط قوم اسرائیل کو اللہ کا کلام سنایا انجیل پاک مین صاف فرمایا کہ
مین سوا اسرائیلیون کے اور کسی پر نہین بھیجا گیا پھر جب اللہ نے آپ کو دنیا سے اوٹھالیا تب

اپنے خاص شیقون کو آپنے بشارت دی کہ سب قومون کو انجیل سناؤ تب حواریون نے غیر قومونکو انجیل سنائی
اور اس جگہ اللہ تعالے نے اسرائیلیون کے سوا اور قومونکا پتا دیا ہی کہ وہ بندہ خود آپ اور قومونپر عدالت کو
ظاہر کریگا سو محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے عدالت والی شریعت کو سب قومونپر ظاہر کر دیا تمام ملک عرب مین
وہان پہیلا دیا اور روم اور شام اور مصر اور حبش اور ایران والون کو قاصدون اور خطون کے وسیلہ سے
اللہ کا پیغام پہونچا دیا آپ کی نرمی اور خلق اور محبت کو یون بیان فرمایا کہ بلند آواز سے نہ بولیگا اپنے
جہگڑا اور گہرکی بہی اوسکی عادت نہین ہر ایک کے ساتھ نرمی سے بولے گا بازارون مین جہان
جگہہ تقاضی اور جہگڑے ہی وہان بہی نرم آواز سے بولیگا حدیث کی کتابون مین خلق محمدؐ یکو دل کی
آنکھون سے دیکھو یہہ جو فرمایا کہ مسلے ہوے سینٹھے کو نہ توریگا سو درمنثور مین ابن ابی حاتم اور ابو نعیم
کی کتاب سے لکھا ہی وہب بن مُنَبِّہ نے فرمایا کہ اللہ نے حضرت اشعیا کو پیغام بہیجا کہ مین ایک ان
پڑھ نبی بہیجونگا وہ سخت اور تند نہین اور بازارون مین غل شور کرنیوالا نہین وہ اگر چراغ کے پاس سے
گذریگا تو اوسکو نہ بجہاویگا یہہ اوسکی آہستگی کی باعث سے ہی اور اگر سوکہے سینٹھے پر چلے گا تو اوسکے
قدمون کے نیچے سے آواز نہ سُنی جاویگی پہر فرمایا کہ ہمیشہ کے لیے عدالت جاری کریگا اسکا یہہ
مطلب کہ اوسکی شریعت کبہی موقوف نہوگی اوسکی شریعت قیامت تک کے واسطے اللہ
بہیجے گا پہر فرمایا کہ وہ نہ گہٹیگا نہ تہکیگا جب تک عدالت کو زمین پر قائم نہ کرے اور دریا کے ملک اوسکی
شریعت کی راہ تکین اور پہر آگے بڑہ کر فرمایا کہ مین تیری حفاظت کرونگا کہ تو اندہون کی آنکہین
کہولے پہر فرمایا کہ مین اونچی نیچی جگہ کو میدان کر دونگا ان سب آیتون کا خلاصہ عبد اللہ بن
عمرو بن عاص رضی اللہ تعالے عنہما نے یون فرمایا کہ اللہ اونکو نہین اوٹہاوے گا
یہان تک کہ اونکی باعث سے ٹیڑہے دین کو سیدہا کر دیگا یعنی جو لوگ اللہ کے سوا اورون
کو پوجتے ہین ٹیڑہی راہ چلتے ہین اونکے دلون کو اللہ آپ کی باعث سے سیدہا کر دیگا وہ
لوگ اقرار کرینگے کہ اللہ کے سوا کوئے مالک نہین اور اندہون کی آنکہین اور بہرون کے
کان اور وہ دل جنپر پردے ہین اونکی باعث سے اللہ کہول دیگا یہی مثالین اس
کتاب مین اوپر بہی چکین اور انکا مطلب بہی ہو چکا اللہ نے آپ کو زور و قوت کے ساتھ دنیا
مین دکہایا یہان تک کہ سیدہے دین کو زمین پر قائم کیا اور دریائی ملک یعنے عرب کا ملک جو دریاؤن

کے بیچ مین سجو وہان کے لوگ سب بت پرستی چھوڑکر آپکے دین مین آسئے اور آپکی شریعت اورحکم پر
کی راہ دیکھا کرتے تھے کہ آپ کیا حکم فرماوین کہ ہم اوسکو بجا لاوین [illegible] کہ عرب
کے ملک مین کئی حصے ہین ہر حصہ ایک ایک ہی سولانا محمد امین بغدادی نے سبایک [illegible] مین
لکھا ہی کہ عرب کے ملک کے پچھم طرف دریاے قلزم ہے اور دکھن طرف دریاے ہند ہے اور
پورب طرف دریاے فارس ہے اور اوتر طرف دریاے فرات ہے آپکے وقت مین
تمام ملک عرب مین ایمان پھیل گیا ہاے پادریون کو یہ کھلے ہوے تھے نہین سوجھتے افسوس
یہودیون کے ملا نصرانی پادریون سے بھی بدتر ہین ملا سید علی طہرانی رحمۃ اللہ علیہ نے کتاب اقامت
الشہود ملا محمد رضا طہرانی کی عبرانی کتاب سے فارسی مین لکھی ہے اوسمین یہودی ملاؤن کا حال دیکھ
کر نہایت غصہ مین اگر اونکی باتین نقل کرتے ہین کہ دیکھو کسطرح یہ لوگ سچے باتون سے آنکھون
کو بند کرتے ہین اس جگہ پر راشہ جو یہودی تفسیر والا ہی وہ پہلی آیت کا یون مطلب بیان کرتا ہی
کہ اللہ جو فرماتا ہے کہ میرا بندہ جسکو مین بھروسا دونگا اور میرا برگزیدہ جسسے میرا جی خوش ہے اس سے
اسرائیلی لوگ مراد ہین اور یہ جو فرمایا کہ مین نے اپنی روح اوسپر رکھی اس سے اسرائیلی پیغمبرون
کو مراد لیا ہے اور یہ جو فرمایا کہ وہ قومون پر حکم کو ظاہر کریگا اسکا یہ مطلب ہے کہ قیامت کے دن
اسرائیلی لوگ توراۃ کو تمام محشر کے لوگون پر ظاہر کرینگے اور داربوع نے کہا ہے کہ اکثر تفسیر والے
اس بشارت کو یون کہتے ہین کہ اسرائیلیون مین جو اچھے لوگ ہین یہ اونکی تعریف ہے اور داربوع نے
ربی نوسعدیاہ کادون کی زبانی لکھا ہے کہ اس بندے سے مراد کورش بادشاہ ہے جسنے
اسرائیلیون کو رخصت کرکے بابل کی ذلت سے چھڑایا جسنے یہ سنا وہ خوش ہوا اور اللہ کا شکر
کیا اور خود داربوع کہتا ہے کہ یہ تعریف حضرت اشعیا علیہ السلام کی ہے اور ربی اسحق ابربنال
ان سب قولون کو نہین مانتا اور لکھتا ہے کہ جن جن لوگون نے یہ معنے لکھے ہین وہ سب اندھے
وہ کہتا ہے کہ یہ ماشیح کی یعنے مسیحا کی خبر ہے اور پھر کہتے ہین کہ مسیحا جب آویگا حضرت موسیٰ علیہ السلام
کی شریعت کو رواج دیگا ملا محمد رضا طہرانی فرماتے ہین کہ یہ سب باتین حضرت اشعیا علیہ السلام
کے بیان سے بالکل برخلاف ہین اور جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم مین وہ سب پتے اور نشان موجود
ہین جو حضرت اشعیا علیہ السلام نے فرمائے ہین حضرت اشعیا نے صاف اوس پیغمبر پاک کی خبر دی ہے

جو تمام خلق پر بھیجے گئے اور راشہ وغیرہ نے کہا ہے کہ یہ خبرین خود توراۃ کی ہین تو اسکا جواب یہ ہی کہ
حضرت اشعیا علیہ السلام نے آئندہ زمانہ کی خبردی ہی گذرے ہوئی وقت کی بیان خبر نہین ہی توراۃ تو
پہلے اوتر چکی حضرت اشعیا علیہ السلام کی خبرون سے اور توراۃ سے کچھ علاقہ نہین ملا سید علی بن حسین طہرانی
جنہون نے اس کتاب کو عبرانی سے فارسی مین ترجمہ کیا ہی وہ لکھتے ہین کہ ملا محمد رضا اپنے وقت مین
یہودیون کے معتبر علماؤن مین سے تھے اور اون کے مسلمان ہونے سے اونکے وقت کے بہت
لوگ مسلمان ہوے جواب تک باقی ہین بلکہ ہر ایک کی باعث سے ایک جماعت مسلمان ہوئی اللہ فرماتا ہی
خداوند خدا جو آسمانون کو پیدا کرتا اور اونھین تانتا ہی جو زمین کو اور اونھین جو اوسمین سے نکلتے ہین
پھیلاتا ہی اور اون لوگون کو جو اوس پر ہین سانس دیتا ہی اور اونکو جو اوسپر چلتے ہین روح بخشتا ہی یون
فرماتا ہی مین خداوند نے تجھے صداقت کے لیے بلایا مین ہی تیرا ہاتھ پکڑون گا اور تیری حفاظت
کرونگا اور لوگون کے عہد اور قومون کے نور کے لیے تجھے دونگا کہ تو اندھون کی آنکھین کھولے
اور بند ہوؤنکو قید سے نکالے اور اونکو جو اندھیرے مین بیٹھے ہین قیدخانہ سے چھڑاوے یہوواہ
مین ہون یہ میرا نام ہی اور اپنا جلال دوسرے کو نہ دونگا نہ اپنی تعریف کھودی ہوئی مورتون کو اہی
محمدی بھائیو عہد ان کتابون کی بولی مین شریعت کے حکمون کو کہتے ہین یعنے اللہ اپنے بندون سے
اقرار لیتا ہی اور عہد باندھتا ہی کہ میرے یہ یہ حکم ہین اونپر عمل کیجیو سو فرمایا کہ شریعت کے احکام
اور نور یعنے اپنا کلام تجھے دونگا قرآن مجید مین فرمایا کہ ہمنے یہ نور اوتارا ہی یہان فرمایا کہ تجکو اپنا
کلام سب قومون کے لیے دونگا اس لیے کہ اندھون کی آنکھین کھولے یعنے دل کے اندھے اَن
پڑھے جو اندھیرے مین بیٹھے ہین یعنے نور ایمان و علم کا اونکے پاس نہین بتون کو پوجتے ہین اونکو
تو جہالت کے اندھیرے سے نکال کر نور مین لاوے قرآن مجید مین بھی فرمایا کِتٰبٌ اَنْزَلْنٰهُ اِلَيْكَ
لِتُخْرِجَ النَّاسَ مِنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ بِاِذْنِ رَبِّهِمْ یعنے ہمنے تجھپر کتاب اسلیے اوتاری کہ تو لوگون
کو اللہ کے حکم سے اندھیرون مین سے نور کی طرف نکالے اللہ تعالے صاف بشارت دیتا ہی کہ تیرے
نگہبانی یہان تک کرونگا کہ تو ان پڑھون کو ایمان کے نور مین داخل کرے یہ پتا صاف حضرت محمد صلی اللہ
علیہ وسلم کا ہی آپکو اللہ نے عرب کے ان پڑھون مین پیدا کیا اور دشمنون سے بچایا اور یہان تک دنیا
مین زندہ رکھا کہ آپنے تمام عرب مین نور ایمان کا پھیلایا اور حضرت عیسی کے بعد اونکے خادمون نے ان پڑھون

مین دین پھیلایا یہ خبر حضرت عیسی علیہ السلام کی نہین ہوسکتی اگر کہو کہ یہ خیال آتا ہے کہ حضرت عیسی علیہ السلام
نے اللہ کے حکم سے مان کے پیٹ کے اندھی کو اچھا کیا اسکا جواب یہ ہے کہ لفظ اندھون سے یہان جو لوگ
آن پڑھ ہین کیونکہ اسکے بعد اللہ فرماتا ہے کہ جو اندھیرے مین بیٹھے ہین انھین قید سے نکالیگا یہان
تو کسی بادشاہ کے قیدخانہ کا ذکر نہین ہے بلکہ جہالت اور کفر کے اندھیرے اور قیدخانہ کا ذکر ہے پھر
فرمایا کہ جو میری تعریف ہے وہ کھودی ہوئی مورتون کو نہ دونگا اس سے صاف مطلب کھل گیا کہ اندھون
سے مراد بت پرست ہین جو دل کے اندھے ہین پھر سولھوین اور سترھوین آیت مین صاف بت پرستون
کا ذکر کر دیا اور ایک قاعدہ کلیہ یہ بتا دیا کہ جو میرا جلال ہے وہ کسی دوسرے کو نہ دونگا یعنے کسی نبی کو
اور ولی کو اور فرشتے کو اپنا جلال نہ دونگا پہلے سے ان لوگون کو رد کر دیا جو حضرت عیسی کو اور روح القدس کو اور
حضرت مریم کو یا کسی اور نبی یا ولی کو اللہ کا دوسرا ٹھیراتے ہین آیت ۹ اللہ فرماتا ہے پیش خبریان دیکھو آئین
اور مین نئی باتین بتلاتا ہون اس سے پیشتر کہ واقع ہون مین تمسے بیان کرتا ہون خداوند کے لیے ایک
نیا گیت گاؤ آئی محمدی بھائیو جیسا نوی زبور مین فرمایا تھا کہ اللہ کے لیے ایک نیا گیت گاؤ وہی
بات یہان پھر فرمائی زبور کا مطلب صاف کھولدیا پہلے فرمایا کہ مین واقع ہونے سے پیشتر بیان کرتا ہون
پھر فرمایا خداوند کے لیے نیا گیت گاؤ یعنے وہ وقت ابھی نہین آیا آیندہ وقت مین اس خبر کا ظہور
ہوگا آئی ایمان والو یہ پتا صاف قرآن مجید کا ہے اسکو خوب سمجھ لو توراۃ شریف کے پڑھنے کا طریقہ
نہین تھا کہ ذوق شوق بڑھانے کے لیے ہمیشہ تنہائی مین یا مجمع مین پڑھے جاتی ہو توراۃ کی پانچوین
سورۃ کی سترھوین باب کی اٹھارھوین آیت مین ہے کہ بادشاہ کو چاہیے کہ اس شریعت کی ایک نقل
کتاب مین لکھے اور اوسکو اپنی زندگی کی سب دن مین پڑھا کرے تاکہ اللہ سے ڈرنا سیکھے اور اکتیسوین باب
کی نوین آیت مین ہے کہ حضرت موسی علیہ السلام نے حکم فرمایا کہ سات برس کی اخیر مین خیمون کی عید
مین جب سارا اسرائیل حاضر ہوا کرے تو تو اس شریعت کو پڑھکر سارے اسرائیل کو سنایا کر سارے
لوگون کو مردونکو اور عورتون کو اور لڑکون کو اور اپنے مسافر کو جمع کیجیو تاکہ وہ سنین اور اللہ سے ڈرنا
سیکھین اور اس شریعت کی سارے حکمون پر دھیان رکھکر عمل کرین اور تاکہ اونکے لڑکے جنھون نے
یہ باتین نہین جانین سنین دیکھو توراۃ وعظ اور نصیحت کے طور پر سات برس کے بعد سنائی جاتی تھی اور
بادشاہ کو ہمیشہ پڑھنے کا حکم تھا جب حضرت داؤد علیہ السلام کو اللہ نے زبور دی تو زبور باجون کی

ساتھ نہایت ذوق شوق سے گائی جاتے تھے زبور مین اللہ کی تعریفین اور اللہ کے عشق و محبت
کا اور نہایت مزہ کا بیان ہے بہت سے گانے والے مسجد مین موجود تھے رات دن حاضر رہتے
تھے حضرت داود اور حضرت سلیمان علیہما السلام کے وقت مین زبور کے گانے کا بیان تواریخ کی پہلی کتاب
کے چھٹے باب کی تبتیسوین آیت مین اور نوین باب کی تینتیسوین آیت مین اور سولھوین باب کی چالیسوین
آیت مین اور پچیسوین باب کی پہلی آیت سے ساتوین آیت تک اور تواریخ کی دوسری کتاب کے
آٹھوین باب کی چودھوین آیت مین ہی یہ دونون کتابین توراۃ شریف کی جلد مین لگی ہوی ہین اب
جو اللہ وعدہ کرتا ہی کہ اللہ کی لیے نیا گیت گاؤ اسمین صاف یہ اشارہ ہی کہ ایک ایسی کتاب اترے گی جو زبور
کے طرح پر بار بار نہایت ذوق وشوق سے اور خوش آوازی سے پڑھی جاویگی جو کلام خوش آوازی
سے ذوق شوق کے ساتھ بلند آوازسی پڑہا جاوی اوسکو گیت کہتے ہین یہ پتا قرآن مجید کا ہی انجیل کا یہ پتا
نہین ہو سکتا کیونکہ جب اللہ نے حضرت عیسی علیہ السلام کو انجیل دی آپنے لوگون کو انجیل سنا دی اللہ
کے حکم ہو پہنچا دئے پھر حضرت عیسی علیہ السلام کے خادمون نے کہین یہ ذکر نہین کیا کہ حضرت عیسی
علیہ السلام تنہائی مین یا مجمع مین انجیل کی تلاوت کیا کرتے ہون یا اونکی خادم اپنے ذوق شوق بڑہا
سکنے کیلیے انجیل پڑھتے ہون معلوم ہوا کہ انجیل بھی توراۃ کیطرح پر اللہ کے حکمون کے سمجھانے کیلیے ہی
کبھی کبھی سنائی جاتی تھی یعقوب حواری اپنے خط کے پانچوین باب کے تیرہوین آیت مین لکھتے ہین
کہ جو کوئی تم مین غمگین ہو وہ دعا مانگی کوئی خوش حال ہو تو زبور گاوے پولوس افسیون کے خط
کے پانچوین باب کی انیسوین آیت مین لکھتے ہین کہ تم آپسمین زبورین اور گیت اور روحانی غزلین گایا
کرو دیکھو خوشی کے وقت ذوق شوق بڑہانے کے لیے زبور کے گانے کا حکم کیا انجیل پڑھنے کا حکم نہین کیا
یہ جو حضرت اشعیا علیہ السلام کے صحیفے مین ارشاد ہوتا ہی کہ خداوند کیلیے نیا گیت گاؤ یہ پتا صاف قرآن
مجید کا ہی جو توراۃ اور انجیل کی طرح پر لوگون کے سمجھانے کے لیے بھی سنایا جاتا ہی اور زبور کی طرح پر اللہ کی محبت
کا ذوق شوق بڑہانے کے لیے مجمع مین بھی اور تنہائی مین بھی نماز کے اندر بھی اور نماز کے باہر بھی خوش
آوازی سے پڑہا جاتا ہی ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم سب سے بڑھکر خوبصورت اور خوش آواز تھے
آپنے قرآن شریف سمجھانے کے لیے بھی تا زندگی اور نماز کے باہر بھی سب کو سنایا اور خود
کی نماز مین بھی اور نماز سے باہر بھی بار بار اللہ کی محبت کے ذوق مین پڑہا کرتے تھے اور طرفہ

سے آج تک چلا آتا ہی صحیح بخاری مین ہی کہ ابو موسی اشعری جو آپکے خادمون مین بہت خوش آواز تھے آپنے جب اونکا
قرآن پڑھنا سنا تو آپنے فرمایا کہ اسکو داؤد کے لوگون کے مزامیر مین سے یعنی باجون مین سے ایک
باجا دیا گیا ہی یعنے حضرت داؤد علیہ السلام کے یہان کے گانے والے جو زبور کو باجون پر نہایت
خوش آوازی سے گاتے تھے ویسی خوش آوازی ابو موسی اشعری کو بغیر باجون کے اللہ نے دی ہی
اس قرآن مین سب کتابون کی خوبیان اللہ نے جمع کر دین ہین اسکی بعد کی آیت مین فرمایا ہی کہ تم
زمین پر سر تا سر اوسی کی تعریف کرو یہ بتا بہی صاف قرآن مجید کا ہی بار بار اللہ کی تعریفین بہت
کثرت سے زبور مین اور قرآن مین ہین انجیل مین اللہ کے حکمون کا بیان ہی کہ یہ کام کرو یہ کام نکرو توراۃ
شریف مین پیغامبرون کے قصون کا اور اللہ کے حکمون کا بیان ہی قرآن مین اللہ کی تعریفین اور
اللہ کے حکم اور پیغمبرون کے قصے جمع ہین اس جگہ پر دو پتے قرآن کے اللہ نے بتلائے ہین اللہ کی
تعریفون کی کثرت اور بار بار خوش آوازی سے پڑہا جانا سنن ابو داؤد مین ہی کہ ہمارے پیغمبر صلی
اللہ علیہ وسلم فرماتی ہین لَیْسَ مِنَّا مَنْ لَمْ یَتَغَنَّ بِالْقُرْاٰنِ وہ شخص ہمارا نہین ہی یعنے ہماری
راہ پر نہین ہی جو نہ گاوے یعنے خوش آوازی سے نہ پڑہے قرآن کو ابن ابی ملیکہ سے پوچھا کہ جو
شخص خوش آواز نہو وہ کیا کرے فرمایا کہ جہان تک ہو سکے اچھی طرح پڑہے اللہ فرماتا ہی اے
تم جو سمندر پر گذرتے ہو اور تم جو اوس مین بستے ہو ای دریائی ملکو اور اونکے باشندو تم زمین
پر سر تا سر اوسی کی تعریف کرو بیابان اور اوسکی بستیان قیدار کے آباد دیہات اپنی آواز
بلند کرینگے سلع کے بسنے والے گیت گاوینگے پہاڑون کی چوٹیون پر سے للکارینگے وے
خداوند کا جلال ظاہر کرینگے اور دریائی ملکونمین اوسکی ثنا خوانی کرینگے ای محمدی بہائیو
غور کرو پہلے عرب کا پتا دیا کہ ای دریائی ملکو تم ساری زمین مین اللہ ہی کی تعریف کرو اسکا
یہ مطلب کہ عرب لوگ جو دریائی ملک مین رہتے تھے اونکو بشارت ہی کہ تم مین اللہ کا دین
پہیلیگا پھر تم تمام جہان مین اُس دین کو پہیلا دوگے پھر دریائی ملک کا مطلب کہولنے کے لیے فرمایا
کہ بیابان اور اوسکی بستیان یعنے عرب کا بیابان اور اوسکی بستیان مکہ اور مدینہ کا ضلع صحرائے عرب
کہلاتا تہا اسکا پورا بیان کتاب کے سرے پر ہو چکا ہی اور صاف مطلب کہولنے کے لیے فرمایا
قیدار کے آباد دیہات سو قیدار حضرت اسمعیل علیہ السلام کے صاحبزادے ہین جیسا کہ توراۃ

شریف سے ثابت ہی اونکی نسل مین قریشی لوگ ہیں اوس قوم مین جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا ظہور ہوا الخ
محمد بن اسمعیل بخاری نے صحیح بخاری مین آپکا نسب عدنان تک پہونچایا ہی حافظ ابن حجر عسقلانی
نے عدنان سے آگے کے نامون مین تین قول لکھی ہین جنمین عدنان کا نسب قیدار تک پہونچایا
ہی حضرت اسمعیل علیہ السلام کے بیٹے ہین قریشی لوگ مکے مین رہتے تھے اونکے آباد دیہات مکہ اور مدینے
کے پاس کے مقام ہین سلع مدینے شریف مین ایک پہار کا نام ہی اوسکا ذکر حدیث کی کتابون مین
آتا ہی معلوم ہو کہ اگلے زمانہ مین یہ شہر سلع کہلاتا تھا پہلے قیدار کی اولاد کا یعنے مکے والون کا
ذکر کیا کہ وہ اللہ کے کلام مین اور اوسکے ذکر مین آواز بلند کرینگے پھر سلع کے یعنے مدینے کے
بسنیوالون کا ذکر کیا کہ وہ گیت گاوینگے یعنے اللہ کا کلام خوش آوازی سے پڑھینگے اللہ کے
ذکر مین آواز بلند کرنا یہ بھی خاص تیا محمدی شریعت کا ہی اذان مین آواز بلند کرنیکی بڑی تاکید ہی نماز مین
اور نماز ون سے باہر بھی قرآن مجید بلند آواز سے پڑہا جاتا ہی جہان تک آواز پہونچتی ہی شیاطین بھاگتے
ہین حج مین ہزارہا حاجی بلند آواز سے لبیک اللہم لبیک پکارتے ہوے چلے آتے ہین حضرت عیسی
کی شریعت مین حکم تھا کہ کوٹھری مین جاکر دروازہ بند کرکر اللہ سے دعا مانگو متی کی انجیل کا چھٹا
باب دیکھو اس جگہ ٹامس اسکاٹ کی ضد اور ہٹ دیکھنا چاہئے لکھتا ہی کہ یہ بات آیندہ زمانہ مین ظاہر
ہوگی بیابان اور وہان کے ملک اپنی آواز بلند کرینگے جو اندھیرے اور ویران ملک ہین جو ریگستان
عرب کی طرح پڑے ہین یا بن جوتے بوے پہارون کی طرح سے ہین وہان نور پھیلیگا ہاے افسوس پادری
لوگ ان کھلی کھلی خبر و نکا ظہور آنکھون سے دیکھ بہالکر اڑاتے ہین اور آیندہ زمانہ کی خیالی وقت
کی خبر ٹھیراتے ہین یا اللہ انکی دل کی آنکھین کھول دے آمین آب اسبات کی دلیلین سنو کہ
سلع مدینہ پاک کا نام ہی اسکی کچھ دلیلین حضرت ہارون علیہ السلام کے ذکر مین ہوچکی ہین
کچھ یہان لکھی جاتی ہین مولانا سید علی ہمدانی نے وفاء الوفا مین سلع پہار کے ذکر مین لکھا ہی کہ ایک
لونڈی تھی کہ سلع مین پلی ہوی تھی اوسنے یہ گیت گایا ع لعمرک انی لاحب سلعا ٭ لرویتہ و
من اکناف سلع ٭ یعنے قسم تیری جان کی مین سلع سے محبت رکھتی ہون اوسکے دیکھنے کے لیے اور سلع
کے آس پاس سے اوسکی آقا نے کہا کہ اگر تو چاہے تو مین اوسکا ایک ایک پتھر اوٹھا لاؤن وہ
بولی اوسکو مین کیا کرونگی میرا مطلب تو وہان کے رہنے والون سے ہی اس قصے سے معلوم ہوا

[illegible] پہاڑ [illegible] اور اوسکے آس پاس لوگ رہا کرتے تھے وہ پہاڑ آباد تھا پھر سارا شہر کسی وقت مین سلع
[illegible] کیا تعجب ہی پادری شیرنگ نے شہر سلع کا احوال کتاب عمارات المعروف مین یون لکھا ہی کہ یہ
شہر قدیم ادومیون کا بادشاہی شہر اور سعیر پہاڑ کے وادی موسی مین تھا پھر کوہستانی عرب کا بادشاہی
شہر ہوگیا اور حضرت عیسی کے پانسو برس بعد تک آباد تھا پھر کسی کتاب مین اوسکا حال نہین
[illegible] عربی کتاب مین بھی اوسکی آبادی کا کچھ ذکر پایا نہین جاتا ۱۸۱۲ عیسوی مین
ایک مشہور مسافر بروک صاحب نے ملک یہودیہ مین سفر کرتے ہوے وادی موسی کا عجیب
خرابہ شہر اوسکو پا کر دیکھا اور کئی دلیلون سے ثابت کیا کہ کوہستانی عرب کا قدیم پای تخت یہی
تھا اب ہم کہتے ہین کہ اوس مشہور مسافر کی اٹکل مین غلطی پڑی ہی شہر سلع سے تو اللہ تعالے
آبادی کا وعدہ کرتا ہی اور پادری کہتے ہین کہ وہ شہر ویران ہوگیا اور جنگل ہوگیا اور اوسکا
مقام سعیر پہاڑ کے وادی موسی مین ٹھہراتے ہین اور اللہ تعالے سلع کے بسنے والون کو بڑی
بڑی خوشیان سناتا ہی معلوم ہوا کہ سلع یہی مدینہ ہی اور اگر اوس نام کا کوئی اور شہر سعیر پہاڑ
کے پاس تھا اور ویران ہوگیا تو یہان ہرگز اوسکا ذکر نہین پادری لکھتا ہی کہ یہ شہر ادومیون کا
پای تخت تھا اور توراۃ شریف مین ہی کہ جو پہاڑ ادوم کی سرحد سے ملا ہوا ہی اور شہر سلع جو پہاڑ کے
[illegible] جیسا کہ یوسیفس وغیرہ لکھتے ہین تو یہ شہر حضرت موسی علیہ السلام کے وقت مین ادوم
[illegible] تھا ادوم مین داخل نہین تھا پھر سعیر پہاڑ کے پاس کیونکر ہوگا اور حضرت حزقیل
[illegible] سعیر پہاڑ کی اور سارے ادومیہ کی ویرانی کی خبر ہی اور یہان سلع کے بسنے والون کو بڑی
[illegible] ہی معلوم ہوا کہ سلع اصل مین ادومیہ سے باہر تھا پھر کسی زمانہ مین ادومیہ کا پای تخت
ہوا [illegible] اوسکو لیا پادری شیرنگ کتاب مقدس کے لغت مین لکھتا ہی کہ جب فرنگستانی لوگ
[illegible] کو مسلمانون سے چھڑانے کے لیے گئین تھین تب ملک ادوم مین بھی پہونچین بلکہ
[illegible] پہونچین اور اوس نشیب کا جسمین وہ ہی وادی موسی نام رکھا ہی اوس سے بارہ میل کے
فاصلہ پر [illegible] قلعہ بنایا جو اب شبیک کہلاتا ہی اس بیان سے معلوم ہوا کہ فرنگیون کی فوجین
جو [illegible] مسلمانون سے لڑنے کو گئین تھین اونھون نے اوسکا نام وادی موسی رکھا ہی کیونکہ حضرت
موسی علیہ السلام سعیر پہاڑ کے گرد بہت مدت تک رہے ہین اور پادری شیرنگ نے عمارات المعروف

مین لکھا ہی کہ یوسی بیس اور جیروم لکھتے ہین کہ حور پہاڑ سلع کے پاس ہی چنانچہ آجتک وہ پہاڑ وادی موسی
کے پاس ہی اور وہان کی عربون مین جبل الہارون کرکے مشہور ہی ہم کہتے ہین کہ جب فرنگیون نے اپنی اٹکل
سے ٹہرالیا کہ شہر سلع یہی تھا اور یہ بھی معلوم تھا کہ حور پہاڑ سلع کی پاس ہی اور حضرت ہارون علیہ السلام
حور پہاڑ پر دفن ہوے ہین تو جب اس میدان کو شہر سلع کا مقام سمجھا تو یہ بھی ضرور ہوا کہ اوسکی پاس ولے
پہاڑ کو حور پہاڑ سمجھ کر جبل الہارون نام رکھا اور انھین فرنگیون کی باعث سے اوس پہاڑ کو وہانکی
بدو جبل الہارون کہتے ہونگے قاموس مین لکھا ہی کہ سلع ایک پہاڑ مدینہ مین ہی اور ایک پہاڑ قوم ہذیل کا
ہی اور ایک قلعہ ہی وادی موسی مین شوبک کے علاقہ مین دیکھو صاحب قاموس مولانا مجد الدین فیروزابادکی
جو آٹھوین صدی مین تھی اونکے وقت مین وہ مقام وادی موسی مشہور تھا اور وہان کا قلعہ سلع کہلاتا
تھا اور یہ بات فرنگیون کی جہت سے مشہور ہوی تھی پادری مریک کشف الاثار مین لکھتا ہی
کہ حضرت عیسی علیہ السلام سے تین سو برس پہلے قوم نبایوث کے عربون نے سلع کو لے لیا اور وہ شہر سنگستانی
عرب کا بادشاہی شہر ہوگیا عرب کے بادشاہون کی وہان حکومت رہی آی ایمان والو عرب لوگ دو قسم
ہین عدنانی اور قحطانی سو یمن کے لوگ قحطانی ہین اور انصاریون کی اصل یمن سے ہی امام ابراہیم
کردی مدنی نے مسالک الابرار مین لکھتے ہین کہ انصاریون کی اصل اوس اور خزرج ہین اور وہ دونو
ثعلبہ کی اولاد مین ہین اوسکا نسب کہلان تک پہونچتا ہی جو سبا کا بیٹا وہ یشجب کا بیٹا
وہ یعرب کا بیٹا وہ قحطان کا بیٹا واللہ اعلم حافظ ابن حجر عسقلانی فتح الباری مین لکھتے ہین کہ
اکثرون نے یون کہا ہی کہ یہ قحطان وہ ہین جو حضرت ابراہیم علیہ السلام سے پہلے ہین اور
زبیر بن بکار کا قول یہ ہی کہ یہ قحطان وہ ہین جو حضرت اسمعیل علیہ السلام کی نسل مین ہین
اور یہ قحطان بیٹے ہین ہمیسع کے وہ بیٹے تیم کے وہ بیٹے نبت کے وہ بیٹے اسمعیل علیہ السلام
کے اور یہ بات ابوہریرہ کے قول سے ظاہر ہی کہ اونھون نے انصاریون سے فرمایا کہ وہ یعنی
ہاجرہ تمہاری مان ہی اور میری ذہن مین بھی یہی بات پکی ہی کیونکہ اصحابون مین جو مشہور ہین اونکے
بیچ مین اور قحطان کے بیچ مین باپ دادے اوسی کے قریب قریب ہین جتنے باپ دادے اصحابونکے
اور عدنان کے بیچ مین ہین اور ایک دلیل اسپر یہ ہے کہ حسان ابن ثابت کے دادا منذر ابن عمرو
ابن حرام نے یہ شعر کہا ہی جسکا مطلب یہ ہی کہ ہمنے شان و شوکت ورثہ مین پائی ہی جنھون عمرو بن عامر سے

اور حارثہ عطر لیف سے جو باتین چلی آئی ہین نبت ابن مالک کے بیٹے کی آل سے اور نبت بن اسمعیل
سے حافظ ابن حجر کے اس بیان سے معلوم ہوا کہ انصاریون کا نسب جن قحطان تک پہونچتا ہی
یہ وہ قحطان نہین ہین جو عابر کے بیٹے ہین حضرت نوح علیہ السلام کے بعد پانچوین پشت مین بلکہ یہ
قحطان وہ ہین جو نبایوث ابن اسمعیل کے پرپوتے ہین تو نبایوث کی اولاد کی حکومت مدینہ مین
ثابت ہوے پادری فریک کشف الاثار مین سلع کے بیان مین لکھتا ہی کہ حضرت عیسی علیہ السلام
سے نوسو برس پہلے اس شہر کا ایک بادشاہ عبودس تھا اوسنے سکندر کو جو ایک بادشاہ شام کا تہا
شکست دی پہر عبودس کے جانشین اریطس نے انطیوقس بادشاہ شام کو شکست دی اور
ملک شام کے بڑے بڑے شہر لیے حضرت عیسی علیہ السلام کے سو برس بعد تک وہان
عربون کی حکومت رہی پہر رومیون نے سلع کو لیا تفسیر ڈوالی رچرڈ منٹ مین حضرت یوحنا
کی مشاہدات کی تفسیر مین جہان لفظ ابدون کا ہی وہان لکھا ہی کہ مسٹر مید کہتا ہی کہ اسمین اشارہ عبودس
کے نام کا ہی جو خطاب عرب کے اوس حصہ ملک کے بادشاہون کا ہی جہان سے محمد صلی اللہ علیہ وسلم
آئے تھے جسطرح قیصر خطاب ہی روم کے بادشاہون کا اس پادری کے قول سے ثابت ہوا کہ وہ حصہ
ملک عرب کا جہان سے محمد صلی اللہ علیہ وسلم ملک شام کی طرف تشریف لیگئے تھے اس ٹکڑے کے
بادشاہ کا خطاب عبودس ہوتا تھا اور پادری فریک لکھتا ہی کہ عبودس سلع کا بادشاہ تھا
اب خوب ثابت ہوگیا کہ سلع مدینہ کا نام ہی اور پادری شیرنگ نے کتاب عمارات المعروف مین
لکھا ہی کہ یوسیفس نے بار بار اس شہر کا ذکر کرکے اوسکو کوہستانی عرب کا بادشاہی شہر ٹہرایا ہے
اور کوہستانی عرب قیصر تراجن کے وقت مین رومیون کے عمل مین آیا تھا اور اوسکے جانشین آدریان
نے پیٹرا کے یعنی سلع کے باشندون پر بڑا احسان کیا جسکی باعث سے اون لوگون نے سکون مین
اپنے شہر پر اوسکا نام رکھا اون سکون مین سے اب تک بعضے موجود ہین مولانا جلال الدین سیوطی رح تاریخ مصر
مین لکھتے ہین کہ جب حضرت ابراہیم علیہ السلام نے حضرت ہاجر علیہا السلام کو مکے مین بسایا تب
مصر کے ایک بادشاہ نے مصر کے پورب طرف کو ایک نہر کہودی اور وہ نہر کہاری سمندر تک پہونچی
جہان لوگ جہازون پر چڑہتے تھے تو گیہون اور طرح طرح کے غلے اون جہازون پر لدکر جدہ تک آتی
تھے اور وہان سے اونٹون پر لادے جاتے تھے تو اوسنے حجاز کو ایک مدت تک آباد کیا بہت مدت

گذر گئی اور روم کا ایک بادشاہ جسنے مصر میں عمل کر لیا تھا اور اوسکا نام آدریان تھا اوسنے اوس نہر
کو نئے سرے سے کہودا ان دونون کے بیان کے ملانے سے معلوم ہوا کہ آدریان نے جو بڑا احسان ملک
والون سے کیا تھا وہ یہی احسان تھا کہ اوس نہر کو دوبارہ کہودا تاکہ رسد اناج کی مصر سے مدینے اور
مکے تک پہر آوے مولانا لکھتے ہین کہ پہر اوس نہر کو حضرت عمرؓ نے کہودوایا اور وہ نہر دریاے قلزم مین
اگر گرتی تھے اور اوسمین کشتیان جاری ہوتی تھین اونمین اناج مدینے اور مکے تک آتا تھا اوس نہر کا بہت
بڑا بیان ابن عبد الحکم کی کتاب سے لکھا ہی اوسمین یہ بہی ہی کہ وہ نہر دریای نیل سے دریای قلزم تک
تھے اور عمرو ابن عاصؓ نے کہا کہ مجکو معلوم ہی کہ زمانہ اسلام سے پہلے ہمارے پاس جہاز آیا کرتے تھے
اوسمین مصر کے سوداگر ہوتے تھے جب ہمنے مصر کو فتح کیا وہ نہر بند ہو گئی اور سوداگرون نے اوسکو چہوڑ
دیا پہر لکھا ہی کہ حضرت عمرؓ کی وہ نہر یہان تک رہے کہ محمد بن عبد اللہ یعنے حضرت امام حسن علیہ السلام
کے پروتے مدینے شریف کے حاکم ہوئے تب منصور بادشاہ نے مصر مین اپنے نائب کو لکھ بہیجا کہ اس نہر
کو بند کر دے تاکہ اناج کی رسد مصر سے مدینے شریف تک نہ پہونچے اوسوقت سے یہ نہر بند کر دی گئی
اور دریاے قلزم سے ملی ہوی نہ رہی اور جیسے اب ہی ویسی ہو گئی مولانا سید علی مدنی رحمۃ اللہ علیہ نے
وفاء الوفا مین مدینے شریف کے نامون مین سے ایک نام سلقہ لکھا ہی اور لکھا ہی کہ اس نام
کو ابو عبد اللہ محمد بن احمد بن امین اقشہری نے ذکر کیا ہی اون نامون مین جو توراۃ سے
نقل کئے ہین پہر مولانا سید علی لکھتے ہین کہ سلق مین سین اور لام دونون پر زبر ہے اوسکے معنے
ہین صاف میدان مولانا نے جس کتاب مین دیکھا اوسمین سلقہ قاف سے لکھا تھا کیا عجب ہے
کہ یہ لکھنے والے کی غلطی ہو اور یہ لفظ سلعہ عین کے ساتھ ہو واللہ اعلم صحیح مسلم مین ہی کہ جناب
پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجکو اوس شہر مین جانے کا حکم ہوا جو شہرون کو کہا جاتا ہی
اوسکو یثرب کہتے ہین اور وہ مدینہ ہی امام نووے نے مسلم کی شرح مین لکھا ہی کہ اسکا یہ مطلب
کہ اول اسلام کا غلبہ وہان ہوگا پہر سب شہر فتح ہونگے اور شہرونکا مال دولت اور قیدی وہان
آوینگے ہم کہتے ہین اسکے یہ معنے بہی ہو سکتے ہین کہ یہ شہر اگلے بہی سب شہرون کا مال کہاتا تھا
بادشاہی شہر تھا اور اب پہر سب شہرون کا مال کہاوے گا پادری مریک کشف الآثار مین لکھتا ہے
کہ شہر سلع مین ہندوستان اور عربستان کا مال تجارت جمع ہوتا تھا اور شام اور مصر کیطرف

بہیجا جاتا تھا پادری شینزنگ نے کتاب عمارات المعروف مین یون لکھا ہی کہ سلع عبرانی لفظ ہی اور پیٹرا یونانی ہی دونون کے ایک ہی معنی ہین یعنے چٹان یونانی کتابون مین پیٹرا کے نام پر اوس شہر کا پہلا بیان جو پایا جاتا ہی اس مضمون کا ہی کہ انٹیوکس نے وہان کے باشندون کے مقابلہ مین دوبار فوج بہیجی اسٹرابو تاریخ لکہنے والا اگستس بادشاہ روم کے وقت کا حال یون لکھتا ہی کہ وہ شہر اس باعث سے پیٹرا کہلاتا ہی کہ ایک پتھریلے چپٹے وادی مین واقع ہی جسکے چارون طرف بلند چٹانین ہین مگر وہان پانی پینے اور باغچون کے سینچنے کے لیے اچھے چشمے ہین اوس حاطہ کے باہر اکثر زمین دشتی ہے معلوم ہوتا ہی کہ اوندنون پاس کے ملکون کی پائدار چیزین اوس راہ سے روانہ کیجاتی تھین ویسپیسن بادشاہ روم کے وقت مین پلینی جغرافیہ دان نے پیٹرا کا زیادہ صاف بیان کیا ہی کہ وہ دو کوس بہر کے لنبے وادی مین واقع ہی جسکے چارون طرف کرارے دار پہاڑ ہین اوسکے بیچ مین نالہ بہتا ہی اب ہم کہتے ہین کہ اگستس وہ بادشاہ ہی جسکے وقت مین حضرت عیسیٰ پیدا ہوئے اور ویسپیسن آپکی چالیس برس بعد تھا یہ ہی اور نشان جو اوس وقت کے لوگون نے لکھے ہین یہ مدینے کے ہی اور نشان ہین دونون طرف دو پتھریلے میدان ہین جنکا ذکر حدیثون مین جابجا موجود ہے مولانا سید علی وفا الوفا مین لکھتے ہین کہ دونون پتھریلے میدان ایک پورب کی طرف ہی ایک پچہم کے طرف ہی اور مدینہ دونون کے بیچ مین ہی اور ایک اور پتھریلا میدان قبلہ کی طرف ہی اور ایک پتھریلا میدان شام کی طرف ہی لیکن وہ دونون پچہم والے اور پورب والے کے طرف رجوع کرتے ہین کہ یہ دونون اُن دونون سے ملے ہوے ہین وفا الوفا مین مدینہ کے ناموت مین سینتیسوان نام ذات الحرار لکھا ہی یعنے پتھریلے میدانون والا کیونکہ وہان پتھریلے میدانون کی کثرت ہی اور خنافر حمیری جو کاہن تھا اوسنے اپنے جن کی زبانی دین اسلام کی تعریف سنے تب پوچھا کہ اوس دین کو کہان ڈھونڈون اوسنے کہا ذات الاحرین مین یعنے پتھریلے میدانون والے شہر مین اور کنوون اور نہرون کا ذکر بھی حدیثون مین موجود ہی امد وفا الوفا مین ہی کہ بطحان کا نالہ ابن شبہ نے کہا ہی کہ وہ مدینے کے گھرون کے بیچ مین ہی اور مدینے کے نزدیک کہاری زمین ہے جسکا ذکر صحیح مسلم مین دجال کے ذکر مین آیا ہی کہ وہ کہاری زمین جو مدینے کے پاس ہین اونمین سے ایک تک وہ پہونچیگا مدینے کے پہاڑ اُحد اور سلع اور عیر اور

اور ثور ہین وفاء الوفا مین ہی کہ عیر پہاڑ مدینہ شریف کے قبلہ کی طرف ذو الحلیفہ کے قریب ہی اور مجد نے
عیر کے بیان مین نصر سے نقل کیا ہی کہ عیر ایک پہاڑ ہی اور کہا جاتا ہی کہ وہ ٹیلا ہی جو شعب الحور کرکے مشہور ہی
اور ثور ایک پہاڑ اُحد کے پاس ہی منیطان قوم قریظہ کے پورب طرف ایک پہاڑ ہی اور شوزان ایک پہاڑ
ہی او سکے پاس شوزان کا پتھریلا میدان کہلاتا ہی اور لحیا جمل دو پہاڑ ہین مدینہ مین اور قدوم ایک پہاڑ
ہی جہان اُحد مین شہیدون کی قبرین ہین ایک جگہ لکھا ہی کہ شوزان کے سامنے ایک اور پہاڑ ہی اور
بڑے بڑے اونچے پہاڑ ہین جہان کچھ اوگتا نہین جکیون کے اور عمارت کے لیے لوگ اوسمین سے مدینہ
کی طرف کاٹ کاٹ لیجاتے ہین ایک جگہ لکھا ہی کہ دو چھوٹے پہاڑ ہین بطحان کی پچھم طرف ادھار ی ایک پہاڑ
ہی مدینہ کے قبلہ کی طرف اور وفاء الوفا مین جہان یہ قصہ لکھا ہی کہ جب ملک یمن مین تباہی کا وقت آیا
وہان کے لوگ شہرون شہرون تتر بتر ہوگئی وہان لکھا ہی کہ رزین نے لکھا ہی کہ جب وہ لوگ چلنے لگے
عمرو بن عامر کاہن نے کہا کہ جو شخص یہ چیز چاہتا ہو وہ عمان کے محل مین جاوے پھر زمین ہمدان کا اور
شراة کا اور بطن عر کا ذکر ہی پھر یہ ہی کہ جو کوئی ایسی زمین چاہتا ہو جو کیچڑ مین مضبوط ہو تو اوس پتھریلے
میدان مین جاوے جہان چھوہارے کے درخت ہین تب اوس اور خزرج مدینہ مین رہے اور جو کوئی
تم مین سے شراب اور خمیر اور دیبا اور حریر چاہتا ہو وہ بصرے اور مدیر مین جاوی دیکھو بادری
شیزنگ نے لکھا ہی کہ بصرے تقلہ اور سلع کے درمیان مین ہی اور یہان مدینہ اور بصری کے بیچ
مین سلع کا ذکر نہین کیا معلوم ہوا کہ سلع نام مدینہ کا ہی اللہ فرماتا ہی خداوند ایک بہادر کی مانند
نکلیگا وہ جنگی مرد کی مانند اپنی غیرت کو اوسکائیگا وہ چلائیگا ہان وہ جنگ کے لیے بلائیگا وہ اپنے دشمنون پر
بہادری کریگا بعد اسکے فرماتا ہی مین پہاڑون اور ٹیلون کو ویران کردونگا اور اونکے سبزہ زارون
کو خشک کردونگا اور اونکی ندیان بسنے کے لائق زمین بناونگا اور تالاون کو سکھا دونگا اور
اندھون کو اوس راہ سے جسے وے نہین جانتے لیجاؤنگا مین اونہین اون رستون پر جن سے وی
آگاہ نہین لیچلونگا مین اونکے آگے تاریکی کو روشنی اور اونچی نیچی جگہون کو میدان کردونگا
مین اون سے یہ سلوک کرونگا اور اونہین نچھوڑونگا تب وی پیچھے ہٹینگے اور نہایت پشیمان
ہونگی جو کھودی مورتون کا بھروسا رکھتے ہین اور ڈھالے ہوی بتون کو کہتے ہین تم ہمارے خدا ہو
ای محمدی بھائیو دیکھو پہلے صاف صاف جہاد کی خبر سنائی پھر فرمایا کہ پہاڑون اور سبزہ زارونکو ویران

یعنے بت پرستون پر ہر طرح کی تباہی آوے گی اسکا مطلب یہ بھی ہو سکتا ہی کہ بتون مین گھس گھس کر جو شیاطین
کرشمے دکھاتے تھے اونھین مٹا دونگا بت شیاطین جہاد محمدی مین محمدی ہنون کے ہاتھون قتل
ہوئے اور بیت محمدی ہو گئی بت خالی ہو گئے اونکے پوجنے والے شرمندہ ہوئی جن دبشر دونون مین
محمدی دین پھیلا اور آجتک پھیلا ہوا ہی آب اسباب کی اٹھارین آیت مین دیکھو اللہ تعالے
سبت بڑا پتا اپنے ان پڑھ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا بتلاتا ہی اور یون فرماتا ہی سنو ای بہرو اور
تاکو ای اندھو تاکہ دیکھو اندھا کون ہی مگر میرا بندہ اور کون ایسا بہرا ہی جیسا میرا رسول جسے
مین بھیجونگا اندھا کون ہی جیسا وہ جو کامل ہی اور اندھا کون ہی اللہ کے بندے کے مانند ای محمدی بھائیو
اور سب جگہ اللہ نے ان پڑھون کو اندھا کہا ہی اب بھی ان پڑھ لوگ بولتے ہین کہ ہم اندھے ہین سو
اسجگہ اللہ تعالے یہ وعدہ کرتا ہی کہ جس پیغمبر کو مین ان پڑھون مین بھیجونگا وہ سب سے زیادہ
ان پڑھ ہوگا پھر مین اوسکو سب کچھ پڑھا دونگا امام محیی السنتہ بغوی نے تفسیر معالم التنزیل
مین حضرت اشعیا علیہ السلام کی کتاب کا خلاصہ لکھا ہی اوسمین یہ لفظ ہی اعمی امن العمیان یعنے
وہ پیغمبر برحق اندھون مین کا یعنی ان پڑھون مین کا اندھا یعنی ان پڑھا ہوگا پھر اللہ اوسکو اپنا
کلام سکھا دیگا بعضے ان پڑھ ایسے ہوتی ہین جو پڑھون کی باتین سن سن کر کتابون کی باتین یاد
کر لیتے ہین سو اللہ فرماتا ہی کہ ایسا کون بہرا ہی جیسا میرا رسول جسے مین بھیجونگا یعنے اوسنے
کتابون کی باتین بھی کسی سے نہین سُنی ہونگی اور کتابون کو دیکھا بھی نہوگا پھر فرمایا کہ اندھا
یعنے ان پڑھا کون ہی اوس مشولام کی مانند مشولام کے معنے ہین کامل یعنے وہ ہر کمال کی بات
مین پورا کامل ہی سب خوبیان اوسمین پوری پوری موجود ہین پھر صاف فرمایا کہ اللہ کے بندے کی
مانند اندھا یعنے ان پڑھا کون ہی اسمین یہ اشارہ ہی کہ وہی بندہ جسکا ذکر اوپر ہو چکا جسکو فرمایا
کہ میرا بندہ اوسی بندہ کا بیان بھی ذکر ہی اللہ اور ان پڑھون سے فرماتا ہی کہ وہ تم سب سے زیادہ
ان پڑھ ہوگا سو بیشک مکہ کے لوگ اگرچہ اللہ کی کوئی کتاب اونکی پاس نہین تھی مگر ان مین بہت
لوگ حرف شناس تھے لکھنا پڑھنا جانتے تھے مگر جناب سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی
لکھنا پڑھنا نہین سیکھا اور لوگ یمن اور شام کی طرف سفر کیا کرتے تھے بہت باتین اونھون نے
سنین تھین حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے قرآن کے اوترنے سے پہلے فقط دو بار سفر کیا ایک بار

بارہ برس کی عمر مین اپنے چچا ابوطالب کے ساتھ دوبارہ پچیس ۲۵ برس کی عمر مین حضرت خدیجہ رض
کے غلام میسرہ کے ساتھ دونون بار شہر بصرے تک جا کر پلٹ آئے کبھی علم والون کی صحبت
نہین پائی اور کتابون کی باتین نہین سنی اللہ کے سوا آپکا کوئی سکھانے والا اور پڑھانیوالا
نہین تھا طامس اسکاٹ نے دیکھا کہ حضرت عیسٰی علیہ السلام ان پر ہو نہین تھے یہ بشارت اونکی
نہین ہوسکتی یہ سوچ کر اس مطلب کو بہت دور تک پھیر دیا اور یون لکھدیا کہ اللہ تعالےٰ یہودیکو
الزام دیتا ہی کہ پادری اور وعظ کہنے والے جو اللہ کے قاصد تھے وہ بت پرستون سے بھی زیادہ
اندھے ہو گئے او حضرت عیسٰی علیہ السلام پر ایمان نہ لائے ہائے افسوس پادریکو یہ نہ سوجھا
کہ بت سے وعظ کہنے والون کا لفظ یہان نہین ہی یہان تو ایک بندہ کا صاف ذکر ہی کہ میرا
بندہ اور میرا رسول جسے مین بھیجون گا صاف صاف قیدین لگا دین کہ اوسکو مین بھیجون گا
یعنے وہ کسی پیغمبر کا بھیجا ہوا نہین جس طرح حضرت عیسٰی علیہ السلام نے اپنے رفیقون کو انجیل
سُنانے کے لیے بھیجا تھا اللہ فرماتا ہی اوسکو مین بھیجون گا یعنے وہ اللہ کا بھیجا ہوا پیغمبر ہی اور پھر
اوسکی تعریف مین مشولام کا لفظ فرمایا اور مشولام کے معنے مین پادریون نے پہلے کامل کا لفظ
لکھا ہی اور پھر اوسکو اللہ کا بندہ کہا اسکا صاف مطلب یہ ہی کہ وہ مقبول بندہ ہی اور یون تو
سبھی اللہ کے بندے ہین اتنی تعریفون سے پادری نے آنکھین بند کرلین اور اللہ کے
اس کلام کا مطلب اُلٹ دیا اے ایمان والو دیکھو آگے بڑھ کر بیسوین ۲۰ آیت مین اللہ تعالےٰ
اپنی مشکل لفظون کا مطلب آپ بتلاتا ہی اور یون فرماتا ہی تو نے بہت چیزین دیکھین ہین پر
اونپر لحاظ نہین رکھا اور کان کھلے ہین پر کچھ نہین سُنا سبحان اللہ اپنے کلام کا مطلب صاف
کھولدیا کہ اندھے اور بہرے کا یہ مطلب ہی کہ وہ رسول جسکو مین بھیجون گا اوسنے بہت چیزین دیکھین
ہین مگر اوس طرف دھیان نہین کیا اور کان کھلے ہین مگر کچھ نہین سُنا یعنے کتابین نہین سُنین اور
کتابین نہین دیکھین ملا محمد رضا طہرانی رح اقامت الشہودین لکھتے ہین کہ دیکھو اٹھارہ ۱۸ دین آیت مین
آخری پیغمبر کی ایک اور نشانی اللہ نے بتلائی اور پھر بیسوین ۲۰ آیت مین اندھے ہونے اور بہرے
ہونیکا مطلب صاف کھولدیا اللہ فرماتا ہی خداوند اوسکی صداقت کے سبب راضی ہوا وہ توریت کو
بزرگی دیگا اور اوسے عزت بخشیگا اور دوسرے ترجمہ مین یون ہی کہ بہت بڑی شریعت دیگا اے ایمان والو

عبرانی مین واو اور عربی مین حرف ہی کا اس لیے آتا ہی کہ جسکا ذکر اوپر ہوتا ہی اوسکی طرف اشارہ ہوتا ہی
ہندی بولی مین کہین یون معنی ہوتے ہین کہ اوسکا کہین یون معنے ہوتے ہین کہ اپنا اس جگہ طامس اسکاٹ
نے دونون طرح معنے لکھین ہین ایک یہ معنے کہ اللہ اپنی صداقت کے سبب راضی ہوا دوسرے یہ معنے
کہ اللہ اوسکی صداقت کے سبب راضی ہوا پھر لکھتا ہی کہ یہی معنے ٹھیک ہین اور مطلب یہ ہی کہ اللہ تعالے
حضرت عیسے علیہ السلام کی سچائی سے بہت راضی ہوا وہ شریعت کو پھیلائیگا اور اوسے عزت دیگا ہم
کہتے ہین بیشک معنے تو یہی ہین کہ اللہ اوسکی صداقت کے سبب راضی ہوا مگر یہ صاف اشارہ اوس
ان پڑھ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کیطرف ہی جسکا ذکر اوپر کی آیت مین ہے اور مطلب یہ ہی کہ اگرچہ وہ سب
ان پڑھون سے بڑھکر ان پڑھ ہوگا مگر پہلے سے سچائی کی راہ چلیگا اللہ اوسکی سچائی سے نہایت
خوش ہوکر بہت بڑے توراۃ یعنے قرآن جو سب کتابون کا خلاصہ ہی اوسکو عنایت کریگا دیکھو جناب
محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی سچائی دیکھو آپ لڑکپن سے ہمیشہ بتون سے بیزار رہے اور اللہ کی یاد
مین ڈوبی رہے اور آپس کے معاملون مین آپکی سچائی اور امانت داری سارے شہر مین مشہور
تھی حدیثون مین جابجا اسکا ذکر ہی اب سنو کہ آپکی ان پڑھ ہونیکا بیان اللہ نے قرآن مجید مین بھی
صاف صاف فرمادیا ہی اللہ تعالے سورہ عنکبوت مین فرماتا ہی وَمَا كُنْتَ تَتْلُوا مِنْ قَبْلِهٖ مِنْ
كِتٰبٍ وَّلَا تَخُطُّهٗ بِيَمِيْنِكَ اِذًا لَّارْتَابَ الْمُبْطِلُوْنَ ۝ یعنے اے محمد تو نہین پڑھتا تھا اس سے
پہلے کوئی کتاب اور نہین لکھتا تھا اوسکو اپنے دہنے ہاتھ سے تب البتہ شک لاتے یہ جھوٹے لوگ یعنے
اگر تو پڑھا لکھا ہوتا تو منکرون کو شبہہ کی جگہ ہوتی وہ کہتے کہ کتابون کی باتین اکھٹے کر لین ہین پھر وہ
اور معجزے مانگتی تونے تو کبھی اور کتاب پڑھی نہ لکھی تجکو توراۃ اور زبور اور انجیل کی باتین اللہ
کے سوا کسنے بتلائین بَلْ هُوَ اٰيٰتٌۢ بَيِّنٰتٌ فِيْ صُدُوْرِ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ ؕ وَمَا يَجْحَدُ بِاٰيٰتِنَاۤ
اِلَّا الظّٰلِمُوْنَ ۝ بلکہ یہ قرآن نشانیان ہین کہلی ہوئی اون لوگون کے سینہ مین جنکو دی گئی سمجھ اور
نہین منکر ہوتے ہماری نشانیون سے مگر بے انصاف لوگ یعنے اس قرآن کی ایک ایک آیت ایک ایک
نشانی ہی یہ بڑی بڑی نشانیان علم والون کے دلون پر نقش ہین وہ اوسکو یاد کرتے ہین اور اوسکی
نشانیان دیکھتے ہین کہ ان پڑھ نبی کی زبانی اللہ نے کیا کیا بھید بتلائے ہین سورہ یوسف مین اللہ
فرماتا ہی وَاِنْ كُنْتَ مِنْ قَبْلِهٖ لَمِنَ الْغٰفِلِيْنَ یعنے اے محمد اس سے پہلے یعنے قرآن کے اوترنے سے پہلے

تو غافلون مین سے تھا یعنے کتابون سے غافل تھا آئو ایمان والو قرآن پاک کو دیکھو توراۃ اور
زبور اور انجیل کی جدا جدا باتین اسمین لکھے ہین جو جو باتین ان کتابون مین مشکل لفظون مین تھین اُن
باتون کو آسان لفظون مین فرمادیا ہو ساری کتابون کا مطلب کھولدیا ہو حضرت عیسے علیہ السلام ان
پڑھون مین نہین پیدا ہوے اسرائیلیون کے ملک مین پیدا ہوی جہان توراۃ اور زبور اور سب کتابونکا
چرچا تھا حضرت زکریا اور حضرت یحیی یروشالم مین موجود تھے لوقا کی انجیل کے چوتھے باب مین لکھا ہے
کہ حضرت عیسی علیہ السلام ناصرہ مین آے جہان آپنے پرورش پای تھی اور اپنی دستور کے موافق ہفتے
کے دن عبادتخانہ مین گئے اور تلاوت کو کھڑے ہوے اور اشعیا نبی کی کتاب اونکو دی گئی اور
کتاب کھولکر وہ مقام پایا آگے آپ کے پڑھنے کا اور لوگون کے خوش ہونے کا ذکر ہو یہان سے
ثابت ہوا کہ حضرت عیسے علیہ السلام حرف شناس تھے ہر ہفتے کے دن کتاب دیکھکر لوگون کو سنایا
کرتے تھے اور یوحنا کی انجیل کے ساتوین باب مین جو لکھا ہو کہ یہودی لوگ تعجب سے بولے کہ اس مرد
کو بن پڑھے کیونکر کتابون کا علم ہو وہان یہ مطلب ہو کہ حضرت عیسے علیہ السلام نے کسی اوستاد سے
علم نہین سیکھا تھا مگر کتابون کو پڑھتے تھے ایسے ان پڑھ نہ تھے کہ حرف شناس نہون اور یہ تو ظاہر
ہو کہ علم والون مین پیدا ہوے علم والون کی صحبتین پائین اونکی بہت باتین سنین یہ پتا جو حضرت
اشعیا علیہ السلام کی کتاب مین ہو یہ اونکا پتا کسی طرح نہین ہوسکتا اللہ تعالے فرماتا ہو اور یہ ایک
گروہ ہو جو لوٹی گئی اور غارت کی گئی یہ سب کے سب زندانون مین بندھے ہوے اور قیدخانون
مین چھپای ہوے ہین وہ شکار ہوے اور کوئی نہین بچاتا وے لوٹے گئے اور کوئی نہین کہتا پھر دو
کون ہو تمہارے درمیان جو اسپر کان دھرے کون جی لگاوے اور آیندے مین سنا کرے کسنے یعقوب
کو حوالے کیا کہ لوٹے جاوین اور اسرائیل کو کہ لوٹنی والون کے ہاتھون پڑین کیا خدا اوتنے نہین
جسکے برخلاف ہوکر اونھون نے گناہ کیا کیونکہ اونھون نے نچاہا کہ اوسکی راہون پر چلین اور وے
اوسکی شریعت کے شنوا نہین ہوے اسلیے اوسنے اپنے قہر کا شعلہ اور جنگ کا غضب اوسپر ڈالا کہ اوسے
گھیرا گرد آگ لگی پر وہ اوسے دریافت نہین کرتا وہ اوس سے جل جاتا پر وہ خاطر مین نہین لاتا ای
ہمدمی بھائیو اللہ تعالے یہودیون کی خبر دیتا ہو کہ جو اوسوقت مین ایمان نہین لائینگے اون سے
جہاد ہوگا اور قید کی جاینگے اون کا مال لوٹا جائیگا یعقوب کو یعنے یعقوب کی اولاد کو اللہ نے

لوٹنے والون کے ہاتھ مین دے دیا کیونکہ اونھون نے اللہ کی شریعت کو نہ مانا اور اونکے دل ایسے سخت
ہین کہ اللہ کے غضب اور قہر کی آگ مین جلتے ہین تب بھی توبہ نہین کرتے جل جانا قبول کرتے ہین مگر حکم نہین
مانتے ملا محمد رضا طہرانی رح لکھتے ہین کہ یہ سب احوال اُن یہودیون کا ہی جو ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم
کے وقت مین تھے قوم قریظہ وغیرہ یشعیا لیسوان باب سو اب خداوند جسنے ای یعقوب تجھکو پیدا
کیا اور جسنے ای اسرائیل تجھکو بنایا یون کہتا ہی مت ڈر کہ مین نے تجھے رہائی دی مین نے تیرا نام لیکے
تجھے بلایا تو میرا ہی جب تو پانیون مین گذر کریگا تو مین تیرے ساتھ ہون کا اور جب تو ندیون مین ہو کے
جائیگا تو وے تجھے نہ ڈوبائین گی جب تو آگ کے درمیان چلیگا تو تجھے آنچ نہ لگی گی اور شعلہ تجھے
نہ جلاویگا کہ مین خداوند تیرا خدا ہون اسرائیل کا قدوس تیرا بچانے والا مین ہون طامس اسکاٹ
لکھتا ہی کہ اللہ تعالے وعدہ کرتا ہی کہ وہ ابھی اور مہربانیان اسرائیلیون کو دکھلاویگا گویا وہ آگ اور پانی
مین بنحطر چلین گے اسکے موافق یہ قوم قائم رکھی گئے بابل والون کے حملہ مین اور قید مین اور پیچھے قہر اللہ
کی گئے اور وہ بربادیان بھی جو رومیون کے ہاتھ سے ہوئین اون مین بھی اونکو بالکل برباد نہین کیا اگرچہ
اونپر قتل برابر جاری رہا گویا وہ گذرے درمیان سمندرون اور شعلون کے اس سے یہ مطلب نکلتا ہی
کہ سچے ایمان والے تمام آزمایشون مین قائم رہینگے اور اونکو اللہ بالکل کبھی نہین چھوڑیگا اسکی
یاد رہے جو اسرائیلی حضرت عیسی علیہ السلام پر ایمان لائے وہ تو ہمیشہ ظالمون کے ظلم مین پھنسے رہے
اس خبر کا ظہور صاف محمدی وقت مین ہوا جو اسرائیلی لوگ محمدی ہوئے وہ سب محمدیون مین مل کر
بت پرستون پر اور بی ایمان یہودیون پر اور جھوٹے عیسایون پر ہر جگہ غالب رہے اللہ فرماتا ہی
مین نے تیرے فدیہ مین مصر کو اور تیرے بدلے کوش اور سبا کو دیا از بسکہ تو میری نگاہ مین بیش قیمت
تھا تو نے عزت پائی اور اس لیے کہ مین نے تجھے پیار کیا مین نے تیرے بدلے لوگ اور تیری جانکے
عوض مین گروہین دین طامس اسکاٹ لکھتا ہی کہ اللہ تعالے نے مصریون کو ویران کیا تا کہ اسرائیلی
رہائی پاوین تو اللہ نے مصریون کو اونکے فدیہ مین دیا اور سنحاریب نے پہلے مصریون سے اور
کوشیون سے یعنے حبشیون سے لڑائیان لڑین پھر اللہ نے اوسکے ہاتھ سے یروشالم کو بچایا اور
جب یہ قومین خسرو بادشاہ سے شکست کہا گئین تو گویا وہ فدیہ مین دی گئے اسرائیلیون کی
رہائی کیواسطے اللہ فرماتا ہی تو مت ڈر کہ مین تیرے ساتھ ہون مین تیری نسل کو پورب سے

لے آونگا اور پچھم سے تجھے فراہم کرونگا مین اوتر سے کہونگا کہ دے ڈال اور دکھن سے کہ مت رکھ چھوڑ میرے بیٹون کو دور سے اور میری بیٹیونکو زمین کی انتہا سے لاؤ ہر ایک کو جو میرے نام سے کہلاتا ہی جسے مین نے اپنے جلال کے لیے پیدا کیا جسے مین نے بنایا ہان جسے مین نے طیار کیا ملا مس اسکاٹ لکھتا ہی کہ بابل والون نے یہودیون کو جدا جدا ملکون مین پھیلادیا تھا وہ رفتہ رفتہ اپنی قید سے جمع کئے گئے تھے یروشالم مین مگر یہ معلوم نہین ہوتا کہ بہت سے اون مین سے لائے گئے تھے پچھم سے یا دکھن سے یا یہ کہ وہ پاکی مین نئے پیدا کئے گئے تھے اور اللہ کی بندگی کے لیے طیار کئے گئے تھے مگر معلوم ہوتا ہی کہ یہان اسباط کی پیش خبری ہی کہ حضرت عیسے علیہ السلام کے وسیلہ سے آیندہ زمانہ مین دنیا کی کنارون مین سے جدا جدا یہودی عیسائی دین مین آوینگے ایمان والو پادری جانتا ہی کہ حضرت عیسی علیہ السلام کے چالیس برس بعد وہ یہودی جو آپ پر ایمان نہین لائے تھے یروشلم سے نکالدیئے گئے اور سب ہر ملک مین تتربتر ہوگئے بعد اسکے یہودیون مین بہت کم لوگ عیسائی ہوتے تھے اس لیئے پادری آیندہ زمانہ کی راہ دیکھتا ہی اور یہ نہین دیکھتا کہ جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا دین ہر ہر ملک مین پھیلا ہی ہر زمانہ مین جابجا یہودی لوگ دین محمدی مین داخل ہوتے جاتے ہین باقی امام مہدی علیہ السلام کے وقت مین محمدی ہوجاوینگے اللہ فرماتا ہی اون اندھی لوگون کو جو انکھین رکھتے ہین اور اون بہرونکو جنکے کان ہین باہر لاکر حاضر کر ساری قومین فراہم کی جاوین اور ساری لوگ جمع ہووین اونکی درمیان کون ہے جو اوسے بیان کرے یا ہمکو اگلی پیش خبریان بتا دے وے اپنے گواہون کو لادین تاکہ وے سچے ثابت ہووین اور لوگ سنین اور کہین کہ یہ سچ ہی تم میرے گواہ ہو خداوند فرماتا ہی اور میرا بندہ بھی جسے مین نے برگزیدہ کیا تاکہ تم جانو اور مجھپر ایمان لاؤ اور سمجھو کہ مین وہی ہون مجھسے آگے کوئی خدا نہ بنا اور میرے بعد بھی کوئی نہ ہوگا مین مین ہی یہوواہ یعنے اللہ ہون اور میرے سوا کوئی بچانے والا نہین مین نے بیان کیا اور مین نے بچایا اور مین ہی نے ظاہر کیا جس وقت کہ تم مین کوئی اجنبی معبود نہ تھا سو تم میرے گواہ ہو خداوند فرماتا ہے کہ مین ہی خدا ہون ابتدا سے مین ہی ہون اور کوئی نہین کہ میرے ہاتھ سے چھڑا سکے مین کام کرونگا اور کون ہے جو اوسکو روکے ملا مس اسکاٹ لکھتا ہی کہ اللہ تعالے تمام بت پرستون اور بے ایمان یہودیون کو فرماتا ہی کہ وہ اپنے کانون اور آنکھون کو اپنی جگہ پر کام مین نہین لاتے سمجھا اونکو نہ تھا ہے و

فرماتا ہی کہ تمام بت اور انکے پوجنے والے اکٹھے ہوجاوین واپنے گواہ لاوین کہ ان مین کون ہی جو اللہ
کی طرح پہلے سے خبرین دے سکتا ہی اگر اونمین ایسا کوئی نہین کرسکتا تو وہ اللہ کا کلام سنین اور کہین
کہ اللہ ہی فقط لائق پوجنے کی ہی اسرائیلی لوگ اللہ کے گواہ تھے اور اسی طرح سے اوسکا نبی اور بعضے خیال
کرتے ہین کہ حضرت عیسے علیہ السلام جنھون نے آیندہ باتون کی خبر دی ہی اور محمدی بہائیو دیکھو اللہ
آخری زمانہ کی خبرین دیکر اسرائیلیون سے فرماتا ہی کہ تم میرے گواہ ہو کہ یہ خبرین مین نے دی
ہین اور کسی نے نہین دین ہین جب ان خبرون کا ظہور ہو تم بت پوجنے والون کو یون قائل
کیجیو کہ تمھارے بتون مین بھی کوئی ایسا ہی جو پہلے سے خبرین سناوے یا اگلی ایسی خبرین دیکھا
ہو اور اب اوسکا ظہور دکھاوے فرمایا کہ تم میرے گواہ ہو کہ تم مین نبی اور خدا میرے ساتھ
نہین ہی اور میرا بندہ جسے مین نے برگزیدہ کیا وہ میرا گواہ ہی یہ اشارہ اوسی بندہ کی طرف
ہی جسکے حق مین بیالیسوین باب کے سرے پر فرمایا ہی کہ میرا بندہ میرا برگزیدہ یعنے جسکو مین نے
سب بندون مین سے چن لیا یعنے وہی ان پڑھ نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم وہ بھی میرے اکیلے
ہونیکی گواہی دیگا اور تم بھی گواہی دیجیو کہ اللہ اکیلا ہی اوس اکیلے نے خبرین دین تھین مین تمکو
تمھارے دشمنون سے بچاؤنگا کوئی اور بچانے والا نہین اور تمھارے دشمنون کو غارت کرونگا
اونکو کوئی میرے ہاتھ سے چھڑا نہ سکیگا اتنے بڑی پیش خبری کا ظہور جب دیکھوگی تب صاف گواہی دیجیو
کہ اوس اکیلے نے یہ خبر دی تھی یہ اسلیے جتا رکھا کہ اللہ جانتا تھا کہ اوسوقت مین جھوٹے عیسائی کہین
لگے کہ تین خدا ہین اسلیے بار بار فرمایا کہ مین اکیلا ہون میرا دوسرا نہین تم خوب سمجھے رہیو کہ جسوقت
اللہ نے یہ خبرین دین تھین تب کوئی دوسرا خدا اوسکے ساتھ نہ تھا تو اب دوسرا اور تیسرا خدا کہان سے
آیا قرآن مجید مین اللہ فرماتا ہی وَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنْ كَتَمَ شَهَادَةً عِنْدَهُ مِنَ اللَّهِ اور کون زیادہ
بے انصاف ہی اوس سے جس نے چھپائی گواہی جو اسکے پاس ہے اللہ کی طرف سے یعنی بیایمان یہودیون
نے ان گواہیون کو چھپایا وہ بڑے بے انصاف ہین جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے حق مین فرمایا یَا
أَيُّهَا النَّبِيُّ إِنَّا أَرْسَلْنَاكَ شَاهِدًا ای نبی ہم نے تجکو بھیجا گواہ کرکے ارشاد ہوتا ہی خداوند
تمھارا نجات دینے والا اسرائیل کا قدوس یون فرماتا ہے کہ تمھاری خاطر سے مین نے بابل کو بھیجا ہی
اور سارے بھاگنے والون کو تلی اوتارا اور کسدیون کو بھی جو اپنی خوشی کے جہازون پر ہین ظاہر کیا ہی

لکھتا ہی کہ یہان بابل کی قید سے چھوٹنے کی پیش خبری ہی لیکن لفظین اسجگہ بہت قوی ہین جینے بڑے بڑے معاملون کی خبر ہو سکتی ہی اللہ تعالی نے مادی اور فارس والون کو بابل کے لینے کے لیے بہیجا اور ہکی امیرون کو ذلت دینے کے لیے بابل جہاز رانی کی جگہ پر تھا یہانتک کہ نہر فرات جان بوجھہ کر بند کردی گئی تھی جب خسرو نے اوس شہر کو لیے لیا تھا ارشاد ہوتا ہی مین خداوند تمہارا قدوس ہون اسرائیل کا خالق تمہارا بادشاہ ہون خداوند یون فرماتا ہی وہ جینے دریا مین رستا اور بڑے پانیون مین گذرگاہ بنای جینے گاڑیان اور گھوڑے اور لشکر اور بہادرون کو نکالا ہی یون فرماتا ہی وہ سب کے سب گرگئے وہ نہ اوٹھین گے وے بجھ گئی ہان وے بتی کی طرح بجھ گئی آدم محمدی بہائیہ پادری اسفین لفظون کو کہتا ہی کہ بہت قوی ہین بابل کو جو خسرو نے فتح کیا اوسی بڑھ کر کسی بڑے معاملے کے خبر ہے اللہ فرماتا ہی تم اگلی چیزون کو یاد نکرو اور قدیم باتون کو سوچتی نرہو دیکھو مین ایک نئے چیز پیدا کرونگا اب وہ نمود ہوگی کیا تم اوسکو نہ پہچانوگے ہان مین بیابان مین ایک راہ اور جنگل مین ندیان بناؤنگا جنگل کے جانور گیدڑ اور شتر مرغ میری تعظیم کرینگے کہ مین بیابان مین پانی اور جنگل مین ندیان موجود کرونگا کہ وے میرے لوگون کو میرے برگزیدون کو پینے کو دین ہوے بندون کو پانی دیوین مین نے ان لوگون کو اپنے لیے بنایا وہ میری تعریف کرین گے طامس اسکاٹ لکھتا ہی کہ اس جگہ اس بات کے نشان وے گئے ہین کہ حضرت عیسے علیہ السلام کی باعث سے بت پرست لوگ ایمان لاوینگے اللہ تعالے ایسی عجیب مدد پانی کی دیگا کہ جنگلی جانور جو ریگستانی ملک مین رہتے ہین اللہ کا شکر کرینگے آدم محمدی بہائیو اور پر سب ظالمون کے غارت ہونے کی خبر دیکر بت پرستون کے ایمان لانیکی خبر دی یہ دونون باتین محمدی وقت مین ہوئین یہ خبر بیشک اوسی وقت کی ہی اور بیابان ان کتابون کی بولی مین عرب کو کہتے ہین جناب ارمیا علیہ السلام کی کتاب کے تیسرے باب مین ہی کہ عرب کے مانند جو بیابان مین ہی سوا اللہ وعدہ کرتا ہی کہ عرب مین فیض کا دریا بہاؤنگا جو لوگ جانورون کی طرح بے تمیز تھے وہ دین و ایمان مین بڑے سمجھدار اور اللہ کے بڑے پہچاننے والے ہوجائینگے پہر فرمایا کہ مین نے ان لوگون کو اپنے لیے بنایا یعنے اونکو خاص اپنے محبت اور اپنی یاد کے لیے بنایا ہی وہ میرے تعریف کرینگے اسکا یہ مطلب کہ اس امت کے لوگ اللہ کے عشق اور محبت مین اور اللہ کی تعریف کرنے مین سب امتون سے بڑھکر ہین اگرچہ سب امتون کے اچھے لوگ اللہ سے محبت رکھتے تھے اور اوسکی تعریف کرتے تھے

گروہ لوگ اس کام مین سب سے بڑھی ہوی ہین آسکے بعد اللہ تعالے اسرائیلیون کے بڑے اعمالونکے
شکایتین کرکے فرماتا ہی کہ مین وہ ہون جو اپنے نام کی خاطر تیرے گناہون کو مٹاتا ہون اور تیرے
گناہون کو یاد نہین رکھون گا یہ اللہ آخری زمانہ کی خبر دیتا ہی کہ اوسوقت مین تپر رحم کرونگا
اور توبہ اور ایمان دونگا اور تمھارے گناہون کو غضب اور قہر کے ساتھ یاد کرونگا
پھر اونکے گناہون کی شکایتین کرکے فرماتا ہی اس لیے مین نے مقدس کے امیرون کو ناپاک
ٹھرایا اور یعقوب کو یعنے اوسکی نسل کو ہلاک ہونے کے لیے اور اسرائیل کو یعنے اوسکی نسل کو ملامت
کے لیے سونپ دیا اس آیت مین اللہ تعالے بے ایمان یہودیونکی خبر دیتا ہی کہ وہ قتل ہونگے ہر
طرف سے اونپر ملامت ہوگی چوالیسوان باب اور اب اے یعقوب میرے بندے اور اسرائیل
میرے برگزیدے سن خداوند تیرا پیدا کرنیوالا جسنے تجھے بنایا اور پیٹ ہی سے تیری مدد کیون
فرماتا ہی اے یعقوب میرے بندے اور یسورون میرے برگزیدے مت ڈر کہ مین پیاسے پر
پانی اونڈیلونگا اور خشک زمین پر نالے بہاؤنگا مین اپنی روح تیری نسل پر اور اپنی برکت
تیرے اولاد پر نازل کرونگا اور وے گھاس کے درمیان اوگین گے بید کی طرح جو بہتے پانی
کے کنارے پر ہو ایک تو کہیگا کہ مین خداوند کا ہون اور دوسرا آپکو یعقوب کے نام کا ٹھرائیگا اور تیسرا
اپنے ہاتھ سے لکھیگا کہ مین خداوند کا ہون اور اپنے تئین اسرائیل کے نام سے خطاب دیگا آگے
محمدی بہائیو یسورون اسرائیلیون کا خطاب تھا اوسکے معنے ہین سچائی والا پہلے اللہ تعالے نے اسرائیلیون
کو ڈرایا کہ تمھارے بد اعمالون کی اور کفر کی سزا مین تمکو قتل کرونگا پھر اللہ بڑے خوشی سناتا ہی
اور اوسوقت کا وہی پتا دیتا ہی جو بار بار فرماچکا ہی کہ خشک زمین پر پانی بہاؤنگا یعنے جو ملک
ایمان سے خالی ہی وہان اپنا کلام پاک آخری پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم پر اوتارونگا اوسوقت
خوشی اسرائیلیون کو بھی سناتا ہی کہ تمھاری اولاد مین جو ایمان لاوینگے اور محمدی ہوجاوینگے اونپر
برکت نازل کرونگا وہ بہت پھولے پھلینگے اور گھاس کی درمیان اوگین گے یعنے اور قومون
کے لوگ جو بہت کثرت سے ایمان لاوینگے اونھین کے درمیان مین اسرائیلی بھی پلین بڑھینگے
ایک کہیگا کہ مین اللہ کا بندہ ہون دوسرا اپنا نام یعقوب رکھیگا تیسرا کہیگا کہ مین اللہ کا بندہ
ہون اور اسرائیلی قوم کا ہون یعنے اوسوقت مین سب قومون مین ایمان پھیلیگا اور قومون کے

محمدی لوگ بہت کثرت سے ہون گے اور محمدی اسرائیلی بھی او نخلون کے درمیان مین نہایت رونق اور سرسبزی کے ساتھ ہون گے محمدی اسرائیلیون کا سب محمدی لوگ ادب کرینگے کیہ پیغمبرون کی اولاد ہین اس باعث سے اسرائیلی لوگ اپنا نام لکھین گے تو اسرائیلی اپنا خطاب بھی اوسکے ساتھ لکھدینگے کیونکہ اس نام کی سب تعظیم کرینگے جب ساری قومون کے لوگ بت پرست تھے اپنے تئین اللہ کا بندہ نہین کہتے تھے اور اسرائیلیون کے نام سے بیزار تھے اب محمدی وقتمین ساری قومون مین ایمان پہیلا بہت لوگ عبداللہ اپنا نام رکھتے ہین اور بہت لوگ اپنا نام یعقوب کہتے ہین اور جو محمدی اسرائیلی ہین وہ جہان اپنا نام لکھتے ہین تو اسرائیلی کا خطاب بھی لکھدیتے ہین ہمنے اس زمانہ مین کئی کتابین دیکھین جنکے آخرمین کاتب نے اپنا نام لکھکر لکھا ہی کہ مین بنی اسرائیل مین سے ہون طامس اسکاٹ لکھتا ہی کہ جسطرح پانی زمین کو ترو تازہ کرتا ہی اور زندہ کرتا ہی اور صاف کرتا ہی اور پھلدار کرتا ہی اسیطرح اللہ کے احکام روح کو ترو تازہ کرتے ہین پہر لکھا ہی کہ یہ پیش خبری پوری ہوئی جب سچاوین سرسبز ہوا اگر معلوم ہوتا ہی کہ خاص خبری روح کے اوندیلنے کی پنتکوست کے دن یعنے جب حواریونپر اللہ نے روح القدس کا فیض نازل کیا اور بعد اسکے اور زیادہ شہرہ ہوا اور مذہب بدلنے والے نکل پڑین گے جیسے گھاس خوب پانی دے ہوے سبزہ زارون مین یا جیسے بید دریاؤن اور نالون کے کنارونپر اور یہ لوگ اپنے تئین اللہ کا بندہ اور اوسکا چنے والا کہین گے اور اوسکے بزرگی کے اقرارنامہ پر اپنی مہرین کرینگے بعضے کہتے ہین کہ اسکے یہ معنے ہین کہ اپنے ہاتھ سے دستخط کرینگے کہ ہم اللہ سے علاقہ رکھتے ہین اسیطرح کا مطلب ستاسیئوین زبور مین بھی ہی اللہ فرماتا ہی مین رہب یعنے مصر اور بابل کا ذکر کرون گا اپنے پہچاننے والون مین دیکھو فلسط اور سور کوش سمیت یہ وہان پیدا ہوا اور صیہون کی بابت کہا جائیگا کہ فلان فلان اوسمین پیدا ہوا اور اللہ تعالے آپ اوسکو قیام بخشیگا خداوند جسوقت قومون کے نام لکھیگا تو گن کے کہیگا کہ یہ شخص وہان پیدا ہوا تھا طامس اسکاٹ لکھتا ہی کہ یہ پیش خبری عام سمجھی جاتی ہی کہ تمام قومون مین سے آدمی بلائے جائینگے انجیل کے گرجامین اور دوسری قومون کے لوگ عمدہ عمدہ خصلتین حاصل کرینگے اور اوسمین شہرت پائینگے اور صیہون کے حق مین آیندہ زمانہ مین کہا جائیگا کہ یہ اور وہ آدمی بہت سے لایق اوسمین پیدا ہوے تھے اسی ایمان والو دیکھو مصر مین اور بابل مین یعنے ملک عراق مین اور فلسطین وغیرہ مین

اور صیہون مین اور تمام ملک شام مین امت محمدی کی کیسے کیسے کامل لوگ پیدا ہوے کتابون مین لکھا جاتا ہی اور زبانون سے کہا جاتا ہی کہ فلان ولی اللہ کے اور فلان خادم قرآن اور حدیث کے مصر مین پیدا ہوے یا عراق مین پیدا ہوے یا صیہون مین یعنے بیت المقدس مین پیدا ہوے بڑے بڑے کامل لوگ ان ملکون مین پیدا ہوے جنکا کمال ہر طرف مشہور ہوا امت محمدی کے اولیاؤن اور علماؤن کا حال کتابون مین دیکھو اور ان آیتون کا مطلب سمجھو آپ اللہ تعالے حضرت اشعیا علیہ السلام کی زبانی پھر بت پرستون کو بڑی بڑی دلیلون سے قائل کرتا ہی اور فرماتا ہی میرے سوا کوئی خدا نہین پھر فرماتا ہی تم میرے گواہ ہو یعنے ایسی پیش خبریان اللہ کے سوا کوئی نہین دے سکتا وہی اکیلا خدا ہی پھر گیارہ آیتون کے بعد فرماتا ہی ان باتون کو یاد رکھو اے یعقوب اور اے اسرائیل کہ تو میرا بندہ ہی مین نے تجھے بنایا کہ تو میری بندگی کرے اے اسرائیل تجھکو مجھے فراموش نہ کرنا ہی مین نے تیری خطاؤن کو بادل کی مانند اور تیرے گناہون کو گھٹا کے مانند مٹا ڈالا میرے طرف پھر آ کہ مین نے تیرا فدیہ دیا ہی اے آسمانو گاؤ کہ خداوند نے یہ کیا اور للکارو اے زمین کے گہراؤ پھوٹ کے گاؤ اے پہاڑو اے جنگل اور اسکے سب درختو کہ خداوند نے یعقوب کو نجات دی اور اسرائیل بیچ اپنی تعریف کرے اے خداوند تیرا نجات دینیوالا جسنے تو جبھی پیٹ مین بنایا یون فرماتا ہے کہ مین خداوند سبکا بنانے والا ہون مین ہی نے اکیلا آسمانون کو تانا اور آپ تنہا زمین کو فرش کیا ہے جھوٹ کہنے والونکے نشانونکو باطل ٹھراتا اور فال گیرون کو دیوانہ بناتا ہون اور حکمت والونکو رد کر دیتا اور اونکی حکمت کو احمقی ٹھراتا ہون اے محمدی بہائیو یہ بہت بڑا نشان آخری پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے کہ آپ ظاہر مین ان پڑھ تھے اللہ نے آپ پر ایسا پاک کلام اوتارا اور ایسی حکمت کی باتین اونکو سکھلائین کہ بڑے بڑے پڑھی لکھے آپکے سامنے عاجز ہو گئے عرب کے لوگ اگرچہ اللہ کی کتابونکا علم نہین رکھتے ہتی مگر بڑے عمدہ شعر اور قصیدے کہتے تھے اللہ نے قرآن مین فرمایا کہ اگر تمہارے نزدیک قرآن اللہ کا کلام نہین ہے تو تم ایسی ایک سورت بنا لاؤ وہ لوگ عقلمند تھے سب عاجز ہوی اور کسے چھوٹی سورت کا بنانا کسی سے بن نہ سکا پھر کہ

جو اپنی عقل پہ بہت مغرور تہی اونکو اللہ نے نادان ٹہرادیا یونان والون نی اپنی اٹکلین دوڑا دوڑا کر بڑی بڑی باتین عقل سے سوچی تہین اونکی بہت حکمتین غلط نکلین فال اور شگون والونکا علم محمدی علم کے سامنی ناچیز ہوگیا اور ہی شیرنگ نی افتاب صداقت مین لکہا ہی کہ روم کے لوگ فال اور شگون کو بہت مانتی تہے جو لوگ کچہ نشانیان دیکہکر جہوٹی خبرین دیا کرتے تہے اونکی نشانیون کا کچہ اعتبار نرہا اس بشارت مین اسد اسمانون اور زمین کو اور پہاڑون اور درختون کو خوشی کرنیکا حکم دیتا ہی طامس اسکاٹ لکہتا ہی کہ اس جگہہ پہ ساری دنیا کو اللہ کی تعریف کرنیکا حکم ہوتا ہی اوسکی ایسی رحمت پر جسکا علاقہ تمام دنیا سی ہی اور انجیل کی رحمت ایسی ہی کہ اوسکی فائدی ساری خلق کو پہونچتی ہین اللہ فرماتا ہی جو اپنی بندی کی کلام کو ثابت کرتا اور اپنی پیغمبرون کی مصلحت کو پورا کرتا ہون جو یروشالم کی بابت کہتا ہون کہ وہ آباد کیجاویگی اور یہودا کی شہرون کو کہ وی بنائی جاوینگی اور مین اوسکی ویرانون کو تعمیر کرونگا جو سمندر کو کہتا ہون کہ سوکہ جا اور مین تیری ندیان سکہا ڈالونگا جو خورس کی حق مین کہتا ہون کہ وہ میرا چرواہا ہی اور وہ میری ساری مرضی پوری کریگا اور یروشالم کی بابت کہتا ہون کہ وہ بنائی جائیگی اور ہیکل کی بابت کہ اوسکی بنیاد ڈالیجائیگی طامس اسکاٹ لکہتا ہی کہ جب یہ پیشخبری دیگئی اوسوقت شہر یروشالم آباد تہا اسد نی خبر دی کہ شہر اور مسجد نیوتک برباد کیا جائیگا اور یہ خبر دی کہ وہ خسرو کی حکم سی پہر بنائی جائیگی اور خسرو کا نام اوسکی پیدا ہونے سے پہلی اسنے بتلا رکہا

پینتالیسوان باب

خداوند اپنی مسیح خورس کے حق مین یون فرماتا ہی جسکا دہنا ہاتہہ مین نے پکڑا کہ قومون کو اوسکی قابو مین کرون اور بادشاہونکی کمرین کہلوا ڈالون تاکہ دوہرا کے ہوئے دروازے اوسکی لیے کہولدون اور دروازے بند نکیے جاوینگی مین تیری آگی چلونگا اور ٹیڑہی جگہونکو سیدہا کردونگا مین پیتل کی دروازونکو ٹکڑی ٹکڑی کردونگا اور لوہی کی قفلون کو کاٹ ڈالونگا اور مین چہپی ہوئے خزانی اور پوشیدہ مکانون کی گنج تجہی دونگا تاکہ تو جانی کہ مین خداوند اسرائیل کا خدا ہون جسنے تیرا نام لیکی بلایا ہی مین نے اپنی بندی یعقوب اور اپنی برگزیدہ اسرائیل کی لیے تجہی تیرا

نام لیکر بلایا مین نے تجہکو مہربانی سی پکارا اگرچہ تو مجکو نہین جانتا مین ہی خداوند ہون اور کوئی
نہین میرے سوا کوئی خدا نہین مین نے تیری کمر باندہی اگرچہ تو نے مجہی نہ پہچانا تاکہ لوگ سورج
کی نکلنے کی جگہ سی اوسکی ڈوبنے کی جگہ تک جانین کہ میرے سوا کوئی نہین مین ہی خداوند ہون اور میرے
سوا کوئی نہین طامس اسکاٹ لکہتا ہی کہ اللہ تعالے اس جگہ سے خسرو سے خطاب کرتا ہی گویا وہ مسیح تہا اور اللہ کا تیل لگایا ہوا تہا
کیونکہ وہ اس کام کے لیے مقرر کر دیا گیا تہا اللہ تعالی نے بابل کے فتح کرنے سے پہلے بہت
سی قومون کو اوسکا تابعدار کر دیا اور بہت بادشاہون کو کمزور کر دیا اور بابل کی تمام
گلیان جو دریا کی ادہر اودہر تہین پیتل کی پہاٹکون سے محفوظ تہین جو ہر رات کو بند ہو جاتے تہے
اور خسرو دریا کی نہر مین سے اپنی فوج کو لیگیا بابل کے لوگ اوس رات دعوت اور خوشی
مین مشغول تہے اونہون نے اون پہاٹکون کو کہلا چہوڑ دیا خسرو کی فوج نے بادشاہ پر حملہ کیا اور
اوسکو قتل کیا اور لوٹ مین بارہ کرور اور نشتر لاکہ پائی اس پیش خبری کی پورا کرنی مین
اللہ نے خسرو کو یقین دلایا کہ اسرائیل کا خدا وہی سچا خدا ہی اوسکی سوا کوئی خدا نہین مجوسی
لوگ جنکا مذہب خاص کے پورب مین جاری تہا وہ جانتے ہی کہ دو ملی ہوئی چیزین ہین
روشنی اور اندہیرا ایک سب نیکیونکا بنانیوالا ہی دوسرا سب برائیونکا بنانیوالا ہی اونکی
روکنے کیلیے اللہ تعالے فرماتا ہی مین روشنی کا بنانیوالا ہون اور تاریکی کا پیدا کرتا ہون مین سلامتی کو بناتا ہون اور بلا کو پیدا کرتا ہون
مین ہی خداوند ان سبہونکا بنانیوالا ہون ای محمدی بہائیو اللہ تعالی نی خسرو بادشاہ کی
خبر سنائی کہ اوسکی باعث سی مسجد بیت المقدس پہر بنائی جائیگی اللہ نی اوسکو مسیح کہا ہی
بیان اوپر ہو چکا ہی کہ ان پاک کتابونکی بولی مین مسیح کے معنے یہ ہین کہ اللہ نی اوسپر رحمت کا
ہاتہ پہیرا تو یہ لفظ پیغمبرون کے حق مین بہی آتا ہی اور بادشاہونکے حق مین بہی آتا ہی اور جو
بادشاہی پر بیٹہتا تہا اوسپر تیل ملا جاتا تہا تفسیر معالم التنزیل مین ہی کہ خسرو بادشاہ
ایماندار تہا اب یہ سنو کہ جو ترقی ایمان کی اور ایمانوالون کی خسرو بادشاہ کی بدولت ہوئی
اس علاقہ سے اللہ تعالی اوس بڑی ترقی کی اور ایمان کی بڑی رونق کی خوشخبری سناتا ہی
جو آخری زمانی کی پیغمبر برحق صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی باعث سی ہوئی اس جگہ ہم
اس بات پر اللہ کا شکر بجا لاتے ہین کہ پادری طامس اسکاٹ نی اسکی بعد کی آیتون کو

خسرو بادشاہ کی خبرین داخل نہین کیا بلکہ اون آیتون کو علاحدہ سمجھکر حضرت عیسیٰ کی خبر ٹھہرائی
پادری لکھتا ہی کہ قدرتی برکتونکی اکثر پیش خبری دیگئی ہو دنیوی راحتونکی پیروی مین پہلی بابل
سی چھوٹنی کی خبر دی اور اب نجات کی برکت کی خبر دیجاتی ہی پادری کا مطلب یہ ہی کہ ان پاک
کتابونکا اکثر یہ قاعدہ ہی کہ اللہ تعالیٰ پہلی اک چھوٹی سی برکت کی خوشی سناتا ہی پھر اوسکی علاقہ
سی آخری زمانہ کی بہت بڑی برکتونکی خوشی سناتا ہی اسی قاعدہ کی موافق اللہ فرماتا ہی ای
آسمانو اوپر سی ٹپک پڑو اور بدلیان سچائی کو برساوین زمین کہلجاوی اور نجات اور صداقت
سی پہلی دونون ایک ساتھہ اوگاوی مین خداوند اوسکا بنانیوالا ہون طامس اسکاٹ
لکھتا ہی کہ اسکا یہ مطلب ہی کہ آسمان اوپر سی بوچھار نیکیونکی زمین کی تر و تازہ کرنیکو گراوینگی
اور زمین بڑی بوچھار کرلینی کے لیے کہل جاویگی اور اوسمین اک بڑی نجات پیدا کریگی
اس پیش خبری کا کچھہ تھوڑا سا ظہور اوسوقت ہوا جب یہودی بابل سی پلٹی اور سچا دین
پھر پہیلا مگر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی ہاتہون گنہگارونکی نجات اور انجیل کا پہیلنا خاصکر مراد
ہی آسمان نے نیکیونکو اونڈیلا اور زمین نے برکت کو پایا اور نجات اور نیکیان ملی ہوئی پیدا
ہوئین کسیطرح اسکا یہ مطلب نہین ہوسکتا کہ یہودی بابل سی پلٹی تو ضرور یہان بہت بڑی
برکت کی خبر ہی جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی ہاتہون ہوئی ای پادری حضرت عیسیٰ علیہ
السلام کی وقت مین اگرچہ ایمان بہت ملکونمین پہیلا مگر ایمان والی لوگ ظالمون کی نیچی
مین جیسے سو برس پہلی رہی اور یہان اللہ یہ بتا دیتا ہی کہ نجات اور صداقت دونو زمین
سی ساتھہ اوگینگی یہان صداقت اور نجات کیطرف اشارہ ہی جسکا صاف وعدہ اوس بیسوین
باب کی بیسوین آیت مین ہوچکا ہی یہان صداقت محمدی وقت کی بشارت ہی اوسوقت مین
سچا دین ساری دنیا مین پہیلا اور ظالمونکی ظلم سی نجات بہی ایمانوالون کو ملگئی اللہ فرماتا ہی
واویلا اوسپر جو اپنی خالق سی جہگڑتا ہی وہ تو ٹہیکرا زمین کی ٹہیکرون مین سے ہی کیا مٹی کمہار
سے کہی کہ تو کیا بناتا ہی کیا تیری دستکاری کہیگی اوسکی تو ہاتہہ نہین اوسپر واویلا ہے
جو اپنے باپ سی کہتا ہی کہ یہ کیا ہی جسکا تو باپ ہوا اور اپنی ماں سی کہ تو کیا جنتی ہے
طامس اسکاٹ لکھتا ہی کہ معلوم ہوتا ہی کہ یہان اللہ تعالیٰ یہودیون کو قائل کرتا ہی

جو اللہ کی کاموں سے لڑتے تہی ارشاد ہوتا ہی خداوند اسرائیل کا قدوس اور اوسکا
خالق یون فرماتا ہی آنیوالی چیزون کی بابت کیا تم میری بیٹون کے حق مین مجہسے پوچہو گے
یا میری ہاتہونکی کاموں کی بابت کچہہ مجہو فرماوگی طامس اسکاٹ لکہتا ہی کہ یہودی اس
خیال مین تہے کہ اللہ کی مہربانی کے فقط ہم ہی حقدار ہین یہ حق ہمارا جا نہین سکتا اللہ تعالی
اونکو خبر دیتا ہی کہ مین یہودیون کو پہینکدونگا اور بت پرستون کو ایمان دونگا ای محمدی
بہائیو میری گے معنے یہ ہین کہ اللہ کی پیاری بندی اس مطلب کے کہولنی کی لیے فرمایا کہ میری
ہاتہونکی کام یعنی وہ بندی جنکو مین ایمان دونگا تو گویا اونکو نئی سری سے بناونگا اس کتاب
مین کئی جگہہ یہ لفظ فرمایا ہی یہودیونے جب سنا کہ ان پڑہہ لوگونمین ان پڑہہ پیغمبر صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم کا ظہور ہوگا اونکا رتبہ سب پیغمبرون سے بڑا ہوگا اونکے ہاتہون ساری دنیامین
ایمان پہیلیگا یہ سنکر یہودیونکو بہت رشک آیا امام محی السنت معالم التنزیل مین لکہتی
ہین کہ حضرت اشعیا علیہ السلام جب یہ سب خبرین سنا چکی یہودیونے اوسیوقت اونہین
شہید کیا اللہ فرماتا ہی مینے زمین بنائی اور اوسپر انسان پیدا کیا اور مین ہی ہان میری
ہاتہونے آسمان تانے اور اونکی سب لشکر دن پہ مینے حکم کیا مین نی اوسکو صداقت
کی لیے اوٹہایا ہی اور مین اوسکی ساری راہین آراستہ کرونگا وہ میرا شہر بنائیگا اور میرے
قیدیونکو بغیر قیمت اور عوض کی چہڑائیگا رب العالمین فرماتا ہی طامس اسکاٹ لکہتا ہی
کہ اللہ تعالی نے خسرو کو بڑی مقام اور طاقت پہ اوٹہایا وہ اوسکی تمام کامونمین اوسکو
ہدایت کریگا اور اقبالمند کریگا کہ وہ مسجد بیت المقدس کو پہر بنادی اور یہودیون کو بغیر
قیمت یا بدلے کے چہڑادی خسرونی فقط مسجد بنانی کا حکم دیا تہا اور پہر شہر کا بنانا اوسکا
نتیجہ ہوا ای محمدی بہائیو یہ خبر خسرو بادشاہ کی ہرگز نہین ہوسکتی پادری اوپسکی آیتونمین
اقرار کرچکا ہی کہ یہ خبر خسرو بادشاہ کی نہین ہی بلکہ حضرت عیسی علیہ السلام کی خبر ہی اب
یہان حضرت عیسی علیہ السلام کو بہی ہو گلیا اتنی بڑی بہاری پیش خبری کو خسرو بادشاہ
کی خبر ٹہیرایا ہی ای ایماندارو یاد کرو دیالیسوین ۴۲ باب مین اللہ نے اپنی ایک مقبول بندی
کی تعریفین کرکے فرمایا تہا کہ مین خداوند تجہی صداقت کی لیے بلاتا ہون یہان بہی فرمایا

کو مین نے اوسکو صداقت کی لیے اوٹہایا وہان توصاف صاف بنی اور نشان جناب محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تہی یہان بہی وہی محمدی بشارت ہے وہان فرمایا تہا کہ تو قیدیونکو قید سے نکالی اور اونکو جو اندہیری مین بیٹہے ہین قیدخانہ سی نکالی جو مطلب وہان تہا وہی یہان بہی ہے کہ جو لوگ نادانی اور جہالت کی قید مین پہنسے ہین اونکو اس قید سی چہڑاکر ایمان کی نور مین لاویگا اور کچہہ قیمت اور بدلا اونسی نہین مانگیگا اللہ تعالی قرآن مین فرماتا ہے قُل لَّا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ أَجْرًا إِلَّا الْمَوَدَّةَ فِي الْقُرْبَىٰ یعنی تو کہہ مین نہین مانگتا تمسی اسپر کچہہ بدلا مگر محبت رشتہ داری مین یعنی میری رشتہ دارونسی محبت رکہو اور یہہ جو فرمایا کہ وہ میرا شہر بناویگا اسکا یہ مطلب کہ مکہ جو اللہ کا شہر ہے وہ اوسکو بتونسی خالی کرکی اللہ کا ذکر وہان پہیلادیگا اور یہہ بہی ہوسکتا ہی کہ شہر سی مراد شہر بیت المقدس ہو جسکا اوپر ذکر ہوا کیونکہ اس پاک شہر مین جناب محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قدم مبارک معراج کی رات مین آئے پہر آپکی امتیون نے خوب طرح اس شہر کو آباد کیا جو کام امت سی ہوا وہ حقیقت مین آپ ہی سی ہوا یادری بہی اسی کو کہ ہی اسکو خسرو بادشاہ کی طرف پہیرتا ہی کہ اوسکی بعد دوسرا بادشاہ جو اوسکی قوم کا تہا اوسنی یہ شہر بنوایا اور خسرو نی فقط مسجد بنانی کا حکم دیا تہا پادری اسکو حضرت عیسی علیہ السلام کی خبر نہ کہہ سکا کیونکہ حضرت عیسی علیہ السلام کی بعد یہ شہر ویران ہوا پہر عیسائیون نے اوسکو کبہی آباد نہین کیا ارشاد ہوتا ہی ۴ اونکو یون فرماتا ہی مصر کی دولت اور کوش کی یعنی حبش کے فائدی اور سباکی قدآور لوگ تجہہ پاس آوینگی اور وی تیری ہووینگی وی تیری پیچہے چلینگے وہ بیڑیان پہنی ہوئے گذرینگی اور تیری آگی سر جہکاوینگی وہ تیری آگی عاجزی کرینگی اور کہینگی کہ یقینا خدا تیری ساتہہ ہی اور کوئی دوسرا نہین اور اوسکی سوا کوئی خدا نہین یقینا تو ایک خدا ہی جو آپکو چہپاتا ہی ای اسرائیل کی خدا ای نجات دینیوالی آی ایمانوالو دیکہو اللہ تعالی صاف یہ بتادیتا ہی کہ مصر اور حبش کا مال دولت اور سباکی لوگ تیری تابعداری کرینگی اور لوگ بیڑیان پہنی ہوئے آوینگی اور تیری تابع ہو جاوینگے اور اللہ پاک ایمان لاوینگی سو ایسا ہی ہوا ہی کہ ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی ساتہی کافرونکو قید

ہوکہ بیڑیان پہنی ہوئے لاینگی پہر ایمان لاوینگی صحیح بخاری اور سنن ابوداود مین ہی کہ جناب پیغمبر
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا عَجِبَ رَبُّنَا مِنْ قَوْمٍ يُقَادُونَ إِلَى الْجَنَّةِ بِالسَّلَاسِلِ
یعنی ہمارے رب نے تعجب کیا اون لوگون سے جو زنجیرون کے ساتھہ جنت کیطرف کھینچے جاتی ہین
ابوداود نے کہا کہ اسکے یہ معنی ہین کہ قیدی باندہا جاتا ہے پہر مسلمان ہوجاتا ہے ارشاد
ہوتا ہے کہ وہ لوگ اقرار کرینگی کہ اللہ تیرے ساتھہ ہے عبرانی مین یون ہے اخ باخ ال
باخ کی عربی ہے بک یعنی تیرے ساتھہ دیکھو اوس خسرو بادشاہ کو حق مین فرمایا تہا کہ تو مجکو
نہین پہچانتا اور نہین جانتا یعنی خسرو بادشاہ پہلے اللہ کو نہین پہچانتا تہا جب یہ کلام سنکر تب
ایمان لایا اب یہان دوسری جگہ ہرگز خسرو بادشاہ کی خبر نہین ہے یہان ایسے خاص بندہ کی
خبر ہے کہ لوگ اوسکو دیکھکر کہین گے کہ اللہ تیرے ساتھہ ہے سو دیکھو مصر کے بادشاہ نے جناب محمد
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو تحفے بھیجی اور نجاشی حبش کا بادشاہ جو عیسائی تہا وہ حضرت محمد صلی اللہ
علیہ وسلم پہ ایمان لایا اور سبا ایک قوم ہے اونکا وطن عرب کے ملک یمن مین ہے قرآن مجید
مین سورۂ سبا مین اونکا ذکر ہے وہ شہر پہلے آباد تہا پہر اونکی ناشکری سے برباد ہوگیا اور وہ
لوگ تتر بتر ہوگئے تفسیر حسینی مین ہے کہ اونمین کا ایک ہی پہر وہان نہ رہا غسان ملک شام مین
گئے قضاعہ مکہ مین اسد بحرین مین انمار مدینہ مین جذام تہامہ مین ازد عمان مین سو ان
قومونکے بہت لوگ محمدی دین مین آئے مصر اور حبش مین بہی محمدی دین پہیلا طامس اسکا
لکہتا ہے کہ یہ ذکر بیت المقدس کا ہے کہ مصر اور حبش اور سبا کے لوگ جو لمبے قد ہین مشہور ہین وہ
ایمان لاوینگے اور اپنی دولت اس مسجد مین تحفے کی طرح پیش لاوینگے اور کہین گے کہ اللہ یہان ہے
اس جگہ پادری کو یاد نہ رہا کہ حضرت عیسی علیہ السلام کے بعد یہ مسجد ڈہا دیگئی پہر جولین عیسائی
نے اوسکی بڑی چٹان پہ گوبر کا ڈہیر لگایا اور تہوڑے اس مسجد مین کلیسیا ... حصر دیا پہر
پادری لکہتا ہے کہ حضرت عیسی علیہ السلام کے باعث سے بت پرستونکے ایمان لانے کی یہی یہان
پیش خبری ہے اے ایمان والو حضرت عیسی علیہ السلام نے جہاد نہین کیا اور لوگ اونکے ساتھ
بیڑیان پہنے ہوئے نہین آئے یہ اونکی خبر نہین ہو سکتی ارشاد ہوتا ہے وے سبکے سب پشیمان
اور سراسیمہ ہونگے جو بت تراش ہین سبکے سب گہبرا جاینگے پر اسرائیل خدا نہ مین ...

نجات کی ساتھ رہائی پاوینگا تم ہمیشہ کبھی پشیمان اور سراسیمہ نہوگی کیونکہ خداوند جسنی آسمان پیدا
کیی وہ خدا ہی اوسی نی زمین بنائی اور تیار کی اوسنی اوسی قائم کیا اوسنی اوسی عبث پیدا
نہین کیا بلکہ اوسی آبادی کو لیے آراستہ کیا وہ یون فرماتا ہی کہ مین خداوند ہون اور میری
سوا اور کوئی نہین مین نی چھپی مین زمین کی کسی اندھیری مکان مین تو کلام نہین کیا مین نی
یعقوب کی نسل کو نہین کہا کہ مجہی عبث ڈھونڈو مین خداوند سچ کہتا ہون اور راستی کی باتین
فرماتا ہون [illegible] اس کتاب کا مصنف کہتا ہی کہ اللہ کو منظور یہی تہا کہ ایمان والی لوگون سی اپنی جماعت
بہر جاوے تو اس سے تو معلوم ہوتا ہی کہ سب بت پرست اللہ پر ایمان لاوینگی اسرائیل سی یہان مراد
ہین سب ایمان والی آل محمدی بہائیو اسکا صاف ظہور محمدی وقت مین ہوا بہت سی
جیسے عیسائیون نے اور اور قومونکو بت پرستون نے بتونکو توڑا اور اللہ کو پہچانا اور اوسکو
اکیلا جانا اور اسرائیلی لوگ یعنی محمدی ایمان والی جو پیغمبرونکی راہ پر ہین اونہون نے ظالمون کے
ظلم سے نجات پائی ارشاد ہوتا ہی امتون مین سی تم جو بچ نکلی ہو غول باندہو اور جمع ہو کے
پاس آؤ وہ جو اپنی کاٹھ کی مورت لیے پہرتے ہین اور ایسی خدا سی جو بچا نہین سکتا دعا مانگتے
ہین عقل سی خالی ہین تم منادی کرو اور نزدیک آو ہان وی باہم مشورت کرین کسنی
قدیم سی یہ ظاہر کیا کسنی قدیم ایام مین اسکی خبر آگی سی دی ہی کیا مین خداوند نی یہ خبر نہین دی
کسی اور نی [illegible] نہین ہی سچا اور نجات دینی والا خدا میری سوا کوئی نہین ہی میری
طرف رجوع لاؤ اور نجات پاؤ ای زمین کی سب کنارونکی رہنی والو کہ مین خدا ہون اور میری
سوا کوئی نہین [illegible] اس کتاب کا مصنف کہتا ہی کہ اللہ تعالی حکم کرتا ہی کہ لوگ ایک دوسری سی ان احوالونکو
کہین اور آزماوین کہ پیش خبریان پوری ہوئین یا نہین اور یہ خبرین اللہ نے دی ہین یا نہین
اس بات کو سوچین اور یقین لاوین کہ اللہ کے سوا کوئی خدا نہین ارشاد ہوتا ہی مین نی اپنی قسم کہائی
ہی سچا کلام میری منہہ سی نکلا ہی اور نہ پہریگا کہ ہر ایک گھٹنا میری آگے جہکیگا اور ہر ایک زبان
میری قسم کہائیگی میری حق مین یہ ذکر ہوگا کہ یقینا خداوند ہی مین میری لیے سچائی اور توانائی
ہی لوگ اوسکی پاس آوینگی اور وی سب جو اوس سی بیزار تہی پشیمان ہونگی اسرائیل کی ساری نسل
خداوند مین صادق ٹہیریگی اور اوسپر فخر کریگی ایمان والو اللہ صاف خبر دیتا ہی کہ میری آگی ہر ایک گھٹنا جہکیگا

یعنی ساری زمین مین اللہ کی آگی رکوع اور سجدہ ہوگا اور اللہ کی لوگ قسم کہاینگی یعنی بتون کو بہول جاینگی اللہ ہی کا ذکر ہر بات مین ہوگا لوگ کہین گی کہ اللہ نے ہمکو قوت دی کہ دین کو غالب کیا اور اپنا سچا وعدہ پورا کیا جو لوگ اللہ سی بیزار تہی سب پشیمان ہونگی اسرائیل کی ساری نسل اوسکو تمین صادق ٹہیرایگی یعنی جو اسرائیلی محمدی ہوجاینگی اونکی نسل بہی ہدایت ہوگی ایمان اونمین پشت در پشت رہیگا ایسا ہوگا کہ اونکا دل بار بار پہر جاوی چہیالیسوان

باب اس باب مین اللہ تعالی نے بت پوجنی والونکی بیوقوفیان بیان فرمائی ہین اور اسرائیلیون پر اپنے احسانونکا بیان فرماکر پانچوین آیت مین فرماتا ہی کہ تم مجکو کس سے مشابہ ٹہیراوگے اور مجہی کسکی مانند کہوگی اور مجہی کسکی ساتہہ تولوگی تاکہ مین اور وہ دونون ہمشکل ہون نوین آیت مین فرماتا ہی اگلی چیزون کو جو قدیم سی ہین یاد کرو کہ مین خدا ہون اور کوئی دوسرا نہین مین خدا ہون اور مجہسا کوئی نہین جو اول سی آخر تک کا احوال اور اگلی وقتون کی باتین جو ابتک پوری نہین ہوئین بتاتا ہون اور جو کہتا ہون میری مصلحت قائم رہیگی اور مین اپنی ساری مرضی کو پورا کرونگا جو عقاب کو پورب سی اور اوس شخص کو جو میری ارادی کو تمام کریگا اک دور ملک سی بلاتا ہون مین نے ہی یہ کہا اور مین اسکا انجام دونگا مین نے اسکا ارادہ کیا اور مین ہی اوسی پورا کرونگا ای سخت دلو جو سچائی سی دور ہو میری سنو مین اپنی سچائی کو نزدیک لایا وہ دور نہین ہوگی اور میری سلامتی دیر نہین کریگی اور مین صیہون مین نجات اور اسرائیل کو اپنا جلال بخشونگا ای محمدی بہائیو اللہ تعالی یہ پیشینگوئی بالکل کا بیان فرماکر فرماتا ہی کہ مین اپنی ساری مرضی کو پورا کرونگا اسمین صاف یہ اشارہ ہی کہ بت پرستی کو بیرونشا ہی اور ملک سے مٹا دونگا آسٹ اسکاٹ لکہتا ہی کہ یہودی لوگ بت بنایا کرتے تھے اور اور قومونکی بتونکو پوجتی تہی اونکو اللہ نے سمجہایا کہ تم مجکو کسکی مانند ٹہیراوگی پہر ایسا ہوا حضرت عیسی علیہ السلام کی بعد جہوٹی عیسائیون نے حضرت عیسی کو اور روح القدس کو اللہ کے برابر ٹہیرایا تہا اور بڑی بت پرستی پہیلائی تہی ان سب شریک ٹہیرانیوالون کو روک کے اللہ فرماتا ہی کہ قدیم وقتون کی باتین جو ابتک پوری نہین ہوئین بتاتا ہون اسکا یہ مطلب کہ پیش خبریان جو توراۃ اور زبور مین دی تہین کہ تمام قومون مین ایمان پہیلیگا اور

ہر ملک کے لوگ اللہ کو سجدہ کرینگے اور ابتک ان خبرونکا ظہور نہیں ہوا مین یہ خبرین پہر یاد دلاتا ہون
کہ وہ ضرور ظہور مین آوینگے پہر جس شخص کے ہاتھون یہ سارا بندوبست ہوگا اوسکا اللہ یہ پتا دیتا ہے
کہ وہ پورب سے آویگا یہ پتا صاف عرب کا ہے یہی پتا اکتالیسوین باب مین بھی ہو چکا ہے اور
عقاب ایک اوڑنیوالا جانور ہے جو شکار کرتا ہے اس مثال کا یہ مطلب ہے کہ وہ شخص بردست
ہوگا اور بہت جلد یہان آپہنچیگا یعنی پہلے معراج کی رات مین براق پر سوار ہوکر شہر یروشلم
مین مسجد بیت المقدس مین آویگا پہر اوسکا دین بہت جلد یہان پہیلجا دیگا اللہ تعالی صاف
یہ پتا دیتا ہے کہ مین اپنی سچائی کو یعنی سچی شریعت کو نزدیک لایا ہون اور سلامتی کا وقت
جسمین صیہون کو سلامتی کا وعدہ ہے اوسوقت مین دیر نہین اس کتاب کے اکانوے باب مین
یہان آخری شریعت بہیجنے کا صاف صاف وعدہ ہے وہان اوس شریعت کا نام صداقت اور
نجات رکھا ہے یہان بھی یہی مطلب ہے کہ اوس سچی شریعت اور نجات دہندہ پیغمبر کے آنیکا
وقت نزدیک ہے جسکے وقت مین صیہون کو اور ایمانوالون کو کافرونکے ظلم سے نجات ملیگی اور سلامتی
رہیگی طامس اسکاٹ نے اسکو خسرو بادشاہ کی خبر ٹہرایا ہے اور یہ نہ سوچا کہ یہان اللہ نے پہلے
بت پرستونکو قائل کیا پہر آخری شریعت بہیجنے کا وعدہ کیا جس سے صیہون کو نجات ملیگی اب
اسکے بعد اون لوگونکی خبر ہے جو بابل پر چڑہائی کرینگے اسمین صاف اشارہ ہے کہ جو لوگ اوس
شریعت کے تابع ہونگے وہی بابل پر جہاد کرینگے سینتالیسوان باب اوتر آ اور خاک پر بیٹھ
ای بابل کی کنواری بیٹی تو زمین پر بغیر تخت کے بیٹھ طامس اسکاٹ لکھتا ہے کہ شہر بابل کو
اللہ نے ایک کنواری لڑکی سے مثال دی ہے تیسری آیت مین اللہ فرماتا ہے مین بدلا لونگا اور
کسی سے میل نکرونگا نوین آیت مین فرماتا ہے کہ ایکا ایک ایک ہی دن مین یہ دو مصیبتین تجہپر آوینگی
کہ تیری لڑکے جاتے رہین گے اور تو بیوہ ہو جائیگی وہ بافراط تجہپر پڑیگی بہت سے جادو اور تیرے
بیشمار قوی جادو ہونکے کامل ہونیکے سبب پڑینگے عبرانیمین یہ لفظ ہے تُوماَم باؤُ علیک یعنی کامل
ہوکے وہ لوگ آوینگے تیرے اوپر اس کتاب کے سینتیسوین باب کی سری پر کے کا سیع
کا لفظ ہے یعنی یہ سنکر بادشاہ نے کپڑے پہاڑے کاف کے باعث سے یہ معنی ہوئے گئے کہ سندر آسیسرا
یہان تُومام کے معنی ہین کامل ہوکر جیسا پادری مینتہر نے ترجمہ کیا ہے اسکا مطلب یہ ہے کہ وہ لوگ اللہ کے

عشق اور محبت مین کمال حاصل کرینگے تب تو بابل کا جادو اون پر نہ چلیگا گیارہوین آیت مین ہے
ایسی بلا تجھ پر نازل ہوگی جسکا کفارہ تو نہ دے سکیگی بارہوین آیت مین ہے کہ اب اپنا جادو اور
اپنا سارا سحر جنمین تو لڑکائی سے مشغول رہا ہے پاکر شاید کہ تو اوس سے نفع پاوے شاید کہ تو غالب
آوے تیرہوین آیت مین ہے کہ اب جو آسمان کا اندازہ کرتے تھے اور تارون کو دیکھنے والے اور وہ
جو نئے چاند کی خبر دیتے تھے کہ تجھ پر کیا آویگا کہڑے ہووین اور تجھکو بچاوین [illegible] ان آیتون [illegible]
باب یہ بات سنو اے اہل یعقوب جو اسرائیل کے نام سے کہلاتے ہو اور یہوداہ کے چشمہ سے نکلے ہو
جو خداوند کا نام لیکے قسم کہاتے ہو اور خدا اسرائیل کا ذکر کرتے ہو پر سچائی اور صداقت
سے نہین کہ وہ شہر قدس کے لوگ کہلاتے ہین اور اسرائیل کے خدا پر بہروسا رکہتے ہین
جسکا نام رب العالمین ہے اے آیتوالو اسکا صاف مطلب یہ ہے کہ اے اسرائیلیو [illegible]
ہے کہ وے لوگ یعنی وہی کامل لوگ جنکا اوپر ذکر ہے جو بابل پر حملہ کرینگے وہ پاک
شہر کے لوگ کہلاتے ہین یعنے مکہ یا مدینہ جو پاک شہر ہے وہ اونکو سچائی صداقت مین [illegible]
بہروسا رکہتے ہین تب تو اللہ کے نام کے زور سے ایسے نجومی جادو والے شہر کو ویران
کر ڈالینگے طامس اسکاٹ نے کامل ہونیکا مطلب یون لکہا ہے کہ یہ سب بلائین [illegible]
تجھ پر آوینگی ہائے بابل کے لفظ کا خیال نکیا اور دوسری آیت کا [illegible]
اسیر مغرور تھے کہ ہم یروشالم کے رہنے والے ہین [illegible]
اسرائیلیو پر فرماتا ہے کہ وہ پاک شہر کے لوگ کہلاتے ہین [illegible]
قوم کا حال سناتا ہے اور اونکی تعریف کرتا ہے کہ وہ اللہ پر بہروسا رکہتے ہین ان [illegible]
یون ظہور ہوا کہ حضرت عمرؓ کے وقت مین بابل والون پر جہاد سے امت محمدیہ نے کمال کر دکہایا
بابل کا جادو جو مدت سے مشہور تہا کچھ نہ چلا اور ایران والے جنکی بابل مین بہی حکومت
تہی اونکا جادو بہی بے اثر ہوگیا ابن خلدون نے اپنی تاریخ مین لکہا ہے کہ تاریخ والونے
نقل کیا ہے کہ درفش کاویان جو کسری کا یعنی ایران کے بادشاہ کا جہنڈا تہا اوسمین وفق
عددی تہا یعنی گنتی کے کچھ حرف تہے وہ سونے سے بنا ہوا تہا جو آسمان کے وضع دیکھ کر
بنایا گیا تہا جب [illegible] کی لڑائی مین [illegible] ہار گیا وہ جہنڈا [illegible]

اور جب یہ ہو جانیکے بعد زمین پر گرا ہوا پایا گیا اور طلسمات اور اوفاق والے لوگ یعنی جو
لوگ گنتی کے حرفون کا نقش بناتے ہین وہ گمان کرتے تھے کہ وہ خاص لڑائیون مین
غلبہ کے واسطے تہا اور وہ جہنڈا جسمین وہ نقش ہوگا یا اوسکے ساتھ ہوگا وہ کبھی نہ بھاگیگا
مگر یہ کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ والونکا جو ایمان تہا اور وہ اللہ کے
کلمہ پر مضبوط تہے تو اونپر جو اللہ کی مدد ہوئی اوس سے جادو کی سب گرہین کہلگئین اور
جو کچھ وہ کرتے تہے وہ سب بیکار ہوگیا اوفاق گنتی کی لفظون کو کہتے ہین اور وہ آسمان کے
اور تارون کی چال کا کوئی وقت دیکھکر بنایا جاتا تہا یہ قادسیہ جو بابل کے علاقہ مین تہا یہان
حضرت عمرؓ کے وقت مین ایران والون پر جہاد ہوا اللہ نے کامل ایمان والے محمدیون
کے ہاتھون اوس جادو کو مٹا دیا اللہ تعالی اسرائیلیون سے فرماتا ہے کہ مین نے یہ خبرین تمکو
پہلے سے دے رکہین اوسوقت یہ نہ کہیو کہ یہ کام میری بت نے کیا اور میری مورت نے
یہ باتین فرمائین پہر اللہ اپنی بڑی بڑی قدرتون کا بیان فرماکر چودہوین آیت مین فرماتا ہے
کہ تم سب ملکے جمع ہو اور سنو اون سبہون مین وہ کون ہے جسنے اوسکا بیان کیا ہے جسکو خدا
نے پسند کیا ہے جو اوسکا مطلب بابل پر اور اوسکا ہاتھ کسدیون پر پہونچاویگا مین ہی نے
کہا ہان مین نے اوسکو بلایا مین اوسکو لایا ہون اور وہ اپنی روش مین بختاور ہوگا۔
طامس اسکاٹ نے یہان بہی خسرو بادشاہ کی خبر ٹہرادی کیونکہ عیسائیون نے کبھی بابل
ایسا غلبہ نہین پایا اور یہان صاف یہ لفظ ہے کہ جسکو اللہ نے پسند کیا یہ صاف اشارہ
اوس رسول پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیطرف ہے جسکے خادمون نے بابل پر قبضہ کیا ارشاد
ہوتا ہے کہ تم میرے نزدیک آؤ اور یہ سنو مین نے شروع ہی سے پوشیدگی مین کچھ نہین کہا جسوقت
سے یہ ہوتا مین وہین ہون اور اب خداوند خدا نے اور اوسکی روح نے مجکو بہیجا ہے طامس اسکاٹ
لکہتا ہے کہ اسکا معلوم کرنا ذرا مشکل ہے کہ یہ کون فرماتا ہے اگر یہ خیال کرین کہ نبی نے یعنی حضرت
اشعیا علیہ السلام نے یہ کہا تو یہ اللہ کے برگزیدہ بندے کی خبر ہوگی جسکی پہلی پیشخبری ہو چکی
حضرت اشعیا علیہ السلام نے شروع پیغمبری سے صاف صاف سب خبرین دیدین اور اب
خدا نے اور اوسکی روح نے اونکو بہیجا یہودیون کی قیدی اور رہائی کی خبر دینے کو یا یہ معنی ہین

کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام فرماتے ہین آگے آنیوالو یہان پادری اقرار کرتا ہی کہ اللہ کا برگزیدہ
یعنی وہ بندہ جو سب سے افضل اور بہتر ہی جسکی تعریف بیالیسوین باب مین اور پہر اوسکا
ذکر سینتالیسوین باب مین ہو چکا ہی یہ اوسکی خبر ہی پہر اوپر کی آیتونمین پادری کیون نہین
کہتا کہ اوسی بندہ مقبول کی خبر ہی اور وہ وہی ہی جو نبیون پر غالب ہوگا ایک مطلب پادریکی
نزدیک یہ ہوا کہ حضرت اشعیا علیہ السلام فرماتے ہین کہ مین پہلی سی صاف صاف سب خبرین
دے رہا ہون اور اب اللہ نے اور اوسکی روح نے یعنی اوسکی بنائی ہوئی روح نے جسکا
نام جبریل ہی مجکو بھیجا ایک مطلب یہ ہی کہ اللہ تعالیٰ حضرت عیسیٰ علیہ السلام سی کہتا ہی کہ تم یون
کہو ہم کہتے ہین اگرچہ معنے مین تو یہ لفظین اللہ فرماتا ہی کہ تم میری نزدیک آؤ مین شروع
سے پوشیدگیمین کچہہ نہین کہا ایسا کلام اللہ اوپر ہی فرما چکا ہی جناب محمد صلی اللہ علیہ وآلہ و
سلم کی نور سی اللہ کہوا تا ہی کہ جسوقت سی یہ ہوتا ہی مین وہین ہون یعنی جسوقت سی اللہ یہ
خبرین دے رہا ہی مین بہی حضور مین حاضر تہا اب اللہ نے اور اوسکی بنائی ہوئی روح نے
یعنی جبریل نے اوسکی حکم سی مجکو بہیجا **اونچاسوان باب** ای دریای سرزمینو میری
سنو ای لوگو تم جو دور ہو کان دہرو خداوند نے مجہے پیٹ سی بلایا اور میری مان کے پیٹ
سی میرے نام کا ذکر کیا اور اوسنے میرے منہہ کو تیز تلوار کی مانند کیا اور مجکو اپنے ہاتہہ کے سایہ
تلے چہپایا اوسنے مجہی تیر آبدار بنایا اور اپنے ترکشمین مجہے چہپا رکہا اور اوسنے مجہو کہا تو میرا بندہ
ہے اسرائیل جس سے مین اپنا جلال ظاہر کرونگا اور مین نے کہا کہ مین نے عبث مشقت
کہینچی مین نے مفت اور بیفائدہ اپنی قوت کہوئی یقیناً میری عدالت خداوند کے ساتہہ ہی
اور میرا کام میرے خدا کے پاس اور خداوند اب یون کہتا ہی جسنے مجہی پیٹ سی اپنا بندہ بنایا
مین یعقوب کو اوسکے پاس پہرلاؤن اور اسرائیل کو اوسکے نزدیک جمع کردن اور مین
خداوند کی نظر مین رتبہ والا ہونگا اور میرا خدا میری توانائی ہوگا وہ فرماتا ہی یہ تو کم ہی کہ تو
یعقوب کی فرقونکو قایم کرنے اور اسرائیل کے بچے ہوؤن کے پہرلانیکی لیے میرا بندہ ہو بلکہ
مین نے تجکو غیر قومونکا نور بنایا تاکہ میری نجات زمین کے کنارون تک پہنچے طامس اسکاٹ
لکہتا ہی کہ اس جگہ قدرتی رہائی کی پیشین خبری ہی یہان سی اور حصہ پیشین خبری کا شروع

ہوتا ہی جس سی ہماری آنکھوں کی سامنی حضرت عیسی علیہ السلام کی پیش خبری برابر رہتی ہی اور
بائبل ہر طرف کا خیال جاتا رہتا ہی ہم یہ بات نہین مانسکتی کہ حضرت اشعیا علیہ السلام نی اپنا ذکر کیا ہی
یہ بیان اونپر کسیطرح مطابق نہین آسکتا نہ کسی اور پر کیونکہ اور کسی شخص کو کبھی نہین کہا گیا ہی
کہ اوسنی بت پرستون مین نجات پہیلائی تمام دنیا مین تو یہ کلام حضرت عیسی علیہ السلام نی فرمایا ہی
کہ دور کی قومین رجوع ہوو ین اور بیت مین آئی سو پہلی اونکا نام عیسی رکھا گیا اونکا منہہ اور
اونکا کلام تیز تلوار کی مانند ہی خوف دلاتی ہین اور یقین دلاتی ہین اور نزوسا اونکی کلام کا اونکی دشمنونکو
یاد کریمین وہ تیر آبدار ہین تیر آبدار کو سپاہی اپنی ترکش مین چہپا رکہتا ہی کہ جب موقع ہو اوسکو
کام مین لاوی آنتد شک ہی کہ بادشاہی اقرار کیا کہ حضرت عیسی علیہ السلام سی پہلی کسی اور پیغمبر کی
خبر نہین ہوسکتی کیونکہ اگلی پیغمبرون سی اسرائیلیونکی سوا کسی قوم کو ایمان نہین ملا اب ہم کہتی ہین
کہ حضرت عیسی علیہ السلام جبتک دنیا مین رہی تب تک آپ نی اسرائیلیونکی سوا کسی قوم کو اللہ کا کلام نہین
سنایا متی کے انجیل کی پندرہوین باب کی ۲۴ آیت مین ہی کہ مین سوا بنی اسرائیل کی
گہرانی کی بہیڑونکی جو کہوئی ہوئی ہین کسی پاس بہیجا نہین گیا قرآن مجید مین سورہ آل عمران مین اللہ
فرماتا ہی کہ عیسی علیہ السلام نی فرمایا وَرَسُوْلًا اِلٰی بَنِیْ اِسْرَائِیْلَ یعنی مین پیغام پہونچانیوالا
ہون اسرائیل کی اولاد کو اور متی کی انجیل کی دسوین باب مین ہی کہ حضرت عیسی علیہ السلام
نے اپنی بارہ شاگردون کو بہیجا اور یہ فرمایا کہ غیر قومونکیطرف نجانا اور سامریونکی کسی شہر مین
داخل ہونا بلکہ پہلی اسرائیل کے گہر کی کہوئی ہوئی بہیڑونکی پاس جاو معلوم ہوا کہ حضرت عیسی
علیہ السلام فقط اپنی قوم اسرائیل کیطرف بہیجے گئے اگرچہ ایسی اور اگلی پیغمبرونسی کچہ کچہ ہدایت
اونکا غیر قومونکی بعضی لوگونکو بہی ہوئی جب حضرت عیسی علیہ السلام کو اللہ نے دنیا سی اوٹھا لیا تب آپنی
اللہ کے حکم سی اپنی خادمون کو بشارت دی کہ سب قومونکو شاگرد کرو تب آپکی خادمون نے غیر قومونکو
کو بہی انجیل سنائی اور یونانیون مین اور رومیون مین رہا پہیلا تو حضرت اشعیا علیہ السلام
کی کتاب مین جو اللہ فرماتا ہی کہ مین نے تجکو غیر قومونکا نور بنایا یہ خبر حضرت عیسی علیہ السلام کے
نہین ہی وہ تو فقط اپنی قوم اسرائیل کیطرف بہیجے گئے تہی وہ خود آپ دوسری قومونکے طرف نہین
بہیجی گئے یہ پتا صاف حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ہی جنکو اللہ نے اسرائیلیونسی باہر دوسری

قوم مین دوسرے ملک مین پیدا کیا اور سب قومونکا نور آپکو بنایا اور بہت سے اسرائیلیونکو بھی
اوس نور مین اپنی راہ سمجھائی تو یہ کلام اللہ تعالی جناب محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی زبانی
سب لوگون کو سناتا ہی کہ آپ ارواحون کے عالم مین اللہ کے حکم سے اپنا آیندہ حال یون
فرما رہے ہین کہ مین جب ماکے پیٹ مین ہونگا تب ہی سے اللہ میرے نام کا ذکر کیا کریگا چنانچہ آپکی
والدہ آمنہ کو کسی بزرگ نے خواب مین فرمایا کہ جب یہ پیدا ہون تو انکا نام محمد ﷺ رکہنا اور اللہ نے
آپکے منہہ کو تیز تلوار بنایا آپ پر ایسا قرآن اوتارا جسکا ایک ایک حرف شیطانونکے حق مین تیز تلوار
ہے نہین تو ابلیس اور اوسکی فوج جو پیغمبرون کے بڑے دشمن ہین کافرونکے دلونمین وسوسہ ڈال
ڈالکے کتنے پیغمبرون کا خون بہا چکے تہے اسرائیلی جو یہودی کہلاتے تہے جو توراۃ اور زبور کے پڑہنے والے تہے
اونکے ہاتہون پیغمبرونکے خون ہوئے اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو اللہ نے پتہر پوجنے والونکے
شہر مین پیدا کیا وہ لوگ بہت بڑے دشمن خدا پرستونکے تہے اور پہر آپنے اونہین بت پرستونکو تحقیق
اللہ کا کلام سنایا اور اونکے بتونکو خوب طرح ذلیل کیا مگر اون دشمنونکا کچہہ قابو نچلا اس قرآن پاک
کے ایک ایک حرف نے شیطانونکے پرزے اوڑادیے اللہ نے آپکو اپنے ہاتہہ کی سمائی تلے چہپایا اور دشمنون
کی تلوار سے بچایا اور آپکو تیر آبدار بنایا اور اپنے ترکش مین چہپایا یعنے آپکو ایسی تاثیر دی کہ دشمنون کو ہلاک
کرنے مین یہ تاثیر تہی مگر مدت تک اس تاثیر کو چہپا رکہا مکہ مین جہاد کا حکم ندیا پہر مدینہ مین بہیجکر انکا ایک
جہاد کا حکم دیا آپکی ظاہری اور باطنی تاثیر سب کو دکہلادی اور فرمایا کہ تو میرا بندہ اسرائیل ہے
یعنی جسطرح یعقوب علیہ السلام کی نسل سے خدا پرستی پہیلی اوسیطرح تجہسے او تیری اولاد سے فیض
ایمان کا جہانمین پہیلیگا پہر آپ فرماتے ہین کہ مینے عبث محنت اور مشقت کی اسمین یہ اشارہ ہے
کہ مکہ مین آپنے دس برس تک بت پرستون کو اللہ کا کلام سنایا مگر بت پرستون نے بڑی بڑی
ظلم کیے اور تہوڑے سے لوگ ایمان لائے مگر میری عدالت اللہ کے ساتہہ ہے یعنی وہ ظالمون سے بدلہ لیگا اور
اونکو قتل کرادیگا اور میرا کام اللہ کے پاس ہے یعنی اللہ میری محنت کا بدلہ دیگا پہر آپ فرماتے ہین
کہ اب اللہ یون فرماتا ہے کہ مین اسرائیلیون کو اوسکیطرف پہر لاؤن یہ کی لفظ مین صاف
اشارہ ہے کہ پہلے اور قوم کے سمجہانے مین بڑی محنت اوٹہائی اب یون حکم ہوتا ہے کہ اسرائیلیون کو
اللہ کیطرف لاؤ سو مکہ مین دس برس بت پرستون کو سمجہاکر آپ مدینہ مین تشریف لائے اور

بہت یہودی آپ پر ایمان لائی اور بکی محمدی ہوئی اور یا اللہ فرماتا ہی کہ فقط اسرائیلیونکی لیی نہین
بلکہ سب قومونکی لیی تجکو نور بنایا یعنی تیری روشنی مین سب قومونکی لوگ اللہ کو پہچانینگی ارشاد
ہوتا ہی خداوند اسرائیل کا نجات دینی والا اور اوسکا قدوس اوسکو جسی انسان حقیر جانتا ہی
اور اوسی جس سے قوم کو نفرت ہی اور اوسی جو حاکمونکا چاکر ہی یون فرماتا ہی کہ بادشاہ دیکہین گی
اور سردار اوٹہہ کہڑے ہونگی اور خداوند کے لیے سجدہ کرینگی جو بات کا سچا اور اسرائیل کا قدوس
ہے جسنی تجہی برگزیدہ کیا ہی خداوند یون فرماتا ہی کہ مین نے قبولیت کی وقت مین تیری سنی اور
نجات کی دنمین تیری مدد کی اور مین نے تیری حفاظت کی اور است کی لیی تجہی ایک عہد بخشا تاکہ زمین
کو برقرار رکہی اور ویران میراث وارثون کو دیوی ای ایمان والو اللہ تعالی آپکا یہ پتا دیتا ہی کہ جو شخص
پہلے حکومت ظاہر کی نہین رکہتا ہی وہ آخر کو سب بادشاہون پر غالب ہوگا پہلی اوسکا یہ حال
ہوگا کہ لوگ اوسکو حقیر جانینگی یعنی بت پرست لوگ برا کہینگی اور بہت ستاوینگی اور اوسکی
قوم کے لوگ بہت بیزار رہینگی کہ ہماری باپ دادا کا دین مٹا دیتا ہی اور وہ حاکمون کا چاکر
ہی یعنی وہ رسول بات پہلی امیرون کی چاکری کریگا جناب محمد صلی اللہ علیہ والہ وسلم نی پہلی
مکہ والونکی بکریان ا جرہ ٹہیراکر چرائین حضرت خدیجہ کا مال لیکر اونکیطرف سی سوداگری کی
صحیح بخاری مین ہی کہ آپنی فرمایا اللہ نے کوئی نبی ایسا نہین بہیجا جسنی بکریان نہ چرائی ہون لوگون
نے کہا اور آپنے بہی تب فرمایا ہان مین بکریان چراتا تہا قراریط پر یعنی قیراطون پر مکہ والونکی
لیی فتح الباری مین ہی کہ سوید ابن سعید نے فرمایا کہ اسکی یہ معنی ہین کہ ہر بکری ایک قیراط پر یعنی
وہ قیراط جو ایک حصہ روپیے کا یا اشرفی کا ہی مکہ مین آپنے دس برس دشمنونکی ظلم اوٹہائی
پہر مدینہ مین دن بدن آپکا غلبہ بڑہتا گیا نجاشی بادشاہ حبش کا اور باذان حاکم یمن کا ایمان لایا
عرب کے بڑے بڑے سردار اور امیر آپ ہی کے وقت مین ایمان لائی اور ایک عہد یعنی شریعت اللہ
نے آپکو دی اسلیی کہ زمین کو برقرار رکہی یعنی دنیا مین ایمان پہلی اور اہل ایمانوالون کی طفیل سی
زمین کو قائم رکہی اور ویران میراث وارثون کو دیوی سو ویران میراث کعبہ ہی جسمین سیکڑون
برس سی بے ایمانون نے بت پرستی پہیلائی تہی دوسری ویران میراث مسجد بیت المقدس ہی جسکو
بت پرستون نی ڈہا دیا تہا اللہ نے اپنی دونون گہرونکا وارث محمدیون کو کیا طالس اسکا [illegible]

کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے یہودیون نے نفرت کی اور اونکے حاکمون نے اور پنطوس پلاطس اور ہیرودس نے اونسے ایسا سلوک کیا جیسا غلامونسے کرتے ہین یہ لکھا ہے بدری نے سو جاننا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام ظالمونکے ظلم اوٹھاتے رہے اور دنیا سے اوٹھگئے پادشاہون نے اونکی تعظیم نہین کی یہ خبر اونکی نہین ہوسکتی یہ سوچکر اسکے بعد لکھتا ہے کہ جب روم کے پادشاہون نے عیسائی دین قبول کیا یہ امر پورا ہوگیا ہے بادریو روم کے پادشاہون نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے تین سو برس بعد عیسائی دین قبول کیا اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تابع ہوگئین کئی بادشاہ اور حاکم آپکے تابع ہوئے بڑے بڑے بادشاہون نے اینکا فرمانا ارشاد ہوتا ہے تاکہ تو قیدیون کو کہے کہ نکل چلو اور اونکو جو اندھیرے مین ہین کہ آپکو دکھلاؤ وے راہ مین چرینگے اور ساری اونچی جگہین اونکی چراگاہین ہونگی وے نہ بھوکے ہونگے اور نہ پیاسے اور نہ گرمی کا جوش اور دہوپ اونکو مارلیگا کیونکہ وہ جسکی رحمت اونپر ہے اونہین لیچلیگا اور پانیکے سوتونکیطرف اونکی رہبری کریگا اور مین اپنے ساری کوہستان کو ایک راہ کر ڈالونگا اور میری شاہراہین اونچی کیجائینگی دیکھہ یہ دور سے آوینگی اور دیکھہ یہ اوتر سے اور پچھم سے اور یہ سینیم کے ملک سے ای آیمانوالو آپ ارشاد ہوتا ہے کہ تو قیدیون کو یعنے اونکو جو کفر اور جہالت کے اندھیرے مین پہنسے ہین تو اونکو اس قید سے نکالی اور ایمانکے نور مین لادے وہ سب راہ مین چرینگے یعنی وہ سب ملکون پر غالب ہونگے سب ملکونمین نور ایمان کا پھیلاوینگے اور دنیا کی بھی ترقی اونکے لیے ہوگی اللہ تعالیٰ قرآن مجید مین فرماتا ہے لَنُبَوِّئَنَّهُمْ فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً ہم جگہ دینگے دنیا مین اونکو اچھی وَلَأَجْرُ الْآخِرَةِ أَكْبَرُ اور عقبی کا اجر تو بہت بڑا ہے سو اللہ نے محمدیون کو تمام ملکونکی حکومت دی اور یہ جو فرمایا کہ وہ بھوکے پیاسے نہونگے کیا عجب ہے کہ اسمین اشارہ اس معجزہ کا ہے جو ہمارے نبی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے جابجا ظہور مین آتا تہا کہ تھوڑا سا کھانا سیکڑون آدمی پیٹ بھرکر کھالیتے تھے اور تھوڑے سے پانی سے سیکڑون آدمی وضو کرلیتے تھے اور خوب طرح پی لیتے تھے اور وہ کھانا اور وہ پانی اتنا ہی رہتا تہا حدیث کی کتابون مین جابجا یہ ذکر ہے پھر صاف فرمایا کہ سارا کوہستان یعنی ملک عرب اور ملک شام سبکو ایک راہ کر ڈالونگا سو آپ

تمام ملک مین محمدیون کو پہیلا دیا اور سب کو ایک دین کر دیا اور تمام دنیا کے ہر ملک سے لوگ آئے اور محمدی دین مین داخل ہوئے طامس اسکاٹ لکہتا ہی کہ تسلیم کوئی جلوہ ہی ملک مصر مین یا عرب کے ضلع مین اس جگہ یہ قوم ہونگی ایمان لائے کی خبر ہی کہ حضرت عیسی علیہ السلام پر ایمان لاوینگی اور بت پرست گمراہی کی قید سے نکالین گی اونکو کسیطرحکی تکلیف ہوگی وہ لوگ فوج فوج دین مین آوینگی ای یادرہے حضرت عیسی علیہ السلام پر جو لوگ ایمان لائے اونہون نے ظالمون کو ہاتہہ سے بڑی بڑی مصیبتین اوٹہائین یہ خبر اونکی نہین ہو سکتی دیکہو اسکی بعد ارشاد ہوتا ہی آئے آسمانو گاؤ خوش ہواے زمین اوا زراگ کی اوٹہاؤ ای پہاڑو کہ خداوند اپنی لوگونکو تسلی دیتا ہی اور اپنی مجبورون پر رحم فرماتا ہی طامس اسکاٹ لکہتا ہی کہ اسدوالے لوگ جو مصیبت زدہ ہونگی اونکو اللہ تسلی دیگا اس خوشی مین آسمان اور زمین اور اونکی باشندون کو حکم ہوتا ہی کہ خوشی اور تعریف مین گائین آئے یادرہے اسکا صاف ظہور محمدی وقت مین ہوا ارشاد ہوتا ہی لیکن صیہون کہتی ہی خداوند نے مجھے چہوڑ دیا اور خداوند مجہی بہول گیا کیا ہو سکتا ہی کہ کوئی عورت اپنی دودہ پیتی بچی کو بہولجائے اور اپنی پیٹ کے فرزند پر ترس نکہائے ہان وی شاید بہولجائین پر مین تجہی نہ بہولونگا دیکہہ مین نے تیری تصویر اپنی ہتیلیون پر کہودی ہی اور تیری شہر پناہ ہمیشہ تک میری سامنی ہی تیرے بیٹی آئینگی جلدی کرینگی اور تیری بگاڑنے والے اور اوجاڑنے والی تجہہ سے نکل جائینگے طامس اسکاٹ لکہتا ہو کہ تیرے بنانیوالے جیسا کہ پرانے ترجمہ مین ہی وہ جلد اپنا کام پورا کرینگی سوخت وے بادشاہ نے بابل کو جلد لیسے لے لیا اور مسجد بیت المقدس کو پہر بنانیکا جلد حکم دیدیا آئے پادری نے یہ نہ دیکہا کہ یہان یہ وعدہ ہی کہ تیری شہر پناہ ہمیشہ تک میرے سامنی ہی خسرو بادشاہ نی مسجد کی بنیاد ڈالی تہی پہر اوسکی بعد اوس گہرانیکی دوسرے بادشاہ کی حکم سی سارا شہر بنایا گیا مگر وہ سارا شہر مسجد سمیت حضرت عیسی علیہ السلام کو بعد رومیون نی ڈہا دیا اور وہ شہر پناہ ہمیشہ نہین رہی پہر جب محمدی لوگ وہان پہونچی اور مسجد کو اور شہر کو آباد کیا تب سے وہ پاک شہر اور اوسکی شہر پناہ ہمیشہ تک قائم ہی پانچوین صدی مین اگرچہ نصاری دیوار کو توڑکر شہر مین گہس پڑے تہی اور قتل عام کیا تہا مگر بار بار اوپر جہاد ہوتا رہا

اسی برس بعد صلاح الدین بادشاہ نے یہ پاک شہر نصاری سے چھین لیا اور شہر پناہ بنائی اور خوبطرح آباد کیا اور محمدیون کی وہان خوب کثرت ہوئی یہ جو فرمایا کہ مین نے تیری تصویر اپنی ہتھیلیون پر کھودی ہے یہ وہی بات ہے جو باسٹھوین باب مین فرمائی ہو کہ تو خداوند کے ہاتھہ مین شاہانہ تاج ہوگا اور اپنے خدا کی ہتھیلی مین ایک شوکت کا افسر یعنی تیری بہت بڑی رونق ہوگی یہ صاف خبر محمدی دقت کی ہے اور کیا عجب ہو کہ یہان یہ بھی اشارہ ہو کہ تیری شہر پناہ توڑی جائیگی مگر تیری بیٹے یعنی تیرے بنانے والے بہت جلد آجائینگے اور نصاری جو تیرے اوجاڑنیوالے ہین تجھہ مین سے نکلجائینگے ارشاد ہوتا ہے اپنی آنکھین اوپر کر اور چارونطرف نگاہ کر یہ سب کے سب ملکر اکٹھے ہوتے ہین اور تجھہ پاس آتے ہین خداوند کہتا ہو اپنی حیات کی قسم کہ تو ان سبھو نکو زیور کے مانند پہن لیگی اور اونہین اپنے اوپر دولہن کے مانند باندہیگی کہ تیری خراب اور اوجاڑ مکانون اور برباد کیے ہوئے ملک مین اب بسنے والونکی کثرت سے سمائی نہین رہیگی اور تیرے اوجاڑنیوالے دور دفع ہونگے بلکہ تیرے بانجہ پن کے لڑکے تیرے کانونمین پھر کہینگے کہ جگہ بسنے کے لیے تنگ ہے ہمین جگہ دے کہ ہم بسین تب تو اپنے دلمین کہیگی کون میرے لیے انکا باپ ہوا کہ مین تو لا ولد ہوگئی اور اکیلی تھی مین تو خارج کی ہوئی اور بسمین رہی سو کسنے انکو پالا دیکھ مین تو اکیلی چھوٹ گئی پھر یہ کہان سے آئے طامس اسکاٹ لکھتا ہو کہ صیھون گویا ایک بیوہ ہے جو اپنے لڑکون سے جدا ہے بس صیھون کی اگلی بربادی کے بعد اوسکی لوگ بیشمار ہوجائینگے کہ اوس جگہ در کار ہوگی بربادی یہودیون کی بابل والونکی ہاتھون اور بعد اوسکی رومی لوگونکی ہاتھون اور نکالدیا جانا یہودیونکی قوم کا اونکی بے ایمانی کے باعث سے یہ ایسا تھا گویا صیھون کے لڑکے جاتے رہے اور بعد ان بربادیون کے سر سبز ہونا اوس پاک مقام کا ایسا ہے گویا لڑکے مرگئے تھے پھر زندہ ہوکر آئے سو قید کے بعد یہودی بہت بڑہگئے ملک یہودیہ کے سوا اور آس پاس کے شہرون مین آباد ہوئے تو بھی یہ مطلب ہمکو سمجھنا چاہیے کہ بت پرست لوگ حضرت عیسی علیہ السلام پر ایمان لاوینگے اسی یاد دیلو بت پرست لوگ حضرت عیسی علیہ السلام پر ایمان لائے اور اوس پاک شہر مین اور آس پاس کے شہرونمین بسے تو بھی

ہمکو یہ مطلب ضرور سمجھنا چاہیے کہ حضرت عیسی علیہ السلام کی چھ سو برس بعد محمدیون نے اس پاک
شہر کو اور مسجد کو اور تمام ملک شام کو ایسا آباد اور سرسبز کیا کہ تمہارا دل خوب جانتا ہی اور
یہ جو فرمایا کہ تیری اوجاڑنیوالی تجھسی دور دفع ہونگی اسکا پورا ظہور ہمکو اوسوقت دکھائی دیتا ہی
جب صلاح الدین نے نصاری کو اس پاک شہر سی نکالدیا پھر محمدیون نی نصاری کا اور بہت سا
ملک لیلیا نصاری اوس پاک شہر سی بہت دور ہوگئی آرشاد ہوتا ہی خداوند اللہ فرماتا
ہی دیکھہ مین قومون پہ اپنا ہاتھہ اوٹھاؤنگا اور امتون پہ اپنا جھنڈا کھڑا کرونگا اور
وے تیرے بیٹون کو اپنی گودمین لیے آوینگی اور تیری بیٹیون کو اپنے کندہون پہ
چڑہا کہ پہونچاوینگی اور بادشاہ تیری پالنی والی باپ ہونگی اور اونکی بیگمات تیری پالنی والی
مائین ہوینگی تیرے آگے اوندہی منہہ زمین پہ جھکین گے اور تیرے پاؤنکی خاک چاٹینگی اور تو
جانیگی کہ مین ہی خداوند ہون کیونکہ وہ جو میری راہ تکتی ہین پشیمان نہونگی ای محمدی
بہائیو یہ صاف خبر محمدی وقت کی ہی گیارہوین باب مین اللہ نے آخری پیغمبر کو صاف
جھنڈے سے مثال دی ہی یہان بھی وہی لفظ ہی اللہ نی ساری قومون پر جناب
محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو جھنڈی کیطرح کھڑا کر دیا ہر ہر قوم کی بڑی بڑی بادشاہ محمدی
ہوگئے اور اللہ کا کلام جو آپ پر اور سب پیغمبرون پہ اوترا سب ایمان لائی اور مسجد بیت المقدس
اور اوس پاک شہر کی بڑی بڑی خدمتین بجالائے سب محمدی لوگ وہان کی خاک کو
تبرک جانتے ہین محمدی بادشاہون نے جو خدمتین اوس پاک مسجد اور پاک شہر کی
کے ہین اونکا بیان اس کتاب کی آخر مین آویگا اگر اللہ چاہیگا طامس اسکات لکھتا ہی
کہ صیہون کی خاندان کی ترقی انجیل کے وعظ سی ہوگے اور بیشمار لوگ بت پرستی چھوڑکر
عیسائی ہوجائینگی پھر لکھا ہی کہ بہت بڑا ظہور اس خبر کا ابھی آیندہ ہونیوالا ہی ای پادری
بہت بڑا ظہور اس خبر کا محمد صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے وقت سی آجتک ہی ہان ہی ایام مہدی
اور حضرت عیسی آتے ہین اور محمدی دین کو صیہون مین خوب چمکاتے ہین ارشاد ہوتا ہی کیا
ہوسکتا ہی کہ شکار زبردستون سے چھین لیا جای یا وہ جو زبردست اور سی قید ہوا چھڑایا جاوی
ہان خداوند یون فرماتا ہی کہ زور آور کے قیدی ہوڑ لیے جائینگی اور ہیبت والی کا شکار ہی

چہوڑ دیا جائیگا کہ مین اوس سے جو تیرے ساتہہ جہگڑتا ہے جہگڑا کرونگا اور تیرے فرزندون کو
رہائی دونگا اور مین اونکو جو تجہپر ظلم کرتے ہین اونہین کا گوشت کہلاونگا اور وے آپہی
شراب کے مانند اپنا ہی لہو پیکے بدمست ہوجاوینگے اور سارا البشر جانیگا کہ مین خداوند تیرا
بچانیوالا مین یعقوب کا قادر تیرا چہڑانیوالا ہون آگے ایمانوالو پادری مارٹن مین لا الاسلام
مین لکہتا ہے کہ جب نصاریٰ اس لڑائی سے پلٹے تو اون بدکارون نے ترکون کو یعنے
مسلمانون کو چہوڑ کر آپسمین لڑنا شروع کیا اونتالیس ۳۹ برس کے عرصے مین تیرہ ہزار
عیسائیون کو چن چن کر آگ مین جیتا جلا دیا دیکہو یہ پیشخبری کیسی پوری ہوئی کہ جو
اس پاک شہر پر ظلم کرتے ہین اونکو اونہین کا گوشت کہلاونگا اب گیارہوان باب
سنو ارشاد ہوتا ہے میری سنو اے لوگو تم جو صداقت کی پیروی کرتے ہو اور خداوند
کو ڈہونڈتے ہو اوس چٹان پر جسمین سے تم کاٹے گئے ہو اور اوس گڑہے کے
سوراخ پر جہان سے تم کہودے گئے ہو نظر کرو اپنے باپ ابراہام پر اور سارہ پر جو تمہین جنی
نگاہ کرو کہ جب مینے اوسے بلایا وہ اکیلا تہا پر اوسکو برکت دی اور اوسکو بہت بنایا
کہ خداوند صیہون کو تسلی دیگا وہ اوسکے ساری ویران مکانونکی دلداری کریگا وہ
اوسکا بیابان عدن کے مانند اور اوسکا جنگل اللہ کو باغ کے مانند بنادیگا خوشی اور
خورمی اوسمین پائیجاویگی شکر گذاری اور گانیکی آواز اوسمین ہوگی خلاصہ اسکا
اسکا مطلب یون لکہتا ہے کہ اللہ نے حضرت ابراہیم کو بڑہا پے مین اولاد دی وہی
اللہ ایمانوالون کو سچے دین کے ساتہہ آرام دیگا اون جگہون جو برباد اور ویران
ہوگئین پہر اونکو باغ و بہار کر دیگا بت پرست لوگ ایمان لاوینگے اور صیہون جو
برباد کیا گیا تہا اور یہودی نکالدیے گئے تہے اونکا پہر آباد ہونا اور جو دین سست
ہوگیا تہا اوسکا پہر غالب ہوجانا اور یہودیونکا سچے دین کو قبول کرنا ان باتون کی بیان
پیشخبری ہے آگے پادریو ان سب خبرونکا ظہور محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے اور قرآن
سے ہوا اور ہو رہا ہے بہت یہودی اور نصرانی محمدی ہوئے شہر صیہون جو حضرت
عیسیٰ کے بعد ویران اور برباد ہوگیا تہا محمدی وقت مین ایمان سے اور دین سے اور مسجدون

اور مدیہون سے اور اللہ کے کلام سے اور اوسکے ذکر سے ایسا آباد ہوا کہ تمام جہان پر روشن ہے
پادری لکھتا ہے کہ رومیون نے جیہون کو برباد کیا یہودیون کو قتل کیا حضرت عیسی علیہ
السلام کے بعد پہلی تین صدیون مین دس بار خرابیان ہوئین اول کے عیسائیون کے لیے ایمان
اور صبر کا امتحان تھا اور بڑا ظلم عیسائیون نے اوٹھایا اور بت پرستی ناخدا ترسی بے ایمانی نے رواج
پایا اور ایک زمانہ آتا ہے کہ مظلوم یہودیونکو انجیل سے قوت ملیگی وہ دین مین شامل ہونگے
اس پادری یہ وہ زمانہ آچکا بہت سے یہودیون کو انجیل اور قرآن سے قوت ملی جو یہودی محمدی
ہوگئے وہ صیہون مین نہایت خوش و خرم ہین اللہ نے وہانکی ویران مسجد کو اور سارے
ویرانون کو آباد کیا ارشاد ہوتا ہے میری سنو اے میری امت میری طرف کان دھرو میری
گروہ کہ ایک شریعت مجھسے نکلیگی اور مین اپنی عدالت کو قومون کی روشنی کے لیے قایم
کرونگا میری سچائی نزدیک ہے میری نجات نکلیگی اور میرے بازو قومون پر حکومت کرینگے
دریائی ملک میرا انتظار کرینگے اور میرے بازو پر بھروسا کرینگے اگر آنکھ ایمان ہو تو یہ صاف محمدی
شریعت کی خبر ہے جو اللہ نے ساری قومونکے واسطے بھیجی اوس شریعت کا پتا دیا کہ وہ حکومت
اور غلبہ کے ساتھ ہوگی محمد ضیا طبرانی نے لکھتے ہین کہ یہ خبر جناب محمد صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم کی
کی ہے کہ آپ کے احکام تمام خلق مین روشن ہونگے اور محمدی دین کی قوت سے کافرون کے
اکثر ملک فتح ہوگئے اور شہرہ دین اسلام کا تمام ملکون اور دریاؤن مین پھیلا یہانتک بیت المقدس
مین بھی بعد اوس ویرانی کے جو حضرت عیسی علیہ السلام کے قتل کے ارادہ کرنیکی باعث سے ہوئی تھی
مگر اللہ نے اوسکو آباد کر دیا جیسا کہ اسی باب مین وعدہ کیا تھا کہ اللہ تعالی صیہون کو تسلی
دیگا اور اوسکے تمام ویرانون کو عدن کیطرح ہرا اور اوسکے جنگل کو اللہ کے باغ کیطرح کر دیگا
خوشی اور خرمی اور شکر اور آواز تسبیح کی اوسمین ہوگی چنانچہ پانچون نماز وہان اور اللہ کے
ذکر اور شریعت محمدی دین کی برکت سے ایسی آباد ہوئی کہ گویا اوسکو لاہوت اللہ اور اوسکی برکت سے
پیلے بہشت عنبر سرشت ہی جیسا کہ قرآن مین اللہ تعالی فرماتا ہے سُبْحَانَ الَّذِیْ اَسْرٰی
بِعَبْدِهٖ لَیْلًا مِّنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اِلَی الْمَسْجِدِ الْاَقْصَی الَّذِیْ بَارَکْنَا حَوْلَهٗ
پاک ہے وہ اللہ جو رات کو لیگیا اپنے بندہ کو حرمت والی مسجد سے دور والی مسجد تک جسکے

آسمان سے ہمنی برکت دی ہی گویا اسی خوشی اور خرمی اور شکر اور تسبیح کا یہان اشارہ ہے
کہ معراج کی رات مین تمام پیغمبر حضرت آدم علیہ السلام سے حضرت عیسی علیہ السلام تک اوس
برکت کے مکانمین جناب محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حضور مین آئی اور سب نیکی فرشتون کی
ساتھ آپکے پیچھے نماز پڑہی اور خوشی اور فرحت کو ظاہر کیا ملا محمد خضافہ باقی ہین کہ یہودیون
کے گمراہ اور گمراہ کرنیوالی علمائون نے ایک مطلب ان آیتونکا یون بیان کیا ہے کہ یہ خبر اسکی
ہی کہ یہودیون کو اللہ نے بابل کی قید سے چھڑایا اور بیت المقدس پھر آباد ہوئی اسکا جواب
یہ ہی کہ اس جگہ پر نئی شریعت کے پہنچنے کی خبر ہے بابل سے چھوٹنے سے اور اس خبر سے کچھہ علاقہ نہیں
اس جگہ پر آیندہ زمانکی خبر ہی گذری ہوئی وقت کا ذکر نہین اور ابرہنال کا مطلب جب ہی جب
یہ گذری ہوئے زمانکی خبر ہو کیونکہ توراۃ کی شریعت پہلی اوتر چکی تھی پھر جب بابل سے چھوٹے
اوسی اگلی شریعت پر عمل کرنے سے نجات کی قابل ہوئی اور یہان یہ خبر ہی کہ ایک شریعت
آیندہ زمانے مین ظاہر ہوگی گذری ہوی زمانیکا ذکر نہین اور بعد اسکے فرمایا ہی کہ میری بازو
قومون پر حکومت کرینگی اب تم بتاو تمہاری اوس ذلت کے بعد اللہ کی وہ بازو یعنی اسکی نائب
جو تمام قومون پر حکومت کرین بجز محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور اونکی آل پاک کی اور کون ہیں
دوسرے معنی ابرہنال نے یون کہی ہین کہ یہ خبر مسیحا کی ہی اور ابرخیال کے رفیق رذق نے بھی یہی معنی
کہی ہین کہ جب مسیحا آویگا ساری قومونمین توراۃ کی حکمون کو جاری کریگا اور مسیحا کے آنیکا زمانہ
یاجوج ماجوج کی نکلنی کے بعد بتلاتے ہین یہ لوگ ہمیشہ حضرت موسی علیہ السلام سے اور سب پیغمبرون
سے یہ بیان کرتے رہے ہین اور اتنی پیش خبریان اتنی کتابون مین موجود ہین اسپر بھی حضرت
عیسی علیہ السلام سے اور اونکی مان مریم علیہا السلام سے منکر ہی اور ابھی تلک اونپر ایمان نہین
لاتے ارشاد ہوتا ہی اپنی آنکھین آسمان کی طرف اوٹھاو اور نیچی زمین پر نگاہ کرو کہ آسمان دہوئین
کے مانند غائب ہو جائینگے اور زمین کپڑے کی طرح پرانی ہوگی اور وی جو اوسپر رہتی ہین اوسیطرح
مرجائینگے پر میری نجات ہمیشہ تک رہیگی اور میری صداقت موقوف نہ کیجائیگی اسی ایجا لوالو
مطلب یہ ہی کہ وہ شریعت جسکا نام صداقت اور نجات ہی وہ شریعت کبھی موقوف نہین ہوگی
یہانتک کہ قیامت آجاویگی اور ایسا نہوگا کہ کوئی دوسری شریعت آوے پھر ارشاد ہوتا ہی

سنو ای تم سب جو سچائیکی پہچانتے والے ہو ای لوگو جنکے دلمین میری شریعت ہی انسان کی ملامت سے
مت ڈرو اور اونکے طعنہ زنی سی ہراسان مت ہو کیونکہ کیڑا اونکو کپڑیکی مانند کہائیگا اور کرم
اونہین پشمینہ کیطرح کہا جائیگا پر میری صداقت ہمیشہ تک رہیگی اور میری نجات پشت در پشت ای
ایمانوالو اللہ تعالی سمجہاتا ہی کہ انسانون کی طعنون سے مت ڈرو جو پہلی اوس شریعت کو مانیگا اکثر
لوگ اوسکو طعنے دینگے وہ سب مرجائینگے مگر میری وہ شریعت ہمیشہ رہیگی اور پشت در پشت
رہیگی یعنی ایسا نہوگا جیسا اسرائیلیون مین ہوتا ہی کہ بار بار دین سے پہر جاتے ہین ارشاد ہوتا ہی
جاگ جاگ توانائی پہن لے ای خداوند کے بازو جاگ جیسا اگلے زمانے مین اور سلف کی پشتون
مین کیا تو وہی نہین جسنے رہب کو یعنی مصر کو کاٹا اور اژدہے کو گہائل کیا تو وہی نہین جسنے
سمندر اور بڑے گہراؤنکا پانی سکہا ڈالا جسنے دریا کی تہا کو رستہ بنا ڈالا تاکہ وے جنکا فدیہ لیا گیا
پار گذرین ای ایمانوالو اللہ تعالی نے حضرت اشعیا علیہ السلام کو یہ دعا سکہلائی کہ یون کہو کہ ای
اللہ تو اب بہی وہی ہی جسنے دریا کو حضرت موسی علیہ السلام کے وقت مین سکہا ڈالا اور حضرت موسی کی
کو امت سمیت پار کر دیا اور فرعون کو فوجون سمیت ڈبو دیا ای اللہ اپنی قدرت کو پہر ظاہر
کر دے اس بات کو یون فرمایا کہ ای اللہ کے ہاتہ تو جاگ یعنی ہماری طرف مہربانی سے دیکہہ اور قدرت
کو پہن لے یعنی اپنا زور ظاہر کر دے جیسا ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا سُبْحَانَ الَّذِیْ
لَبِسَ الْمَجْدَ پاک ہی وہ اللہ جسنے عظمت اور جلال کو پہن لیا یعنی اپنا جلال ظاہر کر دیا اس جملے
مین یہ بہی اشارہ ہی کہ یا اللہ اوس پیغمبر کو جلد بہیج دے جنکا تو نے توراۃ مین یہ بتا دیا ہی کہ وہ موسی
کے مانند ہوگا یعنی اوسکے ساتہہ اللہ اپنی زور اور قوت کو پہر ظاہر کریگا ارشاد ہوتا ہی سو وے
جنہین خداوند نے خریدا ہی پہر آوینگے اور گاتے ہوئے صیہون مین آوینگے اور ہمیشہ کی خوشی اونکے
سر پر ہوگی وے خوشی اور خرمی حاصل کرینگے اور غم اور الم بہاگ جاوینگے طامس اسکاٹ لکہتا ہی
کہ اسکا یہ مطلب ہی کہ جسطرح قدیم زمانے کے یہودی ملک بابل سے صیہون مین خوشی اور تعریف کے
گیت گاتے ہوئے پلٹے اسیطرح جو لوگ حضرت عیسی علیہ السلام پر ایمان لاوینگے وہ زندہ دل جاوینگے
اور عیسائیونکے گرجا و نمین آوینگے اور دشمنون سے محفوظ رہکر خوشی سنانی رہینگے ای پادریو حضرت
عیسی علیہ السلام کے بعد سچے عیسائی چہہ سو برس تک دشمنون کے ظلم اوٹہاتے رہے یہ بشارت

وقت کی ہی جو لوگ اللہ کی خریدے ہوئے ہین وہ محمدی لوگ ہین اعلا بخلیونین سی ہون یا اور قومون مین) سی ہون جنہون نے حضرت موسی علیہ السلام کی وقت کی طرح کافرون پر غلبہ پایا اللہ تعالی قرآن مین فرماتا ہی اِنَّ اللّٰهَ اشْتَرٰی مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ اَنْفُسَهُمْ وَاَمْوَالَهُمْ بِاَنَّ لَهُمُ الْجَنَّةَ يُقَاتِلُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَيَقْتُلُوْنَ وَيُقْتَلُوْنَ وَعْدًا عَلَيْهِ حَقًّا فِي التَّوْرٰىةِ وَالْاِنْجِيْلِ وَالْقُرْاٰنِ وَمَنْ اَوْفٰى بِعَهْدِهٖ مِنَ اللّٰهِ فَاسْتَبْشِرُوْا بِبَيْعِكُمُ الَّذِيْ بَايَعْتُمْ بِهٖ وَذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ بیشک اللہ نے خرید لیا ایمانوالون سی اونکی جانو اور اونکی مالون کو اسکی عوض مین کہ اونکی لیی جنت ہی لڑتے ہین اللہ کی راہ مین پہر قتل کرتے ہین اور قتل کیے جاتے ہین وعدہ ہو اوسپر سچا ہی توراۃ اور انجیل اور قرآن مین پہر جسنے پورا کیا اقرار اپنا اللہ سی تو خوشی کرو اپنی بکری کی جسکا تمنے بیوپار کیا اور یہ جو ہی ہی مراد کو ہونچنا بڑا دیکہو اس آیت مین اللہ تعالی کتاب والون کو یاد دلاتا ہی کہ اللہ کی خریدی ہوئے لوگ جنکا ہمنی وعدہ کیا تہا وہی محمدی لوگ ہین جو اللہ کی راہ مین جہاد کرتے ہین اور کافرون کو قتل کرتے ہین اور خود بہی قتل کیے جاتے ہین اللہ نے اونکی جان اور مال کو جنت کی بدلی خرید لیا ہی اور جو جو وعدی اللہ نے توراۃ اور انجیل اور قرآن مین کیی ہین وہ سب سچی وعدی ہین عقبی مین جنت کا وعدہ دنیا مین ملک شام اور صیہون کی فتح کا وعدہ اور سب قومون پر غالب ہونیکا وعدہ جو توراۃ کے صحیفون مین اور انجیل مین موجود ہی یہ خبر صاف اون محمدیون کی ہی جو جناب محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بعد آپکی نائبون کی وقت مین ملک شام کی نصاری پر جہاد کرتے ہوئے نہایت خوشی سی لا الہ الا اللہ کی اور اللہ اکبر کے نعرے کرتے ہوئے اور قرآن پاک پڑہتے ہوئے صیہون تک پہونچی اور مسجد بیت المقدس کو نہایت خوشی سی آباد کیا اور اونکا یہ احوال اوس کتاب کی آخر مین صیہون کی فتح ہونیکی مقام مین دیکہو اور یہ جو فرمایا کہ وہ پہیرینگے یہی لفظ پینتیسوین باب کی دسوین آیت مین بہی اسی بیان کی ساتہہ آیا ہی وہان پادریون نے یہ معنی لکہی ہین کہ وہ گناہون سی توبہ کرینگی اور اللہ کا دین اختیار کرینگی یہان بہی یہی معنی ہین کہ وہ لوگ کفر اور شرک سی توبہ کرکے ایمان والون کی سردار ہو جائینگی اور بڑی خوشی سی صیہون مین آوینگی ارشاد ہوتا ہی وہ جو تمہین تسلی دیتا ہی مین ہی ہون تو کون ہی کہ انسان سی

جو مر جاتا ہی اور بنی آدم سے جو گھانس کے مانند ہو جاتا ہی ڈرتا ہی اور خداوند اپنے خالق کو بھول جاتا ہی جسنے آسمان پھیلائے اور زمین کی بنیاد ڈالی اور تو ہر روز ظالم کے جوش و خروش سے کہ گویا وہ ہلاک کرنیکو تیار ہے ڈرتا ہے پر ظالم کا جوش و خروش کہان ہے جھکایا ہوا بند ہوا جلد ہی آزاد کیا جائیگا وہ غار مین نہ مریگا اور اوسکی روٹی کم ہوگی مین خداوند تیرا خدا ہون جو سمندر کو ہلاتا ہون جسوقت اوسکی لہرین جوش مارین اوسکا نام رب العالمین ہے ٹامس اسکاٹ لکھتا ہی کہ اسرائیل لوگ ہمیشہ ظالمون کے ظلم سے ڈرتے رہے اونکا ظلم فوراً جاتا رہیگا وہ لوگ ڈرتے تھے اوس شخص کیطرح جو وطن سے نکالدیا گیا ہو یا قید کردیا گیا ہو اور اپنی خلاصی کے لئے بہت جلدی کرتے تھے پاک عیسائی ہمیشہ خدا پرستون کی مصیبتون پر غم کرتے رہے ہین اور دشمنون سے چھوٹنے کی خواہش کرتے رہے ہین اگر پادری یہ بات بیشک سچ ہی کہ عیسائیون نے چھ سو برس بے ایمانون کے بڑے بڑے ظلم اوٹھائے اللہ تمکو آنکھین دے کہ تم دیکھو کہ محمدی وقت مین سچے ایمانوالون نے ظالمون سے نجات پائی ارشاد ہوتا ہی اور مین نے اپنی باتین تیرے منھ مین ڈالین اور تجھے اپنے ہاتھ کے سائے تلے چھپا رکھا تاکہ آسمانون کو قایم کرون اور زمین کی بنیاد ڈالون اور صیہون کو کہون کہ تو میری گروہ ہی پادری لکھتا ہی کہ اس آیت مین یہ بات الہ حضرت اشعیا علیہ السلام سے فرماتا ہی یا حضرت عیسیٰ سے اور ان لفظون سے کوئی اور بات سمجھہ مین نہین آسکتی مگر یہی جو عمدہ فائدہ ہی حضرت عیسیٰ کے آنے مین آگے پادری اوپر کی آیتو مین ظالمون کے غارت ہونیکی اور اللہ والون سے صیہون کے آباد ہونیکی بشارت ہی یہان بھی وہی مطلب ہی کہ تم جو اللہ کے پوجنے والے ہو آخر کو تمہارا دین پھیل جائیگا گویا کہ اللہ نے سرے سے زمین آسمان کو پیدا کریگا اوسوقت مین صیہون کے رہنے والے اللہ کے خاص بندے ہونگے ارشاد ہوتا ہی جاگ جاگ اوٹھ کھڑی ہوا ای یروشالم تو نے تو خداوند کے ہاتھ سے اوسکے غضب کا پیالہ پیا تو نے تھرتھراہٹ کے پیالے کے تلچھٹ نوش کی اور نچوڑ کر پی لی ہے اون سارے بیٹونکے درمیان جنہین وہ جنی کوئی نہین جو اوسکا رہنما ہو اور اون سب لڑکون کے بیچ جنہین اوسنے پالا ایک نہین جو اوسکا ہاتھ پکڑے یہ دو حادثے تجھپر پڑے کون تیرے لیے غمخوار ہو ویرانی اور ہلاکت اور بھوکھ اور تلوار مین کیونکر تجھے تسلی دون تیرے بیٹے غش کھا گئی ہین وے ہر ایک کوچے کے سرے پر یسے پڑے ہین جیسا ہرن جال مین وے خداوند کے غضب سے اور تیرے خدا کی گھرکی سے بھرے ہوے ہین

لکھتا ہی کہ ملک یہودیہ پر تباہ کرنیوالی عدالتین ہوئین قحط سالی سی اور رومیون کی تلوار سی اور یہودیون کی پڑوسیون
مین سے کسی نے اونکا ساتھ نہین دیا وہ گروہ کی گروہ ہر ایک کوچے مین پڑے رہی یہ غضب اونپر اس سبب سے
تھا کہ حضرت عیسی علیہ السلام کو سولی دی بابل مین جو تکلیفین یہودیون نے پائین کسی طرح اون
تکلیفون کے برابر نہین ہوسکتین جو اونہون نے ملک یہودیہ کی تباہ ہوجانے کی بعد رومیون سی اوٹھائین
پھر پادری لکھتا ہی کہ اسکے بعد یروشالم کی بڑی آبادی اور بڑی رونق کی خبر ہی اور قید بابل کے بعد
انٹیوکس نے اوس پاک شہر کو لوٹا اور پھر رومیون نے اوس شہر کو نیست و نابود اور تباہ کردیا
تو ضرور یہان عیسائیون کی خبر ہے کہ آخری زمانہ مین وہ ہمیشہ کا چین پاوینگے ای محمدی بھائیو اس
مقام مین اللہ کا بڑا شکر ہے کہ پادری نے اقرار کیا کہ اس جگہ شہر یروشالم کی دوسری ویرانی کی خبر ہی جو حضرت
عیسیٰ کی بعد ہوئی چونکہ اس ویرانی کی بعد ہمیشہ کی آبادی کی بشارت ہی وہ آبادی پانسو برس بعد محمدیونکی
ہاتھون ہوئی اوس آبادی کو پادری لوگ آبادی نہین سمجھتے محمدی نور سی بھاگتے ہین اور کہتے ہین کہ آخری
وقت مین ہم وہان جاکر بسینگے اور ہمیشہ کا چین پاوینگے یا اللہ انکو آنکھین دی کہ محمدی دین کی
سچائی اس نشانی سی پہچانین آیت مین ارشاد ہوتا ہی پس اب تو جو آزردہ اور مست ہی پر شراب سے
نہین یہ بات سن تیرا خداوند اللہ اور تیرا خدا جو اپنے لوگون کے لیئے حجت ثابت کرتا ہی یون فرماتا ہے
کہ دیکھ مین تیرا ہٹ کا پیالہ اور اپنے قہر کے پیالے کی تلچھٹ تیرے ہاتھ سے لے لونگا تو اوسی پھر کبھی
نہ پئے گی اور مین اوسی اونکی ہاتھ مین دونگا جو تجھی دکھ دیتی اور جو تجھسے کہتے تھے کہ جھک جا تا کہ ہم گذر جاوین
اور تو نے اپنی پیٹھ کو زمین کیطرح رکھدیا بلکہ سڑک کیطرح راہ چلنی والون کی لیے ای ایمان والو اللہ تعالی نے
شہر یروشالم سے صاف فرمایا کہ جن لوگون کو تو نے جنا اور پالا اون مین کوئی تیرا آباد کرنیوالا نہین یعنے
اسرائیلیون مین اور اس شہر کے بسنے والون مین ایسا کوئی نہین جو تیری مدد کرے سو اس ویرانی
کے بعد آبادی اوس پاک شہر کی اور مسجد کی عرب لوگون کے ہاتھون ہوئی جو حضرت اسمعیلؑ کی نسل
مین سی تھی اور اللہ نے صاف فرمادیا کہ جن لوگون نی تجھکو دکھ دیا اور راہ چلنے والونکی لیے تجھکو سڑک کیطرح کردیا
اونپر غضب نازل کرونگا یہ صاف رومیونکی قتل ہونکی خبر ہے سو رومی لوگ تین سو برس بت پرست رہی پھر [illegible]
عیسائی بن کر کفر اور بت پرستی پھیلائی اونکو اللہ نی محمدی تلوار سی قتل کیا اور محمدیون نی اوس پاک شہر کو مسجد
آباد کیا اللہ فرماتا ہے جاگ جاگ اے صیہون اپنی شوکت پہن لے اے یروشالم مقدس شہر

اپنا چمکتا لباس اوڑہلی کیونکہ آگی کو کوئی بے ختنہ اور ناپاک تجہین کبہی داخل نہوگا اپنی
اوپر سی گرد جہاڑدی اوٹہہ بیٹہہ ای یروشالم اپنی گلی کے بند ہنون کو اپنی پرسی کہولدی
ای صیہون کی قیدی بیٹی کہ خداوند یون فرماتا ہی کہ جس حال تم مفت بیچی گئی ہو سو تم
بغیر روپے کے آزاد کیی جاوگی ای محمدی بہائیو اللہ تعالی اس پاک شہر کو جسکا نام صیہون
اور دوسرا نام یروشالم ہے خوشی سناتا ہی کہ تیری عزت اور تیری بہار اور رونق کے
چمکنی کا وقت آتا ہی اوسوقت کوئی بے ختنہ اور ناپاک یعنی بت پرست تجہین داخل نہوگا
قرآن مجید مین بہی اللہ نے بت پرستونکی ذکر مین فرمایا ہی کہ وہ ناپاک ہین یہان بہی اونہین
کیطرف اشارہ ہی جو اس پاک شہر کو ڈہادیتی تہی اونکا زور ایسا ٹوٹا کہ کبہی وہانتک جا
نہ پائے ہماری پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی انتقال کے چہٹی برس یہ پاک شہر محمدیون کو ملا پہر
پانچوین صدی کے اخیر مین نصاری نے اس پاک شہر مین گہس کر ہزارون مسلمانون کو قتل
کیا مگر اوسپر بار بار جہاد ہوتا رہا چہٹی صدی کے اخیر مین پہر یہ پاک شہر محمدیون نے لے لیا اوسوقت
سی آجتک وہان محمدیون کی حکومت ہی یہ لفظ جو فرمایا کہ آگے کو ایسا نہوگا اسمین کیا عجب ہے
کہ یہ اشارہ ہو کہ پہلی ای یروشالم تو محمدیون کے ہاتہون آباد ہوگا اور مدتون آباد رہیگا پہر آگی کو
ایک زمانہ ایسا ہی آویگا کہ نصاری جو بے ختنہ اور ناپاک ہین ایکبار تجہپر ظلم کرکے پہر کبہی تجہپر
قابو نہین پاوینگے اور غلبہ کے ساتہہ تجہین داخل نہین ہونگے واللہ اعلم یہ جو فرمایا کہ تم مفت
بیچے گئے ہو اسکا یہ مطلب کہ رومیون نے بہت یہودیون کو کوڑیون کے مول بیچ ڈالا
محمدی وقت مین جو یہودی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور حضرت عیسی علیہ السلام پر
ایمان لائے اونہون نے سب قیدون سی نجات پائی پادری طامس اسکاٹ لکہتا ہی کہ اس
جگہ یہی مطلب بہت دلکو لگتا ہی کہ یہ اس بات کی پیش خبری ہی کہ یہودی لوگ اپنی عبادتخانہ
مین آرام پاوینگے اور لوگ یہ خیال رکہتے ہین کہ یہ بات مسیح کی مددسی ہوگی اور وہ ابہی تک
نہین آیا پہر پادری نے ایک معنی یون لکہی ہین کہ یہان عیسائیون کی جماعت کو اللہ نے
صیہون اور یروشالم خطاب دیا ہی مطلب یہ ہی کہ آخری زمانہ مین پادری لوگ بڑی شان و
شوکت پاوینگے اور لکہتا ہی کہ پادریون نے بہشت کا اشارہ بہی یہان بیان کیا ہی کہ یہان

غم اور الم کچھہ نہ رہیگا ای پادریو اوپر اسد یروشالم سی فرما چکا ہی کہ تجھکو دشمنون نے ویران کر دیا اور
زمین پر گرا دیا اور تجھمین قحط پڑا اسکی بعد اسد یروشالم کو تسلی دیتا ہی اور تم کہتے ہو کہ یروشالم
یہان بہشت کو کہا ہی تو تم بتلاؤ بہشت کو کس زمانہ مین بت پرستون نے ڈہا دیا تہا اور وہان
کس زمانہ مین قحط پڑا تہا کہ اسد بہشت کو تسلی دیتا ہی کہ اب بت پرست تجھمین نہین جانے پاینگے تو
اور تو قید سی چھوٹ جائیگی یا اللہ اپنے بندون پر رحم کر اور اپنی سیدہی راہ سبکو دکہلا دی
آگے پہر اللہ تعالی مصر اور عراق کے ظالمون کی شکایت کر کے ساتوین آیت مین فرماتا ہی
کہ پہاڑون کے اوپر کیا ہی خوشنما ہین اوسکے قدم جو بشارتین دیتا ہی اور سلامتی کی منادی
کرتا ہی اور خیریت کی خبر لاتا ہی اور نجات کا اشتہار دیتا ہی جو صیہون کو کہتا ہی کہ تیرا خدا سلطنت
کرتا ہی ای ایمانوالو یہ صاف بشارت اوس رسول پاک کی ہی جو اللہ کا ایسا پیارا ہی کہ اللہ
اوسکے قدمون کو فرماتا ہی کہ نہایت خوشنما ہین پہر اوسکا نورانی چہرہ اور تمام جسم پاک کیسا
خوشنما ہوگا اللہ اوسکا یہ پتا دیتا ہی کہ وہ صیہون کو آبادی اور سلامتی کی خوشی سناتا ہی کہ وہان
اللہ کی بادشاہی کا ظہور ہوگا سو محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صیہون اور ملک شام کی حق مین
بہت بشارتین دین کہ آپکی امت کے لوگ بیت المقدس کو یعنی صیہون کو فتح کرینگے اور
اوس ملک مین امن وامان رہیگا وہ حدیثین اوپر ہو چکین اپکی بشارت کی موافق آپکے
ایلچیون نے صیہون اور ملک شام مین اللہ کا دین پہیلایا اور سب پیغمبرون کا نام چمکایا ارشاد
ہوتا ہی تیرے نگہبان آواز بلند کرینگے وہی آوازین ملا کر گائینگے کیونکہ وہ خداوند کا
صیہون مین پہر آنا روبرو دیکھینگے ای ایمانوالو صیہون کے نگہبان وہی محمدی لوگ
ہین جو حضرت عمر رض کے وقت مین آوازین ملا کر لا الہ الا اللہ و اللہ اکبر پکارتے ہوئے
نہایت خوشی اور فرحت سی صیہون مین داخل ہوئے اونہون نے دلکی آنکھون سی خوب دیکھہ لیا
کہ اللہ نے صیہون کو پہر رحمت کی نظر سی دیکہا اور اپنا نور وہان پہیلایا پادری جلی اسکا ثبوت
لکہتا ہی کہ سچا دین پہیلیگا یہ وہی بات ہی جو حضرت یحیی اور حضرت عیسی نے خوشخبری دی تہی
کہ خدا کی بادشاہت قریب ہی ای پادری وہ بادشاہت یہی محمدی بادشاہت ہی جسمین
صیہون محمدیون سی آباد ہوا ارشاد ہوتا ہی خوشی سی للکارو اور ہم راگ گاؤ ای یروشالم

کے ویرانو کیونکہ خداوند نے اپنی قوم کو دلاسا دیا اوسنے یروشالم کو آزاد کیا خداوند نے اپنا پاک بازو ساری قومونکی آنکھونکے سامنے ننگا کیا اور زمین سرتاسر ہماری خدا کی نجات کو دیکھینگی یعنی ایمانوالو یروشالم کا برا اور ویرانہ مسجد بیت المقدس کا ویرانہ تہا اوسکو اور تمام پاک مقامون کو اللہ نے محمدیون کے ہاتھون آباد کیا اور اپنے پاک بازو کو یعنی اپنی بڑی قدرت کو ساری قومون کے سامنے ظاہر کیا اور سبھون نے خوب دیکھہ لیا کہ اللہ نے کافرون کی ظلم سے ایمانوالون کو نجات دی ارشاد ہوتا ہے روانہ ہو روانہ ہو یہان سے چلیجاو ناپاک چیز مت چھواونکی درمیان سے نکلجاو اور پاک ہوجاو اری تم جو خداوند کے برتن اوٹھاے لیے جاتے ہو تم نہ جلد نکلجاوگے اور نہ بھاگنے والے کے طور پر چلوگے کیونکہ خداوند تمھاری آگے آگے چلیگا اور اسرائیل کا خدا تمہارا چنڈاول ہوگا طامس اسکاٹ لکھتا ہے کہ یہ یہودیون کو بابل سے پلٹنے کی خبر ہے اونکو حکم ہوتا ہے کہ بت پرستون کی شہر سے نکلجاو اور ناپاک چیزون کو مت چھوو کیونکہ تم مسجد بیت المقدس کی پاک برتنونکو اوٹھاے لیے جاتے ہو **فائدہ** اسکا مطلب یہ ہے کہ خسرو بادشاہ نے جب اسرائیلیونکو بابل سے روانہ کیا بہت کچھہ خرچ دیا اور پاک برتن بیت المقدس کی جو بخت نصر لوٹ لایا تہا وہ خسرو نے پھر اسرائیلیون کو دیدیے سو اللہ اوسوقت کی پہلے سے خبر دیتا ہے کہ تم ان پاک برتنون کو اوٹھائے لیے جاتے ہو ناپاک چیزون کو مت چھوو پادری لکھتا ہے کہ اونکو حکم ہوتا ہے کہ چلنے مین دیر نہ کرین اور بہت جلدی بھی نہ کرین جسطرح دشمنون سے بھاگتے ہین کیونکہ وے بے قید ہوکر پلٹین گے اور اللہ اونکے ساتھہ ساتھہ ہوگا ارشاد ہوتا ہے دیکھو میرا بندہ اقبالمند ہوگا اور اونچا کیا جائیگا اور تعریف کیا جائیگا اور نہایت بلند ہوگا جسطرح بہتیرے تجھے دیکھکر دنگ ہوگئے کہ اوسکا چہرہ ہر ایک بشر سے زائد اور اوسکی پیکر بنی آدم سے زیادہ ہلاکت مین پڑی اسیطرح وہ بہت سی قومون پر چھڑکیگا اور بادشاہ اوسکی آگے اپنا منھہ بند کرینگے کیونکہ وے وہ کچھہ دیکھینگے جو اونسے کہا گیا تہا اور جو کچھہ اونہون نے نہ سنا تہا وے دریافت کرینگے پادری لکھتا ہے کہ یہ آیتین آئندہ باب سے علاقہ رکھتی ہین

پھر لکھتا ہی کہ یہان بابل بالکل گرا دیا گیا اور مشکل سے دکھائی دیتا ہی جو اسعد کا شکر ہی پادری
اقرار کرتا ہی کہ اس جگہ بابل ہماری نظرون سے گرا دیا گیا یعنی اس جگہہ بابل سے پہونچنی کا
ہرگز ذکر نہین اور یہ تعریف خداوند بادشاہ کی ہرگز نہین ہی پادری لکھتا ہی کہ یہان اللہ
اپنے بندہ مسیح کا ذکر کرتا ہی کہ اوسکا نور اس دنیا مین بھی بہت بلند ہوگا بہت سی لوگ
اوسکی ہتھیلیان تعجب سے دیکھینگے اوسکی شکل مرجھا جائیگی غم سے اور شرم سے اور زخم اور خون سے
تب بھی وہ بہت سی قومون پر اپنی روح کو چھڑکیگا اپنے خون کے ساتھ جسطرح پاک کرنیوالا
پانی اور ظالم بادشاہ اسکو ڈر اور خوف سے اور تعجب سے چپ ہو جائینگے وہ لفظ جسکا
ترجمہ یہ ہی کہ پاک کرتا ہی یا چھڑکیگا وہ عبرانی مین یشحث ہی یہی لفظ حضرت ارمیا علیہ السلام
کے صحیفہ کے اکاونوین باب کی پینتیسوین آیت مین بھی آیا ہی مشحیث وہان پادری
مارٹن نے یون ترجمہ کیا ہی کہ ہلاک کرنیوالے پہاڑ وہی ترجمہ یہان بھی کرنا چاہیے مگر یہان اور
طرح ترجمہ کیا ہی وہ ترجمہ ٹھیک نہین ہی اے پادری حضرت عیسی علیہ السلام کے سامنے بادشاہون
نے اپنا منھ کہان بند کیا او پھر اونکی امت پر بڑے بڑے ظلم بے ایمان بادشاہون نے کیے جسکی
بیان سے تمہاری کتابین بھری ہوئی ہین یہ تو صاف پتا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ہی
کہ پہلے آپ پر کافرون نے بڑے بڑے ظلم کیے پھر سبکا منھ بند ہوگیا ابن ابی شیبہ کی مصنف
مین ہی کہ طارق محاربی فرماتے ہین کہ مین نے دیکھا کہ ذو المجاز کی بازار مین آپ بلند آواز سے
پکار رہے تھے ایہا الناس قولوا لا الہ الا اللہ اے لوگو کہو کہ اللہ کے سوا کوئی مالک نہین ابو لہب جو
آپکا چچا تھا اور بڑا دشمن تھا وہ پتھرون کو لیے ہوے آتا تھا اوسنے آپکے ٹخنون اور ایڑیون سے خون
نکالا تھا وہ کہہ رہا تھا اے لوگو اسکا کہنا نہ مانو یہ جھوٹا ہی جب آپ طایف والون کو اللہ کا پیغام
پہونچانے گیے موسی ابن عقبہ نے لکھا ہی کہ کافرون نے آپکی ایڑیون پر پتھر پھینکے اور آپکی دونون
جوتیان خون سے رنگین ہوگئین احد کی لڑائی مین سخت دلون نے اوس چہرۂ نورانی کو خون سے رنگین
کیا اور ایک دانت آپکا شہید ہوا یہ جو فرمایا کہ اوسکا چہرہ اور بدن ہر بشر سے زیادہ ہلاکت مین پڑا
اسکا یہ مطلب کہ جن پیغمبرون نے جہاد کیا جیسے حضرت موسی اور حضرت یوشع اور حضرت داود علیہم
السلام وہ ایسے ہی اس طرح زخمی نہین ہوے یہ مصیبت آپہی نے سب پیغمبرون سے بڑہکر اوٹھائی اللہ تعالی

خبر دیتا ہی کہ اس صبر کے بدلے اللہ اوسکو یہ رتبہ دیگا کہ بہت قومون پر وہ اللہ کے حکم سے اپنی روح پاک کا فیض پہونچائیگا اور اونکے دلون اور روحونکو پاک کریگا اوس تیغ کا اثر بادشاہونکے دل پر ایسا پڑیگا کہ رعب اور دہشت سی اونکا منہہ بند ہو جائیگا دیکہو اُحد کی لڑائی مین جو زخم اور صدمے آپنے اوٹہائے اوسکے چار برس بعد روم کے بادشاہ ہرقل کو اور مصر کے بادشاہ مقوقس کو فرمان بہیجا سب رعب مین آگئے اور نجاشی حبش کا بادشاہ اور باذان یمن کا بادشاہ ایمان لایا یہ جو فرمایا کہ جو کچہہ نہ سنا تہا وہ دیکہین گے یعنی جو تعریفین اوس پیغمبر برحق کی پیغمبرون سے سنچکے تہے اوس سے زیادہ دیکہنی مین آویگا لوگ دنگ ہو جاوینگے تریپنوان باب ہماری خبر پر کون ایمان لایا اور خداوند کا ہاتہہ کسپر ظاہر ہوا آئی ایتانوا لوا اللہ کے حکم سی حضرت اشعیا علیہ السلام بڑی حسرت سی فرماتے ہین کہ ہماری خبر پر کون ایمان لایا یعنے اکثر اسرائیلی لوگ اوس رسول پاک کو نہین مانین گے اور خداوند کا ہاتہہ یعنی اللہ کی قدرت کا بڑا ظہور جو اوسکے ساتہہ ہوگا اکثر اسرائیلیون پر ظاہر نہوگا طامس اسکاٹ لکہتا ہی کہ یہودیون کی بی اعتقادیکی پیش خبری ہی وہ حضرت عیسی علیہ السلام کے وقت مین تہوڑے سی ایمان لائے تہے آئی پادریو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وقت مین بہی مدینہ کے یہودی تہوڑے سی ایمان لائے تہے اللہ اونکے حق مین فرماتا ہی فَقَلِيلًا مَّا يُؤْمِنُونَ یعنی وہ تہوڑے ہی ایمان لاتے ہین ارشاد ہوتا ہی وہ اوسکے آگے کونپل کیطرح پہوٹ نکلا اور جڑ کیطرح سوکہی زمین سے اور ایک ترجمہ مین یون ہی کہ کونپل کیطرح بڑہا آئی ایتانوا لو پینتیسوین باب کی ساتوین آیت مین ہو چکا ہی کہ پیاسی زمین پانیون کا چشمہ ہو جائیگی وہان یہ پادری لکہہ چکا ہی کہ اسکا مطلب یہ ہی کہ بہت لوگ ایمان لائینگے اور اسکا ظہور یون ہوا کہ حواریون کی تعلیم سے بہت بہت ایمان لائے اب یہان صاف اوس بندہ مقبول کی خبر ہی کہ وہ بہی سوکہی زمین سی پیدا ہوگا پادریون کو لازم ہی کہ یہی مطلب یہان بہی سمجہین کہ بت پرستون کا ملک جو ایمان اور علم کے فیض سے خالی تہا اوسیکو یہان بہی سوکہی زمین فرمایا ہی اور مطلب یہ ہی کہ وہ پیغمبر برحق جو کہ زمین سے اسکے آگے یعنے اللہ کی حضوری مین پیدا ہوگا یہ صاف پتا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ہی اور اس لفظ سے یہ اشارہ ہی کہ پیدائش کے وقت مین اوس کے ...

دونوںمین جو بڑہنی کے دن ہین اون دونوںمین بہی اوسکو اللہ کی حضوری حاصل ہوگی جیسا
کہ حضرت سموئیل علیہ السلام کی احوال کی پہلی کتاب کی دوسری باب مین ہی کہ حضرت سموئیل علیہ
السلام کا جب دودھ چہڑایا گیا تب اونکی مان نے اونکو سیلا مین اللہ کی ہیکل مین یعنی مسجد مین
خدمت کے لیے دیدیا اکیسوین آیت مین ہی کہ وہ لڑکا سموئیل خداوند کے حضور مین بڑہتا گیا اسیطرح
یہان بہی یہی مطلب ہی کہ وہ بڑہنی کے دونوںمین بہی اللہ کی حضوری مین رہیگا اور کیا عجب ہی کہ یہہ
بہی اشارہ ہو کہ وہ ایسی مقام مین رہیگا جہان اللہ کا خاص گہر ہی جیسا کہ حضرت سموئیل اللہ
کی مسجد مین رہے تھے اور کونپل اور جڑ کی مثال گیارہوین باب مین بہی ہو چکی ہی یہان صاف
پتا کہولدیا کہ اوس رسول پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ظہور شہر یروشالم مین اور ملک شام
مین نہین ہوگا جہان بہت سی پیغمبر پیدا ہوی اور وہ ملک اللہ کی کلام سی باغ و بہار ہو رہا تہا بلکہ ایسی ملک
کا ملک جو ایمان اور علم سی خالی ہی وہان وہ ظہور فرماویگا گویا سوکہی زمین مین کونپل نکلی اور سرزمین
مکہ کا بہی صاف اشارہ ہی معالم التنزیل مین ہی کہ مکہ کی معنی ہین سوکہی زمین یعنی وہان پانی
اور کہیتی نہین حضرت ارمیا علیہ السلام کی صحیفہ کی سری پر عرب کو کہا ہی ویران اور غار دار زمین
جہان کوئی نہین گذرتا اور شام کی ملک کو ہلدار زمین کہا ہی مختصر تاریخ اسلام جو ڈاکٹر جی ویلیم میور
یہ لیسیا فی لاہور مین چہاپی ہی اوسمین لکہا ہی کہ اگلی زمانے مین عربستان بیابان اور کوہستان چلا آتا
تہا زمین عرب کی خشک تہی اور برسات بہت کم ہوتی تہی اسلیے قومونکی قومین اپنی جانورون کو لیکر
جہان برسات کا پانی یا کوئی چشمہ یا گذر کی جگہ سنتی تہی وہان اوٹہ جاتی تہی چمڑون کی خیمی ڈالکر
اور کمل تانکر اوترتی تہی کوسون تک پہیلجاتی اور تسکا دونسی گذر کرتی جہان گذاریکا سامان ہمیشہ
رہتی والا دیکہتی وہان گہر بہی بنالیتی صحیح بخاری مین حضرت ہاجر علیہ السلام کی ذکر مین ہی کہ حضرت
ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ وہ تمہاری مان ہی ای آسمان کی پانی کے بیٹو مجمع البحار مین ہی
کہ یہ بات عرب والون سی کہی کیونکہ وہ اسمانکی پانی کی تلاش مین رہتی تہی جہان وہ ہوتا تہا وہان
اوترتے تہے امام محمد کی سیر کبیر کی شرح جو سرخسی نے لکہی ہی اوسمین ابن ہیبان کا قصہ مغازی کی
لکہا ہی کہ وہ ملک شام کی یہودی ملاؤن مین سی تہا وہ مدینہ کی یہودیون پاس آیا حضرت صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کی بہیجی جانے سی پہلی پہر اوسکی موت کا وقت آیا تو اونسی یہودیون کو جمع کیا

اور کہا تم جانتے ہو کہ مین نے شراب اور خمیر کی زمین کو یعنی شام کی زمین کو کیون چھوڑ دیا اور
خشکی اور مصیبت کی زمین مین کیون اوترا اونہون نے کہا ہم نہین جانتے وہ بولا ایک نبی کے
واسطے کہ اونکا زمانہ آن پہونچا ہی اور یہ اونکی ہجرت کا مقام ہی اور مین امیدر کہتا تہا کہ اونکو
پاونگا پہر جو کوئی تم مین سے اونکو پاوی تو اونکو میری طرف سے سلام کہو اور اونپر ایمان لاوے
کیونکہ وہ نبیون کے ختم کرنیوالے ہین اور تمام خلق سے بہتر ہین مولانا عبدالرحمن جامی رح نے
شواہد النبوۃ مین ایک عیسائی عالم صاحب کرامات کا حال لکہا ہی کہ اونہون نے آپکے بیتے بتلا کے
اوسمین فرمایا کہ ایک حرم سے دوسری حرم مین ہجرت کرینگے اور وہ ایک کہاری زمین مین
ہونگے جہان سبزہ نہین اوگتا آب دیکہو پادری طامس اسکاٹ سوکہی زمین کا مطلب کدہر
پہیرتا ہی لکہتا ہی کہ یہودی امیدر کہتے تہے کہ مسیح داؤد کے تخت کا وارث ہوگا اور خوب خبردار تہے
کہ وہ بیت اللحم مین پیدا ہوگا اور وہان تعلیم پاویگا اور ایک بادشاہ کیطرح شان وشوکت
مین آویگا لیکن وہ ایک غریب نامشہور کواری عورت کا بیٹا تہا اور ایک مشہور بڑہی کا
بیٹا تہا جن کے حق مین لوگ یہ بہی نہین جانتے تہے کہ وے داؤد علیہ السلام کی نسل مین ہین
اوسنے ناصرہ مین پرورش پائی اور وہ بیت اللحم مین پیدا ہوا اور یہ بات مشہور بہی نہ تہی
لوگ اوسکو بہولگئے تہے وہ بڑہا اور بہت زمانے تک تاریکی مین رہا وہ ایک غریب آدمی
کیطرح ظاہر ہوا اور چند غریب مچہوے اوسکی خدمت مین رہتے تہے اور وہ ایک مسافر اوستاد تہا
ایک مشہور پودہا ہونیکی عوض وہ اللہ کی حضوری مین اسطرح بڑہا کہ ایک نرم شاخ کی
طرح ظاہر ہوا جسکی جڑ سوکہی زمین مین ہو جہان غالبًا کوئی چیز پیدا نہو سکے اب ایمانوالو
یہ مثال حضرت عیسی علیہ السلام پر ہرگز جم نہین سکتی وہ تو شہر بیت اللحم مین پیدا ہوے اور
اونکے بیت اللحم مین پیدا ہونیکی خبر جناب میکا علیہ السلام نے صاف دی تہی یہ شہر یروشالم
سے تہوڑی دور ہی وہ سوکہی زمین ہرگز نہین تہی جہان درخت پیدا نہو سکے یروشالم اور ملک
شام مین حضرت موسی علیہ السلام کے بعد سے حضرت عیسی علیہ السلام کے وقت تک پیغمبر ہوتے چلے آئے
بڑے بڑے علم والے توریت اور زبور اور صحیفونکے پڑہنے والے اوسوقت مین موجود تہے حضرت
ذکریا علیہ السلام مسجد بیت المقدس کے امام تہے اونکی بیوی حضرت مریم کی رشتہ دار تہین

حضرت مریم کو نامشہور کہنا پادری کی بڑی بے انصافی ہی جبکہ حضرت مریم کی منگنی یوسف بڑہی
سے ہوئی اور ابہی وہ کنواری تہین کہ حضرت جبریل اللہ کے حکم سی اونکی سامنی آئی اور حضرت
عیسی علیہ السلام کو اللہ کی حکم سی اونکی پیٹ مین ڈالدیا جیسا کہ لوقا کی انجیل مین ہی جب
حضرت عیسی علیہ السلام بیت اللحم مین پیدا ہوی تو مجوسی لوگ پورب سی یروشالم مین آئی اور بولے
کہ یہودیون کا بادشاہ جو پیدا ہوا کہان ہی کیونکہ ہم نے پورب مین اوسکا ستارہ دیکہا ہیرودیس
بادشاہ یہ سنکر گہبرایا اور علم والون کو جمع کرکی پوچہا کہ مسیح کہان پیدا ہوگا وہ بولے کہ بیت اللحم مین
یہ ذکر متی کی انجیل مین ہی اور لوقا کی انجیل مین ہی کہ جب پاک ہونیکی دن پوری ہوے
حضرت مریم اور یوسف آپ کو یروشالم مین مسجد بیت المقدس مین لائی اور ہر سال آپ کو
یروشالم مین لاتے تہی بارہ برس کی عمر مین آپنی مسجد بیت المقدس مین اوستادون سی سوال
وجواب کیا اور آپکی جوابون سی سب دنگ ہوی جیسا کہ لوقا کی انجیل مین ہی حضرت عیسی
علیہ السلام نے جب انجیل سنانا شروع کیا جابجا آپ کو لوگ پکارتے تہے کہ ای داود کے بیٹے
اور اللہ کے حکم سی بڑے بڑے معجزون کے باعث سی آپ کا بہت بڑا شہرہ ہر طرف پہیل گیا
تہا یہ سب باتین انجیل سی ظاہر ہین جناب عیسی علیہ السلام ہرگز نامشہور نہین تہی اور حضرت
محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بہی ہرگز نامشہور نہین تہی سب کو خوب معلوم تہا کہ آپ حضرت ابراہیم
علیہ السلام کی صاحبزادی حضرت اسماعیل علیہ السلام کی نسل مین ہین اور قرآن مجید کے
باعث سے اور بڑے بڑے معجزون کے باعث سے آپ کا ہر طرف شہرہ تہا سوکہی زمین کا یہان
یہی مطلب ہی کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایسی جگہ پیدا ہوی جہان ایمان اور علم کا چرچا
نہین تہا جبریل کا نام وہان کسی نے نہین سنا تہا جب پہلی پہل آپکے پاس جبریل آئی تو آپ کی بیوی
حضرت خدیجہ نے عداس عیسائی سے جاکر پوچہا کہ جبریل کس شخص کا نام ہی پہر اپنی چچا کی بیٹی ورقہ
عیسائی کے پاس آپ کو لیگئین اونہون نے احوال سنکر کہا کہ یہ اللہ کا کلام آپ پر اوترا ہی جیسا
موسی پر اوترا تہا حضرت عیسی کے وقت مین حضرت زکریا اور حضرت یحیی یروشالم مین موجود تہی
جو کوکی سوکہی زمین مین پیدا ہونے کو اونکا پتا ٹہیرا تا ہی وہ بڑی بے انصاف ہی اسکی بعد
دیکہو سوکہی زمین مین جو یہ کونپل نکلی اوسکا ایک اور پتا دوسری آیت مین دیا جاتا ہی کہ اگرچہ

اوسمین بہت خوبیان چھپی ہوئی ہین مگر پہلی پہل ظاہر مین ایسی بہار اور رونق اوسمین نہین کہ
اوپری عقل والونکو دکھائی دیوے اسد تعالی حضرت اشعیا کی زبانی یون کہواتا ہی اوسمین نہ کچہہ خوبی
ہی نہ کچہہ بہار کہ ہم اوسپر نگاہ کرین اور نہ نمایش کہ ہم اوسکی مشتاق ہووین علامہ اسکاٹ لکہتا ہی
کہ یہودیون کو کوئی شکل یا تشابہت اوسمین یعنی حضرت عیسی علیہ السلام مین نہ ملی جسکی لیی وہ خواہش
کرتے اور اوسکو مسیح جانتے آی انصاف والو یہودیون نے حضرت عیسی علیہ سلام اونکے ذکر مین
مین علم کی عمدہ باتین سنین اور اونکی جوابون سے دنگ ہوے اور اونکو علم کی بہار دیکھی یہ پتا
تو صاف جناب محمد صلی اسد علیہ وآلہ وسلم کا ہی اسد نے آپ کو چالیس برس تک قرآن کے اوترنے
سے پہلے ان پڑہ رکہا تہا اسکا مطلب یہ ہی کہ اوس کونپل کی بڑہنے کے دنون مین قرآن کے
اوترنے سے پہلے کچہہ بہار اور نمایش ظاہر کی آنکہہ سے اسطرح دکہلائی نہین دیکی کہ ہم یعنی
ہماری قوم کے لوگ جو ظاہر کے دیکہنے والے ہین اور چھپی خوبیان اونکو نہین سوجہتی ہین وہ
اوسکو مشتاق ہووین جب وہ بہت بڑا درخت ہو جاینگا تب البتہ سارا جہان اوسکی بہار دیکہیگا
سو جناب محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قرآن کے اوترنے سے پہلے ظاہر مین علم کا اور شریعت کا چرچا
نہین کرتے تھے کہ یہودیون کو ظاہر کی آنکہہ سے اوس نورانی درخت کی بہار نظر آتی دل سے
آپ اسد کے عشق مین ڈوبے ہوئے تھے مگر جسم سے چالیس برس تک کوئی طریقہ اسد کی عبادت
کا اختیار نہین کیا تہا اور روح اور دل کا کمال اور خوبیان کچی عقل والون کو دکہلائی نہین دیتین مگر
تہوڑے سے پکی علم والون نے دل کی نور سے پہلے ہی آپ کو پہچانا ایک سفر مین بحیرا عیسائی نے
دوسرے سفر مین نسطورا عیسائی نے خوب پہچانا اور بہت بڑی تعظیم کی جب آپ پر قرآن کا اوترنا
شروع ہوا تو جبتک مکہ مین رہی تب تک ظاہر مین کچہہ سامان حکومت اور بادشاہی کا نہین تہا
اور یہودی راہ دیکہہ رہے تہے کہ آخری پیغامبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حکومت اور بادشاہی کی
ساتہہ آوینگے اور سلمانوالون کو ظالم بادشاہون کی ظلم سے چہڑاوینگے یہ پتا اول اول نہ پایا تو اونکو
یہ دھیان نہ آیا کہ اشعیا علیہ السلام خبر دیگئی ہین کہ پہلے آپ غریبی اور مسکینی کی حالت مین رہین گی
جب بہت مصیبتین اوٹھالینگے تب حکومت اور بادشاہی سے دین کو پہیلاوینگے اور ارشاد ہوتا ہی کہ
وہ آدمیون مین بے نہایت ذلیل اور حقیر تہا وہ مرد غمناک اور رنج کا آشنا ہو گویا اوس سے

روپوش تہی اوسکی حقارت کی گئی اور ہمنی اوسکی کچہہ قدر نجانی آگی ایما تو الو پہلے یون فرمایا کہ وہ
آدمیو تہین بے نہایت حقیر تہا اور پہر آخر مین فرمایا کہ ہمنی اوسکی قدر نجانی اسکا مطلب یہ ہی کہ اوسکو
اسرائیلیون کو سعوا اور لوگون نے ستایا اور اسرائیلی منہہ چہپاتی ہر سو جب اللہ کا کلام ہمارے رسول
پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پہ اوترا مکہ کے بت پرستون نے آپکو زبان سی اور ہاتہہ سی بہت ستایا اوسوقت
اسرائیلیون کو لازم تہا کہ اپکی حمایت کرتے مگر اونہون نے کچہہ دہیان نہین کیا آگے تہا جو تلکو یقینا اوسنی
ہماری مشقتین اوٹہائین اور ہماری غمون کو اپنے اوپر جہیلا یا سمجہو اوسکا یہ حال سمجہا کہ وہ خدا کا
مارا کوٹا اور ستایا ہوا ہی یہ وہ ہمارے گناہون کے سبب گہایل کیا گیا اور ہماری بدکاریون کی باعث
کچلا گیا ہماری ہی سلامتی کے لیے اوسپر سیاست ہوئی تا کہ اوسکو مار کہانے سے ہم چنگے ہوون ہم سب
بہیڑون کے مانند بہٹک گئے ہم مین سے ہر ایک اپنی اپنی راہ کی طرف پہرا پر خداوند نے ہم سبہونکی
بدکاری اوسپر لادی آگی ایما تو اسکا یہ مطلب کہ وہ رسول پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بڑی بڑی
صدمی غم کے ہماری قوم کی واسطی اوٹہاویگا اور یہی چاہیگا کہ کسیطرح یہ راہ پر آوین مگر ہماری قوم
کے سنگدل یہی خیال کرینگے کہ معاذ اللہ اللہ کے نزدیک سزا کی لائق ہی مگر وہ دشمنون کی ہاتہہ
سی بہت صدمی اوٹہائیگا تب اللہ اوسکی صبر کا یہ اجر دیگا کہ اوسکی تعلیم سی اسرائیلیون کو بہی ایمان
دیگا اسلیے فرمایا کہ ہماری سلامتی کو لیے اوسپر سیاست ہوئی تا کہ اوسکو مار کہانے سی ہم چنگے ہوون
سو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب مکہ کے بت پرستون سی دس برس بڑے بڑے ظلم
اوٹہا چکے تب اللہ نے آپ کو مدینہ مین بہیجا جہان اسرائیلی لوگ بہت تہی جسدن آپ مدینے
مین پہونچے اوسیدن سب یہودی علم والون کے سردار عبد اللہ ابن سلام خود بخود حاضر ہوئے
اور محمدی ہوئے اونکے ساتہہ کئی یہودی علم والے ایمان لائے پہر فرمایا کہ ہم یعنی ہماری قوم
کے لوگ بہٹک کر الگ الگ فرقے ہو جائینگے اور اللہ ہم سبہون کی بدکاری اوسپر لادیگا
اسکا یہ مطلب کہ ہماری قوم کی بدکاریون کا بوجہہ اونپر سے اوتارنے کے لیے اور اونکے
راہ پر لانے کے لیے بڑے بڑے غم کے صدمے اوٹہاویگا ہماری رسول پاک صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم کا یہی حال تہا کہ جو لوگ ایمان نہین لاتے تہے اونکے باعث سی آپ کے دل پر
بڑا صدمہ غم کا رہتا تہا قرآن مجید مین اللہ نے فرمایا کیا تو اپنی جان کو اس غم مین گہونٹ ڈالیگا

اگر وہ ایمان نہ لاوینگے حضرت اشعیا علیہ السلام نے پہلے فرمایا کہ اونسنے ہماری غمون کو اپنی اوپر
چڑہالیا پھر اس بات کو یون فرمایا کہ اللہ نے ہم سبھون کی بدکاری اوسپر لادی یعنی سبکی بدکاریون
کے غم کا بوجھ اوسپر لادا ارشاد ہوتا ہے وہ تو نہایت ستایا گیا اور غمزدہ ہوا تو بہی اوسنے اپنا موہنہ
نہ کہولا وہ جیسی بکری کا بچہ جیسے ذبح کرنے لیجاتے ہین اور جیسی بہیڑ اپنی بال کترنے والون کے آگے
بے زبان ہے اوسی طرح اوسنے اپنا منہہ نہ کہولا اسی طرح حضرت ارمیا علیہ السلام کی گیارہوین باب
کی انیسوین آیت مین حضرت ارمیا فرماتے ہین کہ مین گہریلے بکرے کی بچی کے مانند تہا جو ذبح
ہونیکو لیجایا جاتا ہے دیکہو حضرت ارمیا علیہ السلام کی قتل کا اونہون نے ارادہ باندہا تہا مگر قتل کرنے نہین پائے
وہی مطلب یہان بہی ہے کہ دشمن اوسکی قتل کے منصوبے باندہین گے مگر وہ صبر کریگا اور چپ
رہیگا سو جناب محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دشمنون نے مکہ مین باربار آپکے قتل کی تدبیرین کین
مگر آپنے صبر کیا ایکبار سب نے اتفاق کیا کہ آپ کو قتل کرین تب آپکی چچا ابوطالب نے اور آپ کے پردادا
ہاشم اور اونکی بہائی مطلب کی اولاد مین جتنے لوگ تہے سب نے ملکر آپ کو ابوطالب کی گہاٹی مین رکہا
دشمنون نے تین برس تک وہان اناج کی رسد بند کی اور بڑی بڑی تکلیفین دین پہر تین برس
کے بعد آپنے خبر دی کہ جس کاغذ پر اون سبہون نے آپس مین اقرارنامہ لکہا تہا کہ ہاشم کی اولاد
سے برادری ترک کردو اوس کاغذ کو کیڑا کہا گیا جب اس بات کا ظہور آنکہون سے دیکہا تب ظلم سے
کچہہ ہاتھ اوٹہایا پہر دوبارہ ایک مکان مین جمع ہوکر آپ کے قید کرنیکا اور قتل کرنیکا مشورہ کیا
اللہ نے بچایا اور آپ کو مدینہ شریف کی طرف جانیکا حکم دیا آپنے یہ سب ظلم اوٹہائے مگر اللہ کی سوا کسی
سے فریاد نہین کی اسکے بعد عبرانی مین یون ہے مُعصر ومِشپاط لُقّاح ایذا سے اور حکومت
سے وہ لے لیا گیا یا درنی طامس اسکاٹ نے یون ترجمہ کیا ہے کہ وہ قید خانہ سے اور عدالت سے
چہڑالیا گیا تفسیر ڈوالی رچرڈمنٹ مین لکہا ہے کہ حضرت عیسی علیہ السلام کے حق مین قید کا ذکر
نہین پایا جاتا ہے واسکی شاید حاشیہ کا ترجمہ ٹہیک ہے کہ مصیبت سے اور حکومت سے لیلیا گیا یا لوتہر
ترجمہ کرمین کہ ظالمانہ جبر سے یہ ہے قول لوتہر کا مطلب ہے کہ عصر کے معنی قید کے نہین ہین بلکہ ظلم اور
جبر کے معنی ہین اور لقاح کے لفظی معنی ہین لیلیا گیا مگر مطلب یہ ہے کہ چہڑالیا گیا جیسا کہ طامس اسکاٹ
نے ترجمہ کیا ہے طامس اسکاٹ لکہتا ہے کہ حضرت عیسی علیہ السلام کو یہودی ملاؤن نے قید خانہ مین

نہین رکہا اور موافق قانون اور رواج کی آپ کو عدالت کرنے کی مہلت دی اونہون نے بی تابل آپ کو پلاطوس کے سپرد کیا اور فوراً قتل ہونے کے لیے بحث کی اسطرح سے وہ قید خانہ سے نکالی گئی فقط چند گہنٹے قید مین رہے واہ پادریون کی عقل کا کیا کہنا قید خانہ سے نکالنا اسی کو کہتے ہین کہ ملاؤن کی قید سے نکالکر جہٹ پٹ حاکم کی کچہری مین پہونچا دیا اور قتل کی تدبیرین کین اس جگہ تو صاف یہ مطلب ہے کہ اوس ایذا اور تکلیف سے اور حکومت والون کی حکومت سے دو چہڑا لیا گیا اگرچہ حضرت عیسی علیہ السلام کو بہی اللہ نے بچا لیا اور آسمان پر بلا لیا مگر یہان اوہر اور اودہر صاف پتے اور نشان جناب محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہین تو اس آیت کا بہی یہی مطلب ہے کہ جو جو ایذائین مکہ کے بت پرست آپ کو دی رہے تھے اور آپ کے قید کرنے کے واسطے اور قتل کرنے کے واسطے مشورے کر رہے تھے اور اپنی حکومت دکہلا رہے تھے اوس ایذا اور اوس حکومت سے آپ کو اللہ نے یون بچا لیا کہ مدینے کے ایمانوالون نے آپ کو دشمنون کے ہاتہون سے چہڑا لیا انجیل یوحنا کو سولہوین باب کی گیارہوین آیت مین جہان محمدی بشارت ہے وہان انجیل عبرانی مین یون ہے وعل مشپاط یعنی سر ہاعولام ہزہ نشپاط یعنی عدالت سے اسلیے کہ اس جہان کے سردار پر حکومت کی گئی دیکہو یہان صاف مطلب کہلگیا کہ وہ رسول پاک جو جہان کا سردار ہے اوس پر حکومت کی گئی یعنی اوسکی قتل پر مستعد ہوے اس باعث سے وہ عدالت کریگا یعنی اونکی قابو سے چہڑا لیا جائیگا پہر اونکو قتل کریگا ارشاد ہوتا ہے وات دورو می یسوحیح اور اوسکی گہرانے کا بیان کون کریگا کی نجزر مارص حییم کیونکہ کاٹ ڈالا گیا زندون کی زمین سے جس لفظ کے معنی گہرانے کے لکہے ہین وہ عبرانی مین لفظ دور کا ہے توراۃ شریف مین بعضی جگہ اسکے معنی پشت کے ہین جو گذر گئی گنتی کی سورت مین بتیسوین باب کی تیرہوین آیت مین ہے کل ہدور یعنی وہ ساری پشت جنہون نے اللہ کے روبرو گناہ کیا تہا و نیست و نابود ہو گئی اور اسی صحیفہ کے اٹہوین باب کی چوتہی آیت مین ہے وجدل ستوعامری حوربت شمموت دور ودور یعنی وہ پہر بنادینگے اوجاڑے ہوے شہرون کو جو اوجاڑ پڑے تہے پشت در پشت ان دونون جگہ پیا ورالی پشتون کا ذکر ہے جو گذر گئین اور بعضی جگہ آنیوالی پشت کے معنی بہی آتے ہین جیسا کہ توراۃ

کی پہلی سورۃ کے پندرہوین باب کی سولہوین آیت مین ہی کہ وہ چوتہی پشت مین یہان پہر اوینگے
یہان بہی دور کا لفظ ہی اب یہان جو فرمایا کہ اوسکی دور کا ذکر کون کریگا اس جگہ اوپر کے
پشت نامہ کے معنی صاف ظاہر ہین اور زندون کی زمین ان پاک کتابونکی بولی مین
ملک شام کو کہا جاتا ہی حضرت حزقیل علیہ السلام کی صحیفہ کی چہبیسوین باب کی بیسوین آیت مین
اللہ تعالی شہر صور سی فرماتا ہی کہ مین تجکو ویران کرونگا پر مین زندون کی ملک مین خوشنمائی دونگا
طامس اسکاٹ اسکی معنی یون لکہتا ہی کہ یہودی اپنی ملک مین آوینگے یا یہ معنی کہ حضرت علیسی
اوینگی اور اونکو انجیل ملیگی پہر بتیسوین باب مین جہان مصر والون کی قتل ہونیکی خبر ہے
وہان تیئیسوین آیت مین اللہ فرماتا ہی سبکی سب مقتول تلوار کے گرائے ہوئے جو زندون کی
زمین مین موجب ہیبت تھی اس جگہہ پر طامس اسکاٹ لکہتا ہی کہ اسرائیلیون کو ملک یہود
والی زندونکی زمین سمجہتی ہین کیونکہ وہ لوگ سمجہتی تہی کہ طریقہ زندگی اور نجات کا وہین ہے
اور مختصر تفسیر جو لندن مین چہپی ہی اوسمین لکہا ہی کہ دمشق کی ملک کو زندون کی زمین فرمایا ہی
سو حضرت اشعیا علیہ السلام فرماتے ہین کہ اوسکی گہرانیکا بیان کون کریگا کیونکہ اوسکا گہرانا
زندون کی زمین سی یعنی ملک شام سی کاٹ ڈالا گیا یعنی جدا کر دیا گیا حضرت ابراہیم علیہ السلام
نے حضرت اسماعیل علیہ السلام اور اونکی مان حضرت ہاجر علیہا السلام کو ملک شام سی باہر
کرکے مکہ مین بسایا پہر اسرائیلی لوگ اسبات کا دہیان کاہی کو کرینگی کہ یہ بہی حضرت ابراہیم
علیہ السلام کی نسل مین ہین وہ لوگ تو اس نشہ مین مست ہین کہ ہماری قوم اسرائیلی کے
سوا کسی قوم مین پیغمبر نہین ہو سکتا عرب کو اور سب قومون کو حقارت کی نظر سے دیکہتے
ہین اور حضرت علیسی علیہ السلام کی گہرانے کو یہودی لوگ حقیر نہین جانتے تہے وہ تو یہودیون
اپنا ہی خاندان تہا یادری طامس اسکاٹ اسکا مطلب یون لکہتا ہی کہ حضرت علیسی علیہ
السلام کے نسب نامہ کو حضرت داود علیہ السلام سی کون ثابت کریگا اور اوسکی پیدائش کو
داود علیہ السلام کے شہر بیت اللحم مین کون بیان کریگا کیونکہ وہ فقط داود کا بیٹا نہین بلکہ
معاذ اللہ خدا کا بیٹا ہی ای پادری یہ جو فرمایا کہ وہ زندون کی زمین سی کاٹ ڈالا گیا اسکا مطلب
تمنے یہ ٹہرایا کہ معاذ اللہ وہ خدا کا بیٹا ہی زمین کے معنی آسمان مت کہو اللہ سی ڈرو اور نہین

[illegible] سے توبہ کرکے محمدی ہوجاؤ اگر پادری کہین کہ اس آیت کا یہ مطلب ہی کہ وہ قتل کیا گیا
[illegible] حضرت عیسی علیہ السلام کی ہی کیونکہ حضرت ارمیا علیہ السلام کی کتاب کے گیارہوین باب
کی اونیسوین آیت مین حضرت ارمیا فرماتے ہین مجھے معلوم نہ تہا کہ اونہون نے میرے برخلاف
منصوبے باندہے ہین کہ ہم درخت کو پہل سمیت نیست کرین ونِکْرِتِنُّو مِارِضْ حَییّم
اور ہم اوسے زندون کے ملک سی کاٹ ڈالین کہ اوسکا نام پہر ذکر مین نہ آوے دیکہو یہان
کاٹ ڈالنے کا مطلب یہ ہی کہ اوسکو اولاد سمیت قتل کرڈالین تاکہ ملک شام مین اوسکا نام نہ رہے
اسکا جواب یہ ہی کہ ایک لفظ کے ہر جگہ ایک ہی معنے نہین ہوتے دیکہو توراۃ شریف مین بہت
جگہ نِکْرَتاہ کا لفظ آیا ہی یعنے کٹ جائیگا جہان جہان یہ ذکر ہے کہ جو شخص ایسا ہوگا وہ اپنی قوم
سے کٹ جائیگا وہان یہ مطلب ہی کہ اپنی قوم سے جدا کردیا جائیگا توراۃ شریف کی پہلی سورۃ
کا سترہوان باب اور تیسری سورۃ کا اونیسوان باب دیکہو معلوم ہوا کہ اصل معنی جدا کردینے کے
ہین اور قتل ہو کہ بہی آدمی دنیا سی جدا ہوجاتا ہی اسلیے وہان بہی یہ لفظ بولا جاتا ہی اس جگہ
یہی مطلب ہی کہ وہ زندونکی زمین سی جدا کردیا گیا ارشاد ہوتا ہی میرے گروہ کے گناہون کے
سبب اوسپر مار پڑی اور اوسکی قبر شریرون کے ساتہ ٹہرائی گئی تہی پر اپنی مرنے مین دولتمند
کے ساتہ وہ ہوا اے ایماندارو حضرت اشعیا فرماتے ہین کہ میری قوم کے یعنی یہودیون کے
گناہون کے سبب سے اوسپر بت پرستون کا ظلم ہوا کیونکہ میری قوم نے اوسکی حمایت نہ کی جو
اوسکے بڑے پہچاننے والے تہے مکہ کے بت پرستون نے بار بار جناب محمد صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم کا قتل کرنا چاہا اور یہ ٹہرایا کہ قبر آپ کی ہماری قبرون کے ساتہ ہو مگر اونکی تدبیر کچہ نہ چلی
اللہ نے آپ کو مدینہ مین بہیجا وہان کے لوگ دولتمند تہے اونہون نے آپ کی اور آپ کے ہمراہیونکی
بڑی بڑی خدمتین کین پہر اونہین آپ کی موت ہوئی پادری یون مطلب لکہتا ہی کہ حضرت
عیسی علیہ السلام دو چورون کے درمیان مین سولی دیے گئے تہے بیشک یہ تجویز تہی
کہ اونہین کے ساتہ دفن کیے جائین لیکن یوسف ارمتیا کا آیا اور آپ کی لاش کو پیلاطوس سے
لیکر قبر مین دفن کیا اے ایماندارو یہ حال حضرت عیسی علیہ السلام کا وہی جو حواریون نے لکہا ہی
مگر اونکو اللہ کے اس بہید کی خبر نہ تہی بعد اسکے حضرت عیسی علیہ السلام نے اپنی خادم برنباؔ

بشارت دی کہ مین سولی پر چڑہایا نہین گیا میرے بدلی دوسرا شخص قتل ہوا برنباہ کی کتاب ابتک پادریون کے یہان موجود ہی معتبر روایت یہ ہی کہ وہ شخص آپ کی خادمون مین سی تہا اوسنی بڑے شوق سی آپ کی بدلے قتل ہونا قبول کیا اوسکی صورت آپ کی متشابہ ہوگئی یہودیون نے اوسکو سولی پر چڑہایا اللہ قرآن مین فرماتا ہی کہ عیسیٰ کو اونہون نے قتل نہین کیا اور سولی پر نہین چڑہایا لیکن ویسی صورت اونکی سامنی کردیگئی اور اللہ نے عیسیٰ کو اپنی پاس اوٹہالیا حضرت دانیال علیہ السلام کی صحیفہ مین بہی یہ لفظ ہی کہ مسیح کاٹ ڈالا جائیگا اور نہین ہے اوسکی واسطی اسکا صاف مطلب یہ ہے کہ ظاہر مین قتل ہوگا او حقیقت مین اوسکی واسطی قتل ہونا نہین آرشاد ہوتا ہی کیونکہ اوسنے کسیطرح کا ظلم نہین کیا اور اوسکی منہ مین ہرگز چہل نہ تہا لیکن خداوند کو پسند آیا کہ اوسی کچلے اوسنی اوسی غمگین کیا جب اوسکی جان گناہ کی لیی گذرانی جاوی تو وہ اپنی نسل کو دیکہیگا اور اوسکی عمر دراز ہوگی اور اللہ کی مرضی اوسکی ہاتہہ مین عروج کریگی ای ایمانوالو اللہ خبر دیتا ہی کہ وہ بے گناہ تہا اور سچا تہا مگر اللہ نے اوسکی درجی بڑہانے کے لیے اوسکو مصیبتون مین ڈالا جب اوسکی جان گناہ کے لیے گذرانی جائیگی یعنی اوسکی دشمن اوسکو گناہگار ٹہیرا کر قتل پر مستعد ہونگے تب اللہ اوسکو بچالیگا اور اوسکی اولاد بڑہیگی اور اوسکی عمر دراز ہوگی یہانتک زندہ رہیگا کہ اللہ کا دین اوسکی ہاتہہ مین عروج پاویگا دیکہو ہماری رسول پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب مدینہ مین تشریف لائے دن بدن ایمانوالون کی ترقی ہوتی گئی اور آپ کی دونون نواسی امام حسن اور امام حسین علیہما السلام مدینہ مین پیدا ہوگے اور وہی نسل بہی بہت بڑہی لوگ فوج فوج اللہ کے دین مین داخل ہوتے گئے ارشاد ہوتا ہی اپنی جان کا دکہ اوٹہا کی وہ اوسی دیکہیگا اور سیر ہوگا اپنی ہی پہچان سی میرا سچا بندہ بہتون کو راستباز ٹہیرائیگا اور ایک ترجمہ مین یون ہی کہ بہتونکی تصدیق کریگا یعنی سچائی اونکی ظاہر کریگا اور اونکی بدکاریان اپنی اوپرا اوٹہائیگا اسلیی مین اوسی سردارون کی ساتہہ ایک حصہ دونگا اور وہ لوٹ کا مال زورآورون کی ساتہہ بانٹ لیگا کہ اوسنی اپنی جان موت کے لیی اونڈیل دی اور وہ گنہگارون کے درمیان شمار کیا گیا اور اوسنی بہتون کی گناہ اوٹہالیی اور گنہگارونکی شفاعت کی ای ایمانوالو اللہ فرماتا ہی کہ وہ اپنی جان پر بہت دکہ سہیگا تب اپنی نسل دیکہیگا اور دین اوسکی ہاتہون پہیلیگا اور اپنی پہچان سی سیر ہوگا یعنی اوسکا

علم کسی اوستاد سے سیکھا ہوا نہو گا بلکہ اوسکا اپنا علم جو اللہ اوسکو عنایت کریگا اوسی وہ خوب طرح خوش رہیگا
اور کتبون کی سچائی ظاہر کریگا یعنے اگلے پیغمبرون کی سچائی خوب ظاہر کردیگا دیکھو حضرت ہارونؑ اور حضرت
داوٗد اور حضرت سلیمانؑ اور حضرت مریمؑ اور حضرت عیسیٰ علیہم السلام پر یہودیون نے کیسی کیسی تہمتین
جوڑ رکھی تھین اور اپنی کتابون مین لکھ رکھی تھین اُن تہمتون کو اللہ نے قرآن مین مٹا دیا اور محمد صلے
اللہ علیہ وسلم نے اللہ کے حکم سے یہ قرآن سبکو سنا دیا پیغمبرون کی پاکی اور سچائی سبکو دکھلا دی
پھر فرمایا کہ اونکی یعنے لوگون کی بدکاریان اپنے اوپر اوٹھالیگا یعنی وہ جو اوسکو زبان سے اور ہاتھ سے
طرح طرح ستاوینگے وہ اونکی سب باتونکا بوجھ اپنے اوپر اوٹھاویگا اور برداشت کریگا یا یہ معنے کہ اونکی بدیونکا
غم اور صدمہ اپنی جان پر اوٹھاویگا کہ ان لوگون کو بری فعلون سے نجات ہوجاوے لیکن فرماتا ہے اسلیے
مین سردارون کے ساتھ اوسکو حصہ دونگا اور وہ لوٹ کا مال بانٹ لیگا اسکا یہ مطلب کہ لوٹ کے مال
مین اوسکو بھی حصہ ملیگا اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کی شریعت مین جو جہاد ہوتا تھا تو لوٹ کا مال
لشکر کو بانٹ دیا جاتا تھا اوسمین سے نذر اللہ کی بھی نکالی جاتی تھی حضرت موسیٰ علیہ السلام کا اوسمین
حصہ نہین تھا جیسا کہ توریت شریف کی چوتھی سورت کے اکتیسوین باب سے ظاہر ہے مگر
ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے لوٹ کے مال کا پانچوان حصہ اللہ نے مقرر کردیا اور فرمایا
وَاعْلَمُوْا اَنَّمَا غَنِمْتُمْ مِّنْ شَیْءٍ فَاَنَّ لِلّٰهِ خُمُسَهٗ وَلِلرَّسُوْلِ وَلِذِی الْقُرْبٰی وَالْیَتٰمٰی وَالْمَسٰکِیْنِ
وَابْنِ السَّبِیْلِ اور تم جان لو کہ جو کچھ تمکو لوٹ کی کوئی چیز تو اللہ کے واسطے ہے اوسکا پانچوان حصہ
اور رسول کے واسطے اور رشتہ والیکے اور یتیمون اور مسکینون اور مسافر کے واسطے اسکا یہ مطلب
کہ پانچوان حصہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے ہے اوسمین سے وہ اپنے رشتہ دارون کو اور یتیمون
اور مسکینون اور مسافرون کو بھی دینگے امام مالک کی موطا مین ہے کہ آپنے فرمایا میرے واسطے فقط
پانچوان حصہ ہے اور یہ پانچوان حصہ بھی تمہارے اوپر پھیر دیا جاتا ہے امام محمد ابن عبد اللہ خضری
شافعی جو حافظ ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ کے شاگرد ہین کتاب خصائص مین لکھتے ہین کہ جناب پیغمبر
صلی اللہ علیہ وسلم نے جو فرمایا کہ میرے واسطے لوٹین حلال کر دی گئین سو ابن دقیق العید نے فرمایا ہے
کہ اسکا یہ مطلب ہوسکتا ہے کہ آپ کو اللہ نے حکم دیا کہ لوٹ کا مال جسطرح چاہین خرچ کرین اور
بانٹین اور یہ مطلب بھی ہوسکتا ہے کہ آپ کے سوا اور آپ کی امت کے سوا کسی کو حلال

نہین ہوا اور ہو سکتا ہی کہ لوٹ سے یہ مطلب ہو کہ ایک حصہ لوٹ کا حلال ہو گیا اس کتاب کا
لکھنے والا کہتا ہے کہ امام بزار کی حدیث سے یہ مطلب کھل گیا امام بزار اپنی مسند مین فرماتے ہین
کہ ہمسے فرمایا محمد نے جو عثمان کے بیٹے وہ کرامہ کے بیٹے اُنہون نے کہا کہ ہمسے فرمایا عبید اللہ نے
جو موسی کے بیٹے کہا کہ ہمسے فرمایا سالم نے وہ روایت کرتے ہین سُدی سے وہ عکرمہ سے
وہ ابن عباس سے کہا کہ جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجکو پانچ چیزین دی گئین جو مجھسے
پہلے کسی نبی کو نہین دی گئین میرے واسطے زمین پاک کرنے والی اور سجدے کی جگہ ٹھہرائی گئی
اور کوئی نبی نماز نہین پڑھتے تھے یہان تک کہ اپنے محراب مین پہونچتے تھے اور میری مدد کی گئی رعب سے
مہینا بھر کے رستہ پر جو میرے آگے ہوتا ہے شریک ٹھہرانے والون تک پھر اللہ اونکے دلون مین رعب
ڈال دیتا ہے اور نبی بھیجا جاتا تھا فقط اپنی قوم کی طرف اور مین بھیجا گیا جنون اور انسانون
کیطرف اور نبی پانچوان حصہ الگ کر دیتے تھے پھر آگ آتی تھی اور اوسکو کہا جاتی تھی اور مجکو حکم
کیا گیا کہ اوسکو بانٹ دون اپنے امت کے محتاجون مین اور نہین باقی رہا کوئی نبی مگر ایک شفاعت
اوسکو دی گئی اور مین نے اپنی شفاعت اپنی امت کے لیے رکھ چھوڑی حافظ ابن حجر عسقلانی
نے جو مسند بزار کا خلاصہ کیا ہے اوسمین لکھتے ہین کہ اسکی سند اچھی ہے اس حدیث سے معلوم
ہوا کہ پانچوین حصہ کا ذکر ہے کہ وہ اگلے پیغمبرون کے حقمین حلال نہین تھا اوسکو اللہ کی نذر
کر دیتے تھے قبول ہونی کی یہ نشانی تھی کہ آسمان سے آگ آکر اوسکو کہا جاتی تھی باقی لوٹ کا مال
لشکر والون کو بانٹ دیا کرتے تھے جیسا توراۃ شریف مین بیان ہے ہمارے پیغمبر صلی اللہ
علیہ وسلم کو پانچوان حصہ اللہ نے حلال کر دیا کہ اپنے خرچ مین لاوین اور اپنے رشتہ دارون کو
اور بن باپ کے لڑکون کو اور مسکینون کو اور مسافرون کو بانٹین محمد بن اسحاق نے سیرت
مین اس حدیث کو ان لفظون سے لکھا ہے کہ آپنے فرمایا کہ میرے واسطے لوٹین حلال کر دی
گئین اور نہین حلال ہوئی تھین کسی نبی کے لیے جو مجھسے پہلے تھے اس جگہ پر اللہ تعالے حضرت اشعیا
علیہ السلام کو یہ خبر دیتا ہی کہ مین لوٹ کے مال مین اوسکو بھی حصہ دونگا کیونکہ وہ دشمنون کے
ہاتھ سے بڑی بڑی ایذائین اوٹھاویگا اور اللہ کی راہ مین اپنی جان دینی پر ہمیشہ طیار رہیگا
اور دشمن اوسکو گناہ گارون مین شمار کر کر بہت ستاوینگے مگر وہ اللہ کے دین کے پھیلانی مین

بڑے بڑے محنتین اوٹھاویگا اور بہتون کے گناہ اوٹھالیگا یعنے اللہ کے حکم سے گناہون کی رغبت
اونکے دلون سے نکال لیگا اور اونکے دلون کو پاک کردیگا اور اللہ کے اذن سے گناہگارون کی شفاعت
کریگا تفسیر ہنری اسکاٹ مین لکھا ہے کہ یہودیون نے اعتراض کیا ہی کہ یہ آیت اس بات کی
دلیل ہے کہ یہ بشارت عیسیٰ علیہ السلام کی نہین ہے کیونکہ اونکے پاس کبھی دنیوی حکومت نہین
تھی پھر یہ جواب دیا ہے کہ نبیون کا دستور تھا کہ وہ روحانی یعنے چھپی ہوی چیزون کو ظاہری چیزون مین
بیان کرتے تھے عیسیٰ علیہ السلام کی روحانی فتح پائی اون لوگون پر جو اونکے دین مین آے اسجگہ
دنیوی فتحمندی کے لفظون مین بیان ہوی ہے اے ایمان والو پادریون کی بے انصافی
دیکھو لوٹ کا مال بانٹ لینیکا مطلب یون لکھا ہی کہ جو لوگ عیسیٰ علیہ السلام کے دین مین آے
آپ اونپر غالب ہوے یہودی اور نصرانی صاف دیکھ رہے ہین کہ یہ سب تو اور نشان جناب
پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم مین موجود ہین مگر ضد کے مارے آپ پر ایمان نہین لاتے چھتوان باب
خوشی ہی لکھا ہی بانجھ جو نہین جنتی تھی خوشی سے گا اور اپنی آواز بلند کر جو حاملہ نہ ہوتی تھی کیونکہ
خداوند فرماتا ہی کہ بیکس چھوڑی ہوی کی اولاد خاوندوالی کی اولاد سے زیادہ ہے ای امت
محمد صلی اللہ علیہ وسلم یہ بات بہت کھلی ہوی ہی کہ حضرت ہاجر علیہا السلام مکہ مین رہین حضرت ابراہیم
علیہ السلام سے جدا رہین یہانتک کہ مرگئین بیکس چھوڑی ہوی عورت کا اشارہ صاف انہین کی
طرف ہے انہین سے اللہ فرماتا ہے کہ ای بانجھ تو خوشی کر تیری اولاد خاوندوالی کی اولاد سے یعنے
سارہ کی اولاد سے زیادہ ہوگی بانجھ اونکو اس راہ سے فرمایا کہ اونکی نسل مین مدتون تک کوئی
پیغمبر نہین پیدا ہوے بی بی سارہ کی نسل مین بہت پیغمبر مدتون تک پیدا ہوتے رہے پہلے بانجھ کا لفظ
فرمایا پھر بیکس چھوڑی ہوی کا لفظ فرمایا صاف معلوم ہوا کہ یہ ذکر حضرت ہاجر کا ہی حضرت سارہ
کا ذکر نہین ہی اگرچہ حضرت سارہ مدت تک بانجھ رہین جب حضرت ہاجر سے حضرت اسمعیل علیہ
السلام پیدا ہو چکے تب حضرت سارہ سے بڑھاپے مین حضرت اسحق علیہ السلام پیدا ہوے
مگر حضرت سارہ بیکس چھوڑی ہوی نہین تھین بلکہ تمام عمر حضرت ابراہیم علیہ السلام کے ساتھ
رہین خاوندوالی وہی تھین کو فرمایا ہی اللہ اسجگہ حضرت ہاجر علیہا السلام کو خوشی سناتا ہے کہ تیری
نسل مین سارہ کی نسل سے زیادہ اللہ والے پیدا ہونگے [illegible] کہ وہ پاک بندہ

جسکی تعریف اوپر سے چلی آتی ہے وہ تیری نسل مین ہوگا سو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ہاجر کی
نسل مین شہر مکہ مین پیدا ہوے پھر آپکی بعثت سے تمام عرب جو حضرت ہاجر کی نسل تھین تھی انہون نے
نعمت ایمان کی پای اونکی نسل مین اللہ نے بڑی برکت دی پادری مریک کشف الآثار مین لکھتا ہی
کہ اسکا مطلب یہ ہی کہ زمین کی قومین یہودیون سے زیادہ ایمان لاوینگے پادری میتھو نے بھی اس
باب کے سرے پر یہی لکھا ہی کہ یہان غیر قومون کو تسلی دی جاتی ہی کہ ایمان والون کی جماعت اونمین بہت
ہوگی الله کا شکر ہے کہ ان دونون پادریون نے بیکس عورت سے اسرائیلیون کے سوا غیر قومونکو مراد لیا
ای پادریو یہان ایک عورت کا ذکر ہے ساری قوم کا ذکر نہین بیشک یہ اشارہ حضرت ہاجر کی طرف
ہے طامس اسکاٹ لکھتا ہی کہ یہودیون کی جماعت یہان ایک عورت کی طرح پر ٹھرائی گئی جو حضرت
سارہ کیطرح بہت دنون تک بانجھ رہی حضرت عیسی علیہ السلام کے زمانے کے قریب لوگ بہت
بی ایمان ہوگئی تھے حضرت عیسی علیہ السلام کے آنے سے زمانہ اچھا ہوگیا اگرچہ اکثر یہودیون نے
اونکو نہ مانا تو بھی بہت لوگ عیسائی جماعت مین داخل ہوئی ای پادریو حضرت سارہ کی نسل کو
اگر بانجھ اور بیکس عورت سے مثال دی ہے تو اونکے مقابل مین وہ کون قوم ہی جسکو خاوندوالے
عورت سے مثال دی ہے آگے سے ڈرو اور سیدھی بات کو ادہر اودہر مت پھیرو ارشاد ہوتا ہے
اپنے خیمہ کے مقام کو بڑھادے ہان اپنے گھرون کے پردے پھیلادے دریغ مت کر اپنی ڈوریان
لنبی اور اپنی میخین مضبوط کر اسلیے کہ تو دہنے اور بائین طرف پھیلیگی اور تیری نسل قومون کی وارث
ہوگی اور اجاڑ شہرون کو بساویگی ای امت محمد صلی اللہ علیہ وسلم دیکھو اللہ تعالے نے حضرت
ہاجر کی نسل مین اس پیش خبری کا کیسا ظہور دکھلایا اونکی نسل مین جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو
پیدا کیا اور آپکی نسل کو اور حضرت ہاجر کی تمام نسل کو ہر ہر ملک مین پھیلایا اور اونکو سب قومون کا
سردار کیا اور جو شہر ایمان سے خالی تھے اونکو ایمان اور علم سے آباد کیا ارشاد ہوتا ہے مت ڈر
کہ تو پھر پشیمان نہوگی تو مت گھبرا کہ تو پھر رسوا نہوگی کہ تو اپنی جوانی کی ننگ بھول جاویگی اور اپنے
بیوہ پن کی رسوای پھر یاد نہ کریگی کیونکہ تیرا خاوند تیرا خالق ہی رب العالمین اسکا نام ہے اور
تیرا نجات دینیوالا اسرائیل کا قدوس ہے وہ ساری زمین کا خدا کہلائیگا ای ایمان والو اللہ تعالے
حضرت ہاجر علیہا السلام کو تسلی دیتا ہی کہ تو جوانی مین بیوہ کی مانند ہوگئی ابراہیم علیہ السلام کے

جدا ہی اور تیری نسل مین مدتون اللہ واسطے لڑکے کم پیدا ہوئے عرب مین سیکڑون برس بت پرستی رہی جسوقت
تیری نسل مین اللہ کا نام پہیلیگا اوسوقت تجکو غم بہول جاویگا ای ایمان والو اسرائیلی پیغمبرون کے وقت مین
اکثر قومین بت پرست تہین جب حضرت اسمعیل کی پیغمبری سے سنتے تہے کہ اسمٰعیلیون کا خدا
بڑا زبردست ہے اللہ کو اپنا خدا [illegible] ملکون مین پہیلا سارے قومون مین
مشہور ہوا کہ اللہ سارے [illegible] کا [illegible] ارشاد ہوتا ہے کیونکہ تیرا خدا کہتا ہے کہ جس طرح
[illegible] تجہے جو طلاق دی ہوی اور دل آزردہ عورت کی مانند ہے اور جوانی مین کی [illegible] عورت کی مانند جو
رد کی گئی ہو پہر بلایا ہے مین نے ایکدم کے لیے تجہے چہوڑ دیا لیکن اب مین بہت سی مہربانیون سے تجہے سمیٹ
لونگا قہر کی شدت مین مین نے اپنا منہ تجہے ایک لحظہ چہپایا پر اب مین ہمیشہ کی مہربانی سے تجپر رحم
کرونگا خداوند تیرا بچانیوالا یون فرماتا ہے کہ میرے آگے یہ نوح کے پانی کا سا معاملہ ہے کہ جسطرح مین نے قسم
کہائی تہی کہ پہر زمین پر نوح کا سا طوفان کبہی نہ آویگا اوسی طرح اب مین نے قسم کہائی ہے کہ مین تجہسے پہر
کبہی آزردہ نہونگا اور تجکو نہ گہرکونگا پہاڑ جاتے رہینگے اور ٹیلے ہل جاوینگے پر میری مہربانی جو تجپر ہے
کبہی غائب نہوگی اور میری صلح کا عہد جنبش نہ کریگا خداوند جو تیرا رحم کرنیوالا ہے یون فرماتا ہے ای ایمان
والو اللہ نے حضرت ہاجرہ علیہا السلام کی نسل کے لوگون کو ایک مدت تک چہوڑ دیا تہا وہ کفر اور شرک
مین پہنس گئے تہے پہر جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی بدولت اونکو ایمان دیا آجتک وہ ایمان پر قایم ہین ارشاد
ہوتا ہے تو جو آزردہ دل ہے اور آندہی کی اوچہالی ہوی ہے اور تسلی سے محروم ہے دیکہ کہ مین تیرے پتہرون کو
[illegible] بٹہاونگا اور تیری نیو نیلمون سے ڈالونگا مین تیرے کنگورون کو لعلون سے اور تیرے
پہاٹکون کو چمکتے ہوے جواہر سے اور تیرے سارے احاطے بیش قیمت پتہرون سے بناونگا اور تیرے
سب فرزند خداوند سے تعلیم پاوینگے اور تیرے فرزندون کی سلامتی کامل ہوگی تو سچائی سے پایدار ہوگی
تو ظلم سے دور رہیگی کہ تو نہ ڈریگی اور گہبراہٹ سے کہ تیرے قریب نہ آویگی دیکہ وے اکٹہے ہونگے
پر میری طرف سے نہین جو کوی تیرے برخلاف جمع کریگا وہ تیرے واسطے گریگا دیکہ مین نے کاریگر کو پیدا
کیا جو کوئلے آگ مین ڈالکر پہونکتا ہے اور اپنے کام کے لیے ہتہیار نکالتا ہے اور اوجاڑنے کو ویران کرنے
کے لیے پیدا کیا کوی ہتہیار جو تیرے برخلاف بنایا گیا کام نہ آویگا اور جو زبان عدالت مین تجپر چلیگی تو اوسے
مجرم ٹہہراویگی یہ خداوند کے بندون کی میراث ہے اور اونکی سچائی مجہسے ہے خداوند فرماتا ہے آگے ایمان والو

اس جگہ اللہ تعالے صاف صاف کسی پاک مکان کو تسلی دیتا ہی کہ تو ستایا گیا ہی اب مین تجکو خوب طرح
سنوارونگا یہ صاف اشارہ کعبہ شریف کی طرف ہی ہان سیکڑون برس کافرون نے بت پوجے تھے سو
اللہ اوسکو تسلی دیتا ہی کہ مین تجکو عمدہ عمدہ بیش قیمت چیزون سے سنوارونگا اور تیرے لوگون کو اپنی
شریعت سکھلاؤنگا مولوی عباس علی جاجموی نے صولۃ الضیغم مین لکھا ہی کہ مہدی ابن منصور
وغیرہ عباسی بادشاہون نے اور اور بادشاہون نے عمدہ چیزون سے اوسکو رونق دی تھی
اللہ کہتا ہی کہ تیرے فرزند یعنے جو تجھ مین پیدا ہوی وہ سب اللہ تعالے سے تعلیم پاوینگے یعنے
اللہ کے پیغامبر صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان پاک سے اللہ کا کلام سیکھینگے سچا دین تجھ مین مضبوط
ہوگا کوی تجھپر ظلم نہ کرسکیگا جو لوگ جمع ہوکر میرے حکم کے برخلاف تجھسے لڑنے آوینگے وہ گر
پڑینگے اور عاجز ہوجاوینگے ہتیار اور اوسکے کاریگر سب میرے بنائی ہوی ہین ہر شی میرے
قابو مین ہین اور جو کوی تیرے برخلاف ہوکر فوج جمع کریگا وہ تیرے آگے گر پڑیگا اور جو کوی تیرے
برخلاف ہتیار اوٹھاویگا وہ ہتیار کام نہ آویگا سو ایسا ہی ہوا کبھی کوئی کافر اور ظالم اوسپر
غالب نہین ہوا مسجد بیت المقدس کو دشمنون نے کئی دفعہ ڈھا دیا مگر کعبہ شریف پر کسی کا
قابو نہین پڑا اسی لیے کعبہ کا خطاب بیت عتیق ہی یعنے آزاد گھر ابرہہ جو حبش کا سردار تھا
ایک بڑا سا ہاتی زبردست جسکا نام محمود تھا ساتھ لیکر کعبہ کے ڈہا دینے کے لیے فوج لایا اور
کہتے ہین کہ اوسکے ساتھ بارہ ہاتھی تھے جب مغمس مین پہونچا وہ بڑا ہاتھی بیٹھ گیا اوٹھانی والی عاجز
ہوگئی وہ کسی طرح نہ اوٹھا جب اوسکو یمن او شام او مشرق کیطرف اوٹھایا جلد اوٹھ کھڑا ہوا پھر
اوسکو مکہ کی طرف پھیرا پھر بیٹھ گیا سمندر کی طرف سے اللہ نے اوڑتے جانور بھیجے ہر جانور تین
پتھر لیے ہوے دو پانوین ایک چونچ مین چنے اور مسور کے برابر وہ سب لوگون پر چھا گئے اور پتھر
چھوڑ دئیے جسکو لگا وہ مرگیا لوگ بھاگے رستہ بھول گئے ہر رستے مین گرتے اور مرتے تھے
اور ابرہہ کے بدن مین ایک مرض اللہ نے بھیجا اوسکے پورین گرنے لگین اس حال مین صنعا مین
پہونچا یہانتک کہ اوسکا سینہ پھٹ گیا اور مرگیا یہ سارا حال تفسیر معالم التنزیل مین لکھا ہے
اور لکھا ہی کہ اکثرون کا قول یہی ہے کہ اوسی سال مین جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم پیدا ہوے
اور یہ بھی لکھا ہے کہ اوس سے پہلے تبع جو یمن کا بادشاہ تھا کعبہ کو ڈہا دینے کے لیے آیا تھا اوسکو بھی

اللہ نے روکا اور بلا مین گرفتار کیا اور تین دن اوسپر اندھیرا رہا جب تبع نے یہ دیکھا سفید کپڑی قبطے
کعبہ کو پہنائی اور تعظیم کی اور ایک اونٹ ذبح کیا سو اللہ تعالے یہان کعبہ کی آبادی کی خبر دیتا ہی اوس
آبادی کا ظہور محمدی وقت مین ہوا آج تک وہ پاک مکان ظالمون کے ہاتھ سے محفوظ ہی اور وہان کے
لوگ سچے دین پر قائم ہین **پچپنوان باب** ارے ای سب پیاسو پانی پاس آو اور وہ بھی جسکے پاس
نقد ہی نہو آؤ مول لو اور کہاؤ آؤ شراب اور دودھ بی روپیہ اور بے قیمت خرید و تم کس لیے اپنی
چاندی کو اوس چیز کے لیئے جو روٹی نہین اور اپنی کمائی اوسکی لیئے جو آسودہ نہین کرتی خرچ کرتے ہو
تم میری سنو اور اچھی چیز کہاؤ اور تمہارا جی چربی سے لذت لیگا کان جھکاؤ اور مجھہ پاس آؤ سنو کہ
تمہاری جان زندہ رہے مین تمسے ہمیشہ کا عہد باندھونگا اور داؤد کی سچی نعمتین تمہین دونگا ای امت
محمد صلی اللہ علیہ وسلم دیکھو اللہ فرماتا ہی کہ جو چیز روٹی نہین جسسے تمہارا پیٹ نہین بھرتا اوسکے لیے
اپنا روپیہ کیون خرچ کرتے ہو میرے پاس آؤ بے قیمت شراب اور دودھ خرید و اسکا یہ مطلب کہ تم بتون کو
کیون پوجتے ہو تمکو بتون سے کیا ملتا ہی یہ کہہ کر صاف فرمایا کہ کان جھکاؤ اور میرا کلام سنو تمہاری جان
میرے کلام سے بڑے لذت پاویگی جیسی لذت پیاسی کو پانی سے ملتی ہی اور شراب اور دودھ اور چربی سے
جسم کو لذت ملتی ہی روح کو اوسی بڑھکر لذت اللہ کے کلام سے ملتی ہی پہر فرمایا کہ مین تمسے ہمیشہ کا عہد
باندھونگا عہد باندھنا ان پاک کتابون کی بولی ہین اس کو کہتے ہین کہ اللہ تعالے اپنے بندون سے
اقرار لیتا ہی کہ میری شریعت کے یہ حکم ہین انپر عمل کیجیو تورات شریف کی پہلی سورت کے سترہوین باب
مین ہی کہ اللہ تعالے نے حضرت ابراہیم علیہ السلام سے فرمایا کہ میرا عہد تیری ساتھ اور تیرے بعد تیری
نسل کے ساتھ یہ ہی کہ ہر فرزند نرختنہ کروا وے اور تم اپنے بدن کی کہلڑی کٹواؤ اور وہ میری اور
تمہارے بیچ عہد کی علامت ہوگی پھر فرمایا میرا عہد تمہاری جسمون مین ہمیشہ کا عہد ہوگا اور پانچوین سورت
کے چوتھی باب مین ہی کہ اوسنے اپنا عہد تمہاری آگے بیان کیا پھر آگے شریعت کے حکمو کا بیان ہی اسی طرح
جا بجا شریعت کو عہد کہا ہی دوسرے سورت کے پچیسوین باب مین ہی وہ عہدنامہ جو مین تجھے دونگا
اوس صندوق مین رکھیو دیکھو تورات کو عہدنامہ فرمایا اب یہان ارشاد ہوتا ہی کہ مین تمسے ہمیشہ کا
عہد باندھونگا اسکا یہ مطلب کہ آخری پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے وسیلہ سے تمکو وہ شریعت دونگا
جو ہمیشہ رہیگی اور کبھی موقوف نہوگی اور یہ بات اللہ اون لوگون سے فرماتا ہی جو بتون کو پوجتے تھے

اسمین یہ اشارہ ہی کہ اسرائیلیونکی قوم سے باہر دوسری قوم مین وہ شریعت اوتریگے وہ لوگ بتون کو چھوڑ دینگے اللہ کے کلام کے مزے اونکی روح کو حاصل ہونگے اور فرمایا کہ داؤد کے سچی نعمتین تمکو دونگا یعنی حضرت داؤد کے زبور مین جن نعمتوںکا وعدہ ہوا ہے کہ سارے جہان مین اللہ کا نام پہیلیگا اور اللہ کے عشق کا ذوق اور شوق جو زبور مین اول سے آخر تک بہرا ہوا ہے اور دین کی بادشاہی اور حکومت کے زور سے دین کو پہیلانا یہ سب نعمتین آخری امت کو ملین گے اور وہ دین کا بادشاہ جسکی بشارت زبور مین دی ہی وہ تمام جہان مین ایمان کا فیض پہیلاویگا ارشاد ہوتا ہے دیکھو مین نے اوسی قومون کے لیے گواہ بنایا اور لوگون کا ایک پیشوا اور فرمان روا امی محمدی بہائیو اللہ تعالے پہر اوس پاک بندی کے کیطرف اشارہ کرتا ہی جسکا بار بار اوپر ذکر ہوچکا ہی اللہ فرماتا ہی کہ مین اوسکو قومونپر گواہ بناؤنگا کہ وہ سب قومون کی اعمالون کی گواہی قیامت مین دیگا کیونکہ وہ سب قومون کی طرف بہیجا جاویگا قرآن مین اللہ اس لفظ کو یاد دلاتا ہی اور فرماتا ہی یَا اَیُّھَا النَّبِیُّ اِنَّا اَرْسَلْنٰکَ شَاھِدًا ای نبی ہمنی تمکو گواہ کر بہیجا ارشاد ہوتا ہی دیکھہ تو ایک گروہ کو جسے تو نہین پہچانتا تہا بلاویگا اور وی گروہ مین جو تجھی نہین پہچانتی تھین خداوند تیری خدا اور اسرائیل کے قدوس کے لیے تیری پاس دوڑتی آوینگے کیونکہ اوس نے تجھے جلال بخشتا ہی ای ایمان والو ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے پہلے مکہ مین اپنے شہر والون کو اللہ کیطرف بلایا پہر جنکو اللہ کیطرف بلایا جنکو کبھی نہین دیکھا تھا پہر مدینہ کی لوگون کو اللہ کیطرف بلایا پہر روم اور مصر اور ایران والون کو قاصدون اور خطون کی وسیلہ سے اللہ کیطرف بلایا اور وہ قومین جو آپکو نہین پہچانتے تھین اونہون نے جب آپ کی خبر سُنی اللہ کے کلام کے شوق مین دوڑتی ہوی آپ پاس آئین حبش کے عیسائی درویش آپکی شوق مین حبش سے آی اور آپ سی قرآن سُنکر ایمان لائے جنون کی قومین کئی بار حاضر ہوئین اور ایمان لائین جب مکہ فتح ہوا اور وہان ایمان پھیلا عرب کے ہر ہر شہر اور ہر گانون کے لوگ آی اور ایمان لائے اسکے بعد اللہ تعالے اپنی رحمت اور اپنی قدرت کا بیان کرکے فرماتا ہے کہ جسطرح مینھ اور برف آسمان سی اوترتا ہی اور پہر وہان نہین جاتا بلکہ زمین کو سینچتا اور اوسے شاداب اور شگفتہ کرتا ہی تاکہ بونی والیکو بیج اور کہانیوالیکو روٹی دیوی اوسی طرح میرا کلام جو میرے مُنھ سے نکلتا ہی ہوگا وہ مجھہ پاس خالی نہ پھریگا بلکہ جو کچھہ میری خواہش ہوگی وہ اوسے پورا کریگا اور اوس کام مین جسکے لیے مین نے اوسی بہیجا کامیاب ہوگا کہ تم خوشی سے نکلوگے اور

سلامتی سے پہونچائی جاؤگی پہاڑ اور کوہ تمہارے آگے پہول کے گائینگے اور میدان کے سارے درخت
تال دینگے کانٹون کی جگہ صنوبر کے درخت جمین گے اور سدا گلاب کے بدلے آس کے درخت جمین گے
اور یہ خداوند کے لیے ہمیشہ کا نام و نشان ٹھہریگا جو کبھی کٹ نجائیگا آی ایمان والو یہ بہت بڑا پتا محمدی
وقت کا ہے کہ ایماندار لوگ خوشی سے اور سلامتی سے ہر ہر ملک مین آتے جاتے ہین ایک وقت وہ
تھا کہ ہر ہر ملک مین بت پرستون کا زور تھا حضرت عیسی علیہ السلام کے بعد اونکا زور بہت بڑھ
گیا تھا پھر جھوٹے عیسائیون سے ایمان والون کو جان بچانا مشکل تھا محمدی وقتمین ایمان
والونکو امن امان ملا پہاڑ اور درخت بھی بیشک اللہ کے دین کے پھیلنے کی خوشی کر رہی ہین جیسا
کہ اٹھانوی زبور کی بشارت مین فرمایا تھا کہ نہرین تال دیوین اور پہاڑیان مل کے خوشیان کرین اور
چھیانوی زبور کی بشارت مین فرمایا تھا کہ بن کے سارے درخت خوشی کرین کانٹون کے بدلے یعنے
کافرون اور ظالمون کے بدلے جا بجا صنوبر یعنے عمدہ عمدہ خاص بندے ہر ہر ملک مین پہیل
گئے اور یہ اللہ کے سچے دین کی نشانی ہمیشہ کے لیے باقی ہے دیکھو اسوقت مین بھی محمدی لوگ ہر ہر ملک
مین امن و امان سے آتے جاتے ہین پادری طامس اسکاٹ اسکو عیسائیون کی خبر ٹھہراتا ہی کہ بت
پرست لوگ خدا پرست عیسائی ہو جاوینگے وہ انسانون کو فائدہ مند ہونگے وہ ناچیز کانٹونکے
بدلے صنوبر کے درخت ہو جائینگے اور چبھنے والے کانٹون کے بدلے خوبصورت خوشبودار ہو جاوینگے
ای یارو حضرت عیسی علیہ السلام کے بعد سچے عیسائیونکو خوشی اور سلامتی کب ملی بت پرستونکا اور جھوٹے
عیسائیونکا ہر طرف زور رہا یہ سب چبھنی والی کلٹنے محمدی وقت مین کاٹ ڈالے گئے اور صنوبر اور آس
کے درخت کیطرح باغ دنیا مین اللہ والے محمدی لوگ جمائی گئے چھپنوان باب خداوند یون فرماتا
کہ تم انصاف کو یاد کرو اور سچائی کو کام مین لاؤ کیونکہ میری نجات آنیکے اور میری صداقت ظاہر ہونیکے قریب
ہی مبارک وہ انسان جو یہ کرتا ہی اور وہ آدم زاد جو اوسمین لگا رہتا ہی جو ہفتہ کو مانتا ہے ورا وسے
ناپاک نہین کرتا ہی اور اپنا ہاتھ ساری بدکاری سے باز رکھتا ہے اور بیگانہ آدمی جو خداوند سے مل گیا
ہرگز یہ نکہی کہ خداوند نے مجھ اپنی لوگون سے بالکل جدا کر دیا اور خواجہ سرا نہ کہی کہ مین ایک سوکہا درخت ہون
کیونکہ خداوند یون کہتا ہے کہ وہ جو خواجہ سرا جو میرے ہفتون کو مانتے ہین اور اون کامون کو جو میرے
پسند ہین اختیار کرتے ہین اور میرے عہد مین قائم رہتے ہین ہین اونہین کو اپنے گھر مین اور اپنے

چار دیواری کی اندر ایک یادگار اور ایک نام جو بیٹون اور بیٹیون سے بہتر ہے بخشونگا مین اونکو ہمیشہ
کا نام بخشونگا جو مٹایا نجائیگا اور وی غیر بھی جو خداوند سے مل گئے ہین کہ اوسکی بندگی کرین اور خداوند کے نام
کو عزیز رکھین اور اوسکے بندے ہووین وی سب جو ہفتہ کو مانتے ہین کہ اوسے ناپاک نکرین اور میرے
عہد پر قائم رہتے ہین مین اونہین اپنے پاک پہاڑ پر لاؤنگا اور اپنے عبادت کے مقام مین شادمان
کرونگا اور اونکے چڑھاوے اور اونکی قربانی میری قربانی کی جگہ پر قبول ہونگے کیونکہ میرا گھر
سارے لوگون کے لیے عبادت خانہ کہلائیگا خداوند خدا جو اسرائیل کے تتربتر کئے ہوئیونکا جمع کرنیوالا ہے یون
فرماتا ہے کہ مین اور دوسرونکو بھی اوسکے جمع کئے ہوون کے پاس اوسمین جمع کرونگا ای امت محمد صلی اللہ علیہ وسلم
یہی محمدی شریعت جسکو چھپا سیوین زبور مین اور اس کتاب کے اکیاونوین باب مین صداقت اور نجات
کا نام رکھا ہے اور اسی شریعت کے بھیجنے کا اللہ یہ وعدہ کرتا ہے اور فرماتا ہے کہ اوس شریعت کی ظاہر ہونیکا
وقت نزدیک ہی پھر اوسوقت کے لوگون کو تاکید کرتا ہے کہ جبتک وہ آخری شریعت نہ آوے تب تک
موسی کے شریعت پر عمل کئے جاؤ پادری لکھتا ہی کہ وہ نجات اور اللہ کے اقرار پورے ہونیکے یعنی
اور عیسی علیہ السلام کے وسیلے سے بچاو کے ظاہر ہونے پر ہے ای ایمان والو دیکھو پادری کے نزدیک بھی
نجات اور صداقت آخری شریعت کا نام ہے مگر اوسکو حضرت عیسی علیہ السلام کی شریعت کی خبر جانتا
اور یہ نہین دیکھتا ہے کہ اسکے بعد صاف صاف پتے محمدی شریعت کے موجود ہین اللہ تعالے صاف
فرماتا ہے کہ بیگانہ لوگ یعنی وہ لوگ جو قوم اسرائیل مین سے نہین ہین اور حضرت موسی علیہ السلام
کی شریعت مین داخل ہوے ہین وہ لوگ شکایت نکرین کہ اللہ تعالے نے ہمکو اپنے لوگون سے جدا
کر دیا اور خواجہ سرا بھی نہ کہین کہ ہم ناچیز ہین اسکا یہ مطلب کہ حضرت موسی علیہ السلام کی شریعت
مین جو خاص مقام اللہ کی بندگی کا تھا وہان خواجہ سراؤن کو اور قوم اسرائیل کے سوا اور قومونکے
ایمان والون کو جانیکا حکم نہ تھا توراۃ شریف کی دوسری سورۃ کے پچیسوین باب مین بیان
ہے کہ اللہ تعالے نے حضرت موسی علیہ السلام کو یہ حکم فرمایا کہ ایک صندوق شمشاد کی لکڑی کا
بنا اور اوسکے اندر باہر سونا منڈہ اور وہ عہدنامہ جو تجھے دونگا اوس صندوق مین رکھ
اسیطرح چوکی اور چمچے اور پیالے اور شمعدان اور چراغ وغیرہ بنانیکا حکم ہوا پھر چھبیسوین باب
مین لکھا ہے کہ اللہ کا حکم ہوا کہ خیمہ کھڑا ہو اور صندوق اوسمین رکھا جاوے اور پردہ

ڈالا جاوے پردے کے اندر صندوق رہے اوس مقام کا نام قدس الاقداس ہوگا اور باہر کے درجہ کا نام قدس
ہوگا اور چوکی باہر پردے کے اور شمعدان روبرو چوکی کے رکھا جاوے اور حکم ہوا کہ ہارون کو اور اونکے بیٹون کو
اوس بارگاہ خاص کا مجاور اور خادم بنایا جاوے اس خیمے کے دروازے پر قربانیان اور نذرین اللہ کے واسطے چڑہائی
جاتی تھین اور حضرت موسی علیہ السلام جب مصر سے نکلے تو آپکو ایک جگہ قیام نہین تھا اس باعث سے یہ خیمہ
اور یہ اسباب اسطرح کا تھا کہ جہان چلتے اُسکو اُٹھالے چلتے اور جہان اوترتے وہان خیمہ کھڑا کر لیتے چوتھی سورت
کے چوتھی باب مین ہے کہ جب خیمہ کوچ کرتا تو حضرت ہارون علیہ السلام کی اولاد کو حکم تھا کہ صندوق
اور چوکی اور شمعدان اور سب اسباب پر غلاف ڈالین پھر قہات جو حضرت موسی اور حضرت ہارون کے
دادا ہین اونکی نسل کے لوگ اوسکے اوٹھانیکے لیے آوین لیکن اُن پاک چیزون کو نہ چھوئین اور جس وقت
اون پاک چیزون پر غلاف پڑتا ہو اوسوقت دیکھنے کو نہ آوین اور سولھوین باب کی چالیسوین آیت
مین ہے کہ ہارون کی نسل کے سوا کوئی اللہ کے حضور مین خوشبو سُلگانیکو نزدیک نہ آوے اور اٹھارھوین
باب مین ہے کہ ہارون اور اوسکے بیٹے شہادت کے خیمہ کے سامنے خدمت کرین اور لاوی جو حضرت موسی
اور حضرت ہارون کے پردادا ہین اونکی نسل کے لوگون کو حکم ہوا کہ سارے خیمہ کی نگاہبانی کرین اور کوئی
پردیسی تمہارے نزدیک نہ آنے پاوے اور جو پردیسی نزدیک آوے تو قتل کیا جاوے پھر بائیسوین آیت
مین ہے کہ بنی اسرائیل جماعت کے خیمہ کے نزدیک نہ آوین نہو کہ وے گناہ گار ہون اور مرجاوین بلکہ
لاوی کی نسل جماعت کے خیمہ کی خدمت کرین اور پانچوین سورت کے تیئیسوین باب مین ہے کہ جسکے خصیے کچلے
گئے ہون یا آلت کاٹ ڈالی گئی ہو وہ اللہ کی جماعت مین داخل نہو اب سنو کہ جب اللہ تعالے نے حضرت
سلیمان علیہ السلام کے ہاتھون یروشالم مین مسجد بیت المقدس بنوائی اوسکی بھی دو درجے بنے اور
صندوق عہدنامہ کا قدس الاقداس مین رکھا گیا اب حضرت اشعیا علیہ السلام کی زبانی اللہ
تعالے خواجہ سراؤن کو اور غیر قومون کو تسلی دیتا ہے کہ تم غمگین نہو کہ اس شریعت مین مین نے تمکو
اپنے پاک مقام مین آنیکا اذن نہین دیا تم میرے حکمون پر چلے جاؤ ہفتے کو مانو یعنے اُس
دن کوئی کام دنیا کا نہ کرو اگر تم اسوقت مین پاک مقامون سے محروم ہو تو آخری شریعت مین
جو میرا پاک مقام ہوگا وہان مین خواجہ سراؤن کو اپنے خاص گھر مین ہمیشہ کے لیے ایک نام دونگا
جو کبھی نہ مٹے گا وہ نام بیٹیون اور بیٹون سے بہتر ہوگا یعنے خواجہ سراؤن کو اللہ نے اولاد نہین دای

ور اونکو اولاد کے قابل نرکہا تو یہ نام اور خطاب اونکو ایسا ملا کہ اولاد سے بہت بہتر ہے اس وعدہ کے موافق
اللہ نے محمدی وقت مین مدتون سے کعبہ شریف کا خادم اور مدینہ نورانی مین جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم
کے روضہ پاک کا خادم خواجہ سراؤن کو بنایا خادم بیت اللہ کے اور خادم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کے کہلاتے ہین معلوم نہین کہ یہ لوگ کسوقت سے ان پاک مقامون کے خادم ہوے ہین مولانا
سید علی سمہودی جو مدینہ شریف کے رہنے والے تھے تاریخ مدینہ مین لکھتے ہین کہ ابن نجار نے لکھا ہی
کہ سن پانسو چون مین ربیع الثانی کے مہینے مین قاسم ابن مہنّا کے زمانے مین ایک بلی حجرہ اور مسجد کے
بیچ مین مرکر سوکھہ گئی تھی بنان حبشی جو خصی یعنی خواجہ سرا تھا اور حجرہ کے خادمون مین سے تھا
وہ اوترا اور اوسکے ساتھ دو آدمی اور اوترے اُنہونے اوسکو نکالا یہان معلوم ہوا کہ خواجہ سراؤن کو
یہ خدمت بہت مدت سے ہے سبحان اللہ محمدی شریعت کے ہر ہر حکم مین اللہ کی رحمت کا جوش
ہے جن لوگون کو موسائی شریعت مین اللہ نے اپنے گھر مین اور پاک جماعت مین جانیکا اذن نہین
دیا تھا یہان اونہین کو اپنے گھر کا خادم بنایا اسوقت کے غم کے بدلے اونکو اتنی بڑی خوشی
اور بشاشی بخشی حضرت موسی علیہ السلام کی شریعت مین اسرائیلیون کے ایک فرقہ کے سوا
کسیکو اللہ کے گھر مین جانیکا حکم نتھا اب اسرائیلیون کے سوا دوسری قوم مین حضرت
محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو پیدا کرکے غیر قوم کو اپنا کرلیا اور اپنے گھر مین اونکو بسایا اور سب
قومون کے محمدیون کو اذن عام دیا کہ سب میرے پاک مقامون مین آؤ مکہ مین اور منے
مین قربانیکا مقام ٹھرایا ہر قوم کے محمدی لوگ وہان قربانیان لاتے ہین کسی قوم کو کسی
مقام مین روک نہین اللہ کا دربار عام کھلا ہوا ہی جسوقت جسکا جی چاہے آوے توراۃ
شریف کو دیکھو کیسی کیسی قیدین تھین یہان سب قیدین اوٹھا دین وہ شریعت جلالی تھی
ہر وقت ہر ایک کو آنے کا حکم نہ تھا حضرت ہارون علیہ السلام کو حکم تھا کہ اندر کے درجے
مین ہر وقت نہ آوین اور جب آوین تو کئی طرح کی قربانیان لاوین جسکا بیان تیسری سورت کے
مین سولہوین باب مین ہے اور اکیسوین باب مین ہے کہ حضرت ہارون علیہ السلام
کی نسل مین جسکے بدن مین کچھ نقصان ہو جیسے اندھا یا لنگڑا وہ کبھی اندر کے درجے مین داخل
نہو اور قربانی کی جگہہ کے پاس بھی نہ آوے محمدی وقت مین دیا رحمت کا جوش مین آیا

جو ایمان لایا اوسکو اللہ نے اپنا نزدیکی بنایا یا اللہ تیرا شکر کس زبان سے ادا کرین کہ تو نے ہمکو اپنی پیارے پیغمبر
محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی رحم کی ہوی امت مین پیدا کیا اور اپنی دونون گہرونمین آنیکا سب ایمان والون کو
اذن عام دیا وَمَآ اَرْسَلْنَاكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعَالَمِيْنَ کا ظہور دکہا دیا پادری طامس اسکاٹ لکھتا ہے
کہ اجنبی لوگ اور خوا جہ سرا حضرت موسی علیہ السلام کی شریعت مین بہت تکلیف مین رہتے تھے لیکن
انجیل پاک نے ان سب باتون کو موقوف کر دیا اللہ تعالے نے اقرار کیا کہ جو میری تابعداری کرینگے
مین اونکو اپنے پاک پہاڑ پر لاونگا پاک پہاڑ سے صیہون پہاڑ مراد ہے یہ لکھکر پادری نے سوچا
کہ صیہون پہاڑ اور مسجد بیت المقدس محمدیون کے قبضہ مین ہے یہ سوچکر بات بدل دی اور
لکھدیا کہ صیہون پہاڑ سے اور اللہ کے گہر سے عیسائی جماعت مراد ہی یعنے بت پرست لوگ عیسائی
ہو جاوینگے اور قربانی سے محبت اور ایمان مراد ہی جیسا کہ کالون کہتا ہی ای پادریو حضرت موسی علیہ
السلام کی شریعت مین بھی غیر قومون کے لوگ ایمان مین داخل ہوتے تھے توراۃ مین جابجا اونکا ذکر
ہی مگر اللہ کے گہر مین آنیکا حکم نہ تھا یہان اللہ نے صاف وعدہ کیا کہ ساری قومون کے لوگ
اللہ کے گہر مین آوینگے اللہ نے اپنے کعبہ کا اور مدینہ پاک کا خادم خواجہ سرا اون کو بنا کر آیتونکا
مطلب صاف کہولدیا اسکے بعد اللہ تعالے اسرائیلیون سے وعدہ کرتا ہے کہ اسرائیلیون مین جو
ایمان والے لوگ ہین اور اونکے ساتھ کچھ اور قومون کے لوگ بھی ایمان لائے ہین اونکی ساتھ اور
زیادہ ایمان والون کو جمع کرونگا محمدی وقت مین اسبات کا خوب طرح ظہور ہوا ستاونوان باب
اس باب مین یہودیون کی بت پرستی کے اوپر اللہ نے بڑے بڑے قہر اور غضب کے کلمے فرمائی
ہین اور جو یہودی بت پوجتے تھے اونکو خوب رسوا کیا ہے بعد اسکے تیرہوین آیت مین فرماتا ہی
لیکن وہ جسکا بہروسا مجہپر ہے زمین کا وارث ہوگا اور میرے پاک پہاڑ کو میراث مین پاویگا تب
یہ بات کہی جاویگی ارے تم راہ کو اونچا کرو اونچا کرو خوب برابر کرو میری گروہ کے راستہ سے
اس چیز کو جو ٹہوکر کہلاتی ہے [illegible] اٹھا لیجاو ای ایمان والو اللہ تعالے نے یہان صاف پتا جناب محمد
صلے اللہ علیہ وسلم کا بتلایا صیہون پہاڑ کی پاک مسجد پر اللہ نے اونکو معراج کی رات مین
پہونچایا شام [illegible] پہنچایا آپکی بہت امتنے صیہون اور ملک شام پر حاکم ہی بعد اسکی اللہ
فرماتا ہی کہ اسوقت [illegible] حکم ہوگا کہ رستہ صاف کرو دین کی سیدھی سڑک طیار کرو

جن چیزون سے لوگ ٹھوکر کہاتے ہین اون چیزون کو ہٹا دو یہ صاف اشارے محمدی شریعت کیطرف
ہین اس شریعت مین ٹھوکر کہلانیوالی چیزونکو ہٹا دیا تصویرون کا بنانا اور شراب پینا حرام کردیا نا ممکن
کے علم کا سیکھنا منع کردیا ان چیزون کی باعث سے بہت لوگ بہک جاتے تھے اسطرحکا بیان
چالیسوین باب مین بھی ہوچکا ہے وہان صاف فرمایا ہے کہ عرابا مین یعنی جنگل مین ہمارے خدا
کے لئے ایک سیدھی شاہراہ طیار کرو پادری طامس اسکاٹ لکھتا ہے کہ بعضون نے اسکا
یہ مطلب سمجھا ہے کہ خسرو بادشاہ نے جو بیت المقدس کے بنانیکا اشتہار دیا تھا یہ اوسکی خبر ہے
پھر پادری اسبات کو رد کرتا ہے اور لکھتا ہے کہ خسرو نے اسطرح سے لوگون کو نہین بلایا تھا یہ کلام
اللہ کا اپنے خادمون سے ہے کہ ایمان والون کے لئے اور توبہ کرنے والون کے لئے رستے کو طیار کرو
سڑک کو برابر کرو اونسٹھوان باب اس باب مین پہلے اسرائیلیون کے گناہون کی شکایت ہے
پھر پندرہوین آیت مین اللہ فرماتا ہے خداوند نے دیکھا اور اوسکی آنکھون مین برا معلوم ہوا کہ عدالت
نہین اور اوسنے دیکھا کہ کوئی مرد نہین اور تعجب کیا کہ کوئی شفاعت کرنیوالا نہین سو اوسی کے
بازو نے اوسکے لئے نجات کی اور اوسکی سچائی نے اوسی سنبھالا اوسنے سچائیکو بکتر کے مانند
پہنا اور نجات کا خود اپنے سر پر رکھا اور اوسنے لباس کی جگہ انتقام کی پوشاک پہنے اور
غیرت کا جبہ اوڑھا جیسے اونکے اعمال ہین ویسی اونکو جزا دیگا اپنے بیریون پر قہر کریگا اور اپنے
دشمنون کو سزا دیگا ہان دریائی ملکون کو پورا بدلا دیگا تب وے جو پچھم مین ہین خداوند کے
نام سے ڈرینگے اور جو پورب مین ہین اوسکے جلال سے ترسان ہونگے جب دشمن باڑھ
کی مانند چڑھ آویگا تو خداوند کی روح اوسکے مقابل ایک نشان کھڑا کریگی پادری طامس اسکاٹ
لکھتا ہے کہ یہ پیش خبری آیندہ زمانہ مین پوری ہونیوالی ہے اور یہ جو خبر دی ہے کہ اونمین کوئی
شفاعت کرنیوالا نہین تو یہ مطلب ہوسکتا ہے کہ خراب اور باغی لوگ پہلے پیدا ہونگے بعد
اوسکے یہ عمدہ تبدیلی ہوگی یا تو یہودی جو عیسائیون کے بڑے دشمن ہین یا وہ لوگ جو پیغمبرون
اور فرشتون کی مورتین رکھتے ہین ای پادری یہودی اور جھوٹے عیسائی جو پیغمبرون اور فرشتون
کی مورتین پوجتے تھے اونکے وقتمین کوئی نبی نہین تھا جو شفاعت کرے اللہ نے آپ ہی اپنے قدرت
کے بازو سے اپنے سچے دین کو قوت دی اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے وسیلے سے اور قرآن کے

وسیلہ سے اپنے غضب اور قہر کے صفت کو کافرون پر ظاہر کیا اور اپنے سچائی کو اور نجات کی راہ کو ایمان والون کے لئے ظاہر کیا دریائی ملکون کے یعنی عرب کے شہرون مین جو بت پرست اور بے ایمان یہودی تھے اونپر خوب جہاد ہوا تب لوگ پورب اور پچھم کے اللہ سے ڈرنے لگے جب کبھی دشمن طوفان کے بہاؤ کیطرح چڑھ کر آئے ادھر بھی محمدیون نے اللہ کی مدد سے محمدی جھنڈا جہاد کا کھڑا کر دیا اوسوقت سے آجتک یہی قاعدہ جاری ہے سنن ابی داؤد مین ہے کہ ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جہاد جاری ہے جسوقت سے اللہ نے مجکو بھیجا یہانتک کہ اس امت کے پچھلے لوگ دجال سے لڑینگے اللہ فرماتا ہے وبا لصیّون جوئمل و لشابی بشیع بیعقوب اور وہ بچانی والا صیہون کے لئے آویگا اور اونکے لئے جو یعقوب مین بدی سے باز آتے ہین خداوند فرماتا ہے یہ ترجمہ جو ایک پادری نے کیا ہے بہت ٹھیک ہے عبرانی مین لام کا حرف ہے لام کے معنے ہین واسطے تو لفظی معنی یہ ہین کہ آویگا صیہون کے واسطے بچانیوالا تو مطلب یہ ہوا کہ وہ اللہ کے حکم سے صیہون کو بت پرستون کے ظلم سے بچا دیگا مگر پادری میتھر نے کچھہ سوچ کر یون ترجمہ کر دیا کہ صیہون مین آویگا تا کہ حضرت عیسی علیہ السلام کی خبر ٹھہر جاوی کیونکہ وہ صیہون مین تشریف لائے مگر یہ نہ دیکھا کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے قدم مبارک بھی معراج کی رات مین شہر صیہون مین مسجد بیت المقدس مین آئے تھے آپھی نے اللہ کے حکم سے اوس پاک شہر کو اور پاک مسجد کو بت پرستون کے ظلم سے آجتک بچایا حضرت عیسی علیہ السلام کے بعد وہ سارا شہر مسجد سمیت برباد یا گیا تھا اونکی خبر یہ ہرگز نہین ہوسکتی پھر جو لشابی کا لفظ ہے اوسمین بھی لام ہے اور معنی یون ہین کہ بدی سے باز آنیوالون کے لئے یعقوب مین اسکا مطلب یہ ہے کہ حضرت یعقوب علیہ السلام کے نسل مین جو لوگ ایمان لاوینگے اونکو وہ اللہ کے حکم سے بچا دیگا یہان بھی پادری میتھر نے لام کے معنے یون لکھدئے کہ اُنھین کے درمیان جو یعقوب مین بدی سے باز آتے ہین وہ یہ انکے معنے اس لئے لکھدئے کہ حضرت عیسی علیہ السلام حضرت یعقوب کی نسل مین پیدا ہوئی ہین یہ اونکی خبر ٹھہر جاوے مگر بچانیوالے کے لفظ کیطرف سے پادری نے آنکھہ بند کرلی ارشاد ہوتا ہے اور مین جو ہون سو اونکے ساتھہ میرا عہد یہ ہے خداوند فرماتا ہے کہ میری روح جو تجھپر ہے

ور میری باتین جو مین نے تیرے منھہ مین ڈالی ہین تیرے منھہ سے اور تیری نسل کی منھہ سے
اور تیری نسل کی نسل کے منھہ سے اب سے لیکے ہمیشہ تک جاتی نہ رہینگے خداوند کا یہی ارشاد ہے
اُسے ایمان والو پہلے فرمایا کہ اونکے ساتھہ میرا عہد یہ ہے یعنے اون قومون کے ساتھہ جو عجم اور یورپ
سے آوینگے اور اون اسرائیلیون کے ساتھہ جو محمدی ہو جاوینگے پھر فرمایا کہ میری روح
جو تجھپر ہے یہ اشارہ آخری پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کیطرف ہے جو صیہون کا بچانیوالا ہی اسکا
مطلب دوسرے لفظ مین کہولدیا کہ میری باتین جو مین نے تیرے منھہ مین ڈالین ان کتابون
مین جابجا یہ محاورہ ہی کہ دوسری بات سے پہلی بات کا مطلب کھلجاتا ہی معلوم ہوا کہ روح سے
مراد اللہ کا کلام ہے جیسا کہ قرآن مجید مین اللہ فرماتا ہے وَكَذٰلِكَ اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ رُوْحًا
مِّنْ اَمْرِنَا اور اسی طرح ہمنے پیغام بہیجا تیری طرف روح کو اپنے حکم سے اللہ فرماتا ہی کہ مین
اُسوقت اقرار کرونگا کہ تیرے منھہ سے اور تیری نسل کے منھہ سے میرا کلام جاتا نہ رہیگا
جامع ترمذی مین ہی کہ ہماری پیغمبر صلعم نے فرمایا کہ مین تمھین قرآن کو اور اپنے اہل بیت کو چھوڑے جاتا ہون یہ دونون
جدا نہونگے یہانتک کہ میرے پاس حوض پر آوینگے اور اللہ تعالے قرآن مین فرماتا ہے اِنَّا نَحْنُ
نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَاِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ یعنے ہمنے اوتاری نصیحت اور ہم اوسکے نگہبان ہین دیکھو
اس وعدہ کے موافق قرآن شریف کا ایک ایک حرف باقی ہی کسی کی مجال نہین کہ ایک حرف بڑہا
سکے یا گہٹا سکی اور ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی نسل مین قرآن اور حدیث کے جاننے والے
ابتک باقی ہین اور دینی نسل مین جو قرآن اور حدیث کو ایک سے ایک سیکھتے چلے آتے ہین
اونکا سلسلہ آجتک باقی ہی اور اسمین یہ بھی اشارہ ہی کہ قرآن اور حدیث زبانون پر ہی
جاری رہیگا کچھہ لوگ ہر زمانے مین اوسکو زبان سے بھی بیان کرتے رہینگے اگرچہ اکثر لوگ
بگڑ جاوین مگر ایسا نہین ہوگا کہ فقط کاغذون پر حرف رہجاوین اور زبان سبکے بند ہوجاوے
حدیث مین فرمایا کہ کچھہ لوگ میری امت کے حق پر رہینگے اور غالب رہینگے کوئی اونکا کچھہ
بگاڑ نہین سکیگا **ساٹھوان باب** اوٹھہ روشن ہو کہ تیری روشنی آئے اور خداوند
کے جلال نے تجھہ پر طلوع کیا ہی کہ دیکھہ تاریکی زمین پر چھاجاویگی اور تیرگی قومون پر اور خداوند
تجھپر طالع ہوگا اور اوسکا جلال تجھپر نمود ہوگا اور قومین تیری روشنی مین اور بادشاہ

تیرے طلوع کی تجلی مین چلین گے آئی محمدی بہائیو آگے بڑھکر اللہ تعالےٰ نے اپنے گہر کا لفظ اور اللہ کے شہر کا لفظ فرمایا ہی معلوم ہوا کہ اللہ تعالےٰ اپنے گہر کو اور اپنے شہر کو خوشی سناتا ہی کہ نور اللہ کا تجھپر ظاہر ہوگا اور سب قومونکو اوس نور مین اللہ کی راہ ملیگی یہ خطاب مکہ سے اور کعبہ سے ہے یا یروشالم سے اور مسجد بیت المقدس سے مگر غور کرنے سے معلوم ہوا کہ یہان ذکر مکہ اور کعبہ کا ہی مگر پادریون کے فریب سے ہشیار رہو عربی ترجمہ توراۃ کا اور صحیفون کا جو ۱۸۳۱ عیسوی مین لندن مین چہپا ہے اوسمین یروشالم کا لفظ بڑھادیا اور یون لکہدیا کہ اوٹھ روشن ہو ای یروشالم کہ تری روشنی آئی الحمد کا شکر ہی کہ اوسنے ہمکو عبرانی توراۃ دکہلادی اور پادریون کا بڑھاؤ اور گہٹاؤ دکہلادیا اللہ تعالےٰ یہ بتادیتا ہی کہ قومونپر اندھیرا چہا جائیگا اسکا صاف مطلب یہ ہی کہ جن قومونپر نور چہایا ہوا ہے اونپر اندھیرا چہاجاویگا حضرت عیسی علیہ السلام کیوقت کی یہ خبر نہین ہی کیونکہ اوسوقت تک اسرائیلیون کے سوا کسی قوم مین ایمان نہ تھا یہ تاریکی بہت بڑی مدت سے چہائی ہوئی تھی پھر حضرت عیسی علیہ السلام کے بعد اونکی نائبون نے اور بہت قومون مین ایمان پہیلایا پھر آخر کو بہت لوگ حضرت عیسی علیہ السلام کو خدا سمجھنے لگے یہ اندھیرا تین سو برس تک چہایا رہا تو یہ لفظ اوسوقت پر مطابق ہی جسمین بہت سے قومون مین نور پہیل گیا تھا پھر اونپر اندھیرا چہا گیا پھر اللہ نے اپنا نور اپنے گہر کے اوپر پہیلا دیا اس نور مین بہت قومون نے اللہ کو پہچانا اب اللہ کی قدرت دیکھو پادری طامس اسکاٹ اقرار کرتا ہی کہ یہ خبر حضرت عیسی علیہ السلام کے وقت کی نہین ہوسکتی لکھتا ہی کہ یہودیون نے حضرت داؤد اور حضرت سلیمان علیہما السلام کے وقت کا سا آرام اور اقبالمندی کبھی نہین پائی لیکن یہ خبر جسمین بڑے جلال کا ذکر ہی حضرت عیسی علیہ السلام کے آنیکے وقت مین اور اونکے آسمان پر جانے کے بعد بھی اس پیش خبری کا ظہور نہین ہوا خداپرستون کی جماعت بیشک بہت بڑھ گئے تھے اور پاک ہوگئی تھی لیکن وہ بہت تکلیف مین تھی اور اونہونے بہت مصیبتین اوٹھائین قسطنطین کے پلٹا کہانے کے وقت تک اور اوسوقت سے کچھ تھوڑی سے اقبالمندی نمایشی پائی تھی لیکن اونکی پاکیزگی بہت آلودہ ہوگئی تھی اور مکار لوگ اوسمین بہرگئے تھے اور بہت فرقون مین تقسیم ہوگئی تھے اور بہت خراب شرارتون سے اپنے تئین بے عزت کردیا تھا رومیون کی سلطنت برباد ہونے کے بعد کلیسیا یعنے عیسائی جماعت بہت تکلیفون اور مصیبتون مین پڑی جسمین کہ پہلی والے

عیسائیون سے بہت کم فرق تھا اور کلیسیا کے پوربی حصہ مین اسلام پھیل گیا تھا اسلیے ابھی تک کوئی
ایسا ماجرا ظہور مین نہین آیا جو اس پیش خبری کے مطابق ہوتا سو عقل سے یہ معلوم ہوتا ہی کہ اس خبر کا
ظہور آیندہ زمانہ مین ہوگا اور بت پرست لوگ اس جماعت مین داخل ہوجاوینگے اور بت پرست
اور یہودی عیسائی ہوجاوینگے بقول لوتھہ کے ای پادریو تمہارا پادری لوتھہ نور کو چھوڑ کر
اندھیرے کیطرف بھٹک گیا دیکھو یہ نور اسلام کا جو مکہ سے چمکا اور تمہاری سلطنت روم کے
پوربی حصہ مین یعنی ملک شام اور یروشالم مین اور تمام جہان مین پھیل گیا ہی وہ نور ہی جسکی اللہ
نے خوشی سنائی تھی دیکھو بہت سے بت پرست اور یہودی اور عیسائی اس دین مین آئے اور انہو
انکی سب مصیبتون سے نجات پائی اور قسطنطین کے مذہب والے پادریون کی مکاری اور شرارت سے
بھی بچ گئے اب اس نور کو چھوڑ کر آیندہ کی راہ دیکھنا بہت بڑی نادانی ہے ارشاد ہوتا ہی اپنی آنکھین
اوٹھا کر چارون طرف نگاہ کر وی سب کے سب اکٹھے ہوتے ہین وے تجھ پاس آتے ہین تیرے بیٹے دور
سے آوینگے اور تیری بیٹیان گود مین اوٹھائی جاوینگے تب تو دیکھی گی اور روشن ہوگی
یہان تیرا دل ڈریگا اور کشادہ ہوگا کیونکہ سمندر کی فراوانی تیرے پاس پھریگی اور قومونکی
دولت تیرے پاس جمع ہوگی اونٹ کثرت سے آکے تجھے چھپالینگے مدیان اور عیفاہ
کے جوان اونٹ وی سب جو سبا کے ہین آوینگے وی سونا اور لبان لاوینگے اور خداوند
کی تعریفونکی بشارتین سناوینگے قیدار کی سارے بھیڑین تیری پاس جمع ہونگے نبایوت کی
مینڈھی تیری خدمت مین حاضر ہونگی وی میری منظوری کیواسطے میرے مذبح پر یعنے قربانی کے
مقام پر چڑہائی جاوینگے اور مین اپنے شوکت کے گھر کو بزرگی دونگا ای محمدی بھائیو دیکھو اللہ
کن قومون کے پتے دیتا ہے توراۃ شریف کی پہلے سورت کے پچیسوین باب مین ہی کہ ابراہیم
علیہ السلام کی ایک بی بی جنکا نام قطورہ تھا اونسے مدیان پیدا ہوئی اور مدیان سے عیفاہ
پیدا ہوی مولانا محمد امین بغدادی سبائک الذہب مین لکھتے ہین کہ قوم مدین کا ملک شام کی کنارے
پر حجاز کے نزدیک تھا اونہین مین حضرت شعیب علیہ السلام بھیجے گئے جو عیفاہ ابن مدیان کی نسل
مین تھے توراۃ کے اوسی باب مین ہی کہ اسمعیل علیہ السلام کے پہلوٹھے بیٹے نبایوت ہین اور قیدار
دیکھو اللہ تعالے عرب کی قومون کا پتا دیتا ہے اپنے گھر سے فرماتا ہو کہ بہت اونٹ کثرت سے تجھ پاس

آوینگے پھر اون اونٹون کا یہ پتا دیا کہ مدیان او رعیفاہ کے جوان اونٹ پھر فرماتا ہی کہ وی سب جو
سبا کے یعنے وہ جو یمن کا ایک شہر ہے وہان کے لوگ آوینگے سونا اور لُبان لاوینگے حضرت
ارمیا علیہ السلام کے چھٹے باب کی بیسوین آیت مین ہی کہ سبا سے لُبان یروشالم مین
آتا تھا مولانا جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ طب نبوی مین لکھتے ہین کہ جناب پیغمبر صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا بخّروا بیوتکم باللُبان والسَّعتر والمُرّ یعنی خوشبودار کرو اپنے گھرون کو
لبان اور سعتر او رمُر سے اس حدیث کو ابو یعلےٰ اور ابن سُنی نے روایت کیا ہی اور اسکی
سند مین ابن لہیعہ ہین **فائدہ** ابن لہیعہ حدیث کے بڑے جاننے والے تھے مگر آخر مین
اونکی یادداشت مین کچھ خلل پڑگیا تھا اتنی بات سے اعتبار بالکل جاتا نہین رہا مولانا سید علی
سمہودی مدنیؒ وفاءالوفا مین لکھتے ہین کہ تقی فاسی نے حافظ رشید الدین ابن منذری کی ہاتھ
کے لکھی ہوی سے نقل کیا ہی کہ سن پینسٹھ مین ابن الزبیرؓ نے کعبہ کا بنانا تمام کیا اور کہا
جاتا ہی کہ اُنھون نے پگھلای ہوی رانگے سے بنایا جسمین ورس ملی ہوی تھی اور کعبہ کی او
اوسکے ستونون کے درمیان مین سونے کے پترے لگائی اور اوسکی کنجیان سونیکی
بنائین قیدار کی نسل قریشی لوگ تھے جو مکہ کے رہنے والے تھے اور مدینہ کے لوگ
بعضون کے نزدیک نبایوت کے نسل مین تھے حافظ ابن حجر عسقلانی کے نزدیک
صحیح یہی ہے ارشاد ہوتا ہے کہ ان قومون کے لوگ بھیڑے اور مینڈھے لیکر آوینگے اور اللہ کے
نام پر اللہ کی خوشنودی کے واسطے قربانی کے مقام پر قربانیان چڑہاوینگے اگرچہ ہمارے
حضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے پہلے بھی عرب لوگ قربانیان کرتے تھے مگر وہ لوگ بت
پرستی اور شرک مین گرفتار تھے تو انکا حج اور قربانی اکارت تھے جب محمدی دین مین آئے تب
اونکی قربانی اور حج قبول ہوا اسلئے فرمایا کہ اونکے بھیڑین اور مینڈھے میری منظوری
کے لئے چڑہائی جاوینگے یعنے اوسوقت اونکی قربانیان قبول ہونگی ارشاد ہوتا ہی
یہ کون ہین جو بدلی کی طرح اوڑتے آتے ہین اور کبوترون مانند اپنے کابک کیطرف بیشک
دریائی ملک میری راہ تکین گے ترسیس کے جہاز پہلے آوینگے کہ تیرے بیٹون کو اونکی روپے اور سونے
سمیت دور سے خداوند تیرے خدا اور اسرائیل کے قدس کے نام کے لئے لاوین

کیونکہ اوسنے تجھے بزرگی دی ہے جان گلٹو پادری نے اپنے لغت مین لکھا ہے کہ ترسیس ایک شہر ہے
جہان سے جہاز سوداگری کے میڈیٹرین کو یعنی دریای روم کو جایا کرتے تھے اور یہ شہر ملک
اسپین مین یعنے اُنڈلس مین ہے پادری جان ڈیون پورٹ لکھتا ہے کہ مسلمان لوگ ایک مدت تک
میڈیٹرین یعنی دریای روم مین جہازی ہنر مین سب قومون پر غالب رہے اور اونکے جہاز
خواہ جنگی یا تجارتی بڑے بڑے ہوتے تھے اور عبدالرحمن جو ہسپانیہ کا یعنے اندلس کا بادشاہ
تھا اوسنے ایک ایسا بڑا جہاز بنایا تھا کہ اوتنا ان ملکون مین کسی نے نہ دیکھا تھا بہت سے اپنے کرا
مین جنسے ثابت ہوتا ہے کہ مسلمانون کے جہاز بڑے بڑے ہوتے تھے غالب یون ہے کہ ہسپانیہ
کے نصرانی جو بڑے بڑے جہاز بناتے ہین اونکے جہاز مسلمانون کے جہازون کی نقل ہین
ای ایمان والو اس خبر کا یون ظہور ہوا کہ ملک اُنڈلس یعنے ترسیس مین دین محمدی پھیلا
اور محمدیون نے بڑے بڑے جہاز بنائی اور جہازون پر سوار کرکے لوگون کو دور سے کعبہ شریف
کے حج کیواسطے لائے ارشاد ہوتا ہے اور اجنبیون کے بیٹے تیری دیوارین اٹھاوینگے اور اونکے
بادشاہ تیری خدمت گذاری کرینگے اگرچہ مین نے اپنے قہر سے تجھے مارا پر اپنی مہربانی سے
مین تجھپر رحم کرونگا اور تیرے پھاٹک نت کھلے رہین گے وے دن رات کبھی بند نہونگے تاکہ قومون
کی دولت کو تیرے پاس لاوین اور اونکے بادشاہون کو دھوم دھام کے ساتھ کہ وہ قوم اور
وہ بادشاہت جو تیری خدمت گذاری نہ کریگی برباد ہوجاویگی ہان وہ قومین ایکلخت ہلاک کی جاوینگی
لبنان کا جلال تجھپاس آویگا سرو اور صنوبر اور دیودار ایک ساتھ تاکہ مین اپنے مقدس مقام کو آراستہ کرون
اور اپنے پاؤن کے مقام کو رونق بخشون اور تیرے غارتگرون کے بیٹے بھی اور ایک ترجمہ مین
یون ہے کہ جنھون نے تجھپر ظلم کیا اونکے بیٹے بھی تیرے آگے نہوڑتے ہوے آوینگے ہان وے سب
جنھون نے تیری حقارت کی تیرے پاؤن پر پڑینگے اور وے خداوند کا شہر اسرائیل کے قدوس کا
صیہون تیرا نام رکھین گے ای ایمان والو لبنان ملک شام مین ایک کوہستان ہے وہان شمشاد
اور بلوط سرسبز رہتے ہین بادشاہون کے احوال مین جو کتاب ہے اسمین لکھا ہے کہ حضرت سلیمان
علیہ السلام نے لبنان سے سرو اور صنوبر کے بہت درخت کٹوائے اور وہ لکڑیان مسجد بیت المقدس
مین لگائین سو اللہ تعالے اپنے گھر سے فرماتا ہے کہ لبنان کا جلال تجھپاس آویگا اسکا کھلا مطلب

ہےاور مقامون کے موافق ہی وہ یہہ ہے کہ اللہ کعبہ سے او مکہ سے فرماتا ہی کہ جو بزرگی اللہ نے ملک
شام کو دی ہی وہ تجھمین آویگی جیسا کہ پینتیسوین باب مین ہو چکا ہی کہ بیابان اور ویرانہ شادمان
ہوگا اور جنگل خوشی کریگا لبنان کی شوکت اور کرمل اور سرون کی شرافت اوسے دیجائیگی یہان پادریون نے
یہ مطلب لکہا ہی کہ جس ملک مین خدا پرستی نہین ہے وہان اللہ کی تعریف اور اوسکا نام پہیل جاویگا
اور لبنان اور ملک شام مین جیسا نور ایمان کا پہیلا ہوا تہا وہ رونق اوسکے بدلے دوسرے ملکون کو
دیجائیگی اب ہم کہتے ہین کہ یہان پینتیسوین باب کی آیت کا مطلب صاف کہل گیا معلوم ہوا کہ وہان
عرب کے بیابان کا ذکر تہا جہان کعبہ ہے جو لفظ وہان سارے بیابان سے یعنے عرب سے فرمایا
تہا وہی لفظ یہان خاص اپنے گہر سے اور اپنے شہر سے فرمایا کہ لبنان کی جو بزرگی اور عزت ہے
وہ تجکو دیجائیگی اور حضرت زکریا علیہ السلام کے صحیفہ کے گیارہوین باب مین ہی ای لبنان تو اپنے
دروازون کو کہولدے تا کہ آگ تیرے دیودارون کو کہا جاوے ہی ای سرو کے درختو تم نوحہ کرو اسلیے
کہ دیودار گر گئے کیونکہ شاندار غارت ہوے ہین ای باسانی بلوط کے درختو تم فغان کرو کیونکہ
محافظ بن کا گرا ہے اس جگہ پر پادری طامس اسکات لکہتا ہی کہ یہان لبنان بیت المقدس
کو فرمایا ہی معلوم ہوتا ہی کہ مسجد بنائی ہوئی تہے دیودارون سے یا یہ معنے کہ شہر بہرا ہوا تہا عزتدار
اور مالدار لوگون سے یہ خبر بیشک بیت المقدس کی اوس بربادی کی ہی جو رومیون کے ہاتہ سے
ہوئی ای محمدی بہائیو دیکہو بیت المقدس مین لبنان کے درختون کی لکڑی لگی ہوئی تہی اسباعث
سے اوس مسجد کا نام بہی لبنان ہو گیا اب اسجگہ حضرت اشعیا علیہ السلام کی کتاب مین بہی یہ معنے
بہت صاف ہین کہ لبنان کی یعنے بیت المقدس کی بزرگی اور شان جیسی کہ حضرت سلیمان علیہ السلام
کے وقت مین تہی وہ ای کعبہ تجہمین آویگی اور تجہمین سے بت نکال کر پہینک دی جاوینگے اور
اللہ کے پوجنے والے تجہ پاس اللہ کو پوجینگے اور حضرت زکریا علیہ السلام کے صحیفہ مین سرو اور
دیودار کے درختون سے عزتدار لوگ مراد ہین تو یہان بہی ایک معنے یہ ہو سکتے ہین کہ لبنان کے
پہاڑ سے اور بیت المقدس سے عزتدار ایماندار لوگ تیری زیارت کو آوینگے سو ایسا ہی
ہوا کہ ملک شام کے بہت لوگ جو یہودی اور نصرانی تہے محمدی دین مین آئے اور کعبہ کے حج کو
بڑے شوق سے آتے ہین اس کتاب کے اکتالیسوین باب مین ہو چکا ہے کہ ہم بیابان مین دیودار

اور آس اور بلسان اور سرو اور صنوبر کے درخت لگاؤن گا وہان پادری نے یہ مطلب لکھا ہے
کہ جنگلی کے درخت جو لین اور پہلین گے جنگل مین بت پرستون کے ایک مین اندر اسکے بہت
خوب طرح لوگون کے دلونمین سما دینگی دیکھو یہہ درختون سے اچھے لوگ مراد ہین اسی طرح یہان
ایک مطلب یہہ ہے کہ لبنان جو ملک شام کا ایک کوہستان ہے وہان بہت درخت پیدا
ہوئے ہین آخر زمانہ مین کامل ایمان والے لوگ جو لبنان کے رہنے والے ہونگے کعبہ کی زیارت
کو آوینگے یہ بات صحیح ہے اولیاؤن کی کتابون مین مشہور ہے کہ لبنان مین اللہ کے بڑے بڑے ولی
صاحب کرامات رہتے ہین اور یہہ جو فرمایا کہ جو لوگ تیرے حقارت کرتے ہین وہ تیرے آگے سر
جھکاوینگے اور اللہ کا صیہون تیرا نام رکھین گے اسکا مطلب یہہ ہے کہ یہودی لوگ جو بیت
المقدس کو مانتے تھے اور کعبہ کے منکر تھے (یعنی جو یہودی) ہوجاوینگے وہ کعبہ کو بھی صیہون کی
طرح مانینگے اور وہ صیہون جسمین مسجد بیت المقدس ہے وہ حضرت داود علیہ السلام کے وقت سے
حضرت اشعیا علیہ السلام کے وقت تک صیہون کہلاتا تھا اور یہان یون فرمایا کہ اللہ کا صیہون
تیرا نام رکھین گے معلوم ہوا کہ اوس صیہون کے سوا یہہ ذکر دوسری جگہ کا ہے جسکا نام اخیر زمانہ
مین صیہون رکھا جائیگا اسکے یہہ معنے کہ صیہون کیطرح تجکو بھی مانینگے اور کیا عجب ہے کہ مکہ کو بھی محمدی
اسرائیلی لوگ صیہون بولتی ہون ان کتابون کا محاورہ ہے کہ ایک مقام دوسرے مقام کے مشابہ
ہو تو اوسکا بھی وہی نام رکھدیا جاتا ہے جیسے کہ حضرت زکریا علیہ السلام کے صحیفہ مین مسجد بیت المقدس
کا نام لبنان رکھدیا گیا اور اگر پادری اسبات پر اڑے رہین کہ یہان صیہون کا نام ہے تو یہ خبر
صیہون کی ہے تو صیہون مین بھی ان بشارتون کا ظہور محمدی وقت مین ہوا کیونکہ حضرت عیسیٰ ع کے
بعد اوس پاک شہر کو مسجد سمیت بت پرستون نے ڈھادیا پھر جھوٹے عیسائیون نے اوس پاک
مسجد مین بڑی برکت کے مقام پر گوبر کا ڈھیر لگادیا پھر محمدیون نے اوسکو پاک صاف کرکے بڑے
شوق سے آباد کیا لبنان کے اور عرب کے اور ہر ہر قوم کے محمدی لوگ اوسکی زیارت کو آتے
ہین عرب لوگ صیہون مین موجود مین عید کے دن قربانیان کرتے ہین سات سو برس ہوئی کہ یہود اور
نصاریٰ اوس پاک مسجد مین جانے نہین پاتی محمدی لوگ اونکو وہان آنے نہین دیتے پادری
الکتاب کے مقامات المعروف کے چوبیسوین صفحہ مین لکھتا ہے کہ مسجد کا احاطہ حرم شریف

کہلا رہتا ہو اوسمین کوئی نصرانی جانی نہین پاتا اور اگر دغا سے داخل ہو اور کہلجاوی تو ضرور اسکو
قتل کرین آئی یاد رہے ان کہلی کہلی نشانیون سے دین محمدی کو برحق جانو محمدی ہو جاؤ یہ خیال مت
پکاؤ کہ اب ہم یسوع ہی مین جا ملینگے اور وہان اپنی حکمت کا زور دکہاوینگے اور اس نشانی سے
اپنے دین کو سچا ٹہراوینگے اللہ تمکو اس جہوٹے خیال سے توبہ دے آگے ارشاد ہوتا ہی
اسکے بدلے کہ تو چہوڑ دی گئی اور تجہسے نفرت ہوئی اور تجہہ پر گذر نہوا مین تجکو ہمیشہ کی ثبات
اور پشت در پشت کا سرور بناؤنگا تو قومون کا دودہ چوس لیگی اور بادشاہون کی چہاتی
چوسیگی اور تو جانیگی کہ مین خداوند تیرا بچانیوالا اور یعقوب کا قادر تیرا چہڑانیوالا ہون مین
پیتل کے بدلے سونا لاؤنگا اور لوہے کے بدلے روپا اور لکڑی کے بدلے پیتل اور پتہرون کے بدلے لوہا
اور مین تیرے حاکمون کو سلامتی اور تیرے عاملونکو صداقت بناؤنگا آگے کو کبہی تیری سرزمین
ظلم کی آواز سنی نجاویگی اور نہ تیری سرحدون مین خرابی اور بربادی کی تو اپنی دیوارون کا نام
نجات اور اپنے دروازون کا نام ستودگی رکہیگی آگے تیری روشنی دن کو سورج سے اور رات کو تیری
چاندنی چاند سے نہوگی بلکہ خداوند تیرا ہمیشہ کا نور اور تیرا خدا تیرا جلال ہوگا تیرا سورج پہر
کبہی نہ ڈہلیگا اور تیرے چاند کا زوال نہوگا کیونکہ خداوند تیرا ہمیشہ کا نور ہوگا اور تیرے ماتم
کے دن آخر ہو جائینگے اور تیرے لوگ سب کے سب راستباز ہونگے وے ہمیشہ تک سرزمین
کے وارث اور میری لگائی ہوئی ٹہنی اور میرے ہاتہہ کی کاریگری ٹہہرینگے تاکہ میری
بزرگی ظاہر ہووے ایک چہوٹے سے ایک ہزار ہوجائیگا اور ایک چہوٹے سے ایک قوی گروہ
ہوگی مین خداوند اسکے عین وقت مین یہ سب کچہہ جلد کرونگا اے امت محمد صلی اللہ علیہ
وسلم دیکہو اللہ تعالے کعبہ شریف سے فرماتا ہی کہ تو چہوڑ دیا گیا یعنے یہودیون نے تجکو چہوڑ
دیا اور تجہسے نفرت کی اسکے بدلے مین یہودیون کو اور سب قومون اور بادشاہون کو تیرا
خادم بناؤنگا بے ایمان بت پرست لوگون کے بدلے اچہی اچہی اللہ والے تجہہ مین
بساؤنگا تیرے حاکم دیندار ہونگی تجہہ پر کوئی ظلم نہین کرنے پاویگا جیسا ابرہہ اور تبع نے
کیا ایسے ظالمونکا قابو تجہہ پر نہین چلیگا اللہ کا نور تجہہ پر چہایا رہیگا اور تیرے لوگ وہ ہونگے
جنکو مین اپنے ہاتہہ سے بناؤنگا یعنے اونکو ایمان دونگا یہ ایسا ہے گویا اونکو نئی سر سے

بنایا ایک چھوٹا یعنے ایک ایسا شخص جو ظاہر مین کچھ سامان فوج لشکر رکھتا ہوگا اور ہر طرف لوگ اوسکے برخلاف ہونگے یکا یک اللہ اوسکو غالب کردیگا اور بہت لوگ اوسکے تابع ہوجاوینگے اور وہ اپنے دشمنون پر بہت قوی ہونگے یہ بیتا قرآن شریف مین بھی اللہ نے یاد دلایا ہی کہ توراۃ مین محمدیون کی یہ صفت ہی کہ منکرون پر قوی ہین اور فرمایا کہ اوسکے عین وقت مین یہ معاملہ بہت جلد ہوجائیگا یہ قید اس لیے لگادی کہ یہ خبر حضرت عیسی علیہ السلام کی نہین ہے کہ اونکی عین وقت مین جو لوگ ایمان لاے وہ قوی گروہ نہین ہوے دشمنونکا اونپر غلبہ رہا پھر اونکے بعد بھی چھہ سو برس تک مظلوم رہے یہ صاف بیتا جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا ہی کہ آپکے سامنے آپکی امت کی بہت کثرت ہوی اور وہ دلکے بھی ایسے مضبوط تھے کہ دشمنون کو ہر طرف اونہونے دبالیا پادری طامس اسکاٹ لکھتا ہی کہ جو جو نشان اوس پتے یہان بیان ہوی ہین بہت عمدہ ہین صیہون کی بڑی ترقی ہوگی بادشاہ اور قومین اوسکی ترقی کے لیے دینگے جسطرح مہربان مان بچے کو دودھ دیتی ہے اور ترقی علم کی اور پاکی کی اور آرام کی اور خداپرستون کی اسقدر ہوگی گویا پرانی عمارت کے بدلے نئے عمارت بنائیگے جسمین لوہے اور پیتل کے بدلے چاندی اور سونا لگایا گیا وہان صلح اور صفائی ہوگی حاکم اور اوستاد اچھے ہونگے خود اللہ اوسپر چمکیگا نہایت تیزی سے اور ہمیشہ یہ چمک قائم رہے گی اور ایماندار لوگ بڑھتے جائینگے اور تھوڑون سے بہت زیادہ اور بہت قوی ہوجائینگے اے ایمان والو ان بشارتون کا ظہور مکہ اور صیہون دونون مین تیرہ سو برس سے ہورہا ہے مگر افسوس پادری اس نور سے بھاگتا ہی اور لکھتا ہی کہ ایسی ترقی ہمارے گرجا کی یہان مین ہوگی پھر لکھتا ہی کہ بہت دلیلون سے ثابت ہوتا ہی کہ یہ ترقی زمین پر ہونی والی ہے لیکن بہت دلیلین اسبات کو یاد دلاتین ہین کہ یہ رونق اور ترقی آسمان مین ہوگی پھر لکھتا ہے کہ دیکھنے والا حیران ہوگا کہ بڑی لمبی مدت گذر گئی اور ابتک اس ترقی کا ظہور نہوا پھر لکھتا ہی کہ اپنے وقت پر ان سب باتون کا ظہور ہوگا اے پادریو اور اے یہودیو کیون ادہر اودھر بھٹکتے پھرتے ہو مکہ اور صیہون مین ان سب بشارتون کا ظہور دیکھو محمدی نور مین آؤ ہمیشہ کی نجات پاؤ یا اللہ اپنے سب بندون پر رحم کر آمین فخر الدین رازی تفسیر

مین لکھتے ہین کہ اس جگہ صاف خطاب مکہ ہی ہے اور اگر کوئی کہے کہ یہ خطاب بیت المقدس ہی ہے تو یہ
نہین ہو سکتا کیونکہ حضرت اشعیا علیہ السلام کی کتاب جنگل کے ذکر سے اور اوسکی صفتون سے
بہری ہوئی ہی اس سے معلوم ہوا کہ نصاری اور یہود کا قول غلط ہے فخر الدین رازی کا مطلب
یہ ہی کہ اس پاک کتاب مین جا بجا جنگل کی آبادی کی بشارت ہی اور عرب کا ملک اوسوقت
مین جنگل کہلاتا تھا تو یہان بھی یہ خطاب بیشک کعبہ شریف سے ہی اکسٹھوان باب خداوند
خدا کی روح مجھپر ہے خداوند نے مجھی مسح کیا تا کہ مین مصیبت زدون کو خوشخبریان دون اوسنے مجھے بھیجا
کہ مین ٹوٹے دلون کو درست کرون اور قیدیون کے لیے چھوٹنے کی اور بندہوون کے لیے قید
سے نکلنے کی منادی کرون کہ خداوند کے سال مقبول کا اور ہمارے خدا کی انتقام کے روز کا اشتہار
دون اور ان سبکو جو غم زدہ ہین تسلی بخشون کہ صیہون کے غم زدون کے لئے ٹھکانا کردون کہ اونکو
راکھ کے بدلی پگڑی اور نوحہ کے بدلے خوشی کا روغن اور اوداسی کے بدلے ستایش کے
خلعت بخشون تا کہ وے سچائی کے درخت اور خداوند کے لگائی ہوے پودے کہلاوین کہ
اوسکا جلال ظاہر ہووے پادری طامس اسکاٹ لکھتا ہی کہ یونانی ترجمہ مین اس فقرہ کا
ترجمہ یون ہی کہ کھولنے کو قید خانہ اونکا جو بند ہے ہین اور بحال کرنیکو نظر اندھون کی لوقا نے
اپنی انجیل کے چوتھی باب مین لکھا ہی کہ حضرت عیسی علیہ السلام ہفتہ کے دن اپنے دستور پر
عبادت خانہ مین تشریف لے گئے اور پڑہنیکو کہڑے ہوی اور اشعیا نبی کی کتاب آپ کو دی گئی
اور کتاب کہولکر وہ مقام پایا جہان یہ لکھا تھا خداوند کی روح مجھپر ہے اوسنے اس لیے مجکو مسح
کیا کہ غریبون کو خوشخبری دون مجکو بھیجا کہ ٹوٹے دلون کو درست کرون قیدیون کو چھوٹنے کی اور
اندہون کو دیکھنے کی خبر دون اور جو بیڑیون سی گہایل ہین اونہین چھڑاؤن اور خداوند کے سال
مقبول کی منادی کرون اور کتاب بند کرکے اور خادم کو دے کے آپ بیٹھ گئی اور فرمایا کہ
آج یہ نوشتہ جو تمنے سنا پورا ہوا اس جگہ پادری طامس اسکاٹ یون سمجھا ہی کہ حضرت عیسیٰ
کا یہ مطلب ہی کہ یہ پیش خبری میرے حق مین تھی یعنی میری زبانی اللہ نے یہ خبر دی تھی کہ
مین یون خوشخبری دونگا سو آج مین نے یہ خوشخبری دی اور اس خبر کا ظہور ہوا اس
پادری نے یون بیان کیا ہی کہ اللہ کا مقبول سال حضرت عیسیٰ کے ظہور کا وقت ہی کہ اونکو حکم

دیا گیا کہ جو لوگ گناہون مین اور نفس کی خواہشون مین قید ہین اونکو ازادی کی خوشی سناؤن
اور جسدن اللہ نے دشمنون سے بدلہ لیا وہ وہ دن ہی کہ روم کے بت پرستون کی ہاتھون
اللہ نے بی ایمان یہودیون کو قتل کروایا دوسرے معنے جو پادری نے لکھے ہین اوسکا بیان
یون ہی کہ یہ بات اللہ نے حضرت اشعیا علیہ السلام سے کہوائی ہے کہ اللہ کی روح یعنے اوسکا کلام
مجھپر ہے یا روح القدس کا ظہور مجھپر ہے اللہ نے مجکو مسیح کیا یعنے پیغمبر کیا مسیح ان کتابون مین
سب پیغمبرون کو کہا جاتا ہی سو مجکو اس لیے پیغمبر کیا کہ مصیبت زدون کو خوشی سناؤن پھر
حضرت عیسیٰ نے وہی خوشی سنائی اون سے بھی اس بشارت کا ظہور ہوا یہ نوشتہ پورا
ہوا اب ہم کہتے ہین کہ حضرت عیسی علیہ السلام کے خبر دینے سے اور زیادہ مطلب کھل گیا کہ
حضرت اشعیا علیہ السلام کی طرح حضرت عیسیٰ بھی آئندہ وقت کی خبر دیتے ہین معلوم ہوا
کہ اللہ کا مقبول سال آپکے بعد آنے والا تھا جسمین صیہون سچے دین والون سے آباد ہو ہاں
و حضرت عیسیٰ کے بعد جب بت پرستون نے صیہون کو ویران کیا وہ وقت ایمان والو
کے غم زدہ ہونے کا تھا عیسائی لوگ اگرچہ اوسوقت صیہون سے چلے گئے اور دوسرے شہر
مین امن امان سے رہے اور بے ایمان یہودی جو حضرت عیسیٰ کے دشمن تھے وہ قتل ہوئے
اونکے قتل ہونے سے ایمان والون کو بے نہایت خوشی ہوے مگر اوس شہر کے اور مسجد کے
ویران ہونے سے بیشک غم کے دریا مین ڈوبے رہے بھلا کون ایمان دار کہہ سکتا ہے
کہ اوسوقت ایماندارون کو غم کے بدلے خوشی ملی تھی وہ وقت تو بیشک سچے عیسائیونکی
غم اور ماتم کا تھا پھر تین سو برس تک عیسائی لوگ بت پرستون کے ہاتھون قتل ہوتے رہے صیہون
کے غمزدون کو خوشی کہان ملی پھر اوس پاک مسجد مین وہ بڑے پتھر جسپر حضرت یعقوب علیہ السلام
نے فرشتون کو چڑہتے اوترتے دیکھا تھا جیسا کہ توریت شریف کے پہلی سورت کے اٹھائیسوین
باب مین لکھا ہے اوس بڑی برکت والی پتھر پر جھوٹے عیسائیون نے گوبر کا ڈھیر تین سو
برس تک لگا رکھا ایمان والون کے دلون پر غم کا صدمہ دن بدن بڑھتا گیا وہ مقبول
سال جسمین اللہ نے اپنے دشمنون سے بدلا لیا اور صیہون کو آباد کیا وہ سال ہمارے
پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے دنیا سے اوٹھجانے سے چھٹا برس تھا محمدی لوگ جو سب پیغمبرون

کے عاشق ہین صیہون کے لیے نہایت غم مین تھے کہ کسی طرح یہ پاک شہر ہمکو مل جاوے تاکہ ہم
اوسکو مسجد سمیت آباد کرین اوس سالمین اُنہون نے اوسکو اللہ کے حکم سے جھوٹے عیسائیون سے
چھین لیا اور اس پاک مسجد کو گوبر اور کوڑے وغیرہ سے پاک صاف کر کے ایسا آباد کیا کہ آجتک
اللہ کے حکم سے آباد ہے اللہ نے اوس غم کے بدلے اونکو یہ ہمیشہ کی خوشی اور یہ تعریف کا خلعت
بخشا کو وہ سچائی کے درخت اور اللہ کے لگائی ہوئی پودھی کہلائی قرآن مجید مین اونکی تعریف
مین انجیل کی یہ مثال یاد دلائی کہ ایک کونپل نکلی پھر مضبوط ہوئی پھر موٹی ہوئی اور سیدھی کھڑی
ہوئی اللہ نے یہ درخت ایمان کے اپنے ہاتھون لگائی ارشاد ہوتا ہی تب وی پُرانی اجاڑ مکانو
کو بناوینگے اور قدیم ویرانون کو پھر اوٹھاوینگے اور اون اُجاڑے ہوے شہرونکو پھر بناوینگے
جو پشت در پشت اوجاڑ پڑے تھے ای محمدی بھائیو یہ خبر صاف اون محمدیون کی ہی جنھون
نے شہر صیہون اور مسجد بیت المقدس کو اور ملک شام کے سب شہرون کو ایمان سے اور علم
سے اور مسجدون اور مدرسون سے آباد کیا اور طرح طرح سے رونق دی ارشاد ہوتا ہی
پردیسی آکھڑے ہونگے اور تمہارے گلون کو چراوینگے اور اجنبی کے بیٹے تمہارے لیے کھیتی
کرینگے اور تاکستان کے رکھوالے ہونگے ای امت محمد صلی اللہ علیہ وسلم گلہ چرانا ان کتابون
کی بولی مین حکومت کرنیکو کہتے ہین حضرت حزقیل علیہ السلام کے صحیفہ کے چونتیسوین
باب مین جابجا حاکمون کو اللہ نے چرواہا کہا ہی سو یہان بھی یہی مطلب ہی کہ پردیسی لوگ
تمہاری ملک مین آوینگے اور تمپر شریعت کے موافق حاکم ہوکر دین اور ایمان کی رونق بڑھاوینگے
یہ خبر صاف محمدیون کی ہی جو صیہون اور تمام ملک شام مین دین کے حاکم اور اوس پاک ملک
کے نگہبان ہوی اور جو یہودی اور نصرانی محمدی ہوگئی اونکو دین کی نعمتین اللہ کے حکم سے
دین حضرت عیسی علیہ السلام کے بعد جو پردیسی لوگ ایمان لائے تھے وہ اسرائیلیون کے نائب
بنکر اسرائیلیون پر حاکم نہین ہوے ارشاد ہوتا ہی اور تم خداوند کے کاہن کہلاوگے وہ تمہین
ہمارے خدا کے خادم کہینگے تم قومونکے تحائف کھاؤگے اور اونکی شوکت مین قایم مقام
ہوگے ای ایمان والو دیکھو یہان صاف مطلب کھل گیا کہ اور قوم کے لوگ جو پردیس سے آوینگے
تم اونکی شوکت مین قائم مقام ہوگے اور جو اسرائیلی لوگ محمدی ہوجاینگے وہ اونکے نائب بنینگے

یہ بات محمدی وقت مین ہوی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے تابعون کے وقت مین نہین ہوے
یہ عرب کے محمدی حاکمون کے بشارت ہی جنہون نے محمدی اسرائیلیون پر حکومت کی مگر اونکو بیت المقدس
کا کاہن یعنی خادم سمجھکر تحفے دئیے اور اونکی قدر اور منزلت پہچانی پادری طامس اسکاٹ لکھتا ہے
کہ جو اسرائیلی لوگ عیسائی ہوے تھے اور تمام حواری اوسی قوم مین کے تھے اونہون نے اور اون اسرائیلیون
نے جو عیسائی وعظ کہنے والے تھے غیر قومون کے ایمان والون کو اپنا نائب بنایا وہ بہت زمانے تک اونکی
ماتحتی مین رہے دیکھو پادری اقرار کرتا ہی کہ حواریون نے اور اسرائیلی عیسائیون نے وعظ کہنے کے
واسطے غیر قوم کے ایماندارونکو اپنا نائب بنایا جو غیر قوم کے ایماندار تھے وہ اسرائیلیونپر حاکم نہین
ہوے تو یہ بشارت اونکی نہین ہو سکتی یہان تو اللہ اسرائیلیون سے فرماتا ہی کہ تم اونکی شوکت
مین قایم مقام ہوگے اسکا صاف مطلب یہ ہی کہ بڑا دبدبہ اور بڑی حکومت اونکی ہوگی تم اے
اسرائیلیو اونکے نائب ہوگے پادری کچھہ ہی سوچکر اسکے بعد لکھتا ہی کہ اسکے معنے یہ ہین کہ بعضے غیر قوم کے
عیسائی اسرائیلی عیسائیون سے علم مین اور اللہ کی نزدیکی مین زیادہ ہونگے اور اسرائیلیون کو
تعلیم کرینگے اے پادریو اسکے بعد دیکھو اون پردیسیون کے حق مین دین اور دنیا دونون کی ترقی کا صاف صاف
بیان ہی ارشاد ہوتا ہی تمہاری شرمندگی کے بدلے دونا ملیگا وے اپنی رسوائی کے بدلے اپنے حصے
سے خوش ہونگے سو وی اپنی سرزمین مین دوچند کے مالک ہونگے اور اونہین ہمیشہ کی خوشی ہوگی
کیونکہ مین خداوند انصاف کو عزیز جانتا ہون اور غارت گری اور ظلم سے نفرت رکہتا ہون سو
مین سچائی سے اونکی کمائی دونگا اور اونکے ساتھ ایک ہمیشہ کا عہد باندھونگا پادری لکھتا ہی کہ اسکا
مطلب یہ ہی کہ اسرائیلی اللہ والونکو اونکی ہمسائی یعنی بت پرست لوگ حقیر جانتے تھے سو اسکے بدلے
اب اونکو دونی عزت اور تعظیم ملیگی جب بت پرست لوگ عیسائی ہوجائینگے اے ایمان والو محمدی قسمتین
ملک ملک کے بت پرستون نے بتون کو توڑا اللہ کا دین قبول کیا جو اسرائیلی محمدی ہوے
اونکو اگلی مصیبتون کے بدلے دونی عزت ملی دیکھو پہلے فرمایا کہ تمہاری شرمندگی کے بدلے
دونا ملیگا یہ بات اسرائیلیون سے فرمائی پھر فرمایا کہ وہ اپنے ملک مین دوچند کے مالک ہونگے
وہ کا اشارہ اونہین پردیسیون کی طرف ہی سو عرب کے محمدی لوگ اپنے ملک مین دونا دون کے
مالک ہوے یعنے اونہون نے اسرائیلیون سے بہت بڑھکر دین اور دنیا کی عزت اور ترقی پائی

یہ خبر عیسائیون کی نہین ہوسکتی کیونکہ وہ ہمیشہ ظالم بادشاہونکے ظلم اوٹھاتے رہے اور یہ جو فرمایا کہ مین انصاف کو عزیز جانتا ہون سو مین سچائی سے اونکی کمائی دونگا اسکا مطلب پادری یون لکھتا ہے کہ یہودی لوگ بے انصاف اور ظالم اور ریاکار اور مکار تھے اللہ نے اونکو خارج کیا اور اونکی جگہ بت پرستون کو خدا پرست بنادیا وہ اپنے اُن لوگونکو نیکی کا اجر دیگا اور ایک نیا عہد نامہ اونسے کریگا جو اخیر تک قایم رہیگا ای محمدی بھائیو دیکھو اسرائیلیون کے سوا پردیسی لوگون کے حقمین اللہ فرماتا ہی کہ مین اونسے ہمیشہ کا عہد باندھونگا یعنے اپنی شریعت کی کتاب اونمین بھیجونگا اس محاوریکی سندین پچپنوین باب مین ہوچکین اسکا صاف مطلب یہ ہی کہ وہ شریعت کی کتاب اونہین پردیسیون مین اوسی قوم کے پیغمبر پر اوتریگی یہ اشارہ صاف قرآن شریف کی طرف ہی جو اللہ نے عرب مین جناب محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم پر اوتارا اور عرب لوگون کو اور اونکے ساتھ تمام جہان کے آدمیون و جنونکو سمجھایا اور اپنے عذاب سے ڈرایا پہلے یہ عہد نامہ عرب لوگون کو ملا پھر اونسے تمام جہان کے لوگون کو پہونچا پادری سمجھتا ہی کہ یہ اشارہ انجیل کی کیطرف ہی کہ اللہ نے اسرائیلی عیسائیون کے وسیلے سے غیر قومونکو انجیل پہونچائی پادری یہ نہین دیکھتا کہ اللہ نے انجیل پاک اسرائیلیون مین اوتاری اور اوسمین فقط اسرائیلیونکو سمجھایا اور حضرت عیسی علیہ السلام نے انجیل فقط اسرائیلیون کو سنائی پھر جب دنیا سے اوٹھ گئے تب حواریون کو بشارت دی کہ غیر قومون کو بھی انجیل سنادو اور یہان اسرائیلیونکی شکایت کرکے اللہ پردیسیون کے حقمین فرماتا ہی کہ اونسے ہمیشہ کا عہد باندھونگا ارشاد ہوتا ہی اور اونکی نسل قومونکی درمیان نامور ہوگی اور اونکی اولاد امتون کے درمیان سب جو اونہین دیکھینگے اقرار کرینگے کہ یہ وہ نسل ہی جسے خداوند نے مبارک کیا آہی ایمان والو یہ ساری قومونکی ایک قوم کا ذکر ہے کہ ایسا نسل سب مین رہنے والی ہوگی اور حضرت عیسی علیہ السلام کے بعد جو اسرائیلیون کے سوا اور قومونکی لوگ عیسائی ہوے اونمین سب قومین برابر تھین کوئی قوم سب قومون سے افضل نہین ٹھہری اس خبر کا صاف ظہور محمدی وقت مین ہوا کہ اسرائیلیون کے سوا اسمعیلی لوگ جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی بدولت اسرائیلیون سے اور سب قومون سے افضل ٹھہری اور سب قومون کے محمدی لوگ اونکی برکت کا اقرار کرتی

ہین یہ صاف اشارہ اوس برکت کی طرف ہی جسکا ذکر توراۃ شریف کی پہلی سورت کے سترہوین باب
مین ہی کہ اللہ تعالے نے حضرت ابراہیم علیہ السلام سی وعدہ کیا تھا کہ اسمٰعیل کو بہت برکت دونگا دیکھو
جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت سے حضرت اسمٰعیل ع کی نسل کو اللہ نے دین اور دنیا مین کیسی کیسی
بڑے بڑے برکتین عنایت فرمائین اور تمام قومونکو اونکی ترقیان دکھلائین بعد اوسکے اللہ تعالے حضرت
اشعیا علیہ السلام سے یون کہواتا ہی مین خداوند مین نہیت شادمان ہونگا میری جان میرے خدا مین
خوش ہوگی کیونکہ اوسنی مجکو نجات کے کپڑے پہنائے اوسنے سچائی کے خلعت کا مجھی پہنو دالا کیا جسطرح
دولہا زینت کی چیزون سے آپکو سنوارتا ہی اور دولہن اپنی زیبایش سے اپنا بناؤ کرتی ہی کہ جسطرح
زمین اپنی شگوفے نکالتی ہی اور جسطرح باغ اون چیزون کو جو اوسمین بوی گئی ہین اوگاتا ہی اوسی طرح
خداوند اللہ سچائی اور تعریف کو ساری قومونکے سامنے اوگاویگا آی ایمان والو حضرت اشعیا
پہلے سے محمدی وقت کی خوشی کرتے ہین اور اللہ کے حکم سے اپنی ساری قوم کو تعلیم کرتے ہین کہ
تم اسوقت کی خوشی کرو کہ اللہ اوسوقت نجات اور سچائی کا خلعت مجکو پہنائیگا اسکا یہ مطلب
کہ میری قوم کے بھی بہت لوگ اوس سچی دین مین داخل ہونگے اور نجات پائینگے کیونکہ سارا جہان
ایمان اور علم سے باغ وبہار ہو جائیگا اس کتاب کے اکاونوین باب کی پانچوین آیت اور چھپنوین
باب کی پہلی آیت مین بھی آخری شریعت کا صداقت اور نجات نام رکھا ہی وہی مطلب یہان بھی
ہی کہ اللہ کا شکر ہے کہ وہ ہمکو آخری شریعت کا نورانی خلعت پہنائیگا باسٹھوان باب
صیہون کی خاطر مین چپ نرہونگا اور یروشلم کی خاطر مین دم نہ لونگا جب تک کہ اوسکی
صداقت یعنی سچائی نور کے مانند نہ چمکے اور اوسکی نجات روشن چراغ کیطرح جلوہ گر نہ ہو
تب قومین تیری سچائی اور سارے بادشاہ تیری شوکت دیکھینگے اور تو ایک نئے نام سے
کہلایا جائیگا جو خداوند کا منہہ تجھپر ٹھہرائیگا اور تو خداوند کے ہاتھ مین چمکتا تاج ہوگا اور اپنے خدا
کی ہتیلی مین ایک شاہانہ افسر۔ تو آگے کو متروکہ یعنی چھوڑی ہوی نہ کہلائیگی اور تیری سرزمین کا
کبھی پھر خرابہ یعنی ویرانہ نام نہوگا بلکہ تو حفصیبا کہلائیگی یعنی میری خوشی اوسمین ہی اور
تیری سرزمین بعولاہ یعنی خاوند والی کیونکہ خداوند تجھسے خوش ہے اور تیری زمین خاوندوالی
ہوگی کہ جسطرح جوان مرد ایک کواری عورت کو بیاہ لاتا ہی اوسی طرح تیرے بیٹے تجھے بیاہ لیجائینگے

اور جسطرح دولہا دولہن پر ریجہتا ہی اوسی طرح تیرا خدا تجہپر ریجہیگا ای محمدی بہائیو حضرت اشعیا علیہ السلام اللہ کے حکم سے فرماتے ہین کہ شہر صیہون یروشالم کی خاطر مین دم نہ لون گا یعنی اللہ سے دعا مانگی جاؤنگا فریاد کیجاؤنگا یہانتک کہ اس شہر کی صداقت اور نجات سب قومونپر روشن ہوجاویگی یعنی سچا دین یروشالم مین اور سب قومونمین پہیل جاویگا اور یروشالم کا رتبہ اون سب پر کہل جائیگا اور سب بادشاہ اس شہر کی عظمت اور جلال کو دیکہین گے اوس وقت کا کہلا ہوا پتا دیا کہ اوسوقت مین اللہ تعالے اپنے منہہ سے یروشالم کا ایک نیا نام رکہدیگا دیکہو اس وعدہ کے موافق اللہ تعالے نے قرآن مجید مین یروشالم کی پاک مسجد کا اور اسکے آس پاس کے مقامونکا ایک نیا نام رکہدیا سورہ بنی اسرائیل مین فرمایا سُبْحَانَ الَّذِیْ اَسْرٰی بِعَبْدِهٖ لَیْلًا مِّنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اِلَی الْمَسْجِدِ الْاَقْصَی الَّذِیْ بَارَكْنَا حَوْلَهٗ لِنُرِیَهٗ مِنْ اٰیٰتِنَا اِنَّهٗ هُوَ السَّمِیْعُ الْبَصِیْرُ یعنی پاک ہی وہ اللہ جو رات کے وقت سیر کو لے گیا اپنی بندی کو حرمت والی مسجد سے دور کی مسجد تک جسکے آس پاس ہمنی برکت دی تا کہ ہم اوسکو دکہاوین کچہہ اپنی نشانیان بیشک وہی ہی سنتا دیکہتا دیکہو اللہ تعالے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو رات کے وقت حرمت والی مسجد سی یعنی کعبہ شریف سے دور کی مسجد تک یعنی مسجد بیت المقدس تک لے گیا جو یروشالم مین ہی اوسکو دور کی مسجد اسلیے فرمایا کہ مکہ سے بہت دور ہی مہینا بہر کے رستے پر ہے اوسکا یہ نام رکہکر اوسکی یہ تعریف کردی کہ اوسکے آس پاس ہمنی برکت دی ہی اس نام مین ہمارے شہر کی تعریف ہوگئی اور فرمایا کہ تو حفصیٰ بَاہ کہلائیگی یعنی اللہ کی خوشی اوسمین ہے یا یہ معنے کہ ایماندار لوگ کہین گے کہ ہمارا دل وہان خوش ہوتا ہے مولانا مجیر الدین حنبلی رحمۃ اللہ علیہ تاریخ بیت المقدس مین لکہتے ہین کہ حضرت بشر حافی رحمۃ اللہ علیہ سے پوچہا گیا کہ اچہی لوگ بیت المقدس سے کیون خوش ہوتے ہین کہا اس لیے کہ وہان غم جاتا رہتا ہی اور فرمایا کہ تیری سرزمین خاوند والی کہلائیگی اسکا یہ مطلب کہ یہ ملک بادشاہون کا خاص مقام کہلائیگا تیرے بیٹے یعنے تیری آباد کرنیوالے تجہکو بیاہ دے جائینگے یعنی تجہکو پسند کرینگے اور رونق دینگے سو محمدی وقت مین ملک شام مین بڑے بڑے بادشاہونکا مقام رہا اونہون نے اس پاک مسجد کو بڑے رونق دی اوسکی بہار سب کو دکہلا دی اور اللہ تعالے کی خاص رحمتین محمدی وقت مین بیت المقدس پر نازل

ہورہین ہین جیسا کہ اللہ نے حضرت اشعیا علیہ السلام کی زبان پاک سے وعدہ کیا تھا کہ تو اپنے خدا
کے ہاتھ مین چمکتا تاج ہوگا اور جسطرح دولہا دولہن پر ریجھتا ہی اوسی طرح تیرا خدا تجھپر ریجھیگا مولانا
مجیر الدین حنبلی رح تاریخ بیت المقدس مین لکھتے ہین کہ ابو الحسن علی ابن محمد الجلال بغدادی روایت
کرتے ہین احمد ابن یحیی بزاز بغدادی کی زبانی کہ اونہون نے اونکو خبر دی کہ وہ مکہ سے بیت المقدس مین
آئے پھر اپنے آنے پر شرمندہ ہوے اور کہا کہ مین نے مکہ مین نماز پڑھنا چھوڑا جہان ایک نماز لاکھ نماز کے
برابر ہے اور یہان پچیس ہزار نماز کے برابر ہے اور مکہ مین ایکسو بیس ہزار رحمتین اوترتے ہین آس
پاس پھرنے والون کیواسطے اور نماز پڑھنے والون کیواسطے اور دیکھنے والون کیواسطے پھر اونہون نے مکہ کیطرف
جانیکا ارادہ کیا تو اونہون نے جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا اور جو اونکے دلمین مکہ کے بڑے مرتبہ کا
خیال گذرا تھا وہ بیان کیا آپنے فرمایا ہان اوسجگہ رحمت اوترنے کی طرح اوترتی ہی اور اس جگہ
رحمت اونڈیلنے کیطرح اونڈیلی جاتی ہی اور آپنے معراج کے قبّے کے پاس کی جگہہ کیطرف اشارہ کیا
اور فرمایا کہ اگر اس جگہہ کیواسطے بڑی شان نہوتی تو مین اوسکی طرف بلایا نہ جاتا پھر وہ مرد بیت المقدس
مین رہے یہانتک کہ وہان مرے اور یہ خواب رجب مین تھا سنہ تین سو اکتالیسوین مین پادری طامس
اسکاٹ عقل کی آنکھین بالکل بند کرکے لکھتا ہی کہ صیہون عیسائی جماعت کا نام ہی وہ مٹکے نام سے
پکارے گئی پھر لکھتا ہی کہ شاید یہ اوس احوال کی خبر ہے جو قریب ہونے والا ہی پھر لکھتا ہی کہ بعضون نے
یہ خیال کیا ہی کہ قسطنطین کے زمانہ مین جو حالت بدل گئی اور عیسائیون کے گرجا کی ترقی اور صلح ہوے
اور بہت سی تکلیفون کے بعد اونکو راحت ملی یہ اوسوقت کی پیش خبری ہی اور تسپر بھی ان لفظون
سے معلوم ہوتا ہی کہ اس سے زیادہ عمدہ کامون کے ظہور کی یہ خبر ہے ای محمدی بھائیو قسطنطین
والون کو جابجا فرقہ پروٹسٹنٹ کے پادرے جھوٹا عیسائی خطاب دیتے ہین اور اونکی بکاریون
اور شرارتون کا جابجا بیان کرتے ہین اب یہان اتنے بڑی تعریف اور بشارت کو اونپر جماتے ہین
پھر دیکھو یہ پادری صاف اقرار کرتا ہی کہ ان لفظون سے معلوم ہوتا ہی کہ اس سے بھی زیادہ بڑی
ترقی اور دین کے ظہور کی خبر ہی ارشاد ہوتا ہی اے یروشلم مین نے تیری دیوارون پر نگاہبان
بٹھلائے ہین وے سارے دن اور ساری رات کبھی چپ نہ رہینگے تم جو خداوند کا ذکر کرتے ہو
چپکے نہ ہو اور جبتک وہ یروشلم کو قائم نکرے اور دنیا مین اوسکی تعریف کرا دے اوسے چپ

رہتے ند وعبرانی مین دونون جگہہ دامی کا لفظ ہی جسکا ترجمہ لغت عبرانی مین خاموشی لکھا ہی مگر پادری
میتھو نے پہلے جگہہ یون ترجمہ کیا کہ چپکے نرہو یہ ترجمہ ٹھیک ہی دوسری جگہہ یون ترجمہ کیا
کہ چین ند و یہ ترجمہ ٹھیک نہین پادری طامس اسکاٹ لکھتا ہی کہ شومریم کا لفظ جسکے معنے
نگاہبان کے ہین اوس سے ٹھیک ٹھیک وہ خادم مراد ہین جو رات دن مسجد کی نگہبانی کرتے
تھے اور بعضے اون مین کے بعضے وقتون مین اللہ کی تعریف کے گیت گاتے تھے ایک اشارہ اس
رسم کا ہو سکتا ہی اور ظاہر معنے یہ ہین کہ صیہون کی دیوارون کی نگہبانی کرنیوالے پیغمبر ہین اور
ایمان دار نائب حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے جو اسلیے مقرر کیے گئے تھے کہ دشمن کے پہونچنے کی
خبر دین اور وہ بجانیوالا جسکے آنیکی امید ہی اوسکو دیکھین یہ نگہبان ہمیشہ ایمان دارون کی ترقی
کی دعا کرتے رہینگے کہ یا اللہ اپنا وعدہ پورا کر اونکو حکم ہوا کہ تم چپ مت رہو اور ہمیشہ اللہ سے
دعا کیا کرو کہ وہ اپنی جماعت کو قایم کرے ای ایمان والو اون سب پیغمبرون اور درویشون کی دعا
محمدی وقت مین مقبول ہوی یروشلم کی وہ رونق ہوے کہ سبحان اللہ ساری دنیا مین اس
پاک شہر اور پاک مسجد کی تعریفین پھیلین اور یہ لفظ باونین باب مین ہو چکا ہی کہ تیرے نگہبان آواز
بلند کرینگے اسکے موافق ہمارے نزدیک یہان بھی یہی معنے ہین کہ ای یروشلم آخری امت کے
لوگ تیرے نگہبان ہونگے وہ تیری دیوارون پر چوکی دینگے اور وہ اللہ کے ذکر سے چپ نہین
ہونگے پھر اونہیلیون سے فرمایا کہ تم اوسوقت کی دعا مانگو اور چپ نرہو اور اللہ تعالیٰ کو بھی
چپ نہونے دو یعنی جب تم دعا کروگے وہ بھی فرشتون کے سامنے تمہارا ذکر کریگا ہمارے پیغمبر
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ فرماتا ہی جو کوئی مجکو اپنی جی مین یاد کرتا ہی مین اوسکو اپنے
جی مین یاد کرتا ہون اور جو مجکو مجلس مین یاد کرتا ہی مین اوسکو اوس سے اچھی مجلس مین یاد کرتا
ہون ارشاد ہوتا ہی خداوند نے اپنے دہنے ہاتھ اور اپنے قوی بازو کی قسم کہای ہی کہ یقیناً مین
آگے کو تیرا غلہ تیرے دشمنون کو نہ دونگا کہ کہاوین اور اجنبی زادے تیرا رس جسکے لیے تونے محنت
کھینچی آگے کو نہ پئین گے بلکہ وہی جنہون نے فصل کی ہی اوسمین سے کہاوینگے اور خداوند کی تعریف
کرینگے اور وہ جنہون نے اوسے جمع کیا اوسے میری مقدس بارگاہون مین پئین گے ای محمدی
بہائیو اللہ تعالیٰ یروشلم سے وعدہ کرتا ہے کہ آگے کو ایسا نہوگا کہ تیرا غلہ تیرے دشمن لوٹ

لیجاوین سو صیہون کے دشمن یہی بت پرست لوگ تھے اونہون نے ایکبار حضرت ارمیا کیوقت مین پھر دوبار حضرت عیسیٰ کے بعد اوس پاک شہر کو ڈہا دیا اور لوٹا پھر جب محمدیون نے اس پاک شہر کو آباد کیا تب سے بت پرستونکا وہان گذر نہین ہوا یہ خبر صاف محمدی وقت کی ہی جس لفظ کی ترجمہ مین یہان ہمنی رس کا لفظ لکہا ہے وہ عبرانی مین تو روشن ہی یہ لفظ پینتیسوین باب کی آٹھوین آیت مین بہی آیا ہی وہان پادری سیتہر نے شیرہ کا لفظ لکہا ہی یہ ترجمہ ٹھیک ہی اسکے موافق یہان بہی شیرہ یا رس لکہنا چاہیی مگر ہیات پادری نے می کا لفظ لکھدیا انجیل کی تفسیر جو بہت پادریون نے جمع ہوکر لکھی ہی اوسمین یوحنا کی انجیل کے دوسرے باب مین جہان شراب کا ذکر ہے وہان لکہا ہی کہ ملک یہودیہ مین دستور تھا کہ انگور کا رس کو لیوین نکال کر مشکون مین بہر رکہتے تھے اوسمین نشا مطلق نہ تھا اگرچہ مین بہر بہی پیا جاوے اور کیا عجب ہی کہ آگے کے لفظ مین یہ بہی اشارہ ہو کہ آگے کو ایک مدت کے بعد ایسا وقت بہی آئیگا کہ اجنبی لوگ ایکبار تجکو لوٹ کر پھر کبہی تجہمین نہ آنے پاوینگے سو پانچوین صدی کے اخیر سے چہٹی صدی کے اخیر تک نصاری اس شہر پر قابض رہے پہر صلاح الدین بادشاہ نے جبسے یہ شہر لے لیا تب سے اب تک محفوظ ہی اللہ کے فضل سے ہمیشہ محفوظ رہیگا ارشاد ہوتا ہی جاؤ گذر کرو آستانون پر گذر کرو لوگون کی لیے راہ درست کرو راہ اونچی کرو شاہراہ اونچی کرو پتہر سرکا دو قومون کے لئے جہنڈا اکہڑا کرو اے محمدی بہائیو پھر فرشتون کو حکم ہوتا ہی کہ ایک سیدھا رستہ طیار کرو رستے مین سے پتہر سرکا دو یعنے جن چیزون کے باعث سے چلنے والے ٹہوکر کہاتے ہین اون چیزون کو ہٹا دو ایسے بڑے بندوبست کی شریعت سب مین پہیلا دو اور ساری قومون کے لیے جہنڈا اکہڑا کرو یعنے آخری پیغمبر جو ساری قومون کیواسطے جہنڈے کیطرح اوٹھ کہڑا ہوگا اوسکا بندوبست کرو ارشاد ہوتا ہی دیکہہ خداوند زمین کی سرحدون تک منادی کرتا ہی کہ صیہون کی بیٹی کو کہو دیکہہ تیرا نجات دینے والا آتا ہی دیکہہ اوسکا اجر اوسکے ساتھ اور اوسکا کام اوسکے آگے ہی پادری سیتہر نے حاشیہ پر لکہا ہی کہ عبرانی مین نجات کا لفظ ہی مگر پادری نے نجات دینے والے کی معنی لکہی اسلیے کہ مطلب یہی ہی کہ نجات دینے والا آتا ہی پادری طامس اسکاٹ لکہتا ہی کہ صیہون کے نجات دینے والے حضرت عیسیٰ علیہ السلام ہین اونکو اونکے کامون کا اجر پورا ملیگا اے ایمان والو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بعد صیہون کو مسجد سمیت بت پرستون نے ڈہا دیا صیہون کو اور ایمان والونکو بت پرستونکی ظلم سے

واسطے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہین اسکا اجرا اونہین کے واسطے ہی ارشاد ہوتا ہی تب وہ مقدس قوم اور
خداوند کے چھڑائی ہوے کہلاوینگے اور تو مطلوبہ کہلائیگی اور وہ شہر جو چھوڑا نہین گیا دیکھو ای محمدی
ای محمدی ایمان والو یہ تمہاری تعریفین ہو رہی ہین جب تم پاک امت ہوا اور اللہ نے تمکو کفر اور شرک سے
اور ظالمون کے ظلم سے چھڑایا اور بیت المقدس کے تم طالب ہو تب ہی تو وہ مطلوبہ کہلائی یا اللہ ہمکو محمدی
ایمان پر قایم رکھیو آمین تریسٹھوان باب یہ کون ہی جو ادوم سے اور خوب سرخ پوشاک
پہنے ہوے بُصرای سے آتا ہی یہ جسکا لباس چمکتا ہی اور اپنی قدرت کی عظمت سے چلتا ہی یہ مین
ہون جو سچائی کی شہرت دیتا ہون ور نجات دینی پر قادر ہون کسلیئے تیری پوشاک سُرخ ہی اور تیرا
لباس اوس شخص کی مانند جو کولھو مین انگور کچلتا ہی مین نے تن تنہا انگورون کو کولھو مین کچلا اور
لوگون مین سے میرے ساتھ کوئی نہ تھا اور مین نے اونہین اپنی غصے مین لتاڑا اور اپنے جوش مین
اونہین روندا اور اونکا رس میرے لباس پر چھڑکا گیا اور مین نے اپنے سارے کپڑون کو شرابور
کیا کہ انتقام کا دن میرے دلمین ہی اور میرے چھڑائی ہوؤن کا سال آ پہونچا ہی مین نے نگاہ کی اور
کوئی مددگار نہ تھا اور مین نے تعجب کیا کہ کوئی سنبھالنے والا نہین سو میرا ہی باز و نجات کو
اپنے لیے لایا اور میری ہی قہر نے مجھی سنبھالا ہان مین نے اپنے قہر سے قومونکو لتاڑا اور اپنے
غضب سے اونہین پر زیر کیا اور اونکے لہو کو زمین پر گرادیا یہ لفظ جسکا ترجمہ شرابور لکھا گیا
وہ عبرانی مین اِگاالتی ہی یعنے مین نے شرابور کیا نوین باب مین نجوکلاہ کا لفظ ہی وہان پادری
میتھر نے شرابور کا لفظ لکھا ہی یہان ہی وہی لفظ لکھنا چاہی مگر پادری نے یہان اور لفظ لکھا ہے
وہ ٹھیک نہین ہی ای امت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اوپر چونتیسوین باب مین بھی اللہ فرماچکا ہی
کہ میری تلوار ادوم پر عدالت کرنے اوترگی ور اللہ کے لیے بُصری مین ذبیحہ ہی وہان بُصری کی اس
لڑائیکا صاف بیان ہو چکا ہی یہان پھر وہی بیان ہی نئے انداز سے لڑائیکا سامان ہی اللہ تعالے
پوچھتا ہی کہ یہ کون ہی جو لال کپڑے پھنے ہوے بُصری سے آتا ہی جسکا لباس چمکتا اور روشن ہے اور
اپنی بڑی قدرت سے چلتا ہی اسمین صاف اشارہ ہی کہ بُصری اور ادوم کیطرف سے کافرون کا
خون بہاتا ہوا یروشالم کیطرف چلا آتا ہی اللہ تعالے اچھے سے آپ پوچھتا ہی اور آپ اپنی تسکین
جواب دیتا ہی کہ یہ مین ہون جو سچے دین کا اشتہار دیتا ہون ور نجات دینی پر قادر ہون یعنی ایمان والون کو

کافرون اور ظالمون سے چھڑا سکتا ہون یہ ویسی بات ہے کہ اللہ تعالی نے قرآن مین خبر دی ہے کہ اللہ تعالے
قیامت کے دن فرماویگا کہ آجکے دن بادشاہی کسکے لیے ہے پھر آپ ہی فرماویگا کہ اللہ کے لیے ہے جو اکیلا زبردست
ہے پھر اللہ تعالی آپھی انسے پوچھتا ہے کہ تیرے کپڑے کیون لال ہین پھر آپہی جواب دیتا ہے کہ مین نے تنہا
انگورون کو کچلا اسکا یہ مطلب کہ مین نے کافرون اور ظالمون کو اپنی قدرت کے قدمون سے روند ڈالا
پھر صاف فرمایا کہ اونکا لہو میرے لباس پر چھڑکا گیا کیونکہ وہ وقت آپہونچا کہ مین کافرون سے بدلہ لون
یہ جو فرمایا کہ کوئی مددگار نہ تھا سو اللہ آپ سب کا مددگار ہے مگر اوسنے ظاہر مین بہت اسباب کیے ہین
ظالمون کے قتل کے لیے بڑے بڑے زبردست بادشاہون کو اور اونکی فوج و لشکر کو پیدا کیا ہے
ظاہر کے راہ سے کہا جاتا ہے کہ یہ لوگ دین کے مددگار ہین قرآن مجید مین اللہ فرماتا ہے کہ اللہ کی مدد کرو اللہ
تمہاری مدد کریگا اسکا یہ مطلب کہ اللہ کے دین کی مدد کرو یہان اللہ فرماتا ہے کہ کوئی مددگار نہ تھا
اسکا یہ مطلب کہ حضرت عیسی علیہ السلام کو چھہ سو برس گذر گئے تھے کافرونکا بڑا زور تھا دین کی
مدد کرنیکی قدرت کسیکو نہین تھی اوسنے جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کے تھوڑے لوگونکو
تمام جہان پر غالب کردیا انکا جو اسباب کچھ نہ تھا اللہ نے فقط اپنی قدرت دکھائی بڑے بڑے زبردست
بادشاہونکو جو عرب کے محتاج درویشون کے سامنے عاجز کردیا اور جاننا چاہیے کہ اللہ تعالے ایسا ہے
کہ اوسکی طرح کی کوئی چیز نہین مگر جس لباس مین چاہتا ہے اپنے تئین ظاہر کرتا ہے صحیح بخاری اور صحیح
مسلم کی حدیثون مین آیا ہے کہ ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے خبر دی کہ اللہ تعالے قیامت کے دن
ایسی صورت مین آویگا کہ لوگ نہ پہچانینگے پھر پنڈلی کھولے گا لوگ پہچان لین گے اور سجدے مین
گر پڑینگے اور ترمذی مین صحیح سند سے ثابت ہے کہ جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آگ مین
ایک فوج ڈالی جاویگی اور کہا جاویگا تو بھر گئی وہ کہیگی بھلا کچھ اور زیادہ ہے پھر اوسمین ایک فوج
ڈالی جاویگی اور کہا جاویگا تو بھر گئی وہ کہیگی بھلا کچھ اور زیادہ ہے یہان تک کہ جب اوسمین
سب پہنچ چکین گے وہ بڑا مہربان اپنا قدم اوسمین رکھیگا اور آگ کے ایک ٹکڑے کو ایک ٹکڑے سے
ملاویگا پھر فرماویگا بس وہ کہیگی بس اب سمجھنا چاہیے کہ اس مقام مین بھی اللہ نے جس لباس مین
چاہا اپنے تئین ظاہر کیا اور کافرون کو اپنی قدرت کے قدمون سے مسل ڈالا اور اونکا خون بہا دیا
اور پہلی آیتون مین پہلے صحیفون سے فرمایا کہ تیرا چھڑانے والا آتا ہے پھر فرمایا کہ وہ لوگ اللہ کے چھڑائے

ہوے کہلاوینگے اب یہان اوسوقت کی نشانی بتلای ادوم اور بُصری مین خون بہانیکا ذکر کرکے
وہی لفظ فرمایا کہ میرے چھڑائے ہو ونکا سال آپہونچا ہی اسکا صاف مطلب یہ ہی کہ جب بُصری
پر جہاد ہوگا جب وہ سال نزدیک ہوگا جسمین صیہون ظالمون کے ہاتھ سے چھڑالیا جائیگا سولیا
ہی ہوا بُصری مین حضرت ابوبکر صدیق رضہ کے وقت مین جہوٹے عیسائیون پر جہاد ہوا پہر چار برس
کے بعد حضرت عمر رضہ کے وقت مین صیہون جہوٹی عیسائیون کے ہاتھ سے چہڑالیا گیا یہان سے
اکسٹھوین باب کا بھی مطلب کُھل گیا وہان فرمایا تھا کہ اللہ کا مقبول سال اور اللہ کے انتقام
کا دن یہان سی معلوم ہوا کہ انتقام یعنے بدلا لینیکا دن وہ ہی جسمین ادوم اور بُصری کے کافرونکا
خون بہایا گیا چونتیسوین باب مین بھی اسی دن کو انتقام کا دن فرمایا تھا اور مقبول سال وہی ہی
جسکو یہان چہڑای ہوؤنکا سال فرمایا جسمین صیہون جہوٹے عیسائیون سے چہڑالیا گیا ایمان
والونکو غم کے بدلے خوشی ملی پادری طامس اسکاٹ اپنی عادت کے موافق لکھتا ہی کہ یہ پیش
خبری اور بہت سی پیش خبریان ایسی ہین جو ابھی پوری نہین ہوین یا اللہ پادریون کے دل کی
آنکھین کہولدے آمین ای ایمان والو اسکے بعد کی آیتون مین یہ بیان ہی کہ اللہ نے اسرائیلیونپر
بڑی رحمت اور بڑی مہربانی فرمائی اور بہت الفت اور محبت کے ساتھ انکو بچایا مگر یہ لوگ اللہ
تعالےٰ سے برخلاف اور بغی ہو گئی اس لیے اللہ اونکا دشمن ہو گیا پہر اوسنی اگلے دنون کو اور موسیٰ
کو اور اوسکی امت کو یاد کیا پہر یہ بیان ہی کہ اللہ نے اپنی بڑی قدرت سے اونکے لیے دریا کو پہاڑا اور
اونکو پار کیا پہر پندرہوین آیت سے انیسوین آیت تک یہ دعا ہی جسکا خلاصہ یہ ہی کہ آسمان سے
نگاہ کر اور اپنی مقدس اور جلیل مقام سے دیکہہ ای خداوند تو ہمارا نجات دینے والا ہی تیرا نام
ہمیشہ سی ہے ای خداوند کیون تو نے ہمین اپنی راہون سے گمراہ کیا کیون تو نے ہمارے دلکو
سخت کیا کہ تجہسے نڈر ہین اپنی بندون کی خاطر اپنی میراث کے فرقون کی خاطر پہر آ تیری قوم
مقدس تہوڑی مدت تک اوسی قبضے مین رکہتی تھے اور اب ہمارے دشمنون نے تیرے مقدس
کو پامال کیا اہل امت محمد صلی اللہ علیہ وسلم حضرت شعیا علیہ السلام اللہ سے دعا مانگتے ہین کہ
یا اللہ تو وہی ہی جسنے حضرت موسیٰ کی مدد کی تھی اور دریا کو چیر کر سبکو پار کر دیا تھا اب پھر
ہمپر رحمت کی نگاہ سی دیکھلے اس دعا مین یہ اشارہ ہی کہ اوس رسول پاک کو ظاہر کر دے

جسکو توراۃ مین فرمایا ہی کہ موسیٰ کی مانند ہوگا یعنی ایمان والون کو ظالمون کے پنجے سے چھڑائیگا پھر کہا کہ تو نے ہمکو یعنے ہماری قوم کو کیون گمراہ کیا اور اونکے دلون کو کیون سخت کر دیا اسمین یہ اشارہ ہی کہ اوس رسول پاک کو بھیجدے جو تیرے حکم سے دلون کو پاک کر دے پھر عرض کیا کہ یا اللہ ہماری دشمنون نے تیرے مقدس کو پامال کیا اسکا یہ مطلب کہ کافرون نے بیت المقدس کو دہا دیا اوس رسول پاک کو بھیجدے جسکے قدم مبارک کی برکت سی بیت المقدس پھر آباد ہو جاوی چوسٹھوان باب کاش کہ تو آسمان کو پھاڑے اور اوتر آوے کہ تیرے حضور پہاڑ کانپ جاوین جسطرح آگ سوکھی ڈالیون کو بارتی اور پانی آگ سی جوش مارتا ہی تا کہ تیرا نام تیرے مخالفون مین مشہور ہووے اور قومین تیرے حضور مین لرزان ہووین جسطرح تو نے ڈرونے کام کیے جنکی ہم منتظر نہ تھے تو اوترا آیا اور پہاڑ تیرے حضور کانپ گئے دیکھو حضرت اشعیا علیہ السلام اوسی وقت کا اشارہ کرتے ہین کہ یا اللہ جیسا تو حضرت موسیٰ کیوقت مین اوترا آیا تھا اور دشمنون کو خاک مین ملایا تھا اوسی طرح پھر اوترا اور قومین تیرے سامنے لرزین اور جو لوگ تیرے برخلاف ہین اونمین تیرا نام مشہور ہو اسکا مطلب یہ ہی کہ اوس رسول پاک کو بھیج جسکے ساتھ تو آویگا اور سارے زمین کے ساری قومونکو سزا دیویگا اسیطرح یہ دعا آخر دور تک ہی آخر مین یون ہی تیری پاک بستیان بیابان بن گئین صیہون سنسان ہوا یروشالم ویران ہی ہمارا مقدس اور خوشنما گھر جسمین ہماری باپ دادی تیری تعریف کرتے تھے آگ سی جلایا گیا اور ہماری ساری پسندیدہ چیزین برباد ہو گئین ای خداوند کیا تو ان چیزون کے سبب سی آگ کو روکیگا اور کیا تو خاموش رہیگا اور ہمکو نہایت دبائیگا دیکھو حضرت اشعیا بیت المقدس کی ویرانی کی فریاد کرتے ہین اور اللہ سے اوسکی آبادی اور ایمان کی ترقی مانگتے ہین اسکا ظہور محمدی وقت مین ہوا پینسٹھوان باب مین نے اونکی طرف توجہ کی جنھون سی مجھہ نہ مانگا اونھون نے مجھے پایا جنھون نے مجھے نہ ڈھونڈھا مین نے ایک گروہ کو جو میرے نام کی نہین کہلاتی تھی کہا مجھے دیکھہ مجھے دیکھہ یعنی ایمان والو اسرائیلی لوگ جو اللہ کے خاص لوگ کہلاتے تھے اونکے سوا دوسری قوم کا اللہ پتا دیتا ہی جو اللہ کو نہین ڈھونڈتے ہین اور اللہ کے نام کے نہین کہلاتے ہین اللہ فرماتا ہی کہ مین آپ ونسے کہونگا مجھے دیکھہ اس وعدہ کو اللہ نے یون پورا کیا کہ عرب کے اشرار کو اونکو اپنے رسول پاک محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی اپنا کلام سنایا اور اونکو اپنی پہچان اور اپنی محبت عنایت فرمائی اور نہ تے ہین ڈھونڈھے اللہ کو پایا پولوس نے رومیون کے

خط کے دسوین باب مین جہان یہ بیان کیا ہی کہ غیر قومون نے عیسائی دین قبول کیا وہان اس
آیت کو لائے ہین پادری لکھتا ہی کہ بت پرستون نے اللہ کو نہین ڈھونڈا اور نکے بن مانگے انجیل کے
وعظ کہنے والے اونمین بھیجے گئے ہم کہتے ہین کہ اللہ نے انجیل پاک مین کہین بت پرستون کو نہین
پکارا کہ مجھے دیکھہ مجھے دیکھہ انجیل مین جابجا اسرائیلیونکو پکارا اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے
انجیل فقط اسرائیلیون کو سنائی پھر وہی انجیل حواریون نے بت پرستون کو سنائی یہ پتا جو اس جگہ
پر ہے یہ پتا صاف قرآن شریف کا ہی اللہ نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان پاک کے
وسیلے سے قرآن مین بار بار بت پرستون کو پکارا اور فرمایا کہ مجھے دیکھو مجھے دیکھو یعنے میری
قدرتون کو دیکھو اور مجکو پہچانو اور بتون کو چھوڑو پھر اللہ تعالے اسرائیلیونکی بت پرستی
اور برے فعلون کی شکایتین کرکے آٹھوین آیت مین یون ارشاد کرتا ہی خداوند یون فرماتا ہے
جسطرح جیسے شیرہ انگورون کے خوشے مین موجود ہی اور کوئی کہتا ہی اسے خراب نکر کہ اوسمین برکت ہے
اوسی طرح مین اپنے بندون کی خاطر کرونگا اور اون سبھونکو ہلاک نکرونگا اور مین یعقوب مین سے
ایک نسل نکالونگا اور یہودا مین سے جو میرے پہاڑ کے وارث ہون اور میرے برگزیدے
اوسکے وارث ہونگے اور میرے بندے وہان بسینگے اور شرون گلونکا گھر ہوگا اور عکور کا
نشیب بیلون کے بیٹھنے کا مقام میرے اُن لوگون کے لئے جو میرے طالب ہوے پادری ٹامس
اسکاٹ لکھتا ہی کہ یہودی لوگ بہت نسلون تک بچائی گئی اون ایماندارون کی باعث سے جو اونمین سے
پیدا ہونے والے تھے شرون اور عکور دو توجدا جدا ٹکڑے زمین کے ہین اور ایک دوسرے سے جدا
ہین وہ گلون کی چراگاہ تھے جب کہ اللہ تعالے نے اونپر مہربانی کی تھی سو یہ صاف ظاہر ہی کہ یہودی
جب مذہب لین گے وہ اپنی زمین مین پھر بسائی جاوینگی اور اوسکے پیداوار سے خوش ہونگی اے
ایماندارو اسکا ظہور محمدی وقت مین ہوا حضرت یہودا کی نسل کے لوگ جو محمدی ہوے ہین وہ صیہون
مین حضرت داؤد کے مزار نورانی کے پاس رہتے ہین اونکا ذکر اس کتاب کے آخر مین آویگا اگر اللہ
چاہیگا وہ بھی اور حضرت یعقوب کی نسل کے فرقون مین جو محمدی ہین وہ جابجا ملک شام مین
بستے ہین دیکھو اللہ نے یہان حضرت یعقوب اور یہودا کی نسل کا ذکر کیا پھر اپنے برگزیدہ
بندون کا ذکر کیا پھر فرمایا کہ جو لوگ میرے طالب ہین اسمین سب قومونکے ایماندار داخل ہین

اسکے بعد اللہ تعالے یہودیون کی بت پرستی اور معصیتون کی شکایت کرکے تیرہوین آیت
مین یون ارشاد کرتا ہی اسلیے خداوند اللہ یون فرماتا ہی دیکھو میرے بندے کہاوینگے پر
تم بہوکے رہوگے دیکھو میرے بندے پیوینگے پر تم پیاسی رہوگے دیکھو میرے بندے
شادمان ہونگے پر تم پشیمان ہوگے دیکھو میرے بندے دلکی خوشی سے گاوینگے پر تم دلگیری کے سبب نالہ
کروگے اور جانکاہی کے سبب واویلا کروگے اسکے بعد عبرانی مین یون ہی وهِنحتم شِمخم لِشبوعاه
لبحیری اور تم اپنا نام لعنت کے لیے میرے برگزیدون کے لیے چہوڑ جاوگے کیونکہ خداوند اللہ
تمکو قتل کریگا اور اپنی بندونکو دوسرے نام سے بلاویگا پادری طامس اسکاٹ لکھتا ہی کہ جب رومی لوگ
یروشالم کے گہیرنے پر تہی عیسائی لوگ حضرت عیسی علیہ السلام کی پیش خبری کے موافق اوس شہر سے
نکل گئے عیسائیون پاس ہر چیز موجود تہی اور وہ نہایت خوش تہے جب یہودی بہوک پیاس اور ناامیدی
مین ہلاک ہورہے تہی وہ تہوڑے عرصہ مین کروڑون قتل ہوگئی اور اللہ کی جماعت سی کاٹ ڈالے گئی اور
یہودی ہونا پہر نشان خداپرستون کا نرہا اللہ نے اپنے بندونکو دوسرے نام سی یعنے عیسائی کے
نام سی بلایا اہی اجماع الواعظ یہودیون سی فرماتا ہی کہ تم اپنا نام لعنت کے لئی میرے خاص بندونکے
واسطے چہوڑ جاوگے یعنے یہودی کا لفظ اوس زمانے مین بی ایمانون کا نام ہوگا یہ نام لیکر اللہ کے
مقبول بندے بے ایمانونپر لعنت کرینگے اور ایمان والونکا نام یہودی نہوگا اونکو اللہ دوسرے
نام سے بلاویگا اسیات کا ظہور محمدی شریعت مین ہوا جو یہودے محمدی شریعت مین داخل ہوے
وہ اسرائیلی کہلاتے ہین مگر کوئی انکو یہودی نہین کہہ سکتا اگرچہ وہ حضرت یہودا کی نسل مین سے
ہون کیونکہ اب یہودی اونہین لوگونکا نام ہے جو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے اور قرآن کے
دشمن ہین اور حضرت عیسی علیہ السلام کے اور انجیل کے بہی دشمن ہین وہ یہودی کہلاتے ہین اللہ
کے خاص بندے اونکو یہودی کہکے پہٹکار دیتے ہین جو کوئی کسی مسلمان کو یہودی کہتا ہی وہ محمدی شریعت
مین قابل سزا کے ہوجاتا ہی جامع ترمذی ہی کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی مرد کسی
مرد سے کہی ای یہودی تو اوسکو بیس چوٹ مارو اور حضرت عیسی کے بعد حواریون کے وقت مین
جو یہودی حضرت عیسی اور انجیل پاک پر ایمان لائی تہے وہ قوم کی راہ سے یہودی کہلاتے تہے
اور جو ایمان نہین لاتے تہے وہ بی ایمان یہودی کہلاتے تہے رسالہ اعمال کے سترہوین باب کے

پانچوین آیت دیکھو جہان بی ایمان یہودیون کا لفظ اونکے حق مین کہا ہی جو حضرت عیسی علیہ السلام پر ایمان نہین لای پہر بائیسوین باب کی تیسری آیت دیکھو جہان پولوس عیسائی نے فرمایا کہ مین یہودی ہون پہر پولوس کا خط جو گلاتیون کو لکھا ہی اوسکے دوسرے باب کی چودہوین آیت مین پولوس نے شمعون حواری کے حق مین یہودی کا لفظ بولا ہی معلوم ہوا کہ یہودی کا نام اوس زمانے مین باعث فخر اور شرافت کا تھا یہ جو حضرت اشعیاؑ کی کتاب مین خبر ہے یہ خبر بیشک محمدی وقت کی ہی کہ یہودی فقط بی ایمانون کا نام ہوگیا دوسرے بات اللہ یہ فرماتا ہی کہ اللہ اپنے بندونکو دوسرے نام سے بلاویگا اسکا ظہور بہی حضرت عیسیٰؑ کے وقت مین نہین ہوا جو یہودی حضرت عیسیٰؑ پر ایمان لائی تہے اونکو اللہ نے انجیل پاک مین کہین دوسرے نام سی نہین بلایا رسالہ اعمال کے گیارہوین باب مین یہ بیان ہی کہ حضرت عیسیٰؑ کے بعد جناب شمعون حواری کے وسیلہ سی غیر قوم مومنین ایمان دین پہیلنا شروع ہوا اور وہان چہبیسوین آیت مین لکھا ہی کہ پہلے انطاکیہ مین شاگرد کرستان کہلائی اسکا یہ مطلب کہ مسیح کا ترجمہ یونانی مین کرستوس تھا اوس علاقہ سے عیسای لوگ کرستان کہلائے معلوم ہوا کہ یہ خطاب حضرت عیسیٰؑ کے بعد پہیلا انجیل مین کہین یہ نام نہین آیا اس بشارت کا صاف ظہور محمدی شریعت مین ہوا کہ اللہ نے ہم محمدیون کا مسلمین اور مومنین نام رکہدیا اور اسی نام سی قرآن مجید مین ہمکو بلایا یا ایہا الذین آمنو بار بار فرمایا اپنا وعدہ پورا کردیا کہ اپنی بندونکو دوسرے نام سے بلاؤنگا ارشاد ہوتا ہی یہانتک کہ جو کوئی زمین مین اپنی دعاے خیر کرے سچی خدا کے نام سی اپنی دعای خیر کریگا اور جو کوئی زمین مین قسم کہائیگا سچے خدا کے نام سی قسم کہائیگا کیونکہ اگلی مصیبتین بہول گئین اور وے میری آنکہونسی پوشیدہ ہین کہ دیکہو مین نے آسمان اور نئے زمین کو پیدا کرتا ہون اور جو آگی تہے اونکا پہر ذکر نہوگا اور وے خاطر مین پہر نہ آوینگے بلکہ تم میری اس نئے خلقت سے ہمیشہ کی خوشی اور شادمانی کروگی کیونکہ مین یروشالم کو خوشی اور اوسکے لوگون کو خرمی بناؤنگا اور مین یروشالم سے خوش ہونگا اور اپنے لوگون سے خوش اور مین رونیکی صدا کبہی پہر سنی نجائیگی اور نہ نالہ کرنیکی آواز پادری طامس اسکاٹ لکہتا ہے کہ یہان یہ خبر ہے کہ لوگ اللہ کی قسم کہائینگی نہ بتون کی اور سچائی انجیل کی ظاہر ہوجائیگی شاید یہ اوسوقت کی خبر ہو جب حواریون نے تو مومنین انجیل سنائی لیکن ٹہیک بات یہ معلوم ہوتی ہی

کہ یہ جبر اوس وقت کی ہی جب خدا پرستون کی تکلیفین بالکل دفع ہو جائینگی گویا بہلا دیجائینگی اور اللہ تعالی معاف کریگا اور پہر لوگون کے گناہون پر نظر نکریگا اور یہودی اور بت پرست سچے دین مین آوینگے پہر اللہ فرماتا ہی کہ مین نئے آسمان اور نئے زمین کو پیدا کرتا ہون پادری لکھتا ہی کہ جناب یوحنا نے یہ لفظین اوسجگہ لکھین ہین جہان بہشت اور قیامت کا ذکر کیا ہی پہر لکھتا ہی کہ اسجگہ پر لفظون سے یہ مطلب ظاہر ہوتا ہی کہ زمین مین علم او پاکی بہت پہیلے گی اسمرلئیے قدرت سے اپنے بندون کی حالت اسطرح بدل دیگا کہ ایک نئے دنیا معلوم ہوگی اگلی مصیبتین آدمیون کی بہول جاوینگی اوسوقت تمام باشندے یروشالم کے خوش ہونگے اللہ اونسے خوش ہوگا اور اونکی سب مصیبتین کہو دیگا اے یادری جب حواریون نے غیر قومونکو انجیل سنائی اوسکے بعد یروشالم کو بت پرستون نے ڈہا دیا پہر محمدی وقت مین یروشالم اللہ کے کلام سے آباد ہوا مسجد بیت المقدس کی رونق اور بہار سارے جہان نے دیکہی بت پرستون کا زور ٹوٹ گیا اگلی مصیبتونکا غم ایمان والونکو اس خوشی مین بہول گیا یہ جو فرمایا کہ وے میری آنکہون سے پوشیدہ ہین اسکا یہ مطلب کہ اوسوقت لوگ کہینگے کہ اگلی مصیبتین اب ہماری آنکہون سے پوشیدہ ہین یعنے اب اونکا صدمہ اور غم دل سے جاتا رہا پہر اللہ فرماتا ہی کہ مین نئے آسمان و نئے زمین کو پیدا کرتا ہون اور جو آگے تھے اونکا پہر ذکر نہوگا یعنے ایمان دار لوگ بتون کو بہول جاوینگے اور بالکل خیال مین نہ لاوینگے پہر اسرائیلیون سے فرمایا کہ تم میری اوس نئے خلقت سے ہمیشہ کی خوشی کروگے سو محمدی اسرائیلیون کو نہایت خوشی ہی کہ جس آسمان کے نیچے اور زمین کے اوپر اکثر قومون مین بت پرستی و کفر پہیلا ہوا تہا اوس آسمان کے نیچے اور زمین کے اوپر ہر ہر ملک مین اللہ کا کلام پہیلا یروشالم کو اللہ نے خوشی اور فرحت کا مقام بنا دیا محمدی لوگ اوسکو دیکہہ کر نہایت خوش ہوتے ہین اور غم وہان جاتا رہتا ہی اللہ وہان کے محمدیون سے نہایت خوش ہی تب تو اونکو اپنے گہر مین بسایا ہی جناب یوحنا نے کتاب مشاہدات کے اکیسوین باب مین بہشت کو یروشالم کہا ہی وہان بہشت کی صفتین بیان فرمائین ہین مگر اسجگہ ہرگز بہشت کا ذکر نہین یہان تو اللہ تعالے دنیا کے یروشالم کا پتا دیتا ہی کہ وہان لوگ بڑے بڑے عمر کے ہوکر مرینگے اور بہشت مین موت نہین ہی ارشاد ہوتا ہی سو آگے کو وہان ایسا کوی لڑکا نہوگا جو کم عمر رہے اور نہ ایسا کوی بوڑہا جو اپنی عمر پوری نکرے کیونکہ لڑکا سو برس کا ہوکر مریگا اور گنہگار سو برس کا ہوکر مردود ہوگا وے گہر بناوینگے اور اونمین بسینگے وے انگور کے باغ

لگاوینگے اور اونکے میوے کہاوین گے اور ایسا ہوگا کہ وے بناوین اور دوسرا بسے اور وے لگاوین اور دوسرا کہاوے کیونکہ میرے بندون کے دن درخت کے دنون کی مانند ہون گے اور میرے برگزیدے اپنی ہاتھون کے کام سے خوب فایدہ اوٹھاوین گے اونکی مشقت بی فایدہ ہوگی اور وے لڑکے نہ جنین گے جو ایکا ایک ہلاک ہون کیونکہ وے اپنی اولاد سمیت خداوند کے مبارکون کی نسل ٹہرینگے اور ایسا ہوگا کہ پیشتر اس سے کہ وے پکارین مین جواب دونگا اور وے ہنوز کہہ نہ چکین گے کہ مین سُن لونگا بہیڑیا اور بہیڑ ایکساتھ چرین گے اور شیر ببر بیل کی مانند گہاس کہاویگا لیکن سانپ جو ہی سو خاک پہانکیگا وے میرے سارے پاک پہاڑ پر دکہہ نہ دینگے اور ہلاک نکرینگے خداوند فرماتا ہی پادری لکہتا ہی کہ یہ اوس وقت کی خبر ہے کہ خداپرستون کی جماعت دشمنون کے حملے سے نجات پائیگی اور ہر ایک بہت دنون تک زندہ رہیگا اور اونکے دن درختون کے دنون کی مانند ہونگے درختون سے مراد بلوط ہی یعنے بعضے مرتبہ لگانے سے گر جانے تک ہزار برس رہتا ہی اسی طرح اللہ کے پسندیدہ لوگونکی عمر بڑی ہوگی اور یہ مطلب بھی ہوسکتا ہی کہ ہزار برس تک شیطان قید رہیگا اور ترقی خداپرستون کی رہیگی اور لڑکے ایسے نہین ہونگے جو ماں باپ کو ستاوین یا خود مصیبت مین پڑین یا کم عمر ہون بت پرست اور یہودی ایمان لاوینگے اور ابراہیم اور اسحق اور یعقوب کی اولاد وہ برکتین پاوینگے جنکا اونسے وعدہ ہوا ہی دعائین جلد قبول ہون گی اور مرادین مانگنے سے پہلے مل جاوینگے گناہ گار اوس وقت پاک ہوجاوینگے پر انا سانپ یعنے شیطان اپنے شکار سے محروم رکہا جائیگا اور اللہ والے لوگ سب صلح اور خوشی مین ہونگے اور اس بات مین کوی شک نہین کرسکتا کہ یہ بات ابھی پوری ہونیکو باقی ہی اے پادریو اور اے یہودیو وہ وقت جب سے شروع ہوا ہے محمدیون نے یروشالم اور مسجد بیت المقدس کو آباد کیا بت پرستونکا سر کچلا گیا جن ظالمون نے جہہ سو برس سے ناحق خون دریا بہار کہے تہے اونکا سر ٹوٹا جو اچھے اچھے محمدی تہے اونکو اللہ نے ملک شام اور یروشالم مین بسایا محمدیون کا زمانہ اوس درخت کی مانند ہی جو سیکڑون برس رہتا ہی محمدی لوگ پانسو برس تک اس ملک شہر مین نہایت امن اور امان سے رہے پہر کچہ کم سو برس تک نصاری نے یروشالم کو لے لیا تب بھی محمدی لوگ اللہ کی راہ مین اوپر جہاد کرتے رہے آخر کو پہر لے لینے

وہ ملک محمدیون کو دیدیا آجتک وہان محمدیون کو امن و امان ہی اگرچہ بیچ مین چند روز یہ درخت گر پڑا تو
اللہ نے اوس درخت کو پھر دوبارہ سیدہا کھڑا کر دیا محمدیونکی کتابون کو دیکھو جنمین محمدی اولیا اونکا
اور محمدی علماؤنکا حال لکھا ہی جنکے دل کی مرادین اللہ دین یا کو دیتا ہی جو یروشلم مین اور ملک شام
مین اس تیرہ سو برس کے عرصہ مین گذرین ہین تب ان آیتونکا مطلب تمپر صاف کھل جاویگا گیارہوین
باب مین یہ بیان ہو چکا ہی کہ بیت المقدس مین جسکو سانپ کاٹتا ہی اوسکو کچھ نقصان نہین
ہوتا اوسکی دوا یہ ہی کہ پورے تین سو ساٹھ دن بیت المقدس مین رہے اور حضرت عیسیٰ کے وقت
مین شیر اور بھیڑیا اور سانپ کسی کو نہین ستاوینگے جیسا محمدی حدیث مین موجود ہی ای نصرانیو
اور ای یہودیو اب تم یہ بات دیکھو کہ یروشلم مین ہمارا غلبہ ہوگا تمہارا انبیا دین سب پیغمبرونکی خلافت
ہی تمہارا غلبہ وہان ہرگز نہوگا تم محمدی ہو جاؤ اور ہمیشہ کی نعمتین پاؤ چھیاسٹھوان باب اسباب
مین اللہ تعالے یہودیون کی شکایت کرتا ہی کہ اونکی قربانی اور نذر مقبول نہین کیونکہ اونمین دل کی
محبت اور اخلاص اور عاجزی نہین پھر پانچوین آیت مین فرماتا ہی خداوند کی بات سنو ای تم جو
اوسکے کلام کے سبب کانپتی ہو تمہارے بھائی جو تمہارا کینہ رکھتے ہین اور میرے نام کے واسطے
تمہین خارج کر دیتے ہین کہتے ہین خداوند کی تعظیم کیجائیگی پر وہ تمہاری خوشی کے لیے دکھائی دیگا اور
وے پشیمان ہونگے غلغلے کی آواز شہر کیطرف سے آواز ہیکل کی طرف سے یہ خداوند کی آواز ہی جو
اپنے دشمنون کو سزا دیتا ہے پادری طامس اسکاٹ لکھتا ہی کہ اسکا یہ مطلب ہی کہ جو یہودی عیسائی
ہو جاینگے اونسے اللہ فرماتا ہی کہ تم جو اللہ کے کلام سے ڈرتے ہو لیکن انجیل کے قبول کرنیکی باعث
سے تمہارے ملک والون نے تم سے دشمنی کی اور تم کو برادری سے باہر کر دیا اور ظاہرداری کی
راہ سے یا سمجھ کی غلطی کی باعث سے یون سمجھا کہ ہم اونکو اللہ کے واسطے نکالدیتے ہین سو اللہ اونکو
یقین دلاتا ہی کہ اونکو خوش کریگا اور اونکے دشمنون کو پشیمان کریگا یروشلم کی بربادی مین یہودی
لوگ شہر اور مسجد کی ظاہری پاکی پر بھروسا رکھتے تھے لیکن اللہ اونسے بدلا لیگا دیوار دنکی اندر
اور مسجد کی صحن مین معلوم ہوتا ہی کہ حضرت اشعیا نے شہر اور مسجد کی بربادی کی آواز سنی تھی
پادریو غور کرو یہ صاف محمدی خبر ہے اللہ فرماتا ہی کہ ای لوگو جو اللہ کا کلام سنکر کانپتے ہو تمہارے بھائی
جو حسد کے مارے تمکو برادری سے باہر کر دیتے ہین اور کہتے ہین کہ یہ کام ہمنے اللہ کی خوشی کیواسطے

کیا اور پہر وہ لوگ کہتے ہین کہ ایک وقت ایسا بھی آویگا کہ اللہ کا نام اور اوسکا جلال سارے جہان مین
پہیل جاویگا سو اللہ فرماتا ہی کہ وہ یعنے اللہ کا نام اور اوسکا کلام جو آخری پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم
کی زبان پاک سی ظاہر ہوگا وہ تمہاری خوشی کے لیے ہی اور جو لوگ ایمان نہ لاوینگے وہ اوسوقت پشیمان
ہونگے یعنے قتل ہونگے اور رسوا ہونگے جو اللہ سے ڈرنے والے ہین وہی ایمان لاوینگے پہر صاف فرمادیا
کہ شہر کیطرف سے اور ہیکل یعنی مسجد کیطرف سے آواز ہی یعنے اللہ کا کلام اس شہر مین اور اس مسجد مین
پہیل جاویگا وہ کلام اللہ کا ایسا ہوگا جسمین دشمنون سی بدلا لینیکا حکم ہوگا ای پادریو یہان اوسوقت
کا ذکر نہین ہی جسوقت اللہ نے بت پرستون کے ہاتھون یہودیون کو قتل کروایا اور یروشلم کو مسجد
سمیت ویران کردیا تم اوس پاک مسجد کی ویرانی پر خوشی مت کرو دیکہو اوسکے بعد اللہ تعالے اون
لوگون کو تسلی دیتا ہی جو اوسکی ویرانی کا غم کرتے ہین اور اس شہر کی آبادیکی خوشی سناتا ہی اور فرماتا
ہی پیشتر اس سے کہ اوسی درد لگین وہ جن پڑی اور اس سے آگے کہ وہ درد کہاوی اوسکو فرزند نرینہ
پیدا ہوا ایسی بات کس نے سنی ایسی چیزین کس نے دیکہین کیا ہوسکتا ہی کہ زمین کو ایکدن
مین جنی کا درد لگی یا ایکبارگی ایک گروہ پیدا ہووے کیونکہ جونہین صیہون کو درد لگی وہین وہ
اپنے بچے جن بیٹہی کیا مین اوسی جنی کے وقت تک لاؤن اور پہر اوسی نہ جناؤن خداوند
فرماتا ہی کیا مین جو جنتا ہون جنی سی باز رکہون تمہارا خدا کہتا ہی پادری لکھتا ہی کہ اسکا یہ
یہ مطلب ہی کہ اوسوقت اللہ والون کی جماعت بڑہجاویگی ایماندار یہودیون کے ساتھ
سبت بت پرست عیسائی ہوجاوینگی پاک قومین بہت جلد بڑہجاوینگی صیہون ایک حاملہ عورت
کی مانند ہوگی جو پیدائش کیوقت سی پہلے ایک لڑکا جنی یہ معلوم ہوگا کہ ایکدم مین ایک قوم پیدا ہوگئی
ایسا کبھی نہین ہوا تھا مگر اب ہوگا اللہ فرماتا ہی کیا مین اس جماعت کی ترقی کو نہ بڑہاونگا اے
پادریو حضرت عیسیٰ کی بدولت ایماندارون کی جماعت بیشک بڑہ گئی مگر محمدی وقت مین
اللہ والون کی بی نہایت جماعتین سارے جہان مین پہیل گئین اور جو لوگ حضرت عیسیٰ کی راہ
پر تھے وہ تو بیشک یروشلم کی ویرانی کا بہت بڑا غم تہا اونکو اللہ تسلی دیتا ہی اور فرماتا ہے
تم یروشلم کے ساتھ خوشی کرو اور اوسکے سبب شادمانی کرو تم سب جو اوس سے محبت رکہتے ہو اوسکی
ساتھ نہایت خوش ہو تم سب جو اوسکے لیے ماتم کرتے ہو تاکہ تم چوسو اور اوسکی تسلی دینیوالی

چھاتیون سے سیر ہوتا کہ تم نچوڑو اور اوسکی شوکت کی فراوانی سے لذت پاؤ کیونکہ خداوند یون فرماتا ہی
دیکھ مین سلامتی نہر کی مانند اور قومون کی دولت باڑھ کی مانند اوس پاس روان کرونگا تب تم اونمین
چوسوگے اور بغل مین اوٹھائے جاؤگے اور گھٹنون پر کھلائی جاؤگی جسطرح مان اپنے بیٹون کو دلاسا دیتی ہی اوسی
طرح مین تمکو دلاسا دونگا اور تم یروشالم مین تسلی پاوگے اور جب تم یہ دیکھوگے تب تمہارا دل خوش ہوگا
اور تمہاری ہڈیان سبزی کے مانند بڑھینگی اور خداوند کا ہاتھ اپنے بندون پر ظاہر ہوگا پر اوسکا غصہ
دشمنون پر بھڑکیگا کیونکہ دیکھو خداوند آگ لیے ہوئے آویگا اور اوسکی گاڑیان بگولے کے مانند چلینگے
تاکہ جوش سے اپنا غصہ اور آگ کے شعلہ کے ساتھ اپنا قہر اونپر لاوے کہ آگ سے اور اپنی تلوار سے خداوند
سارے بشر کا مقابلہ کریگا اور خداوند کے قتل کیے ہوے بہت ہونگے وے جو باغون کے بیچ مین ایک کے
پیچھے اپنے تئین پاک اور طاہر کرتے ہین جو سور کا گوشت اور مکروہ چیزین اور چوہا کھاتے ہین وے سبکے
فنا ہو جاوینگے خداوند فرماتا ہی کیونکہ مین اونکے کامون اور اونکے اندیشون سے آگاہ ہون اے محمدی بھائیو
اس آیت کو یاد رکھو کہ اللہ ایمان والون سے فرماتا ہی کہ تم یروشالم سے محبت رکھتے ہو اور اوسکے لیے ماتم کرتے
ہو اس سے معلوم ہوا کہ ایمان والون کے ایمان مین یہ بھی داخل ہے کہ اس پاک شہر کی ویرانی کا غم اور صدمہ
اونکے دلپر چھایا رہتا تھا پادری لوگ جو اس پاک شہر اور پاک مسجد کے ویران ہونے پر خوشی کرتے
ہین ایمان کے دشمن ہین اگلے عیسائیونکو بیشک اوسکی ویرانیکا بہت برا غم تھا اول بت پرستون کے
ہاتون سارا شہر مسجد سمیت کھودا گیا پھر اوس پاک مسجد کی بڑی برکت والے چٹان پہ جھوٹے عیسائیون نے
گوبر کا اور حیض کے لتون کا ڈھیر تین سو برس تک لگا رکھا جن ایمان والون کے دلپر اس مصیبت کا صدمہ
اور غم چھایا ہوا تھا اللہ تعالے اونکو تسلی دیتا ہی کہ تم اوسوقت خوشی کیجیو جب یہ پاک شہر بہت اچھی طرح آباد ہوگا
سب قومون کی دولت سلامتی کے ساتھ مین یہان لاونگا اس خبر کا ظہور محمدی وقت مین ہوا محمدی
بادشاہون نے اس پاک شہر اور پاک مسجد کی آبادی مین بڑے بڑے مال خرچ کیے اللہ تعالے اوسوقت کا پتا
دیتا ہی کہ اللہ اوسوقت اپنے دشمنون کو تلوار سے قتل کریگا اور کافرون کو فنا کریگا اور دیکھو کیسا صاف بتلا
بتادیا اور اوسکا ظہور دکھادیا کہ جھوٹے عیسائی جو سور سے اور کسی ناپاک چیز سے پرہیز نہین کرتے تھے
اونکو اللہ نے محمدی تلوار سے قتل کیا ارشاد ہوتا ہی اور ایسا ہوگا کہ مین ساری امتون کو اور زبانونکو
اکٹھا کرونگا اور وے سب آوینگے اور میرا جلال دیکھینگے کیونکہ مین اونکے درمیان ایک نشان قایم کرونگا

اور مین اونکو جو اونمین سے بچ نکلین کے قومون کی طرف بھیجونگا ترسیس اور پول اور لود کو جو تیرانداز
هین اور توبل اور یونان کو اور دور کے دریائی ملکون کو جنهون نے میری خبر نهین سنی اور میرا جلال
نهین دیکها وے قومون کے درمیان میرا جلال بیان کرینگے ای محمدی بهائیو الله تعالے نے خبر دیا ہے
کہ مین ساری قومونکو اور سب زبان والون کو جمع کرونگا اسکا یہ مطلب ہے پیغمبر صلی الله علیه وسلم کی یہ خبر
ہے اونکا دین سب قومون مین پہیلیگا پہر فرمایا کہ مین اونکے درمیان ایک نشان قائم کرونگا یہ
اشارہ صاف کعبہ شریف کی طرف ہے اسکا صاف مطلب یہ ہے کہ اسرائیلیون کے نشان کے سوا
اونکے دین کا نشان اونکے درمیان مین قائم ہوگا سب اوس نشان پاس جمع ہونگے اور میری عظمت اور
جلال کو دیکہینگے اور اون لوگون مین سے کچھ لوگ دور دور ملکون مین جائینگے اور اسکا کلام
سنائینگے اس خبر کے موافق دین محمدی کو ساری قومون مین پہیلا دیا ارشاد ہوتا ہے اور وے تمہارے
ساری بہائیون کو خداوند کے ہدیہ کے لیئے ساری قومون مین سے گہوڑون اور گاڑیون پر اور
میانون پر اور خچرون پر اور سانڈنیون پر میرے پاک پہاڑ یروشلم مین لاوینگے خداوند فرماتا ہے جسطرح
سے بنی اسرائیل پاک برتنون مین ہدیہ خداوند کے گہر مین لاتے ہین اور مین اونمین سے کاہن اور
لیوی ہونے کے لیئے لونگا خداوند فرماتا ہے کیونکہ جسطرح سے نئے آسمان اور نئی زمین جو مین بناونگا میرے
حضور قائم رہینگے خداوند فرماتا ہے اوسیطرح تمہاری نسل اور تمہارا نام قائم رہیگا دیکہو
ای ایمان والو الله نے خبر دیتا ہے کہ ای اسرائیلیو جسطرح تم پاک برتنون مین تحفہ اور نذرین الله
کے گہر مین یعنے بیت المقدس مین لاتے ہو اوسی طرح وہ لوگ جو اور قومون مین سے ایمان لاوینگے تمہارے
ایمان کے بہائیون کو سواریون پر بٹہا کر دور دور سے یروشلم مین لاوینگے اور مین اون مین
سے کاہن اور لیوی یعنے مسجد بیت المقدس کے خادم اور مجاور بناونگا پہر فرمایا کہ جیسا نئے آسمان
اور نئی زمین قائم رہینگے یعنے نیا عبادت خانہ اور اوسکے پاس ساری قومون کا جمع ہونا ایسا ہے
گویا نئے آسمان اور نئی زمین پیدا ہوئی جسطرح وہ نشان سدا قائم رہیگا اسیطرح اوس شریعت مین
تمہارے اس عبادت خانے کی تعظیم بہی قائم رہے گی دور دور سے اوس امت کے لوگ اسکی زیارت
کو آئینگے اور اسکے خادم اور مجاور بنینگے تاکہ اسرائیلی پیغمبرون کی نشانی بہی قائم رہے اور بہت
اسرائیلی بہی اوس امت مین داخل ہونگے اونکے نسل بہی قائم رہیگی پادری ناصر اسکا شک کرتا

یہی کہ یہ عیسائی ہو جاوینگے وہ بہای خیال کی جاوینگی اور وہ پردیسی یروشالم مین لای جاوینگے اور
حواریون کے زمانہ مین جو لوگ بت پرستی چھوڑ کر عیسائی ہوی تھی وہ پادریون کیطرح پر نیابت کرتے تھے
ہو یا پادریون غیر قومونکے عیسائی اگر شریعت سکھانی مین نیابت کرتے تھے تو اوسکا یہان ذکر نہین یہان تو
صاف ثبوت ہے کہ وہ لوگ اس پاک مسجد مین دور دور سے سواریونپر لای جاوینگے جسطرح اسرائیلی
لوگ اپنی نذرین اس مسجد مین لاتے تھے یہ نعمت اللہ نے ہم محمدیونکو دی ہی ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا کہ پالان نہ باندھے جاوین یعنی سفر نہ کیا جاوے مگر تین مسجدونکیطرف حرمت والی مسجد
اور میری یہ مسجد اور وہ دور کے مسجد یعنے بیت المقدس اس حدیث محمدی کی موافق محمدی لوگ
جسطرح کعبہ شریف کیطرف اور مدینہ شریف کی محمدی مسجد کی طرف سفر کرتے ہین اوسی طرح
بڑے شوق سی مسجد بیت المقدس کیطرف سفر کرتے ہین اور حواریون کے بعد عیسائیونکو اس
مسجد کی زیارت کب ملی تاریخ کلیسا مین لکھا ہی کہ حضرت عیسی علیہ السلام کے کئی سو برس بعد
عیسائی لوگ یروشالم مین اوس مقام کی زیارت کے لیے آنے لگی جہان انکو حضرت عیسی کی قبر
کا گمان تھا اس مسجد کی زیارت سی تب بھی محروم رہے اونھون تو اوسمین گوبر کا ڈھیر
لگا رکھا تھا ای محمدی بھائیو حضرت موسی کی شریعت مین کاہن یعنے عبادت خانہ کے خادم حضرت
ہارون کی نسل مین سی ہوتے تھے اور لاوی جو حضرت ہارون کے پردادا ہین اونکی نسل کے لوگ
بھی اونکی خدمت مین داخل ہوتے تھے اور خدمت کرتے تھے جیسا کہ تورات شریف کی چوتھی سورت
کے آٹھوین باب مین ہی مگر وہان کے برتنون کی اور قربانی کی جگہ کے نزدیک نجاتے تھے جیسا کہ اوسی
باب مین ہی جب حضرت سلیمان نے مسجد بیت المقدس بنای تب بھی یہی قاعدہ جاری رہا عزریاہ
بادشاہ جو یہودا کی نسل مین تھا اس مسجد مین گیا تھا کہ خوشبوئی کے مقام پر خوشبو سلگاوے
وہان کے بہت سی خادمون نے اوسکو سمجھایا کہ یہ تیرا کام نہین یہ ہارون علیہ السلام کی اولاد کا
کام ہی تو یہان سے باہر جا عزریاہ غصے مین آیا اور جو ہین وہ خادمونپر خفا ہوتا تھا خادمون کے
سامنے اللہ کے گھر کے اندر خوشبو سلگانے کی جگہ کے پاس اوسکی پیشانی پر کوڑھ پھوٹ نکلا تب خادمون
نے اوسی جلد نکالا بلکہ وہ آپھی جلد جلد نکلا پھر وہ اپنے مرنے کے دن تک کوڑھی رہا اور کوڑھی ہوکر
ایک جدا گھر مین رہا کیونکہ وہ اللہ کے گھر سے خارج ہوا تھا یہ بیان تواریخ کے دوسری کتاب کے

چہبیسوین باب مین موجود ہی حضرت موسی علیہ السلام کی شریعت مین یہ حکم تھا کہ کوڑہی ناپاک ہو وہ اکیلا رہا کرے جیسا کہ توراۃ شریف کی تیسری سورت کے تیرھوین باب کی چھیالیسوین آیت مین ہی اب حضرت اشعیا کی زبانی اللہ یہ خبر دیتا ہی کہ مین ساری قومون مین سی اپنے گہر کے لیئے کاہن اور لیوی یعنی خادم بناؤنگا اور لوگ اونکو اسطرح پر لاوینگے جسطرح پاک برتنون مین اللہ کی نذر اس مسجد مین لاتے ہین اسمین صاف یہ اشارہ ہی کہ اوس امت کے اچھی لوگ اللہ کی نذر کیطرح پاک اور مقدس ہونگے اور اس پاک مقام کے لائق ہونگے ہر قوم کے محمدی عالم دیندار اور درویش کامل جو اوس پاک مسجد مین رہی ہین اونکا حال دیکھو جب اسبات کا صاف مطلب کہلے جس مقام مین اللہ نے شان جلالی کا ظہور دکھایا تھا اوس مقام مین اپنے حبیب محمد صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی امت پر سب بڑی رحمت سی ظہور فرمایا ارشاد ہوتا ہی اور ایسا ہوگا کہ ایک نئے چاند سے دوسرے تک اور ایک سبت سی یعنے ہفتہ کے دن سی دوسرے تک سارے بشر سجدہ کے لئے میرے حضور آوینگے خداوند فرماتا ہی اور وی نکل نکل کر اون لوگونکی لاشون پر جو مجھسے باغی ہوے نظر کرینگے کیونکہ اونکا کیڑا نہ مریگا اور اونکی آگ نہ بجھی گی اور سارے بشر کو اونسے نفرت آویگی دیکھو اللہ تعالے خبر دیتا ہی کہ تمام بشر یعنے سب قومون کے لوگ مل کر ہفتہ سے ہفتہ تک اور چاند سے چاند تک یعنی ہمیشہ برابر ہر روز نماز جماعت کے لئے جمع ہونگے تفسیر ڈوالی رچرڈمنٹ مین ہی شاید ان لفظون سے وہ پاک لوگ مراد ہین جو ہمیشہ اللہ کی عبادت اور تعریف مین رہتے ہین پر اللہ یہ خبر دیتا ہی کہ کافرون کی لاشون کو دیکھینگے یعنے کافرونپر جہاد بھی ہوتا رہیگا پادری طامس اسکاٹ لکہتا ہی کہ اس پاک شہر کے لوگ قتل کی ہوی لاشون کو دیکھینگے جنکو کیڑون نے کھالیا یا آگ مین جلادیا اوس سے مراد ہی سزا گناہ گارون کی اوس جہان مین کہ وہ آگ جو اللہ کے قہر سے روشن ہے کبھی نہ بجھی گی آے ایمان والو حضرت موسی علیہ السلام کی شریعت مین جماعت کے جمع ہونیکے دن مقرر تھے ہفتہ کا دن اور آبب کے مہینے کی چودھوین اور اکیسوین اور کھیت کاٹنے کے وقت سی جب سات ہفتہ گذرین اسکا بیان توراۃ شریف کی تیسری سورت کے تیئیسوین باب مین اور پانچوین سورت کے سولھوین باب مین ہی اور ہر مہینے کی پہلی تاریخ مین کچھہ قربانی اور نذر

مقرر تھی جسکا بیان چوتھی سورت کے اٹھائیسوین باب ہی اب یہان آخری شریعت کی بشارت ہی کہ ہر روز اللہ کے سجدہ کے لیے سب قومونکی ایماندار لوگ اللہ کے حضور مین آوینگے بادشاہون کا احوال دوسری کتاب جو بادشاہون کے احوال مین ہی اوسمین لکھا ہی کہ حزقیا بادشاہ کے مرنے کے بعد اوسکا بیٹا منسّا بادشاہ ہوا جب وہ بادشاہ ہوا بارہ برس کا تھا اوسنے پچپن برس یروشالم مین بادشاہت کی اوسنے اللہ کے حضور مین بدی کی اور اونچی مکانونکو جنھین اوسکے باپ حزقیاہ نے ڈھا دیا تھا اوسنے پھر بنایا اور بعل بت کے لیئے قربانی کے مکان بنائی اور گھنی باغ بنائی اور آسمان کی ساری فوج کو پوجا اور آسمان کی ساری فوج کے لیے قربانی کے مکان اللہ کے گھر کے دونو صحنونمین بنائی اور اوسنے اپنی بیٹے کو آگ مین چلا دیا اور ساعتونکو مانا اور جادوگری کی اور دیوون اور منتر والونسے آشنائی کی اور بہت بدکاریان کین اللہ کو غیرت دلائی اوسنے یسیرت کی مورت کو اوس گھر مین کھڑا کیا جسکے بابت اللہ تعالے نے حضرت داؤد سے اور اونکے بیٹے حضرت سلیمانؑ سے فرمایا تھا کہ اس گھر مین اور یروشالم مین جسکی مین نے اسرائیلیونکی سارے فرقون مین سے چن لیا ہی مین اپنا نام ہمیشہ تک رکھونگا اور مین اسرائیلیون کے پاؤن کو اس سرزمین سے ہرگز نہ ہلاؤنگا مگر اس شرط پر کہ اون باتونپر جو مین نے اونہین فرمائین اور اوس سب شریعت پر جو میرے بندی موسیٰ نے اونہین دی عمل کرین اللہ تعالے نے اپنی بندون اور نبیونکی معرفت یہی فرمایا اس لیے کہ شاہ یہود ا منسّا نے نفرتی کام کئی اور یہودا سی بھی اپنے بتون کے سبب گناہ کروائی دیکھو مین یروشالم اور یہودا پر ایسی بلا بھیجتا ہون کہ اوسکی خبر جسکے کان تک پہونچی اوسکے دونون کان جھنجھنا اوٹھین گے مین اونہین اونکے دشمنون کے ہاتھون مین حوالہ کرونگا کہ وی اپنے دشمنون کے لئی شکار اور لوٹ ہونگے علاوہ اسکے منسّا نے یہانتک بی گناہون کے خون کی کہ یروشالم اس سری سے اوس سرے تک خون سے بھر گیا پھر منسّا مر گیا اور تواریخ کی دوسرے کتاب جو توریت شریف کی جلد مین لگی ہوی ہی اوسمین یہ احوال لکھکر لکھا ہی کہ اللہ تعالے نے بابل والونکو اوسپر غلبہ دیا وہ اوسکو پکڑکر بابل مین لے گئے جب اوسنے بہت ایذا اوٹھائی تب اللہ کو منایا اور نہایت عاجزی سے دعا مانگی اور اوسکی دعا قبول ہوے اور اللہ اوسکو یروشالم مین پھر لایا اور اوسنے بتونکو دفع کیا اور باہر پھینکدیا اور یہودا کو فرمایا کہ اللہ کی بندگی کرین پھر منسّا مر گیا اور اوسکا بیٹا آمون بادشاہ ہوا

اوسنے یروشالم مین دو برس بادشاہت کی اوسکی باپ نے جن بتون کو پوجا تھا اوسنے بھی پوجا
اور اللہ تعالے کے آگے عاجزی نکی جسطرح اوسکی باپ منسا نے عاجزی کی تھی اب پھر بادشاہوں
کی دوسری کتاب کا بیان ہو کہ آخر کو آمون کے خادمون نے اوسکو مار ڈالا اوسکے بعد اوسکا بیٹا
یوسیا بادشاہ ہوا جب یوسیا تخت پر بیٹھا تو آٹھ برس کا تھا اوسنے اکتیس برس یروشالم بیچ بادشاہت
کی اوسنے وہ کام کیے جو اللہ کے نزدیک اچھے تھے اور اپنے باپ حضرت داؤد علیہ السلام کی ساری راہونپر
چلا ذرہ بھی داہنے بائین نہین مُڑا اور یوسیا بادشاہ کی سلطنت کی اٹھارھوین برس ایسا ہوا
کہ بادشاہ نے اصلیاہ کے بیٹے سافن لکھنے والیکو فرمایا کہ اللہ کے گھر مین جا اور خلقیا کاہن بزرگ
مسجد کے خادم کو حکم کر کہ اللہ کے گھر کی مرمت ہووے خلقیا نے فرمایا کہ مین نے اللہ کے گھر مین توریت
کتاب پائی ہی خلقیا نے وہ کتاب سافن کو دی اوسنے پڑھے اور بادشاہ کے آگے آکر وہ کتاب
پڑھے بادشاہ نے جب توریت کی باتین سُنین تو اپنے کپڑے پھاڑے اور خلقیا اور سافن کے
بیٹے اخی قام وغیرہ کو فرمایا کہ تم جاؤ میری اور سب لوگون کی اور سارے یہودا کی بابت اللہ
تعالے سی پوچھو کہ اس کتاب مین جو ملی یہ کیسی باتین ہین کہ اللہ کا غضب ہمپر نپٹ بھڑکا ہی کہ ہمارے
باپ دادون نے اس کتاب کی باتونپر کان نہ لگایا اور جو کچھ اسمین لکھا ہی اوسکے موافق عمل
نہ کیا تب خلقیا اور اخی قام وغیرہ خلدہ نبیہ پاس گئے جو توشخانہ کے داروغہ سلوم ابن تقواہ
کی بی بی تھین اور یروشالم کے بیچ مشنہ مین رہتی تھین سو اونہو نے ایسے باتین کین اونہون نے
کہا کہ اللہ اسرائیل کا خدا یون فرماتا ہی کہ تم اوس شخص سے جسنے تمھین مجھ پاس بھیجا ہے کہو کہ خداوند
فرماتا ہی مین اون سب باتون کے مطابق جنھین شاہ یہودا نے کتاب مین پڑھا ہی اسمقام پر اور
اوسپر جو اس مقام مین رہتے ہین بلا نازل کرونگا کیونکہ انہون نے مجھے چھوڑ دیا اور غیر معبودون کے
آگے خوشبوئیان جلائین تا کہ اپنے ہاتھون کے سارے کامون سے مجھے غصہ دلاوین سو میرا قہر
اسمقام پر بھڑکیگا اور ٹھنڈا نہوگا لیکن شاہ یہودا جسنے تمکو بھیجا کہ اللہ تعالے سے سوال کرو سو
تم اوس سے کہیو کہ اللہ اسرائیل کا خدا یون فرماتا ہی کہ تو جو ہے سو تو نے اون باتون کو سُنا اور جب
تو نے وہ بات سنین جو مین نے اسمقام کے اور اوسکے رہنے والون کے حقمین کہی کہ وہ ویرانہ
اور سرزدہ ہونگے تو تیرا دل نرمایا اور تو نے اللہ کے آگے عاجزی کی اور اپنے کپڑے پھاڑے

اور میرے آگی رویا سو مین نے بھی تیری سُنی اللہ فرماتا ہی اس لیے دیکھ مین تجھے تیرے باپ دادونکے
ساتھ شامل کرونگا اور تو اپنے قبر مین سلامتی سے اوتار دیا جاویگا اور ساری آفت کو جو میرے
حکم سے اس مقام پر نازل ہوگی تیری آنکھین نہ دیکھین گی سو وہ یہ خبر بادشاہ پاس لائے سو بادشاہ
نے لوگ بھیجے اور اونہون نے یہودا اور یروشالم کے سارے بزرگون کو اوسکے پاس جمع کیا اور
بادشاہ اللہ کے گھر پر چڑھ گیا اور سب چھوٹے بڑے لوگ اوسکے ساتھ تھے اور ساری باتین
عہد کی کتاب کی جو اللہ کے گھر مین ملی تھی اونھین پڑھ سنائین اور بادشاہ ایک ستون سے
لگ کر کھڑا ہوا اللہ کے آگے اقرار کیا اور کہا ہم اللہ کی تابعداری کرینگے اور اس عہد کی باتون
جو اس کتاب مین لکھین ہین عمل کرینگے اور سارے لوگ اوس عہد پر قایم ہوے پھر بادشاہ نے
سردار کاہن یعنی مسجد کے خادم خِلقیاہ کو اور اون خادمون کو جو دوسرے درجے مین تھے اور
دربانون کو حکم کیا کہ سارے برتن جو بعل اور یسیرت اور آسمان کی ساری فوج کے لیے بنائے تھے
اللہ کی ہیکل سے یعنے مسجد سے باہر نکالین اور اوس نے یروشالم سے باہر ہو کر قدرون کے آس پاس کے
کھیتون مین اونھین جلا دیا اور اونکی راکھ بیت ایل کو پہونچائی اور اون بت پرست کاہنون کو جو
اونچے شوالون مین یہودا کی بستیونمین اور اون مکانونمین جو یروشالم کے گرد پیش تھے خوشبوئیان
جلاتے تھے اون سب سمیت جو بعل اور سورج اور چاند اور آسمان کے سارے لشکرون کے
لیے خوشبوئیان جلاتے تھے موقوف کیا اور اوسنے یسیرت کو خداوند کے گھر سے یروشالم کے
باہر قدرون نالے کے میدان مین نکلوایا اور اوسی وادی قدرون مین جلا دیا اور اوسنے
توفت پر جو بنی ہنوم کی وادی مین ہی نجاست پھکوائی تاکہ کوئی مولک کے لیے اپنے بیٹا بیٹی
کو آگ مین نڈالے اور بتون کی قربانی کے مکان جو آخز کے بالاخانہ کے چھت پر تھے اور وہ بتون
کی قربانی کے مکان جنھین منسّا نے اللہ کے گھر کے دو صحنون مین بنایا تھا بادشاہ نے اونکو
ڈہا دیا اور وہان سے دوڑ کر اونکی خاک کو قدرون نالے مین پھکوا دیا اور وہ بتون کی قربانیکا
مکان جو بیت ایل مین تھا اور وہ اونچا مکان جو یاراب عام اسرائیلیونکے گمراہ کرنے والے نے بنایا
تھا دونون کو اوسنے ڈہا دیا اور اونچے مکان مین آگ لگا دی اور اوسے خاک کر دیا اور جب یوسیا نے
نظر پھیری اور پہاڑ پر قبرین دیکھین تو اوس نے لوگ بھیجکر اونکی ہڈیان نکلوائین اور اوس قربانیگاہ

پر جلائین اور اونپر نجاست ڈالی خداوند کے اوس کلام کے موافق جسے اوس مرد خدا نے پکار کے کہا تھا اور یوسیا نے اون گھروں کو بھی ڈہا دیا جو اونچے مکانوں پر سمرون کی بستیون مین تھے جنھین اسرائیلی بادشاہون نے بنا کر اللہ تعالی کو غیرت دلای تھی اور اونچے مکانون کے سب کاہنونکو جو وہان تھے اوسنے قربان اونکے مقامون پر ذبح کیا اور آدمیون کی ہڈیان اونپر جلائین اور یروشلم کو پھر آیا اور بادشاہ نے سب لوگون کو حکم کیا اور کہا کہ خداوند اپنے خدا کے لیے فسح کی عید کرو جیسا کہ اس عہد کی کتاب مین لکھا ہی اور جو لوگ دیوونسے یاری کرتے تھے اور منتر پڑھتے تھے اونکو اور مورتون اور بتون کو جو ملک یہودا اور یروشالم مین نظر آتے تھے یوسیا نے دفع کر دیا اوسکے وقتمین مصر کا بادشاہ فرعون نکو فرات کی طرف کو آسور کے یعنے عراق کے بادشاہ پر چڑہا اور یوسیا اوسکا سامنا کرنیکو نکلا اور مجدو مین جسوقت اوسکا مقابلہ ہوا تو اوس نے اوسکو مار ڈالا اور اوسکے نوکر اوسکو ایک گاڑی مین ڈال کر مجدو سے یروشالم مین لے گئے اور اوسکو دفن کیا حضرت حبقوق علیہ السلام کے صحیفہ مین محمدی بشارتون کا بیان

ملا سید علی طہرانی رح اقامت الشہود مین لکھتے ہین کہ حضرت حبقوق علیہ السلام بعضون کے نزدیک حضرت اشعیا علیہ السلام کے شاگرد تھے جب تک حضرت اشعیا علیہ السلام زندہ رہے تب تک حبقوق نبوت نہین کرتے تھے اور بعضون کا قول یہ ہی کہ حضرت حبقوق علیہ السلام نے نبوت کو ناحوم سی قبول کیا اور صفنیا علیہ السلام نے حبقوق سے قبول کیا اور ارمیا علیہ السلام نے صفنیا علیہ السلام سے نبوت کو قبول کیا جیسا کہ کتاب نورحسین مین بیان کیا گیا ہی جناب حبقوق کے صحیفہ کے پہلے باب کی چھٹی آیت مین اللہ تعالے اسرائیلیونکو خبر دیتا ہی کہ مین کسدیون کو یعنے بختنصر کو اور اوسکی قوم کو تمپر چڑہا لاونگا دوسرا باب مین اپنی دیدگاہ پر کھڑا رہونگا اور برج پر اپنے لیے جگہ ٹہراونگا اور راہ دیکھونگا کہ دیکھون وہ مجھ کیا کہیگا اور مین اپنے مباحثہ کی بابت کیا جواب دونگا تب خداوند نے مجھے جواب دیا اور کہا کہ رویا کو لکھ اور لوحون پر قلمبند کر کہ وہ جو اوسے پڑھے دوڑے کیونکہ یہ رویا ہنوز ایک مقرری وقت کے لیے ہی مگر آخر کو اپنا مضمون ظاہر کریگا اور جھوٹ نہ کہیگا اگرچہ وہ دیر کرے توبھی اوسکی راہ دیکتا رہ کہ وہ یقینا آویگا وہ تاخیر نکریگا دیکھ جو مغرور ہوا اوسکا دل اوسمین سیدھا نہین ہے پر صادق اپنے ایمان ہی سے زندہ رہیگا ملا سید علی طہرانی رح لکھتے ہین کہ بعضے یہودی ملاؤن نے لکھا ہی کہ یہ خبر حضرت ارمیا علیہ السلام کی ہی اور اس قول کو بہت سے یہودی ملاون نے رد کیا ہی اور بعضون نے کہا ہی کہ مسیحا کی خبر ہے

یعنے جسکا یہودیون کو ابتک انتظار ہے اوسکی یہ ہی کہ یہ صاف ابشارت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی ہی اس کتاب کا
لکہنے والا کہتا ہی کہ اسکے بعد اللہ تعالے بابل والون سی فرماتا ہی کہ تونے بہت قومونکو لوٹ لیا ہی لوگون کے سارے
بچے ہوئے تجکو لوٹ لینگے یہ بچے ہوے کا لفظ کئی جگہ آخری زمانے کی خبرون مین آیا ہی اسمین صاف اشارہ
ہے کہ اسرائیلیون مین جو اوسوقت ظالمونکی تلوار سی بچ رہے ہونگے اور دین محمدی مین داخل ہونگے وہ
بابل والون کو لوٹینگے پہر چودہوین آیت مین فرماتا ہی کہ جسطرح پانی سے سمندر بہرا ہوا ہی اوسی طرح زمین
اللہ کے جلال کی پہچان سے بہر جاویگی یہ صاف پتا محمدی وقت کا ہی جسمین بڑے بڑے اللہ کے پہچاننے
والے ساری زمین مین پیدا ہوئے تیسرا باب ای خداوند مین نے تیری خبر سُنی اور ڈر گیا ای خداوند
تو برسون کے درمیان اپنے کام کو زندہ کر برسون کے درمیان اوسے شہرت دے قہر کے درمیان
رحم کو یاد کر اسکے بعد عبرانی کلمے یہ ہین اِلُوہَ مِتیمان یَابُو وِقَادُوش مِہَرپاران یعنی خدا دکہن سے
سے آویگا اور وہ جو قدوس یعنے بڑا پاک ہی فاران کی پہاڑ سے دیکہو ای امت محمد صلی اللہ علیہ وسلم
حضرت حبقوق ع نے دعا مانگی کہ یہ قہر جو بدکارونپر ہو رہا ہی اوسکی درمیان ایکا ایک رحمت کا ظہور
دکہاوے تب اونکو اللہ کی طرف سے یہ جواب ملا کہ اللہ جو بڑا پاک ہی دکہن کیطرف سی یعنے عرب کے ملک
سے اور فاران سی یعنے مکہ سے آویگا اسکا یہ مطلب کہ اللہ اپنے رسول کے ساتھ آویگا اور اپنا کلام
اپنی پاک بندہ کی زبان پاک سی سبکو سُناویگا پادری شیزنگ آفتاب صداقت کے ۳۰۵ صفحہ مین لکہتا ہی
کہ ملک یہوداکے دکہن طرف عرب کا ملک ہی اور توراۃ شریف کی بشارتون مین حضرت اسمعیل ع کی
ذکر مین پادریون کی کتابون سے ثابت ہوچکا کہ فاران مکہ کے کا نام ہی امام احمد قسطلانی رح
مواہب لدنیہ مین لکہتے ہین کہ فاران تین پہارون مین سی ایک ہی ابوقبیس اور اوسکے سامنے قعیقعان
نالے کے بیٹ تک اور تیسرا پورب کیطرف فاران جو قعیقعان کے پاس ہے نالے کے بیٹ تک وہی
گہاٹی ہی بنی ہاشم کی اور مسلمانون مین اور کتاب والون مین اثبات مین اختلاف نہین کہ فاران
مکہ ہی کِسَّاہ شَامَیِم ھُودُو وُتِھلاتُو مَالِاہَا آرِض چہپ گیا آسمان اوسکی شوکت سے
اور اوسکی تعریف سے بہرگئی زمین دیکہو یہ وہی بات ہی جو اوپر فرمائی کہ زمین اللہ کے جلال کی پہچاننے
بہر جائیگی اسکا صاف ظہور محمدی وقت مین ہوا ساری زمین مین اللہ کی تعریف ہو رہی ہی ارشاد ہوتا
ہے اوسکی جگمگاہٹ نور کی مانند تہی اوسکے ہاتہ سے کرنین یعنی شعاعین نکلین اور وہان اوسکی قدرت

پوشیدہ تھی مری اوسکے آگے آگے چلے گی اور اوسکے قدمون کے آگے آتشی وبا روانہ ہوگی ای ایمان والو یہان
عبرانی مین صاف آئندہ کی لفظین ہین صاف آئندہ زمانہ کی خبر ہے کہ اللہ کے ذکر کا نور ہر طرف چمکے گا اور اللہ
کی بڑی قدرت ظاہر ہوگی اوسکے دشمن ہر طرف قتل ہونگے ارشاد ہوتا ہے وہ کھڑا ہوا اور اوسنے زمین کو ناپ
ڈالا اوسنے نگاہ کی اور قومونکو پراگندہ کردیا اور قدیم پہاڑ ریزہ ریزہ ہوگئے اور پرانی پہاڑیان اوسکے
آگے دھس گئین اوسکی قدیم راہین یہی ہین مین نے کوشان کے خیمون کو مصیبت مین دیکھا اور زمین
مدیان کے پردے کانپ جاتے تھے کیا تو ندیون سے بیزار تھا ای اللہ کیا دریاؤن پر تیرا قہر تھا کیا
سمندر پر تیرا غضب تھا کہ تو اپنے گھورون پر اور فتح یابی کی گاڑیون پر سوار ہوا کمان تیری بالکل
ننگی کی گئی جیسا تونے فرمایا ہان قومون کے ساتھ قسم کی تونے زمین کو چیر کر اوسے ندیان کردیا پہاڑون
نے تجھے دیکھا اور کانپ گئے پانی کی باڑھ بہکر گذر گئے گہراؤ نے اپنے آواز بلند کی اور اپنی ہاتھ اوپر کو اٹھائے
سورج اور چاند اپنے اپنے مکان مین ٹھہر گئے تیرے تیرون کی روشنی کی باعث چلے اور تیرے
بھالے کی چمکاہٹ کے سبب پادری طامس اسکاٹ ان آیتون مین یون سمجھتا ہی کہ یہ گذری ہوی زمانہ کا
ذکر ہی کہ حضرت موسیٰ کے وقت مین جب فرعون لشکر سمیت ڈوب گیا کوشان یعنی حبش اور مدیان کے
لوگون پر رعب چھا گیا اور دریا کا پانی اللہ نے حضرت موسیٰ کے لئے دو حصہ کردیا اور حضرت یوشع کے لئے دریائے
اردن کو دو حصہ کردے اور اونکے لیے لڑائی مین سورج اور چاند کو ٹھرادیا ہم کہتے ہین ان آیتون مین یہی
مطلب ظاہر ہے مگر اوسکی بعد کی آیتون مین پھر صاف آئندہ کی خبر ہے تو مطلب یہ ہی کہ اللہ تعالیٰ نے جسطرح
حضرت موسیٰ کی وقت مین اپنے قہر اور جلال سے کافرونکو غارت کردیا تھا اوسی طرح آخری پیغمبر صلی اللہ علیہ
و آلہ وسلم کے وقت مین کافرونکو قتل کریگا دیکھو اسکے بعد ارشاد ہوتا ہی تو قہر کے ساتھ زمین پر گذر کریگا
تو نہایت غصہ مین قومونکو کاٹ ڈالیگا تو اپنی قوم کو نجات دینے کے لیے ہان اپنے مسیح کے نجات دینے کے
لئے نکلا ای ایمان والو اسکا مطلب یہ ہی کہ تو آخری زمانہ مین قومونکو محمدی تلوار سے کاٹ ڈالیگا اوپر
اسکا بیان خوب ہو چکا کہ مسیح ان کتابون کے محاورے مین ہر پیغمبر کو کہتے ہین تو یہان مطلب یہ ہے
کہ تو اپنے پیغمبر کو اور اپنے خاص لوگونکو کافرون کے ظلم سے چھڑانے کے لیے اپنے تئین ظاہر کریگا اور کافرون
کو قتل کریگا حضرت صفنیاہ علیہ السلام کے صحیفہ سے محمدی بشارت اس صحیفہ کے
سرے پر لکھا ہے کہ یہوداہ کے بادشاہ یوسیا کے وقت مین اللہ کا کلام صفنیا کو پہنچا پہلے اور دوسرے

باب مین شہرون کے ویران ہونیکی خبر ہے تیسری باب مین اسرائیلیون کی بدکاریون کی شکایت ہے اور یروشالم کے ویرانی کی خبر ہے اس باب کی آٹھوین آیت مین اللہ فرماتا ہی باوجود اسکے تم میرے انتظار مین رہو خداوند فرماتا ہی اوس دنتک کہ مین لوٹ کر اُٹھون کیونکہ میرا ارادہ ہے کہ قومونکو جمع کرون اور سلطنتونکو اکٹھا کرون تاکہ مین اپنے غضب کو ہان سارے قہر شدید کو اونپر نازل کرون کیونکہ میری غیرت کی آگ ساری زمین کونگل جاویگی پادری طامس اسکاٹ لکھتا ہی کہ جب اسد بدلا لیگا اپنے بگڑے ہوی پوجنے والون سی اور اونکو وعدہ کی ہوے ملک کو یعنے یروشالم اور ملک شام کو ویران کردیگا تب وہ اون قومون اور سلطنتون پر جنہون نے اوسکی نجات سے انکار کیا اپنا قہر ڈالیگا ای محمدی بھائیو یہ صاف پتا محمدی وقت کا ہی کہ اللہ تعالے نے ساری قومون مین ایمان پھیلایا اور ایمان والون کے ہاتون سب کافرونپر اپنا قہر نازل فرمایا ارشاد ہوتا ہی کیونکہ مین پہر اوسوقت قومونکو پاک ہونٹھ کردونگا تاکہ وے سب کے سب خداوند کا نام لیوین اور ایک ہی کندہی سے اوسکی بندگی کرین کوش کی نہرون کے پار سے میری عابد یان میرے پراگندہ لوگون کی بیٹی میرے لیے ہدیہ لاویگی ای ایمان والو یہ صاف محمدی بشارت ہی کہ اسد تعالے بہت سی قومونکو ایمان دیگا اور اونکی ہونٹھ اور زبان کو بری باتون سی پاک کردیگا ملا محمد رضا طہرانی رح کتاب منقول رضای مین لکتے ہین کہ یہ جو فرمایا کہ ایک کندہی سی سب اسد کی عبادت کرینگے یہ پتا سوا محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور اونکی نائبون کی اور اونکی امت کے کسی پر مطابق نہین ہوسکتا کیونکہ جماعت کی نماز ایک کندہی سی آپ ہی کی شریعت مین مقرر ہوی اور ابر بنال جو یہودیونکا ملا ہے وہ اسکا مطلب یون لکھتا ہی کہ قیامت کے دن جب تمام خلق جمع ہوگی تو سب کی ہونٹھ پاکیزہ ہوجاوینگی مگر ابربنال کا یہ قول اسکی بعد کے آیتون کے برخلاف ہی کہ گیارہوین آیت مین فرمایا کہ وہ دوسری بار پاک پہاڑ پر غرور نکرینگے اور بارہوین آیت مین فرمایا کہ تیری قوم کے درمیان عاجز اور فقیرون کو چھوڑدونگا اور تیرہوین آیت مین فرمایا کہ باقی اسرائیلی جھوٹ نہ بولینگے ان آیتون مین بیت المقدس کی دوسری ویرانی اور آبادی کا ذکر ہے قیامت سے یہان کچھ علاقہ نہین ای ایمان والو جس لفظ کے معنے کندہی کے ہین وہ عبرانی مین شخام کا لفظ ہی اوسکا ترجمہ پادری میتھر نے یون بدلکر لکہدیا کہ ایکدل ہوکر مگر حاشیہ پر لکھدیا ہے کہ عبرانی مین یون ہی کہ ایک کندہی سے یہ جو فرمایا کہ میرے پراکندہ لوگون کی بیٹی اسکا یہ مطلب کہ اسرائیلی لوگ جو ہر ہر شہر مین تتر بتر ہین اونکی بیٹی یعنی قوم اور جماعت جو محمدی ہوجاویگی وہ کوش کے یعنی حبش کے

پہونچیگی پار سی اللہ کے لیے بیت المقدس مین نذر لاویگی یہ بہی پتا محمدی شریعت کا ہی کہ مسجد بیت المقدس مین
دور دور سے سفر کرکے جانا اور اللہ کے لیے نذر لیجانا محمدیون کا طریقہ ہے نصاری اس نعمت سی محروم مین
ارشاد ہوتا ہی اوسی دن تو اپنے سارے کامون کے سبب جن سی تو میری گنہگار ہوی ہی شرمندگی نہ
اوٹھاویگی کیونکہ مین اوسوقت تیرے درمیان سی تیرے مغرور اور فخر بازلوگونکو نکال لونگا اور تو میرے
پاک پہاڑ پر پہر غرور نکریگی اور مین ایک غریب اور مسکین قوم کو تیرے درمیان چھوڑ دونگا اور وی اللہ
کے نام پر بہروسا رکہینگے اسرائیل کے باقی لوگ بدکاریان نہین کرینگے اور جہوٹ نہین بولینگے
اور اونکے منہو مین دغا دینی والی زبان نہین پائی جائیگی بلکہ وے کہا وینگے اور لیٹ رہینگے اور
کوئی اونکو نہین ڈراویگا ای صیہون کی بیٹی تو گا ای اسرائیل تو للکار ای یروشالم کی بیٹی تو اپنی تمام
دل سی خوشی اور خرمی کر اللہ تیری آفتونکو اوٹھالیگیا ہی اوسنے تیرے دشمنونکو نکالدیا ہے اللہ اسرائیل کا
بادشاہ تیرے درمیان ہی تو پہر مصیبت کو نہین دیکھیگی اوسدن یروشالم کو کہا جائیگا کہ تو مت ڈر اور صیہون کو
کہ تیرے ہاتھ ڈھیلے نہون خداوند تیرا خدا جو تیرے درمیان ہی سو قادر ہے وہی بچالیگا وہ تیرے سبب سے
شادمان ہوکی خوشی کریگا اپنی محبت کی باعث وہ الزام دینی کی بدلی خاموش رہیگا بعد اسکے فرماتا
ہی دیکہہ مین اوسی وقت اون سبہونکو جو تجہی ستاتے ہین مارونگا اور وہ جو لنگڑاتی ہی اونکو رہائی
دونگا اور خارج کی ہوئی ہو ونکو اکٹھا کرونگا اور ہر ایک مملکت مین جہان وی رسوائی گئے ہین اونہین تعریف کیا
ہوا اور نام ور کرونگا جسوقت کہ مین تمہین جمع کرونگا اوسی وقت تمکو پہیر لاؤنگا کیونکہ جسوقت تمہاری
آنکہون کے آگے تمہاری اسیریکو بدل دونگا تمکو زمین کی ساری قومونکی درمیان نام آور کرونگا اور
تمہین ستودگی بخشونگا خداوند فرماتا ہی ای ایمان والو یہ سب وعدی ایماندار اسرائیلیون سے محمدی
وقت مین پورے ہوی جو اسرائیلی لوگ محمدی دین مین آی اور اللہ کے پاک پہاڑ پر یعنے شہر یروشالم
مین رہے وہ بت پرستی سے اور اگلے وقتون کی بری رسمون سے پاک ہین اللہ اس رسوائی سی
اونکو بچاتا ہی اور غرور اور گہمنڈ والونکو اونمین سی نکال لیا جنہون نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو اور
حضرت عیسی کو نہ مانا وہ الگ ہین ذلیل اور خوار ہین جو محمدی ہوے ہین وہ غرور اور گہمنڈ سی پاک
ہین جبتے ایمان دینیونکی دغا بازیون سے اللہ نے اونکو پاک کردیا عرب کے لوگ جو غریب اور
محتاج تھے اون محمدیونکو اللہ نے بیت المقدس مین محمدی اسرائیلیونمین چہوڑ دیا سب ملی

پچھلے رہتے ہین جو اسرائیلی لوگ ظالمونکی تلوار سے بچ گئی اور محمدی ہوگئی اونہون نے جھوٹ اور فریب سے نجات پائی وہ یروشالم مین خوش و خرم ہین دشمنونکا اونکو کچھ ڈر نہین اونکی دشمنونکو اللہ نے قتل کیا بت پرست اور آتش پرست جو اسرائیلیون کے نام کے دشمن تھی محمدی تلوار سے قتل ہوے جو لنگڑا تی تھے یعنے دین ایمان رکھتی تھے مگر جان کے ڈر سے ظاہر نہین کر سکتی تھے اونہون نے محمدی ایمان کو ظاہر کیا حضرت میکاء کے چوتھے باب کی چھٹی آیت مین یہی فرمایا تھا کہ جو لنگڑاتے ہین اونکو ایک بقیہ ٹھراؤنگا یعنے وہ لوگ پیغمبرون کے طریقہ پر باقی تھے اونکا ہونا سچے دین کی بڑی دلیل تھی اونہین کے حق مین ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے اہل کتاب کے بقایا کا لفظ فرمایا اسکا بیان اوپر ہو چکا اور جو خارج کردی گئی تھے یعنے جو یہودی حضرت عیسیٰ کی دشمنی کے باعث سے ایمان سے باہر ہوگئی تھے اونکو جب اللہ نے محمدی کردیا وہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اور حضرت عیسیٰ پر ایمان لائے اور ایمان والون کے ساتھ اکٹھے ہوگئی اگلے وقت مین ہر ہر ملک کے لوگ بت پرست تھی اسرائیلیونکی دشمن تھی اب اللہ نے قرآن مین محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اسرائیلی پیغمبرون کی تعریفین اوتارین ساری قومون مین اسرائیلی پیغمبرونکا اور اونکی امت کے ایمان والون کا نام روشن ہوا جو اسرائیلی لوگ محمدی ہوگئی ہین سب محمدی لوگ اونکا ادب کرتے ہین کہ یہ لوگ پیغمبرونکی نسل مین ہین یہ سب وعدے اللہ نے محمدی اسرائیلیون سے پورے کئے اوسکے سب وعدے برحق ہین مگر پادری طامس اسکاٹ اپنی عادت کے موافق بیان بھی لکھتا ہی کہ بیشک ان آیتون مین آیندہ زمانہ کی خبر ہے پادری راہ دیکھ رہا ہی کہ سب یہودی نصرانی ہوجاوین اور بیت المقدس پر قبضہ کر لیوین اور یہ پیش خبری پادریون کے مراد کے موافق پوری ہوجاوے اللہ ان جھوٹے خیالون سے اونکو نجات دے آمین

حضرت یوئیل علیہ السلام کے صحیفے سے محمدی بشارت

اس صحیفے کے پہلے باب مین اللہ اسرائیلیونکو ایک فوج سے ڈراتا ہے جو اونکے ملک پر چڑھ آویگی اور حکم فرماتا ہی کہ تم سب روزہ رکھو اور اللہ کے گھر مین جمع ہوکر اللہ سے فریاد کرو پھر دوسرے باب مین یہ حکم ہے کہ صیہون مین پکاردو کہ اللہ کا دن چلا آتا ہی ایک قوم بڑی اور زوراور ہی کہ ویسی کبھی نہین ہوے اور جو ہوے پشت تک پشت در پشت ہرگز نہوگی اونکی بہادری کا بیان ہوچکے گیارہوین آیت مین یون ہے۔ اور خداوند اپنی لشکر کے آگے اپنی آواز سناویگا کہ اوسکی لشکرگاہ

بہت بڑی ہے کیونکہ وہ زورآور ہے جو اوسکے حکم کو انجام کرتا ہی کیونکہ خداوند کا دن بڑا اور نہایت خوفناک ہے کون اوسکی برداشت کرسکتا ہے اَی ایمان والو دیکھو اللہ تعالے صاف صاف اوس فوج کی تعریف کرتا ہے اور صاف فرماتا ہے کہ اللہ اپنے لشکر کے آگے اپنی آواز سناویگا معلوم ہوا کہ وہ لشکر اللہ کے خاص بندونکا ہوگا کہ اللہ اونکے ساتھ ہوگا اور اللہ اپنا کلام اون لوگون کی زبان سے اور لوگون کو سناویگا پھر فرمایا کہ جو شخص اللہ کے حکم کو جاری کرتا ہے اور انجام تک پہونچاتا ہی وہ زورآور ہے یہ اوس محمدی لشکر کے سردار کی تعریف ہے ان صحیفون کا یہی قاعدہ ہی کہ اللہ تعالے پہلے ظالم بادشاہون کی فوج سے ڈراتا ہی پھر محمدی جہاد کی بشارت سناتا ہی پہلے باب مین دشمنون کی ویران کرنیوالی فوج سے ڈرایا دوسرے باب مین محمدی فوج کا دبدبہ دکھایا اُسکے بعد اللہ تعالے اون لوگونکو غلہ اور میوے کی ارزانی کی خبر دیکر اٹھائیسوین آیت مین فرماتا ہی اور اسکے بعد ایسا ہوگا کہ مین اپنی روح سارے بشر پر ڈالونگا اور تمہاری بیٹے اور بیٹیان پیش گوی کرینگے اور تمہارے بوڑھے خواب دیکھینگے اور تمہارے جوان رویتین دیکھینگے بلکہ مین اونہین دنون مین اپنی روح کو غلامون اور لونڈیون پر ڈالونگا اور مین آسمانون اور زمین پر عجائب قدرتین ظاہر کرونگا لہو اور آگ اور دہوئین کے ستون سورج اندہیرا اور چاند لہو ہوجاویگا پیشتر اوسکے کہ خداوند کا بڑا اور خوفناک دن آپہونچے اور ایسا ہوگا کہ جو کوی اللہ کا نام لیگا سو نجات پائیگا کہ صیہونکی پہاڑ پر اور یروشلم مین نجات ہوگی جیسا کہ خداوند نے فرمایا ہی اور اون باقی لوگونمین جنھین خداوند بلاؤ اَی محمدی بہائیو یہ سب وعدے محمدی وقت مین پورے ہوے روح کہتے ہین اللہ کے کلام کو اور اللہ کے فیض کو یہ صاف پتا محمدی وقت کا ہے کہ سب آدمیونپر یعنے اسرائیلیون پر بھی اور سب قومونپر اللہ کا فیض برسیگا اور سب جگہ اللہ کا کلام پہونچیگا اور تمہارے بیٹے اور بیٹیان اور لونڈی غلام تک کامل روشن دل ہونگے کہ اللہ آیندہ کا حال اونکے دلپر کھولدیگا بوڑھونکو اور جوانون کو سچے سچے خواب اللہ دکھلائیگا جیسا دکھلائیگا ویسا ظاہر کردیگا محمدی وقت مین بہت بڑا فیض اللہ نے جاری کیا بڑے بڑے روشن دل مرد اور عورت اس امت مین پیدا ہوے لونڈیون اور غلامون مین سے بھی بڑے بڑے کامل ہوے لڑکون اور لڑکیون پر بھی غیب کا حال اللہ نے کھولدیا اگر لوگونکا پورا احوال جسکو معلوم کرنا منظور ہو کامل درویشون کے کتابین دیکھے بعد اسکے قیامت کی

نشانیان بتائین کہ خداوند کے بڑے اور خوفناک دنکے یعنے قیامت کے دنکے آنے سے پہلے لہو اور آگ اور دہوین کا ستون ظاہر ہوگا یعنی زمین مین کشت وخون کی کثرت اور آگ کا ظہور ہوگا چنانچہ ایک بڑے شہر کے برابر آگ مدینہ شریف کے پاس ساتوین صدی مین ظاہر ہوئی اور بہت دنون تک رہی شہر بصری تک اوسکی روشنی پہونچی جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے پہلے سے اوسکی خبر دی تھی بخاری اور مسلم مین ہی کہ انہون نے فرمایا کہ قیامت نہین قایم ہوگی یہانتک کہ ایک آگ نکلے گی زمین حجاز سے روشن کریگی اونٹون کی گردنونکو بصری مین اس آگ کا حال امام نووی نے اور امام احمد قسطلانی نے بہت پھیلاو کے ساتھ لکھا ہی اور ایک آگ عدن سے ظاہر ہونے والی ہی اوسکا ظہور قیامت کے قریب ہوگا اور آخری زمانہ مین آسمان پر دہوان ظاہر ہوگا اور آخر زمانہ مین ایمان ملک شام مین اور مکہ اور مدینہ اور یمن مین خوب ظاہر ہوگا اور سب ملکون مین فساد پھیلیگا جیسا محمدی حدیثون سے ثابت ہی تیسرا باب اور دیکھو انہین دنون مین اور اوسی وقت مین کہ جب یہودا اور یروشالم کے قیدیونکو پھیر لاونگا تب ساری قومونکو اکٹھا کرونگا اور او نہین یہوشفط کے وادی مین تلے لاونگا ای ایمان والو دیکھو اللہ تعالے نے محمدی وقت مین یہودا اور یروشالم کے بت پرستون قیدیونکو چھڑایا جو دین محمدی مین داخل ہوی وہ بت پرستون اور بے ایمان یہودیون اور جہوٹے عیسائیون کے ظلم سے چہوٹے اللہ تعالے یہ بتادیتا ہی کہ اوسی وقت مین ساری قومونکو اکٹھا کرونگا سو اللہ نے سب قومونکے محمدیونکو اکٹھا کیا اور یہوشفط کے وادی مین اونکو لایا یہوشفط بادشاہ جو حضرت سلیمان علیہ السلام کی نسل مین تھا اور بڑا ایماندار اور دین دار تھا اوسکا حال تواریخ کی دوسری کتاب کے بیسوین باب مین یون ہی کہ موابی اور عمونی یہوشفط بادشاہ سے لڑنے آئے تھے یہوشفط اپنی لشکر سمیت دشت تقوع مین روانہ ہوا اور لشکر والون سے کہا ای یہودا اور یروشالم کے رہنے والو میری سنو اللہ اپنے خدا پر ایمان لاو تم قیام پکڑوگے اوسکے نبیون پر ایمان لاو تم کامیاب ہوگے لشکر کے آگے گانے والون نے اللہ کی تعریف کا گیت گایا تب دشمن آپسمین کٹ مرے یہوشفط کے لشکری جب اون تک پہونچے تو کیا دیکھتے ہین کہ لاشین زمین پر پڑی ہین اور کوئی نہین بچا یہان سے معلوم ہوا کہ وہی جنگل یہوشفط کا وادی کہلاتا ہی پادری تیسزنگ الکتاب کے مقامات المعرف کے صفحہ ۳۱۳ مین لکھتا ہی کہ جو وادی یروشالم کے پورب طرف ہی او یہوشفط کے نام سے مشہور ہی اوسکی لنبائی ڈیڑھ میل ہوگی پادری طامس اسکاٹ لکھتا ہے

کہ یہوشفط کے جنگل سے مراد ہی جہان اللہ تعالے نے اوس بادشاہ کے دشمنون کو برباد کیا تھا کیونکہ
معنے ہین خدا نے فیصلہ کیا اسکے لفظ عبرانی مین یون ہین وِنِشپَطتی عِمَّام عَلْ عَمِّی اور عدالت کرونگا اونکے
ساتھ اپنی قوم پر اور اپنی میراث اسرائیل پر جسکو اونہون نے قومون مین پراگندہ کیا اور میری
زمین کو آپسمین بانٹ لیا پادری میتھر نے ترجمہ عمام کا یون لکھدیا کہ اونپر دیکھو کہان اونکی ساتھ اور
کہان اونپر اسکا صاف مطلب یہ ہی کہ وہ لوگ جنکو مین اس جنگل مین جمع کرونگا اون عدلیون کی بابت
ہیکر اپنے اسرائیلی لوگون کی عدالت کرونگا اور بت پرستون نے جو اسرائیلیون پر ظلم کیے اور اونکو
تتربتر کردیا اسکا بدلہ اونسے لونگا جاننا چاہیے کہ محمدی لوگ جب یروشالم کو فتح کرنے آئے تھے تو اونہی
کے جنگل کی راہ سے آئے تھے ہنری شیمس پونارڈی ڈی نے جو کتاب یروشالم کے احوال مین
لکھی ہے اوسمین لکھا ہی کہ قدرون کا نالہ شہر کے پورب طرف ہی اور مسجد بیت المقدس بھی شہر کے
پورب طرف ہی اور قدرون نالہ کے اور مسجد بیت المقدس کے درمیان یہوشافاط کا وادی ہی اور قدرون
کے نالہ کے بعد زیتون پہار ہی جو شہر سے باہر ہے آئی ایمان والو پادریون کی کتابون مین جابجا لکھا
ہی کہ یروشالم ہی عرب کا ملک دکن پورب ہی اور محمدیون کی فوجین جب یروشالم کی طرف آئین اور
اونہون نے شہر کو گھیر لیا تو یہوشافاط کے جنگل مین اونکا آنا ثابت ہوا چار مہینے تک لڑائی ہوتی رہی ہے
پھر جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ خود فوج لیکر تشریف لائے تو مولانا جلال الدین سیوطیؒ نے اتحاف الاخصا
مین لکھا ہی کہ حضرت عمرؓ زیتا پہاڑ پر اوترے جو بیت المقدس کے پورب طرف ہی اور لشکر کو اسپر اوتارا
پھر اوترے اور مسجد مین داخل ہوے یہان سی معلوم ہوا کہ زیتون پہاڑ سے اوتر کر قدرون کو ناکے
اور یہوشافاط کے وادی سی ہوکر مسجد مین داخل ہوی پادری مارش مین نے سیرالاسلام مین لکھا ہی
کہ حضرت عمرؓ نے شہر سے باہر خیمہ کھڑا کیا اور شرطین صلح کی اپنے ہاتھ سے لکھین پھر شہر مین داخل
ہوے اللہ تعالے نے اپنی خاص عدالت کا ظہور یہوشافاط کی وادی مین دکھلایا محمدی
عدالت مین ہر ہر قوم کا جیسا بندوبست ہوا وہ ظاہر ہے جو اسرائیلی محمدی ہوگئی وہ سب پر
غالب رہے اور جو دین مین نہین داخل ہوے اور محمدیون کی رعیت ہوکر رہے اور جزیہ دیتے رہے
اونکو بھی دشمنون سے پناہ ملی توبہ کے لیے مہلت ملی اونکو یروشالم اور ملک شام مین امن
امان سے رکھا اسکے بعد کی آیتون مین بت پرستون کے ظلم کا ذکر ہے جو اونہون نے یہودا اور یروشالم

کیا ہے نوین آیت مین اللہ فرماتا ہی اسبات کی قومونمین منادی کرو لڑائی کی طیاری کرو پہلوانونکو جگاؤ
سارے جنگی جوان حاضر ہون وی چڑہ آوین اپنی ہل کے بہالون کو پیٹ کے تلوارین بناؤ اور ہنسوونکو
پیٹ کے بہالے ناتوان انسان کہی کہ مین زورآور ہون ای ارداگرد کی سب قومو تم جلدی سے آؤ اور
اپنے تئین اکٹہا کرو ای اللہ ایسا کر کہ تیرے پہلوان وہان اوتر جاوین قومین جاگین اور یہوشفط
کی وادی مین آوین کیونکہ مین وہان بیٹہونگا تاکہ چارون طرف کی قومون کی عدالت کرون اے
محمدی بہائیو اللہ تعالے جہاد والون کی تعریف کرتا ہی اور اونکی ہمت بڑہاتا ہی یہ ایسے خاص بندونکا
ذکر ہے جو اللہ کے پہلوان کہلائی انکو حکم ہوتا ہی کہ یہوشفط کی وادی مین جہاد کے لئے جمع ہو جاوین کیونکہ
یہ وہ مقام ہے کہ قیامت کے دن اللہ تعالے وہان بیٹہکر سب قومون کی عدالت کریگا تاریخ واقدی
مین ہے کہ حضرت عمرؓ نے یمن اور حضرموت اور کہلان اور طی اور خولان وغیرہ کے لوگ یروشالم کی
طرف بہیجے تہے مولانا جلال الدین سیوطیؒ اتحاف الاخصا مین لکہتے ہین کہ اللہ تعالے جو قیامت کی ذکر مین
فرماتا ہی فَاِذَا ھُمۡ بِالسَّاھِرَۃِ یعنے ایکایک وہ آوینگے میدان مین تو ابراھیم ابن ابی عبلہؒ نے
فرمایا کہ ساہرہ وہ میدان ہے جو زیتا پہاڑ کے پہلو مین ہے حضرت عمرؓ کے نماز کے مقام کے قریب
وہ ساہرہ کرکے مشہور ہی اور لکہا ہی کہ حضرت صفیہؓ جو جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی بیوی
ہین جب بیت المقدس مین آئین زیتا پہاڑ کیطرف چڑہین اور پہاڑ کے کنارے پر کہڑی ہوئین
اور فرمایا کہ اسی جگہ سے قیامت کے دن لوگ جدا جدا ہوکر بہشت اور دوزخ کیطرف چلے جاوینگے اور
وہب ابن منبہؒ نے فرمایا کہ ساہرہ ایک پہاڑ ہے بیت المقدس کے پاس وہ حشر کے واسطے پہیلادیا
جاویگا ان سب روایتون سے معلوم ہوا کہ زیتون پہاڑ کے نیچے کا میدان یعنے قدرون کا
نالہ اور یہوشافاط کا وادی یہی حشر کا میدان ہی اس لیے پہلے ہی محمدی جہاد والونکو اوس میدان مین بلایا۔
ارشاد ہوتا ہی ہنسوا لگاؤ کیونکہ کہیت پک گیا ہی آؤ روندو کہ کولہو لبالب ہوا ہی اور ساری حوض لبریز
ہین کیونکہ اونکی شرارت بڑی ہی گروہ پر گروہ انفصال کے وادی مین ہی کیونکہ خداوند کا دن انفصال
کے وادی مین آپہونچا سورج اور چاند اندہیرے ہو جاوینگے اور ستارے اپنی روشنی سے باز آوینگے اور
خداوند صیہون مین سے نعرہ ماریگا اور یروشالم مین سے اپنی آواز بلند کریگا اور آسمان اور زمین
کانپینگے ای ایمان والو حکم ہوتا ہے کہ اس کہیت کو کاٹو یعنے کافرون کو قتل کرو اور کولہو مین انگورونکو

روندوکہ اونکا رس جو صنون مین بہرجاوے یعنے کافرون کا خون بہاؤ فیصلے کی میدان مین
فوجین جمع ہوجاوین کیونکہ فیصلے کے میدان مین وہ جو اللہ کا دن ہی یعنے قیامت کا دن وہ
نزدیک آپہونچا ہی جسدن سورج اور چاند اور تارے بی نور ہوجاوینگے او صیہون اور یروشالم
مین اللہ تعالے اپنی آواز بلند کریگا اور سب سے حساب لیگا مولانا جلال الدین سیوطیؒ نے اتحاف الاخصا
مین مسجد بیت المقدس کی بڑی چٹان کے ذکر مین لکھا ہی کہ ولید ابن مسلم سے روایت ہی وہ ابن جعفر
سے روایت کرتے ہین اونہون نے کہا کہ مین نے عمیر ابن ہانی عبسیؒ سے سُنا ہی کہ اللہ تعالے بیت
المقدس کی چٹان کو ایک سونے کا بنا دیگا جو آسمان اور زمین کی چوڑای کے برابر ہوگا پہر اپنا تخت
اوسپر رکہیگا اور اپنے بندون کے بیچ مین فیصلہ کریگا اور وہان سے جنت اور آگ کیطرف جاوینگی زبانی
ہوتا ہے اور خداوند اپنے لوگون کی پناہ گاہ اور بنی اسرائیل کا محکم قلعہ ہی سو تم جانوگے کہ
مین خداوند تمہارا خدا ہون جو اپنے پاک پہاڑ صیہون پر رہتا ہون اور یروشالم مقدس ہوگا
اور اجنبی لوگ کبھی اوسمین نہین گذرینگے ای ایمان والو جو اسرائیلی محمدی ہوگئی او نکو اللہ نے
یروشالم مین امن و امان سے رکہا اجنبی لوگ یعنے بت پرست اس پاک شہر مین کبھی نہین آسکتے —
جناب عبدیاہ علیہ السلام کے صحیفہ سے محمدی بشارت اس صحیفہ کا سرایہ ہے
خداوند اللہ ادوم کے حق مین یون فرماتا ہے ہمنے اللہ سے ایک خبر سنی ہی اور قومون مین ایک پیغام
پہونچانیوالا بہیجا گیا ہے تم اوٹھو اور ہم اوسپر لڑائی کے لیے اوٹھین ای محمدی بہائیو یہ پیغام صاف
محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ہے کہ آپکو اللہ نے ساری قومون کی طرف بہیجا اور جہاد کا حکم کیا حضرت
عبدیاہ علیہ السلام فرماتے ہین کہ وہ پیغام پہونچانیوالا اس حکم کے ساتھ بہیجا گیا کہ اوٹھو
اور ہم بہی اوٹھین ادومیون سے لڑنیکو اوٹھو ادوم کا ملک عرب کے قریب ملک شام کیطرف ہی اوس
ملک کا بڑا شہر بُصرا ہی محمدیون نے بُصرای کے نصاری پر جہاد کیا اس لڑای کا پورا بیان اشعیا
کے چونتیسوین باب مین ہوچکا ہی اس صحیفہ مین صاف یہ بتا بتلادیا کہ یہ اسوقت ہوگا جب ایک پیغامبر
ساری قومون کیطرف بہیجا جاویگا اسکے بعد کی آیتون مین اللہ تعالے ادوم والون کی غرور اور گہمنڈ
کی شکایت کرتا ہی اور اون سے فرماتا ہی کہ اسرائیلیون کو جب دشمنون نے قید کیا تم ہی اونکے
لوٹنے اور قتل کرنے مین شریک ہوے پہر ادر معالون کی خبرین ہین جو اگلے زمانہ مین گذر چکے

بادشاہون کا احوال دوسری کتاب جو بادشاہون کے احوال مین ہی اوسمین لکھا ہی کہ یوسیا بادشاہ
کے بعد ملک کے لوگون نے اوسکے بیٹے یہوآخز کو بادشاہ کیا اوس نے یروشالم مین تین مہینے بادشاہت کی
اوس نے اللہ کے سامنے بدکاریان کین اور فرعون نکوہ نے اوسکو زنجیر بند کیا اور یوسیا کے بیٹے الیاقیم
کو بادشاہ کیا اور اوسکا نام یہویقیم رکھا اور یہوآخز کو لے گیا سو وہ مصر مین پہونچکر مر گیا یہویقیم نے
یروشالم مین گیارہ برس سلطنت کی اوسنے بھی اللہ کے حضور مین بدکاریان کین اوسکی وقت مین بابل کا بادشاہ
نبوکدنضر چڑھا **فائدہ** عبرانی مین نبوکدنضر ہے نون کے نیچے زیر پھر ایک نقطہ والی بی پھر واو پھر کاف
پھر دال اور عرب لوگ اوسکو بخت نصر بولتے ہین پہلے ایک نقطہ والی بی پھر خی نقطہ دار پھر دو نقطہ والی تے
پادری شیرنگ نے آفتاب صداقت مین لکھا ہی کہ بابل فرات کے کنارے پر اور نینوی دجلہ کے
کنارے پر تھا دونون سلطنتین کبھی ملی رہین کبھی جدی ہو گئین حضرت عیسی علیہ السلام سی چھہ سو تیس
برس آگے نبوپول عصر بابل کا بادشاہ ہوا اور آسور کے بادشاہ ساردن پالوس کو شکست دی اور
دونون سلطنتونکو ملا کر ایک سلطنت قرار دی اوسکے جانشین بخت نصر نے اوس ملک کی سرحدین چارون
طرف بڑھا کے حضرت عیسیٰ سے چھہ سو چھہ برس آگے یروشالم پر قبضہ کر لیا اوسوقت دانی ایل نبی
وغیرہ قیدیونکو شہر بابل مین لے گیا پھر صفحہ ۵۰۱ مین لکھا ہی کہ دانیال نبی وغیرہ اشراف جوانون کو
قید کر کے لے گیا مگر یہویقیم کو بادشاہت سے معزول نہین کیا تین برس بعد یہویقیم بابل کی بادشاہ
سے باغی ہوا تب بابل کے بادشاہ بخت نصر نے دوبارہ حملہ کیا اور اوسکے پاؤنین بیڑیان ڈالکر بابل مین
لے گیا اور وہ وہان مر گیا اور بخت نصر اللہ کے گھر کے بہت برتن ہی بابل کو لے گیا اور اونکو اپنے بتخانے
مین رکھا. بادشاہون کے احوال کی کتاب مین ہی کہ یہویقیم کے بعد اوسکا بیٹا یہویکین بادشاہ ہوا بعد
اسکے مصر کا بادشاہ پھر اپنے ملک سی باہر نگیا اسلیے کہ بابل کے بادشاہ نے وادی مصر سے لیکر نہر فرات تک
مصر کے بادشاہ کی ساری زمین پر عمل کر لیا تھا اور یہویکین نے یروشالم مین تین مہینے بادشاہت کی اور
اللہ کے سامنے بدکاریان کین اوسوقت بابل کے بادشاہ بخت نصر کے خادم یروشالم پر چڑھے اور شہر
کو گھیر لیا اور بخت نصر نے شہر پر لشکر کشی کی اور اوسکے خادمون نے اوسکو گھیر لیا تب یہویکین اپنی
مان اور اپنی غلامون اور منصبدارون کو لیکر بخت نصر پاس گیا اور بابل کے بادشاہ نے اپنی سلطنت
کے آٹھوین برس اوسکو پکڑ لیا اور اللہ کے گھر کا سارا خزانہ اور وہ خزانہ جو بادشاہ کے محل مین

تھا نکال کے لے گیا اور ان سب سونے کے برتنونکو جو حضرت سلیمانؑ نے اللہ کے گھر کے لیے بنائی تھی توڑ
لے گیا اور سارے یروشلم کو اور سب سردارون اور جنگی بہادرون کو جو دس ہزار آدمی تھے اور سارے پیشہ والون
کو اور لہارونکو قید کرکے لے گیا سو وہان کنگالون کے سوا اور کوئی باقی نرہا اور یہویکین کو اور اوسکی
مان کو اور اوسکی جوروونکو بابل مین لے گیا آفتاب صداقت مین ہی کہ ان قیدیون مین حزقی ایل نبی بھی تھے
اور بابل کے بادشاہ نے یہویکین کے چچا متنیاہ کو اوسکے جگہ تاج بخشا اور اوسکا نام بدل کر صدقیاہ
رکھا صدقیاہ نے گیارہ برس یروشلم مین سلطنت کی اوسنے بھی اللہ کے آگے بدکاریان
کین تاریخ کی دوسری کتاب مین لکھا ہی کہ وہ اللہ کے آگے بدکاریان کرتا تھا اوسنے حضرت یرمیاہؑ
کے سامنے جنھون نے اللہ کے منہ کی باتین اوس سے کہی تھین عاجزی نکی اور بخت نصر سے بھی باغی
ہوا اور ایسا گردن کش اور سخت دل تھا کہ اللہ کی طرف رجوع نہین ہوا اور کاہنون کے سب سردارون
اور لوگون نے قومون کے سارے نفرتی کامون کیطرف مائل ہو کر بہت سی بدکاریان کین
اللہ نے اپنی رسولون کی معرفت اونکے پاس پیغام بھیجا لیکن انہون نے اللہ کے پیغام
پہونچانے والون کو ٹھٹھے مین اوڑایا اور اوسکی باتون کو ناچیز جانا اور اوسکے نبیون سے بدسلوکی
کی یہانتک کہ اللہ تعالے کا غضب اون لوگونپر ایسا بھڑکا کہ کچھ چارہ نرہا حضرت یرمیاہ
علیہ السلام کے صحیفہ سے محمدی بشارتون کا بیان اس صحیفہ مین سرے پر لکھا ہی
کہ اللہ کا کلام یرمیاہ علیہ السلام پر یوسیاہ بادشاہ کے دنونمین اوسکے بادشاہت کے تیرھوین برس
مین اوترا یہویقیم کے دنون مین بھی صدقیاہ کے گیارھوین برس کے تمام ہونے تک یروشلم کے
لوگون کے قید ہو جانے تک اوترتا رہا اس صحیفہ مین اول سے آخر تک اللہ تعالے اون لوگون کی بت
پرستی اور کفر اور خون ناحق اور زناکاری کی اور مسافر اور بیوہ اور یتیم پر ظلم کرنیکی شکایتین کرتا ہے
اور اپنے احسان بیان کرتا ہی اور جابجا یہ خبر دیتا ہی کہ اگر تم توبہ نکروگے تو بابل کے بادشاہ بخت نصر کو
تمہارے اوپر بھیجونگا وہ تمہین قتل کریگا اس صحیفہ مین بھی جابجا محمدی بشارتین موجود ہین تیسرے باب
کے سرے پر یادہی میں لکھتا ہی کہ توبہ کرنی والون کو انجیل کی بشارت دیجاتی ہی اس باب مین
اللہ تعالے اسرائیلیون کی بت پرستی کا ذکر کرکے فرماتا ہی کہ اس باعث سے مین نے اونکو
نکالدیا اسکا یہ مطلب کہ دس فرقون کو اونکے ملک سے نکال باہر کیا یہودا کی بت پرستی کی شکایت کر

فرماتا ہی کہ جو لوگ بت پرستی مین اسرائیلیون [illegible] حضرت یرمیا علیہ السلام ہی فرماتا ہی کہ جا اور اوتر کیطرف پکار کے کہہ خداوند فرماتا ہی اے برگشتہ اسرائیل پہر آ کہ مین رحیم ہون ہمیشہ تک اپنا غضب رکہنے نہین چہوڑونگا فقط اپنی بدکاری [illegible] اقرار کر اگرچہ مین نے تمکو چہوڑ دیا تو بہی پہر آو اور مین تمکو ہر ایک شہر مین سے ایک ایک اور گہرانی مین سے دو دو لیکے [illegible] صیہون مین لاونگا اور مین تمکو اپنے خاطرخواہ چرواہی دونگا اور وی تمہین دانائی اور سمجہداری چراوینگے اور ایسا ہوگا خداوند فرماتا ہی کہ جب اون دنون مین تم ملک مین بڑہوگے اور بہت ہوگے تب وی پہر نہ کہینگے [illegible] خداوند کے عہد کا صندوق اوسکا خیال بہی کبہی اونکے دل مین نہ آویگا وی ہرگز اوسے یاد نکرینگے اور [illegible] سے دریافت نکرینگے اور وہ پہر بنایا نجاویگا اوسوقت یروشلم اللہ کا تخت کہلایا جاویگا اور وہان ساری قومین اللہ کے [illegible] یروشلم مین جمع ہونگے اور وی پہر اپنے برے دل کی مگر انکی پیروی نکرینگے اونہین دنون مین یہودا کا گہرانا [illegible] گہرانے مین جاویگا اور وی اوتر کی زمین مین سی اوس زمین مین [illegible] ملکر آوینگے جو مین نے تمہارے باپ دادون کو میراث مین دیا پادری طامس اسکاٹ لکہتا ہی کہ وہ دس قومین جو قید ہوکر پراگندہ کردی گئی تہین اونکے واسطے حکم ہوتا ہی کہ اشتہار دو مگر ہمکو یہ خیال کرنا چاہیے کہ حضرت یرمیا خود اونکے ملکون مین وعظ کہنی کو گئے لیکن البتہ اس حکم سے یہودیونکو شرم دلاتا ہی کہ اسرائیلیون کے لیے ابہی رحم موجود ہے اگر بت پرستی سی توبہ کرین اور یہ کہ اللہ اونہین سے تہوڑونکو پہر صیہون مین لاویگا اور داؤد کیطرح کا بادشاہ اونپر قایم کریگا یہ پیش خبری کچہہ پوری ہوے تہے جب اسرائیلی لوگ یہودیون کے ساتہہ بابل سی پلٹے اور ماتحت زروبابل و یہوشوع اور عزرا اور نحمیا کے ہوے لیکن خاص مراد یہ ہی کہ اسرائیلی لوگ جمع ہوے جب عیسائی زمانہ کے بت پرست ایمان لائے اسی ایمان والو حضرت حزقی ایل کے اڑتالیسوین باب مین حکم ہوا ہی کہ بارہ فرقونکی لیئے زمین کو اسطرح تقسیم کرو اور عزرا کی کتاب کے چہٹے باب مین ہی کہ بارہ فرقون کے شمار کے موافق بارہ بکرے چڑہائے اسی سے ثابت ہوا کہ کچہہ کچہہ لوگ دس فرقون کے بہی فرقہ یہودا کے ساتہہ تہے اور یعقوب حواری اپنے خط کے سرے پر لکہتے ہین کہ یعقوب سے اون بارہ فرقونکو جو منتشر ہین سلام اس سے معلوم ہوا کہ حضرت عیسیٰ کے بعد اسرائیلیونکی بارہ فرقونکی لوگ عیسائیون مین موجود تہے پہر پادری لکہتا ہی کہ عام خیال کیا گیا ہی کہ صندوق عہدنامہ کا بعد قیدی کے نہین پایا گیا اور اوسکی بدلے کوی اور نہین بنایا گیا پہر پادری اسکو خاص حضرت عیسیٰ کیوقت کی خبر ٹہراتا ہی

کہ جو یہودی عیسائی ہوے اونکو اوس صندوق کی کچھ حاجت نرہی آئی ایمان والو بابل سے پلٹنے کی بعد اگرچہ صندوق
کے بنانیکا حکم کسی نبی کو نہین ہوا اور دس فرقون کے بھی کچھ کچھ لوگ صیہون مین آئی مگر اس مقام مین اوس وقت کا
ذکر نہین اور حضرت عیسیٰؑ کے وقت کا بھی ذکر نہین اسجگہ پر تو اللہ نے محمدی وقت کا خاص پتا بتلایا ہی کہ
اوسوقت مین یروشالم اللہ کا تخت کہلایا جاویگا اگرچہ یروشالم سارے شہر کا نام ہی مگر اوس پاک شہر مین عمرؓ نے
سلیمانؑ کی مسجد اوس کے بیچ مین وہ پاک چٹان جو زمین سے جدا ہے اور اللہ اوسکو اپنے قدرت سے
تہامے ہوے ہی اوس پاک چٹان کو وہان کے محمدی لوگ تخت رب العالمین بولتے ہین اسکا باعث وہی
روایت ہی جو اوپر ہو چکی کہ قیامت کے دن اللہ تعالے اپنا تخت اس پاک چٹان پر رکھیگا یہ وہی
پاک چٹان ہی جسپر جہوٹے عیسائیون نے یہودیون کی ضد مین گوبر کا ڈھیر لگا رکھا تھا محمدیون نے
اوسکو جہاڑ کر اور صاف کر کے بہت بڑی رونق دی پادریون نے لدہیانے مین جو اخبار
سنہ ۱۸۶۲ عیسوی مین چہاپا تھا اوسکے نمبر ۱۹ - جلد چوتھی صفحہ ۲۹ ۲ مین ایک انگریز کی زبانی بیت المقدس
کا حال لکھا تھا کہ وہ مسلمانون کا بھیس کر کے اوس پاک مسجد کے دیکھنے کو گیا تھا اوسنے اس ٹکڑے
چٹان کے ذکر مین لکھا تھا کہ اس چٹان کو تخت عرش اللہ کہتے ہین اس کتاب کا لکھنے والا کہتا ہے
کہ مین نے بھی وہان کی بعضی بعضی جانیوالون سے سُنا ہے کہ وہان کے لوگ اس چٹان کو تخت
رب العالمین کہتے ہین اور باقی دو نشانیان بھی محمدیون مین موجود ہین صیہون مین محمدی اسرائیلی
سبت مین وہان تلاش کرنا چاہئی کہ اونمین اسرائیلیون کے کون کون قومین ہین پادری کافری
لکھتا ہی کہ اسرائیلیون کی دس قومین محمدی دین مین داخل ہو گئین حضرت یرمیاؑ نے اللہ کے حکم
سے دس فرقون کو پکار دیا تھا کہ توبہ کرو اس پکارنیکا اثر اللہ نے اونکی اروا حونپر ڈال دیا جو آیندہ
زمانہ مین پیدا ہونے والے تھے اور اونکو توبہ اور ایمان عنایت فرمایا اور عہدنامہ کا صندوق
جسکو اللہ نے قرآن مین فرمایا ہی کہ اوسمین اللہ کیطرف سے سکینہ یعنے تسلی تھی ہماری پیغمبر صلی
اللہ علیہ وسلم کو بھی اوسکے بنانے کا حکم نہین ہوا اللہ نے انا فتحنا مین فرمادیا کہ اللہ نے ایمان
والون کے دل مین سکینہ یعنے تسلی نازل فرمائی وہان اللہ کا فیض اوس صندوق مین تھا
یہان اللہ نے اپنا فیض محمدیون کے دلون مین بہر دیا اسی باعث سے اوس صندوق کے نہونیکا
کچھ افسوس محمدیون کو نہین جیسا اللہ نے فرمایا تھا کہ وہ اوسکے نہونے سے دریغ نکرینگے اور اللہ نے

اوسوقت کا ایک بڑا پتا یہ دیا کہ ساری قومین اللہ کے نام سی یروشالم مین جمع ہونگین اور جب وہ
محمدی ہو گئے تو اونکی دل کی سختی جاتی رہیگی اللہ کے سب حکمون کو دل سی قبول کرینگے اور فرقہ یہودا
مین اور اسرائیلی فرقون مین جو دشمنی تھی وہ دین محمدی کی برکت سی جاتی رہی گے سب اکٹھے ہو کر اوتر
سمت یعنے ملک عراق سی ملک شام مین آوینگے محمدی وقت سے پہلے عراق مین حکومت ایران
کے آتش پرستون کی تھی وہ ہمیشہ شام والون سے لڑتے تھے عراق والونکو شام مین آنا
مشکل تھا تیئسوان باب اس باب کے سرے پر پادری میتھر لکھتا ہی کہ یہان یہ بشارت ہی
کہ گلہ جو پراگندہ ہوا تھا پھر جمع کیا جائیگا مسیح اونپر حکومت کریگا اور اوسی بچاویگا اسپر فرماتا
ہی اون چرواہون پر واویلا ہی جو میری چراگاہ کے بھیڑون کو ہلاک اور پریشان کرتے ہین
خداوند کہتا ہی اسلیے خداوند اسرائیل کا خدا اون چرواہون کی مخالفت مین جو میری قوم
کو چرتے ہین یون کہتا ہی کہ تمنے میرے گلہ کو پراگندہ کیا اور اونہین ہانک کی نکالدیا اور تمنے
نہین کی دیکھو مین تمہارے کامون کی برائی تمپر لاؤنگا خداوند کہتا ہی پر مین اونکو جو میرے گلہ سے
بچ رہے ہین ساری سرزمینون سی جہان جہان مین نے اونکو ہانک دیا تھا جمع کرونگا اور اونہین
اونکی بھیڑ خانون مین پھر لاؤنگا اور وہ پھلین گے اور بڑھینگے اور مین اونپر ایسے چرانے والے مقرر کرونگا
جو اونہین چراوینگے اور وے پھر نڈرینگے نہ گھبراوینگے نہ گم ہو جاوینگے خداوند کہتا ہی دیکھ وے
دن آتے ہین خداوند کہتا ہی کہ مین داؤد کے لیے صداقت کی ایک شاخ نکالونگا اور ایک بادشاہ
بادشاہی کریگا اور اقبالمند ہوگا اور عدالت اور صداقت زمین پر کریگا اوسکے دنون مین یہودا
نجات پاویگا اور اسرائیل سلامتی سے سکونت کریگا اور اوسکا یہ نام رکھا جاویگا خداوند ہماری
صداقت پادری طامس اسکاٹ لکھتا ہی کہ اسرائیلیون کے بادشاہون اور علماؤن کی بی انتظامی
نے اونکو برباد کر دیا تھا اللہ اون سے وعدہ کرتا ہی کہ جو اونمین باقی رہینگے وہ اپنی زمین مین زربابل
وغیرہ کے زمانہ مین ترقی پاوینگے جنہون نے خداترسی سے سلطنت کی مگر خاص یہ پیش خبری حضرت عیسیٰ
کیوقت مین پوری ہوئی آپ ایمان والو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا ظہور بادشاہی کی ساتھ نہین ہوا
اونکے وقت مین ایمان والونے چھ سو برس ظالم بادشاہون کے ظلم اوٹھائے یہ تو صاف بشارت
حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہے جو حضرت داؤد علیہ السلام کیطرح پیغمبر بھی ہین اور بادشاہ بھی

ہین اور حضرت داؤد کی بہائیون کی نسل مین پیدا ہوئی ہین اور عبرانی مین صمح کا لفظ جسکے معنے شاخ کی ہین یہ لفظ آخری پیغمبر کے حق مین شعیاؔ کے کتاب مین دو جگہ ہوچکا ہی اور زکریا علیہ السلام کی کتاب مین بہیر آتا ہی شاخ اس لئی فرمایا کہ حضرت ابراہیمؑ کی نسل مین سی ایک شاخ ہوئی اسکا بیان اوپر ہوچکا ہی اور عداوت کا پتا اور اسرائیلیون کا سلامتی سی رہنا یعنے دشمنون کے غلبہ سے محفوظ رہنا بڑا پتا آخری پیغمبر کا ہے وہ بھی یہان صاف موجود ہی سو یہودا اور اسرائیلی فرقے جو محمدی ہوے سب مل کر ایک ہوگئی اور ملک شام مین پہلے اور بڑہے اور محمدی حاکمون کی پناہ مین ہی اونکو کسی دشمن کا خوف نہین اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا اللہ نے قرآن مین یہ نام رکہا رسول مصدق لما معھم یعنی پیغام پہونچانی والا سچ بتانی والا ان کتابون کا جو اونکی ساتھ ہین حضرت یرمیاؔ فرماتے ہین کہ اوسکا یہ نام رکہا جاویگا کہ اللہ ہماری صداقت ہی اسکا یہ مطلب ہی کہ اللہ اوسکے وسیلہ سی ہماری سچائی ظاہر کریگا اسطرح کی اور نام بھی ان کتابونمین آئے ہین توراۃ شریف کی دوسری سورۃ کے سترہوین باب مین ہی کہ حضرت موسیٰ نے قربان گاہ بنائے اور اوسکا نام رکہا یہوواہ نسی یعنی اللہ میرا جھنڈا ہی اور توراۃ کی پہلی سورۃ کے بائیسوین باب کی چودہوین آیت مین ہی حضرت ابراہیمؑ نے ایک مقام کا نام رکہا یہوواہ یراہ یعنی اللہ دیکھیگا اور قاضیون کی کتاب کے چھٹے باب کی چوبیسوین آیت مین ہی کہ حضرت جدعونؑ نے قربان گاہ بنائی اور اوسکا نام رکہا یہوواہ سلوم پادری میتھہ نے حاشیہ پر لکھا ہی یعنے اللہ سلامتی عنایت کری ان نامون سی یہ مطلب نہین کہ جس چیز کا یہ نام رکہا گیا معاذ اللہ وہ چیز خدا ہوگئی بلکہ مطلب یہ ہے کہ اللہ اسجگہ سلامتی دیوی اور مدد کرے اسی طرح اوس رسول پاک کے اس نام کا یہ مطلب ہی کہ اللہ اونکی وسیلہ سے ہماری کتابون کی سچائی ظاہر کریگا اس مطلب کو اللہ تعالے نے قرآن شریف مین عبرانی کی محاورے کے موافق نہین فرمایا بلکہ اوسکا خلاصہ عربی کے محاورے کے موافق فرمادیا پچیسوان باب یہ کلام یرمیاؔ کو یہویقیم بادشاہ کے چوتھے برس مین پہونچا جو بابل کے بادشاہ بخت نصر کا پہلا برس تھا اس باب کی سات آیتون کے بعد اللہ فرماتا ہی کہ تمنے میری باتین نہ سنی مین اوتر کے سارے گھرانون کو اور اپنے بندے شاہ بابل بخت نصر کو بلا بہیجونگا گیارہوین آیت مین فرماتا ہی کہ یہ قومین ستر برس تک بابل کے بادشاہ کی تابعداری کرینگے بارہوین آیت مین فرماتا ہی کہ جب ستر برس پورے ہون گے مین بابل کے بادشاہ کو اور اوس قوم کو اور کسدیونکی سرزمین کو اونکی بدکاری کے سبب سزا دونگا

پہر بہت سی شہرون کا نام لیکر خبر دیتا ہی کہ یہ سب اللہ کے غضب کا پیالہ پئینگے اونکی بعد سیشک کا
یعنی بابل کا بادشاہ پئیگا اس کتاب کے اکیاونوین باب کی اکتالیسوین آیت مین بابل کو سیسک
کہا ہی پہر فرماتا ہی کہ مین زمین کے سارے باشندون پر تلوار طلب کرتا ہون پادری طامس اسکاٹ لکہتے ہے
کہ یہ خبر بخت نصر کی تلوار کی ہی اب ہم کہتی ہین کہ اسکے بعد صاف محمدی بشارت ہی اللہ تعالے ادہر بخت نصر
کی فوج سی ڈراتا ہی ادہر آخری پیغمبر کی خوشی سناتا ہی جسطرح قرآن شریف مین جہان دوزخ سی ڈرا
تا ہی وہان جنت کی بہی خوشی سُناتا ہی دیکہو تیسوین آیت مین اللہ فرماتا ہی اسلیے تو ان سب باتون کی خبر
دیگا اونکی مخالفت مین نبوت کریگا اور اون سے کہیگا کہ خداوند بلندی پر سے گرجیگا اور اپنے
مقدس مکان سے آواز سُناویگا وہ بڑے زور شور سے اپنی چراگاہ کے اوپر گرجیگا انگور لتاڑنے والونکی
مانند وہ زمین کے سارے باشندونپر للکاریگا ایک غوغا زمین کی سرحدون تک پہونچا ہی کہ خداوند قومون
سے جہگڑیگا وہ سارے بشر کی عدالت کریگا وہ شریرونکو تلوار کے حوالے کریگا خداوند کہتا ہی رب العالمین
یون کہتا ہی کہ دیکہہ گروہ گروہ پر بلا نازل ہوگی اور ایک بڑی آندہی زمین کی سرحدون سی اوٹہائی
جاویگی اور خداوند کے مقتول اوس روز زمین کے ایک سرے سے دوسرے سرے تک پڑے ہونگے اونپر
کوئی نوحہ نکریگا وی سمیٹی نجائینگی نہ گاڑی جائینگی کہاد کیطرح وی روی زمین پر پڑے رہینگے ای ایمان
والو اللہ تعالے پہلے بخت نصر کی تلوار کی خبر دیگر حضرت یرمیا سے فرماتا ہی کہ تو ان باتون کی خبر دیکر اون
لوگون کے برخلاف نبوت کریگا یعنے خبر دیگا کہ خداوند بلندی پر سے گرجیگا اور اپنے پاک مکان سے یعنے
عرش سے اپنی آواز جبرئیل علیہ السلام کو سُناویگا جبریل وہ کلام محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو سُناوینگے اپنی
چراگاہ پر یعنی اسرائیلیون پر بڑے زور شور سے گرجیگا یعنے اوس پاک کلام مین اونکو بہی خوب دہمکاویگا
اور اپنے عذاب سی ڈراویگا پہر فرمایا کہ ساری زمین کے رہنے والونپر للکاریگا اور قومونسے جہگڑیگا یہ خاص بیان
قرآن شریف کا ہی جسمین اللہ تعالے تمام جہان کی ساری قومون کو اپنے عذاب سی ڈراتا ہی پہر فرمایا کہ شریرون
کو تلوار کے سپرد کریگا اور زمین کا کنارہ اوس زمانہ مین ملک عرب کو کہتے تہی اسکی سند حضرت اشعیا کے
چوبیسوین[۲۴] باب مین ہو چکی سو فرمایا کہ ایک آندہی زمین کی سرحدون سے اوٹہائی جاویگی یعنی وہ
جہاد زمین عرب سی شروع ہوگا پہر ساری زمین کے کافر قتل کیے جاوینگے اکتیسوان[۳۱] باب اس باب کے
سرے پر پادری میتہر لکہتا ہے کہ مسیح کی بہیجنے کا وعدہ ہوتا ہی کہ وہ اپنی جماعت کی کیونکر خبر لیویگا اوسکے

نئے عہد یعنی نئے شریعت اور کلیسیا کی یعنی امت کی پائداری اور اوسکے لوگونکی کثرت کی خبر دی جاتی ہے اوسوقت مین خداوند کہتا ہے مین اسرائیل کے سارے گہرانون کا خدا ہونگا اور وے میرے لوگ ہونگے خداوند یون کہتا ہے کہ اسرائیل نے کہ ایک گروہ تھی جو تلوار سے بچ نکلی تھی بیابان مین فضل پایا جب کہ مین اوسے آرام دینے گیا خداوند قدیم سے مجھپر ظاہر ہوا اور کہا کہ مین نے بڑے ہمیشہ کے عشق سے تجھے پیار کیا اسلیے مین نے اپنی شفقت تجھپر بڑہائی مین تجھے پہر بنا کرونگا اور تو بنا کیجائیگی آگے بڑہکر یون ہے کہ ایکدن آویگا کہ افرائیم کے پہاڑ پر نگہبان پکارینگے او ٹہو کہ ہم صیہون پہ خداوند اپنے خدا کے حضور جاوین پادری طامس اسکاٹ لکہتا ہے کہ فرعون اور عمالقہ کی تلوار سے جو اسرائیلی بچے تھے اونکو اللہ نے جنگل مین اپنے قدرت سے بچایا پہر اونکو کنعان دیا وہان اُنہون نے ترقی پائی اسی طرح جو لوگ بابل والون سے بچینگے وے بھی اسی طرح اللہ کے فضل سے آباد کیے جاوینگے یہودا اور افرائیم یعنی دسون قومین اپنی زمین پر قابض ہونگے اور اونکی پرانی عداوتین موقوف ہوجاوینگے چند اسرائیلی لوگ یہودیون کے ہمراہ بابل سے پلٹ آئے اور غالبًا بہت سے اونمین شامل ہوگئے اور جہان جہان وہ آباد ہوے اونکے سات رہے اور بہت سے اونمین عیسائی ہوگئے شروع زمانہ مین یہ پیش خبری بالکل پوری نہین ہوی تھی لیکن اخیر زمانہ مین جب تمام یہودی عیسائی ہوجاوینگے تو اسرائیلی بھی بچائے جاوینگے انتہی پادری یہ پادری گاڈفری لکہتا ہے کہ دسون قومین سب محمدی دین مین داخل ہوگئین اب امام مہدیؑ کے وقت مین سب یہودی محمدی ہوجاوینگے اس باب کی چہبیس آیتون کے بعد ارشاد ہوتا ہے دیکہو وے دن آتے ہین خداوند فرماتا ہے کہ مین اسرائیل کے گہر مین اور یہودا کے گہر مین انسان کا بیج اور حیوان کا بیج بوؤنگا اور ایسا ہوگا کہ جسطرح مین نے اونکی گہات مین بیٹہ کے اونہین اوکہاڑا اور ڈہایا اور ساولٹا دیا اور برباد کردیا اور دکہہ دیا اوسی طرح مین چوکی دیکے اونہین بناؤنگا اور لگاؤنگا خداوند کہتا ہے اون دنون مین پہر یہ نہ کہا جاویگا کہ باپ دادون نے کچے انگور کہائے اور لڑکونکے دانت کہٹے ہوگئے کیونکہ ہر ایک اپنے بدکاری کے سبب مریگا ہر ایک جو کچے انگور کہاتا ہے اوسکے دانت کہٹے ہونگے انتہی ایمان ولو آخری زمانہ مین جو لوگ امت مرحومہ مین داخل ہوئے اونکا اللہ یہ پتا دیتا ہے کہ اون دنون مین ایسا نہوگا کہ باپ دادون کی شرارت کا اثر اولاد مین آوے اور اولادکو اپنے گناہ کی اور باپ دادون کے گناہ کی سزا دیجاوے جیسا کہ حضرت شعیا

کے پینتیسویں باب کی ساتویں آیت میں ہے کہ تمہاری بدکاریوں اور تمہارے باپ دادوں کی بدکاریکا
بدلا ایک ساتھ دونگا اور حضرت یرمیا کے پندرھویں باب میں اللہ فرماتا ہی کہ میں اونکو سیودا کے باد
شاہ منسا کے سبب ور اوس کام کی باعث جو اوسنے یروشلم میں کیا ہی چھوڑ دونگا کہ وی زمین کے
سارے ملکوں میں ستائی جاویں اسکا مطلب یہ ہی کہ منسا نے جب کفر اور شرک کی اوسمین پھیلائیں اوسکی
بعد کے لوگ اوسکی راہ پر چلے اور لائق عذاب کے ہوے اللہ نے اونسے اونکے کفر کا اور اونکے بادشاہ
منسا کے کفر کا اکٹھا بدلہ لیا وہ مالک ہے جو چاہے سو کرے اوس سے کون کہہ سکتا ہی کہ تو نے
یہ کیوں کیا اب بعد تعالے یہ بشارت دیتا ہی کہ اب رحمت کا زمانہ آتا ہے جو کوی کفر اور شرک اور گناہ
اور بدکاری کریگا اوسکا بدلہ فقط اوسی سے لیا جاویگا اوسکی اولاد نے جو گناہ کئے اونسے فقط اونہیں کے
گناہوں کا عوض لیا جاویگا تو اوپر دوسرا عذاب نہیں ہوگا یہ خبر حضرت عیسیٰ کے وقت کی نہیں
ہوسکتی کیونکہ متا کی انجیل کے تیئسویں باب کی تیس آیتوں کے بعد اللہ تعالے فرماتا ہی کہ تم نبیوں کے
قاتلوں کے فرزند ہو پس اپنے باپ دادوں کا پیمانہ بھر او سانپو اور ای سانپونکے بچو تم جہنم
کے عذاب سے کیونکر بھاگوگے اسلیے دیکھو میں نبیوں اور داناؤں اور سمجھداروں کو تمہارے
پاس بھیجتا ہوں تم اون میں سے بعضوں کو قتل کروگے اور سولی پر کھینچوگے اور بعضوں کو اپنے
عبادتخانوں میں کوڑے ماروگے اور شہر بشہر ستاؤگے تا کہ سب راستبازونکا خون جو زمین پر
بہایا گیا تم پر آوے ہابیل راستباز کے خون سے برخیا کے بیٹے زکریا کے خون تک جسے تمنے ہیکل اور
قربانگاہ کے درمیان قتل کیا میں تمسے سچ کہتا ہوں کہ یہ سب کچھ اس زمانہ کے لوگوں پر آویگا
آخر ایمان والو حضرت عیسیٰ کے وقت کے یہودیوں میں اونکے باپ دادوں کا اثر آیا اونہوں نے اپنی
سمجھ میں حضرت عیسیٰ کو قتل کیا اور حضرت یحییٰ اور اونکے باپ حضرت زکریا کا خون بہایا اور کتنے
عیسائیوں کو سولی چڑہایا اور طرح طرح ستایا تو حضرت ہابیل جو حضرت آدم کے بیٹے ہیں
جنکو اونکے بھائی قابیل نے مار ڈالا اونکے خون سے لیکر برخیا کے بیٹے زکریا کے خون تک جتنے خون
ناحق ہوے سب کا عذاب اکٹھا اون یہودیوں پر ہوا اونہوں نے رومیوں کے ہاتھ سے بڑے بڑے
عذاب اوٹھائے پھر محمدی وقت میں جو یہودی محمدی دین میں آئے اونکی نسل در نسل ایمان باقی
رہا اونکے باپ دادوں کے کفر کا اثر اونمیں نہیں آیا اور جو ایمان نہیں لائے وہ بھی رعیت ہوکر محمدیوں کی

امان مین رہے توبہ کے لیے مہلت ملی ویسی سخت مصیبتین اونپر نہین آئین جیسی اگلے وقت مین آئین
تھین کیونکہ اونسی فقط اونہین کے کفر کا اور شرارت کا بدلہ لیا گیا باپ دادون کا بدلہ نہین لیا گیا اللہ فرماتا ہے
وما ارسلناك الا رحمة للعالمين یعنے اے محمد ہمنے تجکو فقط رحمت کر کے بہیجا سارے جہان کے
واسطے ارشاد ہوتا ہی دیکہہ وی دن آتے ہین خداوند کہتا ہی کہ مین اسرائیل کے گہرانے کے ساتھ اور
یہودا کے گہرانے کے ساتھ نیا عہد باندھونگا اوس عہد کے طرح نہین جو مین نے اونکے باپ دادونسے
کیا جسدن مین نے اونکی دستگیری کی تاکہ زمین مصر سے اونہین نکال لاؤن اور اونہون نے میرے اوس عہد
کو توڑا اور مین نے اونہین چہوڑ دیا خداوند کہتا ہی بلکہ یہ وہ عہد ہے جو مین اسرائیل کے گہرانے سے کرونگا
اون دنون کے بعد خداوند فرماتا ہی مین اپنے شریعت کو اونکے اندر رکہونگا اور اونکے دلپر اوسے لکہونگا
اور مین اونکا خدا ہونگا اور وے میرے لوگ ہونگے اور وے پہر اپنے اپنے پڑوسی اور اپنے اپنے بہائی کو یہ
کہکے نہ سکہاوینگے کہ خداوند کو پہچانو کیونکہ چہوٹے سے بڑے تک وی سب مجہی جانینگے خداوند کہتا ہی کہ مین
اونکی بدکاریکو بخشدونگا اور اونکے گناہ کو یاد نکرونگا خداوند یون کہتا ہی وہ جسنے دنکی
روشنی کی لیے سورج کو مقرر کیا ہی اور جسنے رات کی روشنی کے لیے چاند اور ستارونکا انتظام کیا ہی جو سمندر
کو تہما دیتا ہی جسوقت اوسکے لہرین شور کرتی ہون اوسکا نام رب العالمین ہی اگر یہ انتظام میرے آگے سے
موقوف ہو جاویگا خداوند کہتا ہی تو اسرائیل کی نسل بہی میرے آگے سے جاتی رہیگی ای ایمان والو اللہ
تعالے یہ خبر دیتا ہی کہ مین اسرائیل اور یہودا کے گہرانی سے ایک نیا عہد باندھونگا یعنے نئی شریعت دونگا
اور اوس شریعت پر چلنے کا اونسے اقرار لونگا اگرچہ اصل دین سب پیغمبرونکا ایک ہی مگر اوس شریعت
مین بہت سی نئے حکم ہونگے اور اگلی شریعت کے عہد کو اونہون نے توڑ ڈالا یعنی بار بار بت پرستی اور کفر مین پہنس
گئی آخری شریعت ایسی ہوگی کہ مین اوسکو اونکی دلپر لکہونگا یعنے وہ شریعت دلو مین بسجاویگی جو لوگ اوس
شریعت مین داخل ہونگی سب اللہ کو ایسا پہچانینگے کہ پہر نہ بہولینگے اونکی نسل مین وہ شریعت قایم رہے
گی اگلے گناہ سب معاف ہو جاینگے یہ خبر حضرت عیسیٰ کی نہین ہو سکتی کیونکہ حضرت عیسیٰ کے بعد بہت
سے عیسائیون نے دین کی جڑ چہوڑ دی حضرت عیسیٰ کو اور روح القدس کو خدا ٹہراکر تین خداؤنکی قائل
ہوے اور بعضے فرقے یہودیون کی ضد مین اگلے پیغمبرون سے منکر ہوے اور جو لوگ محمدی شریعت مین داخل
ہوئے ہین اون مین اکثر لوگ اللہ کو اکیلا جانتے ہین اور سب پیغمبرون اور سب کتابون کو مانتے مین یہ خاص

بشارت محمدی شریعت کی ہی پہر اللہ نے اسرائیلیونکو تسلی دی کہ ایسا نہوگا کہ اسرائیل کی ساری نسل
گمراہ ہوجاوے اور سب کے سب رد ہوجاوین سوا اس نسل مین آ ہمتک محمدی ایمان والے جا بجا موجود
ہین ارشاد ہوتا ہے دیکہو وہی دن آتے ہین خداوند کہتا ہی کہ یہ شہر حننایل کے برج سے کونے کے پہاٹک
تک خداوند کے لیے بنا کیا جاویگا اور پیمائش کی رسی اوسکے مقابل جارب پہاڑ پر سے ہو کے جوعاتہ
کو گہیر لیگی اور مردون کی لاشون کے اور راکہ کے سارے وادی اور سارے کہیت قدرون کے
نالے تک اور گہوڑے پہاٹک کے کونے تک سورج کے نکلنے کی جگہ کیطرف خداوند کے لیے مقدس ہونگی وہ پہر ہمیشہ
تک نہ اکہاڑا نہ گرایا جاویگا اے ایمان والو اللہ تعالے نے شہر یروشالم کی آبادی کی خبر دیکر یہ قید لگادی
کہ پہر ہمیشہ تک نہ اوکہاڑا نہ گرایا جاویگا تو یہ خبر اوس آبادی کی نہین ہی جو بابل سے پلٹنے کے بعد نحمیا
کے ہاتہون ہوئی کیونکہ پہر حضرت عیسیؑ کے بعد رومیون نے اس پاک شہر کو برباد کردیا
اسکے بعد پہر آدریان بادشاہ نے شہر بنایا مگر مسجد ویران رہے اس آبادی کی بہی یہ خبر نہین ہی کیونکہ
آدریان بت پرست نے شہر بنایا اور اوسمین بت پرستی پہیلائی اللہ اوسکے فعل کی تعریف کیونکر کریگا
اللہ فرماتا ہے کہ خداوند کے لیے یہ شہر بنا کیا جاویگا اسکا صاف مطلب یہ ہی کہ اللہ والے لوگ اللہ
کی محبت سے اوسکو بناوینگے سو جب محمدیون نے اوسکو فتح کیا مسجد کو خوب آباد کیا صلاح الدین
بادشاہ نے چہٹے صدی کے اخیر مین شہر پناہ بنائی اور نئی برج بنائی جیسا کہ مولانا مجیر الدین حنبلی
نے تاریخ بیت المقدس مین لکہا ہی پہر روم کے بادشاہ سلیمان ابن سلیم شاہ نے ۱۵۳۴ عیسوی
مین یعنے دسوین صدی ہجری مین شہر پناہ بنائی جیسا پادری شیرنگ نے الکتاب کے مقامات المعروف
مین لکہا ہی اور یہ بہی لکہا ہے کہ اوس مقام پر نگاہ کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ نیا شہر قدیم شہر کے
جگہ پر آباد ہوا ہی گہوڑے پہاٹک کے معنے ہین گہوڑونکا پہاٹک بادشاہون کے احوال کی دوسرے
کتاب کے تیئسوین باب مین یوسیا بادشاہ کے احوال مین چوتہی آیت مین قدرون کی آس
پاس کے کہیتونکا ذکر ہے اور چہٹے آیت مین صاف بیان ہے کہ قدرون یوسیا کے وقت مین شہر
سے باہر تہا اب سمجہنا چاہیے کہ اللہ نے پہلی جگہ یہ فرمایا کہ اللہ کے لیے شہر بنایا جائیگا پہر
قدرون وغیرہ کا نام لیکر یہ نہین فرمایا کہ یہان تک شہر بنایا جاویگا بلکہ یون فرمایا کہ اللہ کے لیے
مقدس ہونگے اسکا یہ مطلب کہ اگرچہ شہر کی عمارت سے یہ مقام باہر ہونگے مگر شہر سے علاقہ

رکین گیےاور پاک مقامون مین شمار کیجاوینگے پادری شیرنگ نے الکتاب کے مقامات المعرفین مین لکھاہی کہ آدہا صیہون پہاڑ آگے چاردیواری کے اندر تھا اور اب باہر ہے اور یہ شہر قدیم شہر سے چھوٹا ہے مجری شیس یونیورسٹی بہی لکھتاہی کہ یہ شہر او تر طرف سی بڑہ گیاہی اور دکھن طرف سی گھٹ گیاہی صیہون اب شہر کے باہر ہے ہم کہتے ہین کہ آدھا صیہون اگر شہر کے باہر ہوگیا تو کچہ ان آیتونکی برخلاف نہین ہے کیونکہ یہان صیہون پہاڑ کے داخل کرنیکا وعدہ نہین **بتیسوان باب** اس باب مین پہلے اللہ تعالے یہ خبر دیتاہی کہ مین اس شہر کو بابل کے بادشاہ بخت نصر کے ہاتھ مین کردونگا پہر چھتیسوین آیت کے بعد فرماتاہی دیکہہ مین اونہین اون ساری سرزمینون سے جہان مین نے اونکو اپنے غصے اور اپنے غضب اور قہر شدید سے ہانک دیاہی جمع کرونگا اور اس مقام مین پہر لاؤنگا اور اونہین امان سے آباد کرونگا اور وے میرے لوگ ہونگے اور مین اونکا خدا ہونگا اور مین ایک دل اور ایک راہ اونکی بہلائی کیلیے اور اونکے بعد اونکی اولاد کی بہلائی کے لیے اونکو دونگا اور مین اونکے ساتھ ہمیشہ کا عہد باندہونگا جسکو اونسی مین نہ اوٹھاؤنگا کہ اون سے نیکی کرون اور اپناڈر اونکی دلین مین ڈالونگا کہ وے مجہسے برگشتہ نہون دیکھو پہر ہمیشہ کے عہد کا پتہ دیا کہ وہ شریعت پہر کبہی موقوف نہوگی اور جولوگ اوس شریعت مین داخل ہونگی اونکی نسل مین وہ شریعت قایم رہیگی ایسا نہوگا جیسا بنی اسرائیلی بادشاہ ہونگا اور اونکی رعیت کا حال تھا کہ باربار دین سے پہر جاتے تھے **اڑتالیسوان باب** اس باب مین موآب کی قوم اور ملک کی تباہی کی خبر ہے اونکی بت پرستی اور غرور اور کفر کی باعث سے اونپر قہر نازل ہورہاہے پہر آخر مین یون ہی کہ باوجود اسکے مین آخری دنون مین موآب کی اسیری کو بدل دونگا پادری طامس اسکاٹ لکہتاہی کہ موابی لوگ بعد اسکے اپنے ملک مین بحال کئے گئے جیسا کہ یوسیفس سے معلوم ہوتاہے لیکن اس سے اور ایسے اور وعدون سے عدالت کے بعد رحم کا وعدہ اکثر خیال کیاجاتاہی آخری دن انبیاؤن نے اوس زمانہ کو کہاہی جس زمانہ مین بت پرست لوگ بت پرستی چہوڑکر خداپرستی اختیار کرینگے اور قید سے پلٹنے کا یہ مطلب ہے کہ بت پرست بدل جائینگے یعنی کفر کی قید سے چھوٹ کر ایمان مین داخل ہونگے اے ایمان والو یہ بات حواریون سے شروع ہوے مگر محمدی وقت مین خوب طرح اسکا ظہور ہوا **اونچاسوان باب** اس باب مین عمون کی قوم اور ملک کی خرابی کی خبر ہے مگر چھٹی

آیت مین یون ارشاد ہوا کہ اسکے بعد مین عمونیونکی اسیری کو بدل دونگا خداوند کہتا ہی اسی انچاسوین باب کے ملک کے ویران ہوجانیکی خبر ہے اوسکی ویرانی کا بہت بڑا بیان ہے تیرہوین آیت یون مین ادوم کے ملک کے ویران ہوجانیکی خبر ہے اوسکی ویرانی کا بہت بڑا بیان ہے تیرہوین آیت یون
ہی مین نے اپنی ذات کی قسم کہائی ہے خداوند کہتا ہی کہ بُصری مقام حیرت اور ملامت اور ویرانی اور پہٹکار کا ہوگا اور اوسکے سارے شہر سدا ویران رہین گے اسکے بعد عبرانی کلمے یون ہین شموعاہ شامعتی مِاث یھوواہ وصیر بغوییم شالوح ہتقبصو وبوعالیما وقومو لملحاماہ یعنی ایک خبر مین نے سنی اللہ سے اور بہیجا گیا قومون مین ایک پیغام پہونچانیوالا کہ تم جمع ہو اور اوسپر جا پڑو اور لڑائی کے لیے اٹہو ای ایمان والو بُصری کی ویرانی کی خبر دیکر اوس زمانہ مین جو بڑی خوشی کی بات ہونی والی تہی وہ سُنادی کہ ساری قومون کیطرف ایک پیغام پہونچانیوالا اللہ نے بہیجا اور یہ حکم ہوا کہ جمع ہوکر بُصری پر چڑہائی کرو یہ بیان صاف جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا ہی کہ آپکو اللہ نے تمام قومون کیطرف اپنا پیغام پہونچانیکے لیے بہیجا اور بُصری پر آپکے خادمون نے جہاد کیا اور فتح پائی اس لڑائی کا اور ضلع ادوم کی ویرانی کا بیان اشعیا علیہ السلام کے چونتیسوین باب مین ہوچکا ہے پادری طامس اسکاٹ اسکو بخت نصر کی لڑائی کی خبر ٹہراتا ہے اور یون مطلب بدلتا ہی کہ بخت نصر کی فوج کے دلمین اللہ نے لڑائی کا ارادہ ڈال دیا کہ بُصری پر چڑہائی کرو وہ ارادہ اللہ کا پیغام پہونچانے والا تہا یا اللہ تیری پناہ کیسی ہی کہلی بات ہو پادری لوگ مطلب بدلنے پر طیار ہین سترہوین آیت مین اللہ فرماتا ہے ادوم بہی جائی حیرت ہوگا ہر ایک جو اوسکی طرف سے گذریگا حیران ہوگا اور اوسکی ساری آفتون کے سبب چہپکار کریگا کہ جسطرح سدوم اور عمورہ اور اونکے آس پاس کے شہرون کا حال تہا جب وی غارت ہوگئے تہے سو اوسمین ہی آدمی نہ بسیگا نہ آدم زاد اوسمین رہیگا خداوند کہتا ہی دیکہ وہ شیر ببر کیطرح یردن کے جوش مین سے نکل کے محکم بستی پر چڑہیگا کیونکہ مین آنکہ سے اوسکو اشارہ کرونگا اور اوسکو اوسکے اوپر سے بہگا دونگا پادری طامس اسکاٹ لکہتا ہی کہ جسطرح بختنصر کی ہے کہ وہ آویگا جسطرح شیر آتا ہے یردن کے کنارے سے جبکہ پانی کے زور کی باعث سے اپنی غار سے نکالا جاتا ہی اور بہیڑ دنپر حملہ کرتا ہی اور فرمایا کہ بہگا دونگا یعنی خدا اوسکو دوڑائیگا ادوم کی زمین پر جو مضبوطی کی ہوئی ہے یا یہ معنے کہ وہ آدمیونکو زمین پر سے بہگا دیگا ارشاد ہوتا ہی اور کون وہ برگزیدہ ہے جسے مین مقرر کرون کہ اوسکا مخالف ہو کیونکہ مجہ سا کون ہے جو میرے لیے

وقت مقرر کرے اور وہ چرواہا کون ہے جو میرے حضور کہڑا رہ سکے گا اس لیے خداوند کی مصلحت کو جو اوسنے ادوم کے برخلاف کی ہے اور اوسکے منصوبون کو جو اوسنے تیما کے باشندون کی مخالفت مین باندہی ہین سنو یقیناً وی جو گلے مین چہوٹے ہین اونہین گہسیٹ لیجاوینگے ای ایمان والو یہ خبر ہرگز بخت نصر کی نہین ہوسکتی یہان تو اللہ صاف فرماتا ہے کہ وہ بندہ جسکو اللہ نے سب بندون مین سے چن لیا ہے وہ کون ہے اوسکو بہچانو جسکے وقت مین بصری اور ادوم پر بڑی لڑائی ہوگی پہر فرمایا کہ میرا دوسرا کون ہے جو مجکو مشورہ دینوی سو مین آپہی اپنی حکمت کی موافق اوسکو مقرر کرتا ہون اور وہ چرواہا یعنی حاکم کون ہے جو میری لڑائی کے سامنے ٹہر سکے یعنے اگر مین چاہون کم زورونکو زبردستون پر غالب کردون پہر صاف عرب لوگونکا پتا دیا کہ جو گلے مین چہوٹے ہین یعنے بالفعل بخت نصر شیر کیطرح جن گلون پر حملہ کرتا ہے اون سب مین کم زور اور بے سامان عرب ہین آخری زمانہ مین یہی کم زور لوگ اللہ کی قدرت سے بصری اور ادوم والون کو گہسیٹ لیجاوینگے پچاسوان باب قومون مین خبر دو اور منادی کرو اور جہنڈا بلند کرو منادی کرو مت چہپاؤ کہو کہ بابل نے لیا گیا بیل پریشان ہے مرودک توڑا جاتا ہے اوسکی بت گہبرائی جاتے ہین اوسکی مورتین توڑی جاتی ہین کیونکہ اوترسے ایک قوم اوسپر چڑہتی ہے جو اوسکی سرزمین کو ویران کریگی اور کوئی اوسمین نہ بسیگا انسان سے حیوان تک وی بہاگین گے وی روانہ ہونگے اون دنون مین اور اوسوقت خداوند کہتا ہے بنی اسرائیل آوینگے وی اور بنی یہودا اکہٹے روتے روتے چلے جاوینگے اور خداوند اپنے خدا کو ڈہونڈین گے وی اوسطرف اپنا رخ کرکے صیہون کی راہ پوچہین گے کہ آؤ ہم ہمیشہ کے عہد مین جو کبہی نہ بہولے خداوند سے مل جاوین ای محمدی بہائیو اس مقام مین اللہ تعالے یہ پتا دیتا ہے کہ اوترسے ایک قوم بابل پر چڑہیگی جو اوسکو ویران کریگی اور کوی اوسمین نہ بسیگا یہ پتا خاص محمدیونکا ہے خسرو بادشاہ نے جو بابل کو فتح کیا تہا تو بالکل ویران نہین کردیا تہا یہ اوسکی خبر نہین ہوسکتی ایک صاحب علم سن تیرہ سو دو مین ملک مغرب سے لکہنو مین تشریف لائی تہے اور ایک سید صاحب علم لکہنو کے جو کربلای معلی مین اور مدینہ شریف مین حاضر رہے ہین ان دونون کے بیان سے معلوم ہوا کہ ملک بابل جہان کوفہ اور کربلا وغیرہ ہے وہان سے مدینہ شریف اوتر پچہم ہے صاف ثابت ہوا کہ یہ خبر محمدیون کی ہے جو بابل کی اوترطرف سے یعنے مدینہ پاک سے آئے اور بابل والونپر جہاد کیا

اسکے بعد نوین آیت مین یون ہی کہ اوتر کی سرزمین سی بڑے قومون کے ایک گروہ کو قایم کرون گا اور بابل مین
لے آونگا ایران کا ملک بھی بابل سی اوترطرف ہے جہانسے خسرو بادشاہ آیا تھا اس باب مین اور اسکے بعد
کے باب مین اوتر کا پتا دیا ہی اور جابجا فرمایا ہے کہ بابل اوجاڑ اور سوکھی زمین اور ویرانہ ہوجائیگا دوسرے باب کے
اٹھائیسوین آیت مین خبر دی ہی کہ مادیون کے بادشاہ اوسپر چڑہین گے پہر فرمایا ہی کہ اللہ کے ارادے بابل کے
برخلاف قایم رہینگے کہ بابل کی سرزمین کو ویران کردے جسمین ایک بستی والا نرہے دیکھو فارس والون کی
لڑائی کی خبر دیکر یہ بھی فرمادیا کہ اللہ نے جو اس شہر کے ویران کرنیکا ارادہ کیا ہے اور اپنے پیغمبرونکو خبر دی
ہی اوسکا ظہور ایک مدت کے بعد ہوگا یہ اسلیے فرمادیا کہ خسرو کی فتح دیکھکر کوی نادان یہ خیال نکرے
کہ اسکے ساتھ جو بابل کی ویرانی کی خبر دی تھی وہ ارادہ معاذ اللہ جاتا رہا بلکہ وہ ارادہ قایم ہے
اپنے وقت پر ظاہر ہوگا ان کتابون کا یہی قاعدہ ہی کہ کوئی خبر اول زمانہ کی ہی اور کوئی آخر زمانہ
کی یہ آیتین جو لکھین گئین جنمین صاف انلوگونکا ذکر ہے جو بابل کو ویران کرینگے یہ خبر صاف محمدیون
کی ہے جنکے جہاد کی بعد بابل ویران جنگل ہوگیا دیکھو اسکے بعد اللہ تعالے یہ پتا دیتا ہے کہ اوسوقت
مین یہودا اور باقی اسرائیلی لوگ مل جاوینگے اور سب مل کر صیہون مین جاوینگے پہر ہمیشہ کے عہد کا پتا دیا یعنی
وہ شریعت جو ہمیشہ رہیگی اوسمین ملجاوینگے معلوم ہوا کہ وہ ہمیشہ کی شریعت جسکے بھیجنے کا وعدہ اس کتاب
کے اکتیسوین باب کی تین تیسوین آیت مین اور حضرت اشعیا کے اکانونوین باب مین اور اونسٹھوین باب
کے آخر مین فرمایا ہے اوس شریعت کا ظہور اوس رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم سے ہی جنکے خادمون نے
بابل کو فتح کیا اور وہ فتح ہوکر بالکل ویرانہ ہوگیا چوالیسوین آیت مین یون ہی دیکھ وہ شیر ببر کیطرح
یردن کے جوش مین سی نکل کر مضبوط بستی پر چڑہیگا کیونکہ مین اوسکے لیے آنکھ سے اشارہ کرونگا اور
اونہین اوسکے اوپر ہیگا پادری طامس اسکاٹ لکھتا ہی کہ یہ خبر خسرو بادشاہ کی ہی جسطرح اوپر ایسا ہی بیان بخت نصر
کے حق مین تھا ویسا بیان خسرو بادشاہ کے حق مین ہی کہ وہ بابل پر چڑہیگا ارشاد ہوتا ہی اور
چنا ہوا کون ہی جسے مین مقرر کرون کہ اوسکا سامنا کرے کیونکہ مجھسا کون ہی اور کون ہی جو میرے لیے وقت
مقرر کرے اور وہ چرواہا کون ہی جو میرے سامنے کھڑا رہ سکے گا اس لیے خداوند کے منصوبے کو جو اوسنے
بابل کے برخلاف باندھا ہے سنو اور اوسکے ارادیکو جو اوسنے کسدیون کی سرزمین کی مخالفت مین
کیا ہے یقیناً گلے مین دی جو سب سے چھوٹے ہین اونہین گھسیٹ لیجاوینگے اے ایمان والو یہ خبر

خسرو بادشاہ کی نہین ہو سکتی بیان تو اللہ صاف فرماتا ہے کہ جسکو مین نے سب بندونمین سے چن لیا ہی
وہ کون ہی جو بابل کا سامنا کرے اوسکو پہچانو پھر فرمایا کہ میرا دوسرا کون ہی جو مجھکو مشورہ دی یعنے مین آپ
اپنی حکمت کی موافق اوسکو مقرر کرتا ہون اور وہ چرواہا یعنے حاکم کون ہی جو میری لڑائی مین شریک ہو پھر
صاف فرمایا کہ جو گلہ مین سب سی چھوٹے ہین یعنے خسرو بادشاہ شیر کیطرح مین گلون پر حملہ کر رہا ہے
اُن سب مین کم زور اور بے سامان عرب ہین آخری زمانے مین وہی کم زور لوگ اللہ کی قدرت
سے بابل کو گھسیٹ لیجاوینگے آفتاب صداقت مین ہی کہ خسرو کی بادشاہی دریای روم سے
دریای سندھ تک پھیل گئی تھی **حضرت حزقی ایل علیہ السلام کے صحیفہ سے محمدی
بشارتون کا بیان** ملا سید علی طہرانی لکھتے ہین کہ حضرت حزقی ایل کا خطاب ذو الکفل ہے
اسکا باعث یہ ہی کہ چار سو اسرائیلی پیغمبرونکے وہ ضامن ہوی کہ اسرائیلیونمین جو شریر تھے اونکو
قتل نہ کرین اونکی ضمانت سی وہ سب بچ گئی نہین تو قتل ہو جاتے اس صحیفہ کے سرے پر لکھا ہے
کہ یہویکین بادشاہ کی قیدی کے پانچوین برس مین اللہ کا کلام حزقی ایل کو پہونچا جو کسدیون
کے ملک مین نہر کبار کے کنارے پر تھے اس صحیفہ مین بھی اللہ تعالے نہایت قہر اور بڑی
غضب سے اون لوگون کی بت پرستیون اور بدکاریون کا ذکر کرکے اونکو بخت نصر کی فوجون
سے ڈراتا ہی اور یروشلم کی ویرانی کی خبر سناتا ہی پھر یہ بھی وعدہ کرتا ہی کہ آخر زمانہ مین رحمت
کا ظہور ہوگا ایمان کی ترقی ہوگی **سترہوین باب مین** اسرائیلیون کے قتل اور ویرانی
کی خبر دیتا ہے پھر بائیسوین آیت مین فرماتا ہے خداوند اللہ کہتا ہی کہ مین بلند دیودار کی سب سے
اونچی ڈالی کی پھنگی لون گا اور اوسی لگاؤن گا اور اوسکی نرم شاخون مین سے ایک پھنگی توڑ
ڈالون گا اور اوسے ایک اونچے اور بلند پہاڑ پر لگاؤنگا اسرائیل کے اونچے پہاڑ مین اوسے
لگاؤنگا سو وہ شاخین نکالے گی اور اوسمین میوی لگین گے اور وہ ایک عالیشان دیودار ہوگا
اور ساری چڑیان اور سب پرندی اوسکے تلے بسین گے وی اوسکے ڈالیون کے سایہ مین بسیرا
لین گے اور میدان کے سارے درخت جانین گے کہ مجھ اللہ نے بڑی درخت کو نیچا کر دیا
اور چھوٹے درخت کو اونچا کر دیا ہرے درخت کو سکھا دیا اور سوکھی درخت کو ہرا کر دیا مجھ اللہ نے
کہا اور اوسے انجام دونگا آی محمدی بھائیو اس باب کے سری پر پادری ہتھر لکھتا ہی کہ خدا وعدہ

کرتا ہی کہ مین انجیل کا سرو آپ لگاونگا اور اصل بات یہ ہی کہ یہان بھی وہی محمدی بشارت ہی دیکھو غور کرو
اللہ تعالے فرماتا ہی کہ مین بلند دیودار کی سب سی اونچی ڈالی کی ٹہنگی لونگا سو اسرائیلیون کے باپ
داد و نمین جو سب سی اوپر ہین وہ حضرت ابراہیم ہین اونہین کو سب سی اونچی ڈالی فرمایا ہی اوس
اونچی ڈالی کی ٹہنگی حضرت اسمعیل ؑ اور اونکی نسل ہی او نمین اللہ نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم
کو پیغمبر و نکا سردار کیا اونپر قرآن اوتارا اور اونکی قوم کو اسرائیلیون کے اونچے پہاڑ پر لگایا جسکی
برکت اور شرافت خوب ظاہر تھے اوس پہاڑ پر اسرائیلیون کے ملک مین اونکو غلبہ دیا پہلی تہوڑے
سے محمدی لوگ ملک شام مین اور یروشالم مین بسی پہر بڑہتے بڑہتے دیکھو کسقدر کثرت محمدیون کی اوس
پاک ملک مین ہوے اون محمدیون مین کیسے کیسے کامل لوگ پیدا ہوی اس نرم شاخ کو اللہ نے بہت
بڑا درخت کر دیا اون کاملون کے سایہ مین بہتون نے اللہ کی راہ پائی اور بلاؤن اور آفتون سے
امن پایا بہت سے اسرائیلی بھی محمدی دین مین آئے مگر غلبہ اور حکومت اسمعیلون کو رہا سب لوگون نے
اللہ کی قدرت دیکھی کہ اللہ نے اسرائیلیونکو گھٹادیا اسماعیلیونکا رتبہ اونسے بڑہا دیا بیسوان باب
اس باب کے سرے پر پادری میتہر لکھتا ہے کہ اللہ اونسے وعدہ کرتا ہے کہ آخری زمانہ مین انجیل کے وسیلہ
سے تمکو جمع کرونگا جناب حزقی ایل ؑ لکھتے ہین کہ ساتوین برس کے پانچوین مہینے کی دسوین تاریخ اسرائیل
کے کئی بزرگ خداوند سے کچھہ پوچھنے آئے اور میرے سامنے بیٹھے تب خداوند کا کلام مجھی پہونچا اور
فرمایا کہ انسی کہدے کہ خداوند یون کہتا ہے کہ مجھے اپنی حیات کی قسم تم مجھسے کچھہ پوچھنے نہ پاؤگے اسکی
بعد جو کلام ہے اوسمین اللہ تعالے اسرائیلیون پر اپنے احسان بیان فرماتا ہی کہ مین اونکو مصر
کی زمین سے کنعان کی زمین مین لایا اور مین نے اونکو شریعت کے حکم دئی مگر اونہونے میرے
حکمون کو نہ مانا اور بتون کو پوجا اسباب مین کئی جگہ بیابان کا لفظ ہے کہ بیابان مین اسرائیلیون
نے میرا حکم نہ مانا لیکن مین نے اونکی رعایت کی اور بیابان مین اونکو بالکل ہلاک نہ کر ڈالا
بیابان سے مراد وہی بیابان عرب کا ہی جسمین حضرت موسیٰ اسرائیلیون کے ساتھہ چالیس
برس تک رہے اوس بیابان مین جو جو نافرمانیان اون لوگون نے کین اور جو جو بت پرستیان
کتھان مین کین اون سبکی شکایتین کرکے اکتیس آیتون کے بعد فرماتا ہے کہ وہ جو تمہارے جی مین
آتا ہے کہ تم کہتے ہو کہ ہم غیر قومون کی مانند ہونگے اور ملکون کے گروہون کے مانند ہم لکڑی اور

پتھر کو پوجین گے سو کبھی واقع نہو گا خداوند اللہ کہتا ہے کہ مجھے اپنی حیات کی قسم کہ مین زور آور ہاتھ سے اور بڑہائی ہوے بازو سے غذاب نازل کر کے تمپر سلطنت کرونگا اور مین زور آور ہاتھ سے اور بڑہائے ہوے بازو سے قہر نازل کر کے تمہین قومون مین سے باہر نکال لاؤنگا اور اون ملکون مین سے جنمین تم پراگندہ ہوے ہو جمع کرونگا اور مین تمہین قومونکے بیابان مین لاؤنگا اور روبرو تمسے مباحثہ کرون گا جسطرح مین نے تمہارے باپ دادون کے ساتھ مصر کے ملک کے بیابان مین مباحثہ کیا خداوند اللہ کہتا ہے اوس ہی طرح مین تم سے بہی مباحثہ کرون گا اور مین تمکو چہڑی کے نیچے چلاؤنگا اور تمہین عہد کے بند مین لاؤنگا اور مین تم سے اون لوگون کو جو سرکش اور مجھ سے باغی ہین جدا کرون گا مین اونہین اوس ملک سے جسمین وے سفر کرگئے نکالدونگا اور وے اسرائیل کے ملک مین نہ آنے پاوین گے تاکہ تم جانو کہ مین خداوند ہون آپ امت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالے نے اون لوگون کو پوچھنے ندیا اونکی دلکی بات کا جواب دیا کہ تمہارے دل مین یہ آتا ہے کہ اگر ان بت پرست بادشاہون کے ظلم کا یہی حال رہا تو یہ لوگ ہمسے زبردستی پتھر پجواوین گے اور ہم سب بت پرست ہو جاوینگے سو اللہ فرماتا ہے کہ ایسا ہرگز نہین ہوگا بلکہ جن لوگون نے تمکو قید کیا ہے مین اونپر اپنی بڑی قدرت سے عذاب نازل کرونگا یعنے بابل والون پر دوسرا زبردست حاکم بہیجون گا اور بابل والون پر قہر نازل کر کر تمکو ان بت پرست لوگون سے باہر نکال لاؤنگا اور تمکو تمہارے ملک مین اکہٹا کرونگا سو اس وعدہ کے موافق اللہ نے خسرو بادشاہ کو بابل والونپر غلبہ دیا اور اسرائیلیون کو پہر ملک شام مین بساکر اونکو چارسو برس تک شریعت پر قایم رکھا پہر اللہ دوسرا وعدہ کرتا ہے کہ تمکو قومون کے بیابان مین لاونگا اوپر ثابت ہوچکا ہے کہ بیابان ان کتابون کے محاورے مین عرب کو کہتے ہین اور اس باب مین کئی جگہ عرب کے بیابان کا صاف ذکر ہوچکا ہے سو اللہ اسرائیلیون سے وعدہ کرتا ہے کہ مین تمکو قومون کے بیابان مین یعنے عرب مین لاؤنگا اور مین تمسے منہو بمنہو بحث کرونگا جسطرح مین نے ملک مصر کے بیابان مین یعنے وہ بیابان جو مصر کے قریب عرب کے ملک مین ہے اوسمین تمہارے باپ دادون سے بحث کی اسکا صاف مطلب یہ ہے کہ ایک پیغمبر کی زبانی تمسے بحث کرونگا جسطرح مصر کے اوس بیابان مین موسیٰ کی زبانی تمسے بحث

کی تھی اس وعدہ کی موافق اللہ تعالے بہت سے اسرائیلیونکو مدینہ مین اور خیبر مین لایا پادری مارش مین
سیر الاسلام مین لکھتا ہی کہ عربستان کا ملک جو خوف و خطر سے خالی تھا وہان یہودیون نے پناہ لی تھی
اور رہنا اختیار کیا تھا پادری جان ڈیون پورٹ لکھتا ہی کہ یہودیون نے روم والون کی ظلم سے
اس سرزمین مین یعنے عرب مین جہان ہر ایک کو آزادی حاصل تھی پناہ پکڑی تھی سو یہودی لوگ مدینہ
مین اور خیبر مین یہان تک رہی کہ جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم مکہ مین پیدا ہوی اور آپ پر اللہ نے قرآن اوتارا
پہر آپ مدینہ مین تشریف لائے جو سورتین قرآن کی آپ پر مدینہ مین اوترین جیسے سورۂ بقر اور سورۂ
آل عمران اور سورۂ نسا اور سورۂ مائدہ اور سورۂ جمعہ ان سورتونمین اللہ تعالے نے یہودیونسے
بڑے بڑے مباحثہ کئے ہر طرح سے اونکو قائل کیا تھوڑے سے یہودی ایمان لائے محمدی دین مین
داخل ہوے یہ وعدہ پورا ہوا کہ مین تمکو عہد کی یعنے شریعت کی قید مین لاؤنگا اور بہت یہودی جو ایمان نہین
لائے جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ملک مین رعیت ہو کر محصول دیکر رہے یہ وعدہ پورا ہوا کہ مین
تمکو چھڑی کے نیچے یعنے حکومت کے نیچے چلاؤن گا اور بہت یہودی لڑائیونمین محمدیون کے ہاتھون
قتل ہوے یہ وعدہ پورا ہوا کہ جو سرکش اور مجہسے باغی ہین اونکو جدا کرونگا اور فرمایا تھا کہ جس ملک
مین وہ سفر کر گئے وہان سے اونکو نکالدونگا سو بہت یہودیونکو ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ
سے نکالدیا وہ خیبر مین جا رہے پہر خیبر کی لڑائی مین بہت سے قتل ہوے اور ملک شام مین کو جاتے
نبائی پچیسوان باب ای آدم زاد بنی عمون کیطرف اپنا منھ کر اور بنی عمون سے کہہ خداوند اللہ یون
فرماتا ہے ازبسکہ تونے میرے مقدس کی بابت جسوقت وہ ناپاک کیا گیا اور اسرائیل کی سرزمین کی
بابت جسوقت وہ اوجاڑی گئی اور اہل یہودا کی بابت جسوقت قید ہو کی گئے آہا کہا اس لیے دیکہہ مین تجہے پورب
کے لوگون کے قبضہ مین کردونگا کہ تو اونکی ملکیت ہو اور وی تجہ مین اپنے لیے گانون بساوینگے اور
اپنے مکان تیرے درمیان بناوینگے اور تیرے میوے کہاوینگے اور تیرا دودھ پیوینگے اور مین
ربہ کو اونٹ سالا اور بنی عمون کی سرزمین کو بہیڑ سالا کرونگا اور تم جانونگے کہ مین خداوند ہون
پادری طامس اسکاٹ لکھتا ہی کہ یہ غالبًا ایسی بات ہی کہ بخت نصر نے یروشالم کی بربادی کی بعد
عمونیونکو قبضہ مین کرلیا اور عرب والون نے اور یہودا کے پورب کے قومون نے اون شہرون پر
قبضہ کرلیا اور ربہ کو اپنی خاص جگہہ بنائی اور وہان اپنے اونٹ اور جانور رکہے تو یہن آیت مین اللہ

فرماتاہی دیکھو مین موآب کے پہلو کو اوسکے شہرون سے اوسکے سرحد کے شہرون سے جو زمین کی شوکت
ہین بیت لیسموت اور بعل معون اور قریتیم سے کہول دونگا اور مین اوسے پورب کے لوگون کو بنی عمون کی تحفت
مین میراث کرونگا تاکہ قومون کے درمیان بنی عمون کا ذکر نہ رہے اور مین موآب پر عدالت کرونگا
اور وی جانینگے کہ خداوند مین ہون پادری طامس اسکاٹ لکھتا ہی کہ اسکا یہ مطلب ہی کہ مین سامنے
کے شہرون مین راستہ کردونگا کہ وہ لوگ اونکے ملک کے عمدہ شہرونکو لے لیوین موآب کی تباہی
سے عمونی ہر تدبیر سے محروم ہوجاوینگے دونون ایک ہی قوم کے ہاتون برباد ہونگی کہ مین نے
عمونیون کے ساتھ موآب والون کو پورب والون کے قبضہ مین دیا ہے ای محمدی بھائیو ان کتابون
مین عرب کے لوگ پورب والے کہلاتے ہین اللہ تعالے خبر دیتا ہے کہ عمونی اور موآبی دونونکو مین
پورب والون کے یعنے عربون کے قبضہ مین دیدونگا پادری مریک نے کشف الآثار مین لکھا ہی کہ جن
دنونمین بخت نصر نے یروشالم کو لے لیا تھا اوندنونمین عمونیون نے خوشی کی تھی بابل والون نے
اور مصر والون نے اور شام والون نے اور روم والون نے اپنے اپنے وقت مین عمونیون کے
ملک پر قبضہ کیا لیکن یہ ملک آباد رہا اور بہت سے آباد شہر اس ملک مین تھے یہی حالت اس
شہر کی رہے کہ ہجرت سے یعنے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے مدینہ مین تشریف لانے سے گیارہون
برس تھا کہ مسلمانون کے لشکر نے اوس طرف کو یعنے عمونیون کے ملک پر ریلا کیا پادری۔
اگستس براڈہیڈ تاریخ مین لکھتا ہی کہ عمونے دریاے ارنون اور یعبوق کے دوآب مین رہتے
تھے ابن اثیر رح تاریخ کامل مین لکھتے ہین کہ حضرت ابوبکر صدیق رض کے وقت مین جب لوگ دین سے
پھر گئے تو حضرت ابوبکر رض نے جہاد کے لیے ہر طرف فوجین بھیجین خالد ابن سعید کو ملک شام کے
قریب مقامون پر بھیجا اور خالد کو حکم کیا کہ پہلے قوم طی پر جاؤ پھر بزاخہ پر پھر بطاح پر جاؤ یہ
جہاد بعضون کے نزدیک بارہوین برس تھا اور ابو معشر اور ابو عبیدہ ابن محمد ابن عمار ابن
یاسر نے فرمایا کہ جو لوگ دین سے پھر گئے تھے اون سبھون پر جہاد خالد وغیرہ کا گیارہوین برس
تہا معلوم ہوا کہ یہی ملک عمونیونکا تہا صفنیاہ ع کے صحیفہ کے دوسری باب مین موآب اور عمون کی ویرانی کی
خبر ہے بعد اوسکے فرمایا ہی کہ میرے لوگون کے بچے ہوے اونہین لوٹینگے اور میری قوم کے باقی
لوگ اونکے مالک ہونگے ای محمدی بھائیو اب سمجھو کہ محمدیونمین اسرائیلی بھی بہت سے تھی جو دین محمدی

مین داخل تھے وہ پیشن خبری پوری ہوئی کہ میرے لوگون کے بچے ہوے اونکو لوٹین گے اور یہ پیشن خبری
بھی پوری ہوی کہ اونکا ملک پورب والون کے یعنے عربون کے قبضہ مین کر دونگا اور عمونیون مین جو
لوگ ایمان لائے وہ کفر کی قید سے او ظالم بادشاہون کی قید سے چھوٹے اور یہ پیشن خبری جو جناب ارمیا
علیہ السلام کی زبانی اللہ نے دی تھی پوری ہوی کہ اسکے بعد مین عمونیون کی اسیری کو بدل دونگا
اور اونکے ملک کے ویران ہوجانیکی جو خبر دی تھی اوسکا بھی ظہور دکھا دیا پادری مریک کشف الآثار مین
لکھتا ہی کہ اب ایک حصہ اس ملک کا اعراب یعنے عرب کے جنگلی بدوؤنکے قبضہ مین ہے اور باقی عثمانی بادشاہونکے
ہاتھ مین ہی اور یہ ملک ملک شام کے بڑے پھلدار مقامون سی تھا بدو لوگ وہان پھرا کرتے ہین شہر اور
گاؤن ویران ہوگئی ہین بعضے مقامون مین چارہ گھاس بہت ہے بدو لوگ وہان اونٹون اور
بکریون کو چرانے جایا کرتے ہین اور عمونیون کا نام اب کسی قوم مین نہین اور کوی نہین کہتا کہ مین عمونی ہون
اور وہ شہر جسکا نام ربّاہ تھا جو عمونیونکا پای تخت تھا یعنے وہان بادشاہ رہتا تھا وہ شہر بہت مضبوط
تھا مگر اب ویران ہے اور اب تک بدو لوگ اوس مکان کو ربّہ کہتے ہین وہان اگلی عمارتون کے
ویران ٹیلے ہین بدو لوگ وہان اونٹونکو بٹھاتے ہین جیسا کہ خرقی ایل کے صحیفہ کے پچیسون
باب مین ہے کہ مین ربّاہ کو اونٹون کی جگہ اور عمونیکی سرزمین کو گلون کے بیٹھنے کی جگہ کردونگا
محمد ابن اسحاق رح کی کتاب السیرۃ مین ایک روایت ہی جسمین یہ بیان ہی کہ رفاعہ ابن زید رض ربّہ مین تھے
پھر وہان سے اونٹ پر سوار ہوے تین شب چلے تب مدینہ مین پہونچے معلوم ہوا کہ ربّہ مدینہ
شریف سے تین شب کی راہ پر ہی پادری مریک لکھتا ہی کہ موآب کا حال بھی ایسا ہی ہوا کہ اکثر
شہر اوس ملک کے ویران ہوگئے اون شہرون کی نشانیان رہ گئین اور بہت ایسا ہوا ہی کہ
عثمانی بادشاہون مین اور بدوئین موآب کے میدانون مین لڑائی ہوی ہی یہ ملک بھی بدوون کے
قبضہ مین ہی بدو لوگ وہان پھرا کرتے ہین بڑے بڑے میدان جنگل ہوگئین مگر بعضے بعضے
جگہ چھوٹے چھوٹے کھیت ہوتے ہین بلکہ بدوونکے گلہ وہان کے میدانون مین چرتے ہین اور عروعیر
کے جو شہر تھے وہان گلون کے رہنے کا مقام ہوگیا ہی محمد ابن اسحاق کی کتاب السیرۃ مین موتہ کی
لڑائی کے ذکر مین لکھا ہے کہ لوگ چلے یہانتک کہ معان مین اوترے جو زمین شام مین ہے
اونکو خبر پہونچی کہ ہرقل ایک لاکھ رومیون کے ساتھ مآب مین اوترا ہے جو زمین بلقاء مین

ہی ظاہر یون ہی کہ یہ وہی سواب ہی جسکا ذکر ان پاک کتابون مین آتا ہی بابل والی اور ادومی اور موآبی اور عمونی اسرائیلیون کے دشمن تہی اللہ تعالی نے اسرائیلیون سے فرمایا تھا کہ اب مین تمکو تمہاری بدکاریونکی باعث سے سزا دیتا ہون اخیر زمانہ مین اون قومون کا ملک ویران کرونگا جنہون نے تمسے دشمنی کی ہی اور اللہ نے بار بار پاک کتابون مین عدالت کا وعدہ کیا تھا ہمارے رسول پاک محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ نے اس بڑی عدالت کے لیے بہیجا تھا اللہ نے آپکے وقت مین ان ملکون کو ویران کر دیا اور ملک شام اور عرب اور مصر وغیرہ کو سزا دیکر ایمان اور علم سے آباد کر دیا یہ خبرین جو ان پاک کتابون مین دی تھین اون سبکا خلاصہ سورہ بنی اسرائیل کی اس آیت مین یاد دلا دیا وَاِنْ مِنْ قَرْيَةٍ اِلَّا نَحْنُ مُهْلِكُوْهَا قَبْلَ يَوْمِ الْقِيَامَةِ اَوْ مُعَذِّبُوْهَا عَذَابًا شَدِيْدًا كَانَ ذٰلِكَ فِي الْكِتَابِ مَسْطُوْرًا اور نہین ہی کوی بستی مگر ہم ہلاک کر دینے والے ہین اوسکے قیامت کے دن سے پہلے یا اوسپر عذاب کرنے والی ہین سخت عذاب یہ کتاب مین لکہا ہوا ہی اللہ تعالے اپنے حبیب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو خبر دیتا ہی کہ ہماری اگلی کتابونمین یہ لکہا ہوا ہی کہ ساری بستیونمین کسی بستی پر سخت عذاب آویگا کوی بستی ہلاک یعنے ویران ہو جاویگی یہ سب وعدے محمدی وقت مین پورے ہوے بہت بستیونکو ویران کر دیا اور بہت بستیونکو تلوار کا عذاب دیکر وہان نور ایمان کا پہیلا دیا اکیسوان باب اس باب مین چوبیس آیتون کے بعد یون ہی ارے تو بی دین شریر اسرائیل کے بادشاہ جسکا دن تیری بدکاری کے انجام کو پہونچنے پر آیا ہی خداوند اللہ یون فرماتا ہی کہ ٹوپی اوتار کسی جاویگی اور تاج اوتار اجائیگا جو یہ ہی سو یہ نرہیگا کہ جو نیچا ہے مین اوسکو اونچا کرونگا اور جو اونچا ہی سو مین اوسے نیچا کرونگا مین اوسکو اولٹ اولٹ اولٹ دونگا اور یہ بہی نرہیگا جب تک کہ وہ آوے جسکے لیے عدالت ہی اور مین اوسکو دونگا ای امت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پہلے اسرائیل کے بادشاہ سے یعنے صدقیا سے فرمایا کہ تیرا تاج اوتار اجائیگا پہر فرمایا کہ جو یہ ہی سو یہ نرہیگا یہ اشارہ بابل والونکی طرف ہی کہ اونکا بہی زور نہین رہیگا پہر تین بار فرمایا کہ اولٹ اولٹ اولٹ دونگا سو بابل والونکی سلطنت اللہ نے اولٹ کر ایران والونکو سلطنت دی پہر اونکی سلطنت اولٹ کر یونان والونکو بادشاہت دی پہر اونکی بادشاہت اولٹ کر رومیون کو سلطنت دی پہر وہ آخری زمانہ کے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم جنکے ہاتہ پر عدالت کا وعدہ تہا وہ تشریف لائے اور اللہ نے آپکو سلطنت دی اور رومیونکی سلطنت کو اولٹ دیا پادری طامس اسکات

اسکو حضرت عیسیٰ کی خبر ٹھہراتا ہی اور عدالت کی لفظ سے آنکھو چرا تا ہی حضرت عیسیٰ نے اور سچے عیسائیون
نے چھہ سو برس ظالمون کے ظلم اوٹھائی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے ظالمون سے بدلہ لیا عدالت کی
کی سب پیش خبریان پوری ہوئین کہ چونتیسوان باب اس باب مین اللہ تعالے اسرائیلی حاکمون کے
ظلم کی شکایت کرتا ہی اور جو اسرائیلی لوگ تتر بتر ہوگئی ہین اونسے تیرہوین آیت مین وعدہ کرتا ہی کہ مین
اونکو ساری قومونکے درمیان سے پھیر لاونگا اور اونکی زمین مین پہونچاؤنگا اور تیئسوین آیت مین فرماتا ہے
کہ مین اونکے لیے ایک چوپان مقرر کرونگا اور وہ اونکو چراویگا یعنے میرا بندہ داؤد وہ اونکو چراویگا اور وہی
اونکا چوپان ہوگا اور مین خداوند اونکا خدا ہونگا اور میرا بندہ داؤد اونکی درمیان سردار
ہوگا مجھ خداوند نے یون کہا ہی اور مین اونکے ساتھ صلح کا عہد باندھونگا اور سارے برے درندونکو
زمین پر سے نابود کرونگا اور وے بیابان مین سلامتی سے رہا کرینگے اور جنگلون مین سوئین گے اور مین
اونہین اور اون مکانونکو جو میرے پہاڑ کے آس پاس ہین برکت کا باعث کرونگا اور مین مینہ کو اوسکے
مقرر وقت مین برساؤنگا برکت کے مینہ برسا کرینگے اور میدان کا درخت اپنے میوے دیگا اور زمین
اپنا حاصل دیگی اور وے سلامتی کے ساتھ اپنی زمین مین رہینگے اور جانینگے کہ مین خداوند ہون جبکہ مین
اونکے جوے کا بندھن توڑونگا اور اونکے ہاتھ سے جو اونسے اپنی خدمت کرواتے ہین چھوڑاؤنگا اور وے آگے
کو قومون کے لیے شکار نہونگے اور زمین کے درندے اونہین نگل نہ سکینگے اور وے امان سے بسین گے اور
کوئی آدمی اونہین خوف کا باعث نہوگا اور مین اونکے لیے ایک نامور پودہا برپا کرونگا اور وے پھر کبھی اپنی
زمین مین مارے بھوکھ کے ہلاک نہونگے اور آگے کو غیر قومونکا طعنہ نہ اوٹھاوینگے اسی طرح وے جانینگے
کہ مین خداوند اونکا خدا اونکے ساتھ ہون اور وے اہل اسرائیل میرے لوگ ہین خداوند اللہ فرماتا ہے
اے ایمان والو اس باب مین اسرائیلیون کو بڑے بشارت ہی کہ جب وے ایماندار ہوجاوینگے تب ظالم حاکمون
سے بچ جاوینگے اور ملک شام مین نہایت راحت اور عیش سے اور امن امان سے رہین گے اور اللہ کے
پہاڑ یعنے یروشالم کے آس پاس بڑے بڑے برکتین ظاہر ہوینگے جو اسرائیلی محمدی ہوگئی ہین وہ ملک
شام مین امن امان سے موجود ہین پادری طامس اسکاٹ لکھتا ہی کہ نامور پودہا حضرت عیسیٰ ہین ای
پادریو تمکو خوب معلوم ہی کہ حضرت عیسیٰ کے وقت مین ان پیش خبریونکا ظہور نہین ہوا محمدیون کے کتابون مین
جابجا یروشالم اور ملک شام کی آبادی کا بیان موجود ہے اس کھلی نشانی کو دیکھو اور محمدی ہوجاؤ

دیکھو بہت سے اسرائیلی جو محمدی ہوگئے ہین صیہون مین حضرت داؤد علیہ السلام کے مزار پاک کے خادم ہین
حضرت داؤد واللہ کے حکم سے اونکے نگہبان ہین چھتیسوان باب اس باب مین اللہ تعالے اسرائیلیون
کے پہاڑون اور ٹیلون اور نالون کو بشارت دیتا ہی اور فرماتا ہی کہ مین تمہاری طرف ہون اور تمپر توجہ کرونگا
اور تم جوتے اور بوئے جاؤگے اور مین آدمیون کو یہان اسرائیل کے سارے گھرانیکو اوس سبکو تمپر بہت بہت
بڑھاونگا اور شہر آباد ہون گے اور ویرانے پھر تعمیر کئے جاوینگے ور مین انسان اور حیوان کو تمپر بڑھاؤنگا اور
وے بہت ہونگے اور پھیلین گے اور مین تمہین ایسا بساونگا جیسا اگلے وقت مین تھے اور تمپر پہلے کی نسبت
زیادہ احسان کرون گا اور تم جانون گے کہ مین خداوند ہون تیرہوین آیت مین ہی کہ اس سبب سے
کہ تجھے کہتے ہین کہ تو اے زمین انسان کو نگلتی ہی اور تونے اپنی قومونکو بے اولاد کیا اس لیے نہ تو آگی کو
انسان کو نگلی گی نہ آگی کو اپنی قومونکو بے اولاد کریگی چوبیسوین آیت مین فرماتا ہی کہ مین تمہین غیر قومون مین
سے نکال لونگا اور سارے ملکونمین سے اکٹھا کرون گا اور تمہین تمہارے وطن مین لے آؤنگا تب تمپر صاف
پانی چھڑکونگا اور تم پاک صاف ہوگے اور مین تمکو تمہاری ساری گندگی سے اور تمہاری ساری بتون سے پاک
کرونگا اور مین تمہین ایک نیا دل بخشونگا اور ایک نئے روح تمہارے اندر مین ڈالونگا اور تمہارے گوشت
مین سے سنگین دل کو نکال ڈالون گا اور گوشتین دل تمہین عنایت کرونگا اور مین اپنی روح تم مین ڈالونگا
اور مین ایسا کرونگا کہ تم میرے طریقون پر عمل کروگے اور تم میرے حکمون کو یاد کروگے اور اونہین
بجالاؤگے اور تم اوس سرزمین مین جسے مین نے تمہارے باپ دادون کو دیا ہی بسوگے اور تم میری گروہ
ہوگے اور مین تمہارا خدا ہون گا اور مین تمہین تمہاری ساری ناپاکیون سے محفوظ رکھونگا
اور مین اناج منگواؤنگا اور افراط بخشونگا اور تمپر کال نہین ڈالونگا اور مین درخت کے پھلونمین اور
کھیت کے حاصل مین افزایش بخشونگا یہانتک کہ تم آگے کو غیر قومون کے درمیان کال کے سبب سے
ملامت نہ اوٹھاؤگے اے ایمان والو اسرائیلیون کی سب قومونمین کے کچھ کچھ لوگ محمدی دین
مین داخل ہین اونکی نسل اللہ نے بڑہائی ہے ملک شام مین امن امان سے خوش خرم ہین اللہ
نے محمدی فیض سے اونکا دل دھو دیا اونکی دل کی سختی کھودی ایسے قحط جو اگلے وقتون مین
پڑے ہی جنکا ذکر کتابون مین دیکھ کر ہوش اوڑتے ہین ویسے قحط ملک شام مین محمدی وقت مین
نہین پڑے سینتیسوان باب اس باب مین اٹھارہ آیتون کے بعد اللہ تعالی وعدہ کرتا

کہ مین یہوداکو اور افرائیم اور اسرائیل کو ملادونگا اور اونکو اونکے ملک مین لاؤنگا اور ایک بادشاہ ان سبھون کا بادشاہ ہوگا اور وی آگے کو دو قومین بنون گی اور پہر کبہی الگ کیے جا کر دو سلطنتین ہونگی اور وی کبھی اپنے تئین اپنی تبون سے اور اپنی نفرتی چیزون سے اور اپنی خطاکاریون کی کسی خطاکاری سی ناپاک نکرینگے اور مین اونہین اونکے سارے مکانون سے جہان اونہونے گناہ کیا ہی چہڑاؤنگا اور اونہین پاک کرونگا اور مین اونکا خدا ہونگا اور میرا بندہ داؤد اونکا بادشاہ ہوگا اور اون سبکا ایک ہی چرواہا ہوگا اور وی میرے حکمون پر چلینگے اور میری شریعتونکو یاد کرینگے اور اونپر عمل کرینگے اور وی اوس سرزمین پر جسے مین نے اپنے بندے یعقوب کو دیا ہے جہان تمہارے باپ دادے بستے تھے بسینگے اور وی اور اونکی اولاد اور انکی اولاد کی اولاد ہمیشہ کو اوسمین رہینگے اور میرا بندہ داؤد ہمیشہ کے لیے اونکا سردار ہوگا اور مین اونکے ساتھ سلامتی کا عہد باندھون گا وہ اونکے ساتھ ہمیشہ کا عہد ہوگا اور مین اونہین بساؤ اور اونہین بڑہاؤنگا اور اونکے درمیان اپنے مقدس کو ہمیشہ تک قایم رکھونگا اور میرا خیمہ اونکے اوپر ہوگا اور مین اونکا خدا ہون گا اور وی میرے لوگ ہونگی اور جب میرا مقدس ہمیشہ کے لیے اونکے درمیان ہوگا تب قومین جانینگے کہ مین خداوند اسرائیل کو مقدس کرتا ہون آی محمدی بہائیو یہوداکی نسل مین اور افرائیم کی نسل مین اور باقی اسرائیلون کی نسل مین جو محمدی ہوی ہین اونکو اللہ نے ملا دیا وہ ملک شام مین ایک محمدی بادشاہ کے تابع ہین ایسا نہین ہے کہ دو قومون کا حاکم اور ہو دس قومونکا حاکم اور ہو حضرت داؤد اونکے بادشاہ ہین اللہ کے حکم سے اونکی نگہبانی کرتے ہین سبھی پیغمبر مین اپنی قبرون مین سب زندہ ہین نماز پڑہتی ہین اللہ کے حکم سے ایمان والون کی نگہبانی کرتے ہین مسجد بیت المقدس ہمیشہ کے لیے ملک شام مین قایم ہین اور قیامت تک قایم رہے گی۔ مسجد بیت المقدس اور شہر یروشالم کی پہلی ویرانی کا بیان بادشاہون کے احوال کی دوسری کتاب مین ہے کہ صدقیا بادشاہ کے سلطنت کے نوین برس ایسا ہوا کہ بابل کے بادشاہ بخت نصر نے یروشالم پر چڑہائی کی اور شہر کے گرداگرد حصار بنائے اور صدقیا کی سلطنت کے گیارہوین برس تک وہ شہر کو گہیرے ہوئے پڑے رہے

اور چوتھی مہینے کے نوین دن شہر مین مہنگی بڑہ گئی اور ملک کے لوگونکو روٹی میسر نتھی تب شہر ٹوٹا اور
سارے بہادر رات کو اوس دروازی کی راہ سی جو دو دیوارون کے درمیان بادشاہ کے باغ کی طرف
کو تھی نکل کے بہاگ گئی اوسوقت کسدی شہر کو گہیرے ہوی تھے سو صدقیاہ اوس راہ سی بیابان کو بہاگ
گیا تب کسدیون کی فوج نے بادشاہ کا پیچھا کیا اور اوسی یریحو کے میدان مین جا لیا اور اوسکا
سارا لشکر اوسے جدا ہوگیا تھا سو وی بادشاہ کو پکڑ کے بابل کے بادشاہ پاس ربلہ مین لائے
اور انہونے صدقیاہ کے بیٹونکو اوسکی آنکہون کے سامنے قتل کیا اور صدقیاہ کی آنکہین نکالین
اور پیتل کی بیڑیان اوسپر لگائین اور اوسکو بابل مین لے گئے اور بابل کے بادشاہ بخت نصر کی
سلطنت کی انیسوین برس کے پانچوین مہینے کے ساتوین دن بابل کے بادشاہ کا ایک خادم
نبوزرادان جو جلو دارون کا سردار تہا یروشلم مین آیا اوسنے اللہ تعالی کا گہر اور
بادشاہ کا محل اور یروشلم کے سارے گہر اور ہر ایک رئیس کا گہر جلا دیا اور کسدیون کے سارے
لشکر نے اون دیوارون کو جو یروشلم کے گرداگرد تہین گرا دیا اور نبوزرادان باقی لوگونکو
پکڑ لیگیا اور اوسنی وہان کنگالون کو رہنے دیا کہ انگور کے باغون کی خبر لیوین اور کہیتی کرین اور
پیتل کے ستون جو اللہ تعالی کے گہر مین تہی اور کرسیان اور پیتل کا بحر جو اللہ کے گہر مین تہا کسدیونے
توڑ کے چور چار کیا اور اونکے پیتل کو بابل مین لے گئے اور دیگین اور بیلچے اور گلگیر اور چمچے اور پیتل کے
سارے برتن جو وہان کام آتے تہے لے گئے اور انگیٹہیان اور پیالے اور سب کچھ جو سونے کا تہا
اوسکا سونا اور جو روپہلا تہا اونکا روپہ جلو دارونکا سردار لی گیا اون دو ستونون اور ایک
بحر اور کرسیونکو جنہین حضرت سلیمانؑ نے اللہ کے گہر کے لیے بنایا تہا ان سب چیزون کے پیتل
کا وزن بے حساب تہا ایک ستون اٹہارہ ہاتہ اونچا تہا اور اوسکے اوپر کا سرا بہی پیتل کا تہا
اور تین ہاتہ بلند تہا اوسپر گرداگرد جالیان اور انار کی کلیان سب پیتل کی بنی ہوئے تہین
اور دوسرے ستون مین اوسی طرح جالیون کا کام تہا اور جلو دارون کا سردار سرایہ سردار
کاہن کو اور صفنیاہ مسجد کے خادم کو اور دوسرے خادم صفنیاہ کو اور تین دربانون کو لے گیا
اور ایک منصبدار جو سپہ سالار تہا اور پانچ شخص اونمین سے جو بادشاہ کے مصاحب تہے اور
لشکر کا بڑا محرر جو مملکت کی موجودات دیکہتا تہا اور ساٹہ آدمی جو شہر مین موجود تہے پکڑ لے

اور اونکو بابل کے بادشاہ کے پاس لے گیا اور بابل کے بادشاہ نے حماۃ کی سرزمین کے ربلہ مین اونکو قتل کیا اور بخت نصر نے جن لوگون کو یہودا کی سرزمین مین چھوڑا تھا اونکے اوپر جدلیاہ کو سردار کیا جو اخی قام کا بیٹا تھا اور سپاہ کے لوگ جدلیاہ پاس مصفاہ مین حاضر ہوے اور ساتوین مہینے اسمعیل ابن نتنیا نے جدلیاہ کو اور اون یہودیون اور کسدیونکو جو اوسکے ہمراہ تھے قتل کیا تب سب چھوٹے بڑے مصر مین آرہے کیونکہ وہ کسدیون سے ڈرتے تھے دوسری کتاب مقابیس کے دوسرے باب مین حضرت ارمیاؑ کے احوال مین لکھا ہی کہ دفترون مین ایسا پایا گیا ہی کہ ارمیا علیہ السلام نے اللہ تعالے سے خبر پاکر حکم دیا کہ خیمہ عبادت کا اور صندوق اونکے ہمراہ جاوے جبکہ وہ پہاڑ پر گئے جہان حضرت موسیٰ پہاڑ پر چڑہے تھے جبکہ ارمیا اوسطرف آئے اونہون نے ایک پہاڑ کا غار پایا اونہون نے اوسمین خیمہ اور صندوق اور خوشبویونکی قربان گاہ رکھی اور دروازہ بندکردیا اور چند آدمی جو اونکے ساتھ تھے اونہون نے راستے مین نشان کردیئے لیکن اونہون نے اوسکو نہ پایا جب ارمیا علیہ السلام کو یہ بات معلوم ہوئی تو انہون نے اون لوگون کو ملامت کی اور فرمایا کہ اوسجگہ کو اوسوقت تک نجانیگے کہ اللہ اپنے بندونکو اکٹھا کریگا اور رحم مین لاویگا تب اللہ اونکو یہ چیزین دکھائیگا اسی ایمان والو اوس صندوق کو حضرت امام مہدیؑ نکالین گے اوسوقت بہت یہودی ایمان لاوینگے اسکا بیان حضرت اشعیاؑ کے گیارہوین باب مین ہوچکا ابن اثیر جزری تاریخ کامل مین لکھتے ہین کہ بخت نصر کے ملک مین جو عرب کے سوداگر تھے اونکو پکڑ لیا اور نجف مین اونکے واسطے حران بنایا اور اونکو اوسمین قید کیا اور یہ خبر عرب مین پہیلے پہر عرب کے لوگ اوسکے پاس امان مانگنے ہوئی آئے اوس نے مان لیا اور اونکو سواد مین یعنی عراق مین اوتارا اونہون نے شہر انبار بنایا اور اوسنے حیرہ کے لوگون کو چھوڑ دیا وہ بخت نصر کی زندگی بہر وہان رہے جب وہ مرگیا وہ انبار والون سے مل گئے اور یہ عربونکا پہلے بہل رہنا ہی سواد مین حیرہ اور انبار مین اور بخت نصر نجد اور حجاز کیطرف چلا اللہ تعالی نے حضرت برخیا اور حضرت ارمیا علیہما السلام کو پیغام بہیجا کہ عدنان کے بیٹے معدؑ کیطرف جاؤ اور اوسکو حران مین اوٹھا لاؤ اور اللہ نے اون دونون کو خبر دی کہ معد کی نسل سے محمد صلی اللہ علیہ وسلم پیدا ہونگی جن پر نبیون کی تمامی ہی وہ دونون چلے اونکی واسطے زمین لپیٹ دی گئی اور وہ بخت نصر سے پہلے معد تک پہونچے اور انکو حران مین اوسی وقت اوٹھا لائے اور معد اونکے دونون مین

بارہ برس کے تھے اور بخت نصر چلا اور عربون سے لڑا اور بہتون کو قتل کیا اور حجاز تک آیا تب عدنان نے عربون کو جمع کیا اور ذات عرق مین بخت نصر سے لڑائی کی عدنان بہاگ کر قلعون مین چہپ رہے اور عرب انکے ساتھ جمع ہوے آخر کو بخت نصر پلٹ آیا اور معد نبیون کے ساتھ نکلے یہان تک کہ مکہ مین آئے اور حج کیا اور انکے ساتھ نبیون نے حج کیا پادری اگستس براؤ ہیڈ دینی اور دنیوی تاریخ مین لکھتا ہی کہ بخت نصر کے مرنیکے بعد اویل مرودک اوسکا بیٹا تخت پر بیٹھا اوسکی حکومت جلد ختم ہوے خورس جو مادی اور فارس کے لشکر کا سردار تھا اوسنے اوسکی فوج کو شکست دی اور اوسکو قتل کیا بلشذر اوسکا بیٹا تخت نشین ہوا وہ سترہ برس تک سلطنت کرتا رہا بلشذر کے قتل ہونیکے بعد دارا مادے بادشاہ ہوا اور بابل کو اپنے قابو مین لاکر تخت پر بیٹھا اور وہ دو برس تک سلطنت کرتا رہا دارا مادے کے مرنے کے بعد اوسکا بھتیجا خورس فارس کا بادشاہ ہوا اور رنپو ندیوس بابل مین نائب تہا دس برس بعد وہ نائب باغی ہوگیا خورس نے اوس پر چڑہائی کی اور شہر کو روند ڈالا پہر خورس نے بیت المقدس کے آباد کرنیکا حکم دیا حضرت دانیال ؑ کے صحیفہ سے محمدی بشارتون کا بیان اس صحیفہ کے سرے پر لکھا ہی کہ یہودا کے بادشاہ یہویقیم کی سلطنت کے تیسرے سال مین بابل کا بادشاہ بخت نصر یروشلم مین آیا اور اوسے گہیرا اور اللہ تعالے نے یہویقیم کو خانہ خدا کے بعضے برتنون سمیت اوسکے ہاتھون مین کردیا وہ اونہین سنعار کی زمین مین اپنے بتخانہ مین لے گیا اور وہان رکہا اور اپنے خواجہ سرا سے کہا کہ اسرائیلیون مین سے اور بادشاہ کی نسل مین سے اور امیرون مین سے کئی ایک کو حاضر کرو ایسے جوان ہون جو بے عیب اور خوبصورت اور حکمت مین ماہر اور عقلمند ہون اور اس لایق ہون کہ بادشاہ کے محل مین کہڑے رہین اور کسدیون کے علم اور زبان سیکہنے کے قابل ہون اونکے درمیان بنی یہودا مین سے دانی ایل اور حننیاہ اور میسا ایل اور عزریاہ تھے اللہ تعالے نے ان چارون جوانونکو معرفت اور ہر طرح کی حکمت اور علم مین مہارت بخشی اور دانی ایل کو ہر طرح کی رویا اور خواب مین سمجہدار کیا اور خواجہ سرا اونکو بخت نصر کے حضور مین لے گیا اور بادشاہ نے اونسے گفتگو کی اور اونمین سے دانی ایل اور حننیاہ اور میسا ایل اور عزریاہ کی مانند کوئی نہین تھا اس لئی وہ بادشاہ کے حضور کہڑے رہنے لگے اور دانی ایل خورس بادشاہ کے پہلے سال تک زندہ رہے دوسرا

باب بخت نصر کی سلطنت کے دوسری سال مین بخت نصر نے ایسا خواب دیکھا کہ جس سے اوسکا دل
گھبرا گیا اور اوسکی نیند جاتی رہی تب بادشاہ نے حکم دیا کہ فال گیرون اور نجومیون اور جادوگرون اور
کسدیون کو بلاوین کہ بادشاہ کا خواب اوسکو بتاوین وہ آئی اور اونہون نے عرض کیا کہ خواب بیان
کیجئی تو ہم اوسکی تعبیر دین بادشاہ نے کہا یہ بات مجھسے جاتی رہی اگر تم خواب کو اوسکی تعبیر سمیت بیان
نکرو تو تم ٹکری ٹکری کئی جاوگے اور اگر خواب کو تعبیر سمیت بیان کروگے تو مین تمکو انعام اور اجورہ
دونگا اور بڑی عزت دونگا اونہون نے کہا روی زمین پر ایسا کوئی نہین جو بادشاہ کی بات کو بتا سکی
اور نہ کوئی بادشاہ یا امیر یا حاکم ایسا ہوا جسنی ایسا سوال کسی فالگیر یا نجومی یا کسدی سے کیا ہو بادشاہ
بہت غصہ مین آیا اور حکم دیا کہ بابل کے ساری حکیمون کو ہلاک کرین اور دانیال اور اونکے رفیقونکو
بھی ڈہونڈنے لگی کہ اونہین قتل کرین دانیال علیہ السلام نے بادشاہ سے جا کر کہا کہ مجھی مہلت ملی
تو مین اوسکی تعبیر بیان کرونگا پھر اپنے گھر جا کر حننیاہ اور میسائیل اور عزریاہ اپنی رفیقون کو خبر دی
تا کہ وہ اس بہید کے مقدمہ مین آسمان کے خدا سے رحمت طلب کرین تب دانیال علیہ السلام پر رات کے
خواب مین وہ بہید کہلا دانیال علیہ السلام نے آسمان کی خدا کا شکر کیا اور بادشاہ سے جا کر کہا
کہ وہ بہید جو بادشاہ نے پوچھا حکیم اور نجومی اور جادوگر اور فالگیر بادشاہ کو بتا نہین سکتی ہین
لیکن آسمان پر ایک خدا ہے جو سب بہیدون کو کہولتا ہی اور وہ بخت نصر بادشاہ کو جتاتا ہے
کہ آخری دنون مین کیا ہوگا تیرا خواب اور تیری سر کی رویت جو تو نے اپنی پلنگ پر دیکھا سو
یہ ہی تو ای بادشاہ اپنی پلنگ پر لیٹا ہوا فکر مین آیا کہ آخری زمانہ مین کیا ہوگا اور وہ جو بہیدون کا
کہولنی والا ہے تجہپر ظاہر کرتا ہی کہ کیا ہوگا تو نی ای بادشاہ خواب دیکھا کہ ایک بڑی مورت
تہی وہ بڑی مورت جس کی رونق بی نہایت تہی تیری سامنی کہڑی ہوئی اور اوسکی صورت
ہیبت ناک تہی اوس مورت کا سر خالص سونی کا تہا اوسکا سینہ اور اوسکی بانہ چاندیکی اوسکا پیٹ
اور رانین تانبی کی تہین اوسکی پنڈلیان لوہی کی اور اوسکی پاؤن کچھ لوہی کی اور کچھ مٹی کے تہا اور
تو اوسی دیکہتا رہا یہانتک کہ ایک پتہر بغیر وسیلہ ہاتہون کے تراشا گیا جو اوس مورت کی پاؤن پر جو لوہی
اور مٹی کی تہی لگا اور اونہین ٹکری ٹکری کیا تب لوہا اور مٹی اور تانبا اور چاندی اور سونا
ٹکری ٹکری کئی گئی اور گرمی کی فصل کے کہلیان کی بہوسی کے مانند ہوئی اور ہوا اونہین اوڑا لی گئی

یہان تک کہ اونکا پتا نملا اور وہ پتھر جس نے اوس مورت کو مارا اک بڑا پہاڑ بنگیا اور تمام زمین کو بھردیا وہ خواب یہ ہی اور اوسکی تعبیر بادشاہ کے حضور بیان کرتا ہون تو ای بادشاہ بادشاہون کا بادشاہ ہی اسلیئی کہ آسمان کے خدا نے تجھی ایک بادشاہت اور توانائی اور قوت اور شوکت بخشی ہے اور جہان کہین آدمی رہتی ہین اوس نے میدان کے جانور اور ہوا کی پرندی تیرے قابو مین کر دئے اور تجھی اون سبھون کا حاکم کیا تو ہی وہ سونی کا سر ہی اور تیری بعد اور ایک بادشاہت قائم ہوگی جو تجسی چہوٹی ہوگی اور اوسکی بعد ایک اور بادشاہت تانبیکی جو تمام زمین پر حکومت کری گے اور چوتہی سلطنت لوہی کے مانند مضبوط ہوگی اور جس طرح کہ لوہا توڑ ڈالتا ہے اور سب چیزون پر غالب ہوتا ہے ہان لوہی کی طرح سی جو سب چیزون کو ٹکری ٹکری کرتا ہے اوسی طرح وہ ٹکڑے ٹکڑے کرے گی اور کچلیڈالی گی اور جو کہ تو نی دیکھا کہ اوسکی پاؤن اور اونگلیان کچھ تو کمہار کے مٹی کی اور کچھ لوہے کی تہین سو اوس بادشاہت مین تفرقہ ہوگا مگر جیسا کہ تو نے دیکھا تو اوسمین لوہا گلا وسے سے ملا ہوا تھا سو لوہے کی توانائی اوسمین ہوگی اور جیسا کہ پاؤن کی اونگلیان کچھ لوہی کی اور کچھ مٹی کی تہین سو وہ بادشاہت کچھ قوی کچھ کمزور ہوگی اور جیسا تو نے دیکھا کہ لوہا گلاوہی سے ملا ہوا ہی وی اپنے کو انسان کی نسل سے ملاوین گی لیکن جیسا لوہا مٹی سے میل نہین کہاتا تیسا وسے آپس مین میل نکہاوین گی اور اون بادشاہون کی دنون مین آسمان کا خدا ایک بادشاہت قائم کریگا جو ہمیشہ تک نیست نہوی گی اور وہ بادشاہت دوسری قوم کے قبضہ مین نپڑی گی وہ اون سب بادشاہتون کو ٹکری ٹکری اور نیست کرے گی اور وہی ہمیشہ تک قائم رہیگی جیسا کہ تو نی دیکھا کہ وہ پتھر بغیر وسیلہ ہاتون کے تراشا گیا اور اوس نے لوہے اور تانبے اور مٹی اور چاندی اور سونی کو ٹکری ٹکری کیا خدا ہی تعالی نے بادشاہ کو وہ کچھ دکھایا جو آگی کو ہونیوالا ہے اور یہ خواب یقینی ہے اور اوسکی تعبیر یقینی تب بادشاہ بخت النصر اوندہی موںہ گرا اور دانیال علیہ السلام کو سجدہ کیا اور حکم دیا کہ اون کو انعام اور عطر دین بادشاہ نے دانیال علیہ السلام سے کہا کہ حقیقت مین تیرا خدا حاکمون کا حاکم اور بادشاہون کا مالک ہی جو بھید کا کھولنی والا ہے اسلیئی کہ تو اس بھید کو کھول سکا تب بادشاہ نے دانیال علیہ السلام کو سرفراز کیا اور اونکو بہت سے تحفہ دئی اور اونکو بابل کے ساری صوبہ پر حکومت بخشی اور بابل کے

حکیمون پر سرداروں کا سردار ٹھرایا تب دانیال علیہ السلام نے بادشاہ سی درخواست کی اور اونسے سدرک اور میسک اور عبدنجو کو بابل کے صوبہ کی کارپردازی پر مقرر کیا اور دانیال علیہ السلام بادشاہ کے دربار مین رہے پادری طامس اسکاٹ لکھتا ہے کہ دوسری سلطنت مادی اور فارس کی ہے جو کلدیون سے کمتر ہین جیسا کہ چاندی سونی سے کمتر ہے تیسری سلطنت یونانیون کے ہی جو فارسیون کے بعد فتح یاب ہوی تھے یہ سلطنت سکندر اعظم اور اونکے ماتحتون کی تھے یہہ سلطنت اون سلطنتون سے بڑی دور تک پھیلی تھی اور حضرت سکندر کا یہ فخر تھا کہ مینی تمام دنیا پر سلطنت کی چوتھی سلطنت رومیون کی ہے جو یونانیون کے بعد ہوی اور یہ سلطنت لوہے کے مانند مضبوط تھی اور لوہے کے مانند اونسی سبکو توڑ ڈالا یہ پہلی سلطنتون سے سب باتوںمین زیادہ مشہور ہوی کسی نے ایسی چوڑی فتح نہین کی جیسی اونہون نے اتنی مدت مین کی اور یہ سلطنت عاجز قومون کے یعنی گاتھ اور وندال وغیرہ قومون کے غالب ہونے کی باعث سے برباد ہوگئی تھی معنی ہین اسکے کہ لوہا مٹی سے ملا ہوا تھا مگر لوہا اور مٹی اسمین ایک دوسری کی مدد نہین کر سکتے اور مل نہین سکتی رومی لوگ رشتہ داری اور شادی کی باعث سے اور قومون مین شامل ہوگئی تھی اسطرح سلطنت برباد ہوگئی اور یہان تک کمزور ہوئی کہ ماتحت سلطنتون مین تقسیم ہوگئی یہہ سلطنت اب بھی قائم ہے جس کا بیان آگی لکھا جاویگا روم کے بادشاہون کے زمانہ مین یا یون کھو کہ رومیون کی ترقی کی حالت مین اللہ نے اور سلطنت کو قائم کرنا چاہا تھا جو کبھی نیست نابود نہو گی اور دوسری قوم کے قبضہ مین نہ آویگی اور تمام سلطنتون کو توڑ ڈالے گی اور آپ ہمیشہ قائم رہی گی یہی مراد ہی اوس پتھر سے جس نے مورت کو توڑ ڈالا اور بڑا پہاڑ بنگیا ظاہرا یہ سلطنت عیسی علیہ السلام کے ہی یہ رفتہ رفتہ بڑی سلطنت ہوجاوی گی اور تمام زمین کو ڈھانک لیگی اور بڑا پہاڑ ہو جاوی گا اس پیش خبری کی اس ٹکڑی کا پورا ہونا ابھی باقی ہے اے محمدی بھائیو اوس مورت کا پاؤن کچھ مٹی کا کچھ لوہے کا تھا اور پادری نے اس کا مطلب یون بیان کیا کہ گاتھ اور وندال وغیرہ دبی ہوی قومون کے غالب ہونے سے وہ سلطنت کمزور ہو جاوی گی اور وہ پتھر جو بے وسیلہ ہاتھون کے فقط اللہ کی قدرت سے تراشا گیا وہ اوس مورت کے پاؤن پر لگا جو کچھ لوہے کچھ مٹی کے تھی پنڈلیون پر نہین لگا جو لوہے کی تھین اس سے صاف ثابت ہوا کہ جب وہ چوتھی سلطنت کمزور ہوجاوی گی اوسوقت وہ پانچوین سلطنت ظاہر ہوگی

اور لوہا اور مٹی کو یعنے قوی اور ضعیف دونون کو ٹکڑے ٹکڑے کریگی یہ بشارت صاف محمدی بادشاہت کی ہی جو رومیون کے سلطنت کے شروع سے ساڑھے سات سو برس بعد رومیون کے بادشاہ ہرقل کے زمانہ مین ظاہر ہوئی جب رومیون پر اور قومون کا غلبہ ہوچکا تھا حضرت عیسی علیہ السلام کی بشارت یہہ نہین ہوسکتی کیونکہ آپکا ظہور رومیون کی سلطنت کے ڈیڑھ سو برس کے بعد رومیون کی بڑی ترقی کے دنون مین ہوا جیسا پادری شیہرنگ نے آفتاب صداقت مین لکھا ہے کہ حضرت عیسی علیہ السلام سی ایک سو چھیالیس برس پہلے رومیون نے یونان کا ملک لے لیا اور یونانی سلطنت ختم ہوئی اور حضرت عیسی علیہ السلام کا ظہور سلطنت اور بادشاہت کے ساتھ نہین ہوا اونہون نے سب سلطنتون کے ٹکڑے نہین کیے بلکہ اون کے بعد رومیون کا ظلم دن بدن بڑہتا گیا تین سو برس تک روم کے بت پرست بادشاہون نے عیسائیون کے خون کے دریا بہای پھر قسطنطین رومی بت پرستی چھوڑکر جھوٹ موٹ عیسائی ہوا اونے اور اوسکی مذہب والون نے دین مین بڑی بڑی خرابیان ڈالین فرقہ پروتستنت کے پادری اپنی کتابون مین اونکو رسوا کر رہی ہین اور اونکی سلطنت کا دجالی سلطنت نام رکھا ہے اسی سلطنت کا ایک ٹکڑا پندرہوین صدی عیسوی تک قائم رہا فرقہ پروتستنت والون کے نزدیک اس سلطنت کو حضرت عیسی علیہ السلام سے کچھ علاقہ نہین اسی لئے پادری لکھتا ہے کہ ابھی اس خبر کا ظہور نہین ہوا پادری راہ دیکھ رہا ہے کہ آیندہ زمانہ مین فرقہ پروٹسٹنٹ کی سلطنت جو چار سو برس سے قائم ہوئی ہے رومن تالک والون کی سلطنت کو مٹادی گی آہی پادری یہ کدہر بہاگی جاتی ہو اس بشارت کے ظہور دل کی آنکھون سے دیکھو یہہ پانچوین سلطنت یہی محمدی سلطنت ہی جس نے سب سلطنتون کی ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالی بت پرستونکو اور لوہے اور مٹی کو یعنی روم کے جھوٹی عیسائیون کو اور تانبی کو یعنی یونانیون کو اور چاندی کو ایران کے آگ پوجنی والون کو اور سونی کو یعنی بابل والون کو ٹکڑے ٹکڑے کرکے گرد وغبار کی طرح اوڑا دیا اور اس سلطنت نے ساری زمین کو گھیر لیا ای پادری تو تم یہہ کھلی نشانی دیکھکر محمدی کیون نہین ہوجاتی بیشک تم بھی جھوٹی عیسائیون مین ہو اگر فرقہ رومن کاتلک کی پادری کہین کہ یہ قسطنطین کی سلطنت کی خبر ہے جس سے عیسائی دین نے زور پکڑا تو اسکا جواب یہہ ہے کہ اس پانچوین سلطنت کا یہہ پتا دیا ہے کہ وہ سلطنت دوسری قوم کے قبضہ مین نہ پڑیگی اور روم کے جھوٹی عیسائیونکی سلطنت کو محمدیون نے اپنی قبضہ مین کرلیا اور اونکو ٹکڑی ٹکڑی کردیا یہہ خبر اونکی ہرگز نہین ہوسکتے

وہ پتھر جو بی وسیلہ ہاتھون کے تراشا گیا وہ ہماری پیغمبر برحق محمد صلی اللہ علیہ والہ وسلم ہین اونکی بادشاہت
دنیا کے لوگون کی تدبیر سے قائم نہین ہوی وہ تو دین وایمان کی بادشاہت تھی اللہ نے اوسکو
فقط اپنی قدرت سے بی وسیلہ اسباب ظاہری کے قائم کیا جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم ظاہر مین
ان پڑہ رہے ان پڑہون مین پیدا ہوی چالیس برس تک کسی عالم اور درویش کی صحبت نہین
پای اللہ نے آپ ہی اون کو تعلیم کیا اور لڑکپن مین بت پرستون کی رسمون سے اونکو بیزار کیا اور
فرشتون کو بہیجکر اونکا سینہ اور دل دہویا جب چالیس برس کے ہوی اللہ نے جبرئیل کی زبانی اونپر
قرآن اوتارا جب کچھ لوگ ایمان لائی کافرون سی لڑنے کا حکم کیا آپنی ظاہر مین کبہی لڑای کے
گہاتین کسیسے نہین سیکہی تھین اللہ نے آسمان سے فرشتون کی فوجین بہیجین اپکی امت دن بدن
بڑہتی گئی محمدیون کی سلطنت ساری جہان مین پہیلگئی عرب لوگ جو حضرت اسماعیلؑ کے نسل مین
تھی مگر جہالت مین پہسی ہوئے تھی اون کی راہ ورسم سے اللہ نے آپکو جدا کرکے خوب طرح سے
سنوارکے اپکی دین کا زور تمام جہان مین پہیلا دیا اس پاک پتھر کو اللہ نے خود اپنی ہاتھون
اوس پہاڑ سے تراش کر بڑا پہاڑ بنا دیا اور ساری زمین مین پہیلا دیا پادری مریک کشف الاثار
مین لکہتا ہے کہ دین اسلام کے بادشاہون نے تین سو برس مین بہت ملکون کو لیلیا اونکی حکومت
ہندوستان کی سرحد سے دریای مغرب کے کناری پر پہونچی جو دریای آٹلنٹک کہلاتا ہے
اور قدیم روم کی دولت اور ملک سے ان کی حکومت بڑہ گئی ہرچند رومی لوگ دنیا کے حاکم کہلاتے
تھی ملا محمد رضا طہرانی رح لکہتی ہین کہ رومیون کی سلطنت سات سو برس تک رہی پہیلا اونکا ہرقل
تھا یہودی ملائون مین اور تفسیر والون مین تین سلطنتونکی بیان مین اختلاف نہین ہے چوتھی
سلطنت مین اختلاف ہے اور چوتھا بادشاہ دو قسم ہے فارس کے بادشاہ اور روم کی بادشاہ
پہر دونون آپس مین ملتی نہین تھی اور فارسی لوگ ہمیشہ رومیون پر غالب رہتی تھی چوتھی سلطنت
جو دو طرح کی تھی قوی فارس والی اور کمزور روم والی اونہین کے زمانہ مین جناب محمد صلی اللہ علیہ
وسلم پیدا ہوی اور سب بادشاہ عاجز ہوی اور نوشیروان کے محل کے کنگوری ٹوٹ گئی اور
فارس کی آتش خانی بجہہ گئی اور دریای ساوہ سوکہہ گیا اور جس دن سے جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ
وسلم کو اللہ نے اپنا پیغام پہونچانیکے لی بہیجا اوسوقت سی آپکی وفات تک ان بیان تغییر اسلام کی

ہو گئین اور تھوڑی سے لوگون نے بڑی بڑی بت پرستون اور یہود اور نصارا کی فوجون پر
غلبہ کیا اور آپ کی بعد خلفای راشدین کے زمانہ مین خصوصًا خلیفہ دوم کی خلافت کے زمانہ مین
بہت فتحیں اور بڑا غلبہ کافرون پر مسلمانون نے اسلام کے زور سے اور دین کی برکت سے کیا اور
اتنک اس دن بہ دن قوت دین کی اور دولت اسلام کی اور مسلمانون کی باقی ہے وہ پتھر جو بڑا پہاڑ بنگیا
وہ ہی پیغمبر آخر الزمان صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہین جنکو اللہ نے اپنا پیغام پہونچانیکے لئی بھیجا اور انکی
سلطنت نے ساری جہان کو گھیر لیا اب یہہ سمجھنا چاہئی کہ وہ پتھر اوس مورت کے پاؤن پر لگا تھا
اسمین یہہ اشارہ تھا کہ پہلا جہاد جناب محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا عربون پر اور رومیون پر ہوا کہ
اور مدینہ کے آس پاس کے کافرون سے فراغت کرکے رومیون پر جہاد کیا موتہ کے لڑائی مین مسلمانون
کا لشکر تین ہزار سے زیادہ نہ تھا اور لشکر کافرون کا ایک لاکھہ کا تھا ایمان کے زور سے اونکا مقابلہ
کیا اور قتل کیا اور قتل ہوئی اور اللہ کے دین کو پھیلایا اور حضرت دانیال علیہ السلام نے فرمایا کہ
اپنی بادشاہی اورون پر نہین چھوڑین گی اس مین اشارہ ہے کہ دین محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا جو
دنیا اور عقبی کی بادشاہت کا سرمایہ ہے آپ کے واسطے اور اصحابون اور رشتہ دارون کے
واسطے بلکہ امت کیواسطے ہے اور ہوگا اور ہمیشہ رہیگا اور قیامت تک باقی ہے اور اوسکو کوی
متوقت نہین کریگا اور یہود مردود جو کہتی ہین کہ ماشیح کے ہم راہ دیکھہ رہی ہین سو بخت نصر کے وقت
سے اب تک دو ہزار اور تین سو برس سے زیادہ ہو چکی اور ابہی تک یہودی لوگ ذلت مین پڑے
ہوئی ہین ابہی تک ماشیح کے آنے کا وقت نہین آیا کہ آوی اور اونکو اس ذلت سے چھوڑاوی
اور نصرانی جو کہتی ہین کہ وہ پتھر حضرت عیسی علیہ السلام ہین اس کا جواب یہ ہے کہ حضرت عیسی علیہ السلام
نے بادشاہون کو عاجز نہین کیا بلکہ ہمیشہ دشمنون سے خوف مین رہی اور ہمیشہ درویشون کے
ساتھ جنگلون اور پہاڑون مین سیر کرتے رہے اور آپ کی بعد بہی عیسای لوگ دشمنون سے خوف
مین رہے اور تکیون مین اور پہاڑون مین عمر بسر کرتے رہے تیسرا باب اس باب مین یہ بیان
ہے کہ بخت نصر نے ایک بت بنوایا اور سب کو حکم کیا کہ اوسکو سجدہ کرو اور جو کوی سجدہ نکریگا
وہ پہڑکتی آگ مین ڈالا جاویگا یہ سنکر سب نے سجدہ کیا مگر سدرک اور میشک اور عبدنجو نے سجدہ
نہ کیا بخت نصر نے اون کو باندہکر جلتی بھٹی مین ڈالدیا اون کا ایک بال بہی نہ جلا تب بخت نصر نے

حکم دیا کہ جو لوگ ان لوگون سے خدا کے حق مین نالائق بات بولین گی اونکے ٹکڑے ٹکڑے کیے جائینگے
کیونکہ دوسرا خدا نہین جو اس طرح چھوڑا سکے چوتھا باب اس باب مین یہ بیان ہے کہ بخت نصر نے
ایک اور خواب دیکھا اور حضرت دانیال علیہ السلام نے اوسکی تعبیر فرمائی اوس تعبیر کا ظہور یون
ہوا کہ بخت نصر دیوانہ ہوگیا اور کئی برس جنگل مین پھرتا رہا پھر ہوشیار ہوکر آیا تب اوس نے تمام
زمین کی سب قومونکو اپنا سارا حال لکھہ بھیجا کہ مین نے یہ خواب دیکھا اور دانیال علیہ السلام نے اوسکی
تعبیر دی اور لکھا کہ وہ آدمیون مین سے نکالا گیا اور بیلون کی طرح گھاس کھاتا رہا اور میری عقل
مجھمین پھر آئی مینے اللہ تعالی کا شکر کیا جو ہمیشہ زندہ ہے اور اوسکی بادشاہت ہمیشہ کی بادشاہت
ہی وہ جیسا چاہتا ہے ویسا آسمان کے لشکرون اور زمین کے باشندون کے درمیان کام کرتا
ہی اور کوئی نہین جو اوس کے ہاتھہ کو روک سکے اور اوس سے کہے کہ تو کیا کرتا ہے میری عقل
مجھہ مین پھر آئے اور مین اپنی سلطنت مین قائم ہوا اب مین آسمان کے بادشاہ کی شکر گذاری
اور تعریف اور تعظیم کرتا ہون کہ اوسکے ساری کام سچے ہین اور اوسکی ساری راہین عدالت ہین
اور وہ اونہین جو مغروری سے چلتے ہین ذلیل کرسکتا ہے پانچوان باب اس باب مین یہ بیان ہے
کہ بیل شصر بادشاہ نے وہ برتن مسجد بیت المقدس کے منگائے جو بخت نصر لوٹ لایا تھا بیل شصر نے
اور اوسکے امیرون نے اون برتنون مین شراب پی اور بتون کی تعریف کی اوس وقت آدمی کے
ہاتھہ کی اونگلیان غیب سے ظاہر ہوئین اور اونہون نے دیوار پر کچھہ ایسا لکھا جسکو کوئی پڑھہ نسکا بادشاہ
نے حضرت دانیال علیہ السلام کو بلایا آپ نے فرمایا کہ تیری باپ بخت نصر کے دل مین جب غرور سمایا تھا
اللہ تعالی نے اوس کا دل جانورون کا سا بنا دیا وہ گورخرون کے ساتھہ رہتا تھا یہان تک کہ
اوسنے جانا کہ اللہ تعالی انسان کی بادشاہت پر غلبہ رکھتا ہے اور جسے چاہے اوس پر قائم کرتا ہے
تو ای بیل شصر ان سب باتون سے واقف تھا مگر تو نے اللہ کے آگی اپنی ویسی عاجزی نکی بلکہ اوسکے
گھر کے برتنون مین شراب پی اور بتون کی تعریف کی اور وہ خدا جسکی ہاتھہ مین تیرا دم ہے اور جسکے
قابو مین تیری ساری راہین ہین اوسکی تعظیم نکی سو اوسکی طرف سے اوس ہاتھہ کا سرا بھیجا گیا اور یہہ
نوشتہ لکھا گیا اسکے معنے یہہ ہین کہ خدا نے تیری سلطنت کا حساب کیا اور اوسے تمام کرڈالا اور تو
ترازو مین تولا گیا اور کم نکلا اور تیری سلطنت مادیون اور فارسیون کو دیگئی تب بیل شصر نے منادی

کروائی کہ دانیال علیہ السلام سلطنت مین تیسیری درجہ کی حاکم ہوئی اوسی رات کو بیل شضر قتل ہوا اور دارا مادی نے بادشاہت لیلی چھٹا باب اس باب مین یہ بیان ہے کہ دارا بادشاہ نے حکم دیا کہ تیئس دن تک کوئی میری سوا کسی معبود سے یا آدمی سے کچھ نمانگی اور جو کوئی ایسا کریگا شیر ببرون کی ماند مین ڈالا جایگا حضرت دانیال علیہ السلام اپنی گھر مین آئی اور اپنی کوٹھری کا دریچہ جو یروشالم کی طرف تھا کھول کر اور دن بھر تین مرتبہ گھٹنی ٹیک کر خدا کے حضور جسطرح سے آگی کرتے تھی دعا اور شکر گذاری کرتے رہے لوگون نے بادشاہ سے نالش کی اور کہا کہ دانیال تجکو نہین مانتا اور ہر روز تین بار دعا مانگتا ہے بادشاہ نے دانیال علیہ السلام کے چھوڑانے مین بہت کوشش کی مگر اون لوگون نے بہت ہٹ کی تب اوس نے حکم دیا اور وہ لوگ دانیال علیہ السلام کو لائی اور شیر ببرون کی ماند مین ڈال دیا پر بادشاہ نے کہا کہ تیرا خدا جسکی تو ہمیشہ بندگی کرتا ہی سو تجھی چھوڑاوی دوسری دن بادشاہ نے جاکر غمناک آواز سی دانیال علیہ السلام کو پکارا دانیال علیہ السلام نے فرمایا ای بادشاہ میری خدا نے اپنی فرشتی کو بھیجا ہے اور شیر ببرون کے مونھہ کو بند رکھا ہے یہان تک کہ اونہون نے مجھی نقصان نہ پہونچایا بادشاہ بہت خوش ہوا اور حکم دیا کہ دانیال علیہ السلام اوس ماند سے نکالی گئی اور معلوم ہوا کہ اونکو کچھہ نقصان نہ پہونچا تھا اس لئی کہ اونہون نے اپنی خدا پر بھروسہ کیا تھا اور بادشاہ نے حکم دیا کہ جن شخصون نے دانیال علیہ السلام پر نالش کی تھی اونکو اونکی لڑکے بالون اور جوروُن سمیت شیر ببرون کی ماند مین ڈال دیا اور اوس سے بیشتر کہ ماند کی تھاتک پہونچین شیر ببرون نے اونکی ساری ہڈیان توڑ ڈالین تب دارا بادشاہ نے ساری قومون کو جو روی زمین پر بستی تھی نامہ لکھا تمہاری سلامتی افزود ہو مین یہ حکم کرتا ہون کہ میری سلطنت کی ہر اک صوبہ کے لوگ دانیال کے خدا کے آگی ترسان اور لرزان ہوون کیونکہ وہی زندہ خدا ہے اور ہمیشہ قائم ہے اور اوسکی سلطنت کو زوال نہین وہ ہے چھوڑاتا اور بچاتا ہے اور آسمان اور زمین مین وہ ہے نشانیان دکھلاتا ہے اور عجائب وغرائب کرتا ہے اوسی نے دانیال کو شیر ببرون کے چنگلون سے چھوڑایا ہے سو دانیال علیہ السلام دارا کی سلطنت اور خورس فارسی کی سلطنت مین کامیاب رہے ملا سید علی طہرانی رح اقامۃ الشہود مین لکھتی ہین کہ کتاب کمار الی سنہدرین مین ایک سو چھیاسٹھوین باب مین اور اسیطرح یوسف بن کوریون کی کتاب مین لکھا ہے کہ حضرت حبقوق حضرت ارمیا علیہ السلام سے پہلی نبی ہوئی مگر حضرت دانیال علیہ السلام کے وقت تک

زندہ رہی یہانتک کہ لکھا ہے کہ جس وقت بخت نصر نے حضرت دانیال علیہ السلام کو زمین بابل مین
شیرون کے کونوین مین قید کیا تھا حضرت جبرئیل علیہ السلام حق تعالی کے حکم سے حضرت حبقوق
علیہ السلام کو زمین لپیٹ کر بیت المقدس سے لائی اور بابل مین اوس کونوین مین حضرت دانیال
علیہ السلام کا قید ہونا دکھلایا اور اسکی طرف سے دل جوی کی اور پلٹ گئی اس کتاب مین
دارا کی جگہہ بخت نصر کا نام لکھا ہے واللہ اعلم ملا سید علی رح دوسری جگہہ لکھتے ہین کہ یوسفون جو
کوریان کا بیٹا ہے اوس وقت مین تھا جب طیطوس رومی نے بیت المقدس کو ویران کیا اس
بیان سے معلوم ہوا کہ یہ وہی یہودی ہے جس کا نام پادریون کی کتابون مین یوسیفس لکھا ہے
ساتوان باب بابل کے بادشاہ بیل شصر کے پہلی سال مین دانیال نے اپنی بچھونے پر ایک خواب
اور اپنی سر کے رویتین دیکھین تب اونہون نے اوس خواب کو لکھا اور اوس احوال کا صاف
صاف بیان کیا دانیال بولے اور کہا کہ مینی رات کو ایک خواب دیکھا اور کیا دیکھتا ہون کہ آسمان
کی چار ہوائین بڑی سمندر پر باہم زور سے چلین اور سمندر سے چار بڑی جانور نکلی جو ایک
دوسری سے جدا تھی پہلا شیر ببر کی مانند تھا اور عقاب کی سے پنکہہ رکہتا تھا اور مین دیکھتا رہا
جب تک اوسکے پر اوکہاڑی گئی اور وہ زمین سے اوٹھایا گیا اور آدمی کیطرح پاؤن پر کھڑا کیا گیا اور
انسان کا دل اوسے دیا گیا اور کیا دیکھتا ہون کہ ایک دوسرا جانور ریچھ کے مانند تھا اور وہ
ایک طرف سیدھا کھڑا ہوا اور اوسکی مونہہ مین اوسکے دانتون کے درمیان تین پسلیان تھین اور اونہون
نے اوسے کہا کہ اوٹھ اور بہت گوشت کہا بعد اوسکے مینے نظر کی اور کیا دیکھتا ہون کہ ایک اور جانور
تیندوی کے مانند اوٹھا جس کی پیٹھہ پر پرندی کے سے چار پر تھی اور اوس جانور کے چار سر تھے
اور سلطنت اوسے دیگئی اس کے پیچھی مینی رات کی رویتون کے وسیلے سے دیکھا اور کیا دیکھتا ہون
کہ چوتھا جانور ہولناک اور ہیبت ناک اور نہایت زبردست اور اوس کے دانت لوہے کے تھے
اور بڑی بڑی تھی وہ نگل جاتا اور ٹکڑے ٹکڑے کر دیتا تھا اور بچتی کو اپنے پاؤن سے لتاڑتا تھا
اور یہ سب اون جانورون سے جو اوس کے آگے تھے جدا تھا اور اوس کے دس سینگ تھی مینی
اون سینگون پر غور سے نظر کی اور کیا دیکھتا ہون کہ اون کے بیچ مین سے اور ایک چھوٹا سا سینگ
نکلا جس کے آگی پہلی تین سینگ جڑ سے اوکھاڑی گئی اور کیا دیکھتا ہون کہ اوس سینگ مین

انسان کی آنکھون کے مانند اور ایک مونہہ تھا جو بڑے بڑے باتین بول رہا تھا مین یہانتک دیکھتا رہا
کہ کرسیان رکہے گئین اور قدیم الایام بیٹھہ گیا اوسکا لباس برف سا سفید تھا اور اوسکی سر کے بال صاف
ستہری اون کے مانند اوس کا تخت آگ کی شعلہ کی مانند تھا اور اوسکی پہیے جلتی آگ کے مانند تہی ایک
آتشی سیلاب بہہ رہا جو اوسکی آگی سے نکلا تھا ہزارون ہزار اوسکی خدمت مین حاضر تہی اور لاکھون لاکھہ
اوس کے آگی کہڑی تہے عدالت ہو رہی تہی اور کتابین کہلی ہوئی تہین مینے دیکھا یہانتک کہ اوس سینگ
کی آواز کے سبب جو بڑے گہمنڈ کی باتین بولتا رہا ہان مین یہان تک دیکھتا رہا کہ وہ جانور مارا گیا
اور اوسکا بدن ہلاک کیا گیا اور شعلہ زن آگ مین ڈالا گیا اور باقی جانورون کی سلطنت بہی اون سے
لے لیگئی پر اون کی زندگی قائم رہے اور وے ایک مدت اور ایک ساعت تک جئی مینے رات کی
رویتون کی وسیلہ سے دیکھا اور کیا دیکھتا ہون کہ ایک شخص آدم زاد کے مانند آسمان کے بادلون
کے ساتھہ آیا اور قدیم الایام تک پہونچا وے اوسے اوس کے آگی لائے اور تسلط اور حشمت اور سلطنت
اوسے دیگئی کہ سب قومین اور امتین اور طرح طرح کی زبان بولنی والی اوسکی خدمت گذاری کرین اوسکی
سلطنت ہمیشہ کی سلطنت ہے جو جاتی نرہے گی اور اوس کی بادشاہت ایسی جو زائل نہوگی مجہہ دانیال
کی روح میری بدن مین ملول ہوئی اور میری سر کی رویتون نے مجہی گہبرا دیا مین اون مین سے جو
نزدیک کہڑی تہے ایک شخص کی پاس گیا اور اوس سے اِن ساری باتون کی حقیقت پوچہی اوس نے
مجہسے کہا اور ساری حقیقت مجہی بتلائی یہ چار بڑی جانور چار بادشاہ ہین جو زمین مین قائم ہونگی
اور حق تعالی کے پاک لوگ سلطنت لی لینگے اور ہمیشہ تک اور ہمیشون کے ہمیشہ تک اوس سلطنت کی مالک
رہینگی تب مینی چاہا کہ چوتہی جانور کی حقیقت جانون جو اون سبہون سے جدا تھا کہ نہایت ہیبت ناک تھا جسکے
دانت لوہے کے اور ناخن پیتل کے تہی جو نگلتا اور ٹکڑے ٹکڑے کرتا اور بچی کو اپنی پانوون سے لتاڑتا
تھا اور دس سینگون کی جو اوس کے سر پر تہی اور اوس ایک کی جو نکلا اور جسکی آگی تین گر گئی ہان اوس
سینگ کی جس کے آنکہین تہین اور ایک مونہہ جو بڑی گہمنڈ کی باتین بولتا تھا اور اوس کا چہرہ اوسکے
ساتہیون سے زیادہ رعب دار تھا مینی دیکھا کہ وہی سینگ پاک لوگون سے لڑتا اور اون پر غالب
ہوتا رہا جب تک کہ قدیم الایام آیا اور حق تعالی کے پاک لوگون کا انصاف کیا گیا اور وقت آپہونچا
کہ پاک لوگ سلطنت کے مالک ہوویں وہ یون بولا کہ چوتھا جانور چوتہی سلطنت ہے جو زمین مین ہوگی

وہ ساری سلطنتون سے جدا ہوگی اور ساری زمین کو نگل گی اور اوسی لتاڑی گی اور اوسی ٹکری ٹکری کریگی اور یہ وے دس سینگ جو ہین سو دس بادشاہ ہین جو اوس سلطنت مین سے اوٹھین گی اور اونکی بعد ایک اور اوٹھی گا اور وہ پہلون سے جدا ہوگا اور تین بادشاہون پر غالب ہوگا اور وہ حقتعالی کی برخلافی مین باتین کریگا اور حق تعالی کے پاک لوگون کو ایذا دیگا اور چاہیگا کہ وقتون اور شریعتون کو بدل ڈالی اور وی اوسکے قبضہ مین دی جائینگے یہانتک کہ ایک مدت اور مدتین اور آدہی مدت گذر جائیگی اور عدالت بیٹھی گی اور وی اوسکی سلطنت اوس سے لی لین گی کہ اوسی ہمیشہ کے لیئے نیست نابود کرین اور تمام آسمان تلی کی ساری ملکون کی سلطنت اور مملکت اور سلطنت کی حشمت حق تعالی کے پاک لوگون کو بخشی جائیگی اوسکی سلطنت ہمیشہ کی سلطنت ہی اور ساری سلطنتین اوسکی ہمیشہ اطاعت کرینگے اور تابعدار ہونگی وہ بات یہانتک تمام ہوی مین جو دانیال ہون میرے اندیشون نے مجھی نہایت گھبرایا اور میرا چہرہ مجہین بدل گیا اور مینی یہہ بات اپنی دل مین رکھی پادری طامس اسکاٹ لکھتا ہے کہ چارون جانورون سے مراد ہے چارون حصہ بخت نصر کی خواب کی تصویر کے کہ ایک سلطنت کے بعد دوسری سلطنت ہوئیگی پہلی سلطنت کلدیون کی تھی بخت نصر شیر کی مانند تھا اور اوس کے پر عقاب کے مانند تھی لیکن اوسکے پر نوچے گئے اور بخت نصر کے بعد کسی نے فتح نہین پائے دوسرا جانور ریچھ کے مانند تھا وہ فارس اور مادی تھے جو شیر سے قوت مین کم تھے لیکن زیادہ خوفناک اور شریر تھی اونہون نے پچھم کیطرف اپنی سلطنت بڑہای یہ ریچھ تین پسلیان رکہتا تھا اس سے مراد ہین تین سلطنتین بابل کی اور لدیا کی اور مصر کی جو کلدیون کے مونہہ سے شکار کی مانند چہین لیگئین تھین پھر ایک تیندوا اوٹھا یہ بیان ہے یونانی سلطنت کا جس نے سکندر اعلی کیوقت مین ترقی پای جسکی فتحین تیندوے کے مانند تیزی پر تھین اوس تیندوی کے چار پر تھی یعنی اوس نے ملکون پر جلد فتحین پائین اور بادشاہون کی فوجین اتنی جلد نبچا سکین اور اوس کے چار سر تھے یعنی حضرت سکندر کی وفات کے بعد اونکی سلطنت اون کے چار سردارون مین تقسیم ہوی چوتھا جانور پہلون سے سب چیزون مین بڑہکر ہوا کوی جانور ایسا خوفناک نہین تھا جس کا نام اوسکو دیا جاوی یعنی اسلیئے اس چوتھی جانور کا کچھہ نام نلیا فقط اوسکا ڈر اور خوف بیان کیا اوس جانور کی دس سینگ تھی اور اوس سے مراد دس بادشاہ ہین اون بادشاہون کا بیان پادری طامس اسکاٹ نے اور طرح پر لکھا ہے

اگر ہماری نزدیک یہ دس بادشاہ جن کو فرمایا کہ چوتھی سلطنت مین یعنی رومیون کی بادشاہت
مین ہونگی وہ وہ دس بادشاہ بت پرست ہین جنہون نے حضرت عیسی علیہ السلام کے بعد تین سو
برس کے عرصے مین دس مرتبہ عیسائیون کا قتل عام کیا اور ہر طرف خون کے دریا بہائے جنکی اس
ظلم کا حال بیان دسویں کے کتابون سے اس کتاب کے آخر مین آویگا اگر اللہ چاہیگا اور اون جانور
کی سینگون کے بیچ مین سے ایک چھوٹا سا سینگ نکلا اور اوسکے آگے پہلی تین سینگ اوکھڑ گئی
اور اسکا مطلب یہ فرمایا کہ اون کے بعد ایک اور بادشاہ اوٹھیگا اور وہ پہلون سے جدا ہوگا
اور تین بادشاہون پر غالب ہوگا سو یہ بادشاہ قسطنطین ہے جو بت پرستی چھوڑکر جھوٹ موٹ کا عیسائی
ہوا وہ پہلون سے جدا تھا کیونکہ پہلی بادشاہ بت پرست تھی اور عیسائیون کے دشمن تھی اور قسطنطین
ظاہر مین عیسائی تھا مگر حضرت عیسی علیہ السلام کے دین پر نہین تھا اور وہ تین بادشاہون پر غالب
ہوا پادری ولیم میور نے تاریخ کلیسیا مین لکھا ہے کہ دیوکلیشیان بادشاہ نے اور تین بادشاہون
کو مقرر کیا تھا چار بادشاہون نے ملک آپس مین بانٹ لیا تھا اون بادشاہون مین لڑائی
ہونے لگی لب التواریخ جو کلکتہ مین ۱۸۲۹ عیسوی مین چھپی ہے اوس مین لکھا ہے کہ دیوکلیشیان
اور ماکسی میں سلطنت چھوڑ بیٹھی تھوڑی دنون مین کانستانشش مر گیا قسطنطین کانستانشش
کا بیٹا تھا اوسکی نام پر یورک مین بادشاہی کی منادی ہوئی ماکسی میئن نے دوبارہ سلطنت ہاتھ
مین لی اور قسطنطین کو اپنی بیٹی بیاہ دی اور اوسکو تاج کا مستحق کیا ماکسی میئن اور گالیرئیس
مر گئی اور قسطنطین کا مدعی ماکس نشئیش کے سوا کوئی نرہا وہ ماکسی میئن کا بیٹا تھا اوسکی دعوی کو
قسطنطین نے جلد شمشیر سے مٹا دیا وہ لڑائی مین مارا گیا لیسی نیئس جسی گالیرئیس نے سویرس کی جگہ
سیزر کیا تھا اپنی دوست ماکسی میئن کی ساتھ اون دونون پوربی صوبون مین تھا ماکسی میئن ۳۱۳
عیسوی مین مر گیا اور لیسی نیئس اوسکی بہن سے بیاہ کرنے کے بعد اوسکا شریک سلطنت ہوا پھر اوسی
بگڑ کر مر گیا قسطنطین اپنے دونون پوربی مدعیون کے مرنے کے بعد ساری ملک کا مالک ہوا ایک اور
تاریخ کلیسیا مین لکھا ہے کہ قسطنطین نے ۳۱۲ مین مکسی شمس پر فتح پائی لسینیوس پورب مین کئی
برس تک کچھ مقابلہ کرتا رہا مگر ۳۲۴ مین وہ بھی بالکل عاجز ہوا دیکھو قسطنطین تین بادشاہون پر
غالب ہوا اور ماکس نشئیش مارا گیا اور لسینیوس عاجز ہوا ماکسی میئن مر گیا اور اوس سینگ مین

ایک مونہہ تھا جو بڑے بڑے باتین بول رہا تھا اسکا مطلب یہ فرمایا کہ وہ بادشاہ حق تعالی کی برخلافی مین باتین کریگا سو قسطنطین اللہ تعالی کی برخلافی مین بڑے بڑے باتین بولا اوس نے بہت پادریونکو جمع کرکے زور و ظلم کرکے تین خداؤن کا اقرار کروایا بہت بڑا شرک پہیلایا اور سچی عیسایی جو اللہ کو اکیلا کہتی تھی اور حضرت عیسی علیہ السلام کو اللہ کا بندہ اور اوسکا پیغام پہونچانیوالا جانتی تھے اون پر طرح طرح کے ظلم کئی اور چاہا کہ شریعتکی وقتون کو اور قاعدونکو بدل ڈالی حضرت دانیال علیہ السلام فرماتے ہین کہ وہی سینگ پاک لوگون سے لڑتا اور غالب ہوتا رہا جبتک کہ قدیم الایام آیا اسکا یہ مطلب کہ وہی قسطنطین اور اوسکے مذہب والی پادری سچی عیسائیون پر ظلم کرتے رہے یہانتک کہ قدیم الایام آیا یعنی محمد صلی اللہ علیہ وسلم جن کا نور اللہ نے سب چیزون سے پہلی پیدا کیا ہے وہ اللہ کی حکم سے دنیا مین تشریف لائی ہزارون اور لاکہون انکے آگی حاضر ہوی یہ اللہ نے دکہلایا کہ ہزارون لاکہون آدمی اور جن ایمان لاوین گی اور فرشتہ حاضر رہینگی فرمایا کہ عدالت ہو رہے تھے یعنی جس عدالت کا وعدہ جابجا توراة اور زبور اور صحیفون مین چلا آتا ہے کہ ظالم سزا پاوینگے اور مظلوم اونکی ظلم سے پناہ مین رہینگی وہ عدالت اونکی ہاتھہ پر ظاہر ہوی اور وہ سینگ جو گہمنڈ کی بات بول رہا تھا یعنی وہی قسطنطین اور اوسکی مذہب والی پادری اور رومی نصرانی قتل ہوی اور جہنم کی بہڑکتی آگ مین پہونچی اور باقی جانور یعنی بابل والی اور ایران والی اور یونان والی اونکی بادشاہت بہی جاتی رہے مگر قومین ایکمدت تک باقی رہین پادری طامس اسکاٹ لکہتا ہے کہ چوتھی سلطنت سوا رومیون کی سلطنت کے اور کوی نہین ہوسکتی وہ سب سلطنتون سے بالکل جدا تھی ملک کے بند وبست مین اور سب معاملون مین اونہون نے ساری دنیا کو نگلا یعنی ساری دنیا جو جانی ہوی تھی سب اونہون نے فتح کی ملا محمد رضا طہرانی رح منقول رضای مین لکہتی ہین کہ تیسرا بادشاہ جو پلنگ یعنی تیندوی کی شکل پر دکہائی دیا اور چار پر عقاب کی مانند اوسپر تہی اس مین یہ اشارہ ہے کہ حضرت سکندر علیہ السلام کے چار نائب ہونگی جنہون نے اونکی زندگی مین اور اونکی موت کے بعد اونکی سلطنت کو پہیلایا اور چوتہا جانور جسکی دس سینگ تھی وہ دس سینگ وہی روم کے بادشاہ ہین اور وہ جو لوہے اور فولاد کے دانت تہی وہ فارس کی بادشاہ تہی کہ دونون نے ملکر سلطنت کی اور آپس مین ملی ہوی نہین تہے اور اکثر غلبہ فارس والونکا رہتا تھا اور یہ جو فرمایا کہ قدیم الایام بیٹہہ گیا اسمین یہ اشارہ ہے کہ جناب محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نور کو اللہ نے

سب سے پہلی پیدا کیا ہے اور لباس سفید نشانی علم کی ہے کہ علم کا رنگ سفیدی کے ساتھ تعبیر کیا جاتا ہے
اور آپ کے سر کے بال اون کیطرح بہت نرم پاکیزہ تھے اسمین اشارہ آپکی خلق کے طرف ہے کہ سر
اور داڑہی کے بالونکا نرم ہونا نشانی نرم دلی کی ہے اور سر اور داڑہی کے بالونکا سخت ہونا
تند خوی اور غصہ کی نشانی ہے اور آپکا تخت آگ کے شعلہ کی مانند تھا اور آگ کی ندی آپکی آگی بہتی
تھی اسکا یہ مطلب ہے کہ آپ کے دین کی قوت کافرونپر جہاد کرنے سے ہوی کہ عرب کے بت پرستون پر
اور یہود اور نصارا پر آپ جہاد کرتے رہے اور آپ کے بعد خلفای راشدین کی حالت اسیطرح پر رہی
کافرون کے اکثر ملکون کو مسلمانون نے اسلام کی قوت سے فتح کیا اور بہت مجوسی اور یہود اور نصارا کو دین
محمدی مین داخل کیا اور آگ کی ندی وہی لشکر مسلمانون کا ہے کہ آپ کے اور آپ کے اصحابون اور
خلفاؤن کے آگی آگے آگ کیطرح پرجس کہلیان پر گری جو لوگ دین محمدی کے دشمن ہین اونکو دین و
ایمان کے زور سے برباد کر کیا اور پاک لوگون کا اوس آتشی تخت کے پاس حاضر ہونا اس سے مراد
ہے مسلمانون اور مومنونکا اور پاک اولیا ؤنکا اور اصحابونکا اور اماموںکا جمع ہونا اور فرشتون کا
مدد کیواسطے آنا کہ بہت لڑائیونمین آپ کے زمانہ مین اور آپ کے اصحابون کے زمانہ مین کیسی کیسی
فتحیں ہوئین تہوڑی سے لوگون کو اللہ نے بہت سے کافرون پر غالب کر دیا اور مسلمانون کی فوج کے
لوگ اکثر جنگل کے بدو تھے اور اسباب پادشاہی اور ملک داری اور لشکر کشی کا نہین رکھتی تہی اور یہ
جو فرمایا کہ عدالت برپا ہوی اور کتابین کہلی ہوی تھین یہ آپکی اور آپ کے تابعدارونکی حکومت ہے
اللہ کے بندون کے بیچ مین اللہ کے اوتاری ہوی حکمون کے موافق اور یہ معنی بہی ہو سکتے ہین کہ
جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم اگلی امتون کو اونہین کی کتابون سے قائل کرتے تھے اور یہی حال آپکی
نائبونکا تھا چنانچہ جناب امام رضا علیہ السلام مامون رشید کی مجلس مین اہل کتاب کو اونہین کے
کتابون سے قائل کرتے تہی اور یہ معنی بہی ہو سکتی ہین کہ دین محمدی کی کتابین ہر طرف پہیلین گی اور علم
خوب پھیلیگا اور یہ جو ایک جوان آدمیونکی صورت تھا اور ابر کے ساتھ آسمان سے قدیم الایام کے پاس
آیا یہ جبرئیل علیہ السلام ہین جو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اللہ کیطرف سے آدمیون کی صورت مین
اوترتی اور اکثر دحیہ کلبی کی صورت مین آتے تہی جو آپ کے اصحابونمین بہت خوبصورت اور نیک
خصلت تہی اس کتاب کا لکہنے والا کہتا ہے کہ میری نزدیک وہ انسان جو ابر کے ساتھ آیا وہ حضرت

عیسی علیہ السلام ہین آخری زمانہ مین آسمان سے اتر ینگی اور قدیم الایام تک پہونچین گی یعنی کعبہ کا حج کرینگی اور مدینہ مین
جناب سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کو آوین گی اور تمام قومون پر بادشاہی کرینگی اوسوقت
مین ساری جہان کے سب لوگ محمدی ہونگی یا اللہ وہ زمانہ جلد ہمکو دکھلاوی آمین اور یہ جو فرمایا کہ
وی اوسکے قبضہ مین دی جاوینگی ایک مدت اور مدتون اور آدہی مدت تک اسکا ترجمہ ملا محمد رضا
طہرانی نے اس طرح کیا ہے کہ ایک وعدہ اور دو وعدہ اور آدہا وعدہ اور جناب یوحنا کے مشاہدات
کے بارہوین باب کی چہوین آیت مین ہی یہ لفظ ہے کہ ایک زمان اور دو زمان اور آدہی زمان
تک اور چہٹی ایت مین یون ہے کہ ایک ہزار دوسو ساٹھ دن تک اور دن ان کتابون کے محاورے
مین برس کو بہی کہتے ہین معلوم ہوا کہ ایک مدت سے مراد ایک ہزار برس ہین اور دو مدتون سے مراد
دوسو برس ہین اور آدہی مدت سے مراد ساٹھ برس ہین جو ایک سو کے آدہی سے کچھ زیادہ ہین جناب
یوحنا نے اس جگہہ بڑی بڑے پتی اور نشان جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بیان فرمائی ہین اور حاصل
یہ مطلب وہان پایا جاتا ہے کہ آپ کے دین کی ترقی ایک ہزار دوسو ساٹھ برس تک رہی گی سو
یہان حضرت دانیال علیہ السلام کی کتاب مین یہ مطلب ہے کہ یہ مدت جو اون پاک لوگون کی یعنی محمدیون
کی سلطنت کی ہے اس مدت مین بہی یہ روم کے نصرانی بار بار اون پاک لوگون پر غلبہ کرین گی اور
وہ انکی قابو مین کر دی جاوینگی چنانچہ ایسا ہی ہوا پانچوین صدی کے آخیر سے چہٹی صدی کے آخیر تک
قسطنطین کے مذہب والون نے محمدیون پر بڑے بڑے ظلم کئی مسجد بیت المقدس مین ہزارون
مسلمانون کو قتل کیا دسوین صدی مین ملک اندلس کے نصرانی بادشاہون نے جو روم کا ملک کے
مذہب پر تہے مسلمانون پر زور و ظلم کرکے ہزارون مسلمانون کو دین سے پہیر دیا پہر مسلمانونکو اندلس سے
نکل جانیکا حکم کیا اور کہا کہ افریقہ کو چلی جاؤ ایک لاکہہ سے زیادہ مسلمان جو افریقہ تک نہ پہونچ سکی
رستہ مین مرگئی اندلس کا احوال بالکل خونریزی سے بہرا ہوا ہے بہت سے بچی اور جوان اور بوڑہی
مرد اور عورت قتل کیی گئی اس ظلم اور زور سے مسلمانون کو ملک اندلس سے نکال دیا فرقہ پروٹسٹنٹ کی
پادریون نے اپنی کتابون مین ان قصون کا پورا بیان کیا ہے اور اونکی اس ظلم کی نسبت ہجو کی ہے
اسکی بعد جو فرمایا کہ عدالت بیٹہی گی ان دو آیتونمین یہ اشارہ ہے کہ آخر زمانہ مین پہر دوبارہ محمدی عدالت
امام مہدی اور حضرت عیسی علیہ السلام کے ہاتہون ہوگی اور ساری دنیا کی بادشاہی محمدیونکو ملی گی

پادری طامس اسکاٹ دس بادشاہونکا اور اونکے بعد ایک کا یون بیان کرتا ہے کہ آٹھوین صدی عیسوی مین روم کی سلطنت دس سلطنتون مین تقسیم ہوی پہلی روم دوسری یونان کے ریونیہ مین تیسری لمبارڈی مین چوتھی ہنگری مین پانچوین المینز کی جرمنی مین چھٹے فرانس کی فراسیسی مین ساتوین برگنڈی مین آٹھوین گاتھہ کی اسپین مین نوین ٹیٹس مین دسوین تبیسں مین اس سلطنت کی تقسیم کو ہر تاریخ والا اسطرح پر لکھتا ہے پھر پادری نئی سینگ کا یہ مطلب لکھتا ہے کہ اس سینگ سے مراد ہے لارڈ وپشپ یعنی بہت بڑا پادری روم کا اور اوسنی تین پر قبضہ کر لیا سلطنت ریونیہ اور لمبارڈ اور روم پر اور اس سینگ مین آنکھین تھین اس سے مراد ہے حکمت عملی اور عقلمندی اور حفاظت اپنی نگاہون کی اس سینگ مین مونہہ تھا جس سے مراد ہے غرور کا دعوی کرنا اور اپنی تئین مالک زمین کا کہنا اور اپنی بات مین غلطی نہ سمجھنا اور گناہونکا معاف کرنا اور بہشت مین دخل بیچنا پھر لکھتا ہے کہ روم کی عدالت اور پادری بہت زمانہ تک بیرحمی سے ان دسون سینگون کی سلطنت پر حکم کرتا رہا اور بڑے بڑے بادشاہون کو روندتا رہا اس سینگ نے پاک لوگون سے لڑائی کی اور اوس نے پاک لوگونکا خون اوس سے زیادہ بہایا جتنا بت پرستون نے شروع دنیا سے بہایا تھا اس سینگ کو ہم روم کی سلطنت مین پاتے ہین اور کہین نہین پاتی ہین انٹیوکس نے چند سال بدعت کی اور روم کی پادریون نے سیکڑون برس بدعت کی کسی بادشاہ نے دین کے قاعدے نہین بدلے لیکن اونھون نے خدا کی دین کے قاعدے بدل دیئے یعنی شادیون کو منع کیا اور زنا کو روا رکھا اور لوگون کو حکم دیا کہ گوشت سے اور سب کام سے پرہیز کرین اسطرح کی معاملے اوس کے ہاتھہ مین رہنگے یہانتک کہ ایک وقت اور کئی وقت اور آدھا وقت گذر جاوے یعنی ایک ہزار دو سو ساٹھہ دن جو یوحنا کی مشاہدات کی موافق ایک ہزار دو سو ساٹھہ برس ہوتی ہین اوس مدت کے بعد اوسکی سلطنت جاتی رہیگی ای محمدی بھائیو یہ ایک ہزار دو سو ساٹھہ برس کی مدت دین محمدی کی ترقی کی مدت ہی اسکا بیان اوپر ہو چکا اب یہ مدت گذر چکی فرقہ پروٹسٹنٹ کے حاکم اور پادری رومن کاتلک والون کی طرح دین اسلام پر ظلم کر رہے ہین اور ایمان کو مٹا رہے ہین اور مسلمان اصل جڑ دین سے چھوڑ کر نئی نئی بیکار جھگڑی دن بدن بڑہاتی جاتی ہین اب ہم محمدیون کو امام مہدی علیہ السلام کا انتظار ہے جب زمین ظلم اور زبردستی سے بھر جاویگی تب آپ آوینگی اور روم اور فرنگ کی نصاریٰ کا

نام ونشان مٹاوینگے اور ساری زمین کی حکومت اللہ کے پاک بندونکو دیجائیگی پادری طامس سکاٹ نے اس جگہہ پر عجب تقریر کی ہے قدیم الایام سے اللہ تعالی کو مراد لیا ہے اور یہ سمجہا ہے کہ حضرت دانیال علیہ السلام نے خواب مین اللہ تعالی کو اپنی تخت پر بیٹہی دیکہا اور قیامت شروع ہوگئی اور اعمال نامی کہولی گئی یہ لکہکر پہر لکہتا ہے کہ یہ معنی ٹہیک نہین ہین بلکہ یہ معاملہ قیامت سے پہلی ہوگا اور اسکے بعد جو فرمایا ہے کہ باقی جانورون کی سلطنت بہی اونسے لیلی گئی پر اونکی زندگی قائم رہے اسکا مطلب پادری یون بیان کرتا ہے کہ چارون جانور اب تک زندہ ہین اور اول تین کی یعنی بابل والون کی اور ایران والون کی اور یونان والون کی سلطنتین لے لیگئین کلدیون اور آسوریون کی قوم پہلی جانور کی قوم ہے اور میدیا اور فارس کی قوم دوسرے جانور کی قوم ہے اور مقدونیہ یونان تہریس ایشیائی کوچک سریا مصر تیسرے جانور کی قوم ہے اور قومین یورپ کی جو اسطرف یونان کے ہین چوتہے جانور کی قوم ہے پہر پادری لکہتا ہے کہ جب حضرت عیسی علیہ السلام آوینگی تب چوتہے جانور کی سلطنت کا بقایا برباد ہوگا بقایا کے لفظ کا صاف مطلب یہ ہے کہ چوتہے جانور کی سلطنت بہی چہین لی گئی ہے مگر کچہہ تہوڑی سی باقی ہے اوسکو حضرت عیسی علیہ السلام برباد کرینگی آسی ایمان والو پادری اس بات کا انکار نکر سکا اوس نے صاف اقرار کیا کہ یہ چارون سلطنتین برباد ہوچکین جس زمانہ کی حضرت دانیال علیہ السلام نے خبر دی تہی وہ زمانہ گذر چکا مگر پادری نے جان بوجہہ کر اون لوگون کا ذکر نکیا جنہون نے یہ سلطنتین لی لین اور پادری خوب جانتا ہے کہ ایران والون پر اور بابل والون پر محمدیون نے جہاد کیا تب انکی سلطنت برباد ہوئی اور روم کی جہوٹی عیسائیون پر بہی محمدیون نے جہاد کر کے ملک شام اور قسطنطنیہ وغیرہ اون سے چہین لیا مگر قدیم روم اور فرانس اور جرمن وغیرہ کچہہ ملک اونکی پاس رہ گیا یہ پادری پردی مین اقرار کرتا ہے کہ محمدی لوگ اللہ کی پاک بندی ہین اور سچی دین پر ہین کیونکہ حضرت دانیال علیہ السلام سے اون بزرگ نی صاف فرمایا کہ اللہ تعالی کی پاک لوگ سلطنت لی لینگے معلوم ہوا کہ جن لوگون نے ان بادشاہون سے سلطنت چہین لی وہ اللہ کے پاک بندی تہے یا اللہ پادریون کو ایمان دے کہ دل سے اور زبان سے دین محمدی مین داخل ہوجاوین امین **آٹہوان باب** بیل شصر بادشاہ کی سلطنت کے تیسرے سال مین مجہی ہان مجہہ دانیال کو ایک رویا نظر آیا بعد اوسکے جو شروع مین مجہی نظر آیا تہا اور مینی عالم رویت مین دیکہا ایسا معلوم ہوا کہ مین سوسن کی محل مین تہا جو صوبہ عیلام مین ہے

پھر مین سنے رویت کے عالم مین دیکھا کہ مین اولائی کی ندی کے کنارے پر ہون تب مین سنے اپنی آنکھین اوٹھا کر
نظر کی اور کیا دیکھتا ہون کہ ندی کے آگے ایک مینڈھا کھڑا ہے جسکے دو سینگ تھے اور وے دو سینگ
اونچے تھے لیکن ایک دوسرے سے بڑا تھا اور بڑا دوسرے کے پیچھے اوٹھا مین نے اوس مینڈھے کو
دیکھا کہ پچھم اوتر دکھن طرف سینگ مارتا تھا یہانتک کہ کوئی جانور اوسکے سامنے کھڑا نہ ہو سکا نہ کوئی
اوسکے ہاتھ سے چھڑا سکا پر وہ جو چاہتا تھا سو کرتا تھا یہانتک کہ وہ بہت بڑا ہو گیا اور مین اس
سوچ مین تھا کہ دیکھو ایک بکرا پچھم کی طرف سے آکے تمام روے زمین پر ایسا پھرا کہ زمین کو بھی نہ چھوا
اور اوس بکرے کی دونون آنکھون کے بیچون بیچ ایک عجیب طرح کا سینگ تھا اور وہ اوس دو سینگ
والے مینڈھے کے پاس جسے مین نے ندی کے سامنے کھڑا دیکھا آیا اور اپنے زور کے قہر سے اوس پر دوڑ
گیا اور مین نے اوسے دیکھا کہ وہ مینڈھے کے قریب پہونچا اور اوسکا غضب اوس پر بھڑکا اور مینڈھے کو
مارا اور اوسکے دونون سینگ توڑ ڈالے اور مینڈھے کو قوت نہ تھی کہ اوسکا سامنا کرے سو اوسنے اوسے
زمین پر پٹک دیا اور اوسے لتاڑا اور کوئی نتھا کہ مینڈھے کو اوسکے ہاتھ سے چھڑا سکے اور وہ بکرا نہایت
بزرگ ہوا اور جب وہ پر زور ہوا تب اوسکا بڑا سینگ ٹوٹ گیا اور اوسکی جگہہ نادر چار سینگ
آسمان کی چارون ہواؤن کی طرف نکلے اور اونمین سے ایک سے ایک چھوٹا سینگ نکلا جو دکھن او پورب
اور دل پسند سرزمین کیطرف بی نہایت بڑہ گیا اور وہ بڑہ کر آسمان کے لشکر تک پہونچا اور اوس لشکر مین
سے اور ستارون مین سے بعضونکو زمین پر گرا دیا اور اونہین لتاڑا بلکہ اوسنے لشکر کے سردار تک اپنی کو
بلند کیا اور اوس سے دائمی قربانی اوٹھائی گئی اور مقدس کا مکان گرایا گیا سو وہ لشکر دائمی قربانی
کے باب مین خطا کرنے کے سبب اوسی حوالہ کیا گیا اور اوسنے سچائی کو زمین پر ڈالا وہ یہ کرتا اور
کامیاب ہوتا رہا اور مینے ایک قدسی کو بولتے سنا اور دوسری قدسی نے اوس قدسی سے جو کلام کرتا
تھا پوچھا کہ وہ رویت دائمی قربانی کی بابت اور اوس اوجاڑنے والے کی شرارت کی بابت کہ مقدس
اور لشکر دونون دی گئی ہیں کہ روندی جاوین کب تک رہی گی اوسنے مجھے کہا کہ دو ہزار تین سو شام
صبح تک ہے پھر مقدس پاک کیا جاویگا اور ایسا ہوا کہ جب مین دانیال نے یہ رویت دیکھی
تھی اور اوسکے تعبیر کے تلاش کرتا تھا تو دیکھو میرے سامنی کوئی کھڑا تھا جسکی
صورت آدمی کی سی تھی اور مینے ایک آدمی کی آواز سنی کہ اولائی کے درمیان پکار کے کہا کہ

اسی جبرئیل اس شخص کو اس رویت کے معنے سمجہا چنانچہ وہ اودہر جہان مین کہڑا تہا نزدیک آیا اور جب پہونچا مین ڈر گیا اور اوندہی مونہہ گرا پر اوسنے مجہی کہا اے آدمزاد سمجہہ کیونکہ یہ رویت آخری زمانہ مین انجام ہوگی اور جب وہ مجہہ سے کہہ رہا تہا مین اوندہی منہہ بہاری نیند مین زمین پر پڑا تہا تب اوس نے مجہی چہوا اور سیدہا کہڑا کیا اور کہا کہ دیکہہ مین تجہی سمجہاؤنگا کہ قہر کے آخر مین کیا ہوگا کیونکہ مقرری وقت پر تمامی ہوگی وہ مینڈہا جسی تو نی دیکہا کہ اوسکی دو سینگ ہین سو مادہ اور فارس کے بادشاہ ہین اور وہ بال والا بکرا یونان کا بادشاہ ہے اور وہ بڑا سینگ جو اوسکی آنکہونکی درمیان ہے سو اوسکا پہلا بادشاہ ہے اور چونکہ اوسکے ٹوٹ جانی کے بعد اوسکی جگہہ مین چار اور نکلے سو یہ چار سلاطین ہین جو اوس قوم کے درمیان قائم ہونگے لیکن اونکا زور اوسکا سا نہوگا اور اونکی سلطنت کی زمانہ آخر مین جسوقت خطاکار لوگ حد تک پہونچین گی تو ایک بادشاہ ترش رو اور حیلہ سازی مین ماہر اوٹہی گا اور اوسکا بڑا زور ہوگا پر اپنی ہی زور سے نہین اور وہ عجب طرح سے ہلاک کریگا اور رحمت آور ہوگا اور کام بجالاوی گا اور زور آورونکو اور پاک لوگون کو ہلاک کریگا اور اوسکی چترائی سے اوسکی فریب اوسکی ہاتہہ سے بن پڑینگی اور دل مین بڑا گہمند کریگا اور صلح کی وقت مین بہوتیرون کو ہلاک کریگا وہ بادشاہون کی بادشاہ سے بہی سامنا کرنیکو اوٹہہ کہڑا ہوگا پر بغیر وسیلی ہاتہہ کی شکست کہاویگا اور یہہ شام و صبح کی رویا جو کہی گئی سو سچ ہی پر تو رویت کو بند کر رکہہ کیونکہ اسکو ابہی بہت دنون کا عرصہ ہے اور مجہہ دانیال کو غش آیا اور مین چند روز تک بیمار پڑا رہا بعد اوسکے مین اوٹہا اور بادشاہ کا کار بار کرنے لگا اور رویت سے گہبرا رہا پر اوسی کو مئی نہ سمجہا کہ آتی محمدی بہائیو یونانیون کا پہلا بادشاہ حضرت سکندر ذوالقرنین ہین اور اونکے بعد چار بادشاہ اوسی قوم مین سے ہوی پادری ٹیسڈل صاحب نی آفتاب صداقت مین لکہا ہے کہ بعد حضرت سکندر کے اونکی فوج کے سرداروں مین ملک کی تقسیم کے بابت کئی برس تک لڑائی رہی بعد اوسکی ملک چار حصہ ہوکر چار آدمیون کے تحت مین آ گیا اور یونانیون کی پچہلی زمانہ مین انٹیوکس بادشاہ بہت بڑا ظالم تہا اکثر تفسیر والی یہودی اور نصرانی ایسے لکہتی ہین کہ یہ خبر انٹیوکس کی ہے اور بعضی کہتی ہین کہ روم کے بادشاہون کی خبر ہے مگر ٹہیک بات یہی ہے کہ یہ خبر انٹیوکس کی ہے کیونکہ پہلی فرمایا کہ اون مین سے یعنی اونہین چار سینگون مین سے ایک سینگ سے ایک چہوٹا سینگ نکلا پہر یونانیون کی ذکر مین فرمایا کہ اونکی سلطنت کے آخر زمانہ مین وہ بادشاہ ہوگا

اور یہ انٹیوکس یونانیون کا پچھلا بادشاہ ہے پادری طامس اسکاٹ لکھتا ہے کہ اکثرون نے انٹیوکس کو
مراد لیا ہے اون چارون سلطنتون مین سے جنمین حضرت سکندر کی سلطنت تقسیم ہوئی تھی یہ چھوٹا سینگ
نکلا جو سریا یعنی ملک شام کے بادشاہون کی نسل مین تھا اور یونانیون کی سلطنت کی اخیر زمانہ مین
یہ امر ظاہر ہوا اور گنہگار اپنے پوری ہونی پر آچکے تھی تینے یہودیون نے اپنے تئین عدالت کی لیی پختہ کرلیا
تھا تب یہ بادشاہ خوفناک چہرہ کا ظاہر ہوا انٹیوکس نہایت ظالم تھا اور تاریک فقرو نکا سمجھنی والا تھا
فائدہ یعنی مبین حیدوت کا لفظ جو عبرانی مین ہے اوسکا ترجمہ اس پادری نے یون کیا کہ سمجھنے
والا تاریک فقرو نکا اور بعضون نے یون ترجمہ کیا ہے کہ ماہر حیلہ سازی کا اور ملا سید علی طہرانی نے اقامت
الشہود مین یون ترجمہ کیا ہے کہ جاننی والا معما کا خلاصہ سبکا یہ ہوا کہ وہ فریب اور مکاری کی باتون کے
بنانی مین بڑا چالاک تھا پادری طامس اسکاٹ لکھتا ہے کہ اوسکی طاقت اپنی قوت سے نہ تھی بلکہ اوسکے
دوستون کی مدد سے تھی کیونکہ رومیون نے اوسکے باپ بڑے انٹیوکس پر فتح پائی اور اوسکی سلطنت کو
نہایت ضعیف کردیا اور سلیوکس اوسکے بھائی نے رومیون کی ادا کرنیکی لئے تمام خزانہ لیلیا انٹیوکس جو
بطور اول کی روم مین تھا جب اوسنے اپنے بھائی کی مرنے کا حال سنا تو وہ نہایت تباہ حالت سے وطن کو
پھرا اور اوسکی حالت نہایت تباہ تھے مگر یومنیز بادشاہ پرگمیس نے اوسپر مہربانی کی اور رفتہ رفتہ وہ طاقتور
اور خوفناک ہوگیا اوسنے حملہ کیا مصر پر دکھن کیطرف اور ایران اور ارمینا وغیرہ پر پورب کیطرف اور یہودیون
کی ملک پر اور یہ جو فرمایا کہ بعضی ستارون کو زمین پر گرادیا اسکا یہ مطلب کہ اوسنے اچھی اچھی خدا پرستون پر
ظلم کیا بلکہ اللہ تعالی جو بادشاہون کا بادشاہ ہے اوس سے بھی سامنا کیا اور مسجد بیت المقدس مین
جوپیٹر اولمپس کی مورت کو قائم کیا ہر چیز کو سورون کی گوشت سے ناپاک کیا اور یہودیون پر جبر کیا کہ اللہ
کی حق مین بی ادبی کی بات بولین تمام نیک کامون کو موقوف کردیا کیونکہ یہودیون کے گناہون کی سزا
دہنی کی لیی اللہ نے اوسکو اونپر غالب ہونیکی طاقت دی اوسنے شرارت کی اور اقبال مند ہوا اور اپنے
تاریک کامون کو نہایت مکاری کے بندوبست سے تمام کیا اور عمدہ عمدہ اقرار نامی کرکے بہت لوگون
کو غارت کیا آخر جب غصہ مین بھرا ہوا یہودیون سے بدلا لینی کو آیا تب ایک نہایت بری بیماری مین
گرفتار ہوگیا اور اللہ کی عدالت کے سبب بڑی مصیبت سے مرگیا جس مین کسی انسان کی قوت کا
وسیلہ نہین تھا پادری اگستس نے تاریخ دینی اور دنیوی مین لکھا ہے کہ اکثر ملکون کی شہر تباہ کردی گئی اور

صیہون پہاڑ پر قلعہ بنایا گیا اور اللہ کے لیے جس جگہہ قربانی ہوتی تھے وہان جیو پتر کی قربانی کا مقام بنایا گیا
اور یہ ناجائز ٹہیرایا گیا کہ کوی ہفتہ کی دن یا ختنہ کی رسم یا قدیم عیدون کو مانے جاوے یا کوئی اپنے
تئین یہودی کہی پاک کتابون کی جتنی نقلین پای گئین وہ جلای گئین یا خراب کی گئین سید منصور علی
صاحب دہلوی تاریخ بیت المقدس مین لکہتے ہین کہ پادری بیتہر نے مفتاح الکتاب کے ایک سو ستیسوین
او چتیسوین صفحہ مین لکہا ہے کہ انٹیوکس نے حضرت عیسی علیہ السلام سے ایک سو ستر برس پیشتر یروشالم
پر چڑہای کرکے چالیس ہزار آدمیون کو جان سے مارا اور اُتنی ہی لوگون کو غلامی مین بیچا اور ہیکل
کا یعنی بیت المقدس کا قیمتی اسباب چار کرور او نسٹہ لاکہہ ساٹہہ ہزار روپیہ کی مالیت کا لوٹ لیا اور
قدس الاقداس مین داخل ہو کر قربان گاہ پر سُوّر چڑہایا اور فلب بیرحم کو یہودیہ کا حاکم اور منلاؤس
بی وین کو سردار امام مقرر کیا آفتاب صداقت مین لکہا ہے کہ متاتیاس نامی ایک کاہن یعنے امام نے
سب لوگون کو اوبہارا کہ جنگل مین جاکر لڑای کا سامان کرین ایک فوج جمع کرکے یہودا سکے اکثر شہرون
مین بتون کی قربانی کے مکانون کو گرادیا لڑکون کا ختنہ کروایا بادشاہی حاکمون کو قتل کیا اور کئی لڑائیون
مین بادشاہی فوج کو شکست دی حضرت عیسی علیہ السلام سے ایک سو چہیاسٹہ برس اگی متاتیاس مرگئی
اوتہون نے مرنے سے پہلی اپنے صاحبزادی یہودا کو یہودیون کا سردار ٹہرایا یہودا کی بہادری کے سبب
اونکا نام مکیبوس یعنے مارتول رکہا گیا بعد اسکے بادشاہ نے پچاس ہزار آدمی کی فوج اونکی دبانے کیواسطے
بہیجدی یہودا نے اوپر شب خون مارکر شکست دی پہر دوسری فوج پر اسیطرح فتح پای پہر یروشالم
مین پلٹ کر شہر او مسجد کی مرمت کی اور مسجد کے ویران ہونے سے ساڑہی تین برس بعد روزمرہ اللہ
کی بندگی نئے سرے سے مقرر کی پہر بادشاہ نے ایک فوج بہیجی وہ بہی نامراد ہوی سید منصور علی صاحب
لکہتے ہین کہ حضرت عیسی علیہ السلام سے ایک سو سرسٹہ برس پہلے اللہ کی عبادت یروشالم کے سوا اوس
ملک مین پہر جاری ہوی اسکے دوسرے سال متاتیاس مرگیے پہر یہودا مکابیوس نے انٹیوکس کی کئے
بہاری لشکرون کو شکست دیکر شہر یروشالم اور مسجد بیت المقدس کو پاک کرکے اللہ کی عبادت پہر جاری
کی اور حضرت عیسی علیہ السلام سے ایک سو چونسٹہ برس پہلے شہر کو جو کہنڈر ہوگیا تہا مرمت کرایا انٹیوکس
نے کہلا بہیجا کہ مین ساری قوم یہود کو نیست و نابود کر دونگا جب یہ باتین اوسکے منہہ سے نکلی تہین وہین قہر
اللہ کا قہرا و سپر نازل ہوا وہ ایک بڑی بیماری مین پہنسا یعنے اوسکی انتڑیون مین ناسور پڑگئی

جس مین کیڑی پیدا ہوئی اور عیسی علیہ السلام سے ایک سو چوسٹھ برس پہلی وہ مرگیا اور عیسی علیہ السلام
سے ایک سو اکسٹھ برس پہلی یہودا مکابیوس لڑائی مین شہید ہوئی یہ جو فرمایا کہ شام صبح دو ہزار تین سو
تک اسکی مطلب کے سمجھنی مین یہودی اور نصرانی تفسیر والی حیران ہین یوسیفس یہودی نے یہ مطلب
سمجھا ہے کہ شام صبح سے دن مراد ہے یعنے برس مراد نہین جیسا اس کتاب کے اخر مین دن سے مراد
برس ہے لیکن یہان مشکل بات یہ ہے کہ وہ مصیبت فقط ساڑہی تین برس رہے جیسا کہ یوسیفس نے اپنی
تاریخ کی پانچوین کتاب کی نوین باب مین لکہا ہے اور یہ مدت چہہ برس اور تین مہینی اور نو دن کی ہوتی ہے
اسلیئی اسحاق نیوٹن لکہتا ہے کہ یہ خبر انٹیوکس بادشاہ کی نہین ہوسکتی طامس نیوٹن نے ایندہ خبرون کی
ایک تفسیر لکہی ہے اور وہ تفسیر لندن مین چہپی ہے اوس مین لکہا ہی کہ بعد تامل کے معلوم ہوتا ہے کہ یہ خبر
انٹیوکس بادشاہ کی نہین ہے بلکہ روم کے بادشاہون کی اور پوپ لوگون کی ہے اب ہم کہتی ہین کہ بیشک
یہ خبر انٹیوکس بادشاہ کی ہے اور یوسیفس نے جو لکہا ہے کہ شام صبح سے مراد دن ہے یہے مطلب ٹہیک ہے
اسیواسطے شام صبح کا لفظ فرمایا اور دن کا لفظ نہ فرمایا کیونکہ دن کا لفظ اس کتاب کے اخر مین برسون
کی معنے مین بولا گیا ہے مگر یہان شام صبح کا لفظ ہے یہان برسون کے معنے نہین ہوسکتی اور یہ مدت چہہ برس
اور تین مہینی اور نو دن کی ہوتی ہے سو ساڑہی تین برس بعد اگرچہ یہودا امام نے مسجد کو نئے سرے سے
پاک کیا اور خدا پرستی کو جاری کیا مگر ظلم اسکے بعد بہی ہوتا رہا پادری اگستس لکہتا ہے کہ انٹیوکس مرگیا اور
اوسکا وزیر لیسیس جیسنے چہوٹی انٹیوکس کو تخت پر بٹہایا تہا لشکر لیکر لڑنے کو آیا اور شہر یروشالم کو گہیر لیا
پہر لیسیس نے یہودیون سے صلح کرکے شہر مین دخل پایا پہر اوسنے دغا کی اور شہر پناہ گرا دی اور قلعہ کو برباد
کرکے وہ انطاکیہ کو چلا گیا اور اوسکی صلاح کے موافق بادشاہ نے یعنے انٹیوکس یوپاتور نے مینیلاوس
کو مار ڈالا اور سردار امام کا عہدہ الکمس کو دیا یہ شخص مینیلاوس کے برابر شریر اور دغاباز تہا اوسنے
یونانی بت پرستی کی اجازت دی اور مسجد کو ناپاک کیا یہودیون نے اوسکو ناخوش کیا اور دمیتریوس
سلوکس کا بیٹا انٹیوکس کا بہتیجا تہا سوریانی لوگ اوسکی تابع ہوگئی اوسنے یوپاتور اور لیسیس کو قتل
کیا الکمس نے کئی فسادی شخصون کو جمع کیا اور دمیتریوس کی پاس جاکر کہا کہ یہودا اور اوسکے رفیق
بڑے فسادی ہین دمیتریوس نے بچدیس کو اوسکے ساتھ بہیجا اگرچہ یہودیون نے بچدیس سے صلح کرلی
پر الکمس نے فورًا اکثر لوگون کو قتل کیا اور باقی لوگ غارون مین بہاگ کر بہوکون مرگئی پہر یہودا اسنے

لڑائی پر کمر باندھی اودہر سے بڑی فوج آئی بڑی لڑائی ہوئی فوج کا سردار مارا گیا دیمتریوس نے
عرصہ مین آکر بچدیس اور الکس کو بھیجا بائیس ہزار جنگی مرد آئی یروشالم کے سامنے شہری یہودا نے
تین ہزار آدمیون سے سامنا کیا یہودا ماری گئی اور اونکی فوج بھاگی بچدیس اور اوسکی فوج نے تمام
ملک کو ویران کر کے یہودا کے جتنی رفیقون کو پایا تلوار سے قتل کیا اتنے مین الکس کہانت کے یعنے امامت
کے عہدہ پر قائم ہوا اور عیسی علیہ السلام سے ایک سو اونسٹھ برس پہلی اوسنے حکم کیا کہ مسجد کی جو
دیوار غیر قومون کی صحن اور یہودیون کے صحن مین ہے وہ گرائی جاوی تا کہ غیر قومون کی لئی آمدو
رفت کی راہ ہو پہر اوسکی رگون مین تناؤ ہوا اور اوسکی جان بڑے درد سے نکلی اب ہم کہتے ہین کہ ان
سب باتون سے معلوم ہوا کہ انٹیوکس کے مرنے کے بعد بہی حضرت عیسی علیہ السلام سے ایک سو اکسٹھ
برس پہلی تک یہ مصیبت اوس پاک مسجد پر تین برس کے قریب رہے وہ ساڑہے تین برس اول کے
اور یہ تین برس تین مہینے کم کر کے ملاؤ تو چہہ برس اور تین مہینے ہوتے ہین واللہ اعلم نوان باب
اخسویرس کے بیٹے دارا کے پہلی سال مین جو مادیون کے نسل سے تہا اور کسدیون کے ملک پر بادشاہ
مقرر ہوا تہا اوسکی بادشاہی کے پہلی سال مین مین دانیال نے کتابون مین اون برسون کا حساب سمجہا
جنکی بابت اللہ کا کلام یرمیاہ نبی کو پہونچا کہ وہ یروشالم کی ویرانی کے ستر برس پوری کریے اور مینی اللہ
کیطرف اپنا منہ کیا منت اور مناجات کر کے اور روزہ رکہہ کی اور ٹاٹ پہن کے اور راکہہ ملکی اوسکی تلاش
کی اور مینی خداوند اپنی خدا سے دعا مانگی اور مینی اقرار کیا اور کہا کہ ای خداوند جو عظمت والا اور ہیبت
والا خدا ہے اور اوس عہد کو جو اپنی عاشقون کی اور اونکی ساتہہ جو تیری فرمان برداری کرتے ہین
یاد رکہتا ہے اور اونپر رحم کرتا ہے ہمنی خطا کی ہمنی بدکاری کی اسیطرح بڑے دور تک اپنی گناہون
کا اقرار ہے ساتوین آیت مین ہے کہ ای خداوند صداقت تیری ہے مگر زردروئی ہمارے لئی جیسا
آج کی دن ہے ہان یہودا کے لوگون کے اور یروشالم کے باشندون کے اور ساری اسرائیلیون کے لئی
جو نزدیک ہین اور جو دور ہین ای خداوند زردروی ہمارے لئی ہے ہمارے بادشاہون ہمارے
امیرون اور ہمارے باپ دادون کے لئی کہ ہم تیری گنہگار ہوی ان باتون کا مطلب یہ ہے کہ ہماری
قوم نے گناہ اور بدکاریان کین اونہین کے لئی زردروی ہے کیونکہ تیرہوین آیت مین ہے کہ ہمنی اپنے
خدا سے دعا نہ مانگی تا کہ ہم اپنی بدکاریون سے باز آئین یہ حال صاف اوس قوم کا ہے اور حضرت دانیال

علیہ السلام تو ہمیشہ اسد سے دعا کیا کرتے تھے ہماری کے لفظ کا یہی مطلب ہے کہ ہماری قوم نے بڑے بڑے گناہ کئی اسطرح پر اپنی قوم کے گناہون کا اقرار کرکے حضرت دانیال علیہ السلام سولوین آیت مین فرماتے ہین اے خداوند مین تیری منت کرتا ہون کہ تو اپنی ساری راست بازی کے موافق اپنے قہر اور اپنے معضد سے جو شہر یروشالم پاک پہاڑ پر ہے دست بردار ہو کیونکہ ہمارے گناہون کے اور ہمارے باپ دادون کی شرارت کے سبب سے یروشالم اور تیرے لوگ اون ساری قومون کے سامنے جو آس پاس ہین ملامت کے اوٹھانی والی ہوی اب اے ہمارے خدا اپنے بندے کی دعا اور عرض سن لی اور اپنے چہرے کی روشنی کو خداوند کے خاطر اپنی مقدس پر جو ویران ہے چمکا اسیطرح اور بہت کلی دعا کی اور عاجزی سے کہ کر حضرت دانیال علیہ السلام فرماتے ہین کہ مین یہ کہتا ہی تہا اور دعا مانگتا اور اپنے اور اپنی قوم کے گناہون کا اقرار کرتا تہا اور خداوند اپنے خدا کے سامنی اپنے خدا کے پاک پہاڑ کے لئی دعا کرتا تہا ہان دعا مانگتے ہی ہنوز میرے منہ سے باتین ہو رہین کہ وہے شخص جبرئیل جسے مینی شروع مین رویت مین دیکہا تہا حکم کے مطابق تیز اوڑتا ہوا آیا اور مجھے چھوا یہ شام کی قربانی گذراننے کے وقت کے قریب تہا اور اوسنے مجھی خبر دی اور مجھسے باتین کین اور کہا اے دانیال مین اسلئے نکل آیا ہون کہ تجھے دانش اور سمجہ بخشون جون ہی تو نے دعا مانگنی شروع کی وہ دن ہی یہ حکم نکلا اور مین آیا کہ تجھے دکہلاؤن کیونکہ تو بہت عزیز ہے سو اس بات کو بوجہہ اور اس رویت کو سمجہ اسکے بعد عبرانی کلمے یہ ہین شابوعیم شِبْعِیم نِحْتَخْ عَلْ عَمخا وِعَل عیر قادِشْخا لِخَلّا هَپِّشع وُلَحاتِم حَطَّاوُث وَلخَپِّرعاوُن وُلهابی صِدق عولامیم وِلحتوم حازون وِنابی وِلِمشوحَ قُدِش قادا شیم ملا احمد ایرانی رح سیف الامت مین لکھتے ہین کہ یہودی ملاؤنکا اس پر اتفاق اور ایکا ہے کہ شابوع کو معنے یہان سات برس کے ہین جہان کہین شابوع بولتے ہین سات برس سے مطلب ہوتا ہے جیسی عربی مین چھوٹی سین سے طبیب لوگ سابوع بولتے ہین اور سات برس مطلب لیتے ہین لڑکے کی عمر مین کہتے ہین کہ پہلے سابوع مین یون ہوگا مطلب یہ ہوتا ہے کہ پہلے سات برسون مین یون ہوگا اب یہان ستر سابوع کا مطلب یہ ہوا کہ سات برس کو ستر دفعہ گنو تو چار سو نوّے برس ہوتے ہین ملا احمد لکھتے ہین کہ عولام کا لفظ توراۃ شریف مین اور تمام کتابون مین بڑی مدت کے معنی مین آتا ہے اور ربا رمیم جو توراۃ کے تفسیر کرنے والون مین ہے ہمیشہ کے معنے لکھتا ہے

اور بعضی عالم کی معنے لکھتے ہین اور عولامیم اوسکی جمع ہے کہ عالمین کے معنی مین ہے اوحتوم کے
معنے ختم ہوتا اور مہر ہونا اور حازون کے معنی وحی اور نابی کے معنے نبی اور لشوح کے معنے بزرگ
ہونا جیساکہ مسیحون کا لفظ کتنی جگہہ پر بزرگون کے معنی مین آیا ہے اور قدش قاداشیم کے معنے مقدس
مقدسون کا اور خاص خاصون کا تمام ہوا بیان ملا احمد کا ترجمہ اس آیت کا یون ہے کہ ستر ہفتے مقرر
کئی گئی ہین تیرے قومکے اوپر اور تیرے پاک شہر کے اوپر شرارت کے ختم کرنیکے واسطے اور خطاکاریون کے
آخر ہوجانے کیواسطے اور بدکاری کے کفارے کیواسطے اور ہمیشہ کی سچائی کے لانیکے واسطے اور ایک یہ
معنے کہ تمام جہان کی سچائی لانے کیواسطے اور وحی اور نبی کے ختم ہوجانے کیواسطے اور پاکون کے پاک پر
ہاتھ پھیرنے کیواسطے اسّی امت محمد صلی اللہ علیہ وسلم آٹھوین باب مین بت پرست بادشاہ کی شرارت کا
ذکر تہاکہ وہ بیت المقدس کو اوجاڑیگا یہان بہی اوسی شرارت اور اوسی گناہ کیطرف اشارہ ہے جو
بت پرستون کے ہاتھ سے ہوا اور عبرانی مین حرف ھی کا الف لام کی جگہہ آتا ہے اور الف لام کے معنے عربی
مین وہ کی نکلتے ہین تو ھَپّیشَع کے معنے یہ ہوئے کہ وہ شرارت جسکا اوپر ذکر ہوچکا جیساکہ آٹھوین باب
کی تیرہوین آیت مین بہی ھَپّیشَع شومیم یعنی وہ شرارت اُجاڑنے والے کی کب تک رہیگی اور اس
باب کی ستائیسوین آیت مین آتا ہی ھشّابوُع یعنے وہی ہفتہ اب مطلب یہ ٹھرا کہ وہی بت پرستونکی
شرارت کہ وہ اللہ کے پاک شہر کو ویران کرتے ہین اور اسرائیلیون کو قتل کرتے ہین اس فساد کی مدت
تمام ہونے کے لئی ستر ہفتہ یعنے چارسو نوے برس مقرر کئی گئی ہین مطلب یہ ہوا کہ اوس چہ برس کی
ویرانی کے بعد پھر ایک بار تمہاری قوم پر اور تمہارے پاک شہر پر مصیبت کا وقت اویگا وہ مصیبت
ستر ہفتہ تک رہیگی اس مدت کے بعد بت پرستون کی شرارت کا زمانہ تمام ہوجائیگا اور جو اونکی خطائین
ہین یعنے خدا پرستون پر ظلم کرنا اور اونکو قتل کرنا یہ سب فساد اس مدت کے بعد موقوف ہوجاوینگے
اونکے اس ظلم پر صبر کرنیکی باعث سے خدا پرستون کے گناہون کا کفارہ ہوجائیگا ان ستر ہفتونکے بعد وہ
سچی شریعت والی نبی آوین گی جنکی شریعت ہمیشہ رہیگی اور ایک یہ معنے کہ تمام جہان مین وہ سچی شریعت
پھیلی گی اور اونپر وحی اور نبی ختم ہوجاوینگی یعنے اونپر وحی اوترنے کے بعد کسی دوسرے پر وحی نہین
اوتریگی اور دوسرا کوئی نبی نہین ہوگا اور وہ پیغمبر سب پاکون سے زیادہ پاک ہین اونپر رحمت کا
ہاتھ پھیرا جاویگا یعنی اللہ اونپر رحمت کا ہاتھ پھیریگا اور اپنا کلام اونپر اوتاریگا ان خبرون کا

یون ظہور ہوا کہ جب یہودیون نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے قتل پر کمر باندہی اور آپکا خون اپنی گردن پر لیا آپکے چالیس برس بعد طیطوس رومی مردود نے شہر یروشالم کو مسجد سمیت ڈہا دیا اور یہودیون کو قتل کیا اور باقی یہودی شہر سے نکال دی گئی اور ساری دنیا کے شہرون مین تتر بتر ہو گئی اوسکے بعد اگرچہ شہر کو آوریان بادشاہ بت پرست نے بنایا مگر وہ بنانا اور ویران کرنا دونون برابر تہا آوریان نے مسجد کو اوسیطرح ویران رکہا اور شہر مین بت پرستی پہیلائی پہر چہوٹی عیسائیون نے اوس پاک مسجد کی بڑے چٹان پر تین سو برس تک گوبر اور لید کا اور حیض کے لتّون کا ڈہیر لگا رکہا اس ویرانی پر جب چار سو نوی برس گذر چکے جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم پیدا ہوئی آپکا پیدا ہونا اس پاک شہر کی آبادی کا نشان تہا آپکے وقت مین حضرت دانیال علیہ السلام کی دعا کا ظہور ہوا اللہ کا غصہ و غضب جو اس شہر پر تہا وہ بالکل جاتا رہا اللہ نے اپنے محبوب خاص محمد رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم کو معراج کی رات مین اس پاک شہر مین بلایا آپنے پیغمبرون کے ساتھ مسجد بیت المقدس مین نماز پڑہے آپکے بعد آپ کے خادمون نے مسجد کو شہر سمیت ایمان کے نور سے روشن کیا اللہ نے ہمیشہ کے لئی اپنے چہرہ کا نور اس شہر پر چمکایا جو اللہ والون کو دل کی آنکہون سے نظر آتا ہے اےمحمدی بہائیو اس جگہہ پادریون سے بڑے لڑائی کا مقام ہے وہ لوگ کہتے ہین کہ حضرت دانیال علیہ السلام کی دعا کا اتنا ہی مطلب تہا کہ اب جو شہر یروشالم ویران ہے سو آباد ہو جاوی سو اللہ نے وعدہ کیا کہ چار سو نوی برس کے لئی آباد ہو جاویگی آبادی کی خبر جو اسکی بعد کی آیت مین ہی وہی آبادی کی خبر یہان بہی ٹہیرتی مین بعد اس آبادی کے پہر ویران ہو جانے کی خبر اسکے بعد موجود ہے تو وہ ہمیشہ کی آبادی جسکی بشارت حضرت اشعیا علیہ السلام نے بڑے دہوم سے دی ہے اوسکا وقت پادریون کے نزدیک اللہ نے حضرت دانیال علیہ السلام کو نہین بتلایا جسکی لئے وہ بیقرار رہتے کہ اللہ کا غضب اس شہر سے جلد موقوف ہو جاوے اور اللہ کا نور اوسپر چمکی پادری لوگ یہ مطلب بیان کرتے ہین کہ یہ چار سو نوی برس جو یروشالم کی آبادی کے ہین اس مدت کے اندر یہودیون کی شرارتین ختم ہو گئین کہ اونہون نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو قتل کیا اور گناہون کا کفارہ یہ بتلاتے ہین کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے اپنا قتل ہونا قبول کیا اس سے تمام جہان کے گناہون کا کفارہ ہو گیا اور اسی مدت کے اخیر مین حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے انجیل سنائی جس مین پادریون کے نزدیک ہمیشہ رہنی والی شریعت ہے اور وحی اور

پیغمبری حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر پادریوں کے نزدیک ختم ہو گئی جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی پیغمبری کے جھٹلانے کے لیئے پادری لوگ سب بشارتوں کا مطلب بدلتے ہین اسی امت محمد صلی اللہ علیہ وسلم جو مطلب ہمنے بیان کیا اوس پر ہمارے پاس بہت دلیلین ہین ایک دلیل یہ ہی کہ عربی مین علی کا لفظ اور عبرانی مین عَلْ کا لفظ اور ہندی مین اوپر کا لفظ سختی اور مصیبت کی جگہہ بولا جاتا ہے جب مصیبت کے دن آتی ہین تو لوگ بولتے ہین کہ ہمارے اوپر یہ وقت آیا ہے اور ایسی دن ہمارے اوپر آئے ہین کہ ہم کہہ نہین سکتے اور آرام اور راحت کے دلون کو یون نہین کہتے بلکہ یون کہتے ہین کہ جب کبھی ہمارا وقت تہا تو ہمنے بڑے بڑے عیش کیئے یہی محاورہ عربی مین جا بجا آتا ہے دعا لہ یعنی دعا کی اوسکی واسطے یعنے بہتری کی دعا کی دعا علیہ دعا کی اوسکے اوپر یعنے اوس پر مصیبت پڑنیکی دعا کی اور عبرانی کا بہی یہی قاعدہ ہے حضرت اشعیا علیہ السلام کے ساتوین باب کی سترہوین آیت مین جہان قوم یہودا کو اسور کے بادشاہ سے ڈرایا ہے وہان یون فرمایا ہے یابی یھُو واہعالیخا وعَل عمّخا وعَل بیت ابیخا یامیم اشیر لوبا و لمیُوم سُوس افرایم معَل یھُوداہ ات ملخ اشور یعنے لاویگا اللہ تیرے اوپر اور تیرے قوم کے اوپر اور تیرے باپ کے گہر کے اوپر ایسے دن جو نہین آئی تہے جس دن سے افرائیم یہودا سے جدا ہوئی یعنے اسور کے بادشاہ کو دیکہو مصیبت کے دلون کے لیئے عل کا لفظ فرمایا اور حضرت ارمیا علیہ السلام کی اکاونوین باب کی اونتیسوین آیت مین بابل کے ویران ہونیکی خبر ہے کہ اللہ کا ارادہ بابل کے اوپر قایم رہیگا وہان بہی عل بابل کا لفظ ہے اسیطرح یہان بہی یہی مطلب ہے کہ ستر ہفتی مصیبت کے تیرے قوم پر اور تیرے پاک شہر پر مقرر کی گئی پہر اسکی بعد جو فائدی اور نفع کے وعدے ہین اون سب کلمون کے اوپر لام آیا ہے یعنے شرارت کے ختم کرنے کے واسطے اور خطاؤن کے آخر ہو جانے کیواسطے اور گناہ کے کفارے کے واسطے اور ہمیشہ کی سچائی کے لانے کے واسطے دوسری دلیل یہ ہے کہ حضرت ارمیا علیہ السلام خبر دیچکی تہے کہ ستر برس کے بعد یہ شہر آباد ہو جاویگا اس آبادی کے لیئے اس بیقراری سے دعا مانگنی کی زیادہ ضرورت نہ تہی تو ضرور سمجہنا چاہیئے کہ دوسری ویرانی کی خبر سنکر حضرت دانیال علیہ السلام کو نہایت بیقراری ہوئی اور ڈر گئی کہ بار بار کی ویرانی نہین معلوم کتنی مرتبی ہوگی اور وہ ہمیشہ کی آبادی جسکا وعدہ حضرت اشعیا علیہ السلام کی زبانی اللہ نے کیا ہے وہ وقت کب آویگا تب ہمیشہ کی آبادی کے لیئے اس بیقراری سے دعا مانگی کہ یا اللہ اس شہر پر

اپنا غصہ اور غضب موقوف کر دی یعنے پہر ویران نہو تب حضرت جبرئیل علیہ السلام سوال کے موافق جواب لائے
کہ تیرے شہر پر ستر ہفتی یعنے چارسو نوی برس اوس شرارت کے ختم کرنیکے لئے مقرر ہوی اسکا یہ مطلب
ہرگز نہین کہ یہ آبادی جو اب ہوا چاہتے ہے اسکی مدت چارسو نوی برس ہے بلکہ مطلب یہ ہے کہ ایک بار
بت پرستون کی شرارت اور ظلم اس شہر پر پہر ہوگا اس شرارت کے باقی رہنی کی مدت چارسو نوی برس
ہین اسکے بعد ظلم بت پرستونکا موقوف ہوجاویگا اور اس مصیبت اوٹہانے سے گناہون کا کفارہ ہوجاویگا
یعنے ایمان والون کے گناہ دہوجاوینگی اور جن مین ایمان نہین ہے اونہین بہتون کی دل کی سختی
دفع ہوجاویگی اور ایمان مل جائیگا اگلی گناہ سب دہوجائینگے کیونکہ اس مدت کے بعد وہ رسول پاک
پیدا ہونگی جن کا سچا دین ساری جہان مین پہیلیگا اس مین صاف اشارہ ہے کہ اون کی باعث سے
یہ پاک شہر بہی آباد ہوجائیگا جسکی ہمیشہ کی آبادی کی خبر اشعیا علیہ السلام نے دی ہے تیسری دلیل یہ ہے
کہ مصیبت اوٹہانے کے بدلے گناہون کے کفاری کا وعدہ اللہ نے حضرت اشعیا علیہ السلام کی ستائیسوین
باب مین بہے فرمایا ہے ساتوین اور اٹہوین آیت مین خبر دی ہے کہ اسرائیلیون کو مین سزا دونگا پہر نوین
آیت مین فرمایا ہے کہ اس سے اونکی گناہ کا کفارہ ہوگا اور اونکا گناہ دور کیا جائیگا پہر وہ بت پرستی نہ
کرینگے پہر یہ خبر دی ہے کہ اونکا شہر خالی جنگل ہوجائیگا پادری طامس اسکاٹ نے وہان لکہا ہے کہ
اون کی بدا قبالی اون کی درستی کے واسطے تہی ان سزاؤن سے اون کے گناہونکا کفارہ ہوا اور وہان
یہ بہی لکہا ہے کہ یہ خبر یروشلم کی دوسری ویرانی کی ہے پہر چالیسوین باب کے سرے پر یون ہے کہ تم تسلی دو
میرے لوگونکو تسلی دو تمہارا خدا فرماتا ہے یروشلم کو دلاسا دو اور اوس سے پکار کر کہو کہ اوس کی لڑائی
تمام ہوی اوس کے گناہ کا کفارہ ہوا اور اوس نے خداوند کے ہاتہ سے اپنی گناہون کا بدلہ دونا پایا دیکہو
ای ایمان والو گناہون کے کفاری کا وعدہ یروشلم کے ویران رہنے پر صاف موجود ہے یہان بہی ستر
ہفتی کے مدت ویرانی کی مدت ہے تب تو گناہون کی کفاریکا اوس پر وعدہ ہے چوتہی دلیل یہ ہے کہ
یہودی ملاؤن نے بہی اس جگہہ پر شہر یروشلم کے ویران ہوجانیکی خبر سمجہی ہے وہ لوگ عبرانی کے محاورہ
سے خوب واقف ہین مگر اس کے بعد جو جناب خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کے ظہور کی صاف خبر ہے
اوسکا مطلب جان بوجہہ کر بدلتے ہین ملا سید علی طہرانی رح اقامت الشہود مین لکہتے ہین کہ یہودی ملا
جو اسپر سے غافل ہین اونہون نے اس آیت کے یون معنے ٹہرائی ہین کہ اس آیت مین جو چیزونکا

وعدہ ہے تین باتون کا ظہور ہو چکا اور تین باتونکا ظہور قیامت مین ہوگا اول بیت المقدس مین سی اسرائیلیون
کا نکال دیا جانا اور بیت المقدس کا ویران ہو جانا اور اسرائیلیون کے گناہون کا معاف کر دیا جانا اور
تین باتین یعنے ہمیشہ کی عدالت اور خواب اور نبی کا پورا کرنا اور پاکون کے پاک پر ہاتھ پھیرنا ان باتونکا
ظہور قیامت مین ہوگا ہای اتنا نہین سمجہتی کہ قیامت کا دن حساب کا دن ہے وہان نبی کے آنیکی
ضرورت نہین ہے نبی کا آنا دنیا کیواسطے ہے اور بعضون نے یون معنے ٹہرائی ہین کہ بیت المقدس
آباد ہو جائیگی اور ان تینون خبرونکا ظہور ہوگا یہ مطلب کیونکر بنیگا اللہ نے تو لانے کا لفظ فرمایا کہ
دونو جہان کی صداقت کو لاؤنگا یعنے وہ شخص جو دنیا اور عقبی کی خبر دیگا اور لانیکا لفظ اوس چیز
کے حق مین بولا جاتا ہے کہ موجود نہو اور پہر موجود ہو جاوی بیت المقدس تو موجود تہی لیکن ویران
تہی اگر بیت المقدس مراد ہوتی تو یون فرماتا کہ مین آباد کرونگا آہی ایمان والو جن یہودیون نے
یہ معنی ٹہرائی کہ بیت المقدس آباد ہو جائیگی اونکی قول سے پردی مین محمدی شریعت کے برحق ہونیکا
اقرار پایا گیا کیونکہ اس ویرانی کے بعد بیت المقدس کو محمدیون نے آباد کیا پانچوین دلیل یہ ہی کہ اسکے
بعد کی آیت مین جو آبادی کی خبر ہے وہان اونہتر ہفتی کے مدت فرمائی اور یہان ستر ہفتی ہین تو یہان
اوس اونہتر ہفتی والی مدت کا ذکر نہین ہے پادری لوگ زور زبردستی سے ایک اور ہفتہ ادہر
اودہر سے کہینچ کر اونہتر ہفتی مین ملاتے ہین اور دونون آیتون کا ایک ہی مطلب ٹہراتے ہین چہٹی
دلیل یہ ہے کہ اس آیت مین ستر ہفتی کی مدت کے بعد خوشی کی خبر سنائی کہ وہ سچی شریعت آویگی اور پاکونکی
پاک پر ہاتھ پھیرا جائیگا اور اونہتر ہفتے کے بعد غم کی خبر سنائی کہ مسیح علیہ السلام دنیا سے اوٹھ جائینگے
ان سب دلیلون سے ثابت ہوا کہ اس آیت کا یہ مطلب ہے کہ ستر ہفتی تک اس پاک شہر پر بت پرستونکی
ہاتھ سے تباہی اور ویرانی رہیگی اسکی بعد وہ پیغمبر پیدا ہونگی جنپر پیغمبری ختم ہو جائیگی اور یروشالم
اونکی وقت مین ہمیشہ کے لئی آباد ہو جائی گی اب حضرت جبرئیل علیہ السلام حضرت دانیال علیہ السلام
کو اوس مدت کا شروع بتلاتی ہین کہ وہ ویرانی ستر ہفتی کی جب شروع ہوگی جب پہلی مسیح علیہ السلام پر
ظالمونکا ظلم ہوگا تب یہ پاک شہر مسجد سمیت اوجاڑا جائیگا حضرت جبرئیل علیہ السلام فرماتے ہین وتدع
وتسکیل من موصی دابار لہاشیب ولبنوث یروشالم عد ماشیح ناجید شابوعیم
شبعاہ وشابوعیم ششیم وشنیم تاشوب ونبنتا رحوب وحاروص وبصوق

ھاعِتِیم وِاَحَرِی ھَشَا بُوعِیم یِشِّیم وُشِنَیم یِکّارِث ما شِیَح وِاِیْنُ لُو اور تو بوجھ اور سمجھ کہ جس وقت سے یروشالم کے پھر لانے اور بنانیکی بات نکلی مسیح سردار تک سات ہفتی ہین اور باسٹھ ہفتے پھر لایا جائیگا اور بنایا جائیگا بازار اور دیوار مگر تنگی کے دنون مین اور باسٹھ ہفتون کے بعد مسیح جدا کیا جائیگا اور نہین ہے اوسکے واسطے اتی امت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اب حضرت جبرئیل علیہ السلام نے یہ خبر سنائی کہ جس وقت سے شہر یروشالم کے دوبارہ بنانیکی بات نکلی اوس وقت سے مسیح سردار تک سات ہفتے ہین اور باسٹھ ہفتے سب ملکر اونہتر ہفتے ہوی حضرت عزرا علیہ السلام کے احوال کی جو کتاب ہے اور توراۃ شریف کی جلد مین لگے ہوی ہے اوس مین یہ بیان ہے کہ جب خسرو بادشاہ کا بابل مین عمل ہوا اوس نے مسجد بیت المقدس کے بنانیکا حکم دیا تب بہت لوگ شہر یروشالم مین آئے اور اوس مسجد کی نیو ڈالی بعد اسکے سامری لوگون نے کہا کہ اس پاک گھر کے بنانے مین ہم بہی شریک ہونگے چونکہ وہ لوگ بت پرست تہے یہودیون نے اون کو شریک نہ کیا اون لوگون نے کچھ جھگڑا اوٹہایا اس باعث سے دارا بادشاہ کی سلطنت کے دوسری برس تک یہ کام موقوف رہا پھر دارا بادشاہ نے جب خسرو بادشاہ کا حکم نامہ دفتر خانہ مین پایا اوس مسجد کے بنانیکا حکم دیا اور دارا کی سلطنت کے چھٹے برس یہ مسجد تیار ہوئی پادری اکسٹس بڑا مسیحی تاریخ دینی اور دنیوی مین لکھتا ہے کہ خسرو کے بعد کمبیزس یعنے خسرو کا بیٹا بادشاہ ہوا اوسکے مرنیکے سات مہینے بعد دارا جو گشتسب کا بیٹا تہا بادشاہ ہوا کتاب مرشد الطالبین جو پادریون نے عربی مین لکھی ہے اوس مین لکھا ہے کہ یہ دونون حکم فقط مسجد بنانیکے لئی تہے یعنے سارے شہر کے بنانے کا حکم نہین ملا تہا تو اس آیت مین ان دونون حکم نامون کا اشارہ نہین ہوسکتا پادری طامس اسکاٹ لکہتا ہے کہ خسرو اور دارا کے فرمان کے طرف کسیطرح یہان اشارہ نہین ہوسکتا کیونکہ وہ فرمان فقط مسجد کے بنانیکا تہا نہ شہر کے بنانے کا اکثرون کا قول یہ ہے کہ وہ فرمان مراد ہے جو عزرا علیہ السلام کو ارتخششتا بادشاہ نے اپنے سلطنت کے ساتوین برس مین دیا تہا اور ظاہر ہونا جناب مسیح علیہ السلام کا اوس حکم کے اونہتر ہفتے بعد ہوا اور تعمیر کے باسٹھ ہفتے بعد آفتاب صداقت مین اس بادشاہ کا نام آردشیر اور شیر شاہ لکہا ہے پہر لکہا ہے کہ یونانیون نے اوسکا نام ارتک زرکسیس رکہا ہی پادری طامس اسکاٹ لکہتا ہے کہ بعضون کا قول یہ ہے کہ وہ حکم مراد ہے جو نحمیا کو اسی بادشاہ نے اپنی سلطنت کے بیسوین سال مین دیا اور وہ بیسوین کو شمار کرتے ہین جو سنہ شمار سے پہلا قول بہت تسلی دینی والا ہے مگر اس قول ہے

فقط یہی اعتراض ہوتا ہے کہ یروشالم کی دیواروں کے بنانیکا حکم نحمیا کو ملا تھا اور عزرا علیہ السلام کو جو حکم ملا تھا وہ ایک عام تر قسم کا تھا لیکن شہر کے بنانے سے اور دیوار کھینچنے سے بطور مثال کے یہ بھی مراد ہو سکتی ہے کہ یہودیوں کے دین و دنیا کا بندوبست قائم ہو گا یا درس کا مطلب یہ ہے کہ عزرا علیہ السلام کو بادشاہ کا حکم فقط مسجد کے آباد کرنیکے لئے ملا تھا اور قربانیوں کا خرچ بادشاہ نے دیا تھا عزرا علیہ السلام نے یروشالم میں آکر لوگوں کو توراة شریف سنائی اور شریعت کا بندوبست کیا اور بے شرع باتوں کو موقوف کیا مگر شہر کے بنانیکا حکم اونکو نہیں ملا تھا ہم کہتے ہین کہ عزرا علیہ السلام کے احوال کی کتاب کے چوتھے باب میں یہ بیان ہے کہ ارتخششتا بادشاہ کو دشمنوں نے لکھ بھیجا کہ یہودی لوگ جو آپکی طرف سے روانہ ہو کر ہمارے درمیان پہنچے ہین یروشالم مین پہونچے ہین اور اس فسادی شہر کو بناتے ہین چنانچہ دیوارین اوٹھا چکے اور نیوین ملا چکے ہین جب شہر بن چکیگا اور دیوارین تیار ہون گی تب وہ محصول نہین دینگے اگر یہ شہر پھر بنا اور اوسکی شہر پناہ بنی تو آپ کا عمل نہر کے اس پار کچھ نہ رہیگا جب یہ خط بادشاہ کو پہونچا اوسنے لکھ بھیجا کہ یہ کام موقوف ہو جائے اور یہ شہر بنایا نجاوے اور اس کتاب کے ساتوین باب سے ظاہر ہے کہ ارتخششتا کیطرف سے جو لوگ یروشالم مین آئے تھے وہ عزرا علیہ السلام اور اون کے ساتھ والے تھے معلوم ہوا کہ اونہوں نے شہر کو بھی بنانا شروع کیا تھا تو شہر کی بنانیکی بات اوسیوقت سے نکلی تھی مگر دشمنون کے بہڑکانے سے بادشاہ نے موقوف کروا دیا آفتاب صداقت مین ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے چارسو ستاون برس آگے عزرا علیہ السلام نے بادشاہ سے اک نیا فرمان حاصل کیا اور یروشالم مین آکر اچھا انتظام کیا بعد اسکے آس پاس کے ملکون کے آپس مین لڑائی کرنیکے سبب سے جو یہودی یروشالم مین رہتے تھے بڑی تنگی مین آگئی اور سامریون نے اون کو شہر پناہ بنانے سے روکا تس پر نحمیا نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے چارسو چوالیس برس آگے بادشاہ سے شہر اور شہر پناہ بنانیکا پروانہ حاصل کیا اور اوسکی مدد سے شہر بنگیا نحمیا کی کتاب جو توراة شریف کی جلد مین لگی ہوئی ہے اوسکا خلاصہ یہ ہے کہ نحمیا بیان کرتے ہین کہ مجکو خبر پہونچی کہ یروشالم کے لوگ بہت تکلیف اور ذلت اوٹھاتے ہین اور یروشالم کی دیوار ڈہائی ہوئی ہے اور اوس کے پھاٹک آگ سے جلے ہوئے ہین تب مین رویا اور اللہ سے دعا مانگی اور ارتخششتا بادشاہ کے بیسوین برس مین بادشاہ سے یہ حال کہا اور یروشالم مین جانیکا اذن مانگا اور اوس نے اذن دیا اور مین یروشالم مین آیا پھر شہر پناہ بنانیکا بہت بڑا بیان لکھا ہے

پہر لکہا ہے کہ سامری لوگ فساد پر تیار ہوے اور سب نے ملکر بندش باندہی کہ جاکر یروشالم سے لڑین اور کام روک دین تب ہمنے اپنے خدا سے دعائین مانگین اور چوکیدار بٹہلاے کہ رات دن اون سے خبردار رہین پہر لکہا ہے کہ میرے آدہے لوگ کام کرتے تہے اور آدہے بہالی اور ڈہال اور کمان لئے رہتے تہے پہر لکہا ہے کہ شہر پناہ بن چکی اور ہینے کواڑے لگاے اور ہینے اپنے بہائی حنانی کو اور محل کے ناظم حنانیاکو مختار کیا اور اونکو کہدیا کہ جب تک دہوپ نہ چڑہے تب تک یروشالم کے پہاٹک کہولی نجاوین اور اونکے حاضر ہوتے ہوے کواڑے بند کئے جاوین اور یروشالم کے باشندون کی چوکیان مقرر کرو کہ ہر ایک اپنی اپنی چوکی مین اور ہر ایک اپنے اپنے گہر کے سامنی چوکی کے لئے ٹہرایا جاوے کیونکہ شہر تو بڑا اور کشادہ تہا پر اوس مین تہوڑے لوگ تہے اور گہر بنے ہوے نہ تہے اس بیان سے معلوم ہوا کہ یہ جو فرمایا تہا کہ یہ شہر تنگی کے دنون مین بنایا جاوے گا وہ اشارہ اسی وقت کی طرف تہا کیونکہ دشمنون کا ہر طرف دہڑکا لگا ہوا تہا پادری طامس اسکاٹ لکہتا ہے کہ بڑے مشہور تاریخ جاننے والے یون شمار کرتے ہین کہ عزرا علیہ السلام کے فرمان اور جناب مسیح علیہ السلام کے اوٹہ جانے کے درمیان مین چار سو نوے برس ہوتے ہین اور بعضی کہتے ہین کہ یہ حساب نہایت ٹہیک پڑتا ہے اس زمانہ کے تین حصہ ہین سات ہفتون مین یعنے اونچاس برس مین تعمیر بازار اور دیوارون کی ہوئی یہ زمانہ درمیان ہے عزرا علیہ السلام کے فرمان کے ہو رنحمیا کے کام تمام ہونے کے اور اس بات کے ختم ہونے سے انجیل پاک کے شروع ہونے تک حضرت یحیی علیہ السلام کی تعلیم کے وقت تک یا حضرت عیسی علیہ السلام کی تعلیم کے وقت تک چار سو چونتیس برس گذرے دیکہو اے ایمان والو پادری صاف اقرار کرتا ہے کہ حضرت عیسی علیہ السلام نے جسوقت سے انجیل کی منادی شروع کی اوس وقت تک حضرت عزرا علیہ السلام کے فرمان سے اونچاس برس یعنے سات ہفتے اور چار سو چونتیس برس یعنی باسٹہ ہفتے گذرے تو یہ سب ملکر اونہتر ہفتے ہوے پہر ایک ہفتہ پورا نہین ہوا تہا کہ حضرت عیسی علیہ السلام کو اللہ نے دنیا سے اوٹہا لیا مگر پادری ایک اور ہفتہ زبردستی ثابت کرتا ہے اور لکہتا ہے کہ پچہلا ہفتہ حضرت یحیی علیہ السلام اور حضرت عیسی علیہ السلام کی تعلیم کے وقت سے حضرت عیسی علیہ السلام کے اوٹہ جانے تک ہے کیونکہ وہ اوٹہ جانے والے تہے بعد اونہتر ہفتے کے یا ستر ہفتے کے دیکہو پادری ستر ہفتے کو اور اونہتر ہفتے کو ایک کئے دیتا ہے پہلی آیت مین ستر ہفتے ہین دوسری آیت مین سات اور باسٹہ یعنے اونہتر ہفتے ہین اور پادری دونون

آیتون مین حضرت عیسی علیہ السلام کی بشارت سمجھتا ہے اسلئی کہتا ہے کہ ستر ہفتے یا اونہتر ہفتے یعنے ایک راہ سے ستر ہفتے کا لفظ فرمایا دوسری راہ سے اونہتر ہفتے کا لفظ فرمایا پھر پادری نے یہ سوچا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے تین برس انجیل پاک کی منادی کی سات برس پورے نہین ہوئے کہ اللہ نے آپ کو دنیا سے اوٹھا لیا تو یہ پچھلا ہفتہ تین برس کا ٹہرتا ہے یہ سوچ کر اس ہفتے کے پورا کرنے کے لئی پادری لکھتا ہے کہ بعضی کہتے ہین کہ پچھلا ہفتہ پھیلتا ہے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے جدا ہونیکے بعد تک یعنے اوس وقت تک کہ انجیل کی منادی غیر قومون مین شروع ہوئی دیکھو پادری نے پچھلا ہفتہ پندرہ برس کا ٹہرا دیا کیونکہ انجیل کی منادی غیر قومون مین سنہ ۱۹ عیسوی مین شروع ہوئی جیسا کہ پادری ولیم میور نے تاریخ کلیسیا مین لکھا ہے اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے تیس برس کی عمر مین انجیل کی منادی شروع کی پھر تین برس کے بعد آپ دنیا سے اوٹھ گئی اور اس پر بارہ برس اور گذرے تب انجیل کی منادی غیر قومون مین ہوئی کیونکہ سنہ عیسوی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے پیدا ہونیکے چار برس بعد سے لئی جاتے ہین تو یہ پچھلا ہفتہ پندرہ برس کا ہوا یہ سب باتین پادریون کو اسلئی بنانی پڑین کہ دونون آیتون کا ایک مطلب ہوجاوے اور حق بات یہ ہے کہ اس جگہہ اونہتر ہفتے ہین ستر ہفتون کی بشارت محمدی بشارت ہے اب جاننا چاہیے کہ یکارت کا لفظ جو عبرانی مین ہے یہ لفظ جدا کرنیکے معنے مین اور جگہہ بھی آیا ہے تورات شریف کی پہلی سورت کے سترہوین باب کی چودہوین آیت مین اور تیسری سورت کے اونیسوین باب کی ساتوین آیت مین نِکرتاہ کا لفظ ہے اور بیان یہ ہے کہ جو شخص ایسا کام کریگا وہ اپنے قوم سے کٹ جائیگا اور مطلب ہے کہ اپنی قوم سے جدا کر دیا جائیگا یہ مطلب نہین کہ قتل کیا جائیگا تو یہان بھی یکارت کا یہی مطلب ہے کہ مسیح جدا کر دیا جائیگا اسی باعث سے پادریون نے یکارت کا ترجمہ پہلے یون کیا تھا کہ مسیح منقطع کیا جائیگا یعنے جدا کیا جائیگا آفتاب صداقت مین بھی یہی ترجمہ لکھا ہے پادری مریک نے بھی کشف الآثار مین یہی لفظ لکھا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام زمین سے جدا ہو گئی اب پادری ہیتر نے کچھ سوچ کر یون ترجمہ کر دیا کہ مسیح قتل کیا جائیگا کیونکہ پادری لوگ قرآن کی ضد سے اس پر اڑی ہوئی ہین کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام حقیقت مین قتل کئے گئی سو اللہ نے پہلی سے اونکو جواب دے رکھا اسکے بعد فرمایا وا این لو یعنے نہین ہے اوسکے واسطے اسکا یہ مطلب کہ جس صورت سے وہ ظاہر مین جدا کیا جاویگا وہ صورت حقیقت مین اوسکے لئے نہو گی یعنے قتل ہونا حقیقت مین اوسکے واسطے نہو گا قرآن مین اللہ نے

اس مطلب کو کھولدیا اور صاف فرما دیا کہ اوسکو قتل نہین کیا اور سولی پر نہین چڑہایا لیکن ویسی صورت
اونکے سامنے کردی گئی یعنے دوسرے شخص کی صورت ویسی ہوگئی جسنے اپنی خوشی سے آپ کے بدلی قتل
ہونا قبول کیا اللہ فرماتا ہے کہ اوسکو یعنے عیسیٰ علیہ السلام کو اسنے اپنی طرف اونچا کرلیا یعنے آسمان پر بلالیا
ملا سید علی طہرانی رح نے یون ترجمہ کیا ہے کہ نیستی اوسکے واسطے نہین ہے دوسری جگہہ لکھتے ہین کہ اس
جگہہ بہی اور قرآن مجید مین ہے اللہ نے خبر دی کہ نیستی اوسکے واسطے نہین بلکہ لوگون کی نظر سے پوشیدہ
ہوگئی اونکا آسمان پر چلے گئی اور امام مہدی علیہ السلام کے وقت مین اوترین گی ایک پادری نے بہی یہی
مطلب لکہا کہ وہ ظاہر مین قتل ہوئی حقیقت مین قتل نہین ہوئی مگر پادری نے اس ایمان کی بات مین کفر کی
بات ملادی اور لکہدیا کہ وہ تو منا د اللہ خدا تہی کہین خدا بہی قتل ہوتا ہے ہای افسوس ادہر اونکی قتل
ہونیکا دعوی کرتے ہین ادہر اونکو خدا سمجہتی ہین یا اللہ ہم محمدیون کو انکے فریبون سے بچائیو آمین اسکے بعد
ارشاد ہوتا ہی وِہَاعِیرْ وِہَقُّودِیش یَشْحِیثْ عَم نَاجِید ہَبَّا اور اس شہر کو اور اس مقدس کو غارت
کریگی قوم اوس سردار کی جو آویگا وِقِصُّو بَشِّطیف اور اوسکا آخر آویگا گویا طوفان کے زور سے وِعَد قِص
مِلْحَامَا نِحِرِصِت شُمِموُت اور آخر تک لڑائی رہیگی اور مقرر کی ہوئی خرابیان ہونگی وِہِجْبِیر بِرِیت
لاَرَبِیم شَابُوع اِحاد وِحَصِی ہَشَّابُوع یَشْبِیت زِبَح وُمِنْحَا اور وہ قایم کریگا اوس عہد کو بہتیرون
کے ساتھ ایک ہفتے کے لیے اور اوس ہفتے کے آدہے مین موقوف کریگا ذبیحہ اور ہدیہ یعنے نذر وِعَل کِنَف
شِقُّوصِیم مِشُوہِم وِعَد کَالاَہ اور فصیلون پر اوجاڑنے والے کی مکروہات دہری جاوینگی یہانتک
کہ اوسکی بالکل غارت ہو وِنِحِرَاصَا تِتَّخ عَل شُوہِم اور وہ بلا جو مقرر کی گئی ہے اوس اوجاڑنیوالی
پر واقع ہوگی ملا سید علی طہرانی رح نے بہی یون ہی ترجمہ کیا ہے کہ غضب جو معین ہے اوس ویران کنیوالی پر ٹوٹ
پڑیگا ای امت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالی کی طرف سے حضرت جبرئیل علیہ السلام خبر دیتے ہین کہ ایک
بادشاہ آویگا شہر کو اور مسجد کو غارت کریگا سو حضرت عیسی علیہ السلام کے اوٹھ جانے سے چالیس برس
بعد وسپاشین رومی سردار نیرو بادشاہ کیطرف سے فوجین لیکر آیا پہر اوسکو روم کیطرف سی بلاوا آیا
کہ سلطنت کی باگ اپنے ہاتھ مین لا دے تب وہ بہاگ گیا اور اپنے بیٹے طیطس کو یروشلم کے گہیرنے
کے لیے بہیجا طیطس مردود فوجین لیکر آیا اور شہر کو گہیر لیا پادری مریک کشف الاثار مین لکھتا ہے کہ
طیطس نے حکم دیا کہ سارا شہر اور مسجد بیت المقدس جڑ سے اوکھیڑا گیا مسجد کو اور شہر کی دیوارون کو

اوندہا کردیا اور نشانی کے واسطے تین برج اور قلعے کی تہوڑی سی دیوار باقی رکھے اور اوسکے بعد ترانطیس روفس جو فوج کا سردار رہا اوس نے شہر کی جگہہ پر ہل چلوای اور اوس شہر کی گہیرتے وقت اور ملک یہودیہ کے شہرون اور گانوٴن کی ہلاکت کے وقت یروشالم کی ویرانی سے پہلی اور بہی تیرہ لاکہ آدمی ضایع ہوی اور ستانوی ہزار آدمی قید ہوکر غلامون کی طرح بیچی گئی اور ایسے حقیر ہو گئی کہ اونکا کوئی خریدار نہ ملا اس بیان سے معلوم ہوا کہ طیطس نے اور اوسکے باپ نے شہر یروشالم کو ویران کرکے اور شہرون اور گانوٴن کو بہی تباہ اور ویران کیا معلوم ہوا کہ یہی مطلب ہے ان لفظون کا کہ اوسکا آخر آویگا طوفان کے زور سے یعنے اوس ظالم کی فوج آخر مین طوفان کی طرح زور کریگی پادری طامس اسکاٹ لکہتا ہے کہ وہ سب اپنے آگے پانی ساکا طوفان لی چلین گی کس واسطے کہ اوس لڑای کے انجام تک نہایت بڑی بڑی بربادیان مقرر ہوی تہین اس پادری کے بیان کے موافق یہ لفظین جو فرمائی ہین دِعَدْقِص مِلْحَاماہ نِحِرِصِت شُمِمُوتْ اسکا ترجمہ یون ہے کہ لڑای کے آخر تک مقرر کی ہوی خرابیان ہونگی پہر فرمایا کہ وہ اوس عہد کو یعنے اپنی حکومت کے قول و اقرار کو ایک ہفتے کی لئی قائم کریگا اسکا یہ مطلب کہ اوسکی حکومت سات برس رہیگی اور ہفتہ کی آدہی مین قربانی اور نذر موقوف کریگا سو وسپاشیان رومی نے اول کے برسون مین یہودیون کو قتل کیا اور جا بجا بکوایا اللہ کی نذر اور قربانی جو وہ لوگ کرتے تہی وہ موقوف ہو گئی یہودی اگرچہ کافر تہے حضرت عیسی علیہ السلام کے اور انجیل پاک کے دشمن تہے اون کی قربانی اور نذر سب اکارت تہی مگر رومی بت پرست اون سے بدتر تہی وہ اللہ کے پوجنی سے ضد رکہتے تہے اور چاہتے تہے کہ اللہ کا نام کوئی نہ لے لب التواریخ مین لکہا ہے کہ وسپاشیان نے دس برس بڑی شہرت سے بادشاہت کی اور ابن اثیر جزری رح نے تاریخ کامل مین لکہا ہے کہ وسپاشیان نے سات برس اور سات مہینی بادشاہت کی یہ قول کلام پاک سے بہت موافق ہے یہی ٹہیک ہے! سو ابن اثیر رح نے جو سب بادشاہون کا حساب لکہا ہے اوسکی موافق اوسکی بادشاہت حضرت عیسی علیہ السلام کی پیدایش سے ستر برس کے بعد ہے اور اوسکی موت اٹہتر برس ہے اب جاننا چاہیے کہ پادری لوگ اس آیت کا اشارہ حضرت عیسی علیہ السلام کیطرف لیجاتے ہین اتنا نہین دیکہتے کہ حضرت عیسی علیہ السلام کا ذکر اوپر ہو چکا پہر اوس بادشاہ کا ذکر ہوا جو یروشالم کو ویران کریگا اسکی بعد جو یہ ذکر ہے کہ وہ قربانی اور نذر کو موقوف کریگا یہ اشارہ بہی اوسی

رومی بادشاہ کی طرف ہے جسکا ذکر اوپر کی آیت مین ہے پادریون نے نزدیک کو چھوڑکر اس اشارہ کو دور کیطرف پھیر دیا اور یہ مطلب لکھدیا کہ حضرت عیسی علیہ السلام کی عمر کا جو پچھلا ہفتہ ہے اوس مین وہ اپنے تئین قربان کرینگے اور وہ قربانیان جو حضرت موسی علیہ السلام کے شریعت مین تھین وہ موقوف کر دینگے اور وہ ادہا ہفتہ حضرت عیسی علیہ السلام کے اوٹھ جانیکے تین برس بعد پورا ہوگا پادری طامس اسکاٹ نے یہ مطلب لکھکر پھر بیت المقدس کی ویرانی کا ذکر کیا ہے پھر لکھا ہے کہ وہ قربانیان جو وہان ہوتے تہین حقیقت مین اوس وقت موقوف ہوئین مرشد الطالبین جو پادریون نے عربی مین لکھی ہے اوس مین لکھا ہے کہ شرعی قربانی حضرت عیسی کے مرنے کے وقت موقوف ہوگئی اور اوسکی قوت اور اوسکا فائدہ جاتا رہا مگر یہودی لوگ قربانیان کرتے رہے اور قربانی کے موقوف ہونی کی پیش خبری چالیس برس بعد بالکل پوری ہوگئی جس وقت رومیون نے پاک شہر کو اور مسجد کو ویران کر دیا اور بہت یہودیون کو قتل کیا اور باقیون کو روی زمین پر تتر بتر کر دیا اے محمدی بہائیو دیکہو پادریون نے اقرار کیا کہ ظاہر مین قربانیان ہوتے رہین اور بالکل موقوف اوسی وقت ہوئین جب یروشالم ویران ہوا اب خوب سمجھ لو کہ اس آیت مین اوسی رومی بادشاہ کیطرف اشارہ ہے کہ وہ قربانی اور نذر کو موقوف کر دیگا مگر پادریون کا مطلب یہ ہے کہ یہ ہفتہ اوپر کے اونہتر ہفتون مین ملکر ستر ہفتے ہوجاوین اور ستر ہفتے کی آیت جس مین صاف بشارت جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی ہے وہ بہی حضرت عیسی علیہ السلام کی بشارت ٹہیر جاوے یہ جو فرمایا کہ فصیلون پر اوجاڑنیوالی کے مکروہات دہری جائنگی اسکا یہ مطلب کہ شہر کی دیوارون کے پاس بت پرستون کے جہنڈے آوینگے سو جب وحشیاشیان نے اس شہر کو گہیرا بت پرستی کے جہنڈے جن کے اوپر عقاب جانور کی تصویر تہی اون ناپاک جہنڈون نے شہر کو گہیر لیا اور شاید ادہر بہی اشارہ ہو کہ اس بربادی کے چونسٹھ برس بعد آدریان بادشاہ نے ایک مندر جیوپٹر دیوتا کے نام کا بنوایا اور کلوری پہار پر ایک بت کہڑا کیا پادری شیرنگ نے الکتاب کے مقامات المعروف مین یہ حال لکہا ہے اور پادری طامس اسکاٹ نے اس آیت کا مطلب یون لکہا ہے کہ بت پرستی کی جہنڈے جو یروشالم کی بربادی کی نشانی ہوگی یہودی لوگ دیکہینگے جو تمام شہر پر اور اوسکے گردپیش پر پہیل جاوینگی اور وہان کے باشندون کا پیچہا کرینگی اس پادری کی قول کے موافق وعدہ کالا کے یہ معنے ہوی کہ اوس تمام تک یعنے تمام شہر تک بت پرستونکی

کفر کی نشانیان پھیل جاوینگی پھر فرمایا کہ وہ بلا جو مقرر کی ہوی ہے اوس اوجاڑ دینوالے پر پڑیگی اسکا یہہ
مطلب کہ رومی بادشاہون پر جو آفت اللہ نے مقدر مین لکھی ہے وہ اپنے وقت پر آوے گی سو رومی بادشاہ
محمدی وقت مین جہاد ہوا یہہ بے شک اوسیوقت کی خبر ہے اور یہہ جو ایک ہفتہ اوس بادشاہ کی حکومت کا
بیان فرمایا اس مین کیا عجب ہے کہ اس بات کا اشارہ ہو کہ ستر ہفتے جن کا او پر ذکر ہو چکا وہ ا...
ہفتے کے بعد سے ہین وسپاشیان کے سوت پادری پناکس نے تاریخ روم مین سنہ اوناسی عیسوی مین
لکھی ہے اوسکے بعد پوری ستر ہفتے یعنے چار سو نوے برس اور ایک برس اور گذرا کہ جناب محمد صلی اللہ علیہ
وسلم پیدا ہوے کیونکہ پادریون نے لکھا ہے کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم سن پانسو ستر عیسوی مین
پیدا ہوے ولیم میور اور کاسن ڈی پرسوال اور طامس کارلیل نے آپ کی پیدایش پانسو ستر مین لکھی ہے
اور واشنگٹن ارونگ اور اڈورڈ گبن اور ہمر نے پانسو اونہتر لکھا ہے اسپرنگر کا قول ہے پانسو اکہتر یا پانسو
ستر سٹھ ڈی سیسی کہتا ہے پانسو اکہتر پادری جان ولیون پورٹ نے ایک روایت پانسو ساٹھ کی بھی لکھی ہے
اگر یہ روایت ٹھیک ہے تو ستر ہفتون کا شروع یروشالم کی ویرانی سے ہے سن ستر سے سن پانسو ساٹھ تک
پوری ستر ہفتے یعنے چار سو نوی برس ہوتے ہین اور اس قول کو اس بات سے قوت ملتی ہے کہ علامہ علی
طہرانی رح اقامت الشہود مین لکھتے ہین کہ جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بھیجے جانے سے ستر برس پہلی اور
حاشیہ پر موٹے خط سے یون لکھا ہے کہ جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے پیدا ہونے سے ستر برس پہلی اور ظاہر
یہ ہے کہ یہی لفظ ٹھیک ہے کہ آپ کے پیدا ہونے سے ستر برس پہلی بیت المقدس کے اطراف مین ایک لڑکا
پیدا ہوا اور کچھ بولنی لگا کہ اوسکے باپ نے کہا چپ رہ وہ چپ ہو گیا یہان تک کہ جب بارہ برس کا ہوا تب
بولا اور اوس نے جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ظہور کی بشارت سنا ئی اسکا بیان بہت بڑا ہے وہان
لکھا ہے کہ جب وہ لڑکا پیدا ہوا اوس دن بیت المقدس کی دوسری ویرانی سے چار سو بیس برس گذری تہی
اس بیان سے صاف معلوم ہوا کہ بیت المقدس کی ویرانی سے چار سو نوی برس بعد جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم
پیدا ہوی اگر کوی کہے کہ آپ کا ظہور تو حضرت عیسی علیہ السلام کی بعد ہوا ہے تو آپکی بشارت حضرت عیسی
علیہ السلام کی بشارت سے پہلی کیون فرمائی اسکا جواب یہ ہے کہ حضرت دانیال کے دلپر یروشالم کی ویرانی کی
خبر سنکر بڑا صدمہ گذرا تہا اور ہمیشہ کی آبادی چاہتے تھے اسلیے اللہ تعالی کے حکم سے حضرت جبرئیل علیہ السلام
نے پہلے اونکے دل کی تسلی کے لئے اون ستر ہفتون کی خبر سنا دی جن کی بعد جناب سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم

پیدا ہونے والے تھے جن کی باعث سے یہ پاک شہر ہمیشہ کے لئے آباد ہونے والا تہا پہر اون اونھہ ہفتونکی خبر دی جو ستر ہفتون سے پہلی آنے والے تھے جن کے بعد حضرت عیسی علیہ السلام دنیا سے اوٹھہ جانے والے تھے جن کے بعد یہ شہر مسجد سمیت ویران ہونے والا تہا اسیطرح حضرت اشعیا علیہ السلام کی کتاب کے دوسرے باب مین اللہ تعالی نے آخری زمانی مین ملک شام مین اور ہر ہر ملک مین ایمان کے پہیل جانے کی بڑے دہوم سے بشارت دی ہے پہر تیسرے باب مین اوسوقت سے پہلی جو ویرانی یروشلم کی ہونے والی تھی اوسکی خبر دی ہے بعد اسکی چوتھی باب مین پہر بڑی آبادی کی خوشی سنائی ہے جناب میکاہ علیہ السلام کے صحیفہ کے ساتوین باب کی بارہوین اور تیرہوین آیتہ مین پہلی بڑی آبادی کی خوشی سنائی پہر ویرانی کی خبر دی ہے آگے محمدی بہائیو ہماری محمدی حدیثون مین جابجا یہ ذکر ہے کہ جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانہ جب نزدیک آیا تہا توراۃ اور انجیل کے جاننے والے صاف صاف خبر دیتے تھے کہ آپ کا زمانہ نزدیک آیا ہے مولانا جلال الدین سیوطی رح تفسیر دُرِّ منثور مین لکہتے ہین کہ امام احمد اور حاکم نے روایت کیا اور حاکم نے سند کو صحیح کیا اور ابونعیم اور بیہقی دونون نے دلائل النبوۃ مین اسکو روایت کیا کہ سلمہ جو سلامہ کے بیٹے ہین اور بدر والون مین ہین وہ فرماتے ہین کہ ایک یہودی ہمارا ہمسایہ تہا جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے بہیجے جانے سے تہوڑے دن پہلے اوسنے کہا کہ ایک نبی بہیجی جاوینگے ان شہرون کی طرف سے اور مکہ اور یمن کیطرف اشارہ کیا لوگ بولے تجکو اونکا ظہور کب تک نظر آتا ہے اوس نے میری طرف دیکہا اور کہا کہ اگر اس لڑکے کی عمر پوری ہوگی یہ اونکو پاویگا امام بیہقی کی روایت مین ہے کہ حضرت سلمان فارسی رض سے ایک عیسائی درویش نے فرمایا کہ اللہ تعالی ایک پیغمبر بہیجیگا اون کا نام احمد ہے اور یہ اونکے ظاہر ہونیکا وقت ہے کہ نزدیک آپہونچا ہے اور مین تو بہت بوڑہا ہون مجکو گمان نہین کہ مین اونکو پاؤن پہر اگر تو اونکو پاوی تو اونکو سچا جانیو اور اونکی تابعداری کیجیو مولانا جلال الدین سیوطی رح تاریخ مصر مین لکہتے ہین کہ ابن عبد الحکم نے کہا ہے کہ ہمکو خبر دی ہانی ابن متوکل نے کہا کہ ہمکو خبر دی ابن لہیعہ نے وہ روایت کرتے ہین یزید ابن ابی حبیب سی کہ جناب پیغامبر صلی اللہ علیہ وسلم کا خط جب مقوقس کو پہونچا اوسنے اوس خط کو اپنے سینے سے لگایا اور کہا یہ ایسا زمانہ ہے کہ اوسمین وہ نبی نکلینگے جن کا پتہ ہم اللہ کی کتاب مین پاتے ہین ان روایتون سے معلوم ہوا کہ توراۃ اور انجیل والون کو آپ کے ظہور کی مدت معلوم تھے معلوم ہوا کہ وہ مدت اونکو حضرت دانیال علیہ السلام کی اس بشارت

بہی معلوم ہوئی تہی اور وہ لوگ اسکا یہی مطلب سمجہی تہے جو ہمنی لکہا ہے دسوان اور گیارہوان
باب اول کی آیتون کا خلاصہ یہ ہے کہ حضرت دانیال علیہ السلام نے فارس کے بادشاہ خورس کے تیسرے
سال مین پہلی مہینی کی چوبیسوین تاریخ بڑی ندی دجلہ کی کنارے پر ایک فرشتی کو دیکہا اوسکی پوشاک
اور بدن کی رنگت کا اور اوسکے جلال کا بیان فرماکر حضرت دانیال علیہ السلام فرماتے ہین کہ اوس نے
مجہسی کہا مین تیری پاس بہیجا گیا ہون پہر اوس نے کہا کہ فارس کی مملکت کا سردار اکیس دن تک میرے
مقابلی مین کہڑا رہا اور دیکہہ میکائیل جو سردارون مین بڑا ہے میری مدد کو پہونچا سو مین وہان فارس کے
بادشاہون کے ساتہہ ٹہرا پہر کئی آیتون کے بعد یون ہے کہ مین فارس کی سردار سے لڑنے کو پہر جاؤنگا
اور جب مین چلا جاؤنگا تب دیکہہ یونان کا سردار آویگا پر مین تجہی بتلادونگا جو کچہہ کہ سچائی کی کتاب
مین لکہا ہے اور کوئی نہین جو انکی مقابلی مین میری کمک کرنے کے لئی کمر باندہیگا مگر میکائیل جو تمہارا
سردار ہے اور دارا مادی کی سلطنت کے پہلی برس مین مین ہی تہا جو کہڑا ہوا تا کہ اوسی قایم کرون اور
قوت دون پادری طامس اسکاٹ لکہتا ہے کہ فارس کی سردار سے مراد کمبایسس ہے جو خسرو کا بیٹا تہا
اور اپنی باپ کی تہیہ حاضری کی وقت انتظام کرتا رہا وہ یہودیونکا دشمن ہو گیا تہا سو فرشتہ اوسکی
کامونکو دیکہتا رہتا تہا اور برخلاف کاسون کو دفع کرتا رہتا تہا فرشتہ نی اوسی کے حق مین
فرمایا کہ فارس کی سردار سے لڑنے جائیگا پادری اگسٹس لکہتا ہی کہ یہ شخص بورانہ تہا پہلے اوسنے
اپنی بہائی کو قتل کیا پہر اپنی بہن کو مار ڈالا پہر اپنی نائب کی چہوٹی بیٹے کو قتل کیا فرشتہ فرماتا ہے
اور اب مین تجکو وہ جو سچ ہے بتلاونگا دیکہہ فارس مین اور بہی تین بادشاہ قائم ہونگی اور چوتہا
سبہون سے زیادہ دولتمند ہوگا اور جب وہ اپنے دولت کے باعث زور آور ہو جاویگا تب
وہ سب کو اوبہاریگا کہ یونان کی سرزمین کے مخالف ہون پادری طامس اسکاٹ لکہتا ہے
کہ وہ تین بادشاہ یہ ہین ایک کمبیزس جو خسرو کا بیٹا تہا اور دارا حسبنی خسرو کی بیٹی سے یعنے اوسا
سے بیاہ کیا اور سمردس اور چوتہا زرکسز یعنے شیرشاہ جو دارا کا بیٹا تہا اوسنے یونانیون سے لڑنیکو
پانچ کروڑ کی فوج جمع کی فارس کی فوج ہلاک ہوئی زرکسز پلٹ آیا پادری اگسٹس لکہتا ہے کہ کمبیزس کے
مرنے کے بعد سمردس نامی ایک فریبی گدی پر بیٹہا کمبیزس کے سات مہینی بعد دارا بادشاہ ہوا
فرشتہ فرماتا ہے اور ایک زبردست بادشاہ قایم ہوگا اور بڑے غلبہ سے سلطنت کریگا اور جو چاہیگا سو

کریگا اور جب وہ قائم ہو گا تو اوسکی سلطنت ٹوٹی گی اور آسمان کی چارون ہواؤن کے اطراف پر تقسیم کی جائے گی پر اوسکی نسل کو نہ پہونچی گی اور نہ اوسکی بادشاہت کی مانند ہوگی جیسے اوسنے بادشاہت کی کیونکہ اوسکی بادشاہت جڑ سے اوکھڑ جائیگی اور اونکی لیے ہو گی جو اونکی سوا ہین پادری طامس اسکاٹ لکھتا ہے کہ زبردست بادشاہ سے مراد حضرت سکندر ہین پادری اگستس لکھتا ہے کہ جب سکندر اعظم بادشاہ ہوی اوس ملک مین سکندر ذوالقرنین لقب سے مشہور ہوئی پھر حضرت عیسی علیہ السلام سے تین سو ایک برس پہلی مقدونیہ کی سلطنت چار حصون مین تقسیم ہوی اور دانیال علیہ السلام کی پیش خبری پوری ہوئی وہ حصی یہ ہین فلسطینہ اور مصر طالمی سوتر کو ملا اور سوریہ اور بابل پوربی صوبون سمیت سلوکس کو ملا تہراکیہ اور بتھینیہ اور کوچک ایشیا کے اور صوبے لیسیماخس کو اور مقدونیہ اور یونان کسندر کو ملا ابن اثیر رح تاریخ کامل مین لکھتے ہین کہ حضرت سکندر کی مرنے کے بعد لوگون نے آپکی بیٹے اسکندروس کو بادشاہ بنانا چاہا اونھون نے بادشاہ ہونے سے انکار کیا اور اللہ کی عبادت اختیار کی فرشتہ فرماتا ہے اور دکھن کا بادشاہ زور پکڑے گا اور ایک اوسکے سرداروں مین سے زور مین اوس سے زیادہ ہو گا اور حکومت پاوئیگا اور اوسکی سلطنت بڑے سلطنت ہو گی پادری طامس اسکاٹ لکھتا ہے کہ مصر ملک یہودیہ سے دکھن طرف ہے اور سوریا یہودیہ سے اوتر طرف ہے پھر لکھا ہے کہ حضرت سکندر کے سرداروں مین طالمی لاگس مصر کا بادشاہ جلد طاقتور ہوا اور سوریا کا بادشاہ اوس سے زیادہ طاقتور ہوگا پادری اگستس لکھتا ہے کہ دکھن کے بادشاہ سے مصر کا بادشاہ مراد ہے اور اوتر کے بادشاہ سے سوریا کا بادشاہ مراد ہے یوسیفس لکھتا ہے کہ طالمی سوتر یعنے بچانے والا جب یروشلم کو اپنے قبضہ مین لایا چاہتا تھا تو اس غرض سے کہ مسجد مین نذر گذرانے وہ شہر مین داخل ہوا جب یروشلم سے روانہ ہوا بہتیرے یہودیون کو اپنے ساتھ لی گیا اور اونہین قرینی مین جو مصر کے پاس ہے آباد کیا اور اوسکے بعد اور بھی یہودی مصر مین پہونچے اغلب ہے کہ دکھن کے بادشاہ سے مراد یہی طالمی سوتر ہے اور اوسکے سردارون مین سے ایک جو زور مین اوس سے زیادہ ہوا وہ سلوکس نکاتور تھا کیونکہ مسیح علیہ السلام سے تین سو ایک برس پہلی سلوکس نے سوریا کی سلطنت پائی اور وہ چارون سلطنتو نمین

بڑی ہوی فرشتہ فرماتا ہے اور برسون کی بعد آخر کو وی آپس مین میل کرین کی کیونکہ دکھن کے بادشاہ
کی بیٹی اوترکے بادشاہ پاس آویگی تاکہ اتحاد ہوی پر وہ اوس بازو کی قوت کو نرکھی گی اور وہ بہی
کھڑا نہوگا اور نہ اوسکا بازو بلکہ وہ اون سمیت جو اوسے لائی تہے اور اوسکے باپ سمیت اور اوس سمیت
جسنے اوسکو اون دنون مین زور دیا تہا حوالہ کیجائیگی یہ جو طالمی کا لفظ ہے اسکو عربی کتابون مین
بطلیموس لکہا ہے یہ مصر کی اون بادشاہون کا خطاب ہے جو حضرت سکندر کے بعد ہوی ابن اثیرنے
تاریخ کامل مین لکہا ہے کہ جتنی بادشاہ حضرت سکندر کے بعد ہوی وہ سب بطلیموس کہلاتے تہے ابن
اثیرنے اس بادشاہ کا نام بطلیموس ابن لاغوس لکہا ہے معلوم ہوا کہ اسکی باپ کا نام لاغوس
ہے اوسیکو پادری نے لاکس لکہا ہے پادری طامس اسکاٹ لکہتا ہے کہ انٹیوکس سوترسریا
کی سلطنت مین قائم مقام ہوا اور اوسکا قائم مقام انٹیوکس تہیوس ہوا اور طالمی فلادلفس
نے اپنے باپ طالمی لاکس کے بعد مصر مین حکومت کی اس عرصہ مین اکثر لڑائیان آس پاس والون
کی درمیان مین اور مختلف بادشاہون مین ہوئین لیکن آخر کار صلح ہوی انٹیوکس اس پر راضی ہوا
کہ اپنی جورو لودیاس کو اوسکے بیٹون سمیت جدا کر دیا اور طالمی کی بیٹی برینیس سے بیاہ کیا اس طرح پر
دکہن کے بادشاہ کی بیٹی اوترکے بادشاہ پاس آئی اوسکی ساتہہ موافقت کرنیکو لیکن وہ قوت بازو
کی قائم نرکہہ سکی اسلیئی کہ انٹیوکس نے لاؤدیس کو پہر بلا لیا اور برینیس کو نکال دیا اور لاؤدیس نے
خوف کیا کہ پہر نکالی نجاوی اس خوف سے انٹیوکس کو زہر دیا اور برینیس کو ہمراہیون سمیت قتل کرایا
سو انٹیوکس اپنی جگہہ پر قائم نرہ سکا اور قوت نرکہہ سکا اور برینیس برباد کیواسطے دی گئی اور وہ
لوگ بہی جو اوسکو لائی تہے اور جو اوس سے پیدا ہوی تہے اور اوسکا باپ اوسکی بچانیکی قابل نہ
تہا کیونکہ اوسوقت مین وہ مرگیا ابن اثیرنے اور ابو الفدا نے فلادلفس کا نام فیلوذفوس لکہا ہے
اور اوسکے معنے لکہی ہین دوست اپنے بہائی کا فرشتہ فرماتا ہے اور اوسکے نسل سے کونپل کیطرح
جو جڑسے نکلی ایک اوسکی جگہہ قائم ہوگا وہ ایک لشکر کے ساتہہ آویگا اور اوترکے بادشاہ کے
قلعہ مین داخل ہوگا اور اون پر حملہ کریگا اور غالب ہوگا اور وہ اونکی ٹہاکرون کو اون کی
سرداروں سمیت قید کرکے مصر کو لیجائیگا اور اونکی قیمتی برتن سونے چاندی کے بہی لیجائیگا
اور وہ اوترکے بادشاہ کے نسبت بہت برسون تک زور آور رہیگا پادری طامس اسکاٹ

لکھتاہے کہ اوس جڑ کی ایک شاخ طالمی یورگیتس جو بیرنیس کا بہائی تہا اپنے باپ کی جگہہ پر قائم ہوا اور بڑی فوج کے ساتہہ آیا تا کہ سلوکس کالینیکس جولاؤدیس کا بیٹا تہا اور سریا کے تخت پر قائم ہوا تہا اوس سے اپنی بہن کا بدلا لیوی اور وہ زبردستی سلوکس کی قلعون مین اور صوبون مین داخل ہوا اور سلوکس پر آسانی سے فتح مند ہوا جب کہ مصر مین بلوا ہوا تو وہ واپس گیا اور بہت سے قیدی ہمراہ لیگیا نہ فقط سردارون کو بلکہ بتون کو بہی مصر مین لیگیا کہتے ہین کہ وہ دو ہزار یا منسوبتون سے زیادہ اپنے ساتہہ لیگیا مصریون نے اوسکو خطاب یا یورجیتز یعنی نفع پہونچانیوالا او بہت خزانہ بہی لیگیا وہ چار پانچ برس تک سلوکس سے زیادہ زندہ رہا پادری اگستس لکہتا ہے کہ جب طالمی نے سریا پر فتح پائی تو یروشالم مین پہونچکر شریعت کے طور پر مسجد مین شکرانے کی نذرین گذرانین اور بڑے بڑے نذرین دین آبو الفدا نے یورگیتس کا نام اوراخیطس لکہا ہے اور ابن اثیر نے اوراغاطس لکہا ہی فرشتہ فرماتا ہے پہر وہ دکہن کے بادشاہ کے ملک مین داخل ہوگا اور اپنے سرزمین مین پہر جائیگا پر اوسکی بیٹے آگو اکسائینگے اور ایک بڑا لشکر جمع کرینگے اور ایک یقیناً چڑہیگا اور سیلاب کی طرح گذریگا اور پہر آویگا اور وہی اوسکی قلعہ تک لڑینگے اور دکہن کے بادشاہ کا غصہ بہڑکیگا اور وہ نکلکے اوس سے یعنی اوتر کے بادشاہ سے لڑائی کریگا اور بڑا لشکر لیکر آویگا اور وہ بڑا لشکر اوسکے قابو مین دیا جائیگا اور جیسا وہ لشکر اوڑا یا جائیگا تب اوسکی دل مین گہمنڈ سماویگا اور وہ ہزارون دسن ہزارون کو گرادیگا پر وہ غالب نہیگا اور اوتر کا بادشاہ پہریگا اور ایک لشکر کو جو پہلی سے زیادہ ہوگا جمع کریگا اور چند برس کے بعد اپنا وہ بڑا لشکر اور بہت مال ساتہہ لیکر آویگا اور اون دنون مین بہو تیرے دکہن کے بادشاہ پر چڑہائی کرینگی اور تیری قوم کے قزاق بہی اوٹہین گی کہ اوس رویا کو پورا کرین پر وہی گر جائینگی اور اوتر کا بادشاہ آویگا اور دمدمہ باندہیگا اور مضبوط شہر لیلیگا اور دکہن کے بازو قایم نرہینگی اور نہ اوسکی چنی ہوی لوگون کو قایم رہنی کی طاقت ہوگی اور وہ جو اوس پر چڑہ آویگا اپنی مرضی کی موافق عمل کریگا اور کوی اوسکا مقابلہ نکرسکیگا وہ اوس سرزمین جلیل مین قیام پکڑیگا کہ وہ بالکل اوس کے ہاتہہ مین ہوگی پادری طامس اسکاٹ لکہتا ہے کہ طالمی فلوپاتر مصر مین اپنے باپ یورجیتز کا جانشین ہوا اور سلوکس سیرانس اور بڑا انٹیوکس یہ دونون بیٹے سلوکس کالینیکس کے بادشاہ

مصر سے لڑنے کے لیے بہڑکائے گئی کہ جو ملک اونکے باپ سے لیلئی گئے تھے وہ ملک پہر لیوین لیکن
سیرالنس کو اوسکے ایک کپتان نے زہر دیا اور اکیلی انٹیوکس نے حملہ کیا پیش خبری مین فرمایا تہا کہ
اوسکے بیٹے اور پہر یون فرمایا تہا کہ ایک اون مین سے یقیناً آویگا یہ پیش خبری پوری ہوئی طالمی
کے ملک جو ایشیا مین تہے انٹیوکس نے اونپر چڑہائی کی اور جن ملکون مین سے وہ گذرا اونمین
طوفان کے مانند بربادیان پہیلادین پہر طالمی سے صلح کی اور دونون فوجون نے صلح کا برتاؤ
کیا اور لڑائی کے لئے طیار ہوئی انٹیوکس طالمی کی فوجون پر حملہ کرنے کے واسطے پہنچا آیا اور
اونپر [illegible] ہوا اور مصر کی حدون تک لڑائی کی اور مصر کو ایک حملہ سے ڈرادیا تب طالمی نے ایک
بڑے فوج کے ساتہہ چڑہائی کی انٹیوکس کے بیشمار فوجون کو بڑے شکست دی انٹیوکس لاچار
ہو کر پلٹ گیا اور طالمی کے پاس صلح کا قاصد بہیجا لیکن طالمی نے اس اخری فتح سے فائدہ نہ
اوٹہایا اور عیش کرنا شروع کیا انٹیوکس کے پلٹ جانے کے بعد وہ ایشیا کے اور سلطنتون مین
گہوما اور یروشالم مین آیا اور قدس الاقداس مین داخل نہ ہونے پایا تو یہودیون سے ناراض
ہوا اور مصر کے رعایا مین سے بعضی کہتے ہین چالیس ہزار اور بعضی کہتے ہین ساٹہہ ہزار یہودیون
کو بڑے ظلم سے برباد کیا یہی اوسکی بربادی کا باعث ہوا چند سال کے بعد انٹیوکس اپنی اخری
شکست سی نکلا جب طالمی فلوپاتور مرچکا تہا اوسکا بیٹا چار یا پانچ برس کا تہا وہ تخت پر بیٹہا
انٹیوکس نے اگلی فوج سے زیادہ بڑے فوج جمع کی اور بہت روپیہ لڑائی مین صرف کیا اور فوج کی
ساتہہ کوچ کیا اور مصر کے صوبون پر حملہ کیا اور اوس لڑکے کے برخلاف بہت سے دشمن کہڑے
ہوگئے چونکہ اوسکے باپ کی عادتون نے اور وہ چہوڑائی ہوئے وزیر جو اوسکے نام سے سلطنت
کرتے تہے اونکی عادتون نے مصر والون کو بہت بیزار کردیا تہا وہ انٹیوکس سے ملجانے پر
طیار تہے اور فلپ مقدونیہ کے بادشاہ نے طالمی کے برخلاف سازش کی تاکہ ملک آپس مین
بانٹ لین اور منظلوم یہودی بہی برگشتہ ہوئے اوس بادشاہ مصر سے برخلاف ہوکر انٹیوکس سے ملگئے
یہ ترجمہ ہے ان لفظون کا کہ ڈکیت تیری قوم کے ان برگشتہ لوگون نے اپنے حاکم پر غلبہ چاہا
اس پیش خبری کے پورا کرنے کو لیکن وہ طالمی کی فوج سے دبگئی جس نے بہت سی فتحین
انٹیوکس پر حاصل کین لیکن انٹیوکس پہر غالب ہوا اور سیدون پر قبضہ کیا اور طالمی کے

بہت سے عمدہ شہر لیلیئی بادشاہ مصر اپنی عمدہ فوج کی قوت سے نہ ٹہیر سکا انٹیوکس کے مقابلے مین کوئی
نہ ٹہیر سکا اور اوسکے سب ارادے پورے ہوئے اور اوس نے اپنی حکومت ملک یہودیہ مین قائم کی
جو پاک زمین اللہ کے پسندیدہ بندون کی ہے وہ اوسکے ہاتہہ سے اوسکی فوج کی خوراک مین خرچ ہوئے
اور یہ زمین اوس سے قائم کی گئی جیسا کہ اس لفظ کا ترجمہ کیا ہے کیونکہ یہ زمین اوسکے سلطنت مین
بہت شاداب ہوئی فائدہ یعنی یہ جو فرمایا کہ وہ بالکل اوسکے ہاتہہ مین ہوگی اسکے معنے یہی ہین کہ
اوسکے ہاتہہ سے خوب طرح آباد ہوگی وہ طالمی جو پانچ برس کی عمر مین بادشاہ ہوا اوسکا نام
پادری سیل نے اپی فینیس لکھا ہے اور ابن اثیر نے افی فانس لکھا ہے فرشتہ فرماتا ہے اور وہ اپنا
رخ کریگا تاکہ اپنی ساری بادشاہت کے زور سے اوس مین داخل ہووے اور صادق قوم کے
لوگ اوسکے ساتہہ ہونگے وہ یون ہے عمل کریگا اور وہ اوسے عورتون کی بیٹی دیگا کہ وہ اوسکی
ہلاکت کا باعث ہووے پر وہ نہ ٹہیریگی اور نہ اوسکی طرف مائل رہیگی بعد اوسکی وہ دریائی ملکون
کی طرف اپنا رخ کریگا اور بہت سے لیلیگا لیکن ایک سردار اوس ملامت کو جو اوس نے اوسکی
طرف سے اوٹہائے سہے موقوف کرائیگا بلکہ سوا اوسکے اوس ملامت کو اوسی پر پہیر کر دیگا
تب وہ اپنی سرزمین کے قلعون کی طرف اپنا مونہہ پہیر دیگا پر وہ ٹہوکر کہائیگا اور گر پڑیگا
اور پہر پایا نہ جائیگا پادری طامس اسکاٹ لکہتا ہے کہ انٹیوکس نے اس فتح کے بعد اپنی
بادشاہت کے زور سے مصر پر قبضہ کرنا چاہا یہودیونکی مدد سے جو بت پرستون کے مقابل مین
سچے آدمی کہلاتے ہین اوس نے طالمی کو اپنی بیٹی کلیوپیٹرا بیاہ دی جسکی خوب صورتی اس لفظ
سے ظاہر ہے کہ عورتون کی بیٹی اوسکا ارادہ برا تہا اوس نے جانا تہا کہ میری بیٹی اپنی خاوند
سے برخلاف ہوکر اوسکو فریب دیگی لیکن یہ ارادہ پورا نہوا طالمی اس سے خبردار تہا وہ محفوظ رہا
اور کلیوپیٹرا نے اپنے خاوند کا فائدہ اپنے فریبی باپ سے بہتر سمجہا اور اوسکی بچانی کے واسطے
روم کے قاصدون کے ساتہہ گئی انٹیوکس نے اس بات مین نامراد ہوکر دریائی روم کی بہت ٹاپوون
اور شہرون پر حملہ کیا اس بات سے روم والون نے ناراض ہوکر اوسکے نام پر لڑائی کا اشتہار
دیا اور اوسکو یورپ سے نکال دیا اور انشیا تک اوسکا پیچھا کیا اور اوسکو نہایت بے عزتی کی
صلح پر لاچار کیا وہ اس بے عزتی کے سبب سے بہت دن زندہ نہین رہا صوبہ الیماس مین

جو بت خانہ جیوپٹر بلیس کا تہا اوس نے اوسکا لوٹنا چاہا وہان کے لوگون نے اوسکو مارڈالا فرشتہ فرماتا ہے اور اوسکی جگہہ پر ایک اور قائم ہوگا جو اوس خوبصورت ملک کے درمیان محصول لینی والون کو بہیجیگا اور تہوڑی دنون مین ہلاک ہوگا پر نہ غضب سے اور نہ جنگ سے پادری طامس اسکاٹ لکہتا ہے کہ سلوکس فلوپاتور اپنے باپ کی جگہہ بیٹہا اوس نے رومیونکا سالیانہ محصول ادا کرنیکیواسطے روپیہ ملکون سے لینا شروع کیا اور چند دنون یا برسون یعنے بارہ برس کی سلطنت کے بعد ہیلیودورس نے جسکو مسجد یروشالم کے لوٹنی کے لئی بہیجا تہا اوسکو مارڈالا وہ فریب سے مارا گیا کیونکہ ہیلیودورس نے تخت کی امید کی تہی اس لئی کہ دیمتریوس اوسکا بیٹا روم مین اول تہا یعنی روپیہ کے عوض گرو تہا اور اوسکا بہائی سریا کی سلطنت مین حاضر نہ تہا لیکن اسبات مین ہیلیودورس نامراد رہا پادری اگستس لکہتا ہے کہ سلوکس فلوپاتور اپنے باپ کے قول و اقرار کے موافق مسجد کے خرچون کے لئی دیا کرتا تہا لیکن چونکہ رومیونکو محصول دینا پڑا وہ روپیون کا محتاج ہوا اوسکی وقت مین یروشالم مین شمعون حاکم تہا اور وہ اونیس سردار امام سے ضد رکہتا تہا اوس نے سلوکس کو خبر دی کہ مسجد مین بڑا خزانہ ہے سلوکس نے اپنے خزانچی ہیلیودورس کو خزانہ لانے کے لئی یروشالم مین بہیجا ہیلیودورس نے سردار امام سے پوچہا تو اوس نے جواب دیا کہ خزانہ تو ہے لیکن مسجد کا نہین وہ بیواؤن اور یتیمون کے لئی مسجد مین سپرد کیا گیا ہے جب شہر مین اس بات کا غل مچا تو لوگون نے اللہ سے دعا مانگی اللہ نے کسیطرح ہیلیودورس کو روک دیا اور خزانہ چہوڑ کر وہ اپنے ملک کو پلٹ گیا جب سلوکس گیارہ برس سلطنت کرچکا تب اوس نے اپنی بہائی انٹیوکس کو جو روم مین تہا بلوا کر اوسکی جگہہ اپنے بیٹی دیمتریوس کو روم مین بہیجا ہیلیودورس نے تخت حاصل کرنیکے لئی سلوکس کو زہر پلا کر مارڈالا فرشتہ فرماتا ہے پہر اوسکی جگہہ پر ایک پاجی قائم ہوگا جسکو وے سلطنت کی عزت نہ دین گے پر وہ ایکایک آویگا اور خوشامد کرکے ملک پر قبضہ کرلیگا اور بارہ کے بازو یعنے وہ لشکر جو بارہ کی طرح چڑہ آوے اوسکے سامنے سے اولٹا بہا یا جائیگا اور شکست کہائیگا اور امیر عہد بہی پادری طامس اسکاٹ لکہتا ہے کہ انٹیوکس روم سے آتا تہا تب اوسنی اوسکے قتل کے خبر سنی اور سلطنت کا تاج ابہی تک اوسکو نہین ملا تہا کیونکہ ہیلیودورس نے اوس پر خود قبضہ کرنا چاہا اور لوگون نے اوسکو بادشاہ مصر کا

تاج کرنا چاہا دیمتریوس اوسکا اصل وارث تہا کسی گروہ نے انٹیوکس کو تخت پر بیٹہانا پسند نکیا لیکن وہ امن سے آیا سلطنت کو خوشامد سے حاصل کیا اوس نے یومینیز پرگمس کے بادشاہ اور اوسکے بہائی اٹالس کی خوشامد کی اور ایک بڑی محبت ظاہر کرکے سینیٹ کی خوشامد کی کہ اوسکے بہتیجے کا تاج اوسکے سپرد رہے یہانتک کہ وہ روم سے پلٹ آوے اور اوس نے قبضہ پایا اور روم والون کی خوشامد کی اور اونہون نے اوسکو دخل دیا اونہون نے اوسکو خطاب دیا اپی فینیز یعنے مشہور لیکن بعضی لوگون نے اوسکو خطاب دیا اپی مینیز یعنے دیوانہ جیسا کہ دانیال علیہ السلام نے اوسکو [illegible] دیا ہے کیونکہ اوسکی وحشیانہ اور بے لیاقتی اور خراب عادتون سے مناسبت [illegible] فتح مند [illegible] الہامی مین یعنے پلیبوردس اور اوسکے سب دشمن جلد اوس سے [illegible] مفتاح الکتاب مین لکہا ہے کہ وہ اپنے تئین اپٹ فنس یعنے ممتاز مگر کہتا تہا اور [illegible] اللہ کہتے ہتے فرشتہ فرماتا ہے اور جب اوسکے ساتہ قول و قرار ہووے گا وہ فریب بازی کرے گا اور چڑہائی کریگا اور تہوڑی لوگون کی مدد سے بڑا ہو جائیگا پادری طامس اسکاٹ لکہتا ہے کہ جونہی انٹیوکس تخت پر بیٹہا اوسنے اونیاس کو بڑے امامت سے نکال دیا اور اوسکے چہوٹے بہائی یاسون کے ہاتہ بڑے قیمت پر امامت کو بیچ ڈالا اور اونیاس امام بے رحمی سے جلد انٹیوکس کے آدمیون کے ہاتہ سے قتل کئی گئی لیکن اوس نے یاسون سے [illegible] اوسکو زبردستی نکال دیا اور وہی جگہہ مینیلاؤس اوسکے بہائی کے ہاتہ بیچے وہ روم سے چند ہمراہیون کے ساتہ آیا تہا اوسکے طاقت سریا مین پہلی دفعہ قابل بیان کے نہین مگر کچہہ شروع ہی مین خوب طرح مضبوط ہو گیا اور بعضون کا قول یہ ہے کہ اس سے مراد طالمی فلومیٹر ہے کہ اوسکے اور انٹیوکس کے درمیان صلح ہوئی تہے بعد اسکے اوس نے اوسکو دغا دی اور جب مضبوط ہوا تو اوس پر حملہ کیا ابوالفدا نے اس طالمی کا نام فیلومیطور لکہا ہے اسکے معنے ہین دوست اپنی والدہ کا فرشتہ فرماتا ہے اور وہ اپکا ایک صوبہ کے اچہے سے اچہے مکانون مین داخل ہوگا اور وہ ایسا کچہہ کریگا جو نہ اوسکے باپ دادون نے نہ اوسکے دادون کی پردادون نے کیا وہ غنیمت اور لوٹ اور مال اونہین بانٹیگا اور کچہہ عرصہ تک مضبوط قلعون کے لینے پر اپنے منصوبے باندہیگا اور وہ اپنے زور کو اور اپنے دل کو اوبہاریگا کہ بڑے فوج کے ساتہ

دکہن کے بادشاہ پر چڑہیگا اور دکہن کا بادشاہ اوبہارا جائیگا کہ بڑا اور نہایت زور آور لشکر لیکے جنگ کرنیکو نکلے پر وہ نہ ٹہریگا کیونکہ وی اوسکی برخلافی مین منصوبے باندہنگی ہان وی جو اوسکی خوراک مین حصہ پاتے ہین اوسی توڑینگی اور مخالف کی فوج باڑہ کی طرح چڑہیگی اور بہوتیری ماری پڑینگی پادری طامس اسکاٹ لکہتا ہے کہ انٹیوکس ایشیا مین مصروالون پر اور اوس سلطنت پر بہی جو اوسکے باپ داوون سے چلی آتے تہی فتحمندی رکہتا تہا اور اوس نے اونکو زیادتی مین بلکہ فضول خرچی مین بڑہایا کیونکہ وہ جہان کہین گیا لوگون کو دشمن کی لوٹ کا روپیہ شہرون اور مندرون کی لوٹ اپنی دوستونکا نذرا اور خزانہ شاہی کا مال بن گنتی دیا آخر کو اوس نے بادشاہ مصر کے برخلاف ایک بڑے فوج جمع کی بادشاہ مصر نے اوسکے روکنی کے واسطے اپنے جرنیل کو بڑی فوج کے ساتہہ بہیجا آخر کو طالمی کے دغا باز رئیقون کو موافق کرکے انٹیوکس غالب آیا اور دوسرے سال مصر پر بہی قبضہ کرلیا ان انباتون سے اوسکی طاقتین بڑہتے گئین اور طالمی کی طاقت گہٹتی گئی آخر کو طالمی فیسکین اوسکا بہائی سلطنت پر بیٹہایا گیا اس سبب سے انٹیوکس کی فوج غالب آئے اور طالمی کی فوج بہت قتل ہوئی فرشتہ فرماتا ہے اور اون دونون بادشاہون کا دل بدکاری پر مائل ہوگا اور وی ایک ہی میز پر بیٹہی ہوئی جہوٹ بولینگی پر کامیابی نہوگی کیونکہ تمامی مقرر ہے جو وقت پر ہوگی تب وی بڑی دولت کے ساتہہ اپنی سرزمین مین پلٹ جاویگا اور اوسکا دل عہد مقدس کے برخلاف ہوگا اور وہ کام کریگا اور اپنی سرزمین مین پلٹ جاویگا پادری طامس اسکاٹ لکہتا ہے یہ معلوم نہین کہ طالمی فلومیتر کیونکر انٹیوکس کے قابو مین آیا لیکن یہ معلوم ہوتا ہے کہ اوسنے اوسکو قید کرلیا اسطرح اونہون نے اکثر ایک میز پر کہانا کہایا اور ایک جلسی مین شریک ہوئے لیکن وہ دونون برائی کی طرف مائل ہوئے اور ایک دوسرے سے جہوٹ بولا انٹیوکس نے طالمی کے ملک پر قبضہ کرنے کی تدبیر کی تہی مگر وہ خود دہوکے مین آگیا اور اوس پر قبضہ نکرسکا اور ملک مصر سے رخصت ہونیکو مائل ہوا ایک بڑی دولت اپنے ہمراہ لایا اور اپنے دل مین مقدس جگہہ کی امامت کا ارادہ رکہتا تہا کہ ایکا ایک اوس کے مرنے کی خبر پہیل گئی اسکی بڑی خوشیان ہوئین اور یہودیون مین بغاوت پہیلی اور اوس نے اونسے بدلا لینا چاہا اوسنے یروشلم کو گہیر لیا اور چالیس ہزار وہان کے رہنے والے قتل کیئی اور دس ہزار غلامی مین بیچڈالے

اوسنی مسجد کو سور کے گوشت سے اور بہت سی ناپاک چیزون سے خراب کیا وہ زبردستی قدس الاقداس مین داخل ہوا اور پاک خزانہ لوٹ لیا اور انطاکیہ کو پلٹ گیا پادری تہیرس نے مفتاح الکتاب مین لکہا ہے کہ یہ معاملہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے ایک سو ستر برس پہلے ہوا فرشتہ فرماتا ہے معین وقت پر وہ پہر آویگا دکہن کے طرف نکلے گا پر نہ یہ لگلے طور پر اور نہ پچہلی طور پر ہوگا اور کتیون کے جہاز اوس سے مقابلہ کرین گی سو وہ آزردہ ہوگا اور پہریگا اور عہد مقدس پر اوسکا غصہ بہڑکیگا اور وہ اوس کے موافق کام کریگا اور پلٹ جاویگا اور اون لوگون کے ساتہہ جنہون نے عہد مقدس کو ترک کر دیا اتفاق کریگا پادری طامس اسکاٹ لکہتا ہے کہ دو برس کے بعد اوس وقت مین جو اللہ تعالیٰ نے پہلے سے مقرر کر رکہا تہا انٹیوکس مصر سے لڑنیکو پہر آیا پادری اگسٹس لکہتا ہے کہ دونون بہائی یعنے طالمی فیلومیتور اور طالمی فیسکون جسکا لقب یورگیٹس تہا دونون شریک ہوکر اوس کے برخلاف تہے ابوالفداح نے اوسکو دوسرا اور اخیطس لکہا ہے پادری طامس اسکاٹ لکہتا ہے کہ انٹیوکس نے بڑے سختی سے لڑائی کی اور فتح پائی لیکن اس حملہ کا پہلے دو حملون کے برخلاف انجام ہوا کہ رومی سلطنت نے اوس کے پاس ایلچی بہیجی تہے طالمی کی درخواست پر وہ اوسکو حکم کرتے تہے کہ ہتیار رکہدے شاید یہ ایلچی یونان کے جہازون مین آئی اور کتی کا نام یوروپ کے کئی ملکون کے لئے آتا ہے جو دریائی روم کے کنارے پر ہین اون مین سے ایک نے چہڑی سے انٹیوکس کی گرد حلقہ باندہا اور اس بات پر ہٹ کی کہ اس حلقہ سے باہر ہونے سے پہلے جواب دے اور ارادہ یہ تہا کہ اگر انٹیوکس تامل کرے تو اوس سے لڑائی کرین تب انٹیوکس زبردستی تابعدار ہوا اور غمزدہ ہوکر پلٹ آیا اور اوس نے اپنا غصہ یہودیون پر نکالا کیونکہ اوس نے اپنے افسر اپولونیئس کو بائیس ہزار کی فوج کے ساتہہ یروشالم پر بہیجکی بہتون کو قتل کروایا شہر کو لوٹ لیا مکانون مین آگ لگا دی اور مسمار کر دیا شہر داؤد مین ایک قلعہ بنایا جو مسجد کے نگہبانی کر سکے اور جو لوگ مسجد سے عبادت کر کے نکلتے تہے اونکو وہ لوگ مسجد کے گرد قتل کرتے تہے اور مسجد کو خراب کرتے تہے مسجد ویران ہو گئی اور وہان کی عبادت موقوف ہو گئی شہر باشندون سے خالی ہوا اور غیر لوگ آبسی انطاکیہ کو پلٹ جانے کے بعد اوس نے ایک حکم جاری کیا کہ سب لوگ

اختیار کرین اور اگر نہ اختیار کرین گی تو قتل کیی جاوینگی پس یہودی شریعت موقوف ہوئے
اور اوسکے بدلی بت پرستی جاری ہوئی اور مسجد کو جیوپٹر اولمپس کے پوجا کے لئے مقرر کیا
ان کامون مین اوسکو مشورہ تھا اون لوگون سے جنہون نے شریعت کو چھوڑ دیا تھا یعنے
مینیلاؤس اور برگشتہ یہودی اوسکی ساتھی یہ کلام پادری نیوٹن کا ہے پریشانی یہودیون کی
خاص ونکے ملک والون کی دغا سے ہوئی جو اون کے دشمنون سے مل گئی تہے پادری اگستس
لکھتا ہے کہ یہ معاملہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے ایک سو سر سٹھ برس پہلے ہوا اب ہم کہتے ہین
کہ دونون مرتبہ بیایان یہودی انٹیوکس کے شریک تہے پادری اگستس پہلی مرتبہ کے بیان مین
لکھتا ہے کہ مینیلاؤس جو اوسکا رفیق تھا اوسکے ساتھ اسکے گھر مین داخل ہو کر ہر طرح کی بیحرمتی
کی اور قربانی کی جگہہ سور کا گوشت جو یہودیون کے نزدیک ناپاک اور حرام تھا گذرانا او مینیلاؤس
کو سردار امام بنایا اور اونیاس امام مینیلاؤس کے مشورون سے قتل کیی گیی تو یہ اشارہ دوسری
مرتبی کی طرف ہے کہ وہ بے ایمان کو اپنے ساتھ ملا کر ایسے کام کریگا فرشتہ فرماتا ہے وَ
ذُرِعِیم مِمَّنُّو یَعَمُوذُو اور بازو اوسکی طرف سے کہڑے ہو جاینگی اور پادری میتہرنے یون
ترجمہ کیا ہے کہ اک فوج اوسکی طرف ہو کر کہڑی ہو جائی گی اور مضبوط مقدس کو ناپاک کرینگی
اور دائمی قربانی کو موقوف کرینگی اور خراب کرنی والی مکروہ چیز کو اوسمین دہرینگی پادری
طامس اسکاٹ لکھتا ہے کہ اتنی دور تک پیش خبری کا مطلب صاف ظاہر ہے اور رفاہیت کی
قابل ہے لیکن پچہلی آیتون کا مطلب بہت مشکل ہے اور تفسیر والون نے اوس مین اختلاف
کیا ہے کتنون نے انٹیوکس افیفینیس کا سارا حال بیان کیا ہے اور کتنون نے کہا ہے کہ یہ
اون لوگون کی خبر ہے جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے برخلاف تھے بہت تفسیر والے بیان
کرتے ہین کہ بہت باتین انٹیوکس پر مطابق نہین پڑتی اوسی سال مین کہ انٹیوکس رومیون
کے حکم سے مصر سے پہرا اور ملک یہودیہ مین یونانیون کی پوجا قائم کی رومیون نے مقدونیہ
کو فتح کیا جو کہ یونانیون کی اصل بادشاہت کا مقام تھا اور اوسکو ایک روم کا ضلع بنا دیا
اور اس طرح پر حضرت دانیال علیہ السلام کے تیسری جانور کی سلطنت ختم ہونے لگی یہ بات
حضرت دانیال علیہ السلام نے یون ظاہر کی کہ اوسکے بازو یعنے رومی کہڑے ہووینگی

اور بازو کا لفظ اس پیش خبری مین کئی جگہہ سلطنت کی جنگی طاقت کے حق مین بولا گیا ہے
اور وہ کہڑی ہوجائینگی جب وہ فتح کرینگی اور زور آور ہوجاوینگے آب ہم کہتے ہین کہ ہمارے
نزدیک بازو سے مراد انٹیوکس کی فوج کے لوگ ہین اوسکے بازو یعنے اوسکے مددگار جیسے
مینیلاؤس وغیرہ بے ایمان یہودی کہڑی جاوینگی اور اللہ کے لئے جو قربانی مسجد مین ہوتی
ہے اوسکو موقوف کرینگی اور خراب کرنے والی مکروہ چیز کو یعنے سور کا گوشت اور بت وغیرہ
اوسمین دہرینگے یہ ذکر انٹیوکس کا ہے رومیون کا ذکر نہین کیونکہ رومی لوگ انٹیوکس کے مددگار
نہین تھے اونہون نے تو اوسکا ملک چہین لیا پادری لکہتا ہے کہ یہودی خود اس مطلب کو
سمجہہ گئی جیساکہ جیروم ہمکو خبر دیتا ہے نہ انٹیوکس کا نہ حضرت عیسی علیہ السلام کی مخالفونکا
بلکہ رومیون کا ذکر ہے کہ کتی کے جہاز آوینگے اور تہوڑی سے عرصہ کے بعد رومیون کے
علاوہ کہ جو طالمی کی مدد کو آئی تہے ایک اور بادشاہ وسپاشین اوٹہیگا اور اوسکے بازو
اوٹہینگی اور بیچ بووینگی اور اوسکے بیٹی طیطس کا ایک فوج کے ساتہہ اور وہ مسجد بیت المقدس
کو ناپاک کرینگی اور ہر روز کی قربانی کو موقوف کرینگے ہم کہتے ہین کہ وسپاشین بادشاہ رومیون
مین انٹیوکس کے مدتون بعد حضرت عیسی علیہ السلام کے چالیس برس بعد ہوا اوسنے
مسجد کو ڈہا دیا مگر یہان دوسرے بادشاہ کا ذکر نہین ہے تو یہہ اشارہ اوسی انٹیوکس کے
فوج کی طرف ہے پادری طامس اسکاٹ لکہتا ہے کہ حضرت عیسی علیہ السلام نے یہی لفظین
بول کر بیت المقدس کی ویرانی کی خبر دی ہے اس سے یہی ثابت ہوا کہ اس پیش خبری مین
اوسی طیطس رومی کی ویرانی کا ذکر ہے اسی یہ دلیل زیادہ مضبوط ہوتی ہے کہ نوین باب
کی پچہلی آیت مین یہی زبان ہے اور وہان تو بیشک رومیون کی ویرانی کا ذکر ہے ہم کہتے ہین
کہ نوین باب مین یون ہے فصیلون پر اوجاڑنے والی کی مکروہات دہری جاوینگے سو
رومیون نے شہر کے کنارون پر اپنے جہنڈی کہڑی کئی یہ بیشک رومیون کی خبر ہے
اور متی کی انجیل کے چوبیسوین باب کی پندرہوین آیت مین جہان حضرت عیسی علیہ السلام
نے یروشالم کے ویران ہونے کی خبر دی ہے وہان یہ لفظ فرمائی ہے کہ جب تم اوس ویران
کرنے والی مکروہ چیز کو جسکی خبر دانیال نبی نے دی ہے پاک جگہہ مین کہڑی دیکہو تب جو یہودیہ

مین ہون پہاڑون پر بہاگ جاوین یہ اشارہ اسی نوین باب کی پچہلی آیت کی طرف ہے اور
مطلب یہ ہے کہ اونکے جہنڈون کو دیکہتے ہی بہاگ جائیو پادری اسکاٹ جو ہمارے وقت مین
ہے اوس نے بہی انجیل پاک کی اردو تفسیر مین یہی لکہا ہے کہ یہ اشارہ حضرت دانیال علیہ السلام
کے نوین باب کی ستائیسوین آیت کی طرف ہے اور یہان یہ لفظ ہے کہ مضبوط مقدس کو ناپاک
کرینگے یہ اشارہ صاف مسجد کی طرف ہے پہر فرمایا کہ خراب کرنے والی مکروہ چیز کو اوس مین
یعنے مسجد مین دہرینگے یہ کام انٹیوکس والون نے کیا تہا اور اوپر سے ذکر انٹیوکس کا چلا آتا
ہے یہ اشارہ اوسی کی فوج کی طرف ہے حضرت عیسی علیہ السلام کا اشارہ اس مقام کی طرف
نہین ہے رومیون نے آنے کے ساتہہ کوئی خراب چیز مسجد مین نہین رکہی تہے فرشتہ فرماتا
ہے اور وہی اونہین جو عہد کے مقابل پلیدی کا کام کرتے ہین خوشامد کرکے برگشتہ کریگا
پروہی لوگ جو اپنے خدا کو پہچانتے ہین مضبوط ہونگے اور کام کرینگے اور وہی جو قوم مین سمجہہ والے
ہین بہتون کو تربیت کرینگے لیکن وہی تلوار سے اور آگ سے اور قید ہونے سے اور لوٹے جانے
سے بہت دنون تک تباہ رہینگے پادری طامس سکاٹ لکہتا ہے کہ انٹیوکس نے بے شک خراب
کردیا بہت یہودیون کو خوشامد کرنے سے اور اقرارون اور انعامون سے اور جو اسکے پہچاننے
والے تہے وہ بہت مضبوط رہے انٹیوکس نے بڑے بڑے عذاب اونکو دیے لیکن وہ مصیبت
بہت دنون تک نہین رہے ساڑہے تین برس کا زمانہ بہت لنبا زمانہ نہین ہے لیکن رومیون
نے عیسائیون کا پہسلانا اور خوشامد کرنا اور بڑی بڑی دہمکیان دینا شروع کیا اور
عیسائیون سے بت پرستی اور کفر کروایا لیکن جو اصل عیسائی تہے وہ دین پر قائم رہے
اوسی وقت مین وہ تلوار سے اور آگ سے مارے گیے اور قید کیے گیے اور تین سو برس تک
خراب رہے اب ہم کہتے ہین کہ عبرانی مین بہت کا لفظ نہین ہے فقط یامیم کا یعنے دنون کا
لفظ ہے نہین معلوم پادریون نے کس دلیل سے دنون سے بہت دنون کو مراد لیا اور
پہلی جو فرمایا کہ وہ برگشتہ کریگا یہہ اشارہ صاف انٹیوکس کی طرف ہے کیونکہ ایک شخص کی
طرف اشارہ ہے اور کسی دوسرے بادشاہ کا اوپر ذکر نہین ہے مگر پہر جو علم والون کے
ذکر مین فرمایا کہ وہ بہت دنون تک تباہ رہینگی یہ اشارہ البتہ رومیونکی زمانی کی طرف

ہوسکتا ہے کہ انٹیوکس کے ظلم کی بعد اللہ والی لوگ رومیون کا ظلم مدت تک اوٹھاتی رہینگی فرشتہ
فرماتا ہے اور جب وہی تباہی مین پڑہینگی او نہین تھوڑے سے مدد پہونچی گی اور بہتیرے خوشامد
گوئی سے اونمین شامل ہوجاوینگی اور بعضی سمجھ والے لوگ گر جائینگی تاکہ اون کی آزمایش
ہو اور وہی صاف سفید ہوجاوین یہان تک کہ وقت آخر آوی کیونکہ یہ مقرری وقت پر موقوف
ہے پادری طامس اسکاٹ لکھتا ہے کہ جب یہودی انٹیوکس کی خرابی مین پڑے انٹیوکس سے
باغی ہوئی اور یہودا مکابیوس کے مرنے کے بعد کئی دفعہ انٹیوکس کی فوج کو شکست دی اور یروشلم
کو پھر لیا اور مسجد کو صاف کیا اور اللہ کی عبادت دوبارہ جاری کی ان بہادرون کی تھوڑے سے
فوج کو تھوڑی مدد کہتے ہین توبہی اوس نے ایک بہت بڑی مدد ثابت کی اور اگر ہم اوس حال کو بیان
کرین جو اوپر کی خرابیون کی بعد ہوا تو بہت اچھا مطلب ہمکو دکھائی دیتا ہے وہ یہ ہی کہ عیسائی
لوگ مدت تک اپنی ویران کرنے والون کے پہندی مین پہسی رہے جب قسطنطین عیسائی ہوا
جب اوس نے اونکو بچایا بعد اسکی وہ قتل نہین کئی گئی بلکہ روم کے بادشاہون نے اور اونکی
نائبون نے اون پر مہربانی رکھی توبہی یہان سچی دین کے لئی تھوڑے مدد ثابت ہوتی ہے اوسنے
گرجا گھر والون کی دنیا کی عزت کے لئی بہت کچھ باتین دین مین ملادین اور اوسکو اس بات
مین بہت کوشش تھے کہ اقراری عیسائیون کے چال چلن کو ذلیل کرے اور وہ اس بات
کا باعث ہوا کہ بہت لوگ خوشامد سے اونکی ساتھ لگی رہتے تھے کیونکہ مکر پادریون مین اور
دنیا دارون مین جاری تھا جن کا یہ ارادہ تھا کہ اپنی فائدہ کی لئی بادشاہون اور امیرون
کی خوشامد کرین اور بیشک جلدی سے گرجا گھر مین خرابی زندہ ہوگئی اور کئی کئی مذہب والی
ایک دوسرے کو باری باری سے ستاتی تھے اور جو سچی مذہب کی سمجھ رکھتی تھے وہ سب سے
زیادہ دبائی گئی اونکو حکم دیا گیا کہ جھوٹے اوستادون سے خرابی کی باتین سیکھین اور اون باتون
مین کوشش کرین یہ سب کچھ اسلئی تھا کہ آخر کے وقت تک جاری رہے توبہی یہ ایک مقرری
وقت کے لئی ہے اور انٹیوکس کے وقت مین جو تباہی اور خرابی یہودیون پر پڑے تھی
یہ آیتین اوس وقت پر مطابق نہین پڑتین کیونکہ وہ مصیبتین آخر وقت تک نہین رہین لیکن
وہ خرابیان جو اقراری عیسائیون سے عیسائیون نے سہی ہین وہ قسطنطین کے وقت سے

شروع ہوتی ہین اور وہ خرابیان جاری رہین زیادہ یا کم آجکی دن تک اور وہ جاری رہینگی مقرر
وقت تک تفسیر ڈوالی رچرڈ منٹ مین بہی یہی مطلب لکہاہے اور تہوڑہی سے مدد سے قسطنطین کے
وقت کو مراد لیاہے آئی محمدی بہائیو یہ جو فرمایا کہ سمجہ والی گرجائینگی اسکا یہ مطلب کہ ایمان
والون پر مصیبتین پڑینگی یہ اللہ کی طرف سے اونکی ایمان کی آزمایش ہوگی اور مصیبتین جہیلکر
وہ گناہون سے پاک ہوجاوینگے یہان تک کہ آخری وقت آوی آخری وقت سے مراد جناب محمد
صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانہ ہے جس مین مصیبت زدہ ایمان والون نے ظالمون کی ظلم سے نجات
پائی اور کچہ ظلم اور فساد جو قسطنطین کے مذہب والون کا یعنے رومن کاتلک کی فرقہ کا اور سب
جہوٹی عیسائیون کا باقی ہے اوسکو امام مہدی علیہ السلام مٹاوینگی ای ایمان والو اللہ کے
قدرت دیکہو اس باب کی چالیسوین آیت مین اس پادری نے بہی آخر کے وقت سے جناب محمد
صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانہ مراد لیاہے معلوم ہوا کہ یہان بہی آخری وقت اوسی زمانہ کو فرمایاہے
فرشتہ فرماتاہے اور بادشاہ اپنی مرضی کے موافق کام کریگا اور آپ کو بلند کریگا اور اپنی تئین
ساری معبودون سے بڑا جانیگا اور حاکمون کے حاکم کی مقابلی مین بہت سی حیرت دلانے
والی باتین کہیگا اور اقبالمند ہوگا یہان تک کہ قہر کے دن پوری ہون کیونکہ وہ جو ٹہرایا گیا
ہے سو واقع ہوگا پادری طامس اسکاٹ لکہتاہے کہ جب رومیون نے انٹیوکس کی ترقی کو
مصر مین روک دیا اسکے بعد وہ اس لائق نہین رہا کہ اپنی مرضی کے موافق کام کرے اور اپنی
تئین بڑہاوے اتنا تو ہوا کہ اوس نے بیرحمی سے یہودیون کو دبایا اور یہ بہی ارادہ اوسکا
ٹہرگیا اور بیشک وہ اللہ تعالی کے برخلاف تعجب کی باتین بولا مگر اوسکے حق مین یہ نہین کہہ
سکتے کہ اوس نے اپنے تئین سارے معبودون سے بڑہایا کیونکہ وہ اپنی جہوٹی مذہب اور
بت پرستی مین مشہور تہا اسلئے یہ خبر جو اس آیت مین ہے اوسپر پوری نہین ہوسکتی کہ ایک بادشاہ
اپنی مرضی کے موافق کام کریگا بادشاہ کے نام سے سمجہنا چاہیئے کہ رومیون کی سلطنت
مراد ہے کہ جب سلطنت عیسائی ہوجائی گی تو جو لوگ حضرت عیسی علیہ السلام سے برخلاف
ہین وہ گرجاگہر مین زور پکڑینگی اور تمام آدمیون پر اور اللہ کی بتلائی ہوئی شریعت پر غلبہ کرینگی
اور بہت جگہونمین اون چیزون کا حکم کرینگی جنکو اللہ نے منع کیاہے اور اون باتون کو منع کرینگی

جن کا اللہ نے حکم کیا ہے یہ زور گرجا گھر مین جاری رہی گا اور اقبالمند ہو گا یہان تک کہ غضب
پورا ہو گا اسلیئے کہ جو ارادہ کیا گیا ہے پورا ہو جائیگا فرشتہ فرماتا ہے اور وہ اپنی باپ دادون
کے ٹھاکرون کی طرف رُخ نکریگا اور نہ عورتون کی مرغوب چیز کی طرف اور نہ کسی ٹھاکر کی طرف رُخ
کریگا بلکہ آپکو سب سے اونچا جانیگا مگر اوس کی جگہہ پر ماعوزیم یعنے حصارون کے معبود کی
تعظیم کریگا اور اوس معبود کو جسی اوسکے باپ دادی نہ جانتے تھے سونا اور چاندی اور قیمتی
پتھر اور عمدہ تحفی دیکر تعظیم کریگا وہ مضبوط حصارون مین اجنبی معبود کے ساتھہ ایسا کچھہ کریگا
جو اوسی قبول کرتا ہے وہ اوسی بڑے عزت دیگا اور اونکو بہتون کا سردار کریگا اور قیمت
کے لیئی زمین کو تقسیم کریگا پادری طامس اسکاٹ لکھتا ہے کہ کسی راہ سے یہ نہین کہہ سکتی
کہ انٹیوکس اپنی باپ دادون کے ٹھاکرون کو نہین مانتا تھا یہ بھی نہین کہہ سکتی کہ عورتون کی
خواہش نہین کرتا تھا کیونکہ بیاہی عورت کی سوا وہ اپنی مستی کی زیادتی پہ شرمندہ تھا البتہ
رومی لوگ عورتون کی خواہش سے مونہہ پھیرتے تھے جب اونہون نے اپنی باپ دادون
کے ٹھاکرون کو چھوڑ دیا یہ تحقیق ہے کہ قسطنطین جو پہلا کرستان بادشاہ تھا اوس نے شادی
اور بیاہ مین ہمت توڑ دی اسی طرح روم کی قدیم طریق کے برخلاف کام کرتے تھے اور جو لوگ
حضرت عیسی علیہ السلام سے برخلاف تھے وہ بت پوجتی تھے اور کفر بکتی تھے اسکی ساتھہ یہ بھی
تھا کہ شادی سے مونہہ پھیرتے تھے پادری فیبر کی رائے ہے کہ عورتون کی خواہش کے دو معنے
ہین ایک یہ کہ عورتون کے رکھنی کی خواہش اور ایک یہ کہ عورتون کو جن چیزون سے رغبت ہو
اور ماعوزیم جمع ہے اوس لفظ کی جسکا بہت جگہہ پاک کتاب مین ترجمہ کیا گیا ہے ایک قلعہ
یا ایک مضبوط منا یا ایک پہاڑ اور جو اصل عیسائی تھے وہ داؤد علیہ السلام کے ساتھہ
فقط ایک ہی قلعہ نجات کا رکھتی تھے اور جو سکر عیسائی تھے وہ بہت سے قلعی رکھتی تھے عجیب
اور اجنبی معبود جسکو رومی لوگ قبول کرتے ہین اوسی مراد حضرت عیسی علیہ السلام ہین
اجنبی معبود اسلیئی فرمایا گیا کہ بت پرستون کے باپ دادا اون سے واقف نہ تھی اس اجنبی معبود
کے ساتھہ وہ لوگ ماعوزیم یعنے مددگارون کو یعنے ولیون اور فرشتون کو بھی پوجتی تھے
اس آیت کے وہ معنی جو اوپر بتائے گئی ہین وہ معنے لفظون کے بہت موافق ہین ہماری اس

معنے سے زیادہ اور یہ تحقیق ہے کہ جسوقت سے رومیون کی سلطنت نے اصلی خدا کے اور حضرت عیسی علیہ السلام کے پوجنے کا اقرار کیا تب سے اونہون نے عیسائی دین کو برباد کیا جب وہ بت پرست تھی بت پرستی کی اروا حون اور بھوتون کو مانتی تھے اب اوسکے بدلے ولیون کو اور فرشتون کو مددگار اور درمیانی سمجھنے لگے ایک خدا اور ایک مالک کے ساتھہ وہ بہت سے خداؤن اور بہت سے مالکون کو پوجتے تھے اور اس پیش خبری کے اوپر اس بت پرستی کے قدیم جاری ہونے کی عجیب وغریب مثالین مسٹر میڈ کے کلامون مین اور سر دار اسحاق نیوٹن کے کلام مین پڑہنے والا معلوم کریگا اور ہمارے باپون نے چوتھی صدی مین بھی اس علاقی مین زبان بولی ہے ماعوزیم کا لفظ جمع ہے اسکے معنے نکلتے ہین مناری اور قلعے اور جو لفظ دوسرے جملہ مین ہے جسکا ترجمہ کیا گیا ہے معبود وہ لفظ واحد یعنے اکیلا ہے تو اس آیت کا یہ مطلب ٹہرتا ہے کہ خدا کے ساتھہ یا خدا کی جگہہ پر وہ ماعوزیم کو عزت دیگا اور اوسکو بھی عزت دیگا جسکو اوسکے باپ دادی نہ جانتے تھے اسکا مطلب رومیون کے سوا کسی اور سے علاقہ نہین رکھہ سکتا اور اسی صاف مراد ہے جو رومیون کی گرجا کا عمل قدیم زمانے سے آجتک ہے اور بڑے بڑے نذرون کا خرچ جو ولیون کی درگاہون پر کرتے تھے اوسی صاف اس آیت کے سب لفظون کا مطلب کہلتا ہے اور ایسا کون ہے جو دینی تاریخ سے ناواقف ہو اور نہ جانتا ہو کہ ولیون اور فرشتون کی پوجا دو نو یونانی اور لاطینی کے گرجا گہر مین جاری تھے نہ فقط اونکا نام لیا گیا بلکہ اونکی پوجا کی گئی جیسے مربی او شافی اور حفاظت کرنے والے آدمیون کے اور اونکی دعوت کی دن مقرر کئے گئے اور اون کی کرامتین بیان کی گئین اون کے گرجا گہر بنائے گئے اون کے بہت سے نشان پوجی گئی اور بتخانے اور بت آراستہ کی گئی نہایت قیمتی نذرون سے اور عزت دیئے گئے سونے سے اور چاندی سے اور نہایت قیمتی جواہرون سے اور دل پسند چیزون سے اور یہ بات جو کہنے گئے اسپر بڑے دلیل یہ ہے کہ وہ پوجی گئی تھے ماعوزیم کے خطاب سے یعنے برج اور قلعے اور مددگار اور حفاظت کرنے والے آدمیون کے اور چوتھی صدی کے پوپون نے ولیون کی لاشون کا نام رکہا بڑے برج شہیدون کے اور مضبوط شہر پنے کی دیوار جو فتح نہو سکے اور بہت زیادہ ایسی عبارتین پائی جاتی ہین اگلی زمانے اوسپچہلے زمانے کی

کتابون مین جو لگائی گئی ہین بن بیاہی مریم علیہا السلام پر اور ولیون پر اور فرشتون پر اور آٹھوین
صدی مین یہ بت پرستی قانون سے بالکل جاری کی گئی یہ جو فرمایا کہ وہ مضبوط قلعون مین اجنبی
معبود کے ساتھہ ایسا کچھہ کریگا اسکا مطلب پادری یون بیان کرتا ہے کہ حضرت عیسی علیہ السلام
کے برخلاف والون کی طاقت کے قلعے یہی گرجا گھر اور تکیے ہین جس مین وہ نیاز کرتے ہین ولیون
کی اور فرشتون کی بالخدا کی اور واسطے ولیون کی ماعوزیم کو پوجنی کی قابل اور حفاظت کرنی والا خدا سمجہکر وہ اونکا لیکن مانی سے دوسرے زمانہ تک
اور زیادہ عزت دیگا یہ جو فرمایا کہ وہ اون سے حکومت کروائیگا بہت آدمیون پر اور قیمت کے
لیے زمین کو تقسیم کریگا اسکا مطلب پادری یون لکھتا ہے کہ وہ اونکو بخشیگا سلطنت زمین کے
آدمیون پر بھی اور اون لوگون پر بھی جو بن دیکھی ہوئی جہان مین داخل ہوئی ہین اور بہت
لوگون کو اس بات پر رغبت دلائیگا کہ اپنی مرے ہوئے رشتہ دارون اور دوستدارون کے لئی
پیزر اور شفارش سے بچاؤ ڈھونڈو اور پادریون اور درویشون کے نیک اعمال بڑے بڑے
خرچ دیکر خریدو اس مطلب کے لئی یہ یاد رکہنا چاہئی کہ جناب پطرس شمعون حواری کو اس طاقت
نے بہشت کی کنجیان بخشی تہین سو وہ دعوی کریگا کہ جناب پطرس شمعون کی جگہہ پر وہی حکومت
آدمیون کی جا بیداد پر ہمیشہ باقی ہے اور زمین کو اون مین بانٹیگا سینٹ جارج کو انگلینڈ
ملی گا سینٹ اینڈرو کو اسکاٹ لین سینٹ ڈینس کو فرانس سینٹ جیمس کو اسپین اور سینٹ مارک
کو وینس وغیرہ اور وہ بطور سردارون اور مالکون کے حکومت کرینگے یہ بھی یاد رکہنا چاہئی
کہ پوپ کی دنیاوی حکومت کو سینٹ پطرس کی میراث کہتے ہین اور بیشک زمین کی یہ تقسیم ماعوزیم
مین بڑے فائدہ کا چشمہ بنایا گیا تہا جو چند ملکون سے حاصل کرتے رہے اسطرح اون چند ولیون
کی حفاظت مین رکھی گئی اس طرح وہ کریگا ماعوزیم کے ساتھہ اجنبی خدا کے سمیت ماعوزیم کے
بچانے والے اور پہلوان تہے جو کی اور پادری اور مجتہد اور مذہب کے تابعدار اور وہ عزت
دی گئی اور پوجی گئی قدیم زمانہ مین اور اونکی حکومت اور عمل داری پہیلتی تہی آدمیون کی تہیلیون
پر اور عقل پر اور وہ امیر بنائی گئی عمدہ عمارتون سے اور بڑے خزانون سے اور اچھی اچھی زمین
جاگیر کے لئی رکہتے تہے اور ایسا ایسے عام انگشت نمائی کے نکتی تہے کہ دلیل کی کچھہ حاجت
نہین اور وہ لفظ جسکا ترجمہ کیا گیا ہے قلعے وہ لفظ رنگین عبارت مین بچانے والے کے معنی

دہی سکتا ہے جسطرح پر ماعوزیم جسکے معنے منارے ہین مددگارون کے معنے دہی سکتا ہے اسطرح
بڑے پادری نیومین کا ترجمہ بہت ٹہیک ہے اور عام معنے بہت تعجب دینے والے ہین ہم کہتے ہین کہ
عبرانی لفظین یون ہین دعاساہ لِمِبصاری ماعُوزیہ معلوم ہوا کہ اس پادری نے مبصرے
کے معنے قلعہ کے لئے ہین اور اوس سے بچانے والے کے معنے سمجھے ہین اور ماعوزیم کے معنے منار
کے لئے ہین پہر اوس سے مددگارون کے معنے سمجھے ہین تو یہ مطلب ہوا کہ مددگارون کے
بچانے والون کے ساتہہ ایسا کچہہ کریگا یعنے پادری لوگ اولیاؤن کے بچانے والے تہے کہ اونکو
اپنے گرجا گہرون مین حفاظت سے رکہتے تہے پادری طامس اسکاٹ لکہتا ہے کہ یہ جو اجنبی معبود کا لفظ ہے وہ
اس جگہہ ماعُوزیم سے علاحدہ ہے اگرچہ اس بڑے پادری نے پہلی آیت کے ترجمے مین دونون کو
ایک سمجہا ہے لیکن یہ بات ظاہر ہے کہ وہ اجنبی معبود جسکو اوسکے باپ دادا نجانتے تہے وہ دونون
جگہہ پر واحد کا لفظ ہے یعنے معبود کا لفظ ہے معبودون کا لفظ نہین ہے تو ضرور ہے کہ یہ اجنبی معبود
کوئی چیز ہے کہ ماعُوزیم سے علیحدہ ہے تو مسٹر میڈز کا ترجمہ شاید زیادہ اس لائق ہے کہ اوسکی طرف
رجوع کی جاوے کہ اجنبی معبود کا یہ مطلب ہے کہ خاص روٹی کی پوجا ہوتی ہے گویا حضرت
عیسیٰ علیہ السلام جسم کو بدل کر خود حاضر ہین اے امت محمد صلی اللہ علیہ وسلم دیکہو یہہ پادری جو
فرقہ پروٹسٹنٹ کا ہے اور یہہ لوگ قسطنطین کے اور اوسکے مذہب والون کی دشمن ہین اللہ
نے اس پادری کے قلم سے اصل مطلب ان آیتون کا لکہوا دیا کہ اس جگہہ قسطنطین بادشاہ کا
پتا بتلایا ہے کہ وہ اپنے باپ دادون کے بتون کو چہوڑ کر ایک اجنبی معبود کو پوجیگا جسکو اوسکے
باپ دادا نجانتے تہے اس پادری نے صاف اقرار کیا کہ اجنبی معبود سے مراد حضرت عیسیٰ علیہ
السلام ہین معلوم ہوا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو دوسرا خدا ٹہرانا قسطنطین کا بہت بڑا
کفر ہے کیونکہ اوسکے حق مین صاف فرمایا کہ اللہ جو سب حاکمون کا حاکم ہے اوسکے مقابلے
مین بہت سی حیرت دلانے والے باتین کہیگا دیکہو قسطنطین نے کیسی حیرت دلانے والے
بات سب مین پہیلا دی کہ معاذ اللہ تین خدا ہین اور پہر اللہ اکیلا ہے کیسی حیرت کی بات ہے
کہ جس اللہ کو اکیلا کہتے ہین اوسیکو پہر تین خدا کہکر مانتے ہین اور طرح طرح کی حیرت دلانے
والی تقریرین بنالیتے ہین اس صحیفہ کے ساتوین باب کی پچیسوین آیت مین بہی اسی

بادشاہ کا پتا بتلایا تہا اور فرمایا تہا کہ وہ اللہ تعالے کی برخلافی مین باتین کریگا اور یہان اِس
بادشاہ کے زمانہ کو انہین کفر کی باتون کی باعث سے غضب اور قہر کا زمانہ فرمایا مگر پادری سے
اللہ کے غضب سے نہین ڈرتا اور یون بات بناتا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو خدا ٹہرانا اور پوجنا
معاذ اللہ کفر کی بات نہین مگر اونہون نے اولیاؤن اور شہیدون کو بہی اللہ کا شریک ٹہرا کر پوجا
اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی جگہہ پر روٹی کو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا جسم ٹہرا کر پوجا یہ کفر
کی بات ہے اور خود حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو دوسرا خدا ٹہرانا پادری کی نزدیک معاذ اللہ
ایمان کی بات ہے یا اللہ پادریون کی عقل پر سے پردہ اوٹہا دے کہ تجہکو اکیلا جانین اور
حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو تیرا بندہ اور پیغام پہونچانیوالا جانین اور محمدی ہوجاوین
آمین فرشتہ فرماتا ہے اور آخر کے وقت مین دکہن کا بادشاہ اوس پر ریلی گا اور اوتر کا
بادشاہ رتہہ اور سوار اور بہت جہاز لیکر بگولے کی طرح اوس پر چڑہ آویگا اور اون سر
زمینون مین داخل ہوگا اور امڈی گا اور گذریگا اور سرزمین جلیل مین بہی داخل ہوگا اور
بہت گراے جاوینگے مگر ادوم اور موآب اور بنی عمون کے خاص لوگ اوسکے ہاتہہ سے بچینگی
اور وہ اپنا ہاتہہ ملکون پر پہیلاویگا اور ملک مصر بہی رہائی نپاویگا اور وہ سونی چاندی
کے خزانون اور مصر کی ساری نفیس چیزون پر قابض ہوگا اور لوبی اور کوشی اوسکی
پیروی کرینگی پادری طامس اسکاٹ لکہتا ہے کہ چالیسوین آیت سے پینتالیسوین آیت
تک یعنی یہی آیتین جو یہان لکہی گئین رومیون کے گرجا پر مطابق نہین ہوسکتین انٹیوکس
اپیفینس مصر والون سے اور زیادہ نہین لڑا بلکہ اوسکی عمر پارسیون کی ایک لڑائی مین تمام
ہوگئی اوتر اور دکہن کے بادشاہ سے مراد سریا یعنے شام اور مصر کے بادشاہ تہے یہان
تک کہ رومی سلطنت نے اون سلطنتون کو نگل لیا اب جو فرمایا کہ انجام کے وقت یعنے جب
قریب تہا کہ وہ سلطنت ٹکڑے ہوجاوی دکہن کا بادشاہ اوسکو دباویگا سو بہت تفسیر
والے بیان کرتی ہین کہ یہ پیشخبری مسلمانون کی فتح کی ہے جو جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی
اور اونکے نائبون کے ہاتہہ پر ہوئی جنہون نے دکہن کی طرف سے آکر رومی سلطنت کی
پوربی حصون پر لڑائی کی اور اوسکے چند بہت اچہی صوبی لی لئی تو اونہون نے بالکل اوسکو

زیر وزبر نہین کیا مسلمانون نے دکھن سے یعنے عرب سے پوربی سلطنت کو کمزور کر دیا مگر ترکون نے ستھیا ایک اوتر والی سلطنت سے اوسکو بالکل زیر وزبر کر دیا اس اوتر کے بادشاہ نے پوربی حصہ سلطنت رومن کو تابع کر لیا تہا وہ بگولی کی مانند گاڑی اور سوار لیکر آیا جن مین اکثر ترکون کی فوج تہی اور بہت سے جہاز لیکر آیا جنکی بغیر وہ بہت سے دریای ملکون پر قبضہ نہین کر سکتے تہے اسی طرح وہ داخل ہوئی اور طوفان کی طرح اُمنڈ آئے اور اس طرح اون پر گذر گئی اور ایشیا کے پچہم حصہ پر پہیل گئی تب یوروپ مین سے گذر کر اونہون نے اپنے سلطنت قسطنطنیہ مین پوربی سلطنت کے کہنڈرون پر قائم کی جو روم کی سلطنت سے مدتون پہلے پچہم مین تقسیم ہو گئی تہی اور فتحون مین اس بات کی پیش خبری دی گئی ہے کہ اوتر کا بادشاہ شاندار زمین مین یعنے کنعان مین داخل ہوگا یہ بات ترکون نے کی اور وہ آج کے دن تک اوس کے مالک ہین اور بہت سے شہر اونہون نے زیر وزبر کئے تہے جیسے سریا اور فلسطین لیکن وہ کبہی تابعدار نکر سکی عرب کی قوم کو یا اون قومون کو جو اون مین ملی ہوئی تہین اور جو اون ملکون مین آباد تہین جن پر کہ بیشتر اووم اور موآب اور عمون کا تصرف تہا جن کی اولاد اغلب ہے کہ اب ملے ہوئی ہے اسمعیلیون اور مدیانیون مین یہ اون سے بچ گئی اور آج کے دن تک عثمانی بادشاہ عرب والون کو ایک سالانہ پنشن چالیس ہزار کرونس کی دیتے ہین اپنے زیارت کرنے والون اور مکہ کے قافلہ والون کے امن کے واسطے ان باتون مین سے کوئی بات انٹیوکس پر مطابق نہین پڑسکتے کیونکہ اوس نے مصر اور لوبیا اور اتہوبیا کو کبہی فتح نہین کیا اوس نے کوئے بڑا کام نہین کیا اسکے بعد کہ رومیون نے اوسکو نکال دیا لیکن ترکی شہزادون نے اون شہرون کے لینے کو ہاتہہ پہیلائے اون کے خزانون پر قبضہ کر لیا اور دولتمند ہو گئی اور طاقت حاصل کی اور اپنے ہمراہ بہت سے باشندی بہی قسطنطنیہ کو قید کر کے لی گئی اور بیلاک اور ملک افریقہ کے آج تک اون کے ہاتہ مین ہین اون کی ایشیائی اور یورپین سلطنتون سمیت فائدہ سید منصور علی صاحب دہلوی سے تاریخ بیت المقدس مین پادریون کے کتابون سے لکہا ہے کہ سن ایک ہزار پچپن عیسوی مین یعنے پانچوین صدی ہجری مین ترکون نے عباسیون اور بنی امیہ کا سارا ملک لی لیا اور بغداد پر قبضہ کر لیا اور یروشالم کو بہی سن ایک ہزار

پینسٹھ عیسوی مین لیلیا اور سن چودہ سو باون عیسوی مین یعنے نوین صدی ہجری مین ترکون
نے قسطنطنیہ یعنے استنبول کو فتح کیا فرشتہ فرماتا ہے اور پورب سے اور اوتر سے اطراف سے
افواہین اوسی حیران کرینگی اسلیئے وہ بڑے غضب سے نکلیگا کہ بہتون کو نیست و نابود کرے اور
وہ شاندار پہاڑ پر اپنی گلال باڑی کو سمندرون کے درمیان قایم کریگا اور وہ اپنی اجل کو
پہونچے گا اور اوسکا کوئی مددگار نہو گا پادری طامس اسکاٹ لکھتا ہے کہ جتنی کوششین تفسیر والون
نے اس بات مین کین کہ یہ خبر انٹیوکس کی ہے وہ سب کوششین بے فائدہ ثابت ہوئین کیونکہ وہ
اگرچہ بڑے غضب کے ساتھ نکلا کہ بعضی باغی صوبون کو پورب اور اوتر مین تابعدار کرے لیکن
وہ کبھی یہودیہ کی طرف نہین پلٹا کہ فقط اوسی مین شاندار پہاڑ ہوسکتے ہین اغلب یون ہے
کہ یہ خبر ابھی ظہور مین نہین آئی آگے ظاہر ہوگی بعضی گمان کرتے ہین کہ فارس والے جو ترکی
سلطنت کے پوربی سرحد پر ہین اور روس والے جو ترکی سلطنت کے اوتر مین ہین ترکون کے
برخلاف ہوکر مل جاوینگے اور کنعان کی زمین مین روس والے اپنا خیمہ گاڑینگے بڑی نمایش
سے اور لڑائی کرینگے بڑے تندی سے اور وہان ایسی شکست کھاینگے جس سے اونکی سلطنت
زیر و زبر ہو جائیگی اب ہم کہتے ہین کہ یہ مطلب نہین بن سکتا وہ کا اشارہ اوسی شخص کی طرف
ہے جس کا اوپر ذکر ہے جو شخص غضب سے نکلے گا وہی شخص پاک پہاڑ پر بھی خیمہ کھڑا کریگا کیا
عجب ہے کہ یہ خبر اوس وقت کی ہو جسکا ذکر ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث مین آیا
ہے کہ مسلمانون مین اور رومی نصرانیون مین صلح ہوگی اور دونون ملکر کسی اور دشمن سے
لڑنے جاوینگے اور فتح پاوینگے یہانتک کہ ایک سبزہ زار مین اوترینگے جہان بہت ٹیلے ہون گے
جو نصاری مسلمانون کے ساتھ ہونگے وہ بگڑ جائینگے اور مسلمان اونکے ہاتھون شہید ہو جاوینگے

بارہ دوان باب

فرشتہ فرماتا ہے اور اوس وقت میکائیل وہ بڑا سردار جو تیری قوم کے فرزندون کی حمایت
کے لیے کھڑا ہے اوٹھے گا اور ایسی تکلیف کا وقت ہوگا جو امت کے شروع سے لیکے اوس
وقت تک کبھی نہوا تھا اور اوسوقت تیرے لوگون مین سے ہر ایک جسکا نام کتاب مین لکھا
ہوگا رہائی پاویگا اور بہتیرے اونمین سے جو زمین پر خاک مین سو رہے ہین جاگ اوٹھینگے
بعضے ہمیشہ کی زندگی کے لیے اور بعضے رسوائی اور ہمیشہ کی ذلت کے لیئے اور سمجھ والے لوگ آسمان کی

چمک کے مانند چمکینگی اور وہی جن کی کوشش سے بہتیرے صادق ہوگئے ستارون کے مانند ہمیشہ اور ہمیشہ تک آسے ایمان والو پادری طامس اسکاٹ کو دیکھو اوپر جو فقط بادشاہ کا لفظ تھا وہان اقرار کریگا کہ دکمن کے بادشاہ سے جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور اونکے نائب مراد ہین اب جو بیان صاف اوس وقت مین ایمان اور علم کے پہیلنے کی بشارت ہے اسلئی اوس وقت کے لفظ کا اشارہ دور دور تک لئی جاتا ہے اور لکھتا ہے کہ میکائیل سے یہان فرشتہ مراد نہین ہے بلکہ حضرت عیسی علیہ السلام مراد ہین پہر کمال بے انصافی سے لکھتا ہے کہ یہ جو اوسوقت کا لفظ ہے اسی اگر انٹیوکس کے ظلم کا زمانہ مراد ہے تو یہ مطلب ہے کہ حضرت عیسی علیہ السلام یہودیونکو ظالمون سے بچانیکے لیے کہڑے ہونگی اور اگر وہ وقت مراد ہے جسوقت رومیون نے یروشالم کو برباد کیا تو یہ مطلب ہے کہ حضرت عیسی علیہ السلام کہڑے ہوسے اپنی لوگون کی خلاصی کے واسطے اور اون مصیبتون کے شروع ہونے سے پہلے انجیل کی خوشخبری کو پہیلا دیا اور یہ جو فرمایا ہے کہ ایسی تکلیف کا وقت ہوگا کہ ویسا کبہی نہوا تہا یہ بات انٹیوکس کے ظلم پر مطابق نہین پڑتی کیونکہ بہت بڑی اور دیر تک رہنی والی مصیبتین اسی بہی بڑی اور اسے بہی زیادہ ہونیوالی گذری ہین اور اگر ہم یون سمجہین کہ یہان اون سب تکلیفون کا ذکر ہے جو یہودیون پر حضرت عیسی علیہ السلام کے بعد سے آج تک گذرین اور جو آگی گذرینگی جب تک حضرت عیسی علیہ السلام پر ایمان نلاوین تو بیشک مصر والون کے ظلم کی تکلیفین اور قید بابل کی مصیبتین اور سب مصیبتین شروع سے حضرت عیسی علیہ السلام کے آنے تک ان مصیبتون کے سامنے بہت ہلکی ہین لیکن حواریون کے زمانہ مین اور اوس وقت سے ہر زمانی مین کچہہ یہودی ایسے بہی ہین جو اپنی بے ایمانی سے اور اوس سزاسے جو اونکو دیگئی بچائیگئی ہین بلکہ پہلے وقت کے نیکے ایمان آدمی اسلئی بچائی گئی کہ مقرری وقت پر اونکی نسل مین پسند کی ہوئی لوگ پیدا ہون تو جو آدمی اللہ کے بہیدون کو کتاب مین پاتا ہے اور ان خبرون کا ظہور دیکہتا ہے وہ نجات پاتا ہے اب ہم کہتے ہین کہ میکائیل سے حضرت عیسی علیہ السلام کو مراد لینا پادریون کی زبردستی ہے ہم محمدیون کے نزدیک بیشک میکائیل ایک بڑے فرشتہ کا نام ہے جو اللہ کے حکم سے ایمانوالو کی مدد کرتے ہین باقی رہا اوسوقت کا لفظ سو یہ بات کہلی ہوئی ہے کہ یہ اشارہ اوسیوقت کی

طرف ہے جسکو اوپر کی آیت مین آخر کا وقت کہا ہے اسوقت کا ذکر بہت نزدیک ہے رومیونکے ظلم کا ذکر دور ہے انٹیوکس کا ذکر اور زیادہ دور ہے یہان صاف مطلب یہہ ہے کہ وہ جوجوکس اور اوترکی بادشاہون کا زمانہ ہے اوسوقت مین اللہ تعالے کے حکم سے جناب میکائیل علیہ السلام ایمان دار اسرائیلیونکے فرزندون کی مدد کے لیے اوٹھہ کھڑے ہونگے اور جن لوگون کا نام اللہ نے ایمان والونمین لکھا ہے وہ محمدی دین مین آوینگے اور دنیا اور عقبیٰ کے عذابون سے نجات پاوینگے اور یہہ جو فرمایا کہ ایسی تکلیف کا وقت ہوگا جو کبھی نہوا تھا اسکا یہ مطلب کہ یہودیون پر رومیون کے ہاتھون بڑی مصیبت پڑی تھی ایسی مصیبت کے وقت مین اللہ نے بہت سے اسرائیلیون پر رحم کیا اور کفر سے چھوڑا کرا اونکو نور ایمان کا دیا اسطرح کا بیان حضرت اشعیا علیہ السلام کے چوتھے باب مین بھی ہوچکا ہے پہلے اسرائیلیون کی بڑی بڑی مصیبتون کی خبر دی ہے پھر فرمایا ہے کہ جسکا نام یروشلم کے زندون مین لکھا ہوگا وہ پاک کہلائیگا اور یہہ جو فرمایا کہ بہتیرے اونمین سے جو زمین پر خاک مین سورہے ہین جاگ اوٹھینگے اسکا مطلب پادری یون لکھتا ہے کہ ظاہرا یہ معلوم ہوتا ہے کہ یہان قیامت عام کا ذکر ہے یعنے قبرون سے سب لوگون کے اوٹھنے کا اور ایک معنی جاگ اوٹھنے کے یہ بھی ہین کہ یہودیون کو انٹیوکس کی ظلم سے نجات ہوگی دوسرے یہ معنے کہ یہودی لوگ حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر ایمان لاوینگے یا یون کہو کہ یہ پہلی قیامت کا ذکر ہے جسکا ذکر جناب یوحنا نے کیا ہے فائدہ جناب یوحنا اپنے مکاشفات کے بیسوین باب مین فرماتے ہین کہ مینے اونکی روحون کو بھی دیکھا جنھون نے عیسیٰ علیہ السلام کی گواہی اور خدا کے کلام کے واسطے اپنا سر دیا وہ زندہ ہوئے اور مسیح کے ساتھہ ہزار برس تک بادشاہی کرتے رہے یہہ پہلی قیامت ہے مبارک اور مقدس وہ جو پہلی قیامت مین شریک ہے اسکے بعد پھر یہ بیان ہے کہ اس ہزار برس کے بعد یاجوج ماجوج نکلین گے پادری طامس اسکاٹ لکھتا ہے کہ اگر یہ معنے سمجھے جاوین کہ یہودی لوگ حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر ایمان لاوین گے تو اسکا کیا مطلب ہوگا کہ بعضے رسوائی اور ذلت کے لیے جاگین گے اگر یون کہین کہ بعضے لوگ ظاہرداری کے عیسائی ہوجاوینگے اور بعضی دل سے ایمان لاوینگے تو بھی یہ معنے بن نہین سکتے کیونکہ زبانی اقرار کو جاگنا نہین کہہ سکتے اور اگر وہ مطلب سمجھا جاوے جو جناب یوحنا نے لکھا ہے تو روحون کی قیامت اور

چیز ہے اور یہ اور بات ہے کہ جو خاک مین سو رہی ہین وہ جاگین گے اور انجیل کے محاورہ کے موافق یہان عام قیامت کا ذکر ہے مردون کی قیامت اور عدالت کے دن اور ہمیشہ کے بدلی کی یہ پیشین خبری ہے اور ہمیشہ کی رسوائی جو شریرون کی قسمت مین ہوگی اور جن لوگون نے اورون کو سچا دین سکھلایا وہ خوب روشن ہونگی آپ محمدی بہائیو ہماری نزدیک تو یہ محمدی کی وقت کی بشارت ہے اگر قیامت کا ذکر ہوتا تو یون ہوتا کہ جتنی لوگ خاک مین سو رہے ہین سب جاگینگے تب البتہ قیامت کی خبر ہوتی یہان تو یہ لفظ ہے کہ بہتیری اونمین سے جو خاک مین سو رہے ہین اسکا صاف مطلب یہ ہے کہ سب نہین بلکہ بہت سے قبرون کی سونے والی نبی آخر الزمان صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت مین جاگ اوٹھینگی سو ہمارے پیغمبر برحق محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت مین جو جو لوگ قبرون مین سوتے تھے اونمین سے بہت سر جاگ اوٹھی دیکھو معراج کی رات مین اسرائیلی پیغمبرون نے اور سب پیغمبرون نے مسجد بیت المقدس مین حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑہے اور پہر ہر زمانہ مین پیغمبرون کی اور اولیاون کی پاک اروا حون سے بہت سے محمدی اولیاون نے تعلیم پائے اور طرح طرح کی فیض پای اور جو برے لوگ ہین اونمین سے بہوتیرے اس آخری زمانہ مین جاگ اوٹھی بہت سے پلیدارواحین دنیا مین ظاہر ہوئین ہین اور بہت لوگون کو اونسی طرح طرح کی ایذائین پہونچ رہی ہین اللہ تعالے اونکو اپنے پاک بندون کے ہاتون بڑی بڑی سزائین دے رہا ہے اور جا بجا اونکو ذلیل اور رسوا کر رہا ہے یہ نمونہ قیامت کا ہے کہ آخری وقت مین اللہ نے اروا حون کو اس دنیا مین ظاہر کر دیا کہ دیکھو انہین اروا حون کو اللہ اونکے جسم مین ڈالدیگا اور زندہ کرکے اوٹھا کھڑا کرے گا اور ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت مین علم والے لوگ اس طرح روشن ہوگئی جیسی طرح آسمان سورج کے نور سے روشن ہوتا ہے اور جنہون نے اورون کو ایمان سکھلایا اونکی روشنی ستارون کی طرح قیامت تک پہیلی ہوئی ہے ظاہر یون ہے کہ جناب یوحنا کو بہی اللہ تعالی نے محمدی امت کے ہزار برس دکھلائے کہ اس زمانے مین اون اروا حون کو جنکو راحت اور عیش اللہ دیگا جو حضرت عیسی علیہ السلام کی شریعت پر قایم رہے اور ظالمون کے ہاتہون شہید ہوے فرشتہ فرماتا ہے اور تو اے دانیال ان باتون کو بند کر رکھ اور کتاب پر آخر کے وقت تک مہر کر رکھ بہوتیرے اوہر اودہر دوڑینگی اور سمجھ زیادہ ہوگی پادری طامس اسکا مطلب یہ ہے کہ

اسکا مطلب یہ ہے کہ یہ پیش خبری بہت کم سمجھی جائیگی آخر زمانہ تک جبتک کہ یہ پیش خبریان پوری ہون
سو دانیال علیہ السلام کی پیش خبریان بہت مشکل ہین اونکی مشکل ہونیکا ہمیشہ علم والون نے اقرار کیا
ہے اور یہ پیش خبریان پوشیدہ لفظون کی طرح رہی ہین اور یہ جو فرمایا کہ بہت لوگ ادہر ادہر دوڑینگے
اور سمجھ زیادہ ہوگی سو اس اخیر زمانہ مین بہت لوگون نے تاریخ کی کتابون کے اندر تلاش کرنے
مین بڑی بڑی محنتین اوٹھائی ہین کہ جو پیش خبریان پوری نہین ہوئین اونکو دریافت کرین
اور کتابون سے مقابلہ کیا ہے تاکہ پیش خبریون کا مطلب صاف کہلجاوے جسقدر دن بدن
ان خبرونکا زیادہ ظہور ہوتا جاویگا مطلب زیادہ کہلتا جاویگا اور جو لوگ آگے پیدا ہونگی وہ بہت
تعجب کرینگے اور ہم سے زیادہ تعلیم پاوینگے اور آیندہ زمانہ مین جو لوگ دین مین بہت چالاک ہونگی
وہ انجیل کو اور زیادہ پہیلاوینگے اس طرح سے یہ پیش خبری پوری ہوگی کہ سچی لوگون کا علم زیادہ
ہوجاویگا اسی باب کی چالیسوین آیت مین فرمایا تہا کہ آخر وقت مین دکہن کا بادشاہ اوسپر ریلی
گا وہان بہتنے اقرار کیا کہ دکہن کے بادشاہ سے جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور اونکی نائب مراد
ہین اور یہان فرمایا کہ آخر وقت تک ان باتون پر مہر کر رکہہ تو یہان بہی آخر وقت اوسی محمدی وقت
کو فرمایا ہے اور مطلب یہ ہے کہ ان خبرون کا مطلب اوس وقت تک لوگون پر نہین کہلیگا
جب آخر وقت مین ان خبرون کا ظہور ہوگا جب مطلب کہلجاویگا سو محمدی وقت مین عقلمندون
نے ان سب پیش خبریونمین خوب غور کی اور علم والون کے پاس ہر طرف دوڑی اور حضرت
محمد صلی اللہ علیہ وسلم مین وہ تپی اور نشان خوب طرح دیکہہ لئی تب دین محمدی مین داخل ہوے
اور اوسوقت سے آجتک بہت سے توراۃ اور انجیل کے پڑہنے والے ان پیش خبریون مین غور
کرکے اصل مطلب سمجہکی محمدی ہوتے جاتے ہین مطلب پیش خبریونکا دن بدن زیادہ کہلتا جاتا ہے
دیکہو اس زمانہ مین جو ہمنے ان پاک کتابون کو بہت مدت تک غور سے دیکہا کسقدر محمدی
بشارتین ظاہر ہوئین اور علم زیادہ ہوا یا اللہ ہمکو اسیطرح ایمان او رعلم مین ترقی رہے آمین
جناب دانیال علیہ السلام فرماتے ہین اور مجہہ دانیال نے نظر کی اور کیا دیکہتا ہون کہ دو اور
کہڑے تہے ایک دریا کی کنارے کی اسطرف دوسرا دریا کی کنارے تہے اوسطرف اوایکنے
اوس شخص سے پوچہا جو کتان کا لباس پہنی تہا اور دریا کی پانیون پر تہا کہ یہ عجائب چیزین

کتنی مدت کے بعد انجام تک پہونچینگی اور مینے سنا کہ اوس شخص نے جو کتانی لباس پہنے تہا جو دریا کے
پانیون پر تہا اپنا داہنا اور اپنا بایان ہاتھ آسمان کی طرف اوٹہاکر اوسکی جو ہمیشہ جیتا ہے قسم کہائی اور
کہا کہ ایک مدت اور مدتون اور آدہی مدت تک ہین گی اور جب وہ پورا کر چکیگا او مقدس لوگونکا
زور کہو دیگا یہ سب چیزین پوری ہونگی اور مینے تو سنا پر نہین سمجہا تب مینے کہا اے میرے خداوند
ان چیزونکا انجام کیا ہوگا اوس نے کہا اے دانیال تو اپنی راہ چلا جا کہ یہ باتین آخر کے وقت تک
بند اور سر بمہر رہین گی اور بہت لوگ پاک کیے جائینگے اور سفید کیے جائینگے اور آزمائے جائینگے لیکن
شریر شرارت کرتے رہین گی اور شریرون مین سے کوئی نہ سمجہیگا اور سمجہدار لوگ سمجہین گی پادری
طامس اسکاٹ لکہتا ہے کہ یہ زمانہ جسکا یہان ذکر ہے یہ وہی زمانہ ہے جسکا ہم پہلے ذکر کر چکے اور جو
جناب یوحنا کے حال مین آویگا اس زمانہ سے ساڑہی تین برس یا بارہ سو ساٹھہ دن ظاہر ہوتی
ہین اور یہ گنتی اوسوقت سے شمار کی جاتی ہے جسوقت سے وہ بادشاہ جسکی پیش خبری کی گئی ہے
پاک لوگون کے زور کو پہیلاسنے لگا یہانتک کہ یہ پہیلانا ختم ہو چکیگا یہ زمانہ اوسوقت سے شمار
کرنا نچاہیے جسوقت رومیون نے یروشالم کو برباد کیا اور اوسکے بعد یہودی تتر بتر ہو گئے
کیونکہ اوسوقت اونکا پاک ہونا موقوف ہو گیا تہا لیکن اوسوقت سے شمار کرنا چاہیے جب حضرت
عیسیٰ علیہ السلام کے مخالفون نے سچی عیسائیون کے زور کو پہیلانا شروع کیا آمی محمدی بہائیو حضرت
دانیال علیہ السلام نے اوس فرشتہ سے پوچہا کہ یہ عجائب چیزین یعنے جن کا اوپر ذکر ہے کہ سمجہ
والے لوگ اور ایمان کے پہیلانے والے لوگ خوب طرح دنیا مین روشن ہونگی ایسا نورانی زمانہ
کتنی مدت تک رہیگا فرشتی نے جواب دیا کہ ایک مدت اور مدتون اور آدہی مدت تک ان
باتون کا ظہور رہیگا اسکا مطلب جناب یوحنا کے مکاشفات کے بارہوین باب سے خوب کہل گیا اوسکا
خلاصہ یہ ہے کہ جناب یوحنا فرماتے ہین کہ مینے ایک عورت کو بڑے شان و شوکت سے دیکہا اوس سے
ایک لڑکا پیدا ہوا جو لوہے کے عصا سے سب قومون پر حکومت کریگا اور وہ لڑکا اللہ کے اور اوسکے
تخت کے آگے اوٹہا لیا گیا اور شیطان جا کہڑا ہوا کہ اوسکے بچے کو نگل جاوے اور وہ عورت
بیابان مین جہان اللہ نے اوسکی جگہہ تیار کی تہی بہاگ گئی تا کہ وہان ایک ہزار دو سو ساٹھہ دن
تک اوسکی پرورش کرین پہر آسمان پر لڑائی ہوئی میکائیل اور اوسکے فرشتے شیطان سے لڑی

اور ابلیس نکالا گیا اور زمین پر گرایا گیا اور اوسکے ہمرکاری بہی اوسکے ساتھہ گرائی گئی اور آسمان پر اونکی پہر جگہہ نہ ملی جناب یوحنا کے بیان سے حضرت دانیال علیہ السلام کی کتاب کا مطلب کہل گیا پادری لوگ یہان دن سے برس مراد لیتے ہین تو ایک مدت سے ہزار برس مراد ہین اور مدتون سے دو مدتین یعنے دو سو برس مراد ہین اور آدہی مدت سے ساٹھہ برس مراد ہین جو ایک سو کے آدہی سے کچہہ زیادہ ہین یہ جو مدت بارہ سو ساٹھہ برس کی ہے اسکا شروع جناب سرور عالم محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی ہجرت کی وقت سے ہے حضرت یوحنا کے کلام مین ہجرت کا اشارہ پایا جاتا ہے یہ مدت دین محمدی کی ترقی کی ہے پادری اس مدت کا شروع اوس بادشاہ کے وقت سے ٹہراتا ہے جسکی پیش خبری اوپر ہو چکی یعنے قسطنطین بادشاہ جو ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت سے تین سو برس پہلی تہا اور پادری اس بات کا بہی اقرار کر چکا ہے کہ گیارہوین باب کی چہتیسوین آیت مین جس بادشاہ کے زمانہ کو غضب اور قہر کا زمانہ فرمایا تہا وہ زمانہ قسطنطین اور اوسکے مذہب والون کا ہے اب یہان جو ایمان کی بہت بڑی روشنی پہیل جانے کی بشارت ہے یہان بہی پادری کہتا ہے کہ اس مدت کا شروع بہی اوسی بادشاہ کے وقت سے ہے جسکی ہجو اوپر ہو چکی ہے اسی لئے پادری لکہتا ہے کہ حضرت عیسی علیہ السلام کے برخلاف لوگون نے سچے عیسائیون کا زور پہیلایا پادری کا مطلب یہ ہے کہ قسطنطین اور اوسکے مذہب والے اگرچہ حضرت عیسی علیہ السلام کی راہ پر نہ تہے مگر آپکا نام تو لیتے تہے اسیا عث سے پاک لوگون کو بہی زور ملا یا اللہ پادریون کو سیدہی عقل دے کہ اس کہلی نشانی کو دیکہین کہ حضرت دانیال علیہ السلام کو فرشتے نے خبر دی تہے کہ میکائیل تیری قوم کی مدد کریگا اور میکائیل کی مدد کے وقت کی نشانی حضرت یوحنا نے یہ بتلائی کہ میکائیل علیہ السلام اور اونکی ساتھہ کے فرشتے شیطان سے لڑے اور شیاطین کو آسمان سے گرادیا یہ کہلی نشانی محمدی وقت مین ظاہر ہوئی آسمان سے آگ کے شعلی بہت کثرت سے آنے لگے اور جنون مین اور جنون کے آشناؤن مین ہر طرف غل پڑ گیا جنون نے جا بجا اقرار کیا کہ اب ہم آسمان تک جا کر فرشتون کی باتین سننے نہین پاتے وہان سے ہمپر آگ کے شعلی برستی ہین قسطنطین کے وقت مین ہرگز یہ نشانی ظاہر نہین ہوئی صاف ثابت ہوا کہ وہ میکائیل کی مدد کا وقت یہی محمدی وقت ہے دیکہو اوس وقت کا یہ پتا دیا کہ جب وہ پورا کر چکیگا اور پاک لوگون کا زور رکہو دیگا یہ سب چیزین پوری ہونگی سو ایسا ہی ہوا جب قسطنطین والون کے

ظلم کی مدت جو اللہ نے مقدر مین لکہی تہی وہ پوری ہو چکی اور ایمان والے بالکل بے زور ہو گئے ایسے وقت
مین اللہ نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو پیدا کیا پہر فرمایا کہ یہ باتین آخر وقت تک سر بمہر رہین گی
اور بہت لوگ پاک اور سفید کئی جاوین گی اور آزمائی جاوین گے لیکن شریر شرارت کرتے رہین گے
اور شریرون مین سے کوئی نہ سمجہیگا پر عقلمند لوگ سمجہینگی سو ایسا ہی ہو جب وہ آخری زمانہ آیا ان
محمدی بشارتون کا مطلب عقلمند یہودیون نے اور عقلمند نصرانیون نے سمجہا اور محمدی ہو گئے
اور گناہون سے پاک ہوئی اور اللہ کی راہ مین آزمائی گئی اونہون نے بڑی بڑی مصیبتین اللہ
کی راہ مین اوٹہائین لیکن شریر اب تک شرارت کر رہے ہین اور صاف صاف باتون کا مطلب بدل
رہے ہین فرشتہ فرماتا ہے اور جسوقت سے دائمی قربانی موقوف کی جائیگی اور وہ مکروہ چیز جو خراب
کرتی ہے قائم کی جائیگی ایک ہزار دو سو نوی دن ہونگی مبارک وہ جو انتظار کرتا ہے اور ایک ہزار
تین سو پینتیس روز تک آتا ہے اور تو اپنی راہ چلا جا جب تک کہ وقت اخیر آوے کہ تو چین کرے گا
اور اپنی میراث پر اخیر کے دنون مین اوٹہ کہڑا ہوگا اسے امت محمد صلی اللہ علیہ وسلم یہان پادری
لوگ دن سے برس مراد لیتے ہین تو مطلب یہ ہوا کہ جسوقت سے مسجد بیت المقدس مین اللہ کی
بندگی موقوف کیجائیگی اور بت پرست لوگ ناپاک چیز کو وہان رکہدینگی اوسوقت سے جب بارہ سو
نوی برس گذرینگی اوسوقت خوشی کی بات ہے اور پہر جب پینتالیس برس اور گذرینگی اوسوقت
بہت بڑی خوشی اور چین کا وقت ہے سو اوپر ثابت ہو چکا کہ حضرت عیسی علیہ السلام سے پہلے
انٹیوکس بادشاہ بت پرست نے مسجد بیت المقدس کے اندر قربانی کی جگہہ پر سور کا گوشت چڑہایا
اور ہزارون آدمیون کو قتل کیا پہر دو برس بعد مسجد مین قربانی کے مقام کو جیوپٹر اولمپس کی
پوجا کے لئی مقرر کیا اور جب پہلی بار قربانی روزمرہ کی موقوف کی گئی اور سور کا گوشت قربانی
کے مقام پر چڑہایا گیا اوسوقت سے سن عیسوی کے شروع تک ایک سو ستر برس ہوے پہر پانسو
ستر برس بعد جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم پیدا ہوے جب آپ چالیس برس کے ہوے اللہ نے آپ پر
قرآن اوتارنا شروع کیا پہر تیرہ برس بعد آپ مدینہ مین تشریف لائے اوس وقت سے جب سولہوان
برس تہا آپکے خادمون نے مسجد بیت المقدس کو آباد کیا پہر آپکے مدینہ مین تشریف لانے سے جب
چارسو نوان برس تہا فرنگیون نے شہر یروشالم پر قبضہ کرلیا اور مسجد بیت المقدس مین ستر ہزار

سے زیادہ مسلمانون کو قتل کیا اسوقت تک انٹیوکس کے ظلم کے وقت سے بارہ سو پچاسی برس ہوئے
اب اسکے بعد جو اللہ نے محمدیون کی مدد فرمائی اوسکا حال سنو ابن اثیر جزری رح تاریخ کامل مین لکہتے
ہین کہ اسی سال مین یعنے سن بانوے مین جب مصروالون کو بیت المقدس والون کی مصیبت کی
خبر ہوپہنچی افضل جو لشکرون کا سردار تہا اوسنے فوجین جمع کین اور عسقلان کیطرف چلا اور فرنگیون
کی فوج نے مسلمانون کو قتل کیا اور افضل بہاگکر عسقلان مین داخل ہوا اور مصر مین آیا پہر سن ترانوی
کے احوال مین لکہا ہے کہ ذیقعدہ کے مہینے مین کمشتکین نے ملطیہ کے قریب بیمند فرنگی کو قید کرلیا اور وہ
پانچ ہزار کی فوج لیکر آیا تہا پہر اور فرنگی بیمند کے چہوڑانے کے لئے آئے اور مسلمانون کو قتل کیا کمشتکین
اون سے لڑا فرنگی تین لاکہہ تہے اونمین فقط تین ہزار بچے اور بہاگے اور کمشتکین ملطیہ کا حاکم ہوگیا
پہر انطاکیہ کے فرنگی آئی اونہون نے بہی شکست کہائی پہر سن چورانوے کے احوال مین لکہا ہے کہ کندفرے
فرنگی جو بیت المقدس کا حاکم تہا وہ شہر عکہ کیطرف چلا جو شام کے کنارے پر ہے اوسکو ایک تیر لگا وہ
قتل ہوگیا تب اوسکا بہائی بغدوین بیت المقدس کی طرف چلا ملک دقاق جو دمشق کا حاکم تہا اوسکو
یہ خبر ہوپہنچی وہ فوج لیکر آیا اوسکو اللہ نے فرنگیون پر فتح دی اور اسی سال مین فرنگیون نے جزیرہ
کے شہرونمین سے سروج کو لیلیا اور وہان کے بہت لوگون کو قتل کیا اور لوٹ لیا اور اسی سال
مین فرنگیون نے شہر حیفا جو عکہ کے قریب ہے لیلیا اور ارسوف کو امان دیکر لے لیا اور لوگون کو
وہان سے نکال دیا اور قیساریہ کو تلوار کے زور سے لے لیا اور وہان کے لوگون کو قتل کیا اور لوٹ
لیا پہر سن پچانوے کے احوال مین لکہا ہے کہ اس سال مین کمشتکین نے بیمند فرنگی حاکم انطاکیہ کو
ایک لاکہہ اشرفی لیکر چہوڑ دیا اور فرنگیون کا سردار جو رہا کا حاکم تہا اوسنے بیروت کو گہیر لیا
جو شام کے کنارے پر ہے پہر وہ چلا گیا اور رجب مین مصر کی فوجین عسقلان کی طرف چلین تاکہ شام کے
باقی شہرون کو فرنگیون سے بچاوین بردویل جو بیت المقدس کا حاکم تہا وہ آیا اور اون سے لڑا
اللہ نے مسلمانون کو فتح دی فرنگی بہاگی اور بہت قتل ہوی پہر سن چہیانوے کے احوال مین لکہا ہے کہ افضل
جو مصر مین لشکرون کا سردار تہا اوسنے فرنگیون سے لڑنے کے لئے فوج بہیجی رملہ اور یافہ کے
درمیان مین لڑائی ہوئی مسلمان بہاگے پہر افضل نے اپنے بیٹے کو بہیجا رملہ کے قریب فرنگیون
سے لڑائی ہوی فرنگی بہاگے اور بہت قتل ہوئے بغدوین اونکا سردار چہپ رہا اور یافہ کیطر

چلا گیا اور یہ سال تمام ہوا اور فرنگیون کے ہاتھہ مین بیت المقدس اور فلسطین تہا سوا عسقلان کے
اور اونہین کے ہاتہہ مین یافہ اور ارسوف اور قیساریہ اور حیفا اور طبریہ اور لاذقیہ اور انطاکیہ تہا اور
جزیرہ مین رہا اور سروج اونکے ہاتھہ مین تہا پہر سن ستانوے کے احوال مین لکہا ہے کہ اس سال
مین شہر جبیل کو لے لیا اور وہان کے لوگون کو طرح طرح کا عذاب دیا پہر شہر عکہ کو تلوار کے زور سے
لے لیا اور وہان کا حاکم دمشق کو چلا گیا پہر مصر کی طرف چلا گیا پہر لکہا ہے کہ مسلمانون کے بادشاہ
چونکہ آپس کی لڑائیون مین مشغول تہے اور مسلمانون مین پہوٹ پڑی ہوئی تہی اس سے فرنگیون کا
کام بن پڑا اور حرّان کے حاکم نے وہان اپنا ایک نائب چہوڑ دیا اور آپ باہر گیا اوس نائب نے حران
مین بہت لوگون کو قتل کیا اور ایک ترکی کو لشکر کا سردار کیا اوسی ترکی نے اوسکو قتل کیا اوسوقت
فرنگیون نے آکر حران کو گہیر لیا جب معین الدولہ سقمان اور شمس الدولہ جکرمش نے یہ سنا اور اون
دونون کے آپس مین لڑائی تہے تب ایک نے دوسرے کو حران کی تدبیر کے لئے بلایا اور ایک نے
دوسرے کو خبردار کیا کہ مین اللہ کے واسطے اور اوسکے انعام کے واسطے اپنی جان دینے پر تیار ہون
پہر وہ دونون آپس مین اتفاق کرکے چلے اور دونون خابور پر اکہٹے ہوے اور فرنگیون سے لڑنے
چلے اور نہر بلیخ پر لڑائی ہوئی مسلمانون نے فرنگیون کو جسطرح چاہا قتل کیا فرنگی بہاگ گئی جب فرنگی
بہاگے ترکمانیون کو لوٹ مین بڑا مال ملا اور بردویل جو رہا کا حاکم تہا چند سردارون کے ساتہہ
بہاگا تہا سقمان کی فوج مین کا ایک ترکمانی آیا اور اوس نے اون لوگون کو پکڑ لیا اور بردویل کو سقمان
کے خیمون مین لایا اوسوقت سقمان اپنے ساتھہ والون کو لیکر بیند کی تلاش مین گیا ہوا تہا تب
جکرمش کے فوج والون نے کہا کہ سقمان والون نے فرنگیون کی لوٹ کا بڑا مال پایا اونہون نے جکرمش
سے کہا کہ جب یہ لوگ لوٹ کا مال لے چلے اور ہم نہ لے چلے تو لوگون کے نزدیک اور ترکمان والون کے
نزدیک ہماری کیا عزت ہوگی جکرمش سے کہا کہ ان سردارون کو پکڑ لو اوس نے لوگ بہیجے اور فرنگیون کے سردار
کو سقمان کے خیمون مین سے پکڑ لیا جب سقمان پلٹ کر آیا اوسکو بڑا رنج ہوا اوسکے ساتھہ والے لڑائی
کے لئے سوار ہوی اوس نے اونکو روک لیا اور کہا کہ جب ہمارے آپس مین پہوٹ پڑیگی تو مسلمانون
کو اس جہاد کی اتنی خوشی نہین ہوگی جتنا اس پہوٹ کا غم ہوگا اور مین ایسا نہین کرونگا کہ اپنی
جلن مٹانے کے لئے مسلمانون کے مصیبت دشمنون کو دکہا کر اونکو خوش کرون سقمان نے اوسیوقت

کوچ کیا اور کئی قلعی فرنگیون سے فتح کئے اور جگرمش حران کے طرف چلا گیا اور اوسپر قبضہ کر لیا اور وہان اپنا نائب بٹھا کر رھا کیطرف گیا پندرہ دن اوسکو گھیرے رہا اور موصل کیطرف پلٹ گیا اور فرنگیون مین جو قتل ہوئے وہ بارہ ہزار کی قریب تھے اے ایمان والو یہ چوتیس سو نوان برس ہے اس سال تک انٹیوکس کے ظلم کے دن سے ایک ہزار دو سو نوے برس ہوتے ہین اسی سال کا حضرت دانیال علیہ السلام نے ذکر کیا ہے اگرچہ اس سال سے پہلی بھی فرنگیون پر کچھہ کچھہ جہاد ہوتا رہا مگر یہ جہاد جو سقمان اور جگرمش نے آپس مین میل کرکے کیا اور آپس کی پھوٹ کو مٹایا یہ جہاد اللہ کی نزدیک بہت مقبول ہوا اس جہاد کے وقت کا حضرت دانیال علیہ السلام نے پہلے سے پتا بتلایا یہ بیان پادریون کے اوس قول کے موافق ہے کہ جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی پیدایش سن پانسو ستر عیسوی مین ہے پھر ابن اثیر لکھتے ہین کہ چھٹی صدی کے تیسرے برس مین فرنگیون نے طرابلس اور بیروت پر قبضہ کر لیا اور جبیل اور بانیاس کو بھی لے لیا اور چوتھے برس مین ایک قلعہ جو حلب کے قریب تھا فرنگیون نے اوسکو لے لیا اور دو ہزار آدمیون کو قتل کیا اور شہر صیدا پر بھی قبضہ کر لیا پانچوین برس فرنگی لوگ اندلس پر فوج لے چلے اندلس کے حاکم نے اونپر خوب جہاد کیا فرنگی بھاگی اور بہت قتل ہوے ساتوین برس دمشق کے حاکم نے موصل کے حاکم امیر مودود کو فرنگیون کے ظلم کا حال کہلا بھیجا امیر مودود فوج لیکر آئے اودہر سے بغدوین فرنگی جو بیت المقدس کا حاکم تھا فوج لیکر نکلا دریای طبریہ کے پاس بڑا جہاد ہوا فرنگی بھاگی اور بہت قتل ہوئے مسلمان بیسان کی طرف چلے اور عکہ سے بیت المقدس تک فرنگیون کے شہرونکو لوٹا اور امیر مودود دمشق مین آئے جمعہ کے نماز کی بعد ایک باطنی فرقے والے نے اونکو شہید کیا جاننا چاہیے کہ یہ جہاد بہت بڑا جہاد ہے کیونکہ جس فرنگی نے شہر یروشالم یعنے بیت المقدس پر غلبہ کر لیا تھا اوسپر بہت بڑا جہاد ہوا وہ جو دوسرا قول ہے کہ جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی پیدایش سن پانسو ساٹھہ عیسوی مین ہے اوسکے موافق انٹیوکس کے ظلم سے بارہ سو نوے برس اسی سال تک ہوتے ہین جسکی حضرت دانیال علیہ السلام نے خبر دی ہے ابن اثیر رح لکھتے ہین کہ نوین برس رفینہ جو ملک شام مین ہے فرنگیون نے لے لیا دمشق کے حاکم نے اونپر خوب جہاد کیا تیرہوین برس حلب کے حاکم نے فرنگیون پر خوب جہاد کیا فرنگی بہت قتل ہوی کچھہ تھوڑے سے بچے چودہوین برس پھر اون پر جہاد کیا اور فتح پائے ستر ہوین برس افریقیہ مین فرنگیون پر خوب جہاد ہوا اٹھارہوین برس فرنگیون نے شہر صور لے لیا تیئیسوین برس

فرنگیون نے دمشق کو گھیرا اون پر خوب جہاد ہوا اور بہت قتل ہوئی چونتیسوین برس عمادالدین زنگی نے حلب
کے قریب فرنگیون پر خوب جہاد کیا فرنگی بہاگی اور بہت قتل ہوئی ستائیسوین برس وہ فرنگی جو بیت
المقدس کا حاکم تہا حلب کے علاقہ کیطرف فوج لیکر چلا اون پر خوب جہاد ہوا مگر مسلمان بہاگے پہر مسلمان
فوج لیکر آئے اور بہت فرنگیون کو قتل کیا پہر کچہہ فرنگی حلب کے علاقہ مین آئے پہر مسلمانون نے اون کو
خوب طرح قتل کیا تیسوین برس حلب کے حاکم نے لاذقیہ کے علاقہ مین جاکر فرنگیون پر خوب جہاد کیا اور
شہر لاذقیہ کو ویران کیا اکتیسوین سال رجب مین دمشق کے لشکر نے شام کے طرابلس کے طرف جاکر
فرنگیون پر خوب جہاد کیا فرنگی بہاگی اور شوال مین حمص سے مسلمانون کی فوج آئی اور ایک قلعہ
جو حماۃ کی قریب تہا وہان فرنگیون پر خوب جہاد کیا فرنگی بہاگی اور ہر طرف سے قتل ہوئی سینتیسوین
برس فرنگیون نے مغرب کے طرابلس کو گہیر لیا اون پر عربون نے خوب جہاد کیا فرنگی بہت برے
حال سے بہاگے اور بہت قتل ہوئے اکتالیسوین برس فرنگیون نے مغرب کا طرابلس تلوار کے
زور سے لے لیا اور اسی سال مین اتابک عمادالدین زنگی کو اونکے ایک غلام نے شہید کیا بیالیسوین
برس نورالدین محمود جو زنگی کے بیٹے تہے اور حلب کے حاکم تہے فرنگیون کے شہر مین داخل ہوئے
اور شہر ارتاح کو تلوار سے فتح کیا اور بابولہ اور بصرفوت اور کفرلاثا کو گہیر لیا اور اونکی باپ زنگی
کے قتل ہونے کے بعد فرنگیون نے گمان کیا تہا کہ جو اوس نے لی لیا ہے وہ ہم پہر لے لین گے
جب نورالدین کی پہلی پہل کے معاملہ مین یہ بہادری دیکہی تب فرنگی ناامید ہوئی اے ایمان والو
اگرچہ جہاد پہلے بہی فرنگیون پر ہوتا رہا مگر نورالدین بادشاہ نے جب اس صدی
کے بیالیسوین برس جہاد شروع کیا اونہون نے برابر جہاد کا تار باندہ دیا یہ بادشاہ ہمیشہ جہاد مین
مشغول رہے اور شاعرون نے اپنے شعرون مین اون کے جہاد کی بڑی بڑی تعریفین لکہین
پہر اون کے مرنے کے بعد صلاح الدین بادشاہ برابر جہاد کرتے رہے یہانتک کہ اس چہٹی صدی
کے تراسیوین برس بیت المقدس کو جہوٹے عیسائیون سے چہین لیا اسی باعث سے حضرت
دانیال علیہ السلام نے اس سال کی بڑی خوشی سنائی جس سال مین نورالدین بادشاہ نے
جہاد شروع کیا وہ جو پانچوین صدی کا ستانوان برس تہا اوس برس تک انٹیوکس کے
ظلم کے وقت سے بارہ سو نوے برس ہوئی تہے وہ بارہ سو نوے برس اور پینتالیس برس

ملکسپٹی صدی کے بیالیسوین برس تک پورے تیرہ سو پینتیس برس ہوے حضرت دانیال علیہ السلام نے
فرمایا تہا کہ مبارک وہ ہے جو انتظار کرتا ہے اور ایک ہزار تین سو پینتیس دن تک پونہچتا ہے دیکہو ایک
ہزار تین سو مین تیسوین برس بہت بڑا جہاد شروع ہوا یہ بیان اوس قول کے موافق ہے کہ جناب سرور
عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی پیدائیش سن پانسو ستر عیسوی مین ہے ابن اثیر لکہتے ہین کہ تینتالیسوین برس
فرنگیون نے دمشق کو گہیر لیا محمدیون نے خوب جہاد کیا جو لوگ جہاد کے لیے نکلے تہے اون مین سے
شیخ حجۃ الدین یوسف مغربی بہی تہے وہ بوڑہے اور علم والے اور دین دار تہے معین الدین جو شہر کا
سردار تہا اوس نے کہا آپ بوڑہے ہین آپ لاچار ہین ہم مسلمانون پر سے ان کافرون کو ہٹائی دیتے
ہین آپ پلٹ جایئے اونہون نے نمانا اور فرمایا کہ مین تو بیچ چکا اور مجہ سے خرید لیا گیا قسم اللہ کی مینے
اپنے بیپار کو پہیر نہین لیا اونکا مطلب یہ تہا کہ اللہ تعالے فرماتا ہے اِنَّ اللّٰہَ اشْتَرٰی مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ
اَنْفُسَهُمْ وَاَمْوَالَهُمْ بِاَنَّ لَهُمُ الْجَنَّةَ یعنے اللہ نے خرید لیا ایمان والون سے اونکی جانون کو اور اونکے
مالون کو اسکے بدلے کہ اونکے لیے جنت ہے وہ بزرگ آگے بڑہے اور فرنگیون سے لڑے یہانتک کہ قتل
ہوے اور فرنگیون کا غلبہ ہوا اور معین الدین نے سیف الدین غازی کو جو اتابک زنگی کے بیٹے تہے
مسلمانون کی مدد کے لیے بلایا تہا اونہون نے اپنی فوجون کو جمع کیا اور شام کیطرف آ گئے اور اپنے بہائی
نور الدین محمود کو حلب سے ساتہ لا لئے وہ سب شہر حمص مین اوترے اور فرنگیون کو دہمکیان کہلا
بہیجین وہ لوگ لڑنے سے رک رہے اور معین الدین نے بہی اونکو خوب دہمکایا اور خوف دلایا فرنگی
لوگ سیف الدین کے لشکرون کی کثرت سے ڈر گئے اور چلے گئے اور نور الدین اور معین الدین حصن
العزیمہ کیطرف چلے جو ایک قلعہ تہا اور فرنگیون کے قبضہ مین تہا ان دونون نے بڑی فوج لیکر اوس
قلعہ کو گہیر لیا اور اوس مین کے سب سوارون اور پیادون اور لڑکون اور عورتون کو پکڑ لیا اور
قلعہ کو ویران کر دیا اور زمین شام مین ایک جگہہ کا نام یغری تہا وہان فرنگی جمع تہے اور حلب کے
لوٹنے کا ارادہ رکہتے تہے نور الدین فوج لیکر چلے اور خوب جہاد کیا فرنگی بہاگے اور بہت قتل
ہوے مولانا جلال الدین سیوطی تاریخ الخلفا مین لکہتے ہین کہ نور الدین فرنگیون سے لڑتے رہے
اور مسلمانون کے جن جن شہرون پر اونہون نے غلبہ کیا تہا وہ شہر اونہون نے پہر لے لیے اور
نور الدین فرنگیون سے لڑنے مین مشغول رہتے تہے جہاد مین سستی نہین کرتے تہے ابن اثیر رح

لکہتے ہین کہ چوالیسوین برس نورالدین نے فرنگیون کے ملک پر انطاکیہ کیطرف سے جہاد کیا اور قلعہ حارم کا قصد کیا اور اوسکے کنارے کو ویران کیا پہر قلعہ انب کے طرف کوچ کیا اور اوسکو گہیر لیا فرنگی جمع ہوکر آئے اون پر خوب جہاد کیا فرنگی بہت بری طرح بہاگے اور بہت سے قتل ہوے اور انطاکیہ کا حاکم برنس جو بڑا سرکش تہا وہ قتل ہوا فرنگی پہر جمع ہوکر آئے نورالدین نے پہر اونکو بہگادیا اور قتل کیا اور قید کیا اور اس فتح پر شاعرون نے نورالدین کی بہت تعریف کی اور مبارکبادی کیونکہ برنس جو بڑا سردار تہا وہ قتل ہوا اور اسی سال مین رجار فرنگی جو صقلیہ کا حاکم تہا اوس مین اور قسطنطنیہ کے بادشاہ مین بہت لڑائیان ہوئین اور کئی برس تک رہین اس آپس کی لڑای مین وہ مسلمانون سے غافل رہے اگر یہ نہوتا تو رجار سارا ملک افریقیہ کا لے لیتا پینتالیسوین برس نورالدین نے قلعہ فامیا کا فرنگیون سے لے لیا اور وہ قلعہ شیزر اور حمات کے پاس تہا اور بہت مضبوط تہا اور شاعرون نے نورالدین کی تعریف کی اور اس فتح کا ذکر کیا چہیالیسوین برس نورالدین فوج لیکر جوسلین فرنگی کی شہرون کیطرف چلے اور وہ حلب کے بائین طرف ہین اون شہرون کو لے لیا جوسلین بڑا بہادر تہا اوس نے بڑی فوج جمع کی اور نورالدین کی طرف آیا اور لڑای ہوئی اور مسلمان بہاگے اور بہت قتل ہوے اور قید ہوے نورالدین کی جاسوس پہونچی اور جوسلین کو شکار کرتے مین پکڑ لیا اور وہ پکڑا ہوا آیا اور اوسکا پکڑا جانا بہت بڑی فتح تہے کیونکہ وہ بڑا ڈہیٹ سخت دل اور مسلمانون کا بڑا دشمن تہا اور وہ جب قید ہوگیا نورالدین نے تہوڑے مدت مین اوسکے قلعے لے لئی اور شاعرون نے اونکی تعریف کی سینتالیسوین برس پہر فرنگی جمع ہوکر نورالدین کیطرف چلے اور نورالدین جوسلین کے شہرون مین تہے خوب لڑای ہوی فرنگی بہاگے اور بہت قتل ہوے اور قید ہوے اڑتالیسوین برس رجار فرنگی نے شہر بونہ لے لیا اور فرنگیون نے ملک شام مین شہر عسقلان لے لیا پہلے شہر والون نے خوب جہاد کیا اور فرنگیون کو بہگا دیا پہر آپس مین پہوٹ پڑی ہر فرقہ کہتا تہا کہ فرنگیون کو ہمنے بہگا دیا اور یہ فتح ہمارے زور سے ہوی آپس کے جہگڑے مین لڑای ہوی کچہ لوگ قتل ہوے فرنگی پہر پلٹ کر آئے اور شہر لے لیا اونچاسوین برس نورالدین نے شہر دمشق کو وہان کے حاکم مجیرالدین سے لے لیا کیونکہ فرنگی وہان والون سے محصول لیتے تہے نورالدین کو ڈر ہوا کہ اگر فرنگی دمشق کو لے لینگے تو مسلمان ملک شام مین رہ نہ سکینگے نورالدین دمشق کی طرف چلے اور اوسکو گہیر لیا وہان کے حاکم مجیرالدین نے فرنگیون سے وعدہ کیا کہ مین تمکو

بہت مال دونگا اور شہر بعلبک تمکو دیدونگا اگر میرے مدد کروگے اور نورالدین کو ہٹا دوگے مگر نورالدین نے
جب دمشق کو گھیرا فرنگی سامان کرنے نہین پائے تھے کہ وہان کے لوگون نے شہر نورالدین کو سونپ دیا
اور مجیرالدین کو قلعہ مین گھیر لیا اور اوس سے کہلا بھیجا کہ دمشق ہمکو سپرد کردے اور اوسکو بہت جاگیرین دین
اور شہر حمص دیا اوس نے دمشق نورالدین کو سونپ دیا پھر قلعہ تل باشر کا جو حلب کے اوتر طرف تھا اور
بہت مضبوط تھا وہان کے فرنگی ڈر گئے اور کہلا بھیجا کہ ہم یہ قلعہ آپکو سونپتے ہین تب نورالدین نے اوسکو
لے لیا اکاونین برس نورالدین نے قلعہ حارم کو گھیر لیا یہ قلعہ انطاکیہ کے قریب تھا اس قلعہ کے فرنگیون نے
صلح کر لے ایک شاعر نے نورالدین کی تعریف مین شعر کہین باونوین برس ملک شام مین بڑے بڑے
بہو نچال آئی اور قلعہ شیزر کا جو حمات کے قریب تھا وہان کا حاکم مرگیا اور اوسکے بیٹے حاکم ہوے اور نورالدین
خبر پہونچی کہ فرنگیون سے اور اون سے پیغام ہو رہے ہین نورالدین کو نہایت رنج ہوا وہ قلعہ زلزلہ مین
ڈہی پڑا تھا نورالدین نے اوسکو لے لیا اور آباد کیا اور اسی سال مین نورالدین نے بعلبک اور اوس کا
قلعہ لے لیا اس جگہہ سمجھنا چاہیے کہ جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی پیدایش اگر سن پانسو ساٹھ عیسوی
مین ہے تو انٹیوکس کے ظلم کے وقت سے اس سال تک تیرہ سو تیسیں برس ہوتے ہین تو حضرت دانیال
علیہ السلام نے اسلیے اس سال کی خوشی سنائی کہ اس سال مین جو مسلمان فرنگیون سے ملے ہوئے تھے
اونکا ملک نورالدین کے قبضہ مین آگیا تین برس پہلے دمشق کو بھی مسلمانون سے لے چکے تھے اب
قلعہ حمات کا کچھ مسلمانون سے چھین لیا اسلام کو بہت بڑی قوت ملی اللہ اکبر ہر طرح سے محمدیون کے غلبہ
کی خوشی حضرت دانیال علیہ السلام نے سنائی ہے پادری طامس اسکاٹ لکھتا ہے کہ یہ جو فرمایا کہ جسوقت سے
ہمیشگی قربانی موقوف کیجائیگی اور مکروہ چیز جو خراب کرتی ہے قائم کی جائیگی یہ اشارہ کئی وقتون کی
طرف ہوسکتا ہے جب انٹیوکس نے اللہ کی عبادت کو روک دیا اور مسجد مین اپنے بتون کو رکھدیا پھر
لکھتا ہے کہ جب رومیون نے بیت المقدس کو برباد کیا اور وہان کی عبادت کو موقوف کیا اور اس
پاک شہر کو اسلیے چھوڑ دیا کہ بت پرستون سے آباد ہوا وسوقت سے شمار کیا چاہیے پھر پادری لکھتا ہے
کہ ظاہر یون ہے کہ جو لوگ حضرت عیسی علیہ السلام سے برخلاف ہین جب سے اونہون نے گرجا گھرین
بت پرستی جاری کی اوسوقت سے یہ مدت شروع ہوی یہ اشارہ پادری کا اس طرف ہے کہ قسطنطین
نے اور اوسکے مذہب والون نے بت پرستی اور شرک پھیلایا پھر پادری لکھتا ہے کہ یہ مدت جو بارہ سو

پورے برس کے ہے اس مدت کی بعد جو لوگ حضرت عیسی علیہ السلام سے برخلاف ہین اونکی سلطنت جاتی رہے گی یہ پیش خبری اوسوقت کے ہے جب زمین خداشناسی سے بھر جاویگی بیشک یہ زمانہ نزدیک پہونچ رہا ہے اور کچھہ دور نہین ہے ہم کہتے ہین کہ پادری کا پہلا قول بہت ٹھیک ہے اس مدت کا شروع بیشک انٹیوکس کے ظلم کے وقت سے ہے اے پادریو تمنے خوب دیکھہ لیا کہ اوسوقت سے جب پورے تیرہ سو چھتیس برس گذر گئے محمدیون کو اللہ نے ملک شام پر اور وہان کے بڑے شہر دمشق پر غلبہ دیا پھر چالیس برس بعد شہر یروشلم جو بڑی برکت کا مقام ہے وہ اللہ نے محمدیون کو دیا ہای افسوس تمہارے عقل پر کہ تم اس پیش خبری کا ظہور دیکھکر محمدی نہو گئے اور تمنے جو رومیون کے ظلم تک پھر قسطنطین کے وقت تک اس مدت کے شروع کو ہٹا دیا سو قسطنطین کے وقت سے بھی تیرہ سو چھتیس برس گذر چکے اور تین سو برس کے قریب اور گذر چکے اور تم ابھی تک اس جھوٹے خیال مین گرفتار ہو کہ ملک شام پر ہمارا غلبہ ہو جائیگا تب ان خبرون کا ظہور ہوگا فرشتے نے حضرت دانیال علیہ السلام سے فرمایا تھا کہ تو چین کریگا اور اپنی میراث پر اخیر کے دنون مین اوٹھ کھڑا ہوگا پادری لکھتا ہے کہ اسکا مطلب یہ ہے کہ تو مرنے کے بعد آسمان پر پاک ارواحون مین چین کرے گا اور جب یہ پیش خبری پوری ہوگی اوسوقت تو شان دار نبی کیطرح یہ حال دیکھنے کو اوٹھ کھڑا ہو گا اے پادریو یہ پیش خبری پوری ہو چکی حضرت دانیال علیہ السلام سے فرشتے نے فرمایا تھا کہ تو اپنی میراث پر اوٹھ کھڑا ہو گا یعنی شہر یروشلم اور ملک شام جو تیری میراث ہے آخری دنون مین تیرے دین والے اس پاک زمین کو پاوینگے اور یہان نور ایمان کا پھیلاوینگے تو اوسوقت اس حال کے دیکھنے کو نہایت خوشی مین اوٹھ کھڑا ہوگا محمدی لوگ سب پیغمبرون کے ماننے والے ہین اونھون نے اس پاک زمین کو پایا تو خود حضرت دانیال علیہ السلام نے پایا اب یہ

بیان ہے کہ خسرو بادشاہ نے بابل کو فتح کیا اور یہودیون کو قید سے چھوڑ دیا اور مسجد بیت المقدس کی آبادی کا سامان کیا

پادری میتھر نے مفتاح الکتاب مین بابل کا بہت کچھہ حال لکھا ہے پہلے لکھا ہے کہ حضرت نوح علیہ السلام کی پہلی اولاد نے یہ شہر طوفان کے تھوڑے عرصہ کے بعد بنایا اور اونکی پرپوتے نمرود نے اوسکو بڑہایا پھر بہت بادشاہون نے اوسکی مضبوطی اور رونق بڑہائی اور بخت نصر بادشاہ کے وقت مین اوسکی بڑی رونق تھی وہ دنیا کی عجائبات مین گنا گیا وہ شہر دریای فرات سے جو اوسکے درمیان اوتر

دکھہین ہوگیا دو حصہ ہوگیا ہے ان دو حصون کے گرد شہر پناہ کی ایک بڑی دیوار تھی اور اوسکے اندر چوگوشہ احاطہ کا گھیرا ٹھائیس کوس کا تہا دیوارین ستاسی فٹ کی چوڑی تھی اور چہہ تین قطار رتہین اور بلندی مین سو فٹ کی تہین شہر مین داخل ہونے کے لیے ٹہوس پیتل کے ایک سو بڑے پہاٹک تھے جن سے پچاس سڑک یعنے چارون طرف سے پچیس پچیس اور ساڑھے سات کوس کی لمبی تمام احاطہ کے وار پار پہاٹک سے پہاٹک تک آمنے سامنے چوک بندی کے ساتھ چلی گئین ایسا کہ تمام شہر چہہ سو پچاس چوک پر تقسیم ہوا ایک عجیب پل دریا پر بنا تہا اور چڑہاو کے طرف دو نہرین گہودی گئین جن سے بارہ کے وقت پانی دریای دجلہ مین پہونچایا جاتا تہا پادری مرکیہ کشف الآثار مین لکھتا ہے کہ فارس اور مداین یعنے آذربائیجان کے بادشاہون نے بابل کے لینے پر اپکا کیا اور دونون نے اپنے لشکرون کا سردار خسرو کو کیا خسرو دونون کا رشتہ دار تہا آخر اونکا جانشین ہوا اور کنجیر والے جیس ہرس تک پچہم کیطرف کے ایرانی قومون کو اپنا تابعدار کر کے بابل کے لڑائی پر طیار کیا سوارون کے فوجین تیر اور نیزون کے ساتھ بابل پر پہونچین اور شہر کو گہیر لیا بابل مین سے کوئی بہاگ نہین سکا بابل کے لوگ عورتون کی طرح نامرد ہوگئے دہشت اونپر چہاگئی شہر سے باہر نکل کر اونکو لڑنے کی جرات نہین اونہون نے سب دروازے بند کر لیے جیسا کہ ارمیا علیہ السلام کے اکاونوین باب کی تیسوین آیت مین ہے کہ بابل کے بہادر لڑائی سے محروم ہین قلعون مین بیٹہی اونکا زور گہٹ گیا وہ عورتون کی مانند ہوگئے خسرو کا لشکر دو برس تک بابل کو گہیرے رہا آخر کو جو خندق شہر کے گرد گہودی تہے اوسمین فرات کا پانی جاری کیا اور پادری بیتہر نے مفتاح الکتاب مین یون لکہا ہے کہ دریای فرات کو ایک نہر مین پہیر دیا جو اپنے سپاہیون سے کہدوائی تہی اسیا عث سے دریا کی تہ سوکہہ گئی اور اوس راہ سے سپاہی پل تک گئے پادری مرکیہ لکھتا ہے کہ جس رات مین شہر مین ریلا کیا وہ رات بابل کے بت پرستون کے تیوہار کی تہی فرات کے کنارے کے دروازے غفلت سے کہلی رہگئے فوجین شہر مین گہس پڑین سب لوگ مست پڑے ہوے تہے بہتون کو قتل کیا بہتون کو بہگا دیا اور محل کے دروازون مین گہس پڑے محل مین غل ہوا بابل کے بادشاہ نے کہا دریافت کرو کیا جہگڑا ہے محل کے لوگون نے دروازے کہولے ایران کا لشکر گہس پڑا اور بادشاہ کو اور امیرون کو قتل کیا خسرو نے حکم دیا کہ جو لوگ گہرون مین ہین وہ گہرون مین رہین اور جسکو باہر پاو قتل کرو خسرو نے سب

بادشاہی خزانوں پر قبضہ کر لیا پہر کیخسرو نے ہند سے مصر تک بہت سے قوموں کو اپنا تابعدار کیا اور خسرو نے اسرائیلیوں کو قید سے چہوڑ دیا اور مسجد بیت المقدس کے بنانے کا حکم دیا یہ بابل کی پہلی فتح تہے آفتاب قصدا مین ہے کہ خسرو کی فتح یابی کے پہلے سال مین دانیال علیہ السلام نے پایا اور کسی نے اوسکو حضرت اشعیا علیہ السلام کی پیش خبری دکہلائی اس پیش خبری کو دیکہکر خسرو نے اوسیوقت فرمان جاری کیا حضرت عزرا علیہ السلام کے احوال کی کتاب جو توراۃ شریف کی جلد مین لگی ہوئی ہے اوس مین لکہا ہے کہ فارس کے بادشاہ خورس کی سلطنت کے پہلے برس مین اس لئے کہ اللہ کا کلام جو ارمیاہ علیہ السلام کے موہنہ سے نکلا تہا پورا ہووے اللہ نے فارس کے بادشاہ خورس کا دل ابہارا کہ اوس نے اپنے تمام ملک مین منادی فرمائی اور اشتہار نامہ بہی لکہہ بہیجا اور کہا شاہ فارس خورس یون فرماتا ہے کہ خداوند آسمان کے خدا نے زمین کے سارے ملک مجکو بخشی اور مجہی حکم کیا کہ یروشالم مین جو یہودا مین ہے اوسکے لئے ایک گہر بناؤن پس اوسکی سارے قوم مین سے جو کوئی تمہارے درمیان ہو اوسکا خدا اوسکے ساتہہ ہو اور وہ یروشالم کو جو یہودا مین ہے چڑہ جاوے اور خداوند اسرائیل کے خدا کا گہر بناوے کہ وہی خدا ہے جو یروشالم مین ہے اور ہر ایک جو باقی رہا ہو اون سب مقاموں میں سے جہان کہین وہ پردیسی ہوا ہو اوسی مقام کے لوگ سونے چاندے سے اور مال اور جانوروں سے اوسکی مدد کرین اور سوا اوسکے خدا کے گہر کے لیے جو یروشالم مین ہے اپنے جی کی خواہش سے تحفے گذرانین تب یہودا اور بنیامین کے آبائے رئیس اور امام اور لاوی اون سبھون کے ساتہہ جنکی دلون کو خدا نے اوبہارا اوٹہی کہ جاکر یروشالم مین خدا کا گہر بناوین اور اون سب نے جو اونکی پڑوس مین تہے چاندے کے برتن اور سونے اور اسباب اور جانور اور قیمتی چیزون سے اونکی دستگیری کی اوسکے سوا اپنی خوشی سے تحفے دی اور خداوند کے گہر کے اون برتنون کو جنہین بخت نصر یروشالم سے نکال لایا تہا اور اپنے دیوتون کے گہر مین رکہا تہا اونکو خورس نکال لایا اور یہودا کے امیر شیشبضر کو گن دیا اور اونکے گنتی یہ ہے سونے کی تیس تہالیان اور چاندی کی ہزار تہالیان اور انتیس ۲۹ چہریان اور سونے کے تیس پیالے اور روپے کے چار سو دس پیالے اور دوسری رقم کے ہزار باسن سونے روپے کے برتن سب ملکر پانچ ہزار چار سو تہے شیشبضر یہ سب برتن لے گیا اون قیدیون سمیت جنکو بابل سے یروشالم مین چڑہا لایا اور یہودی لوگ جنکو بخت نصر بابل مین لے گیا تہا اور وہ

پھر یروشالم اور یہوداہ مین آئے سب ملکر بیالیس ہزار تین سو ساٹھ تھے سوا اونکے غلامون اور لونڈیون کے جو سات ہزار تین سو سینتیس تھے اون مین دو سو گانے والے اور گانے والیان تھین پھر یروشالم مین پہونچنے کے بعد دوسری برس کے دوسرے مہینے مین جب مسجد کی نیو ڈالتی تھی ونہون نے لاویون اور امون کو مقرر کیا کہ داود علیہ السلام کے موافق اللہ کی تعریف کرین اور وہ باری باری سے گاتے بجاتے تھے جب اونہون نے اللہ کی تعریف کی سب لوگون نے ملکر نعرہ مارا اسلئی کہ اللہ کے گھر کی نیو پڑی تھی لیکن بہت لوگ جو بوڑھے تھے جنہون نے پہلے گھر کو دیکھا تھا وہ بڑے آواز سے چلا کر رونے لگے لیکن بہوتیرے خوشی سے للکارتی جب یہوداہ اور بنیامین کے دشمنون نے سنا کہ وہ اللہ کی مسجد بناتے ہین تب وہ آئے اور بولے کہ ہمکو بھی اپنے ساتھ بنانے دو کیونکہ ہم بھی تمہارے مانند تمہارے خدا کے طالب ہین اور ہم آسور کی بادشاہ اسرحدون کے وقت سے جس نے ہمین یہان بسایا ہے اوسکے لیے قربانی گذرانتے ہین لیکن زروبابل اور یشوع اور باقی رئیسون نے کہا کہ تمہارا کام نہین کہ ہمارے ساتھ ہمارے خدا کے لیے ایک گھر بناؤ بلکہ ہم آپ ہی اللہ کے لیے گھر بناوینگے جیسا خورس بادشاہ نے ہمکو حکم دیا تھا تب ملک کے لوگون نے یہوداہ کے لوگون کے ہاتھون کو ڈھیلا کر دیا اور بنانے مین اونہین گھبرا دیا اور اونکی برخلافی مین وکیلون کو نوکر رکھا کہ اونکا منصوبہ فارس کے بادشاہ خورس کے جیتے جی اور دارا بادشاہ کی سلطنت کے دوسرے برس تک عبث پڑا پھر حجی نبی علیہ السلام اور زکریا ابن عیدو نبی علیہ السلام یہوداہ اور یروشالم مین یہودیون کو اسرائیل کے خدا کے نام سے نبوت کرتے تھے تب زروبابل اور یشوع اوٹھی اور اللہ کا گھر بنانے لگے اور خدا کے وہ نبی اون کے ساتھ ہو کر اونکی مدد کرتے تھے تب لوگون نے دارا کو یہ خبر لکھ بھیجی اور لکھا کہ یہودی کہتے ہین کہ خورس بادشاہ نے اس گھر کے بنانے کا حکم دیا تھا دارا نے اپنے دفترخانے مین تلاش کیا تو اوسکو ایک دفتر ملا اوس مین یون لکھا تھا کہ خورس بادشاہ کی سلطنت کے پہلے برس مین خورس بادشاہ نے حکم کیا کہ یروشالم مین جو خدا کا گھر ہے وہ گھر اور وہ مکان جہان قربانیان چڑھائی جاتی ہین بنایا جاوے تب دارا نے حکم دیا کہ اللہ کا گھر بنی دو یہودیون کے بزرگ لوگ خدا کے گھر کو اوسکی جگہہ پر بناوین اور میرا حکم یہ ہے کہ بادشاہ کے خزانے مین سے یعنے دریا پار کے محصول مین سے اون لوگون کو خرچ دیا جاوے کہ اونکا ہرج نہو اور جو کچھ اونہین درکار ہو بچھڑے اور مینڈھے اور حلوان آسمان کے خدا کے سوختنی قربانیون کے لیے اور گیہون اور

نمک اور تیل سو سب یروشالم کے اماموں کے مطابق بے عذر اور بلاناغہ روز بروز ان کو
دیے جاوین تاکہ وہ خوشبودار قربانیان آسمان کے خدا کے حضور مین گذرانین اور بادشاہ اور
بادشاہزادون کی عمر درازی کے لیے دعا مانگین اور جو شخص اس فرمان کو ٹالدے وہ پھانسی
دیا جاوے تب یہودیون کے بزرگ کام بنانے لگے اور اللہ کا گھر دارا بادشاہ کی سلطنت کے چھٹے
برس تیار ہوا حجی نبی علیہ السلام کے صحیفہ سے محمدی بشارت اس صحیفہ کے سرے
پر لکھا ہے کہ دارا بادشاہ کی حکومت کے دوسرے برس چھٹے مہینے کے پہلے تاریخ اللہ کا کلام
حجی نبی علیہ السلام کی معرفت زروبابل کو جو یہودا کے حاکم تھے اور یہوشوع کو جو سردار امام تھے
پہونچا اور کہا رب العالمین یون فرماتا ہے کہ یہ لوگ کہتے ہین کہ وہ وقت جس وقت اللہ کا گھر
بنایا جاوے ابھی نہین آیا اور اللہ کا کلام حجی نبی کو آیا کہ کیا تمہارے لیے وقت ہے جو آپ چھت کے
گھرون مین رہو اور یہ گھر ویران رہے اور اب رب العالمین یون فرماتا ہے کہ تم اپنی راہون پر
اپنا دل لگاؤ تمنے بہت سا بویا پر تھوڑا حاصل کرتے ہو تم کھاتے ہو پر آسودہ نہین ہوتے تم پیتے ہو
پر پینے سے سیر نہین ہوتے تم کپڑے پہنتے ہو پر کوئی گرم نہین ہوتا اور مزدور اپنے مزدوری کو
پھٹی تھیلی کے لیے کماتا ہے رب العالمین یون فرماتا ہے کہ تم اپنی راہون پر اپنا دل لگاؤ پہاڑ پر
چڑھ کر لکڑی لاؤ اور گھر بناؤ مین اسی راضی ہوونگا اور میری تعظیم کی جائیگی اللہ فرماتا ہے تمنے
بہت کی راہ دیکھی اور دیکھو تھوڑا ملا اور جب گھر مین لائے تو مینے اوس پر پھونکا رب العالمین فرماتا ہے
کہ سبب کیا ہے سبب یہ ہے کہ میرا گھر ویران ہے اور تم مین سے ہر کوئی اپنے گھر کو دوڑتا ہے اسلیے
آسمان اوس گرانے سے رہگیا اور زمین اپنا حاصل دینے سے رہگئی اور مینے زمین پر اور پہاڑون
پر اور اناج پر اور نئی شیرے پر اور تیل پر اور سب پر جو زمین سے نکلتا ہے اور انسان پر اور جانورون
پر اور ہاتھ کی ساری محنت پر کال بلایا تب زروبابل اور یہوشوع اور سب لوگ اللہ سے ڈرے
تب اللہ کے پیغامبر حجی علیہ السلام نے اللہ کا پیغام پاکر اون لوگون سے فرمایا کہ اللہ فرماتا ہے
مین تمہارے ساتھ ہون پھر اللہ نے زروبابل اور یہوشوع کی روح کو اور باقی لوگون کی روح
کو رغبت دی سو وے آئے اور رب العالمین اپنے خدا کے گھر کے بنانے مین مشغول ہوئے اور یہ
دارا بادشاہ کی حکومت کے دوسرے برس چھٹے مہینے کی چوبیسوین تاریخ جو ہوا دوسرا باب

ساتوین مہینی کی اکیسوین تاریخ اسد کا کلام حجی بنی علیہ السلام کے ہاتھ آ پونچا اور فرمایا کہ اب زروبابل
ابن سیالتی ایل یہوداہ کے ناظم کو اور یہوشوع ابن یہوصدق سردار امام کو اور قوم کے باقی لوگون
کو فرما اور ایسا کہہ کہ تم مین سے کون باقی ہے جس نے اس گہر کو اوسکے پہلے رونق پر دیکہا ہے اور اب
کس حالت مین دیکہتی ہو کیا اوسکی نسبت تمہاری آنکھون مین ناچیز دکہائی دیتا ہے لیکن ای زروبابل
مضبوط رہ خداوند فرماتا ہے اور اے یہوشوع ابن یہوصدق سردار امام مضبوط رہ اور اے سر
زمین کے سارے لوگو مضبوط رہو خداوند فرماتا ہے اور کام کرو کیونکہ مین تمہارے ساتھ ہون
رب العالمین فرماتا ہے کلام اوس عہد کا جو مصر سے نکلتے وقت مینے تمسے باندہا تہا وہ قائم ہے اور
میرے وہ روح تمہارے درمیان رہتے ہو مت ڈرو کیونکہ رب العالمین یون فرماتا ہے عُوْدْاَحَتْ
مِعَطْ ہِیا وَاَنِی مَرْعِیشْ اِتْ ہَشَّامَیِم وِاِتْ ہَاآرِضْ وِاِتْ ہَیَّام وِاِتْ ہَاحَارَابَاہ وِہِرْعَشْتِی اِتْ
کُلْ ہَغُوْیِمْ وُبَاؤُ حِمْدَتْ کُلْ ہَغُوْیِمْ وِمِلّیْتِی اِتْ ہَبَّیْتْ ہَزّہ کَابُودْ آمَرْ یہُوَواہ صِبَاؤُتْ
لِی ہَکِّسِفْ وِلِی ہَزَّاہَاب نِاُوم یہُوَواہ صِبَاوُتْ غَادُوْل یِہْیِہ کِبُودْ ہَبَّیْتْ ہَزّہ ہَاحَرُوْن
مِنْ ہَارِیْشُوْن اَمَرْ یہُوَواہ صِبَاوُتْ وَبَمَّاقُوم ہَزّہ اِتِّن شَالُوم نِاُوم یہُوَواہ صِبَاوُتْ
پہر ایک مرتبہ اور تہوڑی مدت بعد مین آسمان اور زمین اور دریا اور جنگل کو ہلادونگا اور مین
سارے قومون کو ہلادونگا اور آویگا پسند کیا ہوا ساری قومون کا اور مین اس گہر کو جلال سے
بہردونگا رب العالمین فرماتا ہے چاندی میری ہے اور سونا میرا ہے رب العالمین فرماتا ہے اس
پچہلے گہر کا جلال پہلے گہر کے جلال سے زیادہ ہوگا رب العالمین فرماتا ہے اور مین اس مکان مین
سلامتی بخشونگا رب العالمین فرماتا ہے آسامت محمد صلی اللہ علیہ وسلم جب مسجد بیت المقدس
تیار ہونے لگی اوسوقت جن لوگون نے حضرت سلیمان علیہ السلام کے وقت کی تیاریان اور
آرائشین دیکہین تہین اونکے دل کو اگرچہ مسجد کے دوبارہ بننے کے خوشی ہوئے مگر اتنا غم اون کو
باقی رہا کہ ہای ویسی تیاریان اب کہان وہ سامان کہان وہ آرائشین کہان اس غم کے
وقت مین اللہ تعالیٰ نے جناب حجی بنی علیہ السلام پر یہ تسلی کا کلام اوتارا کہ تم مضبوط رہو اور کام کیے جاؤ
تمہارے ساتھ وہ عہد جو مصر سے نکلتے وقت مینے باندہا سو قائم ہے اسکا صاف مطلب یہ ہے
کہ وہ جو موسی علیہ السلام کی زبانی تمسے عہد باندہا ہے کہ ایک پیغمبر بہیجونگا جو موسی کے مانند

ہوگا وہ عہد قایم ہے اپنے وقت پر پورا ہوگا اور پہرے وہ روح یعنے وہ کلام تم مین موجود ہے تمہارے دلون مین خوب یاد ہے پہر اوس رسول پاک کے وقت مین جو عظمت اور جلال اللہ کا ظاہر ہوا اوسکی پیش خبری اللہ نے یون سنائی کہ تہوڑی مدت بعد مین آسمان اور زمین اور دریا اور جنگل کو ہلا دونگا اور ساری قومون کو ہلا دونگا جناب پولوس عبرانیون کے خط کے بارہوین باب مین فرماتی ہین کہ وہ یعنے اللہ تعالی جو نظر آیا ایسا دہشت والا تہا کہ موسی بولے کہ مین حیران اور لرزان ہون پہر لکہتے ہین کہ اوس کی آوازنے زمین کو اوسوقت ہلا دیا پر اب اوس نے یہ کہکر وعدہ کیا کہ پہر ایک بار مین فقط زمین کو نہین بلکہ آسمان کو بہی ہلا دونگا جناب پولوس یہ مطلب بہت خوب سمجہی کہ ایک مرتبہ اور کا لفظ جو فرمایا اس مین یہ اشارہ ہے کہ ایک بار موسی کے زمانہ مین زمین کو ہلا چکا ہون اب پہر ایک بار زمین آسمان دونون کو ہلا دونگا اتنی بات جناب پولوس خوب سمجہی مگر اونہون نے اسکو حضرت عیسی علیہ السلام کی بشارت سمجہا کیونکہ اوسوقت جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا ظہور نہین ہوا تہا اور حضرت دانیال علیہ السلام کے پچہلے باب مین اس بات کا صاف اشارہ ہو چکا ہے کہ پیش خبریون کا جب ظہور ہوگا تب اونکا مطلب خوب کہلے گا جناب سرور عالم محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت مین جب اللہ نے حضرت موسی کے وقت کا سا جلال دکہلا یا ان باتون کا مطلب خوب طرح کہل گیا دیکہو جسدن اللہ تعالے نے پہاڑ پر اوترکر حضرت موسی علیہ السلام سے باتین کین تہین سارا پہاڑ ہل گیا تہا اور سب لوگ ڈیرون مین کانپ گئی تہی جیسا کہ توریت شریف کی دوسری سورۃ کے اونیسوین باب مین ہے پہر اللہ نے فرعون کو فوج لشکر سمیت دریا مین ڈوبا دیا ساری قومون پر لرزہ پڑگیا اور بہت قومون پر تلوار کا جہاد ہوا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر جب شب قدر قرآن کا اوتارنا چاہا اپنا کلام عربی زبان مین عرش پر سے جبرئیل علیہ السلام کو سنایا آسمان اللہ کی دہشت سے کانپنی لگے فرشتے اللہ کی آواز سنکر گہبرا گئی اور بیہوش ہوگئی اور سجدی مین گر پڑے آسمانون مین اس پاک کلام کی دہوم پڑی مولانا جلال الدین سیوطی کی درمنثور سے یہ سب باتین ظاہر ہین جناب محمد صلی اللہ وسلم کے پیدا ہونے کے دن زمین کانپی نوشیروان بادشاہ کا محل کانپ گیا اور بہت ٹ گیا اور چودہ کنگوری اوس کے گر پڑی آگ پوجنی والون کے ہزارے آتش خانے اللہ نے بجہادی ویسا ہی ساوہ کو سکہا دیا

فارس اور بابل والون کے دل ہلا دئی جب اللہ نے آپ پر قرآن اوتارا اور آپنے بادشاہونکو
اللہ کا پیغام پہونچایا حبس بادشاہ نے آپکا نام سنا اوسپر رعب چہا گیا محمدیون نے روم اور شام
اور مصر اور فارس اور ہند کو فتح کیا اللہ نے سب قومون کو ہلا دیا محمدی فوجون کو جہاد کے واسطے
جہازون پر سوار کر کے سمندرون کو اور جنگلون کو ہلا دیا بیشک آپ ہی وہ پیغمبر ہین جنکو
موسی کے مانند فرمایا تہا جناب پولوس نے زمین اور آسمان کے اور سب قومون کے ہلا دینے
کا یہ مطلب لکہا ہے کہ حضرت موسی علیہ السلام کی شریعت موقوف ہوجائیگی اور عیسائی شریعت
قائم ہوگی اگر پولوس محمدی وقت کو پاتے اور اللہ کے جلال کا یہ ظہور دیکہتے تو اگر اللہ چاہتا تو یہی
مطلب سمجہتے جو ہمنے سمجہا ہے یہ جو فرمایا کہ ساری قومون کا پسند کیا ہوا آویگا یہان عبرانی
مین باحمد کا لفظ ہے یعنے آوینگے پادری طامس اسکاٹ لکہتا ہے کہ پادری لوگ کہتے ہین کہ اسکا
مطلب یہ ہے کہ قیمتی چیزین یعنے قومون کی دولتین یا عمدہ چیزین آوینگی وہ کہتے ہین کہ پسند کیا ہوا
جو فرمایا یہ ذکر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا کسیطرح نہین ہوسکتا پادری لکہتا ہے کہ یہ بات اون
لوگون کی بن نہین سکتی کیونکہ اگر یہ مطلب ہوتا تو یون کہا جاتا کہ تمام قومون کی پسند کی ہوئے
چیزین لائی جاوینگی یون نہوتا کہ تمام قومون کی پسند کی ہوئی چیزین آوینگی تو اب یہان لفظ
تو یہ ہے کہ آوینگی اور مطلب یہ ہے کہ آویگا دانیال علیہ السلام کے نوین باب کی تیئیسوین
آیت دیکہو عبرانی مین حمودوت کا لفظ ہے یعنے بہت پسند کیا ہوا غزل الغزلات کے پانچوین
باب کی سولہوین آیت مین ہے وخلو محمدیم اسکے معنے یہ ہین کہ وہ بالکل خوبصورت ہے اور لفظ
کا ترجمہ یہ ہی کہ بالکل خوبصورت ہین پادری کا مطلب یہ ہے کہ اور مقامون مین بہی ایک
شخص کے حق مین تعظیم کی راہ سے وہ لفظ بولا گیا ہے جو بہتون کے حق مین بولا جاتا ہے
عبرانی مین حمدا کے معنے ہین مرغوب چیز اور حمودوت کے معنے ہین پسندیدہ چیزین اور
حضرت جبرئیل علیہ السلام نے اکیلے حضرت دانیال علیہ السلام حق مین حمودوت کا لفظ
فرمایا یعنے تم پسند کئی ہوئے ہو اور عبرانی مین ئی میم جس نام کے اخیر مین آتا ہے وہ نام بہتون
کے حق مین بولا جاتا ہے اور یہان ایک شخص کے حق مین کہا کہ وہ محمدیم ہے یعنی وہ خوبصورت
ہین اسیطرح یہان بہی فرمایا کہ وہ شخص جو سب قومون کے پسند کئی ہوئے ہین آویگی پادری کہتے

نزدیک یہ اشارہ حضرت عیسی علیہ السلام کی طرف ہے اور حقیقت مین یہ بشارت صاف جناب
محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے حق مین ایسی کھلی ہوی ہے کہ بعضی پادریون کے قلم سے بہی اسکا اقرار
نکل گیا ہے پادری گاڈفری اپنی کتاب مین لکھتا ہے کہ محمدیون کا قول یہ ہے کہ اس مقام
مین محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی بشارت تام کے ساتھہ موجود ہے پادری پارکہرسٹ کا قول ہے کہ
حمدث کل ھمعو یہ مین محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا نام نکلتا ہے آسے محمدی بہائیو دیکھو اس پادری
نے اقرار کیا کہ یہ جو حمدث کا لفظ ہے اسمین حی میم دال تین حرف نام محمد صلی اللہ علیہ وسلم
کے موجود ہین اور اس لفظ کے وہی معنے ہین جو محمد کے معنے ہین یعنے تعریف کیا ہوا اور پسند کیا
ہوا اللہ تعالی نے آخری پیغمبر کا پتہ بتادیا کہ وہ ساری قومون کا پسند کیا ہوا ہے یعنے ساری
قومون مین اوسکا دین پہیلیگا اور اس پردی مین آپکا نام بہی بتلا دیا پہر بہت بڑا پتا آپکا اللہ نے
یہ بتلایا کہ مین اس گہر کو جلال سے بہردونگا پہر اسکا ظہور یون دکہلایا کہ معراج کی رات مین
جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو اس پاک مسجد مین بلایا آپ نے سب پیغمبرون کے ساتھ نماز
پڑہی آپ کے قدم مبارک کی برکت سے اور سب پیغمبرون کے قدمون کی برکت سے اس مسجد
کا رتبہ ایسا بڑہ گیا کہ ایسا کبہی نہ بڑہا تہا یہ مسجد اس وقت مین سب وقتون سے زیادہ اللہ کی
مقبول ہوی پہر آپ کے بعد آپکے خادمون نے اس مسجد کو پاک صاف کرکے نئے سرے
سے آباد کیا پہر آپ کے ساٹھہ برس بعد محمدیون نے اس مسجد کو سونے چاندی سے خوب سنوارا
اللہ نے فرمایا تہا کہ سونا میرا ہے اور چاندی میری ہے اس مین یہ اشارہ تہا کہ اوس زمانہ
مین اس گہر کو سونے اور چاندی سے خوب رونق دونگا اس کا ظہور محمدی وقت مین ہوا
اور ہر زمانہ مین بڑے بڑے کامل محمدیون نے اللہ کے کلام سے اور اوسکے نام سے اس
مسجد کی شان وشوکت ایسی بڑہا ئے کہ اللہ اللہ اور اللہ تعالے نے وہ وہ فیض اور برکتین
اس مسجد مین محمدیون کو دکہلائین جو کسی امت کو نہ دکہلائی تہین پادری طامس اسکاٹ
لکہتا ہے کہ اس بشارت کا مطلب یہ ہے کہ اس مسجد کے قائم رہنے کے زمانہ مین ایک نئی
شریعت جاری ہوگی پادری نے یہ خیال کیا کہ یہان جو یہ لفظ ہے کہ اس پچہلے گہر کا جلال پہلے
گہر کے جلال سے زیادہ ہوگا تو اس کا مطلب یہی ہے کہ یہی عمارت اسکی جواب بنا جاتی ہے

یہ گھر نہین پاوے گی کہ حضرت عیسی علیہ السلام اس مین آوین گے اور اونکی قدم پاک کی برکت سے
اس مسجد کا مرتبہ بڑھ جائیگا پادری لکھتا ہے کہ بعضی لوگ بیشک یہ کہتے ہین کہ بڑی ہیرودیس نے اس
مسجد کو بالکل گرادیا اور ایک اور نسبی بنائے پادری جواب دیتا ہے کہ اگرچہ ہیرودیس نے مرمت
کی اور آرایش کی اور مسجد کے باہر کے مکانون کو بڑہایا تو بہی خود یہودیون کی عام رای یہ کبہی
نہین ہوی کہ اوس نے دوسری مسجد کو ڈہادیا یہودیون نے زروبابل کی بناے ہوی مسجد کو اور ہیرودیس
کی مسجد کو جدا نہین سمجہا اس لیئ یہ ظاہر ہے کہ ہیرودیس نے مسجد کو بالکل ڈہا نہین دیا کہ نئی بناوے
ایک دفعہ ایک حصہ کو گرایا ہوگا اور باقی حصون کو نہ گرایا ہوگا مگر پرانے نیو اور اوسکے مکان کے
بہت حصے بیشک قایم رہے ہم کہتے ہین کہ اللہ نے پچھلا گھر فرمایا ہے دوسرا گھر نہین فرمایا یہ جو زروبابل
کی بنائی ہوی اور ہیرودیس کی مرمت کی ہوئی عمارت تہی جسمین حضرت عیسی علیہ السلام تشریف
لائے اوسکو تو کافرون نے ڈہادیا پہر پانسو برس بعد محمدیون نے اوسکو بنایا بیشک پچھلا گھر یہی ہے
جو محمدیون کا بنایا ہوا ہے اسی کا مرتبہ اللہ نے پہلے گھر سے یعنے حضرت سلیمان علیہ السلام کے
بنائی ہوی سے بہت بڑہا دیا پادری لکھتا ہے کہ حضرت سلیمان علیہ السلام کے وقت مین جیسی
شان و شوکت ظاہر مین اس پاک گہر کی تہی ویسی پہر کبہی نہین ہوی یہودیون کو بہی اس بات
کا اقرار ہے اور اللہ تعالی صاف فرماتا ہے کہ دوسری مسجد کی شان و شوکت پہلی مسجد کی
شان و شوکت سے کسی وقت مین بڑہ جائیگی جب یہ مطلب بن نہین سکتا تو یہ ضرور ماننا پڑیگا
کہ اسکا مطلب یہ ہے کہ حضرت عیسی علیہ السلام ظاہر ہونگے اور اس پاک گہر مین آوینگے ہم کہتے ہین پادری
اللہ نے دوسرے گہر کا لفظ نہین فرمایا بلکہ پچھلے گہر کا لفظ فرمایا اب ضرور تمکو ماننا پڑیگا کہ یہ
پچھلا گہر جو محمدیون نے بنایا ہے اسی کا مرتبہ اللہ نے پہلے گہر سے بہت بڑہایا ہے اور اللہ نے
ایک اور کہلا ہوا پتا یہ بتلایا ہے کہ مین اس مکان مین سلامتی بخشونگا سو حضرت عیسی علیہ السلام
کے وقت مین اللہ نے اس گہر کو سلامتی نہین بخشی حضرت عیسی علیہ السلام کے بعد اوس کو
بت پرستون نے ڈہادیا پہر پانسو برس بعد جب یہ گہر محمدیون نے بنایا اوسکو اللہ نے ایسی سلامتی
بخشی کہ آجتک قایم ہے اے یہودیو اور نصرانیو یہ کہلی نشانیان دیکہو اور محمدی ہوجاؤ اب
اسکے بعد یہ بیان ہے کہ دارا بادشاہ کی سلطنت کے دوسرے برس اور اوسکے نوین مہینے کی

چوبیسوین تاریخ اللہ کا کلام حجی نبی علیہ السلام کے ہاتھ آ پونچا اس کلام مین یہ بیان ہے کہ اللہ
فرماتا ہے کہ جس دن سے اللہ کی مسجد مین پتھر پر پتھر رکھا گیا تہا تم غور کرو مینی تمکو لوٹا اور اولون
سے تمہارے ہاتھون کے سارے کامون مین مارا پر تم میری طرف نہ پھرے اللہ فرماتا ہے کہ نوین
مہینے کی چوبیسوین تاریخ سے یعنے جس دن سے اللہ کی مسجد کی نیو ڈالی گئی آج سے مین تمکو برکت
دونگا پہر اوسی مہینے کی چوبیسوین تاریخ اللہ کا کلام حجی نبی کو پہونچا اور اوس نے کہا کہ یہوداہ کے
ناظم زروبابل سے کہہ کہ مین آسمان اور زمین کو ہلاونگا اور سلطنتون کے تخت اولٹ دونگا اور قومون
کی سلطنتون کا زور کہو دونگا اور رتہون کو اونکی سوارون سمیت اولٹ دونگا اور گہوڑے
اور وے جو اونپر چڑہی ہین ایک ساتھ گر جاوینگے ہر اک آدمی اپنے بہائی کی تلوار سے رب العالمین
فرماتا ہے کہ اے میرے بندے زروبابل ابن سیالتی ایل اوسی دن مین تجہی لونگا اللہ فرماتا ہے اور
نگین کیطرح مین تجہی جڑونگا اس لئی کہ مینی تجہی منظور کیا مین رب العالمین فرماتا ہون اے امت
محمد صلی اللہ علیہ وسلم دیکھو اللہ تعالی نے پہر صاف صاف محمدی وقت کے نتی بتادی زمین اور
آسمان کے ہلا دینے کا صاف مطلب بتا دیا کہ بے ایمان قومون کی سلطنتون کا زور کہو دونگا
حضرت عیسی علیہ السلام کے وقت مین رومی بت پرست جو سب کافرون سے زیادہ ظالم
تہے اونکا ظلم دن بدن بڑہتا گیا یہ خبر اوس وقت کی نہین ہوسکتی پہر صاف فرما دیا کہ ہر آدمی
اپنے بہائی کی تلوار سے مارا جائیگا سو محمدی وقت مین ایسا ہی ہوا ہر ہر قوم کے جو جو لوگ محمدی
دین مین آ گئے اونہون نے اپنے ہم قوم کافرون کو قتل کیا پہر زروبابل کو اللہ تسلی دیتا ہے
کہ تجکو یعنے تیری قوم اسرائیلیون کو جو محمدی ہو جاوینگے اونکو نگین کیطرح جڑونگا یعنے
بڑی عزت سے رکہونگا پادری طامس سکاٹ لکہتا ہے کہ یہ جو بادشاہون کی سلطنت کے
اولٹ جانیکی خبر ہے یہ بات زروبابل کے وقت مین نہین ہوئی کیونکہ زروبابل مسجد بیت المقدس
کے تیار ہونے کے بعد بہت برسون تک زندہ نہین رہے تو بیان ہوسکتا ہے
کہ زروبابل حضرت عیسی علیہ السلام کو فرمایا ہو جیسا کہ اور جگہہ حضرت عیسی علیہ السلام
کو داؤد علیہ السلام کے نام سے فرمایا تہا پادری دوسری طرح یون مطلب بیان کرتا ہے کہ اللہ
تعالے نے زروبابل کو خبر دیتا ہے کہ زروبابل کو اور اوسکے وسیلہ سے اوسکی قوم کو اللہ تعالے

اون دنون مین محفوظ رکہی گا جن دنون مین آس پاس کی سلطنتین برباد ہوجائینگی آسے
پادریو اللہ تعالے زروبابل سے وعدہ کرتا ہے کہ تجکو یعنے تیری قوم کو بڑی عزت دونگا
سو حضرت عیسی علیہ السلام کے وقت مین جو یہودی حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر ایمان لائے
اونکو اگرچہ اللہ نے باطن مین بڑی عزت دی مگر ظاہر مین اونکو سیکڑون برس بے ایمانونکا ظلم
اوٹہانا پڑا اور یہان اللہ باطن کی عزت کے ساتھہ ظاہر کی عزت کا بہی وعدہ کرتا ہے کہ اوس
زمانہ مین ایمان والون کی خاطر سے بت پرستون اور بے ایمانون کی سلطنتون کو اولٹ دونگا
اسکا ظہور بیشک محمدی وقت مین ہوا محمدی اسرائیلیون کو اور سب ایمان والون کو اللہ نے
یروشالم مین اور ہر ہر ملک مین امن امان سے اور بڑی عزت سے رکہا جناب زکریا علیہ
السلام کے صحیفہ سے محمدی بشارتون کا بیان اس صحیفہ کے سرے پر لکہا ہے کہ دارا
کے دوسرے برس کے آٹہوین مہینے مین اللہ کا کلام زکریا نبی کو پہونچا جو برکیاہ کے بیٹے ہین
اللہ تعالی فرماتا ہے تم میری طرف پہرو مین تمہاری طرف پہرونگا اسکے بعد بہت نصیحت کی باتین ہین
پہر لکہا ہے کہ دارا کے دوسرے برس گیارہوین مہینے کی چوبیسوین تاریخ جو سباط کا مہینا ہے اللہ کا
کلام زکریا نبی کو پہونچا اور اوس نے کہا مین رات کو دیکہتا تہا اور دیکہو ایک شخص ایک سرنگ
گہوڑے پر سوار ہوکر مہندی کے درختون کے درمیان جو نشیب مین ہتے کہڑا تہا اور اوسکے
پیچہے سرنگ اور کمیت اور نقرئی گہوڑے تہے تب مینے کہا اے میرے خداوند یہ کیا ہین تب فرشتہ
نے جو مجہسے گفتگو کرتا تہا مجہسے کہا کہ مین تجہے دکہاؤنگا کہ یہ کیا ہین اور وہ شخص جو مہندی کے
درختون کے درمیان کہڑا تہا اوس نے جواب مین کہا کہ یہ وہ ہین جنہین اللہ نے بہیجا ہے کہ
ساری دنیا مین سیر کرین اور اونہون نے اللہ کے اوس فرشتہ کو جو مہندی کے درختون کے
درمیان کہڑا تہا جواب مین کہا کہ ہم نے ساری دنیا کی سیر کی ہے اور دیکہو ساری زمین
بیٹہی ہوئی ہے اور آرام سے ہے پادری طامس انکارٹ لکہتا ہے کہ وہ شخص جو مہندی کی
درختون کے بیچ مین کہڑے تہے وہ حضرت عیسی علیہ السلام تہے وہ لڑنے والے کیطرح
گہوڑے پر سوار ہتے گویا اپنے لوگون کے دشمنون سے بدلہ لینے کو تہے اور ایک جگہہ اونکو
مرد کہا اور ایک جگہہ اونکو فرشتہ کہا اسلئے کہ پہلے وہ ایسے ہی تہے یعنے فرشتونکی طرح پر تہے اعدہ

منہدی کے درخت امتکے پیچھے تابعدارون کا نمونہ ہے اور گھوڑے جو سوارون کے ساتھ تھے وہ
فرشتے تھے جو حضرت عیسی علیہ السلام کے ساتھ حاضر رہتے تھے اور اونکے حکم بجا لاتے تھے اور اونکی
گھوڑون کے طرح طرح کے رنگ تھے یہ اشارہ ہے کہ کہین غصہ کا اور کہین رحم کا ظہور اونکی شریعت
مین ہوگا یا غصہ اور رحم ملا ہوا ہوگا اے امت محمد صلی اللہ علیہ وسلم دیکھو اللہ تعالی نے پادری
کے قلم سے لکھوا دیا کہ سرخ گھوڑا لڑائی کا نشان ہے اور گھوڑون کے رنگ مین قہر اور رحم دونون کا
اشارہ ہے یہ تو صاف صاف جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ہین مگر پادری کہتا ہے کہ وہ حضرت
عیسی علیہ السلام تھے جو باطن مین اپنی امت کے دشمنون سے لڑ رہے تھے معلوم ہوا کہ اپنی
امت کے دشمنون سے لڑنا پیغمبرون کا کام ہے حضرت عیسی علیہ السلام باطن مین لڑے تو
جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم ظاہر مین بھی اور باطن مین بھی اپنے امت کے دشمنون سے لڑے
یہ بشارت بیشک آپ ہی کی ہے آپکے جہاد کے بدولت ساری زمین کے ایمان والون کو کافرون
کے ظلم سے پناہ ملی اس کے بعد پھر یہ بیان ہے کہ فرشتے نے حضرت زکریا علیہ السلام سے فرمایا
کہ اللہ فرماتا ہے کہ مین رحمت کرکے یروشالم مین پھر آیا ہون اوس مین میرا گھر بنایا جائیگا
پھر جناب زکریا علیہ السلام فرماتے ہین کہ مینے اپنے آنکھین اوٹھائین اور نگاہ کی اور دیکھو
کہ چار سینگ تھے اور مینے اوس فرشتے سے جو مجھسے گفتگو کرتا تھا پوچھا کہ یہ کیا ہین اوس نے مجھے جواب
دیا یہ وہی سینگ ہین جنہون نے یہوداہ اور اسرائیل اور یروشالم کو پراگندہ کیا ہے پھر اللہ نے
مجھکو چار بڑہئی دکھلائے تب مینے کہا کہ یہ لوگ کیا کرنے آئی ہین اوس نے جواب دیا کہ یہ وہ
سینگ ہین جنہون نے یہوداہ کو پراگندہ کیا ہے ایسا کہ کوئی آدمی اپنا سر اوٹھا نہ سکا اور
یہ اسلئے آئی ہین کہ اونہین ڈراوین اور غیر قومون کے سینگون کو جنہون نے یہوداہ کی زمین
پر اوس کے پریشان کرنے کو اپنا سینگ اوٹھایا ہے گرادیوین پادری طامس اسکاٹ لکھتا ہے
کہ بعضی ان چار سینگون کا یہ مطلب سمجھی ہین کہ چار بڑے سلطنتین جنہون نے یہودا کو برباد
کیا اور بڑہئی کا یہ مطلب ہے کہ فارس والون نے بابل والون کو گرادیا اور یونان والون نے
فارس والون کو گرادیا اور رومیون نے یونانیون کو گرادیا اور گاتھ اور اوترکی قومون نے رومیون
کا زور گھٹا دیا اے ایمان والو دیکھو پادری نے یہ مطلب سمجھا کہ یہ جو چار بڑی سلطنتین ایک کی بعد

ایک قائم ہوتی رہے ہر بار پہلی نے پہلی کا زور توڑ دیا تو چار سینگ بہی وہی چاروں سلطنتین ٹہرین اور چاروں بڑہی جو اونکی گرا دینے والے تہے وہ پہلی کی بعد کی تین سلطنتین اور ایک اور سلطنت ٹہری کہ ایک نے ایک کو ڈہا دیا اور یہوداہ کی زمین کے رہنے والوں پر پہنچے اپنے وقت مین سینگ اوٹہاتے رہے پہر یہ بشارت کس بات کی ٹہری دیکہو کتاب مین چار سینگ الگ ہین اور چار بڑہئی اونکے توڑنے والے الگ ہین صاف مطلب یہ ہے کہ یہی چاروں بادشاہتین جنہوں نے یہوداہ کے زمین کے رہنے والوں پر یعنے ملک شام پر اپنا سینگ اوٹہایا اونکی زور کو چار شخص توڑین گے سو پہلے بخت نصر بابلی نے سینگ اوٹہایا پہر فارس کے بادشاہوں مین اگرچہ خسرو بادشاہ نے اسرائیلیوں سے بہت نیکی کی مگر اوس کے بیٹے کمبایسس نے اونپر سینگ اوٹہایا پہر انٹیوکس یونانی نے پہر رومیوں نے سینگ اوٹہایا اور رومیوں کے زمانہ مین فارس والوں نے بہی ملک شام پر اپنا سینگ اوٹہایا ابن اثیر جزری تاریخ کامل مین لکہا ہے کہ اغسطوس جو رومیوں کا پہلا بادشاہ ہے وہ یونانیوں سے لڑا اور یونانیوں کی سلطنت جاتی رہی اور وہ رومیوں مین داخل ہوگئی معلوم ہوا کہ رومیوں مین یونانی بہی ملے ہوئے تہے رسالہ اعمال مین حواریوں کے وعظ کے ذکر مین رومیوں اور یونانیوں کا دونوں کا ذکر آتا ہے اللہ نے اس پیش خبری کا ظہور یوں دکہایا کہ رومیوں کی سلطنت کے اخیر مین جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو پیدا کیا اور آپ پر قرآن اوتارا اور آپ کے بعد آپکے نائبوں نے یعنے حضرت ابوبکر صدیق رضنے پہر حضرت عمر رضنے پہر حضرت عثمان رضنے ادہر بابل والوں کا اور فارس والوں کا ادہر رومیوں اور یونانیوں کا سینگ توڑا پہر حضرت علی رضکی حکومت کے وقت مین آپس کی لڑائیوں کی باعث سے ظاہری جہاد کم ہوا مگر آپکے باطنی جہاد کی برکت سے امیر معاویہ کے زمانہ مین پہر رومیوں اور یونانیوں کا خوب زور توڑا گیا **دوسرا باب** اس باب مین یہ بیان ہے کہ حضرت زکریا علیہ السلام سے فرشتی نے فرمایا کہ اللہ فرماتا ہے کہ یروشالم خوب طرح آباد ہوگا تم بابل سے اپنے تئین چہوڑاو یعنے بابل مین اب مت رہو اور سب یروشالم مین چلے آؤ پہر دسوین آیت مین فرماتا ہے اے صیہون کی بیٹی تو گا اور خوشی کر کیونکہ دیکہ مین آونگا اور تیرے درمیان سکونت کرونگا خداوند فرماتا ہے اور اوسی دن بہوتیری قومین اللہ سے میل کرینگی اور وے میری لوگ ہونگے

اور مین تیرے بیچ مین رہونگا اور تو جانیگا کہ رب العالمین نے مجکو تجھہ پاس بہیجا ہے اور اللہ یہوداہ
کو سرزمین مقدس مین اپنا حصہ جانکر رکھیگا اور یروشالم کو پہر پسند کریگا ای ساری خلقت خدا کے
آگے چپکی ہو رہ کیونکہ وہ اپنے پاک مکان سے اوٹہا ہے آئی محمدی بہائیو دیکہو اللہ تعالی یروشالم
کے لوگون سے وعدہ کرتا ہے کہ مین تم مین رہونگا اور قوم یہوداہ کو اپنا حصہ جانکر یعنے اپنے خاص
بندے جانکر اس پاک زمین مین اونکو رکھونگا اور یروشالم پر پہر رحمت کی نظر کرونگا یہ جو فرمایا
کہ یروشالم کو پہر پسند کریگا اس مین صاف یہ اشارہ ہے کہ یروشالم کی اس آبادی کے بعد
ویرانی بہی ہوگی بعد اسکے اللہ پہر اوسکو پسند کریگا یعنے آباد کریگا اوس وقت کا یہ پتا دیا کہ بہو تیری
قومین اللہ کی طرف رجوع ہونگی اور وہ اللہ کے خاص بندے ہونگی فرشتے نے فرمایا کہ جب ان
خبرون کا ظہور ہوگا تب تم جانوگی یعنے اوسوقت کے لوگ ایمان لائینگے اور جانینگی کہ فرشتے نے
اللہ ہی کے حکم سے کہا تہا پہر ساری خلق کو حکم ہوتا ہے کہ اللہ کے آگے چپ ہو رہو کیونکہ وہ اپنے
پاک مکان سے اوٹہا ہے حضرت اشعیا علیہ السلام کے چہبیسوین باب کی اکیسوین آیت مین
ہو چکا ہے کہ دیکہو اللہ اپنے مکان سے چلا آتا ہے تاکہ زمین کے رہنے والون کو اونکی شرارت
کی سزا دیوے وہی مطلب یہان بہی ہے کہ اللہ تعالی کافرون کو سزا دینے کے لیے اوٹہا ہے
اوسکے سامنی چپ ہو رہو اس تہرکے ساتہہ رحمت کی بہی بشارت ہے کہ اوسوقت مین بہت
قومون کو نعمت ایمان کی اور اللہ کی نزدیکی حاصل ہوگی اور یروشالم پر اللہ کی نہایت رحمت
ظاہر ہوگی ان سب باتون کا صاف ظہور محمدی وقت مین ہو رہا ہے قوم یہوداہ مین کے
محمدی لوگ وہان کے خاص باشندے ہین تیسرا باب اور اوس نے مجہی یہ دکہلایا کہ سردار امام
یہوشوع اللہ کے فرشتے کے آگے کہڑا تہا اور شیطان اوس کے دہنی ہاتہہ کہڑا تہا تاکہ اوس سے
بدخلافی کرے اور اللہ نے شیطان کو کہا کہ ای شیطان اللہ تجہی ملامت کرے ہان وہ اللہ
تجہی ملامت کرے جس نے یروشالم کو پسند کیا ہے کیا یہ لکڑی نہین جو آگ سے نکالی گئی ہے
اور یہوشوع میلے کپڑے پہنے فرشتہ کے آگے کہڑا تہا اور اوس نے جواب دیا اور اونہین جو
اوسکے سامنی کہڑے تہے کہا کہ میلی پوشاک کو اوسپر سے اوتارو پہر اوس نے اوس سے
کہا کہ دیکہہ مین نے تیری بدکاری تجہسے دور کی اور مین تجہی نفیس پوشاک پہناؤنگا اور مینی

کہا کہ اوس کے سر پر ایک صاف پگڑی رکھیں تب اونہوں نے اوسکے سر پر صاف پگڑی رکھی اور اوسی
پوشاک پہنائی اور اللہ کا فرشتہ اوسکے پاس کھڑا ہوا اور اللہ کے فرشتے نے یہوشوع سے تاکید کر کے کہا کہ رب
العالمین یوں فرماتا ہے کہ اگر تو میری راہوں پر چلیگا اور میری شریعت کی نگہبانی کریگا
تو تو میرے گھر پر حکومت کریگا اور میرے صحنوں کی نگہبانی کریگا اور میں تجھے انہیں سے
جو یہاں پاس کھڑے ہیں ایسے لوگ دونگا جو تیری رہنمائی کریں اب اے یہوشوع سردار امام سن تو
اور تیرے رفیق جو تیرے آگے بیٹھے ہیں کیونکہ یہ اشخاص بطور نشانی کے ہیں کہ دیکھ میں اپنے
بندے صبح کو یعنے شاخ کو لاؤنگا کیونکہ اوس پتھر کو جو مینے یہوشوع کے آگے دھرا ہے دیکھ اوس
ایک ہی پتھر پر سات آنکھیں ہونگی دیکھ میں اوس پر کندہ کرونگا رب العالمین فرماتا ہے اور
میں اس سرزمین کی بدکاری کو ایک ہی دن میں دور کرونگا اوسی دن رب العالمین فرماتا ہے
تم میں سے ہر ایک درخت انگور کی چھاؤں اور انجیر کے تلے اپنے ہمسایہ کو بلاویگا آئی محمدی بھائیو دیکھو
یہوشوع کو اللہ تعالے نے مسجد بیت المقدس کا امام بنایا اور حضرت زکریا علیہ السلام کو یوں
دکھلایا کہ فرشتے نے اوس کے میلے کپڑے اوتارے اور پاکیزہ کپڑے پہنائے اور کہا کہ مینے
تجھے گناہوں سے پاک کیا پہر اللہ تعالے نے یہوشوع سے فرمایا کہ تو اور تیرے ساتھ والے لوگ
جو اس مسجد کے آباد کرنے میں مشغول ہیں یہ سب نمونہ کے طور پر ہیں اسکا صاف مطلب یہ ہی
کہ بہت بڑی رونق اور بڑی شان و شوکت اس مسجد کی جب ظاہر ہوگی جب اوس بندے
کو لاؤنگا جسکا نام صبح یعنے شاخ ہے یعنے جو پہلے تنہا ہوگا پہر اوس کی امت بہت بڑہ جائے
گی یہ آبادی اوس بڑی آبادی کا نمونہ ہے صبح کا لفظ آخری پیغمبر کے حق میں حضرت
اشعیا علیہ السلام کے چوتھی باب میں ہو چکا ہے اور اللہ تعالی نے سورہ انا فتحنا کے آخیر میں
جو مثال فرمائی ہے اوسمیں یہی لفظ یاد دلایا ہے پادری لکہتا ہے کہ یہ خطاب حضرت عیسی علیہ السلام
کا ہے کہ وہ چھوٹی شاخ کی طرح ایک ایسے درخت سے نکلے جسکو دشمنوں نے عیب لگایا تہا پہر وہ
بڑے درجہ تک بڑہے پہر لکہتا ہے کہ یہوشوع اور اوسکی رفیقوں میں یہ نمونہ تہا کہ اسی
طرح حضرت عیسی علیہ السلام کی سلطنت میں خدا پرستوں کا غلبہ ہوگا آئے پادری یہوشوع
اور اونکی رفیقوں میں یہ نمونہ تہا کہ اسیطرح جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بدولت یہ مسجد

خوب طرح خدا پرستون سے آباد ہوگی حضرت عیسی علیہ السلام کی خبر یہ نہین ہو سکتی اونکی بعد تو اس
مسجد کو سارے شہر سمیت بت پرستون نے ڈہا دیا یہ جو فرمایا کہ اوس پتہر کو جو یہوشوع کے آگے دہرا ہے
پادری لکھتا ہے کہ یہ اشارہ ہو سکتا ہے مسجد کے کسے گوشے یا بنیاد کے پتہر کی طرف جو یہوشوع
کی آنکھون کے سامنے رکھا گیا تہا جس پر کہ اسرائیل کی قومون کے نام شاید کھدے ہوے تھے
لیکن اللہ تعالی کا اشارہ اوس گوشے کے پتہر کی طرف ہے جس کو اللہ انجیل کے ظہور کے وقت
رکھے گا اور سات آنکھون سے بہت لوگون نے حضرت عیسی علیہ السلام کی بے نہایت دانائی
کو مراد لیا ہے اے ایمان والو اس پاک مسجد کی آبادی جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی وسیلے سے
ہوئی یہ بشارت بیشک آپ ہی کی ہے اور یہ آپ ہی کی بڑے حکمت اور بڑے دانائی کے تعریف
ہے یہوشوع کو فرمایا کہ تجکو گناہون سے پاک کیا یہ نمونہ دکھلا کر فرمایا کہ اس زمین کی بدکاری کو
ایک ہی دن مین دور کر دون گا سو ایسا ہی ہوا جب محمدیون کے حکومت یروشالم مین اور
تمام ملک شام مین قایم ہوئی جہوٹے عیسائیون کا ظلم اللہ نے ایک ہی دن مین دفع کر دیا
تمام ملک شام مین اللہ والون کو امن و امان ہو گیا ہر ایک شخص اپنے پاس کے ملک والون کو
اس پاک زمین کیطرف بلانے لگا چوتہا باب اور وہ فرشتہ جو مجھسے باتین کرتا تہا پھر آیا اور
جیسا کوئی نیند سے جگایا جاتا ہے ویسا اوس نے مجہی جگایا اور مجکو کہا تو کیا دیکہتا ہے اور مینے کہا
کہ مین دیکہتا ہون اور دیکہو ایک شمعدان بالکل سونے کا اور اوسکے سر پر ایک کٹورہ ہے
اور اوسکے سات چراغ اوسکے اوپر اور ان سات چراغون کی جو اوسکے اوپر ہین سات نلیان اور
اوسکے نزدیک دو درخت زیتون کے ایک کٹورے کے دہنی طرف اور دوسرا اوسکے بائین طرف
اور مینے اوس فرشتے کو جو مجہسے کلام کرتا تہا جواب دیکر کہا کہ ای میرے خداوند یہ کیا ہین تب اوس
فرشتے نے جو مجہسے کلام کرتا تہا جواب دیکر کہا کیا تو نہین جانتا کہ یہ کیا ہین مینے کہا نہین
اے میرے خداوند تب اوس نے جواب دیکر کہا یہ زروبابل کے لیے اللہ کا کلام ہے کہ نہ لشکر
سے اور نہ زور سے بلکہ میرے روح سے رب العالمین فرماتا ہے اے بڑے پہاڑ تو کیا ہے
تو زروبابل کے آگے ایک میدان ہو جائیگا اور اوس سرے کے پتہر کو یہ پکارتے ہوے
نکالے گا کہ اوس پر فضل اوس پر فضل ہووے پادری طامس اسکاٹ لکہتا ہے کہ زروبابل کو

یقین دلایا کہ اوسکا سہارا اور مدد اوسکی قوت سے یا آدمی کی حکومت سے نہین ہے لیکن خدا کی قدرت سے ہے اور اللہ کے گہر کے بنانے مین اور اوسکی عبادت مین جو لوگ روکنے والے ہین وہ بڑے پہاڑ کے مانند ہین لیکن اللہ کی قدرت سے وہ بڑا پہاڑ ایک میدان ہوجائیگا اور اللہ تعالی اوسوقت مین ایک چوٹی کا پتہر لاویگا جو عبادت خانہ کے چوٹی پر رکہا جاویگا اور تمام لوگ شور سے اور بار بار بیان کرینگے اوسکی کامیابی کو اور اوسکا فضل ڈہونڈینگے طرح طرح کی عبادتون سے ان سب باتون مین زروبابل بیشک حضرت عیسی علیہ السلام کا نمونہ ہے جنہون نے عبادت خانہ بنایا نہ آدمی کے طاقت کے وسیلے سے بلکہ روح القدس کے وسیلے سے جب کہ پہاڑ اونکے سامنے میدان ہوگیا یہانتک کہ جماعت نجات پائی ہوئی اونکی پوری ہوئی اس مطلب کو کلدیہ کا ترجمہ ان لفظون سے بیان کرتا ہے کہ اوسکا مسیحا آویگا جسکا نام ہمیشہ رہیگا اور زمین کی تمام سلطنتون کی حکومت حاصل کریگا اور سینٹ جیروم کہتا ہے کہ قدیم یہودیون نے بہی اسکو اسیطرح بیان کیا ہے آئے امت محمد صلی اللہ علیہ وسلم یہ جو شمعدان اور چراغ اللہ نے غیب کے عالم مین حضرت زکریا علیہ السلام کو دکہلایا اور فرشتے نے فرمایا کہ یہ زروبابل کے واسطے اللہ کا کلام ہے اسکا مطلب یہ ہے کہ اللہ نے زروبابل کے واسطے اپنے کلام کو اس نورانی شکل مین دکہلایا اور تبلا دیا کہ فقط اللہ کے کلام کے زور سے زروبابل کے سامنے بڑا پہاڑ میدان ہوجائیگا یعنے جو لوگ اس مسجد کے بنانے سے روکتے ہین اونکا زور کچہ نہین چلیگا پہر اس علاقے سے یہ بہی فرمادیا کہ اللہ تعالی اوس سرے کے پتہر کو نکالیگا اور فرمادیگا کہ اوس پر فضل ہے اوس پر فضل ہے کونے کے سرے کا پتہر آخری پیغمبر کے حق مین حضرت اشعیا علیہ السلام کے اٹہائیسوین باب کی سولہوین آیت مین ہوچکا ہے یہان اوسکو پہر یاد دلادیا اور اوس مطلب کو خوبطرح کہول دیا کہ مسجد بیت المقدس کو آباد کرکے اوس کونے کی پتہر کی خبر دے اس مین صاف اشارہ ہے کہ آخری زمانہ مین اوسکے ظہور سے یہ مسجد آباد ہوگی کونے کے پتہر سے حضرت عیسی علیہ السلام مراد نہین ہین جنکی بعد اس مسجد کو دشمنون نے ڈہا دیا ایک پتا اوسوقت کا یہ تبلایا کہ اوسوقت مین یہ شور ہوگا کہ اوس پر فضل ہے اوس پر فضل ہے دیکہو قرآن مجید مین اللہ نے بار بار اپنے محبوب خاص محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے حق مین فرمایا کہ تجہپر اللہ کا بڑا فضل ہے اور قدیم یہودیون نے کونے کی پتہر کا یہی مطلب

سمجھا ہے کہ یہ آخری پیغمبر کی خبر ہے جو زمین کی تمام سلطنتون پر حکومت کرینگے دیکھو یہ سب باتین اور نشان صاف صاف جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ہین اب سمجھنا چاہیے کہ اللہ نے اپنے کلام کی جو نورانی شکل حضرت زکریا علیہ السلام کو دکھلائے وہی مثال اپنے کلام کی اور نور ایمان کی قرآن مین اپنے پیارے پیغمبر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو بتلائے اللہ تعالی سورہ نور مین فرماتا ہے اَللّٰهُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ مَثَلُ نُوْرِهٖ كَمِشْكٰوةٍ فِيْهَا مِصْبَاحٌ اَلْمِصْبَاحُ فِيْ زُجَاجَةٍ اَلزُّجَاجَةُ كَاَنَّهَا كَوْكَبٌ دُرِّيٌّ يُّوْقَدُ مِنْ شَجَرَةٍ مُّبٰرَكَةٍ زَيْتُوْنَةٍ لَّا شَرْقِيَّةٍ وَّلَا غَرْبِيَّةٍ يَّكَادُ زَيْتُهَا يُضِيْٓءُ وَلَوْ لَمْ تَمْسَسْهُ نَارٌ نُوْرٌ عَلٰى نُوْرٍ يَهْدِى اللّٰهُ لِنُوْرِهٖ مَنْ يَّشَاۗءُ وَيَضْرِبُ اللّٰهُ الْاَمْثَالَ لِلنَّاسِ وَاللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ یعنے اللہ نور ہے آسمانون اور زمین کا مثال اوسکے نور کی جیسے ایک چراغدان ہے اوس مین چراغ ہے چراغ شیشی مین ہے شیشہ گویا ستارہ روشن ہے روشن کیا جاتا ہے برکت والے درخت زیتون سے کہ نہ پورب کا ہے نہ پچھم کا لگتا ہے کہ اوسکا تیل روشن ہو جاوے اگرچہ اوسکو آگ نہ لگے نور ہے نور پر راہ بتاتا ہے اللہ اپنے نور کی طرف جسکو چاہتا ہے اور بیان کرتا ہے اللہ کہاوتین لوگون کے لیے اور اللہ ہر چیز کا جاننے والا ہے مولانا جلال الدین سیوطی رح نے تفسیر درمنثور مین لکھا ہے کہ طبرانی اور ابن عدی اور ابن مردویہ اور ابن عساکر نے حضرت عبد اللہ ابن عمر رض تک سند پہونچا لے اونہون نے فرمایا کہ چراغدان سینہ جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے اور شیشہ آپکا دل ہے اور چراغ وہ نور ہے جو آپکے دل مین ہے روشن کیا جاتا ہے برکت والے درخت سے وہ درخت حضرت ابراہیم علیہ السلام ہین نہ پورب کے نہ پچھم کے یعنے نہ یہودی نہ نصرانی اور عبد بن حمید اور ابن جریر اور ابن منذر اور ابن ابی حاتم اور ابن مردویہ نے شہر بن عطیہ تک سند پہونچاے اونہون نے فرمایا کہ ابن عباس کعب احبار کے پاس آئے اور اس آیت کا مطلب اون سے پوچھا وہ بولے کہ جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے نور کی مثال ہے چراغ آپکا دل ہے اور شیشہ آپکا سینہ ہے اور ابن مردویہ نے ابن عباس رض تک سند پہونچائے اونہون نے فرمایا کہ اسکا یہ مطلب ہے کہ یا محمد نور اللہ کا جو تیرے دل مین ہے اوسکی یہ مثال ہے جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے دل کو اللہ نے روشن تارے سے

مثال دی روشن ہوتا ہے برکت والے درخت سے یعنے تو اپنا دین ابراہیم سے لیتا ہے وے
زیتون ہے نہ پورب کا نہ پچھم کا وہ نصرانی نہین کہ پورب کی طرف نماز پڑہی اور یہودی بھی نہین
کہ پچھم کیطرف نماز پڑہی لگتا ہے کہ اوسکا تیل روشن ہوجاوے اسکا یہ مطلب کہ لگتا ہے کہ محمد
صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے پیغام کے آنے سے پہلے ہے حکمت کی بات بول اوٹھین اوس نور کی
باعث سے جو اونکی دل مین اللہ نے رکھدیا ہے ابن مردویہ نے ابوہریرہ رضہ تک سند پہونچای
کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ زیتونہ ابراہیم کا دل ہے نہ یہودی ہے نہ نصرانی خلاصہ اس
بیان کا یہ ہوا کہ جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا سینہ مبارک چراغدان ہے اور آپکے دل مین جو نور اللہ کے
کلام کا اور اللہ کی پہچان کا اور اوسکے عشق اور محبت کا ہے وہ چراغ ہے اور آپکا دل شیشہ ہے جو
بڑے روشن ستارہ کی طرح روشن ہے اور وہ چراغ زیتون کے تیل سے روشن کیا جاتا ہے یعنے
آپکے دل مین حضرت ابراہیم علیہ السلام کے دل کا فیض چلا آتا ہے اور وہ ایسا فیض نورانی ہے
کہ جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم قرآن کے اوترنے سے پہلے بھی اوس نور سے اللہ کو پہچانتے تھے اب
اللہ نے آپ پر قرآن اوتارا نور پر نور بڑہا دیا تو آپکے دل مین جو نور ایمان کامل کا پہلے سے تہا اوسپر
اللہ نے اپنے کلام کا نور دل مین بہر دیا اس جگہہ پر گمان جاتا ہے کہ یہی نور آپکے نورانی دل کا
اور قرآن مجید کا اللہ نے حضرت زکریا علیہ السلام کو دکہلایا اور اس پاک کلام کا اثر زروبابل پہ
ڈالا کہ اوسکے سامنے بڑے بڑے قوی دشمنون کو بیزور کردیا حضرت زکریا علیہ السلام فرماتے ہین
کہ پہر اللہ کا کلام مجہی پہونچا اور اوس نے کہا کہ زروبابل کے ہاتھون نے اس گہر کی نیو ڈالی اور
اوسی کے ہاتھ اوسی تمام بہی کرینگے تب تو جانیگا کہ رب العالمین نے مجہی تم پاس بہیجا ہے
تب مینے اوسی جواب مین کہا کہ یہ دو نو زیتون کے درخت جو شمعدان کے دہنی بائین ہین کیا ہین
اور مینے دوسری بار خطاب کرکے اوس سے کہا کہ زیتون کی یہ دو شاخین جو سونے کی دو نلیون کے
متصل ہین جنکی راہ سے سونا یعنے سنہلا تیل ون مین سے نکلا چلا جاتا ہے سو کیا ہین اوس نے مجہی
جواب دیکر کہا کیا تو نہین جانتا ہے کہ یہ کیا ہین مینے کہا نہین اے میرے خداوند اوس نے مجہی کہا
کہ یہ دو نو چیٹے تیل کے ہین جو ساری زمین کے خداوند کے حضور کہڑے رہتے ہین آسے ایمان والو عبرانی
مین یصہار کا لفظ ہے اور لغت عبرانی مین یصہار کے معنے لکہے ہین زیتون کا تازہ نکلا ہوا تیل تحو

اسکا مطلب یہ ہوا کہ وہی روشن تیل زیتون کا جو چراغون مین بہرا ہوا ہے دو دو نلیون مین سے نکلا چلا جاتا ہے اور اون دونون درختون مین پہونچتا ہے فرشتے نے فرمایا کہ یہ دونون تیل کے یعنے زیتون کے روشن تیل کے بیٹے ہین یعنے اوس روشن تیل کے فیض لینے والے ہین جو ساری زمین کے خداوند کے یعنے اللہ تعالی کے سامنے کہڑے رہتے ہین یہ لفظ اللہ تعالی کے حق مین حضرت یوشع علیہ السلام کے تیسرے باب کی گیارہوین آیت مین بہی آیا ہے کہ اوسکے عہد کا صندوق جو ساری زمین کا مالک ہے پادری طامس اسکاٹ لکہتا ہے کہ دونون تیل لگائے ہوئے چراغ زرو بابل اور یہوشوع تہے یہ دونون حضرت عیسی علیہ السلام کا نمونہ تہے آئے ایمان والو جناب یوحنا حواری جنکی کتاب مکاشفات انجیل شریف کی جلد مین لگی ہوی ہے اونہون نے اوسکے گیارہوین باب مین ان دو شخصونکا ذکر کیا ہے جنکو بیان درخت زیتون کا فرمایا ہے پہر لکہا ہے کہ وہ قتل کئی جاوینگے اور اونکی لاشین بازار مین پڑے رہین گے اس بیان سے معلوم ہوا کہ وہ دونون شخص حضرت یوحنا کے وقت سے پہلے کے نہین ہین حضرت یوحنا کا وہ بیان جناب امام حسین علیہ السلام پر اور جناب عباس علیہ السلام پر مطابق پڑتا ہے اسکا پورا بیان کتاب مکاشفات کی پیش خبریون مین آویگا اگر اللہ چاہیگا پانچوان باب اور وہ فرشتہ جو مجہہ سے باتین کرتا تہا نکلا اور اوس نے مجہی کہا کہ اب تو اپنے آنکہین اوٹہا اور دیکہہ کہ یہ جو نکل آتا ہے کیا ہے مینے کہا یہ کیا ہے وہ بولا کہ یہ جو نکلتا ہے ایک ایفہ ہے اور اوس نے کہا کہ ساری سرزمین مین یہی اونکی شبیہ ہے اور دیکہو ایک سیسے کا قنطار ہے اور ایک عورت ہے جو ایفہ کے بیچون بیچ بیٹہی ہوے ہے اور اوس نے کہا کہ یہ شرارت ہے اور اوس نے اوسکو ایفہ کے بیچ مین گرادیا اور اوس سیسے کے باٹ کو اوسکی مونہہ پر دہر دیا پہر مینے اپنے آنکہین اوٹہائین اور نگاہ کی اور دیکہا اور دیکہو دو عورتین نکل آئین اور ہوا اونکی پنکہون مین بہری تہی کیونکہ اون کے پنکہہ لگ لگ کے پنکہون کے مانند تہے اور وہ ایفہ کو آسمان اور زمین کے ادہر مین اوٹہالے گئین تب مینے اوس فرشتے کو جو مجہہ سے باتین کرتا تہا کہا کہ یہ ایفہ کو کدہر لے جاتین ہین اوس نے مجہی کہا اسواسطے لیے جاتے ہین کہ سنعار کی سرزمین مین اوسکا ایک گہر بناوین کہ وہ قائم کیا جاویگا اور اپنی بنیاد پر رکہا جائیگا پادری طامس اسکاٹ لکہتا ہے کہ ایفہ ایک پیمانہ ہے اور عورت قوم یہود کی نشانی تہے اور فرشتے نے کچہہ چیز پیمانہ مین پہینکی وہ

شرارت تھی اسکا مطلب یہ معلوم ہوتا ہے کہ یہودی لوگ پھر شرارت کرینگے حضرت عیسی علیہ السلام
کو سولی دینگے اور انجیل سے منکر ہونگی اور دو عورتون سے مراد رومیون کی فوج ہے اور اونکی غلبہ
کی نشانی ہے اور ایفہ کا سنعار میں بابل مین لیجاتا اسکا یہ مطلب ہے کہ رومی لوگ یروشالم
کو لے لینگے اور یہودی برباد ہونگی بابل کی قید کی مصیبت جیسی تھے ویسی مصیبت اونپر آویگی
اتنی ایمان والو ہمارے نزدیک تو بابل سے اور رومیون کی فوج اور یروشالم سے کچھ علاقہ نہین
ظاہر یون ہے کہ وہ عورت جو تھی وہ صورت شرارت کی تھے جو اوس برتن مین بیٹھی تھے اوسکو فرشتے
نے اوس برتن مین گرادیا اور اوسپر سرپوش ڈھانکا یا اور اوسکو بابل مین بھیجا اور وہان شرارت
کا گھر بنادیا اسکا مطلب یہ ہے کہ یہ بتایا تو کہ بابل والون کی شرارتین اب موقوف ہوگئین بابل والی
پھر شرارت کرینگی حضرت عیسی علیہ السلام کے بعد بابل کا ایک بادشاہ آیا اور اوس نے یروشالم کے
ہزارون آدمیون کا خون بہایا اللہ نے حضرت زکریا علیہ السلام کو بابل والون کے شرارت اور
مدت تک پایداری اوسکی دکھلا کر بعد کا سامان دکھلایا چھٹا باب تب مینے پھر اپنے آنکھین اوپر
اوٹھائین اور نگاہ کی تو دیکھا اون دو پہارون کے بیچ مین سے چار گاڑیان نکل آئین اور وے
پہار تانبے کے پہار تھے پہلے گاڑی مین سرنگ گھوڑے اور دوسری گاڑی مین مشکی گھوڑے
تھے اور تیسری گاڑی مین نقرئی گھوڑے اور چوتھی گاڑی مین کبرے اور سیاہ سفید گھوڑے
تھے تب مینے اوس فرشتہ کو جو مجھسے باتین کرتا تھا خطاب کرکے کہا کہ اے میرے خداوند یہ کیا ہین اور
فرشتے نے مجھے جواب دیکر کہا کہ یہ آسمان کی چار روحین ہین جو ساری زمین کے خداوند کے
حضور مین کھڑی تھین اور اب نکلکر جاتی ہین اور مشکی گھوڑے جو اوسمین ہین سو اوتر ملک مین
جاتے ہین اور نقرئی اونکے پیچھے طرف جاتے ہین اور کبری دکن کے ملک کو جاتے ہین اور سیاہ سفید
نے نکلکر یہ مانگا کہ ساری زمین پر سیر کرین اور اوس نے کہا چلو زمین پر سیر کرو اور اونھون نے
زمین پر سیر کی اور اوس نے مجھے پکارا اور اوس نے مجھ سے کہا کہ اونکو دیکھ جو اوتر کے ملک کو گئے
ہین اونھون نے میرے جی کو اوتر کے ملک مین ٹھنڈا کیا ہی پادری طامس اسکاٹ لکھتا ہے کہ فرشتے
نے جواب مین سرنگ کا ذکر نہ کیا کہ پہلی سلطنت الہی برباد ہوچکی ہے گاڑیان سرخ گھوڑون کے
ساتھ تندہی کی نشانی ہے کہ اللہ تعالی گنہگارون سے بدلہ لیگا اور کالی گھوڑے قحط اور وبا کی نشانی

ہے جو اکثر لڑائیون کے بعد ہوتا ہے سفید گھوڑے امن اور تندرستی کی نشانی ہے کبرے اور سرنگ رنگ سے ملے ہوئی غصہ کی نشانی ہے چار روحین چار فرشتے تھے سرخ آگے بڑھی اونکی تدبیر سے پارسیون نے کلدیون کو غارت کیا جو اوتر کو گئی اونہون نے بابل والون کو پایا ابتی یادریوسرخ گھوڑے تو اسلئی آگے بڑھے ہے کہ اونکی تدبیر سے ایرانیون نے کلدیون کو جو بابل مین تھے غارت کیا تو مشکی یعنے سیاہ گھوڑے جو اوتر کے یعنے بابل کے ملک کیطرف جاتے ہین یہ تو صاف بابل پر دوبارہ فتح کشی کی بشارت ہے اسکا ظہور جب ہی ہوا جب محمدیون نے بابل پر جہاد کیا پہر باقی گھوڑے جو پچہم اور دکہن کو گئی اور جنکو زمین پر لڑائے کا حکم ہوا یہ صاف بشارت محمدی جہاد کی ہے پہر فرشتے نے فرمایا کہ جو اوتر کے ملک کو گئی ہین اونہون نے میراجی اوتر کے ملک مین ٹھنڈا کیا ہے اسی معلوم ہوا کہ بابل والون کے کفر اور ظلم سے فرشتون کی روح پر بڑا صدمہ تہا محمدیون نے جب بابل پر جہاد کیا فرشتون کے دل اور روح کو نہایت خوشنود کیا حضرت زکریا علیہ السلام فرماتے ہین اور اللہ کا کلام مجہی پہونچا اور اوس نے کہا کہ تو قیدیون سے یعنے خلدی اور طوبیاہ اور یدعیاہ سے جو بابل سے آئی ہین لے اور تو اوسی دن جا اور یوسیاہ ابن صفنیاہ کے گہر مین داخل ہو اون سے چاندی اور سونا لے اور تاجون کو بنا اور اونہین یہوشوع ابن یہوصدق سردار کاہن یعنے امام کے سر پر رکہہ اور اوس سے یون کہہ کہ رب العالمین یون فرماتا ہے کہ دیکہہ وہ شخص جسکا نام صیح یعنے شاخ ہے اور وہ اپنے جگہہ سے اوگے گا اور وہ اللہ کی ہیکل کو یعنے مسجد کو بنا دیگا ہان وہی اللہ کے ہیکل کو یعنے مسجد کو بناویگا اور وہ صاحب شوکت ہوگا اور اپنے تخت پر بیٹھکر حکومت کریگا اور وہ اپنے تخت پر کاہن یعنے امام بہی ہوگا اور سلامتی کی مشورت اون دونون کے درمیان ہوگی اور وے تاج حیلم اور طوبیاہ اور یدعیاہ اور حین ابن صفنیاہ کی طرف سے ہونگی تاکہ خداوند کی ہیکل مین یعنے مسجد مین ایک یادگار سے ہووین اور وے جو دور دور رہین سو آوین گے اور اللہ کی ہیکل مین یعنے مسجد مین بناوینگی اور تم جانوگی کہ رب العالمین نے مجہی تم پاس بہیجا ہے اور اگر تم خداوند اپنی خدا کی فرمانبرداری کروگی تو یون ہوگا ای امت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اوپر تیسری باب مین یہوشوع سے فرمایا تہا کہ تو اور تیرے رفیق بطور نمونہ کی ہین مین اپنے بندے صیح کو یعنے شاخ کو لاونگا

اب یہان اوس نمونہ کی بعینہٖ صورت دکہلادی پادری طامس اسکاٹ لکھتا ہے کہ زکریا علیہ السلام
کو حکم ہوا کہ اوسی دن اون لوگون سے یوسیاہ کے مکان پر ملاقات کرین شاید وہان وہ اپنے
نذر دینے کو گئی تہے آئے ایان واقعلوم ہوا کہ یہ لوگ اونہین کے نہین ہین جو خسرو بادشاہ کو قیت
مین بابل سے آلے ہتے اونکو توبہت مدت گذر چکی تہے اب یہ نئی لوگ بابل سے آئے تہے اور سونا
چاندی لائی تہے حضرت زکریا علیہ السلام کو اللہ کا حکم ہوا کہ اوسی دن یوسیاہ کے گہر مین جاؤ اوسی
دن کے لفظ سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ لوگ ابہی پہونچے نہین تہے پہلے سے حکم ہوا کہ جس دن وہ
یہان یروشالم مین آپہونچین تو اوسی دن یوسیاہ کے گہر مین جائیو اور اون سے سونا چاندی لیکر
یہوشوع کے لیے تاجون کو بنائیو اور یہ نمونہ دکہلا کر پیش خبری اوسکو سنائیو کہ دیکہہ وہ شخص
جسکا نام صبح یعنے شاخ ہے وہ اپنی جگہہ سے اوگے گا اسمین صاف یہ اشارہ ہے کہ وہ اس ملک
مین پیدا نہین ہوگا بلکہ جو اوسکا مقام ہے وہان وہ شاخ کی طرح اوگے گا جیسا کہ حضرت
اشعیا علیہ السلام کے ترپنویں باب مین فرمایا ہے کہ وہ کونپل کیطرح خشک زمین سے پہوٹ
نکلا یہان پہر یہ مثال یاد دلائے اور دوسری مثال یہ دکہلائے کہ جس طرح یہ لوگ بابل سے آئے
اور اون سے سونا چاندی لیکر تاج بنائے گئے اسیطرح وہ شخص دوسرے ملک سے آویگا اللہ
کی مسجد کو بناویگا اللہ فرماتا ہے کہ وہ اپنی جگہہ سے اوگے گا پادری طامس اسکاٹ لکھتا ہے
کہ اسکا مطلب یہ ہے کہ شہر بیت اللحم مین حضرت داؤد علیہ السلام کے خاندان سے ایک کواری
لڑکی سے پیدا ہوگا ہم کہتے ہین کہ یروشالم سے بیت اللحم تین کوس ہے اور یہان دور ملک
کا نمونہ دکہلایا ہے اور پہر دو آیتون کے بعد دور کے لوگون کا پتا تبلایا ہے اللہ فرماتا ہے
کہ وہ اللہ کی مسجد کو بناویگا پادری لکہتا ہے کہ اسکا مطلب یہ ہے کہ حضرت عیسی علیہ السلام
اصل عبادت خانہ بناوینگی کہ مسجد بیت المقدس وسکا ایک نمونہ ہے پادری کا مطلب یہ ہے
کہ حضرت عیسی علیہ السلام نے دین وایمان کو اسقدر دنیا مین پہیلایا کہ مسجد بیت المقدس
بنانے والون نے اسقدر نہین پہیلایا تہا مسجد بنانے کا فقط اتنا ہی مطلب ہے اور یہ
خبر حضرت عیسی علیہ السلام کی ہے آئے پادری یہ بشارت صاف جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم
کی ہے جنہون نے اس پاک مسجد کی بڑی تتری رکہنین بیان فرمائین اور اون کے خاکرنے

اس پاک مسجد کو جو بابل سو برس سے ویران تھے بڑے شوق سے بناؤ اللہ تعالی خبر دیتا ہے کہ وہ
تخت پر بیٹھکر حکومت کریگا یعنے حضرت داؤد اور حضرت سلیمان کیطرح اللہ اوسکو پیغمبری
کے ساتھ بادشاہت اور رعیت کا بندوبست بھی دیگا اور کاہن یعنے عبادت خانہ کا امام
بھی وہی ہوگا حضرت موسی علیہ السلام کی شریعت مین عبادت خانہ کا امام حضرت ہارون
علیہ السلام کی نسل مین سے ہوتا تھا اللہ کے حضور مین قربانیان اور نذرین اوسی کے وسیلہ
سے چڑہائی جاتی تھین زروبابل حضرت یہودا کی نسل مین سے تھے وہ حاکم ہوے مگر عبادت خانہ
کی امامت اونکو نملی اللہ تعالی آخری پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کا خاص پتا بتلاتا ہے کہ وہی
بادشاہ اور وہی عبادت خانہ کا امام ہوگا ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم بادشاہ بھی تھے اور
مسجد کی امام بھی آپ ہی تھے پھر فرمایا کہ سلامتی کی مشورت اون دونون کے درمیان ہوگی اسکا
مطلب ظاہرا یہ معلوم ہوتا ہے کہ محمدی شریعت مین ہمیشہ کے لیے یہی قاعدہ جاری ہوا کہ
جہان بادشاہ موجود ہو نماز کا امام بھی وہی ہو مسجد کا امام اوسکے پیچھے نماز پڑہی اور اگر بادشاہ
اذن دیوے مسجد کا امام بھی نماز پڑہا سکتا ہے سلامتی کی مشورت اور موافقت دونون مین
ہے یہ پیش خبری دیکر پھر تاکید فرمائے کہ وے تاج انھین لوگون کیطرف سے ہووین تاکہ اللہ
کی مسجد مین یادگاری ہووے اسکا صاف مطلب یہ ہے کہ یہ جو حکم ہوا کہ یہ تاج انھین لوگون
سے سونا چاندی لیکر بنائے جاوین جو ابھی بابل سے آئے ہین یہ اسلیئے حکم ہوا ہے کہ اسوقت
گویا درکہو کہ یہ نمونہ اس بات کا دکھلایا ہے کہ آخری زمانہ مین پھر ایسا ہوگا کہ جو لوگ دور
ملک سے آوینگے وہ اس پاک مسجد کو بناوینگے یہ پتا صاف عرب کے محمدیون کا پہلے سے
بتا رکھا مگر افسوس پادری کو نہین سوجھتا پادری طامس اسکاٹ لکھتا ہے کہ خلدی اور حیلم
سے ایک ہی شخص مراد معلوم ہوتا ہے اور حین ابن صفنیاہ سے یوسیاہ مراد ہے اور چونکہ
وہ لوگ اس تحفہ کو بڑی دور سے لائے تھے اسلیئے یہ پیش خبری دی گئی کہ وہ آوینگی اور
اللہ کی مسجد بنا دینگے معلوم ہوتا ہے کہ وہ یہودی جو دور ملکون مین تھے انھون نے
مسجد بنانے مین مدد دی لیکن خاص مطلب اسکا یہ ہے کہ جنٹائل یعنے بت پرست لوگ
گرجا مین بلائے جاوینگی اور عیسائی دین مین آوینگی ہای افسوس پادری کے نزدیک

مسجد بنانے کا اتنا ہی مطلب ہے کہ بت پرست لوگ عیسائی ہو جاوینگے یا اللہ ان اندہون
کی آنکھین کہولدے آمین اگر کوئی کہے کہ جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے خود آپ مسجد بیت المقدس
کو نہین بنایا اور نہ کہین صاف فرمایا کہ تم اس مسجد کو بنائیو اور اس بشارت مین صاف یہ لفظ
ہے کہ وہ اللہ کی مسجد کو بناویگا اسکا جواب یہ ہے کہ ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو معراج کی
رات مین اللہ نے اس مسجد مین بلایا آپ نے سب پیغمبرون کے ساتھہ وہان نماز پڑہی اس
مین اس مسجد کے بنانے کا صاف اشارہ ہے پہر آپنے اس مسجد مین نماز پڑہنے کی امت
کو یہان تک رغبت دلائی کہ جو لوگ دور ہون وہ اس مسجد مین نماز پڑہنے کے لیے سفر کرین
اور جو لوگ وہان جا نہ سکین اونکو یہ حکم فرمایا کہ تیل بہیجدو کہ وہان کی قندیلون مین چراغ روشن
کیا جاوے ان کہلے کہلے اشارون مین آپنے بہت بڑی تاکید اس مسجد کے بنانے کی فرمای
تو آپکے خادمون نے آپ کے بعد جب شہر یروشالم پر قبضہ پایا اور اس مسجد کو بنایا تو خود
آپ ہی نے بنایا اور پہر یہ بات بہی ظاہر ہے کہ یہ لفظ جو پاک کلام مین ہے کہ وہ اللہ کی مسجد کو
بناویگا اسکی ظاہری معنے کا ظہور بہی ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم مین موجود ہے دیکہو آپ پر
قرآن کے اوترنے سے پہلے مکہ کے لوگون نے جب کعبہ شریف کی مرمت کی آپ بہی اوسمین
شریک تہے پتہرون کو اوٹہا اوٹہا کر لاتے تہے جیسا کہ صحیح بخاری مین ہے پہر آپنے جب مدینہ
شریف مین اپنے مسجد بنائی تب بہی اوسکے بنانے مین آپ شریک رہے اینٹون کو اوٹہا اوٹہا کر
لاتے تہے جیسا کہ صحیح بخاری مین ہے کیا عجب ہے کہ اللہ نے انہین دو مسجدون کیطرف
اشارہ کیا ہو دیکہو دوبار فرمایا کہ وہ اللہ کی مسجد کو بناویگا وہی اللہ کی مسجد کو بناویگا پہر اخیر
مین فرمایا کہ جو لوگ دور ہین وہ آوینگے اور اللہ کی مسجد کو بناوینگے یہ صاف پتا اون محمدیون کا ہے
جنہون نے مدینہ شریف سے یروشالم مین جا کر مسجد بیت المقدس کو بنایا آٹہوان باب
اس باب کی اونیس آیتون کے بعد لکہا ہے کہ رب العالمین یون فرماتا ہے کہ آگے کو ایسا ہوگا
کہ قومین اور بہوترے شہرون کے رہنے والے آوینگے اور ایک شہر کے باشندے دوسرے
شہر مین جا کر کہینگے آؤ جلدی سے تا کہ ہم اللہ کے حضور کو منا وین اور رب العالمین کو
ڈہونڈہین مین بہی ہان مین ہی جاؤنگا اور بہوتیری امتین اور زور آور قومین رب العالمین کے

ڈہونڈہتی کو اور اللہ کے چہرے کی منانے کو یروشالم مین آوینگی رب العالمین یون فرماتا ہے کہ اون دنون مین ایسا ہوگا کہ قومون کے دس مرد جنگی جدی جدی بولی ہو ہاتھ بڑہاوینگی ہان ایک یہودی شخص کے دامن کو پکڑین گے اور کہین گے کہ ہم تمہارے ساتھ جاوین گے کیونکہ ہمنے سنا ہے کہ خدا تمہارے ساتھ ہے آسے امت محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہو وا حضرت یعقوب علیہ السلام کے صاحبزادی کا نام ہے اونکے نسل کے لوگ یہودی کہلائے پہر آخر کو اونکی اور اونکے بہائیون کی نسل سب یہودی کہلائے سو اللہ تعالے نے اون سے وعدہ کیا کہ آخری وقت مین یہ جو زبردست قومین بت پرست ہین ان سب مین سے بہت لوگ خدا پرست ہوجاوینگے اور یروشالم مین اللہ کے طالب ہوکر آوینگے سو اسکا صاف ظہور محمدی وقت مین ہوا شہرون شہرون سے محمدی لوگ یروشالم مین مسجد بیت المقدس کی زیارت کو اور وہان نماز پڑہنے کو آتے ہین اور جو محمدی لوگ غیر قومون کے ہین یعنے حضرت یعقوب علیہ السلام اور حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کی نسل مین نہین ہین وہ بیشک اون محمدیون کو اپنا وسیلہ جانتی ہین جو حضرت یہودا کی یا اونکے بہائیون کی نسل مین ہین مگر وہ لوگ اب اسرائیلی کہلاتے ہین یہودی نہین کہلاتے ہین کیونکہ اب یہودی اونکا نام ہے جو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے اور حضرت عیسی علیہ السلام کے دشمن ہین وہ سب جگہہ ذلیل اور خوار پڑے پہرتے ہین نوان باب اس باب کی آٹھہ آیتون کے بعد لکہا ہے اے صیہون کی بیٹی تو نہایت خوشی کر اے یروشالم کی بیٹی تو خوب للکار کہ دیکہہ تیرا بادشاہ تجہہ پاس آتا ہے وہ سچا ہے اور نجات دینے والا ہے وہ عاجزی کرنے والا ہے اور گدہے پر بلکہ جوان گدہے پر یعنی گدہی کی بچی پر سوار ہے پادری طامس سکاٹ لکہتا ہے کہ یہ بشارت حضرت عیسی علیہ السلام کی ہے جیسا کہ متی کی انجیل کے اکیسوین باب مین لکہا ہے کہ جب حضرت عیسی علیہ السلام یروشالم مین تشریف لائے گدہی کے بچی پر سوار ہو کر تشریف لائے ہم کہتے ہین بیشک یہ بشارت جناب عیسی علیہ السلام کی ہے مگر اسیطرح محمدی بشارتون کو بہی پہچانو اسکے بعد ارشاد ہوتا ہے اور مین افرائیم کی گاڑیان اور یروشالم گہوڑے کاٹ ڈالونگا اور جنگی کمان توڑ ڈالے جائینگے اور وہ قومون کو صلح کی خوشخبری دیگا اور اوسکی سلطنت سمندر سے سمندر تک اور دریا سے زمین کی انتہا

تک ہوگی پادری لکہتا ہے کہ وہ لوگ گاڑیون اور گہوڑون سے رغبت رکہتی تہے لیکن زمانہ
کی مصیبتون کے باعث سے یہ بہروسا جاتا رہا اور اوس حق دار بادشاہ کا وقت آیا ہم
کہتے ہین یہ خبر اوس وقت کی ہے جب حضرت عیسی علیہ السلام آسمان سے اوترینگے
اور سب قومون مین صلح ہوجائیگی سب محمدی ہوجاوینگے بعد اسکے اللہ تعالی یہودیون کو حکم
فرماتا ہے کہ یروشالم مین پہر آؤ اور اوسکو مضبوط قلعہ سمجہو پہر وعدہ کرتا ہے کہ مین یہودا
کو اور افرائیم کو یونان والون پر غلبہ دونگا پہر دسوین باب مین یہ وعدہ ہے کہ یہوداکے
گہرانے کو قوت دونگا اور یوسف کے گہرانے کو رہائی دونگا پہر فرماتا ہے ہرچند کہ مینے انکو
قومون کے درمیان پراگندہ کیا تو بہی وے اون دور دور ملکون مین مجہے یاد کرینگے
اور وے اپنی بال بچون سمیت جیینگے اور پہر آوینگے پادری طامس اسکاٹ لکہتا ہے کہ
یہوداہ مکابیس کی حکومت مین یہودیون نے بہت زور پایا اور انٹیوکس کی فوجون کو روند
ڈالا اور بہت اسرائیلی جو تتربتر تہے اون مین شامل ہوئے اور اس آیندہ کلام سے یہ
بات نکلتی ہے کہ یہودا اور تمام اسرائیلی قومین جو تتربتر تہین اون کے بحال ہوجانے کی
پیش خبری ہے اور یہ مطابق ہے یہودیون کے کسی گذشتہ کام پر یا گرجا کا ایک وقت آنے
والا ہے کہ اللہ اونپر رحم کریگا اور اونکو اونکی زمین مین رکہیگا ہم کہتے ہین یہ صاف محمدی وقت
کی خبر ہے جو یہودی تتربتر تہے وہ محمدی دین مین داخل ہوتے جاتے ہین اور یہوداہ کی
نسل مین بہت محمدی ہین جو یروشالم مین اور ہر جگہ زمین بستے ہین اور بڑا ظہور اس خبر کا امام
مہدی علیہ السلام کے وقت مین ہوگا گیارہوان باب اے لبنان تو اپنے دروازون
کو کہولدے تاکہ آگ تیرے دیودارون کو کہا جاوے اے سرو کے درخت تو نوحہ کر اسلئے کہ
دیودار گرگئے کیونکہ شاندار غارت ہوئے ہین اے باسانی بلوط کے درختو فغان کرو
کیونکہ محافظ بن گرا ہے چرواہون کے نالہ کی آواز ہے اسلئے کہ اونکی حشمت غارت ہوئی
جوان شیر ببرون کے گرجنے کی آواز ہے کیونکہ یردن کا فخر ڈہایا گیا پادری طامس اسکاٹ
لکہتا ہے کہ یہودی تاریخ والے بیان کرتے ہین کہ یروشالم کی بربادی سے تہوڑی مدت
پہلے اوسکے دروازے خود بخود کہل گئے اسکی گواہی یوسیفس بہی دیتا ہے تب یوحنا نے

مسجد بیت المقدس سے خطاب کرکے کہا مین جانتا ہون کہ تیری بربادی قریب ہے مطابق پیشین گوئی
زکریا علیہ السلام کے کہ کہول اپنے دروازون کو اے لبنان اس سے معلوم ہوتا ہے کہ مسجد بنائی
ہوئی تہے لبنان پہاڑ کے دیوارون سے یا یہ معنے کہ شہر بہرا ہوا تہا عزت دار اور مالدار
لوگون سے اور اونچے مکان لبنان کے دیوارون کے مانند تہے یہ پیش خبری ضرور اوسی
بربادی کی ہے جو رومیون نے یروشالم اور مسجد کو غارت کیا کیونکہ زکریا علیہ السلام کیوقت
سے اوس مصیبت تک کوئی غارت گری ایسی نہین ہوئی جو اس کلام کے مطابق ہوا اور کم زور
آدمی اور کم مشہور لوگ مراد ہین بلوط کے باسانی درختون سے اسکی بعد اک بڑی پیش خبری
ہے اوس مین فرمایا ہے کہ مین ملک کے رہنی والون پر آگی کو رحم نہین کرونگا اور مین ان
آدمیون کو ہر اک شخص کو اوسکی ہمسایہ اور اوسکے بادشاہ کے قابو مین کردونگا اور وی زمین
کو تباہ کرینگے اور مین اونہین اونکی ہاتہہ سے نہین چہوڑاونگا پہر یہ پیش خبری ہے کہ یہودا
اور اسرائیل مین جو موافقت ہے جاتی رہے گی اور ظالم حاکم کو اوسپر غالب ہوگا سو یروشالم
کی دوسری ویرانی کے بعد ایسا ہی ہوا کہ یہودیون پر روم کے بت پرست بادشاہون نے
بڑے بڑے ظلم کیے یہودے جگہہ جگہہ پر تتر بتر ہوگئے یہی حال ظالمون کے ظلم کا چہ سو برس تک
رہا اس کے بعد دیکہو پہر محمدی وقت کی بشارت ہے **بارہوان باب** اللہ کی کلام کا بوجہ
جو اسرائیل پر ہے وہ اللہ فرماتا ہے جو آسمانون کو پہیلاتا ہے اور زمین کی نیو ڈالتا ہے
اور انسان کی روح اوسکے اندر پیدا کرتا ہے دیکہو مین ایسا کرونگا کہ یروشالم آس
پاس کی ساری قومون کے لیے تہرتہراہٹ کا پیالہ ہوگا اور یہودا کا بہی یہ حال ہوگا
جسوقت یروشالم گہیرا جاوے اور مین اوسدن یروشالم کو ساری قومون کے لیے
ایک بہاری پتہر کردونگا اور سب جو اوسی اوٹہاوینگے ٹکڑے ٹکڑے کیے جاوینگے
اور زمین کی ساری قومین اوسکے مقابل جمع ہونگے اوسدن خداوند فرماتا ہے مین
ہر ایک گہوڑے کو ایسا مارونگا کہ سب حیران رہجاوین اور اوسکے سوار کو دیوانہ
کردونگا لیکن اپنی آنکہین یہودا کے گہرانے پر کہلے ہوئی رکہونگا پر قومون کے سب
گہوڑون کو مارونگا کہ وے اندہی ہوجاوین تب یہودا کے فرمان روا اپنی دل مین

کہین گے کہ یروشالم کے باشندی رب العالمین اونکی خدا کے سبب سے ہماری توانائی ہین پادرے
طامس اسکاٹ لکہتا ہے کہ یہودا مکابیس نے جو انٹیوکس پر فتح پائی تہی یہ اوسکی پیش خبری ہے اور بعض
کہتی ہین کہ اون لوگون کی فتحیابی کی خبر ہے جنہون نے اول اول انجیل کا وعظ کہا اور اونکی دشمنون پر
عدالت کی گئی لیکن کچہہ ہی ہو کوئی معاملہ حضرت عیسی علیہ السلام سے بیشک ہوگا اور اغلب اوسکی پورا ہونے
کی ابہی امید ہے یہ پیش خبری اس بات کی ہے کہ اللہ تعالی یروشالم کو غلبہ دیگا اول حصہ اسباب کا اوس
حملہ سے علاقہ رکہتا ہے جو یہودیہ اور یروشالم کے باشندون پر کیا گیا بعد اسکے کہ وہ لوگ آئے اور اپنی زمین
مین آباد ہوئی اسے ایمان والو اوپر کے باب مین پادری اقرار کرچکا ہے کہ وہ عبیہ یروشالم اور یہودیون
کی بربادی کی خبر ہے وہ اوس بربادی کی خبر ہے جو حضرت عیسی علیہ السلام کے بعد رومیون کے ہاتھون
ہوئی اب جو اوس بربادی کے بعد اللہ تعالی یروشالم کے غلبہ کی خبر دیتا ہے یہ صاف خبر محمدی قوت
کی ہے کیونکہ رومیون کی بربادی کے پانسو برس بعد یروشالم پر محمدیون کا غلبہ ہوا اور اوس وقت
سے آج تک بت پرستون کی مجال نہ پڑی کہ اوس پاک شہر سے مقابلہ کرین اللہ فرماتا ہے کہ مین
یروشالم کو ساری قومون کی لئی تہرتہراہٹ کا پیالہ کردونگا یعنے جس طرح زہر کا پیالہ پینے سے سب
ڈرتے ہین اور کانپتی ہین اسیطرح یروشالم پر قبضہ کرنے سے بے ایمان لوگ ڈرین گی اور یہودا
کا بہی یہ حال ہوگا یعنے یہودا کے نسل مین جو لوگ محمدی ہونگی وہ بہی اس شہر مین رہتی ہوئی اوس وقت
کانپین گی جسوقت قومی دشمن اس شہر کو گہیر لین گی مگر جو دشمن اس بہاری پتہر کو اوٹہاوینگے
ٹکڑے ٹکڑے کئی جاوین گے سو ایسا ہی ہوا جب پانچوین صدی کے اخیر سے چہٹی صدی کے اخیر تک
جہوٹے عیسائیون نے اس بہاری پتہر کو اوٹہایا آخر کو اونکے ٹکڑے ٹکڑے کئی گئی اور یہ پاک
شہر اللہ نے پہر محمدیون کو دیدیا پہر اللہ تعالی اوس زمانہ کی خبر دیتا ہے جب سارے قومین اسکی
مقابل مین جمع ہونگی یہ بات امام مہدی علیہ السلام کے وقت مین ہوگی جب نصاری کی فوجون
کے اسّی جہنڈی ہونگی ہر جہنڈی کے نیچے بارہ ہزار کی فوج ہوگی اور نصاری کی دل مین بیشک یہ
جوش بہرا ہوگا کہ اگر قابو پاوین تو یروشالم کو محمدیون سے چہین لین دمشق کے نزدیک محمدی
لوگ بہت بڑا جہاد کرین گے نصارا کا بالکل زور گہٹ جائیگا محمدیون کا خاص مقام یروشالم
مین ہوگا یروشالم کو اللہ ان فوجون سے بچا لیگا پہر دجّال نکلیگا اور ملک شام مین جاوےگا ستر ہزار

یہودی اصفہان کے اوسکے ساتھ ہونگی حضرت عیسی علیہ السلام آسمان سے اوترکر اوسکے قتل کیواسطے چلیں گی اور وہ بہاگیگا آپ اوسکو شہر لُدّ کے دروازے پر قتل کرینگی اور بہت سے لوگ یہان یہودی اوسکی ساتھ قتل ہونگی محمدی لوگ بہت بڑا جہاد کرینگی پہر یاجوج ماجوج نکلینگی تو وہ تمام زمین پر غالب ہونگے صحیح مسلم مین ہے کہ خمر پہاڑ تک پہونچین گی اور وہ پہاڑ بیت المقدس کا ہے تب وہ سبکی سب دفعۃً مرجائینگے حضرت یہودا کی نسل کے محمدی لوگ اب ہمارے زمانہ مین یروشالم مین اور جزیرون مین بستے ہین امام مہدی علیہ السلام کے وقت مین اکثر یہودی محمدی ہوجاوین گے اونکو اللہ تعالی رحمت کی نظر سے دیکہیگا اور اونکو ایمان دیگا مگر یروشالم کے رہنے والون کا بہت بڑا سہارا اوسوقت مین اون سب محمدیون کو ہوگا جو حضرت یہودا کی نسل مین ہین مگر یروشالم کے رہنے والے نہین ہین وہ یروشالم کے رہنے والون کو اپنی قوت اور زور کا وسیلہ سمجہین گے ارشاد ہوتا ہے اوسدن یہودا کے فرمان رواؤنکو اوس آتشدان کی مانند کرونگا جو لکڑیون کے بیچ ہو اور اوس جلتی مشعل کی مانند جو پولون کے درمیان ہو وے اور وے دہنی بائین پر آس پاس کی سارے قومون کو کہاوین گے اور یروشالم پہر اپنے مقام پر یروشالم ہی مین بیٹہیگا اور خداوند یہودا کے خیمون کو پہلی رہائی دیگا تاکہ داؤد کا گہرانا اور یروشالم کے رہنے والے یہودا کے اوپر اپنی زیادہ بڑائی نہ کرین اوسدن اللہ یروشالم کے رہنے والون کی حمایت کریگا اور وہ جو اوسدن اونمین سے گرا پڑا ہوگا سو داود کی مانند ہوگا اور داود کا گہرانا سردار کی مانند اللہ کے فرشتے کے مانند ہوگا اونکے آگے پادری لکہتا ہے کہ یہ آیتین ہمارے خیال کو بڑی مدد دیتی ہین کہ یہ پیش خبری خوب طرح ابہی پوری ہوگی اوس زمانہ مین جب یہودی دوسرے دین مین آوینگے اور اپنی زمین مین پہر بحال کیے جاوین گے آپ ہم کہتے ہین کہ ہان یہ پیش خبری امام مہدی اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے وقت مین پوری ہوگی جو لوگ حضرت یہودا کی نسل مین ہین مگر حضرت داود علیہ السلام کی نسل مین نہین ہین بلکہ حضرت داود علیہ السلام کے بہائیون یا چچاؤن یا داداؤن کی نسل مین ہین اور اونکا نسب حضرت یہودا سے ملتا ہے اور وہ یروشالم کے رہنے والے بہی نہین ہین وہ بڑی بہادری سے آس پاس کے کافرون کو قتل کرین گے جسطرح مشعل آس پاس کے پولون کو جلا دیتی ہے اور سب سے پہلے وہی کافرون کے پنجے سے چہوٹین گے اللہ فرماتا ہے اس مین یہ حکمت ہے کہ جو لوگ حضرت داود کی نسل مین ہین یا یروشالم کے رہنے والے ہین وہ اپنی بہت بڑائی نہ کرین کہ دیکہو ہمارا رتبہ کیسا اونچا

توہم ہی سنے بڑی فتح کی پہر یروشالم کی رہنے والے محمدیون کا رتبہ بیان فرمایا کہ اللہ اونکی بڑی حمایت کریگا جو
اونمین کا ادنی ہوگا وہ حضرت داود علیہ السلام کی طرح سردار ہوگا اور جو حضرت داود علیہ السلام کی نسل
مین ہوگا وہ اللہ کے فرشتہ کے مانند سردار ہوگا اب ہمارے زمانہ مین حضرت داود علیہ السلام کی نسل مین
جو محمدی ہین اون مین ایک بزرگ جنکا نام عبدالرزاق ہے وہ بیت المقدس کے مجاور ہین اور حضرت داود
علیہ السلام کے مزار نورانی کے پاس رہتے ہین اونہون نے اپنا اور اپنی رشتہ دارون کا احوال اور اپنا نسب
نامہ ایک رسالہ مین لکھا ہے وہ رسالہ مصر مین چھاپا گیا ہے وہ لکھتے ہین کہ اللہ کا شکر ہے کہ جو جو وعدی اوسنے
اپنی پاک کتابون مین کئے تھے وہ پوری کئی اور ہمکو بہت بڑی عزت دی اور ہمین بیت المقدس کے مجاورونکا
سردار ہون اور اپنے نبی اور اپنے باپ داود علیہ السلام کے قبہ کے پاس رہتا ہون ورہا ہے تیرہ کے لوگ اوسی قبہ کے
آس پاس رہتے ہین یہ جو فرمایا کہ یروشالم پہر اپنے مقام پر بیٹھیگا اسمین صاف اشارہ ہے کہ یہ شہر ویران
ہونے کے بعد اپنی ہی جگہہ پر آباد ہوگا ایسا نہوگا جیسا اور بعضی شہرون کا حال ہوا کہ قدیم شہر ویران
ہوا اور اوسکے نزدیک دوسرے مقام پر دوسرا شہر اوسی نام سے آباد ہوا ارشاد ہوتا ہے اور اوسدن
یون ہوگا کہ مین اون ساری قومون کا جو یروشالم پر چڑہائی کرنے آتے ہین سراغ لگاونگا کہ مین
اونہین ہلاک کرون اور مین داود کے گہرانے پر اور یروشالم کے رہنے والون پر فضل اور مناجات
کی روح برساونگا اور وے مجکو اوس شخص کے ساتھہ دیکہینگے جسے اونہون نے چہیدا ہے اور
وے اوسکے لیے ماتم کرینگے جیسا کوئی اپنے اکلوتی کے لیے ماتم کرتا ہے اور وے اوسکے لیے تلخ کام ہونگے
جسطرح سے کوئی اپنے پہلوٹھی کے لیے تلخ کامی مین پڑتا ہے اور اوسدن یروشالم مین بڑا ماتم ہوگا
ھدد رمون کے ماتم کی مانند مجدون کے وادی مین اور ساری مملکت ماتم کریگی ہر ایک گہرانا علیحدہ
داود کا گہرانا علیحدہ اور اونکی بیویان علیحدہ ناتن کا گہرانا علیحدہ اور اونکی بیویان علیحدہ لاوی کا
گہرانا علیحدہ اور اونکی بیویان علیحدہ سمعی کا گہرانا علیحدہ اور اونکی بیویان علیحدہ ساری گہرانے
جو باقی رہینگے ایک ایک گہرانا علیحدہ اور اونکی بیویان علیحدہ آتی ایمان والو یہ بات ظاہر ہے کہ اگلی
زمانہ مین بت پرست لوگ یروشالم پر چڑہائی کرتے تہی اب محمدی نور جبسے ظاہر ہوا بت پرستون کا
زور بالکل ٹوٹ گیا اب جو آخری زمانہ کی خبرون مین یروشالم پر چڑہائی کرنے والون کے ہلاک کرنیکا
وعدہ ہے وہ لوگ یہی نصاری ہین جو ایک بار پانچوین صدی مین چڑہائی کر چکے ہین یہی پہر آخری زمانہ

غلبہ کرین گے اور یروشالم پرتاک لگاوین گے اور امام مہدی علیہ السلام کے جہاد مین فنا کئی جاوین گے اور جو محمدی لوگ حضرت داؤد علیہ السلام کی نسل مین ہین اور وہ محمدی لوگ جو یروشالم کے رہنے والے ہین اللہ اونپر فضل اور مناجات کی روح برساوی گا یعنے اونکے دل مین اللہ کی محبت اور عشق کا فیض ور اللہ سے دعائین مانگنے کا شوق اللہ کی طرف سے برسے گا اور اللہ اونکو دجال سے بچا لیگا مکہ اور مدینہ مین اور یروشالم مین دجال نہین جانے پاویگا ابن ابی شیبہ کی حدیث مین ہے کہ دجال بیت المقدس مین جاوے گا اونکو گھیر لیا مگر بیت المقدس پر غالب نہین ہوگا ایکا ایک حضرت عیسی علیہ السلام آسمان سے اوترین گی اسلئے اسکے بعد فرمایا کہ وہ مجکو اوس شخص کے ساتھہ دیکھین گے جسکو اونہون نے چھیدا ہے اس جگہہ عبرانی لفظین یون ہین وِ ھِبِیْطُو اِلَی اِتْ اِشِر دا قادُ وا ورنگاہ کرین گے میری طرف ساتھہ ایسی شخص کے جسکو اونہون نے چھیدا ہے عبرانی مین اِتْ کے معنے ہین تیئین جیسی آسمان کے تیئین اور زمین کے تیئین مگر جا بجا ساتھہ کے معنی بھی آتی ہین توراۃ شریف کی پہلی سورت کے ساتوین باب کی ساتوین آیت اور آٹھوین باب کی پندرہوین اور اٹھارہوین آیت اور نوین باب کی دسوین آیت دیکھو ان سب مقامون مین پادری میتھرنے اِتْ کے ترجمہ مین ساتھہ کا لفظ لکھا ہے اسیطرح اِتْ کا لفظ ساتھہ کے معنی مین بہت جگہہ آتا ہے اس جگہہ بھی یہی معنی ہین اللہ فرماتا ہے کہ وہ لوگ مجکو یعنے میری جلال اور نور کو اوس شخص کے ساتھہ دیکھین گے جسکو اونہین نے یعنے اونکی باپ دادون نے جو حضرت داود کی نسل مین تھے اور یروشالم کے رہنے والے تھے چھیدا ہے یہہ اشارہ حضرت عیسی علیہ السلام کیطرف ہے اللہ خبر دیتا ہے کہ ایک شخص ایسا ہوگا کہ یہ لوگ اپنی سمجھہ مین اوسکو چھیدین گے پھر ایک وقت ایسا آویگا کہ اوسوقت داود علیہ السلام کی نسل کے لوگ اور یروشالم کے رہنے والے ایمان دار ہوجاوینگی وہ مجکو اوس شخص کے ساتھہ دیکھین گے یہ اشارہ اوسوقت کی طرف ہے جب حضرت عیسی علیہ السلام آسمان سے اوترین گے اوسوقت حضرت داود علیہ السلام کی نسل کے لوگ اور یروشالم کے رہنے والے لوگ محمدی ہونگی وہ اوس نورانی صورت کے ساتھہ اللہ کا نور دل کی آنکھون سے دیکھین گے اور بے ایمان یہودی دجال کے ساتھہ قتل ہوجاوین گے اس جگہہ پادری میتھرنے اِتْ کے لفظ مین تیئین کے معنے سمجھکر یون سمجھا ہے کہ وہ دیکھین گے میری طرف ایسی شخص کے تیئین جسکو اونہون نے چھیدا ہے یہ سمجھہ کر یون ترجمہ کر دیا کہ وہی مجہپر جسے اونہون نے چھیدا ہے نظر کرین گے پادری کے دل مین یہ جما ہوا ہے کہ حضرت عیسی خود خدا تھے او یہودیون نے

معاذاللہ خدا کو چھیدا ہای افسوس پادری نے یہ نہ دیکہا کہ اسکی بعد فرمایا کہ وہ اوسکے لیے ماتم کرین گے یون
نہین فرمایا کہ وہ میرے لیے ماتم کرین گے حضرت یوحنا مکاشفات کے پہلے باب مین لکہتے ہین کہ دیکہو وہ بادلون
کے ساتھ آتا ہے اور ہر ایک آنکہہ اوسکو دیکہی گی اور وے بہی جنہون نے اوسکو چھیدا اور یہ جو فرمایا
کہ وے اوسکی لیئے ماتم کرینگی جیسا کوئی اپنے اکلوتے کے لیے ماتم کرتا ہے اسکا مطلب پادری طامس اسکاٹ
یون لکہتا ہی کہ وہ لوگ اپنے باپ دادون کی نالائقی کو یاد کر کے رو مین گے کہ اونہون نے کیون سولی پر چڑہایا
یہ مطلب اسلئے لکہا ہے کہ پادری لوگ اسبات کے قائل ہین کہ حضرت عیسی علیہ السلام جب اوترین گے
تو سب زندے اور سب مردے بہی زندہ ہو کر آپکے پاس حاضر ہونگے آپ اچھون کو بہشت مین اور بدون
کو آگ مین بہیجدین گے آپکا اوترنا عین قیامت ہے اور موت آپکی واسطے نہوگی یہ بات انجیل شریف
سے ہرگز کہین ثابت نہین بات اتنی ہے کہ حضرت عیسی علیہ السلام کے اوترنے کا ذکر اور قیامت کا
ذکر انجیل مین پاس پاس ہے اس سے پادریون کو دہوکا ہوا ہے اصل مطلب اس ماتم کا یہ ہے
کہ حضرت عیسی علیہ السلام ایک مدت تک دنیا مین بادشاہت کر کے دین محمدی کو دنیا مین پہیلا کر
دنیا سے اوٹھ جاوین گے اور ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی نورانی قبر کے پاس دفن کیے جاوین گے
تو اپکے مرنے پر تمام جہان کے محمدی لوگ جتنا غم کرین اوتنا تہوڑا ہے مجدون کی وادی کی جو مثال
دی ہے تو پادری طامس اسکاٹ نے اسکا بیان یون کیا ہے کہ یہ ماتم یوسیا بادشاہ کے مرنے پر
ہوا تہا تواریخ کی دوسری کتاب کے پینتیسوین باب کے اخیر مین یہ بیان ہے کہ مجدو کے وادی مین
یوسیا بادشاہ جو بہت بڑا ایمان دار اور اللہ کا عاشق تہا لڑائی مین زخمی ہوا اور مر گیا اوسکی شہید
ہونے پر تمام یہودا اور یروشالم نے ماتم کیا اور یرمیا علیہ السلام نے یوسیا پر نوحہ کیا اور سب گانے
والے اور گانے والیان اپنے مرثیون مین آج کے دن تک یوسیا کا ذکر کرتے ہین دیکہو یوسیا کے
مرنے پر جو ماتم تہا اوسکی مثال سے صاف یہی مطلب ظاہر ہے کہ حضرت عیسی علیہ السلام کی مرنے
پر تمام جہان مین ماتم ہوگا اور جو لوگ حضرت داود علیہ السلام کی نسل مین اور ناتن نبی علیہ السلام
کی نسل مین اور لاوے کی نسل مین اور سمعی کی نسل مین باقی ہونگی اون محمدیون کو اور تمام جہان کے
محمدیون کو آپکی مرنے کا وہ غم اور صدمہ ہوگا جو بیان مین نہین آتا اور یہ بات سیدہی عقل سے
بالکل برخلاف ہے کہ آپکی حضور ہی کا وقت جو ایمان والون کی بڑی خوشی کا وقت ہے اوس وقت

اگلی مصیبت کو یاد کر کے تمام جہان کے ایمان والون مین ماتم پڑ جاوے یا اللہ پادریون کو سیدہی عقل دے
آمین اور یہہ جو ترجمہ مین ماتم کا لفظ لکہا ہے وہ عبرانی مین سافدو کا لفظ ہے سفد کے معنے عبرانی لغت مین
لکہی ہین غم سے چہاتی پیٹنا اور غم سے رونا جب دونون معنے ہوے تو یہان یہی معنے ہین کہ آپکے غم مین سب
محمدی لوگ نہایت دل کے صدمی سے روئینگے چہاتی پیٹنا دین محمدی مین حرام ہے اور اگر دوسرے معنے لیے
جاوین تو ہو سکتا ہے کہ غم کے صدمی سے ایسی حالت اون کے دل پر ہو کہ دل قابو مین نرہے اوسوقت ایسی حرکتین
معاف ہین اور متی کی انجیل کے چوبیسوین باب کی تیسوین آیت مین جو لکہا ہے کہ ابن آدم کا یعنی عیسی علیہ السلام
کا نشان آسمان پر ظاہر ہوگا تو اوسوقت زمین کے سارے گہرانے چہاتے پیٹینگے یہان بہی عبرانی انجیل
مین سافدو کا لفظ ہے یہان بہی دونون معنے ہوسکتے ہین مگر یہان ایمان والون کا ذکر نہین ہے کیونکہ
آپکی آمد سے پہلے جابجا دجال کا کفر پہیلا ہوگا جب آپ کی آمد کا نشان نہایت جلال کے ساتہہ آسمان پر ظاہر
ہوگا اوسکو دیکہکر بے ایمان لوگ رو دین پیٹینگے اور سمجہینگے کہ اللہ نے کسی خاص بندے کو ہمارے سزا
دینے کے لیے بہیجا ہے تیرہوان باب اوس دن گناہ اور ناپاکی کے واسطے داود کی گہرانے کے لئے
اور یہہ شالم کے رہنے والون کے لیے ایک سوتا کہولا جائیگا اور اوسی دن یون ہوگا رب العالمین
فرماتا ہے کہ مین بتون کے نامون کو زمین پر سے مٹا ڈالونگا اور اونہین پہر کوئی یاد نکریگا اور مین
جہوٹے پیغمبرین رہنے والون کو اور ناپاک روح کو دنیا سے باہر کر دونگا اور ایسا ہوگا جب
کوئے پیش خبری دیگا تو اوسکے مان باپ جن سے وہ پیدا ہوا اوسی کہینگے کہ تو نہ جیگا کیونکہ تو اللہ کا
نام لے کے جہوٹ بولتا ہے اور اوسکے مان اور باپ جن سے وہ پیدا ہوا جسوقت وہ پیش خبری دیگا اوسے
بہل مارینگے اور اوسدن ایسا ہوگا کہ اون خبر دینے والون مین سے ہر ایک جسوقت وہ خبر دیوے
اپنے خواب سی شرمندہ ہوگا اور وے کبہی بال والی پوشاک نہ پہنینگے تاکہ فریب دیوین بلکہ ایک ایک
کہیگا کہ مین خبر دینے والا نہین مین کسان ہون کیونکہ میری شروع جوانی سے کسی نے مجہی غلام
کر رکہا تہا اور ایک اوس سے پوچہیگا کہ تیرے ہاتہون پر یہہ کیا زخم ہین تو جواب دیگا وے زخم ہین
جو مجہی اپنے دوستون کے گہر مین لگے تہے پادری طامس اسکاٹ پہلی آیت کا مطلب یون لکہتا ہے کہ
اوپر کے باب کے آخر مین جس زمانہ کا بیان ہے اوس زمانہ مین ایک حوض کہلا جائیگا یہودیون کے
واسطے جس مین وہ اپنے گناہون کو دہوئینگے اس سے مراد حضرت عیسی علیہ السلام کا خون

ای پادری جب حضرت عیسی علیہ السلام آسمان سے اوترینگے اوسوقت بیشک ہم محمدیون کے نزدیک ہی بہت بڑا چشمہ فیض کا حضرت داود علیہ السلام کی نسل کے محمدیون کے واسطے اور یروشالم کے محمدیون کے واسطے کہولا جائیگا پہر تمام جہان مین دین محمدی پہیل جائیگا محمدی لوگ حضرت عیسی علیہ السلام سے بڑی بڑی نعمتین ایمان کی پاوینگی اور اپنی دل وجان سے اوس نور مین غرق ہوجاوینگی یہ نعمت اللہ نے محمدیون کے واسطے رکہی ہے جو فقط اللہ کے پوجنی والے اور سب پیغمبرون کے ماننے والے ہین پادری لکہتا ہے کہ یہودیون کا گناہ یہی بت پرستی تہی اور اونکی جہوٹے نبی اونکی ناپاک روحون کے وسیلہ تہے لیکن حضرت زکریا علیہ السلام کے بعد وہ کبہی بت پرستی مین نہین پڑے ان اشارون مین ایک پوری خبر ہے کہ اوسکا ظہور جب ہوگا جب یہودی عیسائی ہوجاوینگے بت پرستی اور جہوٹا ایمان عیسائی گرجا کی بہت حصون مین بہت جاری رہا ہے اور اوس نے یہودیون کو ایمان لانے سے بہت روکا اور بہتون کو اس جال مین ڈالدیا کہ اگر تم بت پرستی کروگے تو ظلم سے بچ جاوگی لیکن جب یہ پیش خبری ظہور کریگی تمام یہ روکین مٹ جاوینگی اور دوسرے ایمان مین آئے ہوے یہودی احتیاط سے ان کامون کو دیکہینگے اور پہر جو کوئی عیسی علیہ السلام کے برخلاف پیش خبری دینا اختیار کریگا یا بت پرستی کو ترقی دیگا تو اوسکو موسی علیہ السلام کے قانون کے موافق سزا دیجاویگی دیکہو پادری نے صاف اقرار کیا کہ حضرت زکریا علیہ السلام کے بعد یہودی بت پرستی مین نہین پڑے تو یہہ حضرت عیسی علیہ السلام کے زمانہ کی خبر نہین ہوسکتی یہہ سوچ کر پادری کہتا ہے کہ حضرت عیسی علیہ السلام کے بعد عیسائی گرجون مین بت پرستی بہت جاری رہی ہے اور اسی باعث سے یہودی لوگ حضرت عیسی علیہ السلام پر ایمان لانے سے رکتے تہے جب عیسائیون کو بت پرستی مین گرفتار دیکہتے تہے اب پادری راہ دیکہتا ہے کہ ایک وقت ایسا آویگا کہ یہ روکین مٹ جاوینگی آسے پادری دین محمدی کی بدولت اس تیرہ سو برس کی مدت مین بہت یہودی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اور حضرت عیسی علیہ السلام پر ایمان لائے اب حضرت عیسی علیہ السلام کے وقت مین بتون کا تمام زمین مین کہین نام ونشان نہین رہیگا یہ جو سولی دیے ہوے آدمی کی مورت تم بناتے ہو جسکو عربی مین صلیب اور فارسی مین چلیپا کہتے ہین یہ بہی بیشک بت ہے اسکو حضرت عیسی علیہ السلام توڑینگے ساری زمین کے لوگ محمدی ہونگی اور جو لوگ جہوٹ موٹ پیش خبریان دیتے ہین اور روشن دل ہونیکا دعوی

کرسکتے ہین وہ مٹ جاوینگے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بعد جب جہوٹے عیسائیون کا زور ہوا اون مین بہت
لوگ جہوٹے موٹے کرامت کا دعوی کرتے تہے اور جہوٹی خبرین دیتے تہے ملا محمد رضا طہرانی نے لکہا ہے کہ یہودی
ملاون نے بڑے بڑے دعوی کئی ہین یہانتک دعوی کیا ہے کہ ہمنے اللہ کو دیکہا ہے ہمارے پیغمبر صلی اللہ
علیہ وسلم کے وقت مین اور آپ کے بعد کے وقتون مین بہت لوگون نے دعوی پیغمبری کا کیا مگر وہ مٹ
گئی اور اونکا نام و نشان نرہا اب ہمارے زمانہ مین بہی ایسی جہوٹے دعوی جابجا لوگ کرتے ہین آخر
کو دجال پہلے پیغمبری کا پہر خدائی کا دعوی کریگا ایسے دعوے والون کو امام مہدی اور حضرت عیسیٰ
علیہ السلام آکر مٹا دینگے پہر اگر کوئی ایسا جہوٹا دعوی زبان سے نکالیگا اوسیوقت اوسکی مان
باپ اوسکو دہکا کر چپ کر دینگے اور اون کا لباس جو پیغمبرون کا اور کامل درویشون کا لباس ہے
اوسکو فریب دینے کی نیت سے لوگ نہین پہنینگے اور اسقدر سچائی لوگون پر غالب ہوگی کہ جن باتون
کے ظاہر کرنے کو آدمی کا جی نہین چاہتا اون باتون کو بہی لوگ ظاہر کر دینگے کوئی یون کہیگا کہ مین
غیب کی خبر دینے والا نہین ہون مین تو کسان ہون اور ایک شخص نے مجکو اپنے کہیت کی کام کے لیے
جوانی کے وقت سے زبردستی کرکے غلام بنا رکہا تہا اور کوئی پوچہیگا کہ یہ زخم تیرے ہاتہ پر کیسے ہین
تو گہر کے اندر جو لڑائی ہوئے تہے وہ اوسکا حال صاف کہدیگا اور جہوٹہ نبولیگا ارشاد ہوتا ہے
ای تلوار تو میرے چرواہی پر اوس انسان پر جو میرے ساتہ ہے جاگ رب العالمین فرماتا ہے اوس
چرواہی کو مار کہ گلہ پراگندہ ہوجاوے پہر مین اپنا ہاتہ چہوٹون پر چلاونگا پادری طامس سکاٹ لکہتے ہین
کہ یہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی خبر ہے اللہ تعالے اپنے تلوار کو حکم کرتا ہے کہ تو اوس انسان پر جاگ
جو میرے ساتہ ہے عبرانی مین اس جگہہ عمیتی ہے جسکا ترجمہ عربی مین جمعی ہے یعنے میرے ساتہ
یعنے وہ انسان جو میرا خاص بندہ ہے اور وہ ہمیشہ میرے ساتہ ہے اور میری حضوری اوسکو
ہردم حاصل ہے یہ لفظ اور نبیون کے حق مین بہی آیا ہے توراۃ شریف کی پہلی سورت کے چہٹی بابکی
نوین آیت مین ہے کہ نوح خدا کے ساتہ چلتا تہا اور اکیسوین باب کی بیسوین آیت مین حضرت
اسمٰعیل علیہ السلام کے ذکر مین ہے کہ خدا اوس لڑکے کے ساتہ تہا مگر اس جگہہ پہ پادری نے
حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو اللہ کے برابر ٹہرانے کے لئے یون ترجمہ کر دیا کہ وہ میرا ہمتا ہے یا اسد
پادریون کی آنکہین کہولدے پہر پادری ز لکہتا ہے کہ جب وہ چرانے والا قتل ہوگا تو گلہ بکہر جاویگا اور

اسد اوسکی رکھوالی کریگا جس طرح چھوٹی لڑکون کی رکھوالی کیجاتی ہے اب ہم کہتے ہین کہ یہان سے حضرت
عیسیٰ علیہ السلام کا قتل ہوجانا مراد نہین ہے اتنا ہی مطلب ہے کہ ظالم لوگ حضرت عیسیٰ علیہ السلام
پر تلوارین لیکر آوینگے اور اپنی سمجھ مین اونکو مارینگے اور اونکی امت کے لوگ بکھر جاوینگے جیسا کہ متی
نے اپنی انجیل کے چھبیسوین باب مین لکھا ہے کہ اک بڑی بھیڑ تلوارین اور لاٹھیان لیکر آئے تب سارے
شاگرد آپکو چھوڑکر بھاگ گئے اب ہمکو قرآن مین اسد نے خبر دی کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو اون لوگون نے
قتل نہین کیا اونکو اللہ نے زندہ آسمان پر اوٹھا لیا اور آپ کی سی صورت اونکی سامنی کردی گئی یعنی دوسرا
شخص آپ کے بدلی مین مارا گیا ارشاد ہوتا ہے اور ایسا ہوگا اسد فرماتا ہے کہ ساری سرزمین مین دو حصہ
کاٹے جاوینگے اور مرینگے اور تیسرا حصہ اوس مین باقی رہیگا اور مین تیسرے حصہ کو آگ کے درمیان
لاؤنگا اور مین اونہین یون صاف کرونگا جس طرح روپے کو صاف کرتے ہین اور یون تاؤن گا
جس طرح سونے کو تاتے ہین وہ میرا نام لینگے اور مین اونکی سنونگا مین کہونگا یہ میرے لوگ ہین اور
وہ کہینگے کہ اللہ میرا خدا پادری لکھتا ہے کہ یہ اس بات کی پیشخبری ہے کہ یہودی جب حضرت
عیسیٰ علیہ السلام سے منکر ہوئے تو اللہ نے اون پر رومیون کو غلبہ دیا اونہون نے یہودیون کے زمین
کے بڑے حصہ کو برباد کیا لیکن تیسرا حصہ چھوڑ گیا اور جب وہ تمام آزمائشون اور تکلیفون سے نکل جاوینگے
تب وہ ثابت ہوجاوینگے اور پاک ہوجاوینگے وہ آخر کو دوسرے دین مین آجاوینگے اور
خدا کے بندے کہلاوینگے ہم کہتے ہین جو یہودی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے دین مین آئے تھے اور
اونکی شریعت پر قائم رہے اور سب مصیبتون مین ثابت قدم رہے اور جن یہودیون نے محمدی وقت
پایا اون مین جو محمدی ہوتے جاتے ہین یہ سب اسد کے خاص بندون مین داخل ہین چودہوان
باب دیکھو اسد کا دن آتا ہے اور تیری لوٹ کا مال تیرے درمیان بانٹا جائیگا اور مین ساری قومون
کو اکٹھا کرونگا کہ یروشالم سے لڑین اور شہر لے لیا جائیگا اور گھر کے گھر لوٹے جاوینگے اور عورتین
بے حرمت کیجاوینگی اور آدھا شہر قید ہوکر جاویگا وہ جو باقی رہجاوینگے شہر سے کاٹے نجاوینگے
تب اللہ نکلیگا اور اون قومون سے لڑائی کریگا جس طرح سابق مین جنگ کے دن لڑا تھا پادری
طامس سکاٹ لکھتا ہے کہ رومی لوگ تمام قومون کی طاقت اپنی فوج مین شامل رکھتے تھے رومیون
نے جوان اور فائدہ والا حصہ یہودیون کا باقی رکھا تھا لیکن یہہ یا تو مصر کے کھاٹون مین قید کئے گئے

یا تلوار سے مارے گئے یا شہر کے تماشون مین جنگلی درندون سے پہاڑے گئے یا غلام بنا کر بیچ لیے دگئے اور
چالیس ہزار جنکو اذن دیا گیا تہا کہ جہان اونکی خوشی ہو وہان جا دین وہ ادومی ستہے اون سب کو
شہر سے باہر کردیا گیا جب رومیون نے شہر لے لیا ایک بڑا حصہ شہر کا برباد کیا اور بہت لوگ نکالی
گئے اور بہت لوگ عیسائی ہوگئی لیکن غالبًا بقایا یہودی وہ خیال کئی گئے ہین جو ان بربادیون سے
بچ رہی ہین اور اونکی اولاد سیکڑون برسون سے بطور ایک علیحدہ فرقے کے بچا دئے گئے رومی لعی
اسکے کبھی سرسبز نہین ہوسکے اور اونکے خوب صورت شہرون اور صوبون کو وحشی قومون نے
لڑائیان لڑکر تباہ کردیا لڑائی کا دن وہ تہا جسدن اللہ نے مصر والون کو لال سمندر مین ڈبودیا یا جب
اسرائیلیون کو اللہ تعالے کنعان مین لے گیا دیکھو پادری اقرار کرتا ہے کہ یہ جو اللہ فرماتا ہے کہ مین
اون لوگون سے لڑونگا جس طرح لڑائی کے دن لڑا تہا تو یہ لڑائی کا دن ہے جس دن حضرت موسے
علیہ السلام کے وقت مین اللہ نے فرعون والون کو لال سمندر مین ڈبودیا یا وہ دن ہے جب حضرت
یوشع علیہ السلام کو اللہ تعالے کنعان مین لے گیا اور وہان بڑے بڑے بت پرست بادشاہون کو قتل
کیا جسطرح اوس دن اللہ تعالے نے لڑائے کی تہے اوسیطرح اون لوگون سے لڑائی کریگا جو
یروشالم کو برباد کرینگے اب ہم پادریون سے پوچھتی ہین کہ رومیون سے اللہ جس دن لڑا وہ
کونسا دن ہے سارا عالم جانتا ہے کہ اللہ تعالے پانسو برس بعد محمدی تلوار کہینچ کر رومیون سے
ایسا لڑا کہ رومیون کو چکنا چور کردیا پادری یون بات بدلتا ہے کہ وحشی قومون نے لڑائیان
لڑکر رومیون کا ملک تباہ کردیا ہم کہتے ہین کہ وہ وحشی قومون کے لوگ جو بت پرست تہے اونہون
نے جو چوتھی صدی عیسوی مین روم کے جہوٹے عیسائیون پر چڑہائی کی تہی اونکی خبر یہ نہین
ہوسکتی کیونکہ اس لڑائی کی مثال اللہ اوس لڑائے سے دیتا ہے جو حضرت موسی اور حضرت یوشع
کے وقت مین ہوئی تہی اس مین صاف یہ اشارہ ہے کہ اللہ اوس پیغمبر کے وسیلہ سے لڑیگا جسکی
حق مین فرمایا ہے کہ وہ موسی کی مانند ہوگا آرشاد ہوتا ہے اور اوس کے پانون اوسی دن زیتون
کے پہاڑ پر جو یروشالم کے سامنی پورب کو ہے جمی رہینگے اور زیتون کا پہاڑ بیچون بیچ پچہم کی
طرف اور پورب کی طرف کو ایسا پہٹ جائیگا کہ اوس مین نہایت بڑی وادی ہو جائیگی کیونکہ
آدہا پہاڑ اوتر کیطرف سرک جائیگا اور آدہا اوسکا دکہن کیطرف پادری لکھتا ہے کہ حضرت عیسی

علیہ السلام جو اپنے دشمنوں سے لڑنے جاوینگے اکثر زیتون پہاڑ پر کھڑے ہوئی ہین اور وہان سے آسمان پر چڑھ گئی ہین اور اپنی حواریون کے وسیلہ سے اونہون نے دنیا کے شہرون مین انجیل پہونچا اور رسمی قانون اور حضرت موسی علیہ السلام کی شریعت جو لوگون کو عیسائی دین سے روکتی تھی جس طرح گرد کے پہاڑون نے یروشالم مین آنے سے روکا تھا ودرمیان ور وہ شریعت ہٹادی گئی یروشالم جس مین خوشنما اور پہلدار پہاڑ زیتون کا ایک علامت ہے اوسکا خاص حق لے لیا گیا اور ہر ایک قوم مین تقسیم کیا گیا یا درکہ اسکا مطلب یہ ہے کہ پہاڑ کے پھٹ جانے گا اور دونون طرف سرک جانے کا یہ مطلب ہے کہ حضرت موسی علیہ السلام کی شریعت جو یروشالم مین پہیلی ہوئے تھی اور یروشالم کی بڑی تعظیم تھی وہ شریعت موقوف ہو جانے گی اور اوسکے بدلی عیسائی گرجاؤن کی تعظیم ہوگی جب عیسائی دین ہر قوم مین پہیل جاوے گا آگے ایمان والو اوسکی آیت مین یہ ذکر ہے کہ اللہ تعالے رومیون سے لڑے گا اس پیشخبری کا صاف ظہور محمدی وقت مین ہوا اوسی دن کا اشارہ صاف اوسی وقت کی طرف ہے جس وقت اللہ تعالی رومیون سے لڑی گا فرماتا ہے کہ اوسکی پاؤن اوس دن زیتون پہاڑ پر جمی رہینگے اسکا یہ مطلب کہ اللہ تعالی اپنی قدرت کا ظہور زیتون پہاڑ پر دکھلاویگا اور اپنے پاک بندون کو یہان لاوے گا اور آپ خود اونکے ساتھ آوے گا مولانا جلال الدین سیوطی رح فضائل بیت المقدس مین لکھتے ہین کہ مثیر الغرام والی نے یعنے امام احمد بن محمد مصری شافعی نے ولید تک یعنی وہ جو مسلم کی بیٹی ہین اوتک سند پہونچائی کہ اونہون نے کہا کہ مجکو ایک بوڑہی نے خبر دی جو شداد ابن اوس انصاری کی نسل مین تہا اوس نے اپنے باپ سے سنا کہ اوسکی دادا شداد رض کی زبانی نقل کرتے تھے کہ اونہون نے فرمایا کہ ہم بیت المقدس کو گھیرے ہوئے تھے حضرت عمر رض چار ہزار سوارون مین تشریف لائے اور بیت المقدس کا وہ پہاڑ جو پورب کی طرف ہے یعنے طور زیتا وہ اوسپر اوترے آگے ایمان والو اللہ نے اپنی پاک بندون کے قدم کو اپنا قدم فرمایا قرآن مجید مین اللہ نے اپنے پیارے بندے محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا کہ جو لوگ تجہ سی بیعت کرتے ہین وہ اللہ سے بیعت کرتے ہین اللہ کا ہاتھ ہے اونکی ہاتھ پر اسی طرح یہان جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے خادمون کے قدمون کو یون فرمایا کہ میرے قدم زیتون پہاڑ پر جمین گے اور پہاڑ کے پھٹ جانے اور سرک جانے کا یہ مطلب کہ اصل دین جو اللہ نے اپنے پاک نبیون کو بتلایا ہے وہ یروشالم سے اور زیتون پہاڑ سے آس پاس تمام شہرون مین پہیلے گا ارشاد ہوتا ہے

اور تم میرے پہاڑون کے وادی کو بہاگوگے کیونکہ پہاڑون کے وادی آصل سے جا ملین گے ہان جس
طرح سے تم شاہ یہوداعزیاکے دنون مین زلزلہ کے آگے سے بہاگی تہے اوسی طرح سے بہاگوگے اور اللہ
میرا خدا آوے گا اور سارے قدسی تیرے ساتھ پادری طامس اسکاٹ لکھتا ہے کہ بعضی کہتے ہین
کہ آصل کسی خاص جگہہ کا نام ہے جو بیت عنیاہ کے نزدیک ہے لیکن چونکہ یہ لفظ ایک فعل سے
نکلا ہے جسکے معنے علیحدہ کرنیکے ہین تو اوسکے معنے علیحدہ جگہہ کے ہین اور بعضی خیال کرتے ہین کہ وہ
اشراف مراد ہین جو سوسائی شریعت سے علیحدہ ہوکے عیسائی دین مین داخل ہوئے لیکن شاید وہ
جگہہ مراد ہو جہان عیسائی یہودی بہاگ گئے تہے کہ اپنی تئین بے ایمان باشندون سے علیحدہ کرین
اسوقت رومیون کی فوج نے یروشالم کو گہیرا تہا ایک حصہ پہاڑ کا اوترکو ہٹایا گیا اور ایک حصہ دکہن
کو اور ایک گہاٹی پورب سے پچہم کی طرف ہوئی وہ گہاٹی آصل مین پہونچی یعنے علیحدہ جگہہ مین پہونچی
ہم کہتے ہین کہ علیحدہ جگہہ کا اشارہ ظاہراً مکہ اور مدینہ کی طرف ہے یعنے یروشالم سے دین کا رستہ مکہ
اور مدینہ سے جا ملے گا اور جو لوگ اوس سے آ ملین گے اونہین کے پاس یروشالم والون کو پناہ ملے
گی بہاگنے کا یہ مطلب کہ تم ڈر جاؤگے اور اونکا سامنا نکر سکوگے کیونکہ محمدی فوجون کے ساتھ اللہ
خود آویگا اور سارے قدسی یعنے فرشتے اور پاک لوگ یا اللہ تیرے ساتھ ہونگے پادری بے انصاف
اسکو اوسوقت کی خبر ٹھہراتا ہے جب روم کے بت پرستون نے یروشالم کو برباد کیا پادریون کو یروشالم
کی بربادی کی بڑی خوشی ہے جہان دین کی ترقی کی بشارت ہوتی ہے اوسکو اوسیوقت کی
خبر ٹھہرا دیتے ہین ارشاد ہوتا ہے اور اوسی دن ایسا ہوگا کہ روشنی نہوگی اور نہایت تاریکی
ہوگی اور ایک دن ہوگا جو اللہ کو معلوم ہے نہ دن ہوگا اور نہ رات ہوگی اور یون ہوگا کہ شام
کیوقت روشنی ہوجاوے گی پادری لکھتا ہے کہ اوسدن سے مراد ہے عیسائی دین کے پہیلنے کا
زمانہ بہت مدت تلک نہ روشنی ہوگی نہ اندہیرا ہوگا تاریکی ہوجاوے گی جہالت سے بڑی عقیدون
سے اور بت پرستی سے اور گرجا کی حالت بہت بگڑ جاوے گی لیکن کچہ پاکی اور نیکی بہی پائی جائیگی
ایک دن ہوگا یعنے بالکل رات کا سا اندہیرا نہین آویگا اوس دن کی خدا اللہ کو معلوم ہے لوگ
مشکل سے جانینگے کہ اوسی رات کہین یا دن لیکن آخر کو دنیا کے شام کو آفتاب سچائی کا نکلے گا
اور اندہیرا جہالت اور بت پرستی کا دور ہوجائیگا آتی پادری جہان تمنے اتنا سمجہا کہ حضرت

عیسی علیہ السلام کے بعد عیسائیون مین جہالت اور بت پرستی سے دن مین اندھیرا ہوگیا تہا اسکو ساتہہ یہہ بہی سمجہو کہ وہ جو شام کیوقت روشنی ہوجانے کا وعدہ تہا اوسکا ظہور محمدی وقت مین ہوا ساتوین صدی عیسوی مین سچائی کا آفتاب مکہ سے نکلا اور تمام جہان مین اوسکا نور پہیل گیا آرشاد ہوتا ہے اور اوسیدن یون ہوگا کہ جیتا پانی یروشالم مین سے جاری ہوگا اوس کا آدہا پوربی سمندر کیطرف اور اوسکا آدہا پچہمی سمندر کیطرف گرمی مین اور جاڑے مین ایسا ہوگا اور اللہ ساری زمین کا بادشاہ ہوجائیگا اوسدن ایک اللہ ہوگا اور اوس کا نام احاد یعنی ایک ہوگا پادری لکہتا ہے کہ اسکا یہ مطلب کہ انجیل کی تاثیر پہیلے گی اور انجیل کی ترقی یروشالم سے شروع ہوگی اور ہر فصل مین یعنے ہر طرح کے زمانے مین ہر طرف اوس کا راستہ جاری ہوگا اور اللہ کی بادشاہت سارے زمین مین ظاہر ہوگی اور بتون کو اور جہوٹے مذہبون کو اور جہوٹے عیسائیون کو زور نہ رہیگا سب بادشاہ خدا پرست ہونگی اور ایک خدا کی تابعداری مین ایک راہ پر ہونگی ہم کہتے ہین کہ اوسیدن کا اشارہ اوسیوقت کی طرف ہے جس کا اوپر ذکر ہے کہ شام کے وقت یعنے آخری زمانہ مین نور ایمان کا پہیل جائیگا دیکہو اوسی محمدی وقت مین یروشالم مین سے محمدی فیض تمام ملک شام مین جاری ہوا اور اللہ نے اپنی بادشاہت کو سارے زمین کے لوگون پر خوب ظاہر کردیا اور جہوٹے عیسائیون نے جو تین خدا مشہور کر رکہے تہے اونکا زور اللہ نے مٹایا اور تمام جہان مین ایک اللہ مشہور ہوا قل ہو اللہ احد کا جا بجا ڈنکا ہوا آرشاد ہوتا ہے اور ساری زمین تبدیل ہوکر اوس عرابا کی یعنے جنگل کی مانند ہوجائیگی جبع سے لے کے رمون تک یروشالم کے دکہن طرف ہے اور وہ بلند ہوگی اور اپنی جا مین کے پہاٹک سے پہلے پہاٹک کی مقام تک اور کونے کے پہاٹک تک اور حننی ایل کے برج سے بادشاہ کے انگوری کولہوؤن تک اپنی ہی موقع پہ آباد کی جائیگی اور لوگ اوس مین رہینگے اور پہر لعنت مطلق نہوگی بلکہ یروشالم امن و امان سے بسی گی پادری لکہتا ہے کہ اسکا یہ مطلب ہے کہ اوسوقت مین حالت اور مزاج اور خصلتین ہودیون کی بدل جاوینگے گویا ایک بڑا ضلع بالکل برابر کردیا جائیگا میدان سے پہاڑ گرادی

جائینگے کہائیان بہردی جائینگے اندر اور باہر کی ہر اک روک ہٹائی جائیگی جو اونکو خصلت بدلنی سے اور اپنی زمین پر آباد ہونے سے روکتی تہی اور یروشالم جو مدتون پانؤن سے روندا گیا بیعزتی کی خاک سے اوٹہایا جاویگا اور پہر تمام اپنی پہلی وسعت مین آباد کیا جاویگا اور بہ اندر سہی آباد کیا جاویگا اور پہر اللہ کے غضب انسے برباد نہوگا جیسا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے اوٹہ جانے کے بعد ہوا تہا لیکن وہ امن و امان کا گہر ہو جائیگا بابلی ہوئے یہودیون کی واسطے اسی پادری یہ سب باتین مہدی وقت مین ظاہر ہو چکین بہت یہودی اپنی گمراہی چہوڑکر محمدی ہو گئی یروشالم خوبطرح آباد ہوا اور جو یہودی محمدی دین مین آئے وہ وہان آباد رہے اور بت پرستون کا بالکل زور جاتا رہا جو اس پاک شہر کے دشمن تہے ارشاد ہوتا ہے کہ وہ مری کہ جسسے اللہ ساری قومون کو جو یروشالم پر لڑنے کو چڑہ آوین مارے گا سو یہ ہے اونکا گوشت جسوقت وہی اپنی پانؤن پر کہڑے ہونگے فنا ہو جائیگا اور اونکی آنکہین اونکی چشم خانون مین گل جائینگی اور اونکی زبان اونکی منہہ مین سڑ جائیگی اور اوسی دن یون ہوگا کہ اللہ کیطرف سے اون کے درمیان بڑی گڑبڑاہٹ آپڑیگی اور او نمین سے ایک دوسری کا ہاتہہ پکڑیگا اور اوس کا ہاتہہ دوسرے کے ہاتہہ کے مقابل اوٹہایا جائیگا اور یہودا بہی یروشالم مین لڑیگا اور سارے غیر قومون کا مال جو آس پاس ہین کیا سونا کیا روپا کیا لباس بڑی کثرت سے جمع کیا جاویگا اور گہوڑون اور خچرون اور اونٹون اور گدہون اور سب جانورون کو جو اون لشکرگاہون مین ہونگی وسطرح کی مری جیسی یہ ہے مارے گی پادری لکہتا ہے کہ یہ پیش خبری اس بات کی معلوم ہوتی ہے کہ یہودی جب اپنی زمین مین آباد ہونگی جو لوگ اون سے مقابلہ کرینگے اون پر یہہ عذاب آویگا اور سارے انٹی کرسٹان یعنے جہوٹی عیسائی بنیورہو جاوینگے جو اول شان دار ہو گئی تہے ہم کہتے ہین کہ ظاہر یون ہے کہ یہ پیش خبری اوسوقت کی ہے جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو اللہ حکم بہیجیگا کہ اب مین اپنے ایسی بندون کو بہیجتا ہون جنسے لڑنے کی کسیکو طاقت نہین ہے تو میرے بندون کو طور کی طرف سمیٹ لیجا حضرت عیسیٰ علیہ السلام مسلمانون کے ساتہہ طور پہاڑ پر رہینگے یاجوج اور ماجوج نکلینگے اور بہت لوگون کو قتل کرینگے صحیح مسلم مین ہے کہ خمر کے پہاڑ تک پہونچینگے اور وہ پہاڑ بیت المقدس کا ہے حضرت عیسیٰ علیہ السلام

الله سے دعا کرینگے اور آپکی ساتھ کے لوگ آمین کہین گے تب یاجوج اور ماجوج کے گردنون مین کیڑے پڑجاوینگے اور وہ سب کے سب ایک ہی دفعہ مرجاینگے آرشاد ہوتا ہے اور یون ہوگا کہ ہرایک جو ان سب قومون مین سے جو یروشالم پر چڑہ آوین بچ رہیگا سال بسال بادشاہ رب العالمین کو سجدہ کرنے اور عید خیمون کے ماننے کو جاویگا اور یون ہوگا کہ زمین کے سارے گہرانون مین سے جو بادشاہ رب العالمین کے آگے سجدہ کرنے کو یروشالم مین نہ آوے اون پر مینہ نہ برسیگا اور اگر مصر کا گہرانا نہ چڑہ جاوے اور نہ آوے تو اون پر بہی نہین پڑیگا بلکہ اون پر وہ مری ہوگی جس سے خداوند اون قومون کو مارے گا جو نہین جاتی ہین کہ خیمون کی عید منانے یہی مصر کی سزا ہوگی اور ساری قومون کی سزا جو نہین جاتے ہین کہ خیمون کی عید مانین پادری لکہتا ہے کہ خیمی کی ضیافت سے مراد ہے حضرت عیسیٰ علیہ السلام تا آخر قدرت مین بطور خیمہ کے اور معلوم ہوتا ہے کہ یہ مطلب ہے کہ آدمی خوشی سے عیسائی دین مین داخل ہوینگے وہ لوگ جو یروشالم سے لڑے تہی اون مین جو باقی رہینگے بہت عیسائی ہوجاوینگے یہودیون کی روایت ہے کہ شکست یاجوج ماجوج کی وہی شکست معلوم ہوتی ہے جو یہان بیان کی گئی ہے مصر کے اوپر کے حصہ مین کبہی مینہ نہین برستا لیکن میدہی تیز مین یعنے دریای روم کے نزدیک بعضے وقت کثرت سے برستا ہے تو غالب یون ہے کہ مینہ سے جسمانی اور روحانی فیض مراد ہے ہم کہتے ہین کہ حضرت حزقیل علیہ السلام کے اڑتیسوین باب مین یاجوج ماجوج کے نکلنے کی بڑی دہوم سے خبر ہے اور بہت قومون کے نام ہین جو اونکے ساتھ ہونگی تو یہان یہ مطلب ہے کہ جب یاجوج ماجوج مرجکینگے تو جو باقی رہینگے وہ سب محمدی ہوجاوینگے اور ہر سال مسجد بیت المقدس مین نماز پڑہنے کو اور تہوڑے دنون خیمون مین رہنے کو آوینگے اور جو نہ آوینگے اون پر عذاب آویگا عید خیمہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی شریعت مین ایک عید تہی کہ مصر سے نکلنے کی بعد جو چالیس برس بیابان مین خیمون مین رہے اسکی یادگاری مین تہون اور ڈالیون کی جہونپڑیان بناکر سات دن میدان مین رہتے تہی توریت شریف کی تیسری سورت کے تیئیسوین باب کی اونتالیسوین آیت سے اخیر باب تک اسکا بیان ہے معلوم ہوا کہ اخیر زمانہ مین سال بہر کے بعد ہر طرف سے محمدی لوگ مسجد بیت المقدس مین نماز پڑہنے کو آوینگے اور میدان مین جہونپڑیون مین رہینگے آرشاد ہوتا ہے اور اس گہوڑون کی گہنٹیون پر لکہا ہوگا

کہ لگاموں پر یہ رقم ہوگا قدس اللہ کو اور اللہ کے گھر کی دیگ اون پیالوں کے برابر ہوگی جو قربانگاہ کے آگے
وہے گی بلکہ یروشلم اور یہوداہ میں کی سب دیگیں رب العالمین کے لئے مقدس ہونگی اور وے سب جو
ذبیحہ کو ذبح کرتے ہیں آویں گے اور اون میں سے کیکر لیں گے اور اون میں پکاویں گے اور اوس دن میں
پھر کوئی کنعانی رب العالمین کے گھر میں نہ ہوگا پادری لکھتا ہے کہ اسکا مطلب یہ ہے کہ اللہ کی نام کی عزت
ہوگی گھوڑوں کی گھنٹیوں پر اور اونکی باگوں پر نقش ہوگا قدس اللہ کی یعنے نذر ہیں لڑائی کے گھوڑے
مراد ہیں اور مطلب یہ ہے کہ وہ کام میں نہیں آوینگی اونکی زیور خاص خدا کے لیے کر دیے جاوینگے
انتہی ایمان والو لڑائی کے ان گھوڑوں کا تیا محمدی کے وقت میں ظاہر ہوا امام محمد کی سیر کبیر کی شرح جو محمد ابن
ابی سہل سرخسی رحمہ نے لکھی ہے اوس میں لکھا ہے کہ جب حضرت عمر رض کی وفات ہوئی تب اون کے
ہاتھ میں تین سو گھوڑے تھے جنکی رانوں پر لکھا تھا حبس فی سبیل اللہ یعنے یہ گھوڑے روکی ہوئی
ہیں اللہ کی راہ میں یعنے اور کاموں سے روکے ہوئے ہیں فقط جہاد کیواسطے تیار ہیں دوسری
جگہہ لکھا ہے کہ عمر ابن عبد العزیز بادشاہ نے اپنی پاس سے اللہ کی راہ میں گھوڑوں پر لوگوں کو سواری
دی اور اون کی رانوں پر داغ دیا عُدّۃ اللہ یعنے تیار ہیں اللہ کے واسطے معلوم ہوا کہ یہ بشارت
محمدی شریعت کی ہے گھنٹیوں کا لفظ جو ترجمہ میں … عبرانی میں … ہے اسکے دوسرے
معنے پادری پیتھرنے لگاموں کے بھی لکھی ہیں بظاہر مطلب یہ ہے کہ لگاموں کے نزدیک یعنے رانوں پر
لکھا ہوگا کہ یہ اللہ کے واسطے مقدس ہیں یعنے خاص اللہ کے واسطے ہیں چوتھی باب کی تیسری
آیت میں ہو چکا ہے کہ دو درخت زیتون کے اوسکے اوپر تھے ایک کٹورے کے دہنی طرف ایک
بائیں طرف اوپر کے لفظ سے یہ مطلب ہے کہ اوسکی نزدیک تھے نیان پادری پیتھرنے بھی
ترجمہ میں نزدیک کا لفظ لکھا ہے اور کیا عجب ہے کہ امام مہدی علیہ السلام کے وقت میں
لگاموں پر بھی نقش کیا جاوے اور یہ جو فرمایا کہ اللہ کے گھر کی دیگ اون پیالوں کے برابر
ہوگی جو قربانگاہ کے برابر ہیں اسکا مطلب پادری یوں لکھتا ہے کہ ہانڈی مٹی کی پاتیلی کی
ایسی پاک ہوگی جیسی پیالے جو قربانگاہ کے آگے ہیں اور اسکا مطلب یہ ہے کہ نہایت
کم درجے کا عیسائی ایک صاحب کمال پادری ہوگا اون لوگوں کے برابر جو اگلی … بڑے
درجے کے اللہ والے تھے یہ بھی کہا گیا ہے کہ وہ اون دیگوں کو کام میں لاوینگے قربانیوں کو …

یعنی رسمی فرق منسوخ ہو جائیگا اور لوگ اپنی پاک خدمتین کرینگے ایمان اور محبت اور خوف کے ساتھ
ور کنعانی جو زر دوست خادم دین کا ہے اوسکو اوس پاک کام کا اذن نہ ملیگا آسے ایمان ہوا لو
حضرت موسیٰ علیہ السلام کی شریعت مین جو قربانی کا خاص مقام تہا اوسکے آگے جو پیالے دہرے
تہے وہ پیالے سونے اور چاندی کے تہے وہ اللہ کے گہر کے تمام برتنون سے زیادہ پاک تہی توراۃ
شریف کی تیسری سورت کے چہٹی باب مین اوس قربانی کا ذکر ہے جو گناہ کی معافی کے لیے ہوتی
تہی اس باب کی اوٹہائیسوین آیت مین اللہ فرماتا ہے کہ مٹی کا برتن جسمین وہ پکایا جاوے توڑا
جاوے اور اگر وہ پیتل کے برتن مین پکایا جاوے تو وہ مانجا جاوے اور پانی مین غوطہ دیا جائے
دیکھو جو اللہ کے گہر مین مٹی کی یا پیتل کی دیگ تہی وہ بہی اون خاص پیالون کے برابر پاک نہ تہی
مٹی کی ہانڈی مین جہان ایک بار گوشت پکایا گیا وہ توڑ ڈالی جاتی تہی اور پیتل کے برتن کا مانجنا
واجب ہو جاتا تہا معلوم ہوا کہ سونے چاندی کے برتن کے دہونے اور مانجنے کی ضرورت نہین
تہی اب یہ پیش خبری دیجاتی ہے کہ آخری شریعت مین اللہ کے گہر کی تمام دیگین بلکہ ساری شہر
یروشالم اور یہودا کی سب دیگین برابر پاک ہونگی جس مین چاہو قربانی کا گوشت پکاو کچہہ
ڈر نہین یہ خاص پتا محمدی شریعت کا ہے عیسائی شریعت مین قربانی نہین تہی یہ خبر اوسوقت
کی نہین ہو سکتی اب یہہ بیان ہے کہ جناب عزرا علیہ السلام نے اور نحمیاہ نے شہر
یروشالم کو خوب طرح آباد کیا آفتاب صداقت مین لکہا ہے کہ جب مسجد بیت المقدس بن
چکی اوسکے بعد بہی بہت یہودی بابل مین رہ گئے فارس کے بادشاہ شیر شاہ نے ایک یہودی
عورت سے نکاح کیا اور اوسکے چچا کے بیٹے کو اپنا وزیر کیا اس بادشاہ کی بیٹھنے سے ساتوین برس
عزرا علیہ السلام بہت لوگون کو ساتھ لیکر بابل سے یروشالم مین آئے عزرا علیہ السلام کے
احوال کی کتاب جو توراۃ شریف کی جلد مین لگی ہوئی ہے اوسمین لکہا ہے کہ جب آپ یروشالم
مین تشریف لائے معلوم ہوا کہ بہت لوگ بت پرستون کی بیٹیان اپنی نکاح مین لائے ہین یہ
سنکر آپکو بہت غم ہوا اور بہت روئے پہر سب لوگون کو جمع کیا اور اونکو توراۃ شریف کی
آیتین سنائین اور فرمایا کہ تم اللہ تعالے کے گنہگار ہوگئے اب اللہ سے توبہ کرو اور ان عورتونکو
چہوڑ دو تب اون سب لوگون نے اسکا بندوبست کیا جن جن لوگون نے کافرون کی

بیٹیان لین تھین اون سب کو جمع کیا اون سبھون نے توبہ کی اور بت پرست عورتون کو چھوڑ دیا آفتاب صداقت مین ہے کہ بعد اسکے آس پاس کے ملکون کی لڑائی کی باعث سے یروشلم کے لوگ بڑی تکلیف مین پڑے اور سامریون نے اونکو شہر پناہ کے بنانے سے روکا تسپر ایک شخص جنکا نام نحمیا تھا اور وہ فارس کے بادشاہ کو شراب پلایا کرتے تھے اونہون نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے چارسو چوالیس برس پہلے بادشاہ سے شہر اور شہر پناہ کے بنانے کا پروانہ حاصل کیا اور اون کے مدد سے شہر بنگیا چنانچہ نحمیا کی احوال کی کتاب مین یہ احوال بہت پہیلا کر لکھا ہے شہر پناہ کی دس پھاٹکون کے دس نام لکھی ہین پہر لکھا ہے کہ اسرائیلی لوگ پانی کی پھاٹک کے آگے جمع ہوئے اور سب نے عزرا سے عرض کیا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی توریت جو اللہ تعالیٰ نے اسرائیلیونکو فرمائی تھی لاوین تب عزرا علیہ السلام توریت شریف لائے اور پو پھٹنی سے دوپہر تک مردون کو اور عورتون کو سب کو سناتے رہے اور اوسوقت عزرا علیہ السلام ایک منبر پر کھڑے ہوئے جو اونہون نے اسے واسطے بنایا تھا عزرا علیہ السلام نے سب لوگون کی آنکھون کے سامنی کتاب کھولی کیونکہ وہ سب سے اونچی تھے اور اونکی کھولتی ہی سب لوگ اوٹھ کھڑے ہوئے اور عزرا علیہ السلام نے اللہ کی تعریف کی اور سب لوگون نے ہاتھہ اوٹھا کے جواب مین آمین آمین کہا اور اونہون نے سر جھکائے اور مُنہ کے بھل گرکے زمین پر اللہ کو سجدہ کیا اور لاویون نے لوگون کو توریت کی معنے سمجھائے اور لوگ اپنی اپنی جگھہ کھڑے ہو رہے اور دوسرے دن سب لوگ عزرا علیہ السلام کے پاس جمع ہوئے کہ توریت کی باتین پوچھین غرض سب لوگون نے ملکر توریت شریف کے حکمون کو خوب جاری کیا اور بے شرع باتون کو مٹایا آفتاب صداقت مین ہے کہ جب یہہ شہر بن چکا سامریون کے سردار نے بادشاہ کی طرف سے ایک دوسری مسجد جریزیم پہاڑ پر بنانے کا پروانہ چاہا اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے چارسو آٹھ برس پہلے وہ مسجد بن چکی پہر لکھا ہے کہ نحمیا کے زمانیمین ملاکی نبی علیہ السلام نے پیش خبری سنائی ملا محمد رضا اپنی کتاب منقول رضائی مین لکھتی ہین کہ معلوم نہین ہوتا کہ ملاکی کس زمانیمین تھے مگر تسکم کے کلام سے معلوم ہوتا ہی کہ ملاکی عزیر پیغمبر ہین اور راشہ مفسر بہی صاف کہتا ہے کہ ملاکی عزیر ہین اب ملاکی علیہ السلام کے صحیفہ سے محمدی بشارتون کا بیان ہی اسس

صحیفہ کے سرے پر اللہ تعالی اسرائیلیون کی شکایت کرتا ہے اور فرماتا ہے کہ تم لنگڑے اور اندہی اور
بیمار جانورون کو قربانی کے لیے لاتے ہو پہر فرماتا ہے کہ مین تمسے راضی نہین ہون تمہارے ہاتھہ کا
ہدیہ ہرگز قبول نہ کرون گا کیونکہ آفتاب کے طلوع سے اوسکی غروب تک میرا نام قومون کے درمیان
بزرگ ہوگا اور ہر اک مقام مین میرے نام پر لبان اور پاک ہدیہ گذرانا جاویگا کہ میرا نام قومون
کے درمیان بزرگ ہوگا رب العالمین فرماتا ہے اے امت محمد صلی اللہ علیہ وسلم دیکہو اللہ تعالے
حضرت موسی علیہ السلام کی امت کی شکایت کرتا ہے اور تمہاری تعریف کرتا ہے کہ ایسا وقت
آویگا کہ ساری دنیا مین سورج کے نکلنے کی جگہہ سے ڈوبنے کی جگہہ تک میرا نام مشہور ہوگا اور ہر
جگہہ میرے نام پر مسجدین گذرانے جاوینگے اور لبان سلگایا جاویگا مسجدین لبان اور خوشبو
سلگانا محمدی شریعت کا حکم ہے تیسرے باب مین اللہ تعالے فرماتا ہے دیکہو مین اپنے پیغمبر
کو بہیجون گا اور وہ میرے آگے راہ کو درست کریگا اور ایکا ایک آویگا اپنی ہیکل یعنے مسجد کیطرف وہ
سردار جسکی تلاش مین تم ہو اور اوس قول واقرار کا پیغمبر جس سے تم خوش ہو وہ بیشک آویگا رب
العالمین فرماتا ہے پر اوسکے آنے کے دن مین کون ٹہیر سکیگا اور جب وہ نمود ہوگا کون ہے جو کھڑا
رہیگا کیونکہ وہ سنار کی آگ اور دہوبی کے صابن کے مانند ہے اور وہ روپے کا میل کاٹتا ہوا اور
اوسی خالص کرتا ہوا بیٹہیگا اور وہ بنی لاوی کو پاک کریگا اور انہین سونے اور روپے کے
مانند صاف کریگا تاکہ وہ راستبازی سے اللہ کے آگے ہدیہ گذرانین تب یہودا اور یروشلم کا ہدیہ
اللہ کو پسند آویگا جیسا اگلی دنون مین اور گذرے ہوئے برسون مین تہا اور مین عدالت کے لئے تمہارے
نزدیک آؤنگا اور جادوگرون پر اور زناکارون پر اور جہوٹی قسم کہانیوالون پر اور اون پر
جو ظلم سے مزدورون کی مزدوری نہین دیتے اور بیواؤن اور یتیمون پر ستم کرتے ہین اور مسافر
کو پہیر دیتے ہین کہ وہ اپنا حق نپاوے اور مجہسے نہین ڈرتے مستعد ہوکے گواہی دونگا رب
العالمین فرماتا ہے کیونکہ مین خداوند ہون مین بدلتا نہین اسلیئے اے اولاد یعقوب تم نیست
نہین ہوئے اے امت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالی فرماتا ہے کہ مین اپنے پیغمبر کو بہیجون گا
جناب متی نے اپنی انجیل کے سرے پر لکہا ہے کہ حضرت یحیی علیہ السلام نے حضرت عیسی علیہ السلام
سے پہلے جنگل مین منادی کی پہر گیارہوین باب مین لکہا ہے کہ حضرت عیسی علیہ السلام نے حضرت

یحیی علیہ السلام کے حق مین فرمایا کہ یہ وہ ہے جسکی بابت لکھا ہے کہ دیکھو مین اپنے پیغمبر کو تیرے آگے
بھیجتا ہون جو تیرے آگے تیری راہ کو درست کریگا معلوم ہوا کہ یہ خبر حضرت یحیی علیہ السلام کی ہے
اور لوقا کی انجیل کے پہلے باب مین ہے کہ جب حضرت یحیی علیہ السلام پیدا ہوئے اونکی باپ حضرت زکریا
علیہ السلام نے فرمایا اے لڑکے تو اللہ تعالے کا نبی کہلائیگا کیونکہ تو خداوند کے آگے اوسکی راہین
تیار کرتا چلیگا کہ اوسکے لوگون کو نجات کی خبر دیوی اسی بہی معلوم ہوا کہ یہ خبر حضرت یحیی علیہ السلام
کی ہے اور جناب متی نے اس آیت مین کچہہ لفظین زیادہ لکھی ہین وہ لفظین ملاکی علیہ السلام کے
صحیفہ مین نہین ہین شاید لکھنے والون سے رہ گئین یا جناب متی نے یہ آیت اپنی یاد پر لکھدی ہے
یا کسی اور نے یہ لفظین بڑہا دین ہین مگر مطلب ان لفظون کا یون ٹھیرتا ہے کہ اے عیسی مین یحیی کو
تیرے آگے یعنے تجھسی پہلی بھیجتا ہون تا کہ تیری راہ کو درست کرے یعنے پہلے سے تیری پیش خبری
دیوے اور تیری تعریف کرے تا کہ ایمان والے تجھپر ایمان لاوین اب اسکی بعد جو فرمایا کہ ایکا ایک آویگا
اپنی ہیکل یعنے مسجد کیطرف وہ سردار جسکی تلاش مین تم ہو یہ صاف اشارہ جناب محمد صلی اللہ علیہ
وسلم کیطرف ہے کہ آپ ایکا ایک مکہ سے مدینہ کیطرف تشریف لائے جو یہودیون کا شہر تہا وہان آکر آپنے
مسجد بنوائی جو جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی مسجد کہلاتی ہے جس طرح مسجد بیت المقدس جو یروشلم
مین ہین وہ حضرت سلیمان علیہ السلام کی کہلاتی ہے اپنی مسجد کا لفظ صاف بول رہا ہے کہ یہ ذکر
بیت المقدس کا نہین یہ ذکر دوسری مسجد کا ہے جو اوس رسول پاک کی مسجد کہلائیگی پہر فرمایا کہ وہ
قول واقرار کا پیغمبر یعنے جسکی تابعداری کا اقرار تم سے توراۃ مین لیا گیا ہے جو موسی کی مانند ہوگا اور
بت پرستون کو قتل کریگا اور اوسکی وقت مین ایمان والون کو امن وامان ہو جائیگا اسواسطے اوسکی
آنیکی تمکو بہت بڑی خوشی ہے پہر اسی یہودیون سے فرماتا ہے کہ جب وہ آویگا کون ٹھیر سکیگا یعنے
تمکو اوسکی ساتہہ رہنا مشکل پڑیگا کیونکہ وہ آگ اور صابن کیطرح میل کو کاٹیگا یعنے بے ایمانون کو
قتل کریگا تب ایمان دار امن وامان سی رہینگے ایماندارون کو بہی اللہ کی راہ مین طرح طرح کی مصیبتیں
اوٹہانے ہونگی تب وہ گناہون سے پاک ہونگی پہر صاف بتا دیا کہ وہ بنی لاوی کو پاک کریگا
یعنے حضرت یعقوب علیہ السلام کے وہ صاحبزادے جنکا نام لاوی ہے اونکی نسل مین جو یہودی
ہونگی اونکو اس طرح پاک کریگا جسطرح بہٹی مین آگ سونے اور چاندی کے میل کو کاٹ دیتی ہے

اور سونے چاندی کو خالص کر دیتی ہے یعنے بے ایمانون کو قتل کریگا اور ایمان والون کا دل دنیا کی طمع سے اور اپنی قوم کے ڈر سے اور ضد اور شرارت کی میل سے بالکل صاف کر دیگا جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم جب مدینہ مین تشریف لائے یہودیون کی دو قومین اس شہر مین تہین بنی نضیر اور بنی قریظہ یہ دونو قومین لاوی کی نسل مین تہین اسطرح پر کہ قریظہ اور نضیر دو بہائی تھے اونکی نسل مین یہ دونون قومین تہین وہ دونون بہائی حضرت ہارون علیہ السلام کی نسل مین تھے اور حضرت ہارون اور حضرت موسی علیہما السلام دونون بہائی لاوی کی نسل مین ہین جیساکہ تورات شریف سے ثابت ہو سو قوم قریظہ اور نضیر دونون پر جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے جہاد کیا جو سنگدل تھے اونہون نے قتل ہونا قبول کیا مگر ایمان لانا قبول نہ کیا جنکو اللہ نے ایمان دیا وہ محمدی دین مین آئے اور کچھ نسل مین اللہ نے برکت دی جنہون نے تصول دینا قبول کیا اور ایمان نہین لائے وہ رعیت ہوکر رہی اونکو توبہ کے لیے مہلت ملی حضرت صفیہ جو حضرت ہارون علیہ السلام کی نسل مین تہین خیبر کے لڑائی مین قید ہوکر آئین جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے اونکو آزاد کیا اور اون سے نکاح کیا پہر اللہ یہ پتا دیتا ہے کہ یہودا اور یروشالم کا ہدیہ بہی اللہ کو پسند آویگا یعنے قوم یہودا جو حضرت لاوی کے بہائی یہودا کی نسل مین ہین اون مین بہی بہت ایمان لاوینگے اور یروشالم مین رہینگے اونکی نذرین اللہ قبول کریگا اسمین یہ اشارہ ہے کہ جب تک اللہ سے برخلاف تھے حضرت عیسی اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے دشمن تھے تب تک اونکا کوئی نیک کام قبول نہ تہا کفر اور شرک سے سب نیک کام اکارت ہوجاتے ہین جب ایمان دار ہوجاوینگے جب اونکی نذرین اللہ قبول کریگا پہر یہ پتا دیا کہ مین اوس پیغمبر کے ساتھ تمہاری عدالت کرنیکو آؤنگا اور جادوگرون اور بدکارون کو قائل کرونگا اللہ فرماتا ہے کہ اے یعقوب کی اولاد اسلیئے مینے تمکو فنا نہین کر دیا کہ تم اوسکو مانیکو پاؤ پہر اسی باب کی تیرہوین آیت کے بعد یون ہے تمنے تو کہا اللہ کی بندگی کرنی عبث ہے اور کیا فائدہ ہوگا اگر ہم اوسکے حکمون کو مانین اور اب ہم مغرورون کو نیکبخت کہتے ہین ہان وہی جو شرارت کرتے ہین سو ترقی پاتے ہین وے خدا کو بہی آزماتے ہین تو بہی اونکو رہائی ملتی ہے تب اون لوگون نے جو خداوند سے ڈرتے تھے آپس مین باربار گفتگو کی اور خداوند نے کان دہر کے سنا اور اونکے لیے جو خداوند سے ڈرتے اور اوسکے نام کو یاد کرتے تہی دو سکے

آگیا دگار ہی کا دفتر لکہا گیا اور وہی میرا خاص خزانہ ہونگی او سدن مین جسپی مینی مقرر کیا ہے رب العالمین فرماتا ہے اور جسطرح کوئی اپنی بیٹے پر جو اوسکا خدمت گذار ہے شفقت کرتا ہے مین اونپر شفقت کرونگا تب تم پہر وگے اور صادق اور شریر کے درمیان اوسکے درمیان جو خدا کی بندگی کرتا ہے اور جو اوسکی بندگی نہین کرتا امتیاز کروگے کیونکہ دیکہو وہ دن آتا ہے جو تنور کی مانند سوزان ہوگا تب سارے مغرور اور ہر ایک جو بدکاری کرتا ہے کہونٹی کے مانند ہونگے اور وہ دن جو آتا ہے اونکو جلا دیگا رب العالمین فرماتا ہے ایسا کہ وہ اونکی نہ جڑ چہوڑے گا نہ ڈالی لیکن تم پر جو میرے نام سے ڈرتے ہو سچائی کا آفتاب طلوع کریگا اور اوسکے پنکہون مین شفا ہوگی اور تم نکلو اور گاؤخانے کے بچہڑون کی طرح کودوگے پہاندوگے اور تم شریرون کو پائمال کروگے کیونکہ جسدن مین یہہ ٹہراؤن وہی تمہارے پاؤن تلے کی راکہہ ہونگی رب العالمین فرماتا ہے ای محمدی بہائیوان سب آیتون کا خلاصہ یہ ہے کہ اوسوقت مین بعضے لوگ کہتے تہے کہ ہم دیکہتے ہین کہ بدکار لوگ دنیا مین دولت اور ترقی پاتے ہین پہر ہم اللہ کی شریعت پر کیون چلین جو دیندار تہے اونہون نے بار بار آپس مین مشورہ کیا کہ کیا تدبیر کرین کہ ان لوگون کو ایسی باتون سے روکین اللہ کے یہان اون دینداروں کا یہ کام قبول ہوا اور اونکی اعمال نامی مین لکہا گیا اللہ اپنی پاک بندون سے فرماتا ہی کہ دیکہو وہ دن بہی آتا ہے کہ کافر اور بدکار لوگ دنیا مین بہت بڑی بڑی سزائین پاوینگے وہ دن اونکو اسطرح جلا دیگا جسطرح آگ کہونٹی کو یعنے کسی ہری درخت کے سوکہی جڑ کو جلا دیتے ہے اور نیک لوگ غلبہ پاوینگے جو اللہ سے ڈرنے والے ہین اون سے اللہ فرماتا ہے کہ تمپر سچی دین کا آفتاب نکلے گا اوسکے پنکہون مین یعنے اوسکی شعاعون مین دل کے اور روح کے سب مرضون سے شفا پاؤگے او بچہڑون کی طرح خوب طرح خوشی مین کودوگے اور پہاندوگے اور کافرون کو روندوگے یہ صاف خبر محمدی جہاد کی ہے صداقت کا آفتاب جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہین اللہ تعالے نے قرآن شریف مین سورج کے حق مین چراغ کا لفظ فرمایا ہے اور اپنے رسول پاک محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا کہ ای نبی ہمنی تجکو روشن چراغ بنا کر بہیجا ہے تو اسکا یہ مطلب ہوا کہ ای نبی ہمنی تجکو روشن آفتاب کرکے بہیجا ہے اس سچائی کے آفتاب کا نور سارے جہان کے ایمان والے آدمیون اور جنون کے دلون مین پہیل گیا اور ہمیشہ پہیلتا رہیگا

اندہیرا کفراور جہالت کا جو تمام جہان کے دلون پر چہایا ہوا تہا اس سچے آفتاب نے اللہ کے حکم سے ایمانوالون
کے دلون سے مٹا دیا اس سچے آفتاب نے ایمان والون کو دلکی آنکھون سے اللہ کا نور اور بہشت اور
دوزخ اور بہت کچہہ اندیکہی چیزین دکہلا دین اس سچے آفتاب نے ہی ایمان والون پر اللہ کے حکم سے
اپنا نور چمکا کر اونکو چاند کیطرح روشن کر دیا جسقدر اس سچے آفتاب کے نکلنے کے دن نزدیک آتے
گئے اوسقدر صبح کی روشنی زیادہ پہیلتی گئی یعنے پیغمبرون کی پیش خبریان دن بدن اوسکی سب
پتون اور نشانون کے بیان مین زیادہ روشن ہوتی گئین یہان تک کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام
نے اس سچے آفتاب کے صاف صاف پتے اور نشان خوب طرح بتلا دیے پہر اللہ نے اونکے خادم
یوحنا حواری کو اس سچے آفتاب کا نکلنا ارواحون کے عالم مین دکہا دیا یہانتک کہ یہ سچا آفتاب
مکہ سے نکلا اور مدینہ مین آکر ٹہرا اور تمام جہان پر اوسکی روشنی آج تک پہیلی ہوئی ہے اور امام
مہدی اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے وقت مین خوب طرح اس سچے آفتاب کا نور ہر شخص کو
گہیر لیگا یا اللہ وہ زمانہ ہم محمدیون کو بہت جلد دکہلا دے آمین پادری طامس اسکاٹ لکہتا ہے کہ
سچائی کا آفتاب حضرت عیسیٰ علیہ السلام ہین اونہون نے سچائی پہیلایا اور اونکے بعد
روم کے بت پرستون نے یہودیون کو قتل کیا ہای پادری کو یہ نہ سوجہا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام
کیوقت مین اور اونکے بعد سچے ایمان والون پر بے ایمانون کا غلبہ رہا بے ایمان یہودی اگر روم
کے بت پرستون کے ہاتہون قتل ہوئے تو اسکے بعد بار بار بت پرستون نے عیسائیون کا قتل عام
کیا پہر جہوٹی عیسائیون نے تین سو برس تک سچے عیسائیون پر ظلم ڈہایا جو شخص اوس زمانیکو ایمان
والون کے بڑے غلبہ کا زمانہ ٹہراتا ہے اوسکے دل کی آنکہین بالکل پہوٹ گئی ہین یا اللہ اوسکو
آنکہین دے آمین ارشاد ہوتا ہے تم میرے بندے موسیٰ کی توارت کو یاد رکہو جسے مینے سارے
بنی اسرائیل کے لیے حورب مین اپنے قوانین اور احکام سمیت فرما دیا دیکہو اللہ کے بڑے اور خوفناک
دن کے آنے سے پیشتر مین الیاہ نبی کو تمہارے پاس بہیجونگا اور وہ باپ دادون کے دلونکو
بیٹون کیطرف اور بیٹون کے دلون کو اونکی باپ دادون کیطرف مائل کریگا تاکہ ایسا نہو کہ
مین آؤن اور سرزمین کو لعنت سے مارون انتہے ایسا تو ان آیتون مین یہ اشارہ ہے
کہ موسیٰ کی شریعت پر چلے جاؤ جس مین بدکارون کی سزائین ہین آخری پیغمبر کی شریعت بہی

ایسی ہی ہوگی جس مین ظالمون کو سزائین ملین گے ملا محمد رضا طہرانی رح لکھتے ہین کہ اسمین توراۃ کی
اوس آیت کیطرف اشارہ ہے جس مین فرمایا ہے کہ مین موسی کی مانند ایک پیغمبر بھیجون گا یعنے اوس پہاڑ
پر یہ بات فرمائی تھی اوسکو یاد کرو پھر فرمایا کہ وہ جو اللہ کا بڑا اور خوفناک دن ہے یعنے وہی دن جسکا
ابھی اوپر ذکر ہوچکا ہے جس مین بے ایمان لوگ ایمان والون کے پانون تلے روندے جاوینگے
اوس دن سے پہلے مین الیاہ نبی کو بھیجونگا الیاس پیغمبر وہ ہین جو حضرت سلیمان علیہ السلام کے بعد
تھے اونکا ذکر وہان ہوچکا یہان مطلب یہ ہے کہ ایک اور پیغمبر بھیجونگا جس مین الیاس علیہ السلام کی
روح کی برکت ظاہر ہوگی اسی مراد حضرت یحیی علیہ السلام ہین لوقا نے اپنی انجیل کے شروع مین جہان
حضرت یحیی علیہ السلام کے پیدا ہونیکا احوال لکھا ہے وہان لکھا ہے کہ آپکے باپ حضرت زکریا
علیہ السلام کو جبرئیل نے بشارت دی کہ تیری بیوی بیٹا جنیگی اوسکا نام یحیی رکھنا وہ بنی اسرائیل
مین سے بہتون کو خداوند اونکے خدا کیطرف پھیریگا اور وہ اوسکے آگے الیاس کی روح اور قوت
کے ساتھ چلیگا کہ باپون کے دل لڑکون کیطرف اور نافرمانونکو راستبازون کی دانائی کیطرف
پھیرے اور خداوند کے لئیے ایک مستعد قوم تیار کرے یہان سے معلوم ہوا کہ حضرت الیاس
علیہ السلام کی روح پاک کا اور اونکی روحانی قوت کا ظہور حضرت یحیی علیہ السلام مین ہوا تھا
اسلئے آپکا نام بھی پہلے سے اللہ نے الیاہ رکھدیا حضرت شیخ محیی الدین ابن عربی رح اور اونکے
سوا اور بھی کامل درویشون نے اپنی کتابون مین ثابت کیا ہے کہ پاک روحون کا ظہور
دوسرے شخص مین ہوتا ہے اوس شخص کی اپنی روح بھی اوسکے بدن مین رہتی ہے اور دوسری
پاک روح بھی رہتی ہے اوس سے اوسکے روحانی قوت بہت بڑھ جاتی ہے اب ملاکی علیہ السلام
کی بعد سے حضرت عیسی علیہ السلام کے وقت تک کا احوال ہے پادری شیرنگ نے
آفتاب صداقت مین جو احوال جابجا لکھا ہے اوس سب کا خلاصہ یہ ہے کہ خسرو بادشاہ نے حضرت
عیسی علیہ السلام سے پانسو چھتیس برس پہلے یہودیون کو قید بابل سے چھوڑدیا اوس وقت سے
یہودی لوگ حضرت سکندر یونانی کے وقت تک فارس کے بادشاہون کے تابع رہے حضرت
سکندر نے حضرت عیسی علیہ السلام سے تین سو چونتیس برس پہلے فارس پر چڑھائی کرکے دارا
بادشاہ کو تین فوج کشیون مین شکست دیکر حضرت عیسی علیہ السلام سے تین سو اکتیس برس پہلے

فارسی سلطنت کا تخت لے لیا پادری متہرے نے مفتاح الکتاب مین لکہا ہے کہ حضرت سکندر نے دارا
کی فوج کو کلکیہ مین شکست دی بعد اسکے تمام سرپا یعنے ملک شام اور فونیکیہ یعنی جہان صور اور صیدا دو شہر تہے
قبضہ مین لائے اور یہودیون نے چونکہ اونکے دشمنون کو رسد پہونچا کر اونکی مدد دینے سے انکار کیا تہا
اونہون نے یہودیون پر بہی حملہ کیا آفتاب صداقت مین ہے کہ حضرت سکندر نے شہر صور پر قبضہ
کر لیا اور یہودیون کو کہلا بہیجا کہ میری اطاعت کرو سردار امام نے کہا کہ ہم فارس کے بادشاہ کے
تابعدار رہین ہم اور کسی کی تابعداری نہیں کر سکتے حضرت سکندر اپنی فوج لیکر یروشالم پر چڑہ آئے
مسجد بیت المقدس کے سب خادم اپنے عہدہ کے لباس پہنے ہوئے اور شہر کے باشندے سفید پوشاک
مین اونکی پیشوائی کو گئے اور حضرت دانیال علیہ السلام کی پیش خبریان جو حضرت سکندر کے حق
مین تہین اونکو دکہلائین آپ بہت خوش ہوئے اور مسجد بیت المقدس مین جو عبادت تہی اوسمین
شریک ہوئے اور وہان کے لوگون سے محصول نہین لیا اور اونکو حکم کیا کہ اپنی شریعت پر چلین اور
بہت سی یہودیون کو اپنی فوج مین بہرتی کیا فائدہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی شریعت مین
عبادت خانے کی امام کی پوشاک باریک کتان کا کرتا اور عمامہ اور پاپجامہ ہوتا تہا اور پٹکا
رنگین نہایت عمدہ ہوتا تہا ملا احمد ایرانی نے رسالہ سیف الامت مین لکہا ہے کہ یوسف ابن کوریان
کی کتاب جو قدیم تاریخون مین سے ہے اور حضرت سکندر ذو القرنین علیہ السلام کے زمانے کی قریب
لکہی گئی ہے اوس مین لکہا ہے کہ سکندر مرد باخدا تہے اسیطرح کتاب کما راسے اونکا خدا پرست
ہونا ثابت ہوتا ہے مگر معلوم ہوتا ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی شریعت پر نہ تہے اور اس مین
کچہ نقصان کی بات نہین کیونکہ حضرت موسیٰ علیہ السلام فقط اپنی قوم بنی اسرائیل کیطرف بہیجے گئے
تہے اور حضرت سکندر بنی اسرائیل مین سے نہین تہے فائدہ یعنے حضرت سکندر حضرت یعقوب
علیہ السلام کی نسل مین نہین تہے بلکہ حضرت یعقوب علیہ السلام کے بہائی عیص کے نسل مین تہے
اور حضرت یعقوب علیہ السلام کی نسل کے سوا اور قومون پر حضرت موسیٰ علیہ السلام کی شریعت کی
قاعدون پر چلنا فرض نہین تہا اوسوقت مین ہر قوم کے واسطے شریعت جدا تہے حضرت سکندر
غالبًا حضرت ابراہیم علیہ السلام کی شریعت پر تہے اور بعضون نے لکہا ہے کہ بعد اسکے وہ خود
پیغمبر ہوئے اب ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو شریعت اللہ نے سارے جہان کیواسطے

رہی ہے جو اس شریعت کا تابع نہین وہ ہمیشہ آگ مین رہیگا آفتاب صداقت مین ہے کہ جب حضرت
سکندر کی بڑی سلطنت اونکی انتقال کے بعد اونکے سپہ سالارون پر تقسیم ہوئے مصر کے بادشاہ
طالمی نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے تین سو بیس برس آگے ہفتہ کے دن جب یہودی اپنی
شریعت کے لحاظ سے لڑائی پر تیار نہ تھے شہر یروشالم پر چڑھ کر قبضہ کر لیا اور بہت سی یہودیونکو
مصر مین لیجا کر شہر اسکندریہ مین بسایا حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے تین سو چودہ برس پہلے کوچک
ایشیا کے بادشاہ انتگنس نے شہر یروشالم اور اوس تمام ملک کو طالمی کے ہاتھ سے چھین لیا اور تیرہ
برس تک چارون طرف کی لڑائیون کی کثرت سی یہودیون نے بڑی تکلیف اوٹھائی اور بہت سے
اون مین سے وطن چھوڑ کر ملک مصر مین جا رہے لیکن جب آس پاس کے شہر لوٹے گئے شہر یروشالم
بچ رہا غیر تاریخ لکھنی والون سے ثابت ہے کہ اوس زمانہ مین آس پاس کی قومین یہودیون کا
اس باعث سی بہت لحاظ رکھتی تھین کہ وہ اپنی شریعت پر قائم تھے حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے
تین سو گیارہ برس پہلے جب مخالف بادشاہون مین صلح ہوئی ملک یہودا انتگنس کی
حکومت مین آگیا پھر حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے تین سو دو برس پہلے مصر کے بادشاہ طالمی
نے اوسکو لے لیا اور اوسوقت سے لیکے حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے دو سو پانچ برس پہلے
تلک ملک یہودا مصر کے بادشاہ کا تابع رہا اس عرصے مین یہودی لوگ اکثر امن چین سے
رہتے تھے اور سردار امام حاکم کیطور پر بندوبست کرتے تھے اونمین سے بہت علم والون نے
یونانی علم کا چرچا کیا اور اونکی سبب سی حضرت موسیٰ علیہ السلام کی کتاب کی سوا بہت روایتین
جنھین آخر کو یہودی بہت مانتے تھے اوسی زمانہ سے جاری ہونے لگی انھین دنون مین وہ
جماعت جو سنہدرن کہلاتی ہے مقرر ہوئے اسمین بہتر آدمی سردار امام اور بزرگ اور سائر
یعنے شریعت نویس شریک ہو کر دین کے مقدمون کو فیصلہ کرتے تھے آفتاب صداقت مین دوسری
جگہہ لکھا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے دو سو ستر برس پہلے شہر اسکندریہ مین مصر کی بادشاہ
کی حکم کے موافق اونکی کتابین ستر آدمیون کے ہاتھ سی یونانی زبان مین ترجمہ ہوئین اور یہہ ترجمہ
آج تک موجود ہے پادری اگستس لکھتا ہے کہ حضرت سکندر کے بعد مصر کے دوسرے بادشاہ
طالمی فلادیلفس کے زمانہ مین توریت شریف کا ترجمہ یونانی زبان مین ہوا آفتاب صداقت

میں ہے کہ نہیں معلوم اس ترجمہ کے سبب سے یا کسی اور باعث سے ہو مگر یہ بات تحقیق ہے کہ حضرت عیسی
علیہ السلام سے پہلے کچھہ دیر سے ساری قومیں اسکی بہت منتظر ہوئیں کہ دین کا ایک نیا اوستاد
آنیوالا ہے حضرت عیسی علیہ السلام سے دو سو انیس برس پہلے سے لیکے دو سو سولہ برس پہلے
تک سوریا کی بادشاہ انٹیاکس نے مصر کے بادشاہ طالمی چہارم سے اور حضرت عیسی علیہ السلام
سے دو سو تین برس پہلے سے لیکے ایک سو ستانوے برس پہلے تک طالمی پنجم سے لڑائی کی اس سبب سے
یہودیوں کو طرح طرح کی تکلیف ہوئی آخر لڑائی میں اونہوں نے مصر کے بادشاہ سے باغی ہوکر سوریا
کے بادشاہ کی تابعداری اختیار کی پہلے پہل اوسنے انکی بہت خبرداری کی اور اونکی مسجد اور دینی
رسموں کی نگہبانی کے لیے دو ایک فرمان جاری کئے بلکہ اپنے خزانہ سے اس کام کے انجام دینے
کے لیے ایک بڑا سالیانہ مقرر کیا لیکن اوسکی جانشین سلوکس چہارم نے اوسکو موقوف کر کے
مسجد کے لوٹنے کا ارادہ کیا پر کسی سبب سے رک گیا اوسکی جانشین انٹیاکس چہارم نے سردار
امام کا عہدہ روپیہ کیواسطے بیچکر یہودیوں کو یہانتک ناراض کیا کہ اونہوں نے اوسکی سپہ سالار
کو مسجد کے خزانہ میں مار ڈالا اسپر بادشاہ نے بائیس ہزار آدمی کی فوج بھیجکر حکم دیا کہ شہر میں جاکر
ہر اک مرد کو قتل کریں اس انٹیوکس ظالم کی شرارتوں کا احوال حضرت دانیال علیہ السلام کے
آٹھویں باب میں بہت بیان ہو چکا ہے پادری الگتنس نے اوسکی احوال میں لکھا ہے کہ اون لوگوں
کے عقیدہ میں اوباشی اور نشہ بازی کا دیوتا بچس تھا جس روز اوسکی ضیافت کیجاتی تھی عشق پیچان
کی پتی لیکر اوسکی نشان کیواسطے پہننے کو اور اوسکی پوجا کے تیوہار میں ملنے کو یہودیوں پر جبر کیا اور
اسپر بھی جبر کیا کہ بتوں کو پوجا اور انٹیوکس کی پیدایش کے دن سور کا گوشت کہاؤ جو اونکی نزدیک
ناپاک کہانا تھا اور اگر کوئی ان باتوں سے انکار کرے تو اوسکی گردن مارے جاوے شہر میں دو
عورتیں تہیں اونہوں نے اپنے لڑکوں کو اللہ کی بندگی کے لیے خاص کر دیا تھا اون ظالموں نے
لڑکوں کو اونکی ماؤں کے گلوں پر باندہکر اونہیں شہر کی سڑکوں میں لے گئے اور شہرپناہ تک
پہونچکر اونہیں اور اون سب کو جو اونکی شریک تہی گرا دیا الیعزر ایک بڑے بوڑہے عالم تہے اونہوں نے
ناپاک چیز کہانے سے انکار کیا لوگ اونکا منہہ کہولنے لگے اونہوں نے کسیطرح نہ مانا تب کہا اپنا کہانا
لاکر ہمارے ساتہہ کہاؤ تا کہ لوگ سمجہیں کہ تمنے حرام کہانا کہایا یہ سمجہکر لوگ کہاویں اون بزرگ نے

یہ بہی نہ مانا کافرون نے اونکو مار ڈالا ایک عورت تہی اوسکی سات بیٹے تہے اونہون نے سور کا گوشت اور
بتون کا کہانا نہ کہایا وہ گرفتار ہوئے پہلے بڑا بیٹا شکنجے مین کہینچا گیا اسنے بہی اوسکے نمانا تب وہ مار ڈالا
گیا اور دوسرا بیٹا بہی قتل کیا گیا مرتے وقت اوسنے کہا کہ تو ظلم سے ہماری زندگی لیتا ہے لیکن وہ
جسکی شریعت مانکر ہم اپنی زندگی کو دریغ نہین کرتے وہ ہمین ہمیشہ کی زندگی بخشیگا تیسرا جب قتل
ہونے لگا تب کہنے لگا کہ یہ بہتر ہی کہ ہم مارے جاوین اور اللہ جو ہمین اوٹہاویگا اوسپر بہروسا
رکہین چوتہی نے کہا تو اس دنیا مین قدرت والا ہی لیکن تو فنا ہونیوالا ہے یہ نہ سمجہنا کہ اللہ نے ہماری
قوم کو چہوڑ دیا اوس مان کا حال یہ ہوا کہ اپنی ساتون بیٹون کو ایک دن مین قتل ہوتے دیکہکر
اللہ پر بہروسا رکہکر خاطر جمع رہی جب اوسکا چہوٹا بیٹا شکنجے مین کہینچا جاتا تہا قتل کرنے والون نے
اوس سے وعدہ کیا کہ اگر اپنے دین کو چہوڑ دیگا تو بڑا انعام پاوے گا اوسکی مان نے کہا کہ بیٹے
اس ظالم سے خوف نکر اور خاطر جمع ہوکر اپنی بہائیون کیطرح مرنا قبول کر کہ مین اونکی ساتہ تجہی بہی
ہمیشہ کی نیک بختی مین پاؤن آخر کو وہ مان بہی قتل کی گئی اسیطرح بہتیرون نے تکلیف اور مصیبت
اور موت بہی پائی لیکن اللہ نے اپنی لوگون کو نہ چہوڑا اونکی لئی ایک چہوڑانیوالا یعنے یہوداہ
کیا سید منصور علی صاحب دہلوی نے تاریخ بیت المقدس مین تفسیر ڈائیلی کی دوسری جلد
کے صفحہ ۱۷۶ و صفحہ ۱۷۰ اسے نقل کیا ہے کہ ایک بوڑہا کاہن جسکا نام متاتیاس تہا اپنی پانچ
بیٹون سمیت اس ظلم کی باعث سے یروشالم کو چہوڑکر شہر مودین کو گیا انٹیوکس کے ایک عہدہ دار
نے جسکا نام اپل لیس تہا اوسکا بہیجا گیا تاکہ بادشاہ کی حکم کی زبردستی تعمیل کرواوے
اپل لیس نے متاتیاس کو بڑی عزت کا وعدہ کیا اور بت پرستی پر راضی کرنا چاہا اور اوسنی
اوس وعدی کو رد کیا اور جو یہودی بت پوجنی کو چلنی لگا اوسکو قتل کیا پہر اوسنی اپنی بیٹون
کے ساتہ بادشاہ کے اوس کارندی پر حملہ کرکے اوسی اور اوسکی سب ہمراہیون کو قتل کیا اور
بتون اور قربان گاہون کو توڑکر پہاڑون کیطرف چلا گیا جب بہت یہودی جو اپنی دین پر
قائم تہے اوسکی ساتہ ہوئے تب یہودیہ مین سے جاکر سب شہرون مین سے بتون کی قربانگاہون
کو ڈہاریا اور بتون کے پنڈتونکو اور دین سے پہرے ہوئی یہودیون کو قتل کیا اور حضرت
عیسیٰ علیہ السلام سے ایک سو ستسٹہہ برس پہلی سچے خدا کی عبادت پہر جاری کی اس کے

دوسرے سال متاتیاس مرگیا اور اوسکا بیٹا یہودا جسکا خطاب مکابیوس تہا اوسکا جانشین ہوا اور بہت لوگ جو اللہ کی شریعت پر سرگرم تہے اوسکی فوج مین شامل ہوئے وہ انٹیوکس کے کئی بہاری لشکرون کو شکست دیکر شہر یروشالم کو قبضہ مین لایا اور مسجد کو پاک کرکے اللہ کی عبادت کو نئے سرے سے جاری کیا اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے ایک سو چونسٹھ برس پہلے انٹیوکس مرگیا اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے ایک سو اکسٹھ برس پہلے یہودا لڑائی مین قتل ہوا پادری اکستس لکہتا ہے کہ جب یہودا نے اپنی رفیقون کو بہاگتی دیکہا تب دل شکستہ ہوا لشکرون نے اوسکو بہاگنے کی صلاح دی لیکن اوسنے کہا کہ کبھی ایسا نہوگا کہ مین اپنی پیٹہہ دشمنون کو دکہلاؤن آخر وہ لڑائی مین مارا گیا پادری میتہر کے مفتاح الکتاب کے صفحہ ایک سو چہتیس اور ایک سو سینتیس مین ہے کہ جبکہ سردار امام جسکا نام اونیاس تہا مصر مین چلا گیا تہا یونتان نے یعنے وہ جو یہودا کا بہائی تہا یروشالم مین حکومت اور امامت پائی اور رومیون کے ساتہہ قول و اقرار کیا جب تروفون جو سریا یعنے شام کے تخت پر زبردستی سے بیٹہا تہا اوسکی دغابازی سے یونتان قتل ہوا اب حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے ایک سو چوالیس برس پہلے شمعون اوسکا جانشین ہوا اوسنے یروشالم کا بندوبست کرکے یہودیون کو غیر قومون کی حکومت سے ازاد کیا پہر حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے ایک سو پینتیس برس پہلے اوسکے داماد نے اوسکو قتل کیا اوسکے بعد اوسکا بیٹا ہیرکانس حاکم اور سردار امام ہوا اور ادومیون کو زبردستی یہودیون کے دین مین لایا اور رومیون کے ساتہہ نئے سرے سے قول و اقرار باندہا اخر اپنی بیٹی ارسطوبلس کو حکومت اور امامت مین جانشین کرکے حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے ایک سو سات برس پہلے مرگیا اوسنے یہودیہ مین اگلے زمانہ کے موافق پہر بادشاہت قائم کی اوسکے مرنے کے بعد اوسکا بیٹا سکندر جنیوس تخت نشین ہوا اوسنے حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے ستانوی برس پہلے فلسطیون پر جبر کرکے یہودی دین کا اقرار کروایا اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے اوناسی برس پہلے مرگیا اور جب ارسطوبلس نے اپنی بڑی بہائی ہیرکانس کے برخلاف رومیون سے مدد چاہی تب پمپیوس نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے ترسٹھ برس پہلے ہیرکانس کو تخت پر بٹہایا لیکن یہودیہ کو رومی بادشاہت کا ایک خراجی صوبہ ٹہرایا بلکہ اپنی عہدہ دارون سمیت قدس الاقداس مین داخل ہونے سے

اوسکی بے عزتی کی آفتاب صداقت مین ہے کہ شہر پناہ کو گرادیا اور اس لڑائی مین بارہ ہزار یہودی
قتل ہوے اسکی بعد پامپی نے مسجد کے سارے سامان کو بچاکر موافق دستور کے عبادت بجالانیکا
حکم دیا پہر جولیوس قیصر کے وسیلہ سی انطیپتر ادومی تمام ملک یہودا کا رومیون کیطرف سی
حاکم ہوا اور اوسکی تحت مین ہرکانس یہودیون کا اور شہر یروشالم کا حاکم اور سردار امام تہا
حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے چالیس برس پہلے انطیپتر مرگیا اور اوسکا بیٹا ہیرودیس یہودیا
اور جلیل کا حاکم ہوا اون دنون مین انتگونس یہودیون کا بادشاہ اور سردار امام تہا وہ ہیرودیس
سے برخلاف ہوا یہانتک کہ وہ شہر روم مین بہاگ گیا وہان وہ یہودیون کا بادشاہ ٹہرایا گیا
لیکن اپنے تخت کے لیے انتگونس سے تین برس تک لڑا آخر یروشالم کو گہیر لیا اور حضرت عیسی
علیہ السلام سے چونتیس برس پہلے اوسپر قبضہ کیا اور مریمنی یہودن سے بیاہ کیا اور یہودیون
کے خوش کرنیکے لیے مسجد کی بڑی آرایش کی ادومی لوگ مدت سی دین یہود کے مرید ہوگئی
تہی تسپر بہی یہ بادشاہ چونکہ سنگدل اور ظالم تہا یہودی اوس سے ناخوش تہے اوس نے اپنی
جورو اور اوسکی دادا اور مان اور بہائیون کو بلکہ اپنی بیٹون کو بہی قتل کیا اوس نے اپنی مرتے
وقت یہودیون کے بزرگون کو شہر اریحا مین بلایا اور بہن اور بہنوئی کو کہا کہ مین جانتا ہون
کہ یہودی لوگ میرے مرنے سے بہت خوش ہونگی جب مین مرون تو ان سبہون کو قتل
کیجیو تو میری مرنے پر ملک یہودا مین بڑا ماتم اور نوحہ ہوگا یہ حکم پورا نہین ہوا یہودیون نے
اسلیی اوسکی برداشت کی کہ اون دنون مین سب کوئی اوس آنے والے کے جلد آنے کی بڑی
انتظاری کرتے تہے جسکی آمد کا وعدہ قدیم سے تہا اس بادشاہ کے عمل کے آخر مین حضرت عیسی
علیہ السلام پیدا ہوئی دوسری جگہہ لکہا ہے کہ اگستس قیصر کے چہبیسوین برس آپ پیدا ہوئے
ابوالفدا نے اس بادشاہ کا نام اغسطس لکہا ہے اب ہم کہتے ہین کہ یہان سی معلوم ہوا کہ جب ظلم
کسی ظالم بادشاہ کا شدت سے ہوتا تہا او سوقت لوگ انتظار کرتے تہے کہ وہ پیغمبر جسکا وعدہ
مدتون سے ہے جو حضرت موسیٰ علیہ السلام کی مانند غریبون کو ظالمون کے پنجے سے چہوڑاویگی
اور ظالمون کو قتل کرینگی وہ جلد تشریف لاوین اب انجیل شریف مین سے محمدی
بشارتون کا بیان ہے ای ایمان دالو حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر جو کلام اللہ فرقان کریم

اوسکا نام انجیل ہے وہ کلام آپکی زبان پاک سے لوگون نے سنا اور اوسکو یاد رکہا اور لکہا آپکی کئی
خادم خاص اور عاشق باخلاص تہے جو حواری کہلاتے تہے اللہ نے قرآن شریف مین اونکی بڑی
تعریف لکہی ہے اون مین سے جناب متی حواری نے جو کلام اللہ کا آپ سے سنا اوسکو لکہا اور
اوسکے ساتہہ آپکی پیدایش اور معجزون کا حال بہی لکہا وہ متی کی انجیل کہلاتی ہے اور جناب یوحنا
حواری نے جو کلام اللہ کا آپ سے سنا وہ لکہا اور معجزون کا احوال بہی لکہا وہ یوحنا کی انجیل
کہلاتی ہے اور دو انجیلین اونہون نے لکہی جنہون نے حضرت عیسی علیہ السلام کو نہین دیکہا
مگر دیکہنے والون سے جو سنا وہ لکہا ایک انجیل مرقس نے لکہی دوسرے لوقا نے ان چارون
انجیلون مین اللہ کا کلام اوتنا ہی ہے جتنا حضرت عیسی علیہ السلام نے دین کی تعلیم مین
فرمایا ہے باقی کلام متی اور یوحنا اور مرقس اور لوقا کا ہے پادری لوگ ہٹدہرمی سے کہتے
ہین کہ یہ سب کلام اللہ کا ہے ان چارون انجیلون کے ساتہہ اور رسالے حواریون کی اور اونکے
شاگردون کے بہی اوسی جلد مین لگے ہوئے ہین پادری لوگ عقل کی آنکہہ بند کرکے کہتے ہین
کہ یہ سب اللہ کا کلام ہے اگلی زمانہ کے عیسائی جس کتاب کو حضرت عیسی علیہ السلام سے کچہہ
علاقہ دیکہتے تہے اوس علاقہ کی راہ سے اوسکو بہی انجیل بولتے تہے مگر یہ بات کہلی ہوئی
ہے کہ اللہ کا کلام اوتنا ہی ہے جتنا حضرت عیسی علیہ السلام نے سنایا ہے حضرت عیسی
علیہ السلام نے صاف فرمایا کہ جو کلام تم مجہسے سنتے ہو یہ کلام اللہ کا ہے اور حواریون نے کہین
نہین فرمایا کہ یہ کلام اللہ کا ہے جو ہم تم سے کہتے ہین امام عبدالباقی زرقانی نے مواہب لدنیہ
کی شرح مین اور ابن خلدون رح نے اپنی تاریخ مین اسیطرح پر متی اور یوحنا اور لوقا اور
مرقس کے چارون انجیلون کا احوال لکہا ہے آپ ایمان والو حضرت عیسی علیہ السلام کی خادمون
نے یہ بہت بڑا کام کیا کہ اللہ کے کلام کے ساتہہ حضرت عیسی علیہ السلام کا احوال بہی لکہدیا اور
مطلب انجیل کا خوب کہل گیا حضرت عیسی علیہ السلام کے سونے کا اور کہانے اور پینے کا
اور رفتار و گفتار ہی کا احوال بہی لکہدیا کہ سب لوگ دیکہین کہ حضرت عیسی علیہ السلام
بشر تہے خدا نہین تہے جناب متی حواری نے اور لوقا نے آپ کی پیدا ہونیکا احوال لکہا ہے
خلاصہ اوسکا یہ ہے کہ حضرت مریم اہی کنواری تہین کہ اللہ نے حضرت جبرئیل علیہ السلام کو

کو اونکے پاس بھیجا اونہون نے فرمایا کہ اللہ کے فضل سے تیرے یہان بیٹا ہوگا آپ بولین یہ کیونکر ہوگا
مین تو ابھی مرد کو نہین جانتی حضرت جبرئیل علیہ السلام نے کہا کہ اللہ کی قدرت سے سب آسان ہے
اس مقام مین جناب متی نے یون لکھا ہے کہ حضرت مریم روح القدس سے حاملہ ہوئین اور
لوقا نے صاف لکھا ہے کہ جبرئیل آئے اور بولے کہ تو بیٹا جنیگی صاف معلوم ہوا کہ روح القدس
حضرت جبرئیل کا خطاب ہے اللہ کی حکم سے حضرت عیسی علیہ السلام حضرت مریم کی پیٹ مین آئی
بعد اسکے حضرت مریم بیت اللحم مین تشریف لے گئین وہان حضرت عیسی علیہ السلام پیدا ہوئے اللہ تعالی نے
قرآن مجید مین خبر دی ہے کہ پیدا ہونیکی بعد آپ بول اوٹھے کہ مین اللہ کا بندہ ہون اللہ نے
مجھکو کتاب دی اور مجھکو نبی کیا جناب متی لکھتے ہین کہ آپ یہودیہ کے بیت اللحم مین پیدا ہوئے
پھر حضرت مریم آپکو لیکر مصر مین جا کر رہین پھر وہان سے صوبہ جلیل کے اطراف مین ایک شہر
مین آکر رہین جسکا نام ناصرہ تھا پھر طبریوس قیصر کی بادشاہت کے پندرہوین برس حضرت
یحیی علیہ السلام جو حضرت ذکریا علیہ السلام کے بیٹے تھے اون پر جنگل مین اللہ کا کلام اوترا
اور وہ صوبہ یہودیہ کے جنگل مین منادی کرنے لگے اور فرمانے لگے کہ توبہ کرو کیونکہ آسمان کی
بادشاہت نزدیک ہے پادری اسکاٹ جو ہمارے زمانہ مین ہے اردو تفسیر مین لکھتا ہے کہ
انجیل ایک قانون ہے اور اوسکا انتظام ایک بادشاہت ہے یہ بادشاہت آسمانی بادشاہت
کا نمونہ ہے بلکہ ایک حصہ ہے اور بعضی جگہہ دونون بادشاہتون کا ایسا ذکر آیا ہے گویا ایک
ہی سمجھی جاتی ہین پادری کا مطلب یہ ہے کہ شریعت کے حکمون کا جاری کرنا اللہ کیطرف کی
بادشاہت ہے اور آسمانی بادشاہت کا نمونہ ہے یعنے اللہ نے جو اپنی بادشاہت آسمان پر
اور بہشت مین ظاہر کی ہے اوسکا یہ نمونہ ہے کہ پیغمبر جو دین کے بادشاہ ہین اللہ کیطرف
سے شرعی حکمون کو جاری کرتے ہین اب ہم کہتے ہین کہ انجیل شریف مین یہ لفظ بار بار آیا ہے
کہین اوس سے صاف بہشت کے معنے سمجھے جاتے ہین کہین شریعت اور بہشت دونون کو
ملا کر آسمان کی بادشاہت فرمایا ہے کیونکہ شریعت بہشت کی راہ ہے کہین پیغمبری اور دین
کی بادشاہی کے معنے صاف سمجھے جاتے ہین حضرت یحیی علیہ السلام پر ایمان لانے کی ذکر مین
اور حضرت عیسی علیہ السلام کے معجزون کی ذکر مین یہ لفظ آیا ہے مگر وہ آسمانی بادشاہت

جسکی بشارت حضرت یحییٰ اور حضرت عیسیٰ علیہما السلام دیرہے ہین یہ بشارت وہ اپنی بادشاہت
کی نہین دیتے وہ توصاف اوس پیغمبری کی بشارت دیتے ہین جسکا زمانہ نزدیک آپہونچا ہے
جسکی ساتھہ ظاہر کی بادشاہت بہی ہوگی اور بے ایمانون کی بادشاہتون کو مٹا دیگی یاد رکہنا چاہیے
لکہتا ہی کہ اس بادشاہت کی خبر دانیال علیہ السلام نے دی ہے کہ اون بادشاہون کے دنون
مین آسمان کا خدا سلطنت قائم کریگا جو ہمیشہ تک نیست نہوگی اور وہ سلطنت دوسرے کے قبضہ
مین نہ پڑیگی وہ اون سب سلطنتون کو ٹکڑی ٹکڑی کر ڈالیگی اور ہمیشہ تک قائم رہیگی
یہودی لوگ اس بادشاہت کے انتظار مین تہے اور حضرت یحییٰ علیہ السلام کے دنون مین اس
آسمانی بادشاہت کی نسبت مین جدا جدا رائین تہین اکثر لوگ یہہ خیال کرتے تہے کہ مسیح ایک
شخص ہوگا جس مین قدرت الٰہی کا ظہور ہوگا اور اوس بادشاہت کا بانی ہوگا اور یہودی
یہ بہی سمجہتے تہے کہ وہ ایک پاک بادشاہت ہوگی جو تمام سلطنتون پر غالب ہوجائیگی اور ہمیشہ
تک قائم رہیگی رومیون کی جگہہ قوم اسرائیل تمام دنیا پر غالب ہوگی حضرت یحییٰ علیہ السلام
کے زمانہ مین روم کی سلطنت سی یہودیون کو ظلم پہونچا تہا فلسطین پر ایک رومی حاکم حکومت
کرتا تہا جسکا دار السلطنت قیصریہ مین تہا اور یروشلم کی وہ قدر نہی تہی یہودی ناراض
تہے اسلیے یہ بڑی امید اونکو تہی کہ مسیح آویگا اور رومیون کی سلطنت کو برباد کرکے آپ ہمیشہ
تک سلطنت کریگا آسے پادریو اس بادشاہت کی معنے جو اوسوقت کے یہودی سمجہے تہے وہی معنے
حضرت دانیال علیہ السلام کی کتاب سے خوب ظاہر ہین اور تم جانتے ہو کہ حضرت عیسیٰ عم
کے بعد رومیون کا ظلم ایمان والون پر دن بدن بڑہتا گیا ہے تم کیون نہین سمجہتے کہ یہہ
صاف بشارت محمدی بادشاہی کی ہے جس نے رومیون کی اور تمام بے ایمانون کی سلطنتون
کو برباد کردیا حضرت یحییٰ علیہ السلام اسی بادشاہت کی خبر دیتے تہی جناب متی لکہتے ہین
کہ یروشلم اور سارے ملک یہودیہ اور اردن کے گردنواح کے سب لوگ باہر اون کے پاس
آئے اور اپنی گناہون کا اقرار کرکے اردن مین اون سے اصطباغ پایا اصطباغ کے معنے ہین
رنگ دینا حضرت یحییٰ السلام جس سے توبہ لیتے تہے اوسکو نہارون مین نہلاتے تہے آپکی
برکت سے وہ شخص احمد کی عشق اور محبت مین رنگین ہوجاتا تہا جناب متی لکہتے ہین کہ جب

انہی دیکھا کہ بہت سے فریسی اور صدوقی اصطباغ پانیکو آپ کے پاس آئے ہین تو اون سے کہا اے
سانپون کے بچو تمکو آنیوالے غضب سی بہاگنا کس نے سکہلایا پس توبہ کے لائق پہل لاؤ اور اپنی
دلمین ایسا کہنی کا خیال مت کرو کہ ابراہیم ہمارا باپ ہی کیونکہ مین تمسی کہتا ہون کہ خدا انہین
پتہرون سے ابراہیم کے لیے اولاد پیدا کر سکتا ہے اور درختون کی جڑ پر اب کلہاڑا رکہا ہے
پس ہر ایک درخت جو اچہا پہل نہین لاتا کاٹا جاتا ہی اور آگ مین ڈالا جاتا ہی یاد رہی سکاٹ
لکہتا ہی کہ فریسی ایک عبرانی لفظ سے نکلا ہی جس کے معنے ہین الگ وہ لوگ دنیا سی الگ رہنے کا
دعوی کرتے تھے یوسیفس لکہتا ہی کہ ہیرودیس کے مرنے پر اونکا شمار چہہ ہزار تہا وہ دعوی
کرتے تہی کہ ہم ہی سیدہی راہ پر ہین وہ تمام شریعت کو حرف بحرف مانتی تہے اور ربیون کی
کل روایتون پر چلتی تہے وہ ظاہری پاکیزگی بہت دکہلاتے تہے اور خودنمائی کرتے تہے صدوقی
فرشتون کے اور قیامت کے منکر تہے اکثر یہودی ملکی بندوبست کرنے والے اسی فرقے
کے تہے آسے ایمان دار حضرت یحیی علیہ السلام نے اون سے فرمایا اے سانپون کے بچو یعنے
ظالم اور بے دین لوگون کے بچو تمکو آنے والے غضب سی بہاگنا کس نے سکہلایا یعنے بڑا تعجب
ہے تم توبہ کے لیے آئے ہو توبہ کے لائق پہل لاؤ یعنے نیک اعمال خالص اللہ کی محبت سی کرو اور
اس بات کا غرور اور گہمنڈ دل سے نکالو کہ ہم حضرت ابراہیم علیہ السلام کی اولاد ہین کیونکہ
اللہ تعالی اگر چاہے پتہرون سے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی اولاد پیدا کردے اسمین صاف
اشارہ ہی کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی اولاد تمہارے سوا اور بہی ہین حضرت ابراہیم
علیہ السلام کے بیٹی جو حضرت اسماعیل علیہ السلام ہین اونکی نسل مین عرب لوگ ہین اونکو حقیر
مت جانو اور اون پر رشک مت کرو اور فرمایا کہ جو درخت اچہا پہل نہین لاتا وہ کاٹا جاتا ہی
اسکا یہ مطلب کہ جو لوگ ایمان نہین لاتے وہ کاٹے جاوینگے اور دوزخ کی آگ مین جاوینگی
کلہاڑا جڑ پر رکہا ہے یعنے اونکی قتل ہونیکا وقت نزدیک آیا ہی محمدی تلوار سی کافر قتل ہونگے
اس بیان سے صاف ثابت ہوا کہ آپ محمدی بادشاہی کے بشارت دیتے تہے پہر فرمایا کہ مین
تمکو توبہ کے لیے پانی سے اصطباغ یعنے رنگ دیتا ہون لیکن وہ جو میرے بعد آتا ہی مجہسے
زور آور ہی اور مین اوسکی جوتیان اوٹہانیکے لائق نہین وہ تمہین روح القدس اور آگ سے

اصطباغ دیگا اب ایمان والو یہ اشارہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی طرف ہی اور مطلب یہ ہی کہ وہ
تمہارے دلون کو اور روحون کو حضرت جبرئیل علیہ السلام کے فیض سے رنگین کر دیگا آگ کا
لفظ اسلیے فرمایا کہ فرشتون کو اللہ نے بڑی طاقت دی ہی جس شکل مین چاہین ظاہر ہون
حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بعد حواریون پر آگ کے شعلہ برسی وہ فیض حضرت جبرئیل علیہ السلام
کا تہا اوسیوقت سے اون کے دل آگے سے زیادہ مضبوط ہوگئی جا بجا یہودیون کو اور بت پرستونکو
وعظ سنایا اور بہت سے صدمے اللہ کی راہ مین نہایت خوشی سے اوٹھائی پھر فرمایا کہ اوسکا
سوپ اوسکے ہاتھہ مین ہے وہ اپنی کھلیان کو خوب صاف کریگا اور اپنی گیہون کو کھتی مین جمع
کریگا اور بھوسے کو اوس آگ مین جلاوے کا جو نہین بجھتی آسکا یہ مطلب کہ جو لوگ اوسپر ایمان
لاوینگی اور نمین جو اوسکی راہ پر رہین گے اونکو اللہ کی حکم سی بہشت مین پہونچاویگا اور جو اوسکی
راہ پر نہین رہینگے فقط موہنہ سی اوسکا نام لین گے اون کو اللہ کے حکم سے آگ مین جلاویگا
جناب متی اور لوقا کا بیان ہے کہ پہر حضرت عیسیٰ علیہ السلام صوبہ جلیل سے نہر اردن کے
کنارے حضرت یحییٰ علیہ السلام کے پاس آئے تا کہ اون سے اصطباغ پاوین حضرت یحییٰ عذر
منع کیا اور فرمایا کہ مین تم سے اصطباغ پانیکا محتاج ہون حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا
کہ ہمکو مناسب ہی کہ یون ہی سب سچائی کے کام پورے کرین حضرت عیسیٰ علیہ السلام جونہین
اصطباغ پاکر پانی سے نکلکر اوپر آئے آپ دعا مانگ رہی تہے کہ آپکے لیے آسمان کہل گیا اور
روح القدس کو یعنے حضرت جبرئیل علیہ السلام کو کبوتر کی مانند اوترتے اور اپنے اوپر آتے
دیکہا پہر آپ نے جنگل مین چالیس دن اور چالیس رات روزہ رکہا اوسوقت حضرت عیسیٰ
علیہ السلام برس تیس ایک کی تہے پہر جناب متی نے چوتہی باب مین لکہا ہے کہ جب حضرت عیسیٰ
علیہ السلام نے سنا کہ حضرت یحییٰ علیہ السلام قید کیٔ گیٔے یعنے ہیرودیس نے اونکو قید کیا تب
آپ صوبہ جلیل کیطرف چلی گئی اور ناصرہ کو چہوڑکر کفرناحوم مین جا رہے اسیوقت سے آپنے
منادی کرنا شروع کیا کہ توبہ کرو کیونکہ آسمان کی بادشاہت نزدیک آئی اور مرقس کے
انجیل مین یون ہے کہ آپ یہ کہتی ہوئے جلیل مین آئے کہ وقت پورا ہوا اور خدا کی بادشاہت
نزدیک آ گیٔی توبہ کرو اور انجیل پر ایمان لاؤ جناب متی لکہتی ہین کہ آپ تمام جلیل مین

پہرتے تہے اونکی عبادت خانون مین تعلیم دیتے تہے اور بادشاہت کی خوشخبری کی منادی کرتے تہے
اور لوگون کی سارے دکہہ دردون کو دفع کرتے تہے لوقا کے چوتہی باب کی اخیر مین ہی کہ قوم
کے لوگون نے آپکو روکا کہ ہماری پاس سے نہ جائیے آپنے فرمایا کہ مجہی ضرور ہی کہ اور شہرون مین
بہی خدا کی بادشاہت کی خوشخبری دون کیونکہ مین اسی لئی بہیجا گیا جناب متی نے بعد اسکے
پانچوین باب سی ساتوین باب تک اللہ کا کلام لکہا ہے جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے ایک پہاڑ
پر بیٹہہ کر سبکو سنایا پہر آٹہوین اور نوین باب مین آپ کے معجزی لکہی ہین نوین باب کے آخر مین
لکہا ہی کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام سب شہرون اور سب بستیون مین اونکی عبادت خانون مین
سکہلاتے تہے اور بادشاہت کی خوشخبری کی منادی کرتے تہے دسوین باب مین لکہا ہی کہ
حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے اپنی بارہ شاگردون کو اللہ کے حکم سے ایسا فیض دیا کہ اللہ
کے حکم سے بیمارون کو اچہا کرین اور مردون کو جلاوین اورا ون سے فرمایا کہ چلتے چلتے منادی
کروا ور کہو آسمان کی بادشاہت نزدیک آئی آئے محمدی بہائیو حضرت یحییٰ علیہ السلام نے
بہی یہی لفظ فرمایا تہا اوسکو پادری لوگ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی خبر ٹہراتے ہین اب حضرت
عیسیٰ علیہ السلام خود آسمان کی بادشاہت کی بار بار منادی کرتے ہین تو بیشک اپنی سوا
دوسرے پیغمبر کی بادشاہت کی خبر دیتے ہین جسکی صاف خبر حضرت دانیال علیہ السلام
دی چکی تہے نزدیک آنے کا لفظ صاف بول رہا ہی کہ وہ بادشاہت میرے بادشاہت نہین
ہے بلکہ اوسکا زمانہ نزدیک آپہونچا ہی اے پادریو اگر تم کہتے ہو کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے
اپنی بادشاہت کی خبر دی ہے تو حضرت یحییٰ علیہ السلام کی منادی کو بہی یہی کہو کہ اونہونے
اپنی بادشاہت کی منادی کی تہی اگر وہان کہتے ہو کہ حضرت یحییٰ علیہ السلام نے حضرت عیسیٰ
علیہ السلام کی بادشاہت کی منادی کی تو یہان کیون نہین کہتے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام
نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی بادشاہت کی منادی کی حق یون ہی کہ حضرت یحییٰ
اور حضرت عیسیٰ دونونے محمدی بادشاہی کی منادی کی تہے جناب متی نے گیارہوین
مین لکہا ہے کہ حضرت یحییٰ علیہ السلام نے قیدخانے سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے کامونکا
حال سنکر اپنی دو شاگردون کو بہیجا اور پچہوایا کہ کیا جو آنیوالا تہا تو ہی ہے یا ہم دوسری کی

راڈکلین پادری اسکاٹ ارد و تفسیر مین لکہتا ہی کہ حضرت یحیی علیہ السلام نے سنا ہوگا کہ حضرت عیسی علیہ السلام نے تمام صور یا اور فلسطین اور ادومیہ کو اپنی معجزون کی شہرت سی بہردیا وہ دل مین سوچتی ہون گے کہ یہ درحقیقت بڑے معجزے ہین اور کیا سبب ہی کہ خدا کی بادشاہت ظاہر نہین ہوتی بعضی تفسیر والے یون سمجہی ہین کہ حضرت یحیی علیہ السلام نے اسلئی نہین بہیجا یا کہ اونکو شک تہا بلکہ اسلئی بہیجا یا کہ میرے شاگردون کی خاطرجمعی ہوجاوے پہر پادری لکہتا ہی کہ ہمارے نزدیک حضرت یحیی علیہ السلام کو اسمین شک نہین تہا کہ یہ ہمارے مسیح ہین یا نہین بلکہ انکو یہ شوق تہا کہ مسیح کی بادشاہت پہیلنی کی خبر سنین اور اون کیطرح پر اونکو بہی امید تہی کہ مسیح کی بادشاہت جلد پہیلی اور مسیح ہمیشہ صلح ڈہونڈنے والا معلوم ہوتا تہا اسلئی حضرت یحیی علیہ السلام کو شک ہوا کہ کوئی اور شاہانہ مسیح آنیکو ہی یا نہین اونکا مطلب یہ تہا کہ تو معجزے دکہانیوالا اور تعلیم کرنے والا ہی مگر کیا تو ہی اوس جلیل اور آسمانی بادشاہت کا بادشاہ ہی جسکی بیش خبری دے گئی ہے اور جو آنیکو تہا اور جو یہ فرمایا کہ کیا جو آنیوالا تہا تو ہی ہی اس مین شک نہین کہ اس مقام پر ملاکی علیہ السلام کے تیسرے باب کی پہلی آیت کا اشارہ ہی جہان یہ لکہا ہی کہ وہ سردار جسکی تلاش مین تم ہو وہ اپنی ہیکل کی یعنے مسجد کے طرف یکایک آویگا اور یہ جو فرمایا کہ یا ہم دوسرے کی راہ تکین اس سے یہ معلوم ہوتا ہی کہ حضرت یحیی علیہ السلام کے دل مین اوسیطرح کا خیال تہا جیسا پچہلے زمانے کے یہودیون کے دل مین تہا کہ دو مسیح ہونگی ایک وہ جو تکلیفین اور ذلتین اوٹہاوینگی جیسا کہ مسیح کی حق مین نبیون کی کتابون مین لکہا ہی اور دوسرے داؤد کی بیٹے جو تمام جلال اور شان کے ساتہہ آوینگی جیسا کہ مسیح کے حق مین نبیوں کی کتابون مین لکہا ہی ہمارا مطلب یہ نہین کہ حضرت یحیی علیہ السلام بالکل یہودیون کی اس رای کو مانتی تہے بلکہ کسیقدر شبہہ مین تہے کہ آیا علاوہ اس مسیح کی کوئی اور مسیح ہونیوالا تہا کہ نہین آسے ایمان والو یہ جو یہودیون کو خیال تہا کہ وہ پیغمبر جو بادشاہ کی ساتہہ آوینگی وہ حضرت داؤد علیہ السلام کی نسل مین ہونگی اسکا سبب یہ تہا کہ اللہ کے کلام کے بعضی لفظون سے اونہون نے یہ مطلب سمجہا تہا یہ اونکی سمجہہ کی غلطی تہی وہان یہہ لفظ صاف نہین ہے کہ وہ داؤد کی نسل مین ہوگا جیسا کہ حضرت ارمیاہ علیہ السلام کے

تیئیسوین باب مین فرمایا ہے کہ داؤد کے لئے ایک شاخ صداقت کی نکالونگا سو حضرت محمد صلی اللہ
علیہ وسلم حضرت داؤد علیہ السلام کے دادا حضرت ابراہیم علیہ السلام کی نسل مین ہین اوسی
درخت کی جڑ مین سے اللہ نے اس شاخ کو نکالا ہے جناب متی لکہتی ہین کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام
نے جواب مین اون سے یعنے حضرت یحییٰ علیہ السلام کے شاگردون سے فرمایا کہ جو کچھہ تم سنتی
ہو اور دیکہتی ہو جا کر یحییٰ سے بیان کرو اندہی دیکہتی ہین اور لنگڑی چلتی ہین کوڑہی پاک
صاف ہوتی ہین اور بہرے سنتے ہین اور مردے جی اوٹھتی ہین اور غریبون کو نجات کی
خوشخبری سنائی جاتی ہے اور مبارک وہ ہے جو میرے سبب سے ٹھوکر نہ کہاوے پادری سکاٹ
لکہتا ہی کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے حضرت یحییٰ علیہ السلام کے سوال کا کچھہ صاف جواب
نہین دیا اونہون نے پوچھا تہا کہ جو آنیوالا تہا کیا تو ہی ہے حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے جواب
مین یہہ نہین فرمایا کہ ہان وہی ہون اپنی صاف جواب نہین دیا کچھہ تو تنبیہ کی غرض سے
اور کچھہ اس نظر سے کہ اپنی حق مین آپ کہنا اوسوقت مناسب نہ سمجہا اپنی معجزے بیان
کرکے قاصدون کو رخصت کیا اور یہ جو فرمایا کہ مبارک وہ ہے جو میرے سبب ٹھوکر نکہاوے
اسکا یہہ مطلب کہ کج فہمی سے گناہ مین نہ پڑے اے ایمان والو دیکہو پادری اقرار کرتا ہی کہ حضرت
عیسیٰ علیہ السلام نے صاف نہین فرمایا کہ وہ نبی جسکا وعدہ ہے وہ مین ہون مگر پادری کے
نزدیک اسکا مطلب یہہ ہی کہ وہ مین ہی ہون اسلئے معجزے بیان کردئے اور یہہ جو فرمایا کہ
مبارک وہ ہے جو میرے سبب سے ٹھوکر نکہاوے اس ٹھوکر کا مطلب پادری نے صاف
نہ لکہا اسکا تو صاف مطلب یہہ ہی کہ ان معجزون کو دیکھکر یہہ نہ سمجہیو کہ وہ سردار تمام جہان کا
جو بادشاہت کی ساتہہ آویگا وہ مین ہون یہہ خیال ہرگز مت کیجیو یہہ بڑے بڑے معجزے
سنکر حضرت یحییٰ علیہ السلام نے یہہ گمان کیا تہا کہ وہ بڑے پیغمبر جو موسیٰ کے مانند ہین شاید
یہی ہون کیونکہ انکی ہاتہہ پر حضرت موسیٰ علیہ السلام کیطرح پر بڑے بڑے معجزے کثرت سے
ظاہر ہو رہی ہین شاید حضرت موسیٰ اور حضرت داؤد کیطرح پر انکی لئے بادشاہت کا سامان
بہی چند روز مین ہو جاوے اور ظالم بادشاہون پر جہاد کرکے ہمکو اون کے ظلم سے چھوڑا دینگا
حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے سمجہا دیا کہ ان معجزے کو دیکھکر ٹھوکر مت کہائیو یعنے میرے رتبہ سے

زیادہ مجکومت بڑہا ئیو پہر حضرت عیسی علیہ السلام نے فرمایا کہ یحیی اصطباغ دینے والے کے دنون سے
ابتلک آسمانی بادشاہت پر زبردستی ہوتے ہی اور زبردست لوگ اوسی چہین لیتے ہین کیونکہ
نبیون اور توریت نے یحیی تک پیش خبری دی ہے پادری اسکاٹ لکھتا ہے کہ جب سی یحیی علیہ السلام
دنیا مین آئے تب سی آج تک بعضی لوگ یہی ارادہ کرتے ہین کہ خدا کی بادشاہت کو زور سی قائم
کرلین آسمان کی بادشاہت سے مراد اللہ کی بادشاہت ہے جو زمین مین ہی یعنے دین عیسائی اور
وہ ایک ایسی شہر سے نسبت دی گئی ہے جسکو دشمن نے گہیر لیا ہے یا چہاپا مارا ہی وہ لوگ جو
یحیی علیہ السلام کے مانند اوسکے آنیکے لیے بیتاب ہین اور تعجب کرتے ہین کہ وہ بادشاہت ابہی
تک کیون نہین آئے اور عیسی علیہ السلام سی پوچہتی ہین کہ آیا وہ اب درحقیقت اپنی تئین
اوسکا بادشاہ ظاہر کرے گا وہ لوگ اوسکی لوٹنی والے ہین ایسی لوگون کے ہاتہہ سے اس
بادشاہت پر زبردستی ہوتے ہے وہ چاہتی ہین کہ اوسکو ابہی اپنی زور و قوت سی قائم
کرلین آسے محمدی بہائیو دیکھو حضرت عیسی علیہ السلام اون لوگون کی شکایت کرتے ہین جو
چاہتی تہے کہ وہ پیغمبر جو بادشاہی کے ساتہہ آوینگی ابہی جلد آوین اور اون کی بادشاہت
قائم ہوجاوے اس لیئے کبہی حضرت یحیی علیہ السلام سے پوچہتی ستے کہ کیا آپ وہ نبی ہین کبہی
حضرت عیسی علیہ السلام پر گمان کرتے ہین کہ وہ نبی یہی ہین حضرت عیسی علیہ السلام جانتی
ستے کہ ابہی اوس بادشاہت کے ظہور مین بڑی [illegible]ت باقی ہے یہ مطلب حضرت یوحنا کی انجیل
کے چہٹی باب مین بہت صاف کہل گیا ہی کہ حضرت عیسی علیہ السلام نے پانچ روٹیان اور دو
چہوٹی مچہلیان اوٹہا کر برکت کی دعا کرکے شاگردون کو دین اور شاگردون نے اور لوگون
کو دین جو انگلون پانچ ہزار مرد تہے اور اون سبہون نے پیٹ بہر کر کہایا اور بچی ہوئے ٹکڑون
مین سے شاگردون نے بارہ ٹوکریان بہرلین تب اون لوگون نے یہ معجزہ دیکہکر کہا فی الحقیقت
وہ نبی جو جہان مین آنیوالا تہا وہ یہی ہے حضرت عیسی علیہ السلام کو معلوم ہوا کہ وہ چاہتے
ہین کہ آوین اور آپ کو زبردستی پکڑ کر بادشاہ بناوین آپ اکیلی پہاڑ پر پہر گئی اس سے صاف
ثابت ہوا کہ آپ جانتی تہے کہ وہ زبردست پیغمبر جو بادشاہی کے ساتہہ آوینگے اور پہلے ایمان
بادشاہون کی سلطنتون کو مٹاوینگی وہ اور ہین پہر ساتوین باب کی چالیسوین آیت مین لکہا ہے

کہ یروشالم مین لوگون نے آپکا کلام سنکر کہا فی الحقیقت یہی وہ بنی ہین اورون نے کہا یہ مسیح ہین دیکھو
یہان سے بہی ثابت ہوا کہ دو پیغمبرون کی خبر چلی آتی تہی ایک مسیح کی اور ایک اون جلیل القدر
پیغمبر کی جو بادشاہی کے ساتہہ آوینگے جاننا چاہیے کہ بادشاہون کی دو کام ہین ایک یہ کہ
اپنی رعیت کو اپنی حکم بتلاوین اور اونکا بندوبست کرین یہ دین کی بادشاہی اللہ نے سب
پیغمبرون کو دی تہی کہ اللہ کے حکم لوگون کو پہونچاتے تہی اور ایمان والون کا بندوبست
کرتے تہے یہ بادشاہت حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو بہی حاصل تہی متی کی بارہوین باب
کی اٹھائیسوین آیت مین ہے کہ آپنی یہودیون سے فرمایا کہ اگر مین اللہ کی روح سے یعنے
روح القدس کے زور سے دیوؤن کو نکالتا ہون یعنے انسانون کے بدن سے اونکو نکالدیتا ہون
تو البتہ خدا کی بادشاہت تمہاری پاس آپہونچی ہے دوسرا کام بادشاہون کا یہ ہیکہ اپنی اور
رعیت کی دشمنون کا زور دباوین اگر وہ نہ مانین تو اون سے لڑائی کرین اسطرح کی دین کی
بادشاہی اللہ نے حضرت موسیٰ اور حضرت یوشع اور حضرت داؤد اور حضرت سلیمان
علیہم السلام کو دے تہے بعد اونکی اور پیغمبرون کو ایسی بادشاہی نہین ملی مگر پیغمبرون کی
کتابون سے لوگون کو معلوم تہا کہ آخر زمانے مین ایک پیغمبر اسطرح کی بادشاہی کے ساتہہ آوینگی
اور رومیون کی سلطنت کو مٹاوینگی یہ لوگ رومیون کے ظلم سے تنگی مین پہنسی ہوئی تہی اور
بنی آخرالزمان صلی اللہ علیہ وسلم کے ظہور کے لیے بیتاب تہی جسطرح اب ہم امام مہدی علیہ السلام
کی ظہور کے لیے اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے اوترنے کے لیے بیتاب ہین جب وہ لوگ حضرت
عیسیٰ علیہ السلام کی بڑے بڑے معجزے دیکھتی تہے اونکو یہ گمان جاتا تہا کہ وہ پیغمبر یہی ہین
انہین کے لیے سامان بادشاہی کا ہونیوالا ہے آؤ ہم جلدی سے انکو بادشاہ بناوین اگر
یہ اسطرح پر بادشاہ بنجاوین تو ہم فوج ولشکر کے جمع کرنیکا سامان کرین متی کے گیارہوین
باب مین ہے کہ جب حضرت عیسا علیہ السلام یروشالم کی طرف تشریف لیجاتے تہے لوگ
پکارتے تہی کہ ہماری باپ داؤد کی بادشاہت جو خداوند کے نام سے آتی ہی مبارک اسجگہ
پر پادری اسکاٹ لکہتا ہی کہ وہ لوگ سمجہتی تہے کہ یہ بادشاہت ہمارے باپ داؤد کی اب پہر بڑی
شان وشوکت کی ساتہہ بحال ہوگی اور داود کے بیٹے مسیح کے سبب سے اوسکا بڑا اجلال ہوگا

جیسے داؤد علیہ السلام گرد نواح کے قوموں کے فتح کرنیوالے تھے ویسا اونکا بڑا جانشین مسیح بنی اسرائیل کو چھوڑا دیگا اور رومیوں کی سلطنت کو تابعدار کرلیگا اور یروشالم کو دنیا کا بادشاہی شہر بنادیگا پس وہ یہ چاہتے تھے کہ آپ بادشاہ ہوجاویں آسے ایمان والو حضرت عیسیٰ علیہ السلام جانتے تھے کہ اسطرح کی بادشاہی میرے لیے نہین ہوگی وہ دوسرے پیغمبر کے لیے ہونے والی ہے اوسکی خوشخبری باربار سناتے تھے اور اوسکے ظہور کیلئے دعا کرتے تھے انجیل متی کے چھٹے باب کی دسوین آیت دیکھو حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے لوگون کو یون دعا کرنا سکھلایا کہ اے ہمارے باپ یعنے اے ہمارے پالنے والے جو آسمان پر ہے تیرے نام کی تقدیس ہو تیرے بادشاہت آوے تیرے مرضی جیسی آسمان پر ہے زمین پر ہو وے پادری اسکاٹ لکھتا ہے یعنے فرشتون کے مانند سب لوگ تیری تابعداری کرنے لگین تیرھوین باب مین جناب متی ایکدن کا احوال لکھتے ہین کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام گھر سے نکلکر دریا کے کنارے جابیٹھے اور ایسی بڑی بھیڑ آنکی پاس جمع ہولے کہ آپ ناؤ پر جا بیٹھے اور سب لوگ کنارے پر کھڑے رہے اور آپ نے کہنا شروع کیا اسکے بعد وہ کلام لکھا ہے جو اوسوقت آپنے سنایا اس باب کی تیئیس آیتون کے بعد یون ہے آسمان کی بادشاہت ایک آدمی کے مانند ہے جسنے اچھا بیج اپنے کھیت مین بویا پھر جب لوگ سوگئے اوسکا دشمن آیا اور اوسکے گیہون کے درمیان کڑوا دانہ بوکے چلاگیا جسوقت سبزی بڑھی اور بالین لگین تب کڑوے دانے بھی ظاہر ہوے تب اوس گھر والے کے نوکرون نے آکر اوسی کہا اے صاحب کیا تو نے کھیت مین اچھی بیج نہ بوئے تھے پھر کڑوے دانے کہان سے آئے اوسنی اونسی کہا کسی دشمن نے یہ کیا تب نوکرون نے کہا اگر مرضی ہو تو ہم جاکر اونہین جمع کرین اوسنے کہا نہین ایسا نہو کہ جب تم کڑوے دانونکو جمع کرو تو اونکی ساتھ گیہون بھی اوکھاڑلو کاٹنی کے دن تک دونو کو اکھٹی بڑھنی دو کہ مین کاٹنی کے وقت کاٹنی والون کو کہونگا کہ پہلے کڑوے دانے جمع کرو اور جلانے کے واسطے اونکی گٹھی باندھو پر گیہون میرے کھتی مین جمع کرو پھر فرمایا آسمان کی بادشاہت رائی کے دانہ کے مانند ہے جسے ایک شخص نے لیکر اپنے کھیت مین بویا وہ سب بیجون سے چھوٹا ہے پر جب اوگا تو سب ترکاریون سے بڑا ہوتا ہے اور ایسا درخت ہوتا ہے کہ آسمان کے پرندے آکر اوسکی ڈالیون پر بسیرا کرتے ہین اور فرمایا کہ آسمان کی بادشاہت

خمیر کی مانند ہے جسکو ایک عورت نے لیکر آٹے کے تین پیمانون مین ملایا یہانتک کہ وہ سب خمیر ہوگیا
پھر حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے لوگون کو رخصت کیا اور گھر کو گئے اور آپ کے شاگرد آپ پاس
آئے اور بولے کہ کھیت کے کڑوے دانون کی مثال ہمکو بتلائیے آپنے فرمایا اچھے بیج کا بونے والا
آدم کا بیٹا ہے کھیت دنیا ہے اچھے بیج اس بادشاہت کے فرزند ہین اور کڑوے دانے شریر کے
فرزند ہین وہ دشمن جسنے اونہین بویا وہ شیطان ہے کاٹنے کا وقت اس جہان کا آخر ہے
اور کاٹنے والے فرشتے ہین پس جسطرح کڑوے دانے جمع کئے جاتے ہین اور آگ مین جلائے جاتے
ہین اس جہان کے آخر مین ایسا ہی ہوگا آدم کا بیٹا اپنے فرشتون کو بھیجیگا اور وہ سب ٹھوکر
کھلانیوالی چیزون اور بدکارون کو اوسکی بادشاہت مین سے چنکر اونہین آگ کی تنور مین
ڈالدینگے وہان رونا اور دانت پیسنا ہوگا تب راستباز اپنے باپ کی بادشاہت مین
سورج کیطرح چمک نکلینگے جسکے کان سننے کے لئے ہون سنے آے محمدی بھائیو اس جگہہ حضرت
عیسیٰ علیہ السلام کی بادشاہت اور محمدی بادشاہت دونون کا بیان ہے انجیل پاک
مین اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو آدم کا بیٹا خطاب دیا اسکا باعث یہ ہے کہ
حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے بن باپ کے نقط اپنی قدرت سے پیدا کیا اسلئے
اونکو آدم کا بیٹا خطاب دیا اسمین یہہ صاف اشارہ ہے کہ جسطرح حضرت آدم علیہ السلام
کو بن مان باپ کے بنایا اوسیطرح حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو بن باپ کے حضرت مریم کے پیٹ
سے پیدا کیا قرآن مجید مین اس مطلب کو صاف کھولدیا سورہ آل عمران مین فرمایا اِنَّ مَثَلَ
عِیسٰی عِندَ اللّٰہِ کَمَثَلِ اٰدَمَ خَلَقَہٗ مِن تُرَابٍ ثُمَّ قَالَ لَہٗ کُن فَیَکُونُ یعنے کہاوت عیسیٰ کی
اللہ کے نزدیک جیسے کہاوت آدم کی بنایا اوسکو مٹی سے پھر کہدیا اوسکو کہ ہوجا وہ ہوگیا اللہ تعالیٰ
نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے زبان پاک سے فرمایا کہ آدم کے بیٹے نے یعنے حضرت عیسیٰ عم
نے دنیا مین اچھے بیج بوئے یعنے لوگون کے دلون مین اللہ کے حکم سے ایمان کا بیج بویا اور اللہ
کا کلام اونکے دلون مین بھر دیا پھر فرمایا کہ اچھے بیج اس بادشاہت کے فرزند ہین یعنے حضرت
عیسیٰ علیہ السلام کو جو دین کی بادشاہت اللہ نے دی تھے اوسمین اونہون نے اللہ کا کلام
سنایا جن لوگون نے اوسکو مانا وہ آپکے فرزند ہین اور کڑوے دانے شریر کے یعنے شیطان کے

فرزند ہین اونکا ہونے والا یعنے گمراہ کرنیوالا شیطان ہی اس پیشین خبری کا ظہور یون ہوا کہ حضرت عیسی علیہ السلام کو جب اللہ نے دنیا سی اوٹھا لیا شیطان نے بہت لوگون کے دل مین ڈالا کہ حضرت عیسی علیہ السلام اللہ کے بندے نہین تہی بلکہ معاذ اللہ خود اللہ آدمی کی شکل بنکر حضرت مریم کے پیٹ سے پیدا ہوا اور بعضون کے دلمین یہہ ڈالا کہ حضرت عیسی اللہ کی بیٹے تھے تب تو اللہ کے سے کام کرتے تھے بیٹے کا لفظ جو انجیل پاک مین آیا ہے اوسکی معنے یہہ ہین کہ وہ اللہ کی پیارے بندے ہین یہہ لفظ اور پیغمبرون اور اولیاؤن کے حق مین جا بجا آیا ہی پادری لوگ سب جگہہ یہہ معنی سمجھتی ہین کہ وہ اللہ کے پیارے بندے ہین مگر حضرت عیسی علیہ السلام کے حق مین سمجھتی ہین کہ معاذ اللہ اللہ نے اونکو جنا ہے تو وہ معاذ اللہ دوسرے خدا ہین اور جو کام اونکے تھے کئی معاذ اللہ اللہ کیطرح اپنی قدرت سے اور اپنی اختیار سے کئی روح القدس حضرت جبرئیل علیہ السلام کا خطاب ہی پادریون نے اونکو تیسرا خدا ٹھیرایا اور تین خداؤن کے قائل ہوئے اور اللہ کا اکیلا ہونا اور حضرت عیسی علیہ السلام کا بندہ اور بشر ہونا جو جابجا انجیل پاک سے ثابت ہی اوسکا مطلب طرح طرح سے بدل ڈالا ایک اور فرقہ پیدا ہوا جو حضرت موسی اور حضرت سلیمان اور حضرت داؤد علیہم السلام کو نہین مانتی تھے ایسی ایسی کڑوے دانہ عیسائی کہیت مین شیطان نے بوے پہر سب بڑہی اور بالین لگین تب کڑوے دانے بہی ظاہر ہوے یعنے سچے عیسائی اور جہوٹے عیسائی دونون دنیا مین پہیلی تب گہر کے مالک سے نوکرون نے کہا کہ اگر مرضی ہو تو ہم جا کر اونکو جمع کرین اسکا یہہ مطلب کہ اوسوقت کے لوگ چاہتی تھے کہ حضرت عیسی علیہ السلام کے واسطے اللہ تعالی بادشاہی کا سامان کر دے اور انکو جہاد کا حکم دیوے اگر ایسا ہوتا تو آپکی بعد جو عیسائی بگڑ گئی تھے اونپر بہی جہاد ہوتا آپکو اللہ تعالی نے حکم جہاد کا نہین کیا اس مین یہہ حکمت بیان فرمائی کہ ایسا نہو تم کڑوے دانون کے ساتہہ گیہون بہی اوکہاڑ ڈالو اسکا یہہ مطلب کہ تمکو اتنی قوت نہین کہ یہہ کام تمسی بن پڑے تم اگر جہاد کروگے تو کیا عجب ہی کہ کافرون کے ساتہہ ایمان والون کو بہی قتل کر ڈالو جب ایک قوم مین کافر اور مومن ملی ہوئے ہین لڑائی کے وقت اونمین سے کافرون کو قتل کرنا اور ایمانوالون کو پہچان لینا اور جو کوئے ایمان کا اقرار کرے اوسکے اقرار کو مان لینا اور نہین

لوگون کا کام ہی جنکو اللہ کی حضوری ہر وقت حاصل ہی غصہ اونپر غالب نہین جو کام کرتے ہین
تامل سے کرتے ہین ہر وقت اللہ سی ڈر رہی ہین کہ ایسا نہو بے گناہ کا خون ہماری ہاتھ سے
نہوجاوی عیسائی لوگ اتنی عقل کامل اور اتنا تامل اور اتنی ہشیاری نہین رکہتی تہے تب
تو اونکو یہہ حکم ہوا کہ تم جہوٹی عیسائیون پر جہاد نہ کرو کیونکہ انہین کے اندر ایمان والے بہی
ملے ہوئے ہین کہین تمہارے ہاتھ سی وہ قتل نہو جاوین یون ارشاد ہوا کہ کہیت کاٹنی کے
دن تک یعنے آخری زمانے تک دونون کو اکہٹی بڑہنی دو آخری زمانہ مین آدم کا بیٹا یعنے
حضرت عیسی علیہ السلام اپنی فرشتون کو بہیجینگے وہ اونکی امت مین سے شریرون کو
چن چنکر قتل کرینگی سچی عیسائی اور جہوٹی عیسائی دونو بڑہتی گئے چہٹی صدی عیسوی کے
بعد آخری زمانہ آیا اللہ نے جناب سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم پر اپنا کلام اوتارا اور حکم
جہاد کا دیا جہوٹی عیسائیون پر خوب جہاد ہوا اللہ تعالی نے جا بجا فرشتون کو مدد کے لیے
بہیجا محمدیون کے ہاتہون بہت سی جہوٹے عیسائی قتل ہوئے جو ایمان والے اونمین چہپے
ہوئے تہے اور کافرون کے ڈر سے بول نہ سکتی تہی وہ محمدی فوج مین مل گئی یہہ جو فرمایا کہ
آدم کا بیٹا اپنی فرشتون کو بہیجیگا اس سے معلوم ہوا کہ جب جہوٹے عیسائیون پر جہاد ہوا
اوسوقت جو فرشتی لوگون کو دکہائی دیتے تہے وہ حضرت عیسی علیہ السلام کے ساتہہ کے
فرشتی تہے اونکو اللہ کی حکم سے حضرت عیسی علیہ السلام نے محمدیون کی مدد کے واسطے
بہیجا تہا بلکہ خود حضرت عیسی علیہ السلام جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتہہ محمدیون
کی مدد کے لیے آئے تہے جیسا کہ واقدی نے اسکندریہ کی لڑائی کے ذکر مین لکہا ہے طبرانی
اور ابن عساکر کے روایت مین ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عیسی علیہ السلام
کے حق مین فرمایا کہ وہ میرے نائب ہین میرے امت مین میرے بعد اور یہہ جو فرمایا کہ صادقین
یعنے بہلے سچے ایمان والے اپنے باپ کی یعنے پیدا کرنے والے کی بادشاہت مین سورج کی طرح
چمک نکلینگے اسکا یہہ مطلب کہ اپنی ایمان کو ظاہر کرینگی اور توارات اور انجیل مین جو محمدی
خبرین ہین سبکو سناوینگی تاریخ واقدی کو دیکہو تب اون سچی عیسائیون کا حال خوب کہل جاوے
محمدی فوجون مین مل گئے اور ایمان کا نور خوب چمکا یا آخری اشکاف مین اتیون کا

مطلب یون لکہتا ہی کہ جہان کے آخر سے مراد قیامت ہی اوسدن اچہی لوگ الگ اور بری الگ
ہوجاوینگی اور برے لوگ آگ مین ڈالدی جاوینگی اگر یہہ مطلب ہوتا تو یون ارشاد ہوتا کہ اوس
جہان مین یا نئی پیدایش مین یا عدالت کے دن جیسا کہ انجیل پاک مین یہ لفظین قیامت
کے حق مین آئین ہین اور آخری دنون کا لفظ حضرت اشعیا علیہ السلام کے صحیفہ مین اور
آخری وقت کا لفظ کئی جگہہ حضرت دانیال علیہ السلام کے صحیفہ مین اوسوقت کے حق مین آیا ہی
جب ایمان والون کی ترقی ہوگی اور حضرت یوحنا کے مکاشفات کے چودہوین باب کے آخیر
مین یہہ بیان ہی کہ حضرت یوحنا نے حضرت عیسی علیہ السلام کو دیکہا کہ ایک فرشتے نے آپ سی
فرمایا کہ ہنسوا لگا اور کاٹ کہ کہیت پک گیا اور آپنی زمین کا کہیت کاٹا اور ایک فرشتے نے دوسرے
فرشتے سی کہا کہ اپنا تیز ہنسوا لگا اور انگور کے گچہی کاٹ کیونکہ انگور پک چکے اور اوس نے انگورون
کو کاٹا اور اللہ کے غضب کے کہولو مین پیرا اور خون بہکر سو کوس تک پہونچا یہان سی انجیل کا
مطلب صاف کہل گیا کہ کہیت کاٹنے کا وقت وہ ہی جب کافرون کا خون بہایا جائیگا قیامت
کا یہان ذکر نہین اب جاننا چاہیے کہ اس مثال مین اللہ تعالی نے کئی مطلب ظاہر کر دئے
ایک تو امت محمدی کی بڑی عقلمندی اور بڑے ہشیاری ثابت ہوئی کہ جس مشکل کام کی
قوت عیسائیون کو نہین تہی وہ کام اللہ کے حکم سے حضرت عیسی علیہ السلام نے محمدیون کے
حوالے کر دیا پہر اس مثال مین جہاد کی حکمت ہی اللہ تعالے نے ہمکو سمجہادی کہ جسطرح کڑوی دانو
کو آگ مین جلانا عین حکمت ہی اسیطرح کافرون کو قتل کرنا پہر اونکو دوزخ کی آگ مین جلانا
عین حکمت ہی پہر ایک اور حکمت اس مثال مین سمجہادی کہ اللہ تعالی جو ایک پیغمبر کی زبانی
ایک حکم بہیجتا ہی پہر دوسرے پیغمبر کی زبانی دوسرا حکم بہیجتا ہی اس دوسرے حکم کو پہلی حکم کے
بر خلاف مت سمجہو جن لوگون کو ایک کام کی قوت نہ تہی اونکو منع کیا پہر جنکو اوس کام کی قوت
دی وہ کام اون سے مناسب وقت پر لے لیا اس دوسرے حکم سے کام پورا بن گیا ایک بڑا
مطلب اللہ تعالی نے اس مثال مین یہہ سمجہا دیا کہ حضرت عیسی علیہ السلام نے اپنی بادشاہت
مین جو کہیت بویا تہا وہ کہیت حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی آسمانی بادشاہت مین صاف
کیا گیا ان دونون بادشاہتون کو ایک سمجہو اب دیکہو کہ جب اوسوقت کا ذکر فرمایا جب یہہ

عیسائی کہیت صاف کیا جائیگا اسکی بعد فرمایا کہ آسمان کی بادشاہت رائی کے دانے کی مانند ہی جسکا
بیج بہت چہوٹا ہی اور درخت سب سے بڑا ہوتا ہی اسی یہہ مطلب ظاہر ہوا کہ یہہ اوس آسمانی
بادشاہت کا ذکر ہی جسمین وہ کہیت صاف کیا جاویگا اوس محمدی بادشاہت کی مثال ایسی
ہی جیسے رائی کا دانہ جو بہت چہوٹا ہی اور جب اوگا تب سب ترکاریون سے بڑا ہوتا ہی پادری
اسکاٹ لکہتا ہی کہ رائی کا دانہ بہت ذرا سا ہوتا ہی مگر اوسکی پیڑ کی لکڑی درخت کی طرح
سخت اور مضبوط ہوتی ہے جسپر آدمی چڑہ سکتا ہی ملک شام مین یہہ درخت ہوتا ہی اور
شاخین اوسمین بہت ہوتی ہین پرندا وسپر آرام کرتے ہین اور رہنے کے واسطے گہونسلا
بناتے ہین اے محمدی بہائیو یہہ مثال انجیل کی اللہ تعالی قرآن مجید مین یاد دلاتا ہی اور
فرماتا ہی وَمَثَلُهُمْ فِي الْإِنْجِيلِ كَزَرْعٍ أَخْرَجَ شَطْأَهُ فَآزَرَهُ فَاسْتَغْلَظَ فَاسْتَوَى
عَلَى سُوقِهِ يُعْجِبُ الزُّرَّاعَ یعنے محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور اونکی ساتہہ والون کی مثال انجیل
مین یون ہے جیسی ایک کہیتی کہ اوسنے اپنی کونپل نکالی پہر اوسکو مضبوط کیا پہر وہ موٹی ہوگئے
پہر اپنی لکڑیون پر سیدہی کہڑے ہوئے خوش آتے ہی بونے والون کو صحیح بخاری مین ہے
کہ ایک بالی مین دس یا آٹہہ یا سات دانے نکلتے ہین پہر اپنا کو ایک سے قوت ہوتی ہے
یہی معنی ہین اسکی جو اللہ فرماتا ہے فَآزَرَهُ یعنے اوسکو قوت دی اور اگر ایک ہوتا ایک
لکڑی پر کہڑا نہوتا اور یہہ مثال ہے حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی کہ آپ اکیلی نکلے
پہر اللہ نے آپ کے ساتہہ والون سے آپ کو قوت دی جسطرح دانے کو قوت دے اوسی جو اوسے
نکلا امام احمد قسطلانی رح لکہتے ہین کہ آپ اکیلی نکلے اور مکے کے کافرون کو اللہ کیطرف بلایا
پہر اللہ نے اصحابون سے آپکو قوت دی یہہ جو فرمایا کہ آسمان کے پرندی اوسکی ڈالیون پر
بسیرا کرتے ہین پادری اسکاٹ اسکا مطلب یون لکہتا ہے کہ یہہ امت کی حالت ظاہر کرنیکے
واسطے ایک عمدہ مثال ہے یعنے لوگ اوسمین آکر پناہ پکڑتے ہین اور اوسکی سایہ تلی آرام
پاتے ہین پہر پادری اس آیت کی ایک اور مثال دیتا ہے حزقیل علیہ السلام کے سترہوین باب
کی تیئیسوین آیت مین بہی یہہ لفظین ہین کہ ساری چڑیائین اور سب پرندے اوسکی تلی
بسینگے اے محمدی بہائیو حضرت حزقیل علیہ السلام کی یہہ پیشین خبر ہے پہر دیکہو وہان بہت

صاف صاف تهی اور نشان محمدی پادشاہی کے موجود ہین دیکھو پہر اور مثال یون فرمائی کہ آسمان
کی بادشاہت خمیر کی مانند ہی جسے ایک عورت نے تین پیمانے آٹے مین چھپایا پیمانے کی جگہہ پر عبرانی
مین سیاتہ کا لفظ ہے پادری اسکاٹ لکھتا ہے کہ یہ پیمانہ قریب چھہ سیر وزن مین تھا اور تین پیمانے
ایک وقت کے پکانے کے مقدار معمولی اکثر ہوتی تھی توراۃ شریف کی پہلی سورت کے اٹھارہوین
باب کی چھٹی آیت دیکھو اے ایمان والو اس مثال کا بہی وہی مطلب ہی کہ جسطرح بہت سے آٹے مین
تھوڑا سا خمیر چھپا دیا وہ سب خمیر ہو گیا اسیطرح محمدی بادشاہی کا نور پہلی مکی مین چھپا ہوا تھا
پہیلتے پہیلتے سارے جہان مین پہیل گیا پہر اسکی بعد کہیت کی مثال کا مطلب بیان فرمایا اور
محمدی بادشاہی کا یون حال سنایا کہ اچھے لوگ اوسوقت مین سورج کی طرح چمک نکلینگے
یعنے اونکا نور سارے جہان مین پہیل جائیگا اسکے بعد دیکھو اللہ تعالے یون فرماتا ہی پہر آسمان کی
بادشاہت اوس خزانے کی مانند ہے جو کہیت مین گڑا ہی جسے ایک شخص پاکر چھپا دیتا ہی اور
خوشی کے مارے جا کر اپنا سب کچھہ بیچتا ہے اور اوس کہیت کو مول لیتا ہے دیکھو اسکا صاف
مطلب یہ ہی کہ وہ آخری پیغمبر اور اوسکا دین بہت بڑی نعمت ہی اوسمین بہت بڑی
بڑی نعمتین چھپی ہوئی ہین جسنے اوسکی قدر جانی جان و مال سب اوس پر قربان
کیا اب یون ارشاد ہوتا ہی پہر آسمان کی بادشاہت اوس سوداگر کے مانند ہی جو قیمتی موتیون
کی تلاش مین ہی جب اوسنے ایک بیش قیمت موتی پایا تو جا کر جو کچھہ اوسکا تھا سب بیچ ڈالا اور اوسکو
مول لیا اسکا یہ مطلب کہ جو لوگ اللہ کے نبیون اور ولیون کے طالب ہین وہ جب اوس
رسول پاک کو پاوینگے جو سب پیغمبرون سے افضل و بہتر ہین تو اونکی محبت مین گہر بار
مال و دولت عزیز اقربا سبکو چھوڑ دینگے اور اونکی رفاقت اختیار کرینگے ارشاد ہوتا ہے پہر
آسمان کی بادشاہت اوس جال کی مانند ہے جو دریا مین ڈالا گیا اور ہر طرح کی مچھلی سمیٹ
لایا جب وہ بہر گیا اوسکو دریا کے کنارے پر کہینچ لائے اور بیٹھہ کر اچھی مچھلیان برتنون مین
جمع کین اور بری پہینک دین اس جہان کے آخر مین ایسا ہی ہوگا فرشتے نکلینگے اور سچائی
والون کے بیچ مین سے شریرون کو الگ کر دینگے اور اونکو آگ کے تنور مین ڈال دینگے وہان
رونا اور دانت پیسنا ہوگا اسکا یہ مطلب کہ وہ آسمانی بادشاہی جو آخری پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم

کو ملیگی تمام جہان مین سے ہر ہر قوم کی لوگ اوس بادشاہی کے تابعدار ہوجاوینگی اور اوس دین
مین آوینگی محمدی کشش اللہ کے حکم سے اونکو کہینچ لاویگی پہر بعد اسکی جب قیامت نزدیک آویگی
اور امام مہدی علیہ السلام جہاد کو قائم کرینگی اور فرشتی اونکی ساتہہ ہونگی وہ جہوٹ موٹ کے
مسلمانون کو قتل کرینگی اور اونکو جہنم کی آگ مین ڈالدینگی ان تین مثالون کے سرے پر جو یہہ کلا
لفظ ہی اسکی جگہہ پر عبرانی مین عود کا لفظ ہی اور یہہ لفظ یحیی علیہ السلام کی دوسرے باب کی
چہٹی آیت مین بہی آیا ہے وہان پادری میتہو نے یون ترجمہ کیا ہی کہ ایک مرتبہ اور تو یہان
بہی اس لفظ سی یہہ مطلب ظاہر ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے وسیلہ سے جسطرح آسمانی
بادشاہت نے ظہور کیا ہی وہ آسمانی بادشاہت یہہ ایک مرتبہ دوسرے طرح پر ظہور کریگی جناب
متی لکہتی ہین کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام یہہ مثالین بیان فرما کر وہان سے روانہ ہوئے اور
اپنی وطن مین آئے پادری اسکاٹ لکہتا ہے یعنے کفرناحوم سے روانہ ہوکر ناصرہ مین
تشریف لائی حضرت یحیی علیہ السلام کی شہادت کا بیان جناب متی نے چودہوین
باب مین اور مرقس نے چہٹی باب مین لکہا ہی اون دونون کا ملا ہوا بیان یون ہی کہ اوسوقت
ہیرودیس جو ملک کی چوتہائی کا حاکم تہا اوس نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا شہرہ سنا
تب اوسنی کہا یہہ تو یحیی ہی جسکا مینی سر کٹوایا ہی وہ مردون مین سے جی اوٹہا ہی اسلئی اوس
معجزے ظاہر ہوتے ہین اسکا سبب یہہ تہا کہ ہیرودیس نے اپنی بہائی فیلبوس کی جورو ہیرودیاس
کے سبب سی یحیی علیہ السلام کو گرفتار کیا تہا اور باندہکر قیدخانے مین ڈالدیا تہا کیونکہ اوسنی
ہیرودیاس سے بیاہ کیا تہا اور یحیی علیہ السلام نے اوسی کہا تہا کہ اپنی بہائی کی جورو رکہنا تجکو
روا نہین اب ہیرودیس نے چاہا کہ اونکو قتل کرے پر عوام سے ڈرا کیونکہ وہ اونکو نبی جانتی ہی
مرقس کا بیان ہی کہ ہیرودیاس آپ سی کینہ رکہتی تہی اور چاہتی تہی کہ آپ کو قتل کرے پر
وہ نکر سکی اسواسطے کہ ہیرودیس یحیی علیہ السلام کو مرد راست باز اور مقدس جانکر
اونسی ڈرتا تہا اور اونکی پاس داری کرتا تہا اور اونکی سنکر بہت سی باتون پر عمل کرتا تہا
اور اونکی باتین خوشی سی سنتا تہا آخر قابو کا دن آیا کہ ہیرودیس نے اپنی سالگرہ مین اپنی
امیرون اور رسالدارون اور جلیل کے امیرون کی ضیافت کی تب ہیرودیاس کی بیٹی

اندر آئی اور اوسنے ناچ کر ہیرودیس کو اور اوسکی مہمانون کو خوش کیا تب بادشاہ نے اوس لڑکی
سے کہا جو تو چاہی سو مانگ کہ مین تجہی دونگا اور اوسنے قسم کہائی کہ میری آدہی بادشاہت تک
جو تو جسسی مانگی مین تجکو دونگا اور وہ چلی گئی اور اپنی مان سے پوچہا کہ مین کیا مانگون وہ بولے
کہ یحیی اصطباغ دینی والا کا سر تب وہ جلد بادشاہ کے پاس چالاکی سے آئی اور اوسی کہا کہ
مین چاہتی ہون کہ یحیی اصطباغ دینے والے کا سر ایک تہالی مین ابہی مجکو منگوادی بادشاہ
بہت غمگین ہوا اور اپنی قسم اور ساتہہ بیٹہنی والون کے سبب سی نہ چاہا کہ اوسی انکار کری
بادشاہ نے جلدی سے جلاد کو حکم کرکے بہیجا کہ آپکا سر لاوے اوسنی جاکر آپکا سر قید خانے
مین کاٹا اور ایک تہالی مین رکہکر لایا اور اوس لڑکی نے اپنی مان کو دیا تب آپکے شاگرد
سنکر آئے اور آپکی لاش کو اوٹہا کر قبر مین رکہا اکیسوین باب مین جناب متی لکہتی ہین
کہ حضرت عیسی علیہ السلام یروشالم مین تشریف لائی اور ہیکل مین یعنے مسجد بیت المقدس
مین داخل ہوئے اس باب کی بتیس آیتون کے بعد جو کلام پاک آپنی وہان سنایا وہ یہہ ہے
ایک اور تمثیل سنو ایک گہر کا مالک تہا جسنے انگور کا باغ لگایا اور اوسکے چارون طرف
احاطہ باندہا اور اوس مین کولہو کہودا اور برج بنایا اور باغبانون کو سپرد کیا
اور آپ پردیس گیا اور جب میوی کا موسم قریب آیا اوستی اپنی نوکرون کو باغبانون کے
پاس بہیجا کہ اوسکا پہل لاوین اور اون باغبانون نے اوسکے نوکرون کو پکڑکی ایک کو پیٹا
اور ایک کو مار ڈالا اور ایک پر پتہر اوڑکیا پہر اوسنی اور نوکرون کو جو پہلون سی بڑہ کر تہے
بہیجا اونہون نے اونکی ساتہہ بہی ویسا ہی کیا آخر اوسنی اپنی بیٹے کو اون پاس یہ کہکر بہیجا کہ وہ میرے
بیٹے سے دبین گے لیکن جب باغبانون نے بیٹے کو دیکہا آپس مین کہنے لگے کہ وارث یہی
ہی آؤ اسی مار ڈالین کہ اوسکی میراث پر قبضہ کرلین سو اوسکو پکڑکے اور باغ کے باہر نکالکر
قتل کیا جب باغ کا مالک آویگا تو ان باغبانون کے ساتہہ کیا کریگا وہ اوسی بولے ان شریرون
کو بری طرح ہلاک کرے گا اور باغ کو اور باغبانون کے سپرد کریگا جو اوسکو موسم پر میوہ
پہونچاوین عیسی علیہ السلام نے اون سے فرمایا کیا تمنی نوشتون مین کبہی نہین پڑہا کہ
جس پتہر کو راج گیرون نے ناپسند کیا وہی کونی کا سرا ہوا یہہ خداوند کیطرف سی ہوا اور

ہمارے نظرون مین عجیب ہی اسلئے مین تمسی کہتا ہون کہ خدا کی بادشاہت تمسی لیلی جائیگی اور
ایک قوم کو جو اوسکی میوے لاوے دی جائیگی اور جو اس پتہر پر گریگا چور چور ہو جائیگا اور جسپر وہ
گریگا اوسکو پیس ڈالے گا آے است محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالی نے جناب عیسی علیہ السلام
کی زبان پاک سے یہہ مثال فرمائی کہ ایک مرد نے باغ بنایا اور باغبانون پاس پہلے نوکرون کو
بہیجا پہر بیٹے کو بہیجا اس مثال کا یہہ مطلب کہ اللہ کے سب بندے ہین اوسنے نہ کسیکو جنا نہ کسیکو بیٹا
بنایا مگر اوسنے پہلے اپنے بہت بندون کو بہیجا پہر اونکے بعد اوس بندے کو بہیجا جو پہلے بندون
سے زیادہ پیارا تہا پادری لوگ عقل کی آنکہہ بند کرکے کہتے ہین کہ اس مثال سے ثابت ہوا کہ حضرت
عیسی علیہ السلام اللہ کے بندے نہین ہین معاذ اللہ اللہ کے بیٹے ہین آے پادریو یہان سرے
پر مرد کا لفظ ہی عبرانی انجیل مین یون ہے اِیْش بَعَل بَیْث ہَایَاہ وَ نَطَع ہَا اِیْش کِرِم
یعنے ایک مرد گہر کا مالک تہا اور اوس مرد نے ایک باغ لگایا اب کیا تم اللہ کو معاذ اللہ مرد کیطرح
کا سمجہو گے تنا تو تم بہی خوب سمجہتے ہو کہ اللہ تعالی مرد کی مانند نہین اور کسی چیز کی مانند نہین
مگر سمجہانیکے لیے مثال دیتا ہے کہ جسطرح مرد باغ بناتا ہی اسطرح اللہ تعالی نے شریعت کا
باغ بنایا اور حضرت موسی علیہ السلام کو تورات دی یہہ شریعت کا باغ حضرت موسی علیہ السلام
کی معرفت اسرائیلیون کو سپرد کیا حضرت موسی علیہ السلام کے بعد اللہ نے بہت سے پیغمبر
بہیجے کہ اون باغبانون سے کہین کہ اوس باغ کے پہل لاؤ یعنے شریعت پر عمل کرو اون لوگون
نے پیغمبرون کے خون کرنے شروع کیے اللہ نے اور پیغمبر بہیجے اونکو بہی شہید کیا آخر کو اللہ نے
اپنے پیارے بندے عیسی کو بہیجا جو اون پہلون سے زیادہ اللہ کے پیارے تہے آدمی کو نوکر
سے اور غلام سے بیٹا بہت پیارا ہی اسطرح اللہ کو اون اگلے بندون سے یہہ بندہ بہت پیارا
ہی پہر یہہ مثال دی کہ اون باغبانون نے اوس مرد کے بیٹے کو قتل کیا اسیطرح ان یہودیون
نے اللہ کے پیارے بندے عیسی کو اپنی سمجہہ مین قتل کیا یہودی ملاؤن نے کفر بکنے کی تہمت اور
خدائی و دعوی کے تہمت اوس پاک بندے پر جوڑے اور قتل کا فتوی دیا جب آپکے گرفتار
کرنیکو آئے اللہ نے آپکو آسمان پر زندہ اوٹہا لیا دوسرے شخص پر آپکی شباہت اللہ نے ڈالدی
اوس شخص کو یہودیون نے سولے پر چڑہایا حضرت عیسی علیہ السلام کا خون یہودیون کی گردن

ہو چکا کیونکہ اونہون نے اپنی سمجھ مین اونہین کو قتل کیا اسلئی کہ اونکی میراث پر قبضہ کر لین یعنی شریعت کی باغ کا نبہ وبست کرنے کے لئے اللہ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو بھیجا تہا کہ لوگ آپ کے حکم کے موافق شریعت پر چلین اور ان بے ایمان ملاؤن نے شریعت کی باغ کا مختار اپنی تئین سمجہا اور آپکو اوس باغ سی باہر نکالا یعنی یہہ فتوی دیا کہ یہہ شخص شریعت سی باہر ہو گیا یہہ کہکر اپنی سمجہہ مین آپکو قتل کیا مرقس اور لوقا کی انجیل مین صاف یہہ لفظین ہین کہ اب باغ کا مالک اون سی کیا کرے گا وہ آوے گا اور ان باغبانون کو ماریگا اور باغ اورون کو دیگا لوقا کی انجیل مین ہے کہ اونہون نے یعنی یہودیون نے یہہ سنکر کہا ایسا نہووے مرقس کی انجیل مین ہے کہ اونہون نے چاہا کہ آپکو گرفتار کر لین مگر لوگون سی ڈرتے تہی کیونکہ وہ سمجہہ گئی تھے کہ آپنے یہہ مثال اون پر کہی آئی ایمان والو اس مثال کا مطلب یہہ ہے کہ اللہ جو شریعت کی باغ کا مالک ہے اپنی پاک بندے کے ساتہہ آویگا سو اللہ اپنی وعدے کے موافق اپنی پاک بندے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتہہ آیا اور ان باغبانون کو یعنی یہودیون کو بری طرح قتل کیا اور شریعت کا باغ جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو اور اونکی قوم کو سونپا جو اوس باغ کے پہل موسمون مین دیتے تہے شریعت کے ہر ہر حکم پر جان دینی کو طیار رہتے ہے اب دیکہو اللہ تعالی انجیل مین زبور کی آیت یاد دلاتا ہے اور صاف پتا اون لوگون کا بتلاتا ہے جنکو یہہ باغ سپرد ہوگا فرماتا ہے کیا تمنی نوشتون مین یعنی زبور شریف مین نہین پڑہا کہ وہ پتہر جسکو راجگیرون نے ناپسند کیا وہی کونے کا سرا ہوا یہہ اللہ کیطرف سی ہوا اور ہماری نظرون مین عجیب ہے اسکا یہہ مطلب کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی بیوی حضرت سارہ علیہا السلام نے حضرت اسماعیل علیہ السلام کو اور اونکی مان حضرت ہاجرہ علیہا السلام کو گہر سی نکال دیا اللہ تعالی نے اوسوقت حضرت سارہ کی خاطر کی اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کو بہی حکم کیا کہ اسماعیل کو اور اونکی مان کو یہان سی باہر کر دو حضرت ابراہیم علیہ السلام اونکو ملک شام سی مکہ مین لائے اس پتہر کو اپنی عمارت نہ لگایا اپنی بیٹے حضرت اسحاق ع کے ساتہہ اونکو نہ رکہا سو اللہ کے حکم سے وہی پتہر کونے کا سرا ہوا یعنی حضرت اسماعیل علیہ السلام کی اولاد کو آخر دمانہین اللہ نے سب سی بلند کر دیا کہ آخری پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو اونہی

پیدا کیا حضرت داؤد علیہ السلام سے اللہ کہواتا ہے کہ یہہ بات اللہ کیطرف سے ہوئی اور ہمارے
نظرون مین عجیب ہے یعنے ہماری قوم کی نظر مین یہہ بات بہت اچھی کی ہے اونکو بڑا تعجب آتا
ہے کہ یہہ کیونکر ہوگا جنکو اللہ نے الگ کر دیا پہر اونکو کیونکر ملاویگا اور کیونکر نوازیگا پادری کہتے
ہین کہ پتہر سے مراد حضرت عیسی علیہ السلام ہین کیونکہ رسالہ اعمال کی چوتہی باب مین لکہا ہے کہ حضرت
شمعون حواری نے وعظ مین حضرت عیسی علیہ السلام کی حق مین فرمایا کہ یہ وہ پتہر ہے جسکو
تم معمارون نے رد کیا سو وہی کونے کا سرا ہوا یعنی یہودیون سے کہا کہ تم اونپر ایمان نلائے
مگر اللہ نے اونکا دین لوگون مین بہت پہیلایا اس جگہہ وہ قاعدہ یاد کرنا چاہیے جسکو پادری
اسکاٹ نے لکہا ہے کہ بعضی خبرین باور شخص کی ہوتی ہین مگر حواری لوگ اوسکو اس راہ سے
حضرت عیسی علیہ السلام کے حق مین پڑہ دیتی ہین کہ یہی احوال اوپر بہی گذرا یہہ کچہہ ضرور نہین
کہ وہ خبر حقیقت مین اونہین کی ہو اس قاعدے کا بیان زبور شریف کی دوسرے سورت کی بشارت
مین ہو چکا ہے اے ایمان والو حضرت عیسی علیہ السلام کا ذکر پہلے ہو چکا کہ باغبانون نے
اونکو اپنی سمجہہ مین قتل کیا پہر یون ارشاد ہوا کہ اب باغ کا مالک آویگا اور باغ اورون کو
دیگا اسپر زبور کی آیت یاد دلائی صاف مطلب یہہ ہوا کہ حضرت عیسی علیہ السلام کے بعد
وہ باغ جنکو سپرد ہوگا اونکا پتا زبور مین موجود ہے بعد اوسکی صاف فرمایا کہ خدا کی بادشاہت
یعنے خدا کیطرف سے جو دین کی بادشاہی پیغمبرون کو ملتی ہے یہہ بادشاہی ابتلک تمہاری
قوم کے لوگون کو ملتی تہی یعنے پیغمبر تمہاری قوم مین پیدا ہوتے تہے اب یہ نعمت تم مین سے
اوٹہہ جائیگی اور دوسری قوم کو دیجائیگی یعنے وہ آخری پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم جو کونے
کا سرا ہے یعنے ختم کرنیوالا سب پیغمبرون کا ہے وہ دوسرے قوم مین ظہور فرماویگا اے
عقلمندو اس لفظ کو دیکہو کہ اسلیئے مین تمہین کہتا ہون اسکا صاف مطلب یہہ ہے کہ زبور
مین چونکہ یون لکہا ہے اسلیئے مین تم سے کہتا ہون یعنے زبور کی آیت کا یہ مطلب ہے جو مین تمکو
سناتا ہون کہ خدا کی بادشاہی یعنے پیغمبری تمہاری قوم سے اوٹہہ جائیگی اور دوسرے
قوم کو دیجائیگی اب صاف مطلب کہل گیا کہ زبور کی آیت مین دوسری قوم کا ذکر ہے کہ
آخر زمانہ مین حضرت عیسی علیہ السلام کے بعد اللہ اونکو نوازیگا پہر صاف یہ بتادیا کہ جو اوس

پتھر پر گریگا چور چور ہو جائیگا یعنی اوس پیغمبر سے اور اوس قوم سی جو مقابلہ کریگا پاش پاش ہو جائیگا
دیکھو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا نامہ خسرو پرویز نے پھاڑ ڈالا آپنے پھر دعا کی کہ تمزقوا
کل ممزق یعنی وہ بالکل پرزی پرزی کردئی جاوین سو چند روز مین خسرو کے بیٹے شیرویہ
نے اپنے باپ خسرو کو مار ڈالا پھر چند سال مین محمدیون نے اونکو ایسی شکست دی کہ نام و
نشان اوس سلطنت کا نرہا پھر فرمایا کہ جسپر وہ گریگا اوسکو پیس ڈالے گا یعنی وہ پیغمبر اور
اوسکی امتی جس سی مقابلہ کرینگی اوسکو پیس ڈالینگے دیکھو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم
نے اور اونکی امت نے عرب کے بت پرستون کو اور یہودیون کو اور روم و شام اور مصر کو
جھوٹی عیسائیون کو اور فارس اور ہندوستان کی بت پرستون کو کیسا پیس ڈالا پادری
اسکاٹ لکھتا ہی کہ مسلمانون کا یہہ دعوی ہے کہ وہ باغبان جنکو اللہ نے یہہ باغ دیا وہ مسلمان
لوگ ہین پادری جواب دیتا ہی کہ دیکھو انجیل پر عمل ہمارا ہی یا تمہارا اسکا جواب یہہ ہی کہ
انجیل پر عمل ہم محمدیون کا ہی اللہ کو اکیلا جاننا اور حضرت عیسی علیہ السلام کو اللہ کا بندہ اور
اوسکا پیغام پہنچانیوالا جاننا یہی اصل مطلب انجیل کا ہی جو تمام انجیل سی ظاہر ہی اور بیٹے
کا لفظ جو ہی اسکی معنے جو ہمنی سمجھی ہین کہ وہ اللہ کے پیارے بندی ہین یہی معنی انجیل
پاک سی جا بجا ظاہر ہین اور یہہ لفظ اور پیغمبرون اور اولیاؤن کے حق بھی آیا ہی اصل مطلب
انجیل کا ہمنی پایا تمنی نہین پایا اور انجیل پاک کی بشارتون کے موافق ہم جناب محمد صلی اللہ
علیہ وسلم پر اور قرآن مجید پر ایمان لائی ہین تم لوگ انجیل سی بالکل برخلاف ہو پھر پادری
لکھتا ہی کہ کوئی غور کرے تو معلوم ہوگا کہ عیسائی اس زمانہ مین ہر طرح سی خدا کی برکت پاتی
ہین اور جو لوگ یہودیون کیطرح حضرت عیسی علیہ السلام کو اللہ کا بیٹا نہین سمجھتی وہ ہرگز
پھلتے پھولتے نہین ہین آسے پادری ہم محمدیون کا اگلا وقت یاد کرو اللہ نے محمدیون کو تمپر کیسا
غلبہ دیا تھا اور اب بھی وہ خاص ملک جہان اللہ نے یہہ باغ شریعت کا لگایا تھا یعنی کنعان
کا ملک اور یروشلم اللہ نے محمدیون کو دیا ہی یہودیون کو اور تمکو اللہ نے اوس باغ پر قبضہ
نہین دیا اب بھی کچھہ نہین گیا یہہ نشانیان دیکھو اور محمدی ہو جاؤ جناب متی لکھتی ہین
کہ جب سردار اماموں نے اور فریسیون نے آپ کی یہہ مثالین سنین تو سمجھہ گئی کہ ہمارے ہی

حق مین فرماتے ہین اونہون نے چاہا کہ آپکو گرفتار کرلین پر لوگون سے ڈرے کیونکہ وہ آپکو نبی جانتے
تہی اے پادریون دیکہو اوسوقت کے عیسائی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو نبی جانتے تہی خدا
نہین جانتے تہی بائیسوان باب جناب متی لکہتے ہین کہ عیسیٰ علیہ السلام اونکو پہر مثالون
مین کہنے لگے کہ آسمان کی بادشاہت اوس بادشاہ کی مانند ہے جسنے اپنے بیٹے کا بیاہ کیا اور
اوسنے اپنے نوکرون کو بہیجا کہ بلائی ہوئون کو بیاہ مین بلا لاوین پر اونہون نے نہ چاہا کہ آوین
پہر اوسنے اور نوکرون کو یہہ کہکر بہیجا کہ بلائی ہوئون سے کہو کہ دیکہو مینے کہانا تیار کیا میرے بیل
اور موٹی جانور ذبح ہوئے اور سب کچہہ تیار ہے بیاہ مین آؤ پر وے کچہہ خیال مین نلاکر
چلے گئے ایک اپنے کہیت مین اور دوسرا اپنی سوداگری کو اور باقیون نے اوسکی نوکرونکو
پکڑکے ذلیل کیا اور مار ڈالا تب بادشاہ غصے ہوا اور اپنی فوج بہیجی اور اون خونیون کو مار
ڈالا اور اونکا شہر آگ سے جلا دیا پہر اوسنے اپنی نوکرون سے کہا بیاہ کی تیاری تو ہوئی پر بلائی
ہوئے نالایق تہے اب تم سڑکون پر جاؤ اور جتنے تمکو ملین بیاہ مین بلا لاؤ سو اون نوکرون نے
راستون پر جاکے سب کو جو اونہین ملے کیا برے کیا بہلے جمع کرلائے اور بیاہ کا گہر مہمانون سے بہر گیا
جب بادشاہ مہمانون کی دیکہنے کو اندر آیا اوسنے وہان ایک آدمی دیکہا جو شادی کا لباس پہنے
نہ تہا اور اوسے کہا اے میان تو شادی کے کپڑے بغیر پہنے یہان کیون آیا اوسکی زبان بند
ہوگئی تب بادشاہ نے نوکرون کو کہا اوسکی ہاتہہ پاؤ باندہ کی اوسے لیجاؤ اور باہر اندہیرے
مین ڈال دو وہان رونا اور دانت پیسنا ہوگا کیونکہ وہ جو بلائے گئے بہت ہین پر برگزیدہ
تہوڑے ہین اے محمدی بہائیو اس مثال کا مطلب یہہ ہے کہ جیسے دنیا کا بادشاہ اپنی بیٹے کا بیاہ
کرتا ہے اور سبکی دعوت کرتا ہے اسد کا اگرچہ کوئی بیٹا نہین وہ اکیلا ہے اوسنے اپنے فضل سے
اپنی بندون کی دعوت کی اور بہشت مین طرح طرح کی کہانے کی چیزین تیار کین ہر طرح کی
میوے بنائے اور پیغمبرون کو بہیجا کہ بلائے ہوئون کو بلالاؤ اسکا یہہ مطلب کہ پہلے حضرت
موسیٰ علیہ السلام کی معرفت اسرائیلیون کی قوم کو بلایا اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کے بعد
اور بہت سے پیغمبر بہیجے اور اونکو حکم کیا کہ بلائے ہوئون کو پہر بلاؤ یعنے اسرائیلیون کی قوم کو بار بار
پیغمبرون نے بلایا کہ اسد کی راہ چلو تو جنت تمہاری واسطے تیار ہے ہم تمکو جنت کیطرف بلاتی ہین

اسرائیلیون نے نبیون کا کہنا نمانا اور بہت نبیون کو قتل کیا تب اللہ تعالی جو سبکا بادشاہ ہی غصہ
ہوا اور اپنا لشکر بہیجکر اون خونیون کو ہلاک کیا اسکا یہہ مطلب کہ یہودیون سی نبیون کی خون کا
بدلہ لینی کو اللہ اپنا لشکر بہیجیگا یہہ صاف محمدی فوج کی خبر ہی جنہون نے یہودیون کو قتل کیا اور
قوم نضیر جو یہودیون کی ایک قوم تہی اونکی باغ مین آگ لگادی اور اوسکو جلا دیا پادری
اسکاٹ اسکو رومیون کی فوج کی خبر ٹہراتا ہی جنہون نے حضرت عیسی علیہ السلام کے بعد
شہر یروشالم کو مسجد سمیت ویران کیا افسوس پادریون کی عقل پر کہ بت پرستون کی فوج
کو اللہ کی خاص فوج ٹہراتی ہین اور جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور اونکی امتی جو سب اللہ
کے پوجنی والون کے سردار ہین اونکو اللہ کی فوج نہین سمجہتی افسوس ایسی عقل پر ہزار
افسوس پادری لکہتا ہی کہ شاید اللہ نے اس بدکار شہر اور اوسکی باشندون کی لیعنے شہر
یروشالم اور یہودیون کے سزا دینی کے لیے فرشتون کو بہیجا ہو لیکن وسپاسیان اور طیطس
کی فوجین اللہ کے عدل اور غضب کا وسیلہ تہین اسلئی ہم اونکو بہی اللہ کی فوج سمجہتی ہین
اجی پادریو یہان اپنی فوج کا لفظ ہی یہہ لفظ بت پرستون کے حق مین مت بولو اللہ سی ڈرو اللہ کا
خاص لشکر محمدی لوگ ہین جنکو اللہ نے قرآن مین حزب اللہ یعنے اللہ کی فوج خطاب دیا ہی
اونکو یہہ خطاب دیکر انجیل کا مطلب کہولدیا ہی اسکی بعد اس مثال کا یہہ مطلب سمجہو کہ اللہ تعالی
نے جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو اور اونکی امت کو کہا کہ بہشت تیار ہی مگر یہہ بلائی ہوئی
نالایق تہے جنہون نے قتل ہونا اور تباہ ہونا سب قبول کیا مگر ضد نہ چہوڑے اور ایمان
نہ لائی اب تم اور قومون کو بلاؤ جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور اونکی خادم پہلی دنون مین
مکہ مین بت پرستون کو اور مدینہ مین یہودیون کو ایمان کیطرف بلا چکے تہے اب آپ نے اور آپکی
طرف سی آپکی نائبون نے عرب کی اور قومون کو بلایا ہر طرف سی فوج فوج محمدی دین مین لوگ داخل
ہوئے یہان تک کہ شام اور روم اور مصر اور فارس اور ہند مین ایمان پہیلا انجیل کا
مطلب کہل گیا کہ گہر مہمانون سی بہر گیا جب وہ بادشاہ جو سب بادشاہون کا مالک ہی قیامت
کے دن مہمانونکو دیکہنی آویگا جنکا لباس دعوت کے جانیکے لائق نہوگا یعنے جو ظاہر ایمان کہتے
ہین اور دل مین ایمان نہین رکہتے وہ بہی پہلی مسلمانون مین ملے جلے ہونگی سورہ حدید

مین اللہ تعالی نے خبر دی ہے کہ منافق مرد اور منافق عورتین ایمان والون سی کہین گے کہ ہمارے
طرف دیکھو کہ تمہاری روشنی مین سے ہم بہی کچہہ لیوین اون سی کہا جاویگا کہ اپنی پیچہی پلٹ جاؤ
اور نور کو ڈہونڈو پہر اونکی بیچ مین ایک دیوار کہڑی کر دی جایگی آخر کو منافق دوزخ مین ڈالدئے
جاوینگی اور ایمان والے بہشت مین جاوینگے جیسا انجیل مین فرمایا کہ وہ باہر کی اندہیری مین
ڈالدیے جاوینگی یعنی نور سی الگ کرلیے جاوینگی اور دوزخ مین ڈالدئے جاوینگی تیئیسوین
باب مین سینتیس آیتون کے بعد اللہ فرماتا ہی دیکہو تمہارا گہر تمہاری لیے ویران چہوڑا جاتا ہی
کیونکہ مین تم سی کہتا ہون کہ اب سی تم مجکو پہر نہ دیکہوگے جب تک نکہوگے مبارک ہی وہ جو خداوند
کے نام سی آتا ہی پادری اسکاٹ اسکا مطلب یون لکہتا ہی کہ تمہارا گہر یعنے مسجد بیت المقدس
اب ویران چہوڑ دیا جاویگا اور اب سی مجہی نہ دیکہوگے جب تک وہ وقت نہ آوے کہ تمہاری
اولاد جو آیندہ زمانہ مین ہوگی وہ کہیگی مبارک ہی وہ جو اللہ کے نام سی آتا ہی یہہ لفظین ایک سو
اٹھارہوین زبور کی چہبیسوین آیت مین آئی ہین اور اکیسوین باب کی نوین آیت مین ہے
کہ لوگون نے حضرت عیسی علیہ السلام کے حق مین یہہ لفظ کہا کہ مبارک ہی وہ جو خداوند
کے نام سی آتا ہی اس جگہہ پہ پادری لکہتا ہے کہ اسکا یہہ مطلب کہ اللہ کیطرف سے پیغام
پہونچانے کو آتا ہی پادری لکہتا ہی کہ اس کل بیان کا مطلب یہہ ہی کہ یہودی لوگ کسی
زمانہ مین حضرت عیسی علیہ السلام پر ایمان لاوینگی اور شہر یروشالم آپکے دوسرے آنے سے
پہلی شاید بحال ہو جائیگا اے محمدی بہائیو اس زبور کی بائیسوین آیت یہہ ہی کہ وہ پتہر
جسکو معمارون نے رد کیا وہی کونے کا سرا ہوا پہر تین آیتون کے بعد یون ہے مبارک ہی
وہ جو خداوند کے نام سی آتا ہی اس محمدی بشارت کا مطلب انجیل سی اور زیادہ کہل گیا
کہ اللہ تعالی فرماتا ہی کہ تم مجکو پہر نہ دیکہوگے یعنی میری عبادت اب اس مسجد مین نہوگی
جبتک وہ وقت نہ آوے کہ ایک نہ اور پیغمبر کو اللہ بہیجیگا اور تم یعنے تمہاری اولاد کی لوگ
جو اوس وقت مین ایمان لاوینگی وہ کہین گے مبارک ہی وہ جو اللہ کے نام سی آتا ہی یعنے اللہ کا
پیغام پہونچانیکو آتا ہی اوس وقت یہہ مسجد پہر آباد ہو جائیگی اسکا صاف ظہور محمدی وقت مین
ہوا مگر پادری کے نزدیک اسکا ظہور جب ہوجب سب یہودی نصرانی ہو جاوین اور اس

مسجد کو لی لیوین یا اللہ یہود اور نصارا دو لوگوان جہوٹے نبیا لون سی نجات دی آمین جناب یوحنا
حواری نے جو انجیل جمع کی ہی اوسکی شروع مین اٹھارہ آیتون کے بعد لکھا ہی کہ یہودیون نی یروشلم
سی اماموں اور لاویون کو بہیجا کہ حضرت یحیی علیہ السلام سی پوچھین کہ آپ کون ہین آپنی اقرار
کیا اور انکار نہ کیا بلکہ اقرار کیا کہ مین مسیح نہین ہون اور اونہون نے آپ سی پوچھا کہ کیا آپ
الیاہ ہین آپنی فرمایا مین نہین ہون پہر پوچھا کہ آپ وہ نبی ہین فرمایا نہین پہر پوچھا کہ آپ
کون ہین آپ نے فرمایا کہ مین جنگل مین پکارنے والی کی آواز ہون کہ اللہ کی راہ کو سیدہا کرو
جیسا اشعیا نبی نے فرمایا اے عقلمندو یہان سی معلوم ہوا کہ اگلی پیغمبرون نے مسیح کی خبر
دی تہی اور ایک اور بڑے نبی کی خبر دی تہی اور الیاہ کی بہی خبر دی تہی سو یہودیون نے
حضرت یحیی علیہ السلام سے پوچھا کہ آپ کون ہین یعنے جن پیغمبرون کی خبر چلی آتی ہین
یعنے مسیح اور الیاہ اور وہ نبی ان مین آپ کون ہین آپنی صاف فرمایا کہ مین مسیح نہین ہون
اونہون نے پوچھا کہ آپ الیاہ ہین فرمایا نہین اوسوقت تک آپکو معلوم نہ تہا کہ الیاہ اللہ نے
میرا ہی خطاب دیا ہی اونہون نے پوچھا آپ وہ نبی ہین فرمایا نہین معلوم ہوا کہ وہ نبی جنکی
سب راہ دیکہتی تہی وہ حضرت عیسی علیہ السلام کی سوا ہین وہ نبی کا لفظ اسلئی کہا کہ اون
نبی کی بڑی شان ہی اونکی نشان وشوکت سبکی دلمین جمی ہوئی تہی کہ وہ ساری جہان مین
ایمان پہیلا دینگی اور کافرونکی خون بہاوینگی جس شخص کی بڑی شان ہوتی ہی اوسکی ذکر
مین بہت پتی دینی کی حاجت نہین پڑتی کیونکہ اوسکی سب پتی اور نشان سبکو معلوم ہین
ایک اشارہ سی مطلب نکل آتا ہے اسلئی پوچہنی والون نے کہا کہ آپ وہ نبی ہین یعنے وہ نبی
جسکا شہرہ مدت سی ہو رہا ہی اور جنکی آنیکی بڑی دہوم ہی وہ نبی آپ تو نہین فرمایا مین نہین
ہون پہر اشارہ ایسا کہلا ہوا تہا کہ حضرت یحیی علیہ السلام وہ نبی کی لفظ سی مطلب سمجہ گئی
اور فرمایا مین نہین ہون پادری طامس اسکاٹ لکہتا ہی کہ یہودی غلطی کرتی تہی اور سمجہتی تہی کہ
الیاس کے سوا ایک اور نبی مانند موسی کے مسیح سی پہلی آوینگی اسے پادریو اون لوگون نے
یہہ لفظ نہین کہا کہ وہ نبی مسیح سی پہلی آوینگی اور وہ لوگ جو سمجہتی تہے کہ مسیح کے سوا ایک اور
نبی آوینگی جو مانند موسی کی ہین یہہ سبہ اونکی تمام کتابون کے موافق ہی دستی کی انجیل کی ستر ہوین

باب مین جہان یہہ بیان ہے کہ حضرت عیسی علیہ السلام شمعون اور یعقوب اور یوحنا کو ایک
پہاڑ پر لے گئی وہان آپکا چہرہ آفتاب کی طرح چمکنے لگا اور حضرت موسی اور حضرت الیاس
آپ سی باتین کرتے ہوئی دکھلائی دیے اس مقام سے پادری اسکات اردو تفسیر مین
لکھتا ہے کہ اکثر یہودیون کا یہ گمان تہا کہ دو مسیح ہونگی ایک تو جلیل القدر ہوگا اور دوسرا
تکلیف اوٹہانیوالا کیونکہ پاک کتاب مین مسیح کے مقدمی مین جو جدا جدا بیان ہین انسے
یہودیون کو یون معلوم ہوا کہ ایک نہایت معزز شخص آنیوالا ہے اور ایک مصیبت
اوٹہانیوالا بھی ہوگا یعنے بعض آیت سی وہ ایک شان و شوکت والا بیان ہوا لیکن
بعض مقام سی وہ آنیوالا مسیح نہایت عاجز اور موت تک دکہہ اوٹہانیوالا ثابت ہوا
پس وہ گمان کرتے تہے کہ دو مسیح ہونگی یہہ لکہکر پادری لکہتا ہی کہ آپکی صورت بدلنے
سی ثابت ہوا کہ آپ ہی تکلیف اوٹہانیوالی ہین آپ ہی جلیل القدر مسیح ہین پادری کا
مطلب یہہ ہے کہ دونو طرح کی خبرین آپ ہی کی تہین کیونکہ آپ نے اپنی شان و شوکت
دکہلادی آسے پادریو وہ جو بڑے بڑے تہی اور نشان دوسرے پیغمبر سے موجود ہین جو
ایمان والون کا غالب ہوجانا اور بے ایمانونکی سلطنتون کا مٹ جانا اور بابل کا فتح
ہونا اور یروشالم کا آباد ہونا ان بیتون کو تم کیون بہول جاتے ہو دیکہو جو مطلب و سمجہ
کے یہودیون نے سمجہا تہا اسی مطلب کو حضرت یحیی علیہ السلام نے بہی مان لیا اور
سوال کے موافق جواب دیا کہ مین مسیح نہین ہون اور وہ نبی بہی نہین ہون اگر
یہودیون کی سمجہ حضرت یحیی علیہ السلام کے نزدیک غلط ہوتی تو یون فرماتے کہ مسیح کے
بعد اور کوئی نبی نہین ہے تم دوسرے کی راہ مت دیکہو آے پادریو خوب غور کرو پاک
کتابون مین دو پیغمبرون کی خبرین صاف ظاہر ہین اللہ سے ڈرو اور مہدی ہوجاؤ اور
یہ جو حضرت یحیی علیہ السلام نے فرمایا کہ مین الیاہ نہین ہون اسکا مطلب یون سمجہنا
چاہیے کہ اوسوقت تک آپکو معلوم نہ تہا کہ الیاہ اسلیے میرا ہی خطاب دیا گیا تہا کیونکہ
انجیل کے گیارہوین باب کی چودہوین آیت مین ہے کہ حضرت عیسی علیہ السلام نے
حضرت یحیی علیہ السلام کے حق مین فرمایا کہ الیاہ جو آنیوالا تہا یہی ہے اور لوقا نے

انجیل کے سرے پر لکھا ہے کہ زکریا علیہ السلام کو فرشتے نے بشارت دی کہ تیری بیوی بیٹا
جنیگی اوسکا نام یوحانان یعنے یحییٰ رکھنا وہ بنی اسرائیل مین سے بہتون کو اونکے خدا کیطرف
پھیریگا اور وہ اوسکے آگے یعنے اللہ کے آگے الیاہ کی روح اور قوت سے چلیگا اسکا یہہ مطلب
کہ الیاس پیغمبر علیہ السلام کی روح پاک کا فیض اور زور اوسمین ظاہر ہوگا وہ اونکی روح
کی قوت سے چلیگا پھیریگا متی کی انجیل کے سترہوین باب کی بارہوین آیت مین ہے کہ الیاس
آچکا لیکن اونہون نے اوسکو نہین پہچانا بلکہ جو چاہا اوسکے ساتھ کیا انتہی اب یوحنا لکھتے
ہین کہ جن لوگون کو یہودیون نے بھیجا تہا اونہون نے حضرت یحییٰ علیہ السلام سے یہ
پوچھا کہ آپ اگر نہ مسیح ہین نہ الیاس اور نہ وہ نبی تو پھر کیون آپ اصطباغ دیتے ہین
یحییٰ نے فرمایا مین پانی سے اصطباغ دیتا ہون لیکن تمہارے درمیان ایک کھڑا ہے جسکو تم نہین
جانتے یہہ وہی ہے جو میرے بعد آنیوالا تہا اور مجھسے مقدم تہا جسکے جوتے کا تسمہ بھی مین
کھولنے کے لائق نہین ہون یہہ اشارہ صاف حضرت عیسیٰ علیہ السلام کیطرف تہا پھر لکھا
ہے کہ دوسرے دن حضرت یحییٰ علیہ السلام نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو اپنے پاس آتے
دیکھا اور فرمایا یہہ وہی ہے جسکے حق مین مینے کہا کہ ایک مرد میرے پیچھے آتا ہے جو مجھسے مقدم
ہوا کیونکہ مجھسے پہلے تہا اور مینے روح کو کبوتر کی مانند آسمان سے اوترتے دیکھا اور وہ اوسپر
ٹہہری اور مین اوسکو نہ جانتا تہا پر جسنے مجھے پانی سے اصطباغ دینے کو بھیجا اوسنے مجھے
کہا کہ جسپر تو روح کو اوترتے اور ٹہہرتے دیکھے وہی ہے جو روح القدس سے اصطباغ دیگا
یہان سے معلوم ہوا کہ حضرت یحییٰ علیہ السلام کو پہلے معلوم نہ تہا کہ حضرت عیسیٰ وہی
مسیح ہین جنکی مین خبر دے چکا ہون اللہ تعالیٰ نے آپکو بتلایا کہ جسپر تو روح القدس کو
اوترتے دیکھے وہی مسیح ہے جب آپنے یہہ پتا دیکھا تب پہچانا اسیطرح پہلے آپکو معلوم نہ تہا
کہ الیاہ وہ اللہ نے میرا ہی خطاب دیا ہے بارہوان باب اس باب مین یہہ بیان ہے کہ حضرت
عیسیٰ علیہ السلام یروشلم مین تشریف لائے اٹھائیسوین آیت مین ہے کہ آپنے کہا اے
باپ اپنے نام کو جلال دے وہین آسمان سے آواز آئی کہ مینے جلال دیا ہے اور پھر جلال
دونگا تب لوگون نے جو حاضر تھے یہہ سنکر کہا کہ بادل گرجا اورون نے کہا کہ فرشتہ اوس سے بولا

ابھی فرمایا کہ یہہ آواز میرے واسطے نہین بلکہ تمہارے لئے آئی اب اس جہان پر عدالت آئی ہے اب
اس جہان کا سردار نکال دیا جاویگا عبرانی انجیل جو بیروت مین چھاپی گئی ہے اسکی عبارتین
یہہ ہین عتاہ سر ھاعولام ھزہ یشلخ حوصاہ یعنے اب سردار اس جہان کا نکال
ڈالدیا جاویگا ایک قدیم عربی ترجمہ مین یون ہے یلقی خارجا یعنے باہر ڈالدیا جاویگا
اے ایمان والو اللہ تعالے نے حضرت عیسی علیہ السلام سے وعدہ کیا اور فرمایا کہ مینے اپنے نام
کو جلال دیا ہے یعنے تیری باعث سے اپنے نام کی عظمت اور شان ظاہر کی ہے اور دوبارہ
پھر اپنے نام کو جلال دونگا یعنے تیرے بعد آخری پیغمبر بھیجونگا اوسکی باعث سے اپنے نام کی
عظمت اور شان خوب پھیلاؤنگا تب حضرت عیسی علیہ السلام نے اس کلام کا مطلب
بیان فرمایا کہ یہہ آواز تمہارے لیے آئی ہے کہ تم یاد رکھو اور جو لوگ آخری پیغمبر صلی اللہ
علیہ وسلم کو پاوین اونکی شریعت کے تابع ہو جاوین پھر فرمایا کہ اب اس جہان پر عدالت
آئی دیکھو پہلی عدالت کا پتا جو توریت اور زبور اور صحیفون مین بڑی دھوم سے بیان فرمایا
تھا وہی یہان پھر یاد دلایا پھر صاف فرمایا کہ اس جہان کا سردار یعنے وہ پیغمبر جو سارے
جہان کیطرف بھیجا جاویگا اور سب آدمیون اور جنون کو اللہ کا پیغام پہونچاویگا اور پھر
اوسکی دشمنون کا یہانتک ظلم ہوگا کہ وہ اپنے وطن یعنے مکہ سے نکالدیا جاویگا جب
اتنا ظلم دشمنون کا اوسپر ہوگا تب اوسکو عدالت کا یعنے ظالمون کے قتل کا اور جہاد کا حکم
ہوگا اور سارے جہان کی عدالت ہوگی یعنے سارے جہان کے کافرون پر جہاد ہوگا
صحیح بخاری مین ہے کہ جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو جب پہلے پہل حضرت جبرئیل علیہ السلام
نے سورہ اقرا کی پانچ آیتین سنائین اور آپنے یہہ احوال ورقہ سے بیان فرمایا وہ انجیل لکھا کرتے
تھے اونھون نے کہا کاشکے مین اوسوقت تک زندہ رہتا جب آپکی قوم کے لوگ آپکو نکال
دینگی اور اگر مین آپکا دن پاونگا تو آپکی بڑی مدد کرونگا معلوم ہوتا ہی کہ ورقہ نے یہہ بات
انجیل پاک کے اسی مقام سے سمجھی تھی جناب یوحنا نے اس باب مین اور تیرھوین اور
چودھوین باب مین بہت کلام لکھا ہے جو آپنے یروشالم مین سنایا ہے چودھوین باب کی چند
آیتون کے بعد یون ہے اگر تم مجھسے محبت رکھتے ہو تو میرے حکمون پر عمل کرو اور مین اپنے باپ

مانگونگا اور وہ تمہین دوسرا فارقلیط دیگا کہ تمہارے ساتھہ ہمیشہ تک رہی وہ سچائی کی روح
جسکو یہہ جہان طاقت نہین رکہتا کہ اوسکو قبول کرے کیونکہ اوسکو نہین دیکہتا اور نہ اوسکو جانتا
ہی لیکن تم اوسکو جانتی ہو کیونکہ وہ تمہارے ساتھہ رہنی والا ہی اور تمہارے درمیان ہوویگا
انتہی محصلہ یہانپر حضرت عیسی علیہ السلام اللہ کی حکم سے فرماتے ہین کہ اللہ تعالی سی جو میرا پالنی
والا ہی مانگونگا اور وہ تمکو دوسرا فارقلیط دیگا اسکا صاف مطلب یہہ ہی کہ میرے بعد دوسرے پیغمبر
کو بہیجیگا عربی ترجمہ جو سن سولہسو اکتر عیسوی مین پادریون نے چہاپا تہا اوسمین فارقلیط کا لفظ
لکہا ہی پہر اور ترجمہ کرنیوالون نے اس لفظ کے ترجمہ مین کسی نے لکہا ہے تسلی دینے والا کسی نے
شافع کا لفظ کسی نے وکیل کا لفظ لکہا ہے اب عبرانی انجیل جو بیروت مین چہاپی گئی ہی اوسمین
پیرقلیط کا لفظ لکہا ہے پادری گاڈفری لکہتا ہی کہ سینٹ جیروم نے جو انجیل کا ترجمہ لاطینی زبان
مین کیا ہی اوسمین لفظ لاطینی پیرکلی طاس لکہا ہی اس سی ثابت ہوتا ہے کہ اوس کتاب مین
جس سے سینٹ جیروم نے ترجمہ کیا تہا لفظ پیری کلیوطاس تہا نہ پیری کلی طاس اسوجہ سی مسلمانون
نے اوس بیان کو بہت مدد ملتی ہی جو ہاتہہ کی لکہی ہوئی پرانی کتابون کے عبارت ہونیکی باب مین
وہ کرتے ہین لفظ پیری کلی طاس کے معنی پر پادریون مین بہت اختلاف ہی بشپ مارش نے لکہا
ہے کہ پیری کلی طاس کے تین ترجمہ ہین اول معنی حامی کی ہین جو معتبر اور یونانی بزرگون کے
نزدیک ٹہیک ہین دوسرے معنی معین کے ہین یہہ وہ معنی ہین کہ انسٹائی نے بحوالہ اس لفظ
فارقلیط زبان خالدیہ کے کہی ہین جس سی یہہ معنی پائی جاتے ہین اور غالبا خود حضرت عیسی ع
نے یہہ لفظ بولا تہا اور تیسرے واعظ جسکو اوسی شخص نے یعنے انسٹائی نے فائلو کی لکہی ہوئی
ایک عبارت کا حوالہ دیکر پایا ہے مسلمان کہتے ہین کہ یہہ لفظ اصل مین پیری کلیوطاس تہا جسکے
معنی محمود یا ممتاز کے ہین جو عربی مین معنے لفظ محمد کے ہین پادری گاڈفری لکہتا ہی کہ اگر حضرت
عیسی علیہ السلام نے لفظ فارقلیط فرمایا تہا اور اس لفظ کے معنے ستودہ کے ہین جیسا کہ مسلمانون
کا قول ہی تو اوسکا ترجمہ اس لفظ یونانی پیری کلی طاس مین غلط ہی اور بشپ مارش اور انسٹائی
کے دونون کل ترجمہ غلط ہین اور اس لفظ کو اوسی لفظ سی بدلنا چاہیے جو ستودہ کے معنے رکہتا ہی
اور جو واقع مین یہہ لفظ پیری کلیوطاس ہونا چاہیی اگر یہہ لفظ حضرت عیسی علیہ السلام کا

بولا ہوا زبان خالدیہ یا عبرانی یا عربی کا ہو تو اوس سے وہی مراد پائی جانی چاہیے جو اوسکے معنے
اون زبانون مین تہی اگر وہ خالدیہ کا لفظ عربی مصدر سے نکلا ہے تو اوسکے وہی معنے پائے جاوین جو عربی مصدر
کے ہین اور تب اوسکے معنے ستودہ یا شخص ممتاز کے ہونگے اگر دیکھنے والے سخن پرور ہین تو جان لین گے
کہ لفظ کلیوطاس کو ہم مراد رکہتے ہین دونون نے بجائے ستودہ آدمی کے استعمال کیا ہے امام احمد
قسطلانی رح مواہب لدنیہ مین لکہتے ہین کہ بارقلیطا اور فارقلیطا ہے کے ساتھ اور اوسکے بدلنے
اور رے اور قاف کے اوپر زبر اور رے ساکن اور قاف کے اوپر زبر اور رے کے اوپر زبر اور
قاف ساکن اور رے کے نیچے زیر اور قاف ساکن امام زرقانی شرح مین لکہتے ہین کہ مقتضی مین ہے
کہ یہی صحیح ہے اور شامی نے یقین کر کے اسکو لکہا ہے قسطلانی لکہتے ہین کہ یہہ نام آپکا یوحنا کی
انجیل مین آیا ہے اور اسکے معنے ہین روح الحق یعنے سچائی کی روح اور ثعلب نے یعنے امام احمد
ابن یحیی بغدادی نے کہا کہ اسکے معنے ہین فرق کرنیوالا یعنے جدا کرنیوالا سچ کو جہوٹ سے امام زرقانی
لکہتے ہین کہ بعضون نے کہا اسکے معنے ہین حمد کرنیوالا اور بعضون نے کہا بہت حمد کرنیوالا تقی شمنی
نے کہا کہ اکثر انجیل والے کہتے ہین کہ اسکے معنے ہین خلاص کرنیوالا آئے ایمان والو یہہ معنے جو امام احمد
ابن یحیی بغدادی نے لکہی کہ فرق کرنیوالا یعنے سچ کو جہوٹ سے جدا کرنیوالا یہہ معنی اوس معنی سے
ملتے ہین جو پادری گاڈفری نے انسٹائی کی زبانی لکہے ہین یعنے مبین یعنے بیان کرنیوالا اور جو معنے
واعظ کے معنی لکہے یعنے وعظ اور نصیحت کہنے والا یہہ معنی بہی اسی کے قریب ہین اور جنہون نے کہا
اسکے معنے ہین تعریف کرنے والا یا بہت تعریف کرنیوالا یعنے اللہ کی بہت تعریف کرنیوالا یہی معنے
لفظ احمد کی ہین جو جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا دوسرا نام ہے اور پادری سیل صاحب نے جو
معنے کہی ہین یعنے ستودہ یعنے تعریف کیا ہوا یہہ معنے بعینہ نام محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ہین پادری
لوگ یہہ سب نشانیان دیکہہ بہال کر عقل کی آنکہ بند کر کے کہتے ہین کہ یہہ خبر روح القدس کی آنیکی
ہے جو حضرت عیسی علیہ السلام کے بعد حواریون پر اوترا تہا اب ہمکو روح القدس کے اوترنیکا
احوال لکہنا ضرور ہے تاکہ صاف ظاہر ہو جاوے کہ جو پتی اور نشان فارقلیط کے یہان فرمائے
ہین وہ پتی روح القدس مین ظاہر نہین ہوے ہم محمدیون کے نزدیک روح القدس خطاب
حضرت جبرئیل علیہ السلام کا ہے قرآن شریف مین اللہ تعالے فرماتا ہے کہ اس کتاب کو یعنی قرآن کو

روح القدس نے اللہ کیطرف سے اوتارا ہے دوسری جگہہ فرمایا کہ جبرئیل نے اوتارا معلوم ہوا کہ روح
القدس جبرئیل کا خطاب ہے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے حق مین اللہ فرماتا ہے وایدناہ بروح
القدس یعنے ہمنے مدد کی عیسیٰ کی روح پاک سے پائی افسوس پادری لوگ حضرت عیسیٰ علیہ السلام
کو دوسرا خدا جانتے ہین اور روح القدس کو تیسرا خدا ٹہراتے ہین اے ایمان والو روح القدس
جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کیطرح اللہ کے بندے ہین وہ اللہ کے حکم سے حضرت عیسیٰ ع کے اور
حواریون کے ساتھ رہا کرتے تہے لوقا کے تیسرے باب کی بائیسوین آیت مین حضرت عیسیٰ علیہ السلام
کی ذکر مین ہے کہ روح القدس جسم کی صورت مین کبوتر کی مانند اوس پر اوترا پہر چوتہی باب کے سر
پر ہے کہ عیسیٰ روح القدس سے بہرے ہوئے اردن سے پہرے اور روح کی رہنمائی سے بیابان
مین گئے اور بارہوین باب مین اُن باتون کا بیان ہے جو آپنے شاگردون سے فرمائین اور گیارہوین
آیت مین یون ہے کہ جب تمکو حاکمون کے پاس لیجاوین تو فکر مت کرو کہ کیا جواب دوگے کیونکہ
روح القدس اوسی گہری تمکو سکہلاویگا کہ کیا کہنا چاہیئے اب خوب ثابت ہوا کہ روح القدس
حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ساتھ اور آپکی شاگردونکی ساتھ رہتے تہے اب جو آپ خبر دیتے
ہین کہ مین اللہ سے مانگونگا تب فارقلیط آویگا یہہ خبر روح القدس کی ہرگز نہین ہوسکتی پادری
کہتے ہین کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بعد روح القدس نے نئی طرح پر ظہور کیا پہلا اسطرح
پر ظہور نہین کیا تہا اے ایمان والو اب تم سنلو وہ فیض روح القدس کا جو حضرت عیسیٰ ع
کے بعد حواریون پر اوترا اوسکی خبر حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے کن لفظون سے دی تہی اور وہ
فیض حواریون پر کیونکر اوترا لوقا رسالا اعمال کے سرے پر لکہتے ہین کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام
جب زندہ ہو گئے تو آپ چالیس دن تلک اونکو دکہلائی دیتے رہے جنکو آپ نے چن لیا تہا
اور خدا کی بادشاہت کی باتین کہتے رہے اور اونکو حکم دیا کہ یروشالم سے باہر مت جاؤ بلکہ باپ کے
اوس وعدے کی جسکا ذکر تم مجہسے سن چکے ہو راہ دیکہو کیونکہ یحیٰی نے تو پانی سے اصطباغ دیا پہ تم تہوڑے
دنون کے بعد روح القدس سے اصطباغ پاؤگے جو لوگ جمع تہے اونہون نے پوچہا کہ کیا آپ
اسیوقت اسرائیلیون کی بادشاہت کو پہر بحال کیا چاہتے ہین آپنے فرمایا تمہارا کام نہین کہ
اون وقتون اور موسمون کو جانو جنہین اللہ نے اپنے ہی ہاتہہ مین رکہا ہے لیکن جب

روح القدس تمہارے اوپر آویگا تم قوت پاؤگے اور یروشلم اور سارے یہودیہ اور سامریہ مین بلکہ زمین کی
سرحد تک میرے گواہ ہوگے اور یہ فرما کر اونکی دیکھتے ہوئے آپ اوپر اوٹھائی گئی اور بدلی نے آپکو اونکی
نظرون سے چھپا لیا تب وہ زیتون پہاڑ سے یروشلم کو پھرے اور ایک کوٹھی پر چڑھے جہان پطرس
یعنے شمعون اور یعقوب اور یوحنا اور اندریاس فیلبوس اور توما اور برتھولما اور متی اور حلفا کا بیٹا
یعقوب اور شمعون زیلوتیس اور یعقوب کا بھائی یہودا رہتے تھے یہ سب ایک دل ہوکے دعا اور منت
کر رہے تھے اور اونکی ساتھ عورتین اور حضرت عیسی کی مان مریم اور اونکے بھائی بھی تھے اور جب عید
پنتکوست کا دن آیا تھا اور سب ایک دل ہوکر اکٹھی ہوئی اور یکایک آسمان سے [illegible] آواز آندھی
جیسی بڑے آندھی چلی اور اوس سے سارا گھر جہان وہ بیٹھے تھے بھر گیا اور اونہین جدی جدی
آگ کی سی زبانین دکھلائی دین اور اون مین سے ہر ایک پر بیٹھین اور وہ سب روح القدس
سے بھر گئے اور غیر زبانین بولنے لگی جیسی روح نے اونہین بولنے کی قدرت بخشی اور خداترس یہودی
ہر ایک قوم مین سے یروشلم مین آرہے تھی سو جب یہ آواز آئی تو بھیڑ لگ گئی اور سب دنگ
ہوئی کیونکہ ہر ایک نے اونہین اپنی بولی بولتے سنا اور سب حیران ہوئے اور ایک دوسرے سی
کہنی لگی کہ دیکھو یہ سب جو بولتے ہین کیا جلیل کے رہنے والے نہین ہین پھر ہر ایک ہم مین سے اپنی
اپنے وطن کی بولی سنتا ہے پارتھی اور میدی اور عیلامی اور رہنے والی مسوپوتامیہ کے یعنی خراسان
اور فارس اور عراق عجم کے اور آسیا کے یعنے کوچک ایشیا کے اور مصر اور روم اور عرب کے ہم
اپنی اپنی زبانون مین انسی اللہ کی عمدہ باتین بولتے سنتے ہین تب جناب شمعون نے کھڑے ہوکر بلند آواز
سے اون یہودیون کو وعظ سنایا اور خوب سمجھایا اور حضرت عیسی علیہ السلام کی معجزون کا خوب
بیان فرمایا اس وعظ کو سنکر تین ہزار آدمی کی قریب ایمان لائے پھر یہودیون نے حضرت شمعون کو
قید کیا پھر دوسرے دن چھوڑ دیا تب حواریون نے اور سب عیسائیون نے جمع ہوکر اللہ سے دعا مانگی
کہ یا اللہ ہمکو ایسی قوت دے کہ کمال دلیری سی تیرا کلام سناوین جب وہ دعا مانگ چکے وہ مکان
جہان وہ جمع تھے لرزا اور سب روح القدس سی بھر گئی اور خدا کا کلام دلیری سے سنانی لگے اب اے
ایمان والو اب فارقلیط کہتے اور نشان جو حضرت عیسی علیہ السلام نے بتلائی ہین اونکو دیکھتے جاؤ
کہ وہ [illegible] روح القدس کے اوترنے مین ظاہر نہین ہوئے اول اس لفظ کو دیکھو کہ

اللہ تعالی تمکو دوسرا فارقلیط دیگا اسکا صاف یہہ مطلب ہی کہ ایک فارقلیط یعنے سچی باتون کا ظاہر کرنیوالا
یا خوبیون والا اور اللہ کی تعریف کرنیوالا مین ہون مین جاتا ہون میرے بعد دوسرا فارقلیط
آویگا جب یہہ مطلب ٹھرا تو یہہ بشارت ایسی شخص کی ہے جو حضرت عیسی علیہ السلام کیطرح انسان
ہو اور سبکو دکھلائی دیوے اور یا اللہ کا کلام سنا وے اور جناب روح القدس بشر کی شکل مین دکھلائے
نہین دیے بلکہ اللہ کے حکم سے اونکا نور او فیض حواریون کے روح اور دل اور بدن مین سما گیا
اور سب بولیان اونکو معلوم ہوگئین اور دل اور روح کی قوت بہت بڑہ گئی اور دشمنون کا ڈر
بالکل دل سے نکل گیا ہر ہر شہر کے یہودیون اور بت پرستون مین وعظ سناتی تھی اور کسی کا ڈر
دل مین نہین لاتے تھے اللہ اور رسول کے عشق کے جوش مین طرح طرح کے صدمے دشمنون کے
ہاتھ سے خوش ہو ہوکر اوٹھاتے تھے ابن حجر مکی رح نے صواعق مین لکھا ہے کہ طبرانی نے اچھی سند
سے روایت کیا ہے کہ جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جتنے نبی ہین سب کی امت مین ایسے
لوگ ہوتے تھے کہ اون سے کلام کیا جاتا تھا اگر میری امت مین کوئی ہے تو عمر ہے لوگ بولے کہ یہ بات
سے کسطرح کلام کیا جاتا تھا آپنے فرمایا فرشتے اونکی زبان پر بولتے تھے اسکے ایمان والے حضرت
عیسی علیہ السلام نے جب روح القدس کے آنیکا وعدہ یاد دلایا اپنی لفظین بہی یاد دلائین
کہ مینی تمسے کہا تہا کہ تم روح القدس سے اصطباغ پاؤگے یعنے اوس کے نور اور فیض مین رنگین ہوجاؤ
یہ اسلئی فرما دیا کہ تم سمجھ لو کہ یہہ اشارہ فارقلیط کیطرف نہین ہے جب آپنی یہہ فرمایا لوگ سمجھی کہ
شاید وہ وقت بہی آپہونچا کہ اسرائیل کی یعنے ایمان والون کی بادشاہی قائم ہوا اور رومی
بت پرستون کی سلطنت جاتے رہے آپنے فرمایا تمہارا کام نہین کہ اون وقتون کو جانو جنکو اللہ نے
اپنی ہی اختیار مین رکھا ہے اسکا یہہ مطلب ہی کہ وہ وقت ابھی نہین آیا ابھی وہ وقت بہت دور
ہے یہہ اشارہ صاف محمدی بادشاہت کیطرف ہی پہر فرمایا کہ جب روح القدس تمہارے اوپر
آویگا تم قوت پاؤگے اور سب ملکون مین میرے گواہ ہوگے اسکا یہہ مطلب کہ روح القدس کی قوت
سے تمہارے دل قوی ہوجاوینگے کہ تم سب ملکون مین میری پیغمبری کی اور سچائی کی گواہی
دوگے اور کسی سے نہ ڈروگے دیکھو روح القدس کے حق مین یہہ لفظ فرمایا کہ تمہارے اوپر آویگا اور فارقلیط
کے حق مین کہین یہہ لفظ نہین فرمایا بلکہ فقط آنیکا لفظ فرمایا ان دونون کے آنیمین یہہ فرق ہی کہ روح القدس

کا سایہ حواریون کے اوپر پڑا اور روح القدس نے حواریون کے قالب مین ظہور فرمایا اسی باعث سے یوحنا
فرمایا کہ تمہارے اوپر آویگا اور فارقلیط صلی اللہ علیہ وسلم جسم کے ساتھہ سبکی سامنی آئے اونکا آنا ویسا ہی
تہا جیسا عیسی علیہ السلام کا آنا تہا روح القدس کے ذکر مین فارقلیط کا لفظ نہین فرمایا اور فارقلیط
کے ذکر مین یون نہین فرمایا کہ تمہارے اوپر آویگا یا اللہ ہماری عقل کی آنکھین نور محمدی سے روشن رکہیو
فارقلیط کے حق مین فرمایا کہ ہمیشہ تمہارے ساتھہ رہیگا اسکا یہہ مطلب کہ وہ دوسرا پیغمبر ہمیشہ تمہارے ساتھہ
رہیگا یعنے زمین مین دفن کیا جائیگا کہ اوسکی برکت اور اوسکا فیض ہمیشہ تمکو پہونچتا رہے سو حضرت عیسے
علیہ السلام آسمان پر چلے گئے زمین کے لوگون کے ساتھہ نہین رہے اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو
اللہ نے زمین مین رکہا اور قرآن مین فرمایا وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُعَذِّبَهُمْ وَاَنْتَ فِيْهِمْ یعنے اللہ ایسا
نہین کہ اونپر عذاب بہیجے جب تک تو اونمین ہے یا اللہ اپنی پیارے رسول محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت
اور آپکا تصور ہمارے دلون مین قائم رکہیو اور اوس رسول پاک کی برکت سے ہمکو ہر بلا سے بچائیو
آمین پہر فرمایا کہ وہ سچائی کی روح اسکا یہہ مطلب کہ اوسکی روح سچی ہے وہ بڑا سچا ہے اوسکو ہر بات
مین سچا جانیو پادری کہتے ہین کہ اس لفظ سے معلوم ہوا کہ وہ ایسا شخص ہے جو آنکھون سے دکہلائی
نہین دیتا تب تو اوسکو روح فرمایا اسکا جواب یہہ ہے کہ جناب یوحنا حواری اپنے پہلے خط کے چوتہے
باب کے سرے پر فرماتے ہین اے پیارو تم ہر ایک روح پر یقین مت کرو بلکہ روحون کو آزماؤ کہ وہ خدا
کیطرف سے ہین یا نہین چہٹی آیت مین فرماتے ہین ہم خدا کے ہین جو خدا کو پہچانتا ہے ہماری سنتا ہے
جو خدا کا نہین وہ ہماری نہین سنتا اسی سے ہم سچائی کی روح اور گمراہی کی روح کو پہچان لیتے ہین اے
محمدی بہائیو دیکہو حضرت یوحنا سب اللہ والون کے حق مین سچائی کی روح کا لفظ بولتے ہین اونکا
مطلب یہہ ہے کہ جس آدمی کی روح سچی ہے اور اللہ سے سچی محبت رکہتی ہے وہ روح ہماری نصیحتین سنکر عمل
کرتی ہے اس نشانی سے ہم پہچان لیتے ہین کہ یہہ شخص اللہ والا ہے اسیطرح یہان بہی سچائی کی
روح کا یہی مطلب ہے کہ وہ فارقلیط سچائی کی روح ہے یعنے اللہ سے سچی محبت رکہتا ہے اور سچ بولتا
ہے اوسکو تم ضرور سچا جانیو پہر فرمایا کہ جسکو یہہ جہان قبول نہین کرسکتا اسکا یہہ مطلب کہ یہود یون
کے سوا سارے جہان مین جو بت پرست بیٹہے ہوئے ہین وہ اللہ کے پوجنے والون کے بڑے دشمن
ہین وہ اوسکو ابہی پہچان نہین سکتے اور یہودی اگرچہ اس بات کی راہ دیکہتے ہین کہ آخری پیغمبر

جلد آوین اور ہمکو دشمنون کے ہاتھ سے چھڑاوین لیکن جب سنتے ہین کہ اونکا ظہور دوسرے قوم مین
ہوگا تو اونکو رشک بہت آتا ہے اور اس خبر کو دینے والون کے قتل پر مستعد ہوجاتے ہین عیسائیون سے
فرمایا کہ تم اوسکا مرتبہ خوب پہچانتے ہو گویا وہ تمہارے ساتھ رہتا ہے ہندی مین یون ترجمہ کیا ہے کہ
وہ تمہارے ساتھ رہتا ہے اور عبرانی مین شوخن کا لفظ ہے یعنے رہنے والا ہے اور اسکے بعد یہہ
لفظین ہین آف یقیہ بشوخخم یعنے بلکہ ہو ویگا درمیان تمہارے درمیان مین ہونیکا مطلب یہی ہے
کہ ظاہر مین تمکو دکھائی دیگا توراۃ شریف کی پہلے سورت کے پہلے باب کی چھٹی آیت مین ہے کہ اللہ نے
فرمایا کہ پانیون کے بیچ مین پھیلاؤ ہووے یعنے آسمان پیدا ہوجاوے اور پانے سمٹکر اوپر اور نیچے
ہوجاوے یہان بھی بتوخ یعنے درمیان کا لفظ ہے اسیطرح یہان بھی یہی سنتے ہین کہ وہ فارقلیط
تمہارے درمیان مین موجود ہوگا اور سبکو دکھائی دیگا جسطرح آسمان سبکو دکھائی دیتا ہے اور
یہہ جو فرمایا کہ وہ تمہارے ساتھ رہنے والا ہے اسکی یہہ معنے بھی ہوسکتی ہین کہ اوسکی روح آپکے
تمہارے ساتھ ہے جناب پطرس شمعون حواری رح کا پہلا خط جو انجیل پاک کی جلد مین لگا ہوا
ہے اوسکے پہلے باب کی دسوین اور گیارہوین آیت مین یہہ بیان ہے کہ نبیون نے جو حضرت
عیسیٰ علیہ السلام کی پیشخبری دی ہے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی روح اونمین تھی جو آپکے
مصیبتون کی اور جاہ و جلال کی گواہی دیتی تھے ہم کہتے ہین جسطرح حضرت عیسیٰ علیہ السلام
کی روح اگلے پیغمبرون کے ساتھ تھی اور پھر ظاہر مین جسم کے ساتھ ظہور فرمایا اسیطرح جناب
محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی روح پاک حضرت عیسیٰ کے اور عیسائیون کے ساتھ تھی پھر آپنے
ظاہر مین جسم کے ساتھ دنیا مین ظہور فرمایا پھر اس چودہوین باب کی تیئیسوین آیت کے بعد
یون ہے جو مجھہ سے محبت نہین رکھتا میرے کلام پر عمل نہین کرتا اور یہہ کلام جو تم سنتے ہو میرا
نہین بلکہ باپ کا ہے جس نے مجھے بھیجا ہے مین یہہ باتین تمہارے ساتھ ہوتے ہوئے تم سے کہین
اور وہ فارقلیط روح قدس جسکو باپ میرے نام سے بھیجیگا وہی تمہین سب چیزین سکھلاویگا
اور سب باتین جو مینے تمسے کہین ہین تمکو یاد دلاویگا پھر دو آیتون کے بعد یون ہے کہ اب مینے
تمکو اوسکے واقع ہونے سے پیشتر کہا تا کہ جب ہوجاوے تم ایمان لاؤ بعد اسکے مین تمسے بہت کلام
نکرونگا کیونکہ اس جہان کا سردار آتا ہے اور مجھمین اوسکی کوئی چیز نہین ایسے ایمان والو یہان

فارقلیط کو روح القدس خطاب دیا جسکو اوپر سچائی کی روح فرمایا اوسیکو یہان پاکی کی روح فرمایا یہہ جو
فرمایا کہ میرے نام سے بھیجیگا اسکا یہہ مطلب کہ اوسکا بڑا پتہ یہہ ہے کہ میرا نام لیگا اور میری بڑی بزرگی
تعریفین کریگا پھر فرمایا کہ وہ تمھین سب کچھہ سکھلائیگا اور جو کچھہ مینے کہا ہے تمکو یاد دلاوےگا اسکا یہہ
مطلب کہ وہ انجیل کی باتین بھی یاد دلائیگا اور اوسکے سوا اور بھی بہت باتین دین کی باقی ہین
وہ ساری باتین سکھلائیگا یہہ مطلب سولہوین باب کی بارہوین آیت مین صاف کھولدیا ہے
یہہ پتہ صاف جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے آپنے بہت باتین قرآن حدیث مین بتلائین جو انجیل
مین نہین تھین یہہ جو فرمایا کہ مین پہلے سے کہتا ہون تاکہ اوسوقت پر تم ایمان لاؤ کیونکہ اس جہان
کا سردار آتا ہے اسکا صاف مطلب یہہ ہے کہ وہ پیغمبر جو سارے جہان کا سردار ہے اوسپر ایمان لائیو
عبرانی انجیل مین عولام کا لفظ ہے جسکی معنے عالم کے ہین پادری [illegible] یون ہی ترجمہ کیا ہی کہ
اس جہان کا سردار آتا ہے مگر ایک ترجمہ مین یون لکھدیا کہ اس دنیا کا سردار آتا ہے پادری لوگ
اس لفظ کا مطلب اسطرح پر بدلتی ہین کہ اگر آسمان بہشت پر چڑہے تو کچھہ عجب نہین ہے کہتے ہین یہان
روح القدس کا بھی ذکر نہین بلکہ یہان جہان کا سردار نعوذ باللہ ابلیس کو کہا ہے یعنی جہان کے
بہت سے لوگون کو اپنے پھندے مین پہانستا ہے اوسکی شرارت کے سبب لوگون کو گمراہ کرنے آتا ہے اور
ایمان لانیکا یہہ مطلب سمجھتے ہین کہ اس بات پر یقین لائیو کہ جو خبر دی تھی اوسکا ظہور ہوا ایک پادری
نے اپنے رسالہ مین کئی ورق کالے کئے ہین اور لکھا ہے کہ سرداری کا لفظ بری لوگون کے
حق مین بھی آتا ہے پولوس نے جو خط افسیون کو لکھا ہے اوسکے چھٹی باب کی گیارہ آیتون کے بعد
لکھا ہے کہ ہمکو خون اور جسم سے کشتی کرنا نہین بلکہ سرداریون اور مختاریون سے اور اس دنیا
کی تاریکی کی قدرت والون سے اور شرارت کی روحون سے جو آسمانی مقامون مین ہین اسلیے
تم خدا کے سارے ہتیار اوٹھالو پولوس کا یہہ مطلب ہے کہ ہمکو کشتی لڑنا آدمیون سے نہین بلکہ
دیو اور شیطان جو آسمان تک پہونچ جاتے ہین اون سے ہمکو کشتی لڑنا ہے سو تم ایمان کی راہ
مین اور سچائی کی راہ مین خوب مضبوط رہو اور اللہ کے ذکر مین مشغول رہو اسی اللہ کے ہتیار
باندہی ہو تاکہ شیطان سے کشتی لڑسکو پادری لکھتا ہے کہ اس جگہہ شیطان کی سرداری کو ذکر
کہا ہے سو معاذ اللہ یہان بھی جہان کا سردار شیطان کو کہا ہے آنے پادریو بادشاہون کی تعریف

مین لکھتے ہین کہ آپ ہمارے سردار ہین اور حاکم ہین اور بعضے لچے شہدے کی ہجو مین کہتے ہین کہ وہ شہدون
اور لچون کا سردار ہے اگر کوئی بیوقوف کہے کہ بادشاہ کو جو سردار کہا ہے یہان بادشاہ کا ذکر نہین
یہان بھی اوسی شہدون کے سردار کا ذکر ہے جو شخص یہہ کہیگا سب عقلمند یہہ کہین گے کہ اوسکی عقل
کی آنکھین بالکل پھوٹ گئی ہین اے پادری پولوس نے فقط سرداری کا لفظ کہا شیطان کو جہان کا سردار
نہین کہا اور ان پاک کتابون مین شیطان کے حق مین کہین یہہ لفظ نہین آیا یہہ کلمہ بہت
بڑی تعریف کا ہے شیطان مردود کے حق مین یہہ کلمہ کسیطرح نہین ہوسکتا یہہ بشارت بیشک
جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی ہے اور اس جہان کا لفظ اسلیئے فرمایا کہ اوس جہان کی بادشاہی
کے ساتھ اس جہان پر بھی اوسکا غلبہ ہوگا حکومت سی دین کو سارے جہان مین پھیلا دیگا
پھر اوس جہان کی بادشاہی ثابت کرنیکے لیئے دیکھو کتنا بڑا اکمل شریعت کا فرمایا ہے انجیل مین
یہہ لفظین ہین وفی اینٔ گوما قعالا اور مجمین نہین ہے اوسکی کوئی چیز اسکا سادہ مطلب
یہہ ہے کہ جو جو کمال اور خوبیان اوسمین ہین اونمین سے کوئی چیز مجمین نہین جناب مولانا قاضی
محمد ابن علی شوکانی رحمہ نے اپنے ایک رسالے مین محمدی بشارتین توریت اور انجیل سے لکھی ہین
اوسمین یہہ بشارت بھی لکھی ہے اور لکھا ہے کہ یہہ جو فرمایا کہ مجمین کوئی چیز نہین ہے اس لفظ مین
بہت بڑی محمدی بشارت ہے اس سے ثابت ہوا کہ حضرت عیسی علیہ السلام کے بعد جہان کا ایک
سردار آویگا کہ دین کا اور شریعت کا بندوبست اوسی سے ہوگا اور حضرت عیسی علیہ السلام
اوسکی سامنے ایسی ہین گویا اونکی واسطے کچھہ نہین اور یہہ بشارت اوسی شخص کی ہوسکتی ہے جو
حضرت عیسی علیہ السلام سے رتبہ مین بڑا ہے پولوس نے جو پہلا خط قرنتیون کو لکھا ہے اوسکے تیسرے
باب کی ساتوین آیت مین ہے کہ لگانے والا یعنے آدمی جو درخت کا لگانیوالا ہے کچھہ چیز نہین
یعنی درخت کا بڑہانا اللہ کے اختیار مین ہے یہان بھی ما و مالا کا لفظ ہے جسکا ترجمہ لکھا ہے
کچھہ چیز اے محمدی بھائیو ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم جب بارہ برس کی عمر مین اپنے چچا ابوطالب
کے ساتھہ شہر بصری تک پہنچے بحیرا درویش عیسائی نے آپکو پہچانا اور آپکے حق مین فرمایا ہذا
سید العالمین ہذا رسول رب العالمین یبعثہ اللہ رحمۃ للعالمین یعنے یہہ سردار
ہین تمام جہان کے یہہ پیغام پہونچانیوالے ہین تمام جہان کے مالک کے بھیجے گا اللہ اونکو رحمت

بنا کر تمام جہان کیواسطے جامع ترمذی وغیرہ حدیث کی کتابون مین اسکا بہت کچھہ بیان ہی معلوم ہوا کہ
اوس عیسائی درویش نے انجیل شریف کے اسی مقام کے موافق آپکو جہان کا سردار کہا ہی یعنی یوحنا
باب اس باب کی چھبیس آیتون کے بعد یون ہے اور جب وہ فارقلیط جسکو مین تمہارے لئے باپ کیطرف
سے بھیجونگا وہ سچائی کی روح جو باپ کیطرف سی نکلتا ہے آویگا تو وہ میرے لئے گواہی دیگا اور تم بھی
گواہی دوگے کیونکہ تم شروع سے میرے ساتھہ ہو [illegible] کہا کہ مین تمہارے لئے باپ کیطرف سے بھیجونگا
اسکا وہی مطلب ہے جو [illegible] پہلے کہا تھا کہ مین اللہ سے مانگونگا اور اللہ اوسکو بھیجیگا اس جگہ عبرانی انجیل
کی [illegible] مین یہہ ہے اشلاحنو لاخم ماٹ ابی یعنے بھیجونگا اوسکو اپنے باپ کیطرف سی یہان
پادری [illegible] ماٹ کا ترجمہ [illegible] لفظ لکھا ہے کہ طرف سی اسکی بعد [illegible] ماٹ ابی
[illegible] وہ ہو سکتی گا میری باپ کی طرف سے یہان پادری نے طرف کا لفظ [illegible] تھا اوسکو [illegible]
دیا اور یون لکھہ دیا کہ وہ باپ سے نکلتا ہے تاکہ نادان لوگ سمجھین کہ روح القدس جسکو [illegible]
لوگ تیسرا خدا کہتے ہین وہ معاذ اللہ اللہ تعالے سے نکلا ہوا ہے [illegible]
کیا کیا گھٹا بڑھا کر [illegible] سب بندون کو ایمان [illegible]
فرمایا کہ وہ میرے لئی گواہی [illegible] کہ تم بھی گواہی دوگے اس [illegible] ظاہر ہوا کہ اوسکی گواہی
تمہاری گواہی کے سوا دوسری گواہی ہے روح القدس نے حواریون سے علیحدہ ہوکر گواہی
نہین دی بلکہ حواریون کا بولنا وہی روح القدس کا بولنا تھا تو یہہ خبر روح القدس کی اوترنے کی
ہرگز نہین ہو سکتی یہہ صاف بشارت جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی ہے سولھوان باب مینے یہہ
باتین تمہین کہین تاکہ تم ٹھوکر نہ کہاؤ وے تمکو عبادتخانون سے نکال دینگی بلکہ وہ گھڑی آتی
ہے کہ جو کوئی تمہین قتل کرے گمان کریگا کہ مین خدا کی بندگی بجا لاتا ہون اور تم سے ایسا سلوک
اسلئی کرینگی کہ اونہون نے نہ باپ کو جانا اور نہ مجکو اور مینے یہہ باتین تم سے کہین تاکہ جب وہ وقت
آوے تو تم یاد کرو کہ مینے تمسے کہین اور مینے شروع مین یہہ باتین تمہین نہ کہین کیونکہ مین تمہارے
ساتھہ تھا لیکن اب مین اوس پاس جس نے مجھی بھیجا ہی جاتا ہون اور تم مین سے کوئی مجھہ سے نہین
پوچھتا کہ تو کہان جاتا ہے بلکہ اسلئی کہ مینے یہہ باتین تمسے کہین تمہارا دل غم سے بھر گیا لیکن مین
تمہین سچ کہتا ہون کہ تمہارے لئی میرا جانا ہی فائدہ ہے کیونکہ اگر مین نجاؤن تو وہ فارقلیط

تمہارے پاس نہ آویگا پر اگر مین جاؤن تو مین اوسکو تمہارے پاس بھیجدونگا اور وہ آکر اس جہان کو گناہ سے
اور سچائی سے اور عدالت سے تقصیروار ٹہرائیگا گناہ سے اسلیئے کہ وہ مجھپر ایمان نہین لائی سچائی سے اسلیئے
کہ مین اپنے باپ پاس جاتا ہون اور تم مجھکو پہر نہ دیکھوگے عدالت سے اسلیئے کہ اس جہان کے سردار پر حکومت
کی گئی آسے ایمان والو یہہ جو فرمایا کہ تمکو عبادت خانون سے نکالدینگے اور تمہارا قتل کرنا ثواب سمجھینگے
اسکا ظہور یون ہوا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بعد یہودیون نے کئی عیسائیون کو ثواب سمجھکر شہید کیا
حضرت عیسیٰ علیہ السلام یہہ خبر سنا کر فارقلیط کے آنیکی خوشی سناتے ہین اس پیش خبری کا مطلب یہہ
ہی کہ اگرچہ میرے جانیکے بعد یہودی لوگ تمپر ظلم کرینگے تمکو میرے جانیکا بڑا غم ہے مگر میرے جانیمین ایک
بڑا فائدہ یہہ ہی کہ مین جا کر اللہ تعالیٰ سے عرض کرونگا کہ فارقلیط کو بھیجدے اوسکا آنا میرے جانے
پر موقوف ہی تھوڑی مدت ظالمون کے ظلم پر صبر کرو یہان سے صاف ثابت ہوا کہ اوس فارقلیط
سی بڑے بڑے نعمتین دین و ایمان کی لوگون کو ملینگے جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے نہین ملین
تب تو فرمایا کہ تمہارے لئی میرے جانیمین فائدہ ہے پہر فرمایا کہ وہ تین طرح پر جہان کے لوگون کو
گنہگار ٹہرائیگا ایک تو اس گناہ پر یہودیون اور بت پرستون کو گنہگار ٹہرائیگا کہ وہ مجھپر ایمان نہلائے
دوسرے یہہ سچی بات اونکو سناویگا جواب مین تمسے کہتا ہون کہ اللہ پاس جاتا ہون اور تم مجکو
پہر نہ دیکھوگے اسکا مطلب یہہ ہی کہ میرے جانیکی حقیقت تمکو صاف سنادیگا کہ عیسیٰ زندہ آسمان
پہ چلے گئی اور جو شخص سولی پر چڑہایا گیا وہ شخص اور تہا اور عدالت پر اونکو یون گنہگار ٹہرادیگا
کہ اس جہان کے سردار پر حکومت کی گئی عبرانی مین یون ہی دھل مشیاطین سم جاھولام
ھزہ نشپاط یعنے عدالت سے اسلیئے کہ اس جہان کے سردار پر عدالت کی گئی اسکا یہہ مطلب کہ وہ
فارقلیط جو سارے جہان کا سردار ہی اوسپر کافرون سے حکومت سی قتل کا حکم جاری کیا اپنی تئین
عدالت والا سمجھکر اور اوسکو گنہگار ٹہرا کر قتل کا حکم دیا بت پرستون نے مکے مین اور یہودیون
نے مدینہ مین بار بار اوسکی قتل کی تدبیرین کین اس جہت سے وہ اپنے دشمنون پر حجت قائم
کرکے اللہ کے حکم سے جہاد کریگا اسکے بعد یون ہے میری اور بہت سی باتین ہین کہ مین تمسی کہون
پر اب تم اونکی برداشت نہین کر سکتے اور روح سچائی کی روح جب آویگا تو وہ تمکو ساری سچائی
کی راہ بتادیگا اسلیئے کہ وہ اپنی نہ کہیگا لیکن جو کچہ وہ سنیگا سو کہیگا اور تمکو آیندہ کی خبرین دیگا

وہ میری تعریف کریگا اسلئی کہ وہ میری چیزون سے لیگا اور تمہین بتاویگا سب کچھہ جو باپ کا ہی میرا ہے اسلئی مینی کہا کہ وہ میری چیزون سے لیگا اور تمہین بتائیگا اسے محمدی بھائیوان آیتون مین بہت بڑے بڑے سچی اور نشان جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے موجود ہین اللہ نے آپ پر ایسا قرآن اوتارا جسمین یہودیون کو خوب فضیحت کیا اور جا بجا طرح طرح سے الزام دیا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر ایمان کیون نہ لائے سورہ بقر کو دیکھو اور سورہ نسا کا آخر دیکھو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے پاس اور بہت باتین اللہ کی راہ کی تہین جو اللہ نے اونکو بتلائین تہین مگر عیسائی لوگون مین اتنی قوت نہ تہی کہ اون باتون کو یاد رکہتی اور اوسپر عمل کرتے دیکھو انجیل چہوٹی سی کتاب ہی اوسکو بہی اچہی طرح سے نہ لکھہ سکی اور یاد بہی نہ رکہہ سکی چار شخصون نے انجیل کو لکہا ہر ایک کی لفظین جدا ہین اگرچہ مطلب ملتا ہی بہت سی آیتین ایک نے لکہی ہین دوسرے نے چہوڑ دین ہین سو حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے خبر دی کہ وہ بہت باتین جو میری پاس ہین پر مینے تمکو نہین بتلائی ہین وہ ساری باتین فارقلیط تمکو بتلاویگا دیکھو قرآن اور حدیث مین انجیل کی باتین بہی موجود ہین اور بہت باتین وہ بہی ہین جو انجیل مین نہین ہین اور جو کتابین انجیل سے پہلے کی ہین توریت اور زبور اور صحیفی انکی باتون کا بہی کہین خلاصہ اور کہین صاف بیان قرآن اور حدیث مین موجود ہی پہر دیکھو اللہ نے اپنی پیارے پیغمبر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے سینہ مین کیسی سمائی دی اور آپکی دل مین کیسا نور بہر دیا کہ آپکے دل روشن اور سینہ نورانی کا فیض جن لوگون نے پایا اونہون نے اسطرح پر قرآن اور حدیث کو یاد رکہا اور عمل کیا کہ یاد رہین کا دل جانتا ہی اگرچہ ضد سے اقرار نہین کرتے اور انجیل کے برخلاف یہہ قاعدہ باندہا ہی کہ جو بات قرآن و حدیث مین ہی اور انجیل اور توریت مین نہین ہے تو ضد سے کہتی ہین کہ یہہ بات بے اصل ہی اسکے پادریو انجیل کی اس آیت کو یاد رکہو اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو سب باتون مین سچا جانو دیکھو حضرت عیسیٰ ع اللہ کے حکم سے فرماتے ہین کہ وہ اپنی نہ کہیگا لیکن جو کچھہ سنیگا سو کہیگا یعنے جو کچھہ اللہ سی یا اوسکی فرشتی سے سنیگا وہ کہیگا یہہ وہی لفظین ہین جو پندرہوین باب کے پندرہوین آیت مین اپنے حق مین فرمائی ہین کہ سب باتین جو مینی اپنی باپ سی سنین ہین مینے تمکو بتلائین ہین اس سے صاف ظاہر ہوا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کیطرح فارقلیط بہی اللہ کے پیغام پہونچانیوالے ہین

صلی اللہ علیہ وسلم پہر ایک ورکہلا ہوا پتا بتلایا کہ وہ تمکو آیندہ کی خبرین دیگا دیکہو آیندہ کی خبرین جناب
محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے وقت سے قیامت تک کی اسقدر دین ہین کہ اگر سب جمع ہون تو ایک
بڑی کتاب طیار ہو آنکی بہت سی خبرونکا ظہور ہو چکا اور بہت خبرونکا ظہور اب ہو رہا ہے اور بہت
خبرون کا ظہور آیندہ زمانہ مین ہوگا ایک اور بڑا پتا جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا یہہ فرمایا کہ وہ میری
تعریف کریگا دیکہو جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اللہ نے قرآن مین حضرت عیسی علیہ السلام کی کیسی
کیسی تعریفین اوتارین سورۂ مریم اور سورۂ آل عمران کو پڑہو اور محمدی ہو جاؤ حدیثون مین دیکہو
جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عیسی علیہ السلام کی کیسی کیسی تعریفین کی ہین حضرت عیسی
علیہ السلام کے آسمان سے اوترنیکی دیکہو کس دہوم سے خوشخبریان سنائی ہین اور فرمایا ہی کہ جو کوئی
اونکا زمانہ پاوے میری طرف سی اونکو سلام پہونچا دے یہہ جو فرمایا کہ وہ میری چیزون سے لیگا اور
تمہین بتلاویگا اسکا مطلب کوئی یہہ نہ سمجہی کہ انجیل سے تعلیم لیکر تمکو بتلاویگا اسلئی ان مشکل
لفظون کا مطلب صاف کہولدیا اور فرمادیا کہ جو اللہ کا ہی وہ میرا ہی یعنے میرے لینی کا مقام ہی
اسلئی مینی کہا کہ وہ میرے چیزون سے لیویگا یعنے جہان سے مین لیتا ہون وہان سی وہ بہی لیگا اور
تمہین بتاویگا اے پادریو اب تم بتلاؤ کہ روح القدس جب حواریون پر اوتری تہے اونہون نے کیا کیا
باتین دین کی بتلائی تہین جو انجیل مین نہین تہین اگر بتلائی تہین تو وہ باتین کہان ہین اور
کس کتاب مین ہین اور آیندہ کی کیا کیا خبرین روح القدس نے دی تہین بتاؤ وہ کس کتاب
مین ہین خوب غور کرو یہہ سب کہلی کہلی ہتی اور نشان جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم مین موجود ہین
اور یہہ بہی خیال کرو کہ یہان فارقلیط کی حق مین یہہ لفظ ہی کہ آویگا اور یہی لفظ حضرت عیسی نے
اپنے حق مین فرمایا تہا کہ مین جہان مین نور ہو کر آیا ہون جیسا کہ بارہوین باب کی چہیالیسوین
آیت مین ہے اور روح القدس کے حق مین یون فرمایا کہ تم روح القدس سے اصطباغ پاؤگی پہر یون
فرمایا کہ روح القدس تمہارے اوپر آویگا اور رسالہ اعمال کے دسوین باب مین یہہ بیان ہی کہ جناب
شمعون حواری رح حضرت عیسی علیہ السلام کے معجزون کا بیان فرما رہے تہی کہ سننے والون پر روح
القدس اوترا اور وہ لوگ کئی کئی زبانون مین اللہ کی تعریف کرنے لگی اور گیارہوین باب مین
وہ آیتین ہین کہ یہہ ہوکہ جناب شمعون فرماتے ہین کہ روح القدس انپر اوترا جیسے شروع مین ہمپر

مجھی خداوند کی بات یاد آئی کہ اوس نے کہا تھا کہ یحیی نے تو پانی سے اصطباغ دیا پر تم روح القدس سے اصطباغ پاوگے دیکھو یہان روح القدس کے حق مین یہی لفظ فرمایا گیا۔ نکی او پر اوترنی اور حضرت شمعون کو رقیع القدس کا اوترنا دیکھکر فارقلیط کا وعدہ یاد نہین آیا بلکہ وہی وعدہ یاد آیا جسمین اصطباغ دینے کا لفظ ہے معلوم ہوا کہ فارقلیط سے روح القدس مراد نہین ہے آگے پادری صاحب ہٹ نکرین ان اگلی دلیلون کو دیکھو اور محمدی ہو جاو اس کتاب کا لکھنے والا کہتا ہے کہ مولوی رحمت اللہ صاحب نے مکہ شریف مین سنہ [illegible] ہجری مین مجھسی بیان فرمایا کہ ایک بار مینی جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب مین دیکھا آپ نے فرمایا کہ یہہ لوگ میری پیغمبری کا کیون انکار کرتے ہین تیرہوین آیت کو نہین دیکھتے کہ صاف صاف میری پیغمبری کی خبر موجود ہے مینے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپکی بشارتین تو ان کتابون مین بہت ہین آپنے فرمایا ہان یہہ تو ہے مگر تیرہوین آیت تو بہت ہی صاف ہے مولوی صاحب نے فرمایا کہ مین بہت غور کرتا ہون مگر معلوم نہین ہوتا کہ آپکا یہہ اشارہ کس مقام کی تیرہوین آیت کیطرف تھا یہہ بیان مولوی صاحب کا مجکو یاد رہا ایک بار دہلی مین سنہ [illegible] مین ایک شخص وعظ کہہ رہے تھے اونہون نے یون فرمایا کہ یوحنا کی انجیل کے سولہوین باب کے تیرہوین آیت مین یون ارشاد ہوا ہے اوسوقت مولوی صاحب کا خواب یاد آیا اور مینی مکان پر آکر یوحنا کی انجیل کے سولہوین باب کی تیرہوین آیت دیکھی اوس آیت کو دیکھکر یقینی گمان ہو گیا کہ آپنے اسی آیت کو فرمایا ہے کیونکہ بارہوین آیت مین یون فرمایا کہ میرے پاس اور بہت باتین ہین مگر تم اونکی برداشت نہین کر سکتے اس تیرہوین آیت مین یہہ وعدہ ہے کہ وہ سچائی کی روح جب آویگا تو تمکو ساری سچائی کی راہ بتاویگا یہہ بیان صاف جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے آپنے بہت باتین قرآن و حدیث مین بتلائین جو انجیل مین نہین ہین اور روح القدس جب حواریون پر اوترے اون سے اس بات کا بالکل ظہور نہین ہوا اور پھر یہہ بھی صاف فرما دیا کہ وہ اپنی نہ کہیگا جو سنیگا یعنی اللہ سے یا فرشتی سے سنیگا وہی کہیگا اسی صاف آپکا پیغمبر ہونا ثابت ہوا پھر بہت بڑا پتا یہہ بتلایا کہ وہ تمکو آیندہ کی خبرین دیگا جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے اسقدر آیندہ کی خبرین دی ہین کہ اگر سب جمع ہون تو ایک بہت بڑی کتاب تیار ہو یا۔ بعد ہمکو دین محمدی پر قائم رکھیو آمین حضرت عیسی کا دنیا سی اوٹھ جانا اور برنباس کی محمد سے بشارت جاننا چاہیے کہ حضرت عیسی علیہ السلام کو اللہ نے زندہ آسمان پر اوٹھا لیا دوسرے شخص کی صورت آپکی سے ہو گئی اوسکو کافرون نے سولی پہ

چڑہایا انجیل کے لکھنے والون نے انجیل کے ساتھہ جو احوال لکھا ہے تو جیسا اونہون نے ظاہر مین دیکھا ویسا لکھا
اونپر کچھہ الزام نہین اون سبکی بیان کا خلاصہ یہہ ہی کہ یہودیون کے بے ایمان ملاؤن نے کفر بکنی کی تہمت اور
خدائی کے دعوی کی تہمت حضرت عیسی علیہ السلام پر جوڑی اور قتل کرنے پر تیار ہوئے یہودا اسکریوطی
جو بارہ حواریون مین سے تہا وہ دین سے پہر گیا اور روپیہ کے لالچ سے یہودیون سے مل گیا یہودیون
کے ساتھہ آیا اور اونکو بتلایا کہ عیسی یہی ہین انکو گرفتار کرو لکہنے والے لکھتے ہین کہ شہر یروشالم مین آپکو
گرفتار کیا اور حاکم کے پاس لیگئی اور طرح طرح کی تہمتین جوڑین حاکم اگرچہ غیر قوم کا تہا مگر اوسنے تحقیقات
کرکے کہا کہ مجکو اوس بے گناہ کا کوئی قصور ثابت نہین ہوتا تب بے ایمان ملاؤن نے غل مچایا کہ ہم
لوگ شریعت والے ہین اور ہماری شریعت کی موافق وہ قتل کے لائق ہے اور ایک یہہ تہمت جوڑی کہ
وہ اپنی تئین بادشاہ کہتا ہی تو بادشاہ وقت سے برخلاف ہوا چاہتا ہی اور چڑہائی کیا چاہتا ہی حاکم سی کہا کہ
تو اسکو سولی دی اسکا خون ہمپر اور ہماری اولاد پر ہووے تب حاکم نے لاچار ہوکر سولی دینے کا حکم
دیا اوسکی سپاہیوت نے آپکو لیجا کر سولی پر چڑہایا یہہ بیان چارون انجیل والون کا ہی مگر برنا باس کی کتاب
جو اتک پادریون کے یہان موجود ہین اوسمین اصل بہید کا بیان ہی وہ برنا باس کی انجیل کہلاتے ہی کیونکہ
جس کتاب مین کچھہ احوال حضرت عیسی علیہ السلام کا یا کچھہ آپکی باتون کا بیان ہو اوسکو بہی اس علاقہ
سی اگلی لوگ انجیل بولتے تہے پادری سیل صاحب جس نے قرآن مجید کا ترجمہ انگریزی مین کیا ہی اوسمین
اس کتاب کا ذکر کیا ہی مگر پادری ضد کے مارے اس کتاب کو جعلی ٹہراتا ہی اور لکھتا ہی کہ مینے
برناباہ کی جعلی انجیل دیکھی وہ قدیمی عیسائیون کی جعلی بنائی ہوئی ہی مگر وہ چہوڑی گئی ہی بعد محمدیون
کے اوسمین عیسی علیہ السلام کا یہہ حال لکھا ہوا ہی اوسمین یہہ لکھا ہی کہ جب یہودیون نے عیسی کو
گرفتار کرنیکے لیے باغ مین آکر گہیر لیا وہ چار فرشتون سے اوٹہالی گئی تیسری آسمان پر اور وہ فرشتے
یہہ تہی جبرئیل میکائیل رفائیل عزریل وہ دنیا کے آخر تک مرنے والا نہین ہی اور اوسکے بدلی مین
جو سولی پر کہینچا گیا وہ یہودا تہا خدا نے اوس باغی کی صورت یہودیون کی نظرون مین ایسی
بدل دی کہ اونہون نے اوسکو ملاطس کے حوالہ کیا یہہ صورت اسطور سی بدل گئی تہی جس سے
بی مریم اور حواریون نے دہوکا کہایا مگر عیسا نے بعد اسکی اللہ تعالی سے اذن لیکر اونکی ملاقات
کرکے اونکو تسلی دی جب برناباہ نے پوچہا کہ کس لیے اللہ نے ایسی پاک پیغمبر کی والدہ کو اور

حواریون کو دہمکا دیا کہ وہ ایسی سختی کے ساتھہ قتل ہوئی تب عیسی نے یہہ جواب دیا ای برنباہ مجہپر ایمان لا کہ گناہ
کتنا ہی چہوٹا ہو اللہ تعالی اوسکی باعث سی سخت سزا دیگا چونکہ اللہ تعالی گناہ سی ناراض ہی میری والدہ نی
اور حواریون نے مجکو اسی دنیا کی محبت کے ساتھہ شریک کیا تہا اوس عادل خدا نے اونکی اس محبت کی سزا دینے
کے لیے اس غم مین اونکو گرفتار کیا کہ اس پر وہ لوگ دوزخ کے عذاب مین نہ ڈالی جاوین اور میرا حال
یہہ ہی کہ مین خود دنیا مین بیگناہ ہون جب بہی لوگون نے مجہ خدا اور خدا کا بیٹا کر کے پکارا ہی خداوند
مین قیامت کو دن شیطانون سے ٹہٹہون مین اوڑایا نجاؤن جیسا اس دنیا مین یہودا کی موت کے
سبب سی ٹہٹہون مین اوڑایا جاتا ہون کہ ہر ایک جانتا ہی کہ مین سولی پر کہینچا گیا اور یہہ ٹہٹہی اوس زمانہ
تک رہینگے کہ محمد اللہ کی رسول کے آنے تک وہ دنیا مین آتے ہین وہ ہر ایک کو ان غلطیون سی بچاوینگی
جو کہ ایمان لاوینگی اللہ کی شریعت پر آئے محمدی بہائیو باغ کا اشارہ اوس باغ کی طرف ہی جسکا ذکر یوحنا کی
انجیل کے اٹہارہوین باب مین ہی کہ حضرت عیسی علیہ السلام قدرون کے نالی کے پار گئی وہان ایک
باغیچہ تہا اوسمین آپ اور آپکے شاگرد داخل ہوئی اور یہودا وہ جگہہ جانتا تہا وہ سپاہیون اور پیادون
کو لیکر آیا اوسوقت فرشتے آپکو آسمان پر اوٹہا لے گئی اور یہودا آپکی بدلے سولی پر چڑہایا گیا پاک لوگون پر
ذرا ذرا سی غلطیون پر پکڑ ہوتی ہی جناب مریم نے اور حواریون نے جو حضرت عیسی علیہ السلام سے محبت کیجہ
تہی اوسکی ساتھہ کچہہ دنیا کی محبت بہی تہی کیونکہ وہ لوگ چاہتی تہی کہ اللہ آپکو بادشاہت کا سامان دے
اور بت پرستون کی سلطنت مٹ جاوے اسلیئی اونکو اللہ نے یہہ غم دیا کہ اونہون نے سمجہا کہ آپ سولی پر
چڑہائی گئی اور یہہ برنباہ وہی برنباس ہین جنکا ذکر رسالہ اعمال کے تیرہوین باب مین ہی کہ یہہ پولس
کے ساتھہ وعظ کہا کرتے تہے معلوم ہوتا ہی کہ یہہ بشارت انکو مدتون کے بعد ہونے تو دنیا کہان تک بشارت
کے کلام سے ثابت ہوتا ہی کہ لوگون نے آپکو خدا اور خدا کا بیٹا پکارا اور جابجا لوگون مین سولی دی جانے کی
خبر مشہور ہوئی آپنے برنباس کو یہہ بشارت دی کہ جب اللہ کے پیغام پہونچانیوالی محمد آوینگی تب ان غلطیون
سے اون لوگون کو بچاوین گے جو اللہ کی شریعت کو اون سی سنکر ایمان لاوینگی سو ہمارے حضرت صلی اللہ
علیہ وسلم نے ایمان والون کو ان سب غلطیون سے بچایا اور سبکو صاف سمجہا دیا کہ حضرت عیسی اور سب
پیغمبر اللہ کے بندے ہین کوئی اللہ کی بندگی اور غلامی سے باہر نہین اللہ نے کسیکو نہین جنا اور کسیکو
غلامی سے باہر کرکے اپنا لڑکا بیٹا بہی نہین بنایا اور اللہ نے قرآن شریف مین جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم

کی زبان پاک سی یہ بھی سبکو سنادیا وَمَا قَتَلُوْهُ وَمَا صَلَبُوْهُ وَلٰکِنْ شُبِّهَ لَهُمْ یعنے عیسی کو اُن لوگون نے یعنے یہودیون نے قتل نہین کیا نہ سولی پر چڑہایا لیکن ویسی صورت اونکی سامنی کردی گئی وَاِنَّ الَّذِیْنَ اخْتَلَفُوْا فِیْهِ لَفِیْ شَکٍّ مِّنْهُ اور جو لوگ اس بات مین پھوٹ مین پڑے ہوئے ہین وہ اس بات سی شک مین ہین مَا لَهُمْ بِهٖ مِنْ عِلْمٍ اِلَّا اتِّبَاعَ الظَّنِّ نہین ہے اونکی پاس اسمین کچھ یقینی بات مگر گمان کے پیچھی چلنا پس اللہ نے اپنی ان پڑھ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کتاب والون کا بھید بتلا دیا کہ نصاری کا اس بات پر ایکا نہین ہے کہ حضرت عیسی علیہ السلام حقیقت مین سولی پر چڑہائی گئی بلکہ پادریون کی یہان بھی اختلاف چلا آتا ہی کوئی یون کہتا ہی کوئی یون کہتا ہی تو ایسی بات مین شبہہ ہوتا ہی پادریون کو شک ہی کہ کسکا قول ٹھیک ہی اب اللہ نے ان پڑہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان پاک سی اصل بات بتلادی ایمان والون کا شبہہ مٹا ایمان والون کو بڑی خوشی ہوئی کہ اللہ نے حضرت عیسی علیہ السلام کو دشمنون سی بچایا اور اپنی پاس زندہ بلایا۔ سیل صاحب لکہتا ہی کہ بعضو لوگ کہتی ہین کہ انجیل برنباہ کی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد لکھی گئی مگر اون لوگون کا کہنا غلط ہی بہت سی لوگون کا خیال ہی کہ آپکے زمانہ سی پہلی یہ انجیل موجود تھی عیسائی دین کے شروع مین جو فرقے تہے یعنی بسیلیڈئینس اور سیرنتھینس اور کارپوکریشینس ان فرقون نے عیسی علیہ السلام کے سولی پر چڑہائی جانیکا انکار کیا ہی دیکھو ایرینیس صاحب نی اپنی کتاب کی پہلی جلد کے پہلے باب کے تیئیسوین صفحہ مین ذکر کیا ہی کہ اون فرقون نے کیا ہی کتاب کی پہلی جلد کے ستائیسوین صفحہ مین ذکر کیا ہی اون لوگون شیشس گواہی دیتا ہی کہ اوسنی دیکھا پطرس یوحنا اندریاس توماس اور پول کا رسالۃ الاعمال اور برناباس کی انجیل جسمین عیسی علیہ السلام کے سولی دئی جانیکا انکار ہی تالنٹ نافرینس کی کتاب کا ستر ہوان صفحہ دیکھو سید منصور علی صاحب دہلوی نے ان تین فرقون کا نام یون لکہا ہی باسلیڈشی اور سرنتہی اور کارپوکراتی اور جو تہا فرقہ دوسیتی اور پانچوان فرقہ گناستی لکہا ہی پادری گاڈفری لکہتا ہی کہ برنباس کی انجیل تاریخ کا یورپ مین بہت بڑا رواج تہا اوسمین محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد کی متواتر پیش خبری ہی ڈاکتر ویٹ کہتا ہی کہ اوسمین مسلمانون نے دخل کیا ہی پادری گاڈفری کہتا ہی کہ اس انجیل کو بہت سی عیسائیون نے جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ سے بہت پہلی مانا ہی اسکی وجہ معلوم نہین ہوسکتی کہ علم کی سرسبزی پر رومی پادریون نے کوئی پرانی انجیل لکھی ہوئی زبان یونانی اور عربی اور سریانی اور کالٹیک مین یونان اور سریا وغیرہ میں بیشمار عیسائی تھا تا ہون ست ایک یہی پیش نہ کی جسمین وہ عبارتین نہون جن مسلمانون

کیطرف سے منع ہوکر مین پادریون سے کہتا ہون کہ اس انجیل کی ایک بہی لکہی ہوئی جلد ایسی نکال دین
جسمین یہہ عبارتین نہووین یہہ جلدین پورب کی ملک مین بہت رائج ہین جہان عیسائی خانقاہین کثرت
سے ہین اور اونمین وہ جلدین ابہی ضرور ہونگی اگرچہ ان بوجہہ کہ غارت کردی گئین ہون جاننا چاہیئے کہ وہ
شخص جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بدلے سولی دیا گیا وہ کون تہا اسمین اختلاف ہو رہا پاس کی کتاب
سے ظاہر ہی معلوم ہوتا ہی کہ وہ یہہ یہودا آپکی بدلی سولی دیا گیا جو یہودیون کے ساتہہ گرفتار کروانیکی لیئے آیا
تہا مگر ہم محمدیون کی کتابون مین دوسرے روایت بہی ہی ابن کثیر محدث نے اپنی تفسیر مین ابن ابی حاتم
کی کتاب سے نقل کیا ہی کہ ابن ابی حاتم فرماتے ہین کہ ہمسی فرمایا احمد ابن سنان نے کہ ہمسی فرمایا ابو معاویہ
نے وہ روایت کرتے ہین اعمش سے وہ منہال ابن عمرو سے وہ سعید ابن جبیر سے وہ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے
فرمایا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا کون ایسا ہی کہ اوسپر میرے شباہت ڈالدی جاوے اور وہ میرے
جگہہ پر قتل کیا جاوے اور وہ میرے ساتہہ میرے درجہ مین ہوگا تب ایک جوان جو سب مین کم سن تہا
اوٹہا آپنی فرمایا بیٹہہ جا پہر آپنے وہی لفظ فرمائی پہر وہی جوان اوٹہا آپنے فرمایا بیٹہہ پہر آپنی وہی بات
فرمائی پہر وہی جوان اوٹہا اور بولا مین ہون آپنے فرمایا تو وہی ہے تب حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی
شباہت اوسپر ڈالدی گئی اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان کیطرف اوٹہالی گئی اور یہودی لوگ
آپکی تلاش مین آئی اور اوس شخص کو پکڑا اور اوسکو قتل کیا پہر اوسکو سولی پر چڑہایا یہہ اسناد صحیح ہی
اور نسائی نے اسکو ابو کریب سے روایت کیا ہی وہ ابو معاویہ سے اور اسی طرح بہت سی اگلے لوگون نے
ذکر کیا ہی کہ آپنی اون سے فرمایا کہ کون تم مین ایسا ہی کہ اوسپر میرے شباہت ڈالدی جاوی اور وہ میرے
جگہہ پر قتل کیا جاوے اور جنت مین میرا وہ رفیق ہوگا ابن جریر نے فرمایا کہ ہمسی کہا ابن حمید نے کہ
ہمسی کہا سلمہ نے وہ ابن اسحاق سے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے اپنی بارہ حواریون سے کہا پہر بارہ
حواریون کے نام لکہی ہین پہر لکہا ہی کہ ابن اسحاق کہتے ہین کہ مجہسی جو ذکر کیا گیا ہی اوسمین یہہ بہی ہی کہ ان
مین ایک مرد تہا اوسکا نام سرجس تہا اور وہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے سوا تیرہ مرد تہی ابن اسحاق
نے کہا کہ ایک مرد نصرانی جو مسلمان ہوگیا تہا اوسنی مجہسی کہا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو جب اللہ کی
طرف سے یہہ وحی آئی کہ مین تجکو اپنی طرف اوٹہا لونگا آپنے فرمایا اے گروہ حواریون کے تم مین سے کون
یہہ بات چاہتا ہی کہ جنت مین میرا رفیق ہو اور وہ ان لوگون کے سامنی صورت مین میری طرحکا ہوجاوی

اور وہ اوسکو میری جگہہ پر قتل کرین سو جس نے کہا مین ہون آپنے فرمایا کہ تو میری جگہہ مین بیٹہہ جا وہ وہان بیٹہہ گیا اور حضرت عیسی علیہ السلام اوٹہا لیے گئے وہ لوگ اوس شخص پر داخل ہوئے اور اوسکو پکڑا اور سولی پر چڑہایا وہی تہا جسکو اونہون نے سولی پر چڑہایا اور اونکی سامنے اوسکی صورت آپکی سی ہو گئی اور وہ لوگ حضرت عیسی علیہ السلام کو نہین پہچانتے تہے اونہون نے لیوڈس زکریا یوطا کو تیس درم دیے کہ وہ اونکو تبلادے اور آپکو پہنوادے اوسنے کہا جب تم اونکے پاس داخل ہو تو مین اونکو چومونگا وہ وہی ہین جنکو مین چومون تم اونکو پکڑلیجیو جب وہ لوگ داخل ہوے حضرت عیسی علیہ السلام اوٹہا لیے جاچکے تہے اوسنے سرجس کو آپکی صورت مین دیکہا اور اوسکو شک نہین تہی کہ یہی عیسی علیہ السلام ہین اوسنے جہک کر اوسکو چوما اونلوگون نے اوس شخص کو پکڑا اور سولی پر چڑہایا پہر یوڈس زکریا یوطا اپنے کئے پر شرمندہ ہوا اور ایک رسی سے اپنا گلا گہونٹ ڈالا اور اپنی تئین مار ڈالا اور نصارا مین ایک شخص نے یون کہا ہے کہ یوڈس زکریا یوطا وہی ہے جسکی صورت آپکے مشابہ ہو گئی اوسیکو اونہون نے سولی چڑہایا اور وہ کہتا رہا کہ مین وہ نہین ہون مین وہ ہون جسنے تمکو راہ بتائی سو اللہ جانے کہ ان باتون مین سے کون سے بات ٹہیک ہے اور ٹہیک بات یہہ ہے کہ جب آپ اوٹہا لیے گئے جب آپ تینتیس برس کے تہے تمام ہوا بیان ابن کثیر کی تفسیر کا یہہ یوڈس زکریا یوطا وہی ہے جسکا نام انجیل والون نے یہودا اسکریوطی لکہا ہے اگر پادری لوگ کہین کہ متی کے سولہوین باب کی اکیسوین آیت مین لکہا ہے کہ حضرت عیسی علیہ السلام نے خبر دی کہ مجکو ضرور ہے کہ یروشالم مین جاؤن اور مارا جاؤن اور تیسرے دن جی اوٹہون تو اس سے معلوم ہوا کہ خود آپ ہی قتل ہوے اور تیسرے دن جی اوٹہے اسکا جواب یہہ ہے کہ متی کے چہبیسوین باب مین یہہ بیان ہے کہ جس رات کو حضرت عیسی علیہ السلام اوس باغ مین تشریف لے گئے جو گتسمنی کہلاتا تہا آپنے وہان تین بار نہایت عاجزی سے دعا مانگی کہ یا اللہ اگر ہو سکے تو یہہ پیالہ مجہسے گذر جاوے لوقس کی انجیل مین ہے کہ آپ جان کنی کی حالت مین ہو کے گڑگڑا کر دعا مانگتے تہے اور پسینا لہو کی بوندکی مانند ہو کر زمین پر گرتا تہا آپ یاد رہے کہ حضرت عیسی علیہ السلام نے جو نہایت عاجزی اور بیقراری سے دعا مانگی کہ یہہ پیالہ موت کا مجہسے ٹلجاوے تو ضرور آپکی دعا اللہ نے قبول کی اور وہ مصیبت دوسرے شخص پر ٹلگئی یہہ ویسی بات ہے کہ حضرت اشعیا علیہ السلام کی اڑتیسوین باب مین لکہا ہے کہ حزقیا بادشاہ بیمار ہوا حضرت اشعیا علیہ السلام نے اوسکو خبر دی کہ اللہ فرماتا ہے کہ تو مر جائیگا

اپنی گہر کا بندوبست کرلی تب حزقیا بادشاہ نے زور رو کر دعا مانگی تب حضرت اشعیا علیہ السلام کو اللہ کا حکم اوترا
کہ اللہ فرماتا ہی مینی تیری دعا سنی مینی تیرے آنسو دیکہی مین تیری عمر پر پندرہ برس اور بڑہا دیتا ہون
اہی پادریو حزقیا بادشاہ کی دعا اور آنسوؤن سے موت کی گہڑی اللہ نے ٹال دی پہر حضرت عیسی ع
کی اس بیقراری کی دعا سے تمکو تعجب ہی کہ آپ پر سے موت کی گہڑی اللہ نے ٹال دی اور آپکو زندہ اوٹہا
لیا ان باتون مین غور کرو اور قرآن مجید پر ایمان لاؤ اللہ خبر دیتا ہی کہ یہودیون نے عیسی کو قتل نہین کیا اور
سولی پر نہین چڑہایا اللہ نے آپکی سے صورت اونکی سامنی کر دی باقی رہی یہہ بات کہ آپکی بدلے کون
سولی پر چڑہایا گیا اسکا حال اللہ جانی مگر یہہ گمان جاتا ہی کہ وہی یہودا جو گرفتار کرنیکو آیا تہا اور متی کی انجیل
مین لکہا ہی کہ پہر وہ شرمندہ ہوا اور اوسنی اپنی تئین پہانسی دی کیا عجب ہی کہ وہ اوسیوقت شرمندہ ہوا
ہوا اور آپنی فرمایا ہو کہ کون ایسا ہی جو میرے بدلی قتل ہونا قبول کرے اوس نے آپکی بدلے قتل ہونا قبول کیا ہو
یون سمجہنی مین دونون روائتین موافق ہو جاتین ہین واللہ اعلم اب یہہ بیان ہے کہ حواریون پر
روح القدس کا ظہور ہوا اور حضرت شمعون نے توراۃ کی بشارت یاد دلائی اور
بے ایمان یہودیون نے اور بت پرستون نے عیسائیون پر بڑے بڑے ظلم کیے کتاب
لب التواریخ جو کلکتہ مین ۱۸۲۹ء مین پادریون نے چہاپی ہے اوسمین لکہا ہی کہ طیباریوس بادشاہ کے
اٹہارہوین برس حضرت عیسی علیہ السلام دنیا سے اوٹہا لیے گئے پہر طیباریوس کے بعد تین بادشاہ اور لکہی
ہین چوتہا کلادیس پانچوان نیرو لکہا ہی جناب لوقا کے رسالہ اعمال سے اور پادری ولیم میور کی تاریخ سے
جو ۱۸۶۳ء مین چہپی ہی نیرو کے وقت تک کا احوال لکہا جاتا ہی لوقا کے رسالہ اعمال کے سرے پر یہہ بیان ہی
کہ حضرت عیسی علیہ السلام نے مصیبت اوٹہانے کے بعد بہت سی قوی دلیلون سے اپنے تئین زندہ ثابت
کیا اور اپنے شاگردون کو چالیس دن تک دکہلائی دیتے رہے ایک دن گیارہ حواری ایک کوٹہی پر تہے حضرت
شمعون کی صلاح سے اونہون نے یہودا اسکریوطی کے بدلے متیاس کو بارہوان حواری ٹہرایا اور
عید پنتکوست کی دن ایکا ایک آسمان سے آواز آئی جیسی بڑی آندہی چلی اور آگ کی سے جدی جدی زبانین
دکہلائی دین اور اونمین سے ہر ایک پر بیٹہین اور وے سب روح القدس سے بہر گئے اور غیر بولیان بولنی
لگی اور خدا ترس یہودی جو ہر قوم سے یروشلم مین آ رہے تہے [illegible] اونکو اپنی [illegible]
سنا اوسوقت حضرت شمعون حواری نے اون [illegible]

اور عیسائی ہوئی پہر ایک دن حضرت شمعون اور یوحنا مسجد مین گئی ایک مرد جو جنم کا لنگڑا تہا اوسپر نگاہ کر کے فرمایا کہ ہماری طرف دیکہہ عیسی مسیح ناصری کے نام سے اوٹھہ اور چل پہر اوسکا ہاتہہ پکڑ کر اوٹہایا وہ چلنے لگا اور اللہ کی تعریف کرتا ہوا مسجد مین گیا اور حضرت شمعون نے اوسوقت وعظ سنایا اوس وعظ مین یہہ بہی فرمایا کہ توبہ کرو کہ تمہاری گناہ مٹاوے جاوین تاکہ اللہ کے حضور سے تازگی کے دن آوین اور وہ عیسی مسیح کو بہیجے جسکی تمہارے لئی آگے سے منادی ہوئی اور ضرور ہی کہ آسمان اوسکو لئی رہی اوسوقت تک کہ سب باتین جنکا خدا نے اپنے پاک نبیون کی زبانی قدیم سے ذکر کیا اپنی حالت پر آوین کیونکہ موسی نے ہمارے باپ داودون سے کہا کہ اللہ تمہارا خدا تمہارے بہائیون مین سے تمہارے لیے ایک نبی میری مانند اوٹہاویگا اوسکی سنو سب باتون مین جو وہ تمکو کہی اور ایسا ہوگا کہ ہر نفس جو اوس نبی کی نہ سنی قوم مین سے ہلاک کیا جاویگا اور سب نبیون نے شموئیل سے لیکر پچہلون تک جتنون نے کلام کیا ان دنون کی خبر بہی دی ہے تم اون نبیون کی اولاد اور اوس عہد کے فرزند ہو جو خدا نے ہمارے باپ داودون کے ساتہہ باندہا ہی جبکہ ابراہیم کو کہا کہ تیری اولاد سے زمین کے سارے گہرانے برکت پاوینگے سو پہلی تمہارے لئی خدا نے اپنے بندے عیسی کو اوٹہایا اور اوسکو بہیجا کہ تمہین یہہ برکت دیوے کہ ہر ایک کو اوسکی بدیون سے پہیرے آگے محمدی بہائیو عبرانی انجیل جو بیروت مین چہپی ہے اوسمین اس جگہہ پر عبد کا لفظ ہے یعنی اپنے بندے عیسی کو اوٹہایا پادریون نے اردو ترجمہ مین بیٹے کا لفظ لکہدیا ہی اسیطرح یہہ لوگ لفظون کو بدل دیا کرتے ہین آگے ایمان والو جناب شمعون حواری صاف فرماتے ہین کہ ضرور ہی کہ آسمان حضرت عیسی علیہ السلام کو لئی رہیگا اوسوقت تک کہ جن باتون کی نبیون نے خبر دی ہے اون سب باتون کا ظہور ہوجاویگا اسکی بعد توریت کی بشارت یاد دلائی کہ اللہ ایک پیغمبر کو بہیجیگا جو موسی کی مانند ہین اسکا صاف مطلب یہہ ہی کہ پہلی اون پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کا ظہور ہوگا اونکی بعد حضرت عیسی علیہ السلام آسمان سے اوترینگے اور جب تک وہ نہ آوینگے تب تک ضرور ہی کہ حضرت عیسی علیہ السلام آسمان پر رہینگے پادری طامس اسکاٹ اسکا مطلب یون لکہتا ہے کہ وہ لوگ راہ دیکہتی تہے کہ حضرت عیسی علیہ السلام پہر آوینگے اور اسرائیلیون کی بادشاہت قائم کرینگے اور سب دشمنون کو ہلاک کرینگے جسکا سب نبیون نے ذکر کیا ہی اے ایمان والو اگر یہہ مطلب ہوتا کہ وہ پیغمبر جو مانند موسی کے دشمنون کو ہلاک کرینگے وہ خود حضرت عیسی ہین دوبارہ اوترکر دشمنون کو ہلاک کرینگے اگر یہہ مطلب ہوتا تو جناب شمعون یون فرماتے کہ وہ ضرور آسمان سے اوترینگے اور سب

خبرون کا ظہور ہوگا وہ تو فرماتے ہین کہ ضرور آسمان اونکو لئی رہیگا یہانتک کہ ان سب خبرون کا ظہور ہوجائیگا پہر فرمایا کہ اسنے پہلے اپنے بندے عیسی کو بہیجا پہلے کا لفظ صاف بول رہا ہی کہ پہلے اسنے عیسی کو بہیجا پہر دوسرے پیغمبر کو بہیجیگا جنکی خبر سب نبیون نے دی ہے جناب شمعون اس وعظ مین قیامت کی بہی خبر دیتے تہے یہودیون کا وہ فرقہ جو صدوقی کہلاتے تہے اور قیامت کی منکر تہے اوس فرقے کے لوگ اونپر چڑہ آئی اور شمعون اور یوحنا کو پکڑ لیا اور دوسرے دن تک قید رکہا مگر اوس وعظ کے سننے سے الکہون پانچ ہزار آدمی ایمان لائی دوسرے دن بے ایمان یہودیون نے جمع ہوکر پوچہا کہ تبلاؤ تمنے کس قدرت اور کس نام سے یہہ کام کیا یعنے لنگڑے کو کسکا نام لیکر اچہا کیا جناب شمعون نے صاف فرمایا کہ عیسی مسیح کے نام سے یہہ شخص تمہارے سامنے چنگا کہڑا ہے یہودیون نے اونکو بہت دہمکایا کہ خبردار اس نام کو زبان سے مت نکالیو شمعون اور یوحنا بولے کہ ہم اسد کا حکم مانینگے اور تمہاری بات نمانینگے تب یہودیون نے اونکو چہوڑ دیا تب عیسائیون نے جمع ہوکر اسد کیطرف آواز بلند کی اور کہا یا اسد تو ہی خدا ہے جسنے آسمان اور زمین اور سمندر اور سب کچہہ جو اونمین ہی پیدا کیا یا اسد اپنے بندون کو یہہ عنایت کر کہ وہ کمال دلیری سے تیرا کلام سناوین جبکہ تو اپنا ہاتہہ چنگا کرنیکو پہیلاوے اور تیرے پاک بندے عیسی کے نام سے نشانیان اور کرامتین ظاہر ہون جب وہ دعا مانگ چکے وہ مکان جہان جمع تہے لرزا اور سب روح القدس سے بہر گئے اور خدا کا کلام دلیری سے سنانے لگے عبرانی انجیل مین یہان بہی عبدا کا لفظ ہے یعنے تیرے پاک بندے عیسی کے نام سے پادریون نے اردو ترجمہ مین بیٹے کا لفظ لکہدیا حواریون سے بڑی بڑی کرامتین ظاہر ہوتی تہین یہودیون نے اونکو قید مین ڈالا رات کو اسد کے فرشتے نے قید خانے کے دروازے کہولدئے اور کہا جاؤ مسجد مین کہڑے ہوکر وعظ کہو اونہون نے صبح کو مسجد مین وعظ کہا یہودیون نے پہر اونکو پکڑا اور دہمکایا اونہون نے جواب دیا کہ اسد کا حکم آدمیون کے حکم سے زیادہ ماننا چاہئی یہودیون نے اونکو کوڑے مارے اور حکم کیا کہ عیسی کے نام پر بات نکرنا اور اونکو چہوڑ دیا وہ چلے گئی اور خوش ہوئی کہ اوسکی نام کے لئے بیحرمت ہونیکی لائق ٹہرے وہ ہر روز مسجد مین اور گہر گہر وعظ کہتی تہے اسد کا کلام پہیلا اور کاہنونکا یعنے مسجد بیت المقدس کی امامون کا بڑا گروہ ایمان کا تابع ہوا استیفان ایک مرد عیسائی تہے جن سے بڑی بڑی کرامتین ظاہر ہوتی تہین بعضے یہودیون نے اون سے بحث کی جب بحث مین ہار گئے تب اونہون نے جہوٹے گواہ کہڑے کئی اونہون نے گواہی دی

کہ ہمنے اس شخص سے سنا کہ یہہ حضرت موسی علیہ السلام کو اور اللہ تعالی کو اور مسجد بیت المقدس کو برا کہتا ہی
جو لوگ عدالت مین بیٹھی تھے اونکو استیفان کا چہرہ فرشتے کا سا چہرہ نظر آیا استیفان نے عدالت
کے دربار مین سب یہودیون کو وعظ سنایا اور حضرت ابراہیم اور حضرت موسی اور حضرت داؤد اور
حضرت سلیمان کا ذکر کیا پہر حضرت عیسی کی تعریف کی پہر آسمان کیطرف دیکہا اور فرمایا دیکہو مین آسمان کو کہلا ہوا
دیکہتا ہون اور آدم کے بیٹے کو یعنے حضرت عیسی علیہ السلام کو اللہ تعالی کی داہنی طرف کہڑا دیکہتا
ہون یہہ سنکر یہودیون نے اپنے کان بند کر لیئے اور سب ملکر دوڑے اور شہر سے باہر نکال کر
استیفان پر پتہراؤ کیا اور گواہون نے اپنے کپڑے پولوس جوان کے پاس رکہدیئے استیفان گہٹنی
ٹیک کر بڑے آواز سے پکارا اے خدا یہہ گناہ اونپر ثابت مت کر یہہ کہکر سو گئی اور پولوس اوسکے قتل
پر راضی تہا اوس دن یروشالم کے عیسائیون پر بڑا ظلم ہوا عیسائی لوگ یروشالم کو چہوڑکر یہودیہ
اور سامریہ کے شہرون مین ہر طرف چلے گئے دیندارون نے استیفان کو دفن کیا اور پولوس
عیسائیون پر بڑا ظلم کرتا تہا وہ ایک یہودی جوان بنیامین کے فرقے کا اور شہر طرسوس کا رہنے والا تہا طرسوس ولایت روم
یعنے ایشیا کوچک ملک قیلیقیہ کا شہر تہا پولوس عیسائیون کو ایسا تباہ کرتا تہا کہ گہر گہر گہسکر مردون
اور عورتون کو گہسیٹ کر قید مین ڈالتا تہا چبیسوین باب مین یہہ بہی ہے کہ جب عیسائی قتل
کئی جاتے تھے پولوس حامی بہرتا تہا اوسنے یہودی سردارون کو خط اور پروانے دمشق کے یہودی
سردارون کے نام پر لیئے تھے اور دمشق کیطرف چلا تہا کہ اگر وہان عیسائیون کو پاؤنگا باندہکر یروشالم
مین لاؤنگا وہ رستے مین جب دمشق کے قریب پہونچا ایکایک آسمان سے نور اوسکے آس پاس
چمکا وہ زمین پر گر پڑا اور اوسنے ایک آواز سنی کہ اے پولوس تو مجکو کیون ستاتا ہی پولوس بولا
تو کون ہی آواز آئی کہ مین عیسی ہون جسی تو ستاتا ہی یہہ بولا اے خداوند تو کیا چاہتا ہی مین کیا
کرون فرمایا اوٹہہ اور شہر مین جا اور جو تجہی کرنا ضرور ہی تجہی کہا جائیگا جو لوگ اوسکے ساتہہ تھے
حیران کہڑے رہگئی کہ آواز سنتی تھے پر کسیکو نہین دیکہتی تھے پولوس زمین پر سے اوٹہا پر اپنے
آنکہین کہولکر کسیکو نہ دیکہا لوگ اوسکا ہاتہہ پکڑکے اوسکو دمشق مین لے گئی اور وہ تین دن تک دیکہہ
نہ سکا اور نہ کہاتا اور نہ پیتا تہا دمشق مین ایک عیسائی تھے اونکا نام حنانیاہ تہا اون سے حضرت
عیسی علیہ السلام نے خواب مین فرمایا کہ پولوس پاس جا کہ وہ قومون اور بادشاہون اور

اسرائیلیون کے آگے میرا نام ظاہر کرنیکا ایک چنا ہوا وسیلہ ہو چنانیاہ نے آکر پولوس پہ ہاتھہ رکہے اور فرمایا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے مجکو بہیجا ہی کہ تو پہر بینائی پاوے اور روح القدس سے بہر جاوے اوسیوقت اونکی آنکھون سے کچہہ چہلکا سا گر پڑا اور اونکی آنکھیں پہر دیکہنے لگین پولوس عیسائی ہوئی اور دمشق مین عیسائیون کے ساتہہ اونہون نے وعظ کہنا شروع کیا دمشق کے یہودیون کو گہیرا دیا یہودیون نے اونکے قتل کی تدبیر باندہی پولوس یروشالم مین چلے آئے کہ وہان عیسائی وعظ سنایا کرتے تہے اور یونانی یہودیون سے بہی بحث کرتے تہے اون لوگون نے اونکے قتل کی تدبیر باندہی عیسائی لوگ اونکو قیصریہ مین لے گئی عیسائیون نے یہودیہ اور جلیل اور سامریہ مین ایمان پہیلایا جو عیسائی پولوس کے ظلم سے اور شہرون مین پہیل گئی تہے اونہون نے ہر شہر مین وعظ کہنا شروع کیا فیلیوس حواری سامریہ کے ایک شہر مین پہونچے اونکی کرامتین دیکہکر بہت لوگ ایمان لائی ایک جادوگر جسکا نام شمعون تہا وہ ایمان لایا حضرت شمعون حواری نے ملک شام کے ایک شہر مین جو یافہ کہلاتا تہا اللہ کے حکم سے ایک مری ہوئی عورت کو جلا دیا یافہ مین آپکا شہرہ ہوا بہت لوگ حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر ایمان لائی قیصریہ مین قرنیلیوس ایک شخص دیندار خداپرست رومی صوبہ دار تہا اوسکو فرشتے نے بشارت دی کہ تو شمعون کو بلا اوسنے حضرت شمعون کو بلا بہیجا جناب شمعون کو بہی بشارت ہوئی وہ قیصریہ مین تشریف لے گئی قرنیلیوس اپنے سب رشتہ دارون اور دلی دوستون کو جمع کرکے آپکی راہ دیکہہ رہا تہا جناب شمعون نے وعظ کہنا شروع کیا جو لوگ وعظ سن رہی تہے اونپر روح القدس اوترا اور وہ ایماندار لوگ جو ختنہ کئی ہوئے تہے اور حضرت شمعون کے ساتہہ تہے حیران ہوئے کہ غیر قومون پر بہی روح القدس کی بخشش جاری ہوئی کیونکہ اونہون نے سنا کہ وہ لوگ کئی زبانون مین بول رہی تہے اور اللہ کے تعریف کر رہے تہے اونکی حیران ہونیکا یہہ باعث تہا حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے فقط اپنی اسرائیلی قوم کو انجیل سنائی تہی اور ابہی تک حواریون نے بہی فقط اسرائیلیون کو وعظ سنایا تہا اور قومون کا کوئی شخص عیسائی نہین ہوا تہا اسرائیلی لوگ غیر قومون سے بہت پرہیز رکہتی تہے غیر قومون کے ساتہہ کہانے سے اونکو بہت پرہیز تہا قرنیلیوس اسرائیلیون مین سے نہین تہا وہ اور اوسکی قوم کے لوگ ایمان لائی اور اونپر روح القدس یعنی حضرت جبرئیل علیہ السلام کا

فیض اور سایہ ظاہر ہوا اس سے وہ لوگ حیران ہوئی جب حضرت شمعون یروشالم مین آئی تو ختنہ
والون نے اسپی بحث کی کہ تم بے ختنہ لوگون کے پاس گئی اور اونکی ساتھہ کھایا حضرت شمعون نے سارا
احوال بیان فرمایا اور ارشاد کیا کہ جب اللہ نے اونکو وہ نعمت دی جیسی ہمکو دی تو مین کون تہا کہ
اللہ کو روک سکتا لوگ چپ ہو رہی اور اللہ کی تعریف کرکے کہا کہ بیشک اللہ نے غیر قومون کو بھی
زندگی کے لیی توبہ بخشی ہے اے محمدی بھائیو اللہ تعالی کا دستور ہی کہ جو نیا معاملہ منظور ہوتا ہی پہلے
اللہ تعالی اوسکا ایک نمونہ دکھلاتا ہی پہلے یہہ نمونہ دکھلایا کہ اسرائیلیون کو سوا اور قومون پر روح القدس
کا فیض اوتارا پھر پانچ سو برس بعد خود روح القدس کو یعنی حضرت جبرئیل علیہ السلام کو اسرائیلیون
سے باہر دوسری قوم مین عرب کے ملک مین حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اپنا پیغام پہونچانیکو
اور قرآن سنانے کو بھیجا ساری قومون مین روح القدس کا فیض پھیلا دیا پھر لکھا ہی کہ جو لوگ استبرفانوس
کی شہادت کے بعد یروشالم سے چلے گئی تہے وہ ملک شام اور آس پاس کے شہرون مین فقط یہودیون
کو انجیل سناتے تہے لیکن اب اس سال مین یعنے ۴۱ھ عیسوی مین اون مین سے کئی شخص انطاکیہ
مین پہونچی انطاکیہ ایک بڑا شہر ہی یروشالم سے ایک سو پینتیس کوس کے قریب اور ملک شام کے
اوتر کونے پر ہے وہاں پہونچکر یونانیون سے حضرت عیسی علیہ السلام کے باتین کین بہت سے یونانی
لوگ ایمان لائی انطاکیہ مین عیسائیون کا بڑا مجمع ہوا برنا باس اور پولوس انطاکیہ مین آئے اور
مرقس جو انجیل کا لکھنی والا تہا اوسکو بھی لائی ۴۴ھ عیسوی مین ہیرودیس بادشاہ نے عیسائیون
کے ستانے پر کمر باندہی یوحنا کے بھائی یعقوب کو تلوار سے مار ڈالا اور جب دیکھا کہ یہودی اس
بات مین خوش ہوئے تو حضرت شمعون کو قید خانہ مین ڈالکر چار پہرے مقرر کئے حضرت شمعون
پاس فرشتہ آیا اور اونکو جگایا زنجیرین اونکی ہاتھون سے گر پڑین فرشتہ نے کہا میرے ساتھہ چل
وہ اوسکی ساتھہ جب لوہی کے پھاٹک تک پہونچی وہ آپ سے آپ کھل گیا حضرت شمعون مریم
کے گھر پہونچی جو مرقس کی مان تہی پھر وہ قیصریہ مین جا رہے اور ہیرودیس مر گیا پادری اسکاٹ
کی اردو تفسیر کا بیان ہے کہ ایک ہیرودیس وہ تہا جسکی حکومت کے اخیر مین حضرت عیسی علیہ السلام
پیدا ہوئی دوسرا ہیرودیس انتیپاس تہا یہہ اوسکا بیٹا تہا اسی نے حضرت یحیی علیہ السلام کو شہید
کیا تیسرا ہیرودیس اگریپا ہے جسکا یہان ذکر ہے اسوقت مین بادشاہت غایوس بادشاہ کی تہی

جسکا نائب ہیرودیس تہا ابن اثیر رح نے تاریخ کامل مین لکہا ہے کہ یوحنا حواری کے بہائی یعقوب حواری کو غایوس بادشاہ نے قتل کیا اور بہی بہت عیسائیون کو قتل کیا پہر لکہا ہی کہ قلودیوس بادشاہ کیوقت مین شمعون الصفا قید کیگئی پہر قید سے چہوٹے اور انطاکیہ کو گئی اور لوگون کو عیسائی دین کیطرف بلایا پہر رومیہ کیطرف گئی اور رومان کے لوگون کو عیسائی دین کیطرف بلایا وہان کے بادشاہ کی بیوے نے دین قبول کیا اور بیت المقدس کیطرف آئی لوقا کے رسالہ اعمال اور پادری ولیم میور کی تاریخ کا بیان ہے کہ انطاکیہ مین بعضے کامل عیسائیونکو روح القدس سے اشارہ ہوا کہ برنباس اور پولوس کو ایک خاص کام کے لئے الگ کرو اونہون نے اون دونون کو رخصت کیا وہ روانہ ہوکر قبرس کو گئی جو ایک بڑا ٹاپو رومی دریا مین انطاکیہ کے نزدیک ہی یہودیون کو وعظ سناتے سناتے پافس ٹاپو کے صدر شہر مین پہونچی وہان کے رومی عامل سرجیوس پولوس نے چاہا کہ اللہ کا کلام سنے ایک یہودی جادوگر نے اوسکو روکا پولوس کے بد دعا سے وہ اندہا ہوگیا تب وہ عامل ایمان لایا تب وہ ٹاپو چہوڑکر ایشیا کوچک یعنی ولایت روم کیطرف گئی پہر اونہون نے ایشیا کوچک مین دوسرے انطاکیہ تک سیر کی اوسکے بڑے بڑے شہرون مین انجیل کی منادی کی یہہ دوسرا انطاکیہ ولایت روم اور صوبہ فسدیہ مین ہے پولوس نے وہان عبادت خانیمین وعظ فرمایا ایماندار لوگ بہت خوش ہوئے دوسرے وعظ مین قریب سارے شہر کے لوگ جمع ہوے بے ایمان یہودی یہہ مجمع دیکہکر ڈاہ سے بہر گئی اور کفر بکنے لگے تب پولوس نے بت پرستون کو وعظ سنایا وہ لوگ یہہ کلام کو سنکر خوش ہوئے اور جتنی قسمت مین ایمان تہا ایمان لائے اور اللہ کا کلام تمام ملک مین پہیل گیا اور یہودیون نے شہر کے رئیسون کو ابہارا اور پولوس اور برنباس پر فساد اوٹہایا اور اونہین اپنی سرحدون سے نکال دیا وہ اقونیوم مین آئے وہان وعظ کہا بہت سے یہودی اور یونانی ایمان لائی پر بے ایمان یہودیون نے غیر قومون کے دلکو ابہارا اور بدگمان کردیا مگر وہ بہت دنون تک وہان رہے اور وعظ کہتی رہے جب غیر قومون اور یہودیون نے ملکر ہنگامہ برپا کیا کہ اونکو بے عزت کرین اور اونپر پتہراؤ کرین تب وہ لقاؤنیہ کے شہرون لسطرہ اور دربی اور اونکی گرد نواح مین گئی وہان پولوس نے ایک جنم کے لنگڑے کو اللہ کے حکم سے اچہا کردیا وہان کے بت پرست بولی یہہ دیوتے ہین آدمی کے بہیس مین ہمپر اوترے ہین بت پرست

لوگ بیل اور پہولون کے ہار لائی کہ اونکی لیئے قربانی کرین پولوس اور برنباس نے اپنے کپڑے پہاڑکے
اور کہا یہہ کیا کرتے ہو ہم بہی آدمی ہین اور تمہین خوشخبری دیتے ہین کہ بتون سے کنارہ کرو زندہ
خدا کیطرف رجوع کرو جسنے آسمان اور زمین اور سمندر اور جو کچہہ اونمین ہے بنایا یہہ کہکر بڑے
مشکل سے اون لوگون کو اپنی اوپر قربانی چڑہانے سے روکا تب ایمان یہودی انطاکیہ اور اقونیوم
سے آئی اور پولوس پر پتہر اوٹہایا اور یہہ سمجہی کہ وہ مر گیا اونکو شہر کے باہر گہسیٹ لے گئی جب
عیسائی لوگ اونکی آس پاس جمع ہوئے وہ اوٹہکر شہر مین آئے پہر دربی مین جاکر وعظ کہا
بہت لوگ ایمان لائی پولوس روم کے بیچون بیچ گذر کے اوسکی تمام ملک اور بڑے بڑے شہرون
مین گشت کرکے یونانی دریا کے کنارے تک شہر تروآس مین پہونچے وہان اونکو لوقا ملے کہ اوسکی بعد وہ
پولوس کے ساتہ رہے اور پولوس روح القدس کے اشارے سے پار جاکر مقدونیہ مین گئے
جو یونان کے اوتر طرف ایک بڑی ولایت ہے اور اب فرنگی ترکستان اور رومیلیہ کہلاتا ہی اور شہر قسطنطنیہ
کے اوسی طرف ہی پولوس پہلی فیلپی مین آئی جو مقدونیہ کے اوس صوبہ کا پہلا شہر اور رومیون کی
بستی ہی وہان ایک عورت اپنی گہرانے سمیت ایمان لائی وہان کے لوگ پولوس اور سیلاس کو پکڑ
کے بازار مین حاکمون کے پاس کہینچ لے چلے رئیسون نے اونکو بہت مارا اور قید خانہ مین ڈالا آدہی
رات کو زلزلہ آیا قید خانیکی نیو ہل گئی دروازے کہل گئی سب کی بیڑیان گر پڑین قید خانہ کا داروغہ
اپنی لوگون سمیت ایمان لایا پہر وہ تسلونیقی مین آئی جہان یہودیون کا عبادت خانہ تہا بعضی
یہودی ایمان لائی اور بہت سے یونانی مرد اور عورت ایمان لائی پر بے ایمان یہودیون نے
کئی شریر دہمون کو ساتہ لیکر بہیڑ لگا کر ہنگامہ کر دیا اور کئی عیسائیون کو شہر کے رئیسون
پاس کہینچ لے گئے رئیسون نے ضمانت لیکر چہوڑ دیا پولوس اور سیلاس بریہ مین آئی یہودیون
کے عبادت خانہ مین گئی بہت یہودی اور یونانی مرد اور عورت ایمان لائی تسلونیقی کے
یہودیون کو خبر پہونچی وہ یہان بہی آن پڑے تب عیسائی لوگ پولوس کو اتہینی مین لائی یہہ
شہر علم اور حکمت اور فیلسوفی مین بہت مشہور تہا اکثر یونانی حکیم اور فیلسوف اس شہر
کے تہی پولوس نے اس شہر کو بتون سے بہرا ہوا دیکہا پولوس کا جی جل گیا وہان وعظ سنایا
کچہہ لوگ ایمان لائی پہر پولوس قرنت مین آئی جو ایک بڑا شہر خوش اور آباد شہر اتہینی کے

پچہم طرف ہی وہان پولوس نے وعظ سنایا یہودی کفر بکنے لگے پولوس نے غیر قوم یونانیون وغیرہ کو انجیل
سنائی بہت لوگ بت پرستی چہوڑکر ایمان لائی پولوس ڈیڑہ برس قرنت مین رہا اور اللہ کا
کلام سکہلاتے رہے پہر پولوس عیسائیون سے رخصت ہوکر جہاز پر سوار ہوکر روانہ ہوئے اور
افسس مین پہونچی وہان سے قیصریہ مین اوترکر یروشالم مین آئی اور عیسائیون کو سلام کہکر انطاکیہ
مین آئی انٹکلون سن چہپن عیسوی مین پولوس نے تیسرا سفر شروع کیا پہلے ایشیاء کوچک کے جا بجا
گشت کرکے دوبارہ افسس مین آئی کہ وہ یونانی دریا کے کنارے ہے بڑے بڑے [illegible]
پولوس سے ہوتی تہین کوچک ایشیا کے سب ملکون کے باشندون نے کیا یہودی کیا یونانی غرض
عیسی علیہ السلام کا کلام سنا جو اوس شہر مین بکثرت آتی جاتی تہے اور حضرت عیسی علیہ السلام
کا نام مشہور ہوا اور بہتون نے اون لوگون مین سے جو ایمان لائی تہے اپنی کامون کا اقرار
کیا اور بہت جادوگرون نے اپنی کتابین اکہٹی کرکے سب لوگون کے آگے جلادین اور اونکی قیمت کا حساب
کیا تو پچاس ہزار روپیہ تہی ایک سنار ارتمس کا بت خانہ چاندی سے بناتا تہا اور اوس پیشہ
والون کو بہت کماو دیتا تہا اوسنے سبکو جمع کرکے کہا کہ فقط افسس نہین بلکہ تمام آسیا مین اسی
پولوس نے بہت لوگون کو بہکا دیا وہ کہتا ہی کہ یہہ جو ہاتہ کے بنائی ہین خدا نہین ہین بڑی دیوی
ارتمس کا بت خانہ ناچیز ہوجائیگا جسکو تمام آسیا اور ساری دنیا پوجتی ہی اوسکی قدر جاتی رہیگی
تمام شہر مین ہنگامہ ہوا شہر کے ایک سردار نے ہنگامہ کو ٹہنڈا کردیا پولوس مقدونیہ اور
یونان کے ملکون کا دورہ کرکے عیسائیون کو تسلی اور ہدایت دیکی پہر پلٹ کر ملک شام قیصریہ
شہر مین پونچی پہر یروشالم مین پہونچی عیسائی لوگ خوش ہوئی مگر بے ایمان یہودیون نے
انٹکلون سن ساٹہہ عیسوی مین اونپر بہت بڑا بلوا کیا اونکو ہیکل مین یعنے مسجد بیت المقدس
مین دیکہکر یہودی چلائی کہ ای اسرائیلی مردو مدد کرو یہہ وہی آدمی ہی جو سبکو ہر جگہہ ہر قوم کے
برخلاف اور شریعت کے برخلاف اور اس مقام کے برخلاف سکہلاتا ہی اور علاوہ اوسکی یونانیون
کو بہی مسجد مین لایا اور اس پاک مقام کو ناپاک کیا فائدہ حضرت موسی علیہ السلام کی شریعت
مین حکم تہا کہ اسرائیلیون کے سوا غیر قومون کے لوگ ایمان لاوین تو بہی عبادت خانہ مین نہ
آوین اور حضرت عیسی علیہ السلام کی شریعت مین یہہ قیدین نہ تہین یہودیون نے اس

نئی شریعت کو نہ مانا بلکہ حضرت عیسی کو اور عیسائیون کو ہر طرح ستایا پہر لکہا ہی کہ سارے شہر مین
بلوا ہوا اور لوگ دوڑ کر جمع ہوئی رومی فوج کا صوبہ دار فوج لیکر آیا اور پولوس کو قلعہ مین لے گیا
پولوس نے صوبہ دار سے اذن لیکر قلعہ کی سیڑہی پر کہڑے ہو کر عبرانی بولی مین یہودیون کو وعظ
سنایا اور یہہ بیان فرمایا کہ دیکہو پہلے مین بہی کٹا یہودی تہا مینی حضرت عیسی علیہ السلام کو دیکہا اور
آپکا معجزہ دیکہا تب مین عیسائی ہوا پہر مین یروشالم مین آیا مسجد مین دعا مانگ رہا تہا کہ مین بیہوش
ہو گیا اور مینی حضرت عیسی علیہ السلام کو دیکہا آپنی مجکو غیر قومون کے پاس بہیجا یہہ سنکر بے ایمان یہود
چلائی کہ اسکو زمین پر سے اوٹہا ڈال کہ اسکا جیتا رہنا مناسب نہین صوبہ دار نے اونکو قلعہ مین بہیجا
اور صبح کو حکم کیا کہ سردار کاہن یعنے مسجد بیت المقدس کے امام اور اونکی ساری عدالت جمع ہو
اور پولوس کو اونکی بیچ مین کہڑا کیا پولوس نے دیکہا کہ یہودیون مین بعضی صدوقی اور بعضی
فریسی ہین پولوس پکارا کہ اے بہائیو مین فریسی اور فریسی کا بیٹا ہون مینی قیامت کی خبر دی تہی
اسباعث سی مجپر الزام ہوتا ہی جب اوسنی یہہ کہا فریسیون اور صدوقیون مین تکرار ہوئی صدوقی
کہتی تہے کہ قیامت نہین اور نہ فرشتہ ہی نہ روح ہی پر فریسی دونون کا اقرار کرتے تہی فریسی بولی کہ ہم
اس آدمی مین کچہہ برائی نہین پاتے اگر کسی روح یا فرشتے نے اس سے کلام کیا ہو تو ہم خدا
سی نہ لڑین صوبہ دار نے پولوس کو قلعہ مین داخل کیا رات کو حضرت عیسی علیہ السلام نے پولوس
کو بشارت دی جب دن ہوا چالیس اور کئی یہودیون نے قسم کہائی کہ جب تک ہم پولوس کو قتل
نہ کرینگے نہ کچہہ کہاوینگے نہ پیوینگے صوبہ دار کو یہہ خبر پہونچی اوسنی پولوس کو چپکے سے رات کو قیصریہ مین
فیلکس حاکم پاس بہیجدیا یہودی بہی وہان پہونچی اور فیلکس حاکم سے فریاد کی اور کہا کہ یہہ مرد
بڑا فسادی ہی سارے دنیا کے یہودیون مین فساد پہیلاتا ہی اور ناصریون کی یعنے عیسائیون
کی بدعت کا پیشوا ہی اوسنی مسجد کے ناپاک کرنیکا ہی ارادہ کیا پولوس نے حاکم سے کہا کہ جس راہ
کو یہہ لوگ بدعت کہتی ہین اوسی سے مین اللہ کی بندگی کرتا ہون اور سب کچہہ جو توریت مین اور
نبیون کی کتابون مین لکہا ہی یقین جانتا ہون اور قیامت کا قائل ہون اسباعث سی
مجپر نالش ہوتی ہی فیلکس نے پولوس کو آرام سے رکہا اوسکی بیوی یہودن تہی اوسکی ساتہہ آکر پولوس
کو بلا بہیجا اور عیسائی دین کی باتین سنین وہ اکثر پولوس کو بلاتا تہا اور گفتگو کرتا تہا اسطرح یہہ

دو برس گذرے فیلکس کی جگہہ پر فسطس حاکم ہوا فسطس یروشالم مین گیا یہودیون نے اوس سے پولوس
کی نالش کی فسطس قیصریہ مین آیا اور پولوس کی باتین سنکر اونکو روم کے بادشاہ پاس روم مین بہیجا
وہان اونپر کچھہ سختی نہین ہوئی دو برس وہان کرایہ کے گہر مین رہے اور یہودیون اور رومیون کو عیسائی
شریعت کا وعظ سناتے تہے اس عرصہ مین اونہون نے کئی خط ایشیا اور مقدونیہ والی عیسائیون کو
لکہے اون خطون سے ثابت ہوتا ہی کہ پولوس نے روم سے چہوٹ کر پہر ملک شام اور ولایت روم اور مقدونیہ
اور یونان اور شاید ہسپانیہ یعنی ملک اندلس کی بہی گشت کر کے دو برس تک وعظ سنایا آخر نیرو
بادشاہ کے ظلم سے انگلون سن سرسٹہہ مین روم مین قتل کئی گئی ابن اثیر رح نے لکہا ہی کہ نیرو کی بادشاہت
کے آخر مین بطرس اور پولس شہر رومیہ مین قتل کئی گئی اور اون دونون کو سولی پر چڑہایا پادری
ولیم میور لکہتا ہی کہ مشہور ہی کہ اندریاس حواری نے تاتار کے ملک مین اور ترکستان کیطرف اور
تہوما حواری نے خراسان اور ہندوستان اور ملیبار مین اور یہودا حواری نے آرمینیہ اور آذربیجان
مین اور برتولما حواری نے ہندوستان مین اور فیلبوس حواری نے شام اور روم کے چند ملکون
مین اور شمعون حواری نے مصر اور افریقہ کے اوس طرف انجیل کی منادی کر کے بہتون کو ایمان مین
داخل کیا محمد ابن اسحاق رح نے سیرت مین لکہا ہی کہ جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عیسی
علیہ السلام نے جن لوگون کو نزدیک جگہہ پر بہیجا اونہون نے مان لیا اور جنکو دور جگہہ پر بہیجا اونپر
بہاری معلوم ہوا عیسی علیہ السلام نے اللہ سے شکایت کی تو جن لوگون پر بہاری معلوم ہوا تہا
وہ اوس قوم کی بولی بولنی لگی جنکی طرف وہ بہیجی گئی ابن اسحاق نے کہا کہ جن لوگون کو عیسی علیہ السلام
نے زمین مین بہیجا تہا حواری تہے اور اون کے تابعون مین سے جو اونکی بعد تہے وہ یہہ ہین بطرس حواری
اور اونکی ساتہہ پولس تہا اور پولس تابعون مین سے ہین حواریون مین سے نہین ہین اونکو رومیہ
کی طرف بہیجا اور اندراس اور متا کو اوس زمین کیطرف بہیجا جہان کے لوگ آدمیون کو کہا جاتے ہین
اور توماس کو زمین بابل کیطرف بہیجا جو پورب کی زمین مین سے ہے اور فیلبس کو قرطاجنہ کیطرف
بہیجا اور وہ افریقیہ ہی اور یحنس کو افسوس کیطرف بہیجا یہہ بستی اون جوانون کی ہے جو غار والے
ہین اور یعقوب کو اورشلم کیطرف بہیجا اور وہ ایلیا ہی بستی بیت المقدس کی اور ابن ثلما کو اعرابیہ
کیطرف بہیجا اور وہ زمین حجاز کی ہی اور شمعون کو زمین بربر کیطرف بہیجا اور یہودا پولس کی جگہہ پر کر دیا گیا

ورنہ وہ حواری بھی نہین تھا اس بیان سے معلوم ہوا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام جب دنیا سے اوٹھہ لیے گئے
تھے یہہ اوسوقت کا ذکر ہے کہ آپ حواریون کو دکھلائی دی اور اونکو ہر ملک مین بھیجا جیسا متی اور مرقس
نے لکھا ہے کہ آپنے اون سے فرمایا کہ سب قومون کو شاگرد کرو اور تمام دنیا مین ہر ایک مخلوق کے سامنے
انجیل کی منادی کرو پادری مریک کشف الآثار مین لکھتا ہے کہ متی اور توماس اور یعقوب اور متثیوس
اور مرقوس اور لوقس الگ الگ ملکون مین نئی نئی طرح پر قتل ہوئی امام طبرانی نے معجم کبیر مین اور اسحاق
نے حضرت معاذ رض تک سند پونچائی کہ جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خبردار رہو چلی اسلام
کی گھومنی والی ہے سو تم کتاب کی یعنے قرآن کے ساتھ گھومتے رہو جدہر وہ گھومی خبردار رہو کتاب
اور حاکم اب جدا ہو جاینگے تم کتاب کو مت چھوڑیو خبردار رہو اب تمپر وہ حاکم ہونگے جو اپنے لیے وہ حکم
دینگے جو تمہارے لیے نہین دینگے پہر اگر تم اونکا کہنا نمانوگے وہ تمسے لڑینگے اور اگر اونکا کہنا مانوگے
وہ تمکو بہکاوینگے لوگ بولے اے اللہ کے پیغام پہونچانیوالے ہم کیا کرین فرمایا جیسا کہ مریم کے بیٹے
عیسیٰ کے ساتھ والون نے کیا آرون سے چیرے گئے اور سولیون پر چڑہائی گئی اللہ کی بندگی مین
مرنا اوس جینے سے بہتر ہے جو اللہ کی نافرمانی مین ہو پادری ولیم میور اپنی تاریخ مین لکھتا ہے کہ حضرت
عیسیٰ علیہ السلام کیوقت مین اور اونکی بعد ایک عرصے تک روم کی تمام سلطنت مین بلکہ یہود کے
ملک کی سوا تمام دنیا مین بت پرستی پھیلی ہوئی تھے اور یہان تک لوگ اللہ سے غافل تھے کہ بادشاہون
کو معبود اور دیوتا سمجھکر اونکی صورت بناکر سجدہ کیا کرتے تھے روم کی صدر مجلس اور خود بادشاہ مذہب
کی باتون کا بندوبست کیا کرتا تھا اور یہہ کہ کون کون بت اور دیوتاؤن کی پوجا کرنا واجب اور
جائز ہے رومی لوگ غیر ملک کی دیوتاؤن اور پوجا کی رسمون سے کچھ عداوت نہین رکھتے تھے کیونکہ
وہ اونکی ہم جنس تھے لیکن اونہون نے عیسائیون سے بیر باندہا عیسائیون نے چاہا کہ سب لوگ
حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر ایمان لاوین اور بت پوجنا چھوڑ دین جب کسیکو سرکار روم کی قسم دیجاتی
تھی تو ساتھہ ہی اوسکی سلطنت کی دیوتاؤن اور بادشاہ کی صورت کو بھی پوجنا ضرور ہوتا تھا جب
عیسائی یہہ بات نہ کرتے تو روم کے حاکم اسکو ہٹ دہرمی سمجھتے اور اونکو سزا دیتے جسقدر عیسائی
اس بات سے زیادہ انکار کرتے اوسقدر اونپر زیادہ سختی کی جاتی بت پرستون کی کچھہ تدبیر نہ چلی
تو عیسائیون کا قتل کرنا شروع کیا اگر کوئی بادشاہ کم ظلم کرتا تو اوسکی نائب بہت ظلم کرتے بلکہ عوام

لوگ بہی عیسائیون کو اپنی ٹہٹہا کرون کا دشمن جانکر ہر طرح کی بری باتین اور جہوٹی خبرین اونکی حق مین پہیلاتی اور جب کال اور وبا یا کوئی آفت آتی تو سب لوگ غل مچاتے کہ یہہ بات عیسائیون کی شامت سے ہوئی ٹہٹہا کرنے اون سے ناخوش اور غصہ ہوکر ہمارے اوپر یہہ مصیبت بہیجی ہی اون کو شیرون کے سامنے ڈالدو اور ایسی ایسی باتین کہکر عیسائیون کو قتل کرتے یہودی بہی لوگون کو عیسائیون پر چڑہالاتی عیسائیون نے کسی شہر مین پناہ نپائی جہان جاتی تہے عذاب پاتی تہے بعضی منکر ہو جاتی تہے کہ ہم عیسائی نہین ہین اور بعضی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی محبت مین مرنا قبول کرتے کتنی کوڑون سے اور کتنی آگ سے اور کتنی تلوار سے یا سولی پر چڑہ کر شہادت پاتی کبہو شکنجی مین کہینچی جاتی اور اونکی ہاتہہ پاؤن اوکہیڑے جاتی اور کوئی مصیبت نہ تہی جو عیسائیون پر نہ ہوتی تہی اور وہ دم نکلتی نکلتی اللہ تعالیٰ کی اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی تعریفین کرتے جاتی تہے پہلی مصیبت جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے تینتیس برس بعد واقع ہوئی اوسکا بیان طاسطس نے اپنی تاریخون مین کیا ہی طاسطس رومی بت پرست اوسی زمانہ کا ہی اوسکی کتابین اب تک مشہور ہین اوسمین یہہ لکہا ہی کہ ایسی آگ روم کے شہر مین لگی کہ محلی کے محلی جلکر خاک ہوگیی اور بہت آدمی ہلاک ہوئی اوسوقت مین نیرو نام بادشاہ تہا بہت ظالم تہا سو روم کے لوگون نے اوسپر یہہ تہمت لی کہ اوسنی خود یہہ آگ لگائی اوسنی اس چرچے کی موقوف کرنے کے لئے عیسائیون پر تہمت لگائی جو کرستان کہلاتی تہے اس نام کا بانی کرستوس تہا کرستوس یونانی لفظ ہی مسیح کے معنی مین طاسطس لکہتا ہی کہ پہلی وہ گرفتار ہوئی جنہون نے عیسائی ہونیکا اقرار کیا پہر اونکی نشان دینے پر ہزارون آدمی سزا کے لائق ٹہیرے اور یہہ سزا فقط آگ لگانے کی باعث سے نہین تہی بلکہ اس سبب سے کہ وہ تمام خلقت سے نفرت رکہتی تہے سو کہیل اور تماشی کیطرح مارے گیی اسطور پر کہ بعضی جنگلی جانورون کی کہال مین ڈالکر کتون سے پہڑوائی گیی اور بعضی سولی پر چڑہائی گیی بعضی رال وغیرہ لگاکر سر شام مشعل کیطرح جلائی گئی اس تماشی کے واسطے نیرو نے اپنی باغون کو خالی کیا اور گہوڑدوڑ کا کہیل دکہلادیا اور خود رتہہ بان کی صورت بنکر بہیڑ مین مل گیا یا آپ ہی رتہہ کو ہانکا عیسائیون کی مصیبت پر لوگون کے دل مین رحم آیا طاسطس کے لکہنے سے عیسائیون کی مصیبت کا حال خوب ظاہر ہی مشہور ہی کہ اس ظلم مین پولوس اور شمعون پطرس اور اونکی بیوی

قتل ہوئی اب بابل والون اور طیطس رومی کے ظلم کا اور شہر یروشالم اور
مسجد بیت المقدس کی دوسری ویرانی کا بیان ہے محمد ابن اسحاق رح جنہون نے
بعضے صحابیون کو بھی دیکہا ہے اونکی کتاب سے امام محی السنۃ بغوی رح تفسیر معالم التنزیل مین نقل کرتے
ہین کہ جب حضرت عیسی علیہ السلام کو اللہ نے اوٹھا لیا اور حضرت یحیی علیہ السلام کو کافرون نے
شہید کیا اللہ نے اونکی اوپر بابل کا ایک بادشاہ بہیجا اوسکا نام خردوس تہا وہ بادشاہ بابل کے
لوگون کو لیکر آیا یہانتک کہ ملک شام مین داخل ہوا جب اوسنے ان لوگون پر غلبہ پایا اوسکے
لشکر کا ایک سردار تہا جو بیورزاذان کہلاتا تہا بادشاہ نے کہا مینے اپنے ٹہاکر کی قسم کہائی ہے کہ اگر
مین بیت المقدس والون پر قابو پاؤن تو بیشک اونکو قتل کرونگا یہانتک کہ اونکا خون میرے
لشکر کے بیچ مین بہکر پہونچے اوسنے اوس سردار کو حکم کیا کہ تو جا کر قتل کر سو وہ سردار بیت المقدس
مین داخل ہوا اور جس مکان مین یہودی لوگ قربانیان کرتے تہے وہان کہڑا ہوا وہان دیکہا
کہ ایک خون اوبل رہا ہے اوس خون کا حال یہودیون سے پوچہا اور کہا اے قوم اسرائیل یہہ خون
کیون جوش مین ہے مجکو اسکی خبر دو وہ بولے یہہ خون ایک قربانی کا ہے جو ہمنے چڑہائی تہی وہ قبول
نہوئی اس باعث سے خون جوش کر رہا ہے وہ بولا تمنے مجہسے سچ نہین کہا اوس سردار نے اوس
خون کے اوپر سات سو اور ستر مرد اونکی رئیسون مین سے ذبح کئے پہر بہی وہ خون نہ تہما پہر اوسنے
سات سو لڑکے اونکے لڑکون مین سے اوس خون پر ذبح کئے پہر بہی وہ خون نہ تہما پہر اوسنے
سات ہزار بوڑہے اور عورتین اوس خون پر ذبح کین پہر بہی وہ خون نہ تہما اوسنے کہا اے
قوم اسرائیل تم مجہسے سچ کہو اور اپنے رب کے حکم پر صبر کرو اگر سچ نہ کہو گے تو مین سب کو قتل کرونگا
تب یہودیون نے کہا یہہ خون ایک نبی کا خون ہے جو ہمکو بہت کامون سے منع کرتے تہے جن
کامون پر اللہ کا غضب ہے اگر ہم اونکا کہنا مانتے تو ہمارے لئے بہت بہتر تہا اور وہ ہمکو تمہارے
آنیکی اور اس مصیبت کی خبر دیتے تہے سو ہمنے اونکو سچا نجانا اور اونکو قتل کیا سو یہہ اونکا خون
ہے وہ سردار بولا اونکا کیا نام تہا وہ بولے یحیی بیٹے زکریا کے وہ بولا اب تمنے مجہسے سچ کہا ایسی ہی
باتون کا تمہارے رب نے تمسے بدلا لیا وہ سردار سجدہ مین گر پڑا اور لوگون سے کہا شہر کے
دروازے بند کردو اور خردوس کے لشکر کے جتنے لوگ یہان ہین سبکو نکالدو اوسنے فقط قوم

اسرائیل کو رہنے دیا اپنے لشکر والون کو نکال دیا اور بولا اے یحیی بیٹے زکریا کے میرا اور آپکا رب جانتا ہی
جو آپکی قوم پر آپکی باعث سے گذرا اور اون مین کے اتنی قتل ہوئی سو اپنی رب کے حکم سے اس خون کو
تہما یئی نہین تو مین آپکی قوم مین کسیکو باقی نہین رکہونگا تب اللہ کے حکم سے وہ خون تہمگیا اور اوس
سردار نے قتل کرنا موقوف کیا اور کہا کہ مین ایمان لایا اوس دین پر جسپر اسرائیلی لوگ ایمان لائی ہین
اور مینے یقین کیا کہ اللہ کے سوا کوئی مالک نہین اور اسرائیلیون سے کہا کہ خردوس نے مجکو حکم کیا
ہی کہ تمکو یہانتک قتل کرون کہ تمہارا خون اوسکی لشکر کے بیچ مین پہونچی اور مین اوسکی برخلاف نہین
کرسکتا وہ بولی جو تجکو حکم ہوا ہی سو تو کر اوس نے کہا ایک خندق کہودو خندق کہودی گئی اور گہوڑے
اور خچر اور گدہی اور اونٹ اور گائیں اور بکریان ذبح ہوئین یہانتک کہ خون لشکر تک پہونچا اور بادشاہ
نے کہلا بہیجا کہ قتل موقوف کر پہر خردوس بابل کیطرف چلا گیا پہر یہودیون کی حکومت اسکی بعد قائم
نہوئی اور ملک شام کی حکومت رومیون اور یونانیون نے لی مگر یہہ کہ کچہہ اسرائیلی لوگون کی
پہر کثرت ہوئی اور اونکی ریاست بیت المقدس اور اوسکی اطراف مین رہی مگر اون مین بادشاہت
نہ تہی جب اونہون نے پہر شرارت کے کام کئی پہر اللہ نے اونپر ططیوس رومی کو غالب کردیا اوسنے
اونکی شہر اوجاڑدی اور وہان سے اونکو نکال دیا اور اللہ نے یہودیون سے بادشاہت اور ریاست
چہین لی اور اونپر ذلت ڈال دے جو یہودی ہے وہ کسیکا تابعدار ہے اور محصول دیتا ہی اور
بیت المقدس حضرت عمر رض کے وقت تک ویران رہا پہر حضرت عمر رض کے حکم سے مسلمانون نے اوسکو
آباد کیا تمام ہوا بیان معالم التنزیل کا یہہ قصہ بابل کے بادشاہ کا ابن اثیر جزری رح نے بہی ابن اسحاق
کی کتاب سے نقل کیا ہی اور بادشاہ کا نام جودرس لکہا ہی اور جہان اون بادشاہون کا ذکر کیا ہی
جو حضرت سکندر ذوالقرنین علیہ السلام کے بعد بابل کے حاکم تہی وہان لکہا ہے کہ علم والون نے اسمین
اختلاف کیا ہے کہ حضرت سکندر کے بعد عراق کا بادشاہ کون ہوا اور وہ گروہ بادشاہون کا جو ملک
بابل کے حاکم ہوئی تہے یعنی ہر شہر مین ایک جدا بادشاہ تہا وہ بادشاہ کتنی تہے ہشام ابن کلبی وغیرہ
نے لکہا ہے کہ حضرت سکندر کے بعد بلاقس سلیقیس بادشاہ ہوا پہر انطیخس بادشاہ ہوا جسنے شہر
انطاکیہ بنایا پہر لکہا ہے کہ انہین بادشاہون کے قبضہ مین کوفہ کا ضلع چون برس رہا پہر اشک جو
دارا کی نسل مین تہا اوسمین اور انطیخس مین لڑائی ہوئی انطیخس مارا گیا اور اشک کوفہ کی ضلع کا حاکم

ہوا اور موصل سے رے اور اصفہان تک اوسکی حکومت تھی اوسکی بعد اوسکا بیٹا سابور بادشاہ ہوا
پھر سابور کے بعد جودرز اشکان بادشاہ ہوا وہی ہے جو اسرائیلیون سے دوسری بار لڑا جب
اونہون نے حضرت یحیی علیہ السلام کو شہید کیا لب التواریخ جو سکندر فریزر ٹیلر کی جمع کی ہوئی
ہے اور اردو مین ترجمہ ہوا کلکتہ مین چھپی ہے اوس مین لکھا ہے کہ یہودی لوگ چھوٹی چھوٹی
باتون پر بغاوت پر کمر باندھتے تھے نیرو نے وسپاشین کو روانہ کیا کہ اونکو اطاعت مین لاوے
جون ہی اوس نے چاہا کہ یروشالم کو گھیر لیوے روم مین اوسکی بلاہٹ ہوئی کہ سلطنت
کی باگ اپنی ہاتھہ مین لاوے تب وہ چلا گیا اور اپنی بیٹے طیطس کو یروشالم کے گھیرنے کے لئے
بھیجا پادری بناکس نے تاریخ روم مین لکھا ہے کہ طیطس نے شہر کے گھیر لینے کے پانچ دن بعد
شہر پناہ کی دوسری دیوار توڑ ڈالی اور گرد نواح کی درخت کٹوا ڈالی بعد اسکی یوسیفس کو بھیجا
کہ یہودیون کو جاکر سمجھاوے یوسیفس یہودی نے اونکی سمجھانے مین بہت تقریرین اوٹھائین
اور اپنی ساری خوش بیانی خرچ کر ڈالی مگر یہودیون کو کچہہ اثر نہوا یعنے بادشاہ سے صلح کرنے پر
راضی نہوئی اور باغی ہونے سے اور سرکشی سے ہاتھہ نہ اوٹھایا فائدہ یہودیون کے دل مین
تو یہہ جمگیا تھا کہ ہم خدا پرست ہین اللہ ہمارے طرف ہے رومی بت پرست ہمپر غلبہ نکر سکینگے
یہہ نہ سمجھی کہ حضرت عیسی علیہ السلام کی دشمنی کی باعث سے اللہ کا غضب نازل ہو رہا
ہی پھر لکھا ہے کہ پانچ دن کے عرصہ مین فوج شہر کے اندر داخل ہوگئی اور کشت و خون کی
آگ بھڑکی اس مصیبت کا بیان یہود اور نصاری کی کتابون مین بہت لنبا ہے یہی یہودی
یوسیفس جو اس لڑائی مین موجود تھا اسنے اپنی کتاب مین اس مصیبت کا بہت کچہہ بیان
لکھا ہی متی کے انجیل کے چوبیسوین باب مین حضرت عیسی علیہ السلام نے جب اس ویرانی
کی خبر دی تھی پہلے فرمایا تھا کہ بہوتیرے میرے نام پر آوینگے اور کہینگے مین مسیح ہون
اور بہتون کو گمراہ کرینگی اور قوم قوم پر اور بادشاہت بادشاہت پر چڑہینگی اور کال اور
وبائین اور جگہہ جگہہ زلزلی ہونگی اور بہت جھوٹی نبی اوٹھینگے اور بہتون کو گمراہ کرینگے
پادری اسکاٹ انجیل مرقس کی اردو تفسیر مین لکھتا ہے کہ حضرت عیسی علیہ السلام کی
بارہ برس بعد ایک مصری نے نبی ہونیکا دعوی کیا اوسکی تیس ہزار آدمی تابع ہوئے

اوسکا ذکر رسالہ اعمال کے اکیسوین باب کی اڑتیسوین آیت مین ہے کہ اوس مصری نے فساد اوٹھاکر چار ہزار ڈاکوؤن کو جنگل مین لیگیا تھا اس ایک جھوٹے آدمی نے مسیح ہونیکا دعوی کیا جسکا ذکر یوسی فس تاریخ جاننی والے نے اسطرح پر کیا ہی کہ یہودیون مین سے بہتون کو گمراہ کیا فلکس حاکم کے علاقی مین نیرو بادشاہ کے وقت مین ایسے مکارون کی اتنی کثرت ہوئی کہ روزانہ کوئی نکوئی پکڑا جاتا تھا اور قتل ہوتا تھا جھوٹے عیسائیون مین سے دوستھیس نے کہا کہ مین وہی نبی یعنے مسیح ہون جسکی موسی نے پیش خبری دی تھی اور ہگسیپس نے لکھا ہی کہ اکثر جھوٹے مسیح آگئی پادری مریک کشف الاثار مین یوسی فس کی تاریخ سے نقل کرتا ہی کہ اس مصیبت سے پہلی یہودیون مین آپس مین بڑی بڑی لڑائیان ہوئین قیصریہ شہر مین یہودیون اور صوریون مین بادشاہت کی بابت لڑائی ہوئی ملک شام کے ہر ہر شہر مین دو لشکر ہوگئے اور بہت لوگ قتل ہوئی اور اسکندریہ مین انکلون پچاس ہزار آدمی اور دمشق مین دس ہزار آدمی قتل ہوئی اور رومیون کے ملک اٹالی مین دو برس کے اندر چار حاکم قتل ہوئی قلودیوس کی بادشاہت مین کئی بار قحط پڑا اور یہودیہ کے ملک مین برسون تلک بڑا قحط پڑا رہا اوسکی اب طاعون یعنے پھوڑے کی وبا آئی اسی بادشاہ کے وقت مین شہر روم ایمیہ اور قریت کی ٹاپو مین بھونچال پڑے اور نیرو کی بادشاہت مین کمپنیہ اور لادیکیہ مین زلزلہ آیا اور شہر ہیرپلیس اور کلسی زلزلہ سے ویران ہوئے پادری اسکاٹ لکھتا ہی کہ اسی زمانہ مین شہر روم مین دو مرتبہ زلزلہ آیا اور یروشالم مین بھی سخت زلزلی بڑے زور شور سے بجلی اور گرج اور بھاری آندھی کے ساتھ آئی یوسی فس لکھتا ہی کہ جب وسپاشیان سردار نے ارادہ اون شہرون کا کیا حضرت عیسی علیہ السلام کے سب لوگ شہر پلہ کیطرف بھاگ گئی اور یہودی ہرطرف سی یروشالم مین جمع ہوئی تھے تا کہ عید فسح ادا کرین اور یہہ عید مصر کے ظلم سے نجات پانیکے یادگاری تھی ابھی باہر کے دشمن نہین آئی تھی کہ آپس مین لڑائی اوٹھ کھڑی ہوئی ہزارون آدمی اپنے بھائیون کے ہاتھون قتل ہوئی اور دیوانہ پن سے اپنی خوراک کو جلا ڈالا اور یہودیون نے رومیون سے صلح کی کوئی شرط قبول نکی اور شہر کے سیلو بھاگنی ندیا رومیون کے آٹھ ہزار کے لشکر نے اونکو گھیر لیا اور لوگونکو قتل کیا اور مسجد مین آگ لگا دی یہودی اس حال کو دیکھکر بلند آوازون سے چلائی اور تین دس ہزار

سر دفعہ

قتل ہوئی اور چھ ہزار مسجد مین آگ سے جل گئی رومیون نے بہتون کو قتل کیا پہر تلوار کو میان مین کرلیا
اور گھرون مین آگ لگادی شہر مین ہر جگہہ پر آگ لگی اور ہر طرف شعلی بلند ہوئی اور یروشالم مین
ٹیلی ٹیلی ہوگئی اور مسجد کا پہاڑ اونچا جنگل ہوگیا یروشالم مین اوسکی آس پاس پانچ مہینی کی مدت
مین دشمنون سے اور قحط اور وبا سے گیارہ لاکھہ آدمی ضایع ہوئی یوسی فس لکہتا ہی کہ جس طرح سے
یہودیون پر ایسا عذاب آیا کہ کسی پر نہ آیا ہوویسا ہی اونہون نے گناہ بہی ویسی ہی کئی جو کسی نے نہ کئے
ہون طیطس رومی نے حکم کیا کہ سارا شہر جڑ سے اوکہیڑ اجاوے اوسکی لوگون نے مسجد کو اور
قربانی کے مقام کو اور شہر کی دیوارون کو نیو سے گرادیا اور اوندہا کردیا اسلئی کہ یہودیون نے جو
خزانے گاڑ رکہی تہے وہ مل جاوین فقط تین برج اور قلعی کی دیوار کا ایک حصہ شہر کی نشانی کے
لئی چہوڑ دیا بعد اسکی ایک شخص جسکا نام ترنطیس روفس تہا اوسنی شہر کی جگہہ پر کہیتی کی یادرسے
اسکاٹ انجیل کی اردو تفسیر مین لکہتا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے جو فرمایا تہا کہ یہان
ایک پتہر پتہر پر نہ چہوٹیگا جو گرایا نجائیگا یہہ پیش خبری حرف بحرف پوری ہوئی تو بہی گویا یہہ
نشان یہودیون کے واسطے رہا کہ اونپر رحم ہوگا کچہہ تہا اوس مسجد کی جسکو حضرت سلیمان
علیہ السلام نے بنایا نیو مین چہوٹ گئی تہی یوسی فس کے لکہنی کے موافق شہر کی ویرانی سے اول
اور بعد تیرہ لاکہہ آدمی ضایع ہوئی اور ستانوے ہزار آدمی قید ہوکر غلامون کیطرح بیچی گئی رومیون
نے شہرون کو ویران کیا اور لوٹ لیا اور یہودیون کو ملک یہودیہ سی نکال دیا اور وہ سب
ملکون مین متفرق ہوگئی ساٹھہ برس کے قریب گذرے تہی کہ یہودی پہر جمع ہوکر رومیون سے
لڑے آئی دو برس تک لڑے پانسو اور اسّی ہزار یہودی قتل ہوئی اور بڑی شکست کہا کر اپنی
ملک سے نکالے گئی اور اونکی پچاس مضبوط قلعے ڈہادئی گئی اور شہر جلادی گئی پادری ولیم میور
تاریخ کلیسیا مین لکہتا ہی کہ جب رومی لشکر نے یہودیہ کو خالی کیا تب بہت عیسائی یروشالم
مین پہر آئی اگرچہ مسجد اوسمین باقی نہین رہی تو بہی اوسکو پاک مقام جانتی تہے آئی محمدے
بہائیو یہہ وہ دوسرے ویرانی شہر یروشالم اور مسجد بیت المقدس کی ہے جسکی خبر اللہ نے
بار بار حضرت اشعیا علیہ السلام کے صحیفہ مین دی تہی پہر جب پہلی ویرانی بخت نصر کے ہاتہہ سے
ہوچکی تب پہر اس دوسری ویرانی کی خبر حضرت دانیال علیہ السلام کے نوین باب مین اور

حضرت زکریا علیہ السلام کے بیسوین باب مین اور متی کے انجیل کے چوبیسوین باب مین دی تھے اور عیسائیون
سے فرمایا تھا کہ جب یروشالم پر فوجین آوین تم وہان سے بہاگ جائیو اس حکم کے موافق جسوقت وسپاشیان
فوجین لیکر آیا اور اپنی بادشاہت کا بندوبست کرنیکے لئی پہر روم کیطرف پلٹ گیا اوسوقت عیسائی
لوگ فرصت پاکر شہر تلیہ کیطرف چلے گئی بے ایمان یہودیون کو حضرت عیسیٰ اور عیسائیون کی دشمنی
کی سزا مین اللہ نے بت پرستون کے ہاتھون قتل کروادیا اونکا قتل ہونا بیشک ایمان والون کی خوشی
کا مقام ہے مگر اوس پاک مسجد اور پاک شہر کی ویرانی کا ایمان والون کی روح پر پانسو برس صدمہ
رہا آخر کو اللہ نے جناب رحمۃ للعالمین محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے وسیلے سے اوس مسجد پر رحم کیا اور
اوسکو بڑے رونق سے آباد کیا اس بڑی آبادی کی پیش خبریان جو پاک کتابون مین دی تھین
اونکو پورا کیا لب التواریخ مین ہے کہ وسپاشیان نے عہد سلطنت مین طیطس کو شریک کیا
اسکی بعد سن اوناسی عیسوی مین مرگیا پہر طیطس اپنے جلوس کے تیسرے سال مرگیا اوسکے
بہائی دومشیان نے سن اکاسی عیسوی مین سلطنت پائی آسپہ بیان ہے کہ دومشیان
بڑا ظالم تہا اوسکی وقت مین لوگون کو آخری پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کا انتظار
تہا لب التواریخ مین ہے کہ دومشیان بڑا ہی شریر اور بے مروت اور ظالم تہا سن چہیانوے عیسوی
مین قتل کیا گیا پادری ولیم میور لکہتا ہی کہ اوسکی زمانہ مین بہت عیسائی قتل کئی گئی یا دور دور
کے ٹاپوون مین قید کئی گئی دومشیان نے سنا کہ یہودا حواری کے دو نواسے ہین اور شاید پوچھا
دریافت کیا کہ یہودی لوگ اور بادشاہ کی راہ دیکہ رہی ہین اور عیسائی کہتی ہین کہ مسیح کی ایک
روحانی بادشاہت ہوگی دومشیان نے دونون کو یعنی یہودیون کو اور عیسائیون کو بلایا اور
عیسائیون سے پوچھا کہ جس بادشاہ کے آنیکی تم راہ دیکہتی ہو اوسکی کیسی بادشاہت ہوگی عیسائیون
نے کہا اوسکی بادشاہت اس دنیا کی سے نہین بلکہ آسمانی اور روحانی ہے جب اس دنیا کا زمانہ
پورا ہوگا وہ جلال مین آویگا یہہ سنکی بادشاہ نے اونکو چہوڑ دیا لیکن عیسائیون کے حق مین
وہی سخت حکم جاری رہا اس جگہہ ولیم میور نے حاشیہ پر لکہا ہی کہ یہودی لوگ جنہون نے
حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو نمانا وہ دوسرے مسیح کا انتظار کرتے تھے اور جانتی تھے کہ اوسکی
ایک دنیوی بادشاہت ہوگی اس سبب سی اکثر وقت باغی ہوتی تھے اس سبب رومیون کو شک

اور عداوت پیدا ہوتی تھی آے محمدی بھائیو یہودیون نے حضرت عیسی علیہ السلام کو ضد سے نہ مانا
مگر اونکو معلوم تھا کہ ابھی وہ مسیح یعنے وہ آخری پیغمبر باقی ہین جو حکومت اور بادشاہت کی ساتھ
آوینگے اور بت پرستون کا سر توڑینگے عیسائیون نے اس بات کو صاف نہ کہا بلکہ یون کہا کہ اونکی
بادشاہت دنیا کی سے نہین بلکہ آسمانی اور روحانی ہے اونکا مطلب یہہ تہا کہ اونکی بادشاہت اللہ
کے حکم سے اور اونکا جہاد اللہ کی شریعت کے موافق ہوگا دنیا والون کیطرح اپنی جی کے چاہت کے
موافق نہوگا اس بات کو پردے مین کہکر اوس ظالم سے اپنی جان بچائی پادری ولیم میور لکھتا ہے
کہ یوحنا حواری کی کتاب مشاہدات اور تواریخون سے معلوم ہے کہ وہ ایشیا مین یعنے روم مین
رہے اور سات شہر کے عیسائیون کی اونہون نے خبرداری کی دومشیان بادشاہ کے ظلم سے سن
چورانوے یا پچانوے مین وہ ایک ویران ٹاپو مین قید کیے گئے اوس بادشاہ کے مرنیکے بعد ۹۶ء
مین پلٹ کر افسس مین رہے اور چھیانوے برس کی عمر مین انتقال فرمایا باقی حواریون مین سنہ
اکثر شہید ہوئے اب جناب یوحنا رح کے کتاب مشاہدات سے محمدی بشارتون کا
بیان ہے یہہ کتاب انجیل شریف کی جلد مین لگی ہوئی ہے حضرت یوحنا کو اللہ تعالی نے ارواحون
کا اور فرشتون کا عالم دکھایا اونہون نے جو کچھہ دیکھا اس کتاب مین بیان فرمایا جناب یوحنا
سرے پر لکھتے ہین کہ عیسی مسیح کا مکاشفہ جو خدا نے اوسکو دیا تاکہ اپنی بندون کو وہ باتین جنکا
جلد ہونا ضرور ہے دکھلاوے اور اوسنے اوسکو اپنی فرشتے کی معرفت بہیجکر اپنے خادم یوحنا پر ظاہر
کیا اے ایمان والو حضرت یوحنا صاف فرماتے ہین کہ حضرت عیسی علیہ السلام پر یہہ احوال آیندہ
کا اللہ نے کہول دیا یعنے حضرت عیسی خدا نہین ہین جو خود بخود غیب جانتے ہون اور حضرت
عیسی نے اپنا فرشتہ بہیجکر اپنے خادم یوحنا پر یہہ احوال ظاہر کیا اور ایک معنی یہہ بہی ہوسکتی ہین کہ
اوس نے یعنے اللہ نے اپنی فرشتے کی یعنے پیغمبر عیسی کی معرفت یوحنا پر ظاہر کیا ان کتابون مین
ملاخ کا لفظ پیغمبر کے معنی مین بہی آیا ہے جناب یوحنا فرماتے ہین کہ مین یوحنا تمہارا بہائی اور
مسیح کے دکھہ اور بادشاہت اور صبر مین تمہارا شریک خدا کے کلام اور عیسی مسیح کی گواہی
کے واسطے اوس ٹاپو مین تہا جو پتمس کہلاتا ہے اس لفظ کو عبرانی مین فطموس لکہا ہے فرماتے ہین
کہ مین خداوند کے دن روح مین آگیا اور مینے نرسنگی کی سی ایک آواز اپنی پیچھے سنی جو کہتی تہی

جو کچھ تو دیکھتا ہے لکھ اور مینے مڑکر دیکھا تو سونے کے سات شمعدان دیکھے اور اون سات شمعدانون کے
بیچ ایک شخص انسان کے بیٹے کا سا دیکھا اوسکی آنکھین جیسے آگ کا شعلہ اور اوسکی داہنی ہاتھ مین
سات ستارے اور اوسکے موہنہ سے دو دھاری تیز تلوار نکلتی ہے اور اوسکا چہرہ جیسے سورج اپنی
تیزی مین چمکتا ہے فائدہ انسان کا بیٹا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا خطاب انجیل پاک مین
بار بار ہو چکا ہے جناب یوحنا فرماتے ہین کہ پھر اونہون نے مجھسے فرمایا کہ یہہ سات ستارے سات
کلیسیائون کے فرشتے یعنے سردار پادری ہین اور سات شمعدان جو تونے دیکھے سات کلیسیائین ہین
دوسرا باب افسس کے کلیسیا کے فرشتے کو یعنے وہان کی عیسائی جماعت کے سردار پادری
کو لکھ کہ وہ جو اپنے ہاتھ مین سات ستارے رکھتا ہے اور سونے کے سات شمعدانون کے درمیان
پھرتا ہے یہہ کہتا ہے کہ مین تیرے کام اور تیری محنت اور تیرا صبر جانتا ہون مگر تجھسے مجھے کچھہ گلہ ہے
کہ تونے اپنی اگلی محبت چھوڑ دی سو یاد کر کہ تو کہان سے گرا ہے اور توبہ کر اور اگلے کام کیا کر نہین تو
مین تجھپر جلد آؤنگا اگر تو توبہ نکرے تو مین تیرے شمعدان کو اوسکی جگہہ سے ہٹا دونگا پر تجھمین
ایک بات ہے کہ تو نقولائیون کے کامون سے عداوت رکھتا ہے جس سے مین بھی عداوت
رکھتا ہون جسکا کان ہے سنے کہ روح کلیسیائون سے کیا کہتی ہے مین اوسکو جو غالب ہوتا ہے
زندگی کے درخت سے پھل کھانے دونگا جو خدا کے فردوس کے بیچون بیچ ہے اے محمدی بھائیو
دیکھو حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے افسس والی عیسائی جماعت سے صاف فرمایا کہ اگر تو توبہ نکرے
تو مین تیرے شمعدان کو یعنے تیری جماعت کو اوسکی جگہہ سے ہٹا دونگا اسکا صاف مطلب یہہ
ہے کہ تم اپنے شہر سے نکال دیے جاؤگے سو ان شہرون پر محمدی وقت مین جہاد ہوا اس خبر
کا صاف ظہور ہوا پادری ولیم میور نے حاشیہ پر لکھا ہے کہ چار پانچ سو برس گذرے ہین کہ
ترکون نے یعنے مسلمانون نے لشکر کشی کرکے اوس ملک کو قبضہ مین کر لیا افسس اور لاودیقیہ اور
سردس اب بالکل ویران ہے اسکا بیان حالو اس سے معلوم ہوا کہ جن محمدیون کی باعث سے
افسس ویران ہوا اون محمدی فوجون کی مدد کے لیے اللہ کے حکم سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام
نے [illegible] یوحنا ہی کو وہان سے نکال دیا پادری اسٹ اس کتاب کی تفسیر مین لکھتا ہے کہ نقولائی
ایک قسم کے بدعتی تھے وہ کہتے تھے کہ گناہ کا باعث شریعت ہے جب مسیح آیا اوسنے شریعت کو اوٹھا دیا

تو اب شریعت کے احکام توڑنے سے انسان گنہگار نہین ہوسکتا اس سبب سی وہ لوگ طرح طرح
کی بدی کیا کرتے تھے حضرت عیسی علیہ السلام فرماتے ہین کہ مین اونسی دشمنی رکھتا ہون پھر فرمایا
کہ جو غالب ہوتا ہے اسکا صاف مطلب یہہ ہے کہ جو شخص اس شہر اور اس ملک پر غلبہ پاویگا
یعنے اوسکے امتی یہان حاکم ہون گے اور اوسکا دین یہان پہیلاوینگے تو وہ جو زندگی کا درخت فردوس
کے بیچون بیچ ہے اوسکا پہل مین اوس غالب کو کہانیکو دونگا یعنی اوس پہل کو حضرت عیسی
علیہ السلام جنت مین تحفہ کے طور پر جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے کہانیکے لئے لاوینگے ترمذی
مین ہے کہ جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ فردوس جنت مین سب سی اوپر ہی اور
اوسکی اوپر اللہ کا تخت ہے حضرت عیسی علیہ السلام فرماتے ہین اور سمرنا کے کلیسیا کے فرشتے
کو یعنے عیسائی جماعت کے سردار پادری کو لکھہ کہ مین تیرے کام اور مصیبت اور محتاجی کو جانتا
ہون پھر لکھا ہے کہ تم دس دن تک مصیبت اوٹھاؤگے پہر لکھاہے کہ جو غالب ہوتا ہی دوسری
موت سے نقصان نہ اوٹھاویگا پادری الیٹ لکھتا ہے کہ اس خبر کے موافق سن ایک سو
چہیاسٹھ عیسوی مین دیوکلیشن جو روم کا بادشاہ تھا اوسکے وقت مین سمرنا کے عیسائیون پر
دس برس بڑی مصیبت رہی تھی پادری ولیم میور لکھتا ہی کہ سمرنا اب تک آباد ہے اور
اوسکے باشندون کی ایک چوتہائی یعنے چالیس ہزار نصرانی ہین معلوم ہوا کہ وہان ہم محمدیون
کی بہت کثرت ہے پہر فرمایا کہ جو غالب ہوتا ہی وہ دوسری موت سے نقصان نہ اوٹھاویگا یعنے
ایک بار مر کر پہر نہ مریگا یعنے مرنیکے بعد قبر مین اور قیامت مین اور جنت مین ہمیشہ نہایت عیش
اور آرام سے رہیگا پہر فرماتے ہین اور پرگمس کے کلیسیا کے فرشتہ کو یعنے سردار پادری کو لکھہ
کہ تو میرے نام کو تہامی رہتا ہے لیکن مجکو تجھسی کچھہ گلہ بہی ہے کہ تیرے یہان وہ ہین جو بلعام کی
تعلیم کو تہام رکھتی ہین جس نے بالاق کو سکہلایا کہ اسرائیلیون کے آگے ٹھوکر ڈالے تاکہ بتون کے
قربانیان کہاوین اور حرامکاری کرین اور تیرے یہان ایسی بہی ہین جو نقولائیون کی تعلیم تہام
رکہتی ہین جس سے مین عداوت رکھتا ہون توبہ کر نہین تو مین تجہ پر جلد آؤنگا اور مین اونکی
ساتھہ اپنی موہنہ کی تلوار سے لڑونگا جسکا کان ہی سنے کہ روح کلیسیاؤن کو کیا کہتی ہی جو غالب
ہوتا ہے اوسکو پوشیدہ من کہانے دونگا اور مین اوسکو ایک سفید پتھر دونگا اور اوس پتھر پر ایک

نیا نام لکھا ہوا جسے اوسکے پانیوالے کے سوا کوئی نہین جانتا آے محمدی بہائیو دیکھو پہلے اونکی شکایت
کی کہ بدکار لوگ تم مین موجود ہین یعنے تم اونکو روکتی نہین ہو پہر فرمایا کہ توبہ نکروگے تو مین تمپر جلد
آؤنگا اور اپنی منھہ کی تلوار سے اونکی ساتھہ یعنے اونہین نقولائیون اور حرامکارون کے
ساتھہ لڑونگا پادری شیرنگ نے الکتاب کے مقامات المعروفہ مین لکھا ہی کہ پرگمس کو اب
لوگ برگمو کہتے ہین پادری ولیم میور لکھتا ہی کہ پرگمس مین ایک چوتھائی یعنے تین ہزار
نصرانی ہین معلوم ہوا کہ وہان بہی محمدیون کی بہت بڑی کثرت ہی حضرت عیسی علیہ السلام
اپنے وعدے کے موافق اللہ کے حکم سے محمدیون کی مدد کو آئی اور اپنی منھہ کی تلوار سے جہوٹی
عیسائیون کے ساتھہ لڑے من اوس چیز کا نام ہے جسکو حضرت موسی علیہ السلام کے وقت
مین اللہ نے آسمان سے کہانیکے لئے برسایا تہا اسکو حضرت عیسی علیہ السلام فرماتے ہین کہ مین
اوس غالب کو پوشیدہ من کہلاؤنگا یعنے بڑی بڑی باطن کی نعمتین اللہ کے عشق اور
محبت کا مزہ جس سے روح اور دل کو نئی طرح کی زندگی ملے وہ اللہ کے حکم سے اوسکو دونگا
اور ظاہر یون ہے کہ سفید پتہر اوس پتہر کو فرمایا جو کعبے شریف مین لگا ہوا ہی جب جنت
سے آیا تہا تب وہ نہایت اُجلا اور سفید تہا اب آدمیون کی گناہون کے باعث سے سیاہ
ہوگیا اور نیا نام اوس پتہر پر اسطرح لکہا ہے جسکو سوا ے رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم
کے اور اونکی نائبون کے کوئی نہین دیکہتا سو فرماتے ہین کہ وہ پتہر اللہ کے حکم سے اوسکو دونگا
کہ وہ اور اوسکے امت اوسکو چومے اور طرح طرح کا فیض اللہ کیطرف سے پاوین پہلا ساہی
تیار کہا کہ آپ جانتے تہے کہ جہوٹی عیسائی اس پاک پتہر سے بے ادبیان کرینگی اور اوسکے
چومنی کو بت پرستی ٹہراوینگے جاننا چاہیئے کہ اللہ تعالی نے حضرت جبرئیل علیہ السلام کو اور
سب پیغمبرون کو جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا مددگار بنایا ہی سورہ آل عمران مین اللہ نے
خبر دی ہے کہ اللہ نے سب نبیون سے اقرار لیا تہا کہ جب تمکو کتاب اور حکمت دون پہر تمہارے
پاس ایک پیغامبر آوے جو تمہاری پاس والی کتاب کو سچا بتاوے تو تم ضرور اوسپر ایمان لائیو
اور اوسکی مدد کیجیو اون سب نے اقرار کیا اللہ نے فرمایا تم گواہ رہیو مین بہی تمہارے ساتہہ
گواہ ہون سورہ تحریم مین فرمایا فَاِنَّ اللّٰهَ هُوَ مَوْلٰهُ وَجِبْرِيْلُ وَصَا

اللہ وہی مددگار ہے محمد کا اور جبریل اور اچھی ایمان والے مولانا جلال الدین سیوطی رحمۃ نے درمنثور
مین لکھا ہی کہ امام عبد الرزاق او عبد ابن حمید اور ابن المنذر نے قتادہ تک سند پہونچائی کہ اونھون نے
فرمایا کہ اللہ جو فرماتا ہی کہ اچھی ایمان والے وہ نبی لوگ ہین اور سعید ابن منصور اور عبد ابن حمید
اور ابن منذر نے علا ابن زیاد تک سند پہونچائی اونھون نے کہا کہ اللہ جو فرماتا ہے کہ اچھی
ایمان والے وہ نبی لوگ ہین معلوم ہوا کہ اللہ نے حضرت جبرئیل کو اور سب نبیون کو حضرت
محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا مددگار کیا ہے حضرت عیسیٰ علیہ السلام فرماتے ہین اور تواطیرہ
کے کلیسیا کی فرشتہ کو لکھنے سے دار یا پادری کو یون لکھ کہ مین تیرے اعمال اور محبت اور خدمت
اور ایمان اور تیرا صبر جانتا ہون پر بہت نصیحتون کے بعد یون ہی کہ تمہین اور تواطیرہ کی
باقی لوگون کو یہہ کہتا ہون کہ مین اور کچہہ بوجہہ تم پر نہ ڈالونگا مگر جو تم پاس ہے اوسکو تھامی رہو
جب تک کہ مین نہ آؤن اور وہ جو غالب ہوتا ہی اور میرے کامون کو آخر تک حفظ کر رکھتا ہی
مین اوسکو قومون پر اختیار دونگا اور وہ لوہی کے عصا سے اون پر حکومت کریگا کہ وہ کمہار
کے برتنون کی مانند چکنا چور ہو جاوینگے جیسی مینے بہی اپنی باپ سے پایا ہی اور مین اوسکو
صبح کا ستارہ دونگا جسکا کان ہے سنی کہ روح کلیسیاؤن سے کیا کہتی ہی اے امت محمد
صلی اللہ علیہ وسلم یہان جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا کہ مین آؤن یہہ اوس آنیکا
ذکر ہی جو محمدی فوجون کی مدد کے لئے آپ اللہ کے حکم سے آئی یہہ جو فرمایا کہ تم پر کچہہ اور بوجہہ
نہ ڈالونگا یعنے اور کوئی نیا حکم نہین دونگا یہی حکم انجیل کے جو تمہارے پاس ہین اوسوقت
تک قائم رہو جب تک کہ مین اوس پیغمبر غالب کے ساتہہ آؤن جو میرے کامون کو آخر تک
یاد رکہیگا مین اوسکو قومون پر اختیار دونگا اسکا صاف مطلب یہہ ہے کہ اوسکی شریعت
کا تابع ہونا سب قومون پر فرض ہوگا تم بہی اوسکے تابع ہو جائیو اور وہ لوہی کے عصا سے قومون
پر حکومت کریگا اور بے ایمانون کو قتل کریگا یہہ زبور کی دوسری سورت کی آیت یاد دلائی کہ
یہہ آیت جسکی حق مین ہے وہ ابہی نہین آیا ہی آگے بڑہ کر آویگا اور اوسکی ساتہہ مین بہی
آؤنگا پہر فرمایا کہ جیسی مینی بہی اپنی باپ سے پایا ہی یعنے یہہ فیض سب مینی اللہ سے پایا ہی
دیکہو جہان جہان غالب کا لفظ ہی سب کا مطلب یہان صاف کہل گیا معلوم ہوا کہ یہہ

ایسی زبردست بادشاہ کی خبر ہے جو سب قومون پر غالب ہوگا اور وہ دین کا بھی بادشاہ ہوگا کیونکہ
اوسکی حق مین صاف فرمایا ہی کہ وہ بہشت کا پہل کہائیگا یہہ بشارت سوا جناب محمد صلی اللہ علیہ
وسلم کی اور کسی کی نہین ہوسکتی پادری الیٹ لکہتا ہی کہ اسکا مطلب یہہ ہی کہ جو شخص شیطان
پر غالب ہوگا وہ اوسوقت حکومت پاویگا جب حضرت عیسی آسمان سے اوترینگی آئی پادریو
آئندہ زمانے کی راہ مت دیکہو یہہ سب نشانیان جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی ہین پادری
الیٹ لکہتا ہی کہ تواطیرہ آج تک آباد ہی تاریخ بیت المقدس مین ہے کہ یہہ شہر اندنون مین ایک
حصار کہلاتا ہی پادری ولیم میور لکہتا ہی کہ وہان اٹہلون ہزار آدمی اب نصرانی ہین معلوم ہوا
کہ وہان محمدیون کی بہت کثرت ہی حضرت عیسی علیہ السلام اللہ کے حکم سے محمدیون کی مدد
کو آئی اور محمدی شریعت کو وہان پہیلادیا یہہ جو فرمایا کہ مین اوسکو صبح کا ستارہ دونگا پادری
الیٹ لکہتا ہی کہ صبح کا ستارہ حضرت عیسی علیہ السلام کا نام ہی اور مطلب یہہ ہی کہ وہ شخص
مجہہ مین سے حصہ پاویگا یعنے میری نجات اور وراثت اور شرکت روحانی سے فیضیاب
ہوگا ہم ایمان والو بیشک جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم حضرت عیسی علیہ السلام کی پیغمبری
کے وارث اور روحانی فیض مین شریک ہین پادریون کی عقل پر بڑا افسوس ہی کہ اس بات
کو نہین سمجہتی کہ حضرت عیسی علیہ السلام نے جو اپنی آنیکا وعدہ کیا اور اوسکی ساتہہ ہی ایک
دوسرے غالب شخص کی سلطنت کا وعدہ کیا یہہ صاف جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی
اور محمدیون کی مدد کے لیے آنیکا وعدہ ہے اسکو نہین سمجہتی مگر اس بات کے قائل ہین کہ جب
حضرت عیسی علیہ السلام کے بعد روم کے بت پرستون نے یہودیون کو قتل کیا اور شہر
یروشالم اور مسجد بیت المقدس کو ویران کیا اوسوقت حضرت عیسی علیہ السلام معاذاللہ بت پرستون
کی مدد کو آئی تھے کیونکہ یہودی لوگ حضرت عیسی علیہ السلام کے دشمن تھے اسلئی اونہون نے
یہودیون کی مسجد اور شہر کو ویران کردیا اور یہودیون کی ضد سے معاذاللہ اللہ کے گھر کو بھی
کہدوا ڈالا پادری کہتے ہین کہ اوسیوقت سے حضرت عیسی علیہ السلام کی بادشاہی کا ظہور رہوا
جیساکہ متی کے انجیل کے سولہوین باب مین لکھا ہی کہ حضرت عیسی علیہ السلام نے فرمایا کہ ان مین
سے جو یہان کہڑے ہین بعضے ہین کہ جب تک ابن آدم کو اپنی بادشاہت مین آتے دیکہہ نہ لین

سوت کا مزہ نہ چکھین سگے اس بادشاہی کا ظہور رومیون کے غلبہ کے وقت ہوا مگر پادری اسکاٹ نے
اردو تفسیر مین اس قول کو خوب طرح رد کیا ہی اور لکھا ہی کہ حضرت عیسی علیہ السلام کا بادشاہی کے
ساتھ آنا یہہ ہی کہ اونکا دین زور سے زمین پر پھیل گیا آگے پادریو حضرت عیسی علیہ السلام
کا دین اگرچہ حواریون کے وعظ سے بہت قومون مین پھیلا مگر عیسائیون کا خون ہر طرف بہایا
گیا اور مسجد بیت المقدس ویران رہی دیکھو خوب غور کرو حضرت عیسی علیہ السلام بادشاہی کی ساتھ
محمدی وقت مین آئی اسی وقت مین اونکا اصلی دین سارے جہان مین پھیلا اور مسجد مقدس
کی بڑی آبادی ہوئی حضرت عیسی علیہ السلام کے دیکھنی والون مین برتولما حواری کے بیٹے
جنکا نام زُرئب ہی وہ جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت تک زندہ رہے اور اوسوقت تک زندہ
رہین گے جب حضرت عیسی علیہ السلام آسمان سے اوترین گے اونکا قصہ حدیث کی کتابون سے
آگے آویگا اگر اللہ چاہی گا تیسرا باب حضرت عیسی علیہ السلام فرماتے ہین کہ ساردیس کے
کلیسیا کے فرشتی کو یعنے سردار پادرے کو یون لکھ کہ مینی تیرے کامون کو اللہ کے سامنی پورا
نہین پایا اگر تو جاگتا نرہی تو مین تجھ پر چور کیطرح آؤنگا اور تجھکو معلوم نہوگا کہ کس گھڑی تجھ پر آؤنگا
پھر فرماتے ہین جنہون نے اپنی پوشاک آلودہ نہین کی اور وے سفید پوشاک پہن کے میرے
ساتھ سیر کرین گے کہ وہ اس لائق ہین جو غالب ہوتا ہی اوسکو سفید پوشاک پہنائی جاویگی
اور مین اوسکا نام زندگی کے دفتر سے نہ کاٹونگا بلکہ اپنی باپ اور اوسکی فرشتون کے آگے اوسکے
نام کا اقرار کرونگا جسکا کان ہی سنے کہ روح کلیسیائون سے کیا کہتی ہے پادری الیٹ لکھتا ہی کہ
شہر ساردیس علاقہ لودیا کا پائی تخت تھا اوسکی بادشاہ کرسس کے دولت افزونی مین ضرب المثل
ہی اب وہ شہر ویران پڑا ہے چند جھونپڑے چھپر کے اب وہان ہین ترک لوگ اوس زمین پر
قابض ہین پہلے وہان ایک عیسائیون کی جماعت تھی لیکن اسوقت وہان کوئی عیسائی نہین
رہا تاریخ بیت المقدس مین ہے کہ یہہ شہر اسوقت مین سارت کہلاتا ہی آگے پادریو یہہ کھلی نشانی
دیکھو حضرت عیسی علیہ السلام نے صاف فرمایا کہ مین چور کیطرح تجھ پر آؤنگا آخری زمانہ مین آپکی اوترنے
کا یہہ ذکر نہین ہے اوسوقت تو سب کے سامنی اوترین گے یہہ پوشیدہ آنیکا ذکر ہی دیکھو حضرت عیسی
علیہ السلام اللہ کے حکم سے سب کی نظرون سے پوشیدہ ہم محمدیون کی مدد کو آئی اور وہ شہر اور

وہ ملک ہم محمدیون کے قبضہ مین آیا اور نصاری کو ہرگز معلوم نہوا کہ آپ کس گہری ادنپر چڑہ آئی
پہر فرمایا کہ جنہون نے اپنی پوشاک آلودہ نہین کی یعنے گناہون سے بچتے رہے وہ میرے
ساتھہ رہین گے پہر فرمایا کہ جو غالب ہوتا ہے یعنے جو اس ملک پر غالب ہوگا یعنے اوسکی امتی
غالب ہوگئے اوس غالب کو سفید پوشاک پہنائی جائیگی یعنے وہ پاک صاف اُجلا معصوم
پاک ہوگا جیسا کہ مین ہون اوسکا نام زندگی کی کتاب سے یعنے اچھے لوگون کے دفتر سے نہین
کاٹونگا یہہ اسلیئے فرمار کہا کہ نصرانی لوگ محکو اوسکا دشمن نہ سمجھین مین ہرکام مین
اوس پیغمبر غالب کا شریک اور مددگار ہون آپ فرماتے ہین فلادلفیہ کے کلیسیا کے فرشتہ
کو یعنے سردار پادری کو یون لکہہ کہ مین تیرے کام جانتا ہون تونے میرے کلام کو یاد کیا ہے
تونے میرے صبر کی بات کو یاد کیا ہے مین بہی اوس آزمایش کی گہڑی سے جو تمام جہان مین
زمین کی رہنے والون کی آزمایش کے لیئے آیا چاہتی ہے تیری حفاظت کرونگا دیکہہ مین
جلد آتا ہون جو تیرا ہے اوسے تہامبے رہ تا کہ کوئے تیرا تاج نہ لیوے جو غالب ہوتا ہے مین
اوسکو اپنے خدا کی ہیکل کا یعنے مسجد کا ستون بناؤنگا اور وہ پہر کبہی باہر نہ نکلیگا اور
مین اپنے خدا کا نام اور اپنی خدا کے شہر نئے یروشالم کا نام جو میرے خدا کے حضور سے
آسمان پر سے اوترتا ہے اور اپنا نیا نام اوس پر لکہونگا جسکا کان ہے سنے کہ روح کلیسیاؤن
سے کیا کہتی ہے پادری الیٹ لکہتا ہے کہ آزمایش کی گہڑی سے مراد عدالت کا دن ہے
پادری ولیم میور لکہتا ہے کہ فلادلفیہ مین اٹہلون ہزار نصرانی ہین تاریخ بیت المقدس
مین ہے کہ یہہ شہر صوبہ لودیا کا ایک شہر ہے جو اسوقت مین السہ کا شہر کہلاتا ہے معلوم
ہوا کہ وہان بہی محمدیون کی کثرت ہے پہر اوس پیغامبر غالب کا ذکر سنایا کہ مین جلد آتا ہون
اور اوسکو اپنے اللہ کی مسجد کا ستون بناؤنگا مسجد سے مراد کعبہ ہے یا مسجد بیت المقدس
اور مطلب یہہ ہے کہ اللہ کے حکم سے اوسکی ایسی مدد کرونگا کہ وہ کعبہ اور بیت المقدس کا حامی
اور مددگار ہوگا وہ ستون ایسا ہوگا کہ کبہی مسجد سے باہر نہ نکلیگا یعنے اوسکی قوت اور
زور سے مسجد بیت المقدس اور کعبہ مین ہمیشہ خداپرستی جاری رہیگی اور مین اللہ کا
نام اور نئے یروشالم کا یعنے بہشت کا نام اوس پر لکہونگا نئے یروشالم کا بیان اس کتاب کے

اکیسوین باب مین ہے وہان سے معلوم ہوا کہ مراد اوسی بہشت سے وہان سب صفتین بہشت کی
بیان کین ہین یہان مطلب یہہ ہی کہ اوس پر بہشت کا نام لکھونگا اور اپنا نیا نام لکھونگا یعنے
عبرانی بولی مین آپکا نام یشوع تہا اب عربی مین عیسی ہوگیا یعنے اللہ کا نام اوسکے دل پر
نقش رہیگا اور حضرت عیسی علیہ السلام کا ذکر اور بہشت کا ذکر بہت صاف صاف بیان
فرماویگا اللہ کے حکم سے ان سب کامون مین اوسکی مدد کرونگا آپ فرماتے ہین کہ لادقیہ
کے کلیسیا کے فرشتہ کو یعنے سردار پادری کو یون لکھہ کہ وہ جو امانت دار سچا اور بر حق
گواہ ہے اور خدا کی خلقت کا مبدا ہے یون کہتا ہے کہ مین تیرے کام جانتا ہون کہ تو
نہ ٹہنڈا نہ گرم ہے کاشکی تو ٹہنڈا یا گرم ہوتا سو اسواسطے مین تجکو اپنے مُنہہ سے نکال پہنیک
دونگا کیونکہ تو کہتا ہے کہ مین دولتمند و مالدار ہوا ہون اور کسی چیز کا محتاج نہین
اور نہین جانتا کہ تو عاجز اور لاچار غریب اور اندہا اور ننگا ہے پہر کچہہ نصیحتون کے بعد
یون ہے کہ مین جتنون سے محبت رکہتا ہون اونکو ملامت کرتا ہون پس چالاک ہو اور
توبہ کر دیکہہ مین دروازے پر کہڑا ہون اور کہٹکہٹاتا ہون اور اگر کوئی میرے آواز سنے
اور دروازہ کہولے مین اوس پاس اندر آؤنگا اور اوسکے ساتہہ کہاؤنگا اور وہ
میرے ساتہہ کہاویگا جو غالب ہوتا ہے مین اوسکو اپنے ساتہہ اپنے تخت پر بٹہینے
دونگا چنانچہ مین بہی غالب ہوا اور اپنے باپ کے ساتہہ اوسکے تخت پر بیٹہا ہون
جسکا کان ہی سنے کہ روح کلیسیاؤن سے کیا کہتی ہے تاریخ کامل مین جہان حضرت
عمر رض کیوقت مین رومیون پر چہا دہونیکا بیان ہے وہان حمص اور حماۃ وغیرہ کی
بیان کے بعد لکہا ہے کہ پہر مسلمان لادقیہ کیطرف آئے اور شہر مین داخل ہوئے اور شہر
پر قبضہ کر لیا اور کچہہ نصاری بہاگ گئے پہر اونہون نے امان مانگی تب اون سے جزیہ ٹہرایا
گیا اور اونکا گرجا اونکو دیدیا گیا اور مسلمانون نے اوسمین جامع مسجد بنائی اوسکو
عبادہ ابن صامت نے بنایا پہر اوسکی بعد وہ کشادہ کی گئی قاموس مین ہے کہ لاذقیہ
اب حلب کے علاقہ مین ہے پادری ولیم میور لکہتا ہے کہ لاذقیہ اب بالکل ویران ہے
تاریخ بیت المقدس مین ہے کہ اس شہر کو آجکل اشکی حصار کہتے مین آئے ایمان والو

حضرت عیسی علیہ السلام نے محمدیون کے ساتھہ ہوکر جھوٹی عیسائیون کو اپنے جماعت سے نکال
دیا حضرت عیسی علیہ السلام نے دروازہ کھٹکا یا محمدیون نے اونکی آواز سنی یعنے اونکے بشارتون
کے موافق حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے تابع ہوگئے اور حضرت عیسی علیہ السلام کے لئی
بہی اپنے دل کا دروازہ کہول دیا آپ اللہ کے حکم سے اللہ کے عشق اور محبت کی نعمتین محمدیون
کے ساتھہ کہاتے ہین اور محمدی لوگ اونکی ساتھہ کہاتے ہین اور اون سے اور سب نبیون
سے طرح طرح کا فیض پاتے ہین جیسا کہ محمدی اولیاؤن کی کتابون سے ثابت ہی آپ فرماتے
ہین کہ جو غالب ہوتا ہی یعنے وہ شخص جو اس ملک پر اور سب قومون پر غالب ہوگا مین اوسکو
اپنے تخت پر اپنے ساتھہ بیٹھنی دونگا اسکا صاف مطلب یہہ ہی کہ جن لوگون پہ میری حکومت
ہی مین وہ حکومت اللہ کے حکم سے اوسکو دیدونگا اور اوسکے کامون مین شریک رہونگا پہر
فرمایا مین بہی غالب ہوا اسمین یہہ اشارہ ہے کہ مین سولی پر نہین چڑہایا گیا اللہ نے مجھکو
دشمنون سے بچالیا پہر فرمایا کہ اپنے باپ کی ساتھہ یعنے اپنے پالنے والے مالک کے ساتھہ اوسکے
تخت پر بیٹہا ہون یہان سے حضرت عیسی علیہ السلام کا معاذ اللہ خدا ہونا نہین ثابت ہوا
مالک نے اپنے بندے کو اپنے تخت پر بیٹہایا تو بہی مالک مالک ہی اور غلام غلام ہی محمدی حدیث
مین بہی آیا ہی کہ قیامت کے دن اللہ اپنے پیارے بندے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے ساتھہ اپنی
تخت پر بیٹہاویگا امام شمس الدین ذہبی رح نے کتاب العرش والعلو مین اس حدیث کی بہت
سندین پہونچائی ہین اے ایمان والو حضرت عیسی علیہ السلام نے فرمایا کہ اللہ کی خلقت کا ابتدا
یعنے شروع مین ہون صاف اپنی مخلوق ہونیکا اقرار کیا کہ مین خلقت کا شروع ہون یعنی پہلے
میری روح کو پیدا کیا پہر اور چیزون کو پیدا کیا اور شروع ہونیمین یہہ ضرور نہین کہ اون سے
پہلے کوئی چیز اللہ نے پیدا نہ کی ہو محمدی حدیث مین لکہا ہی کہ اللہ نے سب چیزون سے پہلے نور
محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا پیدا کیا تو یون سمجہنا چاہئی کہ نور محمدی کے بعد سب چیزون سے پہلے اللہ
نے نور حضرت عیسی علیہ السلام کا پیدا کیا یہہ ایسی بات ہی کہ توراۃ شریف کے سر سے پہلے کہ
شروع مین اللہ نے آسمان اور زمین کو پیدا کیا پہر اسکی بعد یہہ ہی کہ گہرے پانی پر اندہیرا تہا اس سے
معلوم ہوا کہ پانی کو اللہ پہلے پیدا کرچکا تہا چوتہا باب جناب یوحنا لکہتی ہین کہ میں نے آسمان میں

ایک تخت دیکھا اور اوس تخت پر کوئی بیٹھا ہی اور اوس تخت کے آس پاس چوبیس تخت تھی اور اون
تختون پر سفید پوشاک پہنے چوبیس بزرگ بیٹھی دیکھی اور اونکی سرون پر سونیکے تاج تھے اور
تخت کے گرد چار جاندار تھے جو آگے پیچھے آنکھون سے بھری تھے اور اون چار جاندارون مین سے
ہر ایک کے چھہ پر تھے وہ رات دن فراغت نہین رکھتے مگر کہتے رہتے ہین قدوس قدوس قدوس
اور جب وہ جاندار اوسکی تخت پر بیٹھا ہے اور ہمیشہ زندہ ہی بزرگی اور شکر گذاری کرتے ہین
تب وے چوبیس بزرگ اوسکی سامنے جو تخت پر بیٹھا ہی گر پڑتے ہین اور اوسکو جو ہمیشہ زندہ
ہی سجدہ کرتے ہین اور اپنے تاج یہہ کہتے ہوئی تخت کے آگے ڈال دیتے ہین کہ اے خداوند تو ہی
جلال اور عزت اور قدرت کے لائق ہی کیونکہ تو ہی نے ساری چیزین پیدا کین اور وے تیری
ہی مرضی سے ہین اور پیدا ہوئی ہین اے یادری دیکھو حضرت یوحنا نے ایک ہی خدا کو دیکھا دوسرا
اور تیسرا خدا وہان ہرگز نہ تھا اس شرک سی توبہ کرو اور محمدی ہو جاؤ پانچوان باب جناب
یوحنا لکھتے ہین کہ وہ جو تخت پر بیٹھا تھا مینے اوسکے دہنے ہاتھہ مین ایک کتاب دیکھی جو اندر باہر لکھی
ہوئی اور سات مہرون سے مہر کی گئی تھی اور مینے ایک زور آور فرشتہ کو دیکھا کہ بلند آواز سی پکارتا
تھا کہ کون اس لائق ہی کہ اس کتاب کو کھولے اور اوسکی مہرین توڑے کسیکو مقدور نہ تھا کہ
اوس کتاب کو کھولے یا اوسکو دیکھی بہرت کچھہ بیان ہی اوسکا خلاصہ یہہ ہی کہ حضرت عیسی عم
نے اوس کتاب کو لیا چھٹا باب جناب یوحنا لکھتی ہین کہ آپنے ایک مہر کو توڑا اور مینے دیکھا کہ ایک
نقری گھوڑا اور وہ جو اوس پر سوار تھا کمان لئی ہوئی تھا اور ایک تاج اوسی دیا گیا اور فتح کرتا
ہوا اور فتحمند ہونے کو نکلا اور جب اوسنے دوسری مہر توڑی تب ایک دوسرا سرنگ گھوڑا نکلا اور
اوسکے سوار کو یہہ دیا گیا کہ صلح کو زمین سے چھین لے اور لوگ ایک دوسرے کو قتل کرین اور ایک
بڑی تلوار اوسکو دی گئی جب اوس نے تیسری مہر توڑی تب مینے دیکھا کہ ایک مشکی گھوڑا اور جو
اوس پر سوار تھا ترازو ہاتھہ مین لیے ہوئی تھا اور مینے اون چارون جاندارون کے بیچ مین سے
ایک آواز یہہ کہتی سنی کہ گیہون دینار کا سیر بھر اور جو دینار کے تین سیر پر تیل اور شراب کو نقصان
مت پہونچا اور جب اوسنے چوتھی مہر توڑی مینے دیکھا کہ ایک گھوڑا پھیکی رنگ کا اور جو اوسپر سوار تھا
اوسکا نام موت تھا اور عالم ارواح اوسکی ساتھہ ہو لیا اور اونکو زمین کی چوتھائی پر یہہ اختیار دیا گیا

کہ تلوار اور بہوک اور موت اور زمین کے درندون سے ہلاک کرین جب اوس نے پانچوین مہر توڑی تو مینے قربانگاہ کے نیچے اونکی روحون کو دیکہا جو اللہ کے کلام اور اوسکی گواہی کے لیے جو اونہون نے تہام رکہی تہی قتل کیی گئی اور اونہون نے بلند آواز سے چلاکے کہا کہ اے مالک پاک اور برحق تو کبتک عدالت نکریگا اور زمین کے رہنے والون سے ہماری خون کا بدلہ نلیگا تب اونمین سے ہر ایک کو سفید پیراہن دیا گیا اور اونہین کہا گیا کہ اور تہوڑی مدت تک صبر کرین جب تک کہ اونکی ہم خدمت اور اونکی بہائی جو اونکی طرح قتل ہونے پر ہین تمام ہون آے امت محمد صلی اللہ علیہ وسلم یہان حضرت یوحنا کو وہ بادشاہ دکہائی گئی جنہون نے حضرت یوحنا کے بعد عیسائیون کا قتل عام کیا مولوی رحمت اللہ صاحب نے اظہار الحق مین انگریزی تواریخون سے لکہا ہی کہ عیسائیون مین دس دفعی بڑے بڑے قتل عام ہوئے ایک نیرو بادشاہ کیوقت مین سن چونسٹہہ مین اور جب تک یہہ بادشاہ زندہ رہا تب تک یہہ قتل عام برابر جاری رہا حضرت عیسی عم کا نام لینا ان لوگون کے نزدیک بہت بڑا گناہ تہا تاریخ کامل مین ہے کہ اسی نیرو کے وقت مین بیت المقدس کے بڑے پادریون مین جو پہلے تہے جنکا نام یعقوب تہا اونکو یہودیون نے قتل کیا اظہار الحق مین ہی کہ دوسرا قتل عام دومشیان بادشاہ کے وقت مین ہوا یہہ بادشاہ بہی نیرو کی طرح عیسائی دین کا دشمن تہا اوسنے قتل کا حکم دیا اور ایسا قتل عام ظاہر ہوا جسسے یہہ ڈر ہوا کہ ایسا نہو حضرت عیسی علیہ السلام کا دین بالکل دنیا سی اوٹہہ جاوے حضرت یوحنا شہر سی نکالے گئی اور فلیوسیس کلیمنس قتل ہوے تیسرا قتل عام حضرت یوحنا کے اس معاملہ کے دیکہنے کے بعد ترجان بادشاہ کیوقت مین ہوا یہہ قتل سن ایک سو ایک عیسوی مین شروع ہوا اور اٹہارہ برس تک جاری رہا اور کلیمنت جو روم کا اسقف یعنی بڑا پادری تہا اور شمعون جو یروشالم کا اسقف تہا اور اگناشس جو کورنیہ کا اسقف تہا یہہ سب اوسمین قتل کیے گئی چوتہا قتل عام مرقس انطونیس بادشاہ کے وقت مین ہوا یہہ قتل سن ایک سو اکسٹہہ عیسوی مین شروع ہوا اور دس برس سے زیادہ جاری رہا اور یورپ کے پچہم کے لوگ قتل ہوئی اور یہہ بادشاہ بڑا بت پرست تہا اور بڑا کافر تہا پانچوان قتل عام سویرس بادشاہ کیوقت مین ہوا اور یہہ قتل سن دو سو دو عیسوی مین شروع ہوا اور ہزارون آدمی مصر مین اور فرانس مین اور کارتہیج مین قتل ہوئی اور یہہ قتل بہت شدت سی تہا یہان تک کہ

عیسائیون کو گمان ہوا کہ یہہ زمانہ دجال کا زمانہ ہی چہٹا قتل عام مسیمین بادشاہ کے وقت مین ہوا یہہ
قتل سن دوسوسینتیس عیسوی مین شروع ہوا اس قتل مین اکثر علم والے مارے گئی کیونکہ اوس
بادشاہ نے یہہ گمان کیا تہا کہ جب علم والے مارے جاوینگی تو جاہلون کا بہکانا بہت آسان ہی ایسی
ایمان والو حضرت یوحنا کو بہی چار بادشاہ ظالم دکہلائی گئی جسکو بڑی تلوار دی گئی وہ مرقس
انتونیس ہے اور یہہ جو فرمایا کہ تلوار سے اور بہوک سی اور زمین کے جانورون سے لوگون
کو قتل کرینگی اسکا صاف ظہور یون ہوا کہ مرقس اور سویرس نے عیسائیون کو جنگلی جانورون
سے پہڑوایا جب پانچوین مہر توڑی تب حضرت یوحنا نے شہیدون کی ارواحون کو دیکہا
جو اللہ کے کلام پر قائم رہی اور اوسکی گواہی دیتے رہی اسی باعث سی کافرون نے اونکو قتل
کیا اونہون نے اللہ سے فریاد کی کہ یا اللہ تو کب تک عدالت نکریگا یہہ اشارہ اوسی بڑی عدالت
کیطرف ہی جسکی بڑی بڑی بشارتین تورات اور زبور اور صحیفون مین اور انجیل مین دی
گئی ہین کہ وہ پیغمبر جو سارے جہان کا سردار ہی وہ آکر عدالت کریگا جب شہیدون نے اوس
عدالت کو اللہ سے مانگا تب اونکو حکم ہوا کہ تہوڑی مدت اور صبر کروا ہی اور بہی تمہارے بہائی
ان کافرون کے ہاتہہ سی شہید ہونیوالے ہین وہ شہید ہولین تب اکٹہا سب کی خون کا بدلہ
لیا جائیگا اور اوس بڑے عدالت کا ظہور ہوگا جناب یوحنا فرماتے ہین کہ مینے دیکہا جب اوسنی
چہٹی مہر توڑی اور دیکہو بڑا بہونچال آیا اور سورج بالون کے کمل کے مانند کالا اور چاند لہو سا
ہوگیا اور آسمان کے ستارے اسطرح زمین پر گرے جسطرح انجیر کے درخت سی اوسکی کچی پہل گرجاتی
ہین جب بڑی آندہی اوسے ہلاتی ہی اور آسمان طومار کیطرح جو لپیٹا ہوجاتا رہا اور سب پہاڑ اور ٹاپو
اپنی اپنی جگہہ سی ٹل گئی پہر آگے یہہ بیان ہی کہ سب لوگ ڈر گئی اور سمجہی کہ اللہ کے قہر کا بڑا دن
آپہونچا ظاہر یون ہی کہ اللہ تعالی نے جناب یوحنا کو قیامت کا دن دکہلا دیا جو آئندہ زمانہ
مین ہونیوالا ہی وہ پہلے سے آنکہون سے دکہا دیا سا تو ان باب جناب یوحنا فرماتے
ہین کہ بعد اسکی مینے زمین کے چارون کونون پر چار فرشتے کہڑے دیکہی کہ زمین پر چارون
ہوا ؤن کو تہامتی تہے تا کہ ہوا زمین پر یا سمندر پر یا کسی درخت پر نہ چلی پہر مینے ایک اور
فرشتہ کو پورب سی اوٹہتی دیکہا جسکی پاس زندہ خدا کی مہر تہی اور اوس نے اون چارون فرشتون سے

جنھین یہہ دیا گیا تھا کہ زمین اور سمندر کو نقصان پہونچاوین بلند آواز سی پکار کر کہا کہ جب تک ہم اپنی
خدا کے بندون کے ماتھے پر مہر نہ کرلین تم زمین اور دریا اور درختون کو نقصان نہ پہونچانا اور مینے اونکا
شمار جن پر مہر کی گئی تھی سنا کہ اسرائیلیون کے سب فرقون مین سے ایک لاکھہ چوالیس ہزار پر مہر کی گئی
یہودا کے فرقے مین سے بارہ ہزار پر مہر کی گئی روبن کے فرقے مین سے بارہ ہزار پر مہر کی گئی جاد کے فرقے
سے بارہ ہزار پر مہر کی گئی آشر کے فرقے سے بارہ ہزار پر مہر کی گئی نفتالی کے فرقے سے بارہ ہزار
پر مہر کی گئی منسّا کے فرقے سے بارہ ہزار پر مہر کی گئی شمعون کے فرقے سے بارہ ہزار پر مہر کی گئی
لاوی کے فرقے سے بارہ ہزار پر مہر کی گئی اشکار کے فرقے سے بارہ ہزار پر مہر کی گئی زبلون کے
فرقے سے بارہ ہزار پر مہر کی گئی یوسف کے فرقے سے بارہ ہزار پر مہر کی گئی بنیامین کے فرقے سے
بارہ ہزار پر مہر کی گئی بعد اسکے مینے دیکھا اور دیکھو ہر قوم اور سب فرقون اور لوگون اور زبانون مین سے
ایک ایسی بڑی بھیڑ جسے کوئی شمار نہین کرسکا سفید جامے پہنے اور خرمے کی ڈالیان ہاتھون
مین لیے تخت کے آگے اور برّے کے یعنے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے حضور کھڑے تھے پھر لکھتے ہین
کہ سب فرشتے تخت اور بزرگون اور چارون جاندارون کے گرد کھڑے تھے اون بزرگون مین سے
ایک نے مجھسے پوچھا کہ یہہ جو سفید جامے پہنے ہین کون ہین اور کہان سے آئے ہین مینے کہا اے خداوند
تو ہی جانتا ہی اوسنے کہا کہ یہہ وہی ہین جو بڑی مصیبت مین سے آئے ہین اور اونھون نے
اپنے جامون کو برّے کے لہو سے دہویا اور اونکو سفید کیا ہی اسی واسطے وہ اللہ کے تخت کے آگے
ہین اور اوسکی ہیکل مین یعنے مسجد مین رات دن اوسکی بندگی کرتے ہین اور وہ جو تخت پر بیٹھا ہی
اونکے درمیان سکونت کریگا وہ پھر بھوکے نہونگے اور نہ پیاسے اور دے نہ دھوپ نہ کوئی گرمی اوٹھاوینگے
کیونکہ برّہ جو تخت کی بیچون بیچ ہی اونکی گلہ بانی کریگا اور اونہین پانیون کے زندہ سوتون پاس پہونچاویگا
اور خدا اونکی آنکھون سے ہر ایک آنسو پونچھیگا اس جگہہ ظاہر یون ہی کہ حضرت یوحنا کو وہ لوگ
دکھلائی گئی جو حضرت یعقوب علیہ السلام کے بارہ صاحبزادون کی نسل مین سے امت محمدی
مین داخل ہونیوالے تھے چودھوین باب مین اسی ایک لاکھہ چوالیس ہزار کا ذکر اسطرح ہے
جس سے یہ مطلب ظاہر ہوتا ہی اور یہہ لوگ جو خرمے کی ڈالیان ہاتھون مین لیے ہوئی تھی اور وہ
ہر قوم اور ہر زبان کے لوگ تھے اس مین یہہ اشارہ تھا کہ یہہ لوگ اگرچہ سب قومون کے ہین مگر

عربون سی علاقہ رکہتی ہین اور کہجورون کے درختون کے ڈالیان جو عرب کی نشانی ہی وہ ہاتہہ مین لئی ہوئی
ہین کیونکہ رسول عربی صلی اللہ علیہ وسلم کے امتی ہین اون بزرگ نی فرمایا کہ یہہ بڑی مصیبت مین سے
آئی ہین یعنے کافرون نے اونکو اول بہت ستایا ہی پہر آخر مین اونہون نے غلبہ پایا ہی اور اپنی کپڑون
کو برہ کی یعنے حضرت عیسی علیہ السلام کے خون سی دہویا ہی یعنے آپکے خون سے راضی نہین ہین یہودیون
سی بیزار ہین اونکو اللہ کی حضوری حاصل ہی اور اللہ کی مسجد مین اللہ کی عبادت کر رہی ہین
اللہ اونکو بہشت مین پہونچاویگا جہان کسیطرح کی تکلیف نہین برہ یعنی حضرت عیسی علیہ السلام
اللہ کے حکم سے اونکی نگہبانی کرینگی کیونکہ اونہون نے حضرت عیسی علیہ السلام کی پاکی اور معصومی
سب پر ظاہر کی اور بے ایمان یہودیون کے سر کاٹی اللہ کے حکم سے سب پیغمبرونکی مددگار ہین
آٹھوان باب مکاشفات یوحنا فرماتے ہین جب اوسنی ساتوین مہر توڑی تب آسمان مین
قریب آدہی گہڑی کی خاموشی ہوئی اور مینی اون سات فرشتون کو جو اللہ کے حضور کہڑے تہی دیکہا
کہ اونکو سات نرسنگی دی گئی پہر بہت بیان کی بعد فرماتے ہین کہ پہلی فرشتی نے نرسنگا پہونکا اور اولی
اور خون آمیز آگ سو جو دہی ہوئی اور زمین پر پہینکی گئی اور تہائی درخت جل گئی اور تمام ہری گہانس
جل گئی تفسیر ڈوالی رچرڈمنٹ والی نے یہہ خبر اوسوقت کی ٹہرائی ہی جب رومی لوگ عیسائی ہوگئی
تہی اس تفسیر مین لکہا ہی کہ نیوٹن کہتا ہی کہ اس سے مراد ہی رومیون کے ملک پر وحشی لوگون کی
چڑہائی اور تہائی درختون سی مراد ہی اوس زمین کا تیسرا حصہ اور سبز گہانس سی مراد ہی سب بوڑہی
جوان اعلی یا ادنا امیر غریب جب بڑا اسیودوسیوس جو سن تین سو پچانوی عیسوی مین مر گیا اوسکی
مرنے پر مین اور گاتہہ اور وحشی قومون نے اولون کی طرح کی کثرت مین جنگلی سانس مین آگ اور
خونریزی نکلتی تہی رومی سلطنت کی عمدہ صوبون پر پورب اور پچہم مین چڑہائی کی مگر اس نرسنگی سی
پورب کی چڑہائی مراد نہین بلکہ وہ چڑہائی مراد ہی جو گاتہہ کی قوم نے الارک کی سرداری مین اوسی
سال مین یعنی تین سو پچانوی مین یونان کو تباہ کیا اٹلی کو برباد کیا روم کو گہیر لیلیا اور لوٹ
لیا اور کئی جگہہ آگ لگادی اس زمانہ کے تاریخ والے اس تباہی کا ایسا خوفناک بیان کرتے ہین
جسکی تشبیہ اولے اور آگ خون آمیز سے ٹہیک طور پر ہوسکتی ہی پہر فرماتے ہین دوسرے فرشتے نے
نرسنگا پہونکا اور جیسا بڑا پہاڑ آگ سی جلتا ہوا سمندر مین پہینکا گیا اور سمندر کا تیسرا حصہ لہو ہوگیا

اور یون مخلوقون کی تہائی جو سمندر مین زندہ ہین مرگئی اور جہازون کا تیسرا حصہ تباہ ہوگیا تفسیر
ڈیوالی مین ہی کہ دوسرا تباہ کرنیوالا الارک گاتہ کی بعد اٹیلا اور ہن مراد ہین جنہون نے چودہ برس تک
خونریزی سی یورپ اور پچہم کو ہلا دیا اور سلطنت کے ہر ایک صوبہ کو لوٹ اور مار اور آگ لگا نی ست بگاڑ
دیا اٹیلا نے پہلی پوربی سلطنت پر غلبہ کیا پہر پچہم کیطرف گیا اٹلی پر حملہ کیا روم پر بہی چڑہائی کی تیار ہو کر رہا
رتا مگر اس باعث سے باز رہا کہ بادشاہ روم نے محصول دینا قبول کیا ایسی آدمی کو بڑی بہاری آگ سی
جلتی ہوئی سے مثال دینا واجبی ہی اور سمندر مین پہاڑ کا ڈالنا اس سے مطلب ہی لڑائی کی ہل چل اور
بہت بڑا اولٹ پلٹ ہوجانا پہر فرماتے ہین تیسرے فرشتے نے نرسنگا پہونکا اور بڑا استارہ مشعل کیطرح
جلتا ہوا آسمان سے ٹوٹا اور ندیون اور پانی کے سوتون کی تہائی پر گر پڑا اور ستارے کا نام ناگدونا
ہی اور پانیون کی تہائی ناگ دونا ہوگئی اور بہت سی آدمی ان پانیون سی مرگئی کہ وہ کڑوے ہوگئی
تہی تفسیر ڈیوالی مین ہی کہ اس سے مراد ہی وندال کا بادشاہ جینسرک یہہ بادشاہ اٹیلا کے اٹلی سے واپس
چلی جانے سے دو برس بعد افریقہ سے وندال اور مور لیکر رومیون کے کنارے پر فوج لایا اور روم
کی بادشاہ مکسموس اور اوسکی قوم کے لوگ اوسکی آنے سے بے خبر تہی اور وہ بآسانی شہر روم
تک پہونچ گیا اور لیلیا اور وہان کے باشندے جنگلون اور پہاڑون پر بہاگ گئی اوسنی شہر کو لٹوا دیا
اوسکو بہت لوٹ ملی اور بہت سی قیدی بہی لے گیا اور ملک کو ایسا کمزور چہوڑ گیا کہ تہوڑی
مدت مین وہ تباہ ہوگیا ندیون اور نالون سی مراد ہی مذہبی عقیدے اونکا ایک سی ایک کا نکلنا کہ جینسرک
آرین مذہب کا تہا اور اوسنی عیسائیون کو بہت ایذا پہونچائی فائدہ لب التواریخ والا پادری
لکہتا ہی کہ آریس ایک پادری تہا جو کہتا تہا کہ حضرت عیسی علیہ السلام اللہ کے بنائی ہوئی ہین
مگر سب بندون سی افضل ہین اونکی وسیلہ سے اللہ نے سب مخلوقات کو بنایا اور تین خداؤنکا
عقیدہ جو قسطنطین نے پہیلایا تہا اوسکو وہ نہین مانتا تہا معلوم ہوا کہ جینسرک اوسیکی مذہب پر
تہا اور بایماندار عیسائی تہا اگر یہہ اوسکی خبر ہی تو یہہ معنی ہین کہ وہ ستارے کیطرح ایمان کے
نور سی روشن تہا اور ندیون اور نالون کو اوسنی کڑوا کردیا یعنی مشرکون کی زندگی تلخ
کردی سولہوین باب مین بہی اسیطرح کا بیان ہی وہان یون ہی کہ ندیون اور نالون کا
پانی لہو ہوگیا اور فرشتے نے کہا یا اللہ تو ہی عادل ہی کہ تو نے یون عدالت کی کیونکہ اونہون نے

پاک لوگون کا خون بہایا اور تو نے اونکو خون پینے کو دیا کہ وہ اسی لائق تہے اب صاف ثابت ہوا کہ دونو
جگہہ چہوٹی عیسائیون کی سزا کا بیان ہے ناگدونا کو عربی ترجمہ مین افسنتین لکہا ہے اور وہ ایک بوٹی
نہایت کڑوی ہے جس سے کیڑے مر جاتے ہین جیسا کہ انگریزی لغت مین لکہا ہے تو یہہ معنی ہوئی
کہ جو آدمی کیڑون کی طرح قابل قتل کے تہے وہ مرگئے آپ فرماتے ہین چوتہے فرشتے نے نرسنگا پہونکا
اور تہائی سورج اور تہائی چاند اور تہائی ستارے مارے گئے یہانتک کہ اونکی تہائی تاریک
ہوگئی اور دن کی تہائی اور ویسی ہی رات کی تہائی بہے روشن نہ تہی تفسیر ڈوالی مین ہے کہ اس سے
یہہ مراد ہے کہ جب جنسرک سلطنت کی پچہم کے حصہ کو کمزور اور تباہ حالت پر چہوڑ کر چلا گیا منیں
برس تک وہ ملک جانکندن کی حالت مین رہا آخر کو سن چارسو چہتر مین اودوا ایکر بادشاہ ہرولی
نے پچہم کی سلطنت کا نام و نشان مٹا کر خود اٹلیکا بادشاہ بن گیا اوسکی بادشاہت بہت ہی
تہوڑے زمانہ تک رہی اوسکو سیبوورک نے آکر دبالیا اور استروگاتہکی بادشاہت اٹلی مین
قائم کی لب التواریخ مین اس بادشاہ کا نام اودوآسر لکہا ہے اور حسین نے اوسی دبالیا اوسکا
نام تہیودورک لکہا ہے ناموں مین ایک حرف کی جگہہ دوسرا حرف بہت بدل جاتا ہے یہہ تہیودورک
ایریمکس کے تابعون مین سے تہا یعنی حضرت عیسیٰ کو اللہ کا بندہ اور پیغمبر جانتا تہا تفسیر ڈوالی
مین ہے کہ پچہم کی سلطنت مین رومیون کا آفتاب بجہہ گیا اور اوسمین کچہہ چاند اور ستارے اب تک
قائم تہے کیونکہ روم مین اب تک سلطنت کی حاکم اگلی وقت کی موافق قائم تہی مگر اونکی چمک وحشی
بادشاہون کے تحت مین کم تہے آپ جناب یوحنا فرماتے ہین پہر جو مینے دیکہا تو ایک فرشتے کو
آسمان کے بیچون بیچ مین اوڑتے ہوئے اور بڑی آواز سے یہہ کہتے سنا کہ افسوس افسوس افسوس
زمین کے رہنے والون پر اون تین فرشتون کے نرسنگی کی باقی آوازون کے سبب جو پہونکنی پر
ہین افسوس افسوس افسوس نوان باب اور پانچوین فرشتے نے نرسنگا پہونکا تب مینے ایک ستارہ
جو آسمان سے زمین پر گرا تہا دیکہا اور اوس کو ئمین کی کنجی جسکی تہاہ نہین اوسکو دی گئی اور
اوسنے اوس کوئمین کو جسکی تہاہ نہین کہولا تو اوس کوئمین سے بڑے تنور کا سا دہوان اوٹہا
اور اوس کوئمین کے دہوئین سے سورج اور ہوا تاریک ہوگئی اور اوس دہوئین سے زمین پر
ٹڈیان نکلین اور اونہین ویسی ہی قوت دی گئی جیسی زمین کے بچہوون کی قوت ہے اور اونہین

یہہ کہا گیا کہ زمین کی گہانس یا کسی سبزے یا کسی درخت کو نقصان نہ پہونچاوین مگر فقط اون آدمیون
کو جنکی ماتہون پر خدا کی مہر نہین اور اونہین یہہ دیا گیا کہ وی اونہین جان سی نمارین بلکہ یہہ
کہ وے پانچ مہینے تک اذیت اوٹہاوین اور اونکی اذیت بچہو کے ڈنک کی سی تہی جب وہ آدمیون
کو مارتا ہی اور اون دنون آدمی موت ڈہونڈہین گی اور اوسکو نپاوینگی اور مرنی کے مشتاق
ہونگی اور موت اونسی بہاگی گی اور اون ٹڈیون کی صورتین اون گہوڑون کی سی تہین جو
لڑائی کے لیے تیار کیے گیے ہین اور اونکی سرون پر گویا سونی کے تاج اور اونکی چہرے آدمیون
کے سے چہرے تہی اور اونکی بال عورتون کی بالون کے مانند اور اونکی دانت ببر کے سے تہی اور اونکو
بکتر لوہی کے بکترون کے مانند تہی اور اونکے پرون کی آواز رتہون اور بہت گہوڑون کی سی
آواز تہی جو لڑائی مین دوڑتے ہین اور اونکی دمین بچہوؤن کی سی تہین اور ڈنک اونکی دمون
مین تہی اور اونکا یہہ اختیار تہا کہ پانچ مہینے تک آدمیون کو ایذا پہونچاوین اور اوس تہاہ
کوئین کا فرشتہ اونپر بادشاہ تہا اوسکا نام عبرانی مین ابدون اور یونانی مین اپلیون ہی
ایک افسوس گذر گیا دیکہو دو افسوس اور اوسکے بعد آتے ہین اے محمدی بہائیو اس جگہہ
پادری لوگ سمجہتی ہین کہ ٹڈیون سے عرب لوگ مراد ہین اور یون سمجہتی ہین کہ اسمین کچہہ اونکی
تعریف نہین بلکہ اتنا ہی مطلب ہی کہ اون لوگون نے شام اور روم اور مصر کے جہوٹے عیسائیون
کو قتل کیا فرقہ پروٹسٹنٹ کے پادری قسطنطین والون کو جہوٹا عیسائی کہتی ہین اس جگہہ تفسیر
ڈوالی مین لکہا ہی کہ فقط اونہین آدمیون کو جنکی ماتہون پر خدا کی مہر نہین اسکا یہہ مطلب
کہ وہ اللہ کے اچہی بندے نہین تہی بلکہ بدکار اور بت پرست عیسائی تہے معلوم ہوتا ہی کہ اون ایشیا
اور افریقہ اور یورپ کے ملکون مین جہانتک مسلمانون نے فتوحات کو بڑہایا وہان اکثر عیسائی
اولیاؤن کے پوجنی مین بت پرستی کے مجرم تہی گو کہ بتون کو نہ پوجتی ہون اور مسلمانون کا یہی
قول تہا کہ ہم بت پرستی کو مٹاتے ہین اور اللہ کی توحید کو قائم کرتے ہین یہہ جو فرمایا کہ ستارہ گرا
اس سے مراد یہی فرشتہ کا اوترنا یا علم الہی کا ظہور اور انبیاؤن کی زبان مین کبہی کبہی ستارے
سے فرشتہ مراد ہوتا ہی اور اس بیان سے ظاہر ہوتا ہی اذن اللہ کا اون مہر اون کے حق مین
کہ وہ بے اذن اللہ کے نہین ہو سکتی مین نی تفسیر ڈوالی مین ٹڈیون سے عرب لوگون کو مراد لیا ہی

او پادری ڈالیو ڈیٹی نے عیسائیون کے گمراہ فرقون کو مراد لیا ہی اور ہمارے نزدیک سچ مچ کی ٹڈیان مراد
ہین کیونکہ سچ مچ کی ٹڈیان بہی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی پیدایش سے پانسو پانچوین برس نکلی تہین
یون تو ٹڈیان نکلا ہی کرتی ہین مگر وہ ٹڈیان ایسی تہین کہ تاریخ کی کتابون مین اونکا ذکر لکہا گیا اس سے
معلوم ہوا کہ وہ ٹڈیان بہت کثرت سی تہین اور اتہاہ کوئین سے ظاہرا سمندر مراد ہی اور ٹڈیان
سمندر مین نکلتی ہین امام مالک کی موطا مین ہی کہ کعب احبار نے فرمایا کہ سمندر مین ایک مچہلی
ہی اوسکی ناک سی سال بہر مین دو بار ٹڈیان نکلا کرتی ہین تاریخ ابو الفدا جو پادریون کے نزدیک
بہی معتبر ہی اوسکا بیان ہی کہ حضرت سکندر ذو القرنین علیہ السلام نے جب دارا پر فتح پائی اوسوقت
سی تین سو چہتیس برس گذری تہی کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان پر تشریف لی گئی بہین
بادشاہون کا احوال لکہتی لکہا ہے کہ دوسرا تاوذوسیوس جسکی وقت مین غار والے جوان
یعنے جنکا ذکر سورہ کہف مین ہی جاگ اوٹہی اوسنی سن سات سو چالیس سکندری کے دنیا سے
انتقال کیا اوسکی بعد مرقیانوس سن سات سو باسٹہ مین بادشاہ ہوا اوسکی بعد والنطیس بادشاہ
ہوا اوسنی ایک برس بادشاہت کی اوسکی بعد لاون کبیر بادشاہ ہوا اوسکی دنون مین ایک بڑا
بہونچال آیا تہا کہ بہت گہر لوگون کے انطاکیہ مین دہس گئی اوس کے بعد زینون ہوا اور سن
سات سو اٹہانوے سکندرے مین مر گیا اوسکی بعد اسطیتانوس ہوا ابو عیسیٰ لکہتا ہی کہ اوسنی
ستائیس برس بادشاہت کی اوسکی بیٹہنی کے دسوین برس کال پڑا اور ٹڈی پہیلی اور سن آٹہ سو
پچیس مین مر گیا احمد ابن یوسف قرمانی دمشقی نے بہی اخبار الدول مین لکہا ہی کہ اوسکی وقت مین
ٹڈیون کے باعث سی لوگ سخت بہوک مین گرفتار رہی زینون مین ستے نہین ہی بلکہ دونون
ہین یہہ بادشاہ سن سات سو اٹہانوے سکندری مین مر گیا تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی
پیدایش سے اوسوقت تک چار سو پچانوے اور آپکی اوٹہ جانے سے چار سو باسٹہ برس گذری
تہی اوسکی بعد اسطیتانوس بادشاہ ہوا اوسکی بیٹہنے کے دسوین سال ٹڈی پہیلی اور کال پڑا
اوسوقت حساب سی سن سکندری آٹہ سو آٹہ تہی اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی پیدایش
سے پانسو پانچ برس ہوئی تہی حضرت یوحنا کی پیش خبری کا مطلب کہل گیا کہ ان ٹڈیون نے
اونکو جان سی نہین مارا بلکہ ایذا پہونچائی وہ ایذا یہی کال اور بہوک کی تہی اور یہہ جو ٹڈیون کی صورت

لڑائی کے گھوڑون کی سی تھی اور چہرے آدمیون کے سے اور بال عورتون کے سے یہہ اوس غیب کے
عالم کا کچھہ بھید ہی جسکو اللہ ہی جانے کہ ٹڈیون کی صورت یون دکھلائی اور اتہاہ کوئین کا یعنی سمندر
کا فرشتہ اونپر حاکم تھا جسکا نام ابدون ہی یعنے اللہ کے حکم سے ہلاک کرنیوالا تفسیر ڈوالی مین ہی کہ
ٹڈیون کی عادت ہی کہ پانچ مہینے جو گرمی کی ہوتے ہین اوسی مین پیدا ہوتی ہین اور غلہ کہاتی ہین اور مر جاتی
ہین اور مسلمانون نے جب قسطنطنیہ کو گھیرا تھا سات برس تک ایسا کرتے رہی کہ جاڑون مین
واپس آتے تھے اور گرمیون مین لڑتے تھی اور اگر ایک دن سے ایک برس مراد لیا جاوے تو ڈیڑہ
سو برس ہوتے ہین مسلمانون کی سلطنت کا غلبہ ڈیڑہ سو برس رہا سن چھہ سو بارہ سی سات سو
باسٹھہ تک آسے ایمان والو پادریون نے دیکہا کہ اس جگہہ بہت تعریف کے کلمے نہین ہین بلکہ ٹڈیون
اور بچہوون سے مثال ہی اسلئے پادری لوگ زبردستی اسکو عربون کی خبر ٹہیراتے ہین اور جابجا
لڑائیون کی بشارتین جو بڑے بڑے تعریفون کے ساتھہ ہین وہان ادہر اودہر مطلب کو پہیرتے
ہین اس جگہہ جو صاف فرمایا کہ اونکو حکم ہوا کہ اونکو جان سی نہ مارین اسکا یہہ مطلب سمجھتی ہین کہ اگرچہ
عربون نے بہت رومیون کو قتل کیا مگر سارے قوم کو قتل نہین کر ڈالا یہہ فقط پادریون کی زبردستی
ہی اور یہہ جو فرمایا کہ زمین کی گہانس یا کسی سبزے یا کسی درخت کو ضرر نہ پہونچاوین اس سے پادریون
نے سمجہا کہ سچ مچ کی ٹڈیان مراد نہین ہم کہتی ہین کہ ہوسکتا ہی کہ گہانس اور سبزے اور درخت سے
جوان اور لڑکے اور بوڑہے آدمی مراد ہون جیسا کہ آٹہوین باب کی ساتوین آیت مین ہوچکا ہی
کہ تہائی درخت جل گئی اور تمام ہری گہانس جل گئی اور تفسیر ڈوالی مین وہان آدمیون کو مراد
لیا ہی تو یہان بہی یہی مطلب ہی کہ وہ ٹڈیان ایمان دار آدمیون کو نہین ستاوینگی فقط اون نہین
آدمیون کو ستاوینگی جو ایمان سے خالی ہین واللہ اعلم ان ٹڈیون کا احوال اور کتابون مین تلاش
کرنا چاہیے اور یہہ جو فرمایا کہ اون دنون مین لوگ مرنے کے مشتاق ہونگے اسکا یہہ مطلب کہ پادری
لوگ اوسوقت مین بہت بگڑ جاوینگے اور سارے دین مین بڑی بڑی خرابیان ڈالین گے اس سبب
سی ایماندار لوگ مرنے کو مشتاق ہونگی اب جناب یوحنا فرماتے ہین اور چہٹے فرشتے نے نرسنگا پہونکا
اور مین نے سونے کی قربان گاہ کے چارون سینگون مین سے جو خدا کے حضور ہی ایک آواز سنی جو
اوس چہٹے فرشتے سی جس پاس نرسنگا تہا کہتی تہی کہ ان چار فرشتون کو جو فرات کی بڑی ندی پر

بند ہین کہولدی اور وی چار فرشتے چہوٹے جو ایک گہڑی اور ایک دن اور ایک مہینی تک تیار تہی کہ آدمیون
کی تہائی کو مار ڈالین اور فوجون کے سوار شمار مین بیس کروڑ تہی اور مینی اونکا شمار ویسا سنا اور گہوڑی
اور اونکی سوار دیکہنی مین جو یون نظر آئی کہ اونکی بکتر آگ اور سنبل اور گندہک کے سے تہی اور گہوڑون کے
سر ببرون کے سرون کے مانند اور اونکی منہ سے آگ اور دہوان اور گندہک نکلتی تہی ان تینون آفتون
یعنے آگ اور دہوئین اور گندہک سے جو اونکے منہہ سے نکلتی تہی تہائی آدمی مارے گئے کہ اون
گہوڑون کی قوتین اون کے منہ مین اور اونکی دمون مین تہین کیونکہ اونکی دمین سانپون کی سے
تہین اور اونکی سر تہے اور وہ اون سے ایذا پہونچاتے تہی اور باقی آدمیون نے جو اون آفتون سے
مارے نہ گئی تہی اپنے ہاتہون کے کامون سے توبہ نکی کہ دیون اور سونے اور روپے اور پیتل اور
پتہر اور لکڑی کی مورتون کی جو نہ دیکہہ سکین اور نہ سن سکین اور نہ چل سکین پوجا نکرین اور نہ اپنے
اپنی خونون اور اپنے جادوگریون اور اپنی زنا اور اپنے چوریون سے جو کرتے تہے توبہ نکی آے محمدی
بہائیو اوپر کی پیش خبری کا حسن زمانہ مین ظہور ہوا یعنے کال پڑا اور ٹڈی پہیلی اوسے زمانکو
تہوڑی دنون بعد دریای فرات پر لڑائی ہوئے دونون پیش خبریونکا خوب مطلب کہول گیا
ابوالفدانے اسکے بعد لکہا ہی کہ اوسکے بعد پسطینوس ہوا اور سن آٹہ سو چونتیس سکندری مین مرگیا
اوسکے بعد دوسرا پسطینوس ہوا اوسنی اڑتیس برس بادشاہت کی اوسکی وقت مین بڑی لڑائے
فارس والون اور روم والون کے درمیان ہوئے اوسکے بیٹہنے کے آٹہوین برس فارس
والون اور روم والون کا مقابلہ دریای فرات کے کنارے پر ہوا اس لڑائی مین بہت خلق کے
لوگ قتل ہوئے اور روم کے لوگ دریای فرات مین بہت ڈوب گئی پہر یہہ بادشاہ سن آٹہ سو
بہتر سکندری مین مرگیا تاریخ کامل مین ہی کہ اسی بادشاہ کے وقت مین نوشیروان بادشاہ تہا
اے عقلمندو اس بادشاہ کے بیٹہنے کے آٹہوین برس حساب سے سن سکندری آٹہ سو بالیس
تہی اور حضرت عیسی علیہ السلام کی پیدائش سے پانسو ونتالیس برس ہوئی تہے پہر پینتیس برس
بعد یا پچیس برس بعد جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم پیدا ہوئے تو اسکی بعد جو خوش خبری ہی وہ
صاف محمدی بشارت ہی مگر تفسیر ڈوالی مین دریای فرات کی لڑائی کو سات سو برس بعد کی لڑائی
کی خبر ٹہیرایا ہی اور لکہا ہی کہ عثمانی بادشاہون نے سن بارہ سو اکیاسی عیسوی مین یونان اور

روم کے عیسائیون پر فتح پائی پھر لکھا ہے کہ پچھم کے عیسائی جو روم کے تحت مین تھے اور روم کا ملک
کی بادشاہتین جنھون نے پوربی اعدیوتانی کلیسیاؤن کو اس طرح پر عذاب پاتے دیکھا تھا تب بھی
وہ بت پرستی اور اولیاپرستی اور صورت پرستی پر اڑے ہوئی تھے بلکہ ایذارسانی او دغابازی
اور فریب کی اصلاح نہین کرتے تھے یہ قول پائیل کا ہے آنچ پادری یہ خبر صاف اوس لڑائی کی
ہی جو جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پیدا ہونے سے پہلے دریای فرات پر ہوئی اسکی بعد کی بشارت
محمدی بشارت ہے دسوان باب جناب یوحنا فرماتے ہین پھر مینے ایک اور زورآور فرشتے کو
آسمان سے اوترتے دیکھا جو بدلی کو اوڑہی تھا اور اوسکے سر پر دہنک تھا اور اوسکا چہرہ آفتاب
سا اور اوسکے پانون آگ کے ستون کی مانند تھے اور اوسکی ہاتھہ مین ایک چھوٹی کتاب کھلی
ہوئی تھی اور اوسنی اپنا دہنا پانون سمندر پر اور بانیان خشکی پر دہرا اور بڑی آواز سے جیسی
شیر گرجتا ہے پکارا اور جب وہ پکار چکا تب سات گرجون نے اپنی آوازین دین اور جب وہی
سات گرجین اپنی آوازین دی چکین تو مین لکہنی پر تہا پر مینے آسمان سے آواز سنی جو مجھ کہتی
تہی کہ جو کچھ وہی سات گرجین بولین اوسپر مہر کر اور اوسی مت لکھہ تب اوس فرشتے نے جسی مینے
سمندر اور خشکی پر کھڑا دیکھا اپنا ہاتھہ آسمان تک اوٹھایا اور اوسکی جو ہمیشہ تک زندہ ہے
جسنی آسمان کو اور جو کچھ اوسمین ہے اور زمین کو اور جو کچھ اوس مین ہے اور سمندر کو اور جو کچھ
اوس مین ہی پیدا کیا قسم کہائی کہ پہر اور مدت نہوگی بلکہ ساتوین فرشتے کی آوازکے دنون مین
جب وہ پھونکنی پہونکے خدا کا پوشیدہ مطلب جیسا اوسنے اپنے بندون نبیون کو خوشخبری دی ہے
پورا ہوگا آسیے پادریو دریاے فرات کی لڑائی کے بعد بہت مدت نہین گذری تہی کہ جناب
محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا ظہور ہوا یہی وہ خوش خبری ہے جو اللہ نے پیغمبرون کو دی تھی جو اوس
فرشتے نے یاد دلائی پادری ڈاؤڈیٹی نے اسکو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے اوترنیکے خبر ٹھہرایا افسوس
یہ کہلا ہوا مطلب اوسکی سمجھہ مین نہ آیا جناب یوحنا فرماتے ہین گیارہوان باب اور ایک سر
کنڈا جریب کی مانند مجھی دیا گیا اور فرشتہ کھڑا کہتا تہا کہ اوٹھہ اور خدا کی ہیکل یعنے مسجد اور
قربان گاہ اور اونکو جو اوس مین عبادت کرتے ہین ناپ مگر اوس دالان کو جو ہیکل کے باہر ہے

چھوڑدی اور اوسکو مت ناپ کیونکہ وہ غیر قوموں کو دیا گیا ہے اور وہ مقدس شہر کو بیالیس مہینے
تک پامال کرینگے سید منصور علی صاحب دہلوی نے تاریخ بیت المقدس میں پادری اسکاٹ کی
رومن تفسیر سے نقل کیا ہے کہ باہر والا احاطہ غیر قوموں کا کہلاتا تھا اسواسطے کہ یہاں تک سب
لوگوں کے واسطے جانیکی اجازت تھی آسے ایمان والو مسجد بیت المقدس کو جب پہلی بار بخت نصر
نے ویران کردیا تھا تو حضرت حزقیل علیہ السلام کی سامنے اس مسجد کی زمین کو فرشتے نے ناپا تھا حضرت
حزقیل علیہ السلام کے صحیفہ کے چالیسویں باب سے چوتالیسویں باب تک اسکا بیان بہت بسط
کے ساتھہ ہے چالیسویں باب کی پہلی آیت میں حضرت حزقیل علیہ السلام فرماتے ہیں کہ ہمارے
قید کے پچیسویں برس شروع سال میں مہینے کی دسویں تاریخ شہر کی ویرانی کے چودھویں سال
اوسی دن اللہ کا ہاتھہ مجھپر آیا اور مجھکو وہاں لے گیا اللہ کے دکہاوے میں مجھکو اسرائیل کی زمین
تک لے گیا پھر یہ ذکر ہے کہ میں نے ایک شخص کو دیکھا اوسنے کہا جو کچھہ میں تجھکو دکہاتا ہوں تو دیکھہ اور
جو کچھہ تو دیکھتا ہے اسرائیلیوں کو خبر دے پھر اوس شخص نے ہیکل یعنے مسجد کے صحن کو اور
ہیکل کو یعنے مسجد کو ناپا اس ناپنے کا ظہور اللہ نے یوں دکھلایا کہ خسرو بادشاہ کے ہاتھوں
اللہ نے اس مسجد کو پھر آباد کردیا اب پھر رومیوں نے اوسکو ویران کردیا تو جناب یوحنا کو اوسکی
ناپنے کا حکم ہوا اس ناپنے میں یہہ اشارہ تھا کہ یہ مسجد پھر آباد ہوگی اور ایماندار سب اوسمیں
اللہ کی عبادت کرینگے سو اوسکی آبادی پانسو برس بعد محمدیوں کے ہاتھوں ہوئی وہی اوسمیں
اللہ کی عبادت کرتے ہیں اور باقی شہر میں محمدی بھی رہتے ہیں اور غیر قوم یعنے یہود اور نصاری
بھی رہتے ہیں اور بیالیس مہینے کے ایک ہزار دوسو ساٹھہ دن ہوتے ہیں اور دنوں سے برس
مراد ہے اس کتاب کے بارہویں باب میں محمدی بشارت نہایت صاف کھلی ہوئے ہے وہاں
ایک ہزار دوسو ساٹھہ دن کا لفظ ہے اور اوس سے مراد بارہ سو ساٹھہ برس ہیں جو دین
محمدی کی ترقی کی مدت ہے اوسی کے موافق یہاں بھی بیالیس مہینے وہی بارہ سو ساٹھہ برس
ہم محمدیوں کی ترقی کے ہیں اس مدت میں ارشاد ہوا کہ غیر قوموں کے لوگ اس پاک شہر کو
پامال کرینگے یعنے مسجد کی باہر تمام شہر میں وہ لوگ بھی رہینگے جو ایمان سے خالی ہیں مگر
مسجد میں فقط ایمان والے لوگ اللہ کی عبادت کرینگے تو مسجد کے باہر کو مت ناپو فقط مسجد کو

تاب لوآب وہ فرشتہ اللہ کی طرف سے فرماتا ہے اور مین اپنے دو گواہون کو قدرت بخشونگا اور وے ٹاٹ اوڑھ کر ایک ہزار دو سو ساٹھ دن تک نبوت کرینگے یہہ وہ دو درخت زیتون کے اور دو شمعدان ہین جو زمین کے خداوند کے حضور کھڑے ہین اور اگر کوئی چاہی کہ اونکو ضرر پہونچاوی تو اونکی منہہ سے آگ نکلتی ہی اور اونکی دشمنون کو کھا جاتی ہے سو اگر کوئی چاہی کہ اونکو ضرر پہونچاوے تو ضرور ہی کہ اسی طرح مارا جاوے اونکو اختیار ہی کہ آسمان کو بند کرین کہ اونکی نبوت کی یعنے وعظ اور نصیحت کے دنون مین پانی نہ برسے اور پانیون پر بھی اختیار رکھتی ہین کہ اونکو لہو بنا ڈالین اور جب چاہین زمین پر ہر طرح کی آفت لاوین اور وہ جب اپنی گواہی دی چکین تو وہ جانور جو اتھاہ کوئین سے نکلتا ہے اونسے لڑیگا اور اونپر غالب ہوگا اور اونہین مار ڈالیگا اور اونکی لاشین اوس بڑے شہر کے بازار مین جو روحانی جہت سے سدوم اور مصر کہلاتا ہی جہان ہمارا خداوند بھی سولی پر کھینچا گیا پڑی رہین گی اور لوگون اور فرقون اور زبانون اور قومون مین سے بہتیرے اونکی لاشون کو ساڑھے تین دن تک دیکھا کرینگے اور اونکی لاشون کو قبرون مین رکھنے نہ دینگے اور زمین کے رہنے والے اونپر خوشی اور خرمی کرینگے اور ایک دوسرے کو سوغاتین بھیجینگے کیونکہ ان دونون نبیون نے یعنے وعظ و نصیحت کرنے والون نے زمین کے رہنے والون کو ستایا تہا اور ساڑھے تین دن کے بعد زندگی کی روح خدا کی طرف سے اون مین در آئی اور وہ اپنی پانون پر کھڑے ہوئے تب جنہون نے اونہین دیکھا اونپر بڑا خوف پڑا اور اونہون نے آسمان سے بڑی آواز سنی جو اونہین کہتی تہی کہ ادہر اوپر آؤ اور وہ بادل مین آکی آسمان پر چڑہ گئی اور اونکی دشمنون نے اونکو دیکھا بہر اوسی گھڑی ایک بڑا بہونچال آیا اور اوس شہر کا دسوان حصہ گر گیا اور بہونچال مین سات ہزار آدمی جان سے مارے گئی اور باقی جو تھی ہراسان ہوگئی اور اونہون نے آسمان کے خدا کی تعظیم کی آے ایمان والو عربی مین شہید کے اصل معنے گواہ کی ہین اور جو اللہ کی راہ مین قتل کیا جاتا ہے اوسکو بھی اسلیئے شہید کہتی ہین کہ وہ اللہ کی سچائی کا گواہ ہی کہ اوسکی نام پر جان دیتا ہے اسیطرح عبرانی مین عدی کے معنے گواہ کی ہین اور جہان اوس شخص کا ذکر ہوتا ہے جو اللہ کی راہ مین مارا گیا جہان بہی عدی کا لفظ آتا ہی رسالہ اعمال کی بائیسوین باب کی بیسوین آیت مین

جہان استیفان شہید کا ذکر ہے وہان عبرانی مین عبدی کا لفظ ہی تو یہان یہہ معنے بہت صاف
ہین کہ اپنے دو شہیدون کو اختیار دونگا کیونکہ اونکی قتل ہونیکا ذکر صاف موجود ہی یہہ بات
اوس فرشتے نے اللہ کیطرف سے فرمائی جسنے مسیح کے نا بنی کا حکم کیا تہا اور نبوت کی معنی ہین
خبر دینا یہان وہ معنی نہین ہین کہ اللہ کیطرف سے اونپر شریعت کی حکم اوترے ہین اور وہ
اونکی خبر دیتے ہین بلکہ یہان یہہ معنی ہین کہ وہ دونو شہید لوگون کو وعظ و نصیحت کرینگے اور
لوگون کو ایمان کی باتون کی خبر دینگے جناب پولوس نے جو خط قرنتیون کو لکہا ہے اوسکا
چودہوان باب دیکہو وہان وعظ کہنے والون کا صاف صاف ذکر ہے اونکے حق مین نبی کا لفظ
لکہا ہی یہان بہی یہی معنی ہین کہ وہ دونون شہید ٹاٹ پہنکر یعنے نہایت عاجزی اور
خاکساری اختیار کرکے بارہ سو ساٹھ برس تک جو دین محمدی کی ترقی کی مدت ہی جیسا کہ
اس کتاب کی بارہوین باب سے ظاہر ہے اس مدت مین وہ دین کی باتون سے لوگون کو خبر
دینگی اور نصیحتین کرینگی کیونکہ اگرچہ وہ شہید ہوگئی مگر وہ زندہ ہین روشن دل لوگون کو ہمیشہ
اونسے فیض پہنچا رہیگا اور وہ اونکو تعلیم کرتے رہینگی اور اونکا کلام دیکہہ دیکہکر بہت لوگ
نصیحت پکڑینگے حضرت زکریا علیہ السلام کی صحیفہ مین یہہ بیان ہوچکا ہی کہ حضرت زکریا علیہ السلام
نے دو درخت زیتون کے اور ایک شمعدان دیکہا اور فرشتے سے پوچہا کہ یہہ دونو درخت
زیتون کے کیا ہین فرشتے نے فرمایا کہ یہہ دونون بیٹے تیل کے ہین یعنے اوس روشن تیل سے
فیض لینے والے ہین جو اوس شمعدان سے نکلتا ہے وہ ساری زمین کے خداوند کے ساتہ
یعنے اللہ کی [illegible] مین کہڑے ہین حضرت یوحنا پر اللہ نے ظاہر کردیا کہ اون دونو
شخصون کا ظلم [illegible] نہین ہوا ہے پہر اونکی جلال کا یون بیان فرمایا کہ اونکی منہہ
سے آگ نکلتی ہی اور اونکی دشمنون کو کہا جاتے ہی یعنے اونکی بد دعا سے اونکی دشمن جو اونکو
قتل کرینگی وہ بہی اوسیطرح قتل ہوجاوینگی اونکو اختیار ہے کہ اگر اللہ سے مانگین تو اللہ آسمان
سے پانی کو روک دے اور زمین کے پانی کو لہو بنا دے اور ہر طرح کی آفت اونکی دشمنون پر
لاوے مگر وہ ایسا نکرینگی کیونکہ اونکو خلقت پر نہایت رحم ہی اور جب وہ اپنی گواہی دے
چکینگی یعنے جب طرح لوگون کو وعظ و نصیحت کرچکینگے اور اپنی لیے حضور کی ثابت

کر چکین گے تب وہ جانور جو اتہاہ کوئین سے یعنے سمندر سے نکلتا ہی یعنے ابلیس جو سب نیک بندون
کا دشمن ہی وہی ہر طرح اپنی فوجین بہیجتا ہی وہ شریر آدمیون کی دلونمین اور رگون اور
پٹہون مین گہس کہسکر نیک لوگون کو قتل کرتے ہین وہ بڑا دشمن اونسے لڑیگا اور اونکو قتل
کریگا یعنے دشمنون کے ہاتہون سے اونکو قتل کرواویگا اور اونکی لاشین اوس بڑی شہر کی
بازار مین پڑے رہین گے بڑا شہر بابل کا نام ہی جو کوفہ کے پاس اگلی وقت مین بڑا آباد
شہر تہا بابل کے حق مین بڑے شہر کا لفظ اس کتاب کے چودہوین باب کی آٹہوین آیت
مین اور اٹہارہوین باب کی دسوین آیت مین اور سولہوین آیت مین اور اٹہارہوین
آیت مین اور اکیسوین آیت مین آیا ہے جب یہ لفظ صاف صاف بابل کے حق مین پانچ
مقام مین آیا تو بڑا شہر بابل کا نام ہوگیا یہان بہی بیشک بڑا شہر بابل ہی کو فرمایا ہی پہر
اوس شہر کا یہ صاف پتا تبلایا کہ وہ شہر روحانی جہت سو سدوم اور مصر کہلاتا ہی یعنے
ان دونو شہرون کی خصلتین اوسمین موجود ہین اسلیے اوسکی مثال ان دو شہرون سے
دیجاتی ہے کیونکہ حضرت اشعیا علیہ السلام کی کتاب کے تیرہوین باب مین ہے کہ بابل سدوم
اور عامورہ کی طرح ہوجائیگا جسکو اللہ نے اولٹ دیا یعنے سدوم اور عامورہ کے لوگ
بدکار تہے اونہون نے حضرت لوط علیہ السلام کا کہنا نمانا اور بدکاری سے توبہ نکی اونکا
تختہ اللہ نے اولٹ دیا اسیطرح بابل والی بہی بدکار اور ظالم تہو اس کتاب کی اٹہارہوین
باب کی تیسری آیت مین بابل کے حق مین فرمایا ہے کہ ساری قومون نے اوسکی حرامکاری
کی شراب غضب پی اسو محمدی وقت مین بابل ویرانہ جنگل ہوگیا اور حضرت اشعیا علیہ السلام
کے دسوین باب مین ہے کہ آسور سے یعنے وہ جو بابل کے پاس تہا بخت نصر کے وقت
سے وہ سارا ملک بابل کہلایا سو فرمایا کہ آسور سے مت ڈر وہ تجہپر اپنا ڈنڈا اوٹہاویگا مصر
کے طور پر یعنے جسطرح مصر والون نے چند روز ظلم کیا پہر غارت ہوگئی اسیطرح آسور
اور بابل والی بہی غارت ہوجاوینگی اور مصر سے مثال بابل کی اس راہ سے بہی ہے
کہ مصر مین جادوگرون کا بہت زور تہا حضرت موسی علیہ السلام نے اللہ کے حکم
سے اونکو زیر کیا اسیطرح بابل کا جادو بہی بہت زور پر تہا سارے جہان مین اوسکا

شہرہ تہا ہے جو فرمایا کہ ہمارا خداوند نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام ہی وہان سولی پر پہنچی گئی اسکا یہہ مطلب کہ بابل کے لوگ ہی آپکے بڑے دشمن ہین آپکی قتل کی خبر سنکر نہایت خوش ہین اور اس کتاب کے اٹھارہوین باب کے اخیر مین بابل کے حق مین صاف فرمایا ہی کہ تیری جادوگری سے زمین کی سب قومین دغا کہا گئین اور نبیون اور پاک لوگون کا اور اون سب کا لہو جو زمین پر قتل کیی گئی اوسمین پایا گیا یہان سی معلوم ہوا کہ جتنی پاک لوگ تمام زمین مین قتل ہوئی سب کا خون بابل مین پایا گیا اسکا یہی باعث ہی کہ بابل والون نے نبیون پر ظلم کرنیکی بنیاد ڈالی تو سبکی خون کا وبال اونپر ہی ہوا اسی راہ سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام ہی گویا اوسی شہر مین سولی پر چڑہائی گئی اور یہہ بہی ہوسکتا ہی کہ خداوند سے مراد حضرت ابراہیم علیہ السلام ہون کیونکہ وہ بابل کے علاقی مین پیدا ہوئے تہے اور وہان کے کافرون نے اونکو آگ مین ڈالا تہا وہ آگ بڑی دور تک بہڑکائی تہی اور آپکو گوپہن مین رکہکر اوسمین پہینکا تہا تو یہہ بہی سولی پر چڑہانے مین داخل ہی خلاصہ یہہ ہی کہ سب پتے اور نشان یہان بابل کے ہین یہہ پیش خبری بیشک جناب امام حسین علیہ السلام کی اور جناب عباس علیہ السلام کی ہی کیونکہ امام حسن علیہ السلام اس سے پہلے زہر سے شہید ہوچکی تہے اور موافق دستور کے دفن ہوئی تہی جناب امام حسین علیہ السلام نے اور جناب عباس علیہ السلام نے پہلے اپنی دشمنون کو خوب وعظ سنایا پہر دشمنون کی ہاتہہ سی شہید ہوئی اور جناب امام حسین علیہ السلام کی ساتہہ آپکی کئی بہائی اور بیٹی اور بہتیجی شہید ہوئی مگر آپکی بہائی جناب عباس علیہ السلام نے آپکے واسطے بہت بڑی محنت کی تہی اونکی مزار پاک سی بہی اتبک کرامتین ظاہر ہوتی ہین اور یہہ جو فرمایا کہ اونکی لاشین اوس بڑے شہر کے بازار مین پڑی رہین گی جس لفظ کا ترجمہ بازار لکہا ہی وہ عبرانی مین رحوب ہی اوسکی معنے لغت عبرانی مین لکہی ہین سڑک اور شہر کے دروازے کے سامنے کشادہ جگہہ سو دریائے فرات کے سامنے کا مقام جہان امام حسین علیہ السلام شہید ہوئی یہہ مقام بابل کا بازار ہوگا یا اس شہر کے باہر کا میدان ہوگا جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شہادت کی خبر بہت حدیثون مین دی ہے ابن کثیر رح نے اپنی تاریخ مین حضرت عائشہ رض کی زبانی ایک روایت لکہی ہی اوسمین یہہ لفظ ہی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حسین

بابل کی زمین پر قتل کیا جائیگا اور یہ جو فرمایا کہ لوگون اور فرقون اور زبانون اور قومون مین سے بہتیرے اونکی لاشون کو ساڑھے تین دن تک دیکھا کرینگی سو ایسا ہی ہوا اوس زمانہ مین مسلمانون مین عربی اور فارسی اور رومی زبانون کی جاننی والے ملے جلے تھے ابن زیاد کیطرف سی جو عمر ابن سعد فوج کا سردار تہا اوسکی کوچ کا حال بحر المصائب مین جو ہمارے وقت مین شیعون نے چھاپی ہی یون لکھا ہی کہ کہا شیخ مفید اور سید ابن طاوس اور طبرسی رحمۃ کہ عمر ابن سعد نے امام حسین علیہ السلام کا سر مبارک اسی عاشورہ کے دن خولی ابن یزید اور حمید ابن مسلم کے ساتھ ابن زیاد کے پاس بہیجا اور باقی شہیدون کے سر شمر وغیرہ کے ساتھ بہیجی اور ابن سعد عاشورہ کے باقی دن اور دوسرے دن دوپہر تک ٹہرا رہا اور اپنی قتل کئی ہوئون کو جمع کیا اور اونپر نماز پڑہی اور اونکو دفن کیا اور امام حسین علیہ السلام کو اور اونکی سب مددگارون کو چہوڑ گیا اور اونکی دفن کا کچھ دہیان نہ کیا یہ لکھا ہی کہ جب امام علیہ السلام کے جسم پر اسیطرح تین دن گذر گئی تب قوم اسد کے کچھ لوگ غاضریہ سی نکلی اونہون نے ان لوگون پر نماز پڑہی اور دفن کیا اور ملا باقر مجلسی نے جلاء العیون مین لکھا ہی کہ ایک معتبر کتاب کی روایت ہی کہ قوم اسد کا ایک مرد کہتا ہے کہ مین نہر علقمی کے کنارے پر کہیتی کرتا تہا جب عمر ابن سعد کا لشکر چلا گیا مینے عجائب چیزین اوس جنگل کے شہیدون مین دیکہین جنکا مین ذکر نہین کرسکتا اون باتون مین سے ایک بات یہہ ہی کہ اون لاشون پر جب ہوا چلتی تھی تو مشک اور عنبر کے خوشبو سے بہی اچھی خوشبو مجکو آتی تھی اور ہمیشہ مین دیکھتا تہا کہ ستارے آسمان سے نیچی آتے ہین اور اون پاک جسمون کے نزدیک سے اوپر جاتے ہین اور مین اوس جنگل مین اپنے لڑکے بالون کے ساتھ اکیلا تہا اور جب سورج ڈوبتا تہا تو ایک شخص کی آہٹ دکھائی دیتی تھی جو قبلہ کیطرف سی آتا تھا اور اون لاشون کے درمیان مین داخل ہوتا تہا اور صبح کو چلا جاتا تہا مین کہتا تہا کہ لوگ کہتی تھی کہ یہ خارجی لوگ ہین اسوقت کے حاکم سے لڑنے نکلے تھے پھر یہہ عجائب نشان کیون نظر آتے ہین اون راتون مین سے ایک رات کو مینے عہد باندہا کہ آج نہین سوؤنگا شاید یہ حال کی حقیقت مجہپر کہل جاوے جب شام ہوئے تو وہ شخص ظاہر ہوا لاشون کے درمیان مین

داخل ہوا اور ایک جسم کے پاس گیا کہ اوس جسم نورانی سے آفتاب کا سا نور روشن تھا اوسکو
بغل میں لیا اور اوسپر اپنا منہہ ملا جب بہت اندہیرا ہوا بہت سی مشعلین ظاہر ہوئین اور
آواز رونیکی بلند ہوئی ایک اونمین کا کہتا تہا واحسیناہ واماماہ مین ڈرتا ہوا اوسکی پاس
گیا اور پوچہا کہ تم کون لوگ ہو کہا ہم جن ہین اور ہر رات صبح تک حسین پر روتے ہین
اور وہ شخص جو تو نے دیکہا وہ حضرت علی ہین کہ ہر شب کو آتی ہین اور روتی ہین اس
رواےت سے معلوم ہوا کہ عمر ابن سعد جب گیارہوین تاریخ چلا گیا امام حسین علیہ السلام
کی اور آپکی ساتہہ والون کی لاشین کئی دن تک بے دفن میدان مین پڑی رہین
یہ شخص اسدیون کی قوم کا تہا ظاہر یون ہی کہ اوسنی بارہوین اور تیرہوین شب اون
لاشون کی کرامتین دیکہین پہر چودہوین شب کو جاگتا رہا اور یہ معاملہ دیکہا تب چودہوین
کو اسدیون کو خبر پہونچی اونہون نے آکر دفن کیا اور یہ جو فرمایا کہ لوگ اونکو ساڑہی تین
دن تک قبر مین رکہنی نہ دینگی اسکا یہہ مطلب کہ آپکی دشمن بہت تہی اونکی ڈر کے مارے
کسینی دفن نہ کیا جب اسدیون کو خبر ہوئی تب اونہون نے دفن کیا اور فرمایا کہ لوگ
اوسپر خوشی کرینگی سو ایسا ہی ہوا ابن زیاد کی فوج والون نے آپکی قتل پر بڑی خوشی ظاہر
کی تہی اور فرمایا کہ ساڑہی تین دن کے بعد زندگی کی روح اللہ کیطرف سی اونمین
آئی اسکا یہہ مطلب کہ بعد دفن کے اللہ نے اونکو قبرون مین زندہ کردیا اور آسمان پر
اونکو بلایا ایسی احوال اوس عالم مین بہت گذرتے ہین اور فرمایا کہ اونکی دشمنون نے
اونکو دیکہا اسکا مطلب یا تو یہہ ہی کہ شیاطین اور جنون نے اونکا آسمان پر جانا دیکہا اور
ڈر گئی یا انسانون نے بہی خواب مین ایسا دیکہا ہوگا ملا عبد اللہ ابن نور اللہ شیعی نے
کتاب عوالم العلوم مین حسن ابن سلیمان کی کتاب المختصر سے نقل کیا ہی کہ اونہون نے
کتاب المعراج مین اپنی سند صدوق تک پہونچائی اونکی سند بکر بن عبد اللہ تک پہونچی
وہ رواےت کرتے ہین سہل بن عبد الوہاب سی وہ ابو معاویہ سے وہ اعمش سے وہ امام
جعفر صادق علیہ السلام سے وہ امام محمد باقر علیہ السلام سے وہ امام زین العابدین علیہ السلام
سے کہ جناب پیغامبر صلی اللہ علیہ وسلم نے معراج کی رات مین پانچوین آسمان پر حضرت

علی کی صورت دیکھی حضرت جبرئیل علیہ السلام نے بیان فرمایا کہ فرشتے علی کی صورت کے مشتاق ہوئے تب اللہ نے اونکی واسطے اونکی صورت نور سے بنا دی امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ جب امام حسین علیہ السلام شہید ہوئے فرشتے اوترے اور اونکو اوٹھا لے گئے اور اونکو حضرت علی کے صورت کے ساتھہ پانچوین آسمان مین رکھا اگر یہہ روایت ٹھیک ہی تو مطلب یہ ہی کہ دفن کرنیکے بعد اونکو آسمان پر اوٹھا لے گئے اور یہ جو فرمایا کہ بھونچال آیا اور سات ہزار آدمی قتل ہوئے اسکا ظاہرا یہہ مطلب ہی کہ کوفہ مین مختار کی عملداری ہوئے اور حضرت امام حسین علیہ السلام کے سب قاتل بڑے بڑے عذابون سے قتل کئے گئے جناب یوحنا فرماتے ہین دوسرا افسوس گذر گیا دیکھو تیسرا افسوس جلد آتا ہی اسکا یہ مطلب کہ چھٹے فرشتے کے نرسنگے کا زمانہ جسمین دریاے فرات پر لڑائی ہوئے وہ زمانہ گذر گیا اب تیسرا افسوس جلد آتا ہی یعنے ساتوین فرشتے کے پھونکنی کا وقت آتا ہی جسمین اللہ کی بشارتون کے ظہور کا وعدہ ہی افسوس کا لفظ اسلئے فرمایا کہ افسوس اون لوگون پر جو ایسے رسول رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم کا وقت پاکر ایمان نہ لاوین اور دنیا مین قتل ہونا اور عقبی مین ہمیشہ آگ مین رہنا قبول کرین اب فرماتے ہین اور ساتوین فرشتے نے پھونکا اور آسمان پر بڑی آوازین یہ کہتی ہوئی آئین کہ دنیا کی بادشاہتین ہمارے خداوند اور اوسکے مسیح کی ہوگئین اور وہ ہمیشہ تک بادشاہت کریگا اے محمدی بھائیو اوپر فرمایا تہا کہ ساتوان فرشتہ جب پھونکیگا تب اللہ کا پوشیدہ مطلب جسکی اللہ نے اپنے نبیون کو خوشخبری دی تہی وہ ظاہر ہوجائیگا یہان اوس پوشیدہ مطلب کو صاف کھولدیا کہ جب ساتوین فرشتے نے پھونکا دنیا کی جتنی بادشاہتین تہین وہ سب اللہ کی اور اوسکی مسیح کی ہوگئین یعنے سب بادشاہتین اگرچہ اللہ ہی کی طرف سے تہین مگر اوسنے اپنے شریر بندون کو ڈھیل دے رکھی تہی اب وہ سب بادشاہتین خاص اللہ کی اور اوسکے مسیح کی یعنے اوسکے آخری پیغمبر کی ہوگئین اب آخری پیغمبر ہمیشہ تک بادشاہی کرینگے یعنے اونکا دین ہمیشہ غالب رہیگا اب فرماتے ہین اور چوبیس بزرگ جو اپنے تخت پر اللہ کے حضور بیٹھے تہے منہ کے

بهل گرے اور اللہ کو سجدہ کیا اور بولے کہ اے خداوند خدا قادر مطلق جو ہے اور تہا اور جو آنیوالا ہے ہم تیرا شکر کرتے ہین کیونکہ تونے اپنی بڑی قدرت اختیار کرلی اور بادشاہت کی اور قومین غصے ہوئین اور تیرا قہر آیا اور مردون کا وقت پہونچا کہ اونکی عدالت کی جاوے اور تو اپنے بندون نبیون اور پاک لوگون کو اور اونکو جو تیرے نام سے ڈرتے ہین کیا چہوٹے کیا بڑے اجر بخشی اور اونکو جو زمین کو خراب کرتے ہین خراب کرے اے ایمان والو دیکہو جب اللہ کے آخری پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی بادشاہی کی منادی آسمان پر ہوئی اوسوقت وہ چوبیس ۲۴ شخص جو اللہ کے حضور ہی مین تہے اونہون نے اللہ کے آگے سجدہ شکر کا کیا کہ یا اللہ تیرا شکر ہے کہ تو نے اپنی خاص بادشاہی کو ظاہر کیا اور کافرون کی قومون پر اپنا غضب نازل کیا اور مردون کی عدالت کا یعنی قیامت کا ہی وقت آپونچا آپ فرماتے ہین اور اللہ کی ہیکل یعنی مسجد آسمان پر کہولی گئی اور اوسکی ہیکل مین اوسکی عہد کا صندوق نظر آیا اور بجلیان اور آوازین اور گرجین آئین اور زلزلہ ہوا اور بڑے اولے پڑے اے ایمان والو اللہ کی مسجد بیت المقدس کی شکل اللہ نے آسمان پر حضرت یوحنا کو دکہلائی اور اللہ کے عہد کا صندوق جسمین اللہ کا عہدنامہ یعنے تورات رکہی رہتی تہی وہ صندوق حضرت موسی علیہ السلام کیوقت سے چلا آتا تہا اور بخت النصر کے وقت سے غائب ہوگیا تہا وہ بہی اللہ نے دکہلایا اس مین یہ اشارہ تہا کہ مسجد بیت المقدس جو ویران پڑی ہے آخری پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی بادشاہی مین بنائے جاویگی اور پہر اوس صندوق کو امام مہدی علیہ السلام آکر نکالینگے اور اس مسجد مین رکہا جاویگا اللہ نے وہ وقت بہی حضرت یوحنا کو دکہلادیا اب دیکہو اس بڑی عدالت اور بڑی بادشاہی کے بادشاہ کے پیدا ہونیکا وقت اس شان وشوکت سے اللہ تعالی نے جناب یوحنا کو دکہلایا **بارہوان باب** اور ایک بڑا نشان آسمان پر نظر آیا ایک عورت سورج کو اوڑہے ہوئے اور چاند اوسکی پاؤن تلے اور اوسکی سر پر بارہ ۱۲ ستارون کا تاج تہا اور وہ حاملہ تہی اور جننے کے درد اور پیڑ سے چلاتی تہی پہر ایک اور نشان آسمان پر دکہلائی دیا اور دیکہو ایک بڑا سرخ اژدہا جسکی سات سر

اور دس سینگ اور اوسکی سرون پر سات تاج تہی اور اوسکی دم نے آسمان کی تہائی ستارے
کہینچی اور اونکو زمین پر ڈالا اور وہ اژدہا اوس عورت کی آگے جو جنی پر تہی جا کہڑا ہوا تا کہ جب
وہ جنی تو وہ اوسکی بچے کو نگل جاوے اور وہ فرزند نرینہ جنی جو کہ لوہی کے عصا سے سب
قومون پر حکومت کریگا اور اوسکا لڑکا اللہ کے آگے اور اوسکی تخت کے آگی اوٹہا لیا گیا اور
وہ عورت بیابان مین جہان اللہ نے اوسکی لئے جگہہ تیار کی تہی بہاگ گئی تا کہ وہان
ایک ہزار دو سو ساٹھ دن تک اوسکی پرورش کرین پہر آسمان پہ لڑائی ہوئی میکائیل
اور وہ فرشتے جو اوسکی ساتہہ تہی اژدہی سے لڑنیکو کہڑے ہوئی اور اژدہا اور اوسکی
کارندی لڑے اور غالب نہوے اور نہ آسمان پر اونکی یہہ جگہہ ملی سو بڑا اژدہا نکالا گیا
وہی پرانا سانپ جو ابلیس اور شیطان کہلاتا ہی اور سارے جہان کو دغا دیتا ہی وہ زمین
پر گرایا گیا اور اوسکی کارندی بہی اوسکی ساتہہ گرائی گئی اور مینے ایک بڑی آواز آسمان
سی یہہ کہتی سنی کہ اب نجات اور قدرت اور سلطنت ہمارے خدا کی آئی اور اختیار اوسکی
مسیح کا ہوا کہ ہمارے بہائیون کا مدعی جو رات دن ہمارے خدا کی آگے اونپر تہمت
لگاتا تہا گرایا گیا اور اونہون نے برّہ کی لہو کے سبب اور اپنی گواہی کی بات کی باعث
اوسکو جیت لیا اور اونہون نے اپنی جانون کو مرنے تک عزیز نہین جانا اسواسطے اے
آسمانو اور اونپر کے رہنے والو خوشی کرو افسوس خشکی اور تری کے رہنے والون پر اسلیے
کہ ابلیس تم پاس اوترا اور اوسکا بڑا غصہ ہی کہ وہ جانتا ہی کہ اوسکا وقت تہوڑا باقی
ہی اور جب اژدہی نے دیکہا کہ زمین پر گرایا گیا تو اوسنی اوس عورت کو جو فرزند نرینہ
جنی تہی ستایا اور عورت کو بڑے عقاب کی دو پر دیے گئی تا کہ اوس سانپ کے آگے سے
بیابان مین اپنی مقام کو اوڑ جاوے جہان ایک زمان اور دو زمانون اور آدہی زمان
تک اوسکی پرورش ہوتی ہی اور سانپ نے اپنی منہہ سی پانی کی ندی عورت کی پیچہے
بہائی تا کہ اوسکو ندی سے بہا دے پر زمین نے عورت کی مدد کی اور زمین نے اپنا منہہ
کہولا اور اوس ندی کو جو اژدہی نے اپنی منہہ سے بہائی تہی پی لیا اور اژدہا عورت پر
غصی ہوا اور اوسکی باقی اولاد سے جو خدا کے حکم مانتے اور عیسیٰ مسیح کی گواہی رکہتی ہین

لڑنے گیا اسی آیت محمد صلی اللہ علیہ وسلم دیکہو اللہ تعالی نے ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے
پیدا ہونیکا وقت پہلی سی جناب یوحنا کو دکہا دیا اور آپکی ماں کو حضرت یوحنا نے اس شان و
شوکت سی دیکہا کہ سورج کو اوڑہے ہوئی تہین اور چاند اونکی پاؤن تلی اور بارہ ستارون کا
تاج سر پر تہا اور جننی کا درد تہا اور اوسوقت شیطان اس نیت سی جا کر کہڑا ہوا کہ یہ لڑکا پیدا
ہو تو اوسکو نگل جاؤن مگر اللہ نے بچا لیا اور وہ لڑکا پیدا ہوا جسکی حق مین زبور شریف کی
دوسری سورت مین یون ارشاد ہوا ہی کہ تو لوہے کے عصا سی سب قومون پر حکومت
کریگا اسسے صاف کہل گیا کہ یہ خبر حضرت عیسی علیہ السلام کی نہ تہی حضرت عیسی علیہ السلام
کے بعد جناب یوحنا کو اللہ نے آئندہ زمانیکا حال دکہایا اور یہہ بہی دکہلا دیا کہ وہ
لڑکا اللہ کے آگی اور اوسکی تخت کی آگے اوٹہا لیا گیا آپکی معراج کا وقت بہی اللہ نے دکہا دیا اور
یہہ بہی دکہا دیا کہ وہ عورت بیابان مین یعنی عرب کی اوس مقام مین چلی گئی جہان ایکہزار
دو سو ساٹھ برس تک اوسکی پرورش کی جگہہ اللہ نے تیار کی ہی اسمین یہہ اشارہ ہی کہ
جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ مین ہجرت کرکے جاوینگی اور وہان دین کی ترقی ہوگی
اور بارہ سو ساٹھ برس تک غلبہ ہوگا دن سی مراد برس ہی جیسا کہ حضرت دانیال علیہ السلام
کی صحیفہ مین اسکا پورا بیان ہو چکا اور اللہ نے یہہ بہی دکہلا دیا کہ حضرت میکائیل علیہ السلام
نے اور اونکی ساتہہ کے فرشتون نے ابلیس کو اور اوسکی ساتہہ کی شیطانون کو لڑکر زمین پر
گرا دیا اور پہر آسمان پر اونکو جگہہ نہ ملی اس خبر کا صاف ظہور جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم
کی وقت مین ہوا کیونکہ قرآن شریف کی اوترنے سے پہلی جن آسمان تک جا کر فرشتون
کی باتین اونکی چوری سی سنتی تہے فرشتون کو جو حال آئندہ کا اللہ تعالی بتلاتا ہی وہ
احوال جن اونسی سن لیتے تہے اور آدمیون کو آکر بتاتے تہے جب سی حضرت محمد صلی اللہ
علیہ وسلم پر قرآن کا اوترنا شروع ہوا اللہ تعالی نے فرشتون کو جو کے پہرے آسمان پر تہا
حکم دی کہ جو جن باتین سننی آوے اوسپر آگ کا شعلہ تارون سی لیکر پہینکین جب جنون نے
آگ کی مار کہائی بہت سی جن محمدی ہوگئی اور جو ڈہیٹ تہے وہ منکر رہی اونکو آسمان پر
پہر جگہہ نہ ملی جو کوئی اونمین کا فرشتون کی باتین سننی جاتا ہی اوسپر آگ کا شعلہ آتا ہی

جنون کے آشنا جا بجا ملک عرب مین پہیلی ہوئے تہے جنونے جا بجا اقرار کیا کہ آئندہ ابکی کوئی خبر ہمکو معلوم نہین ہوتی اب جو کوئی کان لگاتا ہی اوسپر آگ کا شعلہ آتا ہی جناب یوحنا کو اللہ تعالی نے اسیوقت کا حال دکہلایا تہا اسیوقت کی پاک ارواحون کو خوشی تہی کہ ہمارے ایمان والے بہائیو نکا دشمن جو طرح طرحکی تہمتین اونپر لگاتا تہا گرادیا گیا اللہ کے آگے تہمت لگاتا تہا یعنے یون کہتا تہا کہ یہہ لوگ دین پر مضبوط نہین رہینگے جب مین اونپر طرح طرحکا ظلم کرونگا تو یہہ دین کو چہوڑ دینگے مگر اللہ والون نے اوسکی قول کو جہوٹا کر دیا بڑے بڑے عذابون سے قتل ہونا قبول کیا مگر اللہ کا اور پیغمبرون کا نام لینا نہ چہوڑا یہانتک کہ ہمارے خدا کی نجات یعنے اوسکی طرف سے بندون کی نجات آئی اور اوسکی خاص قدرت اور سلطنت کا ظہور ہوا اور اوسکی مسیح کا یعنے اوس پیغمبر کا اختیار ہوا جسکی بشارتین بیان ہو چکی اس بات پر آسمانون کو اور سب فرشتون کو خوشی کرنیکا حکم ہوا اوس دشمن نے اوس رسول پاک کی ماں کو ستایا اونکو اللہ نے عقاب کے سے دو پر دئیے تاکہ اوس سانپ کے سامنے سے بیابان مین یعنے عرب مین اپنے مقام تک یعنے مدینہ تک اوڑجاوین جہان ایک زمان یعنے ایک ہزار اور دو زمان یعنے دو ہزار اور آدہی زمان یعنے پانسو برس تک پرورش ہوتی ہی یہہ لفظین حضرت دانیال علیہ السلام کے صحیفہ کی ہین وہان اسکا پورا بیان ہو چکا ہے یہہ صورت آپکی ہجرت کی اللہ نے دکہلائی کہ دشمن نے طرح طرح ستایا کافرون کو قتل کی تدبیرین بتلائین اور بار بار قتل پر مستعد کیا مگر اللہ نے بچایا اور امن کے مقام مین پہونچایا اور ابلیس نے منہہ سے پانیکی ندی بہائی اسکا یہہ مطلب کہ ہر طرف سے کافرون کی فوجین آپکے وقت مین اور آپکے نائبون کے وقت مین جمع کین جیسا کہ سولہوین باب کی تیرہوین آیت مین فرمایا ہی کہ اژدہی کے منہہ سے دیوؤن کی ناپاک روحین نکلین جو ساری دنیا کے بادشاہون کے پاس جاتی ہین کہ انکو اللہ تعالی کے بڑے دن کی لڑائی کیواسطے جمع کرین اوسی مطلب کو یہان یون دکہلایا کہ سانپ نے اپنے منہہ سے پانیکی ندی بہائی اور زمین نے ندی کو پی لیا اسکا یہہ مطلب کہ بہت سے کافر ہر طرف قتل ہوئے اور خاک مین مل گئے اسپر ابلیس بہت غصے مین آیا اور

وس عورت کی باقی اولاد سے لڑنے گیا باقی اولاد کا اشارہ جناب امام حسین علیہ السلام
اور اونکے ساتھ والون کی طرف ہی جیسا کہ گیارہوین باب کی ساتوین آیت مین جہان صاف
شہادت کا ذکر ہی وہان یہ لفظ ہی کہ وہ جانور اونسی لڑیگا اور انکو قتل کریگا اور جناب محمد
صلی اللہ علیہ وسلم کی اولاد پاک کا اور تمام امت کا یہہ بڑا تپا ہی کہ حضرت عیسی علیہ السلام
کی گواہی رکہتی ہین یعنی گواہی دیتے ہین کہ حضرت عیسی علیہ السلام اللہ کے بندی اور اوسکی
پیغام پہونچانیوالی ہین آمی ایمان والو اب دیکہو پادری لوگ اسباب کی کہلی بشارت کو
کدہر بہیریتے ہین تفسیر دوالی مین ہی کہ پائیل کہتا ہی کہ قسطنطین کیوقت مین جو لوگ تہی
اونہون نے اس پیش خبری کو اوسی مطابق کیا تہا اسی پادری قسطنطین اگرچہ بت پرستی
چہوڑکر عیسائی ہوا تہا مگر اوسنی دین کے قاعدی ایسی بگاڑی کہ تمہاری کتابین اوسکی
ہجو سی بہری ہوئی ہین ہائے افسوس تمہاری عقلونپر کہ اس جگہہ اتنی بڑی بڑی تعریفون
کو قسطنطین کی تعریف سمجہتی ہو اللہ سی ڈرو اور اس محمدی بشارت کو سمجہو اور دیکہو
کہ اسکی بعد قسطنطین کی شرارتون کا سارا حال اللہ نے جناب یوحنا کو دکہادیا

تیرہوان باب اور مین سمندر کی ریتی پر کہڑا تہا اور ایک جانور کو سمندر سے اوٹہتی
دیکہا جسکی سات سر اور دس سینگ تہی اور اوسکی سینگون پر دس تاج اور اوسکی سرون
پر کفر کے نام تہی اور وہ جانور جو مینی دیکہا چیتی کی شکل تہا اور اوسکی پاؤن بہالو یعنی ریچہ کے
سی تہی اور اوسکا منہہ شیر کے منہہ کا سا تہا اور اژدہی نے اپنی قوت اور اپنا تخت اور بڑا
اختیار اوسکو دیا اور مینی دیکہا اور اوسکی سرون مین سے ایک گویا موت تک زخمی ہی پر
اوسکا زخم کاری چنگا ہوگیا تہا اور ساری زمین اوس جانور کے پیچہی تعجب کرتی چلی
اور اونہون نے اوس اژدہی کی جسنی اوس جانور کو اختیار دیا پوجا کی اور اوس
جانور کو بہی پوجا اور بولی کون اوسہی کی مانند ہی کون اوس سی لڑسکتا ہی اور ایک
منہہ بڑا بول بولنی والا اور کفر بکنی والا اوسکو دیا گیا اور بیالیس مہینی تک لڑائی
کرنیکا اوسکو اختیار دیا گیا اور اوسنی اللہ کے حق مین کفر بکنی پر اپنا منہہ کہولدیا تاکہ
اوسکی نام اور اوسکی مقام اور اونپر جو آسمان مین رہتی ہین کفر بکی اور اوسکو دیا گیا

کہ پاک لوگون سے لڑے اور اونپر غالب ہووے اور سب فرقون اور زبانون اور قومون پر اوسکو اختیار دیا گیا اور زمین کے وے سب رہنی والی اوسکی پوجا کرینگی جنکی نام برہ کی کتاب حیات مین جو بناے عالم سے قتل ہوا نہین لکھی گئی اگر کسیکا کان ہو تو سنی اگر کوئی قید کرنیکو لیجاتا ہی سو قید مین پڑتا ہی اگر کوئی تلوار سے قتل کرتا ہی تو ضرور ہی کہ تلوار ہی سے قتل کیا جاوے پاک لوگون کا صبر اور ایمان یہان ہی اور مینی ایک اور جانور کو زمین سے اوٹھتی دیکھا اور برہ کے مانند اوسکی دو سینگ تھی اور اژدہی کے موافق بولتا تہا اور وہ پہلی جانور کی سارے اختیار پر اوسکی آگے عمل کرتا ہی اور زمین اور اوسکی رہنی والون سے پہلی جانور کو جسکا زخم کاری چنگا ہوا پوجواتا ہی اور وہ بڑے اچنبی ظاہر کرتا ہی یہانتک کہ آدمیون کے سامنی آسمان سے زمین پر آگ گراتا ہی اور اون اچنبون کے وسیلہ سی جنکی دکہانیکی قدرت جانور کے سامنی اوسکو دی گئی زمین کے رہنی والون کو دغا دیتا ہی کہ زمین کے رہنی والون سے کہتا ہی کہ تم اوس جانور کی جسمین تلوار کا زخم تہا پر جیا ہی مورت بناؤ اور اوسکو یہ دیا گیا کہ جانور کی مورت کو جان بخشی تا کہ جانور کی وہ مورت باتین کرے اور اون سبکو جو جانور کی مورت کو نہ پوجین قتل کرواوے اور وہ سب چھوٹون اور بڑون اور دولتمندون اور غریبون اور آزادون اور غلامون کے دہنی ہاتہہ یا ماتھی پر ایک نشان کرواتا ہی اور یہ کہ کوئی خرید فروخت نکر سکی مگر وہی جسمین وہ نشان یا اوس جانور کا نام یا اوسکی نام کا شمار ہو حکمت اسمین ہی وہ جو سمجہہ رکہتا ہی اوس جانور کا عدد گن جائے کیونکہ وہ انسان کا عدد ہی اور اوسکا عدد چہہ سو چہیاسٹھ ہی پادری ڈایوڈیٹی تفسیر مین لکہتا ہی کہ یہ روم کی بت پرست بادشاہونکا احوال ہی کہ نے حضرت یوحنا کو دکھلایا اور دس سینگون سی مراد ہی بت پرست رومیون کی سلطنت اور اژدہی سی مراد شیطان ہی اور سات سرون سی مراد یہ ہی کہ روم کی سلطنتون کی سات قسمین تہین اونمین سے ایک جماعت اوس کمیٹی تہی جو کہ سیزر کے حملی سی بدل گئی تہی اور روم کی سلطنت نے بتون کو پوجا جس سے شیطان پوجا جاتا ہی اور بیالیس مہینی سی مراد ہی وہ مدت جسمین ابتدائی روم کی بت پرستی ...

جاری رکھا اور پاک لوگون سے مراد حضرت عیسی علیہ السلام اور انکی حواری اور سب
عیسائی اور بری سی یعنی بکری کے بچے سے مراد حضرت عیسی علیہ السلام ہین مطلب یہ ہی کہ
روم کی بت پرست بادشاہ عیسائیون کو قتل کرینگے پہر آخر کو برباد ہوجاوینگے پہر چوتہے
جانور کا بیان ہی اوسکو پادری ڈاؤ ڈیلی لکھتا ہی کہ یہ اون لوگون کا ذکر ہی جنہون نے
حضرت عیسی علیہ السلام کے نام سے زور پکڑا اور دوسرے تموت اونکو ملی پادری کا
مطلب ہی کہ روم کے بت پرست بادشاہ جب عیسائی ہوگئے تو وہ دوسرا جانور
تہا کیونکہ اوس پہلی سلطنت کا رنگ بدل گیا اون بادشاہون مین پہلا بادشاہ قسطنطین
ہی جسنے دین مین بڑا فساد ڈالا پادری لکھتا ہی کہ اس دوسرے جانور کی سلطنت آخر
کو فقط پورب کی ضلع مین رہگئی اور ریچہ انیکا یہ مطلب جس جگہہ روم ہی وہان اللہ تعالی
کی موجود ہونیکی ایک جگہہ مقرر کی گئی تہی اور اوسکی تعظیم ہوتی تہی اور زخم کاری کا یہ
مطلب کہ روم کی سلطنت کو اور ترکی قومون نے برباد کیا اور اچہی ہو کہانیکا یہ مطلب
کہ وہ روم کی سلطنت نئی طرح پچہم کی ضلع مین قائم کرینگے جو اگلی سلطنت کی طرح پر
ہوگی جو برباد ہوگئی اور مورت کو جان دینگی کہ مورت بولی اسکا یہ مطلب کہ
قانون بناوینگے اور کوئی خرید فروخت نکر سکیگا جو اونکی سلطنت کی زور کو نمانیگا
خلاصہ یہ ہوا کہ پادری کے نزدیک پہلا جانور جو جناب یوحنا نے دیکہا وہ روم کی
بت پرست بادشاہون کی صورت تہی اور دوسرا جانور روم کے اون بادشاہون
کی صورت تہی جو پیچہے سو عیسائی ہوگئی تہی دیکہو اونکے حق مین صاف فرمایا کہ وہ
اژدہی کیطرح بولتا تہا یعنی بت پرستون کیطرح یہ لوگ بہی شیطانی باتین کرتے تہے
تفسیر ڈوالی رچرڈ منٹ مین ہی کہ رومی سلطنت پر اور ترکی قومون نے حملہ کیا وہ
زخم کاری ہی یہہ یعنی بادشاہت اوٹھی اور پوپون کے ہاتہہ مین بادشاہت پڑی اور
رومیون کا نام پہر قوی ہوگیا اور دو سینگون والا جانور عموما رومی سلطنت ہی
اور دو سینگون والی جانور سے خاص رومی کلیسیا یعنی عیسائی جماعت مراد ہی دو نئی نیام
والی سینگون کا جانور رومی سلطنت ہی کیونکہ وہ دو بادشاہون مین تقسیم ہوئی تہی

اور دو سینگون والی جانور سی مراد رومی کلیسا ہی یعنے پادریون کی جماعت اسی جانور کو
بعد اسکی جہوٹا نبی کہا گیا ہی سولہوین باب کی تیرہوین آیت مین اور اونیسوین باب کی
بیسوین آیت مین جس سے ثابت ہوتا ہی کہ وہ جہوٹی عقیدی تعلیم دیگا اور اوسکی آواز
بہت ڈروانی ہی کہ وہ بت پوجنی کا حکم کرتا ہی اور اسکی سچی پوجنی والون کو اور حضرت
حضرت عیسی علیہ السلام کے ایماندارون کو قتل کا حکم دیتا ہی یعنے یہ دوسری سلطنت
جو ایذا پہونچاتی ہی اوسکو سب اختیار پہلی سلطنت کی حاصل تہی یہ رومی کلیسیا کا بڑا فخر
تہا کرامتین اور معجزے اور خواب اور مکاشفات یعنی غیب کا عالم دیکہنا اور وہان
کے پادریون کی بڑی کارسازی تہی جاہلون کی فریب دینی کو اور مورت یا قائم مقام اوس
جانور کا غالبًا اوسی مراد پوپ ہی وہ دراصل اوس کلیسیا کا بت ہی اوسمین اوس جانور
کی ساری طاقت ہی اور ساری حکومت دینی و دنیوی کا حاکم ہی وہ تو خود کچہہ نہین ہی
وہ تو انسان ہی بے اختیار اور بے قدرت جبتک کہ دو سینگ والی جانور یعنے پادریون
کی جماعت اوسکو پوپ بناکر اوسمین جان ڈالتی ہی اور اوسکو باتین کرنیکی اور حکم دینیکے
لائق کرتے ہی اور اس لائق کرتے ہی کہ جو اوسکا حکم نمانے اور اوسکو نہ پوجی اوسپر عذاب
کرے یہ قول نیوٹن کا ہی اور قدیم لوگون مین دستور تہا کہ غلامون کو آقا کا نشان
ملتا تہا اور سپاہیون کو اپنی فوج کی سپہ سالار کا اور جو کسی دیوتا کو پوجتی ہین اونکو
اوس دیوتا کا اور یہ نشانیان اکثر دہنی ہاتہہ یا ماتہی پر ہوتی تہین اس رسم پر اشارہ
ہی کہ پوپون کی بت پرستی اور خونخواری کی تابعداری کرنا گویا نشان ہی اوس جانور کا
عقیدی مین اور عمل مین اور جو کوئی اونکی رسمون پر نہ چلی وہ اوسکو قوم سی خارج
کردیتی تہی عبرانی مین رومیون کو رومییت کہتی ہین اوسکی عدد چہہ سو چہیاسٹہ ہین
اور یونانی لاطینوس کے عدد تیس اور ایک اور تین سو اور پانچ اور دس اور پچاس
اور ستر اور دو سو ہین تفسیر ہنری اسکاٹ مین لکہا ہی کہ ایرانیوس جو پولی کارب کی
شاگرد ہین اور پولی کارب جناب یوحنا کی شاگرد ہین سو ایرانیوس نے لکہا ہی کہ وہ
لفظ جسکا عدد چہہ سو چہیاسٹہ ہی وہ لاطینوس ہی جو اکثر رومی پوپون کے حق مین

بولا جاتا ہی کیونکہ موافق یونانی حرفون کی جو اسمین ہین اگر اوسکی عدد اکٹھی کئی جاوین تو ٹھیک
چھہ سو چھیاسٹھ ہوتی ہین اب ہم کہتی ہین کہ حضرت دانیال علیہ السلام کے صحیفے مین جہان
رومیون کے بادشاہون مین سی قسطنطین کا صاف صاف بتا دیا ہی کہ وہ پہلون سے
جدا ہوگا اور تین بادشاہون پر غالب ہوگا وہان یہ لفظ فرمایا ہی کہ اوسکا ایک منہہ تہا
جو بڑی بڑی باتین بول رہا تہا وہی لفظ یہان جناب یوحنا نے بہی فرمایا کہ ایک منہہ بڑا
بول بولنی والا اور کفر بکنی والا اوسکو دیا گیا اس سے ہمکو معلوم ہوا کہ یہان پہلی جانور سے
مراد خود قسطنطین ہے وہان یہ لفظ بہی فرمایا تہا کہ وہ اللہ تعالی کے پاک لوگون کو ایذا
دیگا یہان جناب یوحنا فرماتے ہین کہ وہ پاک لوگون سی مقابلہ کریگا اور اونپر غالب ہوگا
ان پتون سے خوب ثابت ہوگیا کہ یہ ذکر قسطنطین کا ہی اوسنی پاک لوگون کو بہت ستایا
سچی عیسائیون پر اتنا ظلم کیا کہ اونہون نے شہرون مین رہنا چھوڑ دیا اور جنگلون مین
جا بسی پہر اوسی قوم کے لوگ محمدیون سی بہت شدت سی لڑے اللہ نے محمدیون کو غلبہ دیا
بیالیس مہینے کی بارہ سو ساٹھہ دن ہوتی ہین جس سے بارہ سو ساٹھہ برس مراد ہین یہی
دین محمدی کی ترقی کا زمانہ ہی اس زمانے مین بہی رومی نصاری کبہی کبہی مسلمانون
سے لڑتے رہی اور پانچوین صدی کے آخیر مین اونہون نے مسلمانون پر بڑا غلبہ کیا تہا
پہر اللہ نے انکو عاجز کر دیا پہر دوسرا جانور جو جناب یوحنا نے دیکہا وہ بقول تفسیر ڈوالی کی پادریون
کی جماعت ہی اور وہ پہلی جانور کے یعنی رومی بادشاہون کے آگی پیشکاری کرتے تہی اور اپنی
بادشاہون کو بچاتے تہی اور جہوٹ موٹ کی شعبدی دکہلا کر جاہلون کو فریب مین لاتی تہی
اور کیا عجب ہی کہ قسطنطین یا اور بادشاہون کی صورت بنا کر جادو کے زور سی اوس سے
باتین بہی کرواتے ہون جناب یوحنا نے فرمایا کہ جو تلوار سے قتل کرتا ہی وہ ضرور ہی کہ تلوار
سے قتل کیا جاوے اس پیش خبری کا صاف یون ظہور ہوا کہ رومی لوگ جو جہوٹے عیسائی تہی
محمدیون کی تلوارون سے قتل ہوئی جاننا چاہیے کہ اس کتاب مین حضرت عیسی علیہ السلام کو
جا بجا کئی جگہہ برے کا لفظ آیا ہی یعنی بکری کا بچہ پانچوین باب مین یہ بیان ہی کہ جناب
یوحنا نے ایک برہ دیکہا کہ یون کہڑا تہا گویا ذبح کیا ہوا تہا اور چوبیسون بزرگ بولی کہ تو

ذبح ہوا اور اپنی لہو سی ہمکو اپنی خدا کیواسطے ہر فرقے اور زبان اور امت اور قوم مین سے مول لیا
اب اس باب کی آٹھوین آیت مین یون ہی کہ وہ بناءی عالم سے یعنی جب سے دنیا کا پیدا کرنا اللہ
نے شروع کیا تب سی وہ ذبح ہوا اسکا مطلب یون سمجھنا چاہیئے کہ حضرت عیسی علیہ السلام کا
ظالمون کے ہاتھہ سی قتل ہونا اللہ نے مقدر مین لکہا تہا جب وہ وقت مقدر آ پہونچا آپکو
صبر کیا اور اللہ کی رضا پر راضی رہی تو ثواب شہادت کا بیشک آپکو مل گیا اللہ نے آپ
پر سی اوس قضا کو ٹالدیا اور آپکی بدلی دوسرے شخص نے اپنا قتل ہونا قبول کیا جیسا کہ انجیل
پاک کی بشارتون کے بعد اسکا پورا بیان ہو چکا ہی تو آپکی خادم لوگ آپکی لہو کی برکت
سی ایمان پر مضبوط رہی جیسا کہ بارہوین باب کی گیارہوین آیت مین فرمایا ہی چودہوان
باب جناب یوحنا فرماتے ہین اور مینی نگاہ کی اور دیکہو وہ برہ صیہون پہاڑ پر کہڑا تہا
اور اوسکی ساتہہ ایک لاکہہ چوالیس ہزار جنکی ماتہون پر اوسکی باپ کا نام لکہا تہا اور مینی آسمان
سی ایک آواز سنی جو بہت پانیون کے شور اور بڑی گرج کی آواز کی مانند تہی اور مینی بربط
بجانیوالون کی آواز جو اپنی بربط بجاتے تہی سنی اور وی تخت کے سامنی اور اون چارون
جاندارون اور بزرگون کے آگے گویا نیا گیت گا رہی تہی اور کوئی اون ایک لاکہہ چوالیس ہزار
کے سوا جو زمین سی خریدی گئی تہی اوس گیت کو سیکہہ نہ سکا یہ وی لوگ ہین جو عورتون
کے ساتہہ گندگی مین نہ پڑی کیونکہ کنواری ہین یہ وی ہین جو برے کی پیچہی جاتے ہین جہان
کہین وہ جاتا ہی یہ خدا اور برے کی لیے پہلی پہل ہوکر آدمیون مین سے مول لیے گئی ہین
اور اونکی منہ مین مکر پایا نہ گیا کیونکہ وی خدا کی تخت کے آگے بے عیب ہین اسکے ایمان والو اس
جگہہ وہ محمدی بشارت یاد کرو جو چہپا نوین زبور مین ہے کہ اللہ کے لیے ایک نیا گیت گاؤ
پہر حضرت اشعیا علیہ السلام کے بیالیسوین باب مین پہلی فرمایا خداوند کے لیے ایک نیا گیت
گاؤ پہر مکہ اور مدینہ کا صاف پتا بتلایا اوسکا ظہور حضرت یوحنا کے وقت تک نہین ہوا تہا
حضرت یوحنا نے پہلی برے کو یعنی حضرت عیسی علیہ السلام کو دیکہا اور وہ ایک لاکہہ چوالیس
ہزار جنکا ذکر ساتوین باب مین ہو چکا ہی اونکو آپکی ساتہہ دیکہا پہر وہ لوگ دیکہی جو نیا گیت
گا رہی تہی اور اوسکو اونہین ایک لاکہہ چوالیس ہزار اسرائیلیون نے سیکہا اسرائیلیون

مین سی اونکی سوا کوئی کر سیکہہ نہ سکا یہ نیا گیت قرآن مجید ہی اور اسرائیلیون مین سی جو محمدی ہونی
والی تہی اور قرآن کو سیکہنی والی تہی وہ اللہ نی جناب یوحنا کو دکہلائی وہ اللہ کی اور حضرت عیسی
علیہ السلام کے پہلی پہل ہین اور اللہ نے اونکو خریدا ہی یعنی اپنا خاص بندہ بنایا ہی جناب یوحنا
فرماتے ہین اور مینی ایک اور فرشتہ کو ہمیشہ رہنی والی انجیل لئی ہوئے دیکہا کہ آسمان کی بیچون
بیچ اوڑ رہا تہا تا کہ زمین کے رہنی والون اور سب قومون اور فرقون اور زبان والون
اور لوگون کو خوش خبری سناوی اور اوسنی بڑی آواز سی کہا اللہ سے ڈرو اور اوسکا
جلال ظاہر کرو کیونکہ اوسکی عدالت کی گہڑی آ لگی اور اوسیکو پوجو جسنی آسمان اور زمین
اور سمندر اور پانیکی چشمی پیدا کئی اور اوسکی پیچہی ایک اور فرشتہ آکر یون بولا کہ بابل وہ بڑا
شہر گر پڑا گر پڑا کیونکہ اوسنی اپنی حرام کاری کی شراب غضب ساری قومون کو پلائی پہر
ایک تیسرا فرشتہ اونکی پیچہی آیا اور بڑی آواز سے بولا کہ جو کوئی اوس جانور اور اوسکی مورت
کی پوجا کرتا ہی اور اوسکا نشان اپنی ماتہی پر یا اپنی ہاتہہ پر ہوئی دیتا ہی وہ خدا کی غضب
کی اوس شراب کو جو اوسکی تہر کے پیالہ مین بے ملائی ڈہالی گئی ہی پئیگا اور پاک فرشتون کے
آگی اور برے کی سامنی آگ اور گندہک مین عذاب اوٹہاویگا اور اونکی عذاب کا دہوان ہمیشہ ہمیشہ
اوٹہتا رہیگا اور اونکو جو اوس جانور اور اوسکی مورت کو پوجا کرتے ہین اور اوسکو جو اوسکی
نام کا نشان لئی ہی رات دن کبہی آرام نہین پاک لوگون کا صبر اسی مین ہی ہین وہ
ہین جو خدا کے حکمون اور عیسائی ایمان کو لئی رہتے ہین اور مینی آسمان سی ایک آواز
سنی جو مجہسی کہتی تہی کہ لکہہ مبارک وی مردی جو خداوند مین ہوکی اب سی مرتے ہین روح
کہتی ہین کہ ہان وہ اپنی محنتون سی آرام پاتی ہین اور اونکی اعمال اونکی پیچہی چلی آتے ہین آنے
ایمان والو جناب یوحنا کو اللہ نے دکہلا دیا کہ ایک اور انجیل اللہ بہیجیگا جو ہمیشہ رہیگی اور
اوسکی حکم کبہی موقوف نہونگی وہ انجیل یہی قرآن مجید ہی جو اللہ نے ہماری پیغمبر برحق محمد
صلی اللہ علیہ وسلم پر اوتارا اس قران کو فرشتہ لئی ہوئے تہا تا کہ زمین کے رہنی والون
اور سب قومونکو خوش خبری سناوی یہ خاص پتا قران مجید کا ہی کہ اسمین اللہ نے
آدمیون کی اور جنون کی سب قومون کو سمجہایا ہی دوسرا پتا یہ دیا کہ عدالت کی گہڑی

آپہونچی یعنی وہ بڑے عدالت جسمین سب کافرون پر جہاد ہوگا وہ اس کتاب کے اوترنیکی ساعت ہوگا اور اوسمین سب کتابون کے موافق یہی حکم ہوگا کہ فقط ایمان ہی کو پوچھے پہر دوسرے فرشتے نے اوسوقت کا یہ پتا بتلایا کہ بابل گر پڑا یعنی وہان کے کافرون کو بڑی سزا ملیگی اور بابل ویران ہو جائیگا تیسرے فرشتے نے تاکید کردی کہ خبردار قسطنطین کو اور اوسکی مورت کو مت پوجیو پادری ڈاایوڈیٹی لکھتا ہے کہ یہ جو ہمیشہ کی انجیل کی بشارت ہے یہان پہلا وعظ حواریون کا سمجھنا نہ چاہیے لیکن پہر جو اوسکے بعد عجائبات سے اوسکا وعظ دنیا مین شروع ہوگا یہ اوسکی بشارت ہے دیکھو پادری سمجھ گیا ہے کہ ایک انجیل تو حضرت عیسی علیہ السلام سنا چکے اور اونکے بعد وہی انجیل حواریون نے لوگون کو سنائی یہان اوس انجیل کا ذکر نہین ہے یہان جو حضرت یوحنا کو ہمیشہ کی انجیل کہائی گئی یہ دوسرے کتاب کے اوترنے کی خبر ہے یہ سوچ کر پادری بات بدلتا ہے اور لکھتا ہے کہ اس سے مراد وہی پہلی انجیل ہے مگر مطلب یہ ہے کہ اوسکا وعظ نئی طرح پر عجائب طور پر شروع ہوگا اے پادری وہ عجائب طور سکا وعظ انجیل کا حواریون سے بڑہ کر بتلا اوکسنے کہا چھہ سو برس تک حواریون سے افضل کون ہوا اسلئے بیشک انجیل کے بعد دوسری کتاب کے اوترنے کی بشارت ہے اور یہ جو فرمایا کہ مبارک وہ لوگ ہین جو ابسے مرتے ہین پادری لکھتا ہے کہ اسکا مطلب یہ ہے کہ انجیل اور ایمان کے قائم ہونیکے بعد اے پادری اسکا یہ مطلب ہے کہ انجیل کے بعد دوسری کتاب پر بھی ایمان لا کر جو مرے گا اوسکے بہت بڑے نصیب ہین جناب یوحنا فرماتے ہین پہر مینے دیکھا اور دیکھو ایک سفید بدلی اور اوس بدلی پر کوئی ابن آدم سا بیٹھا تھا جسکے سر پر سونے کا تاج اور اوسکے ہاتھہ مین ایک تیز ہنسوا تھا اور ایک اور فرشتہ ہیکل سے یعنی مسجد سے نکلا اور اوسکو جو بدلی پر بیٹھا تھا بڑی آواز سے پکارنے لگا کہ اپنا ہنسوا لگا اور کاٹ کیونکہ کاٹنے کی گھڑی تیرے واسطے آپہونچی ہے کہ زمین کی فصل پک گئی ہے اور اوسنے جو بدلی پر بیٹھا تھا اپنا ہنسوا زمین پر لگایا اور زمین کاٹی گئی اور ایک اور فرشتہ ہیکل سے یعنے مسجد سے جو آسمان مین ہے نکلا جسکے پاس بھی ایک تیز ہنسوا تھا اور ایک اور فرشتہ جسکا آگ پر اختیار تھا قربان گاہ سے

اور اوسکو جسکی ہاتھہ مین تیز ہنسوا تہا بڑی شور سی یہہ کہکر پکارنے لگا کہ اپنا تیز ہنسوا لگا اور زمین کے انگوری درخت کی گچھی کاٹ کیونکہ اوسکی انگور پک چکی اور اوس فرشتہ نے اپنا ہنسوا زمین پر لگایا اور زمین کی انگوری درختون کے گچھون کو کاٹا اور خدا کے غضب کی بڑے کولہو مین ڈالدیا اور کولہو شہر کے باہر پیر اگیا اور کولہو سے لہو سو کوس تک ایسا بہا کہ گہوڑون کی باگون تک پہونچا پادری ڈالیوڈیٹی لکہتا ہی کہ اس جگہہ لڑائیون کی اور دنیا کی بربادیون کی خبر ہی جو انجیل کے قائم ہونیکے وسیلہ سے اونمین ہونگی اے محمدی بہائیو اس جگہہ متی کی انجیل کی تیرہوین باب کی وہ مثال یاد کرو جسمین یہہ خبر دی ہی کہ ابن آدم نے یعنے حضرت عیسی علیہ السلام نے جو دنیا کے کہیت مین اچہی بیج بوئی ہین اوسمین شیطان نے آکر کڑوی دانے بو دئی آخری زمانہ مین اس کہیت کی کاٹنی کا وقت آویگا اور ایسا ہوگا کہ ابن آدم اپنی فرشتون کو بہیجیگا وہ سب بدکارون کو جلتی تنور مین ڈالدینگے دیکہو وہی وقت اللہ نے حضرت یوحنا کو دکہلایا کہ بدلی پر حضرت عیسی علیہ السلام کو بیٹہی ہوئے دیکہا کہ اونہون نے ہنسوا لگا کر کہیت کو کاٹنا شروع کیا یہہ صاف محمدیون کی جہاد کا وقت اللہ نے پہلی سے جناب یوحنا کو دکہلایا اور یہہ بہی دکہلایا کہ حضرت عیسی علیہ السلام بہی اس جہاد مین شریک ہین اور اپنی کہیت کی کڑوے دانون کو کاٹ رہی ہین یعنی جہوٹے عیسائیون کو قتل کر رہی ہین اور فرشتہ بہی اس کام مین شریک ہی فرشتہ نے انگور کی گچھون کو یعنے بے ایمان لوگون کو اللہ کے غضب کی کولہو مین ڈالدیا اور بے ایمانونکا لہو اتنا بہا کہ سو کوس تک پہونچا پندرہوان باب جناب یوحنا فرماتے ہین اور مینی ایک اور نشان آسمان مین دیکہا جو بڑا اور عجیب تہا یعنی سات فرشتی جو پچہلی سات آفتین لئی ہوئے تہی کیونکہ اونمین خدا کا غضب بہرا ہوا ہی اور مینی گویا شیشہ کا ایک سمندر آگ سی ملا ہوا دیکہا اور اونکو بہی جو اوس جانور اور اوسکی مورت اور اوسکی نشان اور اوسکی نام کے عدد پر غالب آئی تہی اوس شیشہ کی سمندر پر خدا کی بربطین لئی کہڑی تہی اور خدا کی بندے موسی کا گیت اور برے کا گیت یہہ کہکر گا رہے تہی کہ اے خداوند خدا قادر مطلق تیرے کام بڑے اور عجیب ہین اے پاکون کے بادشاہ تیری

راہین راست اور درست ہین اے خداوند کون تجھسے نہ ڈریگا اور تیرے نام کا جلال ظاہر کریگا
کیونکہ تو ہی فقط قدوس ہی کہ ساری قومین آوینگی اور تیرے آگی سجدہ کرینگی کہ تیری سچی
عدالتین ظاہر ہوئین ہین آخر ایمان والوں پر جناب یوحنا کو اللہ نے وہ لوگ دکھلائی کہ جو اوس
جانور پر یعنے قسطنطین پر اور اوسکی مذہب والون پر غالب ہوئی تھی وہ محمدی لوگ
ہین جنہون نے روم اور شام کو چھوڑکے عیسائیون کو کاٹ ڈالا وہ لوگ حضرت داؤد
علیہ السلام کی زبور کے موافق بربط بجاتے تھے اونکا ذکر اوپر کی باب مین ہوچکا ہی کہ وہ
نیا گیت گا رہے تھے یہان یون فرمایا کہ حضرت موسی علیہ السلام کا گیت اور برّہ کا یعنی
حضرت عیسی علیہ السلام کا گیت گاتی تھی اسمین یہ اشارہ ہی کہ محمدی لوگ حضرت موسی
اور عیسی علیہما السلام کو بہت مانینگے قرآن اور حدیث مین اونکی تعریفین پڑھینگے
وہ لوگ یہ گیت گا رہے تھے کہ یا اللہ تو بڑی بڑی کام کریگا ساری قومین آوینگی اور تیرے آگی
سجدہ کرینگی اللہ نے حضرت یوحنا کو دکھلایا کہ وہ وقت جسکی زبور مین بشارت ہی وہ وقت ابھی
تک نہین آیا اگرچہ غیر قومون مین عیسائی دین پھیل چلا مگر بہت بڑا ظہور زبور کی خوش
خبریون کا جب ہوگا جب اللہ کی بڑی عدالتین ظاہر ہونگی یعنے ہر ہر قوم مین بہت کافر
قتل ہونگی اور بہت ایمان لاوینگی جناب یوحنا فرماتے ہین اور بعد اسکی مینے دیکھا اور دیکھو
گواہی کے خیمہ کی ہیکل آسمان پر کھولی گئی اور وے سات فرشتے اون سات آفتون کو لئی
ہوئے صاف براق پوشاک پہنے ہوئے اور سونے کے سینہ بند سینون پر لگائی ہوئی ہیکل
سی نکل آئی اور اون چار جاندارون مین سے ایک نے سونیکی سات پیالی خدا کی قہر سے
بھری ہوئی جو ہمیشہ زندہ ہی اون ساتون فرشتونکو دی اور ہیکل خدا کے جلال اور اوسکی
قدرت کی سبب دہوئین سی بھر گئی اور جبتک اون ساتون فرشتون کی سات آفتین
انجام تک نہ پہنچین کوئی ہیکل مین داخل نہوسکا آخر ایمان والو یہان پہر ہیکل یعنے مسجد کی
صورت آسمان پر دکھائی گئی اور وہ فرشتی جنکو عذاب کی پیالی دینے لگی تھی اوسی مسجد
سے نکلی تھی اشارہ صاف مسجد بیت المقدس کیطرف ہی جسکو رومی بت پرستون نے
برباد کیا تھا اور روم کی جھوٹی عیسائیون نے اوسکو گوبر خانہ بنایا تھا اسلئی اون ظالمون پر

یہ عذاب آیا تہا اور رجب تک اون ساتون عذابون کا زمانہ پورا نہوا تب تک اوس مسجد مین
اللہ کے جلال اور قہر کا ظہور رہا اور کوئی اوسمین داخل نہ ہوسکا جب ان عذابون کا زمانہ
تمام ہوا تب رحمۃ للعالمین محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی قدم مبارک اوس مسجد مین آئی اور
محمدی لوگ اوسمین اللہ کی عبادت کرنے لگی سولہوان باب جناب یوحنا فرماتے ہین اور
مینی ہیکل سے ایک بڑی آواز سنی جو اون سات فرشتون کو کہتی تہی کہ چلو اور خدا کے
قہر کے سات پیالون کو زمین پر اونڈیلو اور پہلا چلا اور اپنا پیالہ زمین پر اونڈیلا تب اون
لوگون مین جن پر اوس جانور کا نشان تہا اور او نہین جو اوسکی سورت کو پوجا کرے تہی بُرا
اور زبون پہوڑا پیدا ہوا آگے ایمان والو اس جگہہ آٹھوین باب کی خبرین یاد کرو وہی
خبرین یہان بہی ہین وہان پورا بیان ہوچکا ہی یہان مختصر طرح پر لکھا جاتا ہی وہان
سات فرشتون نے نرسنگی پہونکی تہی یہان سات فرشتون نے اللہ کے غضب کے
پیالی اونڈیلی وہان پہلی فرشتی کے ذکر مین فرمایا ہی کہ اولی اور آگ خون آمیز موجود ہوئی تفسیر
ڈوالی مین ہی کہ یہ خبر الارک گاتھی کے ہی جسنی روم کو برباد کیا یہان فرمایا ہی کہ بت پرستون
کی پہوڑا نکلا بیان بہی اوسکی خبر ہی آب فرماتے ہین پہر دوسری فرشتہ نے اپنا پیالہ سمندر
مین اونڈیلا اور وہ مردے کا سا لہو ہوگیا اور ہر ایک جان دار جو سمندر مین تہا مر گیا
وہان دوسری فرشتے کے ذکر مین فرمایا تہا کہ بڑا پہاڑ آگ سی جلتا ہوا سمندر مین ڈالا
گیا اور سمندر کا تیسرا حصہ لہو ہوگیا اور مخلوقات کی تہائی جتنی سمندر مین جان
رکہتی تہی مر گیی وہان تفسیر ڈوالی کے موافق اٹیلا کی خبر ہی جسنی اٹلی پر حملہ کیا اور
روم کو دبایا یہان فرمایا کہ قہر کا پیالہ سمندر مین اونڈیلا اور وہ لہو ہوگیا اور جاندار
مر گیی یہان بہی اوسکی خبر ہی آب فرماتے ہین اور تیسری فرشتہ نے اپنا پیالہ ندیون اور
پانیون کے چشمون مین اونڈیلا اور وہ لہو ہوگیی اور مینی پانیون کے فرشتہ کو یہ کہتے
سنا کہ اے خداوند جو ہی اور جو تہا تو ہی عادل اور قدوس ہی کہ تونے یون عدالت کی ہی
کیونکہ اونہون نے پاکون اور نبیون کا خون بہایا ہی سو تونے پینے کو اونہین لہو دیا کہ
وہ اسی لایق ہین اور مینی ایک اور کو قربان گاہ مین سے یہ کہتی سنا کہ ہان اے خداوند

خدا قادر مطلق تیری عدالتین سچی اور راست ہین قرآن بہی تیسرے فرشتے کے ذکر مین فرمایا تہا کہ بڑا ستارہ چراغ سا جلتا ہوا آسمان سے لوٹتا اور ندیون اور پانیکی سوتون کی تہائی پر جا گرا وہان تفسیر ڈوالی کے موافق جنسرک بادشاہ کی خبر ہے یہان بہی قہر کا پیالہ ندیون اور پانیون کے چشمون مین اونڈیلا یہان بہی اوسکی خبر ہے کہ اوسکی ہاتہون جہوٹے عیسائیون پر قہر نازل ہوا آپ فرماتے ہین اور چوتہی فرشتے نے اپنا پیالہ سورج پر اونڈیلا اور اوسکو قدرت دی گئی کہ آدمیون کو جہلسائی اور آدمی سخت گرمی سے جہلس گئی اور خدا کی نام پر جو ان آفتون پر اختیار رکہتا ہی کفر بکتی تہی اور اونہون نے توبہ نکی کہ اوسکا جلال ظاہر کرین قرآن چوتہی فرشتے کی ذکر مین فرمایا تہا کہ تہائی سورج اور تہائی چاند اور تہائی ستارے مارے گئی وہان تفسیر ڈوالی کے موافق اودعا سر اور تہیودورک اور استروگاتہ کی خبر ہے جنکے غلبہ سی یجیم کی سلطنت مین رومیونکا آفتاب بجہ گیا یہان بہی فرمایا ہے کہ قہر کا پیالہ سورج پر اونڈیلا یہان بہی وہی مطلب ہی آپ فرماتے ہین اور پانچوین فرشتے نے اوس جانور کے تخت پر اپنا پیالہ اونڈیلا اور اوسکی بادشاہی مین تاریکی چہاگئی اور وہ مارے درد کے اپنی زبانین چباتے تہی اور اپنی دردون اور اپنی پہوڑون کی باعث سی آسمان کے خدا پر کفر بکتی تہی اور اپنے کامون سے توبہ نہ کی قرآن پانچوین فرشتے کے ذکر مین فرمایا تہا کہ وہ کنوان جسکی تہاہ نہین اوسکی دہوئین سے سورج اور ہوا تاریک ہو گئی یہان فرمایا کہ اوس جانور کی بادشاہی مین اندہیرا چہاگیا وہان ٹڈیون کے پہیل جانیکی خبر تہی اور فرمایا تہا کہ اونکی ایذا بچہو کے ڈنک کی سی تہی جب وہ آدمیون کو مارتا ہی وہان تاریخ ابو الفدا اور تاریخ قرمانی کے موافق ٹڈیون کی اور قحط کی خبر تہی یہان درد اور پہوڑونکا ذکر ہے کال اور قحط کا بہی بڑا درد ہوتا ہے یہان بہی اوسیقوت کی خبر ہی اور کیا عجب ہی کہ وہ ٹڈیان بچہوئون کی طرح آدمیون کو کاٹتی ہون واللہ اعلم آپ فرماتے ہین اور چہٹی فرشتے نے اپنا پیالہ اوس بڑے دریا دریائی فرات پہین اونڈیلا اور اوسکا پانی سوکہ گیا تاکہ پورب کے بادشاہون کے لئی راہ تیار ہووے اور

مینڈ اوس اژدہی کے منہ سے اور اوس جانور کے منہ سے اور جھوٹے نبی کے منہ سے تین ناپاک روحون کو مینڈکون کی شکل نکلتی دیکھا کہ وہ آچنبہی دیکھانے والے دیوؤن کی روحین ہین جو زمین کے اور ساری دنیا کے بادشاہون پاس جاتے ہین کہ اونکو قادر مطلق خدا کے بڑے دن کی لڑائی کے واسطے جمع کرین وہان چھٹی فرشتے کی ذکر مین فرمایا تھا کہ اون چارون فرشتون کو جو فرات کی بڑی ندی پر بند ہین کھول دے پہر آگی بڑی لڑائی کی خبر تھی وہان تاریخ ابالفدا کے موافق اوس لڑائی کی خبر تھی جو سن پانسو اوتالیس عیسوی مین دریای فرات کے کنارے پر فارس والون اور روم والون مین ہوئی یہان بھی وہی دریای فرات کا اور پورب کے بادشاہون کے آنیکا ذکر ہی پادری طامس اسکاٹ نی لکہا ہی کہ سیدیہ بابل سے اوترطرف ہی اور اوسکی پورب مین فارس ہی معلوم ہوا کہ یہان بھی فارس کے بادشاہون کی خبر ہے جو پورب کیطرف سی بابل مین دریای فرات پر سیدہون سے لڑنے آئی تھی اب جناب یوحنا فرماتے ہین کہ مینڈ اژدہی کے یعنے شیطان کی منہ سے اور اوس جانور کے یعنے قسطنطین کے منہ سے اور جھوٹے نبی کے یعنے جھوٹے وعظ کہنی والی کے منہ سی یعنے وہ جھوٹے پادری جو جھوٹے عیسائیون کے مذہب کے موافق بولتے ہین اونکی منہ سی شیطانون کو نکلتی دیکھا نبی کے معنے ہین خبر دینے والا تو اصل نبی جنپر اللہ کا کلام اوترتا ہی وہ لوگون کو اوسکی خبر دیتی ہین اونکا یہان ذکر نہین یہان نبی کو یہ معنی ہین کہ جو پڑہے ہوئے لوگ ہین وہ لوگون کو دین کی باتون کی خبر دیتے ہین پولوس نے جو خط قرنتیون کو لکھا ہی اوسکا چودہوان باب دیکھو وہان وعظ کہنے والون کا صاف ذکر ہی اور اونکی حق مین نبی کا لفظ کہا ہی اس جگہہ پر جو جھوٹے نبی کا لفظ ہی یہان ایمان کے دشمن کہتے ہین کہ معاذ اللہ یہ اشارہ جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف ہی پادری ڈایوڈیلی اس قول کو نقل کرکے رد کرتا ہی اور لکھتا ہی کہ ٹھیک بات یون سمجھی جاتی ہے کہ یہ خاص وہ شخص ہے جو سلطنت کی تخت پر کامیابی کریگا جسکو تیرہوین باب کی گیارہوین آیت مین جانور کہا ہے یعنے جسکا ذکر اوپر ہوچکا اور مراد اوس سے فرقہ پروٹسٹنٹ کی پادریون کے نزدیک قسطنطین وغیرہ جھوٹے عیسائی ہین

یا اونکی پادریون کی جماعت ہی اور ہمارے نزدیک یہ بہی ہوسکتا ہی کہ اوس سے مراد
دجال ہی جسکی بہت خبرین ہمارے رسول پاک محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے دین تہین
وہ مدت سی پیدا ہوچکا ہی جامع ترمذی مین ثابت ہی کہ ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم
کے زمانہ مین تمیم داری جو پہلے نصرانی تہی پہر محمدی ہوئی اونکا جہاز گردش مین آگیا
تہا وہ ایک ٹاپو مین پہونچی وہان دجال کو دیکہا اور اوس سے باتین کین اوسنے خود اقرار
کیا کہ مین دجال ہون سو وہ آخر زمانہ مین نکلیگا پہلی کہیگا کہ مین نبی ہون پہر کہیگا کہ
مین خدا ہون پولوس نے تسلونیقیون کے دوسرے خط کی دوسرے باب مین صاف
لکہا ہی کہ حضرت عیسی علیہ السلام کے آنے کے واسطے مت گہبراو کیونکہ وہ دن نہین
آویگا جب تک پہلی یہ بات نہولی کہ گناہ کا انسان ہلاکت کا فرزند ظاہر ہوگا وہ ہر ایک
سے جو خدا یا معبود کہلاتا ہی اپنے تئین بڑا سمجہتا ہی یہان تک کہ وہ خدا کی ہیکل مین
خدا بن بیٹہیگا اور اپنی تئین دکہلاویگا کہ مین خدا ہون پہر فرماتے ہین کہ حضرت عیسے
علیہ السلام اپنی منہہ کے دم سے اور اپنی آنیکی تجلی سے اوسکو فنا کرینگے کہ اوسکا ظہور
شیطان کی تاثیر کے موافق جہوٹ کی ساری قدرت اور نشانیون اور اچنبہون اور ہلاک
ہونیوالون کے درمیان شرارت کی ہر طرح کی دغابازی کے ساتہہ ہوگا اب اس
مقام مین جناب یوحنا کو یہ دکہایا گیا کہ ابلیس کے منہہ سے اور رومی نصرانی بادشاہون
کے منہ سی اور جہوٹے پادریون کے منہہ سے اور دجال کے منہہ سے شیاطین نکلی یعنے جو
شیاطین اون لوگون کے بدن مین گہسے ہوئے بیٹہی تہی وہ باہر نکلی اور سارے
جہان کے بے ایمان بادشاہون کے پاس جاتے ہین کہ جب اللہ تعالی کی بڑی لڑائی
کا یعنے محمدیون کے جہاد کا دن آوے اوسدن ایمانوالون سے لڑنے کے لئی کافرون
کو تیار کرین اب جناب یوحنا فرماتے ہین اور ساتوین فرشتے نے اپنا پیالہ ہوا مین
اونڈیلا اور آسمان کی ہیکل مین سے تخت کی طرف سی بڑی آواز یہ کہتی ہوئے نکلی کہ
ہوچکا اور آوازین اور گرجین اور بجلیان ہوئین اور بڑا زلزلہ آیا جسکی موافق
جب سی آدمی زمین پر پیدا ہوا تہا ایسا بڑا اور سخت زلزلہ ہوا اور وہ بڑا شہر

تین ٹکڑے ہوگیا اور قومون کے شہر گر گئی اور بڑا بابل خدا کے حضور یاد آیا کہ اوسکو اپنے بڑے
قہر کی شراب کا پیالہ دیوے اور ہر ایک ٹاپو بہاگا اور پہار نہین پائی گئی اور آسمان سی آدمیون
پر من من بہر کی بڑے اولی گرے اور اولی کی آفت سی آدمیون نے خدا پر کفر بکا کیونکہ اون
اولون کی آفت نہایت ہی سخت تہی آے ایمان دالو یہ جو فرمایا کہ ہو چکا پادری ڈالیو
دینی لکھتا ہی کہ اسکا یہ مطلب کہ اوس جانور پر جو سزا کا حکم ہی جہٹ پٹ پورا ہو جائیگا
ہم کہتے ہین کہ اسمین صاف اشارہ ہی کہ وہ جو سات آفتون کا زمانہ تہا وہ ہو چکا
اب وہ زمانہ رحمت کا آتا ہے جسمین لوگ مسجد بیت المقدس مین اللہ کی عبادت
کرینگی وہان ساتوین فرشتے کے ذکر مین فرمایا تہا کہ اون دنون مین اللہ کا پوشیدہ بہید
جسکی اللہ نے پیغمبرون کو خوشخبری دی ہے وہ ظاہر ہوگا پہر فرمایا تہا کہ ساتوین فرشتے
نے پہونکا اور آواز آئی کہ دنیا کی بادشاہتین اللہ کی اور اوسکی مسیح کی یعنے اوسکے
پیغمبر کی ہوگئین مسیح کا لفظ ان کتابون مین سب پیغمبرون کی حق مین بولا جاتا ہے
یہان اوس بابل و شباہت کا صاف بہید بتلایا کہ بابل پر اللہ کا قہر نازل ہوا اور کافرون
کی شہرون پر بڑی بڑی آفتین آئین کہ اونہون نے کفر بکا اور وہ قتل ہوئی سترہوان
باب جناب یوحنا فرماتے ہین کہ ایک اون سات فرشتون مین سے جنکی پاس
سات پیالی تہی آیا اور مجہسی باتین کین اور کہا کہ ادہر آ مین تجکو اوس بڑی کسبی
کی سزا جو بہت پانیون پر بیٹہی ہے دکہلاؤنگا جسکی ساتہ زمین کے بادشاہون نے
حرام کاری کی اور جسکی حرام کاری کی شراب سی زمین کے رہنے والی متوالی ہوئے
اور وہ مجہے روح مین جنگل مین لے گیا اور مینے ایک عورت کو قرمزی رنگ جانور پر
جو کفر کے نامون سی بہرا تہا جسکی سات سر اور دس سینگ تہی بیٹہی دیکہا اور عورت
ارغوانی اور قرمزی جوڑا پہنے اور سونے اور جواہر اور موتیون سے اراستہ تہی اور
سونے کا پیالہ مکروہات سے اور اپنی حرام کاری کی گندگی سے بہرا ہوا اپنی ہاتہ
مین لیے تہی اور اوسکی ماتہی پر یہہ نام لکہا تہا کہ راز بابلون بڑی چہینالون
اور زمین کی مکروہات کی مان اور مینے دیکہا کہ وہ عورت پاک لوگون کی خون سے

اور عیسی کے شہیدون کے خون سے متوالی ہو رہی تھی اور مین اوسکو دیکھکر سخت حیرانی
مین دنگ ہو گیا اور اوس فرشتے نے مجھی کہا تو کیون دنگ ہو مین اوس عورت اور
جانور کا بھید جسپر وہ سوار ہے اور جسکی سات سر اور دس سینگ ہین تجھسے کہونگا وہ
جانور جو تو نے دیکھا سو تھا اور اب نہین ہی اور اوس اتھاہ کوئین سے نکل آویگا اور
ہلاکت مین جاویگا اور زمین کے رہنیوالے جنکے نام زندگی کی کتاب مین بنای عالم سے
لکھی نگئی جانور کو دیکھکی کہ وہ تھا اور نہین ہے ہرچند ہے تعجب کرینگی یہان وہ عقل
ہی جسکی حکمت ہی وی سات سر سات پہاڑ ہین جنپر عورت بیٹھی ہے اور سات بادشاہ
بھی ہین پانچ گر گئی اور ایک ہی دوسرا اتبک نہین آیا اور جب آویگا اوسکا رہنا تھوڑے
مدت تک ہوگا اور جانور جو تھا اور نہین ہے آٹھوان وہی ہے اور اون سات مین سے
ہے اور ہلاکت مین جاتا ہے اور دس سینگ جو تو نے دیکھی دس بادشاہ ہین جنھون نے
اتبک بادشاہت نہین پائی لیکن جانور کے ساتھ ایک گھڑی تک بادشاہون کا
سا اختیار پاوینگے اون سب کی ایک ہی رائی ہی اور وہ اپنی قدرت اور اختیار جانور
کو دینگی وی برہ سے لڑائی کرینگی اور برہ اونپر غالب ہوگا کیونکہ وہ خداوندونکا
خداوند اور بادشاہونکا بادشاہ ہے اور وہ جو اوسکے ساتھ ہین سو بلائی ہوئے
اور چنے ہوئے اور دیانتدار ہین اور اوسنی مجھی کہا وہ پانی جو تو نے دیکھی جہان
کسبی بیٹھی ہی سو لوگ اور گروہین اور قومین اور زبانین ہین اور وے دس سینگ
جو تو نے دیکھی اور جانور کسبی سے عداوت کرینگی اور اوسے بیکس و ننگا کرینگے اور
اوسکا گوشت کھائینگی اور اوسکو آگ سے جلائینگی کیونکہ خدا نے اونکی دلمون مین
یہ ڈالا کہ اوسکی مراد بر لاوین اور ایک ہی دل ہووین اور اپنی بادشاہت جانور
کو دیوین جبتک کہ خدا کی باتین پوری نہون اور عورت جسی تو نے دیکھا وہ بڑا
شہر ہی جو زمین کے بادشاہون پر بادشاہت رکھتا ہی پادری ڈاایوڈیٹی لکھتا ہی
کہ شہر کسبی سے روحانی بابل مراد ہی جیسا کہ قدیم بابل دریائے فرات پر تھا اسیطرح
یہ روحانی بابل قومون پر اور لوگون پر حکومت رکھتا ہی اور مکروہات سی یعنے بتپرستی کی

بیٹھا ہوا ہے جسکی طرف دنیا کو رغبت دلاتا ہے راز کا لفظ بعضی کہتے ہین کہ شہر اور بعضے
کہتے ہین کہ مسٹری جو ناموں سے پہلی بولا جاتا ہی جس سے پوشیدگی کے معنی نکلتی ہین
صاف معنی نہین بلکہ روحانی یعنے چھپے ہوئے معنی ہین بابل یعنے وہ گرجا جو ستانے
والا ہی اور مغرور ہی اور تمام دنیا کی بادشاہی کا دعوی کرتا ہی وہ جانور جو تونے دیکھا یعنی
شہر روم کا جو بت پرستون کا سردار ہی اور روم کی سلطنت اس دوسری جانور
نے روحانی حکومت کی طور پر قائم کی ہے اور سات پہاڑ کے لفظ سی صاف ظاہر
ہی کہ کون جگہ خاص مراد ہی یعنے روم سات پہاڑون پر آباد ہی اور سات بادشاہ
یعنے سات طرح کی بادشاہتین جو روم مین تہین جیسا تواریخ سے معلوم ہوتا ہی
ایک ہی یعنے بادشاہی سلطنت دوسرا یعنے مذہبی طریقہ بادشاہت کا جو ابھی بالکل
خراب نہین ہوا اور یہ جلد بگڑ جائیگا اور آٹھوان طریقہ ہو جائیگا جیسا کہ گیارہوین
آیت مین فرمایا ہی لیکن دیکھنی ہین اور شمار کرنے مین ساتوین کے موافق ہے
بعضے سات بادشاہون کو یون سمجھتی ہین کہ پہلی مصریون کی سلطنت دوسری
بت پرست بادشاہ کنعان کے تیسرے بابلی چوتھی فارسی پانچوین یونانی یہ پانچون
گر گئی چھٹی سلطنت روم کی جو موجود ہی ساتوین جو سلطنت ہوگی جھوٹے عیسائیون
کی آب ہم کہتے ہین کہ ہم اتنی دور کیون جاوین سیدہی بات یہہ ہی کہ پانچ بڑے
بادشاہ روم کے جو گر گیی وہ یہ ہین ایک اغسطس جسکے وقت مین حضرت عیسی
علیہ السلام پیدا ہوئے پادری بناکس نے تاریخ روم مین لکھا ہی کہ رومیون
کا بادشاہ قیصر اول جولیس ہی اور وہ شمار مین نہین ہے کہ جلدی قتل ہو گیا بعد
اوسکی قیصر اول اغسطس ہی دوسرا طیباریوس اوسکی بعد کالی گیولا جسکا نام
ابو الفدا نے غائیوس لکھتا ہی تاریخ کامل مین ہی کہ اوسنی بہت عیسائیون کو قتل
کیا اوسکی بادشاہت چار برس ہی اوسکو بہی شمار نکیا تیسرا قلودیوس جسکی بادشاہت چودہ برس
رہی چوتہا نیرو اور نیرو کے بعد گلبا اور اوتہو اور وٹلیس ایک ہی سال مین
ہوئی اور قتل ہوئے جیسا کہ پادری بناکس نے لکھا ہے تو ان تینون کو شمار مین نہ لیا

کیونکہ اونکی بادشاہت چند روز تہی پانچوان وسپاشیان جسکا نائب طیطس تہا پہر طیطس کی
بادشاہت چند روز رہی اوسکو شمار نہ کیا یہ سب مرچکی وہ جو ایک موجود تہا وہ دومشیان تہا
اور جسکو فرمایا کہ اتبک نہین آیا وہ نرواہی جسنی سولہ مہینی بادشاہت کی جیسا کہ لب التواریخ
مین ہی اوسکو فرمایا کہ اوسکا رہنا تہوڑی مدت تک ہوگا اور وہ جانور قسطنطین ہی جسکا
ذکر تیرہوین باب مین ہوچکا ہی اور دس بادشاہ جنہون نے ابہی بادشاہی نہین پائی
سو پادری ڈالیوڈسٹی لکھتا ہی کہ یہ پچہم کے حصون مین سلطنتین قائم ہوئین روم کی بربادی
کے بعد بعضی کہتے ہین کہ دس سے مراد فقط دس بادشاہ ہین بعضون کی رائی یہہ ہے
کہ کثرت مراد ہی اونکی یہ سب سلطنتین اوس سلطنت کی ماتحت ہوجائینگی یہ بہ سی فرنگی
یعنی عیسائیون کو ستاوینگی پہر وہ خود عیسائی ہوجاوینگی اور جو نمانینگی وہ برباد ہوجائینگی
کسی سے عداوت کرینگی یعنے وہی بادشاہ سلطنت روم سے برخلاف ہوکر اوسکو
برباد کرینگی اور اپنی بادشاہی اوس جانور کو دینگی یعنے چند مدت اوس جانور کے
ماتحت رہینگے اور جب وقت پیش خبریون کے ظہور کا آویگا تب برخلاف ہوکر
لڑینگی پادری مارش مین لکہتا ہی کہ گاتہہ ایک وحشی قوم تہی جو ملک یونان کے
آس پاس رہتی تہی اوسکی دو ٹلی ہوئے ایک نے روم کو شکست دی کہ اوسکی
دس شاخین ہوگئین دوسری یورپ ضلع پراوتری خلاصہ اس باب کا یہہ ہوا
کہ روم کا شہر جو بہت بڑا تہا اور اوس زمانہین رومیون کی بادشاہت سب
بادشاہتون پر غالب تہی اوس شہر کے ظالم بادشاہون کا حال اللہ نے جناب یوحنا
کو دکہلایا شہر کی صورت ایک عورت کی طرح پر دکہلائی اوسکا نام پوشیدہ بابل تہا یعنے
ظاہر مین تو یہہ بابل نہین مگر بابل کی خصلتین اسمین موجود ہین اور یہہ بہی دکہلایا
کہ دس بادشاہ جو رومیون کی تابع تہی وہ اوتر سے آوینگے وہ رومیون کو برباد کرینگی
اور پہر وہ عیسائی ہوجاوینگی چنانچہ ایسا ہی ہوا پادری شیرنگ نے آفتاب
صداقت مین لکہا ہی کہ اوتر کی وحشی قومین روم کے ملک پر چڑہکر غالب ہوئین
یہ قومین بت پرست اور نہایت وحشی اور جاہل تہین آخر کو یہ وحشی قومین

عیسائی ہوگئین لب التواریخ مین ہے کہ یہ جو گاتھہ کی قوم تھی وہ دو قسم تھی استروگاتھہ اور
ویسوگاتھہ یعنی پوربی اور پچھمی گاتھہ پھر لکھا ہی کہ فرنگ لوگ ابتدا مین جرمنیون کی گروہ
تھی پھر فرنگ یعنے آزاد اونکا خطاب ہوا اونکو زمانے کا شروع کلودس کے زمانے سے ہی
جس نے اپنی سلطنت سن ۴۸۱ عیسوی مین شروع کی اور گال کو فتح کیا اور کلوتلدا سے
نکاح کرکے اوسکی باپ کو تخت پر سے اوٹھا دیا اور اوسکا ملک لے لیا کلوتلدا نے اوسکو
عیسائی بنا لیا اور فرنگ کے سارے بت پرست عیسائی ہوگئی اون دنون ویسو
گاتھہ اکوئیٹین کے مالک تھی یعنے اوس ملک کے جو درمیان دریاے رہون اور
لویر کے واقع ہے اور رہ چند اونھون نے دین عیسائی اختیار کیا تہا تو بھی چونکہ
ایریس کے قاعدے یعنے اللہ کو اکیلا جاننا اور حضرت عیسی علیہ السلام کو اوسکا بندہ
پہچاننا یہہ قاعدے اونکی طبیعت کو پسند تھی اسلیئی وہ کلوتلدا کے عقیدے سی برخلاف
ہوئے کلودس نے چاہا کہ اونکو تہس نہس کر دے مگر وہ پیرینیس پہاڑ وں کو طی کرکر
ملک اسپانیہ کو چلی گیے اور فرنگون نے اکوئیٹین کے صوبہ کو اپنی ولایت مین داخل
کیا پر یہ ملک اونکی قبضہ مین دیر تک نہین رہا کیونکہ تھیودورک کبیر جو ایریس کے
تابعون مین سے تہا اور کلودس کی بہن سے بیاہا ہوا تہا اوسنی کلودس کا سامنا کیا
آرلس کی لڑائی مین اوسکو بہگا دیا اور اکوئیٹین کا ملک لے لیا تھیودورک کی بیٹی
ویسوگاتھہ کے شاہ سے بیاہی ہوئی تھی کلودس سن ۵۱۱ عیسوی مین مر گیا آگے ایمان
والو اس باب مین پادریون نے بابل سے روم کو مراد لیا مگر ہمارے نزدیک ہو سکتا
ہی کہ اصلی بابل کا ذکر ہو کیونکہ صاف فرمایا کہ وہ بڑی پانیون پر بیٹھی ہی سو اصلی بابل
کے بیچ مین دریائی فرات بہتا تہا اور دریائی دجلہ اوسکی پاس تہا اور یہہ جو فرمایا کہ
پانیون سے اشارہ قومون کی طرف ہی اس سے یہ نہین نکلتا کہ ظاہر مین پانیون پہ
وہ شہر نہو اور چھپا بابل اسلیئی کہا کہ وہ عورت جو نظرون سے پوشیدہ تھی وہ شہر
بابل کی صورت تھی اور فرمایا کہ زمین کے بادشاہون نے اوسکی ساتھہ حرامکاری
کی اسکا مطلب پادری یون لکھتا ہی کہ رومیون نے دنیا کی بادشاہون سی جہہ ملکی

ہم کہتے ہین کہ بابل والون نے جادوگری تمام دنیامین پہیلائی اور پاک کتابون کے محاورے مین بت پرستی کو زناکاری سے مثال دی ہے سوا ول اول نمرود کے وقت مین بابل والون نے بڑی بت پرستی پہیلائی حضرت ابراہیم علیہ السلام کو آگ مین ڈالا گویا ساری قومون کو بابل والون نے بت پرستی سکہلائی اور چہٹی آیت مین فرمایا کہ وہ عورت پاک لوگون کے خون سے اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے شہیدون کے خون سے متوالی ہو رہی تہی اس سے پادریون نے سمجہا ہی کہ یہہ خبر رومیون کی ہے کیونکہ عیسائیون کو اونہون نے بہت شہید کیا ہم کہتے ہین اسکا یہ مطلب ہی کہ بخت نصر بابلی نے ساری قومون مین خونریزی کی رسم ڈالی تو عیسائیون کی شہید کرنیکے وبال مین بابل والی بہی شریک ہین اور یہ جو فرمایا کہ اوس جانور کی سات سر اور دس سینگ ہین یہ بات تیرہوین باب مین اوس جانور کے حق مین فرمائی تہی جس سے مراد قسطنطین ہی جیسا کہ وہان ثابت ہو چکا تو یہان بہی جانور سے وہی قسطنطین مراد ہی وہان فرمایا تہا کہ وہ سمندر سے اوٹہا یہان فرمایا کہ اتہاہ کوئین سے نکلیگا اب خوب معلوم ہوا کہ اتہاہ کوئین سے سب جگہہ سمندر مراد ہی وہان فرمایا تہا کہ ساری زمین اوسکی پیچہی تعجب کرتی چلی یہان فرمایا کہ گمراہ لوگ اوسکو دیکہکر تعجب کرینگے اور عورت جو اوسپر سوار ہی اسکا یہ مطلب کہ بابل والی قسطنطین پر اور اوسکی مذہب والون پر آخر کو غالب ہو جائیگی اور یہ جو فرمایا کہ وہ عورت سات پہاڑون پر بیٹہی ہی اس سے پادریون نے سمجہا ہی کہ روم کی خبر ہے کیونکہ شہر روم سات پہاڑون پر آباد ہی ہم کہتے ہین کہ اسکا مطلب یہ بہی ہو سکتا ہی کہ وہی عورت جو اصلی بابل کی صورت ہی وہ یہان روم مین بہی آ بیٹہی یعنے اوسکا اثر یہان بہی آگیا ویسی ظلم کی بادشاہت یہان بہی ظاہر ہو گئی اور فرمایا کہ دس سینگ دس بادشاہ ہین یہان یہ بہی ہو سکتا ہی کہ ایران کے اون بادشاہون کی خبر ہو جو جانور کے یعنے قسطنطین وغیرہ کے ساتہہ ایک گہڑی تک یعنی تہوڑی سی مدت تک بادشاہون کا سا اختیار پاوینگی اور اپنی قدرت

جانورکو دینگی یعنے اول اول غلبہ رومیون کا رہیگا اور فرمایا کہ وہ بہ رہی یعنی حضرت عیسی
علیہ السلام سے یعنے اونکی نام لینے والون سے لڑینگی اور حضرت عیسی علیہ السلام اوپر غالب
ہونگی سو ایران حالی رومیون سے لڑا کرتے تھے آخر حضرت عیسی علیہ السلام کے ماننی والے
اوپر غالب ہوئی پہلے روم کے نصاری ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت مین
اوپر غالب ہوئی جسکا ذکر سورہ روم مین ہے پہر جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے دعا سی
ایران کی بادشاہت پر زوال آیا اور مسلمانون نے ایران والون کو قتل کیا اور فرمایا
کہ وہ بادشاہ اور جانور یعنے رومی نصرانی کسبی سے یعنی بابل سے عداوت کرینگی اللہ نے
اونکی یعنے ایران والون کے دل مین ڈالا کہ اوسکی یعنے جانورکی یعنے رومی نصرانیون
کی مراد بر لاوین اور بابل کے ویران کرنے مین دونو ایک دل ہو جاوین اور اپنی بادشاہت
رومیون کو دیوین یعنے اول اول اون سے دبی رہین دیکہو یہان صاف کہل گیا کہ
اصلی بابل مراد ہے کیونکہ اون بادشاہون کو اور جانور کو یعنے رومیون کو دونون
کو کہا کہ کسبی سے عداوت کرینگی معلوم ہوا کہ کسبی سے روم مراد نہین اصل بابل مراد ہے سو
ایسا ہی ہوا اوہر ایران والون نے بابل کو تباہ کیا اوہر رومی نصرانیون نے بابل پر چڑہائی کی
کی پادری میتھر نے مفتاح الکتاب مین لکہا ہے کہ چوتہی صدی عیسوی مین بابل کی دیوارین
درندے جانورون کے لئی احاطہ بنی اور وہ ملک فارس کے بادشاہون کا شکارگاہ
ہوا پادری مریک نے کشف الآثار مین لکہا ہے کہ حضرت عیسی علیہ السلام کی
تین سو تریسٹھ برس بعد یولیان جو رومیون کا بادشاہ تہا اوسنی ملک بابل پر ریلا
کیا اور فرمایا کہ وہ بڑا شہر زمین کے بادشاہون پر بادشاہت رکہتا ہے سو حضرت
یوحنا کیوقت مین بابل پر ایران والون کی حکومت تہی اور اونکی بادشاہت بہی
بہت بڑی تہی اٹھارہوان باب جناب یوحنا فرماتے ہین اور ان چیزون
کے بعد مینی ایک فرشتہ کو آسمان سے اوترتے دیکہا جسکا بڑا اختیار تہا اور زمین اوسکی
جلال سے روشن ہوگئی اور اوس نے بڑی آواز سے یون کہکر زور سے پکارا کہ گرپڑا
گرپڑا بابل اور دیوون کا گہر اور ہر گندی روح کی چوکی اور ہر ایک ناپاک نفرت انگیز

بسیرا ہو گیا کیونکہ ساری قومون نے اوسکی حرام کاری کی شراب غضب پی لی اور زمین
کے بادشاہون نے اوسکی ساتھہ حرام کاری کی اور زمین کے سوداگر اوسکی عیش کی زیادتی
سے دولتمند ہوئے پھر مینے آسمان سے ایک اور آواز یہ کہتی ہوئی سنی کہ ای میرے لوگو
اوسمین سے نکل آؤ تا کہ تم اوسکی گناہون مین شریک نہو اور اوسکی آفتون مین سے کچھہ تم پر
نہ پڑے کیونکہ اوسکی گناہ آسمان تک پہونچی اور خدا نے اوسکی بدکاریان یاد کین
جیسا اوسنی تمسے سلوک کیا ویسا ہی تم اوس سے سلوک کرو اور اوسی اوسکی کامون
کی موافق دگنا دو اوس پیالی مین جسمین اوسنی بھرا اوسکی لئی دونا بھر دو جتنا اوسنی
آپکو شاندار بنایا اور عیاشی کی اوتنا ہی اوسکو عذاب اور غم دو کیونکہ وہ اپنی دل مین
کہتی ہے کہ مین ملکہ بن بیٹھی اور رانڈ نہین ہون اور غم نہ دیکھون گی اسلیے ایک ہی
دن مین اوسکی آفتین آوینگی یعنی موت اور غم اور کال اور وہ آگ سی جلائی
جائیگی کیونکہ خداوند خدا جو اوسکی عدالت کرتا ہے زورآور ہے اور زمین کے بادشاہ
جنہون نے اوسکی ساتھہ حرام کاری اور عیاشی کی ہے جب اوسکی جلنے کا دھوان
دیکھینگے اوسپر روئینگے اور چھاتی پیٹینگے اور اوسکی عذاب کی ڈر سے دور کھڑے ہوکے
کہینگے ہای ہای بابلون بڑے شہر مضبوط شہر کہ ایک ہی گھڑی مین تیری
عدالت آپہونچی اور زمین کے سوداگر اوسپر روئینگے اور غم کرینگے کہ اب کوئی اونکی
اجناس پھر مول نہین لیتا یعنی جنسین سونے اور روپے کی اور جواہرات اور موتی اور مہین کتان اور ارغوانی
اور ریشمی اور قرمزی کپڑے اور ہر طرح کی خوشبودار لکڑی اور طرح طرح کی ہاتھی دانت کی برتن اور ہر طرح کی
بیش قیمت چوبی اور تانبی اور لوہی اور سنگ مرمر کے باسن اور دارچینی اور خوشبوئیان اور
عطر اور لبان اور شراب اور تیل اور صاف میدہ اور گیہون اور چارپائی اور بھیڑین
اور گھوڑے اور گاڑیان اور غلام اور آدمیون کی جانین ہین اور تیری دلپسند میوے
تجھسی الگ ہوگئے اور ساری چکنی اور خاصی خاصی چیزین تجھی چھوڑ گئین اور تو اونکو پھر کبھی
نپائیگا اون چیزون کے سوداگر جو اوسکی سبب دولتمند ہوئے اوسکی عذاب کی خوف سے روتے
اور غم کرتے ہوئی دور کھڑے ہونگے اور کہینگے ہای ہای وہ بڑا شہر جو مہین کتان اور ارغوانی

اور قرمزی پوشاک پہنی اور سونے اور جواہر اور موتیون سے آراستہ تہا کیونکہ ایک ہی گہڑی مین اتنی
بڑی دولت برباد ہوگئی اور ہر ناخدا اور جہاز کے سب لوگ اور ڈانڈی اور جتنے کہ سمندر سے
کام رکہتے ہین دور کہڑے رہے اور اوسکی جلنے کا دہوان دیکہکر پکارتے اور کہتے تہے کون اس بڑے
شہر کی مانند تہا اور اونہون نے اپنے سرون پر خاک اوڑائی اور رو رو کر اور غم کرتے ہوئے
یون پکارا اوٹہے ہائی ہائی وہ بڑا شہر جسمین وہ سب جو سمندر مین جہاز چلاتے ہین اوسکے تبرکی
خرچ سے دولت مند ہوگئے کہ وہ ایک ہی گہڑی مین اوجڑ گیا اے آسمان اور اے پاک رسولو اور
نبیو اوسپر خوشی کرو کیونکہ خدا نے اوس سے تمہارا بدلہ لیا اور ایک زور آور فرشتے نے ایک
پتہر بہاری چکی کے پاٹ کے مانند اوٹہایا اور یہ کہتے ہوئے سمندر مین پہینکا کہ بابل وہ بڑا شہر یون
زور سے پہینکا جائیگا اور پہر کبہی پایا نجائیگا اور بربط بجانیوالون اور گانے والون اور بانسلی
بجانیوالون اور نرسنگا پہونکنے والون کی آواز تجہمین پہر نہ سنی جائیگی اور کسی طرح کا پیشہ والا
کوئی پیشہ کیون نہو تجہمین پہر پایا نجائیگا اور چکی کی آواز تجہمین پہر نہ سنی جائیگی اور پہر تجہمین کبہی
چراغ روشن نہوگا اور پہر تجہمین دولہا اور دولہن کی آواز سنی نجائیگی کیونکہ تیرے سوداگر زمین
کی سردار تہے اور تیری جادوگری سے زمین کی سب قومین دغا کہا گئین اور نبیون اور
پاکون کا اور اون سب کا لہو جو زمین پر قتل کیے گئے اوسمین پایا گیا آگے ایمان والو اسباب مین
تو صاف صاف اصل بابل کا ذکر ہے وہی بابل جسکے درمیان مین دریائی فرات تہا جسکے پاس
کوفہ بنایا گیا بابل کے بادشاہ بخت نصر نے مسجد بیت المقدس کو ڈہا دیا تہا فرشتے نے صاف خبر دی
کہ بابل ایک گہڑی بہر مین اوجڑ جائیگا اور پہر نہین بنایا جائیگا یہہ وہی بابل ہے جسپر حضرت ابوبکرؓ
کیوقت مین پہر حضرت عمرؓ کیوقت جہاد ہوا اور پہر وہ مقام جنگل اور ویرانہ ہوگیا اور آج تک
ویران پڑا ہے اور جادوگری کا پتا بہت بڑا ہے کہ تیری جادوگری سے زمین کی سب قومین
دغا کہا گئین بابل کا جادو ساری جہان مین مدت سے مشہور تہا اور یہ جو فرمایا کہ نبیون کا
اور پاک لوگون کا اور جتنے لوگ زمین پر قتل ہوئے اون سب کا خون اوسمین پایا گیا اسکا
یہ مطلب کہ بہت بڑی خونریزی رسم بابل والون سے پہیلے تو جتنے خون ناحق زمین مین
ہوئے اونکی وبال بہت بابل والی شریک ہین حضرت اشعیا علیہ السلام کے سینتالیسوین باب کو

دیکھو وہان اللہ نے بابل کے حق مین فرمایا تہا کہ تو اپنے دلمین کہتی تہی کہ مین ہون اور میرے سوا
کوئی نہین مین بیوہ نہ بیٹھونگی مین بے اولاد نہین ہونگی سو ایکا ایک ایک ہی دن مین یہ دو
مصیبتین تجہپر پڑینگی کہ تو بے اولاد اور بیوہ ہوگی یہان جناب یوحنا کو فرشتے نے یون سنایا کہ وہ
کہتی ہی کہ مین ملکہ بن بیٹھی اور رانڈ نہین ہون اور غم نہ دیکھونگی اسلئے ایک ہی آن مین اوسپر
آفتین آوینگی یعنے موت اور غم اور کال اور وہ آگ سے جلائی جائیگی پادری ڈایوڈیٹی نے اس
باب کی خبر کو بہی رومیون پر جمایا ہی اگرچہ رومیون پر بہی محمدیون نے جہاد کیا مگر روما بہی تک
ویرانہ جنگل نہین ہوا بلکہ ابتک آباد ہی تو اس اٹھارہوین باب مین صاف خبر اصلی بابل کی ہی
کیونکہ اس خبر کا صاف ظہور ہو چکا اگر پادری کہین کہ اصلی بابل مین اوسوقت ایسی بڑی
بادشاہت نہین تہی اور شہر بابل کی بڑی رونق نہین رہی تہی پہر یہ کیونکر ہو سکتا ہی کہ زمین
کی سوداگر اوسکی بدولت مالدار بنے تہے اسکا جواب یہ ہے کہ اون دنون مین بابل مین ایران
کے بادشاہون کی حکومت تہی اوپر یہ بیان ہو چکا کہ بابل کا بادشاہ خسروس جو دارا کی نسل
مین تہا اوسنے اسرائیلیون مین بہت بڑا قتل کیا پادری بیتہر نے مفتاح الکتاب مین لکہا
ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی پیدایش سے ایک سو تیس سال پہلی بابل کے سب خوشنما
حصے فارس کے ایک بادشاہ نے تباہ کئے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے وقت مین بابل کے رہنے
والے بہت تہوڑے تہے اور اسٹرابو تاریخ والا لکہتا ہی کہ اون دنون اوس شہر کے اکثر اطراف
ویران تہے اس بیان سے معلوم ہوا کہ اکثر اطراف یعنے کنارے ویران تہے مگر شہر آباد
تہا پادری مریک نے کشف الآثار مین لکہا ہی کہ بابل کے آس پاس کے شہرون مین شہر
سلوکیہ تہا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بعد پہلی صدی مین اوسمین چھ لاکھ آدمی
رہتے تہے اور ایران کے بادشاہون نے اپنے رہنے کا مقام شہر تسفون یعنے مدائن
کو ٹہرایا تہا یہ شہر دریای دجلہ کے پوربی کنارے پر تہا اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی
تین سو پینسٹہ برس بعد یولیان جو رومیون کا بادشاہ تہا اوسنے ملک بابل پر حملہ کیا
گیبون تاریخ والا لکہتا ہی کہ اوس وقت مین یہ ملک بہت خوشنما اور بہت آباد تہا اور بہت
غلہ وہان پیدا ہوتا تہا اب ثابت ہوا کہ جناب یوحنا کے وقت مین اگرچہ شہر بابل کی بڑی

راون سے پہلی تھی ویسی نہین رہی تھی مگر بابل کے آس پاس کے شہر بھی بابل کیطرح بہت آباد تھی
اور وہ بابل کا ملک کہلاتا تھا اور ایران کا بادشاہ جو آگ کے پوجنی والی تھے ملک شام کے نصاری
سے لڑا کرتے تھے اور اسرائیلی پیغمبرون کے دشمن تھی اونہون نے اپنی رہنی کا مقام مدائن کو
ٹھہرایا تھا معلوم ہوا کہ وہی ملک اونکی سارے ملک مین نہایت آباد تھا اسد تعالی نے جناب یوحنا
کو بابل کے ویران ہونیکا احوال پہلے سے صاف بتلا دیا اور یہ بھی سنا دیا کہ پیغمبرون کو حکم
ہوا کہ تم خوشی کرو کہ اسد نے بابل سے تمہارا بدلہ لیا جس شہر کے بادشاہون نے تمہاری مسجد
کو اور تمہاری پاک شہر کو ویران کیا تھا اسد نے اوس شہر کو اوجاڑ کر ویران جنگل بنا دیا یہ
عدالت محمدی وقت مین ہوئی اسیطرح ملک دومیہ کے لوگ اسرائیلیون پر ظلم کرنے مین بابل
والون کے شریک تھی اونکی ملک کو بھی فرمایا تھا کہ مین اوسکو ویران جنگل بنا دونگا اسکا ظہور
بھی محمدی وقت مین ہوا اسکا پورا بیان حضرت اشعیا علیہ السلام کی چونتیسوین باب مین ہو چکا
اونیسوان باب جناب یوحنا فرماتے ہین بعد اسکی مینے آسمان پر بہت بھیڑ کی سے بڑے
آواز یہہ کہتی سنی کہ ہللویاہ نجات اور جلال اور عزت اور قدرت خداوند ہماری خدا کی
ہی کیونکہ اوسکی عدالتین راست اور برحق ہین اسلیئے کہ اوسنی اوس بڑی کسبی کی جسنی
اپنی حرام کاری سے زمین کو خراب کیا عدالت کی اور اپنے بندون کے لہو کا بدلا اوسکی
ہاتھہ سے لیا اور دوسری بار اونہون نے کہا ہللویاہ اور اوسکا دہوان ہمیشہ ہمیشہ اوٹھتا رہیگا
اور چوبیسون بزرگ اور چارون جاندار اوندہی منہ گری اور خدا کو جو تخت پر بیٹھا ہی
سجدہ کیا اور کہا آمین ہللویاہ اور تخت سے آواز یہ کہتی ہوئی نکلی کہ تم سب جو اوسکی بندے
ہو اور جو اوسی ڈرتے ہو کیا چھوٹے کیا بڑے ہمارے خدا کی تعریف کرو اے ایمان والو
دیکھو اس عدالت محمدی پر پیغمبرون کو اور فرشتون کو بڑی خوشی ہوئی اور اونہون نے
اسد کی آگی شکر کا سجدہ کیا اسکی بعد جناب یوحنا چند سطرون کے بعد فرماتی ہین اور مینے
آسمان کو کہلا دیکہا اور دیکھو ایک نقرئی گہوڑا اور جو اوسپر سوار تھا امانتدار اور
سچا کہلاتا ہی اور سچائی سے عدالت کرتا ہی اور لڑتا ہی اور اوسکی آنکھین آگ کے شعلہ
کی مانند اور اوسکی سر پر بہت سی تاج تھی اور اوسکا ایک نام لکھا ہوا تھا جسی اوسکی سوا

کسی نے نجانا اور وہ خون مین ڈوبا ہوا لباس پہنے تہا اور اوسکا نام کلمۃ اللہ ہی اور آسمانی فوجین صاف
اور سفید مہین لباس پہنے ہوئے نقرئی گہوڑون پر اوسکے پیچہے ہولین اور اوسکے منہ سے ایک تیز
تلوار نکلتی ہے کہ وہ اوس سے قومون کو مارے اور وہ لوہی کے عصا سے اونپر حکومت کریگا اور
وہ قادر مطلق خدا کے قہر و غضب کی شراب کے کولہو مین روندتا ہی اور اوسکی لباس پر اور اوسکی
ران پر یہ نام لکہا ہی کہ بادشاہون کا بادشاہ اور سردارون کا سردار آہی ایمان والو اللہ نے
جناب یوحنا کو اپنی رسول پاک محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا جمال پاک دکہلایا اور یہ سب نشانیان تلائین
کہ آپ امانت دار ہین اور سچی ہین اور آپکی لڑائی جو کافرون سے ہی عدالت اور انصاف کی ساتہہ
ہے اور فرشتے گہوڑون پر سوار ہو کر آپکی ساتہہ جہاد مین شریک ہین وہ وقت اللہ نے پہلی سے
جناب یوحنا کو دکہلا دیا اور پہر یہ آیت زبور کی یاد دلائی کہ وہ لوہی کے عصا سے قومون پر حکومت
کریگا یہی آیت بارہوین باب مین بہی یاد دلائی تہی جب آپکی پیدا ہونیکا سامان دکہلایا تہا محمد
صدیقین پڑہو اور ان خبرون کا صاف ظہور دیکہو جناب یوحنا فرماتے ہین اور مینی ایک فرشتے کو
سورج مین کہڑے دیکہا اور اوس نے بڑی آواز سے پکارا اور سب پرندون کو جو آسمان کے بیچون
بیچ اوڑتے ہین کہا آؤ اور بزرگ خدا کی ضیافت مین جمع ہو تاکہ تم بادشاہون کا گوشت اور سپہ
سالارون کا گوشت اور زوراورون کا گوشت اور گہوڑون اور اونکی سوارون کا گوشت
اور سب آزادون اور غلامون اور چہوٹون اور بڑون کا گوشت کہاؤ اور مینی دیکہا کہ وہ جانور
اور زمین کے بادشاہ اور اونکی فوجین اکٹہی ہوئین تاکہ اوس سے جو گہوڑے پر سوار تہا اور اوسکی
لشکر سے لڑین اور وہ جانور پکڑا گیا اور اوسکی ساتہہ جہوٹا نبی جس نے اوسکے حضور وہ نشانیان
دکہلائین جن سے اوس نے اون لوگون کو گمراہ کیا جنہون نے جانور کا نشان اپنے اوپر قبول
کیا اور جو اوسکی مورت کو پوجتی تہی یہ دونون اوس آگ کی جہیل مین جو گندہک سے جل
رہی ہے جیتی جی ڈالی گئی اور جو باقی تہی سو اوس گہوڑے کے سوار کی تلوار سے جو اوسکی
منہ سے نکلتی تہی قتل کی گئی اور سب پرندی اونکی گوشت سے سیر ہو گئی آہی ایمان والو اللہ
نے یہ بہی دکہلا دیا کہ سب جانور کافرون کا گوشت کہانے کے لئی بلائی گئی اور سیر ہوئے
اور وہ جانور یعنے روم کا بادشاہ ہرقل جو جہوٹا عیسائی تہا اور زمین کے اور بادشاہ اور

اونکا لشکر جمع ہوئی اور اوس دین کے بادشاہ سے لڑنے پر تیار ہوئے اور وہ جانور یعنے روم کا بادشاہ پکڑا گیا اور جہوٹے نبی یعنے اونکی جہوٹے پادری جو جہوٹی خبرین دیتے تہے اور بت پجواتے تہے پکڑے گئی یعنے عاجز ہوئے اور اونکا زور جاتا رہا اور جہنم مین جلتی ڈالدیے گئی یعنے جہنم مین زندہ ہوکر ڈالے جاینگی یہ اون لوگون کا ذکر تہا جو لڑائی کے بعد دب گئی اور بہت سے وہ تہی جو اوس بادشاہون کے بادشاہ کی تلوار سے قتل کیئے گئے یہہ تلوار اوسکے مُنہ سے نکلتی ہے یعنے اصل تلوار حقیقت مین وہ ہی جو اوسکے منہ سے نکلتی ہے یعنے قرآن جو اللہ نے اوسپر اوتارا اوسکا اثر اور اوسکی دعا کا اثر اور اوسکی زبان کے لفظون کا اثر اللہ نے دکہلایا ظاہر کی تلوار پر اوسی منہ کی تلوار کا اثر پڑتا تہا تب وہ کافرون کو کاٹتی تہی دیکہو خالد کا نام آپنی سیف اللہ رکہدیا پہر دیکہو خالد نے کس قدر کافرون کو کاٹا

بیسوان باب اس باب کا خلاصہ یہ ہی کہ جناب یوحنا ایک فرشتے کو آسمان سے اوترتے دیکہا جسکی ہاتہہ مین اتہاہ کوئین کی کنجی اور ایک بڑی زنجیر تہی اوسنے شیطان کو پکڑا اور ہزار برس تک جکڑ رکہا اور اوسکو اتہاہ کوئین مین ڈالا اور اوسپر مہر کی تاکہ آگی لوگون کو دغا نہ دی جب تک کہ ہزار برس پورے نہون بعد اسکے چاہیئی کہ وہ تہوڑی مدت تک چہوٹا رہے پہر فرماتے ہین کہ مینی تخت دیکہی اور روحی اونپر بیٹہی اور عدالت اونہین دی گئی اور اونکی جانون کو دیکہا جنہون نے عیسیٰ کی گواہی اور خدا کے کلام کے واسطے اپنا سر دیا اور جنہون نے نہ جانور کو نہ اوسکی مورت کو پوجا اور نہ اوسکا نشان اپنے ماتہون اور اپنے ہاتہون پر قبول کیا وی زندہ ہوئے اور مسیح کے ساتہہ ہزار برس تک بادشاہت کرتے رہی پہر کئی سطرون کے بعد فرماتے ہین کہ جب ہزار برس پورے ہوچکین گے شیطان اپنی قید سے چہوٹے گا اور نکلیگا تاکہ اون قومون کو جو زمین کے چارون کونون مین ہین یعنے جوج اور ماجوج کو فریب دیوے اور اونہین لڑائی کے لیے جمع کرے اور اونکا شمار سمندر کی ریت کی مانند ہی اور وی زمین کی چوڑان پر چڑہہ گئی اور مقدسون کی چہاونی اور عزیز شہر کو گہیر لیا اور آسمان سے خدا کے پاس سے آگ اوتری اور اونکو کہا گئی آمی ایمان والو وہ ہزار برس جسمین شیطان جکڑا ہوا تہا وہ ہمارے رسول پاک محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت سے ہزار برس تک کا زمانہ تہا وہ زمانہ ہر جسی عدالت کا تہا اور جو عیسائی لوگ اوسوقت سے پہلے شہید ہوچکی تہی اور جو قسطنطین کے مذہب سے بچ گئی تہی

اونکی پاک روحون نے بہی اس محمدی وقت مین نہایت عیش وعشرت پایا اب آخری زمانہ ہے
الله سے ہر وقت پناہ مانگو کہ شیطان کے فریب سے بچاوے اور امام مہدی علیہ السلام کو اور
حضرت عیسے علیہ السلام کو جلد بہیجے اوسوقت مین یاجوج اور ماجوج نکلینگے اور عزیز شہر کو یعنے
بیت المقدس کو گہیر لینگے اور حضرت عیسے علیہ السلام کی دعا سے انکا ایک سب کے سب
مرجاینگے اب یہہ بیان ہے کہ جناب یوحنا کے بعد روم کے بت پرست
بادشاہون نے عیسائیون پر بڑے بڑے ظلم کیے بڑی عدالت کا زمانہ
اوسوقت تک نہین آیا تہا البتواریخ مین ہے کہ دومشیان سن چہیانوے مین مرگیا اوسکی بعد
نروا بادشاہ ہوا اوسنی تراجن کو اپنا جانشین کیا نروا سولہ مہینے بادشاہت کرکے سن اٹہانوے
مین مرگیا پہر تراجن سن ایک سو سترہ مین مرگیا یورپ کے لوگون نے اوسکے بہتیجے آدریان
کو بادشاہ کیا پادری ولیم میور نے تاریخ کلیسیا مین لکہا ہے کہ ہیکل کے یعنے مسجد بیت المقدس کے
ویرانے کے درمیان آدریان قیصر نے ایک نئی شہر کی بنیاد ڈالی اور یروشلم کے نام سے نفرت
کی اور شہر کا نام رومی زبان مین ایلیا قبطیہ رکہا تاریخ کامل مین لکہا ہے کہ اوسنی اس شہر مین
رومیون اور یونانیون کی ایک جماعت کو بسایا تاریخ کلیسیا مین ہے کہ آدریان کی حکومت
مین یہودیون نے برکوکب نام ایک شخص کو مسیح مانلیا اور اوسکی تحت مین رومیون سے
پہر گئے مگر ملک یہودیہ کے عیسائیون نے بغاوت مین اوسکا ساتہہ ندیا اسباعث سے اوسنے
تمام عیسائیون کو جو اوسکے ہاتہہ لگی بڑی بیرحمی سے قتل کر ڈالا جب اوس مکار نے رومیون
کے ہاتہہ سے شکست کہائی یہودیون کے ساتہہ یہودیون کے دہوکے مین بہت عیسائی
بہی قتل ہوئے پادری اسکاٹ اردو تفسیر مین لکہتا ہے کہ اوسنی دعوی کیا کہ مین ہی مسیح ہون
جسکی یہودی راہ دیکہہ رہی ہین کچہہ کرامات بہی جادو کے زور سے اوسنے دکہلائے اور ہزار ہا
آدمی تابع ہوگئی یہانتک کہ تمین اوستاد یہودیون کے اوسپر ایمان لائے اوسنی رومیون کی
سلطنت پر حملہ کیا جسکی سبب سے کشت وخون ہوا تہوڑی بڑی لڑائیون کے بعد ایک لڑائی
مین برکوکب اپنی ساتہہ والون سمیت مارا گیا کپتان ولیم رابرٹسن اکلین نے جو کتاب محمدیون کے

برخلاف لکھی ہے اور وہ لدہیانہ مین چھپی ہے اوسمین اس سچی بات کا اقرار کیا ہے کہ مسیح کے آنیکی
دانیال نبی نے پیشین خبری دی تہی اور یہودی روز بروز اوسکے آمد آمد کے منتظر تھے جو اسرائیلیون
کو روم کے بادشاہ کی تابعداری سے آزاد کرکے بے نہایت سربلندی بخشے اسکا مطلب یہہ کہ
یہودی لوگ راہ دیکھتے تھے کہ وہ مسیح یعنے وہ پیغمبر آوین جو ہمکو رومیون کے ظلم سے چھوڑا دین
جنکی خبر حضرت دانیال علیہ السلام کی کتاب مین ہے اس خیال مین یہودیون نے برکوکب کو مانلیا
تہا اور یہہ سمجہی تہی کہ وہ شخص یہی ہے آخر کو جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے ایمان والون کو
رومیون کے ظلم سے چھوڑایا پادری ہریک نے کشف الآثار مین لکہا ہے کہ آدریان نے حکم
دیا کہ جو یہودی یروشلم مین داخل ہو اوسکو مار ڈالو اور لوگ دور سے بہی اوس شہر کو دیکھنے نہ پاوین
لب التواریخ مین ہے کہ آدریان نے آخر عمر مین انتونینس کو جانشین کیا اور آدریان سن ایک
سو اڑتیس عیسوی مین مرگیا پادری ولیم میور لکھتا ہے کہ مرقس انتونینس نے اپنے سارے ملک
مین اونیس برس برابر عیسائیون کو ستایا مرقس ایک مشہور فلسفی حکیم تہا اور بت پرستی مین
اور بیہودہ رسمون مین بڑا پکا تہا اوسکے عمل مین عیسائیون پر وہ مصیبتین پڑین کہ پہلی مصیبتین
اونکے سامنے ہلکی معلوم ہونے لگین رعایا اور حاکم دونون نے ظلم پر کمر باندہی آگے یہہ حکم تہا کہ عیسائیون
کو تلاش کرنا نہ چاہیے لیکن اب سرکار کا حکم قطعی ہوا کہ اونکا کہوج لگاو جہان چہپے ہون وہان سے
نکالو بت پرستون نے چاہا کہ عیسائی لوگ عذاب پاوین گے تو اپنے دین سے منکر ہوجاوینگے اسلیے
قتل کے حکم سے پہلے اونہون نے عیسائیون کو شکنجے مین کہچوایا اور ایسے ایسے عذاب دیتے تھے
کہ دیکھتے ہی مارے ڈر کے اونکی جان مین جان نہ رہتی تہی حضرت عیسی علیہ السلام کے ایک
سو تیس برس بعد ازمرنہ کے عیسائیون نے بڑا عذاب اوٹہایا وہان کے عیسائیون نے
اپنی آفت کا بیان چٹہی مین لکہکر سب عیسائیون پاس بہیجا اوس سے معلوم ہوتا ہے کہ ازمرنہ
کے بت پرست اوسوقت عیسائیون سے بہت دشمنی رکھتے تہے اور اونکو حاکمون کے سامنے
کہینچ لیجاتے تہے اور جنگلی جانور دکہاتے تہے اسپر بہی اگر وہ مضبوط رہتے تو قتل کا حکم ہوتا تہا
پہاڑنے والے جانورون کے سامنے پہینکے جاتے تہے یا آگ مین جلائی جاتے تہے پولی کارپ
جو جناب یوحنا حواری کے شاگرد تھے اونہون نے جب سنا کہ لوگ میری جان کے پیچھے پڑے ہین

اونهون نے چاہا کہ اوسی شہر مین رہین اور اللہ کے مرضی کے راہ دیکھین لوگون نے اونکی منت کی
تب اونهون نے بیرونجات مین ایک گہر مین پناہ لی اور اللہ کی بندگی مین مشغول ہوئے جاسوسون
نے خبر لگائی فوج دار کے لوگ جا پہونچی پولی کارب اوسوقت کوٹھی پر تہی اگر چاہتے تو چہت کی راہ
سے بہاگ جاتے لیکن اونهون نے کہا کہ اللہ کی مرضی پوری ہو یہ کہکر باہر نکلی اور گرفتار کرنیوالون
کے واسطے کہانا پینا موجود کرکے درخواست کی کہ ایک گہنٹی کی مہلت دو کہ اکیلا جا کر دعا کرون
پہر ایسی زاری اور عاجزی سے دعا مانگی کہ دو گہنٹی اوسمین گذری یہانتک کہ بت پرستونکا بہی
دل نرم ہوا پہر اونکو سوار کرکے شہر کی طرف لیچلے اور رستے مین فوج دار اپنی باپ سمیت ملا اور
پولی کارب کو اپنے ساتہہ سواری پر چڑہا کر دوستی کی راہ سے کہنے لگا کہ قیصر کو ای رب کہنے مین اور
اوسکے پوجنے مین کیا گناہ ہے پولی کارب پہلے چپ ہو رہے جب بہت تنگ کیا تو فرمایا کہ جس بات
کی صلاح کرتے ہو مین نکرونگا تب اونکو سواری پر سے ڈالدیا اونکا پاؤن زخمی ہوا جب صوبہ دار
کے سامنے گئی وہ بولا بادشاہ کی قسم کہا اور عیسی کو گالی دے تو مین چہوڑ دونگا تب یون جواب
دیا کہ چہیاسی برس مینے عیسی کی خدمت کی اور سوائی نیکی کے اون سے کچہہ نہین پایا اب کسطرح
اوسکو جو میرا مالک اور نجات دینے والا ہے گالی دون صوبہ دار نے اونکو پہاڑنے والی جانورون
سے اور آگ سے ڈرایا تب اوسنے منادی کروائی کہ پولی کارب نے اقرار کیا کہ مین عیسائی ہون یہ
سنکر یہودی اور بت پرستون کی بڑی بہیڑ چلا اوٹھی کہ بد دین کا سکہانے والا یہی عیسائیون کا
باپ دیوتاؤن کا دشمن ہے جو اتنے لوگون کو دیوتاؤن کی پوجا اور سجدہ سے پہراتا ہے اسکو
شیرون مین پہینکدو جب شیر نملے تب سبہون نے کہا کہ آگ مین جیتا ڈالدو پہر سبہون نے لکڑیان
جمع کین اور یہودیون نے بہی بڑی مستعدی سے مدد دی لوگون نے پولی کارب کو ستون سے باندہا
اور مشک چڑہائی اوسوقت اوسنے اسطور سے دعا مانگی ای رب خدا قادر مطلق ای باپ اپنے مبارک
بیٹے مسیح کے کہ جسکی معرفت تیری پہچان ہمکو حاصل ہوئی اے خدا فرشتون اور ساری خلقت
اور انسان اور مقدس ایمان والون کے جو تیرے حضور مین رہتے ہین تیرا شکر کرتا
ہون کہ تونے مسیح کے پیالے مین شریک ہونیکی واسطے اپنے شہیدون مین سے مجکو لائق
ٹہرایا جب یہ کہہ چکا اونهون نے آگ مین ڈالا جب آگ سے تمام نہوا اوسپر نیزہ چلایا کہ مر گیا اب ہم

کہتے ہین کہ پولی کارب نے حضرت عیسی کو اگر اللہ کا بیٹا کہا ہو تو اونکا مطلب یہی تہا کہ وہ اللہ
کے پیارے بندے ہین اسکی نشانی یہہ ہی کہ اونہون نے اقرار کیا کہ حضرت عیسی کی معرفت اللہ
کی پہچان ہمکو ملی یہہ کہکر اللہ سے دعا مانگی اور اوسیکا شکر کیا کہ یا اللہ تو نے مجکو شہید ہونمین حضرت
عیسی کے ساتہہ شریک کیا اس لفظ سے بہی ثابت ہوا کہ وہ حضرت عیسی علیہ السلام کو اللہ کا
بندہ جانتے تہے پادری ولیم میور لکہتا ہے کہ حضرت عیسی علیہ السلام کے ایک سو چالیس برس
بعد ملک فرانس کے شہر لیونس اور ویّنہ مین ظلم برپا ہونے لگا وہان کے لوگون کی عداوت اور
غضب از مرتدوالون کے برابر تہا اور اونکے حاکم بہی اوسمین شریک تہی یہانتک نوبت پہونچی
کہ عیسائی لوگ جب باہر نکلتی تہے مارے جاتے تہے اور بےعزت کیے جاتے تہے اور اونمین جو
زیادہ مشہور تہے گرفتار ہوکر حاکمون کے پاس کہینچے جاتے تہے اور قید خانہ مین ڈالے جاتے
تہے اوس ملک کے صوبہ دار نے چاہا کہ جو بت پرستون نے عیسائیون پر تہمتین لگائی تہین
اون باتون کا عیسائیون سے اقرار لیوے اسواسطے اوسنے بڑی سخت سزا اور عذاب اوتہایا
ایک عزت دار جوان یاگتس نام عدالت مین حاضر ہوا اور بولا کہ عیسائیون مین کچہہ بہی بات
نہین ہے صوبہ دار نے پوچہا تم عیسائی ہو اوسنے کہا ہان صوبہ دار نے اوسکو قید مین ڈالا
پوتہینس لیونس کا اسقف یعنے پادریون کا سردار نوے برس کی عمر اور ضعف اور بیماری
سے کمزور تہا اوس سے صوبہ دار نے پوچہا کہ عیسائیون کا خدا کون ہے جواب دیا تم اوسکو جانتے
اگر اوسکی پہچان کے لایق ٹہرتے یہ سنکر سب جو عدالت مین تہے اوسپر دوڑے اور قید خانہ مین
ڈالا وہ دو دن بعد وہان مرگیا بندی خانہ مین بہوک پیاس سے چند آدمی مرے بعضون نے
ڈر کے مارے ایمان چہوڑا مگر اونمین سے کتنی پہر مضبوط ہوئے بادشاہ کا حکم آیا کہ جو عیسائی
دین سے انکار کرے اوسکو چہوڑ دو باقی کی گردن مارو صوبہ دار نے رہائی کے ارادے سے
اونکو بلایا اور جو ایمان سے منکر ہوگیے تہے اونمین سے بعضون نے پہر عیسائی ہونیکا اقرار کیا
اونمین بعضے رومی تہی وہ تلوار سے قتل کیے گیے باقی جانورون سے پہڑوالی گیے اونمین سے
ایک چہوکری بلندینا نام اور چہوکرا پنٹیکس پندرہ برس کا بت پرستون نے اوسکو بہت ڈانٹا اور
سب سزائین اونکو دکہلائین اونہون نے ایمان کو نہ چہوڑا وہ دونون جانورون سے پہڑوالی گیے

مردون کے بدن کے ٹکڑے جو جلانے سے بچ رہے اونہون نے عیسائیون کو دفن کرنیکے لیے ندی
لیکن کہنے لگے کہ دیوتون کے دشمنون کی چھوت سے زمین ناپاک ہوگی اونکو دریا مین بہا دیا آخر
کو اتنی عیسائی مارنے سے باقی رہگئی کہ لوگ اونکی قتل سے تھک گئے اور جو بچ رہے اونہون نے
کچھہ فرصت پائی ایک بستی جو لیونس کے نزدیک تھی وہان کے لوگ ایکدن بہت دہوم دہام سے
کسی دیبی کا تیوہار کرتے تھے اور دیبی کی مورت رتھہ پر چڑہا کر بڑے ہیٹ کے ساتھہ راہ چلتے
اور جسکے سامنے وہ مورت آجاتی اوسکو گھٹنی ٹیک کر پوجا کرنا ضرور پڑتا سو ایک جوان قوم اشراف
سمفرینس نام نے اوسکے پوجنے سے انکار کیا وہ گرفتار ہو کر کچہری مین حاضر کیا گیا صوبہ دار
نے پوچھا اس چال چلن سے تم عیسائی معلوم ہوتے ہو جواب دیا کہ ہمین عیسائی ہون اور سچے
خدا سے جو آسمان پر حکومت کرتا ہے دعا مانگتا ہون لیکن بت اور دیوتون سے دعا نہین
مانگ سکتا ہون بلکہ مجھکو اختیار ہوتا تو اونہین پٹک کر زمین مین چورچور کرتا اسپر وہ قتل کے
لایق ٹھہر گیا صوبہ دار نے بہت چاہا کہ اوس سے عیسائی دین کا انکار کروا کر بچا دے اور نرمی
اور گرمی سے اوسکو سمجھایا اوسنے کسیطرح نمانا تو اوسکے سر کاٹنے کا حکم دیا جب وہ قتل ہونیکو
جاتا تھا تب اوسکی مان نے پکارا کہ اے بیٹا بیٹا زندہ خدا کا اپنے دلمین دہیان بنا رکھو شاباش
اے بیٹا خوش اور مستعد ہو کر اوسپر جو اوپر عالم ہے نظر رکھو تمہاری جان آج تمسے نہین
لیجاتی ہے بلکہ اوس سے آج اچھا پاؤگے اے بیٹا اس مبارک موت سے تم آج بہشت کی زندگی
حاصل کروگے حضرت عیسی علیہ السلام کے ایک سو ستالیس برس بعد مرقس مر گیا اوسکے
بیٹے کومودس نے بارہ برس تک عیسائیون کو نہین ستایا مگر جس ولایت کے صوبہ دار یا رعایا
عیسائیون سے دشمنی رکھتے تھے اونکو ستانیکا اختیار تھا چنانچہ ایشیا کوچک یعنے ولایت روم
مین کتنے عیسائی قتل کیے گئے تاریخ کامل مین دومشیان کا نام ذومطیانس اور نروا کا نام
نرواس اور تراجن کا نام طرایانوس لکھا ہے اور آدریان کا نام اندریانوس اور کومودس
کا نام قومودس لکھا ہے لب التواریخ مین ہے کہ کومودس سن ایک سو ترانوے عیسوی
مین قتل کیا گیا پہر لکھا ہے کہ سویرس روم کا مالک ہوا مولوی رحمت اللہ صاحب نے
اظہار الحق مین لکھا ہے کہ منتس عیسائی جو دوسرے صدی عیسوی مین تھا اور بڑا صاحب تصنیف تھا

اور اپنے وقت مین سب سے بڑھکر پرہیزگار تہا اوس نے سن ایک سو ستر کے قریب ایشیا
کوچک مین پیغمبری کا دعوی کیا اور کہا مین وہی فارقلیط ہون جسکے آنیکی حضرت عیسی علیہ السلام
نے خبر دی تہی اور بہت لوگ اوسکے تابع ہوگئے پادری ولیم میور نے جو تاریخ اردو مین لکہی
ہے اور سن اٹھارہ سو اڑتالیس عیسوی مین چہپی ہے اوسکے تیسرے باب کی دوسری قسم مین
منتس عیسائی کا حال لکہا ہے کہ بعضون نے کہا کہ اوسنے دعوی کیا تہا کہ مین وہی فارقلیط ہون
جسکی خبر حضرت عیسی علیہ السلام نے دی ہے چونکہ وہ پرہیزگار اور صاحب ریاضت تہا اس باعث
سے لوگون نے اوسکی بات کو مان لیا تہا پس معلوم ہوا کہ دوسری صدی کے عیسائی فارقلیط
کے یہی معنی سمجہتے تہے کہ اللہ کیطرف سے کوئی انسان ظاہر مین تعلیم کے لئے آویگا اور اوسکو
روح القدس کے پوشیدہ آنیکی خبر نہین سمجہتے تہے تب تو منتس کو مان لیا مگر یہہ نشانیان
فارقلیط کی اوسمین نہ پائین اور جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم مین ساری نشانیان فارقلیط
کی موجود ہین سید منصور علی صاحب دہلوی نے نوید جاوید مین لکہا ہے کہ اردو تاریخ
کلیسیا صفحہ ۲۰۵ مین لکہا ہے کہ اوسنے یعنے مونتانس نے آپکو فارقلیط ٹہرایا جس کے
ظہور کا انتظار زمین پر مسیح کے دوسری بار آنیسے پیشتر الہام ربانی کے تکملہ کے لیے بہتیرے
دیندار کر رہے تہے اے محمدی بہائیو دیکہو اس پادری نے اقرار کیا کہ اوس زمانہ مین بہت
سے دیندار عیسائیون کو انتظار تہا کہ حضرت عیسے علیہ السلام کے اوترنے سے پہلے فارقلیط
آوینگے جو اللہ کیطرف سے وحی کو پورا کرینگے یعنے جو باتین حضرت عیسے علیہ السلام نے نہین
بتلائین وہ اللہ کیطرف سے بتلاوینگے اور حضرت عیسی علیہ السلام کی باتین بہی یاد
دلاوینگے جیسا کہ انجیل یوحنا کے سولہوین باب مین وعدہ ہوچکا ہے اخبار نور افشان جو
لدیانہ مین سن ۱۸۷۵ عیسوی مین چہپی ہے اوسمین نمبر بائیس ۲۲ جلد ۳ صفحہ ۱۷ مین
پادری ویبری نے لکہا ہے کہ عیسائے جماعت مین کئی کئی وقتون مین چند شخصون نے
دعوی کیا تہا کہ مین فارقلیط ہون جسکی حضرت عیسی علیہ السلام نے خبر دی تہی اونہین دو
آدمی نہایت مشہور ہین ایک منتس دوسرا امنٹیتراہ پادری ولیم میور لکہتا ہے کہ سویرس نے
رفتہ رفتہ ظلم شروع کیا ملک نومدیہ جو ایک ملک افریقیہ کی اوطرف روم کے دریا کی کنارے پر ہے

جواب تونس اور جزیرہ کہلاتا ہے وہان کی ایک شہر کی بعض عیسائی سن ایکسو ۲۳ تومی عیسوی مین صوبہ دار
کی کچہری مین پکڑے گئے اور اون سے کہا گیا تم بادشاہ کے حضور سے امان پاؤگے فقط
بادشاہی دیوتاؤن کو قبول کرو اونمین سے ایک نے جواب دیا کہ ہمنے کسیکا کچہہ قصور نہین کیا بلکہ
جو ظلم تمنے ہمپر کیا اوسکے واسطے ہمنے شکر کیا اور ہر بات کے واسطے ہم سچی رب اور مالک کی شکر
گذاری کرتے ہین صوبہ دار نے کہا ہم سب لوگ بادشاہ کی مورت کی قسم کہاتے ہین اور تمکو
بہی یہ قسم کہانا ضرور ہے جواب دیا ہم بادشاہ کی مورت کو نہین مانتی آسمان کا خدا جسکو کسی
آدمی نے نہین دیکہا اور نہ دیکہہ سکتا ہے اوسی کی ہم بندگی کرتے ہین بادشاہ ہمارا حاکم ہے جو
اوسکے حق ہین سو ہم ادا کرتے ہین لیکن خدا جو بادشاہون کا بادشاہ اور سب ملکون کا رب اور
مالک ہے اوس اکیلے کو ہم سجدہ اور پرستش کرتے ہین دوسری دن حاکم نے پہر سمجہایا اونہون نے
نمانا تین دن کی میعاد ہوئے آخر کو اونہون نے جواب دیا کہ ہم عیسائی ہین اور خداوند
عیسیٰ مسیح کا ایمان نہ چہوڑین گے جو تمہاری خوشی ہو ہمپر کرو تب اون کے قتل کا حکم ہوا
جب وہ قتل ہونیکو آئے تو گہٹنی ٹیک کر پہر خدا کی شکر گذاری کر کے مارے گئی تہوڑے برس
بعد تین مرد اور دو عورت شہر کرتاگو مین پکڑے گئی عورتون مین سے ایک کے پاس پرپتوا
نام دودہ پیتا لڑکا تہا اور دوسری فلسیتاس نام پیٹ سے تہی سبہون نے بڑی مضبوطی
سے عیسائی ایمان کا اقرار کیا اور قید خانہ مین ڈالے گئی پرپتوا کی مان عیسائی تہی لیکن
اوسکا بڈہا باپ بت پرست تہا وہ بولا ای میری بیٹی اپنی باپ کی سفید داڑہی پر رحم کر
اپنے باپ پر رحم کر جس نے تجہکو بچپن سے جوانی تک پالا ہے اور تجہکو تیرے بہائیون سے زیادہ
پیار کیا ہے اب سب کے سامنے مجہکو بے عزت مت کر اپنی مان اور خالہ کو دیکہو اپنے چہوٹے
لڑکے کو دیکہو اور اوسکو اور ہم سب کو ہلاک نکرو کہ ہم پہر کسی سے شرم کے مارے بول نسکین
یہ کہکر اپنی بیٹی کا ہاتہ چوما اور اوسکے پاؤن پر گر پڑا لیکن وہ مضبوط رہی جب وہ کچہری
مین حاضر کی گئی پہر اوسکا باپ سمجہانیکو آیا حاکم نے کہا اپنے بڈہی باپ پر اپنی چہوٹے لڑکے
پہ رحم کر اور پوجا کر اوسنے جواب دیا ہم سے یہ نہین ہوسکتا حاکم نے کہا تم عیسائی ہو کہا
ہان مین عیسائی ہون سب نے اسیطرح اقرار کیا آخر اونپر قتل کا حکم جاری ہوا اور وے ٹہرا

کہ اونکے تیوہار پر لوگون کے تماشے کے واسطے جانورون سے پہڑوا ئے جاوینگی اس درمیان مین کلستاس کو جنی کا درد شروع ہوا قید خانہ کے دار وغہ نے پوچہا تم یہ درد مشکل سے سہتی ہو جانورون کے پہاڑنے کا درد کیونکر سہو گی تو بہی تم بوجا سے انکار کرتی ہو اوس نے جواب دیا کہ جس کے واسطے مین قتل کیجاونگی یعنے حضرت عیسے ادسوقت وہ میرا درد سہیگا کیونکہ مین اوسکے واسطے درد سہتی ہون دن مقرر پر وہ سب پہڑوا ئی گئے جب جانورون کے پہاڑنے سے بالکل جان نہ نکلی تلوار سے تمام کیے گئے لب التواریخ والا پادری لکھتا ہے کہ سیویرس کے وقت مین سارے ملک مین شہیدون کے قتل سے لہو کے پرنالے بہی سیویرس سن دوسو گیارہ عیسوی مین مرگیا مولوی رحمت اللہ صاحب نے اظہار الحق مین دس مرتبہ قتل عام کا احوال پادریون کی کتابون سے لکھا ہے سو چہہ مرتبہ کا احوال انجانا بحسب چہٹی باب کی خبرون کے بیان مین ہوچکا مولوی صاحب لکہتے ہین کہ ساتوان قتل دسی شش بادشاہ کے وقت مین سن دوسوترپن مین شروع ہوا اس بادشاہ نے چاہا کہ دین عیسائی کی جڑ کٹ جاوے اس مصیبت مین بعضے عیسائی دین سے پہر گئے اور مصر اور افریقہ اور اٹالی اور یورپ کا ملک اوسکے ظلم کے تماشاگاہ تہے پادری ولیم میور لکھتا ہے کہ سن دوسو چہیالیس مین دسی شش بادشاہ ہوا اور عیسائیون کا آرام بند ہوگیا کیونکہ اوس نے چاہا کہ عیسائی دین کو بالکل مٹادے اور حکم دیا کہ سب لوگ سرکار کا دین اور اوسکی رسمین قبول کرین اگر کسی نے انکار کیا تو پہلے اس امید سے کہ وہ پہر جاوے ایذا دیجاتے تہے آخر کو جنہون نے پوجا کرنا قبول نہین کیا اونپر اور خصوصًا اسقفون پر یعنے پادریون پر قتل کا حکم جاری ہوتا تہا اوسکی تعمیل کے واسطے سب شہرون مین حاکم کے ساتہہ پانچ بت پرست مقرر کیے گئی اور اوس پنچایت نے سب عیسائیون کو اپنے کچہری مین طلب کر کے قید خانے مین ڈالدیا وہان اونپر بڑی سختی کیجاتی تہی بہت لوگ عیسائی دین سے پہر گئے جو دنیا کی عزت اور مال کو نجات سے زیادہ سمجہتے تہے اونہون نے یا دیوتاؤن کو پوجا یا بغیر پوجنے کے عہدہ دارون سے سازش کر کے اپنا نام عیسائیون سے باہر اور بت پرستون کی فہرست مین داخل کروا یا ایسے لوگون کو ایک چٹہی یا پرچہ ملتا تہا جسمین لکہا تہا کہ یہ شخص پوجا کر چکا ہے ہزارون آدمی بہاگ گئی اور بہت لوگ قید ہوئے اور بعضی قتل کیے گئے اسیطرح سے سن دوسو پچاس پر بس تک عیسائیون

نے کم یا زیادہ اینا پائی اصحاب کہف کا یعنے غار والون کا قصہ اسی بادشاہی سی علاقہ رکہتا ہے آیا
ایسا تو اوس بادشاہ کا نام ہماری عربی کتابون مین دقیانوس لکہا جاتا ہے غار والون کا قصہ اللہ
نے سورہ کہف مین ہمارے پیغمبر برحق محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو سنایا ہے پادری لوگ قرآن
کی ضد کے مارے کہتے ہین کہ اس قصہ کی معاذ اللہ کچہہ اصل نہین پادری ولیم میور اس جگہ
حاشیہ پر لکہتا ہے کہ اس قصہ کی کچہہ اصل حقیقت نہین لیکن دیر تک مشہور رہا وہ یہ ہی کہ افسس
کے سات جوانون نے ذوشس کے بدعت سے بہاگ کر پہاڑ کے ایک غار مین پناہ لی وہان
ایسی سوگئے کہ دو سو برس کے قریب تک نجاگے اے محمدی بہائیو دیکہو پادری نے پہلے لکہا کہ
اس قصہ کی اصل نہین پہر لکہتا ہے کہ دیر تک مشہور رہا معلوم ہوا کہ عیسائیون مین مدتون
یہ قصہ مشہور تہا اب قرآن کی ضد سے مکرتے ہین ابن اثیر جزری رح نے تاریخ کامل لکہا ہے کہ روم
کے بادشاہ جو اول سے قسطنطین تک ہین اونکی گنتی ٹہیک نہین ہے کوئی کچہہ کہتا ہے کوئی کچہہ
کہتا ہے جس طرح اون بادشاہون مین اختلاف ہی جو حضرت سکندر کے بعد تہے اور ہر شہر
کا جدا بادشاہ تہا وہ لوگ ملوک طوائف کہلاتے تہے البتہ قسطنطین سے آخر تک گنتی ٹہیک ہی اول کے بادشاہونمین جو
لوگون نے اختلاف کیا ہے اور ایک نے دوسرے کے برخلاف کہا ہے اوسکا تہوڑا سا حال
ہمنے دقیانوس اور غار والون کے حال مین لکہدیا ہے اسی باعث سے طبری نے ذکر نہین
کیا کہ غار والے کس بادشاہ کے وقت مین تہے ابن اثیر رح نے قومودس کے اور دقیانوس کے
بیچ مین گیارہ بادشاہ لکہی ہین اور لب التواریخ والے پادری نے قومودس اور دقیانوس کے
بیچ مین تیئس بادشاہ لکہی ہین اور اونکا حال بہت کم لکہا ہے اظہار الحق مین ہے کہ آٹہوان
قتل عام ولریان بادشاہ کیوقت مین سن دو سو ستاون مین ہوا اور اوسمین ہزارون آدمی
قتل ہوئے پادری ولیم میور لکہتا ہے کہ سن دو سو پچاس مین ولریان بادشاہ ہوا اوسنے
دو تین برس بعد یہ حکم جاری کیا کہ عیسائیون کا عبادت کے لیے جمع ہونا اور اسقف اور
قسیسون کا یعنے بڑے اور چہوٹے پادریون کا اپنے جماعت کے ساتہ جمع ہونا منع ہوا اسقفون
نے وطن سے نکل کر اپنی اپنی جائے پناہ سے اپنی جماعتون کو نصیحت اور تعلیم کی خط بہیجی
پادریون کے پہیل جانے سے دور دور ملکون مین انجیل پہونچی اور بہت لوگ عیسائی ہوئے

تب بادشاہ نے یہ حکم جاری کیا کہ اسقف اور دین کے خادم جلد قتل کیے جاوین باقی عزت دارون کا
مال ضبط اور وہ ذلیل کیے جاوین اسپر بہی اگر عیسائی رہین گے قتل کیے جاوینگے عزت دار
عورتین بعد ضبطی مال کے وطن سے نکالدی جاوینگی باقی نوکر سرکار اور جتنے عیسائی ہون غلام
بنا کر قید کیے جاوینگے اور اونکی پاؤنمین زنجیرین ڈالی جاوینگی اور سرکاری مشقت کرینگے کپریان
کرتا کو کا ایک اسقف وہی شخص کے ظلم کیوقت مین کنارے ہو رہا تہا ولریان کے وقت مین
وہ پہر اپنی جماعت مین ملا پہلے اشتہار مین وطن سے نکالا گیا دوسرے اشتہار مین اوس ملک کے
صوبہ دار نے اوسکو بلا کر کہا شاہنشاہ اقدس نے فرمایا ہے کہ تمکو پوجا کرنا ضرور ہوگا کہا مین پوجا
نہین کرتا صوبہ دار نے حکم لکہوا کر سنایا کہ کپریان سرکاری دیوتون کا دشمن ہے جلد اوسکی گردن
کاٹی جاوے کپریان بولا اللہ کا شکر ہے پہر شہر کے باہر میدان مین لیجا کر بڑی بہیڑ کے سامنے
اوسکو قتل کیا اظہار الحق مین ہے کہ نوان قتل اریلین بادشاہ کے وقت مین سن دو سو چوہتر
مین شروع ہوا اور اوسکا حکم جاری ہوا لیکن اوسمین بہت لوگ قتل نہین ہوئے کیونکہ بادشاہ
قتل کیا گیا پادری ولیم میور لکہتا ہے کہ سن دو سو پچانوے مین پہر ظلم ہونے لگا دیکلیشیان
اور کلیریوس بادشاہون نے حکم دیا کہ فوج مین جتنے عیسائی ہون پوجا کرین اسپر بہت سپاہیون
اور عہدہ دارون نے اپنی نوکری اور عزت اور دو ایک نے اپنی جان بہی چہوڑ دی آخر کو
سن تین سو مین یہ اشتہار جاری ہوا کہ عیسائی اگر عبادت کے لیے جمع ہونگے قتل کیے جاوینگے
عبادت خانے مسمار اور اوجاڑے جاوین عیسائیون کی کتابین خصوصًا کلام الٰہی تلاش
کرکے جلائے جاوین عزت دار اور عہدے دار معزول اور قید ہون اور باقی لوگ بے عزت
اور غلام کیے جاوین عیسائیون نے بڑے بڑے عذاب سہے اکثر ولایتون مین حاکمون نے
بادشاہی حکم سے بہی بڑہ کر سختیان کین بہت عبادت خانے بت پرستون نے جلا دیے
یا گرا دیے عیسائیون کی کتابین خصوصًا اللہ تعالی کی پاک کتاب کی جتنی جلدین تلاش سے
ملین جلائی گئین جسکی یہان نہین ملین یا جس نے چہپا رکہین اور دینے سے انکار کیا سخت
عذاب مین پہنسا اظہار الحق مین ہے کہ دسوان قتل سن تین سو دو مین ہوا اور زمین
پورب سے پچہم تک اس قتل سے بہر گئے اور شہر فریجیا سارا ایکساہی بار جلا دیا گیا کہ اوسمین

کوئی عیسائی نرہا اور دیوکلیشیان نے سن تین سو تین مین حکم کیا کہ گرجے ڈہا دئی جاوین اور
کتابین جلا دیجاوین لارڈنر اپنی تفسیر کی ساتوین جلد کے پانسو بائیسوین صفحہ مین لکہتا ہے
کہ دیوکلیشیان نے مارچ کے مہینے مین اپنے بیٹہنے کے انیسوین برس حکم کیا کہ گرجے ڈہا دیے
جاوین اور پاک کتابین جلا دیجاوین یوسی بیس بڑے غم سے کہتا ہے کہ اوسنے اپنی انکہہ سے
دیکہا کہ گرجے ڈہا دیے گئے اور پاک کتابین بازارون مین جلائی گئین پادری ولیم میور
لکہتا ہے کہ دیوکلیشیان نے تین اور قیصرون کو یعنے بادشاہون کو مقرر کیا مکسمیان اور
کلیریوس اور کانسٹنٹیس اون تین کو اپنے ساتہہ سلطنت مین شریک کر لیا چار بادشاہون نے
ملک آپس مین بانٹ لیا تہا اون بادشاہون مین لڑائی ہونے لگے جس جس ملک مین
قسطنطین جو پچہم کا بادشاہ تہا فتح پاتا تہا وہان ظلم کم ہوتا تہا اگرچہ وہ اوسوقت تک عیسائی
نہ تہا لیکن عیسائیون کی طرف رغبت رکہتا تہا توبہی سن دوسو پچانوے اور تین سو سات کے
برس مین اکثر جگہہ اور بادشاہون نے یہ حکم جاری کیا کہ سب لوگ پوجا کرین اور عیسائی
قیدی جو کہان مین کام کرتے تہے اون سے زیادہ محنت لی جاتی تہی ایک بار اونتالیس
آدمی جو دین کے اقرار سے نہین ہٹے اکٹہے سب قتل کیے گئے پہر تین سو دسوین برس قسطنطین
جسنے عیسائی دین قبول کیا تہا تمام سلطنت روم کا بادشاہ ہوا پادری ولیم میور لکہتا ہے
کہ اس مقام پر عیسائیون کا ایمان ثابت ہوتا ہے کہ اونہون نے مال اور جان کی کچہہ پروا
نرکہی اور لوگون کی ملامت اور خلق کے طعنے اوٹہائے اون دنون مین تمام دنیا کی چہوٹے
بڑے سب پوجا جاری تہی جو کوئی عیسائی ہوا اوس نے سب لوگون کی چال چلن اور باپ
دادون کی ریت رسم کو بالکل چہوڑ دیا اور ایسے دین کو کہلم کہلا قبول کیا جو پہلے پہل یہودیون
مین شروع ہوا اور یہودیون کو بت پرست لوگ بہت حقیر اور ناکارہ جانتے تہے پہر
جس شخص نے پہلے اس دین کی بنیاد ڈالی یعنے عیسی علیہ السلام اونکا نام لوگون مین
یون مشہور تہا کہ وہ ایک شخص گنہگار تہا جو یہودیون اور رومیون کے ہاتہہ سے
سولی پر کہینچا گیا عیسائیون نے تمام خلق کے طعنے اور بدزبانی سہی جو کوئی عیسائی
ہوا اپنی قوم اور رشتہ دارون اور اگلی دوستون سے جدا ہو کر عیسائیون کے ساتہہ

بہادر ہوا اللہ کے لئے بے عزت ہونا لاکہوان دینا اوس نے قبول کیا عیسائی لوگ اللہ کی محبت
مین آدمیون کی بد زبانی کی کچہہ اصل حقیقت نہین سمجہتے تہے اور بدنامی سے نہین ڈرتے تہے
بہشت کی خوشی مین سب مصیبتین سہتی تہے اللہ کی محبت مین دنیا کے سب مزے چہوڑتے
تہے آسے پادریو وہ زمانہ امن وامان کا اور بڑی عدالت کا جسکا وعدہ توریت اور
زبور مین اور صحیفون مین تہا کہ ساری دنیا کے ظالمون کو سزا ملیگی ایمان والے
لوگ امن وامان سے اللہ کا نام لینگے کافرون کا زور ٹوٹ جاویگا وہ زمانہ حضرت
عیسی کا اور عیسائیون کا ہرگز نہین ہے اوس وقت مین تو ظالمون کا ظلم اور زیادہ
بڑہ گیا اللہ کا اور حضرت عیسی کا اور نبیون کا نام لینا مشکل پڑگیا اے پادریو عقل
کی آنکہہ کہول کر دیکہو یہہ سب بشارتین محمدی وقت کی ہین دیکہو جناب محمد صلی اللہ علیہ
وسلم نے کلیسایت پرستون کا سر توڑا اور بت پرست جو سب پیغمبرون کے دشمن تہے
اور بے ایمان یہودی جو حضرت عیسی علیہ السلام کے دشمن تہے اونکو کیسا قتل کیا اور کیسا
اونکا سر کچلا محمدیون کو دیکہو جو عیسائیون کی طرح اللہ کے عشق اور محبت مین شہید ہونیکا
کتنا شوق رکہتے تہے کافرون سے لڑنے مین کس خوشی سے اللہ کی راہ مین قتل ہوتے
تہے دیکہو وہ حضرت عیسی جنکو جابجا بت پرست اور بے ایمان یہودی برا کہتے تہے اونکو
کیسے کیسی تعریفین اللہ نے قرآن مین جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اوتارین حضرت
عیسی کا اور سب نبیون کا نام سارے جہان مین روشن ہوا اور اللہ کا اکیلا جاننا جو
حضرت عیسی کا اور سب پیغمبرون کا ایمان ہے یہہ ایمان سارے جہان مین پہیلا ان
سب نشانیون کو دیکہو اور محمدی ہو جاو کہ یا اللہ اپنے سب بندون کو ایمان دے
آمین اب یہہ بیان ہے کہ قسطنطین جب جہوٹہہ موٹہہ عیسائی ہوا اوسنے
عیسائی دین مین بڑی بڑی خرابیان ڈالین پادری میتہر نے رومن تواریخ
کلیسا کے ایک سو اونچاسوین صفحہ مین لکہا ہے کہ قسطنطین سن تین سو چپیس مین
بڑی سرگرمی سے نصرانی مذہب کی حمایت کرنے لگا سن تین سو سین تیس مین اصطباغ
پایا یعنے دین عیسائی مین داخل ہوا اور چند روز کے بعد مر گیا سیل صاحب نے

قرآن مجید کا ترجمہ جو انگریزی مین کیا ہے اوسکے شروع مین لکھا ہے کہ مجلس نائیس سن تین سو پچیس
مین جمع ہوئے اور حضرت عیسے کے خدا ہونیکے مقدمہ مین جو بدعت سے گفتگو درپیش تہے اس
مجلس مین اوسکا تصفیہ ہوا اس مجلس کے جمع ہونیکا باعث یہ تہا کہ اریس ایک شخص تہا
جو حضرت عیسیٰ کی خدائی کا منکر تہا اوسنے اپنے مسئلہ کو دولوسی بسیون اور اور علما وغیرہ
کی مدد سے خوب پہیلانا شروع کیا اور اتہانی شیس اوس کے مقابلے پر ہوا تب قسطنطین نے
جہگڑا دیکہکر اس مجلس کے جمع ہونیکا حکم دیا سو اس مجلس مین تیرہ سردار پادریون نے اور
بہتیرے پادریون نے تین خدا کہنے سے انکار کیا اور بعضے لوگ تین خدا اون کے تو قائل ہوئے
مگر روح القدس کی جگہہ پر حضرت مریم کو داخل کرتے تہے اس سبب سے اونکا نام میریامائٹ
رکہا گیا لیکن جب بادشاہ نے علانیہ حکم دیا کہ جو شخص تین خداؤن کا اقرار نکریگا اوسکا
مال ضبط ہوگا اور وہ وطن سے نکال دیا جاویگا تب اکثر پادریون نے بادشاہ کے خوف
سے تین خداؤن کے عقیدے پر دستخط کر دیے اوسوقت سے یہ عقیدہ قائم ہوا اور اتہانی
شیس کا عقیدہ مشہور ہونے لگا اور عرب مین ایک فرقہ تہا جسکو کولیرئیٹس کہتے تہے
وہ بہی حضرت مریم کو تین خداون مین داخل کرتے تہے اور اونکے لیے ایک قسم کی روٹی
تیار کرتے تہے پادری ملنر تاریخ کلیسیا مین لکھتا ہے کہ قسطنطین کیوقت مین اریوس
نے برملا تعلیم دینا شروع کیا تہا کہ مسیح فقط ایک مخلوق تہے جو باقی سارے جہان سے پہلے
پیدا کیے گئے مگر اپنی خاص دینداری کی باعث سے سب اور نیک لوگون سے نہایت بڑا
درجہ پایا اس بات کے فیصلہ کرنیکے واسطے شہر نیس مین جو کوچک ایشیا مین ہے
سن تین سو پچیس عیسوی مین بڑی مجلس جمع ہوئی جسمین تین سو اٹہارہ سقف
یعنے بڑے بڑے پادری اور سیکڑون وعظ کہنے والے جمع ہوئے اون مین سے سوا تہوڑے
آدمیون کے سب نے اریوس کی تعلیم کو غلط کہا اور اوس اعتقاد نامہ کو تجویز کرکے لکہا
جو نیس والے اعتقاد سے اتبک مشہور ہے کستیبیس اریوس اوس اعتقاد نامہ سے منکر رہا
آخر فقط ظاہرداری کی راہ سے قبول کیا اور جسدن وہ کلیسیا مین شامل ہونے پر تہا کسی
ناگہانی سخت درد مین گرفتار ہوکر مر گیا اوس کے مرنے کے بعد اوس بات کا مباحثہ آخر

ہین ہوا چنانچہ کانسٹنٹن تہیوس نے اوسکی رائی کو پسند کیا اور جو بڑی مجلسین سن تین سو چہتون اور
تین سو چہپن عیسوی مین آرلس اور میلین شہرون مین جمع ہوئین اونمین سے اکثر لوگ
اوسکو قبول کرتے تہے اس دینی مباحثہ کے سبب بہت لوگ ستائی گئی بلکہ جان سے مارے گئے اور
بڑی خونریزی کی لڑائیان ہوئین اس سے ثابت ہوتا ہی کہ بڑی مجلسون سے بہی نجات کی بابت
ہدایت بالاصالت نہین کیونکہ جس بات کو اکثر لوگ ملکر سچ مانتی ہین سو کبہی انجیل کی راہ سے
غلط نکلتی ہے اریوس کا طریق چہٹی یا چہتی سو برس وہی برگشتہ لنکوبردی وانڈلی لوگون کے
درمیان جاری ہوا البتہ تواریخ مین لکہا ہے کہ اریئس جو اسکندریہ کے پادریون مین
سے تہا اوسنے تثلیث کے دوسرے اقنوم کو ایک موجود جدا اور کمتر سمجہا اور مسیح کو یون
قرار دیا کہ وہ سب مخلوقون مین افضل ہین جنکی وسیلہ سے خالق نے سارا جہان بنایا نائسیہ
کے مشورہ نے اس عقیدہ کو رد کیا پر اریئس اپنے عقیدہ کا معتقد رہا یہ اعتقاد کئی زمانون
تک برابر رہا اور اسمین کئے فرقے چنانچہ یونومیان اور سیمی اریئس اور یوسی بیان وغیرہ
نکلی کپتان ولیم رابرٹسن انگلین نے جو کتاب لکہی ہے اور لدیانہ مین چہپی ہے اوسمین لکہا ہے
کہ سن تین سو پچیس عیسوی مین ایک بہاری مجلس شہر نائیس مین جمع تہی اوس نے یہی عقیدہ
یعنے تین خداؤن کا عقیدہ صاف صاف لکہدیا وہ شہر نائیس کا اعتقاد نامہ کہلاتا ہے پہر
سن تین سو اکاسی عیسوی مین دوسری بہاری مجلس شہر قسطنطنیہ مین جمع ہوئی تہی
اوسمین ڈیڑہ سو پادری اکہٹی ہوئی تہے اوسمین بہی وہی عقیدہ قرار پایا پہر تیسرے
بہاری مجلس شہر افیسوس مین سن چار سو اکتیس عیسوی مین جمع ہوئی تہی اوس مجلس
مین یہ عقیدہ پہر قائم اور مضبوط ہو گیا اے محمدی بہائیو یہ قسطنطین وہی کفر پہیلانیوالا
بادشاہ ہی جسکی پیش خبری حضرت دانیال علیہ السلام کے ساتوین باب مین اور گیارہوین
باب مین اور جناب یوحنا کے تیرہوین باب مین ہو چکی ہے اسنے ایمان کی جڑ چہوڑ دی اور
بہت بڑا کفر پہیلایا ایک انگریز نے تاریخ کلیسیا لکہی ہے وہ اوسمین لکہتا ہے کہ یہ جو نصرانیون
کا عقیدہ ہے کہ خدا اکیلا ہے مگر خدا کا ایک بیٹا بہی ہے جو اوس سے نکلا ہے جس نے
سبکو بنایا ہے اوسکو خدا نے کنواری کے اندر بہیجا اوس سے وہ پیدا ہوا وہ انسان بہی ہے

اور خدا بہی ہے ترتلیان پادری جو دوسری صدی کے اخیر مین تہا اوس نے اپنی کتابون مین
اسیطرح صاف صاف بیان کیا ہے پہر لکہتا ہے کہ ہمکو ضرور یہی کہنا چاہئیے کہ یہ جو تین
خداؤن کا عقیدہ پہلے زمانہ مین اکثر نصرانیون کا ہے یہی عقیدہ اگلون کا بہی تہا مگر سیاتہ
یہی یاد رکہنا چاہیے کہ اول عیسائیون نے اپنا عقیدہ قلمبند نہین کیا فقط زبانی بتلا دیتے
تہے اور پادری لوگ بہی اپنی عقل سے بعضی باتین بدل دیتے تہے پہر لکہتا ہے کہ اول اول کے
عیسائیون نے خود پاک کتاب سے تعلیم پائی تہی وہ لوگ فقط وہی لفظین بولتے تہے جو اسکی
کی کتابون مین ہین اور اسکے بہیدون کے پیچہے نہین پڑتے تہے اونمین آپسمین پہوٹ
اور بدعت کا دخل نہ تہا وہ عقیدہ جو اہل روم کے عیسائیون نے اختیار کیا ظاہر اوہ
شروع ہی زمانہ کا تہا اور جو چوتہی صدی کے اسطرف آگرون نے یہ سمجہا ہے کہ یہ عقیدہ
اونہین لوگون سے نکلا ہے جو اس کام کے لئے جمع ہوئی تہے لیکن اسبات کا کوئی
ثبوت ہاتہ نہین لگتا بلکہ کتنی ہی کتاب لکہنے والون نے اسکو چہوڑ دیا ہے پہر حاشیہ پر لکہتا ہے
کہ سب سے قدیم کتاب لکہنے والے اگناشس اور جسٹن اور ارینیوس ہین اسکا کچہہ بہی
ذکر نہین کرتے ہین پہر لکہتا ہے کہ حواریون کے وقت کے لوگ یہ ہین ہرناباس کلیمیس
رومی ہرماس اگناشس اور پلوکرپ یہ سب حواریون کے شاگرد ہین حواریون کی زمانہ
کے بعد جو یونانی لوگ ہین جنہون نے کتابین لکہی ہین اون مین جسٹن شہید اور ارینیوس
ہین جسٹن کا زمانہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی پیدایش سے ایکسو تیس برس بعد
ہے ارینیوس قریب سن ایکسو اسی عیسوی کے لیونس کا پادری تہا اسے معتبر ہی بہائیو دیکہو
یہ پادری صاف اقرار کرتا ہے کہ یہ عقیدہ تین خداون کا قدیم عیسائیون نے کہین نہین
لکہا دوسری صدی کے اخیر مین ترتلیان نے یہ عقیدہ نکالا پہر چوتہی صدی مین قسطنطین
نے اوسکو زور زبردستی سے پہیلایا پہر اول اول کے عیسائیون کی لفظین پکڑ کر اوسکا
مطلب بگاڑ بگاڑ کر خلق کو بہکایا اسی تاریخ کلیسا مین جسٹن شہید کی کتاب تائید اول
کی عبارت نقل کی ہے اوسکو دیکہنا چاہیے جسٹن شہید فرماتے ہین ہم لوگ جو پہلی حرام کام
مین خوش تہے اب صرف پاک دامنی اختیار کرتے ہین ہم لوگ جو فن جادوگری کو کام مین

لاتے تھی اب خدای غیر مولود کی بندگی مین مشغول ہین جو لوگ ہمسے ناحق نفرت کرتے ہین اونکے سمجھانے مین سعی کرتے ہین کہ وہین مسیح کے عمدہ حکمون کے موافق زندگی بسر کرنے سے وہ بھی ہم لوگون کے ساتھہ اوس خدا سے جو سب سے برتر خداوند ہے ویسے خوشی پانے کی امید رکھہ سکتی ہین ای آی محمدی بھائیو دیکھو جسٹن شہید نے صاف فرمایا کہ ہم اوس خدا کو پوجتی ہین جو مولود نہین ہے یعنے کسی کا جنا ہوا نہین ہے معلوم ہوا کہ جسٹن شہید حضرت عیسی کو خدا نہین سمجھتی تھی جسٹن شہید عشاء ربانی کو یون بیان کرتے ہین کہ نو مریدکو ہم بھائیون کے مجمع مین لیجاتے ہین اور سب ملکر اپنے واسطے اور اوس کے واسطے اور تمام ایماندارون کے لئے دعا مانگتی ہین تب بھائیون کی مجلس کے سردار کے سامنے روٹی اور شراب اور پانی کا ایک پیالہ رکھا جاتا ہے وہ اوسکو اوٹھا کر کل کائنات کے باپ کی ثناخوانی بیٹے اور روح القدس کے نام کے ذریعہ سے کرتا ہے پھر سب خادم اوس متبرک روٹی اور پانی اور شراب کے پیالہ مین سے ہر ایک کو جو حاضر ہے حصہ پہنچاتے ہین اور جو حاضر نہین اون کے لئے بھی کچھہ لیجاتے ہین اس کھانی پینے کو ہم اداے شکرانہ کہتے ہین جسٹن شہید فرماتے ہین اب مین تمکو وہ طریقہ بتلاتا ہون جس سے ہم عیسی المسیح کے ذریعہ سے نئی حیات پاکر خدا کے لئے خاص ہو جاتے ہین جو ایمان لاتا ہے اور یقین جانتا ہے کہ ہماری تعلیم حق ہے اور وعدہ کرتا ہے کہ اوسکے بموجب زندگانی کریگا تعلیم پاتا ہے کہ دعا مانگی اور روزہ کے ساتھہ خدا سے اپنے گناہون کا استغفار کرے اور ہم بھی اوس کے ساتھہ دعا مانگتی ہین اور روزہ رکھتی ہین بعد اسکے ہم اونکو کسی مقام پر جہان پانی ہو لیجاتے ہین اور وہان اونکو نیا جنم دیتے ہین جس طرح ہمنے نیا جنم پایا کیونکہ خداوند کل کائنات کا باپ اور ہمارے نجات دہندہ عیسے المسیح اور روح القدس کے نام سے اونکو اوس پانی مین غوطہ دیتے ہین آے محمدی بھائیو دیکھو جسٹن شہید نے اللہ تعالی کو تمام جہان کا باپ کہا تو باپ کے معنے یہی ہین کہ اللہ سب کا پیدا کرنے والا اور سب کا پالنے والا ہے حضرت عیسی کو بھی بیٹا اسی راہ سی کہا کہ اللہ اونکا بنانے والا اور پالنے والا ہے اور وہ اللہ کے پیارے بندی ہین اور یہ کہا کہ ہم اسکی تعریف کرتے ہین حضرت عیسی اور روح القدس کے وسیلہ سے وسیلہ کا لفظ

صاف بول رہا ہے کہ عیسیٰ اور روح القدس اللہ کے بندے ہیں خود خدا نہیں ہیں پھر آخیر میں
جو کہا کہ خداوند کل جہان کے باپ اور ہمارے نجات دہندہ عیسیٰ اور روح القدس کے
نام سے اوسکو غوطہ دیتے ہیں اس سے پادری لوگ سمجھتے ہیں کہ عیسیٰ اور روح القدس کا
نام اللہ کے ساتھ لیا تو معاذ اللہ وہ دونو بھی وہ خدا ہیں اللہ کا شکر ہے کہ اوسنے ہمکو اپنے
پیارے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے اور قرآن پاک کے وسیلہ سے اس اوندھی سمجھ سے
بچایا اگر ہم کسی سے کہیں کہ ہم تمکو اللہ اور محمد اور جبرئیل کے نام سے ایمان میں داخل کرتے
ہیں تو سب محمدی لوگ ہماری اس بات کا یہی مطلب سمجھینگے کہ اللہ مالک ہے محمد اور جبرئیل
اوسکے بندے ہیں اوسی تاریخ کلیسا میں لکھا ہے کہ ارجن سن ایک سو پچاسی عیسوی
میں پیدا ہوا تھا اوسکے مقدمہ میں راے کا اختلاف ہے ایک فریق تو اوسکو علم میں ایسا
بڑا عالم تصور کرتا ہے کہ حواریوں کے زمانہ سے عیسائیوں کے درمیان ویسا کوئی ہوا
ہی نہیں اور دوسرا فریق اوسکو اریس اور تمام بری ملحد اور بدعت والوں کی اصل ٹھہرا کر
ملامت دیتا ہے آگے ایمان والو معلوم ہوا کہ ارجن بھی اللہ کو اکیلا جانتا تھا اور حضرت عیسیٰ
علیہ السلام کو اللہ کا بندہ اور پیغامبر مانتا تھا تب ہی جھوٹے عیسائیوں نے اوسکو اریوس
کی اور سب ملحد و بدعتیوں کی اصل جڑ ٹھہرایا پھر لکھا ہے کہ دوسری صدی کے خاتمہ کے قریب
تھیودوٹس اور آرتیمن مسیح کو آدم زاد کہتے تھے آگے محمدی بھائیو خلاصہ یہ ہوا کہ دوسری
صدی کے آخر سے عیسائیوں میں شرک اور کفر پھیلا مگر بہت سے ایمان دار عیسائی اوسکو
مٹاتے رہتے تھے اور حق کو ظاہر کرتے رہتے تھے قسطنطین کے وقت سے حق بولنے والونکو
دبا کر ڈالا گیا کشف التواریخ میں ہے کہ جب قسطنطین نے عیسائیوں کا پیچھا کرنا موقوف کردیا
بہتوں نے یہ سمجھا کہ اون پر فرض تھا کہ اپنی رضا و رغبت سے جسم پر تکلیفیں اوٹھاوین
وے غاروں اور تکیوں میں جا بیٹھنے لگے اور وہاں کیا فاقے اور کیا جاگنے سے بہت ہی
تکلیفیں اوٹھانے لگے یہ چلن پہل ملک مصر میں چوتھی صدی میں شروع ہوا اور وہاں
سے سارے پورب اور زمین افریقیہ کے اکثر ملکوں میں اور روم میں پھیل نکلا پانچویں
صدی میں ایک فرقہ اسٹائلیٹس یعنے اسطوانہ نشاہ نکلا وہ ستونوں پر رہا کرتے تھے

ملا علی قلی رح جو پہلے پادری تھے پہر محمدی ہوگئے اونہون نے جو کتاب سلطان حسین صفوی کے
کیوقت مین رد نصاریٰ مین لکہی ہے اوسمین لکہا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا اصل دین
قسطنطین نے مٹا دیا یہانتک نوبت پہونچی کہ اگر کوئی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے اصل دین
پر قائم رہتا اوسکو یہی بن پڑتا تہا کہ آبادی اور شہر مین رہنے سے ہاتہہ اوٹہا ویگے اور اپنے تئین
پہاڑون مین چہپا ویگے اور اپنے باقی عمر پوشیدہ مقامون مین بسر کرے امام عبد الرحمن
نسائی رح نے جناب عبد اللہ ابن عباس رض کی زبانی جو احوال لکہا ہے اوسکا خلاصہ یہ ہے
کہ بادشاہون نے توریت اور انجیل کو بدل ڈالا تو جو لوگ صحیح پڑہنے والے تہے اون کو
بادشاہ نے بلایا اور کہا مین تمکو قتل کرونگا یا جیسا ہم پڑہتے ہین تم بہی اوسیطرح پڑہو
اونمین سے کچہہ لوگون نے کہا کہ ہمارے لیے ایک کہنبا بنادو پہر ہمکو اوسپر چڑہا دو پہر ہمکو
کچہہ چیز دو کہ ہم اوس سے اپنا کہانا پینا اوسپر چڑہا دین اور تمہارے پاس نہ آوین اور
اونمین سے کچہہ لوگون نے کہا کہ ہمکو چہوڑ دو ہم زمین مین سیر کرتے پہرین اور جانورون
کیطرح کہائین اور پئین اگر تم ہمکو اپنے ملک مین دیکہیو تو قتل کیجیو اور کچہہ لوگ بولے ہمارے
واسطے جنگلون مین گہر بنادو ہم کوئین کہودین اور ساگ پات بودین اور تمہارے پاس
نہ آوین اون لوگون کے رشتہ دارون نے ایسا ہی کردیا اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اوتار
یعنے اللہ نے اپنے حبیب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو سورہ حدید مین اونکا حال سنایا کہ اون
لوگون نے محنتین نکالین جو ہمنے اونپر فرض نہین کی تہین مگر اونہون نے فقط اللہ
کی خوشنودی کے واسطے ایسا کیا ابن عباس رض فرماتے ہین کہ اور لوگون نے کہا کہ ہم
بہی عبادت کرینگے جس طرح فلان شخص نے عبادت کی اور ہم بہی سیاحی کرینگے جیسے
فلان شخص نے سیاحی کی اور وہ لوگ شرک مین گرفتار تہے اونکو خبر نہ تہی کہ جنکی راہ
پر ہم چلتے ہین اون لوگون کا ایمان کیا تہا اسکا یہ مطلب کہ بہت سے جہوٹے عیسائی
جو حضرت عیسیٰ کو دوسرا خدا جانتے تہے اونہون نے یہ حرص کی کہ ہمارے وہ بزرگ
اس طرح سیاحی کرتے تہے یا اللہ کی عبادت کرتے تہے ہم بہی کرینگے مگر اپنے بزرگون کے
عقیدون سے بیخبر تہے پادری جان ڈیون پورٹ نے جو کتاب دین محمدی کی حمایت مین

لکھی ہے اوس مین لکھا ہے کہ اصل عقیدہ ایمان کا جو حضرت عیسیٰ نے بتایا تھا وہ یہی تھا کہ اللہ کو
اکیلا جانو اور فقط اوسیکو پوجو نصاری نے کفر اور شرک نکالا اور حضرت عیسیٰ کی راہ کو چھوڑ دیا
اس کتاب کی آخر مین قسطنطین کے احوال مین لکھا ہے کہ اس بادشاہ نے سن تین سو چھبیس
مین ایک کونسل کی محفل جمائی اور اس کونسل مین حضرت عیسیٰ کو خدا ٹھہرایا اور سینٹ جیرم نے
جو اوس زمانہ مین یعنے چوتھی صدی عیسوی مین گذرا ہے اور قریب قریب سب کا شیخ یعنے
بڑا مجتہد تھا اس خرابی پر بہت افسوس کرتا ہے اور کہتا ہے کہ بڑی افسوس اور خوف کی
بات ہے کہ جتنی عقلین ہین اوتنی ہی مذہب ہین اور جتنے خطائین ہم لوگون کی ہین
اوتنی جھوٹے عقیدے پیدا ہوئے ہین اسلیئے کہ ہم لوگ اپنی عقل سے عقیدے گھڑتے ہین
اور اپنی طبیعت سے اوسکے معنے بیان کرتے ہین اور ہر سال بلکہ ہر مہینے ہم لوگ جیسی امید
بیان کرنے کے لیئے نئے نئے عقیدے ایجاد کرتے ہین آخر کو لکھتا ہے کہ ہمنے اپنے ہاتھ سے
اپنے تئین برباد کیا ملا احمد ایرانی عبرانی دان سیف الامة مین لکھتے ہین کہ بعضون نے
صاف لکھا ہے کہ قسطنطین سب یہود اور نصاری پر غالب ہوا اور اللہ کی کتابون مین
اپنے موافق دخل اور تصرف کیا اور جو کتابین اوسکے مذہب کے برخلاف تھین تلوار کے زور
سے اور روپیہ کی طمع دیکر وہ سب کتابین اپنے قبضہ مین لایا اور اسیطرح جو لوگ قسطنطین
کی راہ پر تھے اونہون نے آہستہ آہستہ سب کتابون کو موقوف کر دیا اور یہودی چونکہ
نصرانی بادشاہون سے دبے ہوئے تھے کسی کتاب کو چھپا نہ سکتے تھے اور قسطنطین نے
یہ قاعدہ باندھا تھا کہ ہر ہر شہر مین ایک شخص اوسکی طرف سے مقرر تھا وہ شخص انکی دستور
کہلاتا تھا اور حکم تھا کہ جس شخص کے پاس کوئی کتاب یہودی وہ کتاب لیکر اوس شخص پاس
جاوے اور کتاب اوسکو دکھاوے اگر وہ کتاب قسطنطین کے مذہب کے برخلاف ہوتی
تھی انکی دستور اوسکو جلا دیتا تھا اور اگر برخلاف نہوتی تھی تو پھیر دیتا تھا اور یہ حکم تھا کہ اگر
ثابت ہو جاوے کہ کسی شخص نے کوئی کتاب چھپائی اوسکو مار ڈالو سید منصور علی صاحب
دہلوی نوید جاوید مین لکھتے ہین کہ ہندی تواریخ کلیسیا صفحہ ۱۹۲ مین لکھا ہے کہ لوگون
کو دینی کتاب کا بہم پہونچانا نہایت مشکل تھا اور دینی کتاب کا پڑھنا جو لکھتے ہین [illegible]

اس سبب سے اور بہی مشکل تہا بحلتہ ۱۵ میں مارتین لوتہر کیوقت مین انجیل مشہور ہونے لگی
یہان سے معلوم ہوا کہ قسطنطین واسکے پادریون کے وقت سے پادریون کے سوا اورلوگون
کو انجیل کا پڑہنا منع کر دیا گیا تہا تا کہ سب لوگ پادریون کے پہندے مین پہنسی رہین جیساکہ
ہمارے وقت مین بہت سے فسادی مولوی کہتے ہین کہ قرآن شریف کا ترجمہ اور حدیث
شریف کی کتابین ہرگز مت پڑہو اسکا سمجہنا بہت مشکل ہی تم مطلب غلط سمجہوگے اور گمراہ
ہو جاوگے یہ لوگ اس علم کے اوستادون کو نہایت ذلیل اور گمراہ جانتے ہین یا اللہ ہمکو
قرآن اور حدیث کی راہ پر رکہیو آمین پادری مرکلیب نے کشف الآثار مین لکہا ہے کہ قسطنطین
نے حکم دیا کہ یہودیون کے کان کاٹکر اونکو اور ملکون کیطرف نکال دو مولوی رحمت اللہ صاحب
اظہار الحق مین لکہتے ہین کہ پادری طامس نیوٹن نے پاک کتابون کی آئندہ خبرون کے بیان
مین ایک کتاب لکہی ہے اور وہ لندن مین چہپی ہے اوسکی دوسری جلد کے تریسٹہوین
یا چونسٹہوین صفحہ مین جہان یہ بیان ہے کہ حضرت عمر رض نے مسجد بیت المقدس کو بنوایا
یہان لکہا ہے کہ نصرانیون نے یہودیون کی ضد کے مارے اوس جگہہ کو گوبر اور لید سے
بہر رکہا تہا حضرت عمر رض نے خود اوس مقام کا صاف کرنا شروع کیا اللہ کا شکر ہے کہ پادری
نے اقرار کیا کہ نصرانیون نے اوس پاک مقام پر گوبر اور لید کا ڈہیر لگا رکہا تہا اب اس
قصہ کا پورا بیان ہم محمدیون کی کتابون سے سنو ابن کثیر رح اپنی تاریخ مین لکہتے ہین
کہ ہمارے پیغمبر برحق حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے تین سو برس پہلے جب نصاری
بیت المقدس کے حاکم ہوئے تو قسطنطین کی مان نے قسطنطین کو حکم دیا کہ اوس نے حضرت
عیسی علیہ السلام کے پیدا ہونے کی جگہہ پر بیت اللحم مین مکان بنایا اور قسطنطین کی مان
نے وہان مکان بنایا جہان اپنے گمان مین سمجہا کہ حضرت عیسی علیہ السلام کی قبر ہے اور
یہودیون کا جو قبلہ تہا اوس جگہہ پر مزبلہ یعنے گوبر ڈالنے کا مقام بنایا اسکا سبب یہ تہا
کہ یہودیون نے اوس جگہہ کو جہان لٹکا کر ڈالا تہا جہان سولی دیگئی تہی نصاری نے اپنی
سمجہہ میں یہودیون سے بدلہ لیا کہ اونکی مسجد بیت کو بر ڈالنا شروع کیا ابن کثیر لکہتے ہین کہ
عورتین حیض کے لتے بہیجتی تہین کہ اوس پر بہی چیتان پر ڈالی جاوین مولانا خیر الدین

حنبلی بیت المقدس کی تاریخ مین لکھتے ہین کہ قسطنطین کی مان نے ظہور زنیتا بہی گرجا بنایا جہان حضرت عیسی علیہ السلام چڑہ گئے اور حضرت مریم کی قبر پر بہی ایک گرجا بنایا اور بیت المقدس کی ہیکل یعنے مسجد زمین تک ویران کر دی اور حکم کیا کہ اوس جگہہ پر شہر کے کوڑے اور گوبر ڈالا جاوے جو مقام اوس بڑی چٹان کا تہا وہ مزبلہ یعنے گوبر ڈالنے کا مقام ہو گیا اور یہی حال رہا یہانتک کہ حضرت عمر رض تشریف لائے اور بیت المقدس کو فتح کیا لکہا ہے کہ عورتین قسطنطنیہ سے حیض کے لتے بہیج دیتے تہین کہ اوس چٹان پر ڈالے جاوین ہنڈرے تاریخ کلیسیا جو کلکتہ مین ۱۸۴۹ء مین چہپی ہے اوسکے صفحہ ۵۲ سے صفحہ ۵۸ تک لکہا ہے کہ حضرت عیسی علیہ السلام کے وقت سے پانسو برس نہ گذری تہی کہ یہہ رای غالب ہونے لگی کہ یروشالم کی زیارت کرنا اور جہان عیسی علیہ السلام نے جان دی اور جہان دفن ہوے اون پاک مقامون مین دعا مانگنے کے ثواب سے گناہ معاف ہوتے ہین اس سبب سے اس پاک قبر کی زیارت کا دستور بہت جلد رائج ہوا یہان سے معلوم ہوا کہ شہر یروشالم کی زیارت کو جانا مدت تک عیسائیون کا دستور نہ تہا جب نصاری اس پاک شہر کی زیارت کرنے لگی تب بہی فقط وہان جاتے تہی جہان حضرت عیسی علیہ السلام کی موت کا یا قبر کا اونکو گمان تہا مسجد بیت المقدس کی زیارت سے محروم رہتے تہے یہ نعمت اللہ نے خاص محمدیون کے واسطے رکہی تہی پادری جان ڈیون پورٹ نے اپنے کتاب کے حاشیہ پر لکہا ہے کہ قسطنطین نے اپنی جورو کو گرم پانی مین ڈلوایا اور اپنے بیٹے کو اور اپنے دو بہنوئیون کو اور اپنے سسر کو اور اپنے بارہ برس کے بہانجی کو قتل کروایا اور اپنے دور کے رشتہ دارون کو بہی قتل کیا اکبر التواریخ مین ہے کہ قسطنطین کا بندوبست شروع مین مروت کے ساتہہ تہا مگر اوسکے پچہلی دن ویسی ہی خونریزی سے بہرے ہوئے ہین اوسکے مزاج کے بدلنے سے رعایا کے دل سے اوسکی الفت اوٹہادی وہ شہر روم سے قسطنطنیہ مین گیا اس نئے شہر کے تعمیر کے سات برس بعد فارسیون کی چڑہائی مین تیس برس کی سلطنت کے بعد سن تین سو سینتیس عیسوی مین مر گیا پادری ہتہر نے دوسری تاریخ کلیسیا کے ایک سو اونچاسوین صفحہ مین لکہا ہے کہ اس قسطنطین کا بیٹا

کانسٹن ٹین دوسرا بھی بت پرستی سے بیزار تہا اوس نے بت خانے بند کروا دیے اور حکم دیا کہ
جو کوئی بتون کو قربانی گذرانیگا مار ڈالا جاویگا مگر اوس کے جانشین جولیان نے اوسکی
ارادہ رکہا کہ بت کی پوجا کو پہر جاری کرے چنانچہ اوس نے بت پرستون کی مندر کہلوا کر بت
پوجنی کی اجازت دی اور سب بادشاہ کا کام اونہین کے سپرد کئے اور سب طرح سے
نصرانیون کی بیعزتی کروانے لگا یہہ بیان ہے کہ یہودیون نے چاہا کہ مسجد
بیت المقدس کو پہر بناوین اسلئے اونپر آگ کے شعلے بہیجی اور اونکے
ہاتہہ سے اوسکو بچا نہ دیا پادری مرکیہ کشف الاثار مین لکہتا ہے کہ جولیان جو
رومیون کا بڑا بادشاہ تہا اوس نے یہودیون کو اذن کیا کہ شہر یروشالم کو اور مسجد کو بنالو
اور اون سے وعدہ بہی کیا کہ مین تمکو تمہارے باپ دادا کے شہر مین برقرار رکہونگا اور
یہودیون کا شوق اور غیرت بادشاہ کے شوق سے کچہہ کم نہ تہی اگرچہ یہودیون نے
اس کام مین بڑی کوشش کی اور بادشاہ کو اسکا بہت دہیان تہا مگر کچہہ بن نہ پڑا ایک
تاریخ لکہنیوالا بت پرست نقل کرتا ہے کہ آگ کے شعلے خوفناک اوس جگہہ سے نکلی اور
معمارون کو جلا دیا تب اونہون نے کام سے اپنے ہاتہون کو روک لیا اے محمدی بہائیو
اللہ تعالی نے یہودیون کے ہاتہہ سے اپنے گہر کو نہ بنوایا یہودیون پر تو حضرت عیسی
علیہ السلام کی دشمنی کی باعث سے اللہ کے غضب کی آگ بہڑک رہی تہی اسلئے اونکے
ہاتہون نہ بنوایا محمدی لوگ جو اللہ کے اور اوسکے سب پیغمبرون اور کتابون کے عاشق
ہین اون کے ہاتہون سے اللہ نے اوس پاک مسجد کو بنوایا اور اونہین کو وہان بسایا
اپنا وعدہ پورا کرکے دکہایا کہ جن لوگون کی ہمنے تعریفین کین تہین وہ یہی لوگ ہین
کعب احبار جو یہودیون کے بڑے عالم تہے حضرت عمر رض کے وقت مین محمدی ہوئے
اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اور قرآن پاک پر اور حضرت عیسی علیہ السلام پر اور
انجیل پاک پر ایمان لائی اونہون نے حضرت عمر رض کو اوس مسجد کا پتا بتلایا جو یہودی
محمدی ہوگئے وہ اللہ کی رحمت مین غرق ہوئے اس جگہہ پر بعضے پادری سورج پر
پردہ ڈالنے کا ارادہ رکہتے ہین ایک پادری لکہتا ہے کہ حضرت عیسی علیہ السلام نے

فرمایا تھا کہ اس جگہہ پتھر پر پتھر نہین چھوٹیگا جو گرایا نجاوے یہ بات متی کی انجیل کے چوبیسوین باب مین ہے یہہ لکھکر پادری بے انصاف لکھتا ہے کہ یہ نہین ہو سکتا کہ جس جگہہ اوس مسجد کی بنا تھی وہان کوئی عمارت باقی رہے جب کبھی بنائی جاویگی ڈہی پڑیگی ہائی افسوس پادری کی عقل پر حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے یون کہان فرمایا تہا کہ جب کبھی بنائی جاویگی ڈہی پڑیگی آپنے تو اتنا ہی فرمایا کہ اس جگہہ پتھر پر پتھر نہین چھوٹیگا جو گرایا نجاوے اسکا تو صاف یہی مطلب ہے کہ یہ جو اب موجود ہے گرادی جاویگی دیکھو لوقا کی انجیل کے اکیسوین باب کی چھٹی آیت مین یون ہے کہ وہ دن آوینگے کہ اون مین سے جو تم دیکھتے ہو پتھر پر پتھر نہ چھوٹیگا جو گرایا نجاوے دیکھو صاف فرمایا کہ یہ پتھر جو اب تم دیکھ رہے ہو یہ سب گرا دی جاوینگی اس صاف بیان سے پادری کا قول بالکل غلط ہوگیا یہ پادری یہہ لکھتا ہے کہ دیکھو جولیان بادشاہ نے چاہا تھا کہ مسجد کو دوبارہ بناوے جب شروع کیا اوسکی نیو مین سے آگ نکلی معمار ڈر کر بھاگے اور بعد اسکے کسیکو جرات نہ پڑی کہ اوس سچی کی بات کو غلط کر دے آئے پادریو حضرت عیسیٰ علیہ السلام بیشک سچے مگر تمنے اونپر یہ تہمت جوڑی ہے اونکی بات سے ہرگز یہ مطلب نہین نکلتا کہ کبھی کوئی اس نیو پر نہین بنا سکیگا پادری کا مطلب یہ ہی کہ مسلمانون نے اوس نیو پر نہین بنایا بلکہ اوس کے قریب دوسری جگہہ بنایا اللہ کا شکر ہے کہ اوس نے پادری طامس نیوٹن کے ہاتھہ سے لکھوادیا کہ بڑی پادری نے حضرت عمر رض کو یعقوب علیہ السلام کے پتھر سے اور سلیمانی مسجد کے مقام سے خبردار کر دیا اسکا پورا بیان اپنے مقام پر آویگا اگر اللہ چاہے گا اے پادریو متی کی انجیل کے اکیسوین باب مین لکھا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام جب اس مسجد مین تشریف لائی تو جو لوگ مسجد مین خرید و فروخت کر رہے تھے اونکو نکال دیا اور فرمایا کہ یہ لکھا ہے کہ میرا گھر عبادت کا گھر کہلاویگا اور تمنے اوسکو چورون کا غار بنا دیا دیکھو حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے حضرت اشعیا علیہ السلام کے چھپنوین باب کی آیت یاد دلائی کہ اللہ فرماتا ہے کہ میرا گھر ساری قومون کا عبادت خانہ کہلاویگا اگرچہ اوس مقام مین ایسے پتے اور نشان موجود ہین جن سے ثابت ہوتا ہے کہ یہ بات اللہ نے

کعبے شریف کے حق مین فرمائے ہیے مگر یہان حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے یہ آیت مسجد بیت المقدس کے حق مین پڑہی کیونکہ یہہ بہی اللہ کا گہر ہے اور کیا عجب ہے کہ وہان ان دونو مسجدون کیطرف اشارہ ہوا اس پردہ مین حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے یہ بہی خبر دیدے کہ یہہ گہر اگرچہ پہلے ویران ہوگا مگر آخری زمانہ مین پہر آباد ہوگا اور ساری قومون کا عبادتخانہ کہلاویگا اب جولیان بادشاہ کے بعد کے بادشاہون کا حال ہرقل بادشاہ تک لکہا جاتا ہے لب التواریخ مین لکہا ہے کہ جولیان بادشاہ سن تین سو تریسٹھ عیسوی مین مارا گیا اور رومیون نے جوویمین یا لونیا والے کو بادشاہ بنایا اوسکا نبدوبست فقط سات مہینے رہا مسیحی مذہب پر اوسکے نگاہ تہی پہر وہ مرگیا ابوالفدا نے اور ابن اثیر نے اوسکا نام یونیانوس لکہا ہے اسکے بعد والن تی نی ئن کو سپاہ نے بادشاہ کیا ابن اثیر رح نے اوس کا نام ولنطیوس لکہا ہے پادری لکہتا ہے کہ اوس کے خاندان کا حال نہین کہلا اوسنے اپنے بہائے والنس کو سلطنت مین اپنا شریک کیا پورب کا سارا ملک اوسکو دیا اور اپنے لئے پچہم کا ملک رکہا وہ مذہب مسیحی پر مہربان تہا مگر اوسکا بہائی والنس اوسکے برخلاف ایریئس کی پہوٹ کیطرف مشغول ہوا اور سارے ملکون مین اوسنے گویا ایک شعلہ برپا کیا اور لگا تہہ نے اوس کے وقت مین ملک داسیہ پر قبضہ کیا اور تب سے اوسکا نام استرگا تہہ اور ویسوگا تہہ یعنے پورنبی اور پچہمی گا تہہ ہوا آگے محمدی بہائیو اس پادری کا مطلب یہ ہے کہ وہی ایریئس پادری جسکا یہ قول تہا کہ الہ اسا کیلا ہے اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام اوسکے بندے اور پیغام پہونچانیوالے ہین اوس سچے دین کو والنس نے اختیار کیا اور تین خدا کہنے والون کے دلون مین آگ لگادی پادری لکہتا ہے کہ الیمانیون کی چڑہائی پر والن تی نی ئن مرگیا اور پچہم کے ملک کا بادشاہ اوس کا بیٹا گراشیان سن تین سو سرسٹھ عیسوی مین ہوا ابوالفدا نے اوسکا نام خرطیانوس لکہا ہے پادری لکہتا ہے کہ آبالی ہتی ایک نیا فرقہ جاہل وحشیون کا جنکی اصل تاتار یا سیبیریا سے تہی پچہم اور پورب کے ملکون مین دہس پڑے گا تہہ اوس کے آگے بہاگے وسیوگا تہہ نے رومیون سے پناہ چاہی والنس نے اونکو تہرایا

انکو بسایا استروگاتھہ بہی اوس ملک مین آرہے اور پانونیا مین والنس نے اون سے مقابلہ
کیا مگر وہ جنگ ہی مین مارا گیا اب گاتھون نے ملک اقابیہ اور پانونیا پر قبضہ کر لیا گراشین
ایک سردار نیک خصلت تہا اوس نے تہیودوسیئس کو اپنا شریک کیا یہہ شخص اسپانیہ کا رہنے
والا تہا اور سننے مین آتا ہے کہ ترجن کے خاندان سے تہا اوس نے گراشین کے مرنے
کے بعد ملک کے دونو نواح کا خوب بندوبست کیا تہیودوسیئس بڑا ہی لائق تہا آٹھہ برس
کی سلطنت کے بعد وہ مر گیا اور اپنے دونو بیٹون ارکادیئس اور ہونوریئس کو پورب
اور پچھم کا جدا جدا مالک کر کے چھوڑ گیا یہہ واقعہ سن تین سو پچانوے عیسوی مین ہوا
ابوالفدا آرہ ملنے تہیودوسیئس کا نام ثاؤدوسیوس اور اوسکے دونون بیٹون کا نام
ارقادیوس اور نوریوس لکہا ہے پادری لکہتا ہے کہ تہیودوسیئس کی سلطنت کی نمود
گبرون کی بدعت کے ڈہیہ پڑنے سے اور دین عیسائی کے رواج دینے سے ہوئی تہیودوسیئس
کے زمانہ مین عیسائیون اور گبرون کے مذہب کا مباحثہ روم مین مشورہ کی مجلس
مین اچہی طرح ہوا میلن کا سردار پادری امبروس عیسائی دین کی طرف تہا اور سمیکس
گبرون کا طرفدار تہا عیسائی دین نے غلبہ پایا اور مشورہ والون نے فتوی جاری کیا
کہ گبرون کا مذہب اوٹھہ جاوے سب شہرون کے سردار شہر سے اس مذہب کا اوٹھہ جانا
جلد اسکا سبب ہوا کہ سارے ملکون سے یہہ مذہب جاتا رہا ارکادیئس اور ہونوریئس
کے زمانہ مین جو تہیودوسیئس کے بیٹے تہے جاہل وحشی قومون نے دونو پورب اور
پچھم کے ملکون کی حدون پر آکر قبضہ کر لیا ہنی لوگ ملک ارمینیا اور کاپادوشیا اور
سیریا مین پہیلے الارک کے زیر حکومت گاتہون نے اتالیہ کے کنارون پر غلبہ کیا اور
اقابیہ سے لیکر پیلوپونیس تک اونہون نے ویران کر دیا ارکادیئس نے کچہ دلی سے
سارا ملک یونان مشرقی کا الارک کو سونپ دیا الارک مر گیا تب ہونوریئس نے الارک کے
جانشین اتالفس سے صلح کر لی اور اسپانیہ کے ملک کا ایک حصہ دیدیا باقی پر وندالیون کا قبضہ
ہو گیا تہا اسیطرح پر روم کے ملک کی پچھم کی نواحین آہستہ آہستہ اپنے اگلے مالکون کے
ہاتھہ سے نکلنے لگین پورب کے نواح مین ارکادیئس سن چار سو آٹھہ عیسوی تک جیتا رہا

اور اپنے ننھی بیٹے تھیودوسیس دوسرے کے لئے سلطنت چھوڑ گیا اوس کی بہن نے چالیس
برس تک ملک کا بندوبست کیا کہ اوس کا بھائی کمزور نکلا ابن اثیر رح نے پہلے کا نام مرطرا تدوس
اور اس دوسرے کا نام چھوٹا تدوس لکھا ہے ابوالفدا رح نے لکھا ہے کہ یہ جو دوسرا تدوسیوس
تھا اوس کے وقت مین غار والے جوان جو کئی سو برس سے سو رہے تھے جاگے جن کے
سونے اور جاگنے کا احوال اللہ تعالے نے سورہ کہف مین اپنے حبیب محمد صلی اللہ علیہ
وسلم کو سنایا ہے اور ابن اثیر رح نے لکھا ہے کہ پہلے تدوس کے بادشاہی کے آٹھ برس
گذر سکے تھے کہ غار والے جاگے پادری لکھتا ہے کہ ہونوریس سن چار سو تئیس مین
مر گیا پھر وندالی جو جنسرک کے تابع تھے اونھون نے افریقیہ مین رومیون کے قبضہ کی
ہوئی شہرون پر بالکل دخل کر لیا پھر ہنون نے یورب کے نواح مین چین کے کنارون سے
لیکر بالتک تک اپنا قبضہ کر لیا پھر لکھا ہے کہ اٹلا نے چاہا تھا کہ روم کی سلطنت کو بالکل
تباہ کر دے تیسرے والن تی نین نے صلح کر لی ابو الفدا نے اوسکا نام والنطیس لکھا
ہے پادری لکھتا ہے کہ تیسرے والن تی نین کے بعد یورب کی نواح مین بہت بادشاہ
ہوئے رومیولیس کے وقت مین جسکا خطاب اغسطولیس ہے اور جو ارستس کا بیٹا تھا یورب
کے نواح کی سلطنت اپنے پچھلی دورے تک پہونچی اودواسر نے جو ہرولی کا بادشاہ تھا
اوس نے ملک اٹالیہ کو تابع فرمان کر لیا اور اس شرط پر اغسطولیس کی جان بخشی کی کہ
سلطنت اوس کو سونپ دے یہ حال سن چار سو چھتر عیسوی مین گذرا روم کی سلطنت
کا ظاہر اثر گھٹتا تھا مملکت ضعیف اور کمزور ہو کر جاہل وحشیون کے پنجے مین پڑ گئے
تھیوڈورک استروگاتھون کا بادشاہ جو کہ بعد اسکے لیاقت کے ساتھ کبیر کہلایا ملک اٹالیہ
سے بہت لڑائیان لڑا آخر اودواسر نے ملک اٹالیہ اوسکو سونپ دیا تھیوڈورک بڑا عاقل
اور با مروت تھا جب گاتھی اٹالیہ کا بطور تھا یورب کے نواح کا ملک جستینین کے قبضہ مین
تھا رومیون کا دبدبہ چندے نہ گھٹنے پایا ملک اٹالیہ پر گاتھون نے توتیلا کے زیر حکومت
حملہ کر کے اوسکو لے لیا پھر شہر روم کو اپنے قبضہ مین لائے پھر توتیلا مارا گیا اور نارسس نے
اٹالیہ کا عمدہ بندوبست انتظام کیا دوسرا جسٹن جو جستینین کا جانشین ہوا اوسنے اوسکو پھر بلایا

فارس نے لیا یہودیون کو بلایا ان نئے ظالمون نے سارے ملک پر اپنا دخل کرلیا یہہ احوال سن
پانسو اٹہ سٹہہ عیسوی مین گذرا ابو الفدا رحمہ نے اس دوسرے جسٹنین کا نام دوسرا سیطینیوس
لکہا ہے جسکا ذکر جناب یوحنا کے نوین باب مین ہو چکا جسکی وقت مین فارس والون مین
اور روم والون مین بڑی لڑائی ہوئے تہی ابن اثیر نے تاریخ کامل مین پہلے کا نام
یوسطانوس لکہا ہے اور لکہا ہے کہ اوس کے وقت مین یہودی بیت المقدس پر اور
جبل جلیل پر چڑہ گئے اور بہت سے نصاری کو قتل کیا پہر لکہا ہے کہ اوس کے بعد یوسطینیوس
تیرہ برس بادشاہ رہا اور اوسکے وقت مین نوشیروان تہا ابو الفدا نے لکہا ہے کہ اوسکے
بیٹہنے سے سات برس گذری تہی جب فارس کا بادشاہ آکر شام کے ملک پر لڑا اور
شہر افامیہ اوس نے جلا دیا ابن اثیر رحمہ نے دوسری جگہہ یہہ ہی لکہا ہے کہ نوشیروان
روم کے بادشاہ غطیانوس سے ستر ہزار کی فوج لیکر لڑنے گیا اور جزیرہ مین ہو کر شہر
دارا اور شہر رہا لے لیا اور ملک شام تک گیا اور منبج اور حلب اور انطاکیہ اور فامیہ اور
حمص اور بہت شہر لے لئے اور وہان کا مال بہت سے لیا اور انطاکیہ والون کو قید کرلیا
اور اونکو عراق مین لاکر بسایا ظاہر یون ہے کہ اسی دوسرے سیطینیوس کا خطاب
غطیانوس بہی ہے پادری مرک نے کشف الآثار مین لکہا ہے کہ پانچوین صدی عیسوی
مین یہودی اسکندریہ مصر سے نکالے گئے اور یہہ شہر مدت تک اونکی امن کا مقام
رہا تہا اور سطینان بادشاہ نے یہودیون کے عبادت خانون کو خراب کردیا اور اونکو
عبادت کے لئے غارون مین بہی نکالے دیا اور اونکا مال ضبط کرکرا اتنا خون یہودیون کا
بہایا کہ اوس ملک کی زمین کانپ گئی تاریخ کامل مین ہے کہ سیطینیوس کے بعد طباریوس
تین برس بادشاہت کی پہر موریق نے بیس برس بادشاہت کی پہر فوقاس نے آٹہہ
برس بادشاہت کی خسرو پرویز نے اوسپر فوجین بہیجین اور شام اور مصر کو لے لیا پہر
رومیون نے فوقاس کو قتل کیا اور ہرقل کو بادشاہ کیا لب التواریخ والا پادری جسٹنین
کا احوال لکہکر لکہتا ہے کہ یورپ کے ملکون کی شان وشوکت اوس زمانہ سے کبہی
ایسے زمانہ تک اگرچہ کمزوری اور ذلت کے ساتہہ بنی رہی

پورب کی نواح مین ایک نئی بادشاہت ظاہر ہوئی مکہ مین سن پانسو اکہتر عیسوی مین جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم پیدا ہوئے وہ اوس خاندان سے نکلے جس سے بہت سردار نمود ہوئے تھے اور قوم قریش مین سے تھے جو عرب کے ملک مین عمدہ قوم تھی یہودیون کو اس بات کی امید تھی کہ ایک مسیح آنے والا ہے اور عیسائیون کا یہہ عقیدہ تھا کہ موافق وعدہ ربّانی کے ایک تسلی دینے والا آویگا جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مین وہی شخص ہون جو ساری جہان کو آرام اور شادمانی پہر پہونچاوے اور عربون مین بہی مشہور تہا کہ ایسا شخص قوم قریش سے ظاہر ہوگا جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے چند سال مین سارا ملک عرب کا تابع کر لیا اور روم کے کئی شہرون کو اپنی اطاعت مین لائے اون کے بعد حضرت ابوبکر رض نے پوربی بادشاہ ہیرکلیس کے یعنے ہرقل کی فوج کو بہگا دیا آدہی قرن کے عرصہ مین جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی فتحون کے شروع سے عرب کے لوگون نے رومیون کی رہی سہی سلطنت کے نسبت بڑی ہی لمبی چوڑی سلطنت پہیلائی اسے محمدی بہائیو حضرت دانیال علیہ السلام کے دوسرے باب مین رومیون کی سلطنت کے پتے اور نشان بتلا کر فرمایا تہا کہ وہ سلطنت کچہہ قوی کچہہ ضعیف ہوگی پہر فرمایا تہا کہ اونہین بادشاہون کے زمانہ مین اللہ تعالے ایک اور سلطنت قائم کریگا اس کے موافق جب رومیون کی سلطنت آخر مین کمزور ہوگئے اوسوقت محمدی سلطنت کا ظہور ہوا ساتوین باب مین رومیون کی سلطنت کے پتے اور نشان بتلا کر فرمایا تہا کہ اللہ تعالے کے پاک لوگ سلطنت لے لینگے سو محمدیون نے رومیون سے سلطنت لے لی معلوم ہوا کہ پاک لوگون کا لفظ محمدیون کے حق مین فرمایا تہا دیکہو یہہ پادری اقرار کرتا ہے کہ رومیون کی سلطنت اوسوقت تک باقی تہی اور یہودی اور نصرانی دونو انتظار مین تہی کہ وہ پیغمبر آوین جو ایمان والون کو بے ایمانون کے ظلم سے چہوڑاوین امام محی السنۃ بغوی نے معالم التنزیل مین محمد ابن اسحاق رح سے نقل کیا ہے کہ اونہون نے وہب ابن منبہ رح سے روایت کی ہے کہ ایک مرد حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے دین پر باقی تہا وہ نجران مین پہونچا اور لوگون کو بلایا اونہون نے دین قبول کیا بعد تو اس یہودی حمیری کی مہین

لیکر اوسپر چلا اور اون لوگون سے کہا کہ یہودی ہو جاؤ نہین تو تمکو آگ مین جلا دونگا اون لوگون نے
نمانا اوس نے کہائیان کہودین اور بارہ ہزار کو جلا دیا صحیح مسلم مین جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ
وسلم کی زبان پاک سے ایک بادشاہ کا قصہ لکہا ہے کہ کہائیان کہدوائین اور آگ بہڑکائی
اور کہا کہ جو شخص اپنے دین سے نہ پہر جاوے اوسکو اوسمین پہینک دو یا اوس سے کہو کہ
اوسمین گر پڑ لوگون نے ایسا ہی کیا یہانتک کہ ایک عورت آئی اور اوس کے ساتہ اوسکا
ایک لڑکا تہا اوس نے گر پڑنے مین دیر کی وہ لڑکا اوس سے بولا ای مان صبر کر کہ تو حق پر ہے
معالم التنزیل کی اور تاریخ کامل کی ایک روایت سے ثابت ہوتا ہے کہ یہہ معاملہ ہمارے
پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے پیدا ہونے سے ستر برس پہلے کا ہے اب پیغمبرون کے سردار
جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ظہور کا بیان ہے جنہون نے سب قومون
کو اللہ کا پیغام پہونچایا اور ظالمون کو قتل کر کر ایمان والون کو اون کے
ظلم سے چہوڑایا غرض بڑی عدالت کا وعدہ جو اللہ نے جا بجا فرمایا تہا خوب
طرح پورا ہوا اے محمدی بہائیو اگلی زمانہ کے ایمان والون کی مصیبتین دیکہہ دیکہہ کر
ہم محمدیون پر حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی قدر و منزلت اور زیادہ کہلتی ہے اللہ کا
شکر ہے جس نے ہمکو اوس رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی امت مرحومہ مین داخل کیا
اور تمام جہان سے ظالمون کا سر کچلا اور ساری قومین مین نور ایمان کا پہیلایا پادری
جان ڈیون پورٹ نے جو کتاب دین محمدی کی حمایت مین لکہی ہے اوسمین لکہا ہے
کہ جس زمانہ مین حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پیدا ہوئی اوس زمانہ مین عرب کی ملک
کے بہت حصے غیر قوم حاکمون کے تابع تہی عرب کے پہاڑی ملک کے اوتر طرف کے
سب حصے اور ملک شام اور فلسطین اور مصر قسطنطنیہ کے بادشاہون کے یعنے رومی
نصرانیون کے عمل مین تہی اور فارس کی نہر کے کنارے اور وہ ملک جسمین دریائے
دجلہ اور فرات بہتے ہین اور ٹاپو نما ملک عرب کے دکہن کے ضلعی فارس کے بادشاہون
کی حکومت کے نیچی تہے اور دریائے قلزم کے کنارے کا ایک حصہ مکہ شریف کے دکہن
تک ملک حبش کے عیسائی بادشاہون کے قبضہ مین تہا فقط مکہ اور بیچون بیچ کے ملک حجاز

رستہ چلنا مشکل ہے وہ آزاد تھے یعنے کسی حاکم کے تابع نہ تھے عرب کے اکثر لوگون کا مذہب اپنے
اپنے بادشاہون کے موافق تہا جہان یونان والون اور حبشیون کی عملداری تہی وہان
عیسائی دین کا غلبہ تہا اور جہان فارس والون کی عملداری تہی وہان منوچہر اور مجوسیون
کا یعنے آگ پوجنے والون کا مذہب پایا جاتا تہا باقی سب مقامون مین بت پرستے کا زور
تہا اگلے زمانہ مین عرب کے لوگ ایک خدا کو پوجتے تہی جو آسمان اور زمین کا بنانیوالا ہے
مگر آخر کو اونہون نے وہ طریقہ چھوڑ دیا تہا اور دیوتون کے لئے مندر بنائے تہی ہر ایک
قوم اور ہر ایک گہرانے کے الگ الگ دیوتا تھے اور اونپر قربانیان چڑہائی جاتی تہین عرب کے
لوگون کو قیامت کا یقین نہ تہا عیاشی اور شراب خوری کا ہر طرف زور تہا وہ تو جانتے تہی کہ
مر کر جینا نہین ہے نیکی اور بدی کے بدلے ملنے کے وہ لوگ قائل نہ تہے جو یہودی اور
نصرانی عرب مین مدت سے رہتے تھے اون مین بہی اسیطرح کے بری مذہب اور
بری عقیدے موجود تہی یہودیون نے روم والون کے ظلم سے اس سرزمین مین
جہان ہر ایک کو آزادی حاصل تہے پناہ پکڑے تہی عیسائی لوگ کچھ تو اور اینہین کی مذہب
والون کی زبردستی اور تکرار سے بچنے کو یہان آ چہپتے تھے فخر الدین رازی رح نے تفسیر
کبیر مین محمد ابن اسحاق رح سے نقل کیا ہے کہ حضرت عیسی علیہ السلام کے اوٹھ جانے
کے بعد جب چالیس برس کے قریب گذری ایک بادشاہ جو ملطیس کہلاتا تہا اوس نے
بیت المقدس پر لڑائی کی اور قتل کیا اور قید کیا اور شہر بیت المقدس مین تہر پر تہر نہ
چہوڑا اوسوقت قریظہ اور نضیر کے لوگ حجاز کے طرف نکل پادری جہان مدیون تہورث
کا پتا ہے کہ نصرانی مذہب سے زیادہ اوس زمانہ مین کوئی چیز خراب نہ تہی وہ وہ لوگ
شاخین نصرانی مذہب کی جو ملک ایشیا اور افریقہ مین پہیل گئی تہین اونہون نے
طرح طرح کی بدعتین اور برے اعتقادات اختیار کر لئے تہین وہ ہمیشہ آپس کے جہگڑون
اور بحثون مین مشغول رہتے تہی اور ایمان اور سچائی اللہ کی محبت اور پوجنے
والون کی تکرار سے نہایت دق تہی اونکی پادری لوگون کی بد وضعی اور دغا بازی اور
جہالت نے نصرانی مذہب مین جیسا دہبہ لگایا تہا اور نصرانیون کو نہایت بدنام کر دیا تہا

عرب کے جنگلون مین جاہل اور دیوانی نصرانی درویش کثرت سے تھے اور بیہودہ تجربون مین اپنی اوقات خراب کیا کرتے تھی اون لوگون کے غول کے غول شہر مین آکر اپنے وہم کے باتین شہر والون کو تلوار کے زور سے سکہاتے تھے اور منوایا کرتے تھے حضرت عیسی علیہ السلام نے تو یہہ حکم فرمایا تہا کہ اللہ جو اکیلا ہے فقط اوسیکو پوجو مگر ان نصرانیون نے اپنے خیال مین ایک نیا پہاڑ قائم کر لیا تہا اوسکو اپنے مذہب کے اولیا اور شہیدون اور فرشتون کا مقام جانتے تھے اس زمانہ مین ایسے نصرانی بہی تھے جنہون نے حضرت مریم کو خدا ٹھیرا یا تہا بتر کا اور کہینچی اور تراشی تصویرون کو بہی لوگ پوجتی تہی جنکو حضرت عیسی علیہ السلام نے فرمایا تہا کہ تم اپنی دعا فقط زندہ خدا سے کرو اسکندریہ اور حلب اور دمشق مین نصرانی مذہب کا یہی حال ہو رہا تہا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پیدا ہونے کے زمانہ مین تمام آدمیون نے اپنے مذہبون کی جڑ چہوڑ دی تہی اور جہگڑون مین اور اوپر کے باتون مین مشغول رہتے تہے خیال کرنا چاہیے کہ عرب لوگ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پیدا ہونے سے پہلے کیسے تہے اور آپکے بعد وہ کیسے ہو گئے اور یہہ بہی غور کرنا چاہیے کہ آپکی باتون نے کڑورون آدمیون کے دلمین کیسے گرمی یعنے نور ایمان کا پیدا کیا اور قائم رکہا تو ایسے بڑے آدمی کی تعریف نکرنا بڑی بے انصافی ہے پادری گاڈفری ہگنس جو بہت بڑا پادری ہے اوس نے سن اٹھارہ سو اوڑتیس عیسوی مین ایک کتاب حیات محمدی کی حمایت مین لکہی ہے اوسمین لکہتا ہے کہ روم والون کے سلطنت کا پوربی حصہ کبہی اس زمانہ سے پہلے ایسا تباہ اور خراب حال نہوا ہوگا جیسا ساتوین صدی کے شروع مین ہوا روم کے حاکم چونکہ کمزور تہی اونکی سلطنت کا کل ڈہانچ نہایت لچر تہا اور پادریون کے سختی اور خرابی اسکے باعث سے عیسائی دین اسقدر سست ہو گیا تہا کہ اب مشکل سے قیاس مین آسکتا ہے اگر یہہ بات خوب اچہی طرح ثابت نہوتی تو لوگ اسوقت مین بالکل کوئی اس بات کا یقین نہ مانتا اوس زمانہ مین عیسائیون مین بیشمار فرقون کے جہگڑے اور عداوتین حد کو پہونچ گئی تہین آپس کے اتفاق کا ایک دلی کا کل ڈہانچ بل گیا تہا قصبون اور شہرون مین خون بہنے لگا جو بہی اوتھا رہتا

اور ان باپ کو فرزند سے خلاف ہو گیا ہر گہرانے مین آپس کی پہوٹ پڑ گئے رشتون کا جوڑ ٹا
جاتا رہا اور ان بیشمار جہگڑون کا باعث یہہ تہا کہ دین کی باتون مین ہلکی ہلکی باریک باریک
باتین نکالی تہین جو سمجہہ مین نہین آتی تہین ایسے وقت مین محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا دین عرب
کے ایک گوشہ مین ظاہر ہوا جو گوشہ ان جہگڑون کے ملک سے بہت دور تہا اور غیر مشہور
تہا پہر یہی پادری اس کتاب مین دوسری جگہہ لکہتا ہے کہ ساتوین صدی کے شروع مین
جو دنیا کا حال تہا اور عیسائی دین کا جو حال تہا عیسائی لوگ ضد کی مارے اور اپنی مذہب
کی پیچ کے مارے اس حال کی طرف سے اندہے ہو کر دین اسلام اور مسلمانون کی حکومت
کے جلد ترقی ہونے سے تعجب کرتے ہین اوس وقت مین عیسائی دین مین عجب طرح کا ابتر
اور ڈانواں ڈول کارخانہ تہا جو قیاس مین نہین آتا خصوصاً پورب کے ملک مین
کہ وہان رومی حاکمون کا اتنا زور نہین چلتا تہا کہ بیشمار فرقون کو جنکی پاس بیشمار
کتابین تہین سب کو ملا کر جیسے آپس مین موافق کردین دو فرقون مین سوا آپس کے
عداوت اور تکلیف دینے کے اور کچہہ نہ تہا جب عیسائی دین کا یہہ عجب ابتر حال خیال
کیا جاوے تو تعجب نہین معلوم ہوتا کہ ایک اور دوسرا دین سرسبز ہو جاوے جس سے
اوس پہلے کی ابتری کے دفع ہونے کے امید ہو یہہ دوسرا دین عقل کے اون نکمے
نکمے قاعدون پر ہے کہ سب فرقون کا اوس مین آجانا غالب ہوا اوس وقت عیسائی
دین کی جو حالت تہی اوس کے ذکر مین اکسفورڈ کے عالم وعظ کہنے والے کا یہ قول
ہے کہ اوس زمانے مین بہت سے بیشمار بیہودہ فرقے بیشمار جماعتین ہو ہو کر سرخود
سے آپس کے جہگڑے اور دشمنی سے ایک دوسرے کو ستانے لگے عقل مین ناقص
عمل مین خوار ہو کر اس باعث سے یہہ لوگ دین مین سوا نام کے اور زبانی اقرار کے
اور کچہہ نہ رکہتے تہے عیسائی گرجا کی کوئی نشانی باقی نہ تہی نہایت خراب قاعدے اور
بیہودہ عقلین سب مین پہیل گئے تہین علم کے جگہہ پر جہالت اور نیکی کی رغبت کے
عوض بدی پہیل گئے تہی اور ایسے گمان مین سب کو یہہ جوش تہا کہ ہم سچی ہین
اوس جوش مین جا بجا ایکی نا سے غلطیان مل گئے تہین اور مذہبون کے مقدمہ مین

ایسا جہگڑا اونمین پڑہہ گیا تہا جس کا کوئی فیصلہ نہ کر سکے اور گناہون کے کرنے کے لیے
ایک عجیب سبب کا اتفاق پیدا ہوا تہا جس سے ڈرنا سب پر فرض ہے پہر وہ کہتا ہے کہ وہ
ولی جنہون نے دین کے مشہور کرنے مین محنت کی اونکی مورتین اور وہ شہید جو دین کے
مضبوط کرنے مین مرے تہے اون کی ہڈیان اوسوقت مین پادریون کی حکمت عملی سے
اور وہمی لوگون کی جہالت سے پوجنے کے لیے ٹہرائی گئین تہی پہر وہ کہتا ہے کہ وہم کا
جوش اس قدر زیادہ اور تیز تہا جس سے نرم طبیعت کا چراغ گل ہو گیا تہا بے نیدی
بستی سے قاعدہ اور بندوبست کا قہر جاتا رہا تہا اور لوٹ گیا تہا اور یوربی شہرون
مین خون کا اہلا آگیا تہا ڈاکٹر ویٹ کا بیان نہایت سچا ہے کہ تعجب کی بات نہین کہ ایک
دین ایسا سرسبز ہو جاوے جس سے ان خرابیون کے دفع کی امید ہو پہر تیسیری جگہ لکہتا
ہے کہ اس سے انکار نہین ہو سکتا اور نہ کیا جائیگا کہ حضرت عیسی علیہ السلام کے دین
کو جو اوسوقت مین بدل گیا تہا ایک ایسے شخص کی حاجت تہی جو دین کو پہر سنبہالے
اور درست کرے اسیطرح یہہ پادری اوس کتاب مین ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم
کی بڑی بڑی تعریفین کرتا ہے لیکن اسبات کا اقرار نہین کرتا کہ قرآن آپ پر اللہ کیطرف
سے اوترا ہے مگر کہتا ہے کہ آپ نے بہت بڑا کام کیا کہ بت پرستے کو مٹا کر دنیا مین
خدا پرستی پہیلائی پہر کہتا ہے کہ مین یقین کر کے نہین کہہ سکتا ہون مگر یہہ دلیلین بہت
پکی ہین ہائی افسوس اس پادری نے اپنے قوم کی ڈر کے مارے ایمان کو قبول نہ کیا اکثر
کافرون کا یہی حال ہے کہ برادری والون سے ڈرتے ہین دوزخ مین جلنا قبول کرتے
ہین مگر اپنی قوم کا چہوڑنا قبول نہین کرتے پادری شیرنگ آفتاب صداقت مین لکہتا
ہے کہ سن چار سو عیسوی کے قریب اوتر طرف کی کئی ایک قومین سلطنت روم پر چڑہکر
اوس پر قابض ہوئین یہہ قومین بت پرست اور نہایت جاہل اور وحشی تہین اور جہان
جہان کہین اون کا غلبہ ہوا اونہون نے ساری کتاب خانون اور مدرسون اور دین
کی کتابون کو بہسم کر دیا اوس بڑی آفت کے سبب اون سارے ملکون کے اوپر علم
کی راتون رات کی تاریکی کئی زمانے تک چہائی رہے اور عیسائی ایمان بہت بدل گیا

اس زمانے میں کہ جس مین دین محمدی ظاہر ہوا آسے محمدی بہائیو یہان حضرت اشعیا علیہ السلام کا
ساٹھوان باب یاد کرو اسد تعالیٰ نے اپنے گہر سے فرمایا تہا کہ اندہیرا زمین پر چہا جاوے گا
اور تاریکی قومون پر اور خداوند تجہ پر طالع ہوگا اور اوسکا جلال تجہ پر نمود ہوگا پادری اقرار کرتا ہے
کہ دین محمدی کا ظہور ایسے ہی وقت مین ہوا کہ اندہیرا جہالت کا اور قومون کی طرح عیسائیون
پر بہی چہا گیا تہا آسے پادریو اٹہا اور کہدو کہ تو محمدی نے اوس اندہیرے کو مٹا دیا اور اسد
کے گہر یعنے کعبہ شریف پر اسد کا جلال ظاہر ہوا لب التواریخ و الا پادری صاحب اقرار
کرتا ہے کہ اوس زمانے مین یہودی اور نصاری انتظار مین تھے کہ ایک پیغمبر آیا چاہتی
ہین آسے ایمان والو اس کا یہی باعث تہا کہ حضرت دانیال علیہ السلام کے صحیفہ
مین جو مدت اوس رسول پاک صلی اسد علیہ وسلم کی بتلائی تھی وہ مدت پوری ہو چکی
تہی علم والی لوگ جانتے تہی کہ اب آپکا ظہور ہوا چاہتا ہے جب وہ مدت پوری ہو چکی
اسد نے آپکو عرب کے ملک مین اوس شہر مین جس کا نام مکہ ہے حضرت اسمعیل علیہ
السلام کی نسل مین پیدا کیا حضرت اشعیا علیہ السلام کی کتاب مین یہ سب باتی اسد نے
پہلے سے بتلا دی تہی پادری جان ڈیون پورٹ لکہتا ہے کہ قریش کا خاندان جسمین
آپ پیدا ہوئے تمام عرب کے لوگون سے عزت دار تہا اور وہ لوگ کہتے تہے کہ ہم
حضرت اسمعیل کی نسل مین ہین اور فی الحقیقت وہ لوگ حضرت اسمعیل ہی کی نسل
مین تہے تاریخ لکہنے والون کا اس پر اتفاق اور ایکا ہے کہ حضرت محمد صلی اسد علیہ وسلم
سے عدنان تک اکیس پشتین گذری ہین اور عدنان حضرت اسمعیل کی نسل مین
تہا اسمین اختلاف ہے کہ عدنان سے حضرت اسمعیل تک کے پشتین گذرین کعبہ کی
ایک بزرگی یہ ہے کہ حضرت ابراہیم اور حضرت اسمعیل سے اوسکو نسبت دیجاتی ہے
یعنے اونکا بنایا ہوا ہے تواریخ سے ثابت ہے کہ کعبہ حضرت سلیمان کے عبادت خانے
سے یعنے مسجد بیت المقدس سے نو سو ترانوے سال پہلے اور حضرت عیسیٰ سے
دو ہزار برس پہلے بنایا گیا آسے امت محمد صلی اسد علیہ وسلم آپکے پیدا ہونے کے وقت نوشیروان
عادل مین ادہر بابل کا بادشاہ تہا اوس کا ایک بڑا محل جو شہر مدائن مین تہا اور وہ شہر

ملک بابل مین گنا جاتا تہا جس رات مین آپ پیدا ہوئے وہ محل پہٹ گیا یہانتک کہ اوسکی
آواز سنی گئی اور چودہ کنگورے اوس کے گر پڑے بابل کی ویرانی آپکی پیدا ہوتے کے
ساتہہ ہی شروع ہو گئی اور آگ پوجنی والون کے تمام آتش خانے اللہ نے بجہا دیئے مولانا
محمد جزری رح صاحب حصن حصین اپنے مولود شریف مین لکہتے ہین کہ وہ پہٹا ہوا محل
آجتک باقی ہے اللہ نے اپنی قدرت کی نشانی باقی رکہی ہے ابن اثیر رح نے تاریخ کامل
مین لکہا ہے کہ جب آپ پیدا ہوئے نوشیروان بادشاہ کا بیالیسوان برس تہا حافظ ابن
حجر عسقلانی رح نے فتح الباری مین یعقوب ابن سفیان کی کتاب سے لکہا ہے اور یہ
کہا ہے کہ اس کی سند اچہی ہے کہ جب آپ پیدا ہوئے مکہ مین ایک یہودی رہتا تہا اوسنے
کہا کہ آج اس امت کے نبی پیدا ہوئے ہین پہر وہ آیا اور آپ کی زیارت کی اور بولا کہ
اے قریشیے لوگو یہہ تم پر ایسا جہاد کرینگے جس کی خبر پورب اور پچہم مین مشہور ہوگی حافظ
ابن حجر رح نے تہذیب مین ابن اسحاق کی کتاب سے لکہا ہے کہ مدینہ مین ایک یہودی
پکار کر بولا کہ احمد کا ستارہ نکلا جامع ترمذی اور ابن اسحاق وغیرہ حدیث کی کتابون
مین ثابت ہے کہ جب آپ بارہ برس کے ہوئے اپنے چچا ابوطالب کے ساتہہ ملک شام
کیطرف چلے بصری تک پہونچے وہان بحیرا درویش عیسائی نے آپکو پہچانا اور بہت بڑی
تعظیم کی اور فرمایا کہ یہہ سردار ہین تمام جہان کے اللہ انکو تمام جہان کے حق مین رحمت
کرکے بہیجیگا ابوطالب سے فرمایا کہ آپ کو رومیون کی طرف نہ لیجاوین وہ اگر دیکہین
گے پتون سے پہچان لینگے اور قتل کرینگے ابوطالب نے آپکو پہر مکہ کیطرف بہیجدیا
جب آپ پچیس برس کے تہے پہر ملک شام کے طرف تشریف لیگئے بصری تک پہونچے
نسطورا درویش عیسائی نے آپ کو پہچانا اس کا پورا بیان اس کتاب کے سرے پر
ہوچکا اللہ تعالے نے آپکو چالیس برس کی عمر تک ان پڑہ رکہا نہ کتابین دیکہین نہ
کتابین سنی جیسا کہ اشعیا علیہ السلام کے بیالیسوین باب کی اٹہارہوین آیت مین
خبر دی تہی ظاہر ہین آپکو کسی اوستاد نے تعلیم نہین کیا مگر اللہ نے آپکو لڑکپن سے اپنی
پہچان دی تہی بتون سے ہمیشہ بیزار رہتے تہے اور اللہ کی یاد مین غرق رہتے تہے آخر کو

حرا پہاڑ کے غار میں تنہا بیٹھکر اللہ کی یاد میں مشغول رہنے لگے وہان اللہ نے حضرت جبرئیل
علیہ السلام کو اپنے کلام کے ساتھہ بھیجا اور اونہون نے پانچ آیتین سورہ اقرا کی آپکو
سنائین آپنے گھر مین آکر اپنی بیوی خدیجہ رض سے یہہ احوال بیان فرمایا ورقہ جو حضرت
خدیجہ رض کے چچا کے بیٹے تھے اور انجیل پڑہے ہوئے تھے اون کے پاس حضرت خدیجہ رض آپ کو
لے گئین جو کچھہ آپنے دیکھا تھا وہ اون سے بیان فرمایا ورقہ بولے کہ یہہ وہ ناموس یعنے وہ
شریعت ہے جو اللہ نے موسیٰ پر اوتاری تھی یہہ احوال صحیح بخاری وغیرہ مین موجود ہے
امام محمد ابن عبد الباقی زرقانی رح نے مواہب لدنیہ کی شرح مین سلیمان تیمی رح سے
نقل کیا ہے کہ حضرت خدیجہ رض نے عداس عیسائی سے جاکر پوچھا کہ جبرئیل کا حال تمکو کچھہ
معلوم ہے اونہون نے فرمایا کہ وہ اللہ کے امانت دار ہین اللہ کے اور پیغمبرون کے
بیچ مین سبحان اللہ اللہ نے حضرت جبرئیل کو اوس شہر مین اور اون لوگون مین بھیجا
جنہون نے جبرئیل کا نام بہی کبہی نہین سنا تھا یہہ اللہ نے اپنے پیارے پیغمبر محمد صلی اللہ
علیہ وسلم کی سچائی کی کہلی نشانی دکھلائی اور پہلے سے آپ کی سچائی اور امانت داری
سارے شہر مین مشہور تہی چند روز کے بعد سورہ الحمد آپکو فرشتے نے سنائی جب آپنے
سمجہا کہ فرشتہ اللہ کا کلام لایا ہے آپکو نہایت شوق غالب ہوا کہ جبرئیل پہر آوین اور
اللہ کا کلام سناوین اللہ نے ایک مدت تک آپکا شوق بڑہانے کے لیے جبرئیل کا بہیجنا
موقوف رکھا جب آپ بہت بیقرار ہوئے اللہ کیطرف سے حضرت جبرئیل علیہ السلام
سورہ یا ایہا المدثر کی پانچ آیتین لائے آپکو ان آیتون مین حکم ہوا کہ اوٹھو اللہ
کے عذاب سے کافرون کو ڈراؤ اپنے اللہ کا پیغام لوگون کو پہونچاؤ حضرت خدیجہ رض
ایمان لائین حضرت علی رض جو آپ کے چچا ابو طالب کے بیٹے تھے اون دنون مین دس
برس کے تھے وہ بہی ایمان لائے حضرت ابو بکر رض اور حضرت عثمان رض اور بہت لوگ
ایمان لائے قرآن شریف اللہ نے تھوڑا تھوڑا کرکے آپ پر اوتارا جتنی آیتین اللہ
بہیجتا تھا اوتنی آیتین اللہ کے حکم سے حضرت جبرئیل علیہ السلام آکر آپکو سناتے تھے
ایکمرتبہ سنکر آپکے دل پر نقش ہوجاتا تھا آپ لوگون کو سناتے تھے اور پڑھاتے تھے

اور لوگون سے لکھواتے تھے آپ نے اپنے ہاتھ سے کبھی نہین لکھا کیونکہ آپنے لکھنا کبھی
نہین سیکھا تھا بہت سورتین قرآن کی مکہ مین اوترین اور کچھہ سورتین مدینہ مین اوترین
تیئیس برس کی مدت مین سارا قرآن اوترچکا جو سورتین اللہ نے مکہ مین اوتارین
اون مین صاف صاف سکو سنایا کہ اللہ اکیلا ہے اوسکی کوئی بیوی نہین اور کوئی بیٹا
اور بیٹی بھی نہین سب اوس کے بندے ہین پاک بندے جو کام کرتے ہین اوسکے
حکم سے کرتے ہین اللہ کے سوا ایک ذرہ پر بھی کسی کا اختیار نہین اللہ کے سوا کوئی
مالک نہین اور قیامت مین اللہ سب کو زندہ کرکے قبرون سے اوٹھاوے گا اور حساب
لیگا ایمان والون کو ہمیشہ باغ بہشت مین رکھیگا اور منکرون کو ہمیشہ جہنم کی آگ مین
رکھیگا ان باتون کا بہت صاف صاف بیان فرمایا پھر جو سورتین اللہ نے مدینہ مین
اوتارین اون مین فرض چیزون کا اور حلال اور حرام کا پورا پورا بیان فرمایا عرب کے
بت پرست کہتے تھے کہ ہمارے خدا بہت سے ہین جو کوئی کہتا تھا اللہ اکیلا ہے اوس کی
جان کے دشمن تھے مکہ مین ایک بار کافرون نے کہا کہ کوئی نشانی دکھلائیے آپنے اللہ
سے مانگا اللہ تعالے نے چاند کے دو ٹکڑے کردیے حرا پہاڑ دونون ٹکڑون کے بیچ مین
ہوگیا جب سبھون نے خوب طرح دیکھہ لیا تب اللہ نے دونو ٹکڑون کو ملادیا کافرون
نے کہا کہ یہہ بہت بڑا پکا جادو ہے مکہ مین حج کے دنون مین سارے ملک عرب کے بت پرست
جمع ہوتے تھے کعبہ کا حج بھی کرتے تھے بتون کو بھی پوجتے تھے ایمان اور کفر اونھون
نے گڈمڈ کردیا تھا آپ اون سب کو اللہ کا کلام سناتے تھی اور اللہ کا پیغام پہنچاتے
تھے جہان جہان میلون مین لوگون کا مجمع ہوتا تھا وہان وہان آپ اللہ کے کلام
کی منادی کرنے کو تشریف لیجاتے تھے بازارون مین پکارتے تھی کہ اے لوگو کہو
لا الہ الا اللہ یعنے اللہ کے سوا کوئی مالک نہین مین اللہ کا پیغام پہونچانے والا ہون
تم اوسکو پوجو اور کسی چیز کو اوسکا ساجھی نہ ٹھہراؤ بت پرست لوگ ان باتون کو سنکر پتھر
مارتے تھے اور آپکے جسم پاک سے خون بہاتے تھے آپکے ساتھہ کے ایمان والون کو کافر
پکڑلیتے تھے اور بہت شدت سے مارتے تھی اور بڑی بڑی ایذائین پہونچاتے تھے چنانچہ

پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے جب اون کو بہت تکلیف مین دیکہا اون کو حکم دیا کہ ملک حبش کیطرف نکل جاؤ اور فرمایا کہ وہان ایک اچہا بادشاہ ہے کہ ظلم نہین کرتا ہے اور اوس کے پاس کسی پر ظلم نہین کیا جاتا ہے تم اوس کی طرف نکل جاؤ یہان تک کہ اللہ مسلمانون کے لیے کشایش کرے آپنی یہہ بات نجاشی کے حق مین فرمائے اوسکا نام اصحمہ تہا اور نجاشی خطاب تہا جب آپ نے یہہ فرمایا گیارہ مرد اور چار عورتین حبش کیطرف چلے گئے پہر حضرت جعفر طیار نکلے حبش کیطرف مسلمانون کا تار بندہ گیا بہت مسلمان حبش مین جا کر امن وامان سے رہے مکہ کے بت پرستون نے بادشاہ کے پاس کچہہ آدمی بہیجے اونہون نے جا کر بادشاہ سے کہا کہ تیرے ملک مین جو یہہ لوگ آئے ہین یہہ فسادی لوگ ہین اونکو مت رہنے دے اونہون نے اپنا دین چہوڑ دیا ہے اور ایک نیا دین نکالا ہے یہہ لوگ بیوقوف لڑکے ہین اور اون کے باپون نے اور چچاؤن نے ہمکو اے بادشاہ تیرے پاس بہیجا ہے کہ انکو ہم اپنے ساتہہ لیجاوین بادشاہ نے سبہون کو بلوایا اور دونو فریقون کا حال سنا حضرت جعفر طیار رضہ نے بادشاہ سے کہا کہ جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر ایک کتاب اوتری ہے جس نے بت پرستی کو مٹایا ہے جیسی کتاب حضرت عیسی علیہ السلام پر اوتری تہی اسی باعث سے یہہ لوگ ہمارے دشمن ہوگئے ہین تب بادشاہ نے سب درویشون اور عالمون کو بلایا جو انجیل سے خوب واقف تہے اور اون سے قسم دیکر فرمایا کہ قسم اوس اللہ کی جس نے عیسی کو انجیل دی ہے کہ قیامت کے اور عیسی کے بیچ مین ایک پیغمبر آویگی وہ بولے ہان حضرت عیسی علیہ السلام نے ایک پیغمبر کی بشارت دی ہے اور فرمایا ہے کہ جو اوس پر ایمان لایا وہ مجہہ پر ایمان لایا اور جو اون سے منکر ہوا وہ مجہہ سے منکر ہوا بادشاہ نے پوچہا کہ اونہون نے تمکو کیا بتلایا ہے حضرت جعفر طیار رضہ نے فرمایا کہ جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہمکو اللہ کا کلام سناتے ہین اور ہمکو اچہی کام بتلاتے ہین اور ہمارا حال یہہ تہا کہ ہم بتون کو پوجتے تہے اور مرے ہوئے جانور کو کہاتے تہے اور بیحیائی کے کام کرتے تہی اور رشتون کو توڑتے تہی اور بڑے ظلم کرتے تہے جو کوئی ہم مین قوی ہوتا تہا وہ کمزور کو کہا جاتا تہا ہمارا حال ایسا ہی رہا یہانتک کہ اللہ نے

ہماری طرف ایک امانت دار پیغامبر بھیجا اوس کے باپ دادون کا حال خوب اچھی طرح ہمپر
کھلا ہوا ہے وہ سچا ہے بڑا امانت دار ہے اوس نے ہمکو اللہ کیطرف بلایا کہ اوسکو پوجو اور
اوسکو اکیلا جانو فقط اللہ ہی کو پوجو اور تم اور تمہارے باپ دادی اوس کے سوا جنکو
پوجتے تھے اونکو چھوڑ دو پتھرون اور بتون کو مت پوجو آپ نے ہمکو حکم کیا کہ سچ بولو اور
امانت ادا کرو اور اپنے رشتون کو جوڑو اور اپنے ہمسایون سے سلوک کرو اور حرام
چیزون سے بچو اور ناحق خون مت کرو اور بےحیائی کے کام مت کرو اور فریب کی
بات مت بولو اور یتیمون کا مال مت کھاؤ اور جو عورتین قید والیان ہین اونپر تہمت
زنا کی مت لگاؤ آپ نے ہمکو یہہ حکم کیا کہ اللہ کو پوجو اور کسی چیز کو اوسکا شریک مت
ٹھہراؤ اور آپ نے ہمکو نماز اور روزہ اور زکوۃ کا حکم فرمایا ہمنے آپ کو سچا جانا اور
آپکی باتون کا یقین مانا ہمنے فقط اللہ کو پوجا اوسکا کوئی شریک نہین ہے ہم کسی
چیز کو اللہ کے ساتھہ شریک نہین ٹھہراتے جو کچھہ اللہ نے ہمپر حرام کر دیا اوس کو
ہم حرام جانتے ہین اور جو اللہ نے ہمپر حلال کر دیا اوسکو ہم حلال جانتے ہین یہ
جو ہمارے قوم کے لوگ ہین ان باتون پر ہمکو عذاب دینے لگے تاکہ ہمکو ہمارے دین
سے پھیر دین اور ہمسے بتون کو پوجاوین اور ہم پلید چیزون کو پھر حلال سمجھین
جب اونہون نے ہمپر بہت ظلم کیا اور ہمکو ہمارے دین سے روکا ہم تیری شہر کی
طرف نکلے اور سب کو چھوڑ کر تیرے پاس رہے اے بادشاہ ہم تیرے ہمسایہ مین
رغبت سے آن پڑے ہین ہمکو تجھسے یہہ امید تھی کہ تیرے پاس ہمپر ظلم نہوگا جب بادشاہ
نے یہہ کلام سنا کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کا پیغام لائی ہین تب بادشاہ
بولا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے جو تمنے سنا ہے تم وہ کلام میرے سامنے پڑھو تب حضرت
جعفر طیار رضہ نے سورہ عنکبوت پڑھی اور سورہ روم بھی پڑھی اللہ کا کلام سنکر
بادشاہ کی اور سب کی آنکھون سے آنسو بہنے لگے اور کہنے لگے کہ اے جعفر اس پاکیزہ
کلام مین سے کچھہ اور پڑھو تب اونہون نے سورہ کہف پڑھی تب ایک دشمن بولا
اور کہا کہ یہہ لوگ حضرت عیسی اور حضرت مریم کو برا کہتے ہین بادشاہ بولا کہ حضرت عیسی

اور حضرت مریم کو کیا سمجھتی ہو تب حضرت جعفر طیار رضنے سورہ مریم پڑہی جب حضرت عیسلی اور
حضرت مریم کا ذکر آیا تب بادشاہ بولا کہ حضرت عیسلی نے اس سے بڑہ کر کچھہ نہین کہا ہے
امام احمد ابن حنبل کی روایت مین ہے کہ بادشاہ قرآن سنکر اسقدر رویا کہ اوسکی
داڑہی آنسوؤن سے بہیگ گئی اور اوس کے پادری اسقدر روئی کہ اون کے
ورق سب بہیگ گئی بادشاہ نے کہا قسم اللہ کی یہہ کتاب اور موسلی کی کتاب ایک ہی
شمعدان سے نکلی ہین وہ بادشاہ جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لایا کہ وہ اللہ
کے پیغامبر ہین جنکی انجیل مین خبر ہے بیشک یہہ وہی پیغامبر ہین جنکی حضرت عیسلی
خوشی سناتے تھے یقین کیا یہہ وہی ہین امام احمد نے لکہا ہے کہ جو کافر کہ سے
آئی تھے جب بادشاہ کے پاس سے نکلی اونمین کا ایک شخص بولا کہ کل مین اوس کے
پاس پہر جاؤنگا اور ان لوگون کی جڑ کہود کے اڑ لگانگا ایسا عیب اوس سے کہونگا
کہ اونکی سرسبزی رہنے نہین دونگا مین بادشاہ سے کہونگا کہ یہہ لوگ عیسلی کو عبد یعنے
اللہ کا بندہ اور غلام کہتے ہین دوسرے دن اوس کے پاس گیا اور بولا کہ اے
بادشاہ یہہ لوگ عیسلی کے حق مین ایک موٹی سے بڑے بات بولتی ہین بادشاہ نے
اون لوگون کو بلا بہیجا بی بی ام سلمہ رضہ فرماتی ہین کہ کبہی اسطرح کا معاملہ نہین پڑا تہا
جیسا یہہ معاملہ پڑ گیا ایک سے ایک پوچہتا تہا کہ جب بادشاہ تم سے پوچہی کا تو عیسلی
علیہ السلام کے حق مین کیا کہو گے لوگ بولے ہم ویسا ہی کہین گے جیسا اللہ نے
فرمایا ہے اور ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بتلایا ہے اسمین جو کچھہ ہونے ہو سو ہو
جب یہہ لوگ بادشاہ پاس گئی اوس نے پوچہا تم عیسلی کو کیا کہتے ہو حضرت جعفر طیار
رضہ بولے کہ ہم وہی کہتے ہین جو ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بتلایا ہے کہ حضرت
عیسلی اللہ کے عبد یعنے بندے اور غلام ہین اور وہ اللہ کی روح ہین یعنے اوسکی
بنائی ہوئی روح ہین اور وہ اللہ کا کلمہ ہین جسکو اللہ نے مریم مین ڈالدیا وہ مریم اوس
وقت تک کو اری تہین اور دنیا سے الگ تہین بادشاہ نے جب یہہ کلام سنا اپنا
ہاتھہ زمین پر مارا اور ایک تنکا اوٹہا کر کہا کہ حضرت عیسلی علیہ السلام نے اس سے بڑہ کر

اتنا بہی نہین کہا بادشاہ کو لاکہ جاؤ ملک مین امن و امان سے رہو اب پہر مکہ کا حال سنو جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم پر قرآن اوترنے کے شروع ہونیکے پانچ برس بعد حضرت عمر رض ایمان لائی اون کے ایمان لانے کا قصہ یہہ ہے کہ اون کی بہن اور بہنوئی اون سے پہلے مسلمان ہو چکے تہے جب اون کو خبر پہونچی بہن کے یہان گئے وہ لوگ سورہ طہ پڑہ رہے تہے انہون نے بہن اور بہنوئی کو شدت سے مارا اون کے بہن غصہ مین آکر بولین مین گواہی دیتے ہون کہ اللہ کے سوا کوئی مالک نہین اور بیشک محمد اوس کے بندے اور اوس کے پیغام پہونچانے والے ہین تب انہون نے اوس کتاب کو لیا اور سورہ طہ کو پڑہا دوسری روایت سے معلوم ہوا کہ اوس مین سورہ حدید بہی تہے حضرت عمر رض خبر دیتے ہین کہ مینے لکہا ہوا دیکہا بسم اللہ الرحمن الرحیم جب مین نے اللہ کا نام دیکہا مین ڈر گیا اور مینے کتاب ڈالدی پہر سیراجی ٹہہرا اپنے اوسکو اوٹہا لیا دیکہتا ہون کہ اوس مین لکہا ہے سَبَّحَ لِلّٰہِ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ یعنے پاکی بولی اللہ کے لیے اون چیزون نے جو آسمانون اور زمین مین ہین پہر مین دہشت مین آگیا حضرت عمر رض نے جب اسطرح کی تاثیر اللہ کے کلام کی اپنے دل مین پائی اوسیوقت جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوئے اور کلمہ پڑہا اور مسلمانون نے اس خوشی مین اسطرح اللہ اکبر کہا کہ مکہ کے رستون مین لوگون نے سنا حضرت عمر رض کے محمدی ہو جانے سے بت پرستون کی کمر ٹوٹ گئی انکا رعب سب کافرون پر چہا گیا جن دنون مین جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم مکہ مین تہی اون دنون مین ایران والون مین اور روم کے نصاری مین لڑائی ہوئی ایران والون نے نصاری پر غلبہ کیا ایران کا بادشاہ اون دنون مین خسرو پرویز تہا لب التواریخ والا پادری لکہتا ہے کہ سن چہہ سو سولہ عیسوی مین ایران والون نے دوسرے خسرو کی حکومت مین یروشالم کو لے لیا پادری شیرنگ صاحب الکتاب کے مقامات المعروفہ کے اوٹہتیسوین صفحہ مین لکہا ہے کہ سن چہہ سو تیرہ عیسوی مین ایران کے بادشاہ خسرو نے اوس شہر یعنے یروشالم پر چڑہائی کر کے اوسی

لے لیا اور نوے ہزار آدمیون کو قتل کیا اور عیسائیون کے سب گرجون اور برکت کے مقامو
کو ڈہا دیا آسے ایمان والو اون دلون مین اللہ نے سورہ روم مین اپنے رسول برحق
محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا کہ رومیون پر اور رون کا غلبہ ہوا ہے اب چند برس مین
رومی غالب ہونگے اس کے بعد جسدن جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے بدر کے میدان
مین مکہ کے بت پرستون پر فتح پائی اوسیدن روم کے نصارا بہی ایران والون پر غالب
ہوئے اس پیشخبری کا ظہور دیکہکر بہت لوگ مسلمان ہوئے جب جناب محمد صلی اللہ
علیہ وسلم پر قرآن کا اوترنا شروع ہونے سے ساتوان برس شروع ہوا مکہ کے کافرون
نے آپ کے قتل کرنے پر ایکا کیا اور آپس مین ایک اقرارنامہ لکہا کہ ہاشم کے اولاد
کے ہاتہہ ہم کوئی چیز نہ بیچین گے اور اون سے بات نکرینگے اور اون کے پاس نہ بیٹہین
یہانتک کہ وہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو ہمارے سپرد کردین اس خط کو کعبہ مین لٹکا دیا
تب ہاشم جو آپ کے پردادا تہے اون کے نسل کے لوگ ابوطالب کی گہاٹی مین سمٹ
گئے اور مطلب جو ہاشم کے بہائی تہے اون کی نسل کے لوگ بہی ابوطالب کے پاس
گہاٹی مین جمع ہوئے اور دشمنون نے جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو اور آپ کے
ساتہہ والون کو گہیر لیا اور اناج کا پہنچنا بند کیا سوہ حج کے موسم مین نکلتی تہے یہ
دوسرے حج مین نکلتے تہے یہانتک کہ اون پر انتہا کی تکلیف پہونچی اور اوس مین
تین برس بیٹہے رہے یہانتک کہ اون کے لڑکون کے رونے کی آواز اوس گہاٹی کے
پیچہے سے سنی گئے پہر اللہ نے اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو اون کے خط کا حال
بتلا دیا کہ زمین کے کیڑے نے کہالیا جو کچہہ اوس مین زیادتی اور ظلم تہا اور جس قدر
اوس مین اللہ کا ذکر تہا وہ باقی رہ گیا آپنے ابوطالب کو اسکی خبر دی ابوطالب نے
اون لوگون کو خبر دی اور کہا کہ میرے بہتیجے نے ایسا ایسا کہا ہے پہر اگر وہ جہوٹا نکلے
گا تو ہم اوسکو تمہارے حوالے کردینگے اور اگر سچا نکلے تو تم ہمارے رشتہ توڑنے
سے اور ظلم سے باز آؤ وہ لوگ بولے کہ تمنے انصاف کی بات کہی جب اونہون نے
اوس کاغذ کو دیکہا تو جیسا آپنے فرمایا تہا ویسا ہی پایا تب وہ سب شرمندہ ہوئے اور

بولے کہ نکلو اپنے گہرون مین آؤ تب وہ سب اپنے گہرون مین آلئے بعد اسکے ابوطالب
مرگئے فائدہ یہہ لوگ جو اس گہاٹی مین آپ کے ساتھہ تھے اون مین بعضے آپ پر
ایمان لائی تھے اور بعضے کافر تھے مگر رشتہ داری کی باعث سے اونہون نے آپ کی
حمایت کی ابوطالب دلمین یقین رکھتے تھے مگر ظاہر مین کلمہ نہین پڑہا آپ نے فرمایا کہ
اونکو ٹخنون تک آگ لگی گی اور اگر مین نہوتا تو آگ کے نیچے کے درجے مین ہوتے ابوطالب
کے مرنے کے بعد کافرون نے بہت شدت سے آپ کو ستانا شروع کیا تب آپ طائف
کیطرف تشریف لے گیے وہان قوم ثقیف کے سردارون کو اللہ کیطرف بلاتے رہے
اون لوگون نے آپ کو مکہ والون سے بڑہ کر بڑے بڑے ایذائین پہونچائین وہ
لوگ آپکی ایڑیون پر پتہر پھینکتے تھے آپ کی دونو جوتیان خون سے رنگین ہوجاتی تہین
جب آپ طائف سے پلٹے آپ کے دونو پاؤن سے خون بہتا تہا رستے مین ایک
باغ مین ٹہرے عداس عیسائی آپ کی باتین سنکر ایمان لائی اسی راستے مین آپ نے
وہ دعا مانگی جو مشہور ہے جسکا شروع یہہ ہے کہ یا اللہ مین تجہسے گلہ کرتا ہون اپنے
زور کی سستی کا اور اپنے وسیلے کی کمی کا اور لوگون کے آگے اپنی بے قدری کا اے
سب رحم کرنے والون سے زیادہ رحم کرنے والے جب آپ بطن نخلہ مین پہونچے
وہان نماز پڑہ رہے تھے کچہہ جنون کا اودہر سے گذر ہوا وہ سب قرآن سنکر
ایمان لائی اونکا ذکر اللہ تعالی نے سورہ احقاف مین کیا ہے اس سے پہلے بہی
کچہہ جن قرآن سنکر ایمان لاچکی تھے اونکا ذکر سورہ جن مین ہے اوس مرتبہ آپنے
اونکو دیکہا نہین تہا یہہ جن جاکر ایمان لائی یہہ جاکر بہت بڑا مجمع جنون کا لیکر
پہر آئے کہ آپنے اون سے حجون مین رات کے آنے کا وعدہ کیا رات کو آپ
مقام حجون مین تشریف لے گئے اور تمام رات جنون کو قرآن سناتے رہے جنون
کا بار بار آپکے پاس حاضر ہونا اور ایمان لانا جا بجا حدیثون مین ثابت ہے ابن
سعد نے سعد ابن قیس سے روایت کی ہے وہ کہتے ہین کہ ہم چار آدمی اپنے
وطن سے حج کے ارادہ پر چلے یمن کی ملک کی راہ مین ایک جنگل مین چلے جاتے تھے

ایک آواز شعرون کی آئی جن مین یہہ مطلب تہا کہ اے سوار و جاننے والو جب زمزم اور حطیم پر پہونچو تو ہمارا اسلام پہونچانیو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو جنکو اللہ نے پیغامبر کیا ہے اور یہہ کہدیجیو کہ ہم تمہارے دین کے تابع ہین اسی بات کی ہمکو تاکید کر گئے ہین مسیح بیٹے مریم کے ابن قیم رح نے زاد المعاد مین لکہا ہے کہ آپ بطن نخلہ مین کئی دن رہے زید ابن حارثہ رض نے معروض کیا کہ آپ کیونکر مکہ والون مین جاتے ہین اونہون نے تو آپکو نکالدیا آپنے فرمایا کہ اے زید اللہ کشایش دینے والا ہے اور اپنے دین کی مدد کرنے والا ہے اور اپنے نبی کو غلبہ دینے والا ہے جب آپ حرا پہاڑ تک پہونچے ایک مرد کو مطعم ابن عدی کیطرف بہیجا کہ مین تیری پناہ مین داخل ہوون وہ بولا اچہا پہر اوس نے اپنے بیٹون کو اور اپنے قوم کو بلایا اور کہا ہتہیار پہنو اور کعبہ کے پاس رہو مینے محمد کو پناہ دی ہے تب آپ مکہ مین داخل ہوئے اور کعبہ کے پاس دو رکعتین پڑہین اور اپنے گہر مین تشریف لائے اور مطعم ابن عدی اور اوس کے بیٹے آپکو گہیرے ہوئے تہے یہانتک کہ آپ اپنے گہر مین داخل ہوگئے مکہ مین ایک رات کو اللہ نے حضرت جبرئیل علیہ السلام کو آپ کے پاس بہیجا وہ آپ کے پاس اللہ کے حکم سے ایک سفید جانور لیکر آئے کہ جو براق کہلاتا تہا آپ کو اوس پر سوار کر کے شہر یروشالم مین مسجد بیت المقدس مین لے گئے وہان اللہ نے سب پیغمبرون کو بہیجا آپ سب کے امام ہوئے اور سب پیغمبرون نے آپ کے پیچہے نماز پڑہی پہر حضرت جبرئیل علیہ السلام آپکو وہان سے ساتون آسمانون کے اوپر لے گئے وہان حضرت جبرئیل علیہ السلام نے آپکو اپنی اصلی صورت دکہلائی جسکے چہہ سو بازو پہیلا رکہے ایک مرتبہ زمین مین بہی یہہ اصلی صورت دکہلائی تہی امام نسائی کی روایت مین ہے کہ آپ فرماتے ہین پہر جبرئیل مجکو لیکر سات آسمانون کے اوپر جسمین بیری کا درخت ہے تک آئے اور بخاری کی بہی ایک روایت مین ساتون آسمانون کے ذکر کے بعد یہہ لفظ ہے کہ پہر وہ آپکو لیکر اوس سے اوپر اتنا چڑہے کہ اوسکو اللہ کے سوا کوئی نہین جانتا یہانتک کہ آپ بیری کے درخت تک آئے ان معلومات سے ثابت ہوا

کہ وہ درخت ساتوین آسمان سے بہت دور ہے ابن جریر نے لکھا ہے کہ کعب احبار نے فرمایا
کہ وہ درخت عرش کی جڑ مین ہے امام نسائی رہ کے روایت مین ہے کہ مجھکو ایک بدلی نے
ڈہانک لیا پہر مین سجدہ مین گر پڑا ابن ابی حاتم کی روایت مین یہہ لفظ ہے کہ مین اوس
درخت تک پہونچا پہر ایک بدلی نے مجھکو ڈہانک لیا اوس مین ہر طرح کی رنگ تہے پہر جبرئیل
نے مجھکو چہوڑ دیا اور مین اللہ کے سامنے سجدہ مین گر پڑا پہر بہت کچھہ بیان ہے اوسکا
خلاصہ یہہ ہے کہ اللہ تعالے نے آپ سے باتین کین اور پانچ نمازین آپ پر اور
آپ کی امت پر فرض کردین یہہ احوال حدیث کی کتابون مین بہت پہیلاؤ کے ساتھہ
آتا ہے اور جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان پاک سے بہت لوگون نے اسکو
سنا ہے مگر اس جگہہ مکہ سے یروشالم تک کا کچھہ احوال لکھنا بہت ضرور ہے امام نسائی
کی روایت مین ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مین چلا پہر جبرئیل نے
کہا اوترو نماز پڑہو مینے پڑہی کہا وہ بولے تم جانتے ہو تمنے کہان نماز پڑہی ہے تمنے نماز
پڑہی ہے طیبہ مین یعنے مدینہ مین اور اوسیطرف گہر چہوڑکر جانا ہوگا پہر کہا اوترو
نماز پڑہو مینے نماز پڑہی وہ بولے تم جانتے ہو تمنے کہان نماز پڑہی تمنے طور سینا
پر نماز پڑہی جہان اللہ نے موسی علیہ السلام سے باتین کین تہین پہر کہا اوترو
نماز پڑہو مینے نماز پڑہی وہ بولے تم جانتے ہو تمکو کہان نماز پڑہی ہے تمنے نماز پڑہی ہے
بیت لحم مین جہان عیسی پیدا ہوے تہے پہر مین بیت المقدس مین داخل ہوا پہر
انبیا میرے واسطے جمع کئے گئے پہر جبرئیل نے مجھکو آگے بڑہا دیا یہانتک کہ مینے اونکی
امامت کی پہر مجھکو پہنچی والے آسمان کیطرف لیکر چڑہے ابن ابی حاتم کی روایت مین
یہہ لفظ ہے کہ جب آپ بیت المقدس مین پہونچے اوس جگہہ تک پہونچے جو محمد صلی اللہ
علیہ وسلم کا دروازہ کہلاتا ہے اوس پتہر کیطرف آئے جو وہان تہا جبرئیل نے اوسکو
اپنے اونگلی سے دبایا اور اوسمین چہید کر دیا اور براق کو اوس سے باندہا پہر چڑہے
جب دونو مسجد کے صحن مین پہنچے [illegible] مین سیڑہی کے اوپر چڑہے اوسکے بہت
کچھہ بیان ہے جاننا چاہیے کہ [illegible] ایک مسجد ضرار اور اون دونون مین جہان پہنچا ہوگی تہی

اگر ایسا نہین ہوا تھا کہ اوس کے نشان بالکل مٹ گئے سو ان اللہ تعالے نے جو اپنی پاک کتابون مین اس مسجد کے آباد کرنے کا وعدہ کیا تھا اوس وعدہ کا پورا کرنا یون شروع کیا کہ اللہ نے اپنے پیارے پیغمبر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے قدم مبارک وہان پہونچائی اور سب پیغمبرون کو وہان جمع کیا سب نے وہان نماز پڑہی ہے کیہ اوس مسجد کے آباد کرنے کے بنیاد ڈالی اوس مسجد کو اگلے بڑی بڑی مصیبتون کے بدلے اتنے بڑی نعمت عنایت فرمائی اگرچہ اون دلون مین وہ ملک کافرون کے ہاتہ مین تہا اور اوس پاک مسجد مین جو بڑی چٹان ہے اور بڑے برکت کا مقام ہے جس کو اب ہم محمدی لوگ تخت رب العالمین کہتے ہین اوس کو نصاری نے یہودیون کی ضد مین گوبر کا ڈہیر لگا رکہا تہا مگر اللہ کے نزدیک اوس مسجد کی پاکیزگی اور عمدگی مین کچہہ فرق نہین ایا تہا اوس چٹان سے علیحدہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سب پیغمبرون کے ساتھہ نماز پڑہی ہے مولانا جلال الدین سیوطی رح نے جو کتاب مسجد بیت المقدس کے فضائل مین لکھی ہے اوس مین لکھا ہے کہ حضرت صفیہ رض جو جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی بیوی تہین اون سے کعب رح نے فرمایا اے ایمان والون کی مان اس جگہہ نماز پڑہو کیونکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نبیون کے ساتھہ نماز پڑہی ہے جب آپ آسمان تک بلائی گئے اور کعب نے اوس کو دور کے قبہ کیطرف اشارہ کیا جو اوس چٹان کے پیچھے ہے یہان سے معلوم ہوا کہ وہ قبہ اوس چٹان سے بہت دور ہے جہان آپ نے نبیون کے ساتھہ نماز پڑہی یہہ کعب پہلے یہودیون کے بہت بڑے عالم تھے پہر محمدی ہوئے اونکو تحقیق معلوم تہا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی جگہہ نماز پڑہی ہے پہر مولانا جلال الدین سیوطی رح لکھتے ہین کہ روایت آئی ہے کہ جو کوئی اوس قبہ مین قصد کرکے آویگا اور اوسکو دنیا اور عقبی کی حاجتون مین سے کوئی حاجت ہوگی پہر دو رکعت یا چار رکعت پڑہیگا اوسکو دعا کا جلد قبول ہونا ظاہر ہو جاویگا اور اوس مقام کی برکت کو پہچانیگا کیونکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے وہان نماز پڑہی ہے اور وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا قبہ کہلاتا ہے یعنے وہ قبہ جو اوس چٹان کے پورب طرف ہے

اور اوسکا نام قبہ سلسلہ بولا جاتا ہے اور وہی ہے جسکو عبد الملک ابن مروان نے بنایا ہے
مولانا جلال الدین رح درمنثور مین لکھتے ہین کہ ابن مردویہ نے حضرت عمر رض تک سند پہونچائی
کہ حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مینے نماز پڑھی اوس رات مین کہ مین سیر کو لایا
گیا مسجد کے آگے کے درجہ مین پھر داخل ہوا مین اوس چٹان کے طرف اس روایت
سے بھی معلوم ہوا کہ آپنے اوس چٹان سے علیحدہ نماز پڑھی مولانا جلال الدین لکھتے
ہین کہ قبہ معراج کا ظاہر ہے اوس چٹان کے صحن مین مشہور ہے اوس کی زیارت کا
قصد کیا جاتا ہے اور مشرف نے یعنے ابو المعالی مشرف ابن مرجا مقدسی رح نے فرمایا
ہے کہ دو آدمیون نے بھی اسمین اختلاف نہین کیا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
اوس قبہ کے پاس سے چڑہائی گئی ہین جو قبہ معراج کا کہلاتا ہے مولانا جلال الدین
لکھتے ہین کہ کہا جاتا ہے کہ قبہ معراج کے پہلو مین اوس چٹان کے صحن مین ایک
قبہ پاکیزہ تہا جب اوس چٹان کے صحن مین پتہر بچہائے گئے وہ قبہ دور کیا گیا اور
اوس کی جگہہ پر ایک پاکیزہ محراب زمین مین بنایا گیا جسپر سرخ سنگمرمر کا خط کہنچا
ہوا ہے ایک دائرہ مین اوس چٹان کے صحن کے پتہرون کی سیدہ پر اور کہا جاتا ہے
کہ اوس محراب کی جگہہ وہی جگہہ ہے جہان ہمارے رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم
نے نبیون اور فرشتون کے ساتہہ نماز پڑہی تہی آسکے ایمان والو جب معراج کی
رات کی صبح ہوئی آپنے کافرون کے سامنے بیان فرمایا کہ مین آج کی رات بیت المقدس
مین گیا تہا کافرون نے کہا کہ ہم تو اونٹون پر سوار ہوکر مہینہ بہر مین وہان پہونچتے
ہین اور مہینہ بہر مین پلٹتے ہین آپ ایک رات مین کیونکر وہان گئے اور پلٹ
آئے اون لوگون نے کہا کہ اوس مسجد کے پتے بتلائیے آپ نے اوس کے سب پتے
اور نشان بتلا دیے امام بیہقی کی روایت مین یون ہے کہ ایک کافر بولا کہ مین
بیت المقدس کو سب لوگون سے زیادہ پہچانتا ہون کہ اوسکی بنا کیسی ہے اور
اوسکی وضع کیسی ہے اور وہ پہاڑ سے کس قدر نزدیک ہے آپنے سب پتے اور نشان
بتلا دیے کہ اوس کی بنا ایسی ہے اور اوسکی وضع ایسی ہے اور وہ پہاڑ سے اسقدر

نزدیک ہے وہ بولا کہ آپنے سچ کہا اون لوگون کے کچھ قافلی اوس طرف کو گیی ہوئی تھی آپنے اون قافلون کے پتے اور نشان صاف صاف بتلائی جب وہ قافلہ آئی وہ سب پتے اور نشان لوگون نے ٹھیک پائے تب بہی منکرون نے کہا یہ جادو ہے مولانا جلال الدین لکھتے ہین کہ حضرت میمونہ رضہ جو حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بیوی ہین اون سے روایت ہے کہ اونہون نے کہا آ سے پیغام پہونچانیوالے اللہ کے ہمکو بیت المقدس کے مقدمے مین فتوی دیجئے آپنے فرمایا اوس تک جاؤ اور اوس مین نماز پڑہو مینے کہا آ سے اللہ کے پیغام پہونچانے والے پہر کیونکہ یہ ہو اور اون دنون مین اوس مین رومی لوگ تھی آپ نے فرمایا اگر تم سے نہو سکے تو زیتون کا تیل بہیجدو کہ اوس کی قندیلون مین چراغ روشن کیا جاوی اس روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ وہان قندیلین بہی تہین شاید اون مین چراغ روشن ہوتے ہون یا کوئی چراغ روشن نکرتا ہو اسلئے آپنے فرمایا کہ وہان تیل بہیجو اور اللہ نے آپ پر آئندہ کا احوال کھول دیا تہا کہ وہان میری امت کے لوگ جاوینگے اور قندیلون مین چراغ روشن کرینگے تو شاید آپکا مطلب یہہ ہو کہ آئندہ زمانہ مین اگر تم وہان نجا سکو تو وہان کی قندیلون کے واسطے تیل بہیجدیجیو آ سے امت محمد صلی اللہ علیہ وسلم جب آپنے اور آپکے ساتھہ والون نے دس برس تک مکہ مین کافرون کے ظلم اوٹھائے اور اللہ کی راہ مین جان کو نذر کرنا قبول کیا تب اللہ نے آپکو مدینہ مین بہیجا پہلی مدینہ کے کچھہ لوگ آئے آپنے اون کو اسلام کی طرف بلایا وہ مسلمان ہوئے اور مدینہ کے طرف پلٹ گئے مدینہ مین اسلام پہیلا پہر آپنے مصعب کو مدینہ مین قرآن پڑہانے کی لئے بہیجا پہر بہت لوگ مدینہ سے آئی اور ایمان لائی آپنے مسلمانون کو مدینہ کیطرف ہجرت کا اذن دیا مکہ سے سب لوگ مدینہ مین جا رہے فقط حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکر رضہ اور حضرت علی رضہ رہگئی اور کچھہ لوگ وہ رہگئی جنکو کافرون نے زبردستی قید کر رکہا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے حکم کی راہ دیکھہ رہی تھی کافرون نے ایک مکان مین جمع ہوکر مشورہ کیا اور سب نی آپکے قتل کو قرار

ایکا کیا حضرت جبرئیل اللہ کا پیغام لائے اور فرمایا کہ آج کی رات اپنی جگہہ پر مت سوئیے تب جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم دوپہر کے وقت حضرت ابوبکر رضؓ کے گہر مین تشریف لائی اور فرمایا کہ اللہ نے مجھے نکلنے کا اذن دیا آپ نے حضرت علی رضؓ سے فرمایا کہ میرے لیٹنی کی جگہہ پر رات کو رہو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نکلے اور ایک برتن مین کنکریان لے لین اور اونکو کافرون کی سرون پر ڈالتے گئے اور اونہون نے آپکو نہ دیکہا اور آپ یہہ آیت پڑہتی جاتے تہے وَجَعَلْنَا مِنْ بَيْنِ أَيْدِيهِمْ سَدًّا وَمِنْ خَلْفِهِمْ سَدًّا فَأَغْشَيْنَاهُمْ فَهُمْ لَا يُبْصِرُونَ یعنے اللہ فرماتا ہے کہ ہمنے بنا دی انکی آگے ایک دیوار اور اون کے پیچہے ایک دیوار پہر ہمنے اونکو ڈہانک لیا پہر وہ نہین دیکہتی ہین آپ حضرت ابوبکرؓ کے گہر کے طرف گئی اور اونکو ساتہہ لیکر رات کی وقت نکل گئے اور کافر لوگ دروازون کی دڑارون سے جہانکتی رہے اور اس فکر مین رہے کہ آپکو قتل کرین اسی فکر مین رات گذر گئی صبح کو حضرت علی رضؓ اوس بچہونے سے اوٹھی اون سے کافرون نے پوچہا کہ آپ کہان ہین وہ بولے مجکو معلوم نہین جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکر رضؓ جاکر غار ثور مین داخل ہوئے کافرون نے پتا لگایا اور غار کے پاس پہونچے مگر اللہ نے اونکی آنکہون کو اندہا کر دیا آپ تین شب غار مین رہے یہانتک کہ ڈہونڈنے والے تہک کر بیٹہہ رہے تب آپ غار سے نکلے جب کافرون کا قابو نہ چلا تو لوگون سے کہدیا کہ جو کوئی ان دونو کو لے آویگا ہم اوس کو اوتنا مال دینگے جتنا اون دونو کے خون کے بدلے مین دیا جاوے سراقہ ابن مالک اوس وقت تک مسلمان نہین ہوا تہا اوسکو پتا مل گیا وہ گہوڑے پر سوار ہوکر آیا اور آپکے پاس آیا آپ نے اوس کو بد دعا دی اوس کے گہوڑے کے دونو ہاتہہ زمین مین دہس گئے وہ بولا مینے جانا یہہ مصیبت مجپر تم دونون کی بد دعا سے آئی ہے تم میرے واسطے دعا کرو اور مین اقرار کرتا ہون کہ مین لوگون کو تمہاری طرف سے پہیر دونگا آپنے دعا کی اوسکا گہوڑا چہوٹ گیا وہ چلا گیا اور ڈہونڈنے والون سے کہتا تہا کہ مین اسطرف دیکہہ چکا یعنے وہ ادہر نہین ہے سراقہ یہہ معجزہ دیکہہ چکی تہے آخر کو مسلمان ہوئی جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکر رضؓ مدینہ مین پہونچی پہر حضرت

علی رض مدینہ مین آئی جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی تشریف لانے سے مدینہ کے مسلمانون
کو بہت بڑی خوشی ہوئے اللہ نے اوس دین کے بادشاہ کو ظاہری بادشاہی بھی عنایت
فرمائی جیسا کہ حضرت اشعیا علیہ السلام کے ترپنوین باب مین خبر دی تہی کہ پہلے آپ دشمنون
کے ہاتھہ سے بڑی بڑی ایذائین اور صدمے اوٹھاوینگے تب اللہ آپکو عروج اور
ترقی دیگا اور آپ کے ہاتھہ سے اللہ کے دین کا عروج ہوگا دن بدن لوگ ایمان قبول
کرتے جاتے تھے اور کافرون کا زور گھٹتا جاتا تھا آپ ایمان والوں پہر آپکا اور آپکے
ساتھہ والون کا مکہ مین دشمنون کے ہاتھہ سے مصیبتون کا اوٹھانا اور اللہ کے حکم پر منتظر
رہنا ایسی کھلی دلیل آپ کی سچائی کی ہے کہ بعضے بعضے پادریون کا بھی دل پگھل گیا
اور اون سے بغیر اقرار کئے رہا نگیا کتاب سیرت محمدی جو پادری انریبل ولیم میور
نے لندن مین ۱۸۶۱ء مین چھاپی ہے اوس کی چوتہی جلد کے تین تیسوین باب کی
تین سو چودہوین صفحہ مین لکھا ہے کہ ایک لحظہ کے لئے اوس زمانہ پر نظر کرین جبکہ
ہر ایک شخص جو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا شریک حال تہا مکہ مین قوات سی باہر کر دیا گیا اور
ابوطالب کی گہاٹی مین وہ لوگ قید رہے اور وہان تین یا چار برس تک محتاجی
اور سختی کی برداشت کرتے رہے وہ تو بڑے ہی مضبوط اور قوی اسباب ہونگے
جو اس امر کے باعث ہوئے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اون تمام بدچلانیون اور کھلی
ہوئی ناامیدی اور نامقصدی مین اپنے دین کی جڑ پکڑ قائم رہے جونہی وہ قید سے
چھوٹے وہ اپنے شہر سے ناامید ہو کر طائف کو چلے اور وہان کے حاکمون اور رئیسون
کو توبہ کی دعوت کی وہ تنہا اور بے مددگار تھے مگر وہ کہتے تھے کہ میرے ساتھہ اللہ کا
پیغام ہے اوس شہر کے لوگون نے اونکو ذلت سے نکالدیا اون کی پنڈلیون سے
خون جاری تہا کیونکہ شہر والون نے اونکو زخم پہونچائے تھے وہان سے چلکر وہ تہوڑا
دور پر ٹھہرے اور اللہ کے حضور شکایت کی پہر مکہ کو پہرے اور وہان پہر بھی ناامیدی
کے کام پر مگر انجام مین کامیابی کے کامل یقین پر مشغول ہوئے ہمکو زمانہ مین ایسی
مثال کی عبث تلاش ہے جس مین نبی عربی صلی اللہ علیہ وسلم کیطرح ہر کوئی شخص

تیرہ برس تک ناامیدی اور خوف اور اذیت مین ایذات پر صبر کر کے توبہ کا وعظ کہتا رہا
ہوا اور اللہ کے غضب سے شہر والون کو ڈراتا رہا ہوا ایک چہوٹی سی گروہ مسلمان زن
ومرد کے ساتہ گالیون اور دہمکیون اور خوف کو آیندہ کے صابرانہ اور کمال کے
امید پر برداشت کرتے رہے اور جب آخر کار پیغام اون ایک دور کے ملک سے آیا تو
وہ بصبر تمام انتظار کرتے رہے یہانتک کہ اون کے سب ساتہ والے ہجرت کر گئے اور
تب خود بہی اوس قوم ناشکر اور ناخدا ترس کے درمیان سے ہجرت کر گئے تمام ہوا قول
پادری کا آئے ایمان والوحبدن جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ مین تشریف
لائے عبد اللہ ابن سلام رض جو یہودیون مین سب علما اون کے سردار تہے اور
حضرت یوسف علیہ السلام کے نسل مین تہے آپ کی نبی ہونیکی تحقیق ہوکر جناب
سے حاضر ہوئے اور تکمیل محمدی ہوئے ابن اسحاق نے سیرت مین لکہا ہے کہ عبد اللہ
ابن سلام نے فرمایا ہے کہ جب آپکا ذکر سنا میں نے آپکا پتا اور آپکا نام اور آپکا زمانہ
پہچانا جسمین ہمکو آپکا انتظار تہا مین اس بات کو چہپائے ہوئے تہا یہانتک کہ آپ مدینہ
مین تشریف لائے مین حاضر ہوا اور ایمان لایا پہر مین اپنے گہر والون کیطرف گیا اور
انکو علم کیا وہ بہی ایمان لائے اور میری پہپہی خالدہ مسلمان ہوئین اور وہ بہت
اچہی مسلمان ہوئین صحیح بخاری مین ہے کہ جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے یہودیون
کو بلاکر پوچہا کہ عبد اللہ کیسا شخص ہے وہ بولے ہم سب سے اچہا اور اوس شخص کا بیٹا
ہے جو ہم سب سے اچہا تہا اور ہم سب سے علم مین بڑہ کر ہے اور ایسے شخص کا بیٹا ہے
جو ہم سب سے علم مین بڑہ کر تہا آپنے فرمایا بہلا اگر وہ ایمان لاوے یہودی بولے وہ
ایسا نہین ہے کہ پیغمبر پر ایمان لاوے عبد اللہ ایک گوشہ مین سے نکل کہنے لگے کہ
مین گواہی دیتا ہون کہ اللہ کے سوا کوئی مالک نہین اور محمد اوس کے پیغام پہونچانے
والے ہین اوسیوقت یہودی کہنے لگے کہ عبد اللہ ہم سب سے بدتر ہے اور ایسے
شخص کا بیٹا ہے جو ہم سب سے بدتر تہا حضرت سلمان فارسی جو عیسائی تہے
اور بہت سے عیسائی درویشون کی خدمت مین رہتے خود دیکہو آپ پاس

حاضر ہوئے کیونکہ وہ بیتے اور ترکستان آبیٹھے اونہون نے ایک عیسائی درویش سے سنی تہی وہ سب
بیتے آپ مین پاسے مسلمان ایمان لائے اور بعث کے محمدی ہوئے مدینہ مین جناب پیغمبر
صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد بنوائی جو آپ کی مسجد کہلاتی ہے جیسا کہ حضرت زکریا علیہ السلام
کے صحیفہ مین اللہ نے فرمایا تہا کہ اینکا ایک آویگا اپنی مسجد کیطرف وہ سردار جس کے
تلاش مین تم ہو مدینہ مین آپ کو اللہ نے جہاد کا حکم بہیجا پہلے پہل مکہ کے بت پرستون
سے لڑنے کا حکم ہوا کیونکہ اون لوگون نے دس برس تک آپ پر اور آپ کے ساتھ
والون پر بڑے بڑے ظلم کیے تہے مکہ کے بت پرستون سے بدر کے میدان مین لڑائی ہوگئی
آپ کے ساتھ تین سو تیرہ آدمی تہے کافرون کیطرف ایک ہزار کا لشکر تہا اللہ تعالے
نے آسمان سے فرشتون کی فوجین بہیجین فرشتون نے بعضے کافرون کو قتل کیا
بعضون کو مشکین باندہ باندہ کر ڈالدیا جن لوگون نے آنکہون سے دیکہا کہ آسمان
کیطرف سے فرشتے نے آکر ہمکو باندہ لیا وہ لوگ محمدی ہوگئے جناب محمد صلی اللہ علیہ
وسلم نے ہتیلی بہر کنکر اوٹہائی اور کافرون کے منہہ پر پہینکے اللہ نے اون کنکرون کو
بڑی طاقت دی اون کنکرون نے کافرون مین سے کسی کو نہین چہوڑا ہر ایک کی
آنکہون مین وہ کنکر بہر گئے ستر کافر قتل ہوئے اور ستر قید ہوئے باقی سب پیٹہ
پہیر کر بہاگے اور چودہ مسلمان شہید ہوگئے دوسرے سال اُحُد پہاڑ
کے پاس مکہ کے بت پرستون سے پہر لڑائی ہوئی اس لڑائی مین ستر مسلمان شہید
ہوئے حضرت حمزہ رض آپ کے چچا اسی لڑائی مین شہید ہوئے اون دنون مین
مخیریق یہودی کا ایمان لایا اور محمدی ہوا ابن اسحاق نے سیرت مین لکہا ہے کہ مخیریق
عالم تہا اور جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو اون کے بیتون سے پہچانتا تہا مگر اوسپر
اپنے دین کی الفت غالب آئی اور اوسی پر رہا یہانتک کہ جب اُحُد کا دن ہوا مخیریق
نے کہا اے یہودیون کی گروہ قسم اللہ کی تمکو معلوم ہے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی
مدد کرنا تمپر واجب ہے وہ بولے کہ آج ہفتہ کا دن ہے اوس نے کہا تمپر کچہہ ہفتہ نہین
ہے پہر اوس نے اپنا ہتہیار لیا اور کہا اگر مین آج مارا گیا تو میرا مال محمد صلی اللہ علیہ وسلم

کیواسطے یہہ وہ اوسمین کرین جو اللہ اون کے دل مین ڈالی پہر وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے
پاس آیا اور جب لڑائی ہوئی وہ لڑا یہانتک کہ قتل کیا گیا تب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا کہ مخیریق سب یہودیون سے بہتر ہے اور آپ نے اوس کے مال کو لیا اور اکثر خیراتین
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مدینہ مین اوسی مین سے ہین آپ نے پہلے پہل یہودیون
سے صلح کی تہی کہ ہم تمسے نہین لڑینگے مکہ کے بت پرستون کی بہڑکانے سے یہودی لوگ قول
توڑنے پر طیار ہوئے جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے قتل کرنے کی تدبیر باندہی آپکو خبر پہونچی
آپنے قوم نضیر کے یہودیون کو مدینہ سے نکال دیا بعد اس کے کچہہ یہودی قوم نضیر کے اور
کچہہ یہودی قوم قریظہ کے مکہ مین بت پرستون کے پاس گئے اور اون سے کہا کہ ہم تمہارے
ساتہہ ملکر محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے لڑینگے یہودی لوگ عرب کی قومون مین پہرتے رہے
دس ہزار بت پرستون کی فوجین جمع کر کر مدینہ پر چڑہا لائے اللہ تعالے نے توراۃ
شریف مین جابجا بت پرستون کے قتل کرنے کا اور بتون اور بت خانون کے توڑنے
کا حکم کیا ہے توراۃ کے پڑہنے والون نے توراۃ سے ضد باندہی بت پرستون سے ملکر
حضرت عیسی علیہ السلام پر اور عیسائیون پر ظلم کر چکے تہے اب بت پرستون سے ملکر
جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے اور محمدیون سے لڑنے چلے ایسے پڑہے لکہے بیشک جاہلون
سے بدتر ہین اونہون نے جان بوجہہ کر اللہ سے اور اوس کے پیغامبر سے ضد باندہی
جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے جب یہہ خبر سنی کافرون کی فوج کے اور اپنے بیچ
مین ایک خندق کہودا اور یہہ خندق سلع پہاڑ کے آگے کہودا گیا سلع پہاڑ مسلمانون
کی پیٹہہ کے پیچہے تہا اور خندق اون کے اور کافرون کے بیچ مین تہا اور جناب پیغمبر
صلی اللہ علیہ وسلم تین ہزار مسلمانون کے ساتہہ نکلے قوم قریظہ کے یہودی جنہون نے
قول توڑا تہا اون کی خبر تحقیق کرنے کیلیے آپنے سعد ابن معاذ کو اور سعد ابن عبادہ
کو بہیجا اونہون نے اون یہودیون سے جا کر پوچہا وہ بولے رسول اللہ کون ہین
ہم مین اور محمد مین کچہہ قول اور اقرار نہین سعد ابن معاذ نے اون سے سخت کلام کیا
وہ لوگ بہی سخت کلام کرنے لگے اون دونون نے حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

کو اگر خبر دی کا فرون کی فوجین مدینہ پر مسلمانون کو گھیرے رہین تھوڑی سے لڑائی ہوئے آخر کو اللہ نے زور کی آندہی بھیجی اوس آندہی مین فرشتون کی فوجین تھین بہت سے لوگ کی خیمی اوکھڑ گئے وہ سب بہاگ گئے اللہ کے حکم سے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے قوم قریظہ کے یہودیون کو گھیر لیا بہت دنون تک آپ اون کو گھیرے رہے یہودی لوگ اپنے قلعہ سے اس اقرار پر اوترے کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے حق مین جو چاہین حکم کرین تب قوم اوس کے مسلمانون نے کہا یا رسول اللہ یہہ لوگ ہمارے دوست ہین آپنے فرمایا کیا تم اسمین راضی نہین ہو کہ اون کے مقدمہ مین تمہین مین کا ایک شخص حکم کرے وہ بولے ہان ہم راضی ہین آپ نے سعد ابن معاذ کو بلایا وہ آئی اور اونہون نے کہا مین حکم کرتا ہون کہ انکی مرد قتل کئے جاوین اور عورتین اور لڑکے قید کر لئے جاوین آپنے فرمایا کہ تو نے اون کے حق مین وہ حکم کیا جو حکم اللہ کا ہے سات آسمانون کے اوپر سے آپنے اون کے قتل کا حکم کیا وہ سب مرد قتل کئے گئے خندق اور قریظہ کی لڑائی مین وس مسلمانون کے قریب شہید ہوئے یہودیون کا ہٹ پن اور ضد دیکھنا چاہیے کہ قتل ہو جانا قبول کیا مگر ایمان لانا اور محمدی ہو جانا قبول نہ کیا بعضے بعضے یہودی جو ایمان لائے اور محمدی ہو گئے اون کو آپنے قتل نہین کیا ابن اثیر رح نے اسد الغابہ مین لکھا ہی کہ طبری نے ابو محمد تک سند پہونچائی کہ ثعلبہ بیٹے سعیہ کے اور اسید بیٹے سعیہ کے اور اسد بیٹے عبید کے یہہ لوگ بنی ہدل مین سے ہین قریظہ اور نضیر مین سے نہین ہین اون کا نسب اون کے اوپر جمع ہو اون لوگون کے چچا کے بیٹے ہین وہ اسی رات کو مسلمان ہوئے جس رات مین قریظہ والے سعد کے حکم پر اوترے آئے پادریو تم خوب جانتے ہو کہ یہودی لوگ حضرت عیسی علیہ السلام کے بڑے دشمن ہین قوم قریظہ کے یہودیون کے قتل پر خوشی کرو کہ حضرت عیسی کے دشمنون کو جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے قتل کیا ہمکو تمہاری عقل پر بڑا افسوس آتا ہے کہ تم اپنے رسالون مین قوم قریظہ کے یہودیون کے قتل سے ہمارے پیغمبر حق صلی اللہ علیہ وسلم سے بے ادبیان کرتے ہو حضرت عیسی کے دشمنون کی طرفداری کرتے ہو اللہ تمکو محمدی ایمان کی ہدایت دے آمین مدینہ علیہ

تشریف لانے سے چہٹا برس تہا کہ جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ سے مکہ کیطرف کعبہ کی زیارت کے
لئے چلے مکہ کے کافرون سنے آپکو روکا آپنے اون سے اسبات پر صلح کرلی کہ دس برس تک لڑائی
موقوف رکہینگے اور اگلے سال ہم کعبہ کی زیارت کو آوینگے صلح کرکے آپ پلٹ آئے پہر
دوسرے سال عمرہ کے لئے مکہ مین تشریف لے گئے عمرہ کرکے پلٹ آئے مدینہ مین تشریف لانے
سے ساتوین برس محرم مین آپ نے حبش کے بادشاہ نجاشی کو ایک خط لکہا اور ایک قاصد
بہیجا نجاشی رح آپکا خط پڑہکر ایمان لائے دین محمدی مین داخل ہوئے اور روم کے بادشاہ
ہرقل کو بہی آپ نے خط لکہا وہ خط دحیہ کے ہاتہہ بہیجا اور اوسکو دین اسلام کیطرف بلایا
اور اللہ کا پیغام پہونچایا اون دنون مین ہرقل بیت المقدس مین تہا اور ابوسفیان بہی
کچہہ عربون کے ساتہہ وہان تجارت کو گیا تہا اور ابہی تک مسلمان نہین ہوا تہا ہرقل نے
اون لوگون کو بلا بہیجا اور ابوسفیان سے آپکا حال پوچہا ایک بات یہہ پوچہی کہ بہلا اسبات
کے کہنے سے پہلے تم اونپر جہوٹ بولنے کا گمان کرتے تہے ابوسفیان نے کہا نہین ہرقل نے
کہا کہ مینے پہچانا کہ وہ ایسا نہین ہے کہ آدمیون پر جہوٹی تہمت باندہنا چہوڑ دیوے
اور اللہ پر جہوٹ باندہے ایک بات یہہ پوچہی کہ وہ تمکو کیا حکم کرتے ہین ابوسفیان نے
کہا وہ ہمکو حکم کرتے ہین کہ ہم فقط اللہ کو پوجین اور اوس کے ساتہہ کسی چیز کو شریک
نکرین اور وہ ہمکو منع کرتے ہین اون چیزون سے جنکو ہمارے باپ دادے پوجتے تہے
اور ہمکو حکم کرتے ہین نماز کا اور زکوۃ کا اور پرہیزگاری کا اور قول پورا کرنیکا اور
امانت ادا کرنیکا ہرقل بولا یہہ صفت نبی کی ہے اور مین جانتا تہا کہ وہ ظاہر ہونے والے
ہین لیکن میرا گمان نہ تہا کہ وہ تم مین سے ہین اور جو تو کہتا ہے اگر یہہ سچ ہے تو قریب ہے کہ
وہ میرے ان دونو قدمون کی جگہہ کے مالک ہونگے اور اگر مین امید رکہتا کہ مین اون
تلک پہونچونگا تو البتہ مین اون سے ملنے کا ارادہ کرتا اور اگر مین اون کے پاس ہوتا بیشک
اون کے پانون دہوتا ابوسفیان کہتے ہین کہ جب ہم وہان سے نکلے مینے اپنے ساتہہ والون
سے کہا کہ بیشک محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا غلبہ ہوا کہ یہہ رومیون کا بادشاہ اون سے ڈرتا ہے
قسم اللہ کی مجکو یقین رہا کہ اب آپکا کام غالب ہوگا یہانتک کہ اللہ نے میرے دل مین اسلام

داخل کیا صحیح بخاری مین یہہ احوال بہت پہیلاؤ کے ساتھہ ہے اور لکہا ہے کہ ہرقل جب حمص مین
آیا وہان روم کے سردارون کو ایک کوٹہری مین بلایا اور دروازے بند کروا دیے پہر کہا
اے روم کے لوگو کچہہ تمکو نجات کی اور بہلائی کی رغبت ہے کہ تمہاری بادشاہت قائم رہے
تم ان نبی سے بیعت کرو وہ سب بہاگے دروازون کو بند پایا بادشاہ نے غضب اونکے
نفرت دیکہی اور اونکے ایمان لانے سے نا امید ہوا کہا اونکو پہر بلا لاؤ اور بلا کر یہہ
ابہی یہہ بات کہی کہ تمکو آزماؤن کہ اپنے دین پر کیسے مضبوط ہو تب وہ لوگ راضی ہوے
جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے مصر کے بادشاہ مقوقس کو بہی خط لکہا اور اوسکو
دین اسلام کیطرف بلایا اور اللہ کا پیغام پہونچایا یہہ بادشاہ بہی مسلمان نہین ہوا اپنی
قوم کا ڈر اوس پر غالب ہوا حافظ ابن حجر نے اصابہ مین ابن عبد الحکم کی فتوح مصر
سے نقل کیا ہے کہ مقوقس نے کہا کہ مین جانتا تہا کہ ایک نبی باقی ہین اور میرا گمان تہا کہ
وہ شام مین ظاہر ہونگے اب مین دیکہتا ہون کہ وہ عرب مین ظاہر ہوے جو زمین مصیبت
اور تکلیف کی ہے اور قبطی لوگ میرے کہنے سے اونکے تابع نہین ہونگے اور آپ اس شہر
پر غالب ہونگے اور آپکے ساتھہ والے لوگ آپکے بعد ہمارے اس میدان مین اوترینگے
اور اس ملک پر غالب ہونگے اور مین قبطیون سے اسکا ایک حرف بہی نہین کہونگا
ہرقل اور مقوقس دونو بادشاہ نصرانی تہے یہہ دونو مسلمان نہین ہوے مگر آپکے خط
کا بہت ادب کیا اور قاصد کی بڑی تعظیم کی فارس کا بادشاہ خسرو پرویز جو ہرمز کا
بیٹا نوشیروان کا پوتا تہا اوسکو بہی آپ نے خط لکہا وہ آگ پوجنے والون کا بادشاہ
تہا اوس نے بادشاہی کے غرور مین آپکا خط پہاڑ ڈالا آپ نے فارس والون کے حق
مین فرمایا کہ اون کے پرزے اڑا دیے جاوینگے اور روم والون کے حق فرمایا کہ
اونکے لوگ باقی رہینگے اور تہین دن مین خسرو کو اوسکے بیٹے شیرویہ نے قتل کیا
اور آپ بادشاہ ہو گیا باذان جو خسرو کیطرف سے یمن کا حاکم تہا مسلمان ہوا
یمن کے ملک مین ایک شہر ہے جو عمان کہلاتا تہا وہان کا بادشاہ اپنے بہائی سمیت
مسلمان ہوا منذر جو بحرین کا بادشاہ تہا وہ بہی مسلمان ہوا اور بحرین کے بہت لوگ

مسلمان ہوئے مدینہ تشریف سے چار منزل پر ملک شام کیطرف کو ایک بڑا شہر تہا جو خیبر کہلاتا تہا
اوس مین بہت قلعے اور کہیتان تہین اسی محرم مین جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم خیبر کیطرف
یہودیون پر جہاد کرنے کو تشریف لے گئے یہودیون پر خوب جہاد ہوا آخر کو جناب پیغمبر صلی اللہ
علیہ وسلم نے حضرت علی رض کے ہاتہہ مین جہنڈا دیا صحیح بخاری مین ہے کہ حضرت علی رض
نے عرض کیا آپکے پیغام پہونچانیوالے اللہ کے مین اون سے لڑون یہانتک کہ وہ ہماری
طرح ہو جاوین یعنے مسلمان ہو جاوین آپ نے فرمایا آہستگی سے جاؤ یہانتک کہ تم اونکے
میدان مین اترو پہر اون کو اسلام کیطرف بلاؤ اور اون کو خبر دو جو کچہہ اللہ کا حق
اون کے اوپر اسلام مین واجب ہے کہ قسم اللہ کی اگر اللہ تیری باعث سے ایک مرد
کو ہدایت دے تیرے لئے اس سے بہتر ہے کہ تجہکو سرخ اونٹ ملین حدیث کی کتابون مین
اس لڑائی کا بہت کچہہ بیان ہے خلاصہ سب کا یہہ ہے کہ خیبر حضرت علی کے ہاتہہ سے فتح
ہوا مواہب لدنیہ مین ہے کہ مسلمانون مین سے پندرہ مرد شہید ہوئے اور ترانوے
یہودی مارے گئے اللہ نے جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو فتح دی ایک ایک قلعہ فتح ہوا
یہودی خیبر کے ایمان نہین لائے مگر آپکی رعیت ہوکر رہے محصول دینا قبول کیا جب
آپ خیبر مین تہے حضرت جعفر طیار رض اور اون کے ساتہہ کے لوگ حبش سے آن پہونچے
امام احمد قسطلانی رح مواہب لدنیہ مین لکہتے ہین کہ اون کے ساتہہ ستر مرد حبش سے آئے
وہ صوف کے یعنے اون کے کپڑے پہنے ہوئے تہے اون مین باسٹہہ حبش کے اور آٹہہ
شام کے لوگون مین سے تہے قتادہ نے اون کے نام یہہ بتائی ہین ابرہہ ادریس اشرف
ایمن بحیرا تمام تمیم نافع جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے اون کے سامنے سورہ
یسین آخر تک پڑہی وہ لوگ قرآن سنکر روئے اور ایمان لائے اور محمدی ہوئے اور
بولے یہہ کلام بہت ملتا ہے اوس کلام سے جو حضرت عیسی علیہ السلام پر اوترا تہا امام
نسائی نے ابن عباس کی زبانی جہان اون سچے عیسائیون کا حال لکہا ہے جو جنگلون
مین گہر بنا کر بیٹہہ رہے بعضے سیاحی کرتے پہرتے بعضے صومعہ یعنے ستون بنا کر اوس پر
چڑہکر بیٹہہ رہے پہر جہوٹے عیسائی بہی اونکی حرص سے سیاحی اور عبادت کرینگے مگر ایمان سے خیر رہے

وہان ابن عباس رضؓ فرماتے ہین کہ جب جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم بہیجے گئے اون مین سے
کچہہ تہوڑے باقی تہے اسکا یہہ مطلب کہ نصرانی درویشون مین جو اصل ایمان دار عیسائی
تہے وہ تہوڑے رہگئے تہے جہوٹے درویش بہت تہے ابن عباس رضؓ فرماتے ہین کوئی مرد
اپنے صومعہ سے یعنے ستون سے اوترا اور کوئی سیر کرنے والا اپنی سیر سے آیا اور مکان
والا اپنے مکان سے آیا وہ سب آپ پر ایمان لائے اور آپ کو سچا جانا اللہ تعالے نے یہ
آیت اوتاری یا ایہا الذین اٰمنوا اتقوا اللہ واٰمنوا برسولہ یؤتکم کفلین من
رحمتہ یعنے اے ایمان والو ڈرو اللہ سے اور ایمان لاؤ اوسکے پیغام پہونچانیوالے
پر دیگا تمکو دو حصے اپنی رحمت سے یعنے دو اجر دیگا حضرت عیسیٰ اور توریت اور انجیل
پر ایمان لانیکا اور جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لانیکا اجر اور اون کو سچا
جاننے کا اجر ویجعل لکم نورا تمشون بہ اور کردیگا تمہارے لئے ایک نور کہ اوسکے
ساتہہ چلو پہرو گے یعنے قرآن اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی سو اسباب لدنیہ مین
ہے کہ خیبر کے بعد آپ وادی القریٰ کیطرف تشریف لے گئے اور چار دن اون کو گہیرے
رہے پہر اون کو اسلام کیطرف بلایا اونمین سے ایک مرد نکلا اوسکو زبیر رضؓ نے قتل کیا
یہانتک کہ گیارہ مرد قتل ہوئے جب کوئی مرد قتل ہوتا تہا آپ باقیون کو اسلام کیطرف
بلاتے تہے نماز کا وقت آتا تہا آپ اپنے ساتہہ والون کو نماز پڑہاتے تہے پہر تشریف لیجاتے
تہے اور اونکو اللہ اور رسول کیطرف بلاتے تہے شام تک لڑائی رہی دوسرے دن
سویرے کے وقت آپ کو اللہ نے فتح دی وہ زمین اور چہوہارے کے درخت آپنے
یہودیون کے ہاتہون مین رہنے دیئے اور اوسمین اون سے معاملہ کیا پہر تیما کے لوگون
کو یہہ خبر پہونچی اونہون نے آپ سے صلح کی تیما ایک شہر ہے شام اور مدینہ کے بیچ مین
مدینہ سے سات یا آٹہہ منزل ہے مطالع مین ہے کہ وہ قوم طے کے شہرون مین تہے
ہی اور اوسی سے شام کیطرف لوگ نکلتے ہین مدینہ مین تشریف لانے سے آٹہوان
برس تہا کہ آپکا ایک قاصد بصریٰ کے بادشاہ کیطرف جاتا تہا جب وہ موتہ مین پہونچا
شرجیل غسانی جو ہرقل کے نائبون مین تہا اوس نے اوس قاصد کو قتل کر ڈالا آپنے تین ہزار

کی فوج موتہ کیطرف بہیجی زید ابن حارثہ رض کو اس فوج کا سردار کیا صحیح بخاری مین ہے
کہ آپ نے فرمایا کہ اگر یہہ مارا جاوے تو جعفر بیٹا ابو طالب کا پہر اگر وہ مارا جاوے تو عبد اللہ
بیٹا رواحہ کا پہر اگر وہ مارا جاوے تو مسلمان اپنے بیچ مین سے ایک کو پسند کرکے اپنا سردار
کرلین راویون نے کہا ہے کہ آپنے حکم کیا کہ وہان کے لوگون کو اسلام کیطرف بلاوین
اگر وہ قبول کرین اور نہین تو اونکی اوپر اللہ سے مدد مانگو اور اون سے لڑو محمد ابن اسحاق نے
نے سیرت مین لکہا ہے کہ لوگ چلے یہان تک کہ معان مین اوترے جو زمین شام مین ہے
ہے اون کو خبر پہونچی کہ ہرقل ایک لاکہہ رومیون کے ساتہہ مآب مین اوترا ہے جو زمین
بلقا مین سے ہے جب یہہ خبر پہونچی دو راتین معان مین ٹہیرے اور فکر کرتے رہے
اور بولے کہ جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو لکہین کہ یا آپ مردون کی مدد بہیجین یا جو
آپ کا حکم ہو وہ فرماوین عبد اللہ ابن رواحہ بولے کہ اے لوگو تم تو شہادت کے طالب
ہوکر نکلے ہو اور ہم لوگون سے کچہہ گنتی اور زور اور کثرت سے نہین لڑتے ہم تو اس
دین کے ساتہہ لڑتے ہین جس سے اللہ نے ہمکو عزت دی تم چلو دو اچہی باتون مین سے
ایک بات ہوگی یا غلبہ یا شہادت تب وہ لوگ چلے یہان تک کہ بلقا کی سرحد تک پہونچی ہرقل
کی کچہہ فوجین جو رومیون اور عربون مین سے تہین اون کو ایک بستی مین بلقا کی بستیون
مین سے ملین جو مشارف کہلاتی تہی پہر دشمن نزدیک آئے اور مسلمان ایک بستی کیطرف
سمٹ گئی جو موتہ کہلاتی تہی اوسی کے پاس نصرانیون سے بڑی لڑائی ہوئی پہلے زید رض
نے جہنڈا اوٹہایا اور لڑے اور سب مسلمان صفین باندہ کر لڑے یہانتک کہ زید شہید
ہوئے پہر حضرت جعفر رض نے جہنڈا اوٹہایا پہلے گہوڑے پر لڑے پہر گہوڑے سے
اوترکر لڑے یہانتک کہ شہید ہوئے اور وہ اون دنون مین تین تیس برس کے تہے
پہر عبد اللہ ابن رواحہ رض نے جہنڈا اوٹہایا اور لڑے اور شہید ہوئے پہر مسلمانون
نے خالد ابن ولید پر اتفاق کیا اونہون نے جہنڈا اوٹہایا حاکم نے کہا ہے کہ خالد خوب
لڑے موسی ابن عقبہ نے لکہا ہے کہ پہر اللہ نے دشمنون کو بہگا دیا اور مسلمانون کو
غالب کیا صحیح بخاری مین ہے کہ جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے زید اور جعفر اور

ابن رواحہ کے مرنے کی خبر لوگون کو سنائی اس سے پہلے کہ اون کی خبر آوے آپ نے فرمایا کہ زید نے جھنڈا لیا وہ شہید ہوا پہر جعفر نے لیا وہ شہید ہوا پہر ابن رواحہ نے لیا وہ شہید ہوا اوسوقت آپ کی آنکھون سے آنسو بہتے جاتے تہے پہر فرمایا یہانتک کہ جھنڈا لیا ایک تلوار نے جو اللہ کی تلوارون مین سے ہے یہانتک کہ اللہ نے اوسکو فتح دی فائدہ اللہ کی تلوار آپ نے خالد کو خطاب دیا خالد کو اللہ نے کافرون کے کاٹنی مین ایسا تیز کیا کہ اللہ اللہ مواہب لدنیہ مین ہے کہ پہر آپ نے عمرو ابن عاص رض کو ذات السلاسل کی طرف بہیجا اور وہ مدینہ شریف سے دس دن کی راہ ہے وادی القری پیچہی اسکا سبب یہہ تہا کہ آپ کو خبر پہونچی تہی کہ قوم قضاعہ کی ایک فوج مدینہ کے لوٹنی کے ارادہ پر جمع ہوئے ہے جب محمدی فوج اونپر پہونچی وہ بہاگ گئے پہر آپ نے کعب ابن عمیر رض کو ذات اطلاح کیطرف بہیجا جو وادی القری کے پیچہی ہے اون لوگون کو اسلام کیطرف بلایا اونہون نے نمانا اون پر خوب طرح جہاد ہوا وہ سب قتل ہوے مکہ کے بت پرستون نے جو آپ سے صلح کی تہی اونہون نے اوس صلح کو توڑ ڈالا ایک اور فرقہ کافرون کا تہا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اون سے بہی صلح کی تہی مکہ والون نے جاکر اوس فرقہ مین کشت وخون کیا وہ لوگ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس فریاد کو آئے آپ نے مکہ والون سے لڑنے کی طیاری کی دس ہزار مسلمانون کی فوج لیکر آپ مکہ مین داخل ہوئے ابوسفیان جو اون کا سردار تہا وہ مسلمان ہوا اور مکہ کے بہت لوگ مسلمان ہوئے بعضے کافرون نے لڑنا شروع کیا بارہ کافرون کے قریب قتل ہوئے اور دو مسلمان شہید ہوئے آپ نے بتون کو تڑوایا کعبہ کے پاس تین سو ساٹھ بت رکہی تہی وہ سب توڑے گئے کعبہ کے اندر جو تصویرین کہچی ہوئی تہین سب دہوئی گئین اور مٹائی گئین کعبہ مین اللہ کا نام خوب ظاہر ہوا آپ کے پکارنے والے نے پکار دیا کہ جو کوئی اللہ پر اور پچھلی دن پر ایمان رکہتا ہو وہ اپنے گہر مین کسی بت کو بغیر توڑنے کے نچہوڑے اللہ تعالے نے جو حضرت اشعیا علیہ السلام کے صحیفہ کے ساٹھوین باب مین کعبہ سے وعدہ کیا تہا وہ وعدہ پورا ہوا

الله کے مقبول بندے جو الله کو اکیلا جاننے والے اور سب پیغمبرون اور سب کتابون کے
ماننے والے ہین عرب سے اور شام سے اور ہر ہر ملک سے کعبہ کے حج کو جاتے ہین فارس
اور ہندوستان اور روم اور شام اور مصر کے لوگ کعبہ کو نہین مانتے تھے اب انہین ملکون
سے بیشمار محمدی لوگ جناب محمد صلی الله علیہ وسلم کیوقت سے آج تک کعبہ کے حج کو نہایت
شوق سے آتے ہین ہر ہر ملک کے بادشاہ جو محمدی ہین کعبہ کی طرح طرح سے خدمتین کرتے
ہین وہان کے حاکم اور عامل سب سچی دین پر ہین کسی ظالم کی مجال نہین کہ کعبہ پر ظلم
کر سکے ہمیشہ کا نور اور امن وامان الله نے کعبہ کو دیا ہے ان سب وعدون کا بیان
اپنے مقام پر ہو چکا ہے جب حضرت محمد صلی الله علیہ وسلم مکہ کو فتح کر چکے مناۃ جو ایک
بت تھا مشلل پہاڑ پر اور وہ پہاڑ سمندر کے کنارے پر تھا اوس بت کے توڑنے کے لیے
آپ نے آدمی بھیجی اونہون نے جا کر اوسکو ڈہا دیا اوس بت خانہ مین سے ایک عورت
نکلی ننگی کالی سر کے بال بکھیرے ہوئے ہائی وائی پکارتے تھی اور اپنا سینہ کوٹتی تھی [illegible]
جو زید کے بیٹے تھے اونہون نے اوسکو قتل کیا اور آپ نے خالد رض کو عزی کے بت خانہ
کے ڈہا دینے کے لیے بھیجا وہ بت خانہ مکہ سے رات بھر کی راہ پر تھا خالد رض نے اوسکو جا کر
ڈہا دیا اور حاضر ہوئے آپ نے فرمایا کہ تو نے کچھ دیکھا وہ بولے نہین آپ نے فرمایا تو نے
اوسکو نہین ڈہایا آپکا مطلب یہہ تھا کہ اصل جڑ فساد کی باقی ہے آپ کے حکم سے خالد رض
پھر وہان گئے اور تلوار نکالی ایک عورت بوڑہی ننگی کالی سر کے بال بکھیرے ہوئے
اون کی طرف نکلی خالد نے اوس عورت کو کاٹ ڈالا ٹکڑے کر ڈالا اور آپ کے پاس
حاضر ہوئے آپ نے فرمایا وہی عزی تھی اور وہ نا امید ہوئی اس بات سے کہ تمہارے
شہرون مین پھر کبھی پوجی جاوے یہہ دو باتین نمونہ کے طور پر ہین جناب محمد صلی الله
علیہ وسلم کے تابعون نے کافر آدمیون کو بھی قتل کیا اور کافر دیوون اور جنون کو
بھی خوب قتل کیا جو جن محمدی ہین وہ محمدی انسانون کے ساتھ جہاد مین شریک ہوتے
ہین اور کافر جن جو کافر انسانون کے ساتھ ہوتے ہین اونکو قتل کرتے ہین اور
انسانون سے علیحدہ بھی محمدی جنون کے لشکر کافر جنون پر جہاد کرتے ہین انکا بہت

جسکا نام سواع تھا وہ مکہ سے تین کوس پر تھا آپ نے اوس کے توڑنے کے لیے عمرو بن عاص رضکو بھیجا اوہون نے جاکر اوسکو توڑ ڈالا اصل مین سواع ایک اچھی بزرگ کا نام ہے جو حضرت نوح علیہ السلام سے پہلے تھے حضرت نوح علیہ السلام کی قوم کے کافراون کی مورت بناکر پوجتی تھی وہی بت یہان بھی پہونچا تھا مکہ کے فتح ہونے کے بعد قوم ہوازن کے بت پرستون نے فوجین جمع کین آپ کے ساتھہ دو ہزار مکہ کے لوگ تھے اور دس ہزار وہ تھے جو آپ کے ساتھہ مدینہ سے آئے تھے آپ مکہ سے بارہ ہزار کی فوج لیکر اون سے لڑنے کے لیے تشریف لے گیے اور دہر سے بہت فوجین نکل پڑین بڑے لڑائی ہوئی امام ابو یعلی کی مسند مین ہے کہ اوس دن حضرت علی رض سب لوگون سے بڑھ کر جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے آگے ہوکر لڑے محب طبری رح نے ریاض النضرہ مین لکھا ہے کہ جنگ بدر مین اور احد مین اور خیبر مین اور اکثر لڑائیون مین حضرت علی رض کا محنت کرنا اسمین اتنی خبرین آئی ہین جو تواتر کو پہونچی ہین آخر کو جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے زمین سے کچھہ کنکریان اوٹھائین پھر فرمایا شَاہَتِ الْوُجُوہ یعنے بگڑ گیے سو ہنہ آپ نے اون کنکریون کو کافرون کے چہرون پر پھینکا پھر فرمایا وہ بھاگ گئے قسم محمد کے رب کی پھر اون مین ہر آدمی کی آنکھین اون کنکریون سے بھر گئین اور اونپر شکست پڑے اور اللہ نے آپ کو فتح دی یہہ لڑائی حُنَین کی کہلاتی ہے اس مین چار مسلمان شہید ہوئے اور ستر سے زیادہ کافر قتل ہوئے پھر آپ نے طائف پر چڑہائی کی اور قوم ثقیف کو گھیر لیا اٹھارہ دن اونکو گھیرے رہے کافرون نے تیر پھینکے بارہ مسلمان شہید ہوئے آپ وہان سے کوچ کر کے جعرانہ مین تشریف لائے تب قوم ہوازن کے لوگ آئے اور مسلمان ہوئے پھر مدینہ مین تشریف لانے سے نوان برس تھا کہ آپ کو خبر پہونچی کہ روم کے بادشاہ ہرقل کے ساتھہ فوجین جمع ہوئی ہین آپ نے لڑائی کا سامان کیا تیس ہزار مسلمانون کا لشکر لیکر آپ ملک شام کیطرف چلے اور ابو زرعہ نے فرمایا ہے کہ آپ کے ساتھہ ستر ہزار تھے جب آپ تبوک تک پہونچے جو مدینہ شریف سے چودہ منزل پر ہے آیلہ کا حاکم آیا اور اوس نے آپ سے

صلح کی اور جزیہ یعنے محصول دیا اور جربا اور اذرح کے لوگ بہی آئے اونہون نے بہی جزیہ دیا
آپ نے خالد ابن ولید کو دومہ کے بادشاہ اکیدر کندی کیطرف بہیجا وہ نصرانی تہا خالد
گئے اور اوس کو پکڑ لائے اوس نے جزیہ قبول کیا آپ نے اوسکو چہوڑ دیا امام محمد ابن
عبدالباقی رح مواہب کی شرح مین لکہتے ہین کہ حافظ ابن حجر رح نے فرمایا کہ تبوک کے
اور مدینہ کے بیچ مین شام کیطرف سے چودہ منزل ہے اور تبوک کے اور دمشق کے
بیچ مین گیارہ منزل ہے اور برہان نے کہا کہ مین حاجیون کے ساتہہ بارہ منزل کر کے
وہان پہونچا اسکا سبب یہہ ہے کہ وہ لوگ تیز چلتے تہے اور دومۃ الجندل کو لکہا ہے
کہ ایک قلعہ اور کچہہ گاؤن ہین اون کے اور دمشق کے بیچ مین پانچ راتون کی راہ ہے
اللہ تعالی نے سورہ توبہ مین جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو حکم کیا ہے کہ کتاب والون
سے یعنے یہود اور نصاری سے لڑو یہانتک کہ وہ دب کر جزیہ دین سو جن یہودیون
اور نصرانیون نے جزیہ دیا اور صلح کی اگرچہ مسلمان نہین ہوئے آپ نے اون سے
لڑائی موقوف کردی اور اون کو پناہ دی اور سب مسلمانون کو تاکید فرمائے کہ انکو
ہرگز مت ستائیو کہ یہہ ہماری پناہ مین ہین اس مہلت مین یہہ حکمت ہے کہ بہت یہودی
اور نصرانی آہستہ آہستہ دین محمدی مین آتے جاتے ہین تبوک سے آپ نے روم کے
بادشاہ کو خط لکہا اوس نے آپ کے خط کا جواب بہیجا اور قاصد بہیجا کچہہ لڑائی نہین
ہوئے آپ پلٹ کر مدینہ مین تشریف لائے اس مقام پر پادری جان ڈیون پورٹ
نے لکہا ہے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے عیسائیون پر بڑا رحم کیا اور اون سے جزیہ
بہت تہوڑا لیا جب آپ پلٹ کر مدینہ کیطرف تشریف لائے ملک شام کے سب لوگ
آپکے رحم کی اور نیک خصلتون کی تعریف کرتے تہے تمام ہوا قول پادری کا جب آپ
وہان سے مدینہ مین تشریف لائے قوم ثقیف کے لوگ آئے اور مسلمان ہوئے طائف جو
اونکا شہر تہا وہان ایک بت تہا جو لات کہلاتا تہا وہ توڑا گیا اور بت خانہ ڈہا دیا گیا
ابن اسحاق نے فرمایا ہی کہ جب آپ نے تبوک سے فراغت کی اور قوم ثقیف کے لوگ
مسلمان ہوئے تب ہر طرف سے عرب کے لوگ آپ کے پاس حاضر ہونے لگے اور لوگ

فوج فوج اللہ کے دین مین داخل ہوئے سارے ملک عرب مین ایمان پہیل گیا اسی نوین سال
مین آپ نے حضرت علی رضؓ کو قوم طی کیطرف بہیجا حضرت علی رضؓ نے جاکر اون کا بت توڑا
اور حاتم طائی کی بیٹی کو قید کرکے لائے اور اوس کا بہائی عدی ابن حاتم مرد نصرانی تہا وہ
شام کیطرف بہاگ گیا اوسکی بہن اوس کے پاس گئی اور اوسکو بلا لائی اور وہ قوم طی کا
بادشاہ تہا اون سے چوتہائی لیتا تہا عدی ابن حاتم حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس
حاضر ہوئے اور مسلمان ہوئے اسی نوین سال مین نجاشی بادشاہ جو محمدی ہو گئے
تہے حبش مین مرے اوسیدن جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ مین فرمایا کہ
تمہارا بہائی نجاشی مرگیا آپ نے لوگون کے ساتہ اون کے جنازے کی نماز پڑہی اسی
سال مین نجران کے نصاریٰ آپ کے پاس آئے اور بہت دن تک آپ سے بحث کرتے
رہے آپ کہتے تہے کہ عیسی اللہ کے بندے ہین وہ کہتے تہے کہ معاذ اللہ وہ اللہ کے
بیٹے ہین اللہ نے اون کے جواب مین سورہ آل عمران کی آیتین اوتارین اور حکم فرمایا
کہ اون سے کہو کہ ہم بلاوین اپنے بیٹون کو اور تمہارے بیٹون کو اور اپنے عورتون
کو اور تمہاری عورتون کو اور اپنے عزیزون کو اور تمہارے عزیزون کو پہر ہم اللہ
کے آگے گڑگڑاوین اور اللہ کی پہٹکار جہوٹون پر ڈالدین جب یہہ حکم آیا تو جناب
پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم حضرت علی رضؓ اور حضرت فاطمہ رضؓ کو اور امام حسن اور امام حسین رضؓ
کو لے گئے اون لوگون نے کہا کہ یہہ تو ایسے ہو نہ ہین کہ اگر اللہ کو قسم دلاوینگے کہ
پہاڑون کو سرکا دیوے تو بیشک اللہ پہاڑون کو سرکا دیگا اون لوگون نے بددعا مین
آپ سے مقابلہ نہ کیا اور صلح کر لی کہ ہم دو ہزار جوڑے دیا کرینگے ابن القیم رحمہ نے
زاد المعاد مین لکہا ہے کہ فروہ ابن عمرو جذامی جو روم کے عربون کا بادشاہ تہا
اوسکا حال ابن اسحاق نے یون لکہا ہے کہ اوس نے جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم
کیطرف ایک قاصد کے ہاتہ اپنے مسلمان ہونیکا حال کہلا بہیجا اور وہ رومیون کا
عامل تہا اون عربون پر جو اوسکے قریب تہے اور اوسکا مقام معان تہا اور جو اوس کے
آس پاس تہے زمین شام مین سے جب رومیون کو اوس کے مسلمان ہونے کی خبر

پہونچی اوسکو بلایا اور قید کیا اور سولی پر چڑہانی کے لیے اوسکو ایک پانی پر لے گئے جو فلسطین
مین تہا زہری فرماتی ہین کہ جب اوسکو قتل کے واسطے لائے اوس نے یہہ شعر پڑہا جسکے
یہہ معنی ہین کہ مسلمانون کے سردارون کو خبر پہونچادے کہ مین اپنے رب کا تابعدار ہون
پہر اون لوگون نے اوسکو اوسی پانی پر جسکا نام تالاب تہا قتل کیا فائدہ حضرت شمویل علیہ السلام
کے احوال کی جو پہلی کتاب ہے اوس کے پچیسوین باب مین لکہا ہے کہ حضرت داؤد
علیہ السلام فاران کے جنگل کی طرف اوترے اور وہان معون مین ایک شخص تہا اوسکا
بڑا قصہ لکہا ہے مولانا محمد امین بغدادی رح سبائک الذہب مین قوم مدین کے ذکر
مین لکہتے ہین کہ اونکا ملک زمین معان کے پاس تہا ملک شام کے کنارے پر حجاز
کے نزدیک حضرت لوط علیہ السلام کی قوم کی زمین کے نزدیک اونہین مین حضرت
شعیب علیہ السلام بہیجے گئے معلوم ہوا کہ وہ ٹکڑا زمین کا جس پر مکہ اور مدینہ ہے
اور وہ حجاز کہلاتا ہے اوسکی حد ان بستیون کے نزدیک تک ہے مولانا سید علی مدنی
رح نے وفاء الوفا مین لکہا ہے کہ حجاز صنعا کی سرحد سے شام کی سرحد تک ہے یہی حجاز
اگلے زمانہ مین فاران کہلاتا تہا بادشاہون کے احوال کی پہلی کتاب کے گیارہوین باب
کی اٹہارہوین آیت مین ہے کہ مدیان سے نکل کر فاران مین آئے مدینہ مین تشریف لانے
سے دسوین برس جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے معاذ ابن جبل رض کو یمن کیطرف بہیجا
اور فرمایا کہ اب تو کتاب والے لوگون پاس آویگا پہر جب تو اون کے پاس آوے تو
اون کو اسطرف بلائیو کہ گواہی دیوین کہ اللہ کے سوا کوئی مالک نہین اور محمد اللہ کی پیغام
پہونچانیوالے ہین پہر اگر وہ اسبات مین تیرا کہنا مان لین تو اونکو خبر دیجیو کہ اللہ نے اونپر
پانچ نماز مین فرض کی ہین ہر دن رات مین پہر اگر وہ اسبات مین تیرا کہنا مان لین
تو اونکو خبر دیجیو کہ اللہ نے اونپر زکوۃ فرض کی ہے کہ اون کے دولت والون سے
لی جاوے اور اونکے محتاجون پر پہیر دیجاوے اسی سال مین آپ نے خالد ابن ولید رض
کو قوم حارث کیطرف نجران مین بہیجا اونہون نے جاکر اونکو اسلام کیطرف بلایا وہ لوگ
مسلمان ہوگئے اور آپ کی پاس ایلچیون کو بہیجا آپ نے اون کی طرف عمرو ابن حزم رض

بہیجا کہ اونکو اسلام کے طریقے سکہلاوین اور اون سے زکوۃ لیوین ابن القیم رح نے لکہا ہے کہ آپنے خالد کو یمن کیطرف بہیجا کہ اونکو اسلام کیطرف بلاوین اونہون نے چہہ مہینہ تک اونکو اسلام کی طرف بلایا اونہون نے نمانا آپ نے حضرت علی رض کو بہیجا اونہون نے جاکر اون مین سے بعض مردون کو قتل کیا پہر جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کا خط یمن والون کو پڑہ سنایا قوم ہمدان کے سب لوگ ایک ہی دن مین مسلمان ہوئے حضرت علی رض نے جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو اونکے مسلمان ہونے کا حال لکہہ بہیجا آپ نے اللہ کے آگے شکر کا سجدہ کیا آخر ایمان والو عرب کے بیابان مین جو اللہ نے اپنا جلال اور جمال دکہلانے کا وعدہ حضرت اشعیا علیہ السلام سے پینتیسوین باب مین فرمایا تہا اور بیالیسوین باب مین مکہ اور مدینہ کا بیتا ذکر اللہ کی کلام کی اور اللہ کی تعریف کی آوازین بلند ہونیکا وعدہ فرمایا تہا یہہ سب وعدے خوب طرح پورے ہوئے اللہ کا جلال اور جمال سب ایمان والون نے عرب کے بیابان مین دلکی آنکہون سے دیکہہ لیا اور اب تک دیکہہ رہی ہین اسی دسوین باب مین جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ سے ہزارہا مسلمانون کے ساتہہ مکہ مین حج کے واسطے تشریف لائے حج ادا کرکے پہر مدینہ کیطرف تشریف لے گئے صفر کے مہینے مین آپ بیمار ہوئے ابن اثیر رح نے تاریخ کامل مین لکہا ہے کہ محرم کے مہینہ مین آپ نے ملک شام کیطرف بہیجنے کے لئے رومی کفرانیون سے لڑنیکے لئے ایک بڑا لشکر طیار کیا اسامہ رض کو اوسکا سردار کیا اور اونکو حکم کیا کہ گہوڑون کو بلقا اور داروم کی سرحد تک لیجاوین جو فلسطین کی زمین مین سے ہے مواہب لدنیہ مین اور اوسکی شرح مین ہے کہ آپنے اسامہ رض کو ابنی کیطرف بہیجا جو شراۃ مین ہے جو ایک جانب بلقا کا ہے آپنے فرمایا کہ تو اوس جگہہ جا جہان تیرا باپ قتل ہوا اور اون لوگون پر گہوڑون کی فوج لیجا کہ مینے تجکو اس لشکر کا سردار کیا بعد اسکے آپ بیمار ہوئے تب جمعرات کی دن آپنے اسامہ کیواسطے اپنے مبارک ہاتہہ سے جہنڈا باندہ دیا تین ہزار کا لشکر لیکر اسامہ رض جرف مین پہونچی اتوار کے دن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر مرض کی شدت ہوئے آپ فرماتے تہی کہ اسامہ کے لشکر کو روانہ کرو تب اسامہ لشکر مین سے پلٹ کر آپ پاس آئے آپ اوسوقت بولتے نہین تہی اور دونو ہاتہہ آسمان کیطرف اوٹہاتے

پہر اسامہ پہر رکتے تہو اسامہ کہتے ہین کہ بیٹے بہجا تا کہ آپ میرے واسطے دعا کرتے ہین اسامہ
پہر لشکر کیطرف پلٹ گئے پہر پہر گئے دن پلٹ آگئے اور جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم ہشیار
تہو آپ نے اسامہ سے فرمایا اللہ کی برکت سے سویرے جا اسامہ آپ سے رخصت ہوکر
اور لشکر مین پہونچی اور لوگون کو کوچ کا حکم دیا وہ سوار ہوا چاہتی تہے کہ اونکو خبر پہونچی
کہ آپ موت کی حالت مین ہین تب وہ پلٹ آئے اور جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے انتقال
فرمایا اور لشکر مدینہ مین پلٹ آیا پہر جب ابوبکر صدیق رضہ سے لوگون نے بیعت کی آپ نے
اسامہ رضہ کو اوس لشکر سمیت پہر روانہ کیا اسامہ رضہ ابنی پر پہونچی اون لوگون کو قتل
کیا اور قید کیا اور اون کے گہر اور چہوہار ون کے درخت جلا دیے اور اپنے باپ کے یعنے
زید ابن حارثہ رضہ کے قاتل کو قتل کیا پہر جلدی چلے اور لونڈیون مین وادی القری مین
پہونچکی پہر بیچ کی چال چلے اور چہ راتون مین مدینہ شریف مین پہونچی اب یہہ بیان
ہے کہ جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد عرب کے بہت لوگ دین
سے پہر گئے اون پر جہاد ہوا جب اللہ تعالے نے اپنے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ
وسلم کو دنیا سے اوٹہا لیا عرب کے ملک پر ایک بڑی مصیبت آئی مکہ اور مدینہ اور طائف
کے سوا تمام عرب کے شہرون کے لوگ دین سے پہر گئے اکثر لوگ بت پوجنے لگے اور بعضون
نے کہا ہم نماز پڑہین گے مگر زکوۃ نہ دینگی اسکا ایک فرض چہوڑ دیا بحرین کے علاقہ مین
ایک شہر تہا جو جواثی کہلاتا تہا وہان کے لوگ بہی دین پر قائم رہے تاریخ کامل کا بیان
ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے آخری دنون مین اسود عنسی جو مسلمان ہوچکا
تہا وہ دین سے پہر گیا اوس نے جہوٹ موٹ دعوی پیغامبری کا کیا تہا وہ شخص یمن
مین تہا بہت لوگون کو اوس نے گمراہ کرلیا تہا باذان جو یمن کے حاکم تہے اونکا بیٹا
جسکا نام شہر تہا اون لوگون سے لڑکر شہید ہوا سارا ملک یمن کا اسود کے ہاتہ آگیا
جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے یمن کے مسلمانون کو لکہہ بہیجا کہ اسود سے لڑین
قیس اور فیروز اور ایک اور شخص جو اسود کے امیرون مین تہی اسود سے بگڑ گئے
فیروز نے گہر مین گہس کر اسود کو قتل کیا قیس اور فیروز دونون مسلمان ہوئے جناب

پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے یہان لوگون کو اسود کی قتل ہونے کی خبر دی آپ کی وفات کے
بعد وہان سے لوگون نے آکر اسود کے قتل کی خبر دی اور حضرت ابوبکر رضہ نے اون لوگون
سے لڑنے کا سامان کیا جو کہتے تھے ہم نماز پڑہینگے مگر زکوۃ نہین دینگے طُلَیحہ نے حضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی مین دعوی پیغامبری کا کیا تہا آپ نے اوس پر فوج بہیجی
تہی آپکے بعد بہت لوگ اوس کے ساتھہ ہو گئے اوسکے اکثر لوگ قوم اسد اور غطفان اور
طے کے تھے اور کچھہ لوگ ذی القصہ مین اوترے اور مدینہ مین کہلا بہیجا کہ ہم نماز پڑہینگے
مگر زکوۃ نہین دینگے حضرت ابوبکر رضہ نے اون پر جہاد کا سامان کیا اونمین بہت قتل
ہوئے باقی بہاگ گئے اور مدینہ مین زکوۃ کا مال آیا اور طُلَیحہ کے پاس لوگ بزاخہ مین
جمع ہوئے تب حضرت ابوبکر رضہ نے گیارہ جہنڈے باندہے ایک جہنڈا خالد ابن ولید رضہ
کے لیے باندہ دیا اور اونکو حکم دیا کہ طُلَیحہ کی طرف جاؤ جب اوس سے فراغت ہو تو بُطاح
میں مالک ابن نُوَیرہ کیطرف جاؤ اور عکرمہ رضہ جو ابوجہل کے بیٹے تھے اونکو ایک جہنڈا
باندہ دیا اور اونکو مُسَیلمہ کے اوپر بہیجا اور خالد ابن سعید رضہ کو ایک جہنڈا باندہ دیا اور
اونکو ملک شام کے قریب مقامون کیطرف بہیجا اور عمرو ابن عاص رضہ کو جہنڈا باندہ دیا
اور اونکو قضاعہ کیطرف بہیجا اور حذیفہ ابن محصن رضہ کے لیے جہنڈا باندہ دیا اور اونکو
دبا والون کیطرف بہیجا اور عرفجہ ابن ہرثمہ کے لیے جہنڈا باندہ دیا اور اون کو مہرہ
کیطرف بہیجا اور اون دونو کو حکم کیا کہ اکٹہی رہیو اور شرحبیل ابن حسنہ رضہ کو عکرمہ رضہ
کے پیچہی بہیجا اور فرمایا کہ جب یمامہ سے فراغت ہو تو قضاعہ پر جائیو اور معن ابن
حاجز کو جہنڈا باندہ دیا اور اونکو قوم سلیم اور اون کے ساتھہ والون ہوازن پر بہیجا
اور سوید ابن مُقَرِّن رضہ کو جہنڈا باندہ دیا اور اونکو تہامہ یمن مین بہیجا اور علا
ابن حضرمی رضہ کو جہنڈا باندہ دیا اور اونکو بحرین پر بہیجا اور حضرت ابوبکر رضہ نے عدی
ابن حاتم رضہ کو خالد رضہ سے پہلے قوم طے کیطرف بہیجا تہا اون کے پیچہی خالد رضہ کو بہیجا
اور حکم کیا کہ پہلے طے کے اوپر جاؤ وہان سے بُزاخہ کیطرف پہر بُطاح کیطرف جاؤ پہر لکہا ہی
کہ عدی ابن حاتم رضہ نے قوم طے کو اسلام کیطرف بلایا وہ مسلمان ہوئے پہر لکہا ہے

کہ بزاخہ پر خوب لڑائی ہوئی اور طلیحہ بھاگ گیا اور شام مین گیا پھر مسلمان ہو گیا پھر لکھا ہے
کہ خالد رض قوم طے وغیرہ سے فراغت کرکے بُطاح کیطرف چلے گئے جہان مالک ابن نُوَیرہ تھا
خالد رض نے وہان فوجون کو پھیلایا اور اونکو حکم کیا کہ لوگونکو اسلام کیطرف بلاوین آخر کو
وہ لوگ مسلمان ہوئے قوم تمیم مین ایک عورت تھی اوسکا نام سجاح تھا اوسنے بھی دعوے
پیغمبری کا کیا او مسیلمہ کے پاس گئی اور اوس سے نکاح کیا اور اوسکی طرف سے ایک پکارنے
والے نے پکار دیا کہ مسیلمہ جو اللہ کا پیغامبر ہے اوسنے تمپر سے نماز صبح کے اور نماز عشا کی معاف
کردی مسیلمہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کیوقت مین پہلے مسلمان ہوا تھا پھر اپنے ملک مین
جو یمامہ کہلاتا تھا پہونچ کر دین سے پھر گیا اور دعوی پیغمبری کا کیا عکرمہ رض جب مسیلمہ والون
سے لڑے اونکو شکست ہوئی اونھون نے تھوڑے دن تامل کیا یہانتک کہ خالد رض فوج
لیکر اون سے جا ملے بہت بڑی لڑائی ہوئی مسلمانون کی فوج کی یہہ نشانی تھی کہ وہ
کہتے تھے یا محمداہ خوب لڑائی ہوئی یہانتک کہ مسیلمہ قتل ہوا اور اوسکے لوگ بھاگ گئے مسیلمہ
کے لشکر کے لوگ بیس ہزار کے قریب قتل ہوئے اور مسلمانون مین چھہ سو ساٹھ شہید ہوئے
بحرین کا حاکم منذر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کیوقت مین مسلمان ہوا تھا اوسنے وہان اسلام
پھیلایا تھا جب وہ مر گیا وہان کے لوگ دین سے پھر گئے قوم بکر کے لوگ کفر پر قائم رہے
اور قوم عبد القیس کو جارود ابن معلی نے جمع کیا اونکو خبر پہونچی تھی کہ وہ لوگ کہتے ہین
کہ اگر محمد نبی ہوتے تو نہ مرتے جارود نے کہا تم جانتے ہو کہ اگلے زمانہ مین بھی نبی ہوئی ہین
وہ بولے ہان کہا پھر وہ کیا ہوئے اونھون نے کہا کہ وہ مر گئے جارود نے کہا کہ محمد صلی اللہ
علیہ وسلم بھی مر گئے جس طرح وہ مر گئے اور مین گواہی دیتا ہون کہ اللہ کے سوا کوئی مالک
نہین اور محمد اللہ کے پیغام پہونچانے والے ہین تب وہ لوگ مسلمان ہوئے اور اسلام
پر قائم رہے باقی لوگ جو کفر پر اڑے رہے اون سے لڑنے کے لئے علا کو جو حضرموت کی
رہنے والے تھے حضرت ابو بکر رض نے بحرین کیطرف بھیجا مہینہ بھر تک جہاد ہوتا رہا آخر کو
مسلمانون نے کافرون کو بھگا دیا پھر دریا کیطرف چلے اور اللہ سے دعا کی تاریخ
کامل کا اور ابن کثیر کی تاریخ کا بیان ہے کہ حضرت علا کی دعا سے مسلمانون کا لشکر

دریا پر چلا گیا جس طرح زمین پر چلتے ہین اونٹون کے کُھر بہی نہ ڈوبے گھوڑون کے گھٹنون
تک پانی نہ پہونچا کشتی والون کو ایک دن رات کی راہ تہی مسلمان لوگ پیدل تہوڑی دیر مین
وہان پہونچے اور کافرون پر خوب جہاد کیا اور اونکو بہگا دیا ایک عیسائی درویش یہہ
کرامت دیکہہ کر مسلمان ہوئی جب حضرت ابوبکر رض کو خبر پہونچی کہ عمان اور مہرہ اور یمن
کے لوگ دین سے پہر گئے عمان مین لقیط نے دعوی پیغامبری کا کیا تہا نادان لوگون
کو گمراہ کیا تہا جیفر نے پہاڑون مین پناہ پکڑی تہی حضرت ابوبکر رض نے حذیفہ رض
کو عمان پر بہیجا اور عرفجہ رض کو مہرہ پر بہیجا اور عکرمہ رض کو لکہہ بہیجا کہ ان دونون سے مل جاؤ
صحار مین محمدی لشکر جمع ہوا لقیط نے دبا مین فوج جمع کی بڑی لڑائی ہوئی دس ہزار
کافر مارے گئے باقی سب مسلمان ہوئے اب یہہ بیان ہے کہ صوبہ ادومیہ پر خصوصا
قیصری پر اور زمین بابل پر جو اللہ نے اپنی تلوار کے بہیجنے کا وعدہ کیا تہا
اوسکا ظہور محمدیون کے ہاتہون ہوا محمد ابن عمر واقدی رح فتوح الشام مین
لکہتے ہین کہ حضرت ابوبکر رض نے یمن کے لوگ بلائی اور ملک شام کیطرف یزید ابن
ابی سفیان کو دو ہزار سوارون کے ساتہہ بہیجا وہ لوگ وادی القری کی راہ چلے
تاکہ تبوک پر جا نکلین پہر جابیہ پر پہر دمشق پر پہونچین عرب کے نصاری جو مدینہ مین
تہے اونہون نے ہرقل کو خبر پہونچائی اوس نے آٹہہ ہزار سوارون کی فوج بہیجی یزید ابن
ابی سفیان تبوک تک پہونچے تہین تن کے بعد رومیون کی فوج آئی اور اونہون نے
حملہ کیا محمدیون نے تبوک کے اطراف مین جہاد شروع کیا ربیعہ ابن عامر رض نے اون کے
سردار کو قتل کیا دو ہزار دو سو کافر قتل ہوئے باقی بہاگ گئے اور مسلمانون مین
سے ایک سو بیس شہید ہوئے پہر وہ بہاگے ہوئے لڑنے کو آئی محمدیون نے پہر اونپر
جہاد کیا واقدی رح لکہتے ہین کہ مجکو خبر پہونچی ہے کہ اون آٹہہ ہزار مین سے کوئی نہین
بچا پہر حضرت ابوبکر رض نے مکہ کے لوگون کو بلایا اور عمرو ابن عاص کو فوج کا سردار کیا
اور اون سے فرمایا کہ چہپی اور کہلی مین اللہ سے ڈرا ور تنہائیون مین اوس سے حیا کر
اور فرمایا کہ جس رستہ سے یزید ابن ابی سفیان گئے ہین اوس رستہ سے مت جائیو

بلکہ ایلہ کے رستہ پر چلیو تا کہ فلسطین کی زمین تک پہونچو اور اپنے جاسوسون کو بھیجو کہ ابو عبیدہ
کی خبرین تمکو پہونچا دین اور اگر وہ مدد چاہے تو اوسکی طرف فوج پر فوج بھیجو اور اپنے
ساتھہ والون پر قرآن کا پڑھنا لازم کر دیجیو عمرو ابن عاص رض چلے نو ہزار کی فوج اون کے
ساتھہ تھی جب عمرو ابن عاص رض ایک دن کی راہ جا چکے تب ابو عبیدہ ابن جراح رض کو
سب لشکرون کا سردار کرکے بھیجا اور فرمایا کہ زمین جابیہ کا قصد کرو پھر خالد ابن ولید رض
کو بلایا اور اونکو نو سو سوارون کا سردار کیا اور جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کا جھنڈا
اون کے واسطے باندہ دیا اور وہ سیاہ جھنڈا تھا اور فرمایا کہ زمین اُبلہ اور فارس کا
قصد کرو اور مین امید رکھتا ہون کہ اللہ تعالی تمہارے ہاتھون پر فتح دیوے اور تمہاری
مدد کرے اگر اللہ چاہے پھر اونکو رخصت کیا فائدہ یہہ اُبلہ ملک عراق مین ہے اسمین الف
پر پیش اور ایک نقطہ والی بے پر بھی پیش اور لام پر تشدید ہے اس شہر کیطرف خالد رض
کو بھیجا اور ایلہ جو ملک شام کیطرف ہے اوسمین الف پر زبر اور نیچے دو نقطہ والی یے پر
جزم ہے اسکی طرف عمرو ابن عاص رض کو بھیجا شاہ ولی اللہ صاحب دہلوی رح ازالۃ
الخفا مین لکھتے ہین کہ عمر ابن شبہ نے اپنے اوستادون سے نقل کیا ہے کہ حضرت ابو بکر رض
نے پہلے مثنی ابن حارثہ شیبانی کو فارس والون کی طرف بھیجا وہ عراق مین آئے اور
فارس والون سے اور عراق کی نواح والون سے برس بھر لڑتے رہے پھر اونہون نے
حضرت ابو بکر رض سے مدد چاہی تب اون کی مدد کے لئے خالد رض کو بھیجا واقدی رح لکھتے ہین کہ ہرقل
کو خبر پہونچی کہ تبوک مین کتنے لوگ قتل ہوئے اوسنے روبیس کو فوج کا سردار کیا اور کہا
کہ جا اور عربون کو فلسطین سے روک دے کہ وہ شہر پاکیزہ ہے اور وہی ہماری عزت
اور ہمارا تاج ہے روبیس رومیون کی فوج لیکر اجنادین کیطرف چلا اور عمرو ابن عاص رض
ایلہ تک پہونچے یہانتک کہ فلسطین کی زمین مین آئے وہان خبر ملی کہ زمین فلسطین کے
ایک بڑے میدان مین رومیون کی فوج ایک لاکھہ کے قریب موجود ہے عمرو ابن عاص رض
بولے ہم اون کے اوپر اللہ سے مدد مانگتے ہین اور اللہ جواد بخا اور عظمت والا ہے اوسکی
مدد کے بغیر نہ کہین بچاؤ ہے نہ کچھہ زور ہے پھر مسلمانون سے فرمایا اللہ کے دشمنون کے

اوپر اللہ سے مدد مانگو اور اپنے دین کیطرف سے لڑو حضرت عمر رضہ کے بیٹے عبداللہ رضہ ہزار
سواروں کے ساتھہ چلے رات بہر چلے صبح کو رومیوں کے دس ہزار سواروں کا سامنا ہوا
حضرت عبداللہ نے لوگوں سے فرمایا کہ تم جان لو کہ جنت تلواروں کے سایہ کے نیچے ہے ان
لوگوں نے پکار کر کہا لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ مسلمانوں نے کافروں پر حملہ کیا حضرت
عبداللہ نے اون کے سردار کو قتل کیا اون کا لشکر بہاگ گیا پہر خبر ملی کہ ہرقل ایک لاکہہ کی
فوج لئے ہوئے آتا ہے اور بادشاہ نے اوسکو حکم دیا ہے کہ کسیکو ایلہ تک پہونچنے ندے دوسرے
دن ہرقل نوے ہزار سواروں کے ساتھہ آ پہونچا عمرو ابن عاص رضہ نے مسلمانوں سے
کہا قرآن پڑہو ہرقل نے مسلمانوں کے لشکر کو دیکہا کہ صفین باندہے ہوئے جمے ہوئے
کہڑے ہین اور قرآن پڑہ رہے ہین اور اون کے گہوڑون کی پیشانیون سے نور چمک رہا
ہے اوس نے جان لیا کہ ہم ان کے سامنے عاجز ہین حضرت عبداللہ رضہ کہتے ہین کہ
ہماری نشانی یہہ تہی لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ یا اللہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کی مدد کر مسلمانون
نے لڑنا شروع کیا دوپہر کے وقت تک لڑائی ہوئی حضرت عبداللہ کہتے ہین کہ مجہکو رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دعا سکہلائی تہی مین وہ دعا پڑہ رہا تہا ایکا ایک مینے دیکہا کہ آسمان
کہل گیا اوسمین کہڑکیان ہین اون مین سے بہورے گہوڑے نکلے جو سبز جہنڈون کو اوٹہائے
ہوئے تہے اور پکارنے والا پکار رہا تہا اے محمد کی امت خوش ہو تمپر اللہ کے پاس سے
مدد آئی تب مینے کہا قسم کعبہ کے مالک کی اس امت پر اپنے نبی کی دعا سے مدد آئی تہوڑے
دیر مین رومی لوگ بہاگے اور مسلمان اون کے پیچہے دوڑے سو فلسطین کی لڑائی مین پہنے
اون مین کے دس ہزار بلکہ زیادہ قتل کئے پہر عمرو ابن عاص رضہ نے ابو عبیدہ رضہ کو لکہہ
بہیجا کہ اللہ نے ہمکو فتح دی اور رومیون کے گیارہ ہزار قتل ہوئے اور اللہ نے فلسطین
کو میرے ہاتہہ پر فتح کیا اور مسلمانون مین ایک سو تیس مرد شہید ہوئے ابو عبیدہ رضہ
کو یہہ خط پہونچا اور وہ ملک شام کے کنارے پر اوترے ہوئے تہے اور اندر نہین جا سکتے تہے
خالد ابن سعید جو ابو عبیدہ رضہ کے ساتھہ تہے وہ عمرو ابن عاص رضہ کے لشکر مین آئے اونکو
خبر ملی کہ رومیون کا لشکر اجنادین مین جمع ہے خالد ابن سعید رضہ نے وہان پہونچکر حملہ کیا

ایکا ایک ذوالکلاع حمیری کہنے لگے کہ آسمان کے دروازے کہولے گئے اور جنت تمہارے واسطے
آراستہ ہوئے اور حورین جہانک رہی ہین اور ایکا ایک خالد ابن سعید رضہ نے رومیون کے
سردار کو قتل کیا اون کے تین سو بیس سوار قتل ہوئے باقی بہاگ گئے حضرت ابوبکر رضہ کو خبر
پہونچی کہ ابوعبیدہ رضہ ملک شام کے کنارے کے نزدیک پہونچی ہین اور اندر نہین جاسکتے
ہین کیونکہ اونہون نے سنا ہے کہ فوجین اجنادین مین جمع ہین حضرت ابوبکر رضہ نے جانا کہ
کہ ابوعبیدہ رضہ طبیعت کے نرم ہین رومیون کی لڑائی اون سے نہین بن پڑیگی حضرت
ابوبکر رضہ نے ابوعبیدہ رضہ کو معزول کرکے خالد رضہ کو لشکرون کا سردار کیا خالد رضہ کو یہہ خط پہونچا
اور قریب تہا کہ وہ قادسیہ کو فتح کرین اب یہہ بیان ضرور ہے کہ خالد رضہ نے بابل پر کیونکر جہاد کیا
امام ابویوسف رحہ جو امام ابوحنیفہ رحہ کے بڑے شاگرد ہین کتاب الخراج مین محمد ابن اسحاق وغیرہ
علم والون کی زبانی لکہتے ہین کہ جب خالد رضہ یمامہ سے آئے ابوبکر صدیق رضہ نے اونکو عراق کی طرف
بہیجا وہ شراف تک پہونچی اور اون کے ساتہہ پانچ ہزار یا کچہہ کم یا کچہہ زیادہ تہے شراف والو
کو خالد رضہ سے اور اونکے ساتہہ والون سے اور اونکے زمین عجم مین داخل ہونے سے تعجب آیا
یہہ لوگ مغیثہ تک پہونچی ایکا ایک عجمیون کے کچہہ گہوڑے سوار دکہائی دیئے سو وہ انکو دیکہکر
پلٹ گئے اور اپنے قلعے تک پہونچی اور اوس مین داخل ہوئے خالد نے اور اون کے ساتہہ
والون نے قلعہ تک جاکر اونکو گہیر لیا اور قلعہ کو فتح کیا اور جو اوس مین لڑنے والے تہے اونکو
قتل کیا اور عورتون اور لڑکون کو قید کرلیا اور جو کچہہ اوس مین ہتہیار اور اسباب اور
جانور تہے سب لے لئے اور قلعہ کو ڈہا دیا پہر چلے یہانتک کہ عذیب تک پہونچی اوس مین ایک
قلعہ تہا اوسمین کسریٰ کے یعنے فارس کے بادشاہ کے کچہہ سپاہی تہے خالد رضہ نے اونکو قتل کیا اور
جو کچہہ قلعہ مین اسباب اور ہتہیار اور جانور تہے وہ لے لیئے اور قلعہ کو ڈہا دیا اور مردون کو قتل
کیا اور عورتون اور لڑکون کو قید کرلیا جب قادسیہ والون نے یہہ دیکہا اونہون نے صلح
چاہی اور جزیہ دیا خالد رضہ قادسیہ سے چلے یہانتک کہ نجف مین اوترے اور اوس مین
فارس کے بادشاہ کا ایک قلعہ تہا اور اوسمین فارس والون مین سے کچہہ مرد لڑنے والے
تہے اونکو گہیر لیا اور قلعہ فتح کیا اور اونکو اوتارا اور اونکا سردار ایک مرد تہا جو ہزار مرد

کہلاتا تہا اوسکو قتل کیا اور جو تہی وہ لکڑیون مین بندہی ہوئے تہے اونکو بہی قتل کیا اور اونکی عورتون
اور لڑکون کو قید کیا اور قلعہ مین جو کچہہ اسباب اور ہتہیار اور جانور تہے وہ لے لئے اور یہہ قلعہ جو
فتح کیے انمین کوئے قلعہ اس قلعہ سے زیادہ مضبوط نہین تہا اور کسی قلعہ کے لڑنے والے اس
قلعہ کے لڑنے والون سے زیادہ نہین تہے خالد رض نے اوسکو ڈہا دیا اور جلا دیا پہر ایک فوج
لیس والون کیطرف بہیجی اوس مین ایک قلعہ تہا اوس مین فارس کے بادشاہ کے کچہہ سپاہی تہے
اونکو گہیر لیا اور قلعہ فتح کیا اور اون مردون کو نکالا اور قتل کیا اور اونکی عورتون اور
لڑکون کو قید کر لیا اور قلعہ کو ڈہا دیا اور جلا دیا جب لیس والون نے یہہ دیکہا صلح چاہی اور جزیہ دیا پہر خالد رض حیرہ کیطرف چلے وہانکی لوگون نے
اپنے تین محلون مین پناہ پکڑی سفید محل اور عدسین کا محل اور ابن نفیلہ کا محل خالد رض کے لوگون
نے گہوڑے دوڑائے اور ہر سے کوئی نہ نکلا خالد رض نے ایک مرد کو سفید محل کیطرف بہیجا اوسنے
کہا کہ تم مین سے ایک مرد نکلے تا کہ مین اوس سے باتین کرون ایک مرد نے جہانکا اور کہا اوسکو
امان ملی گی یہانتک کہ پلٹ جاوے کہا ہان تب عبد المسیح ابن حیان ابن نفیلہ اوترا اور خالد
کے پاس آیا اور وہ بہت بوڑہا تہا اور ایاس ابن قبیصہ طائی بہی نکلا اور وہ فارس کے
بادشاہ کیطرف سے حیرہ کا حاکم تہا نعمان ابن منذر کے بعد اوسکو حاکم کیا تہا یہہ لوگ خالد رض کے
پاس آئے اور خالد نے اون سے کہا کہ مین تمکو اسلام کیطرف بلاتا ہون پہر اگر تمنے یہہ کیا تو تمہارے
واسطے ہے جو مسلمانون کے واسطے ہے اور تمہارے اوپر لازم ہے جو مسلمانون کے اوپر لازم
ہے اور اگر تم یہہ نہین مانتے تو جزیہ دو اگر تم یہہ بہی نہین مانتے تو مین تمہارے پاس اون
لوگون کو لایا ہون کہ جتنا تمکو جینے کا شوق ہے اوس سے بڑہ کر اونکو مرنے کا شوق ہے اور
عبد المسیح کے ہاتہہ مین زہر تہا خالد رض نے پوچہا یہہ کیا ہے کہا یہہ زہر ہے جو مین چاہتا ہون وہ
مطلب اگر تمسے حاصل نہوگا تو مین اس زہر کو پی لونگا اور اپنی قوم مین ایسی خبر لیکر نہین جاونگا
جسکو وہ ناپسند کرین خالد نے وہ زہر اوسکے ہاتہہ سے لے لیا اور کہا بسم اللہ الذی لا
یضر مع اسمہ شیء فی الارض ولا فی السماء یعنے اللہ کے نام سے جسکی نام کے ساتہہ
کوئی چیز نقصان نہین کرتی زمین مین نہ آسمان مین پہر خالد اوس زہر کو نگل گئے پہر وہ
شخص اپنے قوم مین گیا اور بولا کہ مین تمہارے پاس اون لوگون کے پاس سے آتا ہون

جن مین زہر نہین اثر کرتا یاس نے خالدرضہ سے کہا کہ ہم تم سے نہین لڑینگے اور تمہارے دین مین بہی داخل ہونا نہین چاہتے ہین ہم اپنے دین پر رہینگے اور تمکو جزیہ دینگے خالدرضہ نے اون سے نوے ہزار پر صلح کر لی اور یہہ پہلا جزیہ تہا جو پورب کیطرف سے حضرت ابوبکر رضہ کے پاس پہونچا پہر خالدرضہ نے فارس والون کے حاکمون کو ایک خط لکہا اور عبدالمسیح کو دیا اوس مین لکہا کہ خالد کیطرف سے رستم اور مہران کو اور فارس کے حاکمون کو سلام اوسپر جو راہ بتانے سے مان مین اللہ کا شکر کرتا ہون جسکی سوا کوئی مالک نہین اور بیشک محمد صلی اللہ علیہ وسلم اوسکے بندے اور اوسکے پیغام پہونچانیوالے ہین اللہ کا شکر ہے جسنے تمہاری حرمت توڑ دی اور تمہاری فوج کو جدا جدا کر دیا اور تمہاری بات مین پہوٹ ڈالدی اور تمہاری لڑائی سست کر دی اور تمہاری بادشاہی چہین لی جب میرا یہہ خط پہونچے تو میری پناہ قبول کرو اور جزیہ بہیجدو اگر ایسا نکروگے تو قسم اوس اسد کی جسکی سوا کوئی مالک نہین البتہ مین تمہاری طرف ایسے لوگون کو لیکر چلونگا جو مرنے کا شوق رکہتے ہین جیسے تم جینے کا شوق رکہتے ہو پہر خالدرضہ چلے ایک بستی کیطرف جو فرات کے نیچے تہی وہ بانقیا کہلاتی تہی اور اوس مین ایک قلعہ کے اندر فارس کے بادشاہ کے کچھ سپاہی تہے اونکو گہیر لیا اور قلعہ فتح کیا اور اوسمین جو مرد تہے اونکو قتل کیا اور اونکی عورتون اور لڑکون کو قید کر لیا اور قلعہ کو جلا دیا اور ڈہا دیا تب بستی کے لوگون نے جزیہ دینے پر صلح چاہی بلانی ابن بابر طائی صلح کا ذمہ دار ہوا اوس نے اون کیطرف سے تین ہزار درم پر صلح کی پہر خالدرضہ چلے یہانتک کہ بانقیا پر اوترے جو فرات کے کنارے پر ہے وہ لوگ ایک رات کو صبح تک لڑے خالدرضہ نے اونکو گہیر لیا وہ لوگ شدت سے لڑے خالدرضہ نے اسد کی مدد سے بانقیا کو فتح کیا اور لوگون کو قتل کیا اور عورتون اور لڑکون کو قید کیا اور قلعہ کو جلا دیا اور ڈہا دیا جب بانقیا کے لوگون نے یہہ دیکہا تو صلح چاہی خالدرضہ نے صلح کر لی پہر ایک اور بستی تہی اوسکی طرف جریر ابن عبداسد رضہ کو بہیجا جب وہ فرات مین داخل ہوئے تاکہ پار جاوین اور اوس بستی کے لوگون کیطرف جاوین اوس بستی کے سردار نے کہا کہ پار تم نہ اترو مین تمہاری طرف پار اوترکر آؤنگا وہ آپ پار اوترکر آیا اور صلح کر لی اور جزیہ

دیا اور باروسما کے لوگون نے اور اوسکے آس پاس کی بستیون کے لوگون نے بہی صلح کرلی
جس حین میں حیرہ والون نے صلح کرلی تہی پہر خالد رض نجف کیطرف پلٹ آئی اور حیرہ کے لوگون
مین سے راہ بتانے والون کو لے لیا یہانتک کہ عین التمر تک پہونچی وہان فارس کے بادشاہ
کے علاقہ کے کچھ لوگ ایک قلعہ مین تہے خالد نے اونکو گہیر لیا اور اونکو اوتار لیا اور قتل کیا اور
عورتون اور لڑکون کو قید کیا اور قلعہ کو جلا دیا اور ڈہا دیا اور عین التمر کا سردار عربون مین سے
تہا اوسکو قتل کیا اور اوسکی عورتون اور لڑکون اور گہر والون کو قید کرلیا اور عین التمر کے
لوگون نے جزیہ دیا پہر سعد ابن عمرو الفساری کو ایک فوج کے ساتہہ بہیجا یہانتک کہ وہ صندودا
تک پہونچی وہان کندہ اور ایاد کے کچہہ لوگ تہے جو نصاری تہے اونکو گہیر لیا پہر اونسے جزیہ پر
صلح کی اور جو اونمین مسلمان ہوئے وہ مسلمان ہوئے پادری میتہر نے مفتاح الکتاب
مین لکہا ہے کہ بخت نصر وغیرہ کے وقت مین دریای فرات بابل کے درمیان مین بہتا تہا
اور شہر مین چہہ سو پچاس چوک تہے اس سے معلوم ہوا کہ دریای فرات کے کنارے پر
جو قلعہ اور گاؤن تہے وہ سب بابل کے مقام تہے جنکو اللہ کے وعدہ کے موافق محمدیون نے
فتح کیا تاریخ کامل مین عین التمر سے پہلے شہر انبار کے فتح کا ذکر کیا ہے اور لکہا ہے کہ خالد رض
نے شہر انبار کو گہیرا محمدیون نے کافرون پر تیر پہینکی ہزار آنکہین پہوٹ گئین پہر خالد رض
نے انبار والون سے اور کلواذی والون سے صلح کی پہر عین التمر کیطرف چلے خالد نے
فوج کے سردار کو قتل کیا پہر اون سب کو قتل کیا اور جتنے لوگ قلعہ مین تہے اونکو قید کرلیا اور
اون کے گرجی مین چالیس لڑکے تہی جو انجیل شریف سیکہہ رہے تہی اونکو پکڑ لیا وہ لڑکے
مسلمانون کو بانٹ دی اونہین مین سے ہین سیرین باپ محمد کے اور نصیر باپ موسی کے
اور حمران جو حضرت عثمان رض کے آزاد غلام تہے آے محمدی بہائیو ایک سو سینتیسوین زبور
کی پیش خبری یاد کرو ای بابل کی بیٹی جو زمین دوز ہوتی ہے مبارک وہ جو تجہسے اوس سلوک کا
بدلہ لے جو تونے ہمسے کیا مبارک وہ جو تیرے لڑکون کو پکڑ کے سالع تک یعنے مدینہ تک
پہیلا وے نقص کے معنے عبرانی لغت مین لکہی ہین پہوڑ ڈالنا دوسرے معنے ہین پراگندہ
کرنا یہان عبرانی مین ال ہسالع کا لفظ ہے یعنے سالع تک تو یہان پراگندہ کرنے کے معنے خوب

جمتی ہین اور سلع نام مدینہ کا تہا اسکی دلیلین حضرت اشعیا علیہ السلام کی کتاب کے بیالیسوین آ
مین ہو چکین پادری مارش مین نے سیر الاسلام مین لکھا ہے کہ حضرت ابوبکر رض کیوقت مین جب
بابل پر جہاد ہوا اوس وقت مین المنذر نصاری کے بادشاہون کا گہرانا شہر سیرا اور انبیر مین
دریای فرات کے نزدیک پچہم کے ضلعون مین اور بابل کے ویران مقامون مین بادشاہی
کرتے تھے اور ایران کے بادشاہ کے تابعدار تھے خالد رض نے پہلے اونہین پر حملہ کیا اور ستر ہزار
سکہ جزیہ یہان کا پہلے آمدنی مدینہ کے خزانہ کے ہوئے سحیرہ کا لفظ عربی مین بڑی حی سے ہین
پادری نے اپنی بولی کے موافق چہوٹی ہی سے لکھا ہی اور انبار کا الف اوڑا دیا اور انبار کو انبیر
لکہا دیکہو پادری نے اقرار کیا کہ حیرہ اور انبار اور وہان کے گاؤن اور قلعے یہہ سب مقام
بابل کے تھے جنکو محمدیون نے فتح کیا بابل کے فتح کرنے کی بشارتین خوب طرح محمدیون پر پوری ہوئین
تاریخ کامل مین ہے کہ پہر خالد رض نے دومۃ الجندل پر جہاد کیا اور اوسکو فتح کیا پہر خالد رض نے حصید
اور خنافس اور مضیح اور ثنی اور زمیل کو فتح کیا پہر فراض کیطرف چلے اور وہ سرحد ہے شام
اور عراق اور جزیرہ کی وہان نصاری اور فارسی لوگ جمع ہوئے دریائی فرات کے کناری پر
بڑی لڑائی ہوئی ایک لاکہہ رومی نصرانی قتل ہوئے امام ابو یوسف رح کی روایت جو اوپر
ہو چکی اوسکی اخیر مین یون ہے کہ حضرت ابوبکر رض کے پاس جب ابو عبیدہ رض کا خط مدد کی طلب
مین آیا تب اونہون نے خالد رض کو لکہہ بہیجا کہ ابو عبیدہ کے پاس جاؤ تاریخ کامل اور تاریخ ابن
جریر طبری مین اور تاریخ ابن کثیر مین لکھا ہے کہ فارس کے کافرون نے خالد رض کے نہونے کو
غنیمت جانا اور خالد رض کی نائب مثنی کیطرف بڑی فوج بہیجی مثنی حیرہ سے اوسکی طرف نکلی اور
بابل مین ٹھیرے کافرون کی فوج کا سردار ہرمز تہا بابل مین دونون فوجون کا مقابلہ ہوا اور
خوب لڑائی ہوئی فارس کے کافرون نے ایک ہاتھی کو مسلمانون کے گہوڑون مین چہوڑ دیا تاکہ
مسلمانون کے گہوڑے بہاگ جاوین اور اونمین پہوٹ پڑجاوے مثنی نے خود آپ اوس ہاتھی
پر حملہ کیا اور اوسکو مار ڈالا اور سب مسلمانون نے کافرون پر حملہ کیا اور اونکو بہگا دیا مسلمان
کافرون کے پیچہے اونکو قتل کرتے ہوئے چلے گئی اور بہت سا مال اونکا لوٹ مین آیا کافر بہاگتے
بہاگے کہ شہر مدائن تک پہونچی ابن جریر طبری نے یہہ حال اس سند سے لکھا ہے کہ مجکو لکہہ بہیجا سری

نے وہ روایت کرتے ہین شعیب سے وہ سیف سے وہ محمد سے وہ طلحہ اور مہلب سے اور لکھا ہی کہ
فرزدق شاعر نے یہہ شعر کہا ہے جہان قوم بکر ابن وائل لوگنا ہے وہان فرماتے ہین ؎ وبیت
المثنی قاتل الفیل عنوۃ ٭ ببابل اذ فی فارس ملک بابل ٭ یعنے گہر مثنی کا جو زور سے ہاتھی کو
قتل کرنے والے ہین بابل مین جب فارس مین تہا ملک بابل کا یعنے فارس کے لوگ بابل کے بہی بادشا
ہتے تاریخ کامل مین ہے کہ یہہ لڑائی سن تیرہ مین ہوئے امام ابو یوسف کی روایت مین خالد رض کے سفر کا
بیان یون ہے کہ خالد رض حیرہ سے چلے اور راہ بتانے والے اونکی ساتہہ تہی اور عین التمر سے بہی
چلے یہانتک کہ میدانون کو طی کیا تب وہ قوم تغلب کے شہرون مین جا پڑے اون مین سے بہتون
کو قتل کیا اور قید کیا پہر عانات کے شہرون مین گذرے وہان کے سردار نے صلح چاہی خالد رض
نے صلح کرلی اس شرط پر کہ اونکا گرجا نہین ڈہایا جائیگا اور یہہ بہی شرط کرلی کہ تین دن تک
مسلمانون کی ضیافت کرین اور اونکو راہ بتاوین اون مین سے کتنی راہ بتانے والے نکلے اونہون نے
نقیب اور کواہل کا رستہ لیا جہان بڑی فوج تہی وہ لوگ شدت سے لڑے یہانتک کہ خالد رض
نے اون مین سے بہتون کو اپنی ہاتہہ سے قتل کیا اور اونکو گہیر لیا جب اونپر بہت شدت ہوئے
تب اونہون نے صلح چاہی جن شرطون پر عانات والون نے صلح چاہی تہی خالد رض نے صلح کرلی
پہر چلے یہانتک کہ قرقیسیا کے شہرون تک پہونچے مردون کو قتل کیا عورتون اور لڑکون کو قید
کیا کئی دن تک اونکو گہیرے رہے تب اونہون نے صلح چاہی جن شرطون پر عانات والون نے
صلح چاہی تہی خالد رض نے صلح کرلی اور اون لوگون نے جزیہ دیا واقدی رح لکہتے ہین کہ خالد رض
قادسیہ سے چلے اور عین التمر کی راہ لی سماوہ کی زمین مین پہونچی منزلین طے کر کے ارکہ مین پہونچے
اور وہ میدان کا سرا ہے اوس کے واسطی جو عراق سے نکلتا ہے اور رومی لوگ وہان قافلون
سے محصول لیا کرتے تہے ارکہ کے بوڑہی لوگ نکلے اور خالد رض سے صلح کرلی خالد رض نے اون
سے نرم کلام کیا اور مرحبا کہا تاکہ سخنہ اور حوران اور تدمر کے لوگ سنین اور صلح کرلین
خالد رض اوسی جگہہ رہے یہانتک کہ سخنہ اور تدمر والون نے بہی صلح کرلی اور ضیافت طیار
کی خالد رض اون کے اوپر اوترے اور صلح نامہ لکہدیا پہر حوران کی زمین کیطرف چلے اور
ابو عبیدہ رض کو خالد رض کا خط پہونچا وہ مسکرائی اور کہا اللہ کا شکر ہے مین اللہ کا اور رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم کے نائب کا تابعدار ہون اونہون نے لوگون کو اپنے معزول ہونیکی خبر دی ابو عبیدہؓ
شرحبیلؓ کو شہر بصریٰ کیطرف چار ہزار سوارون کے ساتھہ روانہ کر چکے تھے وہ جا کر اوسکے میدان مین
اوترے تھے وہان کا حاکم بادشاہ کے پاس اور رومیون کے پاس بڑا رتبہ والا تھا اوسکا نام روماس
تھا اوس نے اگلی کتابین پڑہی تہین شام کے شہرون مین سے رومی لوگ اوسکے پاس جمع
ہوتے تھے اور اوسکی حکمت کی باتین سنتے تھے اور بصریٰ آدمیون سے آباد تھا وہان بارہ ہزار
رومی تھے اور عرب لوگ تجارت کا مال لیکر حجاز اور یمن کے کنارون سے وہان آتے تھے جب موسم
کے دن آتے تھے وہ لوہے کی کرسی پر بیٹھتا تھا اور لوگ جمع ہو کر اوس کے علم سے فائدہ لیتے
تھے جسوقت لوگ اوس کے پاس جمع تھے ایکا ایک غل ہوا کہ شرحبیل لشکر لیکر آگئے روماس گھوڑے
پر سوار ہو کر چلا اور شرحبیلؓ کے پاس آیا اور پکار کر بولا کہ اے عرب کے لوگو مین روماس
بصریٰ کا حاکم ہون تمہارے سردار کو چاہتا ہون شرحبیلؓ اوسکی طرف نکلے وہ بولا تم لوگ
کون ہو شرحبیل نے کہا ہم محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھہ والے ہین وہ ان پڑہ نبی جنکی بھیجنے کا
وعدہ توراۃ اور انجیل مین ہے روماس بولا اونکا کیا حال ہوا کہا اونکو اللہ نے اپنے پاس
اوٹھا لیا وہ بولا پہر اون کے بعد حاکم کون ہوا شرحبیل بولے اونکے بعد عبد اللہ ابو بکر صدیقؓ
حاکم ہوئے روماس بولا مین جانتا ہون کہ تم حق پر ہو اور تم ضرور تمام ملک شام اور عراق کے مالک
ہو جاؤ گے اور ہمکو تمپر خوف آتا ہے کہ تم تہوڑے لوگ ہو اور ہمارا مجمع بڑا ہے تم اپنے ملک
کیطرف پلٹ جاؤ ہم تمکو نہین چھیڑین گے شرحبیل بولے ہم یہان سے نہین سرکین گے یہانتک
کہ تمین باتون مین سے ایک بات ہو یا ہمارے دین مین داخل ہو جاؤ یا جزیہ دو یا لڑائی کرو
روماس نے کہا اگر میرا اختیار ہوتا تو مین تمسے نہ لڑتا کیونکہ مین جانتا ہون کہ تم حق پر ہو اور
یہ رومی لوگ جمع ہین مین چاہتا ہون کہ اونکو جا کر نصیحت کرون روماس نے اپنی قوم مین
جا کر اونکو جمع کیا اور کہا اے نصرانی دین والو تم جان لو کہ جس بات کو تم اپنی کتاب مین
پاتے تھے کہ عرب تمہارے شہرون مین داخل ہونگے اور تمہارے مالون کو لوٹین گے اور
تمہارے بہادرون کو قتل کرینگے یہہ وہی وقت ہے اور وہ زمانہ قریب ہے اور تمہاری
فوج اور لشکر روم بہس سے زیادہ نہین جو ان تہوڑے سے عربون کیطرف زمین فلسطین میں

گیا اور مارا گیا اور اوس کے اکثر بہادر مارے گئے اور باقی بہاگ گئے بہتر یہہ ہے کہ ہم ان عربون کو
جزیہ دین اور ہماری جان امان مین رہے جب اون لوگون نے یہہ سنا روماس کے قتل کرنے
پر طیار ہوئے روماس نے کہا مین تو تمکو آزماتا تہا کہ تمکو اپنی دین کی حمایت کسقدر رہے واقدی رح
فرماتے ہین کہ رومی لوگ لڑائی پر طیار ہوئے اور شرحبیل رض نے لوگون سے فرمایا کہ حضرت نبی
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جنت تلوارون کے سایہ کے نیچے ہے اور اللہ کو بہت پسند
وہ قطرہ خون کا ہے جو اللہ کی راہ مین بہے یا وہ آنسو ہے جو اللہ کے ڈر سے بہے تاجیا بن رئیم
کہتے ہین کہ اون لوگون نے بارہ ہزار رومیون مین ہمپر حملہ کیا اور ہم اون کے بیچ مین ایسے
تھے جیسے کالے اونٹ کے پہلو مین سفید تل ہم اونکی لڑائی پر ٹہیرے رہے اور ہمارے اور
اون کے بیچ مین لڑائی ہوتے رہی یہانتک کہ سورج آسمان کے خیمہ کے بیچون بیچ مین آگیا
اور مینے دیکھا کہ شرحبیل نے دونو ہاتہ آسمان کیطرف اوٹہائے اور وہ کہہ رہے تھے یا حی یا قیوم
یعنے اے زندہ اے سب کے تہامنے والے اے آسمانون اور زمین کے بنانیوالے اے جلال
اور عزت والے یا اللہ تو نے اپنے نبی کی زبان پر ہم سے شام اور فارس کے فتح کا وعدہ کیا ہی
یا اللہ مدد کر اونکی جو تجکو اکیلا جانتے ہین اون لوگون کے اوپر جو تیرے منکر ہین یا اللہ ان منکر
لوگون پر ہماری مدد کر شرحبیل نے اپنی دعا پوری نہین کی تھی کہ مدد آئی اور ایکا ایک حوران
کیطرف سے غبار اوٹہا اور جہنڈے نظر آئے اور خالد ابن ولید اور ابوبکر صدیق کے بیٹے
عبدالرحمان آپہونچے جب رومیون نے خالد رض کی آواز سنی اونکی آوازین بجہ گئین خالد رض نے
اور سبہون نے آرام لیا جب دوسرا دن ہوا بصریٰ کے لشکرون نے ہجوم کیا مسلمان بہی
سوار ہوئے اور لڑائی کا سامان کیا ایکا ایک رومیون کی صفون مین سے ایک سوار نکلا اور
عربی زبان مین بولا اے قوم عرب میری طرف فقط تمہارا سردار آوے کہ مین بصریٰ کا حاکم
ہون تب خالد رض اوسکی طرف نکلے اوس نے کہا تم ہی ان لوگون کے سردار ہو کہا ایسا ہی کہتے
ہین اور مین اونکا سردار ہون جب تک اللہ کی تابعداری مین رہون پہر جب اللہ کی حکم عدولی
کر جاؤن تو میرے اونپر کچہہ حکومت نہین رماس نے کہا مین رومیون کے عقلمندون مین سے
ہون اور جو شخص کہ عقل اور علم رکہتا ہے اوس پر حق پوشیدہ نہین رہتا اور مینے اگلی کتابون

ہین اور اگلی خبرون مین پڑہا ہے کہ اللہ تعالی بہیجیگا ایک بنی قریشی عربی اونکا نام محمد ہے خالد رضہ نے
کہا وہ ہمارے بنی ہین پہر اوس نے پوچہا بہلا اون پر کوئی کتاب اوتری ہے خالد رضہ نے کہا ہان
اللہ نے اون پر قرآن اوتارا ہے روماس بولا بہلا اوس مین شراب حرام کر دی گیی ہے کہا ہان
جو اوسکو پیتا ہے ہم اوس پر حد لگاتی ہین روماس بولا بہلا تمپر نمازین فرض کی گیی ہین خالد رضہ
نے کہا ہان وہ پانچ نمازین ہین دن اور رات مین کہا تم حج کرتے ہو کہا ہان کہا تمپر جہاد فرض
کیا گیا ہے کہا ہان اور اگر یہہ نہوتا تو ہم تمسے لڑنے کے لیے نہ آتی روماس نے کہا مین جانتا ہون
کہ تم حق پر ہو اور مین تمسے محبت رکہتا ہون اور مینے اپنی قوم کو تمسے ڈرایا اونہون نے نہ مانا اور
مین اون سے ڈرتا ہون خالد رضہ بولے تو کہہ کہ مین گواہی دیتا ہون کہ اللہ کے سوا کوئی مالک
نہین وہ اکیلا ہے اوسکا کوئی شریک نہین اور مین گواہی دیتا ہون کہ بیشک محمد اوسکی بندے
اور اوس کے پیغام پہونچانیوالے ہین روماس نے کہا اگر مین مسلمان ہوجاؤن تو مین ڈرتا
ہون کہ وہ مجکو جلدی قتل کر ڈالین گے اور میرے گہر والون کو قید کر لین گے لیکن مین اپنی قوم
کیطرف جاتا ہون اور اونکو ڈراتا ہون اور رغبت دلاتا ہون شاید اللہ اونکو ہدایت دی روماس
نے اپنی قوم مین جا کر کہا اے لوگو تمکو عربون سے لڑنے کی طاقت نہین اور وہ ضرور ملک شام کے
مالک ہوجاوین گے سو تم اللہ سے ڈرو اور اونکی تابعداری کرو وہ لوگ یہہ سنکر روماس کے قتل
پر مستعد ہوئے اور بولے تو شہر مین داخل ہو اور اپنے محل مین بیٹہہ رہ اور ہمکو عربون سے لڑنے
دے روماس اون کے پاس سے چلا گیا اور بصری والون نے اپنے اوپر دربجان کو حاکم کیا دربجان
لڑنے کو نکلا حضرت ابو بکر صدیق رضہ کے بیٹے عبد الرحمان نے اوس پر حملہ کیا وہ بہاگ گیا رومیون
کے دلون مین اللہ نے دہشت کا ڈالدیا خالد رضہ نے اور عبد الرحمان رضی اللہ اور سب مسلمانون نے حملہ کیا
بصری والے لاچار ہو کر لڑنے کو آئی اور رومیون مین بہت قتل ہوا اور اون کے درویش
اور پادری اپنے کفر کا کلمہ پکار اوٹہی تب شرجیل رضہ نے کہا یا اللہ یہہ پلید لوگ کفر کے کلمہ سے تیرے
آگے گڑگڑاتے ہین اور تیرے ساتہہ دوسرا خدا پکارتے ہین تیرے سوا کوئی خدا نہین اور ہم
تیرے آگے یہہ کہکر گڑگڑاتے ہین کہ تیرے سوا کوئی خدا نہین اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا واسطہ
دیتے ہین تو اس دین کی مدد کر اپنے دشمنون کے اوپر جو منکر ہین مسلمانون نے اونکی دعا پر

آمین کہا پہر سب نے ملکر ایک حملہ کیا رومی لوگ بہاگے اور زمین لاشون سے بہری ہوی رہگئی
اور ایک نے ایک کو دروازون پر قتل کیا بصری کے لوگ شہر مین داخل ہوئے اور شہر پناہ کو
مضبوط کرلیا عبد اللہ ابن رافع رض کہتے ہین کہ ہمنے اپنے ساتہیون کو ڈہونڈا تو ہم مین سے دوسو
تیس شہید ہوئے تھے جب چوتھائی رات گذری روماس آیا خالد رض اوسکو دیکہکر مسکرائے روماس
نے کہا اون لوگون نے مجکو نکالدیا اور کہا کہ اپنے محل مین بیٹہہ نہین تو ہم تجکو قتل کرینگے سو مین
اپنے محل مین بیٹہہ رہا اور وہ شہر پناہ سے ملا ہوا ہے جب رات ہوئی مینے اپنے غلامون
سے اور لڑکون سے کہا اونہون نے شہر پناہ کو کہودا اور اوس مین ایک دروازہ کہولا اب
تم میرے ساتہہ اپنے معتبر لوگون کو بہیجو کہ شہر کو اپنے قبضہ مین کرلین اگر اللہ چاہی خالد رض نے
اللہ کے آگے شکر کا سجدہ کیا اور ابو بکر صدیق رض کے بیٹے عبد الرحمان کو حکم کیا کہ سو آدمی
معتبر ساتہہ لیکر روماس کے ساتہہ جاوین ضرار ابن ازور رض کہتے ہین کہ جب ہم روماس کے
محل مین پہونچے اونہون نے اپنے خزانے کہلوائے اور ہمکو ہتیار بانٹ دیے اور کہا ان لوگون کا
بہیس کرکے داخل ہو تب ہمنے اونکا لباس پہنا اور ہمنے شہر کے چار دن کو لے بانٹ لیئے واقدی رح
کہتے ہین کہ مجکو معتبر راویون سے پہونچا ہے کہ عبد الرحمان اور روماس اوس برج مین گئے
جسمین دریجان تہا عبد الرحمان نے اوسکو قتل کیا اور اللہ اکبر کہا اور روماس نے اونکو
جواب دیا اور اونکی ساتہیون نے اونکا اللہ اکبر سنا اور بصری کے کنارون سے اللہ اکبر کہا اور
رومیون مین تلوار کو کام مین لائے بصری کے لوگون نے جب یہہ دیکہا عورتین اور لڑکے
اور مرد سب چلائے اور بولے الغون الغون خالد رض بولے کہ یہہ کیا کہتے ہین روماس نے کہا
امان مانگتے ہین خالد رض نے کہا ان پر سے تلوار اوٹہالو تلوار موقوف ہوئی جب صبح ہوئی شہر
کے لوگ جمع ہوئے اور بولے اگر ہم تمسے صلح کرلیتے تو یہہ کچہہ نہوتا خالد رض بولے اللہ کا حکم نہین
ٹلتا لوگ بولے تمکو قسم اوس اللہ کی جسنے تمکو یہہ فتح دی تمکو ہمارے شہر کے کہولنے پر کسنے
راہ بتلائی خالد رض کو حیا آئی کہ کہین روماس نے راہ بتائی روماس اوٹہہ کہڑی ہوئی اور بولے
کہ اے اللہ کے دشمنو اور اوسکے پیغامبر کے دشمنو یہہ مینے کیا اللہ کی خوشی کے واسطے وہ بولے
کیا تم ہم مین سے نہین ہو روماس بولے یا اللہ تو مجکو ان مین سے مت کر مین صلیب سے

اور اوس کے پوچھنے والون سے منکر ہون مین اس بات سے راضی ہوا کہ اللہ مالک ہے اور اسلام
دین ہے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم پیغامبر ہین اور کعبہ قبلہ ہے اور قرآن پیشوا ہے اور مسلمان
بھائی ہین وہ لوگ غصہ مین آئے رُوماس نے خالد رضہ سے کہا کہ مین ان کے پاس رہنا نہین
چاہتا ہون مین تمہارے ساتھ چلونگا جہان تم جاوُگے جب اللہ تمہارے ہاتھ پر فتح دیگا اور
شام تمہارے قبضہ مین ہوجائیگا تم مجکو وہان پھر بھیج دیجیو کیونکہ وطن سے الفت ہوتی ہے
واقدی رح فرماتے ہین کہ مجھسے بیان کیا معمر ابن سالم نے وہ اپنے دادا نجیعہ ابن مفرح سے
اونھون نے کہا کہ رُوماس سب مقامون مین ہمارے ساتھ رہے خوب لڑائی کرتے رہے
اور اچھی طرح جہاد کرتے رہے یہانتک کہ اللہ نے شام کو فتح کر دیا اور ابو عبیدہ نے رُوماس
کی خبر حضرت عمر رض کو لکھہ بھیجی اونھون نے رُوماس کو شام کا حاکم کر دیا وہ تھوڑی مدت کی بعد
مر گئے اور ایک بیٹا چھوڑ گئے اور ایکا ایک رُوماس کی بیوی اپنے خاوند سے جھگڑتے ہوئی آئی
اور اوس سے جدائی چاہتی تھی اور بولی کہ لشکر کا سردار فیصلہ کر دے لوگ اوسکو خالد رض کے
پاس لائے ایک رومی جو زبان عرب کی بھی جانتا تھا وہ بولا کہ وہ اپنے خاوند رُوماس کے سایہ
آپ سے مدد چاہتی ہے ترجمہ کرنے والے نے کہا یہ کیونکر ہے وہ بولی کہ مین آج کی رات سو گئی
تھی ایکا ایک مین نے ایک شخص کو دیکھا کہ اون سے زیادہ خوبصورت کوئی نہین دیکھا تھا گویا چودھوین
کا چاند اون کی دونو آنکھون کے بیچ مین سے نکلتا ہے اور گویا وہ کہتے ہین کہ یہ شہر اور شام
اور عراق ان عربون کے ہاتھون پر فتح ہوجائیگا مین نے کہا آپ کون ہین فرمایا مین محمد ہون اللہ
کا پیغام پہونچانیوالا پھر اونھون نے مجکو اسلام کیطرف بلایا مین مسلمان ہوئی پھر اونھون نے مجکو
دو سورتین قرآن کی سکھلائین لوگون نے اس پر تعجب کیا خالد رض بولے کہ اوس سے کہو پڑھے تب
اوس نے الحمد اور قل ہو اللہ پڑھی اور خالد رض کے ہاتھ پر اسلام کو تازہ کیا اور خاوند سے کہا کہ یا تو
میرے دین مین آجا یا مجکو چھوڑ دے خالد رض ہنسی اور کہا پاک ہے وہ اللہ جس نے اوسکو توفیق دے
پھر ترجمہ کرنے والے سے کہا کہ اوس سے کہو کہ وہ تجھسے پہلے مسلمان ہو چکے ہین تب وہ خوش
ہوئی خالد رضہ نے ابو عبیدہ رض کو لکھہ بھیجا کہ اب مین دمشق کیطرف جاتا ہون تم وہان مجھسے ملو
پوری ارشاد مین نے بھی سیر الاسلام مین اس لڑائی کا حال لکھا ہے اور لکھا ہے کہ رُوفیعین

جو وہان کا حاکم تھا اوس نے پہلے ہی حملہ مین کہا کہ تم تعظیم کی اطاعت قبول کرو اور وہ مسلمانون کے
ساتھہ ہوگیا آئی امت محمد صلی اللہ علیہ وسلم حضرت اشعیا علیہ السلام کا چونتیسوان باب اور ترسٹھوان
باب اور حضرت ارمیا علیہ السلام کا انچاسوان باب پھر دیکھو وہ جو اللہ نے اپنی تلوار کے اوترنے کی
اور بصری مین اور صوبہ ادومیہ مین کشت و خون ہونے کی خبر دی تھی اور اوسوقت کے پتے
بتلائی تھی یہہ اوسکا ظہور ہوا حضرت اشعیا علیہ السلام کے چونتیسوین باب مین یہہ بیان ہو چکا
ہے کہ صوبہ ادومیہ مین یہہ شہر بہت مشہور تھی بصری تیما ایلہ سلع اور بیالیسوین باب مین
خوب طرح ثابت ہو چکا ہے کہ سلع مدینہ شریف کا نام تھا اور تیما مدینہ شریف سے سات یا آٹھہ
منزل پر ہے مواہب لدنیہ مین ہے کہ اوسی سے شام کیطرف لوگ نکلتے ہین اور واقدی نے
ایک جگہہ لکھا ہے کہ سعید ابن عامر رضہ نے کہا کہ جب مین مدینہ شریف سے دور پہونچا تبوک پر
چلا اور بیٹے کہا کہ مین بصری پر نکلونگا اور جس مقام کا نام موتہ ہے وہ بصری کے رستہ مین ہے
کیونکہ جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کا قاصد بصری کے بادشاہ کیطرف جاتا تھا جب وہ موتہ
مین پہونچا تب شرحبیل نے اوسکو قتل کیا اور واقدی نے ایک جگہہ لکھا ہے کہ عبد اللہ جو جعفر
جعفر طیار رضہ کے بیٹے تھے جب حضرت عمر رضہ سے اور سب سے رخصت ہو کر چلے تو جب تبوک
مین آئے عبد اللہ ابن انیس سے کہا کہ تمکو میرے باپ جعفر کی قبر معلوم ہے وہ بولے ہان وہ موتہ
مین ہے کہا مین چاہتا ہون کہ اوس جگہہ کو دیکھون عبد اللہ ابن انیس کہتے ہین کہ ہم چلتے رہے
یہانتک کہ اون کے باپ کی قبر کی جگہہ پر آئے عبد اللہ اوترے اور روئی اور دوسرے دن کی
صبح تک وہان رہے معلوم ہوا کہ ملک شام کا سیدھا رستہ مدینہ شریف سے تیما تک اور وہان سے
تبوک تک اور وہان سے موتہ تک اور وہان سے بصری تک ہے تو ظاہر یون ہے کہ تبوک
اور موتہ جو تیما اور بصری کے بیچ مین ہے یہہ بھی صوبہ ادومیہ مین داخل ہے اللہ نے اپنی
وعدہ کے موافق موتہ اور تبوک اور بصری پر اپنی تلوار کو بھیجا اور کافرون کا خون بہایا اب
یہہ بیان ہے کہ شہر دمشق پر اور اجنادین کی فوج پر محمدیون نے اللہ کے نام
کے زور سے فتح پائی واقدی رح فرماتے ہین کہ خالد رضہ دمشق کیطرف چلے اور ایک ٹیلے
پر پہونچے پہر اوس سے غوطہ کیطرف اوترے اور نواح کے لوگون نے دمشق مین پناہ پکڑی تھی

اوس مین بیشمار قومون کے پیدل لوگ جمع تھے اور گھوڑے سوار بارہ ہزار کے قریب تھے ہرقل
کو خبر پہونچی اوس نے سرداروں کو جمع کیا اور اون سے کہا کہ مین تمکو ڈرایا کرتا تھا میرا کہنا نمانا اور
ان عربون نے حوران اور تدمر اور ارکہ اور سخنہ اور بُصریٰ پر عمل کرلیا اور اب ربوہ یعنے دمشق
کیطرف رخ کیا ہے پہر اگر اوسکو فتح کرلیا تو بڑی مصیبت ہے کیونکہ وہ ملک شام کا باغ ہے
ہرقل نے کلوص کو جو بڑا بہادر تھا پانچ ہزار سوارون کا سردار کیا کلوص انطاکیہ سے چلا اور
حمص مین آیا پہر شہر جوسیہ مین آیا پہر بعلبک کیطرف آیا پہر دمشق تک پہونچا وہان کے سردار
کا نام عزرائیل تھا تیس ہزار سوار اور پیادے اوسکے ساتھہ تھے دمشق کا لشکر ٹڈیونکی طرح اوترا
مسلمانون نے لڑنا شروع کیا خالد رضہ نے خوب طرح حملہ کیا کلوص نکلا اور اوسکا ترجمہ کرنے
والا خالد رضہ سے بولا کہ ہمارے نزدیک کوئی قوم تمسے زیادہ کمزور نہین تھی کیونکہ تم بھوکے ننگے
محتاج ننگے پاؤن تھے جوار اور جو اور زیتون کا تیل کہانے کی اور چہوہارونکے گٹھلیان چوسنے کی
عادت رکھتے تھے جب تم ہمارے شہرون مین آئے اور ہمارے اناج مین سے تمنے کہایا تب تم
ہمپر شیر ہوگئے اب تم کیا چاہتے ہو خالد رضہ بولے کہ تونے جو ہمارے شہر کا اور اوسکے قحط کا بیان
کیا سو ایسا ہی ہے جیسا تونے کہا مگر اللہ نے ہمکو اوس کے بدلے اوس سے بہتر دیا اور جوار کے بدلے
گیہون اور میوے اور گھی اور شہد دیا اور یہہ ہماری زمین ہے ہمارے رب نے اوسکو ہمارے
لیے پسند کیا ہے اور اپنے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان پر ہمسے اوسکا وعدہ کیا ہے اب
ہم یہہ چاہتے ہین کہ یا مسلمان ہوجاؤ یا جزیہ دو یا لڑو یہان تک کہ اللہ فیصلہ کرے پہر خالد رضہ
نے کلوص پر حملہ کیا اور لا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم کہکر اوسکو پکڑ لیا پہر دوسرا سردار نکلا
جسکا نام عزرائیل تھا خالد رضہ نے پوچھا تو کون ہے کہا مین وہ ہون کہ میرا نام موت کے فرشتہ
کے نام پر رکھا گیا ہے مین عزرائیل ہون خالد رضہ بولے کہ جسکے نام پر تیرا نام رکھا گیا ہے وہ تیرے
مشتاق ہین خالد رضہ نے اوس پر حملہ کیا وہ بہاگ گیا خالد رضہ دوڑے اور اوسکو قید کرلیا اور ابو عبیدہ
رضہ آ پہونچے دوسرے دن پہر رومیون نے لڑائی کی تیاری کی سب مسلمانون نے ملکر اون پر
حملہ کیا اور سب نے اللہ اکبر کہا کہ غوطہ اون کے اللہ اکبر کہنے سے ہل گیا اور جناب رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھہ والون نے خوب جہاد کیا ایک ساعت کے بعد رومیون نے پیٹھہ پہیرے

دمشق کے لوگون نے اپنے لشکر کا بھاگنا دیکھکر دروازے بند کر لیے جو لوگ ابو عبیدہ رض کے ساتھہ آئی تھے
اور جو عمرو ابن عاص رض کے ساتھہ تھے اور جو خالد رض کے ساتھہ عراق سے آئی تھے سب ملکر سینتالیس
ہزار اور پانسو تھے خالد رض آدہی لشکر کے ساتھہ پوربی دروازے پر اوترے اور ابو عبیدہ رض آدہے
لشکر کے ساتھہ جابیہ کے دروازے پر اوترے خالد رض نے اون دو نو قیدی سردارون کو بلایا اور
فرمایا کہ مسلمان ہو جاؤ اونہون نے نمانا اون دونون کو قتل کیا ہرقل کو خبر پہونچی وہ انطاکیہ
مین تھا اوسنے لوگون کو جمع کر کے کہا کہ مین تمکو ان عربون سے ڈراتا تھا اور مینے تمکو خبر دی تھی کہ جو
کچہہ میرے تخت کے نیچے ہی وہ اوس کے مالک ہووینگے تمنے میرے بات کو جھوٹھا سمجھا اور
میری قتل کا ارادہ کیا اور یہہ عرب لوگ قحط اور خشکی کے ملک سے اور جوار اور جو اور جو کے
کہانے سے اس ملک کیطرف نکلے ہین جو ترو تازہ ہے جہان درختون کی اور میوون کی کثرت
ہے بڑی شدت کی لڑائی ہوگی تب وہ یہان سے نکلینگے اگر مجکو بدنامی کا خوف نہوتا تو مین
ملک شام کو چھوڑ دیتا اور قسطنطنیہ کیطرف چلا جاتا یا خود نکلتا اور اون سے لڑتا لوگون نے
کہا کہ وردان جو حمص کا سردار ہے تو اوسکو بھیج کہ اوس کے برابر کوئی ہم مین نہین ہرقل نے
اوسکو بلایا اور کہا کہ مین نے تجکو بارہ ہزار رومیون کا سردار کیا شداد ابن اوس رض کہتے
ہین کہ ہم دمشق والون کو بیس راتون تک گھیرے رہے پہر ہمکو خبر ملی کہ رومیون کا بڑا لشکر
اجنادین مین جمع ہے خالد رض نے ابو عبیدہ رض سے مشورہ لیا کہ اجنادین کیطرف جاوین
اونہون نے فرمایا کہ اگر ہم یہان سے کوچ کر جاوینگے تو یہہ لوگ قوی ہو جاوینگے تب خالد رض نے
لوگون سے فرمایا کہ دمشق والون پر حملہ کرو لوگ خوب لڑے اتنے مین وہ فوج آپہونچی جسکا سردار
وردان تہا ضرار ابن ازور رض پانچ ہزار سوارون کے ساتھہ گئے جب رومی نزدیک آئے
ضرار نے اور سبہون نے ملکر اللہ اکبر کہا کہ مشرکون کے دل دہل گئے ضرار رض نے فوج کے بیچ
مین جاکر وردان پر حملہ کیا وہ بھاگا اوسکا بیٹا آیا ضرار نے اوسکو قتل کیا رومیون نے ضرار
کو قید کر لیا خالد رض خود لڑنے کو گئے دیکہا کہ ایک سوار رومیون کے لشکر پر اس طرح حملہ کر رہا
ہے جس طرح باز چڑیون پر حملہ کرتا ہے لوگون نے جانا کہ یہہ خالد ہین آخر کو معلوم ہوا کہ وہ
ضرار رض کی بہین خولہ رض تہین خالد رض نے اپنے ساتھہ والون کے ساتھہ ہو کر حملہ کیا لوگ دو حصے

وقت تک لڑتی رہے اللہ نے مسلمانون کو غلبہ دیا خالد رضہ کو ضرار رضہ کا پتا ملگیا رافع ابن عمیرہ طائی سو سوارون کے ساتھہ چلے اور دیکھا کہ وہ لوگ ضرار کو گھیرے ہوئی تھی خولہ رضہ نے اللہ اکبر کہکر حملہ کیا اور رافع نے اللہ اکبر کہا اور اون کے ساتھہ والون نے حملہ کیا ایک ساعت تک لڑائی رہی اللہ نے ضرار کو چھوڑالیا رومی لوگ وردان سمیت بھاگے ہرقل کو خبر پہونچی کہ وردان بھاگ گیا اوسنے اجنادین مین نوے ہزار کی فوج بھیجی اور وردان کو اونکا سردار کیا وردان اجنادین مین پہونچا خالد اجنادین کیطرف چلے دمشق والون نے بولص کو جو بڑا بہادر تھا اپنا سردار کرلیا وہ چھہ ہزار سوارون اور دس ہزار پیادون کے ساتھہ آیا ابو عبیدہ رضہ پچھلی فوج مین تھے وہ لوگ کچھہ عورتون اور لڑکون کو قید کر کر دمشق کیطرف لے گئے اور بولص نے ابو عبیدہ رضہ پر حملہ کیا آپس مین زمین شحورا پر خوب لڑائی ہوئی خالد رضہ کو خبر پہونچی وہ فوج لیکر پہونچی کافرون پر حملہ کیا اور اونکو گھیر لیا ضرار نے بولص کو قید کرلیا اور مسلمانون نے کافرون کو خوب شدت سے قتل کیا خالد رضہ دو ہزار سوارون کے ساتھہ قیدی عورتون کی تلاش مین چلے یہان تک کہ نہر استرباق کے قریب پہونچی اون عورتون نے یہہ کام کیا تھا کہ ایک ایک عورت خیمہ کا ستون لیکر رومیون کیطرف چلین خولہ رضہ نے ایک مرد کے سر پر ستون مارا وہ گر پڑا جو کوئی رومی پاس آتا تہا عورتین اوس کے گھوڑے کے پاؤن پر مارتی تھین سوار اوندھا گر پڑتا تھا وہ جلدی سے اوسکو ستون سے قتل کر ڈالتی تھین رومیون نے ملکر عورتون پر حملہ کیا ایکا ایک خالد رضہ پہونچی اور مسلمانون نے رومیون پر حملہ کیا اور تین ہزار مرد قتل ہوئے ضرار رضہ نے بولص کے بھائی بطرس کو قتل کیا باقی بھاگ گئے مسلمانون نے اونکا پیچھا کیا یہان تک کہ دمشق تک پہونچے وہان سے کوئی نہ نکلا خالد رضہ بولے اے لوگو ابو عبیدہ کیطرف چلو وہ لوگ چلے یہان تک کہ ابو عبیدہ رضہ سے مرج راہط مین ملے مسلمانون نے اللہ اکبر کہا خالد رضہ نے اور اون کے ساتھہ والون نے جواب دیا خالد رضہ نے بولص کو بلایا اور فرمایا کہ مسلمان ہوجا اوس نے نمانا تب اوسکو قتل کیا جن جن لوگون کو خالد رضہ نے خط لکھی تھی وہ سب اجنادین مین جمع ہوئے ضحاک ابن عروہ لکھتے ہین کہ مین عراق مین داخل ہوا اور مینے فارس کے بادشاہ کی فوجین اور جرامقہ کی فوجین دیکھین تو مینے گنتی مین اور ہتیارون مین رومیونکی فوجون سے زیادہ نہین دیکھین دوسر

دن رومیون نے طیاری کی مسلمانون کی فوج بھی طیار ہوئے ضرار نے بڑے بڑے حملے کیئے بڑے بڑے
بہادرون کو قتل کیا پہر اللہ اکبر کہا اور مسلمانون نے اللہ اکبر کہا عصر کے وقت تک لڑائی رہی
مشرک بہت کثرت سے قتل ہوئے اجنادین کی پہلی لڑائی مین تئیس مرد شہید ہوئے اور رومیون
کے تین ہزار قتل ہوئے وردان پلٹ گیا اور بولا کہ اسے اس دین والو ان عربون کے حق مین کیا
کہتے ہو کہ مین دیکھتا ہون کہ وہ غالب ہین اور وہ تمسے زیادہ اپنے رب کے تابعدار ہین اب تمہارا
غلبہ مین نہین دیکھتا مگر ہان تمہارے دلون مین جو گناہ ہے اوسکو چھوڑ ڈالو اور اپنے رب کے آگے
گناہون کے کثرت سے توبہ کرو اگر تم نے یہہ کیا تو مین تمہارے لئے فتح کی امید رکھتا ہون اور اگر
نمانوگے تو ہلاک ہو جاؤگے اللہ نے تمپر سخت عذاب بہیجا ہے کہ اون لوگون کو تمپر غلبہ دیا ہے کہ ہم
اونکو کچھ گنتی مین نہین لاتے تھے کیونکہ اونمین اکثر چرانیوالے ہوکے محتاج ہین حجاز کے قحط
نے اونکو ہماری طرف نکالا ہے اونہون نے تمہاری زمین کے میوے کہائے اور تمہاری عورتون
کو قید کر لیا وہ لوگ بولے کہ ہم سب لڑین گے اور اون لوگون کو آنے نہین دین گے وردان نے
یہہ فریب کیا کہ دس آدمی ایک جگہہ پر چہپا رکہے اور خالدرضؓ کو بلا بہیجا کہ تم اکیلے آؤ کہ صلح کا مشورہ
کرین خالدرضؓ کو اس فریب کی خبر ملگئی ضراررضؓ کچھ لوگون کے ساتھہ وہان پہونچے اون دسون
کو سوتا پایا اونکو قتل کر ڈالا اور آپ اون کی جگہہ پر بیٹھے رہے صبح کو وردان آیا ادہر سے خالدرضؓ
اوس کے پاس گئے کچھہ باتین ہوئین وردان نے اوٹھکر خالدرضؓ کے بازو پکڑ لئے خالدرضؓ نے
اوس کے دونو بازو پکڑ لیے اوس نے اپنے لوگون کو پکارا اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کے ساتھہ والے لوگ جو چھپے ہوئے تھے تلوارین لیکر آئے ضراررضؓ نے وردان کو قتل کیا
خالد نے اوسکا سر رومیون کو دکہایا پہر خالد نے اور ضرار نے اور سب نے حملہ کیا اور اللہ
اکبر کہا رومی لوگ پیٹھہ پہیر کر بہاگے اور ہر طرف سے اونکو تلوار نے لیا چڑہتی دن کے شروع
سے عصر کی نماز کیوقت تک تلوار اونمین کام کرتی رہی واقدی رح کہتے ہین کہ اجنادین مین
رومیون کا لشکر نوے ہزار تہا اوس دن اون مین سے پچاس ہزار قتل ہوئے جو باقی
رہے بعضے قیساریہ کیطرف چلے گئے بعضون نے دمشق کو ڈہونڈا اور یہہ لڑائی اجنادین
کی جمعہ کے دن سن ۱۳ ہجری مین ہوئے جمادی الاول کی دو راتین باقی تہین ابوبکر صدیق

رضہ کی وفات سے تیئیس شب پہلی پہر خالد رضہ نے ابوبکر صدیق رضہ کو فتح کی بشارت لکھہ بھیجی کیا دشمنون کے
پچاس ہزار قتل ہوئے اور مسلمانون مین سے پہلے اور دوسرے دن چار سو پچہتر مرد شہید ہوئے
واقدی رحمہ لکھتے ہین کہ خالد رضہ نے دمشق کیطرف کوچ کیا اور ابو عبیدہ رضہ سے کہا کہ تم جاکر جابیہ کے
دروازے پر اوترو پہر خالد نے ہر ہر دروازے پر لوگ بٹھلائے اور شرحبیل کو توما کے دروازے
پر بٹھلایا اور خالد رضہ پورب کے دروازے پر رہے توما جو ہرقل کا داماد تھا اوس سے لوگون
نے مشورہ لیا کہ اگر کہو تو عربون سے صلح کر لین اوس نے نمانا اور بولا کہ ان لوگون مین لڑنے
کی کچھہ لیاقت مجکو دکہائی نہین دیتی لوگ بولے اے سردار اونمین جو بہت چہوٹا ہے وہ دس سے
اور بیس سے لڑتا ہے توما بولا کہ تم شمار مین اون سے زیادہ ہو اور تمہارے پاس وہ ہتیار
اور زرہ ہین جو اون کے پاس نہین ہین کیونکہ وہ ننگی پاؤن ننگے بدن ہین لوگ بولے اون کے
پاس بہت ہتیار ہین جو اونہون نے ہمسے لوٹ لئے ہین توما نے فکر کی اور خود لڑائی کے لیے نکلا
اور اونمین کا ایک درویش تھا وہ صلیب لیکر آیا اور کچھہ لوگ انجیل شریف لیے ہوئے آئے توما
نے اپنا ہاتھہ انجیل شریف کی ایک سطر پر رکہا اور کہا یا اللہ جو ہم مین سے حق پر ہو اوسکی مدد
کر اور ہماری مدد کر اور ظالم کی مدد مت کر کہ تو اوسکو جانتا ہے توما اوس دن بہت شدت سے
لڑا شرحبیل رضہ نے کہا اے مسلمانو اپنے خالق کو راضی کرو مسلمان تلوارون سے اور تیرون سے
خوب لڑے رومیون کے تین سو مرد قتل کیے تمام دن عصر کے وقت تک لڑتے رہے رات کو
توما نے اپنے لوگون سے کہا کہ تم سب دروازون سے نکل پڑو اور اون لوگون کو قتل کرلو توما
نکلا اور اوسکے سب لوگ دروازون سے نکل پڑے مسلمانون مین ایک نے ایک کو جگایا خالد رضہ
گہبرا کر اوٹھی اور چار سو سوارون کے قریب لیکر چلے اور پوربی دروازی تک پہونچی کچھہ مسلمان
وہان کافرون سے لڑ رہے تھی خالد نے بھی لڑنا شروع کیا توما اور شرحبیل رضہ بڑی دیر تک لڑتے
رہے تمیم ابن عدی کہتے ہین کہ مین ابو عبیدہ رضہ کی فوج مین تھا یہ سردار عرب مین اون کے
برابر اور اون کے ساتھہ والون کے برابر لڑنے والا نہین دیکہا جب دروازہ کہلا ابو عبیدہ رضہ نے
کہا لاحول ولاقوۃ الا باللہ العلی العظیم یعنے کہین بچاؤ اور کہین زور نہین مگر اللہ کی مدد سے
جو اونچا اور عظمت والا ہے یہہ کہکر وہ اور اون کے ساتہی دروازے کے قریب پہونچے ابو عبیدہ رضہ

اور اون کے ساتھیون نے حملہ کیا واقدی رح فرماتے ہین کہ ہمکو معلوم ہے کہ رومیون مین سے اوس لڑائی مین کوئی نہین بچا نہ چھوٹا نہ بڑا خالد رضؓ خوب لڑے ضرار نے آکر کہا کہ مینے آج کی رات ڈیڑہ سو مرد قتل کئے واقدی کہتے ہین اوس رات مین ہزارون رومیون کو قتل کیا جب صبح ہوئے مسلمانون نے پھر لڑنا شروع کیا خالد اون سے لڑتے رہے یہان تک کہ وہ لوگ تنگ ہوگئے اور آپس مین بولے کہ اے لوگو اون سے امان مانگو رومیون مین ایک بوڑہا تھا جو اگلی کتابین پڑہا ہوا تھا اوس نے کہا اے لوگو قسم اللہ کی مین جانتا ہون کہ اگر بادشاہ اپنا سامان اور لشکر لیکر آوے گا تو وہ بھی انکو تیر سے ہٹا نہین سکیگا کیونکہ مینے کتابون مین پڑہا ہے کہ محمد نبیون کے ختم کرنے والے ہین اور پیغامبرون کے سردار ہین اور اب اونکا دین سب دینون پر غالب ہوگا جب لوگون نے یہہ سنا وہ سب رات کے وقت جابیہ کے دروازے پر آئے اور بولے اے عرب کے لوگو ہمکو امان ملیگی کہ ہم اوترین اور تمہارے سردار سے باتین کرین تاکہ ہمارے اور تمہارے بیچ مین صلح ہوجاوے ابوہریرہ رضؓ نے ابوعبیدہ رضؓ سے جاکر یہہ خبر دی وہ بولے جاؤ اور اون سے کہو تمکو امان ہے یہان تک کہ اپنے شہر مین سلامت پہر جاؤ واقدی رح کہتے ہین کہ مجھسے کہا ابوعقبہ نے وہ روایت کرتے ہین صفوان ابن عمرو سے وہ عبدالرحمان سے جو جبیر کے بیٹے وہ اپنے باپ سے اونہون نے کہا کہ ابوعبیدہ نے اوس رات مین نماز فرض پڑہی اور سوئی تو جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکہا کہ آپ فرماتے ہین کہ آج کی رات یہہ شہر فتح ہوجاوے گا اگر اللہ چاہیگا ابوعبیدہ رضؓ کہتے ہین گویا مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جلدی کرتے ہوئے دیکہا مینے کہا یارسول اللہ مین دیکہتا ہون کہ آپ جلدی کر رہے ہین اسکا کیا باعث ہے آپنے فرمایا کہ مین ابا ہون کہ ابوبکر صدیق کے جنازہ پر حاضر ہون ابوعبیدہ جاگے اور ابوہریرہ صلح کی خبر لاچکے تھے ابوہریرہ رضؓ فرماتے ہین کہ مین گیا اور مینے اون کو پکارا کہ اوترو تمکو امان ہے وہ لوگ بولے تم محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ والون مین سے کون ہو کہ ہم تمہارا اعتبار کرین مینے کہا مین ابوہریرہ ہون کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ساتھ رہنے والا اور قول توڑنا ہماری خصلت نہین اگر ہمارا ایک غلام تمکو امان دیدیگا تو ہم اوسکو جاری کردینگے کیونکہ اللہ تعالی فرماتا ہے واوفوا بالعہد ان العہد کان مسئولا یعنے اقرار کو

پورا کرو بیشک اقرار پوچھا جاویگا وہ لوگ اوترے اور دروازہ کہولا اون مین کے سو آدمی علم والون اور عزت دارون مین سے آئے جب ابوعبیدہ رضہ کے خیمہ تک آئے ابوعبیدہ رضہ نے اونکو مرحبا کہا اور اوٹھہ کہڑے ہوئے اور اونکو بٹھایا اور کہا کہ جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے اذا اتاکم کریم قوم فاکرموہ یعنے جب تمہارے پاس کسی قوم کا عزت دار آوے تو اوسکی عزت کرو اون لوگون نے صلح کی باتین کین اور بولے کہ ہم چاہتے ہین کہ ہمارے گرجاؤن کو ہمارے لیے چہوڑ دو ابوعبیدہ رضہ نے اونکو صلح نامہ لکہدیا وہ لوگ بولے اب ہمارے ساتہہ اوٹہو ابوعبیدہ رضہ اوٹہے اونکے ساتہہ سب مین تیس صحابی یعنے جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتہہ والے اور مین سٹھہ آدمی اور لوگون مین سے تہے سب دروازے کیطرف چلے اور شہر مین داخل ہوئے پیر کے دن جمادی الثانی کی اکیسوین کو سن تیرہ ہجری مین ابوعبیدہ رضہ دمشق مین جابیہ کے دروازے سے داخل ہوئے اور خالد رضہ کو یہہ خبر نہتہی کیونکہ وہ پوربی دروازے پر شدت سے لڑ چکے تہے اور رومیون مین ایک پادری تہا اوسکا نام یوشا تہا وہ شہرپناہ کے پاس ایک گہر مین رہتا تہا اوس کے پاس حضرت دانیال ع کی کتابین تہین اور یہہ کہ اللہ تعالی حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتہہ والون کے ہاتہہ پر شہرون کو فتح کریگا اور اونکا دین سب دینون پر اونچا ہوگا جمادی الثانی کی اکیسوین رات مین ایک جگہہ کو کہود کر وہ نکلا اور خالد رضہ سے امان مانگی فائدہ حضرت دانیال علیہ السلام کے صحیفہ کے دوسرے باب مین اور ساتوین باب مین رومیون کی بادشاہت کے صاف صاف پتے اور نشان بتلائی ہین پہر صاف خبر دی ہے کہ اللہ کے اچہی بندے اوس سلطنت کو چہین لینگے اور سب پر غالب ہونگے اسی باعث سے ہرقل بہی بار بار کہتا تہا کہ یہہ لوگ میرے قدمون کے نیچے کے ملک کے مالک ہونگے واقدی رح لکہتے ہین کہ خالد رضہ نے اوس پادری کو امان دی اور سو مرد اوسکے ساتہہ بہیجے یہہ لوگ اوسکے ساتہہ گئے اور دروازے کا قصد کیا اور قفلون کو توڑا اور خالد رضہ اپنے ساتہیون کے ساتہہ داخل ہوئے اور رومیون مین تلوار سے کام لیا یہانتک کہ مریم کے گرجے تک پہونچے وہان خالد رضہ کا لشکر اور ابوعبیدہ کا لشکر آپس مین ملے خالد رضہ نے دیکہا کہ ابوعبیدہ رضہ اور اون کے ساتہی نہین لڑتے خالد رضہ تعجب کی نظر سے دیکہنے لگے ابوعبیدہ بولے کہ اللہ نے اس شہر کو میرے ہاتہہ پر صلح سے فتح کر لیا خالد رضہ بولے یعنے تو اوسکو تلوار کے زور سے فتح کیا ہے مین کیونکر اون سے صلح کرون ابوعبیدہ رضہ نے کہا اے سردار

الله سے ڈر قسم الله کی مینے اُن لوگون سے صلح کی اور صلح نامہ لکھدیا خالد رضؓ بولے کہ تمنے میرے بن حکم کیون صلح کی اور مین تمپر حاکم تھا ابو عبیدہ رضؓ نے کہا قسم الله کی مجکو گمان نہ تھا کہ آپ مجہسی خلاف کرینگے اب میرے مقدمہ مین الله سے ڈرو مین ان سب لوگون کو اپنی پناہ دیچکا ہون اور الله اور رسول کیطرف سے امان دیچکا ہون اور میرے ساتھہ کے مسلمان سب اس سے راضی رہے اور قول توڑنا ہماری خصلت نہین الله تمپر رحم کرے ابو عبیدہ رضؓ نے دیکھا کہ خالد کے ساتھہ والے لوگ رومیون کے قتل پر طیار ہین ابو عبیدہ رضؓ نے بلند آواز سے کہا اے مسلمانو مین تمکو رسول الله صلی الله علیہ وسلم کی قسم دلاتا ہون کہ تم اپنے ہاتھہ مت بڑھاؤ یہانتک کہ ہم دیکھین کہ مین اور خالد کس بات پر اتفاق کرتے ہین اون لوگون نے قتل کرنا اور لوٹنا موقوف کیا اور سب مشورہ کے لیے جمع ہوئے مسلمانون کی ایک جماعت جن مین معاذ ابن جبل بھی تھے اونہون نے کہا کہ صلاح یہ ہے کہ جو ابو عبیدہ نے کیا اوسکو جاری رکھو پھر خالد سے کہا کہ جو تمنے تلوار سے فتح کیا اوسکو اپنے پاس رہنے دو اور جو ابو عبیدہ کیطرف ہے وہ اوسکو رکھین اور خلیفہ کو لکھو جو وہ کہین سو کرو خالد رضؓ نے کہا میں نے تمہارا مشورہ قبول کیا دمشق کے لوگون کو میں نے امان دی مگر توما اور ہربیس اور اون کے لشکر کو امان نہین ابو عبیدہ رضؓ بولے یہہ دونو پہلے میری صلح مین داخل ہوئے میری پناہ کو مت توڑو الله تمپر رحم کرے خالد رضؓ بولے کہ اچھا یہہ دونون اس شہر سے نکل جاوین توما نے کہا کہ مجکو اور میرے ساتھہ والون کو اس شہر سے نکل جانے دو خالد رضؓ نے کہا کہ تو ہماری پناہ مین ہے جس راہ سے چاہے چلا جا پھر جب تو ہماری لڑائی کے گھر مین پہونچ جاوے تو تو پناہ سے باہر ہے توما اور ہربیس بولے کہ ہم تین دن تک تمہاری پناہ مین ہین پھر تین دن کے بعد ہمارے لیے پناہ نہین وہ دونو اپنا سب مال اور اسباب ساتھہ لیکے چلے فتح سے پہلے ایک شخص جسکا نام یونس تھا دمشق سے نکلا تھا وہ مسلمان ہو گیا تھا خالد رضؓ تین دن کے بعد اوسکو اور چار ہزار آدمیون کو ساتھہ لیکر چلے رات دن چلتے تھے فقط نماز کے وقت اوترتے تھی اوسیطرح چلے گئے یہانتک کہ یونس نے جبلہ اور لاذقیہ کو طی کیا اور سمندر کے کنارے پر پہونچا وہان ایک گاؤن مین خبر ملی کہ ہرقل نے اون دونون کو انطاکیہ مین نہین آنے دیا اور اونکو قسطنطنیہ کی طرف بھیجا ہے یونس نے کہا کہ مجکو امید تھی کہ ہم اون سے سویرے اور سیرے مین ملینگے اب پٹینے دیکھا کہ وہ اوس سے چڑھ گئے اور تم ہرقل کے شہر مین ہو مجکو تمپر خوف آتا ہے فائدہ ولہم فاسولیس لیے تو تاریخ

واقدی کلکتہ مین چھاپی ہے اوسکی حاشیہ مین لکھا ہے کہ سوریہ ملک شام کا نام ہے جہان سے سیریا کا لفظ
نکلا ہے واقدی لکھتی ہین کہ خالد رض بولے کہ اللہ کے بہروسی پر چلو سب لوگ یہان تک چلے کہ خبر ملی کہ وہ
لوگ ایک میدان مین اوترے ہوئے ہین وہان سبزہ اور گھانس بہت ہے اور انہون نے اونٹا کیو
اپنی پیٹھ پیچھے چھوڑ دیا ہے خالد رض وہان پہونچے ابوبکر صدیق رض کے بیٹے عبدالرحمان رض نے قوما کا سر
کاٹا اور خالد رض نے ہربیس کو قتل کیا عبدالرحمان رض نے ہربیس کے ساتھیون کو تلوار سے قتل کیا سب
لوگون سے زیادہ ضرار رض نے رومیون کو قتل کیا پھر خالد رض دمشق مین آئے اور حضرت ابوبکر صدیق
رض کے مرنیکی ابھی اونکو خبر نہ تھی اونہون نے حضرت ابوبکر رض کو خط لکھا تب حضرت عمر رض نے ابوعبیدہ رض
کو لکھ بھیجا کہ مینے تمکو خالد کی فوج کا سردار کیا اونکی فوج کو اون سے لیلو اور خالد کا جھگڑا جو صلح اور فتح مین
ہے سو فتح صلح سے ہے نہ لڑائی سے کیونکہ تم حاکم ہو واقدی لکھتے ہین کہ مجکو خبر پہونچی ہے کہ خالد رض معزول
ہونیکی بعد جہاد مین اور زیادہ مضبوط رہے خصوصاً ابوالقدس کے قلعہ مین اس قلعہ کے پاس ایک بازار
لگتا تہا اوسمین سونا اور چاندی اور مال آتا تہا ابوعبیدہ کو اس بازار کی خبر ملی کہ اوس بازار کے قریب
ایک شہر ہے اوسکا نام طرابلس ہے اور وہ کنارہ شام کا ہے وہان ایک حاکم ہے کہ وہ اوس بازار
مین نہین آتا ہے ابوعبیدہ رض نے کہا اے لوگو تم مین کون ایسا ہے کہ اپنی جان اللہ کے واسطے
دیدیوے اور فوج کے ساتھ اس بازار تک جاوے عبداللہ جو حضرت جعفر طیار رض کے بیٹے تھے وہ او
کھڑے ہوئے اور بولے مین سب سے پہلے جاونگا وہ پانسو سوارون کے ساتھ چلے جب وہان پہونچے
خبر ملی کہ طرابلس کے حاکم کی بیٹی ایک بادشاہ کے ساتھ بیاہی گئی وہ لوگ اوسکو وہان لائی ہین اور
اوسکے ساتھ رومیون کے سوار ہین اور بازار مین بیس ہزار سے زیادہ ہین عبداللہ رض بولے کہ جو میری
مدد کریگا اوسکا اجر اللہ پر ہے اور جو پلٹ جاویگا اوسپر کچھ الزام نہین یہہ سنکر سب لوگون نے اونکا
ساتھ دیا عبداللہ رض صبح کی نماز پڑھکر اون لوگون پر جا پہونچے اور تلوار اور نیزہ سے لڑنا شروع کیا لڑائی
ہوتی رہی عبداللہ رض اون لوگون کے بیچ مین ہوگئے رومیون نے اونکو گہیر لیا اور دل نے پیٹھ پھیری
اور عبداللہ رض کی تلوار مین چھید پڑ گیا ابوعبیدہ رض کو خبر پہونچی اونہون نے خالد کو بھیجا خالد رض فوج
لیکر پہونچے اور رومیون کو تلوار سے قتل کیا طرابلس کے حاکم کو ضرار رض نے قتل کیا عبداللہ اور خالد رض
اور سب لوگ ابوعبیدہ رض کے پاس دمشق مین گئے واقدی رح دوسرے جگہہ لکھتے ہین کہ عبداللہ رض

جب حضرت عمر رضہ سے اور سب سے رخصت ہو کر چلے اور موتہ مین اپنے باپ جعفر رضہ کی قبر پر پہونچی اوترے
اور روئی اور دوسرے دن کی صبح تک وہان رہے جب وہان سے کوچ کیا مینے دیکہا کہ وہ روتی ہین
مینے پوچہا تو کہا آج کی رات مینے اپنے باپ جعفر رضہ کو خواب مین دیکہا اور اونپر دو سبز جوڑے ہین اور دو پر ہین
اور اونکی ہاتہہ مین ننگی تلوار ہے وہ تلوار مجکو دی اور فرمایا اے بیٹا اس سے اللہ کے دشمنون سے اور
اپنے دشمنون سے لڑائی کر کہ مین جہاد ہی کی باعث سے اس رتبہ تک پہونچا ہون اور گویا مین
تلوار سے لڑ رہا ہون یہانتک کہ اوسمین سوراخ پڑ گیا پہر آگے وہ حال گذرا جسکا اوپر بیان ہوا اب
بیان ہے قنسرین اور حمص وغیرہ کی فتح کا واقدی رح کے بیان کا خلاصہ یہہ ہے کہ پہر
ابو عبیدہ اور خالد فوج لیکر حمص پر پہونچی وہان کے لوگون نے صلح کا پیغام دیا ابو عبیدہ رضہ نے صلح کر لی
پہر ابو عبیدہ رضہ سے قنسرین والون نے برس بہر کی امان مانگی ابو عبیدہ نے برس بہر کا صلح نامہ لکہدیا
کہ اوسکا شروع ذی الحجہ کے چاند سے سن چودہ ہجری مین تہا پہر ابو عبیدہ رضہ کو حضرت عمر رضہ کا خط جہاد کی
تاکید مین پہونچا ابو عبیدہ رضہ حماۃ کیطرف آئی وہان کے لوگ اون کے پاس آئے اور اون کے ساتہہ انجیل
شریف تہی درویش اور پادری اوسکو اپنے ہاتہون پر لوگون کے آگے اوٹہائی ہوئے رکہتے تا کہ ابو عبیدہ
سے صلح طلب کرین ابو عبیدہ رضہ نے جب اونکو دیکہا ٹہیر گئے اور فرمایا تم کیا چاہتی ہو کہا ہم چاہتی ہین
کہ تمہاری صلح مین رہین کہ تم ہمکو اپنی قوم سے زیادہ پیارے ہو ابو عبیدہ نے اون سے صلح کر لی اور چلے
یہان تک کہ شیزر مین اوترے وہان کے لوگ سامنے آئے اون سے بہی صلح کر لی ابو عبیدہ نے کہا تمکو
ہرقل کی بہی کچہہ خبر ہے وہ بولے کہ ہمکو یہہ خبر پہونچی ہے کہ قنسرین کے حاکم نے بادشاہ سے مدد مانگی ہے اور
اوسنے جبلہ غسانی کو غسانیون مین اور نصرانی عربون مین بہیجا ہے اور اوسکے ساتہہ عموریہ کا حاکم
دس ہزار کی فوج مین ہے ابو عبیدہ بولے حسبنا اللہ ونعم الوکیل یعنے اللہ ہمکو بس ہے اور اچہا
کام بنانیوالا ہے ابو عبیدہ نے لوگون سے کہا کہ اس سردار کے مقدمہ مین کیا دیکہتی ہو ہمنے اوس سے قول
پورا کیا اور اوسنے دغا کی خالد بولے کہ اللہ اوسکی آگ مین ہے دس ہزار سوارون کی جگہہ پر
حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتہہ والون مین سے دس مرد لیکر اوسکا سامنا کرنیکو
جاونگا ابو عبیدہ بولے کہ اس واسطے تم ہی ہو خالد نے دس مردون کا نام لیا وہ سب بولے ہم
حاضر ہین خالد نے اور اونہون نے زرہ پہنی اور اون دشمنون کے ساتہہ رات کو چلے جب وہان

تہوڑی صبح تک چپی رہے خالد نے اور مسلمانون نے صبح کی نماز پڑہی ایکا ایک وہ لشکر آیا خالد رض
اون وسن مردون سمیت اوس فوج مین داخل ہوگئے جب قنسرین کا حاکم سامنے آیا خالد اوسکی
سامنے گئے اوسنے کہا مسیح تمکو سلامت رکہے اور صلیب تمکو باقی رکہے خالد رض بولے ہائے
تیری خرابی ہم صلیب کے پوجنے والون مین سے نہین ہین ہم محمد پیاری کے ساتہہ والون مین سے
ہین خالد نے پکار کر کہا لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ وان محمدا عبدہ ورسولہ مین خالد ہون
یہہ کہکر اپنے ہاتہہ سے اوسکو مارا اور اوسکو زین پر سے کہینچ لیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کے ساتہہ والون نے جلدی سے اوسکے ساتہہ والون پر تلوارین کہینچین اور لا الہ الا اللہ کا
اور اللہ اکبر کا نعرہ کیا اون کافرون نے ان لوگون کو ہر طرف سے گہیر لیا خالد نے حضرت
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتہہ والون سے فرمایا کہ میرے آس پاس رہو اور اس
مصیبت پر صبر کرو کہ بڑا خوف تمکو موت کا ہے اور اللہ کی راہ مین قتل ہونا تمہاری آرزو اور
خالد کی آرزو ہے اور جان لو کہ ہمارا رستہ اللہ تک کہلا ہوا ہے اور گویا تم رب کریم سے مل
گئے ہو اور اوس گہر مین رہے رہو جہان کا رہنے والا نہین مریگا اور وہان کا جوان بوڑہا نہین
ہوگا رافع ابن عمیرہ کہتے ہین کہ ہم اون کے بیچ مین ایسی تھے جیسے میدان مین ایک چہلا
اور ہمکو اونکی کثرت کی کچہہ فکر نہ تہی کیونکہ ہمکو اللہ پر بہروسا تہا ایکا ایک جبلہ نے پکار کے کہا کہ محمد صلی
اللہ علیہ وسلم کے ساتہہ والون مین سے تم کون ہو خالد نے اوسکو جواب دیا جبلہ نے کہا مینے تمکو
اس قیدی کی باعث سے باقی رکہا ہے کہا ایسا نہو مین تمپر حملہ کرون تم اوسکو قتل کرو سو تم اوسکو
چہوڑ دو کہ تم اور تمہارے ساتہہ والے قتل سے بچ جاوین کیونکہ تم تہوڑے ہو اور ہم بہت ہین
خالد بولے کہ مین اپنے قیدی کو بغیر قتل کئے نہین چہوڑونگا اور مجہکو کچہہ پروا نہین کہ اس کے
بعد تو کیا کریگا اور یہہ جو تو کہتا ہے کہ ہم بہت ہین سو اگر تو لڑائی مین انصاف چاہی تو ایک کے
بعد ایک میرا سامنا کرو اگر تمنے ہمکو قتل کر لیا تو تمہارا قیدی تمہاری طرف چلا جاویگا اور اگر
اللہ نے ہمکو تمپر قابو دیدیا تو مدد اللہ کے پاس سے ہے جسکو چاہتا ہے دیتا ہے تو جب تم اوس سے
پہلے مر گئے تو اوسکا مرنا تمپر بہاری نہوگا جبلہ نے اپنا سر جہکا لیا اور بولا کہ لڑائی مین انصاف
یہی ہے ابو بکر صدیق کے بیٹے عبد الرحمن رض نکلے اور رومیون کے پانچ سوار ایک کے بعد ایک

نکلے عبد الرحمن رضہ نے پانچون کو قتل کیا پھر جبلہ سے بڑی دیر تک لڑتے رہے اور زخمی ہوے خالد رضہ
نے قنسرین کے حاکم کو قتل کیا اور اوسکا سر پھینک دیا رومیون نے مسلمانون پر حملہ کیا اور بڑی لڑائی
ہوئی رافع ابن عمیرہ رضہ کہتے ہین کہ مینے خالد سے کہا کہ ہمپر قضا اوتری وہ بولی کہ مین وہ برکت
والی ٹوپی بھول گیا اور اوسکو ساتھہ نہ لایا اور مصیبتون مین اوسکی بڑی برکت تھی قسم اللہ کی
مین اسی سبب سے بھولا کہ یہہ قضا ٹلنی والی نہ تھی سو تلوارین چل رہی تھین ایکا ایک ایک آواز
دینے والے نے پکارا اے قرآن کے اوٹھانیوالو رحمان کی طرف سے تمکو خوشی آئی عبد اللہ حضرمی
کہتے ہین کہ ہم شیزر مین تھے اور ابو عبیدہ رضہ اپنے خیمہ مین تھے ایکا ایک وہ مسلمانون کو
پکارتے ہوئے نکلے ہم ہر طرف سے دوڑے اونہون نے کہا مین اسوقت سوتا تھا ایکا ایک حضرت
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور مجکو جھڑکا اور سختی سے فرمایا کہ تو ان لوگون
کی مدد سے غافل ہو رہا ہے اوٹھہ اور خالد سے مل جا کہ اوسکو اونہون نے گھیر لیا ہے اگر اللہ چاہے
تو تو اوس سے مل جاویگا واقدی کہتے ہین کہ ابو عبیدہ اپنے ساتھہ والون کے ساتھہ چلے ایکا
ایک دیکھا کہ ایک سوار دوڑا جاتا ہے اوسکے پاس پہونچی تو معلوم ہوا کہ وہ ام تیمم تھین بیوی
خالد کی اون سے پوچھا کہ تم کیون چلین کہا مینے تمہاری آواز سنی کہ خالد کو دشمنون نے
گھیر لیا مینے اپنے جی مین کہا کہ خالد کبھی عاجز نہین ہوتا اور اوسکے ساتھہ جناب محمد صلی اللہ
علیہ وسلم کی زلف ہے ایکا ایک مینے دیکھا تو ٹوپی کو دیکھا کہ وہ اوسکو بھول گئے ہین مین اوسکو
لیکر اون کی طرف دوڑی مصعب ابن محارب کہتے ہین کہ مینے دیکھا کہ صلیب کے پوجنے والے
بھاگے جاتے ہین ایکا ایک ایک سوار آیا خالد بولے تم کون ہو کہا مین تمہاری بیوی ام تمیم
ہون وہ برکت والی ٹوپی لائی ہون جسکی باعث سے تجکو مدد پہونچتی ہے اور اللہ پاک
کیطرف تو وسیلہ پکڑتا ہے تو اللہ تیری دعا قبول کرتا ہے اسکو لے قسم اللہ کی تو اوسکو اسی
دن کے لیئے بھولا تھا وہ ٹوپی اوس نے اونکو دی حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کی زلف سے ایک لو چمکا مصعب کہتے ہین کہ جونہی خالد رضہ ٹوپی سر پر رکھی اور اون
لوگون پر حملہ کیا اوسیوقت اون کے آگے والے پیچھے والون پر پلٹ گئے سب مسلمانون نے
حملہ کیا تھوڑی دیر مین کافرون نے پیٹھہ پھیری کوئی قتل ہوا کوئی زخمی ہوا کوئی قیدی ہوا

جبلہ سب سے پہلے بہاگا پہر ابو عبیدہ رضؓ نے کہا اے لوگو اب صلاح یہہ ہے کہ جلد قنسرین کیطرف چلو قنسرین
والون نے جب یہہ دیکہا دروازے بند کرلیے اور صلح پر اور جزیہ دینے پر راضی ہوگئے اور ابو عبیدہ رضؓ
نے قبول کرلیا اور صلح نامہ لکہدیا پہر ابو عبیدہ رضؓ حمص کیطرف چلے دیکہا کہ اون لوگون نے مضبوطی
کرلی ہے اور بادشاہ نے اون کے لیے زبردست فوج بہیجی ہے خالد رضؓ کو اوسکے گہیرنے کے لیے
چہوڑکر ابو عبیدہ رضؓ بعلبک کیطرف چلے وہان کا حاکم ہربیس سات ہزار سوارون کے ساتہہ آیا
ابو عبیدہ رضؓ نے لوگون سے کہا اللہ نے تمہاری مدد کی ہے اور یہہ شہر اون شہرون کے بیچ مین ہے
جنکو تمنے فتح کیا ہے تم لڑو اور جان لو کہ اللہ تمہارے ساتہہ ہے تمہاری مدد کریگا ابو عبیدہ نے اور
مسلمانون نے حملہ کیا ہربیس تہوڑی لڑائی کے بعد زخمی ہوکر بہاگا دوسرے دن ابو عبیدہ رضؓ نے
صلح کا پیغام بہیجا ہربیس نے نہ مانا اور لڑائی شروع کی ایک دن رومیون نے تیر پہینکے دو دن شہر سے
نکل نکل کر لڑے چوتہے دن ہربیس ننگے پاؤن سعید ابن زید رضؓ کے پاس آیا وہ اوسکو ابو عبیدہ رضؓ
پاس لائے اوس نے کہا کہ لڑائی کیوقت ہمارے خیال مین یہہ معلوم ہوتا تہا کہ تمہاری کثرت کنکرون
کیطرح پر ہے اور ہم بہورے گہوڑون کو دیکہتے تہے گویا اون کے سر ہوا مین ملے ہوئے ہین اور اونپر
وہ مرد سوار ہین جنکے کپڑے سبز ہین اور سبز جہنڈے ہین جب مین تمہارے بیچ مین آیا مینے یہہ کچہہ
نہین دیکہا وہ تمہاری فوج کیا ہوئے ابو عبیدہ رضؓ بولے کہ ہم مسلمان لوگ ہین اللہ ہماری گنتی
شریک ٹہرانی والون کی آنکہون مین بہت کردیتا ہے اور فرشتون سے ہماری مدد کرتا ہے جیسا بدر
کے دن کیا تہا اور یہہ ہمپر اللہ کا احسان اور فضل ہے اور اسی سے اللہ نے ہمیں تمہارے شہرون کو فتح
کردیا وہ بولا یہہ ملک شام جس نے فارس کے بادشاہون کو اور جرامقہ اور ترکون کو عاجز کردیا اوسکو
تمنے روندا اور ہمارا گمان نہ تہا کہ کبہی یہہ بات ہوگی اور یہہ شہر بہت مضبوط ہے اسکو سلیمان ابن
داؤد علیہ السلام نے اپنے واسطے بنایا تہا اور اوسکو اپنا مقام ٹہرایا تہا ابو عبیدہ رضؓ نے صلح کرلی
پہر ابو عبیدہ رضؓ رستن پر اوترے اور ایک تدبیر سے قلعہ کے اندر جا کر تلواریں کہینچین اور اللہ اکبر کی آواز
بلند کی رستن کے لوگون نے کہا کہ ہم تمسے نہین لڑینگے تم ہمارے مقدمہ مین انصاف کرو خالد رضؓ نے
کہا کہ تم مسلمان ہوجاؤ کچہہ لوگ اونمین سے مسلمان ہوگئے اور کچہہ لوگ اپنے دین پر رہے اور جزیہ قبول
کیا شیزر والون پر ہرقل نے ایک زبردست حاکم بہیجا تہا اوس نے صلح توڑ ڈالی تہی وہ لڑنے کو نکلے

مسلمان اونکے شہر مین داخل ہوئے اور لڑائی ہوئے اور شہر فتح ہوا ابو عبیدہ رضہ حمص کیطرف چلے حمص کے
حاکم نے لوگون کو لڑنے کی صلاح دی صبح کو حمص کے لوگ لڑنے کو نکلے تمام دن لڑائی رہی عکرمہ جو ابوجہل
کے بیٹے تھے خوب لڑے لوگون نے کہا اللہ سے ڈرو اور اپنی جان پر رحم کرو وہ بولے مین تو بتون کیطرف
سے لڑا کرتا تھا پہر آج اللہ اور رسول کی حکم برداری مین کیونکر نہ لڑون اور مین دیکھتا ہون کہ حورین
مجکو جہانکتی ہین اگر اونمین سے ایک ظاہر ہو جاوے بیشک دنیا کے لوگ اوسکے شوق مین مر جاوین اور
مین اونمین سے ایک کو دیکھہ رہا ہون کہ اوسکے ہاتھہ مین سندس کا ایک رومال ہے اور ایک جواہر کا پیالہ ہے اور وہ کہتی ہے
کہ ہمارے بیاہنے کے لئے جلد آ کہ ہم تیرے مشتاق ہین اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے وعدی
مین بیشک سچے ہین پہر عکرمہ تلوار لیکر مشرکون مین ڈوب گئے ایکا ایک وہان کا حاکم مرس نیزہ لیکر آیا
اور اوسپر پہنکا وہ اون کے دل پر پڑا وہ گر پڑے دوسرے دن پہر خوب لڑائی ہوئے ایک ہزار چہ سو رومی
قتل ہوئے اور انکا سردار قتل ہوا اون لوگون نے ابو عبیدہ رضہ کو شہر سونپ دیا مسلمانون مین ایک سو
تیس مرد شہید ہوئے تاریخ کامل مین ہے کہ مسلمانون نے اللہ اکبر کہا حمص کے بہت سے گھر ڈہی
پڑے اور دیوارین ہلنی لگین اور پہٹ گئین پہر دوسری بار اللہ اکبر کہا کچہ اس سے بڑہکر بات ہوئے
تب وہ صلح طلب کرنے کو نکلے ابن کثیر نے اپنی تاریخ مین ہجرت کے چودہوین برس کے احوال مین
لکھا ہے کہ اسی سال مین حضرت عمر رضہ نے غزوان کے بیٹے عتبہ کو بصرہ کیطرف بہیجا اور اونکو حکم بہیجا
کہ مسلمانون کے ساتھہ اوترین کہ فارس والے مدائن کو مدد نہ بہیج سکین شاہ ولی اللہ صاحب ازالۃ
الخفا مین لکھتے ہین کہ سمندر کے کنارے پر بصرہ کا بنانا اور جماعت جہاد کرنے والون کی وہان طیار
رکہنا اس باعث سے تھا کہ اوس جگہہ پر فارس اور ہندوستان کے جہاز جایا کرتے تھے ایسا
نہو فارس اور ہندوستان کے کافر وہان پہونچین اور مسلمانون پر گر پڑین مولانا جلال الدین سیوطی
رحہ تاریخ الخلفا مین لکھتے ہین کہ اسی سال مین بصرہ اور ابلہ فتح ہوا تاریخ کامل مین ہے کہ حضرت
عمر رضہ نے عتبہ ابن غزوان کو بصرہ کیطرف بہیجا وہ اور اون کے ساتھہ والے چہوٹی پل کے سامنے
پہونچے اور اوترے اور فرات کے سردار کو خبر پہونچی وہ چار ہزار کا لشکر لیکر آیا عتبہ رضہ نے پانسو
آدمیون کے ساتھہ اونپر جہاد کیا اور اون سب کو قتل کیا اور سردار کو قید کر لیا پہر عتبہ مہینہ بہر
وہان ٹہرے تب ابلہ کے لوگ لڑنے کو نکلے عتبہ رضہ نے اونپر جہاد کیا وہ لوگ شہر چہوڑکر چلے گئے

مسلمان شہر مین داخل ہوئے اور اونکو بھگا دیا **اب یرموک کی ندی پر بہت بڑی جہاد کا بیان ہے** واقدی رح لکھتے ہین کہ ہرقل کو خبرین پہونچین کہ مسلمانون نے حمص اور رستن اور شیزر کو فتح کیا اوسنے فوجین جمع کین اور شہر قیساریہ کیطرف فوجین بھیجین جو شام کے کنارے پر ہے تاکہ صور اور عکا اور طرابلس اور بیروت اور طبریہ کی نگہبانی کرین اور ایک لشکر بیت المقدس کیطرف بھیجا اور ہرقل نے منبر پر بیٹھکر کہا کہ مینے تم لوگون کو عربون سے ڈرایا تھا تمنے نہ مانا اور ضرور جو کچھ میرے تخت کے نیچے ہے وہ اسکی مالک ہو جاوینگے اور مین تم سے ایک بات پوچھتا ہون اور اوسکا جواب چاہتا ہون سردارون نے کہا اے بادشاہ جو چاہو سو پوچھو ہرقل نے کہا تم عربون سے مددمین بہت ہو اور گنتی مین زیادہ ہو اور جسمون مین بڑے ہو اور قوت مین زیادہ ہو پھر تم پر یہہ عاجزی کیون پڑ گئے اور ترک اور فارس تمہارے حملہ سے ڈرتے تھے اور بار بار اونہون نے تمہاری طرف قصد کیا اور شکست کھا کر چلے گئے اور اب تم پر ان لوگون کا غلبہ ہوا ہے جو تمام خلق سے بڑھکر کمزور ہین اون کے بدن ننگے مین اور اونکی کلیجے بھوکے ہین نہ سامان ہے نہ ہتیار ہے اونہون نے تمکو پکڑ لیا اور جوران پر قتل کیا اور اجنادین اور دمشق اور بعلبک اور حمص مین تم پر غلبہ کیا لوگ چپکے ہو رہے ایک پادری اوٹھا اور بولا اے بادشاہ تو جانتا ہے کہ عربون کو ہمارے اوپر کیون مدد دی گئے اوس نے کہا نہین پادری بولا اسلیئے کہ ہماری قوم نے اپنے دین کو بدل ڈالا اور مسیح جو مریم کے بیٹے ہین وہ جو باتین لائے تھے اوسکے یہہ لوگ منکر ہو گئے اور ایک نے ایک پر ظلم کیا اور اون مین وہ شخص نہین ہے جو نیک کام کا حکم کرے اور بری کام سے منع کرے اور اونہون نے اپنی نمازون کے وقت کو ضائع کیا اور بیاج کہایا اور زنا کیا اور اون مین گناہ اور بے حیائی کے کام پھیلے اور یہہ عرب لوگ اپنے رب کے اور اپنے نبی کے تابعدار ہین رات کو درویش ہین دن کو روزہ دار ہین اپنے رب کے ذکر مین اور اپنے نبی پر رحمت بھیجنے مین سست نہین ہوتے اون مین وہ شخص نہین ہے جو زبردستی کرے اور ایک پر ایک غرور نہین کرتا سچائی اونکا لباس ہے اور اللہ کی عبادت اونکا اوڑھنا ہے اگر حملہ کرتے ہین نہین پلٹتے ہین اور اگر ہم اون پر حملہ کرتے ہین پیٹھ نہین پھیرتے ہین وہ جان چکے ہین کہ دنیا فنا ہو جائیگی اور عقبی باقی رہے گی بادشاہ بولا بیشک اسی باعث سے عربون کو ہمارے اوپر مدد دی گئی اور جب تیرا یہہ قول ہے تو مجکو تمہاری مدد کی کچھ حاجت نہین اور تمہاری بیچ مین مین نہین رہونگا اور مین چاہتا ہون کہ ان لشکرون کو اون سے

شہرون مین بہیدون اور اپنے مال کو اور اپنے لوگون کو لیکر زمین سوریہ کو چھوڑکر قسطنطنیہ کیطرف اوتر ون
لوگ بولے اے بادشاہ یہہ مت کر ہم اس لشکر کو لیکر عربون سے لڑینگے شاید ہم پر مدد اوترے اور اگر
ہمارے دشمنون کی مدد ہوگی تو ہم اپنے جان کی نجات مانگینگے تب ہرقل نے روم کے پانچ بادشاہو
کے ساتھہ لشکر بہیجنے کا قصد کیا اور چہ لاکہہ کی فوج نصارا کی جمع ہوئے اور ایک راوی نے کہا ہے کہ وہ
سب سات لاکہہ تھی رومیہ کا بادشاہ جو قناطر تھا او سکو طرسوس اور جبلہ اور لاذقیہ کے برجے پہانک
پر بہیجا اور جرجیر کو معرات اور سرمین پر بہیجا اور قور یر کو حلب اور حماۃ پر اور دریجان کو زمین عواصم
پر بہیجا اور وہی زمین قنسرین کی ہے اور باہان ارمنی کو اون کے پیچہے لشکرون کے ساتھہ بہیجا جب
یہہ لشکر شیزر مین پہونچا جاسوسون نے ابو عبیدہ کو خبر پہونچائی وہ اوسوقت جابیہ مین تھے اسکو سنکر
بولے لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم یعنے کہین بچاؤ اور کہین زور نہین مگر اللہ کی مدد سے
جو اونچا ہے عظمت والا ابو عبیدہ رضنے لوگون سے صلاح پوچہی وہ بولے اے سردار آپ کی حق
مین قرآن کی کچہہ آیتین اوتری ہین آپ وہ ہین کہ آپ کے حق مین حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے
کہ ہر امت کے واسطے ایک امانت دار ہے اور اس امت کا امانت دار ابو عبیدہ ہے جراح کا بیٹا سو آپ
ہمکو مشورہ دیجئے ابو عبیدہ بولے کہ تم بولو پہر مین بہی بولونگا بعضون نے کہا کہ وادی القریٰ کے
پاس چلئے اور مسلمان مدینہ شریف کے نزدیک رہین اور حضرت عمر رضکے پاس سے مدد پہونچیگی جب
یہہ لوگ ہماری طرف آوینگے ہم اونپر غالب ہونگے ابو عبیدہ رضنے اسکو سنا قیس ابن ہبیرہ بولے کہ اللہ
پر بہروسا کرو اس جگہہ سے نہ سرکو اگر فتح نہوگی تو ثواب ہاتہہ سے نہین جائیگا خالد بولے کہ یہہ جابیہ
قیساریہ کے قریب ہے وہان بادشاہ کا بیٹا قسطنطین چالیس ہزار کی فوج مین ہے اور اردن والے
تمہارے خوف سے جمع ہوئے ہین میری صلاح یہہ ہے کہ اس جگہہ سے چلو یہانتک کہ یرموک مین اوترو
خالد کی بات کو سب نے پسند کیا ابو عبیدہ رضنے خالد کے لشکر کو آگے بہیجا جب یہہ لشکر چلا وہ
رومی جو اردن مین جمع تھے اونہون نے مسلمانون کے لشکر کا غل شور سنا اونہون نے آکر خالد رضسے
سامنا کیا مسلمانون نے تلوارین نکالین رومی بہاگے مسلمانون نے اونمین کے بہتون کو
قتل کیا اور خالد نے اون کے بہاگنے مین اونکو اردن تک پہونچایا بہت لوگ اوس مین ڈوب
گئے پہر خالد ابو عبیدہ کے لشکر مین آئے اور یرموک مین اوترے اودہر سے باہان کی فوج یرموک

مین پہونچے جب مسلمانون نے دشمنون کی کثرت دیکھی بولے لاحول ولاقوۃ الا باللہ العلی العظیم عطیہ ابن
عامر کہتے ہین کہ مینے دیکھا کہ مسلمانون کے رنگ بدل گئے اور بیقراری اون سے ظاہر ہوئے اور وہ لاحول
ولاقوۃ الا باللہ العلی العظیم کے کہنے مین سست نہین ہوتی تھے ابو عبیدہ رض اونکی طرف دیکھتے تھے
اور کہتے تھے ربنا افرغ علینا صبرا وثبت اقدامنا یعنے اے ہمارے رب ہمارے اوپر صبر کو اونڈیل
دے اور ہمارے قدمون کو ثابت رکھہ باہان نے جرجیر کو بہیجا اوس نے آکر ابو عبیدہ رض سے کہا کہ دیکھو
تمہارے اوپر کتنی فوج آئی ہے تم اپنے شہرون کو چلے جاؤ بادشاہ تمپر احسان کرتا ہے اور اوس کے جتنے شہر تمنے
تین برس سے لئے وہ تمکو دیتا ہے ابو عبیدہ رض بولے کہ تو ہمکو تلوار سے ڈراتا ہے ہم تلوار سے نہین
ڈرتے اور ہمکو اپنے معاملہ مین یقین ہے اور ہم ضرور تمہاری زمین کو فتح کرین گے اور تمہارے
بادشاہ کے خزانے لیوین گے جیسا کہ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے وعدہ کیا ہے اور
ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا وعدہ خلاف نہین ہوتا باہان نے جبلہ غسانی کو بہیجا اوس نے یہی
جواب پایا کہ یا مسلمان ہو جاؤ یا جزیہ دو یا تلوار ہے جبلہ لڑائی پر طیار ہوا اور قوم غسان مین کے ساٹھہ
ہزار لیکر لڑنے آیا خالد رض بولے کہ بیشک جبلہ ہم مین کے اون مردون کو دیکھیگا جو لڑائی مین اللہ کے
سوا کسی چیز کو نہین چاہتے اے مسلمانو وہ لوگ ساٹھہ ہزار ہین اور ہم تیس ہزار ہین اور مین
چاہتا ہون کہ اپنی فوج مین سے تیس مردون کو لیجاؤن ہر مرد دو ہزار نصرانیون سے لڑے لوگون
کو تعجب آیا ابو سفیان نے کہا یہہ بات کون مانے گا خالد نے کہا چپ رہ اور دیکھہ مسلمانون مین کے
سوارون مین سے مین کن لوگون کو چن لیتا ہون جب تو اونکو دیکھیگا پہچانیگا کہ وہ ایسے مرد ہین
جنہون نے اپنی جانین اللہ کے واسطے دین ہین اور لڑائی سے اللہ کے سوا کسی چیز کو نہین چاہتے
ہین اور جسکے دل کا یہہ حال اللہ جانتا ہے اوسکی مدد اللہ پر واجب ہے اگرچہ وہ آگ کے ٹکڑون
پر چلے ابو سفیان نے کہا اگر تمہارا یہی ارادہ ہے تو ساٹھہ ہزار کے واسطے ساٹھہ مردون کو لے جاؤ
ابو عبیدہ رض بولے کہ ابو سفیان نے بہت اچھا مشورہ دیا خالد رض نے نام لیلے کر ساٹھہ آدمیون کو
پکارا سب سے پہلے حضرت زبیر رض کو اور اون کے بعد فضل بن عباس رض کو چن لیا اسیطرح واقدی
رح نے اون مین سے تین تالیس آدمیون کے نام لکھے ہین جنکو خالد رض نے پکارا جیسے عدی ابن
حاتم اور حذیفہ ابن یمان اور جابر ابن عبد اللہ اور ابو ایوب انصاری اور ابو بکر صدیق رض کے

بیٹے عبدالرحمان رض اور حضرت عمر رض کے بیٹے عبداللہ رض ہین اللہ اون سب سے راضی رہے یہہ سب طیار ہوئے
اور بولے قسم اللہ کی ہم اپنے دشمنون سے لڑینگے اوس شخص کیطرح جو اللہ پر بہروسا رکہتا ہے اور
عقبیٰ کی طلب مین جان دیتا ہے خالد رض اون سب کے ساتہہ چلے اور جبلہ کی فوج کے سامنے کہڑے
ہوئے جبلہ بولا کہ تم ساٹھہ آدمی ہمسے لڑنے آئے ہو اور مین تمپر ساٹھہ ہزار سے حملہ کرونگا تو تم مین
سے کوئی باقی نہین رہیگا اون ساٹھہ ہزار نے ملکر حملہ کیا اور شدت کی لڑائی ہوئی تمام دن لڑتے
رہے سورج ڈوبنے کے قریب ہوا ایکا ایک نصرانیون کی فوج بہاگی اور مسلمانون نے بلند آواز سے
کہا لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ الملک ولہ الحمد وہو علی کل شئی قدیر یعنے اللہ کے سوا کوئی مالک
نہین وہ اکیلا ہے اوسکا کوئی شریک نہین اوسیکے واسطے بادشاہی ہے اور اوسیکے لیے تعریف ہے
اور وہ ہر ایک شے پر قادر ہے اور میدان کو ڈہونڈا تو معلوم ہوا کہ غسانیون مین کے پانچ ہزار قتل
ہوئے اور اصحابون مین سے دس شہید ہوئے اور پانچ قید ہو گئے باہان نے جبلہ سے حال پوچہا
اوسنے کہا اے بادشاہ ہمارا اونپر غلبہ رہا جب اندہیرا شروع ہوا گویا ہمکو کسی نے پکارا اور ہماری
فوج کو پریشان کر دیا اور اون لوگون پر اللہ کی مدد ہے اگر یہہ نہوتا تو ہمین سکے ساٹھہ مرد ساٹھہ
ہزار سے لڑنیکو نہ نکلتے واقدی فرماتے ہین کہ وہ پانچ جو قید ہوئے وہ باہان کے سامنے پہونچے باہان
جبلہ نے کہا کہ اون لوگون مین ایک مرد ہے کہ سب آدمی اوس سے ڈرتے ہین باہان نے کہا مین
ضرور اوسکو بلاتا ہون اور ان پانچون کے ساتہہ اوسکو قتل کرتا ہون باہان نے کہلا بہیجا کہ ہمارے
پاس ایک قاصد بہیجو مگر وہی آوے جسکا نام خالد ہے قاصد نے آکر کہا کہ بادشاہ نے کہا ہے کہ ایک
مرد کو ہمارے پاس بہیجو خالد بولے مین خود جاؤنگا خالد چلے اور سو مرد اون کے ساتہہ چلے اور
اللہ اکبر اور لا الہ الا اللہ پکارا جب رومیون کی فوج کو دیکہا خالد نے اور اون کے ساتہہ والون
نے چلا کر کہا لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ وان محمدا عبدہ ورسولہ خالد باہان تک پہونچے اوسنے
کہا اللہ کا شکر ہے جس نے ہمارے سردار مسیح کو سب نبیون سے افضل کیا اور ہمارے بادشاہ کو
بادشاہون سے افضل کیا ہے خالد رض بولے اللہ کا شکر ہے جس نے ہمکو ایسا بنایا کہ ہم اپنے
نبی پر اور تمہارے نبی پر اور سب نبیون پر ایمان لاتے ہین اور ہمارا حاکم جسکو ہمنے اپنے کامون
کا اختیار دیا اوسکو اللہ نے ہماری طرح کا ایک مرد بنایا اوسکو ہمپر کچہہ بڑائی نہین ہے مگر یہہ کہ

ہمسے زیادہ اللہ سے ڈرنیوالا ہو باہان بولا اے عرب کے لوگو تم مین سے کچھہ لوگ آتی تھی اور ہمسے انعام مانگتے تھے
پھر ہم اون سے احسان کرتے تھے اور تمہارے مہمان کی عزت کرتے تھے اور ہمارا یہہ گمان تھا کہ عرب کی سب
قومین ہمارے احسان کے شکر گذار ہین اور اب تم لڑنے کو آئے ہو اور تم سے پہلے جو لوگ گنتی مین اور
ہتیارون مین اور مال مین تم سے زیادہ تھے وہ لڑنے آئی ناامید ہوکر چلے گئے اور تمسے زیادہ کوئی قوم کمزور نہ تھے
کیونکہ تم بالون کے اور اونٹون کے اور مشقت کے لوگ ہو خالد نے پھر دین کی باتین شروع کین باہان بولا
کہ اے خالد مین چاہتا ہون کہ تم میرے بھائی اور دوست ہو جاؤ خالد نے کہا یہہ تو بڑی خوشی ہے اگر
اللہ تیرے بات کو پورا کرے باہان بولا یہہ کیونکر ہو خالد بولے کہ تو گواہی دے کہ اللہ کے سوا کوئی مالک نہین
وہ اکیلا ہے اوسکا کوئی شریک نہین اور محمد اللہ کے پیغام پہنچانیوالے ہین جنکی بشارت عیسی مسیح نے
دی ہے جب تو یہہ کرے تو تو میرا بھائی ہے اور مین تیرا بھائی ہون باہان بولا مین اپنا دین نہین چھوڑ
سکتا خالد بولے پھر مین بھی تیرا بھائی نہین بن سکتا اور یہہ جو تو نے کہا کہ تم اپنے پاس والے عربون کو
انعام دیتے تھے سو ہمکو معلوم ہے اور یہہ جو تو نے ہمارا ذکر کیا کہ ہم محتاج ہین اونٹون کے چرانے والے اور اکثر
ہم مین سے چرانے والے ہین اور ہم لوگ محتاجی اور مشقت مین ہین سو ہمارا یہی حال ہے ہمکو اللہ نے
اوس جگہہ اوتارا ہے جہان نہ نہرین ہین نہ درخت ہین نہ کھیت ہین مگر بہت تھوڑے سے اور ہم لوگ جہالت مین
تھے اور ہم مین جو قوی تھا وہ کمزور کو کہا جاتا تھا اللہ کو چھوڑ کر یعنے اور ون کو کام کے بنانے کا مختار جان کر
بتون کو پوجتے تھے جو نہ سنتی ہین نہ دیکھتے ہین نہ نفع دیتے ہین ہم اوپر جھکے ہوئے تھے یہانتک کہ اللہ نے
ہم مین ایک نبی عربی کو بھیجا جنکا حسب نسب ہم پہچانتے ہین وہ نبی سردار پرہیزگار اونہون نے اسلام
کو ظاہر کیا وہ ہمارے پاس قرآن لائے اور ہمکو سیدہی راہ دکھلائی اللہ نے اون پر نبیون کو ختم کردیا اونہون
نے ہمکو حکم کیا کہ تمام جہان کے مالک کو پوجین اور اوس کے ساتھہ کسی چیز کو شریک نہ کرین اور اوسکو چھوڑ کر
یعنے کام بنانے کا مختار جان کر کسی بت کو نہ پوجین اور اوسکو چھوڑ کر یعنے اپنے کام بنانے کا اور کسیکو
مختار جان کر کسیکو دوست نہ بناوین اور نہ سجدہ کرین سورج کو نہ چاند کو نہ آگ کو نہ صلیب کو نہ قربان
کو اور نہ سجدہ کرین مگر اللہ تعالی کو اور اپنی نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے نبی ہونے کا اقرار کرین
سو ہمنی اونکا کہنا مانا اونہون نے ہمکو جو جو حکم کیے اون مین یہہ بھی ہے کہ جو ہمارے دین کا تابع نہو
اوسپر جہاد کرین جو اللہ کا منکر ہوا اور اوس کے ساتھہ کوئی شریک ٹھہرایا سو مین تجکو اللہ کے پوجنے

سکے لیے بلاتا ہون لتو اوسکو چھوڑ کر کسی کو دوست مت بنا اور اوس کے واسطے بیوی اور قیامت ٹہرا اوسکا کوئی شریک نہین ہے اوسکو اونگھ اور نیند نہین پکڑتی جس نے ان باتون کا اقرار کیا او ہمارا تابع ہوا وہ ہمارا بھائی ہے اور جس نے مسلمان ہونے سے انکار کیا تو جزیہ اوسکے خون اور مال کو بچا لیتا ہے اور جس نے اسلام سے اور جزیہ سے انکار کیا تو تلوار ہمارے اور اوسکے بیچ مین فیصلہ کرنے والے ہی یہانتک کہ اللہ تعالی فیصلہ کردے باہان بولا کہ تم جو چاہو سو کرو ہم اپنے دین سے نہین پھرین گے اور جزیہ بھی نہین دین گے اب تم اللہ کی نام پر میدان مین نکلو خالد بولے کہ مین گویا دیکھ رہا ہون کہ تمہاری فوجین بھاگ گئین اور تو ذلیل ہوکر حضرت عمر رضہ کے آگے پہونچایا جاویگا اور قتل کیا جاویگا اسیر باہان غصہ مین آگیا اور بولا کہ اب مین تیرے ساتھہ کے پانچون کو قتل کرتا ہون خالد بولے کہ اگر تو اونکو قتل کریگا تو مین تجکو اس تلوار سے قتل کرونگا خالد نے اور اون کے ساتھہ والون نے تلوارین کھینچین باہان چلایا اے خالد ٹھیر جا تو قاصد ہے اور قاصد پر قتل واجب نہین ہوتا تو اپنی لشکر کیطرف چلا جا اور لڑائی کی طیاری کر اللہ جسکو چاہی گا مدد دیگا تب خالد نے تلوار میان مین کرلی اور کہا اون قیدیون کو کیا کریگا کہا مین اونکو چھوڑ دونگا باہان نے اون سب کو چھوڑ دیا خالد رضہ اپنی ساتھیون سمیت اپنے مقام مین آئے دوسرے دن لڑائی کی طیاری ہوئی پہلے دن تھوڑے سی لڑائی ہوئی رومیون مین تھوڑے لوگ قتل ہوئے مسلمانون مین دس شخص شہید ہوئے اون مین سے ایک کا نام سُوَید تھا جب وہ زخمی ہوی اون کے چچا نے رات کے وقت اونکو ڈھونڈا جب اونکو پایا اونہون نے اپنی چچا سے کہا کہ حورین میرے آس پاس ہین میری روح کے نکلنے کا انتظار کر رہی ہین اون کے چچا اونکو اوٹھا کر لشکر مین لائے وہان اونہون نے انتقال کیا باقی رات مسلمان لوگ قرآن پڑہتی رہے اور اللہ سے مدد مانگتی رہے باہان جب اپنے لشکر مین گیا کہنے لگا کہ تم لوگون نے اپنا دین بدل ڈالا اور تمہاری حکومت مین ظلم ہوتا ہے اسی باعث سے عربون کو تم پر غلبہ دیا گیا ہے اوسوقت ایک مرد اوٹھ کھڑا ہوا اور بولا اے بادشاہ مین تمہارے دین مین ہون اور میری سو بکریان تھین میرا بیٹا اونکو چراتا تھا تمہارے ایک امیر نے وہان خیمہ کھڑا کیا اور کچھ بکریان لیلین باقی اوس کے ساتھہ والون نے لی لین میری بیوی اوس کے پاس شکایت کرتے ہوئے گئے اوسکو اپنے پاس بلوایا جب اوسکو بڑی دیر لگی تو اوسکی بیٹے نے جھانک کر دیکھا تو وہ کیا دیکھتا ہی کہ وہ امیر

اوس کے مان کے ساتھہ لیٹا ہوا ہے وہ لڑکا چلایا تو اوس امیر نے اوس لڑکے کے قتل کا حکم کیا وہ قتل کیا گیا
اور مین اپنے بیٹے کو چھوڑانے کے لیے آیا تو اوس کے حکم سے مجپر تلوار لگائی گئی اور میرا ہاتھہ کاٹا گیا اوس نے
اپنا ہاتھہ کٹا ہوا دکھلا دیا باہان غصہ مین آیا اور بولا تو اوسکو پہچانتا ہے کہا ہان وہ یہہ ہے اور ایک امیر کیطرف
اشارہ کیا باہان نے اوس امیر کیطرف غصہ سے دیکھا وہ بہی غصہ مین آیا اور امیر بھی اوس کے طرفدار
ہو کر غصہ مین آئے اور اوس فریاد کرنے والے کو تلوارون سے قتل کر ڈالا اور باہان دیکھتا رہا اور
زیادہ غصہ مین آکر بولا کہ ہای تمہاری خرابی تم کیونکر فتح کے امیدوار ہو اور تم ایسے فعل کر رہے ہو
ضرور اللہ تعالی تم سے بدلہ لیگا اور جو تمکو دیا ہے وہ تم سے چھین لیگا اور اون لوگون کو دیگا جو نیک
کام کا حکم کرتے ہین اور برے کام سے منع کرتے ہین جب صبح ہوئی باہان بولا مین ایسے لوگون کے ساتھہ
ہو کر نہین لڑتا جو ظلم کرتے ہین لوگ بولے تو لڑائی ہمپر ڈالدے یا وہ ہمکو قتل کرین گے یا ہم اونکو قتل
کرین گے باہان سات دن تک نہین لڑا آٹھوین دن اوس نے ایک نصرانی عرب کو جاسوسی کے
لئے بھیجا وہ آیا اور مسلمانون کے لشکر مین ایک دن اور ایک رات رہا اوس نے مسلمانون کو دیکھا کہ اونکو
کچھہ فکر نہین ہے مگر اپنے کام کا سنبھالنا اور نماز اور قرآن پڑہنا اور سبحان اللہ کہنا اونمین نہ ظلم ہے
نہ زبردستی ہے ابو عبیدہ رضہ کو دیکھا کہ وہ سب سے زیادہ عاجز ہین کبھی زمین پر بیٹھتے ہین کبھی زمین پر
سو رہتے ہین اور جب نماز کا وقت آتا ہے وہ لوگون کو نماز پڑہاتے ہین وہ جاسوس بادشاہ کے پاس گیا
اور کہا مین اون لوگون کے پاس سے آتا ہون جو رات کو کہڑے رہتے ہین دن کو روزہ رکھتے ہین نیک
کام کا حکم کرتے ہین بری کام سے منع کرتے ہین باہان بولا کہ یہہ لوگ مدد دیئے جاوینگے مگر مینے ایک تدبیر سوچی
ہے اونپر غفلت کے وقت جا پڑون جب اون کے پاس سامان نہو باہان نے فوج طیار کی اور مسلمانون
کو کچھہ خبر نہ تھی ابو عبیدہ رضہ نے صبح کی نماز پڑہائی اور پہلی رکعت مین والفجر پڑہی یہانتک کہ یہہ آیت پڑہی
ان ربک لبالمرصاد یعنے تیرا رب بیشک تاک مین ہے تب ایک آواز دینے والے نے آواز دی کہ تمکو
اون لوگون پر قابو ملگیا اور اونکا داؤ کچھہ کام نہ آویگا اور اللہ نے یہہ آیت تمہارے سردار کی زبان پر تمہاری
بشارت دینے کے لیے جاری کی ہے مسلمانون نے یہہ آواز سنکر تعجب کیا ابو عبیدہ رضہ نے دوسری رکعت
مین والشمس پڑہی یہان تک پہونچی فدمدم علیہم ربہم بذنبہم فسویہا ولا یخاف عقباہا
پس ہلاکی بھیجی اونپر اون کے رب نے پہر اوس کو برابر کر دیا اور اوسکو یہہ ڈر نہین کہ وہ بدلہ لینے لگے

ایکا ایک آواز دینے والے نے کہا کہ بات پوری ہوئی یہہ نشانی مدد کی ہے جب ابوعبیدہ رض نماز پڑھ چکے بولے
اے لوگو تمنے آواز دینے والے کی آواز سنی وہ بولے ہان سنی ابوعبیدہ رض بولے قسم اللہ کی یہہ مدد کا آواز
دینے والا ہے اللہ ہماری مدد کریگا اور اون پر عذاب بھیجیگا جسطرح اگلی قومون پر بھیجا پھر ایکا ایک
رومیون کی فوج آپہونچی ابوعبیدہ رض بولے لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم پھر ابوعبیدہ رض بولے خالد رض
کہان ہین وہ بولے مین حاضر ہون خالد رض نے جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھہ والون مین سے
پانسو سوارون کو نام لیلیکر پکارا وہ سب ملکر نکلے جب رومیون کی فوج نزدیک آگئی ابوعبیدہ رض نے آسمان
کیطرف دیکھا اور کہا یا اللہ ہم تجھی کو پوجتے ہین اور تجھی سے مدد مانگتے ہین اور تجکو اکیلا جانتے ہین اور
تیرے ساتھہ کسی چیز کو شریک نہین ٹھہراتے اور یہہ دشمن تیرے اور تیرے کلام کے منکر ہین اور تیرے
واسطے بیٹا ٹھہراتے ہین یا اللہ اون کے اوپر ہماری مدد کر تو نے اپنی کتاب مین فرمایا ہے کہ اللہ کو پکڑے
رہو وہی تمہارا مالک ہے اور بہت اچھا مالک ہے اور بہت اچھا مددگار ہے یا اللہ اون کے پاؤن
کو ہلادے اور اون کے دلون مین دہڑکا ڈالدے اور ہمارے اوپر تسلی اوتار اور پرہیزگاری کا
کلمہ ہم سے چپٹادے اور اپنے دشمنون سے ہمکو پناہ دے اے وہ شخص جو وعدے کو خلاف نہین کرتا ایکا ایک
رومیون نے ملکر حملہ کیا اور بہت بڑی شدت کی لڑائی ہوئی آخر ضرار رض نے جاکر وردیجان کو قتل کیا
واقدی رح لکھتے ہین کہ ایک راوی نے کہا ہے کہ مسلمان یرموک کے دن چھبیس ہزار تھے دوسرے راوی
نے کہا ہے کہ اکتالیس ہزار تھے اور یہی بات زیادہ معتبر ہے یرموک کی لڑائی مین تیسرا دن بہت سخت
تھا لڑتے لڑتے رات ہوگئی اور کافر بہت قتل ہوئے اور مسلمان تھوڑے قتل ہوئے جب رات کا
اندہیرا چھا گیا دونون اپنے اپنے ٹھکانے پر گئے مسلمانون کو نماز کے سوا کوئی فکر نہین تھی اور بعد اوسکے
زخمون کو باندہا اور ابوعبیدہ رض نے اون کو دو نمازین اکٹھی پڑھائین صبح کو نماز کے بعد پھر لڑائی
شروع ہوئی اس روز بہت بڑی سخت لڑائی ہوئی عورتون نے بھی خوب کافرون پر تلوارین لگائین
رومیون مین چالیس ہزار بلکہ زیادہ قتل ہوئے اور خالد رض کے ہاتھہ مین اوس دن نو تلوارین
ٹوٹین خالد رض ایک کافر سے لڑ رہے تھے ایکا ایک گھوڑے پر سے گر پڑے اوس نے اون کی پیٹھہ
پر تلوار لگائی مگر اثر نہوا خالد رض اوٹھے اور اون کی ٹوپی گر پڑی وہ چلائے کہ میری ٹوپی تب ایک
شخص نے وہ ٹوپی اوٹھادی خالد نے اپنے سر پر رکھہ لی وہ بولا اس حالت مین تم کہتے ہو کہ میری

ٹوپی خالد بولے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب رخصت کے حج مین اپنے سر کے بال اوتارے
مینے آپ کے سر کے آگے کے بال لے لیے آپ نے فرمایا اے خالد تو ان بالون کو کیا کریگا مینے کہا کہ یا
رسول اللہ مین انسے برکت لونگا اور ان سے قوت چاہونگا اپنے دشمنون سے لڑنے مین آپ نے
فرمایا تجکو ہمیشہ مدد دیجائیگی جب تک یہہ بال تیرے ساتھہ رہینگے سو مینے ان بالون کو اپنی ٹوپی
مین رکہا ہے اور جب یہہ ٹوپی میرے سر پر ہوئی ہے اور مین کسی فوج سے ملا ہون مینے اون کو
بہگادیا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی برکت سے پہر خالد نے اوس کافر پر تلوار لگائی لوگ
اوسکو اوٹھا لے گئے اور وہ مر گیا واقدی لکھتے ہین کہ رومیون کے لشکر مین حمص کے لوگون مین
سے ایک مرد تھا وہ حمص کے رئیسون مین سے تھا جب رومی یرموک مین جمع ہوئے اور کہیت مین
اوترے وہ مرد اوسی جگہہ رہتا تھا کہ وہان کی ہوا اچھی تھی اوس مرد نے رومیون کی ضیافت
کی جب وہ لوگ کہانے سے فارغ ہوئے بولے کہ اپنی بیوی کو بلا اوس نے نا نا اور اونکو برا کہا اون
لوگون نے اپنی بات پر ہٹ کی اور اوسکی بیوی کو پکڑا اور سارے رات اوس کے ساتھہ کہیلتے رہے
وہ مرد رویا اور چلایا اور اونکو بددعا دی اون لوگون نے اوسکی بیٹے کو قتل کیا اوسکی مان نے
فوج کی سردار سے فریاد کی اوس نے کچھہ نہ سنا اور اوس کے لڑکے کا بدلہ نہ لیا وہ عورت بولی قسم اللہ
کی عربون کا تمپر غلبہ ہوگا وہ بددعا دیتی ہوئے پلٹ گئے اوس مرد نے مسلمانون سے کہا کہ یہہ لشکر
جو تمہارے سامنے اوترا ہے بہت بڑا ہے مین ایک داؤ کرتا ہون اوس جگہہ ایک تالاب تھا
رومیون کو اوسکی خبر نہ تھی اوس مرد نے مسلمانون سے کہا تم رات کے وقت پانسو آدمی جا کر اونسے
لڑو اور پہر بہاگ چلو مسلمانون نے یہی کیا اوس مرد نے رومیون سے کہا دیکھو مسلمان بہاگی
جاتی ہین اون کے پیچھے دوڑو وہ لوگ گہبرا کر دوڑے اوس مرد نے اونکو اوس تالاب کے گہرے
مقام پر کہڑا کر دیا اور کہا اس مقام مین پانی تہوڑا ہے وہ لوگ پانی مین گر پڑے اور بیشمار
لوگ پانی مین ڈوب گئے صبح کو رومیون کو خبر ہوئے کہ مسلمان بہاگے نہین وہ اپنے مقام مین
ہین صبح کو ابو عبیدہ نے نماز کے بعد جہاد شروع کیا ماہان لڑنے کو نکلا آخر بہاگ چلا ایک مسلمان
نے جا کر اوس کو قتل کیا ابو عبیدہ نے کافرون کی لاشون کو گنا تو وہ لاشین ایک لاکہہ پانچ ہزار
تہین اور قیدی چالیس ہزار تہی اور مسلمانون مین چار ہزار شہید ہوئے واقدی مکحول سے

روایت کرتے ہین کہ یرموک کی لڑائی رجب مین سن پندرہ مین تھی اس لڑائی کے بعد سب مسلمان
دمشق مین جمع ہوئے ابن کثیر رح نے یرموک کے لڑائی کے ذکر مین لکھا ہے کہ جرجیر جو نصاری کے
بڑے سردارون مین سے تھا نکلا اور خالد کو بلایا اور کہا سچ کہو کیا تمہارے نبی پر کوئی تلوار آسمان
سے اوتری ہے اور وہ تلوار اونہون نے تمکو دی ہے کہ تم جسپر تلوار کھینچتے ہو اوسکو بھگا دیتے ہو
خالد رض بولے نہین کہا پھر تمہارا نام سیف اللہ یعنے اللہ کی تلوار کیون رکھا گیا فرمایا کہ اللہ نے ہم
مین اپنے نبی کو بھیجا اونہون نے ہمکو بلایا کوئی ایمان لایا کوئی نہ لایا مین اونہین لوگون مین تھا
جنہون نے اونکو نہ مانا پھر اللہ نے ہمارے دلون کو پکڑا اور اون کے وسیلہ سے راہ دی اور ہمنے
اون سے بیعت کی آپنے مجھسے فرمایا کہ تو اللہ کی تلوار ہے جسکو اللہ نے شریک ٹھہرانیوالون پر کھینچا ہے
اور آپنے مجکو مدد کی دعا دی اور میرا نام سیف اللہ رکھا گیا جرجیر نے کہا اے خالد تم کس طرف بلاتے
ہو خالد نے کہا گواہی دینا اس بات کی کہ اللہ کے سوا کوئی مالک نہین اور محمد اوسکے بندے اور
اوسکے پیغام پہونچانیوالے ہین اور اون باتون کا اقرار کرنا جو وہ اللہ کے پاس سے لائے ہین کہا
پھر جو کوئی اس دین مین داخل ہو اوسکا کیا رتبہ ہے فرمایا ہمارا اور اوسکا رتبہ ایک ہے اوسمین
جو اللہ نے ہمپر فرض کیا ہمارے اشراف اور کمینہ برابر وہ بولا پھر جو کوئے تمہارے ساتھ آج کے دن
داخل ہو اوسکو اجر اور ثواب ہے فرمایا ہان اور افضل ہے کہا وہ کیونکر تمہارے برابر ہوگا اور
تم اوس سے آگے بڑھ گئے فرمایا ہمنے اپنے نبی سے بیعت کی جب وہ زندہ تھے اور آسمان سے اونپر
پیغام آتا تھا اور وہ ہمکو اگلی امتون کی اور آسمانی کتابون کی خبر دیتے تھے اور ہمکو نشانیان دکھاتے تھے
کہ جو ہمنے دیکھا اور ہمنے سنا جو کوئے اوسکو دیکھیگا وہ کیونکر تابعدار ہوگا وہ بولا مجکو اسلام سکھلائیے
خالد نے ایک مشک پانی کی اوس پر چھوڑے پھر اوسکو دو رکعتین پڑھائین پھر خالد اور جرجیر
دونو سوار ہوئے پھر دونون نے چڑھتے دن کے وقت سے سورج ڈوبنے کے قریب تک کافرون
کو تلوارین مارین اور مسلمانون نے نماز اشارے سے پڑھی اور جرجیر شہید ہوئے پادری مارش
مین نے بھی سیر الاسلام مین ان لڑائیون کا حال لکھا ہے اجنادین کا نام میدان ایزنادن اور
حمص کا نام امیس اور بعلبک کا نام ہیلیوپولس اور یرموک کی ندی کا نام ہیرومیکس لکھا ہے اب
پھر دعبارہ بایل پر جہاد کا سامان ہے تاریخ کامل کا اور شاہ ولی اللہ صاحب کی ازالۃ الخفا کا

خلاصہ یہہ ہیکہ ہجرت کے تیرہویں برس حضرت عمر رضؓ نے چند روز تک وعظ فرمایا اور جہاد کی رغبت دلائے
اور ابو عبیدہ ثقفی جو اصحابون کے دیکھنے والون مین ہین اونکو فوج کا سردار کرکے بہیجا اور اونکو تاکید
کردی کہ معاملون مین اصحابون سے مشورہ لیا کیجیو مثنیٰ ابن حارثہ اور ابو عبیدہ ثقفی دونون
عراق کیطرف چلے اودہر سے رستم نے بڑا لشکر بہیجا خوب لڑائی ہوئی کافر بہاگ گئے پہر ایک اور
بڑا لشکر آیا ابو عبیدہ نے اونکو بھی بہگا دیا فارس کے بادشاہ نے بہمن جادو کو تیس ہزار مردون
اور تیس ہاتہیون کے ساتہہ بہیجا اون مین ایک سفید ہاتہی تھا کہ وہ جہان جاتا تھا وہان فتح ہوتی
تھی اور درفش کاویانی جو فریدون کے وقت سے رکہا ہوا تھا اور اوسکو نشانی فتح کی جانتے تھے
وہ بھی اوسکی ساتہہ کردیا ابو عبیدہ نے بہادری کرکے دریائی فرات کے پل سے پار ہوکر
لڑنا شروع کیا مسلمان کچہہ گہبرائی ایک مسلمان نے پل توڑ ڈالا کہ بہاگنی کی راہ نرہے ابو عبیدہ
نے اور کچہہ سپاہیون نے گہوڑون سے اوتر کر تلوارین کہینچکر ہاتہیون کی سونڈین کاٹ ڈالین
ابو عبیدہ نے اوس سفید ہاتھی کی سونڈ کاٹ ڈالی بلٹتے وقت اونکا پاؤن پہسلا وہ گر پڑے
سفید ہاتھی نے اونکو کچل ڈالا اور وہ شہید ہوئے پہر سات جوان مردون نے اونکا جہنڈا
اوٹہایا وہ سب شہید ہوئے آخر کو مثنیٰ نے جہنڈا اوٹہایا اور لڑنا شروع کیا کافر بہاگ گئے
مسلمانون نے پہر پل کو درست کیا اور اس پار چلے آئے اس لڑائی مین چار ہزار مسلمان
شہید ہوئی چند روز تک کافر لڑنے کو نہ آئی چودہوین سال جریر ابن عبداللہ بجلی رضؓ یمن سے آئے
حضرت عمر رضؓ نے چار ہزار مرد بجیلہ اور کندہ اور اور قومون سے طیار کرکے جریر کو اونکا سردار کیا
اور عراق کیطرف مثنیٰ کی مدد کے لیے بہیجا اور مثنیٰ کو لکہہ بہیجا کہ جریر کی عزت اور تعظیم کرین کیونکہ
اوسنے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت پائی ہے تاریخ کامل مین ہے کہ مسلمان بویب مین
جمع ہوئے جو کوفہ کے قریب ہے اور مہران نے کہلا بہیجا کہ تم پار اوترو گے یا ہم پار اوتر کر
تم تلک آوین مثنیٰ نے کہلا بہیجا کہ تم اوترو مہران پار آیا اور فرات کے کنارے پر اوترا مثنیٰ نے
کہا کہ مین تین بار اللہ اکبر کہونگا تب تم طیار ہو جائیو پہر چوتہی بار مین حملہ کیجیو جب پہلے بار
اللہ اکبر کہا کافر جلدی سے دوڑ پڑے مثنیٰ نے خوب جہاد کیا مہران مارا گیا اوسکی فوج بہاگی
مثنیٰ پل تک پہونچی اور کافرون کا رستہ روک لیا مسلمانون نے اونکو قتل کیا مسلمانون مین

اور فارس والون مین کوئی اور لڑائی ایسی نہین ہوئے جسکی ہڈیان اس سے زیادہ باقی رہی ہون
قتل کیئے ہوؤن کی ہڈیان ایک مدت تک باقی رہین اور لوگون نے اٹکل کیا کہ ایک لاکھہ قتل ہوئے
اب جس جگہہ سکون ہے اوس کے اور فرات کے کنارے کے درمیان مین کافر قتل ہوئے ازالۃ الخفا
مین ہے کہ پہر سید رہوین سال فارس کے بادشاہ یزدجرد نے بہت بڑا لشکر جمع کیا اور یزدجرد
مدائن مین بیٹہا اور رستم کو فوج کا سردار کیا ادہر سے حضرت عمر رض نے ہر طرف سے بہادرون کو
بلایا بہت بڑا محمدی لشکر طیار کیا حضرت سعد رض جو ابو وقاص کے بیٹے تھے اونکو اوس لشکر کا سردار
کیا اور مثنی اور جریر کو لکھہ بہیجا کہ سب سعد کے جھنڈے کے نیچے رہین اور اوسکو عراق کے سرداری کا
سردار سمجہین حضرت عمر بار بار پہلوانون کو اون کے پاس بہیجتے رہے تیس ہزار اور کئی ہزار مرد
سعد رض کے ساتہہ جمع ہوئے اونمین ایک ہزار حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتہہ والون مین سے
تھے اور اون مین سے ننانوے وہ تھے جو بدر کی لڑائی مین آپ کے ساتہہ حاضر رہے تھے حاکم
کی کتاب مین ہے کہ قادسیہ کے دن مغیرہ ابن شعبہ رض فارس کے سردار کے پاس بہیجے گئے وہ بولا
کہ تم وہ لوگ ہو کہ تمکو اپنے شہرون مین اتنا کہانا نہین ملتا کہ تمہارا پیٹ بہرے سو تم اپنی حاجت
کے موافق اناج لے لو ہم تمکو دیدینگے کیونکہ ہمکو تمہارا قتل کرنا ناگوار ہے مغیرہ رض بولے قسم اللہ کی
ہم اسلیئے نہین آئے لیکن ہم وہ لوگ تھے کہ پتہرون کو اور بتون کو پوجتے تھے پہر جب کوئی پتہر
اوس پتہر سے اچہا مل جاتا تہا اوسکو پہینک دیتے تھے اور دوسرا پتہر لے لیتے تھے اور رب کو نہین
پہچانتے تھے یہانتک کہ اللہ نے ہمارے اپنے لوگون مین سے ایک پیغام پہونچانیوالا ہماری طرف
بہیجا اوس نے ہمکو اللہ کی تابعداری کے طرف بلایا ہم اوسکے تابع ہوئے اور ہمکو حکم ہوا کہ اپنے
دشمنون سے لڑین جنہون نے اللہ کی تابعداری چہوڑدی اور ہم اناج کے لیے نہین آئے لیکن
ہم اسلیئے آئے ہین کہ تمہارے لڑنے والون کو قتل کرینگے اور تمہارے لڑکون کو قید کرلین گے اور
جو تو نے اناج کا ذکر کیا سو بیشک ہمکو اتنا اناج نہین ملتا تھا کہ اوس سے ہمارا پیٹ بہرے اور
بعضے وقت ہمکو اتنا پانی بھی نہین ملتا تھا جس سے ہم جہک جاوین پہر ہم تمہاری زمین مین
آئے یہان ہمنے بہت اناج اور بہت پانی پایا قسم اللہ کی ہم اس سرزمین سے نہین سرکینگے
یہانتک کہ یہہ زمین ہمکو ملے یا تمکو پہر حضرت سعد نے ہر طرف فوجین بہیجین اور رستم نے ایک

پل طیار کیا اور دریا کے اسطرف آیا حضرت سعد نے لشکر کے سردارون کو بڑی بڑی نصیحتین فرمائین
اور اللہ کے وعدے یاد دلائے اور شاعرون کو حکم کیا کہ بہادری دلانیوالی شعر پڑہین اور قرآن
پڑہنے والون کو حکم کیا کہ سورہ انفال پڑہین جب اونہون نے سورہ انفال شروع کی دلون کو تسلی
ہوئی پہر فرمایا کہ جب مدد کی ہواؤن کے چلنے کا وقت یعنے نماز کا وقت آوے مین اللہ اکبر کہونگا
تم بھی اللہ اکبر کہیو اور سامان لڑائی کا طیار کیجیو جب دوسری بار اللہ اکبر کہی جاوے زرہ پہنیو
اور ہتیار لڑائی کے اوٹہائیو جب تیسری بار اللہ اکبر سنو جوان لوگ لڑائی کے میدان مین آوین
اور چوتھی بار اللہ اکبر سنکر کہیو لاحول ولاقوۃ الا باللہ العلی العظیم اور سب ملکر دشمنون سے لڑیو
پہر خلاصہ یہہ ہے کہ تین دن اور ایک رات لڑائی قائم رہے چوتھے دن فتح ہوئی پہلے دن
فارس والی لوگ گہوڑون پر سوار ہو کر آئے اور تیراندازون کو ہاتہیون پر بٹہا کر لائے محمدیون
نے اللہ کی مدد سے لڑنا شروع کیا پہلے غالب ابن عبداللہ اسدی اور عاصم ابن عمرو تیمی میدان
مین آئے اودہر سے بھی دو سردار نکلے ایک کو غالب کمند مین باندہ کر سعد رض کے پاس لائے
دوسرے پر عاصم نے حملہ کیا وہ بہاگ گیا عاصم اوس کے بدلے ایک اونٹ سوار کو پکڑ لائے کافرون
مین ایک بڑا تیرانداز تھا وہ عمرو ابن معدی کرب کے ارادے پر میدان مین آیا عمرو نے ایک
تیر پہینکا اور اوسکو زمین پر گرایا اور اوسکا سر کاٹا پہر مہران جو آذربایجان کا حاکم تھا گہوڑے
پر اتراتا ہوا آیا منذر ابن حسان نے اوسکو نیزہ مارا اتنے مین جریر ابن عبداللہ بجلی پہونچے اور
اوسکا سر کاٹا تب کافرون نے ہاتہیون کو دوڑایا اور سبہون نے ملکر مسلمانون پر حملہ کیا اونکا
ارادہ تھا کہ قوم بجیلہ کو بالکل فنا کردین کیونکہ مہران کو جریر بجلی نے قتل کیا تھا سعد رض نے طلیحہ
اسدی کو حکم فرمایا کہ اپنی قوم کے ساتھہ جلد اون کی مدد کو پہونچو جب یہہ لوگ میدان مین پہونچے
کافرون مین کا ایک بڑا سردار میدان مین نکلا طلیحہ نے نیزہ مار کر اوسکو قتل کیا پہر سبہون نے
ملکر ہاتہی کے سوارون پر تیر برسائے اونمین اکثر بہاگ گئے اشعث ابن قیس کندی نے اپنی
قوم کو پکارا کہ اسدیون نے شیرون کا کام کیا تم کو کیا ہوا اوس قوم نے بھی حملہ کیا ہاتہیون کو بہگا
دیا بعد اوس کے کافرون مین کے سردارون مین سے ذوالحاجب اور جالینوس بڑا لشکر اور
زبردست ہاتہیون کو لیکر آئے سعد رض کی طرف سے چوتھی بار اللہ اکبر کی آواز بلند ہوئے سب

مسلمان بلکر لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم پڑہتے ہوئے کافرون پر ٹوٹ پڑے قوم اسد اور بجیلہ
اور کندہ کے لوگ خوب لڑے اون مین سے بہت شہید ہوئے سعد رض نے عاصم ابن عمرو تمیمی کو
کہلا بہیجا کہ ایسی تدبیر کرو کہ ہاتہیون کے سوار عاجز ہو جاوین عاصم نے تمیم اور اسد کے تیراندازون
کو حکم کیا کہ وہ ہاتہیون پر دوڑے اور اونکا موتہہ پہیر دیا پہر آواز دی کہ ہاتہیون کی رسیان کاٹ
ڈالو جب رسیان کاٹ ڈالین سوار زمین پر گر پڑے دشمن بہاگ گئے حضرت عمر رض نے ابو عبیدہ کو
لکہا تہا کہ ایک فوج طیار کرکے ہاشم ابن عتبہ ابن ابی وقاص کو اونکا سردار کرکے بہیجدو سو ایسا
اتفاق ہوا کہ دوسرے دن قعقاع جو ہاشم کے لشکر کا پیشوا تہا ڈیڑہ ہزار سوارون کے ساتہہ
پہونچا لوگون کو بڑی تسلی ہوئی قعقاع میدان مین آیا اودہر سے ذوالحاجب نکلا قعقاع نے پکارا
کہ اے پل والون کے بدلہ لینے والو پہر اوسکو قتل کیا دو شخص اور نکلے حارث ابن ظبیان قعقاع
کے مدد کو پہونچی دونون نے اون دونون کافرون کو قتل کیا کافرون کے لشکر مین بڑی شکست
پڑی دو پہر کو دونون فوجون نے کچہہ آرام لیا ظہر کے نماز کے بعد پہر لڑائی کی آگ بہڑکی تیسرے
دن لشکر ہاشم کا پہونچا پہلے حملہ ہوا پہر تیرون اور نیزون سے لڑائی ہوئے پہر دوڑنے مین مقابلہ
ہوا پہر کشتی ہوئی ہاشم نے کافرون کی دہنی طرف کی فوج پر حملہ کیا اور اون کی صفون کو تتر بتر
کر دیا پہر عمرو ابن معدی کرب نے اپنے یارون کو لڑائی پر طیار کیا اور کافرون کی بیچ کی فوج
پر دوڑے اور بہتون کو قتل کیا کافرون کا ایک سوار نکلا اودہر سے ایک مسلمان پست قد نکلا
اور اوسکو تلوار سے قتل کیا کافرون نے اپنی فوج کو دو حصہ کرکے مقابلہ کیا پہلی فوج کے آگے سفید
ہاتہی تہا وہ لوگ قعقاع اور عاصم کے سامنے آئی اور دوسری فوج کے آگے اور ایک ہاتہی تہا
وہ لوگ جمال ابن مالک اسدی کے سامنے آئے سعد کے حکم سے قعقاع اور عاصم نے نیزہ اوٹہا کر
ایک بار سفید ہاتہی سے سامنا کیا اور جمال نے دوسرے ساتہی کے ساتہہ دوسرے ہاتہی کا سامنا
کیا اور ہر ایک کے ساتہہ ایک جماعت ہمراہ ہوئے ان چار جوان مردون نے اپنے نیزے ہاتہیون
کے آنکہون مین بہونکدیے ہاتہی چلاتی ہوئے اپنے لشکر مین بہاگ گئے پہر اور لشکر والون کو
تتر بتر کر دیا پہر مسلمانون نے بلند آواز سے اللہ اکبر کہکر لڑائی مین مشغول ہوئے رات تک یہی معاملہ
رہا اللہ نے بڑا صبر مسلمانون کے دل مین ڈالا ایک فوج دوسری فوج مین مل گئی ساری رات

اسی طرح گذری آدہی رات کو سعد رضہ نے اللہ سے دعا کی صبح کو مسلمانون کو تسلی دیکر جہاد کی رغبت
دلائی جب دن چڑہا فتح کی ہوا آئی جو تیر محمدیون کے لشکر سے چلا کافرون تک پہونچا اور دشمنو نکا
جو حربہ آیا اولٹا پڑا آخر کو ہلال ابن علقمہ نے رستم کا سر کاٹا اور پکار دیا کہ مینے رستم کو قتل کیا اس
آواز کو سنکر ایرانی لوگ سب بہاگے اور مسلمانون نے اونکا پیچہا کرکے بہتون کو قتل کیا سعد رضہ
نے اللہ کا شکر کیا بعد اسکے قادسیہ کا قلعہ فتح کیا کافرون مین سے لاکہہ آدمی قتل ہوئے اور مسلمانون
مین سولہ ہزار پانسو مرد شہید ہوئے تاریخ کامل مین ہے کہ ضرار ابن خطاب نے درفش کاویانی
لے لیا اور وہ فارس والون کا بڑا جہنڈا تہا تب اوسکی عوض مین اونکو تیس ہزار دی گئے
جاننا چاہیئے کہ یہہ لڑائی بہی دریائے فرات پر تہی یہی خاص مقام شہر بابل کا ہے جسکی فتح ہونیکی
اللہ نے خبر دی تہی امام ابو یوسف کتاب الخراج مین فرماتے ہین کہ ہمسے بیان کیا اسمعیل نے
جو ابو خالد کے بیٹے ہین کہا کہ ہمسے حصین نے بیان کا اونہون نے ابو وائل سے روایت کی کہ سعد
ابن ابی وقاص رضہ آئے یہانتک کہ قادسیہ مین اوترے تو شاید ہم لوگ سات ہزار یا آٹھہ ہزار
سے زیادہ تہی اور مشرک اوسدن ساٹھہ ہزار یا اسکی قریب تہے جب وہ اوترے اونہون نے ہمسے کہا تم
پلٹ جاؤ کہ ہم تمہارے پاس کچہہ گنتی نہین دیکہتے یعنے شمار مین تم بہت کم ہو اور ہم تمہارے پاس
کچہہ قوت اور ہتیار بہی نہین دیکہتے تم پلٹ جاؤ کہا ہم پلٹنے والے نہین ہین اونہون نے کہا تم ہمارے
پاس ایک عقلمند مرد کو بہیجو کہ وہ ہمکو خبر دیوے کہ تم کیون آئے ہو کیونکہ ہم تمہارے پاس کچہہ
گنتی اور کچہہ سامان نہین دیکہتے تب مغیرہ رضہ دریا سے پار ہوکر اون کی طرف گئے رستم نے کہا مجکو خبر
دو تم کس باعث سے اپنی شہرون سے آئے ہو کیونکہ ہم تمہارے ساتہہ کچہہ گنتی اور سامان نہین دیکہتے
مغیرہ رضہ بولے کہ ہم لوگ کمبختی اور گمراہی مین تہے پہر اللہ نے ہم مین ایک نبی کو بہیجا اور ہمکو اونکے
وسیلہ سے راہ دکہائی اور اونکے ہاتہون پر ہمکو رزق دیا رستم بولا پہر تو ہم تمکو قتل کرین گے
مغیرہ رضہ بولے اگر تم ہمکو قتل کردگے ہم بہشت مین جاوین گے اگر ہم تمکو قتل کرین گے تم آگ
مین جاؤگے نہین تو ہمکو جزیہ دو تب وہ لوگ چلائے اور بولے ہمارے اور تمہارے بیچ مین
صلح نہین ہے مغیرہ رضہ بولے تم ہماری طرف پار اوترو گے یا ہم تمہاری طرف پار اوترین رستم
بولا ہم تمہاری طرف پار اوترین گے تب مسلمانون نے ڈہیل دی یہانتک کہ اونمین سے پار اوترے

جو لوگ پار اوترے پہر اونپر مسلمانون نے حملہ کیا اور اونکو قتل کیا اور بہگا دیا عبد اللہ ابن حجش نے
کہا ہے کہ ہمنے اونکو بہگا دیا یہانتک کہ وہ فرات تک پہونچی ہم پہر سوار ہوئے اور اون کو ڈہونڈہا وہ
بہاگے یہانتک کہ سورا تک پہونچی اور ہمنے اونکو ڈہونڈہا اور وہ بہاگے یہانتک کہ صراۃ تک آگی اور
ہمنے اونکو ڈہونڈہا اور وہ بہاگے یہانتک کہ وہ مدائن تک آئے شرک والون کے سپاہیون نے ہمکو
سرحد کے نزدیک پایا اور ہمارے گہوڑے سوارون سے لڑے اور شرک والون کے سپاہی بہاگ
گئے یہانتک کہ مدائن مین پہونچی اور ہم چلے یہانتک کہ دجلہ کے کنارے پر اوترے کچہہ لوگ ہم مین سے
کلوادا سے اور مدائن کے نیچے سے پار ہوئے اور ہمنے اونکو گہیر لیا یہانتک کہ اون لوگون کو کتون
اور بلیون کے سوا کوئی کہانے کی چیز نہ ملی تب وہ ایک رات مین اپنا اسباب لاد کر چلے یہانتک کہ
جلولا تک آئی مدائن کی لڑائی کا پورا بیان ابن کثیر اپنی تاریخ مین یون لکہتے ہین کہ پہر سعد رض
بڑے بڑے لشکر اور بہت ہتیار لیکر اس ارادہ پر چلے کہ مدائن کو فتح کرین کچہہ دن شوال کے باقی تہی
یہہ سب لوگ کوفہ مین اوترے زہرہ جو فوج کے سردارون مین تہے وہ سب کے آگے مدائن کیطرف
چلے واقدی نے زہرہ کی جگہ زہیر لکہا ہے اور لکہا ہے کہ سعد رض نے اپنی آگی کی فوج پر زہیر ابن
حویہ کو بہیجا اور اون کے بعد عبد اللہ اور شرحبیل ابن شمطا کو بہیجا اور اون کے بعد ہاشم ابن
عتبہ اور خالد ابن عرفجہ کو بہیجا آسے ایمان والو اب اون سات چرواہون کو یعنے سات حاکمونکو
اور آٹہہ سردارون کو گنلو جن کی جناب میکا علیہ السلام نے خبر دی تہی اور فرمایا تہا کہ ہم سات
چرواہے اور آٹہہ سردار قائم کرکے اس ملک پر چڑہائی کرینگے چرواہا ان پاک کتابون کی
بولی مین حاکم کو کہتے ہین پہلے فوج کے سات حاکمون کو گن لو حضرت ابو بکر رض نے مثنی ابن حارثہ
شیبانی کو بہیجا وہ عراق مین برس بہر لڑتے رہے یہہ پہلے حاکم ہین پہر خالد رض کو اون کی مدد کے
لئے بہیجا یہہ دوسرے حاکم ہین پہر حضرت عمر رض نے ابو عبیدہ ثقفی کو فوج کا سردار کرکے بہیجا یہہ
تیسرے حاکم ہین پہر جریر ابن عبد اللہ رض کو فوج کا سردار کرکے بہیجا یہہ چوتہے حاکم ہین پہر سعد
ابن ابی وقاص رض کو سردارون کا سردار کرکے بہیجا یہہ پانچوین حاکم ہین پہر ہاشم ابن عتبہ کو
فوج کا سردار کرکے بہیجا یہہ چہٹی حاکم ہین پہر پانچ برس بعد نعمان ابن مقرن رض کو فوج کا
سردار کرکے نہاوند کی فتح کے لیئے بہیجا عراق کا ملک پورا فتح ہو چکا اب آٹہہ سردارون کو گن لو

ایک سعد ابن عمرو انصاری تھے جنکو خالد نے ایک فوج کے ساتھہ بھیجا دوسرے زہیر جنکو سعد رض نے اپنے آگے
کی فوج پر بھیجا تیسرے عبد اللہ چوتھے شرجیل جنکو زہیر کے بعد بھیجا پانچوین ہاشم ابن عتبہ چھٹے
خالد ابن عرفطہ جنکو اون کے بعد بھیجا ساتوین ابو موسی رض جنکو حضرت عمر رض نے نہاوند کی لڑائی
پر بھیجا اور اونکو لکھہ بھیجا کہ بصرہ والون کے ساتھہ چلو آٹھوین حذیفہ رض جنکو حضرت عمر رض نے
لکھہ بھیجا کہ کوفہ والون کے ساتھہ چلو اب پھر مدائن کیطرف چلنے والون کا حال سنو ابن کثیر
لکھتے ہین کہ زہرہ سب کے آگے مدائن کیطرف چلے ایک فوج فارس کے کافرون کی اون کو
ملی زہرہ نے اونکو بھگا دیا اور فارس کے کافر بھاگ کر بابل کیطرف گئے اور وہان بڑی فوج
جمع تھی اون لوگون مین سے جو قادسیہ کی لڑائی کے دن بھاگے تھے اونھون نے اپنے اوپر
فرزان کو سردار کر لیا تھا زہرہ نے حضرت سعد رض کو یہہ حال کہلا بھیجا حضرت سعد رض بابل
کیطرف چلے خوب لڑائی ہوئی جناب سعد رض نے اونکو بھگا دیا جتنی دیر چادر کے لپیٹنے مین
لگتی ہے اوتنی دیر بھی نہین لگی جلدی سے اونکو بھگا دیا کچھہ لوگ اونمین سے مدائن کیطرف
چلے گئے اور کچھہ نہاوند کیطرف بھاگ گئے اور حضرت سعد رض چند روز بابل مین ٹھہرے پھر
بابل سے مدائن کیطرف چلے فارس والون کی ایک اور فوج ملی اون سے بھی خوب لڑائی ہوئی
فارس والون کا سردار جسکا نام شہریار تھا لڑنے کو آیا ادہر سے ایک مسلمان نے جسکا نام
نائل تھا اوسکا سامنا کیا پہلے دونو نیزہ سے لڑے پھر تلوار سے پھر کشتی لڑکر دونون گھوڑے
پر سے گر پڑے شہریار اوس مسلمان کے سینہ پر گرا اور ایک خنجر اوس کے ذبح کرنے کے لئے
نکالا شہریار کی اونگلی مسلمان کے مونہہ مین جا پڑی اوس نے کاٹ کھایا کہ شہریار بیتاب ہوگیا
خنجر اوس کے ہاتھہ سے گر پڑا مسلمان نے خنجر لیکر شہریار کو ذبح کر ڈالا اور اوسکا گھوڑا اور
دو کنگن اور اسباب لے لیا اور اوس کے ساتھہ والے بھاگ گئے پھر حضرت سعد رض نے نائل کو
قسم دی کہ جب لڑائی ہووے وہ شہریار کے دونون کنگن پہن لیوے اور اوسکی گھوڑے
پر سوار ہووے اور وہ ایسا ہی کیا کرتا تھا فائدہ سونا پہننا مرد کو حرام ہے مگر تھوڑی
دیر پہننا خصوصا کافرون کے دل جلانے کے لئے درست ہے پھر جناب سعد رض نے زہرہ کو
کوثی سے بہرشیر تک اپنے آگے کر لیا اور چلے اور جسوقت سعد رض شہر بہرشیر مین اوترے تھے

تھی ہجرت سے سولھوان برس شروع ہوا فارس کے بادشاہ کے جو دو شہر تھے اون مین سے
ایک شہر یہہ ہے جسکا نام نہرشیر ہے جو پچھم کیطرف دریائے دجلہ کے پاس تھا اوس شہر کے
لوگون نے اپنی شہر مین بڑی مضبوطی کی اور مسلمانون کو شہر مین آنے سے روکا محمدیون
نے شہر کو گھیر لیا اوس شہر کے کافر نکلتے تھے اور لڑتے تھے اور قسم کہاتے تھے کہ ہم کبھی نہ بہاگینگے
اللہ نے اونکو جہوٹا کر دیا اور بہگا دیا اونہون نے اپنے شہر مین پناہ پکڑی جناب سعد رض
نے اونکو گھیرا یہانتک کہ اونہون نے کتے اور بلیان کہائین اون مین سے ایک مرد مسلمانون
کے سامنے کہڑا ہوا اور کہنے لگا کہ بادشاہ کہتا ہے کہ تمکو صلح منظور ہے اس بات پر کہ دجلہ کی وہ
طرف جو ہمارے نزدیک ہے وہ ہمارے پہاڑ تک ہمارے عمل مین رہے اور دجلہ کی وہ طرف
جو تمہارے نزدیک ہے وہ تمہارے پہاڑ تک تمہارے عمل مین رہے کیا ابہی تمہاری پیٹ
نہین بہرے محمدیون کیطرف ایک مرد تھے جو ابو مقرن کہلاتے تھے اون کی زبان سے اللہ
نے ایسی بات کہوا دی کہ اونکو کچھہ خبر نہوئے کہ مینے کیا کہا وہ شخص بادشاہ پاس اور شہر والون
کے پاس گیا اور جو کچھہ سنا تھا اون سے بیان کیا وہ لوگ نہرشیر سے بہاگ کر مدائن کیطرف چلے
گئے لوگون نے ابو مقرن سے کہا تمنے اون سے کیا کہا وہ بولے قسم اوسکی جس نے محمد صلی اللہ
علیہ وسلم کو سچی دین کے ساتھہ بہیجا ہے مجکو خبر نہین کہ مینے کیا کہا مگر یہہ کہ میرے اوپر سکینہ
ہے یعنے فرشتے ہین اور مین امیدوار ہون کہ وہ ایسی بات بولے ہون جس مین بہتری ہو اور
لوگ اون کے پاس آئے تھے اور اون سے یہہ حال پوچھتے تھے اور اون پوچھنے والون مین
جناب سعد رض بہی تھے وہ وہان تشریف لائے جہان ابو مقرن اوترے ہوئے تھے اور
فرمایا اے ابو مقرن تمنے کیا کہا واللہ وہ لوگ بہاگے جاتے ہین اونہون نے قسم کہائی
کہ مجکو خبر نہین کہ مینے کیا کہا جناب سعد رض نے لوگون کو پکارا اور اون کے ساتھہ شہر کیطرف
گئے شہر مین سے ایک مرد نے پکارا الامان پہر ہمنے اوسکو امان دی وہ بولا قسم اللہ کی
شہر مین کوئی نہین ہے لوگون نے دیوارون پر چڑھہ کر دیکھا کسی کو نہ پایا پہر وہ مدائن کی
طرف بہاگے یہہ بات صفر کے مہینہ مین تھی پہر ہمنے اوس مرد سے اور کچھہ اور قیدی آدمیون
سے پوچھا کہ یہہ لوگ کس باعث سے بہاگے وہ لوگ بولے کہ بادشاہ نے تمہاری طرف ایک مرد کو

بھیجا کہ صلح کا پیغام دیوے تم مین سے ایک مرد نے جواب دیا کہ ہمارے تمہارے بیچ مین کبھی صلح نہوگی یہانتک کہ ہم افریدین کا شہد کوتی اکے ترنج کے ساتھہ کہا وین گے بادشاہ بولا اگر ہای خرابی ہماری اون لوگون کے زبانون پر تو فرشتے بولتے ہین ہمکو عربون کیطرف سے جواب دیتے ہین پہر بادشاہ نے لوگون کو کوچ کا حکم دیا کہ یہان سے مدائن کیطرف چلو وہ لوگ کشتیون پر بیٹہکر پار ہو کر مدائن کو گئے اور وہ یہان سے بہت پاس ہے جب مسلمان نہشیر مین داخل ہوئے تو اونکو مدائن کا اوجلا محل نظر آیا واقدی لکھتے ہین کہ یہہ لڑائی جو شہریار سے ہوئی یہہ کوثاریا کے پاس ہوئی جب شہریار مارا گیا تو لکہا ہے کہ جناب سعد رض کوثاریا مین اوس مکان مین اوترے جہان کافرون نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو قید کیا تھا جناب سعد رض نے وہان نماز پڑہی اور اسد کا شکر کیا اور محمد صلی اسد علیہ وسلم پر درود بہیجا اور چند روز کوثاریا مین مقام کیا پہر لکہا ہے کہ سعد رض نے زہیر کو آگے بڑہایا مع بارہ ہزار سوارون کے ساتھہ چلے اونکو ساباط کے لوگ ملے اور صلح چاہی زہیر نے صلح کر لی پہر ایک اور فوج فارس والون کی لڑنے کو آئی اونکا سردار مارا گیا مسلمان اونکے پیچھے چلے یہانتک کہ نہشیر مین اوترے واقدی کہتے ہین کہ سعد رض نے نہشیر پر دو مہینہ قیام کیا اور اپنی فوجین لوٹنے کے لئے فرات اور دجلہ کے کنارے پر پہیلا دین نہشیر کے لوگون نے تیر اور پتہر اور گوپہن پہینکنی شروع کی سعد رض نے بہی گوپہین بنوائے اور بہت دنون تک اوس شہر کو گہیرے رہے وہ لوگ لڑنے کو نکلے مسلمان بہی خوب لڑے اور فارس کے کافرون نے تیراندازی کی اور عرب بہی تیرون سے لڑے پہر واقدی نے اوبومقرن کا قصہ لکہا ہے جو اوپر ہو چکا اور لکہا ہے کہ اون سے اسد نے وہ بات بلوادی جسکو وہ نہین جانتے تھے اونہون نے اوسکو فارسی مین جواب دیا اور وہ فارسی کچھہ بہی نہین پہچانتے تھے اور اوسکو اچہی طرح نہین بول سکتے تھے تاریخ کامل مین ابومقرن کا نام اسود ابن قطبہ لکہا ہے واقدی لکھتے ہین کہ مسلمان نہشیر مین داخل ہوئے وہان کوئی نہ تھا اوس پر قبضہ کر لیا اور سعد رض نے وہان تین دن قیام کیا پہر کافرون کی کشتیان کہینچ لین مجوسیون نے دجلہ مین گہوڑے ڈالدئے اودہر سے کافرون کی فوج پانی مین آئی مسلمانون نے اونکی آنکھون مین تیر دی ہونگے وہ لوگ بہاگ گئے اور اون مین کے اکثر قتل ہوئے اور تہوڑے سے بچ کر کنارے پر پہونچے پہر

سعد رض نے اور لوگون کو دجلہ مین اوتارا اوس مین موجین اوچہلتی تہین لوگ پیر نے مین محنت کرتے تھے اور موجون کا اور دریا کے جوش کا کچھہ خیال نہین کرتے تھے اللہ کے بہروسی پر چلے جاتے تھے حضرت سعد رض نے دعا کی تھی اون کی دعا سے سب مسلمان سلامت رہے کسی کا اسباب بھی نہین ڈوبا ایک شخص کا لکڑی کا پیالہ بہہ گیا تھا موج اوسکو لے گئے تھی اوس نے دعا کی کہ یا اللہ ایسا نہ کیجیو کہ ان سبہون کے بیچ مین سے میرا ہی اسباب جاتا رہے پہر اوس پیالہ کو لہر نے اوس طرف پہینکدیا جدہر لوگ جاتے تھے لوگون نے اوسکو لے لیا اور جسکا تھا اوسکو دیدیا ابن کثیر لکھتی ہین یہہ بہت بڑا معجزہ تھا جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کا اور بڑی کرامت تھی آپکے اصحابون کی اللہ اون سے راضی رہے پہر مسلمان مدائن مین داخل ہوئے یزدجرد بہاگا اور حلوان مین جا کر ٹہرا حضرت سعد رض نے مدائن کے بادشاہی محل مین جمعہ کی نماز پڑہی اور اوجلی محل مین داخل ہوئے اور مال اور خزانہ بادشاہ کا سب لوٹ لیا واقدی لکھتی ہین کہ سعد رض جس دن سے محل مین داخل ہوئے اوسی دن سے نمازین پوری پڑہین یعنے چار رکعتین پڑہین کیونکہ اونہون نے وہان رہنے کی نیت کی تھی ابن کثیر لکھتے ہین کہ اوجلی محل کے فتح ہونے کی خبر جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے دی تھی اللہ نے اپنا وعدہ پورا کیا مدائن بہت بڑا آباد شہر تھا محمدیون کے قبضہ مین آیا فقیر کہتا ہے کہ یزدجرد کی بیٹی یعنے شہربانو بکڑی گئی تہین حضرت عمر رض نے جناب امام حسین علیہ السلام کی خدمت مین دے ڈالین تاریخ کامل مین ہے کہ جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے عدی ابن حاتم رض سے فرمایا تھا کہ واللہ تو سن لیگا کہ بابل کا اوجلی محل فتح ہوئی وہ کہتے ہین مین مسلمان ہوا اور مینے دیکہا کہ اوجلے محل فتح ہوئے ازالۃ الخفا مین ہے کہ یزدجرد بہاگا اور حلوان مین جا کر ٹہرا اور بڑا لشکر جلولا مین جمع ہوا حضرت عمر رض نے بارہ ہزار کا لشکر ہاشم ابن عتبہ کو سردار کر کے جلولا کیطرف بہیجا اسی بار لڑائی ہوئی آخر کافرون کا لشکر بہاگا یزدجرد حلوان سے رے کیطرف بہاگا کچھہ فوج حلوان مین چھوڑ گیا تاریخ کامل مین ہے کہ جلولا اسلئے نام رکہا گیا کہ ایک لاکھہ کافر قتل ہوئے سارے میدان کو لاشون نے ڈہانک لیا امام ابو یوسف کی روایت مین عبد اللہ ابن جحش کی زبانی جلولا کے ذکر مین لکہا ہے کہ وہی وہ لڑائی تھی جس مین اللہ نے اونکو ہلاک کیا اور اوسدن

جو اون مین باقی تہے وہ نہاوند کیطرف چلے گئی پہر ہر شہر کے لوگ اپنی حدون اور اپنی شہرون کیطرف چلے جاتے تہے اسے ایمان والو حضرت اشعیا علیہ السلام کے تیرہوین باب کی چودہوین آیت کو پہر دیکہو تو وہان یہہ خبر ہے کہ ہر ایک اپنے وطن کو بہاگیگا یہہ اوسکا ظہور ہوا کہ جو جو لوگ ہر ہر شہر کے جمع ہوے تہے سب اپنے اپنے شہرون کی طرف بہاگ گئے پہر امام ابو یوسف کی روایت مین جلولا کی لڑائی کے بعد لکہا ہے کہ حیرہ اور فرات کے درمیان مین کوفہ کا خط کہینچا اور وہان اوترے تاریخ الخلفا مین ہے کہ پندرہوین سال جناب سعد رض نے شہر کوفہ بنایا ابن کثیر لکہتے ہین کہ پہلے مسجد بنائی پہر گہر بنائی امام نووی رح تہذیب مین لکہتے ہین کہ قادسیہ اور کوفہ کے بیچ مین دو منزل کے قریب ہے اور قادسیہ اور بغداد مین پانچ منزل بیچ مین ہے تاریخ الخلفا مین ہے کہ سن سولہ مین تکریت فتح ہوا تاریخ کامل مین ہے کہ انطاق موصل سے تکریت کیطرف گیا اور خندق کہودا اور اوس کے ساتہہ رومی اور قوم ایاد اور تغلب اور نمر تہے حضرت سعد رض نے فوج بہیجی چوبیس ۲۴ لڑائیان ہوئین قوم تغلب اور ایاد اور نمر کے لوگ مسلمان ہوگئے عبداللہ جو فوج کے سردار تہے اونہون نے کہلا بہیجا کہ جب تم ہمارا اللہ اکبر سنو تو جان لیجیو کہ ہم نے خندق کے دروازے لے لئے اوسوقت تم وہ دروازے لے لینا جو دجلہ کے نزدیک ہین اور اللہ اکبر کہنا اور جسپر قابو پاؤ اوسکو قتل کرنا پہر عبداللہ اور سب مسلمان اوٹہے اور اللہ اکبر کہا اور تغلب اور ایاد اور نمر والون نے بہی اللہ اکبر کہا رومیون نے گمان کیا کہ مسلمان اون کے پیچہے سے دجلہ کے قریب سے آئی اونہون نے اون دروازون کا قصد کیا جنپر مسلمانون کی فوج تہی مسلمانون کی تلوارون نے اونکو لے لیا خندق والون مین سے کوئی نہین بچا عبداللہ نے ربعی ابن افکل کو دو قلعون کی طرف یعنی نینوی اور موصل کیطرف بہیجا اون لوگون نے صلح قبول کرلی اور کہا گیا ہے کہ حضرت عمر رض نے عتبہ کو موصل کے ارادہ پر عامل کیا اونہون نے سن بیس ۲۰ مین اوسکو فتح کیا وہ وہان پہونچے تب نینوی کے لوگ اون سے لڑے اونہون نے اوس کا قلعہ لے لیا اور وہی پورب کیطرف تہا اور وہ دجلہ کے پار گئے موصل جو پچہم کا قلعہ تہا وہان کی لوگون نے اونسے صلح کی اسی ایمان والو اس مقام مین حضرت اشعیا علیہ السلام کا تیرہوان

باب اور سینتالیسوان باب اور اڑتالیسوان باب اور حضرت ارمیا علیہ السلام کا پچاسوان
باب پہر دیکہو اور جناب میکا علیہ السلام کے پانچوین باب کی پانچوین اور چہٹی آیت کو جو بہت
صاف ہے یہان ضرور دیکہو جناب میکا علیہ السلام نے فرمایا تہا کہ ہم یعنے ہمارے دین والے
سات چرواہی اور آٹہہ سر گروہ قائم کرکے اوس پر چڑہین گے اور وہ یعنے وہی سات حاکم
اور آٹہہ سردار تلوار سے آسور کی زمین کو اور نمرود کی زمین کو اوسکے مدخلون مین
ویران کرین گے یاد رہے کہ تاریخون کی کتابون سے ثابت ہے کہ شہر نینوی دریائے دجلہ پر تہا سنحارب
بادشاہ جسکی فوج کو الله کے حکم سے فرشتہ نے مار ڈالا وہ نینوی کا بادشاہ تہا اوسیکو
آسور کا بادشاہ جابجا فرمایا ہے بابل دریائے فرات پر تہا جب بخت نصر بابل کا بادشاہ ہوا
وہ سارا ملک بابل کہلایا جناب میکا علیہ السلام نے اسور کی زمین اور نمرود کی زمین یعنے
بابل کے ویران کرنیکا وعدہ کیا تہا اس پیشینگوئی کا پورا ظہور ہوا محمدیون نے آسور کو یعنے دجلہ
کے پاس کے ملک کو اور نمرود کی زمین کو یعنے بابل کو جہان نمرود کے محل کا نشان باقی ہے
ان دونون کو محمدیون نے فتح کیا اور اوس کے مدخلون مین یعنے داخل ہونے کی مقامون
کو یعنے محلون کو اور مکانون کو ویران کر دیا بابل کو الله کے حکم سے جنگل بنا دیا اور نینوی
کو بہی ویران کر دیا جناب میکا علیہ السلام نے محمدیون کی چڑہائی کو اپنی چڑہائی فرمایا
کیونکہ محمدی لوگ سب پیغمبرون کے عاشق ہین اور سب پیغمبر اون پر مہربان ہین
اور اسمین یہہ بہی اشارہ ہے کہ اسرائیلی پیغمبرون کے پاک روحون نے الله کے حکم سے
اوسوقت بیشک محمدیون کی مدد کی ہوگی جسطرح فرشتے الله کے حکم سے مدد کو آتے تہے یہہ
ایسی بات ہے کہ ہمارے پیغمبر صلی الله علیہ وسلم نے فرمایا تہا کہ مین یہود اور نصاریٰ کو
عرب سے نکالونگا اس پیشینگوئی کا ظہور حضرت عمر رض کے ہاتہ پر ہوا اونہون نے
یہود اور نصاریٰ کو عرب سے نکال دیا بابل کی زمین پر اسکا بڑا غضب تہا اسلئے ہمارے
پیغمبر صلی الله علیہ وسلم نے اوس مقام مین نماز پڑہنے سے منع فرمایا امام ابوداؤد
سنن مین فرماتے ہین کہ ہمسے فرمایا سلیمان نے جو داؤد کے بیٹے کہا کہ ہمکو خبر دی
ابن وہب نے کہا کہ مجہسے فرمایا ابن لہیعہ نے اور یحیی نے جو ازہر کے بیٹے ہین عمارت

جو سعد کے بیٹے وہ ابو صالح غفاری سے اونھون نے کہا کہ حضرت علی رضہ بابل مین گذرتے اور آپ چلی جاتے تھی اذان کہنے والے نے آگر عرض کیا کہ عصر کی نماز کا وقت ہے جب آپ اوس سے یعنے بابل سے باہر نکلے تب اذان کہنے والے کو حکم فرمایا اوس نے نماز کو قائم کیا جب آپنے نماز سے فراغت کی فرمایا کہ میرے پیارے نے یعنے محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے مجکو منع فرمایا ہے اسبات سے کہ مین بابل کی زمین مین نماز پڑہون کیونکہ وہ لعنت کی ہوئی ہے یعنے اللہ کی پہٹکاری ہوئی ہے اب پادریون کی کتابون سے بابل کی ویرانی کا بیان کرنا بہت ضرور ہے تاکہ معلوم ہوجاوے کہ وہ پہلی چڑہائی بابل پر جو خسرو بادشاہ نے کی تھی اوس کے بعد بابل کی ویرانی نہین ہوئی تھی اور جہان جہان ویرانی کا پتہ دیا ہے وہ سب خبرین محمدی جہاد کی ہین پادری ہمرنک کشف الاثار مین لکھتا ہے کہ خسرو نے اوسکی حصار کو ویران نہین کیا بلکہ اپنے جانشین کو سونپ دیا پہر حضرت سکندر علیہ السلام نے بابل کو لے لیا ایران کیطرف سے جو حاکم تھا اوس نے بن لڑائی کے شہر آپکو سونپدیا پادری ہیوٹر لکھتا ہے کہ حضرت سکندر کے جانشین سلیوکس نے جو شہر سوریا مین تھا شہر کی دیوارون کو گرادیا اور شہر کو لوٹا کہ نئی بابل بناوے اس مقصد سے کئی شہر اون طرفون مین کئی بادشاہون نے بنائی جس کی باعث سے پرانی شہر کی آبادی بہت گہٹ گئی اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی پیدایش سے ایک سو تیس سال پہلے بابل کے سب خوشنما حصے فارس کے ایک بادشاہ نے تباہ کئی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کیوقت مین بابل کے رہنے والے بہت تہوڑے تھی اشترابو تاریخ والا لکہتا ہے کہ اون دنون مین اوس شہر کے اکثر اطراف ویران تھی اوس شہر پر دن بدن زوال آتا گیا یہانتک کہ چوتھی صدی عیسوی مین اوس کی دیوارین درندے جانورون کے پالنے کے لئے احاطہ بنی اور وہ ملک فارس کے بادشاہون کا شکاری رمنہ ہوا مدتون تک بابل کا کچھ ذکر نہ کیا گیا اتنے مین پوری تباہی کی نوبت تک پہونچا پادری ہمرنک لکھتا ہے کہ کلدیہ یعنے بابلونیہ بابل کے شہرون کو کہتے ہین اس زمین مین بڑی آبادی تھی جتنا غلہ یہان کثرت سے پیدا ہوتا تھا اوتنا تمام دنیا مین کہمین نہین پیدا ہوتا تھا جتنا بیج بویا جاتا تھا اوس سے دوسو حصہ اور بعضے وقت تین سو حصہ غلہ پیدا ہوتا تھا اور جب ایران کے بادشاہ نے بابل کو لے لیا تو یہہ ملک ایران کی ساری عملداری سے بہتر اور افضل گنا جاتا تھا اور سترہ ہزار بادشاہی گہوڑے یہان رہتے تھے جن دنون مین بابل کے

بڑی رونق نرہی اون دنون مین سلیوکیہ شہر شام کے بادشاہ سلیوکس نکیطور کے واسطے بنایا گیا
جو جانشین حضرت سکندر ذوالقرنین علیہ السلام کا تھا اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے دو سو ترانوی
برس پہلے یہہ شہر آباد ہوا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بعد پہلے صدی مین اس شہر مین چھہ لاکھہ
آدمی رہتے تھے اور ایران کے بادشاہون نے اپنے رہنے کا مقام شہر تسفون یعنے مدائن کو ٹھیرایا
تھا یہہ شہر دریاے دجلہ کے پوربی کنارے پر تھا پہلے ایک گاؤن تھا پہر بڑا شہر ہوگیا اور بھی بڑے
شہر وہان بنائی گئے جیسے ارتمیتہ جسکو دست جرد بھی کہتے ہین اور سنسینہ اور حضرت عیسیٰ
علیہ السلام سے تین سو مین ستھہ برس بعد یولیان جو رومیون کا بادشاہ تھا اوس نے ملک
بابل پر دہاوا کیا گبنون تاریخ والا لکھتا ہے کہ اوسوقت مین یہہ ملک بہت خوشنما اور بہت آباد تھا اور
بہت غلہ وہان پیدا ہوتا تھا اور ہجرت کے دنون مین یعنے جب جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم
مکہ سے مدینہ مین تشریف لائی اون دنون مین اور خسرو پرویز کی بادشاہت مین یہہ مقام بہت
شاندار اور بہت بڑا ملک تھا اور خسرو نے دست جرد کو پسند کیا تھا کہ مدائن کے اوتر طرف ساٹھہ
کوس پر تھا اسے ایمان والو مدائن دجلہ کے کنارے پر تھا تو وہ وہی ملک تھا جو پہلے آسور کہلاتا
تھا پہر بخت نصر کیوقت سے بابل سے نینوا تک سارا ملک بابل کہلایا حضرت سعد رضہ چند روز بابل
مین ٹھیرے معلوم ہوا کہ شہر بابل اوسوقت تک اس قابل تھا کہ ایک لشکر وہان چند روز ٹھیرے
وہ بڑی ویرانی جس کے ذکر مین حضرت اشعیا علیہ السلام کے تیرہوین باب کی بیسوین آیت مین
فرمایا تھا کہ وہان ہرگز عرب لوگ خیمی کھڑے نہین کرینگے اور وہان گڈریے گلون کو نہین بٹھاوینگے
پر بن کے جنگلی درندے وہان بیٹھین گے ایسی ویرانی محمدی جہاد کے بعد ہوئی اسی جہاد کی
بشارت اور اسی ویرانی کی خبر جناب میکا علیہ السلام نے نہایت خوشی سے دی تھی اور
جناب یوحنا کے اٹھارہوین باب کی بیسوین آیت کے مواقق پیغمبرون کو بابل کے ویران
ہونیکے بڑی خوشی ہوئی اسے ایمان والو اس جگہہ حضرت اشعیا علیہ السلام کی اکتیسوین باب کے
آٹھوین آیت یاد کرو کہ آسور یعنے عراق کے حق مین فرمایا ہے کہ وہ تلوار کی دہار سے بہاگے گا
یہہ خبر خسرو کی لڑائی کی نہین ہو سکتی کیونکہ اس لڑائی مین بابل والے بہاگنی نہین پائی قتل
کرسوقت شہر کے کچھہ لوگ بہاگے مگر بادشاہ اور امیر بہاگنے نہین پائی جیسا کہ خسرو کے فتح کے

ذکر مین بیان ہوچکا ہے یہہ پیش خبری بیشک محمدیون کے جہاد کی ہے جس مین عراق کے بادشاہ
اور امیر بار بار ہہائے گئے ہین پادری مریک لکھتا ہے کہ جو جو کئی شہر خصوصاً سلوکیہ اوسطرف
تباہ کئے گئے سو وہ شہر بہت مدت مین چھوڑ دیا گیا اور آخر کو اسبات کا ظہور ہوا جو اللہ نے فرمایا تھا
کہ مین بابل کے بادشاہ کو اور اوسکی قوم کو اور کلدانیون کی ولایت کو اون کے گناہ کا بدلہ
دونگا اور اوسکو ہمیشہ کی ویرانیون سے بدل دونگا اور ہجرت سے یعنے جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم
کے مدینہ مین تشریف لانے سے نوسو بیاسی برس گذری تھی کہ ایک مسافر اوس طرف سے گذرا
اوس نے نقل کیا کہ اون دنون مین زمین اسقدر سوکھی اور کھاری تھی کہ کھیتی نہو سکے
اور تمام مسافر اس زمانہ کے اون شہرون کا یہی حال بیان کرتے ہین سو زمین بابل کے
خشک جنگل ہو گیا ایک طرف شہر اوپس کے ویرانیون کی جگہہ ہر طرف ریت کا جنگل ہے
مگر کہین کہین کانٹے اور سوکھی گھانس اوگی ہے اور بابل کے دوسری طرف سے بصرہ او بغداد
کے بیچ مین دریائے دجلہ کے دونو کنارون مین بے حاصل جنگل ہے اور کھیتی نہونے
سے وحشت ناک جنگل دکھائی دیتا ہے اون چھوڑے شہرون مین تھوڑے سے اونٹون کے
گلے اور تھوڑے سے چھوٹے چھوٹے درخت دکھائی دیتے ہین وہ سارا مقام ایک بڑا جنگل
ہو گیا ہے جو بغداد سے حلہ تک پہونچا ہے کاریزین جو اگلے زمانہ مین زمین کو پانی دیتے
تھین وہان بہت ہین جو سوکھی پڑی ہین اینٹون کے ٹیلے ہر طرف دکھائی دیتے ہین اور
بابل کے آس پاس کی ساری زمین ایک ویران جنگل ہے بدّو لوگون کا اوس راہ سے
گذر ہوتا ہے اور جنگلی جانور اب کلدانیون کی زمین مین رہتے ہین بدّوٗن نے گڑے ہوئے
خزانون کے گمان سے وہان گہرے گہرے گڑہے کھودے ہین فرات کا پانی اون مین
بھر جاتا ہے کیونکہ اللہ تعالے نے فرمایا تھا کہ وہان تالاب ہو جاوین گے صحرا کے عرب
وہان خیمہ کھڑا نہین کرتے اور گڈریے گلون کو نہین بٹھاتے بلکہ وہان کے پھرنے والے
لوگ جنگلی جانورون اور بہوتون اور دیوٗن کے خوف سے وہان رات کو رہتے ڈرتے
ہین کیونکہ فرمایا تھا کہ وہان عرب خیمہ کھڑا نہین کرینگے اور گلون کو نہین بٹھاوینگے
بیل کا بت خانہ وہان کے سب کھنڈرون سے اونچا ہے بدّو لوگ اوسکو برج نمرود کہتے ہین

اوسکے اوپر اینٹون کے ڈھیر ہین جو بالکل جل گئے ہین قلعی کے دیوار اور شہر عمارتون کو لوگ
اور مکانون کے لئے لے گئے مگر یہہ اینٹین اسقدر آپس مین چپٹی ہین کہ جدا کرنے سے ٹوٹ
جاتی ہین اسباعث سے لوگ ایک پتھر نیو کے لئے اور گوشہ کے لئے نہین لیجاتے جیسا
فرمایا تھا کہ اے ہلاک کرنیوالے پہاڑ جو ساری زمین کو ہلاک کرتا ہے مین اپنا ہاتھہ تجھپر
بڑہاؤنگا اور تجھی سوختہ کا پہاڑ کر دونگا اور وے نہ ایک پتھر گوشہ کے لئے نہ ایک پتھر نیو کے
لئے تجھسے لینگے یہہ وہی برج بلند بابل کا ہے جہان سے لوگ جدا جدا ہوئی اور بعد
اسکے بت خانہ بن گیا اوس کی نشانی اب تک باقی ہے اور بابل کی دیوارین بہت چوڑے
تھین کہ چھہ گاڑیان دیوار کے اوپر چل سکتی تہین اس دیوار کی نشانیان تین سو
برس ہجری تک باقی تہین اب بالکل مٹ گئین یہہ جو پادری نے لکہا ہے کہ لوگ یہان سے
جدا جدا ہوئی یہہ اشارہ اسطرف ہے کہ توراۃ شریف کی پہلی سورۃ کے گیارہوین باب
مین طوفان کے ذکر کے بعد یہہ بیان ہے کہ لوگون نے سنعار کے ملک مین ایک میدان پایا
اور کہا آؤ ہم اینٹ بناوین اور آگ مین پکاوین اور ایک شہر بناوین اور ایک اونچا برج
بناوین اور اللہ تعالے نے اون کی بولی مین پہوٹ ڈالدی تاکہ ایک دوسرے کی بات
نہ سمجھین تب اللہ تعالے نے اونکو وہان سے تمام زمین پر پراگندہ کیا اور وہ اوس شہر
کے بنانے سے باز رہے اسلئے اوسکا نام بابل ہوا کیونکہ وہان اللہ تعالی نے ساری
زمین کی زبانون مین پہوٹ ڈالدی اور وہان سے اونکو تمام زمین پر پراگندہ کیا اور
دسوین باب مین حضرت نوح علیہ السلام کے بیٹے حام کے ذکر مین لکہا ہے کہ حام کا بیٹا
کوش اور کوش سے نمرود پیدا ہوا وہ زمین پر جبار یعنے زبردست ہونے لگا اوسکی
بادشاہت کی بنیاد بابل اور ارک اور اکاد اور کلنہ سنعار کے زمین مین تھی پادری
پتہر نے مفتاح الکتاب مین بابل کی ویرانی کا حال یون لکہا ہے کہ وہ پوری تباہی تک
پہونچا اور اژدہون کا مقام ہوا جیسا نبیون نے فرمایا تھا وہ مقام جس پر بابل واقع
تھا تحقیقات سے ثابت ہوسکتا ہے چنانچہ چند سمجھدار انگریزی مسافرون نے اوسکی
کہندرون کو دیکہکر اسی حال کا بیان کیا ہے بابل جو سارے ملکون کی حشمت تہا سو

کہنڈروں کا کہنڈر رہا اور دو ہزار چار سو برس گذری تو بہی اوسکی ویسی صورت نظر آتی ہے
جیسی اللہ تعالی کے پاک نبیوں نے لکہی ہے اوسکے گہرون مین عجب طرح کے وحشی جانور
بہرے ہوئی ہین وہان خارپشت کی میراث اور راجگرون کا مقام ہے وہ سوکہی ویران زمین
ہے وہ ایک سوختہ پہاڑ اور خالی اور بالکل تباہ اور تالابون کی ڈابرا اور تودی تودی اور بالکل
ہلاک کیا ہوا ہے اور ایسا ملک ہے جہان کوئی شخص نہین رہتا وہان عرب لوگ بہوتون کے
خوف سے اور اون پہاڑنے والے جانورون کی دہشت سے جو بابل کے کہنڈرون کے درمیان
رہتے ہین خیمی کہڑے نہین کرتے اور گدریی اپنے گلی وہان نہین بٹہلاتے اس عجیب شہر کے
شاہانہ محل اور مکانات بالکل تباہ ہو گئی اب تو صرف اینٹ اور کوڑے کرکٹ کے بیڈہب ڈہیر
ہین اوسکی عالی شان کوٹہریون کے عوض اندہیرے بہت سے غار ہین جہان خارپشت
رینگتی ہین اور الوٗ اور چمگادر بسیرا کرتے ہین جہان شیر اپنی ماند رکہتے ہین اور گیدڑ اور
لکڑبگہی اور دوسرے موذی جانور گوشہ مین رہتے ہین جن سے طرح طرح کی بدبو
نکلتی ہے اور اون کے گہرون کے سامنے بہیڑون اور بکرون کی ہڈیان بہی رہتی
ہین دریاے فرات کے ایک کنارے پر نہرین سوکہہ گئین اور جو رہی ہوئی اینٹین بلند سوکہی
میدان پر تیز دہوپ مین پڑی رہتے ہین اور بابل ایک ویرانہ اور سوکہی زمین اور بیابان
ہے دوسرے کنارے پر ندی کی ٹوٹی ہوئی پشتہ بندیان اور محلون کے کہنڈرون کے نشان
دکہائی دیتے ہین جو بہاوٗ کے زور سے بہہ گئی ہین وہان کے اکثر میدان مین دلدل
ہے اور بہت مقامات بے گذر ہین خصوصًا فرات کی سالیانہ باڑہ کے وقت کوئی آدمی اوس
راہ سے نہین گذرتا باہر یا دریا بابل پر پہیلا ہے اور اوسکی بہوتیرے موجون سے چہپا ہے
برس نمرود یعنے بلیس کا مندر جو سن عیسوی کے شروع کے بعد موجود تہا اب تک پہچانا جا سکتا
ہے انگریزی مسافرون نے اوسکو جا دیکہا اور اوسکا بیان کرکے تصویرین کہینچی ہین
بلندی کی باعث یہہ اب تک اس لایق ہے کہ بڑے بابل کا ایک نمونہ ٹہیرے کیونکہ اگرچہ
وہ کہنڈرون کا ڈہیر ہے تو بہی دو سو تیس فٹ کا اونچا ہے ان کہنڈرون کے اوپر
اینٹون کے بڑے ڈہیر ہین جو بالکل جل گئے ہین چنانچہ ٹہوکنی سے شیشہ کے آواز دیتی ہین

جس سے معلوم ہوتا ہے کہ تیز بھٹی کی آنچ اون مین لگی ہوگی ان ڈہیرون کے اوپر سے قدیم اور بڑے
بابل کے دشت تک ڈہیر صاف دکھائی دیتے ہین پادری مرکیب لکھتا ہے کہ ہیرودتس یونانی تاریخ
والا لکھتا ہے کہ بابل کے آس پاس چار شہر اور بھی بڑے بڑے تھے پادری اُستس نے لکھا ہے
کہ قوم یونان مین حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے چار سو چھیالیس برس پہلے ہیرودتس ایک
مشہور اور معتبر تاریخ لکھنے والے نے اپنی تاریخ کو جاری کیا اس بیان سے معلوم ہوا کہ وہ
چار شہر سلوکیہ وغیرہ سے پہلے تھے اور بابل کی طرح وہ سب ویران ہو گئے تب ہی پادری
مرکیب نے چار بڑے شہرون کا لفظ لکھا ہے شیخ شہاب الدین محمد ابن احمد رح جو آٹھوین صدی
مین تھے کتاب مستطرف مین لکھتے ہین کہ تاریخ والون نے لکھا ہے کہ پہلی عمارت جو زمین
پر بنائی گئی وہ محل ہے جو بڑے نمرود نے بنایا تھا وہ کوش کا بیٹا تھا وہ حام کا بیٹا وہ حضرت
نوح علیہ السلام کے بیٹے اوس محل کا کچھہ نمونہ زمین بابل مین سے مقام کوثا مین موجود ہے
اور ہمارے زمانہ تک اوس عمارت کا نشان پہاڑون کے برابر موجود ہے تاریخ والون نے
کہا ہے کہ اوس کی لنبائی پانچ ہزار گز کی تھی نمرود نے تیرون سے اور رانگی اور موم
اور لبان سے بنایا تھا کہ اگر طوفان آوے تو ہم اوس سے محفوظ رہین اللہ تعالیٰ نے
ایک رات مین اوس محل کو ویران کر دیا ایک چیخ غیب سے آئی وہ ویران ہو گیا اور
لوگون کی زبانین جدا جدا ہو گئین اسی باعث سے اوسکا نام بابل رکھا گیا اب یہہ بیان
ہے کہ حضرت عمر رض شہر یروشالم مین تشریف لائے اور شہر پر قبضہ کر کے
مسجد بیت المقدس کو خوب طرح آباد کیا مولانا جلال الدین سیوطی رح تاریخ
الخلفا مین لکھتے ہین کہ سن سولہ مین حضرت عمر رض بیت المقدس کیطرف چلے اور اوسکو
فتح کیا واقدی رح یرموک کی لڑائی کے بعد لکھتے ہین کہ مسلمانون نے مہینہ بھر دمشق مین
مقام کیا ابو عبیدہ نے حضرت عمر رض کو لکھہ بھیجا کہ میرا ارادہ ہے کہ قیساریہ یا بیت المقدس
کیطرف جاؤن حضرت عمر رض نے اصحابون سے مشورہ لیا حضرت علی رض نے فرمایا کہ
ابو عبیدہ کو حکم بھیجئے کہ مسلمانون کے لشکرون کو لیکر بیت المقدس پر اوتریں اوسکو
گھیر لیں اور اون لوگون سے لڑیں حضرت عمر رض نے لکھہ بھیجا کہ بیت المقدس پر چلو

حضرت ابو عبیدہ رض بیت المقدس کیطرف جانے پر خوش ہوئے اور یزید ابن ابی سفیان کو بلایا
اور پانسو سوار ون کو اون کے ساتھہ کیا اور فرمایا اے ابو سفیان کے بیٹے جب ایلیا کا یعنے
بیت المقدس کا تمکو سامنا ہو تو لا الہ الا اللہ اور اللہ اکبر مین اپنی آوازون کو بلند کیجیو
اور اللہ سے مانگیو کہ اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے مرتبہ کے وسیلہ سے اور جو اچھی لوگ
اوس شہر مین رہتے ہین اون کے وسیلہ سے مسلمانون پر اوسکو آسانی سے فتح کر دے
پہر شرجبیل ابن حسنہ رض جو جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے یہان کے لکھنے والے تھے
اونکو بلایا اور پانسو سوار یمن اور حضرموت اور کہلان اور طی اور خولان وغیرہ کے اونکی
ساتھہ کر دیئے اسیطرح چار سردار اور بہیجے تیس ہزار کا لشکر چلا اول یزید ابن ابی سفیان
پہونچے اونہون نے اور اون کے ساتھہ والون نے اللہ اکبر کہا عبد اللہ ابن عامر ابن
ربیعہ نے کہا ہے کہ مسلمانون مین جو کوئی بیت المقدس پر اوترا اوس نے اوتر کر اوس کے
سامنے نماز پڑہی اور اللہ اکبر کہا اور فتح کی دعا کی تین دن تک مسلمان ٹہیرے رہے اون
لوگون مین سے کوئی لڑنے کو نہ نکلا ایک شخص نے پکار کر کہا کہ عرب کا حاکم تمکو کہتا ہے کہ اس
سچے کلمہ کو قبول کرو کہو لا الہ الا اللہ محمد الرسول اللہ اللہ تمہارے اگلے سب گناہ بخشدیگا اور
اپنا خون بچاؤ اگر اس بات کو نہین مانتے تو صلح کر لو اور جزیہ دو یہہ بہی نہ مانوگے تو تمپر ہلاکت آئی
ایک پادری نے اپنے لوگون کو اس بات کی خبر دی وہ لوگ بولے کہ ہم اپنا دین نہین چہوڑینگے
اس سے تو قتل ہو جانا بہتر ہے یزید ابن ابی سفیان نے ابو عبیدہ رض کو لکھہ بہیجا اونہون نے لکہا
کہ لڑائی شروع کرو محمدی فوج مین ہر سردار کو یہی آرزو تھی کہ بیت المقدس میرے ہاتھہ پر
فتح ہو اور ہم اوس مین نماز پڑہین اور پیغمبرون کی نشانیون کی زیارت کرین دس دن
تک لڑائی رہی گیارہوین دن ابو عبیدہ آن پہونچے لوگون نے بلند آواز سے لا الہ الا اللہ واللہ
اکبر کہا کافرون کے دل دہل گئے اپنی بڑے سردار کے پاس گئے اوس نے پوچھا یہہ شور کیسا
ہے کہا اون لوگون کا سردار آیا ہے یہہ شور اوس کے سبب سے ہے اوس سردار کا رنگ اوڑ
گیا اور بولا قسم انجیل کی اگر اونکا بڑا سردار آیا ہے تو تمہاری ہلاکت کا وقت نزدیک ہے وہ
بولے یہہ کیونکر ہے کہا وہ علم جو ہمکو اگلون سے پہونچا ہے اوس مین یہہ ہے کہ وہ شخص جو زرد

لنبائی اور چوڑائی مین فتح کریگا وہ ایک شخص سرخ رنگ کا ہوگا وہ اون کے نبی محمد صلی اللہ علیہ
وسلم کا رفیق ہے اگر وہ آیا ہے تو تمکو اوس سے لڑنے کی طاقت نہین اور مین ضرور اوسکو جا کر
دیکھتا ہون وہ بہت سے پادریون کے ساتھ آیا وہ سب دیوار پر کھڑے ہوئے ایک نے کہا
لڑائی موقوف کرو ہم تمسے کچھ پوچھین محمدیون نے لڑنا موقوف کیا وہ مرد بولا کہ جو شخص ہمارے
شہر کو اور سب شہرون کو فتح کریگا اوسکا پتا ہمکو معلوم ہے اگر وہ ہے تو ہم تمسے نہین لڑینگے
اور یہہ شہر تمکو سونپ دینگے ابو عبیدہ رض اون کے سامنے گئے اونکا سردار بولا یہہ وہ
نہین ہے تم خوشی کرو پھر لڑائی شروع ہوئی ہمین کے لوگ تیر پھینکتے تھے رومی لوگ دیوار پر
سے گر پڑتے تھے ابو عبیدہ رض لوتے چار مہینہ بیت المقدس پر اوترے رہے اور ہر روز
شدت کی لڑائی ہوتی تھی جاڑے گئے اور مینہ اور برف کے دن تھے مسلمان اللہ کی راہ
مین مضبوط رہے پھر اونکا بڑا سردار آیا اور اوس کے آس پاس پادری اور درویش تھے
اون کے ہاتھون مین انجیل پاک اور خوشبو کی انگیٹھیان تھین ابو عبیدہ اوس کے پاس گئے
وہ سردار بولا تم کیا چاہتے ہو یہہ شہر پاک شہر ہے جس نے اس سے لڑنے کا ارادہ کیا قریب
ہے کہ اللہ کا اوسپر غضب اوتریگا اور اللہ اوسکو ہلاک کریگا ابو عبیدہ رض بولے ہم جانتے
ہین کہ یہہ شہر بزرگ ہے اور ہمارے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم یہان سے سیر کو بلائے گئے
اور اپنے رب کے نزدیک ہوئے اور یہہ شہر نبیون کے کان ہے اور اون کی قبرین اسمین
ہین اور ہم تمسے زیادہ اسکے حقدار ہین اور ہم یہان اوترے رہینگے اور اللہ ہمکو اسکا مالک
کریگا جسطرح اور شہرون کا ہمکو مالک کر دیا وہ بولا تم کیا چاہتے ہو ابو عبیدہ رض بولے
تین باتون مین سے ایک بات چاہتے ہین اول یہہ کہ تم کہو کہ اللہ کے سوا کوئی مالک نہین
وہ اکیلا ہے اوسکا کوئی شریک نہین اور محمد اوس کے بندے اور پیغام پہونچانیوالے ہین
اوس نے کہا یہہ ہم نہ مانینگے ابو عبیدہ نے کہا تو صلح کر لو اور دب کر جزیہ دو وہ بولا یہہ
بھی ہم نہ مانینگے فرمایا ہم بھی لڑتے رہینگے یہان تک کہ اللہ ہمکو فتح دے وہ سردار بولا
کہ اور شہر والون نے تمکو جزیہ دیا تو ان لوگون پر مسیح غصہ ہوئے تھے اونہون نے اونکو
تمہارا تابع کر دیا اور ہم جو ہین تمہارے شہر مین وہ لوگ ہین کہ جب مسیح سے دعا مانگین

وہ دعا قبول کرین گے ابو عبیدہ رض بولے اے اللہ کے دشمن تو جھوٹا ہے مسیح جو مریم کے بیٹے ہین فقط اللہ کے پیغام پہونچانیوالے ہین اون سے پہلے بھی اللہ کے بہت پیغام پہونچانیوالے گذر چکے ہین اور اونکی مان دل کی سچی ہین وہ دونون کہانا کہاتے تھے اللہ نے اونکو مٹی سے پیدا کیا پہر فرمایا ہوجا وہ ہوگئے وہ سردار بولا تم اگر بیس برس تک لڑوگے فتح نہین کروگے ہم شہر کو تو وہ شخص فتح کریگا جسکا پتا ہم اپنی کتاب مین پاتے ہین اور وہ پتا تم مین نہین ابو عبیدہ رض بولے اگر تو اونکو دیکھیگا تو پہچان لیگا وہ بولا ہان اونکا پتا میرے پاس ہے تم خونریزی کرنا موقوف کرو اور اونکو بلا بھیجو جب ہم اونکو دیکھین گے اور ہم اونکا پتا پہچان لین گے ہم اس شہر کو کہول دینگے اور جزیہ دینگے آب اسی احوال کو مولانا جلال الدین سیوطی رح کی کتاب سے دوبارہ سنو مولانا جلال الدین فضائل بیت المقدس مین لکھتے ہین کہ حضرت عمر رض نے جو بیت المقدس کو فتح کیا اسکا احوال معتبر کتابون مین بہت سندون سے طرح طرح کی روایتون سے آیا ہے مینے چاہا کہ سبکو جمع کرون اور ہر سند مین جو لفظین ہین اوسکو اوسی طرح لاؤن تا کہ اس فتح کی برکت حاصل کرون جو حضرت عمر رض کے ہاتھ پہ ہوئی جنکی باعث سے اللہ نے دین کو غالب کیا اور اونکی حکومت اور عدل کی برکت تمام مسلمانون کو پہونچی مولانا نے اس مقام مین اکثر روایتین امام احمد ابن محمد ابن ابراہیم مقدسی شافعی کی مثیر الغرام سے لکہی ہین اور اونہون نے ولید ابن مسلم تک سند پہونچائی ہے مولانا لکہتے ہین کہ ایک سند سے ہمکو یون پہونچا ہے کہ ابو عبیدہ رضا اردن تک آئے اور وہان لشکر کو اوتارا اور ایلیا کے رہنے والون کے طرف قاصدون کو بہیجا اور اونکو لکھ بہیجا بسم اللہ الرحمن الرحیم ابو عبیدہ کیطرف سے جو جراح کا بیٹا ہے ایلیا کے سردارون اور رہنے والون کیطرف سلام ہے اوسپر جو راہ بتانے سے مان لیوے اور اللہ پر اور اوسکے پیغام پہونچانے والے پر ایمان لاوے وہ جو اس کے بعد ہے سو یہہ ہے کہ مین تمکو بلاتا ہون اس گواہی کیطرف کہ اللہ کے سوا کوئی مالک نہین اور محمد اللہ کے پیغام پہونچانیوالے ہین اور یہہ کہ وہ گہڑی آنیوالی ہے اوس مین کچھ شک نہین اور بیشک اللہ زندہ اوٹھاویگا ان لوگون کو جو قبرون مین ہین پہر جب تم اسکی گواہی دوگے تو تمہارے اوپر تمہارے خون اور

مال اور اولاد حرام ہوجاویگی اور تم ہمارے بھائی ہوجاؤگے اور اگر تم نمانو تو تم سے اقرار کرو کہ
تم دب کر اپنے ہاتھ سے جزیہ دو اور اگر تم نہ مانو تو مین تمہارے پاس اون لوگون کو لاؤنگا کہ
اونکو مرنے کا شوق اس سے زیادہ ہے جتنا شوق تمکو شراب کا اور سور کہانے کا ہے پھر اگر اللہ
چاہیگا تو مین تمسے پلٹ کر کبھی نہین جاؤنگا یہان تک کہ تمہارے لڑنے والون کو قتل کرونگا
اور تمہارے لڑکون کو قید کرلونگا پھر ابو عبیدہ رضہ نے ایلیاوالون کی راہ دیکھی اونہون نے
صلح کرنے سے انکار کیا تب ابو عبیدہ رضہ چلے اور اونکو گھیر لیا اور اونکو تنگ کیا وہ لوگ ایک
دن نکلے اور مسلمانون سے لڑے پھر مسلمان ہر طرف سے اونپر دوڑے اور اون سے
لڑے یہان تک کہ اونکی قلعہ مین داخل ہوئے اور اوس دن اون سے لڑنے والے خالد ابن
ولید اور یزید ابن ابی سفیان تھے جب ایلیاوالون نے دیکھا کہ ہمکو لڑنے کی طاقت نہین
اونہون نے کہا ہم تمسے صلح کرین گے ابو عبیدہ رضہ بولے مین قبول کرونگا وہ بولے کہ اپنے
خلیفہ عمر کو کہلا بھیجو کہ وہی ہمکو یہہ اقرار دیوین اور ہمکو امان لکھہ دین معاذ رضہ نے ابو عبیدہ رضہ
سے کہا کہ شاید امیر المومنین آوین تب بھی یہہ لوگ صلح نہ کرین تم اونکو مت لکھو یہان تک کہ ان
لوگون سے پکی پکی قسمین لیلو کہ اگر امیر المومنین آوین گے اور ہمکو امان نامہ لکھدین گے
تو ہم قبول کرین گے اور جزیہ دینگے ابو عبیدہ رضہ نے یہہ کہلا بھیجا اون لوگون نے مان لیا ابو عبیدہ
نے حضرت عمر رضہ کو یہہ حال لکھہ بھیجا جب حضرت عمر رضہ کے یہہ خط پہونچا آپنے لوگون سے مشورہ
لیا حضرت عثمان رضہ بولے کہ اللہ تعالی نے اونکو عاجز کردیا ہے اگر آپ نجائیگا تو وہ لوگ
دیکھین گے کہ آپ اونکو بہت حقیر جانتے ہین تو وہ تھوڑے دنون مین جزیہ دین گے حضرت
عمر رضہ نے فرمایا کہ تم مین سے کسی کے پاس اس کے سوا کچھہ اور بھی صلاح ہے حضرت علی رضہ نے
فرمایا ہان میری صلاح اس کے سوا ہے وہ یہہ ہے کہ اونہون نے وہ بات مانگی جسمین اون کی
ذلت اور حقارت ہے اور مسلمانون کے حق مین فتح اور عزت ہے وہ بالفعل راحت سے
آپکو دیتے ہین اتنی دیر ہے کہ آپ اون کے پاس جاوین اور آپ کے واسطے اون پاس
جانے مین اجر ہے ہر اندھیری رات مین اور بھوک مین اور ہر نالے کے طی کرنے مین اور
ہر خرچ مین یہان تک کہ آپ اون پاس پہونچین پھر جب آپ وہان پہونچے تب امن اور راحت

اور بھائی اور فتح ہے اور مین ڈرتا ہون کہ ایسا نہو کہ وہ آپ کی صلح سے نا امید ہو جاوین تو اپنے قلعہ مین پناہ پکڑین اور ہمارا کوئی دشمن اون پاس آوے یا کوئی مدد آوسے اور سپاہ تنگ ہوک اور مصیبت پڑجاوے حضرت عمر رض نے لشکر طیار کیا اور مدینہ پر حضرت علی رض کو نائب کیا اور چلے اور لوگون کیطرف اپنا منھہ کیا اور فرمایا شکر ہے اسد کا جسنے ہمکو اسلام سے عزت دی اور ایمان سے ہمکو رتبہ دیا اور اپنے نبی محمد صلی اسد علیہ وسلم کے وسیلہ سے ہمپر رحم کیا اور اونکی باعث سے ہمکو راہ بتائی اور اونکی باعث سے ہمکو پھوٹ کے بعد اکٹھا کردیا اور ہمارے دلون مین الفت دی اور دشمنون پر ہماری مدد کی اور شہرون مین ہمکو جگہہ دی اور ہمکو آپس مین محبت والے بھائی بنادیا اے اسد کے بندو اس نعمت پر اسد کا شکر کرو اور اس نعمت کا زیادہ ہونا اور اوسکا شکر کرنا اور جس کام پر تم آتے جاتے ہو اوسکا پورا ہونا اسد سے مانگو کہ اسد شکر کرنیوالون پر نعمت کو پورا کرتا ہے اور اس سفر مین ہر صبح کو یہہ کلام نہین چھوڑتے تھے واقدی نے حضرت عمر کے چلنے کا حال یون لکھا ہے کہ آپ سرخ اونٹ پر سوار ہوکر چلے اوس پر دو گٹھریان تھین ایک مین ستو تھے دوسرے مین چھوہارے تھے اور آگے پانی کے مشک اور پیچھے توشہ کا برتن تھا اور بیت المقدس کے قریب پہونچے ابو عبیدہ رض سے ملاقات ہوئے حضرت عمر رض ایک اونی گدڑی پہنے ہوئے تھے اوس مین چودہ پیوند تھے کوئے پیوند چمڑے کا بھی تھا مسلمانون نے کہا کہ اگر آپ گھوڑے پر سوار ہوتے اور کپڑے پہنتے تو دشمنون پر زیادہ رعب پڑتا آپنے گدڑی اوتاری اور سفید کپڑے پہنے اور کندھی پر کتان کا رومال ڈالا ابو عبیدہ رض ایک رومی گھوڑا لائے حضرت عمر رض اوس پر سوار ہوئے پھر جلدی سے اوس پر سے اوترے اور فرمایا میری خطا سے درگذر کرو اسد قیامت کے دن تمہاری خطاؤن سے درگذر کریگا قریب تھا کہ تمہارا بھائی ہلاک ہو جاوے اس سبب سے کہ میرے دل مین غرور آیا اور مینے رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم سے سنا ہے فرماتے تھے کہ جنت مین نہین داخل ہوگا جسکے دل مین رائی کے دانے کے برابر غرور ہوگا حضرت عمر رض نے وہ کپڑے اوتارے اور اپنی گدڑی پھر پہنلی اور چلے مولانا جلال الدین رح اس احوال کو یون لکھتے ہین کہ جب آپکا لشکر شام کے نزدیک پہونچا اودہر سے مسلمان لوگ

آپکی پیشوائی کے لیے آئے حضرت عمر رض ابو عبیدہ کیطرف چلے جب ابو عبیدہ کے نزدیک پہونچے ابو عبیدہ
نے اپنا ہاتھ مصافحہ کے لیے بڑہایا حضرت عمر نے بھی اپنا ہاتھ بڑہایا پھر ابو عبیدہ نے آپکا ہاتھ
پکڑکر چومنے کا ارادہ کیا تاکہ سب لوگون کے سامنے آپکی بڑائی ظاہر کرین تب حضرت عمر رض ابو عبیدہ
کے پاؤن کی طرف جھکے ابو عبیدہ ہٹ گئے پھر دونون آپس مین گلے لگے پھر دونون سوار ہوکر
چلے اور لوگ اون دونون کے آگے چلے اور شام کے لوگون مین سے ایک نے کہا ہے کہ وہ
لوگ ترکی گھوڑا اور سفید کپڑے آپکے پاس لائے اور بولے کہ اس گھوڑے پر سوار ہوجیے
تاکہ دشمن دیکھین اور آپکا رعب اونپر پڑے اور کپڑے پہنیے اور پوستین اوتار ڈالیے آپنے
نمانا پھر اون لوگون نے ہٹ کی تب آپ پوستین اور اپنے کپڑے پہنے ہوئے اوس گھوڑے
پر سوار ہوئے پھر اوترے پھر اپنی اونٹنی پر سوار ہوئے اور فرمایا کہ مجھکو اس نے بدل دیا
یہانتک کہ مجھکو ڈر ہوا کہ مجھکو غرور نہ آجاوے اور میرے جی مین فرق نہ پڑجاوے اے
مسلمانو تم سچائی پر رہو اور اوس پر رہو جس سے اللہ نے تمکو عزت دی اور طارق ابن
شہاب سے روایت ہے کہ جب حضرت عمر شام مین آئے پانی مین چلنے کا ایک مقام
آیا آپ اونٹ پر سے اوترے اور موزے اوتار کر اپنے ہاتھ مین لے لیے اور پانی کے اندر
چلے اور اونٹ ساتھ تھا ابو عبیدہ رض بولے کہ آپ نے شام والون کے سامنے ایسا کیا
آپنے ابو عبیدہ کے سینہ پر ہاتھ مارا اور بولے کہ اے ابو عبیدہ اگر تمہارے سوا کوئی اور
کہتا اے ابو عبیدہ تم لوگ تو سب لوگون سے زیادہ ذلیل اور حقیر تھے اللہ نے تمکو اسلام
سے عزت دی اور جب کسی اور چیز سے عزت ڈہونڈہو گے اللہ تمکو ذلیل کریگا واقدی رح
لکھتے ہین کہ آپ وہان پہونچے جہان ابو عبیدہ اوترے ہوئے تھے آپکے لیے ایک بالون کا
خیمہ کھڑا کیا گیا اوسمین آپ مٹی کے اوپر بیٹھ گئے مسلمانون نے بلند آواز سے لا الٰہ الا اللہ
واللہ اکبر کہا اوس بڑے سردار کو خبر پہونچی وہ آیا اور بولا کہ اپنے سردار سے کہو کہ قلعہ کے
سامنے سب سے الگ ہوکر کھڑے ہون کہ ہم اون کو دیکھین حضرت عمر رض اوٹھنے لگے
جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ والون نے کہا یا امیر المومنین آپ اکیلے اون کے
طرف نکلتے ہین اور آپکے اوپر کچھ سامان لڑائی کا نہین ہم ڈرتے ہین کہ وہ دغا کرین

آپ نے فرمایا قل لن یصیبنا الا ما کتب الله لنا هو مولانا وعلی الله فلیتوکل المومنون یعنے تو
کہہ ہرگز نہین پہونچیگا ہمکو مگر جو اللہ نے ہمارے لیے لکھدیا وہ ہمارا مالک ہے اور اللہ ہی پر بھروسا
کرین ایمان والے آپ جاکر قلعہ کے قریب کھڑے ہوئے تو وہ سردار آپکو دیکھتی ہی بلند آواز سے
چلایا کہ یہہ وہی ہے جسکا پتا ہم اپنی کتابون مین پاتے ہین ہمارا شہر انہین کے ہاتھ پر فتح ہوگا
رومیون نے یہہ سنتی ہی دروازہ کھولدیا اور حضرت عمر رضہ کے پاس آئے اور جزیہ دینا قبول
کیا فائدہ تب حضرت اشعیا علیہ السلام کے چھبیسوین باب کی پیش خبری پوری ہوئی کہ تم
دروازے کھولو تاکہ صدیق یعنے سچے دل کے لوگ جنہون نے صداقت کو یعنے سچی شریعت کو یاد
کررکھا ہے اندر آوین مولانا جلال الدین رح لکہتی ہین کہ مثیر الغرام والے نے یعنے امام احمد
ابن محمد ابن ابراہیم مقدسی شافعی رح نے اپنی سند ولید تک پہونچائی اونہون نے کہا کہ مجکو
خبر دی ایک بوڑھے نے جو شداد ابن اوس انصاری رضہ کی اولاد مین تھا کہ اوس نے
اپنے باپ سے عنادہ اوس کے دادا شداد رضہ سے نقل کرتا تھا کہ حضرت عمر رضہ چار ہزار سوارون
مین آئے اور بیت المقدس کے پورب طرف جو پہاڑ ہے یعنے طور زیتا اوس پر اوترے خالد
اور عبادہ سے روایت ہے کہ اون دونون نے کہا کہ حضرت عمر رضہ نے ایلیا والون سے صلح
کی اور صلح نامہ لکھدیا پھر لکھا ہے کہ ولید نے کہا کہ مجکو خبر دی شداد کے بیٹے نے وہ اپنے باپ سے
وہ اوس کے دادا سے کہ حضرت عمر رضہ جب اپنے اور بیت المقدس والون کے بیچ مین صلح
نامہ لکھنے سے فراغت کی وہان کے سردار سے فرمایا کہ مجکو داود علیہ السلام کی مسجد کی راہ
بتادے وہ بولا اچھا حضرت عمر رضہ تلوار گلی مین ڈالے ہوئے چار ہزار ہمراہیون کے ساتھ نکلی
وہ لوگ بھی تلوارین گلی مین ڈالے ہوئے تھے اور سردار حضرت عمر رضہ کے آگے تھا یہانتک
کہ ہم شہر بیت المقدس مین داخل ہوئے اوس نے ہمکو اوس گرجے مین داخل کیا جو قمامہ
کا گرجا کہلاتا تھا اور کہا یہہ مسجد داود علیہ السلام کی ہے حضرت عمر رضہ نے تامل سے دیکھا اور
فرمایا تو جھوٹا ہے جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے داود علیہ السلام کی مسجد کا جو پتا مجکو
تبلایا ہے وہ اس مسجد مین نہین ہے پھر وہ ایک گرجے کیطرف چلا جو صہیون کہلاتا تھا
اور بولا یہہ مسجد داود علیہ السلام کی ہے آپنے فرمایا تو جھوٹا ہے پھر وہ آپکو مسجد بیت المقدس

کیطرف لے چلا یہان تک کہ ہمسب کے اوس دروازے تک پہونچا جو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا درواز
کہلاتا ہے اور مسجد مین جو گوبر تھا وہ اوترکر دروازے کی سیڑہیون تک پہونچ گیا تھا اور اوس گلی
تک پہنچ گیا تھا جس مین وہ دروازہ تھا اور سیڑہیون پر بہت کثرت سے ہوگیا تھا قریب تھا کہ
رواق کی یعنے ڈیوڑہی کی چہت سے لگ جاوے وہ سردار بولا کہ آپ داخل نہین ہوسکتے
مگر گہسٹتے ہوئے حضرت عمر رض نے فرمایا گہسٹتے ہی چلین گے تب وہ سردار حضرت عمر رض کے
آگے گھٹنون کے بہل گہسٹتا ہوا چلا اور ہم سب اوس کے پیچھے گھٹنون کے بہل گہسٹتے ہوئے
چلے یہان تک کہ ہم مسجد بیت المقدس کے صحن مین پہونچے اور اوس مین سیدہے کہڑے
ہوئے حضرت عمر رض نے بڑی دیر تک تامل سے دیکہا پہر فرمایا قسم اوس کی جس کے ہاتھ مین
میری جان ہے یہی وہ مسجد ہے جسکا پتا ہمکو جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے بتلایا ہے
فائدہ جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا دروازہ وہ کہلاتا ہے جس سے آپ معراج کی رات میں
داخل ہوئے مولانا مجیر الدین حنبلی رح نے لکہا ہے کہ یہہ دروازہ مسجد کی پچہم طرف کی کنارے پر ہے قبلہ کے
نزدیک اور یہہ باب النبی صلی اللہ علیہ وسلم کہلاتا ہے اور باب المغاربہ بھی کہلاتا ہے کیونکہ مغرب والونکی جامع مسجد کا
دروازہ اسکے پاس ہے پہر یہہ حدیث لکہی ہے کہ آپنے فرمایا کہ مین شہر مین داخل ہوا اوس دروازہ سے جو یمن کیطرف سے آتا ہے
مسجد کی قبلہ کیطرف آئی اور جانور کو یعنے براق کو باندہا آپ فرماتے ہین کہ مین مسجد مین اوس
دروازے سے داخل ہوا جس مین سورج اور چاند جہلکتا ہے بیت المقدس کے مقامون کے
تحقیق کرنے والون نے کہا ہے کہ سوا مغربیون کے دروازے کے کوئی دروازہ اس
صفت کا ہمکو معلوم نہین مولانا جلال الدین لکہتے ہین کہ شداد ابن اوس رض سے روایت ہے
کہ وہ حضرت عمر رض کے پاس حاضر تہے جسوقت وہ مسجد بیت المقدس مین داخل ہوئے
جسدن اللہ نے اوسکو اونپر صلح سے فتح کیا سو وہ اور اون کے ساتھ والے جناب محمد
صلی اللہ علیہ وسلم کے دروازے سے گھٹنون کے بہل گہسٹتے ہوئے داخل ہوئے یہان
تک کہ اوس کے صحن تک چڑہے پہر دہنے طرف اور بائین طرف دیکہا پہر اللہ اکبر کہا پہر فرمایا
قسم اللہ کی یا یون فرمایا کہ قسم اوسکی جس کے ہاتھ مین میری جان ہے یہی مسجد داؤد علیہ السلام
کی ہے جسکی ہمکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خبر دی ہے کہ آپ اوسکی طرف سیر کرائے گئے

اور حضرت عمر رضؓ اوس مسجد کے آگے کیطرف پچہم کے نزدیک آگے بڑہے اور فرمایا کہ ہم اس جگہہ مسجد بناوینگے اسکو روایت کیا ہے ولید ابن مسلم نے ایک بوڑہے سے جو شداد ابن اوس کی اولاد مین تہا وہ اپنے باپ سے وہ اوس کے دادا شداد رضؓ سے اور اونہون نے یعنے امام احمد ابن محمد مقدسی نے ایک اور سند ہشام ابن عمار تک پہونچائی اونہون نے روایت کی ہیثم ابن عمران عبسی سے اونہون نے کہا کہ مینے سنا اپنے دادا عبد اللہ ابن ابی عبد اللہ سے وہ کہتے تہے کہ حضرت عمر کعب کو ساتہہ لیکر آئے اور اون سے فرمایا ای اسحاق کے باپ تم اوس چٹان کی جگہہ پہچانتے ہو وہ بولے کہ وہ دیوار جو جہنم کی نالے کے پاس ہے اوس دیوار سے اتنے اتنے گز ناپو پہر کہود و کہ تم اوسکو پاؤگے اور اون دنون مین وہ جگہہ گوبر ڈالنے کی تہی لوگون نے کہودا وہ چٹان ظاہر ہوئی حضرت عمر رضؓ نے کعب سے فرمایا تمہاری صلاح کیا ہی ہم مسجد کس جگہہ بناوین یا یون فرمایا کہ قبلہ کس جگہہ بناوین یعنے وہ دیوار جو قبلہ کیطرف ہوتی ہے وہ کس جگہہ ہووے کعب نے کہا کہ چٹان کے پیچہے بنائیے کہ دو قبلہ اکٹہے ہو جاوین قبلہ حضرت موسی علیہ السلام کا اور قبلہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا حضرت عمر رضؓ نے فرمایا کہ تمنے یہودیون کی سی بات کہی اے اسحاق کے باپ مسجدون مین افضل وہ جگہہ ہے جو آگے ہو حضرت عمر رضؓ نے مسجد کے آگے کیطرف بنایا اور رجاء ابن حیوہ سے روایت ہے وہ روایت کرتے ہین اوس شخص سے جو فتح کے وقت حاضر تہا اوس نے کہا کہ حضرت عمر رضؓ نے حضرت داؤد علیہ السلام کے محراب کا قصد کیا اور وہان نماز پڑہی اور تہوڑی دیر مین صبح نکلی تب اذان کہنےوالی کو حکم کیا اونے نماز کو قائم کیا آپ آگے بڑہے اور لوگون کو نماز پڑہائی اور سورہ ص پڑہی اور اوس مین سجدہ کیا پہر دوسری رکعت مین سورہ بنی اسرائیل کے سرے کا ایک ٹکڑا پڑہا پہر رکوع کیا پہر نماز سے فراغت کرکے فرمایا کعب کو بلاؤ کعب لائی گئے اون سے فرمایا تمہاری صلاح کیا ہے نماز کا مقام کہان مقرر کرین وہ بولے چٹان کیطرف فرمایا کہ تمنے یہودیون کی سی بات کہی بلکہ ہم اوسکا قبلہ اوس کے سرے پر رکہینگے جسطرح حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہماری مسجدون کا قبلہ مسجدون کے سرے پر رکہا ہے جاؤ ہٹو ہمکو چٹان کا حکم نہین ہوا ہمکو تو کعبہ کا حکم ہوا ہے امام احمد مسند مین فرماتے ہین کہ ہمسے فرمایا اسود نے جو عامر کے بیٹے

کہ ہمسے فرمایا حماد نے جو سلمہ کے بیٹے وہ ابو سنان سے وہ عبید سے جو آدم کے بیٹے اونہون نے فرمایا
کہ مینے حضرت عمر رض سے سنا کہ کعب سے فرما رہے تھے کہ تمہاری کیا صلاح ہے مین کہان نماز
پڑہون وہ بولے اگر میرا کہنا مانو تو چٹان کے پیچھے نماز پڑہو تو سارا قدس تمہارے سامنے ہو
حضرت عمر نے کہا کہ تمنے یہودیون کی سی بات کہی یون نہین ہوگا مین تو وہان نماز پڑہونگا
جہان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑہی پہر حضرت عمر رض قبلہ کیطرف آگے بڑہے
اور نماز پڑہی پہر آئے اور اپنی چادر بچہائی اور کوڑا اپنی چادر مین جہاڑا اور لوگون نے
بہی جہاڑا فائدہ اس روایت سے بہی ثابت ہوا کہ جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے
معراج کی رات مین اوس چٹان سے بہت دور نماز پڑہی کیونکہ اوس چٹان پر اوسوقت
گوبر کا ڈہیر لگا ہوا تہا اور یہہ مسجد اوس وقت مین عمارت سے خالی تہی حضرت عمر نے کعب
سے پوچہا کہ عمارت مسجد کی کہان بناؤن جہان امام کہڑا ہو کعب نے کہا کہ اس چٹان کے
پیچہے بنائیے تاکہ یہہ چٹان بہی نمازیون کے سامنے رہے اور کعبہ بہی سامنے رہے اگر یون
ہوتا تو مسجد کے بیچ مین جماعت ہوتی اور جماعت کے آگے مسجد کا صحن ہوتا حضرت عمر رض نے
یہہ جواب دیا کہ تمنے یہہ بات یہودیون کی سی کہی ہمکو اللہ نے کعبہ کا حکم کیا ہے اس چٹان
کا حکم نہین کیا مطلب یہہ ہے کہ اس چٹان کی بزرگی اور مرتبہ مین کچہہ شک نہین مگر اللہ
تعالی نے ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز مین کعبہ کیطرف منہہ کرنیکا حکم کیا ہے پہلے پہل
اللہ کے حکم سے جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم بیت المقدس کیطرف منہہ کرکے نماز پڑہتے تہے
پہر اللہ تعالی نے آپ پر قرآن مین یہہ حکم بہیجا کہ کعبہ کیطرف منہہ کرکے نماز پڑہو وہان یہہ
بہی فرمادیا کہ تو اون کے قبلہ کا تابع نہین یعنے اللہ نے منع کردیا کہ اب اوس قبلہ کیطرف
یعنے بیت المقدس کیطرف منہہ کرکے نماز مت پڑہو تو اب ہمکو یہہ خیال کرنا نہ چاہیے کہ نماز
مین چٹان بہی ہمارے سامنے رہے کیونکہ اس قبلہ کیطرف نماز پڑہنا اللہ نے موقوف کردیا
مگر اس مسجد اور اس چٹان کی ادب سب طرح سے تعظیم اور ادب لازم ہے حضرت عمر رض نے
اوس چٹان کے آگے مسجد کے اوس کنارے پر عمارت بنائی جو کعبہ کی طرف ہے کیونکہ
جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے جو مسجدین بنائین ہین تو عمارت مسجد کی اور قبلہ کی

مسجد کے اوس کنارے پر رکھی ہے جو قبلہ کیطرف تھا اور صحن مسجد کا جماعت کے آگے نہیں رکھا اس مسجد سے کعبہ شریف دکھن طرف ہے حضرت عمر رضنے مسجد کے پچھم طرف ہٹ کر مسجد کی عمارت دکھن کیطرف قبلہ رخ بنائی اور امام احمد کی روایت مین جو یہہ لفظ ہیں کہ حضرت عمر رضنے فرمایا کہ مین وہان نماز پڑہون گا جہان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑہی پہر حضرت عمر رض قبلہ کیطرف آگے بڑہے اور نماز پڑہی اس روایت سے ظاہر ہوتا ہے کہ جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے معراج کی رات مین مسجد کے اوس کنارے پر نماز پڑہی تھی جو قبلہ کیطرف ہے اسی باعث سے حضرت عمر رض نے بھی وہان نماز پڑہی اور رجا ابن حیوہ کی روایت مین ہے کہ حضرت عمر رضنے داؤد علیہ السلام کے محراب کا قصد کیا اور وہان نماز پڑہی مولانا جلال الدین لکھتے ہین کہ بعضے کہتے ہین کہ وہ محراب وہ بڑا محراب ہے جو مسجد کے قبلہ کی دیوار مین ہے اور بعضے کہتے ہین کہ وہ محراب وہ بڑا محراب ہے جو منبر کے پاس ہے اصل مین یہہ محراب حضرت داؤد علیہ السلام کا تھا اب حضرت عمر رض کا محراب کہلاتا ہے کیونکہ اونہون نے وہان نماز پڑہی اور ولید ابن مسلم کی روایت مین ہے کہ گوبر یہان تک پہیل گیا تھا کہ حضرت داؤد علیہ السلام کے محراب کے سامنے تک ہوگیا تھا تب ہرقل نے اوس کے صاف کرنیکا حکم کیا ان سب دلیلون سے یہہ گمان پیدا ہوتا ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد کے قبلہ کے مقام مین نماز پڑہی تھی تب ہی حضرت عمر رض نے وہان نماز پڑہی اور وہان عمارت مسجد کی بنائی مولانا جلال الدین درمنثور مین لکھتے ہین کہ ابن مردویہ نے حضرت عمر رض سے روایت کیا ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس رات کو مین سیر کو بلایا گیا مینے نماز پڑہی مسجد کے آگے کی مقام مین پہر مین چٹان کی طرف داخل ہوا اس روایت سے بھی صاف ثابت ہوتا ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد کے آگے یعنے قبلہ کے طرف جو مقام ہے وہان نماز پڑہی اور یہہ قبہ جو لوگون نے بنایا ہے اور مشہور کیا ہے کہ یہہ قبہ اوس مقام پر ہے جہان حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑہی تھی سو مولانا جلال الدین لکھتے ہین کہ یہہ وہی قبہ ہے جو عبد الملک بادشاہ نے بنایا تھا جو قبہ سلسلہ کہلاتا ہے اور مولانا مجیر الدین حنبلی رحمہ

کی تاریخ بیت المقدس جو مصر مین چھپی ہے اوس مین لکھا ہے کہ کہا جاتا ہے کہ عبد الملک بادشاہ
جب بیت المقدس مین آیا تو اوس چٹان پر جیسا قبہ بنانا اوسکو منظور تھا اوس نے کاریگرون
سے بیان کیا اونہون نے ایک چھوٹا سا قبہ نمونہ کے واسطے بنایا وہ جو چٹان کے قبہ کے پورب
طرف ہے وہ جو قبہ سلسلہ کہلاتا ہے وہ بادشاہ کو پسند آیا اور کہا اس چٹان پر بھی اسیطرح کا
قبہ بناؤ اس بیان سے معلوم ہوا کہ قبہ نمونہ کے واسطے بنایا گیا تھا اور اوس وقت تک
کسی نے یہہ بات نہین کہی تھی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس جگہہ نماز پڑہی تھی یہہ
بات بعد اسکی مشہور ہوے ہے اسیطرح اس چٹان کے صحن مین جو محراب زمین پر بنایا
ہے مولانا جلال الدین لکھتے ہین کہ کہا جاتا ہے کہ اسی مقام مین حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
نے نماز پڑہی ہے یہہ بات بھی ٹھیک نہین ہے بڑی دلیل اسکی یہہ ہی کہ مولانا جلال الدین
نے دُرِّ منثور مین لکھا ہے کہ ابن مردویہ نے حضرت عمر رضہ سے روایت کی ہے کہ حضرت صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا کہ مینے نماز پڑہے مسجد کے آگے کے مقام مین پہر مین چٹان کیطرف
داخل ہوا مولانا جلال الدین لکھتے ہین کہ ولید نے کہا کہ سعید ابن عبد العزیز نے کہا
ہے کہ جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کا خط جب روم کے بادشاہ کو آیا تھا اوسوقت
وہ بیت المقدس مین تھا اور بیت المقدس کی چٹان پر گوبر کا بڑا ڈہیر تھا کہ حضرت داؤد
علیہ السلام کے محراب کے برابر پہونچگیا تھا وہ جو نصاری نے یہودیون کی ضد مین
اوسپر ڈالا تھا یہان تک کہ عورت رومیہ سے اپنی خون کے لتّے بہیجتی تھی وہ اوسپر ڈالدیے
جاتے تھے روم کے بادشاہ نے جسوقت جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کا خط پڑہا اوسوقت
کہا کہ اے قوم رومیون کی تم لوگ اس لایق ہو کہ اس گوبر کے ڈہیر پر قتل کئے جاؤ جیسے
تمنے اس مسجد کی حرمت توڑی ہے جسطرح اسرائیلی لوگ یحیی ابن زکریا علیہ السلام
کے خون پر قتل کئے گئے پہر بادشاہ نے اوس گوبر کے دور کرنیکا حکم کیا تو لوگون نے اوسکا دور
کرنا شروع کیا اوسکا تیسرا حصہ دور کر چکے تھی کہ مسلمان لوگ شام مین آگئے پہر
حضرت عمر رضہ بیت المقدس مین آئے تو اور اوسکو فتح کیا اور وہ گوبر کا ڈہیر دیکھا
اوسکا [illegible] دور کرنیکا حکم کیا ولید نے کہا کہ حضرت عمر سعید

کے آگے کی طرف سچیم کے نزدیک چلے گئے پہر گوبر کو لپ بہر کر اپنی کپڑے مین رکہا لوی نے کہا کہ ہمنے بہی اونکے ساتھہ لپ بہر بہر کر اپنے کپڑون مین ڈالا اور وہ چلے اور ہم بہی چلے یہان تک کہ ہمنے اوسکو اوس نالی مین ڈالا جو نالا جہنم کا کہلاتا ہے پہر حضرت عمر نے اوسیطرح کیا ہمنے بہی اوسیطرح کیا یہانتک کہ ہمنے نماز پڑہی اوس مسجد کی جگہہ پر جہان جماعت کی نماز پڑہی جاتی ہے سو ہمکو حضرت عمر رضہ نے وہان نماز پڑہائی ابن کثیر نے لکہا ہے کہ حضرت عمر رضہ نے اوس چٹان پر سے اپنی چادر کے کونے مین مٹی ڈہولی اور سب مسلمانون نے آپ کے ساتھہ مٹی ڈہولی اور اردن والون کو باقی مٹی کے ڈہونے پر مزدوری مین لگایا ابن کثیر نے اس تمام احوال کا خلاصہ لکہکر لکہا ہی کہ یہہ سارا احوال سندون سمیت بہاء الدین ابن ابی القاسم ابن عساکر نے اپنی کتاب مستقصی فی فضائل الاقصی مین بیان فرمایا ہے مولانا جلال الدین لکہتے ہین کہ جبیر ابن نفیر رح نے فرمایا کہ جب حضرت عمر رضہ نے گوبر کو اوس چٹان سے دور کر دیا فرمایا کہ اوسمین نماز مت پڑہنا جب تک اوس پر تین مینہہ نہ پڑجاوین واقدی رح لکہتے ہین کہ حضرت عمر رضہ نے بیت المقدس مین دس دن قیام کیا پہر مدینہ مین تشریف لائے **فائدہ** مولانا جلال الدین لکہتے ہین کہ کعب احبار پہلے یہودی تہے پہر حضرت ابوبکر رضہ کیوقت مین مسلمان ہوئے اور کہا گیا ہے کہ حضرت عمر رضہ کیوقت مین مسلمان ہوئے جاننا چاہیے کہ یہہ بڑے چٹان جسکو صخرہ کہتے ہین اور تخت رب العالمین بہی کہتے ہین اسکا یہودی لوگ بہت بڑا ادب کرتے تہے اور اسی کیطرف نماز پڑہتے تہے تب ہی تو اونکی ضد مین نصاریٰ نے اوس جگہہ پر گوبر کا ڈہیر لگا دیا تہا اور یہہ قبلہ حضرت سلیمان علیہ السلام کیوقت سے تہا اور کعب احبار نے فرمایا کہ موسیٰ علیہ السلام کا قبلہ بہی یہی ہے اس سے معلوم ہوتا ہی کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام بہی اسیطرف منہہ کرکے نماز پڑہتی تہی اور اسمین کچہہ تعجب کی بات نہین کیونکہ حضرت سلیمان علیہ السلام نے اس مسجد کو موریہ پہاڑ پر بنایا تہا جیسا کہ تواریخ کی دوسری کتاب کے تیسرے باب مین ہے اور موریہ پہاڑ کے پہاڑون مین سے ایک پہاڑ کی بزرگی حضرت ابراہیم علیہ السلام کیوقت سے چلی آتی تہی توریت شریف کی پہلی سورۃ کے بائیسوین باب کی دوسری آیت مین آیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام سے فرمایا کہ اپنے بیٹے اسحاق کو لے اور زمین موریہ مین جا اور اوسکو وہان پہاڑون مین سے ایک پہاڑ پر

جومین تجھی بتاؤنگا سو جتنی قربانی کے لئے چوپایہ پر یہ بیان ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام
حضرت اسحاق علیہ السلام کو وہان لے گئے اور اون کے ذبح کرنے پر طیار ہوئے اللہ تعالی نے
اون کے بدلے مینڈھا بھیجا حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اوسکو اپنے بیٹے کے بدلے ذبح کیا او
حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اوس مقام کا نام یہوواہ یری رکھا یعنی اللہ دیکھتا ہے وہ جو آج کے دن
تک کہا جاتا ہے کہ اللہ کے پہاڑ پر دیکھا جائیگا اس جگہہ سے ثابت ہوا کہ اس جگہہ کے پہاڑون مین سے
ایک پہاڑ تھا جہان قربانی کا حکم ہوا تھا اور وہ اللہ کا پہاڑ کہلاتا تھا ظاہر یون ہے کہ وہ پہاڑ
یہی چٹان ہے جسکو کعب احبار نے فرمایا کہ حضرت موسی علیہ السلام کا قبلہ ہے اور پیغمبرون کے
احوال کی کتابین جو توراۃ شریف کی جلد مین لگی ہوئی ہین اون مین یہہ بیان ہے کہ وہ صندوق
جو حضرت موسی علیہ السلام نے اللہ کے حکم سے بنایا تھا جسکو اللہ تعالی نے قرآن شریف مین
فرمایا ہے کہ اوس مین سکینہ یعنے تسلی تھی وہ صندوق حضرت موسی علیہ السلام کے وقت سے حضرت
داؤد علیہ السلام کیوقت تک جس مکان مین رکہا جاتا تھا وہی مکان ہیکل یعنے مسجد کہلاتا تھا
پانچوین زبور کی ساتوین آیت مین اور ایک سو اٹھتیسوین زبور کی دوسری آیت مین ہے
کہ تیری مقدس ہیکل کیطرف سجدہ کرونگا اور حضرت داؤد علیہ السلام کیوقت مین یہہ پاک صندوق
اوس مقام مین تھا معلوم ہوا کہ اوسیطرف لوگ اللہ کو سجدہ کرتے تھے کیا عجب ہے کہ اسی
پاک چٹان کیطرف وہ مسجدین بنائی گئی ہون اور اسی رخ کو سجدہ ہوتا ہو پھر حضرت سلیمان علیہ السلام
نے اس پاک چٹان پر مسجد بنائی اور وہ پاک صندوق اوسپر رکہا ابن سید الناس رح نے عیون
الاثر مین لکھا ہے کہ کتاب الناسخ والمنسوخ مین ابو داؤد کے واسطے سے ہمکو روایت پہونچی ہے
وہ کہتے ہین کہ ہم سے فرمایا احمد ابن صالح نے کہ ہمسے فرمایا عنبسہ نے وہ روایت کرتے ہین یونس
ابن شہاب سے اونہون نے فرمایا کہ سلیمان جو عبد الملک کا بیٹا تھا مین اوسکی ساتھہ چلا ہمیتے
بیت المقدس مین گیا اور اوسکی ساتھہ خالد تھا جو یزید ابن معاویہ کا بیٹا تھا سلیمان نے کہا قسم
اللہ کی یہہ قبلہ عجائب ہے اسکی طرف مسلمانون نے اور نصاری نے نماز پڑہی خالد بولا
قسم اللہ کی مین اوس کتاب کو پڑہتا ہون جسکو اللہ نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اوتارا اور
توراۃ بھی پڑہتا ہون سو یہودیون نے اسکو اوس کتاب مین نہین پایا جو اللہ نے اونپر اوتارا

لیکن تابوت سکینہ اس چٹان پر تھا پھر جب اللہ تعالی نے اسرائیلیون پر غصہ کیا اوسکو اوٹھا لیا
تب اونکی نماز اس چٹان کیطرف اپنے مشورہ سے ہوئی خالد کے اس بیان سے صاف معلوم
ہوا کہ حضرت سلیمان علیہ السلام نے اصل ہیکل یعنے مسجد کی عمارت اسی پاک چٹان پر بنائی تھی
جسمین دو درجہ تھی ایک اندر کا درجہ جو قدس الاقداس کہلاتا تھا اوسمین وہ پاک صندوق
رہتا تھا دوسرا درجہ اوسکی آگے تھا اوسمین بخور دان اور سونے کے دس شمع دان اور نذر
کی روٹی رکہنے کے میز اور بہت سے عود سوز اور کٹورے وغیرہ تھے اب خالد نے یون سمجھا
ہو کہ حضرت سلیمان علیہ السلام کے بعد حضرت ارمیا علیہ السلام کیوقت مین جب یہہ مسجد
بخت نصر نے ویران کردی اور وہ پاک صندوق غائب ہو گیا تب اس چٹان کیطرف نماز
پڑہنا اپس کے مشورہ سے مقرر ہوا اب ہم کہتے ہین کہ جب یہہ پاک صندوق غائب ہو گیا
تب ہی پیغمبرون کا زمانہ تھا تو یہہ قبلہ بہی بیشک پیغمبرون کے حکم سے مقرر ہوا جب یہہ معلوم
ہو چکا کہ اس پاک چٹان پر مسجد کی اصل عمارت اور تابوت سکینہ تھا اب اس مقام کی اور
تعریفین سنو حضرت شموئیل علیہ السلام کے احوال کی دوسری کتاب کی چوبیسوین باب مین
اور تواریخ کی پہلی کتاب کے بائیسوین باب مین جو احوال لکہا ہے اوسکا خلاصہ یہہ ہے کہ حضرت
داؤد علیہ السلام کیوقت مین وبا پڑی اور ستر ہزار آدمی مر گئے اور جب فرشتہ نے اپنا ہاتہہ بڑہایا
کہ یروشلم کو فنا کرے تب اللہ تعالی نے اوس سے فرمایا بس اب اپنا ہاتہہ کہینچ لے پہر اسکا بیان یون
لکہا ہے کہ اوسوقت اللہ تعالی کا فرشتہ یبوسی ارونا کے کہلیان پر کہڑا تھا اوسکی ہاتہہ مین
ایک کہینچی ہوئی تلوار تہی تب حضرت داؤد علیہ السلام نے اور آپ کے ساتہہ کے لوگون نے
اللہ کے آگے سجدہ مین جاکر دعا کی تب حضرت داؤد علیہ السلام کو جاد نبی علیہ السلام کی زبان
پر اللہ کا حکم پہونچا کہ داؤد چڑہ جاوے اور یبوسی ارونا کے کہلیان پر اللہ تعالی کے لئے ایک
قربانی کا مقام بناوے حضرت داؤد علیہ السلام اوس کہلیان کے مول لینے کے لئے اوسکی پاس
چڑہ گئے اوس نے کہا مین یون ہی دیتا ہون آپ نہ مانا اور قیمت دیکر وہ کہلیان مول لیا اور
وہان اللہ کے لئے قربان گاہ بنایا اور قربانیان چڑہائین اور اللہ تعالی سے دعا کی اور آسمان
سے اللہ نے اوس قربانی پر آگ بہیجی اور فرشتہ کو حکم کیا اوسنی اپنی تلوار میان مین کرلی اور

حضرت داؤد علیہ السلام نے فرمایا کہ اسی جگہہ اللہ کا گھر اور قربانی کا مقام ہوگا اور آپ نے مسجد بنانے
کے لیئے بہت کچھہ سامان جمع کیا اور حضرت سلیمان علیہ السلام کو بلایا اور فرمایا کہ اے میرے بیٹے
مینے چاہا تھا کہ اللہ تعالی کے نام کے لیے ایک گھر بناؤن سو اللہ تعالی کا کلام مجھپر یون اوترا کہ تجھکو
میرے نام کے لیے گھر بنانا نہوگا تجھسے ایک بیٹا ہوگا سلیمان اوسکا نام ہوگا وہی میرے نام
کے لیے ایک گھر بناویگا پہر اٹھارہوین باب مین لکھا ہے کہ حضرت داؤد علیہ السلام نے حضرت
سلیمان علیہ السلام کو اس مسجد کے سب مقامون کا نقشہ دیا اور چاندی اور سونا تول دیا
اور شمع دانون اور چراغون اور پیالون وغیرہ کا سب حال لکھکر فرمایا کہ اللہ تعالی نے اپنے
ہاتھہ سے جو مجھپر تھا اس نقشہ کے سب کام مجھی سکھلائے پہر تواریخ کی دوسری کتاب کے تیسرے
باب مین لکھا ہے کہ حضرت سلیمان نے اللہ کا گھر یروشالم مین موریہ پہاڑ پر جو آپ کے باپ
داؤد علیہ السلام کو دکھلایا گیا اوس جگہہ جو داؤد علیہ السلام نے ارنان یبوسی کے کھلیان مین
مقرر کی تھی بنایا بادشاہون کے احوال کی پہلی کتاب کے آٹھوین باب مین یہہ بیان ہے
کہ حضرت سلیمان علیہ السلام نے عہدنامہ کا صندوق دوسرے مقام سے لاکر اوس گھر کے
الہام گاہ مین یعنے قدس الاقداس مین رکھا معلوم ہوا کہ حضرت عمر رض نے اسکو حضرت داؤد
علیہ السلام کی مسجد اسلیے کہا کہ اسکا نقشہ اللہ نے حضرت داؤد علیہ السلام کو دیا تھا اور داؤد
علیہ السلام کا محراب ظاہر اوہ مقام ہے جہان آپنے وبا کے دفع ہونے کے لیے دعا کی تھے
اور ایک روایت مین یہہ ہے کہ حضرت داؤد علیہ السلام کچھہ تھوڑی سی مسجد بنا چکے تھے
تو شاید اوسمین اللہ کی عبادت جس جگہہ کرتے ہونگے وہ محراب داؤد علیہ السلام کہلایا
واللہ اعلم اور یہہ لفظ جو لکھا ہے کہ داؤد چڑھہ جاوے اسکا صاف مطلب یہہ ہے کہ وہ کھلیان
اونچی جگہہ تھا معلوم ہوا کہ وہ کھلیان اسی پاک چٹان پر تھا مولانا جلال الدین نے بھی احوال
ابن اسحاق کی کتاب سے لکہا ہے اوسمین یہہ لفظ ہے کہ جب وبا موقوف ہوئی حضرت داؤد
علیہ السلام اس چٹان پر چڑھے اور اللہ کا شکر کیا اور فرمایا کہ اس سے بڑا کوئی شکر میرے
نزدیک نہین ہے کہ ایک مسجد بنا دوین اوسمین اللہ کی بندگی کرین حضرت اشعیا علیہ السلام
کے تیسوین باب کی اونیسوین آیت مین اللہ تعالی آخری زمانہ کی بشارت مین فرماتا ہے

کہ دل کی خوشی ایسی ہوگئے جیسی اوس شخص کو جو بانسری لیئے ہوئی روانہ ہو کہ خداوند کے
پہاڑ مین اسرائیل کی چٹان کو جاوے اس جگہہ اسرائیل کی چٹان کا اشارہ ظاہرا اسی
بڑی چٹان کیطرف ہی جس پر مسجد کی عمارت اور تابوت سکینہ تہا پہر حضرت ارمیا علیہ السلام
کیوقت مین بخت نصر نے جب یروشالم کو ویران کیا تب بہی اسرائیلی لوگ اسی پاک
چٹان کیطرف نماز پڑہتے تھے جیساکہ حضرت دانیال علیہ السلام کے چھٹی باب مین ہے کہ
دانیال علیہ السلام جب بابل مین تھے آپنے اپنی کوٹھرے کا دریچہ جو یروشالم کیطرف تھا
کہولکر اللہ کے سامنے دعا اور شکر کرتے رہتے جناب میکا علیہ السلام کے تیسرے باب کے
آخر مین جہان یروشالم کی ویرانی کی خبر دی ہے وہان فرمایا ہے کہ ہیکل کا پہاڑ جنگل کے
اونچے مکانون کیطرح ہو جائیگا پہر فرمایا لیکن آخری دنون مین ایسا ہوگا کہ اللہ کے
گہر کا پہاڑ پہاڑون کی چوٹی پر قائم کیا جائیگا اور سارے ٹیلون سے اونچا کیا جائیگا
اس جگہہ بہی صاف اشارہ پایا جاتا ہے کہ ہیکل پہاڑ کے اوپر تھی اور ہیکل کا پہاڑ اسی
بڑی چٹان کو فرمایا ہے کہ ویرانی کے وقت جنگل کے اونچے ٹیلون کی طرح ہوگیا گوبر اور
کوڑے اور کرکٹ کے نیچے چھپ گیا تھا جب حضرت عمر رض کے ساتھہ والون نے گوبر
کو ہٹایا تب وہ چٹان ظاہر ہوئے جیساکہ ولید ابن مسلم کی روایت مین آیا ہے پہر آخری
دنون کی بشارت مین بہی یہی لفظ فرمایا کہ اللہ کے گہر کا پہاڑ یہہ بہی صاف اشارہ اسی
بڑی چٹان کیطرف ہی وہ محمدیون کے وقت مین پہاڑون کے چوٹی پر قائم کیا گیا اور
سب آس پاس کے پہاڑون اور ٹیلون سے اونچا کیا گیا اوس کے اوپر ایک بڑا اونچا
قبہ بنایا گیا مولانا مجد الدین حنبلی رح جو نوین صدی مین تھی وہ لکھتے ہین کہ ہمارے
وقت مین اوس چٹان کے اوپر جو قبہ ہے وہ مسجد کی زمین سے اٹھاون گز اونچا ہی
جن دنون مین ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ مین تشریف لائی آپ کو بہی اللہ
کا حکم چند روز تک یہی رہا کہ بیت المقدس کیطرف منہہ کرکے نماز پڑہو پہر سولہ سترہ مہینے
کے بعد اللہ نے کعبہ شریف کیطرف نماز پڑہنے کا حکم بہیجا اب جو کوئی بیت المقدس
کیطرف نماز پڑہی کا دین سے باہر ہو جائیگا مگر بیت المقدس کی تعظیم اور ادب اور

زیارت دستور باقی رہا اور یہہ جو نالا جہنم کا ہے یہہ مسجد بیت المقدس کے نزدیک پورب کیطرف
کو ہے جسکو کعب احبار نے فرمایا کہ وہ دیوار جو جہنم کے نالے کے قریب ہے اوس سے اتنی گز
ناپو مولانا جلال الدین رحمہ نے کئی روایتین لکہین ہین کہ جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے
اوس مقام مین جہنم کو دیکہا اب انگریزی کتابون سے حضرت عمر رض کے بیت المقدس
مین تشریف لانے کا بیان ہے سیر الاسلام جو ۱۸۸۶ء مین چہپی ہے جسکو انگریزی سے
منشی نور محمد صاحب نے ترجمہ کیا ہے اوس سے اور اور بہی انگریزی کتابون سے سید
منصور علی صاحب دہلوی نے نقل کیا ہے کہ اوکلی صاحب کا یہہ بیان ہے کہ خلیفہ ایک
اونٹ سرخ پر سوار ہوئی اور دو تہیلی ساتہہ لی ایک مین ایک قسم کی غذا ہے جس کو
عرب سویق بولتے ہین اور وہ جو یا چاول یا گیہون کوٹی اور بے بہنکی ہوئے سے طیار
ہوتا ہے اور دوسرے کو میوہ جات سے بہر لیا اور ایک بڑے مشک پانی کی جسکی اوس
ملک مین بڑی احتیاج ہوتی ہے آگے رکہ لی اور طباق ایک لکڑی کا بہی باندہ لیا خلیفہ نے
اس سامان اور طیاری کے ساتہہ کوچ کیا بعد نماز صبح کے اللہ کی تعریف کرکے وہ
طباق کو اپنے ستوؤن سے بہرتے اور بڑی فیاضی سے اپنے مصاحبون کے ساتہہ
کہاتے جب شہر کے سامنے پہونچے اونہون نے نعرہ اللہ اکبر کا کہینچا اور کہا یا اللہ
ہمکو آسانی سے فتح دے اور اپنا خیمہ موٹی اون کا کہڑا کروا کر زمین پر بیٹہہ گئے دوسری
جگہہ لکہا ہے کہ تمام عیسائی جوق جوق بادشاہ اسلام کو دیکہنے آئے مسلمانون نے
اونکو دور کرنا چاہا کہ ایسا نہو کوئی بد ارادے سے آیا ہو آپنے فرمایا کچہہ نہین ہوتا مگر
وہی جو اللہ چاہتا ہے ایمان دارون کو اوسی پر بہروسا چاہیے امیر المومنین کی سادگی
سے رعب اور دہشت جو اون کے لشکریون کے سپاہیانہ کامون سے بیت المقدس
کے رہنے والون کے دلون مین پیدا ہوا تہا کچہہ کم نہوا قوم کے سردار نے اپنی سردارون
سے کہا کہ مقابلہ کرنا ان لوگون سے بے مدد آسمانی کے بیفائدہ ہے اونکو اون کے پیغامبر
نے یہہ حکم دیا ہے کہ وہ تحمل اور حیا اور تابعداری کو عمل مین لاوین ایمان باتون کی
باعث سے اون کی ترقی ہو گئے تہوڑی دنون مین سب قومون پر انکو فتح و غلبہ ہوگا

اور اونکی حکومت یورپ سے پچہم تک پہیل جاوینگی خلیفہ کے ہوبخی یہی عہدنامہ پورا ہوا شرطین
صلح کی منظور ہوئین اور اوسپر دستخط بہی ہوگئی یروشالم کے وکیل سب سامنے آئے تو
نہایت تعجب ہوا کہ یہہ ہیبتناک سردار نہایت سادہ کپڑے پہنی اونٹ کے ڈیرہ مین
زمین پر بیٹہا ہے جس نے خود اپنے ہاتہہ سے شرطین لکہین یہہ شرطین ہوئین کہ نصاریٰ
زین پر سوار رہوین اور کسیطرح کا ہتہیار نہ رکہین اور اپنے ہمرہون پہچھلی طرف نہ کہیں اور
اور کسی قسم کی شراب نہ بیچین وہ ایک قسم کے لباس کے سوا دوسری طرح کا کپڑا کہین
نہ پہنا کرین اور سکر بند ہمیشہ اپنی کمر پر بین باندہا کرین وہ اپنی عبادتخانون مین
صلیب نہ لگاوین اور صلیب کے نقش جو اونکی کتابون مین ہون اونہین مسلمانون
کے محلون مین نہ دکہلایا کرین اور گہنٹون کو ہوگرچی سے نہ بجاوین اپنے رشتہ دارون کو
مسلمان ہونے سے نہ روکین جب مسلمانون کو آتے دیکہین کہڑے ہوجاوین اور جب تک
وہ نہ بیٹہہ جاوین یہہ کہڑے رہین ہر مسلمان مسافر کو تین دن تک مفت مہمان رکہین
خلیفہ کے لئے دروازے کہولدیے گئے اور رئیس اہل اسلام اور رئیس نصاریٰ دونون
اس جگہہ کی مذہبی قدامت کے باب مین باتین کرتے ہوئے شہر مین داخل ہوئی اس جگہہ
ایک نصرانی تاریخ کا بیان ہے کہ آپ موٹی اونٹ کے کپڑے پہنے تھے جن مین چمڑے کے
پیوند لگی تھے خلیفہ کے حکم سے حضرت سلیمان کا عبادتخانہ جہاڑا گیا اور کوڑا اوسکا صاف
کیا گیا اور ایک مسجد طیار کروائی جس کی جلد شہرت اور رونق ہوگئے اور کوئی مسجد اوسکے
برابر یورپ کے ملکون مین نہ تہی خلیفہ نے بیت المقدس مین دس مقام کیے اور پہر مدینہ
کو پہر آئے مولانا جلال الدین نے جو صلحنامہ نقل کیا ہے اوسمین بہی اسیطرح کی شرطونکا
بیان کیا ہے مولوی رحمۃ اللہ صاحب نے اظہار الحق مین لکہا ہے کہ طامس نیوٹن پادری
نے پاک کتابون کی آیندہ خبرون کے بیان مین ایک کتاب لکہی ہے اور وہ کتاب ۱۸۰۳ء
عیسوی مین شہر لندن مین چہپی ہے اوسکی دوسری جلد کے تریسٹہوین اور چونسٹہوین
صفحہ مین لکہا ہے کہ حضرت عمر رضہ نے یروشالم فتح کیا وہان کے سردار نے حضرت عمر کو
حضرت یعقوب علیہ السلام کا پتہ بتلایا اور حضرت سلیمان علیہ السلام کی مسجد کا مقام بتایا

لہذا انہون نے یہودیون کی ضد کے مارے اوس جگہہ کو گوبر اور لید سے بہر رکہا تہا حضرت عمر رضہ
نے خود آپ اوس جگہہ کو صاف کرنا شروع کیا اور اون کے لشکر کے سردار اون کے ساتہہ اس
کام مین شریک تہے اور ایک مسجد بنائی اور یہہ وہی مسجد ہے جو یروشالم مین پہلے پہل بنے
اور عبد الملک جو مروان کا بیٹا تہا اوس نے اس مسجد کو کشادہ کیا اے پادریو دیکہو حضرت
ذکریا علیہ السلام کے چہٹے باب کی پندرہوین آیت کی یہہ پیش خبری کیسی پوری ہوئی کہ وہی جو
دور دور ہین سو آوینگے اور اللہ کی مسجد مین تعمیر کرینگے اس کہلی نشانی کو دیکہو اور
محمدی ہو جاؤ پادری نیوٹن کے کلام سے معلوم ہوا کہ اوسکے نزدیک وہ پتہر جس پر حضرت
یعقوب علیہ السلام سو رہی تہی اور اللہ تعالی نے خواب مین آپ سے باتین کین تہین
اور حضرت یعقوب علیہ السلام نے اوس جگہہ کا نام بیت ایل رکہا تہا جسکا بیان توراۃ
شریف کی پہلی سورۃ کے اٹہائیسوین باب مین ہے وہ پتہر یہی بڑی چٹان ہے جو مسجد
بیت المقدس مین ہے اور ہمارے بعضی علماؤن نے بہی ایسا ہی سمجہا ہے مگر عبرانی کتابون
مین جا بجا بیت ایل کا ذکر یروشالم سے علیحدہ آتا ہے مگر اس پادری نے یون سمجہا ہے کہ
وہ بیت ایل اور ہے اور حضرت یعقوب علیہ السلام کا بیت ایل یہی ہے جو اس پاک مسجد
مین ہے واللہ اعلم اب یہہ بیان ہے کہ حلب فتح ہوا اور وہان کے حاکم یوقنا
نے مسلمان ہوکر بڑے بڑے جہاد کئی اور انطاکیہ کو فتح کیا واقدی
لکہتے ہین کہ حضرت عمر رضہ نے ابو عبیدہ کو حلب اور انطاکیہ کیطرف بہیجا اور یزید ابن ابی
سفیان کو ملک شام کے کنارے کی طرف بہیجا وہ وہان اوترے حلب مین دو بہائی سردار
تہے یوحنا اور یوقنا اونکا باپ حلب کا بادشاہ تہا اوسکے بعد یوقنا بادشاہ ہوا اور یوحنا نے
دنیا چہوڑدی اللہ کی عبادت مین مشغول ہوا اور وہ اپنے زمانہ مین سب لوگون سے
بڑہ کر علم رکہتا تہا یوحنا نے یوقنا کو بہت سمجہایا کہ عربون سے صلح کرلے اوس نے نمانا
اور بارہ ہزار زرہ پوش کے فوج لیکر چلا ادہر سے ابو عبیدہ رضہ نے کعب ابن ضمرہ کو ہزار
سوارون کے ساتہہ بہیجا حلب تک چہہ کوس باقی تہی کہ یوقنا لشکر کے ساتہہ آپہونچا بہت
بڑی لڑائی ہوئی کعب ابن ضمرہ رضہ نشان لئے پہرتے تہے اور پکارتے تہے یا محمد یا محمد

اے اللہ کی مدد اوترا اے مسلمانو ثابت قدم رہو یہہ فقط ایک ساعت ہے اور تم غالب ہو مسلمانون
مین ایک سو ستر مرد شہید ہوئے اور حلب والون نے آپس مین صلح کی صلاح کر لی اور اونمین
کے تیس سردار دوسری راہ سے ابو عبیدہ رضہ کے لشکر مین آئے اور دیکھا کہ اونمین سے کچھہ
مرد نماز مین کھڑے ہوئے قرآن پڑھہ رہے ہین تب ایک ایک سے کہنے لگے کہ یہہ لوگ اسی
کام کی باعث سے ہمارے اوپر غالب کر دیے گئے ہین اور ان لوگون نے نہایت عاجزی سے
صلح کر لی اور چلے گئے یوقنا کو خبر پہونچی اوس نے حلب مین جاکر لوگون کو قتل کرنا شروع کیا
یوحنا غل اور شور سنکر قلعہ سے اوترا اور اپنے بہائی کو دیکہا کہ شہر والون کو قتل کر رہا ہے
اور تین سو مرد کو قتل کر چکا ہے یوحنا نے چلا کر کہا کہ ٹہیر جا کہ عیسی تیرے اوپر غصہ ہونگے
اونہون نے تو دشمنون کے قتل کو منع کیا ہے پہر جو ہمارے دین پر ہے اوسکا قتل کیسا ہوگا
یوقنا بولا کہ اونہون نے عربون سے صلح کی ہے مین ان مین سے کسی کو نہین چھوڑونگا
یہہ کہا اور اپنے بہائی کے قتل کے لیے تلوار نکالی تب یوحنا نے اپنے بہائی کیطرف دیکہا اور
آسمان کیطرف سر اوٹہایا اور کہا یا اللہ تو گواہ رہ کہ مین تیرا تابعدار ہون ان لوگون کے دین
سے برخلاف ہون مین گواہی دیتا ہون کہ اللہ کے سوا کوئی مالک نہین اور گواہی
دیتا ہون کہ محمد اللہ کے پیغام پہونچانیوالے ہین اور عیسی اللہ کے نبی ہین پہر بہائی سے
فرمایا کہ اب جو تجکو کرنا ہو سو کر لے اگر تو مجکو قتل کریگا تو مین جنت مین جاؤنگا یوقنا نے اونکو
شہید کیا اور شہر والون کو قتل کرنا شروع کیا اتنے مین ابو عبیدہ رضہ اور خالد اور اور
مسلمان لوگ توحید کا کلمہ پکارتے ہوئے جا پہونچے خالد نے اون لوگون پر حملہ کیا اور پکارا
کہ اے لوگو ہمارے صلح والون سے الگ ہو جاؤ محمدیون نے خوب تلوار سے کام لیا یوقنا
اپنے قلعہ کی طرف بہاگ گیا مخصن ابن عمر کہتے ہین کہ یوقنا نے ہمارے صلح والون مین
سے تین سو مرد قتل کیے تہے ہمنے اوسکے ساتہہ والون مین سے تین ہزار مرد قتل
کیے مسلمان بہت خوش ہوئے ابو عبیدہ کو خبر پہونچی کہ یوقنا نے اپنے بہائی یوحنا کو اس
طرح قتل کیا ابو عبیدہ نے جاکر یوحنا پر نماز پڑہی اور دفن کیا پہر یوقنا رات کو آن پڑا
اور پچاس مسلمانون کو پکڑ لے گیا اور جب دن نکلا قلعہ کے اوپر سے مسلمانون کو دکہلا کر

اونکو قتل کیا مسلمان اون کو دیکھہ رہے تھے اور اون کی آوازین سن رہے تھے کہ وہ کہہ رہے تھے لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ یہان تک کہ وہ سب قتل ہوئے رضی اللہ عنہم
پہر یوقنا رات کو آن پڑا مسلمانون نے خوب جہاد کیا تیس مرد شہید ہوئے یوقنا کچہہ جانورون کو لے گیا خالد رض فوج لیکر پہونچے وہ لوگ اپنے قلعہ کیطرف جا رہے تھے اون کافرون کو قتل کیا اور اپنے جانور چہوڑا لیے خالد رض تین سو سے زیادہ قیدی اور سات سر لائے اور لا الہ الا اللہ و اللہ اکبر کہا ابو عبیدہ رض نے اور سب مسلمانون نے اون کے جواب مین لا الہ الا اللہ و اللہ اکبر کہا ابو عبیدہ رض نے اون قیدیون سے کہا تم مسلمان ہو جاؤ اونہون نے نہ مانا ابو عبیدہ کے حکم سے وہ قتل کیے گئے اور یوقنا اور اوسکے ساتھی دیکھہ رہے تھے پہر ابو عبیدہ نے حلب کا قلعہ گہیر لیا چار مہینے گہیرے رہے پہر حضرت عمر رض نے مدد بہیجی اون مین ایک شخص بہت بڑا بہادر تھا اوسکا نام دامس ابو الہول تھا اوس قلعہ کو سب مسلمان سینتالیس دن اور گہیرے رہے تب دامس ابو الہول نے ایک تدبیر بتلائی کہ ابو عبیدہ سے کہا کہ آپ لشکر سمیت تین کوس پر چلے جائیے اور خود ابو الہول تیس آدمیون کے ساتہہ ایک غار مین چہپ رہا اور رات کو جاکر قلعہ کی دیوار پر چڑہ گیا اور کئی شخصون کو قتل کیا پچہلی رات کو رومی لوگ آن پڑے خوب لڑائی ہوئی آٹہہ مرد شہید ہوئے اتنا اک خالد رض ہزار سوارون کے ساتہہ اللہ اکبر کہتے ہوئے پہونچے بہت کافرون کو قتل کیا اکثرون کو قید کر لیا رومیون نے امان مانگی مسلمانون نے قتل موقوف کیا ابو عبیدہ رض نے حکم کیا اونکے مرد اور عورتین حاضر کی گئین ابو عبیدہ رض نے فرمایا کہ مسلمان ہو جاؤ اون سب سے پہلے اون کے سردار یوقنا نے ہتیار ڈال دیے اور اسلام قبول کیا اور ایک جماعت اون کے سردارون مین اوسکے ساتہہ بہی یوقنا ابو عبیدہ کے آگے کہڑے ہوئے اور عربی بولی مین صاف فرمایا کہ ای سردار اللہ نے تمہاری مدد کی اور تمہارے دشمنون پر تمکو قابو دیا اسکا یہی باعث ہے کہ تمہارا دین سچا ہے اور تمہارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم جنکی صفتین توریت اور انجیل مین مشہور ہین اور وہی ہین جنکی عیسی علیہ السلام نے بشارت دی ہے

اور اللہ تعالی نے اپنی انجیل مین اونکا پتا عیسی علیہ السلام کو بتلایا ہے کہ وہ ختم کرنیوالے ہین
نبیون کے اور وہی فاروق ہین جو سچ کو جھوٹ سے جدا کرین گے اور وہی نبی یتیم ہین
کہ اون کے باپ اور مان مرجاوین گے اور اون کے دادا اور چچا اونکی پرورش کرین گے
بہلا یہہ بات ہوئی ہے کہا ہان اسیطرح ہے جو تمنے کہا لیکن اے یوقنا مین حیران ہون کہ تم
کل ہمسے لڑتے تھے اور آج تم یہہ باتین کہتے ہین اور مینے سنا ہے کہ تم عربی نہین جانتے
پہر تمکو عربی کہان سے آگئی یوقنا بولے لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ اے سردار کیا تمکو اس
مین تعجب ہے کہا ہان یوقنا نے کہا مین آجکی رات تمہاری فکر مین تھا کہ کیونکر تمکو ہمپر
غلبہ دیا گیا اور ہمارے نزدیک کوئی قوم تمسے زیادہ کمزور نہ تھی مین اسی سوچ مین سو گیا
تو مینے ایک شخص کو دیکھا جو چاند سے زیادہ روشن تھے اور اونکی خوشبو مشک سے بڑھکر
تھی اور اون کے ساتھہ کچھہ لوگ تھے مینے پوچھا یہہ شخص کون ہین مجھسے کہا گیا یہہ محمد
ہین اللہ کے پیغام پہونچانے والے مینے دل مین کہا اگر یہہ سچے نبی ہین تو اپنے رب سے
مانگین کہ مجکو عربی بولی سکہلا دی پہر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے میری طرف اشارہ کیا
اور فرمایا اے یوقنا مین وہ محمد ہون جسکی مسیح نے بشارت دی ہے اور میرے بعد
کوئی نبی نہین ہے اور اگر تجکو منظور ہے تو کہہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ پہر مینے آپکا
ہاتھہ پکڑا اور آپکا ہاتھہ چوما اور مین آپکے ہاتھہ پر مسلمان ہوا پہر مین جاگ اوٹھا تو میرے
منہہ کی خوشبو اوسوقت سے مشک کے مانند ہو گئی اور مین عربی بولنے لگا پہر مین
اپنے بہائی یوحنا کے گہر مین گیا اور اوسکا کتب خانہ کہولا تو مینے ایک کتاب مین محمد
صلی اللہ علیہ وسلم کے پتے پائے اور مینے سب نشانیان صحیح پائین اور یہہ کہ تمام خلق
سے زیادہ اون کے دشمن یہودی ہین اے سردار بہلا اسی طرح ہے ابو عبیدہ بولے
ہان یہودی ہمسے بہت عداوت کرتے تھے یہان تک کہ ہمکو اللہ نے اون پر غلبہ دیا
اور ہمنے اون کے قلعے لے لئے اور اون کے بہادرون کو قتل کیا پہر یوقنا نے فرمایا
کہ مینے آپ کے حال مین دیکھا کہ اللہ تعالی نے آپکو تاکید فرمائی اپنے ساتھہ والون کے
حق مین اور تاجرون کے حق مین اور باقی مسلمانون اور یتیم اور مسکین کے حق مین

بہلا یہہ بات ہوئی ہے ابو عبیدہ بولے ہان یوقنا بولے اب مین اللہ کی راہ مین لڑونگا
جیسا پہلے شیطان کی راہ مین لڑتا تھا اور اس دین کی مدد کرونگا یہان تک کہ اپنے بہائی
یوحنا سے جاملون پہر اپنے بہائی کو یاد کرکے روئی اور اپنا ظلم اونپر یاد کیا ابو عبیدہ نے فرمایا
اے یوقنا اللہ تعالے حضرت یوسف علیہ السلام کے بہائیون کے حق مین فرماتا ہے
لا تثریب علیکم الیوم یغفر اللہ لکم وھو ارحم الراحمین یعنے حضرت یوسف
علیہ السلام نے اپنے بہائیون سے فرمایا کہ تمپر آج کے دن کچہہ الزام نہین اللہ تمکو بخشدے
اور وہ سب رحم کرنے والون سے بڑہکر رحم کرنیوالا ہے تمہارے بہائی حورون کے
ساتہہ اونچی جگہہ پر ہین اور جب تم مسلمان ہوئے گناہون سے پاک ہوئے جیسی
مان کے پیٹ سے پیدا ہوئے تہے پہر یوقنا رونے لگی اور فرمایا اے مسلمانو مین تمکو گواہ
کرتا ہون کہ جسقدر مین اللہ کی راہ مین لڑون اللہ اوسکا ثواب میرے بہائی
کے اعمال نامہ مین لکہی ابو عبیدہ بولے اے اللہ کے بندے بتاؤ ہم کدہر جاوین
یوقنا نے کہا اے سردار قلعہ اعزاز کا بلند اور مضبوط اور سامان سے بہرا ہوا ہے
اور میرے چچا کا بیٹا دارس وہان کا حاکم ہے اور وہ بڑا بہادر ہے اگر اوس قلعہ
کو بغیر فتح کئی ہوئے انطاکیہ کیطرف جاوگے تو وہ حلب اور قنسرین کو اور زمین
عواصم کو لوٹیگا اور حیلہ اوسکی فتح کا میرے نزدیک یہہ ہے کہ مین گھوڑے پر سوار
ہوکر وہان جاؤن اور تم سو سوار میرے ساتہہ کردو اور وہ سب رومیون کا
لباس پہن لین پہر تم ہزار سوار میرے پیچہے بہیجو گویا مین اون سے بہاگا جاتا ہون
اور وہ میرے پیچہے دوڑے آتے ہین جب مین اعزاز کے قلعہ مین پہونچونگا تو دارس
سے کہونگا کہ مین جہوٹ موٹ مسلمان ہوا تہا اور اب مسلمانون کو دہوکا دیکر بہاگا
ہون اور مسلمان مجکو پکڑنے آتے ہین وہ یہہ سنکر ہم سب کو قلعہ کے اوپر لیجاویگا
اور ہمارے پاس ایک گانو ہے اوسکا نام بسیرہ ہے وہ ہزار سوار وہان رہ جاوین ہم
آدہی رات کو قلعہ کے لوگون کو قتل کرنا شروع کرینگے اور دروازہ کہولدینگے
جناب یوقنا نے اس حدیث پر عمل کیا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہی الحرب

خدعة یعنے لڑائی دہوکا دینا ہے یعنے لڑائی مین کافرون کو دہوکا دیکر قتل کرنا روا ہے واقدی
فرماتے ہین کہ روایت ہے عامر ابن زید سے اونہون نے فرمایا کہ مین فتوح شام مین اور قنسرین
او رحلب مین ابو عبیدہؓ کے ساتہہ تہا اور مین بہت ملتا تہا اون رومیون سے جو ہمارے دین
مین آتے تہے مینے اون مین یوقنا سے زیادہ کسیکو جہاد پر مستعد نہین دیکہا یوقنا نے وہ کام
کئی جو اونہین کسینی نہین کئے اب خلاصہ یہہ ہی کہ یوقنا سَو سوارون کو لیکر پہونچی قلعہ دار کو جاسوسون
نے خبر پہونچائی تہی اوسنے یوقنا کو اور اون سو سوارون کو باندہ لیا اللہ کی قدرت دیکہو
دادرس کا بیٹا لاؤن چپکے سے یوقنا پاس آیا اور بولا اشهد ان لا اله الا الله واشهد
ان محمد عبده ورسوله اوس نے یوقنا کو اور سب مسلمانون کو کہول دیا اور اپنے
باپ کے قتل کرنیکو گیا کیا دیکہتا ہے کہ اوسکا سر نہین ہے لاؤن کی بہنون نے کہا کہ ہمنے تیری
باتین سنی تہین ہمنے خالص اللہ کیواسطے اوسکو قتل کیا کہ ایسا ہوا اوسکو خبر پہونچی اور وہ تجکو
قتل کرڈالے اور ایک راوی نے یون فرمایا ہے کہ مالک اشتر قلعہ مین گئے اور دادرس کو قتل
کیا ہوا پایا تو پوچہا کہ اسکو کسنے قتل کیا لاؤن نے کہا کہ میرے بہائی لوقا نے اور وہ عمر مین مجہسے
بڑا ہے مالک اشتر نے لوقا سے پوچہا کہ تونے اپنے باپ کو کیون قتل کیا رومیون مین تیرے سوا
ہمنے کسیکو نہین سنا کہ اوس نے اپنے باپ کو قتل کیا ہو لوقا بولا کہ تمہارے دین کی محبت مین
مینے یہہ کام کیا کیونکہ اس قلعہ کے عبادت خانہ مین ایک بڑی عمر کا پادری ہے ہم اوس سے
انجیلین پڑہتے ہین مینے ایک دن تنہائی مین اوس سے پوچہا کہ ملک شام پر عرب کا غلبہ کیونکر
ہوا عرب سے زیادہ کوئی قوم کمزور نہین اور اللہ تعالی نے اونکی مدد کی کہین ہمنے رومیون کے
کتابون مین یہہ پڑہا ہے وہ پادری بولا کہ ہان مینے پڑہا ہے اور ہرقل بادشاہ نے مجکو پہلے
سے خبر دی تہی کہ عرب لوگ ضرور اس زمین کے مالک ہونگی مینے اوس پادری سے پوچہا کہ
اس قوم کے نبی کے حق مین تم کیا کہتے ہو کہا بیشک ہماری کتاب مین یہہ بات ہے کہ اللہ
تعالی بہیجیگا ایک نبی حجاز مین سے اور بشارت دی ہے اونکی عیسی مسیح نے اور ہم نہین
جانتے کہ یہہ وہ ہین یا نہین لوقا نے کہا مین سمجہہ گیا کہ یہ مجہہ سے چہپاتا ہے جب مینے یوقنا کو اور اوسکی
رفیقون کو قید دیکہا تو مینے دل مین کہا کہ یوقنا نے اپنے بہائی کو مار ڈالا تہا اور عربون سے

خوب لڑا تھا اب جو انکے دین مین آگیا تو اون کے دین کا حق ہوتا او سپر کھل گیا تب ہی مسلمان
ہوا پھر بیٹے اپنے باپ کو قتل کیا تمہاری دین کی محبت مین لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ پھر
قیدیون مین وہ پادری بھی ملا اور وہ بھی مسلمان ہوا واقدی فرماتے ہین کہ مجھسے فرمایا عامر
نے جو یحیی کے بیٹے وہ روایت کرتے ہین اسد سے جو مسلم کے بیٹے وہ دارم سے جو عیاش کی بیٹے
وہ اپنے دادا سے اونہون نے فرمایا کہ اعزاز کے لوگ مسلمان ہوئے کیونکہ اونکا پادری
مسلمان ہوا اور یوقنا اور دو سو سوار اون کے چچا زادون اور رشتہ دارون مین سی جو پکے
ایمان والے تھے انطاکیہ کیطرف چلے اور بادشاہ پاس پہونچی اور بادشاہ سے کہا کہ ہم عربون سے
بہاگے ہین اس تدبیر سے بادشاہ کے یہان اونہون نے بڑا دخل پایا اور ابو عبیدہ رضنے
ضرار ابن ازور کو دو سو سوارون کے ساتھہ بھیجا اور حکم کیا کہ ملک شام کے اوترطرف جاؤ
یہہ لوگ چلے اور رومیون سے خوب لڑے ضرار کو اور اون کے ساتھہ والون کو رومیون نے
قید کر لیا اور ہرقل تک پہونچایا سفینہ رضہ جو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے آزاد غلام تھے وہ
بھی ضرار کے پاس حاضر تھے سفینہ رضہ رات کیوقت بہاگے تا کہ ابو عبیدہ کے پاس جاوین
ایک بڑا شیر سامنے آیا سفینہ بولے اے ابو الحارث مین سفینہ ہون رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا
آزاد غلام ہون اور میرا ایسا ایسا حال ہے تب شیر آیا اور اون کے پہلو مین کھڑا ہوا سفینہ
کہتے ہین کہ مین چلا اور وہ میرے پہلو مین رہا یہان تک کہ مین اپنے صلح کے مقام مین پہونچا
پھر اوس نے مجکو چھوڑ دیا اور چلا گیا اور اون قیدیون کا حال یہہ ہوا کہ وہ ہرقل کے سامنے
لائی گئے ہرقل نے قیس ابن عامر رضہ سے جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی باتین پوچھین
اونہون نے بہت باتین بیان فرمائین اور ضرار یوقنا کے سپرد ہوئے اونہون نے اونکو کھانا
کھلایا اور پانی پلایا ادہر سے ابو عبیدہ فوج لیکر پہونچی اور اللہ کے ذکر مین آوازین بلند کین
اور کلمہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کی کثرت کی کافرون پر جہاد شروع ہوا اقلنطانوس جو
یقطانیوس کا بیٹا تھا داماد اون اور بڑے رومیہ کا حاکم تھا وہ ہرقل کی مدد کے لیے چلا رومیہ
مین ایک بڑا طلسم خانہ تھا اوسمین ایک کوٹھری تھی اقلنطانوس نے اوسکو کھولا اوسمین
ایک تختی پر یونانی حرفون سے لکہا تھا کہ مینے حکمت اور اسرار سے یہہ بات دیکھی کہ جب انکے آیۃ

اور گمراہی زمین پر عام ہوگی تب ہدایت کا چراغ زمین عرب سے نکلے گا اور اندھیرا جہالت کا دور کریگا اور لوگون کو اس بات کی طرف بلاوے گا کہ اللہ کو اکیلا جانو زمین کے اور پہاڑ کے لوگ اوس کے تابع ہو جاینگی بعد اوسکے ایک شخص حاکم ہوگا جسکا جسم دبلا اور دل سچائی کے نور سے روشن ہوگا وہ اوسکے دین کو مضبوط کریگا اور اوس کے بعد ایک شخص ہوگا سیاہ آنکھون والا قیصر کا ملک لینے والا اوسکا حملہ غالب ہوگا اوس کی صفت عدل ہے اوسکا جبہ پیوند دار ہے اوسکی تلوار درہ ہے اوسکی زمانمین دولتین جاتی رہین گی اور فارس کے بادشاہون پر زوال آویگا اور اوسکا تیسرا وہ ہوگا جسمین یہہ حکمت کا گھر کھلے گا تو برکت والا وہ شخص ہے جو حق کا تابع ہو اور باطل سے منھہ موڑے فلنطانوس نے جب اوسکو پڑہا وہان کے دار وغہ سے پوچھا کہ تم اس حکمت کے مقدمہ مین کیا کہتے ہو اوس نے کہا میرے نزدیک اب ہرقل کی دولت تمام ہوئی اور اوس کی بادشاہت زمین سوریہ سے جاتی رہے اور رومیون کی بادشاہت وہان سے استنبول مین یعنے قسطنطنیہ مین چلی گئی فلنطانوس چلے اور ہرقل سے ملے اور رات کے وقت اپنے خاص لوگون کو بلایا اور اون سے فرمایا کہ اب مین عرب کی فوج مین جاتا ہون اور دین محمدی مین داخل ہوتا ہون سبھون نے کہا اے بادشاہ ہم سب ہر کام مین تیرے ساتھہ ہین فرمایا اچھا جب کل کی رات ہو تو ہم ظاہر مین چوکی کے طور پر نکلین اور عرب سے ملجاوین جب فلنطانوس نے یہ ارادہ کیا اونکو یوقنا ملے اور آپس مین باتین ہوئین یوقنا کو اونکی باتون سے اسلام کے آثار ظاہر ہوئی تب یوقنا جا کر مسلمانون کے رستہ پر کھڑے ہو رہے پھر فلنطانوس سوار ہوئی اور اپنی خیمہ سے نکلے اونھون نے دیکھا کہ چار ہزار اون کے چچازادون اور قوم کے سردارون مین سے ایکا کرکے مسلمانون کی فوج مین جانے کو طیار ہین جب یہہ لوگ مسلمانون کے لشکر کے قریب پہونچی تب یوقنا اور اون کے دو سو چچازادے اون کے سامنے آئی اور اون سے باتین کین جب یوقنا نے خوب دیکھہ لیا کہ فلنطانوس یکے مسلمان ہو چکے ہین تب اون سے اپنا حال بیان فرمایا اور کہا ابھی جلدی مت کرو ہم مسلمانون کو اپنا حال کہلا

بھیجین اور کل تم اپنا لشکر لیکر ہرقل کے گرد لڑے سو جاؤ اور جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم
کے ساتھہ والون مین سے دو سو مرد قید مین ہین جو بیس ہزار رومیون کے برابر ہین
مین اونکو کہول دون اور تم ہرقل کی فوج پر حملہ کرو اور ہرقل کو پکڑ لو اور حق جہاد کا ادا
کرو اور مین اپنے ساتہیون کے ساتہہ شہر مین حملہ کرون ایکا ایک عمرو جو امیہ کے بیٹے
تھے وہ یوقنا کے پاس آئے اور یہہ خبر لائے کہ ابو عبیدہ رض نے فرمایا ہے کہ اللہ تمکو
اچہا بدلہ دے جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے خواب مین مجہہ سے رومیہ کے حاکم کا سارا
حال بیان فرمایا اور جس بات کا اوس نے ارادہ ٹھانا ہے وہ سب آپنے تبلایا اور
آپنے اوسکو بشارت دی ہے کہ اللہ نے اوسکی اگلی پچھلی گناہ بخشدی اور اگر اللہ چاہی گا
کل انطاکیہ فتح ہو جاویگا یہہ سنکر فلنطانوس کا چہرہ خوشی سے روشن ہو گیا اور ایمان
بڑہ گیا اور کہا اللہ کا شکر ہے جس نے مجکو اسلام اور ایمان کی ہدایت دی فلنطانوس
نے کہا مین گواہی دیتا ہون کہ اللہ کے سوا کوئی مالک نہین اور مین گواہی دیتا ہون
کہ محمد اوسکی بندے اور اوس کے پیغام پہونچانیوالے ہین بعد اسکے ہرقل سمندر
مین سوار ہو کر چلا گیا اور اپنے غلام کو اپنی جگہہ چھوڑ گیا اوس نے فوج طیار کی محمدیون
نے کافرون پر خوب جہاد کیا فلنطانوس نے دیکھا کہ خوب لڑائی گرم ہے اوس نے ہرقل
کے غلام کو قتل کیا رومی بہاگے ستر ہزار نصرانی قتل ہوئے اور تیس ہزار قیدی ہوئے
اور انطاکیہ کے حاکم نے جزیہ پر صلح کی راوی نے کہا ہے بعد اسکے نصاری جزیرون
مین یعنے ٹاپوؤن مین رہے اور یہہ افرنج یعنے فرنگی اونہین بہاگنے والون کی نسل
مین ہین پہر یوقنا اور فلنطانوس اپنے لوگون کے ساتہہ آئے اور مسلمانون سے
السلام علیکم کہا سب اصحاب فلنطانوس کے تعظیم کو اوٹھہ کھڑے ہوئے اور بڑے
اصحابون نے فرمایا کہ ہمنے اپنی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے اذا اتاکم کریم
قوم فاکرموہ یعنے جب تم پاس کسی قوم کا عزت دار آوے تو اوسکی عزت کرو
فلنطانوس یہہ خلق اور عاجزی دیکہکر بولے واللہ حضرت عیسی علیہ السلام نے اسی
قوم کی بشارت دی تھی پہر اون کے چچازاد بہائی مسلمان ہوئی اور کافرون پر

جاد کیا قلنطانوس نے کعبہ کا حج کیا پھر حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر پاک کی زیارت کی پھر حضرت عمر رض نے السلام علیکم کہا حضرت عمر رض اوٹھ کھڑے ہوئے اور آپنے اور مسلمانون نے اونسے مصافحہ کیا یعنے ہاتھ ملایا پھر قلنطانوس بیت المقدس کیطرف گئے اور وہان عبادت مین مشغول ہوئے یہان تک کہ وفات پائے ابو عبیدہ رض انطاکیہ کو فتح کرکے آگے بڑہے پھر حضرت خالد نے دریاے فرات کے کنارے کے شہرون کو لوٹا اور منبج اور براعہ اور نابلس کے لوگون نے صلح کی پادری مارٹن مین لکہتا ہے کہ ملک شام رومیون کی سلطنت کا ایک زرریز صوبہ تہا اوس کے بڑے بڑے شہرون مین سے فقط انٹی اوک یعنے انطاکیہ یونانیون کے قبضہ مین تہا فوج زیر حکم یوکنا کے گئی جس نے مذہب مسلمانون کا اختیار کرلیا اور قلعہ ارزار اور لوہی کا یل جو انٹی اوک مین دریا سے اورن نتیس کے اوپر تہا حملہ کرکے لے لیا اب مرج القبائل مین جہاد کا سامان ہے واقدی فرماتے ہین کہ ابو عبیدہ رض نے میسرہ ابن مسروق کو جہنڈا دیا تین ہزار بہادر مین کے اون کے ساتھ لا الہ الا اللہ واللہ اکبر پکارتے ہوئے اور قرآن پڑہتے ہوئے چلے مشکل رستے طی کیئے آخر کو ہرقل کی فوج آپہونچی مرج القبائل مین بہت بڑی لڑائی ہوئی وہان خبر ملی کہ ہرقل بادشاہ قسطنطنیہ کیطرف گیا اور بولا اے زمین سوریہ تجہہ پر سلام قیامت کے دن تک اس لڑائی مین دامس ابوالہول کو رومیون نے قید کرلیا پھر وہ چہوٹ کر آئے اور اپنا حال مسلمانون سے بیان کیا کہ مجکو اور میرے ساتھ والون کو رومیون نے قید کرلیا جب رات کو مین سویا تو مینے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکہا گویا آپ فرماتے ہین کہ اے دامس تجہہ کچہہ ڈر نہین اور تو جان لے کہ اللہ کے نزدیک میرا مرتبہ بڑا ہے پھر آپنے اپنے مبارک ہاتہہ کو زنجیرون پر پہیرا وہ کہل گئین اور طوقون پر بھی ہاتہہ پہیرا وہ بھی جدا ہوگئے اور میرے ساتہہ والون پر بھی ایسا ہی معاملہ کیا اور فرمایا تم خوشی کرو اللہ کی مدد کی کہ مین محمد ہون اللہ کا پیغام پہونچانے والا پھر آپ پوشیدہ ہوگئے اور ہمنے تلوارین لیکر کافرون پر حملہ کیا اللہ اور رسول نے اونپر ہماری مدد کی مسلمانون نے یہہ احوال سنکر لا الہ الا اللہ واللہ اکبر کہا اور جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بہیجا پھر رومیون سے بڑی لڑائی ہوئی اور مسلمانون کی

نشانی یہہ تھی کہ النصر النصر کہتے تھے اور سودان یعنے حبشی لوگ یا محمد یا محمد کہتے تھے آخر اللہ نے
محمدیون کو فتح دی رومی سب بہاگ گئے اور ہرقل انطاکیہ سے بہاگنے کے بعد مرگیا اور کہا
جاتا ہے کہ وہ مسلمان ہوکر مرا واقدی نے ابو سعید رض تک سند پہونچا کے کہ اونہون نے
فرمایا کہ ہرقل جب انطاکیہ سے نکلا تب وہ مسلمان تھا واللہ اعلم اب یہہ بیان ہے
کہ عمرو ابن عاص نے یوقنا کی مدد سے قیساریہ اور صور کو فتح کیا واقدی لکہتے
ہین کہ عمرو ابن عاص رض فوج لیکر قیساریہ کیطرف چلے قیساریہ مین قسطنطین جو ہرقل کا
بیٹا تھا اوس کے ساتھہ اسی ہزار کا لشکر جمع تھا اوس نے اون مین سے بیس ہزار کو
بہیجا اور مسلمان پانچ ہزار تھے مسلمان سوار ہوئے اور بلند آواز سے بولے لا الہ
الا اللہ واللہ اکبر تب اونکو جواب دیا پہاڑون اور ٹیلون اور پتہرون اور درختون نے
اور جو اوس مین کے بسنے والے تھے اون کی آوازین سنکر کافرون پر رعب پڑگیا اور
خود شہزادے نے سنا اور اسلام کے لشکر کو دیکہا تو کہا پہلے تو یہہ لوگ اس کثرت سے
نہ تھے فقط پانچ ہزار تھے اب بیشک اللہ نے انکی مدد کے لئے فرشتون کی فوج بہیجی
شہزادے نے ایک پادری کو بہیجا اور کہلا بہیجا کہ اپنے کسی سردار کو بہیجو ہم اوس سے
باتین کرین عمرو ابن عاص رض شہزادے کے لشکر مین گئے اوس نے چاہا کہ اونکو اپنے
ساتھہ تخت پر بٹہاوے عمرو رض زمین پر بیٹہہ گئے قسطنطین بولا اے عمرو روم اور
عرب مین رشتہ داری ہے اور رشتہ دارون کو آپس مین خون کرنا مناسب نہین
عمرو نے کہا جب دو بہائی دین مین برخلاف ہون تو ایک کو دوسرے کا قتل حلال ہے
اور روم اور عرب کا رشتہ کیونکر قریب ہے قسطنطین بولا ہمارے باپ آدم ہین پہر
نوح پہر ابراہیم ع اور عیص بیٹے اسحاق کے اور اسحاق بہائی اسمعیل کے اور اسحاق
اور اسمعیل دونون بیٹے ابراہیم ع کے عمرو بولے تو اس بات مین سچا ہے کہ عیص
اور ہم ایک باپ کی اولاد ہین اور باپ ہمارے اسمعیل ع تھے پہر عمرو نے سب رومیون
کو وعظ فرمایا کہ تم سب مسلمان ہوجاؤ قسطنطین بولا ہم اپنے باپ دادا کا دین نہ
چہوڑینگے عمرو بولے پہر جزیہ دو قسطنطین بولا کہ لوگ اس بات مین میرا کہنا نہ مانینگے

میرے باپ نے یہی بات کہی تھی سب نے اوسکی قتل کا ارادہ کیا تھا عمرو بولے اب تمپر جہاد ہوگا پھر
کافرون نے فوجین طیار کین محمدی فوجون نے اونپر خوب جہاد کیا قیدیمون ایک سردار رومیون
کا تھا حضرت شرحبیل نے اوسکو قتل کیا اور طلیحہ جو خویلد کا بیٹا تھا جس نے جھوٹھہ موٹھہ پیغمبری کا
دعوی کیا تھا اوس نے توبہ کی اور محمدی دین مین آیا اور قیدیمون کے قتل مین شرحبیل رض
کی مدد کی پھر طلیحہ مدینہ شریف مین حضرت عمر رض کی خدمت مین حاضر رہا واقدی رح فرماتے ہین
کہ جسوقت قیدیمون قتل ہوا مہینہ شدت کا تھا اور سردی بہت تھی تو لوگون نے جابیہ
کیطرف پناہ لی اور اوس کی دیوارون کی آڑ پکڑی اور قسطنطین کے دل مین دہشت کا اثر کیا
اور کہنے لگا کہ اے رومیو تم جانتے ہو کہ ان عربون کے سامنے یرموک کا لشکر نہ ٹھہر
سکا اور میرا باپ قسطنطینیہ مین پلٹ آیا اور یہ لوگ تمام ملک شام کے مالک ہوگئے
سوای اس کنارے کے اور کچھہ باقی نہین یہ کہکر قسطنطین اور اوسکے ساتھہ والے
قیساریہ کیطرف بھاگ گئے اور طرابلس والون نے قسطنطین سے مدد مانگی اوس نے
تین ہزار سوارون کی فوج بھیجی اور یوقنا ابو عبیدہ رض کے پاس سے چلے اور حلب کے
لوگ جو مسلمان ہوئے تھے وہ اون کے ساتھہ ہوئے اور وہ چار ہزار سوار تھے اور اونکے
سوا اسلامی لوگون کے لشکر مین تین ہزار سے زیادہ اور تھے جو مسلمان ہوئے تھے یوقنا
اور اونکے ساتھہ کے مسلمان رومیون کا لباس پہنے ہوئے تھے وہ سب طرابلس کے
قلعہ مین جا پہونچے اور وہان کے سب رئیسون کو پکڑ لیا اور فرمایا اے طرابلس کے لوگو ہم
پہلے اندھیری مین تھے صلیب کو سجدہ کرتے تھے اور تصویرون اور قربان کی تعظیم کرتے
تھے اور اللہ کے لیے بیوی اور بیٹا ٹھہراتے تھے اللہ تعالی نے ہماری راہ بتانے کے لیے یہہ
لشکر عرب کا بھیجا پھر ہم نے اون سے راہ پائی اون کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی برکت سے
جنکا ذکر تورات مین ہے اور حضرت عیسی علیہ السلام نے اونکی بشارت دی ہے اونکا
قول سچ ہے وہ اللہ کو ایک جانتے ہین اوسکو بیوی اور بیٹے سے پاک جانتے ہین اب
تم محمدی دین کو قبول کرو یا جزیہ دو یہ سنکر بعضے لوگ مسلمان ہوئے اور بعضون نے جزیہ قبول
کیا اور عمرو ابن عاص رض قیساریہ کے دروازے پر اوترے یوقنا نے عجب کام کیا قریب

پچاس جہازون کے سمندر کے گہاٹ پر آئے وہ اسباب اور ہتیار قسطنطین کیطرف لئے
جاتے تھے یوقنا اونسے مل گئے پھر دہوکا دیکر اون سب کو قید کر لیا پھر یوقنا جہاز پر سوار ہوکر
مقام صور کیطرف چلے جب وہان پہونچے وہان والون سے کہا ہم اسباب ورسد لائی ہین
اور ہتیار ہے کیطرف بادشاہ پاس جاتے تہین یہہ کہکر اون مین مل گئے نو سو آدمی اون کے ساتھہ
گئی باقیون کو جہازون پر چہوڑ گئے جب کہانے کو بیٹہو کسی جاسوس نے وہان کے حاکم پر یوقنا
کا بہید کہول دیا اوس نے سنتے ہی یوقنا کو اور اون کے ساتہیون کو قید کر لیا اور عمرو ابن
عاص نے دو ہزار سوار صور پر بہیجے صور کے حاکم نے دیکہکر کہا یہہ تہوڑے سے ہین اوسکا
نام ارمویل تھا وہ لڑنی کو نکلا اور اپنے چچا کے بیٹے باسیل کو یوقنا کی نگہبانی کے لئے مقرر کیا
باسیل اگلی کتابین پڑہی ہوئے تھے اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو اونہون نے بحیرا
درویش رہ کے عبادت خانے مین دیکہا تھا یہ اوسوقت کا ذکر ہے جب جناب محمد صلی اللہ
علیہ وسلم پر قرآن کا اوترنا شروع نہین ہوا تھا باسیل بحیرا رح کی ملاقات کو گئے تھے اور
وہان قافلہ قریشیون کا اور اونٹ حضرت خدیجہ رض کا آیا تھا اوسکی ساتھ حضرت صلی اللہ
علیہ وسلم تھے بحیرا رح نے دیکہا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سر پر ابر کا ٹکڑا دہوپ سے
سایہ کئی ہوئی تھا بحیرا کو تے یہہ بتا اور ان سے کا ہے جو تہامہ کی زمین سے بہیجی جاویگی
پھر وہ قافلہ اوترا اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک سوکہی پیڑ کے نیچے اوترے اور اوسکا
تکیہ کیا وہ درخت حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی برکت سے سبز ہو گیا پھر بحیرا رح نے قریشیونکی
دعوت کی سب قریشی عبادت خانہ کے اندر دسترخوان پر آئی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
اکیلے اونٹون کے پاس رہ گئے بحیرا رح بولے کیا تم مین کوئی شخص مقام مین رہ گیا اونہون نے
کہا کہ ہان ہم ایک لڑکے کو نگہبانی کے لئے چہوڑ آئے ہین کہا اوسکا کیا نام ہے کہا محمد بیٹے عبداللہ کے
بحیرا رح بولے کیا اونکے ماں باپ مر گئے سب نے کہا ہان کہا کیا اونکو چچا اور دادا نے
پالا ہی سب نے کہا ہان بحیرا رح بولے اے قریشیو واللہ وہ شخص سردار ہے اور
اوسکے سبب سے تمہاری عزت بڑہیگی لوگ بولے تم نے کیونکر جانا بحیرا رح بولے جیسی
تم اس میدان مین ظاہر ہوئے اوس شخص کے سجدہ کو ہر پتہر اور ہر درخت جہک گیا

باسیل حیران رہگیا اور اس بات کو دل مین رکہا جب حاکم صور کا شہر کے سب جوانونکو لیکر لڑائی کے لئے
شہر سے نکلا باسیل نے شہر کو خالی پایا یوقنا پر اپنا اسلام ظاہر کیا اور اونکو اور اونکی ساتھہ والون کو
کہول دیا اور جبکی سے دریا کیطرف کا دروازہ کہول دیا اور دریا مین جہاز والے مسلمانون سے
جا ملے وہ لوگ آئے اور شہر مین داخل ہوئی یوقنا نے اور سب مسلمانون نے بلند آواز سے
پکارا لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ شہر مین جو بوڑہے اور کم زور لوگ باقی تھے اونہون نے یہ آواز
سُنی سب کی ہوش اُڑ گئے اور دل کانپ گئے صور کے حاکم نے یہ آواز سُنی اوسکی فوج
بہاگی اور مسلمانون نے اون سبکو قتل کیا اور اونکی خیمے اور جو کچہہ اون مین تہا سب لے لیا
یوقنا نے شہر کا دروازہ کہول دیا محمدی لوگ صور مین داخل ہوگئے اور رومیون کا سارا مال
سمیٹ لیا رومیون نے الامان پکارا محمدیون نے اونکو امان دی اون مین سے اکثر لوگ
مسلمان ہوئی قسطنطین کو یہ خبر پہونچی وہ بہی قسطنطنیہ کیطرف بہاگ گیا اے ایمان والو
حضرت اشعیا علیہ السلام کے تئیسوین باب کے اخیر مین اللہ تعالیٰ نے وعدہ کیا تہا کہ صور
کا مال اللہ تعالیٰ کے لئے پاک ہوگا اور اون لوگون کو ملے گا جو اللہ کے حضور مین رہتے ہین
کہ کہا کے آسودہ ہون اور عمدہ پوشاک پہنین یہ اس بشارت کا صاف ظہور ہوا واقدی رح فرماتی
ہین کہ قیساریہ والون نے عمرو ابن عاصؓ سے صلح کر لی عمرو ابن عاصؓ قیساریہ مین داخل
ہوئی پہر عمرو ابن عاصؓ نے عون بن مسلمہ رض کو صور کا حاکم کیا وہ بوڑہے تہے اور حضرت صلی
اللہ علیہ وسلم کے ساتہہ حُنین کی لڑائی مین حاضر ہو چکے تہے یہ خبرین شہر رملہ اور عکا اور عسقلان
اور نابلس اور طبریہ مین پہونچین ان سب شہر کے لوگون نے مسلمانون سے صلح کی اسیطرح
بیروت اور جبلہ اور لاذقیہ والون نے اطاعت کی اللہ تعالیٰ نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم
کی برکت سے محمدیون کو تمام ملک شام کا مالک کر دیا واقدی رح فتوح مصر مین فرماتی
ہین کہ ملک شام مین کوئی جگہہ باقی نہین رہی سب جگہہ مسلمان مالک ہوگئے اور نکاح
کر لئے اور وہان رہے اللہ نے اونکی نسل بڑہائی اب یہ بیان ہے کہ محمدیون نے
حلوان کو فتح کیا اور وہان ایک پہاڑ مین برتلما حواری کے صاحبزادہ سے
ملاقات ہوئی جناب شیخ محی الدین ابن عربی رح نے فتوحات کے چہتیسوین باب مین

ابو عبد اللہ حافظ تک یعنے حاکم محدث تک اپنی سند پہونچائی کہ ابو عبد اللہ حافظ نے فرمایا کہ
ہمسے فرمایا ابو عمرو عثمان ابن احمد ابن سماک نے بغداد مین اونہون نے لکھوا دیا کہ ہمسے فرمایا
یحیی ابن ابی طالب نے کہا کہ ہمسے فرمایا عبد الرحمن ابن ابراہیم راسبی نے کہ ہمسے فرمایا
مالک ابن انس نے وہ روایت کرتے ہین نافع سے وہ ابن عمر رضہ سے اور مولانا جلال الدین
سیوطی رحہ نے بھی لآلی مصنوعہ مین خطیب کی کتاب سے نقل کیا ہے کہ اونہون نے عبد الرحمن
ابن ابراہیم راسبی تک سند پہونچا کر یہی سند ابن عمر رضہ تک پہونچائی کہ اونہون نے فرمایا
کہ سعد ابن ابی وقاص رضہ جب قادسیہ مین تھے تب حضرت عمر رضہ نے اونکو لکھہ بھیجا کہ
نضلہ ابن معاویہ کو عراق کے حلوان کیطرف بھیجو کہ اوسکی دہوپ پڑتے ہوئی میدانون
کو لوٹین تب سعد رضہ نے نضلہ کو تین سو سوارون مین بھیجا وہ چلے اور عراق کے
حلوان تک آئے اور اوسکی دہوپ پڑتے ہوئی میدانون کو لوٹا اور لوٹ کا مال اور قیدیون
کو پایا وہ لوٹ کو اور قیدیون کو لیکر چلے یہان تک کہ عصر کا وقت آیا اور قریب تھا کہ سورج
ڈوب جاوے تب نضلہ نے لوٹ کا مال ایک پہاڑ کے پاس رکھدیا اور کھڑے ہو کر اذان
کہی جب کہا اللہ اکبر اللہ اکبر تو اسکا ایک پہاڑ مین سے ایک جواب دینے والا جواب دیتا ہے
کہ اے نضلہ تونے بڑے کی بڑائی کی یہہ بولے اشہد ان لا الہ الا اللہ اوس نے کہا یہہ کلمہ
اخلاص کا ہے اے نضلہ یہہ بولے اشہد ان محمد رسول اللہ اوس نے کہا وہی ڈر سنانے
والے ہین اور وہی ہین جن کی بشارت ہمکو عیسی ابن مریم نے سنائی اور اونہین
کی امت کی تمامی پر قیامت قائم ہوگی یہہ بولے حی علی الصلوٰۃ اوس نے کہا خوبی ہے
اوسکے لئے جو اوسکی طرف چلے اور اوسکو ہمیشہ پڑھے یہہ بولے حی علی الفلاح اوس نے
کہا مراد کو پہونچا جس نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا کہنا مان لیا اور یہی امت محمد کا
باقی رہنا ہے یہہ بولے اللہ اکبر اللہ اکبر لا الہ الا اللہ اوس نے کہا اے نضلہ تونے پورے
اخلاص کا کلمہ کہا اللہ نے اوس کے باعث سے تیرا بدن آگ پر حرام کر دیا جب اونہو نے
اذان سے فراغت کی ہم اوٹھے اور ہمنے کہا تم کون ہو اللہ تجپر رحم کرے فرشتے ہو یا جنون
مین سے یہان کے رہنے والے ہو یا اللہ کے بندون مین سے کوئی پھیرا کرنیوالے ہو

تمنے اپنی آواز سنائی اب ہمکو اپنی صورت دکہاؤ کہ ہم اللہ کے ایلچی ہین اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ایلچی ہین اور عمر ابن الخطاب رضہ کے ایلچی ہین تب وہ پہاڑ پہٹ گیا اور چکی کی طرح کا ایک سر ظاہر ہوا اوسکا سر اور داڑہی سفید تہی اور اوپر اون کے دو پرانے کپڑے تہے اونہون نے کہا السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ہمنے کہا وعلیک السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ تم کون ہو اللہ تمپر رحم کرے فرمایا مین زریب ہون بیٹا برثملا کا وصی ہون اچہی بندی عیسیٰ ابن مریم کا اونہون نے مجکو اس پہاڑ مین بسایا ہے اور میرے واسطے دعا کی ہے کہ میری عمر لمبی ہو اوسوقت تک کہ وہ آسمان سے اوترینگے اور سور کو قتل کرینگے اور صلیب کو توڑینگے اور نصاری نے جو نیا دین نکالا ہے اوس سے بیزار ہونگے اس جگہہ فتوحات کی روایت جو ابو عبد اللہ حافظ سے ہے اور لآلی مصنوعہ مین جو دوسری روایت ابن ابی الدنیا کی کتاب سے ہے ان دونو روایتون مین اتنا زیادہ ہے کہ اونہون نے پوچہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا کیا حال ہے ہمنے کہا اونکو اللہ نے اوٹہا لیا تب وہ بڑی دیر تک روئی یہانتک کہ اونکی داڑہی آنسوؤن سے تر ہوگئی پہر فرمایا کہ آپکے بعد تم مین کون حاکم ہوا ہمنے کہا ابو بکر کہا پہر اونکا کیا حال ہے ہمنے کہا اونکو بہی اللہ نے اوٹہا لیا کہا پہر اونکے بعد تم مین کون حاکم ہوا ہمنے کہا عمر اب یہان سے فتوحات کی روایت جو ابو عبد اللہ حافظ سے ہے اور لآلی مصنوعہ مین جو خطیب کی روایت سے دونون مین یون ہے کہ اونہونے فرمایا کہ جب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی ملاقات مجکو نہ ملی تو عمر کو میری طرف سے سلام کہنا اور کہنا کہ اے عمر سیدہی راہ چلو اور بیچ کی چال چلو کہ معاملہ نزدیک ہے اور یہہ خصلتین جنکی مین خبر دیتا ہون انکی اونکو خبر دو کہ اے عمر جب یہہ خصلتین محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی امت مین ظاہر ہون تو بہاگنا ہے بہاگنا ہے جب مرد مردون کو لیکر اور عورتین عورتونکو لیکر بے پروا ہوجاوینگی اور لوگ اپنے نسب کے سوا اپنا نسب بتاوینگے اور اپنے آقاؤن کے سوا اورون کے نام سے اپنے تئین کہلاوینگے اور اونکا بڑا اون کے چہوٹے پر رحم نہ کریگا اور اونکا چہوٹا اون کے بڑے کی عزت نہ کریگا نیک کام کا حکم نہ کیا جاویگا اور بری کام سے منع نہ کیا جاویگا اور اونکا عالم علم اسلئے سیکہیگا کہ اوسکے وسیلہ سے

اشرفیان اور روپی کہنچی اورمینہ شدت کی گرمی ہوجاویگا اور بیٹا غصہ کا باعث ہوجائیگا
اور لنبی منبر بناوینگے اور قرآنون پر چاندی لگاوینگے اور مسجدون پر سونا لگاوینگے اور
رشوت پہیلاوینگے اور عمارت کو مضبوط بناوینگے اور حج کی چاہت کے تابع ہونگے
اور دین کو دنیا کے ساتہہ بیچینگے اور خون کو ہلکا سمجہینگے اور رشتون کو توڑینگے اور
حکم کو بیچینگے اور سود کہایا جاویگا اور اپنا غلبہ کرلینا فخر ہوگا اور دولتمند ہونا عزت کا باعث
ٹہیریگا اور مرد اپنے گہر سے نکلیگا تو اوسکی طرف وہ شخص اوٹھہ کہڑا ہوگا جو اوس سے بہتر
ہے اور اوس پر سلام کہیگا اور عورتین زینون پر سوار ہون گی پہر وہ ہمسے غائب ہوگئے
نضلہ نے یہ حال سعد رض کو لکہہ بہیجا اور سعد رض نے حضرت عمر رض کو لکہہ بہیجا تب حضرت
عمر رض نے سعد رض کو لکہا کہ تم اور جو تمہارے ساتہہ ہجرت والے اور مدینہ والے ہین تم اور
وہ جاؤ یہانتک کہ اوس پہاڑ پر اوترو پہر اگر اون سے ملاقات ہو تو میرے طرف سے اونکو
سلام کہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمکو خبر دی ہے کہ عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام کے
ایک وصی اوس پہاڑ مین عراق کے کنارے پر اوتری ہین پہر سعد رض چار ہزار ہجرت
والون اور مدینہ والون مین نکلے یہانتک کہ اوس پہاڑ پر چالیس دن اوترے رہے
اور ہر نماز کے وقت اذان کہتے رہے کچہہ جواب نہ سنا اسی روایت کو مولانا جلال الدین
سیوطی رح نے لآلی مصنوعہ مین دوسری سند سے یون لکہا ہے کہ ابن ابی الدنیا نے
فرمایا کہ ہمسے فرمایا محمد ابن عثمان عجلی نے کہا کہ ہمسے فرمایا سلیمان ابن احمد نے کہ ہمسے فرمایا
محمد ابن حبیب رملی نے وہ روایت کرتے ہین ابن لہیعہ سے وہ مالک ابن انس سے وہ نافع
سے وہ ابن عمر رض سے پہر آگے ویسا ہی بیان ہے پہر ایک اور سند یون پہونچا کہ ابن
ابی الدنیا فرماتے ہین کہ ہمسے فرمایا صلت ابن مسعود جحدری نے کہ ہمسے فرمایا حماد ابن
زید نے کہ ہمسے فرمایا عبید اللہ ابن یحییٰ نے وہ روایت کرتے ہین ابو جعفر محمد ابن علی
سے یعنے امام محمد باقر علیہ السلام سے اونہون نے فرمایا کہ جب سعد عراق کے حلوان
پر غالب ہوئی پہر آگے ویسا ہی بیان ہے اس روایت مین یون ہے کہ اونہون نے
فرمایا مین زریب ہون بیٹا برثملا کا جو عیسیٰ ابن مریم کے حواریون مین سے ہین اور مین

گواہی دیتا ہون کہ اللہ کے سوا کوئی مالک نہین اور محمد اللہ کے پیغام پہونچانیوالے ہین اور
اللہ کے پاس سے سچا دین لائی ہین مجکو اونکی مقام معلوم ہوگیا تھا اور تہینے اون کے
پاس جانیکا ارادہ کیا تھا پہر میرے اور اون کے بیچ مین فارس کے کافر آڑے ہو گئی اب
تم اپنے ساتھی کو میری طرف سے سلام کہنا خطیب نے فرمایا کہ راسبی نے مالک سے
یہہ اجنبی حدیث روایت کی ہے اور ابن اسمعیل بچی لوگون سے روایت کرتے ہین اور بیچ والے
کا نام نہین لیتے اور سلیمان ابن احمد کچی ہین مولانا جلال الدین رح فرماتے ہین کہ بیہقی نے
دلائل مین اس حدیث کو پہلی سند سے روایت کیا ہے اور کہا ہے کہ ابو عبد اللہ حافظ
نے کہا کہ عبد الرحمن ابن ابراہیم راسبی نے اسیطرح کہا ہے کہ مالک ابن انس سے اور
کسی نے اونکی موافقت نہین کی اور یہہ حدیث مالک ابن ازہر سے پہچانی جاتی ہے وہ
نافع سے روایت کرتے ہین اور وہ مرد جانے ہوئی نہین ہین اس حدیث کے سوا
اونکا ذکر ہمنے نہین سنا پہر بیہقی نے ابو عبد اللہ حافظ کی زبانی سلیمان ابن احمد تک سند پہونچا کے
اور یہہ حدیث بیان فرمائی پہر کہا کہ یہہ حدیث اس سند سے ٹہیک معلوم ہوتی تہی
اور وہ بہت کچی سند ہے اور ابو نعیم نے دلائل مین یحیی ابن ابراہیم ابن ابی قتیلہ تک سند
پونچائی وہ روایت کرتے ہین زید ابن اسلم سے وہ اپنے باپ سے کہ حضرت عمر رض نے
سعد کو لکھہ بہیجا اور واقدی نے عبد العزیز ابن عمر سے روایت کی وہ معاویہ ابن فضلہ
سے اور خطیب نے امام مالک کے راویون مین ابراہیم ابن رجا تک سند پہونچائی اونہون نے
کہا کہ ہمسے فرمایا مالک ابن انس نے پہر دوسری سند ابراہیم حجری تک پہونچائی اونہون نے
کہا کہ مجکو خبر دی مالک ابن انس نے وہ نافع سے وہ ابن عمر رض سے امام ذہبی نے میزان
نے فرمایا کہ ابراہیم ابن رجا جو امام مالک سے روایت لائی ہے وہ پہچانی نہین جاتے اور معاذ
ابن مثنی جو مسند دکی مسند کے راوی ہین اونہون نے جو دس مین بڑہایا ہے اوس مین
فرماتے ہین کہ ہمسے فرمایا حسن ابن ابی شعیب نے کہ ہمسے فرمایا عثمان ابن عبد الرحمن
حرانی نے کہ ہمسے فرمایا معتمر ابن دینار نے وہ روایت کرتے ہین عبد اللہ ابن ابی
الہذیل سے اونہون نے کہا کہ سعد رض نے نضلہ ابن عمرو انصاری کو بہیجا آگے ویسا ہی

بیان ہے اس روایت مین یون ہے کہ انہنا نے کہا آے زریب تم ہمکو اون باتون کی خبر دو کہ ہم اون سے پہچانین کہ ہماری دنیا گئی اور ہماری آخرت سامنے آئی اونہون نے کہا جب تمہارے مرد تمہارے مردون کو لیکر اور تمہاری عورتین تمہاری عورتونکو لیکر بے پروا ہو جاوینگی اور تمہارا اناج بہت ہوگا پر اوسکی باعث سے تمہارا بہاو اور زیادہ مہنگا ہو جاوے گا اور تمہاری بادشاہت تمہارے لڑکون مین ہوگی اور تمہارے منبرون پر وعظ کہنے والے تمہارے غلام ہون گے اور تمہارے سمجھدار لوگ تمہارے حاکمون کیطرف جھکین گے اور اونکی واسطے حرام کو حلال کر دین گے اور حلال کو اونپر حرام کر دینگے اور اونکی خواہش کے موافق اونکو فتوے دینگے اور قرآن کو اپنے آوازون سے الحان اور باجا ٹھیرا وینگے اور تم اپنی مسجدون میں آرایش کروگے اور اپنے منبر لمبے بناوگے اور اپنی قرآنون کو سونے اور چاندی سے رونق دوگے اور تمہاری عورتین زینون پر سوار ہونگی اور تمہارے امیر غوجون سے مشورہ لین گے اور جو بیگناہ ہے وہ اسلیے قتل کیا جاویگا کہ عام لوگ اوسکی باعث سے نصیحت پکڑین اور منہہ گرمی کے لیے اور بیٹا دل جلانی کے لیے باقی رہجائیگا اور خیرات کم ہوگی کہ تو مسکین کو دیکھیگا کہ برس سے برس تک اوسکو دینار درہم نہ دئے جاوین گے جب یہہ حال ہوگا تب تمپر رسوائی اور بلا نازل ہوگی حافظ ابن حجر نے مطالب عالیہ مین فرمایا کہ یہہ اس سند سے غریب ہے یعنے ایک ہی راوی ہے مینے اس طول سے اسکو بہنسن دیکھا مگر اسی سند سے فائدہ یہہ جو فرمایا کہ مرد مردون کو لیکر اور عورتین عورتون کو لیکر بے پروا ہو جاوین گے اسکا یہہ مطلب کہ مرد مردون سے بدکاری کرین گے عورتون کی پروا نہ رکھین گے اور عورتین عورتون سے بدکاری کرینگی مردون کی پروا نہ کرین گے اور منہہ گرمی کے لئے ہوگا یعنے گرمی کی طرح ناگوار ہوگا بہت کثرت سے ہوگا یا اوسکی باعث سے اناج خراب ہو جاویگا اور حکم بیجا جائیگا یعنے شریعت کے حکم کو بدلین گے یہہ جو فرمایا کہ تم مسجدونکی آرایش کروگے اور قرآن کو سونے چاندی سے رونق دوگے اسکا یہہ مطلب کہ ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو دنیا کی آرایشون سے رغبت نہ تھی اور آپکے ساتھ کے لوگ بھی آپ ہی کی راہ پر رہے مگر

اس امت کے پچھلی لوگون کے دلون مین دنیا کی آرائشون کی محبت رچ گئی اپنے مکانون مین بڑی بڑی آرائشین کرنے لگی اور اعمال قرآن کے برخلاف ہونی لگے مگر قرآن شریف کو اور مسجدون کو سونے اور چاندی سے آراستہ کیا اور پچھلے علم والون نے اونکو اس مکروہ سے اسلئی نہ روکا کہ اسی ذریعہ سے مسجد اور قرآن کی رغبت اُن لوگون کے دلمین آوے اور جنکا ایمان پکا ہے اونکو دل کی آنکھون سے اللہ کے نام کا اور اوس کے کلام کا نور مسجد اور قرآن مین دکھائی دیتا ہے اونکو سونے چاندی کی کچھہ حاجت نہین اور زین پر بیٹھے گھوڑے پر سوار ہونا عورتون کے حق مین بہت بڑا گناہ ہے کیونکہ یہہ مردون کی وضع ہے آور زریب کے باپ جنکا نام برتملا لکھا ہے یہہ برتولما حواری ہین اونکا نام جو متی کی انجیل کے دسوین باب مین ہے اوس مین پہلے لام پھر میم ہے اور اس روایت مین پہلے میم پھر لام لکھا ہے اور دو نقطہ والی تے کے بدلے تین نقطہ والی ثی لکھی ہے ایسا فرق ان نامون مین بہت ہوجاتا ہی ایک نام کئی کئی طرح پر بولا جاتا ہے اس حدیث کے بعضے راوی اگرچہ پہچانے ہوئی نہین ہین مگر اسکی بہت سندین ہوپنچی ہین ایک سند کو دوسری سند سے قوت ملتی ہے جناب شیخ محیی الدین ابن عربی رح فتوحات مین فرماتے ہین کہ اس حدیث کی سند مین اگرچہ گفتگو کی گئی ہے مگر ہماری طرح کے لوگون کے نزدیک اسکا صحیح ہونا کھل گیا ہے اور یہہ زریب اون لوگون مین تھے جنکی پاس اللہ کی طرف کی کھلی دلیل ہے اونکو اللہ نے اپنے پاس سے سکھا دیا تھا جو ہمارے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی شریعت مین اونپر فرض کیا تھا اس بات کا مطلب یہہ ہی کہ وہ ظاہر مین حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کیخدمت مین حاضر نہین ہوئی اور آپکے ساتھہ والون سے بھی تعلیم نہین پائی مگر محمدی شریعت مین جو چیزین اونپر فرض تھین نماز روزہ وغیرہ اوسکا علم اللہ نے اونکو دیدیا تھا وہ محمدی شریعت پر عمل کرتے تھے کیونکہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو جب اللہ نے شریعت دی تو حضرت عیسیٰ ع کی شریعت کو موقوف کر دیا جناب شیخ محیی الدین رح فرماتے ہین کہ ہمارے نزدیک ثابت ہوگیا ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اون عیسائی درویشون کے قتل سے منع فرمایا تھا جو خلقت سے الگ ہو رہے تھے آپنے فرمایا اونکو چھوڑ دو اوس حال مین جسکی طرف

وہ الگ ہو رہے ہین اور آپ نے یہہ حکم نہین کیا کہ اونکو ایمان کیطرف بلاؤ اسکا یہی باعث ہے کہ آپ کو معلوم تھا کہ وہ اپنے پروردگار کی طرف سے کہلی دلیل پر ہین اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو پیغام پہونچانیکا حکم ہوا تھا تو اگر آپکو یہہ بات معلوم ہوتی کہ اسد اونکی تعلیم کا ذمہ وار ہے تو آپ اس طرح نہ فرماتے اور اونکو منسوخ شریعت پر برقرار نہ رکہتے فائدہ اسکا یہہ مطلب کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی شریعت آپکی شریعت کے اوترنے سے موقوف ہوگئی یہہ نہین ہوسکتا تھا کہ آپ اونکو اوس موقوف کی ہوئی شریعت پر قایم رکہتے آپکو تو اسد کا حکم تھا کہ ہمارا پیغام سبکو پہونچاؤ آپنے جو اپنے خادمون کو ان لوگون کی تعلیم کا حکم نہین دیا اسکا یہی باعث تھا کہ آپکو معلوم تھا کہ ان لوگون کو بہی شریعت کا علم اسد کیطرف سے مل گیا ہے وہ اوسی پر عمل کرتے ہین اب فارس کے آگ پوجنی والون پر جہاد کا بیان ہے

ابن کثیر لکہتے ہین کہ سترہوین سال اہواز وغیرہ فتح ہوا اسکا باعث یہہ ہوا کہ اہواز اور فارس والون نے یزدجرد کے حکم سے ارادہ کیا کہ بصرہ پر دوڑ پڑین حضرت عمر رض کو خبر پہونچی آپنے سعد ابن ابی وقاص رض کو لکہہ بہیجا اونہون نے کوفہ سے اہواز کیطرف نعمان ابن مقرن کے ساتہہ بڑا لشکر بہیجا یہہ لشکر رامہرمز تک پہونچا بڑی لڑائی ہوئی ہرمزان جو وہان کا حاکم تھا اوسکو اسد نے بہگا دیا نعمان نے رامہرمز پر قبضہ کرلیا اور وہان کا مال اور اسباب سب لیلیا اور ہرمزان نے تستر مین پناہ پکڑی کوفہ کے لشکر نے تستر کو گہیر لیا بڑی لڑائی ہوئی دونون طرف بہت لوگ قتل ہوئے براء ابن مالک رض کی دعا قبول ہوتی تھی مسلمانون نے اون سے کہا اپنے رب کو قسم دلاؤ کہ کافرون کو بہگا دیوے وہ بولے یا اللہ اونکو بہگا دے اور مجہکو شہادت نصیب کر پہر وہ شہید ہوئے اور مسلمانون نے کافرون کو بہگا دیا مسلمان شہر مین داخل ہوئے اور ہرمزان کو قید کرکے حضرت عمر رض کے پاس بہیجدیا اور رود مسلمان ہوا اصطخر جو فارس والون کا قدیم بادشاہی شہر تھا وہ بہی بڑی لڑائی کے بعد مسلمانون کے قبضہ مین آیا ابو سبرہ سوس کیطرف گئے وہان بہت سے فارسیون کو قتل کیا ابن جریر نے لکہا ہے کہ سوس مین قبر پاک حضرت دانیال علیہ السلام کی پائی ابو موسیٰ رض نے حضرت عمر رض کو لکہہ بہیجا آپنے لکہا کہ اونکو دفن کردو اور اونکی قبر کا مقام لوگون سے پوشیدہ

رکہا ابوموسی رض نے ایساہی کیا تاریخ کامل مین ہے کہ حضرت دانیال علیہ السلام بخت نصر کے بعد فارس
کے نواح مین رہے تھے اونہون نے سوس مین انتقال فرمایا تھا اور وہان کے لوگ اون کے
جسم پاک کے وسیلہ سے مینہہ مانگتے تھے حضرت عمر رض نے اونکے دفن کرنیکا حکم کیا ابن القیم رح
فی اغاثۃ اللهفان مین محمد ابن اسحاق کی مغازی سے نقل کیا ہے کہ ابو العالیہ نے کہا کہ جب ہمنے
تستر کو فتح کیا ہرمزان کے خزانہ مین ایک چارپائی تھی اوسپر ایک مرد میت تھے اون کے سر کے
پاس ایک کتاب تھی اوسکو ہم حضرت عمر رض کے پاس لے گئے اونہون نے کعب کو بلایا اونہون نے
اوسکو عربی مین نقل کیا اور ہمنے تیرہ قبرین جدا جدا کہودین اور رات کے وقت اونکو دفن کیا
اور سب قبرون کو برابر کردیا تاکہ لوگون کو معلوم نہو اور وہ قبر کو نہ کہودین ہمنے کہا وہ لوگ اون سے
کیا امید رکہتے تھے کہا جسوقت آسمان سے اونپر مینہہ روکا جاتا تھا وہ اوس چارپائی کو باہر نکالتے
تھے تو اونپر مینہہ برستا تھا ہمنے کہا تمہارے گمان مین وہ مرد کون تھے کہا دانیال علیہ السلام تھے
اور گدی کے کچھہ بالون کے سوا اونکی کسی چیز مین فرق نہین پڑا تھا نبیون کے گوشت کو زمین نہین
گلاتی اور پہاڑنے والے جانور نہین کہاتے ابن کثیر لکھتے ہین کہ جندی سابور جو ایک شہر تھا وہ بھی
فتح ہوا یزدجرد ہر طرف بہاگتا پہرتا تھا یہانتک کہ اصفہان مین ٹہیرا اوسکا ایک امیر تھا اوسکا نام
سیاہ تھا اوسکے ساتھہ تین سو علم والے لوگ تھے سیاہ نے اپنے لوگون سے کہا کہ یہہ لوگ ہر جگہہ غالب
ہوتے ہین بیشک انکا دین سچا ہی وہ لوگ سبکے سب مسلمان ہوئے اور بہت اچھے مسلمان ہوئے
اونہون نے اپنی قوم کے کافرون پر بڑے بڑے جہاد کئے اب ملک مصر اور اسکندریہ کے
فتح کا بیان ہے ابن کثیر لکھتے ہین کہ ابن اسحاق اور واقدی اور ابو معشر کہتے ہین کہ سن بیس ہجری
مین مصر فتح ہوا اور سیف نے کہا ہے کہ مصر سن سولہ مین فتح ہوا اور ابو الحسن ابن اثیر نے کامل
مین اسی بات کو غلبہ دیا ہے واللہ اعلم واقدی لکھتے ہین کہ حضرت عمر رض نے ابو عبیدہ کو لکھہ بہیجا
کہ یہہ جو اللہ نے مسلمانون کو فتح دی اسکے مین خوش ہوا اور مجکو خبر پہونچی ہے کہ بدو لوگ دنیا مین
مشغول ہوئے اور عقبی کو بہول گئے یہانتک کہ نماز مین سست ہوئے اور فرضون کو بہولے سو تم
اونپر سختی کرو اور جو کوئی اللہ کی کسی فرض مین قصور کرے اوسپر اللہ کی حدون کو قائم کرو اور
جو کوئی کسی نماز کو ترک کرے اوسکو نماز کے واسطے مارو اور جب میرا یہہ خط پڑہو تو تم و ابن عاص

کو فوج کے ساتھ مصر کیطرف بھیجا واقدی نے کہا ہے کہ ملک مصر بت خانون اور گرجون سے بھرا ہوا تھا بادشاہ
وہان کا مقوقس نصرانی تھا جسکو جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے ہدایت کا خط لکھا تھا اور اوس نے
آپکے خط کی تعظیم کی تھی مگر مسلمان نہین ہوا تھا واقدی نے مصر کے فتح کا احوال محمد ابن اسحاق
سے نقل کیا ہے اور لکہا ہے کہ یہہ احوال اونہین کو خوب معلوم تھا یہہ لکھکر لکھتے ہین کہ مقوقس کی
بیٹی ارمانوسہ سے قسطنطین نے نکاح کیا تھا وہ ملک شام کو چلی جاتی تھی جب اوسکو خبر ہوئی
کہ قسطنطین قسطنطنیہ کیطرف جاتا ہے تب وہ قیساریہ سے پلٹ چلی یوقنا اوسکی فوج مین گئی
اور اوس سے ملے مگر اوس نے اونکی مسلمان ہونیکی خبر پائی اور فوج لیکر آئی اور یوقنا کو گھیر لیا اور ارمانوسہ
کے دربان نے یوقنا سے کہا اے سردار تمکو کیا ہوا کہ تو نے دین مسیح کا چھوڑ دیا اب مسیح تجپر
غصہ ہوئی اور اونہون نے ہمکو تجپر غلبہ دیا اب ہم تم مین کسی کو نہین چھوڑینگے یوقنا بولے
کہ مسیح اللہ کے بندے ہین کسی شئی پر قدرت نہین رکھتے مگر اللہ کے حکم سے کیونکہ وہ بندی
ہین حکم کئی ہوئی اب ہمپر حق کہل گیا اور ہمکو معلوم ہوا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا دین سچا ہے جس
دین پر سب انبیا تھے تب قبطیون نے یوقنا پر اور اونکی ساتھ والون پر حملہ کیا یوقنا نے اور اونکے
ساتھ والون نے بلند آواز سے کہا لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ یہہ کہا اور خوب لڑے لڑتے لڑتے
رات ہو گئی ارمانوسہ اپنی خیمہ مین گئی مقوقس کو خبر ہوئی اوس نے اپنی ساری فوج کو
نصیحت کی کہ تم سب حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لاؤ اوسکا وزیر بولا کہ مین سب سے
پہلے ایمان لایا ہون بادشاہ نے فرمایا میری بیٹی کو لکھہ بھیج کہ اون لوگون پر مہربانی کرے
ارمانوسہ کو یہہ خط پہونچا اوس نے یوقنا کے پاس وہ خط بھیجدیا اونکو تسلی ہوئی ادہر سے عمرو ابن
عاص فوج لیکر پہونچے قبطیون کو گھیر لیا اور لا الہ الا اللہ واللہ اکبر مین آوازون کو بلند کیا
اور تلوارون سے ہزار سوارون کے قریب کو قتل کیا باقی بہاگ گئی محمدیون نے ارمانوسہ
کو مقوقس کے پاس بہت عزت کے ساتھہ بھیجدیا مقوقس کا بیٹا ارسطولیس تھا اوس نے
باپ کو قتل کیا اور تخت پر بیٹھا پھر کافرون نے دہوکا دیکر مسلمانون کو نماز مین قتل کرنا شروع
کیا مگر نمازیون نے سجدہ سے سر نہین اوٹھایا پچھلی صف کے لوگ تلوارون سے قتل ہو گئی
چار سو چھتیس مرد شہید ہوئی اتنے مین یوقنا آن پہونچی اونہون نے اور سب نے ملکر کافرون کو

قتل کر ڈالا اونمین ایک بھی نہین بچا حضرت عمر رضنے ابو عبیدہ رض کو لکھہ بھیجا اونہون نے شام
سے مصر کیطرف فوج بھیجی ان لوگون نے ایک راہ بتانیوالا ساتھہ لیا جو شوبک اور وادی
موسی کا رستہ بتلاوے یہہ لوگ مصر مین پہونچے اور کافرون کی فوج مین ملگئے اور لا الہ الا
واللہ اکبر کی آواز بلند کی ادہر سے عمرو ابن عاص رضنے اور اون کے ساتھہ والون نے اللہ اکبر
کہا اور کافرون پر حملہ کیا ارسطولیس مصر کے سپہ طرف اسکندریہ کیطرف بہاگا محمدی لوگ مصر
مین داخل ہوئے ارجانوس جو مقوقس کا بہائی تہا وہ مسلمان ہوا اور مصر کے بہت لوگ
مسلمان ہوئے پہر شہر دمر بوط جو مصر سے علاقہ رکہتا ہے ابو قنا وہان پہونچے نصرانیون نے
اونکو قید کر لیا جناب خالد رض وہان فوج لیکر پہونچے وہان کا حاکم مودبران تہا اوسکا بیٹا
مسلمانون سے مل گیا اوس نے ایک تہ خانہ کی راہ سے سب کو شہر مین داخل کر دیا اور
وہ مسلمان ہوا اور شہر کے اکثر لوگ مسلمان ہوئے پہر جناب خالد اسکندریہ پر پہونچے
ارسطولیس لڑنے کو نکلا اور کیاویل جو برقہ کا حاکم تہا اوس نے ارسطولیس کی مدد کے
لئے ایک فوج بھیجی اوس فوج مین ایک بڑے پادری کو بھی بھیجا اونکا نام سطیس تہا اور
اونکی عمر ایک سو بیس برس کی تہی اور وہ زیروشا کے شاگرد تہے اور زیروشا شاگرد
مرقس کے اور مرقس شاگرد یوحنا کے اور یوحنا خادم حضرت عیسی علیہ السلام کے اور
سطیس پادری ایمان دار تہے اللہ کو اکیلا جانتے تہے اونہون نے حضرت محمد صلی اللہ
علیہ وسلم کے خبرین سنین تہی اور آپ کے ظہور سے پہلے آپ پر ایمان رکہتے تہے یہان تک
کہ اونہون نے آپکے ظہور کی خبر پائی تو وہ ایمان لائے وہ چاہتے تہے کہ آپ تک پہونچین
تہوڑے دنون کے بعد اونہون نے آپکی وفات کی خبر سنی تو وہ بہت روئے اور آپ کے
نہ دیکھنے کے غم مین ایک گوشہ مین بیٹہہ رہے اور سر راہ اونہون نے ایک عبادت خانہ
بنایا تہا جب کوئی قافلہ آتا تہا مسلمانون کی لشکر کے خبر پوچہتے تہے اونہون نے حضرت
ابو بکر رض کی حکومت کی خبر سنی پہر حضرت عمر رض کی خبر سنی ارسطولیس نے اون پادری کو
مسلمانون کے پاس بہیجا کہ اونکے دین کو اور اونکے نبی کو آزماؤ اور اونسے صلح کا پیغام دو
پادری بولے کہ مینے اگلی کتابین پڑہی ہین اور اونمین پایا ہے کہ اللہ تعالی ایک نبی کو تہامہ

کی زمین سے پیدا کریگا تمام زمین کے خزانون کی کنجیان اون کے آگے رکھی جاوینگی تو وہ اونکی طرف رخ نکرینگی اور فقیری اختیار کرینگے اور امن کے رفیق اون کی راہ پر چلینگے جب وہ پادری محمدی فوج مین پہونچا اونہون نے دیکھا کہ بعضے قرآن پڑہتے ہین اور بعضے ذکر کرتے ہین لباس اونکا صوف ہی چھوٹا بڑے کی تعظیم کرتا ہے بڑا چھوٹے پر رحم کرتا ہے وہ پادری خالد رضکے پاس آیا اور اونکی باتین سنین اور کہا واللہ وہی لوگ ہو کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے تمہاری بشارت دی ہے وہ پادری نئے سرے سے خالد کے ہاتھ پر مسلمان ہوا اور اپنا سارا حال بیان فرمایا ابن اسحاق نے فرمایا کہ مجکو خبر پہونچی ہے کہ رانکو بادشاہ ارسطولیس نے خواب مین دیکھا کہ ایک شخص ہین سرخ رنگ روشن صورت گویا ابھی حمام سے نکلی ہین اونکی ساتھہ ایک اور شخص ہین کہ اونکی روشنی ظاہر ہے نور اونمین بہت ہی تمکین چہرہ نیک خصلت خوبصورت سیاہ آنکھین چہرہ چاند سا روشن اونپر نور چہایا ہوا ہے اونکی صورت پر ہیبت اور وقار ظاہر ہے بادشاہ نے اوس مرد سرخ رنگ سے پوچھا کہ آپ کون ہین فرمایا مین مریم کا بیٹا عیسیٰ مسیح ہون اور یہہ جو میرے پہلو مین ہین یہہ وہی نبی عربی ہین جنکی مینے پہلے سے بشارت دی تھی یہہ اللہ کے پیغام پہونچانے والے ہین سردار پیغمبرون کے تمام کرنیوالے نبیون کے جو اونپر ایمان لایا اوسنے راہ پائی اور جو اونسے منکر ہوا وہ خراب ہوا ہم اونکے دوستون کی مدد کو آئی ہین اور ہمارا مقام اوس قبہ مین ہی جو برج کے اوپر ہے ابن اسحاق نے فرمایا کہ قبہ اسکندریہ کا برج دریا کیطرف ہی اسلئے کہ جب حضرت سکندر نے اسکندریہ بنایا تو خضر جو آپکے وزیر تھے اونہون نے بھی ایک دروازہ باب خضر بنایا وہ قبہ بھی بنایا وہ اوسمین رہا کرتے تھے وہ دروازہ اور قبہ آج تک وسی نام سے مشہور ہے پھر حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے بادشاہ سے فرمایا کہ اگر تو میری امت مین ہے تو اونپر اور اونکی پیغامبری پر ایمان لا آپ یہہ کہکر روانہ ہوئے بادشاہ نے یہہ خواب لوگون سے بیان کیا لوگون نے کہا یہہ خواب خیال ہے حضرت عیسیٰ اوس عربی کے ساتھہ کیونکر آوینگے بادشاہ نے فوج طیار کی اور بادشاہ نے اوس قبہ کو دیکھا کہ نور سے روشن تھا کہنے لگا واللہ یہہ نور مسیح اور محمد کا ہے لڑائی

کیوقت بادشاہ سوار ہوکر آیا مسلمانون سے باتین کین شرجبیل رضہ بولے کہ دنیا مین ایسے ایسے
سنے ہین کہا اگر اللہ کے بہروسے پر قسم کہاوین کہ یہہ فصیل زمین مین گہس جاوے تو بیشک
ایسا ہی ہوجاوے اور شہر کی فصیل کیطرف اشارہ کیا وہ دیوار زمین سے لگ گئی اور گہر
دکہائی دیے بادشاہ کانپنے لگا اور اپنی فوج مین چلا گیا رات کو بہاگ گیا اور اقریطیش ٹاپو
کیطرف گیا جو لوگ باقی رہے اونہون نے جزیہ پر صلح کرلی پادری مارش مین نے سیر الاسلام
مین لکہا ہے کہ ہزار مسلمان اسکندریہ کی لڑائی مین شہید ہوئی عمرو نے خلیفہ کو لکہہ بہیجا کہ
بڑا شہر مغربی میرے قبضہ مین آیا مین اوسکی دولت اور خوبی کا بیان نہین کرسکتا اتنا کافی
ہے کہ اسمین چار ہزار محل اور چار ہزار حمام اور چار ہزار تماشاگاہ اور بارہ ہزار
دوکانین کنجڑون کی اور چالیس ہزار یہودی محصول دینے والے ہین حضرت عمر رضہ نے لکہہ
بہیجا کہ رعیت کے مال کو ہاتہہ نہ لگاوین مولانا جلال الدین سیوطی نے بہی تاریخ مصر
مین ابن عبد الحکم کی کتاب سے ایسا ہی احوال لکہا ہے اوسمین یون ہے کہ بارہ ہزار
بقال جو سبز ترکاری بیچتے ہین تاریخ کامل مین عین الشمس پر چڑہنیکا اور اوسکی
فتح ہونیکا بہی ذکر کیا ہے اور لکہا ہے کہ مسلمانون کی فوجین مصر مین جمع ہوئین اور
فسطاط کو بنایا اور اوسمین اوترے ابن کثیر لکہتے ہین کہ پہلی وہان عمرو ابن عاص رضہ نے
خیمہ کہڑا کیا اسلئے اوسکا نام فسطاط رکہا گیا اور قدیم مصر چہوڑ دیا گیا اسکے ایمان والو حضرت
اشعیا علیہ السلام کی انیسوین باب کی بڑی بشارت جو مصر اور عراق کے حق مین ہے وہ یہان
یاد کرو اور اوسکا صاف ظہور دیکہو ابن کثیر لکہتے ہین کہ جب مصر فتح ہوا تو عجم والون کے
مہینون مین سے بؤنہ کے مہینے مین وہان کے لوگ عمرو ابن عاص رضہ کے پاس آئے اور بولے
کہ ہمارے اس نیل کی ایک رسم ہے کہ بغیر اوس رسم کے یہہ جاری نہین ہوتا کہا وہ
کیا ہے کہا جب اس مہینے کی بارہوین آتی ہے تو ہم ایک کواری لڑکی اوسکے ماں باپ
سے لیتے ہین اور اوسکے ماں باپ کو مال دیکر راضی کرلیتے ہین پہر اوسکو بہت
اچہے زیور اور کپڑے پہنا کر اس نیل مین ڈالدیتے ہین تو وہ بڑہ جاتا ہے اگر ہم ایسا
نہ کرین تو وہ ٹہیر جاتا ہے عمرو رضہ نے کہا یہہ اسلام مین درست نہین ہے اور اسلام

پہلی باتون کو ڈہا دیتا ہے پہر وہ تین مہینے ٹہیرے رہے اور نیل جاری نہوا یہانتک کہ لوگون نے چاہا
کہ شہر سے نکل جاوین تب عمرو ابن عاص رضہ نے حضرت عمر رضہ کو لکہہ بہیجا حضرت عمر رضہ نے اونکو
لکہا کہ تمنے خوب کیا اور مینے اپنے خط کے اندر ایک پرچہ تمہارے پاس بہیجا ہے اوسکو نیل مین
ڈال دینا عمرو ابن عاص رضہ نے اوس پرچہ کو دیکہا تو اوسمین لکہا تہا کہ اللہ کے بندے امیر المومنین
عمر ابن الخطاب سے نیل مصر کیطرف اور جو کچہ اسکی بعد ہے سو یہی ہے کہ اگر تو اپنی ذات کی
طرف سے اور اپنے حکم سے جاری ہوتا ہے تو تو مت جاری ہو اور ہمکو تیری کچہ حاجت نہین
اور اگر تو جاری ہوتا ہے اللہ کے حکم سے جو ہر شی پر قادر ہے تو اللہ جو ہر شی پر قادر
ہے اوسی سے ہم مانگتی ہین کہ تجکو جاری کردے عمرو ابن عاص رضہ نے یہہ پرچہ نیل مین
ڈالدیا اور نیل سمٹ گیا تہا اور بہت گہٹ گیا تہا پہر ہفتہ کے دن اللہ نے نیل کو ایک رات
مین سولہ گز جاری کردیا اور اوس بری رسم کو اللہ تعالی نے مصر والون سے آج کے
دن تک موقوف رکہا ہے اور حدیث کی بہت سے یاد رکہنے والون نے اسکو روایت کیا ہے

اب شہر دمیاط پر جہاد کا بیان ہے واقدی لکہتے ہین کہ جب اسکندریہ فتح ہوا تو موضع رشید
اور فوہ اور محلہ اور دمیرہ اور سمنا اور جرجہ اور دسنہور اور ابیار اور بحیرہ وغیرہ کے
لوگ خالد رضہ کے پاس آئے اور صلح کی پہر خالد رضہ نے چالیس سوار بہادر جو نکی ایمان
والے تہے شہر دمیاط کیطرف بہیجی وہان حاکم کے ساتہہ چہہ ہزار کا لشکر تہا چالیس ہمراہیون
نے اونکا سامنا کیا ضرار رضہ نے حاکم کے بیٹے کو قتل کیا حاکم بہاگ گیا اونمین ایک حکیم
یعنی بڑے عقلمند آدمی تہے اونہون نے حاکم کو نصیحت کی کہ عربون سے صلح کرلے انپر
کوئی غالب نہین ہوگا حاکم نے اوس حکیم کے قتل کا حکم دیا حکیم نے دیکہا کہ موت کا سامنا ہے کہا
اے اللہ تیرا کوئی شریک نہین تیرا کوئی بیٹا اور کوئی بیوی نہین مین گواہی دیتا ہون کہ
اللہ کے سوا کوئی مالک نہین اور بیشک محمد اللہ کے پیغام پہونچانیوالے ہین حاکم نے یہہ سنکر اونکو
قتل کیا اور فوج کو لڑائی کا حکم دیا اوس حکیم کا بیٹا بڑا عقلمند تہا وہ سرنگ کہود کر مسلمانون
پاس آیا اور کہا اس سرنگ سے تم شہر مین چلو مقداد رضہ نے فرمایا کہ مینے آج خواب مین
جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکہا کہ ایک برج کیطرف اشارہ کررہے ہین اور وہ

آپکے آگے ہو اور اوسکا لباس ایسا ہی تھا جیسا لباس اس شخص کا ہے لیکن اوسکی کمر پر ایک تسمہ چمڑے کا کپڑون کے اندر بندھا تھا اوسمین چاندی کا حلقہ تھا پھر اوس نے اپنے کپڑے ہٹائے تو ویسا ہی تسمہ ظاہر ہوا جیسا مقداد نے کہا تھا وہ بولا مین گواہی دیتا ہون کہ اللہ کے سوا کوئی مالک نہین اور محمد اللہ کے پیغام پہونچانیوالے ہین پہر سب مسلمانون نے اوس سے ہاتھ ملائی اور سبھی سبکو اوس سرنگ مین داخل کر دیا وہ سب اوسکے گھر مین چھپ رہے ابن اسحاق کہتے ہین کہ اوس حکیم زادے کے چچازادے اور باپ کے رشتہ والے اسی شخص تھے وہ سب مسلمان ہوئے دوسرے دن شہر کے لوگ مسلمانون سے لڑنے کو شہر کے باہر نکلے حکیم زادے کے اور اوسکے چچازادون نے شہر کا دروازہ بند کر لیا اور اصحابون نے پکارا لا الہ الا اللہ و اللہ اکبر اللھم صل علی محمد و آل محمد جب اصحاب لڑنیکو نکلے حاکم نے بھی لڑائی کی طیاری کی حاکم کا ایک دوسرا بیٹا تھا اوسکا نام شطا تھا اوسکو بہت علم تھا اوسنے کبھی سور کا گوشت نہین کہایا تھا اور تصویر اور صلیب کے آگے سجدہ نہین کیا تھا وہ ہمیشہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی خبرین سنا کرتا تھا جب اوسنے محمدیون کو دیکھا کہ اونمین نور ایمان کا جھلکتا ہے شطا نے آسمان کیطرف دیکھا اور چیخ ماری اور سکھوڑے پر سے بیہوش گر پڑا اوسکا باپ کانپ گیا جب وہ ہوش مین آیا اوسنے پوچھا کہ بیٹا تو نے کیا دیکھا کہا کہ مجھپر حق کھل گیا مینے دیکھا کہ ان عربون کے اوپر ایک بڑا نور ہے اور اون کے ساتھ بہت آدمی گھوڑون پر ہین جو سبز لباس پہنے ہوئے ہین اور ہوا مین میینے دو قبے دیکھے کہ اون مین وہ لوگ ہین کہ اون سے زیادہ خوبصورت کبھی مینے نہین دیکھا اور ایک شخص نے کہا یہ شہید ہین اور ایک قبہ مین مینے حورون کو دیکھا کہ اگر دنیا کے لوگون پر ظاہر ہون تو اون کے شوق مین سب مرجاوین اور مین اب گواہی دیتا ہون کہ اللہ کے سوا کوئی مالک نہین اور محمد اللہ کے پیغام پہونچانیوالے ہین یہ کہکر وہ اپنے لشکر سے نکلا اور کہا جو مجھسے محبت رکھتا ہو وہ میرے ساتھ آوے یہہ سنکر ہزار آدمی اوسکے ساتھ ہولی اور مسلمانون پاس آئے اور اپنے ہتیار رکھدئے اور کلمہ پڑھا حاکم نے کہا کہ میرے بیٹے نے یہہ کام برا کیا نہین کیا مجکو اوسکی عقلمندی مین

شک نہین وہ بھی مسلمان ہوا یہہ دیکھکر اوسکے امیر وزیر اور شہر کے لوگ سب مسلمان ہوگئے
مقداد رضہ نے ایک مرد وہان دین کی تعلیم کے لیے چھوڑا اور خود اسکندریہ کیطرف
گئے اور حاکم نے اپنے بیٹے شطا کو تنیس ٹاپو کیطرف بہیجا وہان کا حاکم عرب کی قوم مین کا
تھا اور نصرانی تھا جب شطا وہان پہونچے اونکے ساتھہ یزید ابن عامر رضہ بھی تھے اونہون نے
اوسکو سمجھایا اور فرمایا کیا تجکو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزون کی خبر نہین پہونچی کیا
اون کے لیے چاند دو ٹکڑے نہین ہوا کیا پتھرونے اور اونٹ نے اور درختون نے اونسے
کلام نہین کیا وہ بولا یہہ خبر ہمکو پہونچی ہے مگر وہ جادو تھا پھر اگر تم سچے ہو تو محمد صلی اللہ
علیہ وسلم کا واسطہ دیکر اللہ سے مانگو کہ مینہہ برساوے اونہون نے دعا کی اوسیوقت
مینہہ برسا تب وہ حاکم مسلمان ہوا پھر شطا اور اون کے رفیق دمیاط کیطرف چلے آئے
تنیس کا حاکم پھر دین سے پھر گیا اور فوج لیکر آیا شطا خوب اللہ کی راہ مین لڑے آخر
شہید ہوئے اون کے باپ نے اونکو خواب مین دیکھا کہ حورین اون کے آگے مین اور
وہ کہتے ہین کہ اللہ نے مجکو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمسایہ مین رکھا ہے تنیس کا حاکم
پھر مسلمان ہوا محمدی لوگ تنیس مین داخل ہوئے وہان کے گرجے کو جمعہ کی مسجد
بنایا پھر مقداد رضہ عزبار گئے وہان کے حاکم نے صلح کی پھر مقداد رضہ موضع بلقارہ مین
گئے وہان کا حاکم اپنے لوگون کے ساتھہ مسلمان ہوا پھر محمدی لشکر قصر الشید کیطرف گیا
اوسکو صلح سے فتح کیا پھر عریش کیطرف گئے وہان کے لوگون نے بھی صلح کی اب دیار بکر کی
فتح کا بیان ہے پادری ولیم میور تاریخ کلیسیا مین لکہتا ہے کہ شام کے پورب طرف
ایک ملک ہے دجلہ اور فرات کے درمیان مین اوسکو میسوپتامیہ یعنے نامین نہرین کہتے ہین
اوسکے پچہم طرف ملک شام اور پورب کردستان اور عراق ہے اور اوسکو جزیرہ اور
دیار بکر بھی کہتے ہین ابن کثیر رح لکھتے ہین کہ عیاض ابن غنم رضہ ہجرت والون مین ہین
اونہون نے جزیرہ فتح کیا ہے واقدی رح لکھتے ہین کہ مصر کی فتح کے بعد حضرت عمر رضہ
نے ابو عبیدہ رضہ کو حکم بہیجا کہ عیاض ابن غنم اشعری رضہ کو فوج کے ساتھہ ربیعہ الفرس
اور دیار بکر کے ملک کیطرف بہیجو امید ہے کہ اللہ تعالی اوس ملک کو بھی فتح کردے ابو عبیدہ

سے عیاض رضہ کو آٹھہ ہزار کی فوج کے ساتھہ روانہ کیا اونمین دو ہزار حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھہ والے تھے جب بالس مین پہونچی رقہ سے فوج بہیجی اون لوگون نے صلح کا پیغام دیا عیاض رضہ نے راس العین کا ارادہ کیا اون دنون مین روم کا ایک بادشاہ جو شہر یاص کہلاتا تھا جزیرہ کا حاکم تھا عیاض رضہ نے پہلے زبا اور رزلوبیا پر فوج بہیجی یہہ دونون قلعے پہلے یوقنا کے تحت مین تھی وہان کے حاکم کا نام اشفکیاص تھا یوقنا کی بیٹی اوسکی نکاح مین تھی یوقنا جاکر اوس سے مل گئی اس حاکم کا وزیر شرحون بڑا پادری تھا اوس نے اگلی کتابین اور دانیال علیہ السلام کی لڑائیان پڑھی تہین اوس نے یوقنا کی بیٹی سے فرمایا کہ تیرے باپ نے سچا دین قبول کیا ہے دین محمدی برحق ہے اور مین بھی اوسی دین پر ہون جب یوقنا پہونچی اونہون نے بھی چپکی سے اپنے بیٹے سے کہدیا کہ مین دین محمدی پر ہون وہ بولی مین گواہی دیتی ہون کہ اللہ کے سوا کوئی مالک نہین اور محمد اللہ کے پیغام پہونچانیوالے ہین یوقنا بہت خوش ہوئی اور دامادکو قید کرلیا اوسوقت شرحون نے پکار کر کلمہ پڑہا اور یوقنا سے کہا تو نے اللہ کو راضی کیا یوقنا نے زبا اور رزلوبیا دونون قلعے لیئے اور مسلمانون کو سونپ دیئے پہر یوقنا قرقیسیا مین پہونچے اور ظاہر مین شہر یاص سے مل گئے شہر یاص نے اپنی ماتحتون کو کہلا بہیجا اور وہ اون دنون مین راس العین مین ربیعہ کی زمین کا بادشاہ تھا اوس نے چار ہزار کی فوج بہیجی شہر یاص نے دو لاکہہ کی فوج جمع کی اونمین عرب کے نصاری بھی تھی وہ سب محمدی ہوگئی نصاری پر خوب جہاد ہوا اون کا حاکم مارا گیا یوقنا جو ظاہر مین نصرانیون مین ملے ہوئی تھی اونہون نے اپنے ساتھہ کے دو سو مسلمانون کے ساتھہ لا الہ الا اللہ واللہ اکبر کہا اور دروازہ کھولدیا محمدی لشکر شہر مین داخل ہوا اور تلوار سے کام لیا شہر والون نے امان مانگی محمدیون نے اونکو امان دی حاکم کی بیوی اور لوگ مسلمان ہوئی پہر مسلمانون سے ماکسین اور شمشاطیہ والون نے صلح کی واقدی رحمہ نے اسکی بعد لکہا ہے کہ جب خابور کے شہر فتح ہوئی عیاض رضہ نے حضرت عمر رضہ کو لکہہ بہیجا کہ زبا اور رزلوبیا اور خابور فتح ہوا ہے قلعہ ماردین کا بڑی لڑائی کے بعد محمدیون نے فتح کیا

ماردین ایک پہاڑ ہے ربیعہ کی زمین مین وہ قلعہ یون فتح ہوا کہ وہان کی شہزادی ماریہ جو نصرانی تھی شہر یاص نے اپنے بیٹے کا نکاح اوس سے کرکے اپنے بیٹے کو لڑائی پر بھیجا تھا لڑائی کیوقت مسلمانون نے اوسکو قید کرلیا تب ماریہ عیاض رضکے پاس آئی اور رہبو تھہ ہو کہا کہ مین مسلمان ہوتی ہون تم مجکو اور میرے خاوند کو میرے قلعہ مین برقرار رکہو عیاض رض مسکرائے اور فرمایا وہ تیرا خاوند کیونکر ہوسکتا ہے وہ تو تیرا بیٹا ہے عیاض رض نے اوسکا سارا پوشیدہ حال بیان کردیا اوسکا حال یہہ تھا کہ وہ لڑکا حرام سے پیدا ہوا تھا اوسنے اوسکو ایک جگہہ چھپادیا تھا ایک شخص نے اوسکو پایا اور شہر یاص تک اوسکو پہونچایا اوسنے اوسکو اپنا بیٹا بنایا ماریہ نے جب یہہ حال سنا اوسکا رنگ اوڑگیا اور عیاض رض سے بولی کہ آپکو یہہ کیونکر معلوم ہوا عیاض رض بولے کہ جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے خواب مین تیرا یہہ حال سب مجکو تبلادیا عیاض رض نے اوس جوان کو بلایا اوسکی گال پر ناخن کے برابر ایک تل تھا اور کان مین کچھہ گوشت بڑہا ہوا تھا ان دونون پتون سے ماریہ نے اوسکو پہچانا اور چیخ مارکر اوس سے چمٹ گئی اور بولی بیشک یہہ میرا بیٹا ہے محمد صلی اللہ علیہ وسلم بیشک سچے ہین اوس لڑکے کا بھی خون جوش مین آیا اوسکو غش آگیا جب ہوشیار ہوا ماں اور بیٹا دونون شدت سے روئے اور دونون نے کلمہ پڑہا عیاض رض نے اور سب مسلمانون نے کہا اللہ تمہارا اسلام قبول کرے اللہ نے تمہارے دلون کو پاک کردیا اور تمہارے گناہون کو معاف کردیا ایک بڑے درویش نصرانی جنکا نام میتا تھا وہ بھی مسلمان ہوئے اونہون نے مسلمانون کو ایک گرجے مین چھپا رکہا صبح کو جب نصاری نماز کے لئے آئے مسلمانون نے ایکبار اس طرح اللہ اکبر کہا کہ قلعہ کانپ گیا اور کافرون کو تلوارون سے قتل کیا اور قلعہ پر قبضہ کرلیا ماریہ نے جب اللہ اکبر سنا جان لیا کہ اوسکے باپ کا قلعہ بھی فتح ہوا پہر یوقنا رحمہ نے شہر رہا کو فتح کیا اور شہر حران بھی فتح ہوا اور وہان کا حاکم رودس مسلمان ہوا اوسکے ساتھہ حران کے سب لوگ مسلمان ہوئے اصحابون نے اونکو دعا دی کہ یا اللہ انکو تو اپنے دین پر قائم رکہہ اور اون کے شہر پر کسی دشمن کو قابو مت دے حران مین گرجون کو مسجدین بنایا تب شہر یاص بادشاہ

پاس العین مین آیا اور بولا اے ردمیو محمدیون نے خابور کا سارا ملک لے لیا فقط یہہ گرد گرد
باقی ہے میری صلاح یہہ ہے کہ نینوی کی حاکم انطاق بادشاہ سے اور سنکاریہ والے سے مدد
منگون پھر اوسنے اون بادشاہون پاس قاصد بھیجی اور اپنے لشکر مین آیا فائدہ حضرت اشعیا
علیہ السلام کے وقت کے احوال مین بیان ہوچکا ہے کہ عراق کا بادشاہ اسرائیلیون کی دین آ
قومون کو پکڑ لے گیا تھا اور اونکو خلج اور خابور مین بسایا تھا سو خلج تو ہرات کے پاس ہے
جلیسا وہان بیان ہوچکا اور خابور کا حال اب معلوم ہوا کہ اسی جزیرہ کو کہتے ہین واقدی
لکھتے ہین کہ شہر یاص کو ہر طرف سے مدد آئی اخلاط کے حاکم نے بھی فوج بھیجی اوسکا بھتیجا
یرغون اور اوسکے ساتھ بہت لوگ محمدی ہو گئی اور پکار کر بولے لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ
کافرون نے اونکو گھیر لیا اونہون نے خوب دل دیکر جہاد کیا محمدیون مین کے ایک سو سوار
وہان اوترے ہوئی تھی اونہون نے ان لوگون کا اللہ اکبر سنا وہ بھی لا الہ الا اللہ واللہ اکبر
پکارتے ہوئی انکی مدد کو آئی اور کافرون پر حملہ کیا کافر سب بھاگ گئی یرغون جناب پیغمبر
صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھہ والون کی پاس آیا جب ماردین کے قریب پہونچی ہیتا درویش
جو پہلے مسلمان ہوچکے تھے اون سے ملاقات ہوئی اونہون نے فرمایا کہ اگر بڑا ثواب لیا
چاہتے ہو تو کفر لوتا کو فتح کرو یرغون دہوکا دیکر کفر لوتا مین پہونچی اور دہوکا دیکر محل مین
داخل ہوئے اور کافرون کو خوب طرح قتل کیا پھر بلند آواز سے کہا اللہ اکبر اوسکا تب شہر
کانپ گیا اور کافرون کے دلون مین دھڑکا پڑ گیا یرغون نے شہر پر قبضہ کر لیا پھر
محمدیون نے کئی دن تک اللہ کی راہ مین بڑے بڑے جہاد کئی پانسو سوار نصرانی عرفون
کے شہر یاص کی مدد کو آئے تھے سعید ابن زید رض نے اونکو خوب سمجھایا وہ سب مسلمان
ہوئے اور یوقنا جو سو سوارون کے ساتھہ نصاری کو دہوکا دیکر راس العین مین
داخل ہوئے اور اونکی گرجے مین رہے اور باہر سے محمدی فوج نے نصاری پر خوب جہاد
کیا شہر یاص بادشاہ قتل ہوا اور اسی ہزار سات سو پچاس کافر قتل ہوئے باقی بھاگ گئی
پھر عیاض رض نے عین وردہ تک کوچ کیا اور ساری رات قرآن پڑھتے رہے دنکو عین وردہ
والون پر خوب جہاد ہوا پھر دیان کا حاکم اوس گرجے مین گیا جہان یوقنا سب محمدیون کے

ساتھ پہلیں بدلے ہوئے تھی نصرانیون نے گرجے کا دروازہ بند کر لیا ایکا ایک محمدیون نے اونپر
تلوارین کھینچین اور لا الہ الا اللہ واللہ اکبر کی آواز بلند کی بہت سے کافر قتل ہوئے اور
بہت مسلمان ہوئے اور ایک حکیم جسکا نام ارسالوس تھا اوسکو ایک یونانی حکیم سے
حکمت پہونچی تھے وہ بھی مسلمان ہوا عیاض رض راس العین سے کفرتوثا مین آئے بزرگون
اون کے پاس آیا اونھون نے اوسکو مرحبا کہا اور اوسکو اوس شہر کا حاکم کیا اور اوسکی
بیوی بطاریون جو اوسکی چچا کی بیٹی تھے وہ بھی مسلمان ہوئے مسلمانون نے گرجون کو
مسجدین بنایا پھر عیاض رض دارا مین گئے وہان والون نے جزیہ پر صلح کی وہان کے گرجے کو جمعہ
کی مسجد بنایا تھوڑے سے اونمین کے مسلمان ہوئے پھر سیرجا مین آئے وہان والون
نے بھی جزیہ پر صلح کی اور عیاض رض نے سیرجا والون سے نرمی کی تا کہ دیار بکر والونکو خبر پہونچی
اور وہ بھی صلح کر لین جب نصیبین والون نے محمدیون کی خوبیان سنین تو اون مین
کے اکثر مسلمان ہوئے اور ایک جمعہ کی مسجد بنائے اور عیاض رض نصیبین مین مہینہ
بھر رہے جب چلنے لگے طرباطس جو سیرجا کا حاکم تھا وہ عیاض رض کے پاس آیا اور
مسلمان ہوا اور اچھا مسلمان ہوا اور بادشاہت پر رہا یہانتک کہ حضرت عثمان رض
کے وقت مین مر گیا آمد جو ایک شہر تھا وہان کے حاکم ایک نصرانی عورت تھی اوسکا
نام مریم تھا اوسکو خبر پہونچی کہ محمدی فوج میری طرف آتی ہے اوسنے اپنے لوگون سے
کہا کہ تم جانتے ہو کہ یہہ شہر دیار بکر کا قفل ہے اگر عربون نے اسکو لے لیا تو سارا دیار بکر
لے لیا پھر نصرانیون کا دین جاتا رہیگا اور اوسکا نام و نشان ان شہرون مین
نرہیگا مریم نے فوج جمع کی عیاض رض چار مہینہ تک اوس شہر کو گھیرے رہے اون کے
لشکر مین سے حلم جو ہشام کے بیٹے تھے عیاض رض سے اذن لیکر شہر میافارقین کو
فتح کرنے گئے اور سو آدمی ہجرت والون اور مدینہ والون مین سے ساتھ لی نظر
کرتے نکلے اور دجلہ کے پار ہوئی اور زمین اونکی واسطے لپیٹی جاتی تھے تو تھوڑی سی رات
بھی نہین گذری تھے کہ وہ میافارقین پر پہونچی حلم جو ہشام کے بیٹے تھے وہ بولے
کہ مین اللہ سے چاہتا ہون کہ اس شہر کو بغیر لڑائی کے فتح کر دے اسکا بات ایک دو دن

کہل گیا محمدی لوگ شہر مین داخل ہوئی بڑے گرجے کے دروازے پر جا کر اوترے شہر کا حاکم آیا
اوسکا نام ارسلاعوس تھا اوس نے محمدیون سے باتین کین اور اونکو گرجے کے اندر لے گیا
حکم ابن ہشام رض نے بلند آواز سے یہہ آیت پڑہی واذ قال اللہ یا عیسی بن مریم ءانت
قلت للناس اتخذونی وامی الہین من دون اللہ یعنی کہیگا اللہ اے عیسی بیٹے مریم
کے کیا تو نے کہا تھا کہ بنالو مجکو اور میری مان کو دو خدا سوای اللہ کے پہر حکم ابن ہشام رض
بولے کہ واللہ مین تو یہی کہتا ہون کہ اللہ کے سوا کوئی مالک نہین وہ اکیلا ہے اوسکا کوئی
شریک نہین اور بیشک محمد ص اوس کے بندے اور اوس کے پیغام پہونچانیوالے ہین
تب گرجا ہلنے لگا اور قندیلین ایک سے ایک ٹکر کہانے لگین ارسلاعوس مسلمان ہوا
اور اپنی گروہ کو بلایا وہ سب مسلمان ہوئی پہر شہر کے رئیسون کو بلایا اور کہا مسلمان
ہوجاؤ اونہون نے نہ مانا اور لڑنے پر طیار ہوئے ارسلاعوس نے اپنے لوگون کے ساتہ
اور اصحابون کے ساتہ ملکر خوب جہاد کیا عیاض رض کو جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے
خواب مین میافارقین کا سارا حال بیان فرمایا اور حکم فرمایا کہ ایک لشکر وہان بہیجو
عیاض رض نے پانسو سوار بہیجے اللہ نے زمین کو اون کے لئے لپیٹ دیا وہ اوسی رات کو وہان
پہونچ گئی اور تلوار سے کام لیا کافر اپنے گہرون کیطرف بہاگے اور امان مانگی محمدیون نے اونکو
امان دی جب اونہون نے محمدیون کی خوبیان دیکہین سب مسلمان ہوئے اور بڑے
گرجے کو جمعہ کی مسجد بنایا آمد کا حال یہہ ہوا کہ خالد رض اسی آدمیون کے ساتہ ایک نالی
کی راہ سے شہر مین داخل ہوئی اور قفلون کو توڑا محمدی لشکر شہر مین داخل ہوا کافرون
کو خوب قتل کیا شہزادی جسکا نام مریم تہا وہ بہاگ گئی شہر والون نے امان مانگی محمدیون
نے انکو امان دی پہر عیاض رض نے اونکو وعظ سنایا اونمین کے اکثر مسلمان ہوئے پہر
عیاض رض نے اور زبردست حاکمون کے قلعون کیطرف کوچ کیا اور اونکو اپنا پیغام
کہلا بہیجا وہ مسلمان ہوئے اور مصرف کے بیٹے نعمان کو انکل کیطرف بہیجا وہ بہی
مسلمان ہوئے وہ ملک یمان کے بیٹے حذیفہ رض کے ہاتہ پر فتح ہوا اسلئی اوس ملک
کا نام یمانیہ رکہا گیا اور جودی کا پہاڑ اور سیوان اور ذوالفرض کے لوگون نے مسلمانون سے

صلح کی سنجاج ایک شہر تھا وہان کا حاکم بڑا افسر بریقا تھا خالد رض نے جا کر اوسکو قتل کیا اور شہر فتح ہوا
ایک قلعہ لغوب کا بہت مضبوط تھا یوقنا رح وہان پہونچی وہان کے حاکم کو قتل کیا وہان کے
نصرانیون نے خالد رض کو اور مسلمانون کو دیکھا کہ مٹی پر بیٹھی ہین اور اللہ کا ذکر کثرت سی
کر رہے ہین یہہ دیکھکر وہ سب مسلمان ہوئے حاکم کی بیوی بڑی عقلمند تھی وہ بھی مسلمان
ہوئی اور اوسکی عدت کے بعد یوقنا نے اوس سے نکاح کیا طنز کے قلعہ کے لوگون نے
آکر صلح کی اور سعردا اور معدن اور ارزن کے لوگون نے بھی صلح کی بدلیس
کے حاکم نے بھی صلح کی اخلاط جسکو ارمینیہ بھی کہتے ہین وہان کا حاکم صلح پر راضی نہوا اونکو
فوجین طیار کین اوسکی بیٹی طاریون جو مسلمان ہوچکی تھی دہو کا دیکر ظاہر مین باپ سے
مل گئی اوسکی باپ نے بادشاہون اور سردارون کو لڑائی کے ارادے پر جمع کیا طاریون
نے اپنے باپ کو اور اون سبکو قتل کیا پھر عیاض رض نے کافرون پر خوب جہاد کیا ارزن روم
کے لوگ اور اونکا سردار جسکا نام ورقشیل تھا محمدیون کے پاس آئے اور ورقشیل نے
کہا کہ مینے رات کو خواب مین حضرت عیسی علیہ السلام کو دیکھا کہ آپ مجکو محمد صلی اللہ علیہ
وسلم کی تابعداری کا حکم کرتے ہین اور مجھسے فرمایا کہ وہ جوان عربون کے نبی ہین اونکی
مینے بشارت دی تھی پھر جو اونسے منہہ پھیرے وہ میرا نہین ہے ورقشیل کا یہہ کلام سنکر
یوقنا اور اون کے ساتھہ والے پیادہ ہوگئے اور اوسکو عیاض رض کے پاس لے گئے اور
سب احوال بیان کیا عیاض رض اوٹھہ کھڑے ہوئے اونھون نے اور سب مسلمانون
نے اوسے ہاتھہ ملائی اور وہ اور اوسکے ہمراہی سب مسلمان ہوئے ورقشیل ارزن روم مین
گیا شہر والون کو سمجھایا اکثر اونمین کے مسلمان ہوئے جب اللہ تعالی نے دیار بکر اور ارمینیہ
کو کہ وہی اخلاط ہے مسلمانون کے قبضہ مین کر دیا بعد ربیعہ کی زمین کے فتح کے تو
عیاض رض نے یرعون کو کفر تو تا سے بلایا اور اوسکو اور اوسکی بیوی طاریون کو ارمینیہ
پر حاکم کیا اور سو آدمیون کو عراق کیطرف روانہ کیا کہ وہان کے لوگون کو اسلام کی
طرف بلاوین اور عیاض رض سعردا اور بارون بہا کیطرف تشریف لے گئی اور وہان
کے لوگون کو اسلام کیطرف بلایا اونمین کے عقلمند لوگ مسلمان ہوئی پھر عیاض رض

شمطا اور اساوح پر اوترے اونہون نے اور اونکے ساتھ والون نے جودی پہاڑ کی اور کشتی
کے مقام کی زیارت کی وہان کا حاکم جزیری صالح تھا وہ آیا اور مسلمان ہوا اور لوگون کو
روانہ کیا کہ اور لوگون کو اسلام کیطرف بلاوین اور عیاض رض نے موصل کے کافرون پر جہاد کیا اور نینوی
کو دیکھا کہ ایک شہر ہے اوسکی زمین نرم بھی ہے اور پہاڑ بھی ہے عیاض رض نے کہا یہہ کیا ہے
لوگون نے کہا یہہ نینوی ہے عیاض رض بولے شاید یہی شہر ہے یونس ابن متی علیہ السلام
کا واقدی فرماتے ہین کہ وہان کا حاکم اون دنون مین انطاق بادشاہ تھا جزیری صالح
نے اوسکو کہلا بھیجا کہ اگر تو نے ان لوگون کا کہنا نہ مانا تو ہین تجکو سزا دونگا اوس نے لکھا
کہ مین چھہ مہینے تک اونسے صلح کرتا ہون کہ دیکھون فارس کے بادشاہ کا کیا حال ہوتا ہے
اگر مسلمانون نے اوسکا شہر فتح کر لیا تو مین اونکا تابعدار ہو جاؤنگا اور وہ فارس کے
بادشاہ کا تابع تھا مسلمانون نے اوس سے اس بات پر صلح کر لی اب شہر بہنسا اور
اہناس کی فتح کا بیان ہے واقدی رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب مین اس جگہہ
پر کسی علم والے آدمی نے واقدی کا اور بھی بہت سی تاریخ والونکا حوالہ دیکر لکھا ہے کہ جب حضرت
عیسی علیہ السلام پیدا ہوئے ہیرودس بادشاہ نے آپکے قتل کا ارادہ کیا حضرت مریم
آپکو لیکر مصر مین تشریف لے گئین اور شہر بہنسا مین بارہ برس تک رہین وہان ایک
کنوان ہے کہ اوسکے پانی سے مریضون کو شفا ملتی ہے حضرت عیسی اور حضرت مریم
اوسکا پانی پیتے تھے اور نماز کے لئے وضو کرتے تھے واقدی لکھتے ہین کہ عمرو ابن عاص
رض نے چھہ ہزار سوارون کا لشکر طیار کیا اور وہ بہنسا کا بادشاہ بطلوس نصرانی بہت سے بادشاہون
کو اور اونکی فوجون کو ساتھ لیکر آیا دو لاکھہ سوار اور پچاس ہزار پیدل جمع ہوئے نصرانیون
کی فوجون نے ہر طرف سے مسلمانون کو گھیرا بڑی بڑی لڑائیان ہوئین بہنسا کا
بادشاہ مارا گیا محمدی لوگ بہنسا مین داخل ہوئے شہر اہناس بھی فتح ہوا بہت مسلمان
ہوئے بہت قتل ہوئے بہنسا اور اہناس مین مسجدین طیار ہوئین اب پھر فارس کے
آگ پوجنے والون پر جہاد کا سامان ہے ابن اثیر رح لکھتے ہین کہ ہجرت سے انیسوین
برس نہاوند مین ڈیرہ لاکھہ کی فوج یزدجرد نے جمع کی اور چاہا کہ کوفہ اور بصرہ پر دوڑین

اودہر سے حضرت عمر رض کیطرف سے تیس ہزار کی فوج محمدی نہاوند کیطرف پہونچی اور حضرت عمر رض نے
نعمان ابن مقرن رض کو اون سبکا سردار کیا فتح الباری مین ہے کہ حضرت عمر رض نے ابوموسیٰ
رض کو لکہہ بہیجا کہ بصرہ والون کے ساتہہ چلو اور حذیفہ رض کو لکہہ بہیجا کہ کوفہ والون کے ساتہہ
چلو یہانتک کہ نہاوند مین جمع ہووین اور جب مقابلہ ہووے تو تمہارا سردار نعمان
ابن مقرن ہے جب نہاوند مین پہونچی کسریٰ کے عامل بندار نے کہلا بہیجا کہ ایک مرد
کو بہیجو کہ ہم اوس سے گفتگو کرین لوگون نے مغیرہ رض کو بہیجا مغیرہ رض نہر کے پار گئے
ابن ابی شیبہ مین ہے کہ اوس نے کہا تم عرب کے لوگ تمپر بہوک اور مصیبت پڑی تب
تم آئے اگر تم چاہو ہم تمکو اناج دیدیوین اور تم پلٹ جاؤ بخاری مین ہے کہ مغیرہ رض بولے
کہ ہم لوگ عرب ہین ہم بڑی مشقت مین اور بڑی مصیبت مین تہے بہوک سے
چمڑے اور چہوہارے کی گٹہلیان چوستے تہے اور روئے پشمینے اور بال پہنتے تہے اور
درختون اور پتہرون کو پوجتے تہے سو ہم اسی حالت مین تہے ایکا ایک آسمانون اور
زمینون کے مالک نے ہماری طرف ایک نبی کو بہیجا جو ہمارے اپنون مین سے ہین ہم
اونکی مان اور باپ کو پہچانتے ہین سو ہمارے نبی نے جو ہمارے رب کے پیغام پہونچانیوالے
ہین اونہون نے ہمکو حکم کیا کہ تمسے لڑین یہانتک کہ تم فقط اللہ کو پوجو یا جزیہ دو اور
ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمارے رب کے پیغام سے ہمکو خبر دی کہ جو ہم مین سے
مارا جاویگا وہ جنت مین جاویگا اور ایسا چین پاویگا جو کبہی نہ دیکہا ہو اور جو ہم مین
سے باقی رہیگا وہ تمہاری گردنون کا مالک ہوگا اے ایمان والو دیکہو حضرت اشعیا علیہ السلام
کے بشارتون کے موافق کمزور اور محتاج لوگون کو اللہ نے بڑے بڑے زبردست بادشاہون
پر کیسا غلبہ دیا جب لڑائی کا وقت آیا تو امام ابو یوسف رح کی روایت مین ہے کہ نعمان رض
نے فرمایا کہ مین ایک دعا کرنیوالا ہون سو مین ہر مرد کو قسم دلاتا ہون کہ اوس پر آمین
کہے پہر اونہون نے کہا یا اللہ نعمان کو آج کے دن شہادت نصیب کر مسلمانون پر مدد
اور فتح کے ساتہہ سب لوگون نے آمین کہا ابن کثیر لکہتے ہین کہ پہر نعمان رض نے
اللہ اکبر کہا اور جہنڈا ہلایا لوگون نے طیاری کی پہر دوسری بار اللہ اکبر کہا اور جہنڈا ہلایا

سب لوگ طیار ہوگئے پھر تیسری بار اللہ اکبر کہا اور شرک والون پر حملہ کیا امام ابو یوسف کی
روایت مین ہے کہ نعمان نے حملہ کیا اور لوگون نے بھی حملہ کیا نعمان سب سے پہلے پچھڑے
تب فرمایا کہ مجھپر ایک کپڑا اوڑہا دو اور دشمنون سے لڑنے جاؤ اور مجھپر مول مت کہاؤ پھر
اللہ نے فتح دی تو نعمان نے پوچھا کہ لوگون کا کیا حال ہے کہا گیا کہ اللہ نے فتح دی وہ
بولے الحمد للہ یہ حال حضرت عمر کو لکھ بھیجو یہ کہکر اونکی روح جدا ہوگئی ابن کثیر لکہتے ہین کہ
حضرت عمر رض کا یہہ حال تھا کہ رات دن مسلمانون کے لئے دعا مانگتے تھے جسطرح عورت
جننے وقت دعا مانگتی ہے جب حضرت عمر رض کو نعمان کی شہادت کی خبر پہونچی بہت شدت سے
روئے ابن کثیر لکہتے ہین کہ اسی سال مین اصفہان کو بھی مسلمانون نے فتح کیا اور اسی سال
مین ابو موسی رض نے قاشان کو فتح کیا اور عدی کے بیٹے سہیل نے شہر کرمان کو فتح کیا
ابن جریر نے واقدی سے نقل کیا ہے کہ اسی سال مین عمرو ابن عاص رض طرابلس پر
یعنے برقہ پر لشکر لے گئے اور اوسکو فتح کیا اور اسی سال مین عمرو ابن عقبہ نے زویلہ کو
فتح کیا اسی سال مین خالد رض نے وفات پائی پھر تیسوان برس داخل ہوا اوسمین
بہت فتحین ہوئین ہمدان والون نے صلح کا قول توڑا حضرت عمر رض نے فوج بھیجی
اور نعیم ابن مقرن اوس فوج کے سردار تھے ہمدان والون نے پھر صلح کی ایکا ایک
دیلم اور رے اور آذربیجان کے لوگون نے ایکا کرکے فوجین جمع کین نعیم نے مسلمانون
کے ساتہہ لون پر خوب جہاد کیا اور بیشمار کافرون کو قتل کیا دیلم کا بادشاہ مارا گیا وہ
سب کے سب بھاگ گئے نعیم رے کیطرف گئے وہان کافرون کو خوب قتل کیا تاریخ کامل
مین ہے کہ براء ابن عازب رض نے قزوین کو فتح کیا ابن کثیر لکھتے ہین کہ سوید ابن مقرن
نے جاکر قومس کو صلح سے فتح کیا پھر جرجان اور طبرستان وغیرہ کے لوگون نے اون سے
جزیہ پر صلح کی اور آذربیجان بھی فتح ہوا یہان باب الابواب کی فتح کا ابن جریر نے لکہا ہے
کہ سیف نے کہا ہے کہ اسی سال مین حضرت عمر رض نے سراقہ ابن عمرو کو فوج کا سردار کرکے
الباب کیطرف بہیجا اور فوج کے آگے عبد الرحمن تھے بیٹے ربیعہ کے وہان کا بادشاہ شہر یار
تھا جو ارمینیہ کا بادشاہ تھا اور وہ اوس بادشاہ کے گھرانے مین تھا جس نے اسرائیلیون

قتل کیا تھا اور بیت المقدس کو ویران کیا تھا اور اسکے زمانہ مین ملک شام سے لڑا تھا
شہر یار نے امان مانگی سراقہ سے اوسکو امان نامہ لکھدیا اب ترکستان کے کافرون
پر جہاد کا سامان ہے صحیح بخاری مین ہے کہ جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
کہ قیامت نہین قائم ہوگی یہانتک کہ تم ترکون سے لڑوگے جنکی چھوٹی انکھین ہین سرخ
چہرے ہین چھوٹی ناکین ہین اون کے چہرے گویا ڈہالین ہین جبر برتہ اسکا یہہ مطلب
کہ اون کے چہرے ڈہال کیطرح پھیلے ہوئے ہین اور گول ہین اور موٹے ہین ابن کثیر رح
لکھتے ہین کہ اس پیشینگوئی کا یون ظہور ہوا کہ حضرت عمر رض نے ربیعہ کے بیٹے عبدالرحمن
کو لکھہ بھیجا کہ ترکون کے ملک مین جہاد کو جاؤ عبدالرحمن چلے یہانتک کہ الباب سے اوس
طرف پہونچے شہر یار نے پوچھا کہان کا ارادہ ہے کہا ترکون کے بادشاہ بلنجر کیطرف
جاتا ہون شہر یار نے کہا کہ ہم تو اون سے صلح پر راضی ہین اور ہم الباب کے پیچھے ہین
عبدالرحمن بولے کہ اللہ نے ہماری طرف ایک پیغام پہونچانیوالے کو بھیجا ہے اور
اون کی زبان پر ہمسے مدد اور فتح کا وعدہ کیا ہے سو ہم ہمیشہ مدد دئے جاوینگے پھر
وہ نہر کے پار ہوئے اور بلنجر کے شہرون مین دوسو فرسخ یعنے چھہ سو کوس چلے اور وہان
بڑی بڑی لڑائیان لڑین پھر بڑی بڑی لڑائیان حضرت عثمان رض کیوقت مین ہوئین
اور سیف نے کہا ہے کہ جب عبدالرحمن ترکون کے ملک مین داخل ہوئے اللہ نے ترکون
کو لڑائی سے روک دیا وہ لوگ بولے کہ انکے ساتھہ فرشتے ہین جو اونکو مرنے سے بچاتے
ہین وہ لوگ قلعون مین بیٹھہ رہے اور بھاگ گئے پھر عبدالرحمن نے حضرت عثمان رض
کیوقت مین اونپر کئی بار جہاد کیا یہ ذکر آگے آویگا اگر اللہ چاہیگا اب خراسان
پر جہاد کا بیان ہے ابن کثیر لکھتے ہین کہ یزدجرد اصفہان سے کرمان مین پہونچا
وہان سے خراسان مین آیا پھر احنف جو قیس کے بیٹے تھے اونکو حضرت عمر رض نے
فوج کا سردار کیا اور ملک خراسان کیطرف جہاد کے لیے بھیجا احنف بڑا لشکر لیکر
آئے مرو شاہجہان کیطرف گئے یزدجرد وہان سے مرورود کیطرف بھاگا احنف نے
مرو شاہجہان کو فتح کیا اور مرورود کیطرف قصد کیا یزدجرد وہان سے بلخ کیطرف بھاگا

احنف نے مرورود کو فتح کیا اور چلے اور یزدجرد نے بڑی فوج جمع کر کے بلخ مین احنف سے سامنا کیا اللہ نے یزدجرد کو بھگا دیا وہ ماوراءالنہر کے پار چلا گیا ملک خراسان پر مسلمانون کا قبضہ ہوا اور احنف مرورود کیطرف پلٹ آئے جب یزدجرد نہر کے پار ہوا اور ترکون کے ملک مین داخل ہوا ترک اور تتار کا بادشاہ خاقان یزدجرد کے ساتھہ بڑی فوجین لیکر آیا اور بلخ تک پہونچا اور احنف کے نائب مرورود کیطرف بھاگ گئے اور مشرک لوگ بلخ سے نکل کر مرورود پر اوترے ادہر سے احنف بیس ہزار کی فوج لیکر نکلے اور لڑائی ہوئی آخر کو ترکون نے یزدجرد کا ساتھہ چھوڑ دیا اور اپنے ملک کو چلے گئے اور مسلمانون نے احنف سے کہا اب کیا صلاح ہے اونکا پیچھا کرین اونہون نے کہا اپنی جگہہ پر رہو اور اونکو چھوڑ دو ابن کثیر لکھتے ہین کہ احنف نے یہہ بہت خوب کیا کیونکہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ ترکون کو چھوڑ دو جب تک وہ تمکو چھوڑے رہین پھر یزدجرد نے چین کے بادشاہ سے مدد مانگی اوس نے بھی مدد نکی یزدجرد ایک جگہہ سے دوسری جگہہ بھاگتا رہا اور اللہ کو چھوڑ کر جس آگ کو پوجتا تھا اوسکو ایک شہر سے دوسرے شہر مین لئے پھرتا تھا اور ہر شہر مین اوس کے واسطے آتش خانہ بناتا تھا آخر کو حضرت عثمان کے بعد مارا گیا جب احنف نے حضرت عمر رض کو فتح کی بشارت لکھہ بھیجی کہ ہمنے ترکون مین بہت لوگون کو قتل کیا حضرت عمر رض منبر پر کھڑے ہوئے اور فرمایا اللہ نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو سیدہی راہ کے ساتھہ بھیجا اور اونکی راہ چلنے پر دنیا اور عقبیٰ مین بدلہ دینے کا وعدہ کیا اور اپنی فوج کی مدد کی خبردار ہو جاؤ اللہ نے آگ پوجنے والون کی بادشاہت کوتاہ کر دیا اور اون کے جماؤ مین پھوٹ ڈالدی خبردار ہو جاؤ اللہ نے اونکی زمین اور اونکا ملک اور اونکا مال اور اونکی اولاد تمکو دی تاکہ دیکھے تم کیسا عمل کرتے ہو سو تم اللہ کے حکم پر ڈرتے رہتے ہوئے قائم رہو وہ تمسے اپنا اقرار پورا کریگا پھر تئیسوان سال داخل ہوا سیف نے کہا ہے کہ اسی سال فتح طوس بڑی لڑائی سے فتح ہوا تاریخ کامل مین ہے کہ ساریہ ابن زنیم نے فسا اور دارابجرد کا ارادہ کیا بہانتک کہ اونکو گھیر لیا اور فارس والے لوگ مسلمانون پر ہر طرف سے آئے تب حضرت عمر رض نے خواب مین اوسی

رات کو اونکا میدان اور اونکا شمار دن کی ایک ساعت مین دیکہا تب دوسرے دن پکارا کہ
نماز جمع کرنیوالی ہے یہانتک کہ جب اوس ساعت مین ہوئے جسمین دیکہا تہا جو دیکہا تہا
تب حضرت عمر رض لوگون کے سامنے نکلے اور ابن زنیم اور مسلمان میدان مین تہے اگر وہان
ٹہیرے رہین تو گہیرے جاوین اور اگر ایک پہاڑ کیطرف ٹیک لگاوین جو اونکی پیچہے ہے تو
دشمن ایک ہی طرف سے آوین حضرت عمر رض کہڑے ہوئی اور فرمایا اے لوگو مینے یہہ دونون
فوجین ساتہہ دیکہین اور اونکا حال بیان کیا اور خطبہ پڑہتے پڑہتے چلائی کہ اے ساریہ
ابن زنیم پہاڑ کو لے پہاڑ کو لے پہر لوگون کیطرف مُنہہ کیا اور فرمایا کہ اللہ کی فوجین ہین
شاید اون مین سے کوئی اون لوگون کو یہہ بات پہونچا دی ساریہ نے اور اون کے ساتہہ
والون نے یہہ آواز سنی اور پہاڑ کا سہارا پکڑا اور لڑے اور اللہ نے کافرون کو بہگا دیا
اس روایت کو ابن کثیر نے سیف سے نقل کیا ہے اوس مین یہہ بہی ہے کہ ساریہ کے
پاس سے قاصد آیا مدینہ کے لوگون نے اوس سے فتح کا حال پوچہا کہ لڑائی کیدن اونہون نے
کوئی آواز سنی تہی وہ بولا ہان ہمنے سنا کہ ایک کہنے والا کہتا تہا اے ساریہ پہاڑ کو لے
پہاڑ کو لے اور قریب تہا کہ ہم ہلاک ہوجاوین پہر ہمنے پہاڑ کا سہارا پکڑا اللہ نے ہمکو
فتح دی پہر لکہا ہے کہ ابن وہب نے روایت کیا ہے یحیی سے وہ ایوب سے وہ ابن
عجلان سے وہ نافع سے وہ ابن عمر رض سے کہ حضرت عمر رض نے ایک لشکر بہیجا آگے وہی
مطلب ہے اور لکہا ہے کہ یہہ سند اچہی ہے عمدہ ہے اور واقدی سے اسی روایت کو نقل
کیا ہے اوس مین یہہ بہی ہے کہ حضرت عمر رض نے فرمایا واللہ مینے اسبات پر دل نہین
ڈالا وہ تو ایک چیز ہے کہ میری زبان پہ ڈالدی گئی اے ایمان والو حدیث سے ثابت
ہے کہ حضرت عمر رض کی زبان پر فرشتے بولتے تہے یہہ بات بہی ویسی ہی تہی آپنے دل کے ارادہ
سے نہین کہی بے اختیار زبان پر کسی فرشتے نے ڈالدی پہر ابن جریر نے سیف سے
کران کی فتح کا ذکر کیا ہے اور سجستان کی فتح کا بہی ذکر کیا ہے کہ بڑی لڑائی کے بعد عاصم
ابن عمرو کے ہاتہہ پر فتح ہوا اوسکی شہر جدا جدا تہے سند سے بلخ کی نہر تک اور کران کی
فتح کا بہی ذکر کیا ہے مسلمانون نے سند کی بادشاہ پر جہاد کیا اللہ نے سند کی فوجون کو

پہنچا دیا ابو الفدا نے تقویم البلدان مین لکھا ہے کہ سجستان بڑا ملک ہے اوس کے قصبہ کا نام
زرنج ہے اور سجستان درمیان خراسان اور درمیان مکران اور سندا ور درمیان کرمان
کے ہے اور کرمان مین کاف پر زبر ہے وہ بڑا ضلع ہے فارس اور سجستان اور مکران کے
بیچ مین اور مکران مین بہت شہر ہین سندھ کے حساب مین اور بعضی وقت ہند کے علاقہ
مین گنی جاتے ہین ابن حوقل نے کہا ہے کہ سجستان کے پچھم طرف خراسان ہے اور پورب
کیطرف ایک میدان ہے کہ وہ سجستان اور مکران کے بیچ مین ہے اور پوربی حد کی تمامی
کچھ ملتان کے عمل مین ہے اور اوسکی اوتر طرف سندھ کی زمین ہے اور سجستان کے قریب
زرنج ہے اور وہ ایک ملک ہے اوسمین کے شہر ہین ابن کثیر لکھتے ہین اسی تیئیسوین
سال مین حضرت عمر رض شہید ہوئے اونکے بعد اللہ نے حضرت عثمان رض کو مسلمانون کا
حاکم کیا آپ کے عہد اور مغرب اور ترکستان پر جہاد کا بیان ہے چوبیسوین سال مین روم کے نصاری نے شام کو مسلمانون
پر غلبہ کیا حضرت عثمان رض نے مدد بھیجی نصاری پر خوب جہاد ہوا پھر پچیسوان سال داخل ہوا اسکندریہ
والون نے قول توڑا عمرو ابن عاص رض نے اونپر جہاد کیا اور اوس زمین کو فتح کیا اسی
سال مین عمرو ابن عاص رض نے سعد کے بیٹے عبد اللہ کو ملک مغرب پر جہاد کرنیکو بھیجا
اوس نے افریقیہ پر جہاد کرنیکا اذن مانگا اونہون نے اذن دیا چھبیسوین سال حضرت
عثمان رض نے نیشاپور کو صلح سے فتح کیا ستائیسوین سال حضرت عثمان رض نے سعد کے
بیٹے عبد اللہ کو افریقیہ کے شہرون پر جہاد کرنیکا حکم کیا وہ بیس ہزار کی فوج لیکر گئے وہان
بہت کافرون کو قتل کیا پہاڑون کو اور نرم زمین کو فتح کیا پھر وہ لوگ سب مسلمان
ہوگئے اور بہت اچھی مسلمان ہوئے پھر حضرت عثمان رض نے دو شخصون کو فوج کے
ساتھ اندلس کے شہرون پر بھیجا ان دونون کا نام عبد اللہ تھا یہ دونون سمندر
کیطرف سے اندلس مین پہونچے اور حضرت عثمان نے اونکو لکھ بھیجا کہ قسطنطنیہ اندلس
کیطرف سے فتح ہوگی اوسمین جب اندلس کو فتح کرلیا تو تم اجر مین اون لوگون کے
شریک ہو جو آخر زمانہ مین قسطنطنیہ کو فتح کرینگے یہ لوگ چلے اور اندلس کو فتح کیا
اور اتنا مال ملا جو بیان مین نہین آتا جب افریقیہ پر جہاد ہو رہا تھا بربر کا بادشاہ جسکا نام

جرجیر تھا ایک لاکھ بیس ہزار کی فوج لیکر آیا مسلمانون کو سطرح گھیر لیا حضرت عبد اللہ جو زبیر کے
بیٹے تھے کافرون کی فوج مین گھس گئے اون لوگون نے جانا کہ کچھ پیغام لیکر بادشاہ کے پاس
جاتے ہین عبد اللہ نے جا کر جرجیر کو قتل کیا ساری فوج بھاگی جس شہر مین یہہ لڑائی ہوئی
اوسکا نام سبیطلہ ہے جو قیروان سے دو منزل ہے اٹھائیسوین سال مین قبرص فتح ہوا
وہ ایک ٹاپو ہے ملک شام کے پچھم طرف اوس مین بہت میوے ہین اور کھانین ہین بہت
عمدہ ملک ہے حضرت عثمان رض سے معاویہ نے اذن مانگا کہ سمندر پر سوار ہو کر قبرص کیطرف
جاؤن اونہون نے حضرت عمر رض سے بھی اس بات کا اذن مانگا تھا اونہون نے اذن
نہین دیا تھا اور فرمایا تھا کہ مین مسلمانون کے لشکر کو سمندر پر سوار نہین کرون گا
کہ اگر اوس مین طوفان آوے تو سب کے سب ہلاک ہوجاوین اب حضرت عثمان رض
سے اونہون نے ہٹ کی تب آپ نے اذن دیا معاویہ جہاز مین سوار ہو کر گئے کافرون
کو قتل کیا اور بہت مال لائے پھر وہان کے لوگون سے صلح کر لی امام مالک کی موطا مین
ہے کہ جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم سو رہے پھر جاگے اور فرمایا کہ کچھ لوگ میری امت کے
مجکو دکھلائی گئے جو اللہ کی راہ مین جہاد کرین گے اس سمندر کے بیچ مین سوار ہون گے
ام حرام جو ملحان کی بیٹی تھین اونہون نے کہا یا رسول اللہ اللہ سے دعا کیجئے کہ اللہ
مجکو اونہین مین سے کرے آپنے اونکے واسطے دعا کی پھر آپ سو رہے پھر جاگے اور فرمایا
کچھ لوگ میری امت کے مجکو دکھلائی گئے جو اللہ کی راہ مین جہاد کرین گے ام حرام
نے کہا یا رسول اللہ اللہ سے دعا کیجئے کہ اللہ مجکو اونہین سے کرے آپنے فرمایا تو پہلون
مین سے ہے صحیح بخاری مین ہے کہ آپنے فرمایا پہلا لشکر میری امت مین سے جو سمندر پر
جہاد کریگا اونہون نے واجب کر لیا یعنی جنت اوپر واجب ہو گئی صحیح بخاری مین ہے
کہ جب پہلے مرتبہ مسلمان سمندر پر معاویہ رض کے ساتھ سوار ہوئے تو ام حرام اپنے خاوند
عبادہ ابن صامت رض کے ساتھ نکلین پھر جب لوگ پلٹے اور ملک شام کے قریب پہونچے
اون کے واسطے ایک جانور لایا گیا کہ اوس پر سوار ہووین اوس نے اونکو گرا دیا وہ
مر گئین ابن کثیر لکھتے ہین کہ پھر اونتیسوین سال عامر کے بیٹے عبد اللہ نے فارس کو فتح کیا

اکتیسوین سال عاص کے بیٹے سعید نے طبرستان کو فتح کیا اکتیسوین سال کا حال یہ ہے کہ عبداللہ
نے جب افریقیہ اور اندلس کے شہرون مین فتح کو پہنچے فرنگیون کو اور بربر کو مار کر رومی
لڑکے ہرقل کے بیٹے قسطنطین کے پاس جمع ہوئے پانسو جہازون پر سوار ہو کر ملک مغرب
مین مسلمانون پر چڑہے مسلمانون نے جہازون مین صفین باندہین اور اللہ کی ذکر
مین اور قرآن پڑہنے مین مشغول ہوئے اور اپنے جہازون کو اون کے جہازون سے باندہ دیا
اور تلوارون سے اور خنجرون سے خوب لڑائی ہونے لگی اور پانی کے رنگ پر خون غالب
ہوگیا پہر اللہ نے مسلمانون کی مدد کی قسطنطین اور اوسکا لشکر بہاگا اسی سال مین
یزدجرد مارا گیا ایک شخص کے گہر مین اوترا تہا اوس نے غافل پا کر مار لیا بتیسوین سال
معاویہ نے ملک روم پر جہاد کیا یہانتک کہ قسطنطنیہ کے تنگ رستہ پر پہونچے اسی سال
مین حضرت عثمان رض نے عاص کے بیٹے سعید کو فوج کا سردار کر کے الباب سے لڑنے کو
بہیجا اور ربیعہ کے بیٹے عبدالرحمن کو لکہہ بہیجا کہ انکی مدد کرو وہ چلے یہانتک کہ بلنجر تک پہونچے
وہ لوگ نکلے اور ترکون نے اون کی مدد کی شدت کی لڑائی ہوئی اور ترک لوگ مسلمانون
سے ڈرتے تہے اور گمان کرتے تہے کہ وہ نہین مرینگے پہر اسکے بعد اون کے دل دلیر
ہوگئے ابن کثیر نے دوسری جگہہ لکہا ہے کہ عبدالرحمن نے حضرت عثمان کیوقت مین
بہی کئی بار جہاد کیا اور اوپر فتح پائی پہر ترکون نے آپس مین کہا کہ یہ لوگ مرتے نہین
ہین وہ لوگ درختون مین چہپ رہے پہر ایک مرد نے دشمنین سے ایک مسلمان پر تیر
پہینکا وہ قتل ہوا اور بہاگ گیا جب اونہون نے جانا کہ یہہ لوگ ہمارے ہاتہہ سے مرتے ہین
تب وہ لوگ شدت سے لڑے اور ایک پکارنے والے نے جو سے یعنے آسمان اور زمین
کے بیچ سے پکارا صبر کرو اللہ کے واسطے اے عبدالرحمن اور تمہارے وعدہ کا مقام
جنت ہے پہر عبدالرحمن شہید ہوئی اور جہنڈا ربیعہ کے بیٹے سلمان نے لیا اور لڑائی
کی اور پکارنے والے نے آسمان زمین کے بیچ سے پکارا صبر کرو اللہ کے واسطے اے سلمان
تب وہ خوب لڑے پہر ترکون نے شدت سے تیر پہینکے اور مسلمان بہاگے پہر ترکون کا دل
مسلمانون پر دلیر ہوگیا اس پر بہی ترک لوگ عبدالرحمن کو اپنے شہرون مین لے گئے

اور وہان اونکو دفن کیا سو وہ اون کی قبر کے وسیلہ سے آج تلک مینہہ مانگتے ہین اب خراسان
اور روم اور ہند اور سندھ جہاد کا بیان ہے تاریخ خمیس مین ہے کہ حضرت عثمان
رض کی فوج نے بہت حصہ آذربیجان کی زمین مین سے فتح کیا اور عامر کے بیٹے عبد اللہ نے
سجستان کے شہرون مین سے زالق اور شناش فتح کیا اور خراسان کا ملک فتح
کیا ہرات والون نے مقابلہ کیا شکست کھائی شہر نیشاپور کو فتح کیا اور طوس اور
سرخس اور مرو کو صلح سے فتح کیا اور شہر سابور جو فارس کے ملک مین ہے وہ بھی حضرت
عثمان رض کی فوج نے صلح سے فتح کیا اور احنف نے چار ہزار کی فوج طیار کی طخارستان
اور جوزجان اور فیریاب اور اوس طرف کے لوگ لڑنے کو جمع ہوئے خوب جہاد ہوا
کافرون نے شکست کھائی احنف نے بلخ والون سے صلح کی شاہ ولی اللہ صاحب
ازالۃ الخفا مین لکھتے ہین کہ عامر کے بیٹے عبد اللہ نے خراسان کے شہرون کو لشکر بھیجا
جیسے جوین اور بیہق اور باخرز اور اسفرائن اور نسا اور باوردان سبکو فتح کیا اور
طوس کو اور نیشاپور اور سرخس کو اور ہرات کو فتح کیا پینتیسوین سال حضرت
عثمان رض شہید ہوئے اللہ تعالی نے حضرت علی رض کو مسلمانون کا حاکم کیا آپ کے
وقت مین شام کے مسلمان باغی ہوئے اور خارجیون نے نیا مذہب نکالا اور اپنے
سوا سب مسلمانون کو مشرک ٹھیرایا اور سب کا قتل واجب سمجھا اور مسلمانون کا
قتل کرنا شروع کیا حضرت علی رض شام کے باغیون سے اور خارجیون سے لڑتے رہے
آخر کو ایک خارجی کے ہاتھہ سے شہید ہوئے آپکے بعد آپ کے صاحبزادے حضرت امام
حسن علیہ السلام کو اللہ نے مسلمانون کا حاکم کیا اونہون نے تھوڑے دنون کے بعد
اپنا ملک شام کے حاکم معاویہ کو دیدیا ہجرت کے اکتالیسوین سال مسلمانون مین
صلح ہوئی ابن کثیر لکھتے ہین کہ ابو زرعہ نے روایت کی دحیم سے وہ ولید سے وہ
سعید ابن عبد العزیز سے اونہون نے کہا کہ معاویہ رض رومیون کی زمین پر ستر لڑائیان
لڑین ایک فوج گرمی مین جاتی تھی اور رومیون کی زمین مین جاڑا کاٹتی تھی پھر
پلٹ آتی تھی اور اوسکے پیچھے دوسری فوج جاتی تھی اور پچھلی وصیت معاویہ رض کی یہ تھی

کر رومیون کا خوب زور ٹوٹے گا کہو نشوا ابن کثیر رح لکہتے ہے کہ معاویہ ہر سال مین دوبار رومیون
پر جہاد کرتے تھے ایک بار گرمی مین اور ایک بار جاڑے مین امام ذہبی رح نے کتاب العبر
مین لکہا ہے کہ اکتالیسوین سال عبد الرحمن جو سمرہ کے بیٹے تھے اونہون نے سجستان
پر جہاد کیا رخج وغیرہ کو فتح کیا اور راشد جو عمرو کے بیٹے تھے اونہون نے سندھ کے شہرون
پر جہاد کیا اسی سال مین سجستان کی زمین مین سے رخج فتح ہوا ابن خلکان نے لکہا ہے
کہ رخج مین رے اور رے پر زبر ہے اور نون ساکن ہے اوسکے بعد جیم ہے یہہ سجستان
کے شہرون کی کرسی ہے کتاب العبر مین ہے کہ تینتالیسوین سال عبد الرحمن جو سمرہ
کے بیٹے تھے اونہون نے شہر کابل کو فتح کیا اسی سال مین مہلب جو ابو صفرہ کے
بیٹے تھے اونہون نے ہند کی زمین پر جہاد کیا ابن کثیر لکہتے ہین کہ حکم جو عمرو کے بیٹے
تھے جو خراسان پر زیاد کے نائب تھے اونہون نے زیاد کے حکم سے جبل الاسل پر جہاد
کیا اور بہت کافرون کو قتل کیا اور بہت مال لوٹا زیاد نے اونکو لکہہ بہیجا کہ اس لوٹ
کا سونا اور چاندی بیت المال مین بہیجدو اونہون نے نمانا اور موافق شریعت کے فوج
کو بانٹ دیا سینتالیسوین برس مسلمانون نے جہاد کے واسطے روم مین جاڑا کاٹا
اڑتالیسوین سال جہاد کے واسطے انطاکیہ کے شہرون مین جاڑا کاٹا اونچاسوین
برس ایک فوج جہاد کے واسطے روم مین گئی یہان تک کہ قسطنطنیہ پر پہونچی صحیح بخاری
مین ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پہلا لشکر میری امت مین سے جو قیصر
کے شہر پر جہاد کریگا وہ لوگ بخشدی گئی ہین سو اس لشکر نے سب سے پہلے اس شہر
پر جہاد کیا اور بڑی محنت سے وہان پہونچی اب پھر ملک مغرب اور روم اور
ترکستان کے فتح کا بیان ہے ابن کثیر رح لکہتے ہین کہ پچاسوین برس عقبہ جو
نافع کے بیٹے تھے اونہون نے معاویہ رض کے حکم سے افریقیہ کو فتح کیا اور قیروان کا خط
کہینچا اوسکی جگہہ پر ایک جنگل تھا کہ پہاڑنے والے جانور اور وحشی جانور اور
بڑے بڑے سانپ وہان رہا کرتے تھے عقبہ نے اللہ تعالی سے دعا مانگی وہان
کوئی باقی نہین رہا یہان تک کہ پہاڑنے والے جانور اپنے بچون کو اوٹھا کر وہان سے

نکلنے لگے اور سانپ اپنے بلون سے نکل گئے اوسوقت قوم بربر مین سے بہت لوگ مسلمان ہو گئے
اوس جگہہ پر شہر قیروان بنایا مولانا جلال الدین سیوطی رح تاریخ مصر مین لکھتے ہین کہ ابن
عبد الحکیم نے فرمایا کہ ہمسے بیان کیا عبد الملک ابن مسلمہ نے کہ ہمسے فرمایا لیث ابن سعد نے
کہ عقبہ جو نافع کے بیٹے ہین اونہون نے افریقیہ پر جہاد کیا پہر وہ قیروان کے جنگل پر آئے
اور وہان رات کو رہے وہ بھی اور اون کے ساتھہ والے بھی جب صبح ہوئی اوس جنگل
کے کنارے پر کہڑے ہوئے اور فرمایا ای جنگل کے لوگو کوچ کرو کہ ہم اوترنے والے ہین یہ
بات تین دفعہ فرمائے لگے تو سانپ دوڑتے ہوئے چلے گئے اور بچھو بھی اور اونکی سوا اور
جانور بھی جو ہوا نے نہین جانتے تھے وہ سب نکل کر چلے گئے اور لوگ کہڑے ہوئے اونکو
دیکھ رہے تھے صبح کے وقت سے یہان تک کہ دہوپ سے اونکو ایذا ہوئے یہانتک
کہ اون جانورون مین سے اونہون نے کسی کو نہین دیکھا تب اوس جنگل مین اوترے
لیث نے کہا کہ ہمسے بیان کیا ابن عجلان نے بیان کیا کہ افریقیہ کے لوگ بعد اسکے چالیس
برس تک وہان رہے اور اگر ایک سانپ یا ایک بچھو ہزار اشرفی کو ڈہونڈا جاتا تو
نملتا ابن کثیر نے لکہا ہے کہ عقبہ ابن نافع سن باسٹھہ تک قیروان مین رہے پہر بربر
اور روم کی ایک قوم سے لڑے اور شہید ہوئے اوسی پچاسوین سال مین فضالہ ابن
عبید رضہ نے سمندر پر جہاد کیا پہر اکیاونوین برس سعید ابن زیاد نے بلخ کو صلح سے
فتح کیا اور کوہستان کو لڑکے فتح کیا اور وہان کچھہ ترک بھی تھے اونکو قتل کیا اسی
سال مین سعید ابن زیاد نے ماوراء النہر پر جہاد کیا باونوین برس روم کے ملک پر
سفیان ابن عوف رضہ نے جہاد کیا اور وہان جاڑا کاٹا تریپنوین برس عبد الرحمن
نے جو ام الحکم کے بیٹے تھے روم کے ملک پر جہاد کیا اور وہان جاڑا کاٹا اسی سال مین
جنادہ جو ابو امیہ کے بیٹے تھے اونہون نے رودس کا ٹاپو فتح کیا اور کچھہ مسلمانون کو وہان
قائم کیا وہ لوگ کافرون پر بہت سخت تھے سمندر پر جو کافر آتے تھے اونکو لوٹتے تھے
اور معاویہ اونکو بہت کچھہ روزینہ دیا کرتے تھے اور وہ لوگ فرنج سے یعنی فرنگیون سے
بہت ہشیار رہتے تھے وہ لوگ ایک بڑے قلعہ مین رہتے تھے اور وہ اسیطرح رہے

یہان تک کہ معاویہ مر گئے تب یزید نے اوس ٹاپو سے اونکو اوٹھالیا چوتوین برس محمد ابن
مالک نے روم کی زمین مین جاڑا کاٹا اور گرمی کا جہاد معن ابن یزید نے کیا چھپنوین
برس سعید جو حضرت عثمان رض کے بیٹے تھے اونکو معاویہ نے خراسان کا حاکم کیا وہ
سمرقند مین آئے تب صغد کے ترک لوگ اونکی طرف نکلے سعید نے اونپر جہاد کیا اور اونکو
بھگا دیا تب اون لوگون نے صلح کی اکسٹھوین برس یزید بادشاہ ہوا اوسکے نایب عبید اللہ
ابن زیاد نے جناب امام حسین علیہ السلام کو اور اونکی بیٹون اور بھائیون کو بڑا
ظلم سے اور اس بیرحمی سے شہید کیا کہ امت محمدی کے تمام انسان اور جن بلکہ فرشتے آج
تک اس غم مین روتے ہین ابن کثیر لکھتے ہین کہ معاویہ کے مرنے کے بعد یزید نے لوگون
سے کہا کہ معاویہ تمکو جنگل اور دریا مین جہاد کے لیے بھیجتے تھے اور مین کسی مسلمان کو
سمندر مین سوار نہین کرونگا اور معاویہ تمکو روم کے ملک مین جاڑا کاٹنے کے
لیے بھیجتے تھے اور مین کسیکو روم کے ملک مین جاڑا کاٹنے کے لیے نہین بھیجونگا
اب یہہ بیان ہے کہ محمدیون نے مسجد بیت المقدس مین اور اوسکے
بیچ کی بڑے چٹان مین بڑے بڑے آرایشین کین ابن کثیر لکھتے ہین
کہ ہجرت سے چہیاسٹھوین برس عبد الملک بادشاہ نے بیت المقدس کے صخرہ
پر یعنے بڑی چٹان پر قبہ کا بنانا اور مسجد اقصی کا بنانا شروع کیا اور تہتروین برس
یہہ عمارت پوری بن چکی مولانا مجیر الدین حنبلی کی تاریخ بیت المقدس جو مصر
مین چھپی ہے اوس مین لکھا ہے کہ عبد الملک نے تمام شہرون مین خط بھیجی
کہ میرا ارادہ ہے کہ بیت المقدس کی بڑی چٹان پر قبہ بناؤن جو مسلمانون کو
گرمی اور سردی سے بچاوے اور مسجد کو بناؤن اور مجکو منظور نہین کہ رعیت
صلاح کے بغیر یہہ کام کرون تمام شہرون سے خط آئے کہ بادشاہ کی صلاح بہت
خوب ہی بہت بہتر ہے اگر اللہ چاہی اللہ بادشاہ کی نیت کو پورا کرے بادشاہ نے
کاریگرون کو جمع کیا اور بہت سا مال جمع کیا کہا جاتا ہے کہ وہ مصر کا سات برس کا

محصول تھا اور رجا جو حیوہ کے بیٹے تھے بہت بڑے عالم تھے اور عمر ابن عبد العزیز کے
ہمنشینوں مین سے تھے اونکو اس کام کا داروغہ کیا اور اون کے ساتھ ایک اور مرد کو
ملا دیا جو یزید ابن سلام کہلاتے تھے اونہون نے قبہ کے پاس سے عمارت کا بنانا شروع
کیا مسجد کے پورب سے پچھم تک یہان تک کہ اپنا کام پورا بنا چکے اور وہ عمارت جو مسجد
کے سرے پر تھے قبلہ کے پاس وہ مسجد کے پورب سے پچھم تک تھی اوس دیواری جو حضرت عیسیٰ
کے مہد کے پاس ہے اوس مکان تک جو اب جامع مغاربہ کر کے مشہور ہے رجا نے
اور یزید ابن سلام نے عبد الملک کو دمشق مین لکھہ بھیجا کہ مسجد اور قبہ خوب بن چکا
اور ابھی لاکھہ اشرفیان باقی ہین عبد الملک نے لکھہ بھیجا کہ وہ بیٹے تمکو انعام مین دین
اون دونون نے لکھہ بھیجا کہ ہمکو تو یہہ لائق تھا کہ اوس مین اپنی عورتون کے زیورین
سے لیکر کچھہ بڑہا دیتے سو آپ اسکو اوس چیز مین صرف کیجیے جو سب چیزون سے زیادہ
آپکو پسند ہو عبد الملک نے لکھہ بھیجا کہ اشرفیون کو گھلا کر قبہ پر ڈالدو سو وہ اشرفیان
گھلا کر وہ سونا قبہ پر ڈالا گیا کوئی اوسکو نظر بھر کر دیکھہ نہین سکتا تھا اور رجا نے قبہ
کے آس پاس پردے ریشمی کپڑے کے ڈالے تھے اور ہر جمعرات اور پیر کے دن زعفران
پیسا جاتا تھا اور رات کو مشک اور عنبر اور گلاب مین ملایا جاتا تھا رات کو ڈھکا
ہوا رکھا رہتا تھا صبح کو خادم لوگ حضرت سلیمان عم کے حمام مین نہاتے تھے اور
عمدہ عمدہ نئے کپڑے پہنتے تھے اور وہ خوشبو بڑی چٹیان پاس لاتے تھے جہان تک اونکا
ہاتھہ پہونچتا تھا وہان تک خوشبو ملتے تھے اور جہان تک ہاتھہ نہین پہونچتے تھے پانون
دہوکر وہان چڑہتے تھے یہانتک کہ باقی چٹان پر خوشبو ملتے تھے اور برتن خوشبو
کے اونڈیل دیتے تھے پھر انگیٹھیان سونے اور چاندی کی اور عود اور مشک اور
عنبر لاتے تھے پھر سب ستونون کے آس پاس پردے چھوڑے جاتے تھے اور
لوگ خوشبو لیکر آس پاس قبہ کے پھرتے تھے پھر پردے باندہ دئی جاتے تھے پھر خوشبو
پھیلتی تھی یہانتک کہ خوشبو بازار تک پہونچتی تھی پھر ایک پکارنے والا پکارتا تھا کہ
صخرہ کھولا گیا ہے جسکو اوسمین نماز پڑہنا منظور ہو وہ آوے لوگ جلدی سے آتے تھے

کوئی دو رکعت کوئی چار رکعت پڑھتا تھا پھر دروازے بند کر دئے جاتے تھے اور فقط پیر کے دن
اور جمعرات کے دن کھولے جاتے تھے قبہ اور مسجد کی عمارت سے ہجرت کے نوّے برس
بعد فراغت ہوئی مولانا مجیر الدین رحمۃ اللہ کہتے ہین کہ حافظ بہاء الدین ابن عساکر رحمۃ
اللہ نے روایت کیا ہے کہ اوس وقت بیت المقدس مسجد اقصیٰ مین جو کڑیان چھت مین لگی ہوئی تھین
چھ ہزار تھین اور پچاس دروازے تھے اور سات محراب تھے اور قندیلون
کے واسطے چار سو زنجیرین تھین دو سو تیس زنجیرین مسجد اقصیٰ مین تھین
اور باقی اوس پتھر کے قبہ مین تھین اور پانچ ہزار قندیلین تھین اور
قندیلون کے ساتھ دو ہزار شمعین روشن ہوتی تھین جمعہ کے رات مین اور رجب
اور شعبان اور رمضان کی بیچ کی رات مین اور دونون عیدون کی رات مین اور
اوس پتھر کے قبہ کے سوا پندرہ قبہ تھے یہ سب چیزین عبد الملک بادشاہ
کے وقت مین بنائی گئین اور مسجد کے بندوبست کرنیوالے تین سو خادم تھے جو
بیت المال کے پانچوین حصہ سے خریدے گئے تھے جب اونمین سے ایک مر جاتا تھا
تو اوسکا بیٹا اور اوسکا پوتا اوسکی جگہ رہتا تھا اور چوبیس بڑے بڑے حوض تھے
اور چار منارے تھے تین منارے برابر مسجد کے پچھم طرف تھے اور ایک باب الاسباط
پر تھا اور دس یہودی اوسکے خادم تھے جنسے جزیہ نہین لیا جاتا تھا اون کی اولاد
ہوئی تو وہ بیس ہوگئے وہ موسمون مین اور جاڑے اور گرمی مین مسجد کو جھاڑتے
تھے اور نصاریٰ کے دس گھرانے اوسکے خادم تھے یہ خدمت اون کے ورثہ مین
چلی آتی تھی وہ بوریئے بناتے تھے اور مسجد کے بوریون کو جھاڑتے تھے اور اون
نالیون کو صاف کرتے تھے جن سے پانی حوضون تک بہہ کر جاتا تھا اور حوضون کو بھی
صاف کرتے تھے اور کچھ یہودی خادم اسلئے تھے کہ شیشے کی قندیلین اور پیالے
بناتے تھے اونسے جزیہ نہین لیا جاتا تھا اور عطا سے روایت ہے کہ وہ اپنے باپ سے نقل
کرتے ہین کہ یہودی لوگ بیت المقدس مین چراغ روشن کرتے تھے پھر جب عمر ابن
عبد العزیز بادشاہ ہوئے اونکو نکال دیا اور پانچوین حصہ مین سے مقرر کیا فائدہ یعنے

بیت المال کے پانچوین حصہ سے اس کام کے لئے غلام خریدی اور عبد الرحمن بن محمد بن
منصور ابن ثابت سے روایت ہے وہ روایت کرتے ہین اپنے باپ سے وہ اون کے
دادا سے کہ سب دروازون پر سونے اور چاندی کے پترے لگے ہوئے تھے عبد الملک
کی بادشاہت مین جب منصور بادشاہ عباسی آیا اور مسجد کے پورب طرف اور پچھم طرف
سن ایک سو چھیالیس مین زلزلہ کی باعث سے گر پڑا تھا بادشاہ سے لوگون نے عرض
کیا بادشاہ نے کہا میرے پاس کچھ نہین ہے اوسنے حکم کیا کہ سونے اور چاندی کے
پترے جو دروازون پر تھے وہ اکھیڑے گئے اور اون کی اشرفیان اور روپیہ بنائی گئی
اور خرچ کئے گئے مسجد دوبارہ زلزلہ آیا وہ عمارت جو منصور بادشاہ نے بنوائی تھی وہ
گر پڑی پھر مہدی بادشاہ آیا اوسنے حکم کیا کہ اس مسجد کی لنبائی مین سے گھٹا دو اور
چوڑائی مین بڑہا دو یہ عمارت اوسکی بادشاہت مین پوری ہو چکی واقدی ابن
عساکر نے فرمایا کہ مسجد اقصیٰ کی لنبائی سات سو گز اور ستائیس گز ہے بادشاہی گز
سے اور چوڑائی چار سو گز اور ساٹھ گز ہے بادشاہی گز سے اور ابو المعالی مشرف
نے بھی ایسا ہی کہا ہے اپنی کتاب فضائل مین کہ عبد الملک بادشاہ نے قبہ رنگارنگ
کے سنگ مرمر بچھائے تھے اور اوس کے واسطے خادم مقرر کئے تھے جو طرح طرح کی خوشبو
ملا کر غالیہ بناتے تھے اور قبہ کو معطر کرتے تھے اور سونے اور چاندی کی زنجیرین بہت
سی اوسمین بنائین اور قبہ مین اور مسجد مین طرح طرح کے رنگارنگ بچھونے بچھائے
جب کوئی مرد بیت المقدس سے اپنے شہر کو پلٹ کر جاتا تھا اوس سے چند روز
تک خوشبو آتی تھی اور پہچانا جاتا تھا کہ یہ بیت المقدس سے آیا ہے اور مسجد مین
داخل ہوا ہے اوس زمانہ مین کوئی عمارت تمام زمین مین اوس قبہ سے زیادہ
خوبصورت اور روشن نہین تھی آگے محمدی بہائیو عنقریب انہون نے تین سو برس
تک اس پاک چٹان پر گوبر اور لید اور حیض کے لتے ڈالے تھے الله نے اوس کے
عوض محمدیون کے ہاتھون اپنے گھر کو ایسا معطر کیا کہ ساری جہان مین اوسکی
خوشبو پھیلائی حضرت اشعیا علیہ السلام کی بشارتین پہر یاد کرو الله تعالےٰ نے

بیت المقدس سے فرمایا تھا کہ سارے بادشاہ تیری شوکت دیکھین گے اور تو الہی کے
ہاتھ مین بادشاہانہ تاج ہوگا اور جناب حجی نبی علیہ السلام کے صحیفہ مین فرمایا تھا کہ چاندی
میری ہے اور سونا میرا ہے رب العالمین فرماتا ہے اس پچھلے گھر کا جلال پہلے گھر کے جلال
سے زیادہ ہوگا ان سب بشارتون کا ظہور محمدی وقت مین ہوا اب پھر ملک مغرب پر
اور ترکون پر جہاد کا سامان سے ابن کثیر لکھتے ہین کہ اٹھترویں برس مسلمانون
نے رومی نصرانیون کے ملک پر بڑا جہاد کیا ارقلیہ فتح کیا اسی سال مین عبدالملک
نے نصیر کے بیٹے موسی کو ملک مغرب کے تمام شہرون پر جہاد کرنے کے لیے مقرر کیا
وہ طنجہ تک پہونچے محمدیون نے ان شہرون کے بادشاہون کو قتل کیا پھر اناسیویں
سال مین رومی نصرانیون نے مسلمانون کی فوجون کو کمزور دیکھ کر انطاکیہ مین
آکر وہان کے بہت لوگون کو قتل کیا اسی سال مین ترکون کے بادشاہ رتبیل پر
ابوبکرہ کے بیٹے عبیداللہ نے جہاد کیا پھر اوس نے مال پر صلح کرلی پھر رتبیل کبھی
صلح کرتا تھا کبھی لڑائی ہوتا تھا آخر کو محمدیون نے اوس کے ملک پر خوب جہاد کیا اوسکی
سلطنت کا حصہ مین سے ترکون سے پھر غلبہ کیا پھر محمدیون نے اور پھر خوب جہاد کیا اس
جنگ مین بہت سے مسلمان شہید ہوئے اسیوین برس عبدالملک کے بیٹے
عبیداللہ نے قالیقلا کو فتح کیا اور موسی ابن نصیر جو ملک مغرب کے حاکم تھے اونھون نے
اندلس کے شہرون پر جہاد کیا اور بہت شہرون کو اور آبادیون کو فتح کیا یہانتک
ملک مغرب مین جہاد کیا کہ دریائے اخضر شطی کے قریب تک پہونچے چوراسیوین برس
موسی ابن نصیر نے ملک مغرب کا ایک ٹکڑا فتح کیا اوسی سن مین شہر اربسہ
پہ اور وہان کے بہت لوگون کو قتل کیا اور پچاس ہزار کے قریب کو قید کیا
پچاسیوین برس تدمیر پر مسلمانون نے بڑا جہاد کیا چھیاسیوین برس مسلم کے
بیٹے قتیبہ نے مرو اور خراسان پر جہاد کیا اور ترکون کے بہت شہر فتح کیے اسی سال
مین عبدالملک کے بیٹے مسلمہ نے رومی نصرانیون کے شہرون پر جہاد کیا اور بولق
کا قلعہ فتح کیا اسی سال مین عبدالملک مرگیا اور اوسکا بیٹا ولید بادشاہ ہوا اب

یہہ بیان ہے کہ ولید بادشاہ نے دمشق مین جمعہ کی مسجد بنائی اور حضرت یحیی
علیہ السلام کا سر مبارک وہان پایا مولانا جلال الدین لکھتے ہین کہ جبکہ
مین دمشق مین جمعہ کی مسجد کا بنانا ولید بادشاہ نے شروع کیا الغرض اوسکو اچھا بنایا
اور بہت جیسا تھی مین وہ مسجد اور بھی بہت پکی اور پہلے اوس جگہ یونانیون کی پوجا کا گھر
تھا وہ ساتون تارون کو پوجتے تھے پھر وہ نصاری کا گرجا ہوگیا تھا پھر جب اسلام آیا تو اوسکا
آدہا لیلیا اور وہان مسجد بنائی پھر ولید نے باقی آدہا بھی نصاری کو راضی کرکے لے لیا اور
اوسکی عمارتون کو کہود کر میدان کردیا اور پھر سے مسجد بنائی اور اوسکو سونے
اور چاندی سے خوب آراستہ کیا اور چہت مین سونے اور چاندی کی زنجیرین
لٹکائین ابو الحسن ابن ربعی نے قاسم ابن عثمان تک سند پہنچائی اونہون نے
فرمایا کہ مین نے سنا اوسوقت ایک مرد نے ولید ابن مسلم سے پوچھا کہ آپکو کیا پہنچا ہے
حضرت یحیی ابن زکریا علیہما السلام کا سر مبارک اس مسجد مین کہان ہے اونہون نے
کہا مجھکو پہنچا ہے کہ وہ اس جگہ ہے اور اپنے ہاتھ سے اوس ستون کیطرف اشارہ
کیا جو دوسرا ہے اوس ستون سے جو پورب کی طرف سے چوتہا ہے اور زید ابن واقد سے روایت ہے کہ
اونہون نے فرمایا کہ مین نے حضرت یحیی علیہ السلام کا سر مبارک دیکھا جسوقت لوگون
نے دمشق کی مسجد بنانے کا ارادہ کیا اور وہ قبہ کے ایک ستون کے نیچے سے نکلا
اور بشرہ مین اور سر کے بالون مین کچھ تغیر نہین ہوا تھا یحیی بن یزید ابن واقد سے
روایت ہے اونہون نے کہا کہ ولید نے مجکو دمشق کی مسجد بنانے پر مقرر کیا تو ہمنے اوسمین پایا
ایک غار پایا ہمنے ولید کو خبر دی جب رات ہوئی ولید آیا اور شمع اوسکے آگے تھی اور وہ
اوترا تو کیا دیکھتا ہے کہ وہان ایک گرجا پاکیزہ ہے اور اوسمین ایک صندوق ہے
اوس پر لکھا ہوا ہے کہ یہہ سر ہے یحیی کا جو زکریا کے بیٹے ہین ولید نے اوسکو کھلوایا تو اوسمین
ایک جامہ دانی تھی اوسمین سر حضرت یحیی علیہ السلام کا تھا ولید نے حکم کیا وہ اپنی جگہ پھر
رکھدیا گیا اور ولید نے کہا کہ وہ ستون جو اوسکے اوپر ہے اوسمین اور اور ستونون سے
فرق کردو تاکہ پہچانا جاوے تب اوسکے اوپر ایک ستون بنایا گیا جسکا سر دیا ہوا تھا یہہ

لکہا ہے کہ ابو عبیدہ کہتا کہ حضرت یحیی علیہ السلام کا سر مبارک ستون کے نیچے مسجد کے پچہم
طرف ہے اور وہ ستون سکاسک کہلاتا ہے یہہ فائدہ اسی کے موافق شیخ سعدی رحہ نے
گلستان مین لکہا ہے کہ یحیی پیغمبر علیہ السلام کی قبر کے سرہانے مین اعتکاف مین تہا دمشق کی
مسجد مین اسکے بعد کچہہ احوال بیان فرمایا ہے مولانا جلال الدین رحہ لکہتے ہین کہ ابو عبیدہ
کہتا جب عمر ابن عبد العزیز بادشاہ ہوئے اور دمشق کی مسجد کو دیکہا فرمایا کہ مین
دیکہتا ہون کہ بہت مال اس مسجد مین ناحق خرچ کئے گئے ہین اور مین اوس مین سے
چہپاؤنگا اوسکو مسلمانون کے بیت المال مین داخل کرونگا یہہ زنجیرین نکال لونگا
اور اوسکی جگہہ رسی لٹکاؤنگا اتفاقا بادشاہ روم کے کچہہ ایلچی آئی اور اوس مسجد کی
عمارت اور آرایش دیکہی تو کسیی رومی زمین پر دیکہی تہے تو ان کا سردار غش مین
آ کر گر پڑا لوگ اوسکو اوٹہا کر لے گئے چند روز مین جب کچہہ صحت پائی تب اوسی پوچہا کہ
کہ تجکو کیا ہوا تہا اوس نے کہا مجہکو گمان نہ تہا کہ مسلمان لوگ ایسی عمارت بناوینگے
مین سمجہتا تہا کہ اونکی مدت اس سے چہوٹی ہے جب عمر ابن عبد العزیز کو یہہ خبر پہونچی
اونہون نے فرمایا کہ اس سے کافرون کا دل جلتا ہے اس مسجد کو اپنی حالت پر چہوڑ دو
اسی برس روم اور ترک اور مغرب اور ہند پر جہاد کا سامان ہے ابن کثیر لکہتے
ہین کہ ستاسیوین برس عبد الملک کے بیٹے مسلمہ نے رومی نصرانیون کے شہرون
پر جہاد کیا ان مین سے بہتون کو قتل کیا اور بہت قلعی فتح کئی اور مسلم کے بیٹے قتیبہ
نے ترکون کے شہرون پر جہاد کیا اور بیکند پر بہی جہاد کیا اور وہ بخارا کے علاقہ
مین ہے وہان بہت سے ترک جمع ہوئے تہے بڑی لڑائی ہوئی اللہ نے مسلمانون کی
مدد کی بیکند فتح ہوا سونے چاندی کے برتن اور سونے کے بت بہت سے لوٹ مین
آئے اون مین سے ایک بت تہا کہ گلایا گیا اور اوس مین سے ایک لاکہہ پچاس ہزار
اشرفی کے برابر سونا نکلا پہر اٹہاسیوین برس عبد الملک کے بیٹے مسلمہ نے اور اوسکے
بہتیجی عباس نے طوانیہ کا قلعہ فتح کیا یہہ قلعہ بڑا مضبوط تہا بڑی لڑائی ہوئی مسلمانون
نے نصاری کو بہگا دیا نصاری بہاگ کر حمص مین جمع ہوئے محمدیون نے حمص کو بہی

فتح کیا اور قتیبہ نے ترکون کے بادشاہ پر جہاد کیا اوس کے ساتھ دو لاکھ لڑنے والے تھے
بڑی لڑائی ہوئی قتیبہ نے اونکو شکست دی پھر نواسیوین برس مسلمہ نے اور اوسکے بھتیجے
عباس نے رومی نصرانیون کے شہرون پر جہاد کیا بہت قلعی فتح کئی اسی سال مین قتیبہ
نے صغد کے شہرون پر اور نسف اور کش پر جہاد کیا وہان بہت ترکون کو قتل کیا
پھر بخارا کیطرف چلے راہ مین بہت ترک ملے دو دن اونپر جہاد کیا اور فتح پائی اور بخارا
کے بادشاہ پر جہاد کیا اور ترکون پر جہاد کیا یہان تک کہ باب الابواب تک پہونچے اور
بہت قلعی اور شہر فتح کئی اور اسی سال مین موسیٰ ابن نصیر نے اپنے بیٹے کو فرنگیون
کے بادشاہ کیطرف بھیجا اوس نے بہت شہر فتح کئے پھر نوے برس مین مسلمہ
اور عباس نے روم کے شہرون کو فتح کیا اور کئی قلعی فتح کئے اور رومی نصرانیون
مین سے ایک خلقت کو قتل کیا اور قید کیا اور اسی سال مین محمد ابن قاسم نے سندھ
کے بادشاہ کو قتل کیا اور قتیبہ نے شہر بخارا کو فتح کیا اور سب ترکون کو بھگا دیا اسی
سال مین صغد کے بادشاہ نے صلح چاہی قتیبہ نے صلح کر لی بعد اسکے بخارا کے بادشاہ نے ترکون کو
جمع کیا اور مسلمانون پر حملہ کیا مسلمانون نے اونکو خوب قتل کیا پھر ترکون
کے بادشاہ نے قول توڑا اور بہت سے بادشاہون نے زرلینی پر اتکا کیا قتیبہ نے اونکو ایسا قتل کیا
کہ ویسا کبھی نہین سنا تھا پھر اکیانوے برس مسلمہ نے ترکون پر جہاد کیا اور
بہت شہر اور قلعی فتح کئے اور موسیٰ ابن نصیر نے مغرب کے شہرون پر جہاد کیا
اور بہت شہر فتح کئے اور اون شہرون مین داخل ہوئے یہان تک کہ بعضی ایسی
زمینون مین داخل ہوئے جہان گھرون اور محلون کے نشان تھے اور وہان کوئی
بسنے والا نہ تھا اور آثار سے معلوم ہوتا تھا کہ وہان کے لوگ بہت دولت والے
تھے سب کے سب ہلاک ہوئی اسی سال مین قتیبہ نے ترکون پر جہاد کیا کیونکہ
اون کے بادشاہون نے اگلی سال اتکا کیا تھا کہ ایسا لڑینگے کہ عربون کو
اون کے ملک سے نکال دینگی قتیبہ نے اونکو شکست دی پھر ترکون کا بادشاہ ادہر
اودہر بھاگتا پھرتا تھا قتیبہ نے اوسکو پکڑ کر قید کر لیا اور اوسکو سات سو امیرون

سمیت قتل کیا پھر قتیبہ نے طالقان کو لے لیا اور وہ بڑا شہر ہے پھر قتیبہ فاریاب کیطرف چلا وہان کا
بادشاہ تابعدار ہوا پھر بلخ مین داخل ہوئے وہان سے نکلکر ایک بڑا قلعہ فتح کیا پھر بانوے
برس مسلمہ نے اور اوسکے بھتیجے عمر نے جو ولید کا بیٹا تھا رومی نصرانیون کے شہر فتح کیے
اور بہت قلعے فتح کیے اور رومی لوگ اپنے ملک کے کنارے تک بھاگ گئے اور زیاد
کے بیٹے طارق جو موسی ابن نضیر کے آزاد غلام تھے وہ بارہ ہزار کی فوج لیکر اندلس
کے شہرون پر جہاد کے واسطے گئے وہان کا بادشاہ تاج اور تخت سمیت نکلا طارق
طنجہ کے حاکم تھے اور اپنے آقا موسیٰ ابن نضیر کے نائب تھے اونہون نے اوسپر
جہاد کیا یہ طنجہ مغرب کے شہرون کی کنارے پر ہے پھر طارق اندلس کے ٹاپو مین
داخل ہوئے اور فرصت کو غنیمت جانا کیونکہ فرنگی آپس مین لڑ رہے تھے طارق
نے اندلس کے شہرون مین جاکر قرطبہ کو فتح کیا اور وہان کے بادشاہ کو قتل کیا پھر موسی
ابن نضیر بھی فوجون سمیت طارق سے آن ملے اور اندلس مین داخل ہوئے اور کئی
برس تک اندلس کے شہرون کو فتح کرتے رہے اور مردون کو قتل کرتے رہے اور عورتون
کو اور لڑکون کو قید کرتے رہے بڑے بڑے ملک اور شہر فتح کیے سونا اور چاندی اور
جواہر اور یاقوت اور سونے چاندی کے برتن اور گھوڑے اور خچر اسقدر لوٹ مین لائے
کہ بیان سے باہر ہین اسی سال مین مسلمہ نے اور عمر نے رومی نصرانیون کے قلعون
مین سے سوسنہ اور ملغا کو قسطنطنیہ کی طرف فتح کیا اور قتیبہ نے سومان اور کسق
اور نسف کو فتح کیا اور اپنے بھائی عبد الرحمن کو صغد کیطرف بھیجا وہان کے حاکم
نے صلح کرلی پھر صغد والون نے اوس حاکم کو معزول کیا اور دوسرے شخص کو حاکم
کیا اور قول بعضا ترانوے برس مسلمہ نے رومی نصرانیون کے شہرون کے بہت قلعے
فتح کیے اور ولید کے بیٹے عباس نے سمسطیہ فتح کیا اور قتیبہ نے اپنے بھائی عبد الرحمن
کو بارہ ہزار کی فوج مین سمرقند کیطرف بھیجا پھر قتیبہ بھی جا پہونچی اور صغد کا بڑا شہر
جو سمرقند ہے اوسکے قریب پہونچی اور صغد والون سے بہت بڑی لڑائی ہوئی پھر
آخر ترکون نے جزیہ پر صلح کی قتیبہ شہر مین داخل ہوئے اور مسجد بنائی اور بتونکا

زیور سب اوتار لیا اور بتونکا ڈھیر لگا کر اون سبکو جلا دیا کافر چلائے اور رونے مجوسیون نے کہا کہ ان مین بعضے بت قدیم ہین جو کوئی اونکو جلاویگا بلاک ہو جاویگا قتیبہ نے اپنے ہاتھہ مین آگ کا شعلہ لیا اور کہا مین اونکو اپنے ہاتھہ سے جلاؤنگا تم سب ملکر تہیہ وا ذکرو اور مجکو ڈھیل مت دو قتیبہ اللہ اکبر کہتے ہوئے اوٹھے اور اون بتونمین آگ لگادی اور وہ جل گئے اسی سال مین موسی ابن نصیر نے طارق کو معزول کیا اور اونکو شہر طلیطلہ کیطرف بھیجا تھا اونھون نے اوسکو فتح کیا اور وہان حضرت سلیمان علیہ السلام کا دستار خوان پایا اوسمین سونا اور جواہرات بہت کچھ تھا وہ ولید بادشاہ کیطرف بھیجا ولید تک پہونچنے نہ پایا تھا کہ ولید مرگیا اور اوسکا بھائی سلیمان بادشاہ ہوا حضرت سلیمان علیہ السلام کا دستارخوان اوسکو پہونچا اوسکو دیکھکر تعجب حیران ہوتی تھی تاریخ کامل مین ہے کہ اشبان ایک بادشاہ تھا اندلس کا وہ بیت المقدس سے لڑا تھا وہان لاکھوں آدمیونکو قتل کیا تھا اور حضرت سلیمان علیہ السلام کا دستارخوان لوٹ لے گیا تھا وہی طارق کو لوٹ مین ملا ابن کثیر لکھتے ہین کہ موسی ابن نصیر نے طارق کی جگہہ پر اپنے بیٹے عبدالعزیز کو اپنا نائب کیا اور اسی سال مین موسی ابن نصیر نے فوجین بھیجین اونکو ملک مغرب مین پھیلا یا اونھون نے اندلس کے ٹاپو کے بہت شہر فتح کیے اونھین مین سے ہے قرطبہ اور طنجہ پھر موسی ابن نصیر خود اندلس کیطرف چلے اور شہر باجہ اور شہر سیبلیا کو فتح کیا اور بڑے بڑے شہر اور گانو ان بہت فتح کیے اور فوجون کو بیچ اور یورپ اور اوتر کیطرف بھیجا اونھون نے ملک مغرب کا ایک ایک شہر اور ایک ایک ٹاپو تک فتح کیا اور بہت سا مال لوٹا اور لڑکون کو قید کیا اور موسی ابن نصیر بیشمار مال اور لوٹ اور غلامون کے ساتھہ پلٹ آئی مولانا بدرالدین شبلی حنفی نے آکام المرجان مین شکرہ کی کتاب سے نقل کیا ہے کہ اونھون نے نصیر ابن موسی تک سند پہونچا کر اونکی جہاد کا حال لکھا ہے اوسمین یہہ بھی لکھا ہے کہ پہلے وہ یہودی تھے پھر وہ مسلمان ہوئے اور ملک مغرب پر حاکم کیے گئے وہ سمندر مین جہاد کو نکلے اور انھین نے اندلس کو فتح کیا اور کہا گیا ہے جسقدر کثرت سے کافرون کو

قید کر کر وہ لائے اسقدر کثرت قیدیون کی مسلمانون مین کہین سننے مین نہین آئی اسے
اسمان و الو حضرت اشعیا علیہ السلام کے چودھوین باب کی پیش خبری یاد کرو اللہ تعالے
نے وعدہ کیا تھا کہ جن لوگون نے اسرائیلیون کو قید کیا ہے وہ انکو قید کرینگے اور
اون کو غلام اور لونڈی بناوینگے دیکھو آگے بت پرست لوگ اسرائیلیون کو قید
کرتے تھے اب موسیٰ ابن نصیر جو اسرائیلی تھے جب محمدی ہوے اونھون نے دیکھو
کس کثرت سے اور قیدیون سے کافرون کو قید کیا اور لونڈی اور غلام بنایا اور حضرت
اشعیا علیہ السلام کے چھیاسٹھوین باب مین فرمایا تھا کہ اللہ تعالے تلوار سے سارے
بشر کی عدالت کریگا اور انچاسوین باب مین فرمایا تھا کہ اپنی نجات زمین کے کنارے تک
پہونچاونگا دیکھو اللہ نے محمدی تلوار سے تمام انسانون کی عدالت کی اور اپنا دین
زمین کے کنارے تک پہیلا دیا یادہی مارشمین میرالاسلام مین لکھتا ہے کہ سن
سات سو نو عیسوی سے سات سو چودہ تک اسپین یعنے اندلس فتح ہوا لکھتا ہے
کہ موسیٰ نے دمشق کے بادشاہ کو خبر دی یا لنوعرلیون اور حبشیون نے اسپین
کی سرحد پر حملہ کیا پھر طارق سات ہزار ادمی لیکر اسپین کو گیا دو چار مہینے مین سردار
اسلام نے جبل الطارق سے سیجون تک فتح کر لیا اس سفر دور دراز مین ہزارون گروہ
یہودیون کے جو تمام سلطنت مین پہیلے ہوے تھے اور جنکو نصرانیون نے ایذا دی تھی
اونھون نے اہل اسلام کی مدد کی اے محمدی بہائیو ظاہر ہے کہ وہ یہودی مسلمان ہو گئے اور
اگر مسلمان نہین ہوے تو بھی محمدیونکی امان مین رہے توبہ کی مہلت باقی رہی ابن کثیر
لکھتے ہین کہ اسی ترانوین سال مین قاسم کے بیٹے محمد جو حجاج کے چچا کے بیٹے تھے انہون
نے ہند کے شہرون مین سے شہر دیبل وغیرہ فتح کیا اور اونکو حجاج نے ہند کی لڑائی کا
حاکم کیا تھا اور اونکی عمر سترہ برس کی تھی وہ فوجین لیکر چلے داہر بادشاہ سے
مقابلہ ہوا وہ ہند کا بادشاہ تھا اوسکے ساتھ بڑی فوج تھی خوب لڑائی ہوئی اللہ
نے کافرون کو بھگا دیا داہر بادشاہ بہاگا رات کو بادشاہ پہر آیا پہر بڑی لڑائی
ہوئی داہر بادشاہ مارا گیا اور اوسکے اکثر ساتھی مارے گئے اور جو ہندو بہاگے

مسلمانون نے اونکا پیچھا کیا اور قتل کیا پھر قاسم کے بیٹے محمد وہان سے چلے اور شہر
اور برہا کو فتح کیا اور بہت سونا اور جواہر لوٹ لائے چھیاسیوین برس ولید کے
عباس نے رومی قسطنطین کی زمین پر جہاد کیا کہا گیا ہے کہ اللہ نے اسکو فتح کیا اور اوسکا بھائی
عبد العزیز الہ تک پہونچا اور ولید جو ہشام کا بیٹا تھا سو ج الماس کی زمین تک پہونچا
اور ابو کبشہ کا بیٹا یزید سوریہ کی زمین تک پہونچا اور عبد الملک کے بیٹے مسلمہ نے ترکون
خراسان کی زمین میں سے سندرہ فتح کیا اس سال مین اللہ تعالی نے مسلمانون کو
بڑی بڑی فتحیں دین یہانتک کہ یہ جہاد حضرت عمر رض کے زمانے کی جہاد کے مانند ہو گیا
اسی سال مین مسلم کے بیٹے قتیبہ نے بخارا اور فرغانہ پر جہاد کیا یہانتک کہ بخارا اور
کاشغر تک پہونچے جو نزدیک شہر غزنہ کے ہین پھر ان شہرون مین داخل ہوئے
اور فتح کرتے رہے یہانتک کہ کابل تک پہونچے اور اوسکو گھیر لیا اور فتح کیا
مولانا جلال الدین سیوطی جو تاریخ الخلفا مین لکھتے ہین کہ اکیانوے برس مین موقان اور شہر
الباب فتح ہوا اور چھیانوے برس طوس وغیرہ فتح ہوا پھر سلیمان بیٹا عبد الملک کا
بادشاہ ہوا وہ بڑا عادل تھا اوسکی سلطنت مین جرجان اور حصن الحدید اور طبرستان اور
شہر سقالبہ فتح ہوا اوسکی بعد عمر بن عبد العزیز کے بیٹے تھے بادشاہ ہوئے جنکا عدل و انصاف
حضرت عمر رض کے قریب قریب تھا انس بن مالک فرماتے ہین کہ مین نے اونکی بادشاہت مین
دیکھا بھیڑیئے بکریون کے ساتھ چرتے تھے موسی بن اعین فرماتے ہین کہ ہم کرمان مین
بکریان چراتے تھے بکریان اور بھیڑیئے ایک جگہ پر چرتے تھے ایک شب کو بھیڑیئے نے
ایک بکری کو مارا پھر معلوم ہوا کہ عمر ابن عبد العزیز اوسی رات مین مرے تھے ایک
سو پانچوین برس ہشام بیٹا عبد الملک کا بادشاہ ہوا اوسکی بادشاہت سے ساتوین
برس روم کا قیصریہ تلوار سے فتح ہوا اور آٹھوین برس خنجرہ فتح ہوا اور بارہوین
برس خرشنہ جو قسطنطنیہ کے نواح مین ہے فتح ہوا ایک سو تیسوین برس سفاح جو حضرت
عباس رض کے اولاد مین تھا بادشاہ ہوا ایک سو سینتیسوین برس منصور بادشاہ
ہوا اور دوسری صدی کے اکتالیسوین برس طبرستان فتح ہوا چھیالیسوین برس قبرس

جہاد ہوا اٹھاونوین برس مہدی بادشاہ ہوا اٹھاسٹھوین برس ہند مین سے اربد تلوار سے
فتح ہوا اٹہترسٹھوین برس اور اوسکے بعد روم مین بہت فتحین ہوئین اونتروین
برس ہارون رشید بادشاہ ہوا پچہترہوین برس شہر قبسہ امیر عبد الرحمن کے ہاتھ
پر فتح ہوا اکیاسیوین برس صفصاف کا قلعہ تلوار سے فتح ہوا اٹہاسیوین برس خزر
کے لوگ ارمنیہ پر نکلے اور مسلمانون کا خون بہایا اور مسلمانون پر ایسی بڑی مصیبت
پڑی کہ اسی پہلے اس طرح کی مصیبت سننے مین نہین آئی تھی پادری گاڈفری لکھتا
کہ مکہ اور مدینہ والون پر ترکیون کا پہلا حملہ آٹھوین صدی عیسوی کے اخیر مین ہوا
وہ لوگ ملک شمال یعنے اوتر سے جو بحیرہ خزر اور بحیرہ اسود کے بیچ مین ہے آئے
اور یہہ لوگ اوسوقت دین محمدی نہین رکھتے تھے مگر اونہون نے تھوڑے ہی عرصہ
کے بعد محمدیون کا دین اختیار کر لیا اگرچہ مسلمان اوسوقت اون سے دبے ہوئے تھے
مطلب یہہ ہے کہ اپنی خوشی سے ایمان لائے کسی کے ڈر اور زور سے نہین کیا یہان سے
وہ بات غلط ہوگئی جو نصرانی لوگ کہتے ہین کہ دین اسلام تلوار کے زور سے پہیلا ہے
کیونکہ اس دین مین وہ لوگ بہی داخل ہوئے جنہون نے مسلمانون پر غلبہ کیا تھا
دیکہو یوپ کی تاریخ پادری ریکاٹ صفحہ ۱۳۹ مولانا جلال الدین لکہتے ہین کہ ستاسیوین
برس روم کے بادشاہ نقفور نے صلح کا قول توڑا اور ہارون رشید کو [illegible] کاغذ
لکھ بھیجا ہارون رشید چلے اور شہر ہرقلہ پر اوترے بڑی لڑائی ہوئی [illegible] برس
مین ہارون نے ہرقلہ کو فتح کیا اور اپنی فوجین روم کی زمین مین پہیلائین شرحبیل
ابن معن نے صقالیہ کا قلعہ فتح کیا یزید ابن مخلد نے ملقونیہ کو فتح کیا حمید ابن معیوف
قبرس کیطرف چلے وہان ڈہا دیا اور جلا دیا اور سولہ ہزار کو قید کر لیا ترانوین برس
ہارون رشید نے انتقال کیا اور مامون رشید بادشاہ ہوا تیسری صدی کے
پندرہوین برس مامون رشید رومی نصرانیون پر جہاد کرنے چلے قرہ کا قلعہ تلوار
سے فتح کیا اور قلعہ ماجد کا فتح کیا پہر دمشق کیطرف چلے پہر سولہوین برس روم کیطرف
چلے اور کئی قلعے فتح کئے تیئیسوین برس معتصم بادشاہ نے رومیون پر بڑا جہاد کیا

اور اون کے ملک کو ویران کیا اور عموریہ کو تلوار سے فتح کیا اٹھتیسوین برس متوکل بادشاہ
کی وقت مین رومیون نے دمیاط کو آ پایا اور لوٹا اور جلایا اور چھ سو عورتون کو قید کر لیا
چھپنوین برس متوکل کا بیٹا معتمد بادشاہ ہوا اوسکی وقت مین زنگی لوگ بصرہ مین
داخل ہوے اور قتل کیا اور جلا دیا اور ویران کر دیا معتمد کی فوج نے اونپر بارہ برس جہاد
کیا سن ستر تک اونپر جہاد ہوتا رہا زنگیون کا سردار جسکا نام بہبود تھا سن ستر مین
مارا گیا ساٹھوین برس رومی نصرانیون نے شہر لولوہ لیلیا چھیاسٹھوین برس رومی
نصرانیون کی فوجین دیار بکر تک پہونچین اور لوگون کو قتل کیا اور جزیرہ اور موصل
کے لوگ بھاگ گئے ستترھوین برس رومی نصرانیون کی ایک لاکھ کی فوج طرسوس مین
اوتری محمدیون نے اونپر جہاد کیا اللہ نے بہت بڑی فتح دی اسی سال مین مہدی
عبید اللہ جو عبیدیون کا دادا ہے اوس نے یمن مین لوگون کو بلانا شروع کیا اٹھترھوین
برس تک بلاتا رہا اٹھترھوین برس قرمطی لوگ کوفہ مین ظاہر ہوئی وہ لوگ کہا کرتے تھے
یہ کہتے تھے کہ جنابت کا غسل واجب نہین اور شراب حلال ہے اور روزہ سال
بھر مین دو دن ہے نوروز کا دن اور مہرجان کا دن اور قبلہ اور حج بیت المقدس
کی طرف ہے اٹھاسیوین برس مستعصم بادشاہ ہوا اکیاسیوین برس رومیون کے
شہرون مین سے بکورہ فتح ہوا چھیاسیوین برس بحرین مین ابو سعید قرمطی ظاہر
ہوا اور بصرہ کو لوٹا اور بادشاہی فوج کو کئی بار بھگا دیا اٹھاسیوین برس ابو عبد اللہ
شیعی مغرب مین ظاہر ہوا اوسنے قوم کنانہ کو مہدی کی طرف بلایا وہ لوگ جمع ہوے
یہ عبیدیون کا پہلا ظہور ہے جو مصر کے بادشاہ ہوے نواسیوین برس مکتفی بادشاہ
ہوا اور یحیی قرمطی نکلا اوسنے شام کو گھیر لیا بادشاہی فوج اوسپر جہاد کرتی رہی یہانتک
کہ سن نوے مین مارا گیا پھر اوسکا بھائی اوسکی جگہہ سردار ہوا اوسنے شام مین فساد کیا اور
غلبہ کیا سن اکیانوے مین مارا گیا اسی سال مین انطالیہ جو اعظم سے روم کے
شہرون مین وہ تلوار سے فتح ہوا چھیانوے برس مقتدر بادشاہ ہوا اسی سال مین
مہدی ملک مغرب مین غالب ہوا اور افریقیہ کا حاکم بھاگ گیا اور ملک مغرب عباسی

بادشاہون کے ہاتھہ سے نکل گیا لب التواریخ والا پادری لکھتا ہے کہ آٹھوین اور نوین
صدی عیسوی مین نصرانیون کے ملک مین بت پرستی کی بابت بڑا ہی فساد اور جھگڑا
پہیلا کبھی بت بنائے گئے کبھی توڑے گئے پانچوین کی حکمت سے پہلے ہوا کہ جسم بنے
منع کر نیوالے دست بشمشیر ہو آگئے تھے اون تھوڑے ہزار ہا نصرانیون کسیطرف بہا گئے
اور اونسی ملکی سیاسی انتہائی کی ٹیک مین دارالسلطنت کے دروازے پر اور شہرون میں
تاخت و تاراج کی دہوم مچا دی آئے ایمان والو اس بیان سے معلوم ہوا کہ دوسری
اور تیسری صدی ہجری مین ہزارہا نصرانی لوگ محمدی ہو گئے مولانا جلال الدین
لکھتے ہین کہ چوتھی صدی کے دوسرے برس دیلم لوگ جو مجوسی تھے آگ کے پوجنے
والے تھے سید حسن ابن علی اطروش کے ہاتھہ پر مسلمان ہوئے پانچوین برس روم
کے بادشاہ نے قاصد بھیجے اور صلح کی درخواست کی اور مہدی کا بیٹا مصر پر غالب ہوا
بارہوین برس فرغانہ خراسان کے حاکم کے ہاتھہ پر فتح ہوا چودہوین برس رومی
نصرانی ملطیہ مین تلوار کے زور سے داخل ہوئے اور پندرہوین برس دمیاط مین
داخل ہوئے اور جمعہ مسجد مین ناقوس بجایا اور دیلم کے لوگ رے پر اور پہاڑون
پر غالب ہوئے اور بہت لوگ قتل ہوئے اور لڑکے ذبح کیے گئے سولہوین برس
قرمطی نے ایک مکان بنایا اور دارالہجرت اوسکا نام رکھا اور ان برسون مین اوسنے
بہت فساد مچایا اور مسلمانون کو قتل کیا بادشاہی فوج کئی بار بہاگی اور حج موقوف رہا
اور مکہ کے لوگ وہان سے سرک گئے اور رومی نصرانیون نے خلاط کیطرف قصد کیا
اور جمعہ مسجد سے منبر کو نکال لیا اور اوسکی جگہہ پر صلیب کو رکھا اسی سال مین
ابوطاہر قرمطی نے ذی الحج کی آٹھوین کو کعبہ کے پاس حاجیون کو قتل کیا اور لاشون
کو زمزم کے کوئین مین پہینک دیا اور وہ سیاہ پتھر جو کعبہ مین لگا ہوا ہے اوسکو توڑا
پھر اوسکو اوکھیڑ لیا وہ سیاہ پتھر قرمطیون کے پاس بیس برس سے زیادہ رہا اور
پچاس ہزار اشرفی اونکو دیتے رہے کہ یہہ پتھر ہمکو پھیر دو اون لوگون نے کسیطرح
نمانا انیسوین سال مین دیلمی لوگ دینور مین داخل ہوئے اور لوگون کو قتل کیا چینین

پس بادشاہی بندوبست بہت بگڑ گیا ہر طرف لوگ حاکم بن بیٹھے اور سنت کے بادشاہ
راضی باللہ کے ہاتھ مین فقط بغداد رہ گیا اور قرمطیون نے [illegible] کیا اور
اندلس مین امیر عبد الرحمن ابن محمد ثانی نے بہت ترقی کی [illegible] غلبہ کیا
اور غلبہ کر شوالون کی جڑ کھود دی اور مستقل فتح کی آگے سو برس متقی للہ ابراہیم
بادشاہ کیوقت مین رومی شہر ابی ارزن اور میافارقین اور نصیبین مین پہنچے
اور لوگون کو قتل کیا اونتالیسوین برس مطیع للہ فضل بادشاہ کیوقت مین سیاہ
پتھر اپنی جگہ پر رکھدیا گیا اور چاندی کے طوق سے باندھا گیا محمد ابن نافع
نے کہا ہے کہ مینے سیاہ پتھر کو دیکھا جب وہ اوکھڑا ہوا تھا تو سیاہی فقط اوسکے سر
مین تھی اور باقی سفید تھا ایکسو [illegible] صدی کے چوراسیوین برس فرنج یعنی فرنگی سقلیہ
کے ٹاپو پر غالب ہوئے اور [illegible] برس فرنگیون نے آکر طلیطلہ لے لیا اور پہلا شہر جو انھون
نے لیا وہ یہی ہے اور آخر جاب تک پہونچے اور اوس طرف کے شہرون کو غارت
کیا یہ فرنگیون کا شام مین پہلا غلبہ ہے بانوین برس مین فرنگیون نے بیت المقدس
پر قبضہ کیا اب بیان ہے کہ فرنگیون نے بیت المقدس مین ہزارون
مسلمانون کو قتل کیا اور شہر بار بار جہاد ہوتا رہا مولانا مجیر الدین حنبلی رح
جو نوین صدی مین تھے اونکی کتاب تاریخ بیت المقدس جو مصر مین چھپی ہے اوسمین
لکھا ہے کہ فرنگیون نے دس لاکھ کی فوج سے بیت المقدس کا قصد کیا اور بیت المقدس
کو چالیس اور کئی دن گھیرے رہے اور ایک ہفتہ بھر مسلمانون کو بیت المقدس مین
قتل کرتے رہے اور مسجد اقصی مین ستر ہزار سے زیادہ مسلمان قتل ہوئے اونمین
بہت پیشوا اور بزرگ اور عابد اور زاہد تھے جو اوس پاک مقام کے مجاور تھے پھر
فرنگیون نے سارے شہر کے مسلمانون کو مسجد کے اندر گھیرا اور شرط لگا دی کہ اگر
تین دن کے بعد نکلنے مین دیر لگاوینگے تو سب کے سب قتل کیے جاوینگے مسلمانون
نے جلدی جلدی نکلنا شروع کیا ہجوم کے باعث سے مسجد کے دروازون پر
بہت مر گئے اور فرنگیون نے صخرہ یعنی اوس بڑی چٹان کے پاس سے دو ہزار

چالیس قندیلین چاندی کی اور تئیس قندیلین سونے کی اور تنور چاندی کا لوٹ لیا اور
مسلمان لوگ ملک شام سے بھاگ کر ملک عراق کیطرف گئے اور بغداد مین رمضان
مبارک کے مہینے مین بادشاہ احمد مستظہر باللہ کیطرف فریاد کرنے کے لیے پہونچے
بغداد کے لوگ جمعہ مسجدون مین جمع ہوئے اور اللہ سے فریاد کی اور رودی اور
بادشاہ نے علماؤن سے فرمایا کہ شہرون مین جاؤ اور بادشاہون کو جہاد کی رغبت
دلاؤ امام ابو الوفا عقیلی رح اور بہت سے بڑے بڑے علما لوگون کو نصیحت کرنیکو
نکلے مگر کچھ فائدہ ہوا اور بیت المقدس اور اوسکی پاس کے شہر فرنگیون کے ہاتھ
مین آگیا نوے برس رہے ابن اثیر نے تاریخ کامل مین جو احوال لکھا ہے اوسکا پورا
بیان حضرت دانیال علیہ السلام کے پچھلے باب کی پیش خبری کے بیان مین ہوچکا ہے
اوسکا خلاصہ یہ ہے کہ فرنگیون سے بار بار جہاد ہوتا رہا یہانتک کہ چھٹی صدی کے چالیسوین برس
نورالدین بادشاہ نے جہاد شروع کیا اور برابر جہاد مین مشغول رہے باونوین
سال نورالدین نے فلیک باور اوسکا قلعہ لے لیا تاریخ کامل کا بیان ہے کہ اٹھاونوین
برس نورالدین نے اکراد کے قلعہ کو گھیرا اور چاہا کہ لے لیوے تو قصد تھا ایک دن
فرنگی اچانک پہاڑ کے پیچھے سے چڑھ آئے اور مسلمانون کو خبر نہ تھی اونہون نے
قتل کرنا شروع کیا نورالدین حمص کے قریب ایک مقام پر اوترے جو لڑائی کے
میدان سے بارہ کوس پر تھا وہان پھر لڑائی کا سامان کیا فرنگیون کا ارادہ تھا
حمص کو لے لین جب اونکو نورالدین کے لشکر کی خبر پہونچی وہ چلے گئے نورالدین
سے فقیر اون نے کہا کہ خرچ کی حاجت بہت ہے اون مین سے ایک نے کہا کہ آپ کی
شہرون مین بہت سی تنخواہین اور خیراتین ہین علماؤن اور فقراؤن اور صوفیون
اور قرآن پڑھنے والون پر اگر اسوقت اوس سے قوت حاصل کرتے تو بہت مناسب
تھا نورالدین غصہ مین آئے اور فرمایا قسم اللہ کی مین اللہ کی مدد کی امید فقط
انہین لوگون کے وسیلے سے رکھتا ہون کیونکہ تمکو فقط تمہارے کمزورون کے
وسیلہ سے رزق دیا جاتا ہے اور مدد دیجاتی ہے مین کیونکر ایسا کرون کہ اون

لوگون کا انعام موقوف کرون جو میری طرف سے اون تیرون سے لڑتے ہین جو کچھ
خدمت بجا لاتے ہین اپنے بچھونے پر سوتا ہوتا ہون اور وہ انعام اونکو دون جو میری
طرف سے ہر شب ہی لڑتے ہین جب مجھکو دیکھتے ہین اور اون تیرون کے ساتھ لڑتے
ہین کبھی پہنچتے ہین اور کبھی چوک جاتے ہین پھر فرنگیون نے نورالدین سے
صلح چاہی اونھون نے نہ مانا اونسٹھوین برس نورالدین نے قلعہ حارم کا گھیر لیا اور
خوب لڑائی فرنگیون سے جہاد کیا بہت فرنگی قتل ہوئے اور قید ہوئے دس ہزار سے
زیادہ قتل ہوئے اور اس سال مین قلعہ بانیاس کا جو دمشق کے قریب تھا نورالدین
نے فرنگیون سے لے لیا اکسٹھوین برس نورالدین نے منیطرہ کا قلعہ جو شام مین
ہے اسے فتح کیا کہ اونکی غفلت مین تھوڑے فوج کے ساتھ جاکر اونکو قتل کیا اور
قید کیا باسٹھوین برس نورالدین نے فوجین جمع کین اور فرنگیون کے شہرون مین
داخل ہوئے اور عرقیہ اور صافیتا کو فتح کیا چونسٹھوین برس فرنگیون کے بادشاہ
کی فوج شام سے مصر کیطرف چلی اور یہہ ظاہر کیا کہ ہم حمص کے ارادے پر جاتے
ہین نورالدین نے یہہ خبر سنکر فوجین جمع کین اور فرنگی مصر کیطرف گئے اور شہر
بلبیس کو لے لیا اور قتل کیا اور مصر کے کچھہ سردارون نے فرنگیون کو لکھہ بھیجا
تھا اور اونکو بلا بھیجا تھا وہ بلبیس سے مصر کیطرف گئے اور قاہرہ پر اوترے اور
اوسکو گھیر لیا وہان کے لوگ خوب لڑے اور شہر کو بچایا مصر کے حاکم عاضد نے
نورالدین سے فریاد کی اور عورتون کے بال خطون کے اندر بھیجے اور کہا یہ بال میری
عورتون کے ہین وہ تجھسے فریاد کرتی ہین کہ فرنگیون سے اونکو بچاؤ نورالدین
نے فوجین جمع کین اور اسدالدین شیرکوہ کو چھہ ہزار سوارون کے ساتھہ بھیجا
اور صلاح الدین یوسف جو شیرکوہ کا بھتیجا تھا اوسکو بھی ساتھہ کر دیا جب اسدالدین
مصر کے قریب پہونچے فرنگی ناامید ہوکر اپنے شہرون مین چلے گئے اسدالدین قاہرہ
مین پہونچے عاضد نے اونکو اپنا وزیر کیا پھر اسدالدین اسی سال مین جمادی الثانی
مین مر گئے عاضد نے اون کے بھتیجے صلاح الدین کو اپنا وزیر کیا پینسٹھوین برس

مصر کے شہروں میں سے دمیاط کو فرنگیوں نے گھیر لیا صلاح الدین نے فوجیں جمع کیں
اور نور الدین کو اپنی مصیبت سے خبردار کیا نور الدین نے لگاتار فوجیں بھیجیں
اور خود نور الدین نے شام میں فرنگیوں کے شہروں کو خوب طرح لوٹا تب فرنگی دمیاط
سے ناامید ہو کر شام کی طرف پلٹ آئے اور اس سال میں نور الدین نے فرنگیوں
کا شہر کرک گھیر لیا فرنگی جمع ہو کر لڑنے آئے جب نور الدین اون کے قریب پہونچے
تو غائب ہوگئے اور نور الدین عشترا پر اوترے اور شہاب الدین الیاس جو قلعہ
بیرہ کے حاکم تھے وہ دو سو سواروں کے ساتھ نور الدین کی طرف چلے جب لبوہ
میں پہونچے جو بعلبک کے علاقہ میں ہے وہاں اونکو فرنگیوں کے تین سو سوار
کہ جو مسلمانوں کو لوٹنے چلے تھے ملے اور خوب طرح لڑائی ہوا فرنگی بھاگے اور بہت
قتل ہوئے اور قید ہوئے اور شہاب الدین اونکے سروں کو اور قیدیوں کو لیکر
نور الدین کے پاس پہونچے چھیاسٹھویں برس نور الدین کو خبر ہوئی کہ اون کے
بھائی قطب الدین مودود جو موصل کے حاکم تھے وہ مر گئے اور اون کے بیٹے
سیف الدین غازی موصل کے حاکم ہوئے اور فخر الدین عبد المسیح اون کے
ساتھ قائم ہوا نور الدین نے کہا کہ میں اپنے بھائی کے اولاد کا بندوبست کرونگا
وہ چلے اور فرات کے پار ہوئے اور رقہ کو لے لیا پھر خابور کو اور نصیبین کو اور
سنجار کو لے لیا اور موصل تک پہونچے اور موصل کے پورب طرف ننیوی کے قلعہ
پر اوترے سیف الدین نے ہمدان اور اصفہان وغیرہ کے حاکم اتابک شمس الدین
سے مدد مانگی اوسنے نور الدین کو کہلا بھیجا کہ تم موصل کو مت چھیڑو نور الدین نے
قاصد سے کہا کہ اپنے صاحب سے کہدیجیو کہ میں اپنے بھائی کی اولاد کا تجھسے زیادہ
سنوارنے والا ہوں تو اسمیں دخل مت دے اور جب اونکی شہروں کو میں سنوار
لونگا تب ہمدان کے دروازے پر تجھسے باتیں ہونگی کیونکہ تو نے بڑا ایسا ملک پایا اور سر
حدوں کو خالی چھوڑ دیا کہ وہاں گرج کا غلبہ ہوگیا اور میرے پاس تیرے ملک کی
چوتھائی کے برابر ہے اور میں فرنگیوں سے لڑتا ہوں جو تمام جہان سے بڑھکر بہادر

اور فسی مین اشرفی کے قریب حاصل ہوتا تھا جب یوحنی نے اوسکو تھوڑا سمجھا تو کہا میرے
پاس فقط یہی ہے اور سب جو میرے ہاتھہ مین ہے مین اوسمین مسلمانون کا داروغہ
ہون مین اوسمین چوری نہین کرونگا اور تیرے واسطے جہنم کی آگ مین نہین
جاونگا اور وہ رات کو بہت نماز پڑھتے تھے سن ستر مین صلاح الدین مصر سے دمشق
مین گئے اور کہا مین صالح بادشاہ کا غلام ہون اوسکی مدد اور خدمت کے لئے
آیا ہون پھر صلاح الدین نے حلب کو گھیر لیا وہان کے لوگ لڑنے کو نکلے ملک
صالح کی فوج سے اور صلاح الدین سے لڑائی ہوئے اور اکثر ملک شام صلاح الدین
کے قبضہ مین ہوگیا حمص اور بعلبک کو لے لیا پھر صلاح الدین مین اور صالح بادشاہ
مین صلح ہوگئی کچھہ ملک اونکی پاس رہا کچھہ انکی پاس رہا تہتر مین برس شمس الدین
محمد جو بعلبک کے حاکم تھے اونکو خبر ہوپہنچی کہ فرنگیون نے بعلبک کے علاقون کو
لوٹ مار مچائی شمس الدین نے جاکر بہت فرنگیون کو قتل کیا اور صلاح الدین
پاس بھیجا پانچتر مین برس صلاح الدین فوجون کے ساتھہ عسقلان تک
پہونچے اور فرنگیون کو قتل کیا اور رملہ تک پہونچے اسکا ایک فرنگی آپہونچی صلاح الدین
کا بھتیجا خوب لڑا اور شہید ہوا مگر مسلمان بھاگے اور صلاح الدین مصر کیطرف
چلے گئے فرنگیون نے ملک کا خالی ہونا غنیمت جانا اور شہر حماۃ کو گھیر لیا اور شدت
کی لڑائی کی شہر والے بھی خوب لڑے فرنگی بہت قتل ہوئے اور ناامید ہوکر بھاگے
چوہتر مین برس فرنگیون کی بڑی فوج نے شہر حماۃ پر قتل کرنا اور لوٹنا شروع کیا
شہر والے تھوڑے تھے اونہون نے اللہ پر بھروسا کرکے خوب جہاد کیا اللہ نے
اونکو فتح دی فرنگی بھاگے اور بہت قتل ہوئے اور صلاح الدین مصر سے آچکے تھے
اور حمص کے میدان مین تھے فرنگیون کے سر اور قیدی اونکی پاس بھیجے گئے اسی
سال مین فرنگیون نے دمشق کے علاقہ مین قتل اور غارت کیا صلاح الدین نے
اپنے بھتیجے فرخ شاہ کو بھیجا وہ فوج کے ساتھہ گئے اور خوب جہاد کیا اور فرخ شاہ خود
آپ لڑے فرنگی بھاگے اور اونکی کئی سردار قتل ہوئے اوہنفری جو بڑا بہادر تھا

وہ تمام ہوا اور فرنگیون نے بانیاس کے قریب حضرت یعقوب علیہ السلام کے گہر کے پاس
ایک قلعہ بنایا تھا صلاح الدین اوس طرف چلے اور قلعہ کو گہیر لیا اور فرنگیون سے لڑے
پہر جہاد ہر برس شروع ہوا اور وہ بانیاس مین رہے اور ایک فوج دشمنون سے
لڑتی تہی اور انکی ایک فوج جاتی تہی کہ فرنگی نکل پڑے صلاح الدین فوجین لیکر
پہونچے اور فرنگیون پر خوب جہاد کیا اللہ نے مسلمانون کو فتح دی اور فرنگیون
کو شکست دیا اور صلاح الدین بانیاس کیطرف آئے اور قلعہ کو گہیر لیا اور خوب جہاد
کیا اور قلعہ کو قبضہ مین لیا اسی برس کرک کا حاکم فرنگی جو مسلمانون
کا بڑا دشمن تہا اوسنے قصد کیا کہ مکے جا کر کعبہ کیطرف چلے اور وہان سے مدینہ شریف
کیطرف جاوے فرخ شاہ جو صلاح الدین کے نائب تہے اونہون نے دمشق کی فوجین
جمع کین اور اوسکی شہر پر جا کر اوسکو لوٹا اور ویران کیا تب وہ حاکم اپنے ارادہ سے
باز رہا اسی سال مین صالح بادشاہ نے انتقال کیا اور اون کے چچا کے بیٹے
عزالدین مسعود حلب کے حاکم ہوگئے اونہون نے حلب عماد الدین کو سونپ دیا
اٹہتر برس مین صلاح الدین مصر سے شام کیطرف چلے جب ایلہ پر پہونچے سنا
کہ فرنگی لڑنے پر طیار ہین تب اونہون نے اونکی شہرون کے کنارون کو غارت کیا
اور شہر کرک اور شوبک مین بہت غارت کیا کوئی فرنگی اونکی طرف نہ نکلا اسی سال
مین فرخ شاہ نے فرنگیون کے شہرون کو لوٹا اور دبوریہ اور اوسکی پاس کے
گانوون کو لوٹا اور بہتونکو قتل کیا اور شقیف کو فرنگیون سے لے لیا مسلمانونکو اوس سے
بڑی ایذا پہونچتی تہی اس فتح پر مسلمانونکو بڑی خوشی ہوئی اور جب صلاح الدین
دمشق مین پہونچے وہان سے طبریہ کا ارادہ کیا فرنگی فوجین لیکر آئے طبریہ مین
اوترے صلاح الدین نے فرخ شاہ کو بیسان کیطرف بہیجا اونہون نے وہان جا کر
بہت کثرت سے قتل کیا اور قید کیا اور عرب لوگ آئے اونہون نے جبین اور
لجون کو اور اوس اطراف کو لوٹا یہان تک کہ مرج عکا کے قریب پہونچے اور فرنگی
جبل کوکب کے نیچے اوترے صلاح الدین کے دونون بہتیجے تقی الدین عمر اور عزالدین

فرخ شاہ نے اونپر حملہ کیا اور خوب جہاد کیا فرنگی چلے گئے صلاح الدین پھر دمشق مین آئے
پھر وہان سے بیروت کیطرف چلے اور اوسکے شہر کو لوٹا اونکو خبر پہونچی کہ فرنگیون کا ایک
جہاز دمیاط کیطرف آپڑا اور مسلمانون نے اونکو قید کر لیا اور بہت فرنگی ڈوب گئے اور
قیدی ایک ہزار چھہ سو تھے مولانا محی الدین اپنی تاریخ بیت المقدس مین لکھتے ہین
کہ اسی سال مین وہ فرنگی جو کرک اور شوبک مین رہتے تھے اونھون نے یہ ارادہ
کیا کہ جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے مدینہ کیطرف جاوین اور آپکا جسم پاک اپنے
شہرون مین اوٹھا لاوین اور اپنے پاس دفن کرین اور مسلمانون سے جب کچھ
انعام لے لین جب اونکو زیارت کرنے دین فرنگی اس ارادہ پر مدینہ شریف کیطرف
چلے برنس ارناط جو کرک کا حاکم تھا اوسنے جہاز بنائے اور دریای قلزم مین لے گیا
اور لوگون کو اوسمین سوار کیا صلاح الدین بادشاہ حوران مین تھے جب اونکو یہہ
خبر پہونچی سیف الدولہ جو مصر مین اونکے نائب تھے اونکو لکھا بھیجا کہ امیر حسام الدین
کو فوج کا سردار کرکے دشمنون کے پیچھے بھیجو وہ امیر فوج لیکر پہونچی اور فرنگیون کو جا کر
پکڑا اور اوسمین اور مدینہ شریف مین ایک دن کا رستہ رہگیا تھا وہ تین سو کئی فرنگی
تھے اور کتنے عرب بدوین سے پھر گئے تھے اونکے ساتھ تھے وہ عرب سب بھاگ گئے اور
فرنگی ایک پہاڑ پر چڑھ گئے جہان چڑھنا مشکل تھا امیر حسام الدین دس آدمیون کے
ساتھ اوس پہاڑ پر چڑھ گئے اور اونکو قید کر لیا اور اونکو قاہرہ تک پہونچایا دو مرد
جو فرنگیون کے سردار تھے اونکو منی مین بھیجا وہ وہان قربانی کیطرح ذبح کئے گئے اور
باقیون کو درویشون نے اور علماؤن نے اور دین دارون نے اپنے ہاتھون سے
قتل کیا تاریخ کامل مین ہے کہ اسی سال مین برنس نے جو کرک کا حاکم تھا اوسنے ایک
فوج ایلہ کے دریا پر قائم کی اور ایک فوج عیذاب کیطرف چلی اور مسلمانون کے جہاز
کو لوٹا مصر مین صلاح الدین کے بھائی ابوبکر ابن ایوب نے ایک فوج طیار کی اور
اوسکو ایلہ پر بھیجا اور کچھ فرنگیون کو قتل کیا باقیون کو قید کر لیا اور عیذاب کیطرف
چلے وہان اونکو نہ پایا وہ اور جگہہ چلے گئے تھے اور مکہ اور مدینہ کیطرف کا ارادہ رکھتے تھے

تب اوسنے چہاپا کیا اور دریای نیل اور جوزا کی کنارے تک پہونچی اونکو جزیرہ کے کنارے پر پایا
اور اوسپر خوب جہاد کیا اور اکثرون کو قتل کیا اور باقیون کو قید کیا اور بعضون کو مصر
مین بہیجا تاکہ وہان فتح کی خبر جاوے پانسو اڑسٹہوین برس مسلمانون کی ایک فوج مصر
سے سکندریہ مین چلے فرنگیون کا ایک جہاز ہاتھ لگا اوسپر خوب جہاد کیا اللہ نے مسلمانون
کو فتح دی اسی سال مین فرنگیون کی ایک فوج مصر کیطرف لوٹنے کو چلی تھے مسلمان
اونسے لڑنے چلے فرنگی ایک پانی پر اوترے اور مسلمان پیاس سے مرنے کے قریب
ہوگئے تھے دیکہا کہ فرنگیون نے پانی پر قبضہ کرلیا ہے اللہ تعالی نے اپنے فضل و
کرم سے ایک بڑا ابر دہٹایا اور اوسپر مینہہ برسایا اونہون نے خوب جنگ کرلیا اور وہ
دونون لشکر لڑہی رہے تھے جب مسلمانون نے یہہ دیکہا اونکے دل قوی ہوگئے اور
اللہ پر بہروسا کرکے خوب جہاد کیا اللہ نے اونکو فتح دی فرنگیون کو قتل کیا اور
لوٹا اسی سال مین صلاح الدین فوجین لیکر نہر اردن کے پار ہوگئے وہان کے
لوگ چہوڑکر بہاگ گئے صلاح الدین نے بیسان کا قصد کیا اور اوسکو لوٹا
فرنگی جمع ہوکر آئے جب اونہون نے لشکر اسلام کی کثرت دیکہی لڑائی کے لیے
نہین نکلی مسلمان پلٹ آئی اور علاقون کو لوٹا اور بہت لوٹین لیکر اپنے شہرون
کیطرف پلٹ آئے اور شہر کرک پر جاکر خوب جہاد کیا پہر شہر نابلس کیطرف چلے
اور راستے کے سب شہرون کو لوٹا اور نابلس مین قتل کیا اور قید کیا وہان سے
سبسطیہ کیطرف چلے وہان حضرت زکریا علیہ السلام کی درگاہ ہے اور وہان
کچھ مسلمان قید تھے اونکو چہوڑایا اور جینین کیطرف چلے اور اوسکو لوٹا اور دمشق
مین پلٹ آئے اور برنس ارباط جو کرک کا حاکم تہا مسلمانون کا بڑا دشمن
تہا جب صلاح الدین نے بار بار اوسکو گہیرا اوسنے صلح چاہی صلاح الدین نے
صلح کرلی پہر جب بیاسیوان برس ہوا اوسنے مسلمانون کا ایک بڑا قافلہ لوٹ
لیا صلاح الدین نے منت مانی کہ اگر قابو پاؤنگا اوسکو قتل کرونگا تراسیوین
برس صلاح الدین نے تمام شہرون سے جہاد کے لئے لوگ بلائے اونکو خبر پہونچی

کہ برنس حاجیون کے پکڑ لینے کا ارادہ رکہتا ہے صلاح الدین بصری کیطرف چلا اور وہان
سے کرک اور شوبک وغیرہ کیطرف فوجین بہیجین اونہون نے شہرون کو لوٹا اور سب
اونکو روک نہ سکا اور صلاح الدین نے اپنے بیٹے افضل کو ایک اور فوج دیکے ساتہہ روانہ کیا
بہجا وہ صفوریہ پر جا پہونچے وہان فرنگیون سے بڑی لڑائی ہوئی اللہ نے مسلمانون کو
فتح دی اور فرنگی بہاگے اور بہت قتل ہوئے اور باقی قید ہوئے پہر صلاح الدین
طبریہ پر پہونچے اور خوب جہاد کیا اور شہر لے لیا اور لوٹ لیا اور مسلمان ایک پانی پر
اوترے فرنگیون پر پیاس نے غلبہ کیا مسلمان رات بہر اللہ اکبر اور لا الہ الا اللہ کہتے رہے
صبح کو خوب فرنگیون پر جہاد کیا اور اونکو گہیر لیا باقی فرنگی حطین کیطرف ایک ٹیلے پر
چڑھ گئے اونپر ہر طرف سے جہاد ہوا اونکا بادشاہ اور اوسکا بہائی اور برنس قید کیے گئے
اور بہت کثرت سے فرنگی قتل ہوئے اور قید ہوئے اور سن چار سو اکانوے مین جب
فرنگی لڑنے نکلے تہے اوسوقت سے ابتک ایسی شکست اونپر نہین پڑی تہی صلاح الدین
نے برنس کو اپنے ہاتہہ سے قتل کیا اور کہا کہ مینے منت مانی تہی کہ اگر اوس پر قابو پاؤنگا
اوسکو قتل کرونگا پہر صلاح الدین طبریہ کیطرف آئے اور کچہہ قیدیون کو دمشق مین بہیجدیا
اور کچہہ قیدیون کو قتل کیا اب یہان سے تاریخ کامل کا بیان جو بہت پہیلاؤ کے ساتہہ ہے
اور اوسکو مولانا مجیر الدین نے مختصر کرکے لکہا ہے وہ مولانا مجیر الدین کی کتاب سے
لکہا جاتا ہے صلاح الدین پہر عکا کیطرف آئے اور لڑائی پر مستعد ہوئے شہر والون
نے امان مانگی اونکو امان دی اور امیرون کو جدا جدا پاس کے شہرون پر بہیجا
مظفر الدین اربد کے حاکم ناصرہ پر پہونچے اور اوسکو فتح کیا اور لوٹا اور مردون
اور عورتون کو قید کر لیا اور بدر الدین کچہہ امیرون کے ساتہہ قیساریہ پر پہونچے اور
اوسکو تلوار سے فتح کیا اور حسام الدین نابلس کیطرف چلے اور سبسطیہ تک پہونچے
اور اوس پر قبضہ کر لیا اور حضرت زکریا علیہ السلام کی درگاہ کو پایا کہ دیریون نے
اوسکو گرجا گہر بنا لیا تہا بادشاہ نے جیسی درگاہ پہلے تہی ویسی پہر بنا دی پہر نابلس
کا قصد کیا اور اوسکو گہیر لیا یہان تک کہ وہان کے لوگون نے امان مانگی پہر

شہر سونپ دیا اور نابلس اور اوسکی علاقی سب حسام الدین کے قبضہ مین آ گئے اور وہان بہت اکثر لوگ مسلمان تھے اور فرنگیون کے ہاتھہ سے بُری مصیبت مین تھے اور طفول بہت اچھا قلعہ تہا وہ قلعہ بھی اون لوگون نے بادشاہ کے حوالے کر دیا اور اوس نواح مین جو کچھہ تھا جیسے وبوریہ اور حیبین اور دربین اور رطوالیہ اور لجون اور بیسان اور فیوانتی اور سکی جو کچھہ طبریہ مین ہے وہ سب حوالے کر دیا پھر بادشاہ نے اپنی بھتیجی تقی الدین کو قلعہ تبنین پر بھیجا تقی الدین نے جاکر اوسکو گھیر لیا وہان والون نے امان مانگی اور قلعہ کو خالی کر دیا پھر بادشاہی لشکر کے کچھہ لوگون کے ساتھہ صور کیطرف چلے گئے اور بادشاہ صیدا پہونچا اور وہان کے حاکم نے کنجیان بھیجدین اور شہر خالی کر دیا بادشاہ نے اوسپر قبضہ کر لیا اسلام کے جہنڈے وہان کھڑے ہوئے جمعہ اور جماعت قایم ہوئے پھر بادشاہ بیروت کیطرف چلے وہان والون نے امان مانگی بادشاہ نے امان دی اور دمشق سے قایض کے بیٹے صفی کا خط اون پاس پہونچا اوسمین لکہا تھا کہ جبیل کا حاکم شہر سونپی دیتا ہے اور کہتا ہے مجکو چھوڑ دو وہ قید مین تھا بادشاہ نے حکم دیا کہ اوسکو حاضر کرو وہ حاضر کیا گیا اوسنے شہر سونپنے کا اقرار کیا بادشاہ نے اوسکو چھوڑ دیا اور صیدا اور بیروت اور جبیل کے اکثر لوگ مسلمان تھے اور فرنگیون کے ساتھہ رہنے سے بڑی ذلت مین تھے اللہ نے اونکو اس مصیبت سے نکالا اور کافرون مین سے جو کوئی امان مانگتا تھا وہ صور کیطرف جاتا تھا وہ اونکا گھر ہو گیا جو جو شہر فتح ہوئے وہان کے لوگ سب صور مین جمع ہو گئے اور مرکیس بہت بڑا ڈھیٹ کافر تھا وہ صور تک پہونچا اور یورپ تک اپنی قاصد بھیجی کہ فوجین جمع کرو اور خندق کھودنا شروع کیا جب بادشاہ نے بیروت اور جبیل کو فتح کر کے فراغت پائی پلٹتی مین صیدا صرفند پر اونکا گذر ہوا اور صور کیطرف آ گئے اور اپنے بھائی سے ملے اور عسقلان پر اوترے اور اوسکو گھیر لیا اور خوب لڑائی ہوئے پھر نصرانی لوگ عسقلان کے دے دینے پر راضی ہوئے اور بادشاہ نے عسقلان کے طرف جانے مین رملہ اور یبنا اور بیت اللحم اور بلد الخلیل کو لے لیا تھا بادشاہ وہان ٹھیرگئے

رہی یہانتک کہ قلعہ دارروم اور غزّہ اور نطرون اور بیت جبرئیل پر قبضہ کرلیا اب یہہ بیان ہے کہ اللہ
نے مسجد بیت المقدس اور شہر یروشالم اور صیہون پھر محمدیون کو دیدیا مولانا مجیر الدین
لکھتے ہین کہ صلاح الدین بادشاہ نے عسقلان سے بیت المقدس کی طرف کوچ کیا
شہر بیت المقدس مین جو فرنگی تھے اونکو خبر پہونچی اون کے دل مین بڑا ہڑ کا
پڑگیا فرنگیون کے رئیسون مین سے وہان بالیان تھا بیٹا بارزان کا بادشاہ پچھم کیطرف
سے اتوار کے دن رجب کی پندرہوین کو شہر بیت المقدس پر اوترے اور شہر مین اوس
دن ساٹھ ہزار لڑنے والے فرنگی تھے وہ بہت شدت سے لڑے رجب کی بیسوین کو
بادشاہ اوترکیطرف گئے اور منجنیق یعنے گوپہن کھڑے کیے اور اون کو پھینکا یہانتک
کہ اکثر دیوارین ڈہہ پڑین پھر مسلمانون نے دیوارون کو وادی جہنم کیطرف سے
کہودا اور بڑی لڑائی ہوئے فرنگیون مین سے باررزان کا بیٹا امان مانگنے کو نکلا بادشاہ
نے فرنگیون سے صلح کرلی اور جمعہ کے دن نماز کے وقت رجب کی ستائیسوین کو فرنگیون
نے مسلمانون کو شہر سونپ دیا اور سوال کیا کہ ہم یہان رہین اور جزیہ دین
اور تمہاری پناہ مین داخل ہون بادشاہ نے مان لیا جب شہر بیت المقدس پر
بادشاہ کا قبضہ ہوگیا بادشاہ نے حکم کیا کہ محراب کو ظاہر کرو اور نصرانیون نے محراب
کے آگے ایک دیوار کھڑی کردی تھی اور قبلہ کی پچھم کیطرف ایک بڑا گھر اور ایک
گرجا بنایا تھا بادشاہ نے محراب کے آگے کی سب عمارتین ڈہادین اور منبر
کھڑا کیا اور محراب کو ظاہر کیا اور کھنبون کے بیچ مین جو کچھ اونہون نے بنایا تھا
سب توڑ ڈالا اور مسجد مین فرش بچھائے اور قندیلین لٹکائین اور بادشاہ عادل
نورالدین شہید نے حلب مین ایک منبر بنایا تھا اور کہہ دیا تھا کہ یہہ بیت المقدس
کے لئے ہے صلاح الدین بادشاہ نے وہ منبر منگایا اور اوس کو مسجد اقصی مین رکھا
مولانا مجیر الدین فرماتے ہین کہ وہ ہمارے زمانہ مین موجود ہے اور صخرہ پر یعنے اوس
بڑے چٹان پر فرنگیون نے ایک گرجا بنایا تھا اور اوس مین تصویرین بنائی
تھین بادشاہ نے او[illegible] نے عمارت کو توڑ ڈالا اور جیسے پہلے تھا ویسا ہی پھر بنا دیا اور [illegible]

ایک امام اچھا پڑھنے والا وہان مقرر کیا اور بڑی چٹان مین اور مسجد اقصی کے محراب مین بہت قرآن شریف رکھدئی اور بڑی چٹان کے واسطے اور مسجد اقصی کے واسطے خادم مقرر کئی پھر بادشاہ نے عمارت بنانا شروع کیا اور مسجد اقصی کا محراب سنگ رخام سے بنوایا اور اوس پر سنہرے نگون مین یہہ لکھا جو پینے پڑھا ہے بسم اللہ الرحمن الرحیم حکم کیا اس پاک محراب کے نئی سرے سے بنانے کا اور مسجد اقصی کے بنانیکا جسکی بنیاد اللہ کے ڈرکے اوپر ہے اللہ کے بندی اور اوسکے دوست یوسف نے جو ایوب کا بیٹا ہے بادشاہ ناصر صلاح الدنیا والدین جس وقت اللہ نے اوس کے ہاتھہ پر اوسکو فتح کیا سن پانسو تراسی مین اور وہ اللہ سے مانگتا ہے کہ اللہ اوسکو اس نعمت کی شکر کی توفیق دے اور اپنی بخشش اور رحمت کا بڑا حصہ دے فائدہ حقیقت مین مسجد اقصی اور بیت المقدس ساری مسجد کا نام ہے اس مسجد کے اندر جو ایک جمعہ مسجد ہے جس مین منبر اور محراب ہے اور اوس کو لوگ مسجد اقصی بولتے ہین یہان اوسی کا ذکر ہے اور بیت المقدس کا لفظ ساری شہر کے حق مین بھی بولا جاتا ہے مولانا جلال الدین رح نے بھی فضائل بیت المقدس مین اس فتح کا احوال بڑی دھوم سے لکھا ہے اور لکھا ہے کہ جس دن یہہ پاک شہر فتح ہوا قاضی محیی الدین رح جو حضرت عثمان رض کی نسل مین تھے اونہون نے صلاح الدین بادشاہ کے حکم سے خطبہ سنایا اور بہت کچھہ فضیلتین اس پاک شہر کی اور اوس پاک مسجد کی بیان فرمائین وہ خطبہ مولانا نے نقل کیا ہے اوس کا خلاصہ یہہ ہے کہ پہلے قرآن کی آیتین پڑھین جن مین اللہ کی تعریف ہے پھر کلمہ شہادت کا پڑھکر چارون اصحابون کی تعریف کرکے فرمایا اے لوگو تم خوشی کرو کہ اللہ تم سے بہت خوش ہوا اور اللہ کا شکر کرو کہ اللہ نے اس پاک شہر کو کافرون کے ہاتھہ سے چھوڑا کر تمکو دیا یہہ وہ مقام ہے جہان سے تمہاری نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو معراج ہوا اور یہہ مقام پیغمبرون اور اولیاؤن کا ہے یہان پیغمبر دفن ہوئے ہین یہان اللہ کا پیغام اوترا ہے یہہ وہ مسجد ہے جہان رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے پیغمبرون اور فرشتون کے ساتھہ نماز پڑھی ہے یہہ وہ شہر ہے جہان اللہ نے اپنی بندے اور پیغام پہونچانیوالے

عیسیٰ علیہ السلام کو بھیجا اگر تم اللہ کے پسند کیے ہوئے نہوتے تو تمکو یہہ فضیلت نہ دیتا تم وہ
لوگ ہو کہ تمہارے ہاتھہ پر حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزے ظاہر ہوئے اب تم
اس نعمت کی اچھی طرح قدر کرو اور اللہ کا شکر ادا کرو یہہ وہ فتح ہے جس مین آسمان
کے دروازے کھولے گئے اور فرشتے خوش ہوئے اور پیغمبرون کی آنکھین ٹھنڈی ہوئین
اے اللہ کے بندو اللہ کی خوشی کے واسطے اپنی جان بیچو اور خبردار یہہ خیال مت کیجیو
کہ یہہ فتح تمہاری تلوارون کے زور سے ہوئی ایسا نہین ہے قسم اللہ کی مدد فقط
اللہ کیطرف سے ہے جو زبردست ہے حکمت والا ہے اے اللہ کے بندو ایسا نہو
کہ اتنا بڑا نیک کام کرکے کوئی بڑا گناہ کرو اور خبردار جہاد مین مشغول رہو اور پاک
زمین کو ان ناپاکیون سے پاک کرو مولانا مجیر الدین لکھتے ہین کہ ایوب کی اولاد مین جو بادشاہ
تھے اونہون نے مسجد اقصیٰ مین اچھے اچھے کام کیے اونہین مین سے ہین بادشاہ
عادل سیف الدین ابوبکر جو صلاح الدین کے بھائی تھے اور تقی الدین عمر ابن
شاہنشاہ نے اچھا کام کیا صخرہ کے قبہ مین ایک جماعت کے ساتھہ حاضر ہوئے
اور اوس کی زمین کو اپنے ہاتھہ سے جھاڑا پھر اوس کو پانی سے کئی بار دھویا پھر
پانی کے بعد گلاب سے دھویا اور اوسکی دیوارون کو پاک کیا اور دھویا اور دیوارون
پاس خوشبو سلگائی پھر بہت سا مال محتاجون کو بانٹا اور اسی طرح بادشاہ افضل نور الدین
علی نے اور بادشاہ عزیز عثمان نے اس پاک مقام مین طرح طرح کے حسنات اور
خیرات کئی ہین اور وہ جو حضرت داؤد علیہ السلام کا محراب ہے جو مسجد اقصیٰ سے
باہر شہر کے دروازے کے پاس ایک قلعہ مین ہے حاکم اس قلعہ مین رہا کرتا تھا
اور یہہ دروازہ قدیم سے باب المحراب کہلاتا تھا اب باب الخلیل کہلاتا ہے بادشاہ نے
اوس محراب پاک کی بڑی خدمت کی ایک امام کو اور اذان کہنے والون کو اور خادمون
کو وہان مقرر کیا اور سب مسجدون اور درگاہون کے بنانیکا حکم کیا اور یہہ قلعہ جس
جگہہ پر ہے وہان حضرت داؤد علیہ السلام کا گھر تھا اور بادشاہ عادل یعنے سیف الدین
صہیون کے گرجے مین اور اون کی فوجین اپنے خیمون مین اوسکے دروازے پر اوتری

ہوئی تہین فائدہ پہلے یہی قلعہ صیہون کہلاتا تھا جب حضرت داؤد علیہ السلام یہان آکر رہے تب سے سارا شہر یروشالم صیہون کہلایا مولانا مجیرالدین فرماتے ہین کہ بادشاہ نے اپنے رفیق علماؤن سے مشہورہ پوچھا کہ ایک مدرسہ شافعی علماؤن کے واسطے اور ایک سرا صوفیون اور درویشون کے لئے بنائی جاوے وہ گرجا جو صندحنہ کہلاتا ہے اور لوگ کہتے ہین کہ اوس مین حضرت مریم کی مان حنّہ کی قبر ہے اور وہ گرجا باب الاسباط کے پاس ہے اوسکو مدرسہ بنایا اور وہ جو نصاریٰ کے سردار کا گھر تھا اور وہ قمامہ کے گرجا کے قریب تھا اوسکو سرا بنایا اور اچھی اچھی خیراتین وہان مقرر کین اور قمامہ کا گرجا بند کردیا اور نصاریٰ کو اوس کی زیارت سے روک دیا بعضون نے کہا تھا کہ اسکو ڈہا دو اور بعضون نے کہا مت ڈہاؤ کیونکہ حضرت عمر رض نے جب بیت المقدس کو فتح کیا تھا اس گرجے کو نہین ڈہایا تھا فائدہ یہہ گرجا اوس مقام مین تھا جہان وہ شخص سولی دیا گیا جس کی صورت حضرت عیسےٰ علیہ السلام کی سی ہوگئے تھے مولانا جلال الدین رح لکھتے ہین کہ لوگون نے جب بیت المقدس کے فتح ہونے کی خبر سنی دور دور کے رستون سے زیارت کے لیئے آئے اور بیت المقدس سے کعبہ شریف کا احرام باندہا اب یہہ بیان ہے کہ صلاح الدین وغیرہ نے شام کے اور شہرون پر جہاد کیا مولانا مجیرالدین رح لکھتے ہین کہ صلاح الدین بادشاہ بیت المقدس مین رہے اور جو قلعے وہان باقی تھے اونپر قبضہ کیا پھر رمضان مین صور تک پہونچے اور اوس کو گھیر لیا اور کام مشکل پڑگیا اور فتح مشکل ہوگئی اور خبر آئے کہ ہرنین کا قلعہ فتح ہوا پھر بادشاہ عکا کیطرف تشریف لے گئے اور دار الاسبتار کو آدہا صوفیون کے واسطے سرا بنایا اور آدہا علماؤن کیواسطے مدرسہ بنایا اور بڑے پادری کے گھر کو غریبون کا دار الشفا بنایا پھر چھٹی صدی کا چوراسیوان برس شروع ہوا تب بادشاہ چلے اور قلعہ کوکب کیطرف اوترے اور بہاءالدین قراقوش کو حکم کیا کہ عکا کو بناؤ اور آدمیون سے اور مال سے اونکو مدد دی بہاءالدین نے عکا کا بنانا اور اوسکی دیوارون کا مضبوط کرنا شروع کیا

پھر بادشاہ نے عورہ کا قلعہ فتح کیا پھر انطرطوس کو لوٹا اور وہان کے لوگون کو قید کیا پھر جبلہ
کو گھیرا وہان کے لوگون نے امان مانگے اور مسلمانون کو شہر سونپ دیا پھر لاذقیہ
فتح کیا پھر صہیون کو گھیرا اون لوگون نے امان مانگے اور شہر سونپ دیا اور بادشاہ
نے بہت قلعے فتح کیے اللہ نے ہر جگہہ محمدیون کو فتح دے پھر ستاسیوین برس فرنگیون
نے غلبہ کر کے عکا کو مسلمانون سے لے لیا اور فرنگے یافا مین اوترے وہ ایک
شہر ہے بیت المقدس اور عسقلان کے بیچ مین اور بادشاہ نے اوس کو
یعنی عسقلان کو ڈھا دیا کیونکہ اوسکو بچا نہ سکے اور وہ بڑا عمدہ شہر تھا سو ویران
ہو گیا پھر بادشاہ نے لُدّ کو اور قلعہ رملہ کو ویران کیا مولانا مجیر الدین رح دوسری
جگہہ لکھتے ہین کہ عسقلان ہمارے وقت تک آباد نہین ہوا اور لُدّ کے ذکر مین لکھتے
ہین کہ وہ مضبوط شہر تھا اور صلاح الدین بادشاہ نے جب اوس کو ویران کیا
تو وہ گانون ہو گیا مگر وہ خوبصورت ہے اور اوس پر رونق ہے اور جناب پیغمبر صلی
اللہ علیہ وسلم نے خبر دی ہے کہ حضرت عیسی علیہ السلام دجّال کو لُدّ کے دروازے
پر قتل کرینگے اور رملہ کے ذکر مین لکھا ہے کہ صلاح الدین نے اوسکے قلعہ کو ڈھا دیا تھا
اور اب ہمارے وقت مین اوس شہر کی تہائی بلکہ چوتہائی بھی نہین رہے مگر وہان
لوگ کھیتی اور تجارت کرنے کا قصد کرتے ہین اور وہ رزق کی برکت سے خالی نہین ہے
پیغمبرون علیہم السلام اور علماؤن اور اولیاؤن کی برکت سے جو وہان کے رہنے
والے مین مولانا مجیر الدین لکھتے ہین کہ بادشاہ ہر روز سوار ہوتے تھے اور کافرون
کے قتل کرنے سے خالی نہین رہتے تھے اور بادشاہ نے ذیقعدہ مین بیت المقدس
کیطرف کوچ کیا اور ایک گہری خندق کھودنے کا حکم کیا اور شہر پناہ بنائی اور بڑے برج
لڑنے کے قابل باب العمود سے باب المحراب تک بنائے اور باب المحراب وہی ہے
جو اب باب الخلیل کہلاتا ہے بادشاہ نے بہت مال وہان خرچ کیے اور وہ برج بڑے
بڑے پتھرون سے بنائی اور بادشاہ ہر روز سوار ہوتے تھے اور عمارت دیکھنے آتے
تھے اور پتھرون کو اپنے زین پر رکھکر لاتے تھے اور بہت لوگ اون کے ساتھ

نکلتے تھے اور پتھر اوٹھا اوٹھا کر لاتے تھے اور خود بادشاہ اور اون کے امیر امرا اس کام
مین مشغول ہوتے تھے اور علما اور قاضی اور صوفی اور اولیا اور لشکری اور عوام
لوگ سب جمع ہوتے تھے تھوڑی مدت مین وہ کچھہ بنایا جسکا برسون مین بنانا مشکل
تھا پھر اٹھاسیوین برس فرنگیون نے عسقلان کی عمارت کا بنانا شروع کیا اور
قلعہ داروم پر غلبہ کیا اور وہ مصر کی حد پر ہے غزہ کے پیچھے اور بادشاہ شہر
بیت المقدس مین رہے اور بہت لڑائیان ہوئین پھر بادشاہ نے یافا شہر فتح کیا
پھر بادشاہ نے فرنگیون سے تین برس اور آٹھہ مہینے کی صلح کی اس شرط پر کہ یافا سے
قیساریہ اور عکا اور صور تک فرنگیون کے قبضہ مین رہے اور عسقلان ویران رہے
پھر بادشاہ شہر بیت المقدس کیطرف پلٹ آئے اور سب فرنگیون کو قمامہ کے گرجے کی
زیارت کا اذن دیا اور درویشون سے اونکا احوال پوچھا اور مدرسہ صلاحیہ اور خانقاہ
کی خیراتین بڑہا دین اور وہان سے باہر نکل کر قلعہ صفد اور قلعہ تبنین کی عمارت بنانے
کا حکم کیا اور عین الذہب اور مرج عیون تک اوترے اور صیدا کے علاقے سے
آگے بڑہ گئے اور ہر جگہہ اوترتے تھے وہان کا بندوبست کرتے تھے اور اوسکی
عمارتون کے بنانے کا حکم کرتے تھے نواسیوین برس صفر کے مہینے مین اونہون نے
انتقال کیا مسلمانون پر اون کے مرنے کی بڑی مصیبت گذری ابن اثیر رح نے تاریخ
کامل مین صلاح الدین بادشاہ کی عاجزی اور صبر اور تحمل اور سخاوت کی بہت تعریف کی
ہے مولانا جلال الدین رح نے تاریخ مصر مین لکھا ہے کہ صلاح الدین بادشاہ اپنے
دونون بیٹون افضل اور عزیز کو لیکر سلفی سے حدیث سننے کے لئے اسکندریہ
تک گئے یہہ بات بعد ہارون رشید کے کسی بادشاہ نے نہین کی تھی البتہ
ہارون رشید اپنے دونون بیٹون امین اور مامون کو لیکر امام مالک کے پاس
موطا کے سننے کو گئے تھے ایسا ہی لکھا ہے سبکی نے طبقات مین اور سلفی کے احوال
مین مولانا لکھتے ہین کہ وہ حافظ ابوطاہر عماد الدین احمد ابن محمد ابن احمد اصفہانی
ہین اور اون کے سند اونچی تھے علم حدیث مین اپنے وقت مین یکتا تھے اسکندریہ

مین رہتے تھے مولانا مجیرالدین کے بیان کا خلاصہ یہہ ہے کہ صلاح الدین کے بعد شام کا
ملک کئی بادشاہون مین تقسیم ہوا پھر بادشاہ سیف الدین ابو بکر جو صلاح الدین کے
بہائی تھے اونہون سنے دمشق سلے لیا اور ترانوسے برس فرنگیون سنے بیروت کے
قلعہ پر غلبہ کیا اور سیف الدین بادشاہ یافا کیطرف چلے اور تلوار سے اوس کو فتح کیا
اور چہیانوسے برس سیف الدین بادشاہ مصر کی سلطنت پر قائم ہوسئے اور حلب
مین اون کے نام کا سکہ غیاث الدین بادشاہ سنے جاری کیا اور سارا ملک شام
اور مصر اور پورب کا اون کے قبضہ مین آیا جب چہہ سو برس پوری ہوسئے تاریخ
الخلفا مین ہے کہ فرنگیون سنے دریاسئے نیل پر ہجوم کیا اور شہر فوہ کو لوٹا اور پلٹ
گئے ساتوین صدی کے پہلے برس فرنگیون نے قسطنطنیہ پر غلبہ کیا اور رومیون کو
وہان سے نکال دیا اور قسطنطنیہ رومیون کے ہاتھون مین تہا حضرت صلی اللہ علیہ
وسلم کے وقت سے پہلے سو وہ فرنگیون کے ہاتھہ مین ساٹھہ برس تک رہا پھر رومیون
نے اون سے لے لیا مولانا مجیرالدین رح لکھتے ہین کہ ساتوین صدسے کے پہلے برس
مین سیف الدین بادشاہ سنے یافا فرنگیون کو دیدیا اور عکا والون سے صلح کے
اور چوتھے برس طرابلس والے سے صلح کی اور چودہوین برس فرنگیون نے مسلمانون
کے شہرون کو بیسان سے نابلس تک لوٹا اور عکا کی طرف پلٹ گئے پھر پندرہوین
برس دمیاط پر اوترے سیف الدین سنے اون کو دمیاط سے لڑکر بہگا دیا
پھر انتقال کیا اللہ اون پر رحم کرسے بعد اون کے ملک مصر مین اونکا
بیٹا کامل بادشاہ ہوا اور شام مین اون کا بہائی عیسے بادشاہ ہوا سولہوین برس
فرنگیون سنے دمیاط پر قبضہ کرلیا اور جمعہ کی مسجد کو گرجا بنا لیا پھر عیسی بادشاہ سنے
شہر بیت المقدس کی شہرپناہ کے دیوارون کو ویران کردیا تاکہ فرنگی وہان آنیکا
ارادہ نکرین اٹھارہوین برس دمیاط مسلمانون کے قبضہ مین آیا چوبیسوین برس
عیسی بادشاہ سنے انتقال کیا اوس کی بعد اوسکا بیٹا ناصر بادشاہ صلاح الدین
داؤد بادشاہ ہوا چہبیسوین برس ایوب کے بیٹے صلاح الدین کے باپ کی اولاد

مین جو بادشاہ تھے سب مین پہوٹ پڑ گئے اسباعث سے فرنگیون نے زور پکڑا اور کامل بادشاہ نے اپنے بھتیجے ناصر داؤد سے دمشق کے چہین لینے کا قصد کیا اور اپنے بہائی کو دمشق کے گہیرنے کے لیے بہیجا اور کامل بادشاہ نے شہر بیت المقدس انبرطون کو سونپ دیا انبرطون فرنگی بولی مین امیرون کے سردار کو کہتے ہین سو اوسکو یہہ پاک شہر دے دیا اس شرط پر کہ شہر پناہ کی دیوارین ویران رہین اور فرنگی اونکو نہ بناوین اور صخرہ پر کے قبہ مین اور مسجد اقصی مین دخل نہ دین مسلمانون پر اسکا بڑا صدمہ ہوا اوس وقت ناصر داؤد گہرے ہوے تہے تاکہ دمشق اون سے چہین لیا جاوے ناصر داؤد نے اپنے چچا کامل بادشاہ کو ملامت کرنا شروع کیا اور دمشق مین شیخ شمس الدین یوسف تہے جو ابن جوزی کے نواسے تہے وہ وعظ فرمایا کرتے تہے لوگ اونکو بہت مانتے تہے ناصر داود نے اونکو حکم کیا کہ وعظ کی مجلس کرین اور اوسمین شہر بیت المقدس کی فضیلتین بیان فرماوین اور یہہ بیان کرین کہ فرنگیون کے ہاتہہ مین اوسکی دیدینے سے مسلمانون پر بڑا صدمہ ہے اونہون نے بڑی مجلس جمع کی اور وعظ فرمایا اور بیت المقدس کی تعریفون مین ایک قصیدہ پڑہا اوس مین ایک شعر کا یہہ مطلب تہا کہ آیتون کے پڑہنے کا مقام تلاوت سے خالی ہے اور جو اللہ کے پیغام اور حکم کا مقام ہے اوسکا میدان خالی ہے یعنے حضرت عیسی اور حضرت داؤد اور حضرت سلیمان علیہم السلام کا اور بہت پیغمبرون کا یہہ مقام ہے اللہ کا کلام پیغمبرون پر یہان اوترتا رہا ہے افسوس ایسا پاک شہر کافرون کے ہاتہہ مین پڑ گیا اور قرآن کا پڑہنا یہان سے موقوف ہوگیا یہہ سنکر لوگ خوب چلا کر روئی پہر کامل بادشاہ نے دمشق لے لیا اور اپنے بہائی موسی کو دیدیا اور ناصر داؤد کو اوس کی عوض کرک اور شوبک اور بلقا اور صلت اور اغوار دیدیا موسے بادشاہ بین تیسوین برس مر گئے اور اون کا بہائی صالح اسمعیل اون کے بعد دمشق کا حاکم ہوا اور کامل بادشاہ پیچہے مین تیسوین مر گئے اور چہتیسوین برس بادشاہ صالح نجم الدین ایوب جو کامل بادشاہ کا بیٹا تہا دمشق پر اور اوس کے علاقون پر غالب ہوا پہر ناصر داؤد بادشاہ

نے سنت مربیت المقدس لینے کا قصد کیا اور فرنگیون نے کامل بادشاہ کے مرنے کے بعد اوسکا قلعہ آباد کیا تھا ناصر نے اوسکو گھیرا اور فتح کیا اور قلعہ کو ویران کیا پھر اکتالیسوین برس دمشق کے حاکم صالح اسمعیل نے ناصر داؤد کے ساتھ ایکا کیا اور دونون نے فرنگیون سے موافقت کرلے اور طبریہ اور عسقلان اونکو دیدیا فرنگیون نے اون دونون کا قلعہ آباد کیا اور دونون بادشاہون نے شہر بیت المقدس تمام زیارت کے مقامون سمیت فرنگیون کو دیدیا قاضی جمال الدین نے کہا ہے کہ مین اون دنون بیت المقدس مین گذرا تو دیکھا کہ پادریون نے بڑی چٹان پر ندز کے واسطے شراب رکھی تھی پھر بادشاہ صالح نجم الدین الیوب نے خوارزم کے لوگون کو بلایا تاکہ اپنے چچا صالح اسمعیل سے لڑے اور وہ لوگ اوسکی مدد کرین خوارزم کے لوگ چلے اور برس بیالیس مین غزہ تک پہونچے اور مصر کی بہت فوجین اون سے مل گئین اودہر سے صالح اسمعیل نے دمشق کا لشکر بھیجا اور فرنگیون کو بلایا بہت سے فرنگی جمع ہوکر آئے اور ناصر داؤد حاضر نہین ہوا غزہ کے میدان مین لڑائے ہوئے دمشق کا لشکر اور فرنگی بھاگے اور مصر اور خوارزم کی فوج نے اونکا پیچھا کیا اون مین سے بہت لوگون کو قتل کیا اور بادشاہ صالح الیوب نے غزہ پر اور دریا کے کنارے کے شہرون پر اور بیت المقدس پر غلبہ کیا پھر تین تالیسوین برس صالح الیوب بادشاہ کے لشکر نے دمشق کو صالح اسمعیل سے لے لیا پھر مین تالیسوین برس عسقلان کا قلعہ اور طبریہ کا قلعہ فتح ہوا اور یہ فتح بیت المقدس کی جو بیالیسوین برس مین ہوئی یہ آخری فتح ہے پھر اوس وقت سے بیت المقدس اس وقت تک مسلمانون کے ہاتھ مین ہے مولانا جلال الدین رح تاریخ مصر مین لکھتے ہین کہ سینتالیسوین برس فرنگیون نے دمیاط پر غلبہ کیا اور صالح بادشاہ اون پر جہاد کرنے کو چلا پھر جب اینتالیس ہوا اونکا انتقال ہوا اون کا بیٹا توران شاہ بادشاہ ہوا اوس نے فرنگیون پر جہاد کیا اور مسلمانون کے لشکر مین شیخ عزالدین ابن عبد السلام بھی تھے پہلے غلبہ فرنگیون کا ہوا اور مسلمانون پر زور کی آندہی چلے شیخ

عزالدین ابن عبدالسلام نے اپنے ہاتھ سے ہوا کیطرف اشارہ کیا اور بلند آواز سے فرمایا
اے ہوا اون کو پکڑلے کئی بار یون فرمایا تو ہوا فرنگیون کے جہازون پر پلٹ گئی ہوا
نے جہازون کو توڑ ڈالا اور مسلمانون کی فتح ہوئے اور اکثر فرنگی ڈوب گئے اور
ایک مسلمان نے چلاکر کہا کہ اللہ کا شکر ہے جسنے ہمکو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی امت
مین ایسا شخص دکھلایا کہ ہوا کو اللہ نے اوسکا تابعدار کردیا اور روز چہار شنبہ کا دن محرم
کی تیسری تھی آب ان لڑائیون کا حال نصاریٰ کی کتابون سے لکھا
جاتا ہے سید منصور علی صاحب دہلوی نے تاریخ بیت المقدس مین تاریخ جاننے
والے نصرانیون کی کئی کتابون سے ان لڑائیون کا احوال لکھا ہے اوسکا خلاصہ
یہ ہے کہ اوس زمانہ مین نصرانی لوگ یروشلم مین حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی پیدایش
کے مقام کی زیارت کے لئے اور جہان اونکو آپکی قبر کا گمان تھا اوس کی زیارت کے
لئے جاتے تھے تو ترک لوگ یعنے مسلمان اون کے ساتھ ذلت اور بیرحمی سے پیش
آتے تھے اسباعث سے ایک نصرانی فرانسیسی فقیر شہرون شہرون نصاریٰ کو لڑائی
کے لئے بھڑکاتا پھرا کہ یروشلم کو مسلمانون سے چھین لو تو تم بہشت مین جاؤگے وہ فقیر
سن ایک ہزار چھیانوے عیسوی مین تین لاکھ کی اور ایک کتاب مین ہے کہ اسی ہزار
کی فوج لیکر یروشلم کے لینے کے لئے روانہ ہوا نصاریٰ کے جس ملک مین یہ لوگ
نکلتے تھے نوچ کھسوٹ اور لوٹ پاٹ مچا دیتے تھے کیونکہ اونکو یہ گمان تھا کہ ہمارے
سب گناہ معاف ہین جب قسطنطنیہ مین پہونچے فقط بیس ہزار رہگئی یہ فوج ایشیا مین
بھی پونہچنی نہین پائی تھے کہ سلطان سلیمان نے اونکو خوب طرح قتل کیا اور لشکر کو تکی اور
بوٹی کر ڈالا اور بھی کئی فوجین گئین سب تباہ ہوئین آٹھ لاکھ پچاس ہزار نصرانی اس
پہلی جنگ مین قتل ہوئی پھر اسی ہزار کی ایک فوج اور ایک کتاب مین ہے کہ سات
لاکھ سے قریب شہر قسطنطنیہ مین جمع ہوئی اور گاڈفری فرانسیسی کے ساتھ چلے
اونھون نے بہت شہرون کو لے لیا اور ایک ہزار ننانوے عیسوی مین یروشلم
کے قریب پہونچے اور اون کی نگاہ اوس خوبصورت شہر پر پڑی مارے خوشی کے چلا اوٹھی

کہ یروشالم بہت لوگ جانورون سے اوترکر ننگی پاؤن چلے اور پتھرون سے زمین
چومی اور بیٹھنے روئی جب دو بار اوکیا مسلمانون نے بڑی مردانگی اور بہادری سے
مقابلہ کیا مگر یہ لوگ دیوارون کو توڑ کر شہر مین گہس پڑے لڑکون اور بوڑھون اور
جوانون اور عورتون کو سبکو قتل کیا کسی پر رحم نہ کیا ستر ہزار مسلمانون کو قتل کیا اور
یہودیون کو اون کے گرجے مین جلا دیا اور یروشالم کو لے لیا مگر فقط ساٹھ ہزار آدمی نصرانی
جیتے بچے اور گاڈفری تہوڑی دنون کے بعد مرگیا اور جو لوگ بچے اونکو روز بروز دلیسے
مسلمانون سے لڑنا پڑا یورپ کے کتنی بادشاہون نے بڑی بڑی فوجین لیکر فلسطین
پر چڑہائی کی سن گیارہ سو چہیالیس مین فرانس اور جرمنی اور اٹالیہ کے لوگون مین سے
دو لاکہ آدمیون کے قریب یہود کے زیر حکومت نکلے سلیمان بادشاہ نے اون سے خوب
مقابلہ کیا اور یہود بادشاہ مرگیا پھر فرانس اور جرمن سے چالیس لاکہ آدمیون سے
زیادہ جمع ہوئے اکونیم کے سلطان نے جرمنیون کو تنگی اور بوٹی کر ڈالا پھر سن گیارہ
سو ستاسی عیسوی مین مسلمانون نے یروشالم کو لے لیا اسکے بعد پانچ لڑائیان اور
ہوئین وہ سب بیکار ہوگئین پہلے ایک فوج انگلستان کی اور ایک فوج فرانس کی اکٹھی
ہوئے وہ سب جو ایک لاکہ تھے شہر یروشالم کی طرف چلے اور نصرانیون نے چاہا
کہ عسقلان لے لیوین تا کہ یروشالم پر حملہ کرنا آسان ہو جاوے صلاح الدین بادشاہ
تین لاکہ کی فوج لے کر آئے لڑائی کے وقت مسلمان بہاگے اور قریب چالیس ہزار
آدمیون کے میدان مین قتل ہوئے نصرانی عکا مین جا کر یافا مین اوترے فرانس
کا بادشاہ بیماری کا بہانہ کر کے اپنے ملک کو چلا گیا انگلستان کا بادشاہ ریچرڈ اسقدر
قریب پہونچنے کے لائق ہوا کہ جہان سے یروشالم نظر آتا تہا لیکن اوسوقت انگلستان مین
اور اوسکی فوج مین ایسے جہگڑے اوٹھے کہ وہ لاچار ہو کر صلاح الدین سے صلح کر کے چلا
گیا اکثر بادشاہ یورپ کے اوسکے دشمن تھے وہ فقیرون کا بہیس کر کے نکلا تب بہی ایک
دشمن نے اوسکو پکڑ لیا وہ بہت کچھ روپیہ دیکر چہوٹا اور سن گیارہ سو بانوے مین لندن
مین داخل ہوا پھر گیارہ سو چرانوے مین صلاح الدین نے جسکا نصرانی بہی ادب کرتے ہین

انتقال فرمایا اس بادشاہ نے جب یروشالم کو فتح کیا نصرانی قیدیون پر نہایت مہربانی کی
اور جو لوگ اپنے چھوڑوائی نہین دی سکتے تھے اونکو مفت چھوڑ دیا اور نصرانی امیرون
کو اذن دیا کہ بیمارون کے ساتھہ سرکاری شفاخانون مین حاضر رہین اوس کے مرنے کے
بعد سن گیارہ سو ستانوے مین ہنری بادشاہ چالیس ہزار کی فوج لیکر چلا اور بیروت
کو لے لیا اور امید پڑی کہ یروشالم کو اب جلد مسلمانون سے چھین لین گے لیکن جاڑے
کی آمدنی ساری ہمتین توڑ دین اوسکی عوض مین تہاران کو گھیر لیا آخر اندھیری رات
مین نصاری کا سردار بہاگ گیا صبح کو یہہ دیکھنے مین آیا کہ سارا لشکر بجلی اور گرج کا
مارا ہوا بہاگا چلا جاتا ہے پھر سن بارہ سو بارہ مین تیس ہزار لڑکے بارہ بارہ برس
کے جمع ہوے اور لڑکیان بھی مردانہ بھیس کرکے گھوڑون پر سوار اور پیادہ جمع
ہوگئین تمام فرانس مین یہہ شعلہ بہیل گیا یہہ سب گیت گاتی ہوئی یروشالم کے شوق
مین چلے جاتے تھے راہ مین لوٹے گئے اور دو سوداگرون نے اقرار کیا کہ ہم تم کو خدا کے
واسطے یہودیہ مین پہونچا دین گے یہہ لڑکے سات جہازون مین سوار ہوکر چلے دو جہاز
ٹوٹ گئے اور جو اون مین تھے سب ڈوب گئے پانچ جہاز مصر مین پہونچی وہان سب
غلامی مین بیچے گئے جب دو سو برسون تک یورپ کے زبردست زبردست بادشاہ
مسلمانون سے لڑتے رہے تھے اور ساٹھہ لاکھہ نصرانی جان دے چکے تھے تب سن بارہ
سو اکیانوے مین ترکون نے یعنے مسلمانون نے شہر تلمیس لے لیا جو فلسطین
مین نصاری کا پچھلا قلعہ تھا یعنے فقط یہی باقی تھا اور سن چودہ سو ترپن مین سلطان
محمد بادشاہ نے قسطنطنیہ کو فتح کرکے یونانی سلطنت کو نیست کر دیا پھر
اونہون نے اپنے سلطنت کو ملک ہنگاریا تک بڑہایا اور وہان سے الیمان پر چڑہائی
کرنے کی طیاری کی اے ایمان والو دیکھو یہہ پیش خبری جو دانیال مین زبور کی محمدیون
پر کیسی مطابق پڑی کہ وہ قوت پر قوت بڑہاتے ہوے چلے جاوین گے اللہ کے آگے
صیہون مین حاضر ہونگی اور دیکھو یہہ پیش خبری جو الیسوین زبور کی چھٹے پر لکھے
ہوے تک صیہون کے ذکر کے بعد فرمایا تھا کہ بادشاہ جمع ہوکر آئی اور ایک ساتھ

گذرے وہ دیکھکر فوراً دنگ ہوئے وہ حیران ہوئے اور بہاگ گئے کیکپی نے اون کو وہان پکڑا اور دیکھو حضرت زکریا علیہ السلام کے بارہوین باب کی یہہ پیش خبری کیسی پوری ہوئے کہ جب یروشالم گہیرا جاویگا تب یروشالم آس پاس کی ساری قومون کے لئے تہرتہراہٹ کا پیالہ ہوگا دیکھو نصرانی لڑتے لڑتے تہک گئی مگر یروشالم مین غلبہ نہ پایا اب یروشالم کے لینے کا ارادہ کرتے ہوئے کانپتی ہین پھر اللہ فرماتا ہے کہ مین اوس دن یروشالم کو ساری قومون کے لئی ایک بہاری تہر کردونگا اور جو سب اوسکو اوٹہاوینگے ٹکری ٹکری کئے جاوین گے آسے ایمان والو دیکھو اللہ نے یروشالم کو کیسا بہاری تہر کردیا نصرانی فوجون نے کیسی کیسے زور کئے مگر اس بہاری تہر کو اوٹہا نہ سکے اور ٹکری ٹکری کئے گئے اگر ستر ہزار مسلمانون کو قتل کیا تو اللہ نے اونکی بدلے ساٹھ لاکھ نصرانیون کو قتل کروایا دیکھو محمدیون نے اللہ کے حکم سے کلمہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی زور سے اس بہاری تہر کو کیسا اوٹھا لیا اور ابتک اللہ کے فضل وکرم سے اوٹہائے ہوئی ہین اللہ دکھلارہا ہے کہ دیکھو محمدی لوگ جو سب پیغمبرون اور سب کتابون کے ماننے والے ہین وہی حضرت عیسی علیہ السلام کا اور سب پیغمبرون کا ورثہ لینے کے لائق ہین پھر دیکھو اللہ نے محمدیون کی حکومت بڑہاکر اونکو قسطنطنیہ تک پہونچایا دیکھو حضرت اشعیا علیہ السلام کے اونچاسوین باب کی پیش خبری کیسے پورے ہوئے کہ تیرے اوجاڑنے والے تجھسے نکل جاوین گے پھر فرمایا کہ تیرے اوجاڑنے والے تجھسے دور رہون گے دیکھو نصرانی لوگ یروشالم سے کسقدر دور ہوگئے اور محمدی لوگ کہانتک پہیل گئے الحمد للہ رب العالمین اب مسجد بیت المقدس کی خوبی اور خوشنمائی کا اور اوسمین کے برکت کے مقامون کا بیان ہے مولانا مجیر الدین حنبلی رح جو نوین صدی مین تھے وہ لکھتے ہین کہ مسجد اقصی کی اگلے زمانہ مین عجیب عجیب صفتین تہین اور ہمارے زمانہ مین بھی اوسکے عمارت بہت اچھی اور بہت مضبوط ہے اور قبلہ کے پاس مسجد کے سرے پر جو جمعہ کی مسجد ہے جس مین جمعہ کی نماز ہوتے ہے اور اب لوگ اوسیکو مسجد اقصی کہتے ہین اوس جمعہ کی مسجد مین بھی بڑی عمارت ہے

اوسمین ایک اونچا قبہ ہے جس مین رنگا رنگ نگینے جڑے ہوئے ہین اور قبہ کے نیچے منبر اور محراب ہے اور یہہ جمعہ کی مسجد قبلہ کیطرف سے اوتر کیطرف تک پہیلی ہوئی ہے اوس مین مین چالیس ستون ہین اور چہت بہت اونچی ہے اور یہہ مسجد قبلہ کیطرف سے اوترکیطرف تک لنبی ہے اور وہ لنبان مین سوگز ہے اور چوڑان مین پوربی دروازے سے پچہمی دروازے تک چہہ ہترگز ہے اور اوسکے دس دروازے ہین کہ مسجد کے صحن سے اون دروازون مین داخل ہوتے ہین اور اس جمعہ کی مسجد کے اندر اوسکے سرے پر پورب کیطرف ایک مقام ہے اوسمین ایک محراب ہے اوسکو جامع عمر کہتے ہین اسلئے کہ وہ عمارت اوس عمارت مین سے باقی ہے جو حضرت عمر رضنے بنائی تہی اور اوسکے پاس اوترطرف ایک مقام ہے کہ وہ باب عزیز کہلاتا ہے اور اوسکے پاس اوترطرف ایک مقام ہے کہ وہ حضرت زکریا علیہ السلام کا محراب کہلاتا ہے اور اس جمعہ کی مسجد کے باہر مسجد کے صحن مین پورب کے طرف قبلہ کیطرف کی دیوار مین ایک بڑا محراب ہے اور لوگون مین مشہور ہے کہ وہ محراب حضرت داؤد علیہ السلام کا ہے اور وہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے مہد یعنے بچہونے سے قریب ہے اور نقل کیا گیا ہے کہ دعا اوس کے پاس قبول ہوتی ہے مولانا مجیر الدین فرماتے ہین کہ مینے اسکا تجربہ کیا اور مینے اللہ سے اوس جگہہ دعا مانگی اور مینے اللہ سے بہت چیزین مانگین اللہ نے اپنے فضل و کرم سے قبول فرمائین اور یہہ جو محراب حضرت داؤد علیہ السلام کا ہے اسکی پاس پورب کیطرف کو مسجد کے کنارے پر ایک مکان ہے اوس مین ایک محراب ہے اور وہ مکان سوق المعرفت کہلاتا ہے اور یہہ معلوم نہین کہ یہہ نام کیون رکہا ہے اوس مکان کے نیچے ایک مسجد ہے زمین کے نیچے اوسکا نام مہد عیسیٰ علیہ السلام مشہور ہے اور کہا جاتا ہے کہ وہی حضرت مریم علیہا السلام کا محراب ہے جہان اللہ کے پاس سے اونکو رزق ملتا تہا یعنے بن فصل کے میوے اللہ غیب سے دیتا تہا اور اس جگہہ آپ عبادت کیا کرتی تہین اور اس جگہہ انس معلوم ہوتا ہے اور کہا جاتا ہے کہ وہان دعا قبول ہوتی ہے پہر جو شخص وہان نماز پڑہے اوسکو چاہیے کہ سورہ مریم پڑہے اور سجدہ کی آیت پر اللہ کے لئے سجدہ کرے جسطرح حضرت

عمر رض نے حضرت داود علیہ السلام کے محراب مین نماز مین سورہ ص پڑھی اور سجدہ کی آیت
پر اللہ کو سجدہ کیا اور اس جمعہ کی مسجد سے باہر پچھم کیطرف کو مسجد کے صحن مین ایک قدم
ہے کہ جامع مغارہ پکارا جاتا ہے اور وہان انس اور ہیبت اور رعب معلوم ہوتا ہے
اور ظاہر یون ہے کہ وہ حضرت عمر رض کی بنائی ہوئے عمارت مین سے ہے کیونکہ شداد بن
سے روایت ہے کہ حضرت عمر رض جب مسجد مین فتح کیدن داخل ہوئے اوسکے آگے کیطرف
بڑھے پچھم کیطرف پھر فرمایا کہ ہم یہان مسجد بنائینگے سو یہہ مقام مسجد کے آگے کیطرف
پچھم کے قریب ہے اور گمان جاتا ہے کہ حضرت عمر رض کا بنایا ہوا ہوا اور یہہ بھی گمان ہے کہ
امیہ والون کا بنایا ہوا ہو جو مسجد کے سرے پر پورب کے طرف سے پچھم کیطرف تک تھا
واللہ اعلم اور اب لوگ مسجد اقصی اسیکو کہتے ہین جو قبلہ کیطرف مسجد کے سرے پر
جمعہ کی مسجد بنی ہوئی ہے جسمین منبر اور بڑا محراب ہے اور حقیقت مین مسجد اقصی
ساری مسجد کا نام ہے جس پر چار دیواری کھینچی ہوئے ہے اور یہہ عمارت جو مسجد
کے سرے پر ہے اور بڑی چٹان کا قبہ اور عمارتین وغیرہ پیچھے بنائی گئی ہین مولانا مجیر الدین
ساری مسجد کا اندازہ یون بیان کرتے ہین کہ مینے اسمین خود بڑی کوشش کی اور یہہ
مسجد میری سامنے رسیون سے ناپی گئی تو اوسکی لنبان قبلہ کی دیوار سے اوتر کیطرف کے
مکان تک چھہ سو ساٹھہ گز ہے اور چوڑان پورب کی دیوار سے پچھم کے مکان تک چار سو
گز ہے فائدہ بیت المقدس کعبہ شریف سے دکھن کیطرف ہے تو وہان قبلہ کی دیوار
دکھن کیطرف ہے مولانا مجیر الدین فرماتے ہین کہ صخرہ یعنے بڑی چٹان مسجد کے بیچون
بیچ مین ہے بڑے صحن کے اوپر اور وہ صحن مسجد کی زمین سے سات گز اونچا ہے اوس
صحن پر صخرہ ہے صخرہ کے اوپر ایک قبہ نہایت خوبصورت اور مضبوط ہے کہ صحن کے
اوپر سے اکاون گز کا اونچا ہے تو وہ قبہ مسجد کی زمین سے اٹھاون گز ہوا اور قبہ کے
زمین اور دیوارین اندر سے اور باہر سے سنگ رخام سے بنائی ہوئے ہین اور رنگا
رنگ نگینے اوس مین جڑے ہوئی ہین اور اوس قبہ کے چار دروازے ہین اور صخرہ
کے نیچے ایک غار ہے قبلہ کیطرف کو کہ بہتر کی سیڑہیون سے اوترکر اوس غار مین

پہونچتی ہین اور اس غار مین انس اور شان و شوکت معلوم ہوتے ہی اور حافظ جمال الدین
احمد ابن محمد شافعی جو حدیثون کے یاد رکہنے والے بیت المقدس کے رہنے والے
ہین اونہون نے کتاب مثیر الغرام جو بیت المقدس اور شام کی زیارت کے بیان مین
لکہی ہے اوسمین لکہا ہے کہ ابو بکر ابن عربی نے امام مالک کی موطا کی شرح لکہی ہی اوسمین
لکہا ہے کہ یہہ چٹان اللہ کی قدرت کی عجائب چیزون مین سے ہے کیونکہ وہ ایک چٹان
ہے اونچی نیچے مسجد اقصی کے بیچون بیچ مین ہر طرف سے جدا ہے اوسکو کوئی
نہین تہامی ہوئے ہے مگر وہی جسنے آسمان کو زمین پر گرنے سے روکا ہے وہی
اوسکو تہامی ہوئی ہے اور اوسکی نیچے ایک غار ہے کہ وہ ہر طرف سے اوس سے
جدا ہے اوسپر ایک دروازہ ہے کہ نمازون کے لئے اور اعتکاف کے لئے کہولا
جاتا ہے ایک مدت تک مین ڈر کے مارے اوسکے نیچے داخل نہین ہوا کیونکہ مین ڈرتا
تہا کہ وہ میرے گناہون کے سبب سے مجہپر گر پڑے گا پہر مینے دیکہا کہ ظالم لوگ اور
کہلم کہلا گناہ کرنے والے لوگ اوسمین داخل ہوتے ہین پہر سلامت نکلتے ہین مینے
ارادہ کیا کہ مین داخل ہون پہر مینے کہا شاید اونکو ڈہیل دی گئی ہو اور مین جلد
پکڑ لیا جاؤن پہر مینے ایک مدت دیر کی پہر میرا ارادہ پکا ہوا اور مین داخل ہوا
پہر مینے عجب معاملہ دیکہا اوسکے ہر طرف ہم چلتے تہے اور اوسکو زمین سے جدا دیکہتے
تہے ایک ذرا سا بہی زمین سے لگا ہوا نہین ہے اور بعضے طرف زمین سے بہت جدا
ہے اور بعضے طرف کم جدا ہے تمام ہوا کلام ابو بکر ابن عربی کا مولانا مجیر الدین رح
فرماتے ہین کہ لوگون مین مشہور یون ہے کہ وہ چٹان آسمان اور زمین کے بیچ
مین ادہر مین لٹکے ہوئے رہے اور نقل کیا گیا ہے کہ وہ اسیطرح پر رہا یہان تک
کہ ایک حاملہ عورت اوسکے نیچے داخل ہوئی جب اوسکے نیچے بیچون بیچ مین پہونچی
ڈر گئی اور اوسکا حمل گر پڑا اب اوسکے آس پاس یہہ گول عمارت بنائی گئی کہ
لوگون کی آنکہون سے یہہ معاملہ چہپ گیا مولانا ابو البرکات جو بہار کے رہنے والے
ہین اور سن بارہ سو انہتر مین اونکو بیت المقدس کی زیارت میسر ہوئی اونکا رسالہ

کلکتہ مین چہپا ہے اوس مین اونہون نے لکہا ہے کہ وہان یہہ دستور ہے کہ ذی الحجہ
کی نوین تاریخ جو حج مین عرفات مین ٹہیرنے کا دن ہے اس چٹان شریف کو جہاڑتے
ہین اور اوس خاک کو تبرک سمجہتے ہین اللہ کا شکر ہے کہ اس عاجز کو بھی تہوڑی
خاک جہاڑی ہوئے اوسدن کی اون بزرگ نے دی جو زیارت کو لے گئے
تھے اور یہہ بھی لکہا ہے کہ لوگ اوس چٹان کو تخت رب العالمین بولتے ہین
اور دائرہ اوس چٹان کا اندر سے دوسو چوبیس گز اور باہر سے دوسو چالیس گز
ہے مولانا مجیر الدین رح لکھتے ہین کہ مسجد بیت المقدس کے اخیر مین اور تر کیطرف کو
پچہم کے پاس بہت چٹانین ظاہر ہین لوگ کہتے ہین کہ وہ حضرت داؤد علیہ السلام
کے زمانہ سے ہین اور یہہ بات ظاہر ہے کیونکہ یہ چٹانین زمین مین گڑی ہوئی ہین
اور کوئی بات ایسی نہین ہوئی جس سے وہ اپنے جگہہ سے ہٹین اور اوسکیطرف باب
دویدار یہ کی پاس ایک مضبوط قبہ ہے اوسکے اندر ایک چٹان ہے زمین مین گڑی ہوئی
وہ قبہ حضرت سلیمان علیہ السلام کا قبہ کہلاتا ہے اور وہ چٹان جو اوسمین جمی ہوئے
ہے لوگ کہتے ہین کہ یہہ وہی چٹان ہے کہ حضرت سلیمان علیہ السلام نے مسجد کے
بنوانے سے فراغت کرکے اوسپر کہڑے ہوکر دعائین مانگین اور اللہ نے اونکے
دعائین قبول فرمائین اور یہہ مقام کرسی سلیمان ؑ کہلاتا ہے اور مشہور ہے کہ
وہان دعا قبول ہوتے ہے اور یہہ عمارت جو اوسکے اوپر ہے قوم امیہ کی بادشاہت
کیوقت سے ہے اور بہت سے عمارتین مسجد مین ہین جنکا ذکر مولانا مجیر الدین نے
کیا ہے جو بادشاہون نے بنائی ہین اور لکہا ہے کہ مسجد مین پورب کیطرف چٹان
کے صحن کے اور پوربی دیوار کے بیچ مین زیتون کے بہت پرانے درخت ہین رومیون
کیوقت کے اور چٹان کے صحن کے نیچے پورب کیطرف زیتون کے پاس بسطامی گوشہ
ہے اوسجگہہ پر انس پایا جاتا ہے بسطامی فقیر یعنے حضرت ابو یزید بسطامی رح کے
سلسلہ کے فقیر وہان اللہ کے ذکر کے لئے جمع ہوتے تھے اب ہمارے وقت مین
اوسکا دروازہ بند کردیا گیا اور اس مسجد مین بہت سے مقام اور عمارتین ہین جنکا

بیان بہت ہے کیونکہ اس مسجد کی صفتین بہت بڑی ہین کوئی خیال مین نہین لاسکتا مگر
وہی شخص جو آنکھون سے دیکھی اور یہہ جو مینے ذکر کیا یہہ نمونہ کے طور پر ہے اور اس
مسجد کی بڑی خوبی یہہ ہے کہ مسجد کے اندر انسان جس جگہہ بیٹھی اوسکو یہی نظر آتا ہے
کہ یہہ جگہہ سب جگہون سے اچھی اور خوشنما ہے اسلئے کہا گیا ہے کہ اللہ تعالے نے
اس مسجد کو جمال کی آنکھہ سے دیکھا ہے اور کعبہ شریف کو اور حرمت والی مسجد کو
جلال کی آنکھہ سے دیکھا ہے سو مسجد اقصیٰ نہایت کشادہ اور نورانی اور خوبصورت
ہے اور کعبہ شریف اور اوسکی آس پاس کی مسجد پر نہایت جلال اور شان و شوکت
اور دہشت ظاہر ہے اے ایمان والو یہہ سارا نور اور حسن اس پاک مسجد پر
محمدی وقت مین ظاہر ہوا جب سے اللہ نے جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو معراج
کی رات مین اس مسجد مین بلایا اور آپنے سب پیغمبرون کے ساتھہ یہان نماز پڑہی
جب سے بڑی بڑی برکتین یہان ظاہر ہوئین اس پاک مسجد سے اور اس پاک شہر
سے جو جو وعدے اللہ نے کئے تھے سب پورے ہوئے مولانا مجیر الدین رح لکھتے ہین
کہ اس مسجد کے نیچے قبلہ کیطرف کو ایک بڑا مکان ہے اوسمین دیوارین ہین اونپر
چھت ہے اور وہ اوس جگہہ کے نیچے ہے جس مین محراب اور منبر ہے اور یہہ
نیچے کا مکان قدیم مسجد اقصیٰ کہلاتا ہے اور شاید یہہ حضرت سلیمان علیہ السلام کے
بنائی ہوئی عمارت کی نشانی ہے اوسکی عمارت کی مضبوطی اور پختگی سے یہہ بات
معلوم ہوتی ہے اور اس جگہہ کی پہلو مین مسجد کے نیچے اوسطرف کے نیچے جسمین درخت اور
زیتون ہین ایک بڑا مکان ہے وہ حضرت سلیمان علیہ السلام کا اصطبل کہلاتا ہے اور وہ
مسجد کی اکثر زمین کے نیچے داخل ہے اور ظاہر یہہ ہے کہ وہ حضرت سلیمان علیہ السلام
کی بنائی ہوئی عمارت مین سے ہے مسجد کی دیوار جو قبلہ کیطرف ہے اوسکے نیچے
سے ان دونون مکانون مین پہونچتے ہین اس مسجد مین عبد الملک بادشاہ کیوقت
مین اور اوسکے بعد چار منارے تھے اور ہمارے وقت مین بھی چار منارے ہین
اور اس مسجد کے گیارہ دروازے ہین دو دروازے تو پوربی دیوار مین ہین

وہ دونوں دیوار کے اندر ہین ایک باب الرحمت دوسرا باب التوبہ کہلاتا ہے اور اب اندونون
مین راہ نہین ہے اور ان دونون دروازون کے اوپر مسجد کے اندر ایک مکان
ہے حضرت سلیمان علیہ السلام کا بنایا ہوا اور اس مسجد مین حضرت سلیمان علیہ السلام
کا بنایا ہوا کوئے مکان سوائے اس مکان کے باقی نہین اوس مکان کی زیارت
کا قصد کیا جاتا ہے اوس پر جلال اور شان وشوکت ظاہر ہے اور پورب دیوار
مین انہین دو دروازون کے پاس ایک دروازہ ہے جو بند کیا ہوا ہے باب الاسباط
مسجد کے اخیر مین اوتر کیطرف کے اخیر مین پورب کیطرف ہے اور وہ باب الرحمت اور
باب التوبہ کے قریب ہی اور باب حطہ اور باب شرف الانبیا دونو مسجد کے اوتر طرف ہین
اور باب شرف الانبیا اب باب دویدار یہ کہلاتا ہے اور باب الغوانمہ جو قوم غانم کے محلہ
کیطرف ہی وہ پچھم کیطرف کے آخر مین اوتر طرف ہی اور باب الناظر قدیم دروازہ ہی اوسکی
عمارت عیسی بادشاہ کیوقت مین نئی بنائی گئی سن چھہ سو کی حدون مین اور باب الحدید
دروازہ پاکیزہ ہی اوسکی عمارت مضبوط ہی اوسکو نئی سرے سے بنایا ہے شام کے نائب
ارغون کاملی نے اور باب القطانین روئی والون کی بازار کیطرف ہی اسلئے اوسکا یہہ
نام رکھا گیا ہی اوسپر لکھا ہوا ہے کہ بادشاہ ناصر محمد جو قلاؤون کا بیٹا ہے اوس نے اسکی
عمارت نئے سرے سے بنائے سن سات سو سینتیس مین اس سے معلوم ہوا کہ یہہ
دروازہ قدیم ہے اور یہہ دروازہ بڑا ہے اسکی عمارت نہایت مضبوط ہے اوسکے
نزدیک باب المتوضا ہے کہ اوس سے نکل کر لوگ وضو کے مقام مین جاتے ہین اور
وہ قدیم تھا اور ڈھی پڑا تھا علاء الدین نے اوسکو نئی سرے سے بنایا جب وضو کے
مقام کو بنایا اور باب السلسلہ اور باب السکینہ دونون ایک ہین اون دونون سے
نکل کر لوگ بڑی سڑک کیطرف جاتے ہین جسکا نام خط داؤد علیہ السلام مشہور رہا ہے اور
باب المغاربہ مغربی لوگون کے محلہ کیطرف ہے اور یہہ دروازہ پچھم کیطرف کے اخیر مین
قبلہ کے نزدیک ہے یہہ آٹھہ دروازے باب الغوانمہ سے باب المغاربہ تک مسجد
کے پچھم طرف ہین اور اس مسجد کے قبلہ کیطرف اور پورب کیطرف جنگل ہے اور

پچھم اوراوترکیطرف مسجد کو گھر گھیرے ہوئی ہین فائدہ اسباط کے معنے ہین پوتے یعنے
حضرت یعقوب علیہ السلام کے بارہ بیٹون کی نسل ہین جو لوگ تھے وہ اس دروازے
سے آئے ہون گے اور حطہ کے معنے ہین گناہ کا اوترنا یعنے یا اللہ ہمارا سوال
تجھسے گناہ کا اوترنا ہے یعنے ہمارے گناہون کو ہمپرسے اوتار دے یعنے
معاف کردے اللہ تعالے نے قرآن مجید مین سورہ بقر مین خبردی ہے کہ اسرائیلیون
سے کہا گیا کہ اس بستی مین داخل ہو اور جہان چاہو کہاؤ اور دروازے مین
سجدہ کرتے ہوئے جاؤ اور حطۃ کہو اون لوگون نے حطہ کے بدلے اور بات کہی
یعنے اناج کا نام لیا اونپر وبا پڑی ہزارون آدمی مرگئے اوپر کی آیتون مین ذکر
حضرت موسی علیہ السلام کا ہے اس سے ظاہر یون ہے کہ یہہ ذکر اوسیوقت کا ہے
تو وہ دروازہ بیت المقدس کا نہین ہوسکتا کیونکہ حضرت موسی علیہ السلام بیت المقدس
تک نہین پہونچے مولانا جلال الدین سیوطی رح لکھتے ہین کہ یہہ دروازہ جو باب حطہ
کہلاتا ہے یہہ وہ دروازہ ہے جو اریحا مین تھا جب اریحا ویران ہوگیا یہہ دروازہ
اس مسجد مین اوٹھا لایا گیا اس کتاب کا لکھنے والا کہتا ہے کہ حضرت موسی علیہ السلام
اریحا تک بھی نہین پہونچے جیسا کہ توراۃ شریف سے صاف ظاہر ہے آپکے بعد حضرت
یوشع علیہ السلام نے اریحا کو فتح کیا بعضے تفسیر والے یون سمجھے ہین کہ یہہ
ذکر حضرت یوشع علیہ السلام کیوقت کا ہے اور وہ دروازہ اریحا کا تھا اللہ کا شکر
ہے کہ ہمکو اس دروازے کا پتا مل گیا عبد السلام ابن تیمیہ کی منتقی الاخبار مین جہان
یہہ ذکر ہے کہ ہمارے رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم ہجرت کے چھٹے برس مکہ کیطرف
تشریف لے چلے وہان حدیث مین یہہ لفظ ہے کہ آپ ٹیلے پر پہونچے اس جگہہ پر مولانا
قاضی محمد ابن علی شوکانی رح شرح مین لکھتے ہین کہ ابن اسحاق کی روایت مین یون ہے
کہ آپنے فرمایا کہ کون شخص ایسا ہے جو ہمکو ایسی رستہ پر لے چلے جس رستی مین وہ
لوگ نہون ایک شخص نے کہا مین لے چلون گا وہ آپکو ایک مشکل رستہ سے لے گیا
جب اوس مقام سے نکلا اور نرم زمین مین پہونچے آپنے فرمایا تم اللہ سے معافی مانگو لوگون نے

معافی مانگی آپنے فرمایا قسم اوسکی جسکے ہاتھہ مین میری جان ہے یہی حطہ ہے جو اسرائیلیون پر پیش کیا گیا تھا وہ اوس سے رک رہے اور یہہ ٹیلا مرار کا ٹیلا تھا اور وہ پہاڑ مین رستہ ہے اس حدیث کا ایک مطلب یہہ ہوسکتا ہے کہ اللہ سے اپنے گناہون کے معافی مانگنا یہی حطہ ہے یعنے حطہ کے یہی معنے ہین اور ظاہر مطلب اس حدیث کا یہہ ہے کہ یہہ وہی مقام ہے جس جگہہ اون لوگون کو حطۃ کہنے کا حکم ہوا تھا اور یہہ بات قیاس کے موافق ہی حضرت موسیٰ علیہ السلام کا حجاز مین یعنے مکہ اور مدینہ مین آنا خوب طرح ثابت ہی اس کتاب کے سرے پر اسکا پورا بیان ہوچکا ہے معلوم ہوا کہ یہہ دروازہ مکہ شریف کے قریب تہا پھر کیا عجب ہے کہ یہہ دروازہ مکہ سے اریحا مین پہونچا ہو پھر وہان سے بیت المقدس مین پہونچا ہو مولانا مجیر الدین رح لکھتے ہین کہ وہ جمعہ کی مسجد جسکو لوگ اب مسجد اقصیٰ کہتے ہین اسکے اندر ہے اور اوسکے دروازون پر سات سو قندیلین ہین اور صخرہ شریف کے قبہ مین اور اوسکے آس پاس پانسو قندیلین ہین جو ہر شب کو عشا کیوقت اور صبح کیوقت روشن ہوتی ہین اوسکے سوا جو مسجد کے اور مقامون مین روشن ہوتی ہین اور ہمارے ملک مین اسقدر قندیلین کسی مسجد مین نہین روشن ہوتی ہین اور شعبان کی بیچون بیچ کی راتکو اس مسجد کے اندر کی جمعہ مسجد مین اور صخرہ کے قبہ مین بیس ہزار قندیلون سے زیادہ روشن ہوتی ہین اور اسیطرح معراج کی رات مین یعنے رجب کی ستائیسوین شب اور مولد شریف کی شب کو اور رمضان شریف کی ستائیسوین شب کو اتنے چراغ روشن ہوسکتے ہین جو کسی مسجد مین نہین ہوسکتے اور تنخواہین جو وہان علم پڑہانے والون کی اور خادمون کی اور اذان کہنے والون کی اور قرآن پڑہنے والون کی مقرر ہین وہ بہت کثرت سے ہین اب یہہ بیان ہے کہ اس مسجد کو نصاریٰ اور یہود بھی پہچانتے رہین کہ اپنی اصلی جگہہ پر ہے سید منصور علی صاحب دہلوی تاریخ بیت المقدس مین پادری شیرنگ کی الکتاب کے مقامات المعروف سے نقل کرتے ہین کہ مسجد کا احاطہ حرم شریف کہلاتا ہے اوس مین کوئی نصرانی ہرگز نہین جانے پاتا اور اگر

دغا سے داخل ہو اور کہل جاوے تو اوسکو ضرور قتل کرین جسوقت نصرانیون کی فوج
نے یروشالم کو اپنے قبضہ مین کر لیا تھا تب سے اس زمانہ تک کوئی نصرانی اوسمین
داخل نہین ہوا مگر ایک شخص یعنے ڈاکٹر ریچرڈسن جس نے اپنے طبابت کے وسیلہ
سے مسلمانون کے امام سے ایسی موافقت پیدا کی تھے کہ وہ اوسکو تین بار مسجد
کے اندر لے گیا یہہ ڈاکٹر کہتا ہے کہ حرم شریف لنبائی مین ایک ہزار چار سو نناوے
فٹ ہے یعنے مسجد اقصیٰ کے نماز کے محراب سے باب الاسلام تک اور عرض مین
نوسو پچانوے فٹ ہے اس احاطہ کے درمیان ایک پختہ سنگ مرمر کی کرسی جو
چارسو پچاس فٹ چوکھونٹ مین ہے دہری ہے کہ احاطہ کے سطح سے بارہ چودہ
فٹ اونچی ہے اوسپر چڑہنے کے لئے چارون طرف اچہی اور کشادہ سیڑہی بنی ہے
اور ہر ایک سیڑہی پر اچہی اچہی محراب ہین جو نہایت خوشنما نظر آتے ہین اوسکے
بالکل کرسی سفید اور آسمانی رنگ کے سنگ مرمر کی بنی ہے اوسکے پتھر بعضے
بہت پرانے ہین جن سے ثابت ہوتا ہے کہ یہہ کسی قدیم عمارت کی تھے اوس کرسی
کے کنارے پر بہت سے حجرے بنی ہین جنمین درویش اور ملا اور موذن اور سب
سامان مرمت کے موجود رہتے ہین لیکن سب سے خوبصورت وہ مسجد ہی جو کرسی
کے بیچون بیچ ہے اور صخرہ کے نام سے مشہور ہے اوسمین چار دروازے ہین
ایک دروازے پر ایک اوسارا یعنے برآمدہ ہے پہلا درجہ اوسکا سنگ مرمر سے بنا ہے
لیکن جو پتھر اوسمین لگے ہین وہ ایسے قدیم ہین کہ گمان ہوتا ہے کہ وہ ہیکل کی پتھر
ہونگی یہہ ڈاکٹر کہتا ہے کہ اس عمارت کے دیکھنے سے مجکو ایسی خوشی ہوئے جو دوسرے
عمارت سے ہرگز نہین ہوئی اس مسجد کا گنبد نوے فٹ بلند ہے اوسکی چہت
شیشے کے پتون سے بنی ہوئے ہے جسپر سے تمام یروشالم دکھائی دیتا ہی اے
ایمان والو دیکھو یہہ پیش خبری کیسے پوری ہوئے کہ اللہ کے گھر کا بہار ٹیلون
سے اونچا کیا جاویگا ہرٹیشیس بونارڈ یڈنی جو سن اٹھارہ سو چہپن علیسوی بیت المقدس
گیا تھا اوسنے ۱۸۵۶ء مین ایک کتاب وہان کے احوال کی لندن مین چہپوائی اوسمین

صخرہ تبریف کے ذکر مین لکہا ہے کہ وہ سوا تیرہ گز چوڑا ہے اور بیس گز لنبا ہے اور پونے
چہہ گز اوسکی بلندی ہے اسمین سے ایک ٹکڑا فرانسیسی لوگ کاٹکر قسطنطنیہ کو لے گئے اور
ایک ٹکڑا اسمین سے روس کو لے گئے اور سونے کے برابر بیچا کٹی ہوئی اور بے کٹی ہوئے
کے رنگ مین بہت فرق ہے یہہ پتہر سب اوپر برابر نہین ہے لیکن ایسا اونچا نیچا بھی
نہین ہے اور تمام گرد اسکی تہوڑا برابر کیا گیا ہے اوسکو کسی سبب سے ایسا ہی رہنے
دیا ہے میری رائی مین اسکی رہنے دینے کا سبب یہہ ہے کہ یہی کہلیان ارونہ یبوسی
کا تھا جہان حضرت داؤد علیہ السلام نے قربانی کی تھی اور اللہ کے فرشتے کو وہان
کہڑے دیکہا تھا اسکے اندر ایک یا دو سنگ مرمر کے ستون گز بہر کے اونچی رکھی
ہوئے ہین جیسی عمدہ ستون حضرت سلیمان علیہ السلام کے تھے ویسی معلوم ہوتے
ہین یوسیفس کہتا ہے کہ سلیمان علیہ السلام کے ستون پیتل کے تھے لیکن انکی مشابہت
اون سے کم نہین ہے انکی یہودی طرز ہونے مین کچھ شک نہین ہے اور وہ
جا ہی جس جگہہ کے ہون قدیم زمانہ مسجد کے ہین جنکو حضرت داؤد علیہ السلام کے
یا حضرت سلیمان علیہ السلام کے کاریگرون نے خوب صاف کیا تھا پادری اسکاٹ
متی کے انجیل کی اردو تفسیر مین تیئسوین باب کے اخیر مین لکہتا ہے کہ قدیم زمانہ
مین جس جگہہ پر ہیکل یعنے مسجد بنا ہوئی تھے اب اوس جگہہ کے چوگرد ایک دیوار
بنی ہوئی ہے اور اس دیوار کے باہر وار ایک جگہہ ہے جو یہود کے ماتم کی جگہہ
کہلاتی ہے ہر جمعہ کو سب وہان کے رہنے والے جمع ہوکر اپنی قوم کی تباہ حالی اور
ہیکل کی بربادی کی باعث اوس جا پر ماتم کرنیکو جایا کرتے ہین اور اس جگہہ کے واسطے
ہمیشہ کرایہ دیا کرتے ہین اے محمدی بہائیو دیکھو یہہ پادری اقرار کرتا ہے کہ محمدیون
نے جہان مسجد بنائی ہے وہ وہی جگہہ ہے جہان قدیم زمانہ مین مسجد تھی اور
اوس جگہہ کے چوگرد یہودی جمع ہوکر ماتم کرتے ہین کہ ہای یہہ مسجد ہمارے قبضہ
سے نکل گئے اور محمدیون کو مل گئی یہودی لوگ چاہتے ہین کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ
وسلم سے اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے منکر رہین اور اس مسجد پر قبضہ کرلیوین

ور مسلمانون کو نکال دین افسوس یہودیون کی عقل پر اتنا نہین سوجھتی کہ جو یہودی
محمدی ہوگئے ہین اونہون نے سب پیغمبرون کا ورثہ پایا ہے یہہ کھلی نشانی دیکھتے
ہین اور محمدی دین مین نہین آلتے ڈبلواج بارٹ لیٹ ۱۸۴۲ عیسوی مین یروشالم
مین گیا تھا اوسنے ایک کتاب لکھی ہے اوسکا نام رکھا ہے زیارت بیت المقدس
اوسکے صفحہ ۴۸ مین لکھا ہے کہ یہودیون کی عبادت کی جگہہ جو مسجد کی دیوار کے نیچے
ہے دکھن اور پورب کیطرف سکے کونے پر وہی دیوار پرانی معلوم ہوتی ہے بہت
دور تک اور اوسکی قریب پل کے برج لوٹتی ہوئی ہین وہ بھی بہت پرانے ہین اور
یوسیفس نے اپنی تاریخ مین بیان اوسکا کیا ہے اور مسجد اقصی کے قریب دروازہ
ہے وہ بھی نہایت پرانا معلوم ہوتا ہے اور اوسکا طرز عمارت کا دوسرا ہے اگر
پہلے کا نہین ہین تو آدریان نے اوسکو اونہین پتھرون سے بنوایا ہے اور صفحہ ۴۹
مین لکھا ہے کہ پچہم کا حصہ دیوار قلعہ کا ہپکس کا فصیلی کا اور مرمنی کا یہہ تینون قلعے
رومیون نے چھوڑ دئے تھے ہیکل کا اور اوسکے گردنواح کا ایک پتھر دوسرے پر
نہین رہا لیکن اوسکے گردنواح کی دیوارین اوپری دیوار کے گرینگے باعث سے بچگئی
تہین جو ابتک موجود ہین اور بہت زمانہ تک یروشالم کی یادداشت کیواسطے
موجود رہین گے پل شاید اوسی زمانہ مین توڑدیا گیا تھا اور اوسکا حصہ ابھی تک
باقی ہے فائدہ جب قدیم عمارتون کے اثار اس مسجد مین صاف ظاہر ہین تو معلوم
ہوا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے جو فرمایا تھا کہ ایک پتھر دوسری پتھر پر نہین
بچیگا یہہ بات خاص ہیکل کے حق مین فرمائی تھے یعنے وہ مسجد کی عمارت جو بیچون
بیچ مین بڑی چٹان پر تھے اوسکو بالکل رومیون نے ڈہادیا اور مسجد کی احاطہ
کے دیوارین اور دروازے باقی رہے ہون تو عجب نہین ہمارے پیغمبر
صلی اللہ علیہ وسلم کیوقت مین دروازے مسجد کے موجود تھے ایک دروازے کا
ذکر صاف حدیث مین یون آیا ہے کہ آپنے فرمایا دَخَلْتُ المسجد من باب
تمیل فیہ الشمس وا لقمر مولانا مجدالدین کی کتاب مین اور درمنثور مین تمیل کا

لفظ ہے جسکے معنے ہین جھلکنا ہی اوسمین یعنے اوس دروازے مین سورج اور چاند یعنے
ڈوبنے کے لیئے اوس طرف جھلکتا ہے اور مولانا جلال الدین کی کتاب جو بیت المقدس
کے فضائل مین ہے اوسمین تمثیل لکھا ہے میم کے بعد ثے زیادہ ہی اسکے معنے یہہ
ہین کہ اوسمین مثال یعنے نقشہ تھا سورج اور چاند کا اگر یہہ لفظ لکھنے والے نے ٹھیک
لکھا ہے تو اوس دروازے مین سورج اور چاند کا نقشہ بنا ہوا تھا اس مین کچھہ
تعجب کی بات نہین مولانا جلال الدین نے اسی کتاب کے سترہوین باب مین
لکھا ہے کہ جو لوگ تارون کے پوجنے والے تھی اونھون نے شہر دمشق کے سات
دروازے بنائی تھے ایک دروازے پر نقشہ سورج کا ایک پر چاند کا اسیطرح
ہر ہر دروازے پر نقشہ ایک ایک تارے کا بنایا تھا پھر اس مسجد کے دروازے
پر بھی رومیون نے نقشہ سورج اور چاند کا بنایا ہو تو کیا عجب ہی اسکے سوا اور
دروازون کا ذکر بھی حدیث مین پایا جاتا ہے جن لوگون کے زبانی حدیثین چلی آتی
ہین اونپر ہم غلطی کا گمان کیون کرین درمنثور مین ابن سعد اور ابن عساکر کی کتاب سی
لکھا ہے کہ جب معراج کی صبح کو آپ سے اون لوگون نے مسجد کے پتے پوچھی آپ
فرماتے ہین کہ اللہ نے بیت المقدس کو مجھپر ظاہر کردیا مین اوسکو دیکھتا جاتا تھا اور
اوسکی نشانیان اونکو بتلاتا جاتا تھا ایک نے کہا مسجد کے کے دروازے ہین اور
مینے اوسکی دروازے نہین گنے تھے تو مین اوسکو دیکھنے لگا اور دروازہ دروازہ
گننے لگا اور اونکو بتلانے لگا اگر یہہ بات آپنے فرمائے ہے تو بیشک بہت سی دروازے
باقی تھے رومیون کے ہاتھہ سے بچ گئی ہون یا اون کے ڈھا دینے کے بعد آدریان
بادشاہ نے پھر بنادئی ہون واللہ اعلم اب اس پاک شہر مین جو مدرسی
اور درویشون کے تکیے اور اور برکت کے مقام ہین اون کا بیان
ہے مولانا مجیر الدین لکھتے کہ دو مدرسے مسجد کے اندر ہین ایک فارسیہ کہلاتا ہے
جو مسجد اقصی کے اندر ہے دوسرا نحویہ جو بڑی چٹان کے صحن کے کنارے
پر ہے اوسکو عیسی بادشاہ نے سن چھہ سو چار مین عربی زبان

کے علم مین مشغول ہونیکے لیے بنایا ہے اور اوسپر اچھی اچھی خیراتین مقرر کی ہین اور جو
مدرسی اور درویشون کے تکیے مسجد کے اُس پاس ہین سو یہ ہین ایک تکیہ وہ جو
مسجد اقصیٰ کے قریب منبر کے پیچھے ہے اوسکو صلاح الدین بادشاہ نے مولانا جلال الدین
شاشی پر پھر اون کے بعد اون کی راہ کے چلنے والون پر وقف کردیا تھا مولانا
بیت المقدس مین مجاور رہتے تھے اور اللہ کی عبادت مین مشغول تھے اور وہ مدرسے
جو دیوار کے پاس پچھم کیطرف ہین سو اول خانقاہ فخریہ ہے جو قاضی فخرالدین نے
وقف کردی ہے کہ وہ اسلام کے لشکرون کے داروغہ تھے اصل اونکی قبطی ہے
پھر وہ مسلمان ہوگئے اور بہت اچھی مسلمان ہوئے اونہون نے بہت سے وقف
کیئے اور علم والون سے احسان کئے اور سن سات سو تیس مین انتقال کیا ایک
مدرسہ تنکزیہ ہے جو امیر تنکز ناصری نے بنایا ہے جو شام کے نائب تھے یہہ مدرسہ بڑا ہے
اوسکی عمارت سب مدرسون سے زیادہ مضبوط ہے اس امیر نے مسجد مین بہت
عمارتین بنائین ایک مدرسہ وہ ہے جو امیر منکلی بغا احمدی نے بنایا ہے جو حلب
کے نائب تھے اوسکی پاس مدرسہ سلطانیہ اشرفیہ ہے جو مسجد اقصیٰ کے اندر باب
السلسلہ کے نزدیک امیر حسن ظاہری نے بنایا تھا پھر اشرف بادشاہ نے اوسمین
اوستادکو اور صوفیون کو اور علماؤن کو مقرر کیا پھر اشرف بادشاہ نے سن آٹھ سو
پچاسی مین اوسکو کھود کر اوس جگہہ اوس سے بڑا اور کشادہ مدرسہ بنایا مدرسہ
عثمانیہ روم کے سردارون مین سے ایک عورت نے بنایا ہے اصفہان شاہ
خاتون اوسکا نام تھا اور وہ خانم کہلاتے تھے اور اس مدرسہ پر روم وغیرہ
مین خیراتین مقرر ہین اور اوسکے دروازے پر سن آٹھ سو چالیس کی تاریخ
لکھی ہی اُس مدرسہ کے سامنے ایک سرای ہے جو خواجہ شمس الدین نے بنای ہے
جو اشرف بادشاہ کے خواصون مین سے تھے مدرسہ خاتونیہ باب الحدید کے پاس ہے
جو اغلی خاتون نے بنایا ہے جو شمس الدین کی بیٹی بغداد کی رہنے والی تھی اور ایک کھیت
کو اوسکے خرچ کے لیئے وقف کردیا مدرسہ ارغونیہ باب الحدید کے پاس ہے اوسکو

ارغون کاملی نے بنایا ہے جو شام کے نائب تھے اونھون نے سن سات سو اٹھاون
مین انتقال کیا مدرسہ مزہریہ ابوبکر ابن مزہر انصاری شافعی نے بنایا ہے جو مصر
کے صاحب دفتر تھے اونھون نے سن آٹھ سو چاسی مین اوسکی بنا نے سے فراغت
کی مدرسہ جوہریہ جوہری نے سن آٹھ سو چالیس مین بنایا ہے مدرسہ منجکیہ شام کے
نائب منجک نے بنایا اور اوسپر وقف کیا اور علماؤن کو اور تنخواہ دارون کو مقرر کیا پھر
ہمارے زمانہ مین اوسکا حال تباہ ہو گیا ہیہ وہ مدرسے ہین جو مسجد کے پچھم کیطرف ہین
اور وہ مدرسے جو اوترطرف ہین وہ یہہ ہین مدرسہ جاولیہ جو امیر علم الدین سنجر جاولی
نے بنایا ہے جو غزہ کے نائب تھے اور علم والون مین سے تھے اب اوس مدرسے
مین بیت المقدس کا نواب رہتا ہے مدرسہ صبیبی امیر علاء الدین نے بنایا
جو قلعہ صبیبی کے نائب تھے پھر اس شہر مقدس کے نائب ہوئے مدرسہ اسعردیہ
خواجہ عبد الغنی اسعردی نے سن سات سو ستر مین بنایا ہے مدرسہ فارسیہ امیر
فارسی کی نے بنایا ہے ایک مدرسہ امین الدین نے ایک مدرسہ امیر غازی
مجاہد علم الدین نے ایک مدرسہ قاضی عبد الباسط نے بنایا ہے پہلے اوسکے
نیو شیخ شمس الدین محمد نے ڈالی تھی وہ بن نہ چکا تھا کہ وہ مر گئے تب عبد الباسط
نے اوسکو بنایا اور درویشون پر شرط کر لی کہ حضوری کے بعد سورہ فاتحہ پڑھا
کرنا اور اوسکا ثواب شیخ شمس الدین کو بخشا کرنا مدرسہ کریمیہ کریم الدین نے
بنایا ہے جو مصر کے ناظر تھے دو مدرسے شہاب الدین ظاہری نے بادشاہ ظاہر
برقوق کے وقت مین بنائے ہین اور وہ مدرسے جو شہر مین ہین بعضے ایسے ہین
کہ مسجد کی دیوار سے ملے نہین ہین مگر اوس کے نزدیک اوترکیطرف ہین وہ یہہ
ہین مدرسہ صلاحیہ باب الاسباط کے پاس ہے جو صلاح الدین بادشاہ نے وقف
کر دیا ہے اور وہ رومیون کے زمانیکا گرجا ہے اور کہا جاتا ہے کہ اوسمین حضرت مریم
علیہا السلام کی مان حضرت حنّہ کی قبر ہے اس مدرسہ کے اوستادون کی ملک اسلام مین
عمدہ عمدہ تنخواہین ہین اوسکے قریب تکیہ شیخونیہ ہے جو امیر سیف الدین نے وقف کر دیا ہے

ایک مدرسہ کاملیہ ہے جو حاجی کامل نے بنایا ہے جو طرابلس کے رہنے والے تھے ایک مدرسہ معظم علیسی نے ایک مدرسہ خواجہ مجدالدین نے ایک مدرسہ شیخ وجیہ الدین حنبلی نے بنایا ہے ایک مدرسہ محدثیہ اوسکی پاس عزالدین اردبیلی محدث نے آٹھوین صدی مین بنایا ہے یہہ وہ مدرسے ہین جو مسجد کے قریب اوترکیطرف ہین اور وہ جو مسجد کے پچھم طرف ہین سو یہہ ہین ایک تکیہ پچھم کیطرف ہے جو شیخ کمال الدین مہمازی کا تکیہ کہلاتا ہے اور بادشاہ صالح اسمعیل ابن ناصر نے وہان کے رہنے والے درویشون پر ایک گاؤن وقف کردیا ہے ساتوین صدی مین ایک سرا منصور قلاوون نے اور ایک سرا علاءالدین نے بنائی ہے ایک مدرسہ امیر حسن سکشکیلی نے نوین صدی مین بنایا جو بیت المقدس کے نائب تھے آٹھوین صدی مین ایک مدرسہ امیر تنشتمر سیفی نے ایک مدرسہ سوی حاجی سفری خاتون نے بنایا جو شرف الدین باوردی کی بیٹی تھین اور ایک تکیہ محمدیہ محمد زکریا ناصری نے بنایا اور امیر جہارکس خلیلی نے ایک گرجا جو رومیون کا بنایا ہوا تھا اوسکو دو حصہ کر کے آدھا مدرسہ اور آدھا تکیہ یونسیہ یونسی فقیرون کیواسطے بنایا مدرسہ حنبلیہ امیر سید مرشام کے نائب نے بنایا ساتوین صدی مین حدیث شریف پڑھانیکا ایک گھر امیر شرف الدین ہکارسے نے بنایا پھر آٹھوین صدی مین اوسکے سامنے قرآن شریف پڑھانیکا گھر سراج الدین عمر نے بنایا اور ایک تکیہ مغربیون کے محلہ مین شیخ عمر مغربی نے بنایا وہ ایک اچھی مرد تھے اونھون نے وہ تکیہ آباد کیا اور اوسکو اپنے مال سے بنایا اور فقیرون اور مسکینون پر اوسکو وقف کردیا ایک مدرسہ مغربیون کے محلہ مین نورالدین بادشاہ نے بنایا جو صلاح الدین کے بیٹے تھے اور وہ مدرسے اور تکیے جو مسجد کے قریب نہین ہین اونمین سی بلاسی تکیہ ہے جو شہر کے باہر قبلہ کیطرف ہے اور شیخ احمد بلاسی کے نام سے بلاسی کہلاتا ہے اونکی قبر اوسی مین ہے لوگ زیارت کو جاتے ہین اوسکے پورب طرف تکیہ شیخ ابراہیم ازرق کا ہے ایک مدرسہ بدرالدین ہکاری نے بنایا ہے جو معظم بادشاہ کے امیر

تھے ایک خانقاہ صلاحیہ ہے جسکو صلاح الدین بادشاہ نے صوفیون پر وقف کردیا ہے
ایک تکیہ اوسکے قریب ہے جو وفائی فقیرون کا تکیہ کہلاتا ہے ایک تکیہ بسطامی پورب
والون کے محلہ مین شیخ عبداللہ بسطامی نے بنایا ایک مدرسہ امیر فارس الدین
نے بنایا جو صلاح الدین کے خزانچی تھے ایک تکیہ ہندوستان والون کا ہی جو باب
الاسباط کے باہر ہوا اور وہ قدیم ہے وہ رفاعی فقیرون کا تکیہ تھا پھر اوسمین کچھ ہندی
لوگ اوترے تو وہ اون کے نام کا کہلایا ایک تکیہ شہر سے باہر اوتر طرف امیر
حسام الدین نے بنایا جو صلاح الدین کے امیرون مین تھے اور اوسپر تنخواہین
مقرر ہین اور صلاحی خانقاہ کے اوپر ایک منارہ شیخ برہان الدین ابن غانم
نے بنایا ہے اور مجھسے شیخ شمس الدین بغدادی نے بیان کیا کہ جب شیخ برہان
الدین نے یہہ منارہ بنایا تو شہر بیت المقدس مین جو نصرانی تھے اونپر بڑا صدمہ گذرا
کیونکہ وہ قمامہ کے گرجے کے اوپر تھا تو وہ لوگ سب ملکر شیخ برہان الدین کو بہت
مال دینے پر طیار ہوے کہ اس منارے کو مت بناؤ اونہون نے نمانا اور نصرانیون
کو خوب جھڑکا اور منارہ طیار کیا اور اوسکے بند وبست کرنے والے مقرر کیے
تب ایک مرد نے حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب مین دیکھا آپنے اوسے
فرمایا کہ برہان الدین پر سلام کہنا اور اوس سکے کہنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم تجکو سلام کہتے ہین اور فرماتے ہین کہ تو داخل ہے آپکے عام شفاعت مین
کیونکہ تونے یہہ منارہ کافرون کے سرپر بنایا آسے ایمان والو اللہ تعالی نے
حضرت اشعیا علیہ السلام کے چھیاسٹھوین باب کی بارہوین آیت مین وعدہ کیا
تھا کہ مین قومون کی دولت پانی کی بہاؤ کے مانند اس شہر مین لاؤنگا دیکھو یہہ
وعدہ کیسا پورا ہوا اور کن کن قومون کے بادشاہون کا مال اس شہر کی آبادی
مین خرچ ہوا اور حضرت اشعیا علیہ السلام کے اکاونوین باب مین فرمایا تھا کہ
اللہ تعالی صیہون کو تسلی دیگا وہ اوسکے سارے ویران مکانون کی دلداری
کریگا دیکھو اس پاک شہر مین محمدیون کے ہاتھون کیسی کیسی آبادیان ہوئین

اے یہودیو اور اے نصرانیو یہہ کہلی نشانیان دیکہو اور محمدی ہو جاؤ اے ایمان والو
ان مدرسون مین اور ان تکیون مین اور اس پاک شہر مین حضرت عمر رضہ کے وقت
سے اسوقت تک جن محمدیون نے نور ایمان کا پہیلایا اگر اونکا احوال کتابون مین
تلاش کیا جاوے تو او سکے لیئے بڑی کتاب چاہیئے کچہہ نمونہ کیطور پر لکہا جاتا ہے
مولانا مجیر الدین رحمہ فرماتے ہین کہ شیخ ابو المحاسن یوسف ابن رافع شافعی جو
ابن شداد کرکے مشہور ہین صلاح الدین بادشاہ نے اونکو مدرسہ صلاحیہ کا پڑہانا
سپرد کیا تہا وہ بڑی اچہی شخص اور بڑی عبادت کرنیوالے تہے شیخ ابو منصور
عبد الرحمن محمد ابن حسین ابن عساکر دمشقی بہی مدرسہ صلاحیہ مین اس پاک شہر
مین پڑہانے پر مقرر ہوئے تہے اونکی زبان اوٹہنی بیٹہنی مین اللہ کے ذکر سے خالی
نہین رہتے تہے شیخ تقی الدین عثمان ابن صلاح الدین جو ابن الصلاح کرکے
مشہور ہین وہ مدرسہ صلاحیہ مین پڑہانے پر مقرر ہوئے تہے شیخ صلاح الدین
خلیل ابن کیکلدی حدیث کے بڑی یاد رکہنے والے تہے اونہون نے دمشق مین
پڑہا پہر بیت المقدس مین آئے اور صلاحیہ مین پڑہاتے رہے اور مدرسہ تنکزیہ مین
حدیث شریف کا پڑہانا اونہین کے سپرد ہوا امام ابو الفضل محمد ابن طاہر جو ابن
قیسرانی کرکے مشہور ہین ابن خلکان نے اونکا نام یون ہی لکہا ہے اور بعضون
نے کہا ہے کہ اونکا نام علی ابن احمد ابن محمد ابن طاہر ہے وہ شہر بیت المقدس
کے رہنے والے ہین اور وہ دنیا مین پہرتے رہے ہین اور ذہن کی تیزی اور
یاد داشت اور خوشخط لکہنا یہہ سب خوبیان اونمین جمع تہین بیت المقدس مین
سن چار سو اڑتالیس مین پیدا ہوئے اور سن ساٹہہ مین حدیثین بیان فرمائین
اور حدیث کے جاننے اور پہچاننے مین اور یاد رکہنے مین مشہور تہے اور اونکے بیٹے
ابو زرعہ طاہر سند کے اونچی ہونے مین اور حدیثون کے بہت سننے مین مشہور ہین امام
محمد غزالی طوسی شافعی دمشق مین رہے پہر بیت المقدس مین آرہے اور اللہ کی
عبادت مین اور بڑی بڑی برکت کے مقامون کی زیارت مین محنت کرتے رہے

اور اونکی کتابین جو مشہور ہین وہ بناتے رہے اونہون نے طوس مین انتقال فرمایا
سید بدر ابن محمد الله کے بڑے پہچاننے والے تھے اون کے زمانہ کے اولیا اونکے
آگے جھکی اور جنگلی جانور اور پہاڑ پر رہنیوالے جانور اونکی زیارت کو آئے اور اونکی
اور اونکی اولاد کی قبرون کی زیارت کے لئے بار بار آئے اور اپنا منھ اونکی درگاہ کی
دروازے پر ملا وہ اپنے تکیہ مین دفن ہوئے جو بیت المقدس سے کچھ دور ہے مولانا
مجیر الدین رح نے اس کتاب مین بہت سے حدیث والون اور اولیاؤن اور اچھے
لوگون کا اور عادل قاضیون کا احوال لکھا ہے جو بیت المقدس مین تھے اون کا
احوال دیکھنے سے اون پیش خبریون کا مطلب خوب ظاہر ہوتا ہے جو الله نے
حضرت اشعیا علیہ السلام کی کتاب مین وعدہ کیا تھا کہ مین یہان کے قاضیون
کو عادل بناؤنگا اور اپنے اچھے بندون کو یہان بساؤنگا اور تیرون زبور مین
صیہون اور یہودا کی بستیون کے حق مین فرمایا تھا کہ جو الله کے نام کے عاشق ہین
وہ وہان رہینگے ان سب تعریفون کا ظہور صاف محمدیون مین ہوا یا الله یہود اور
نصاری کی آنکھین کھولدے آمین مولانا مجیر الدین لکھتے ہین کہ شہر بیت المقدس کا
حال ہمارے زمانہ مین بھی یہہ ہے کہ وہ ایک بڑا شہر ہے عمارتین اوسکی مضبوط ہین
بعضے مکان اونچے جگہہ پر ہین اور اونچے ہین اور بعضے نالے مین ہین اور
نیچے ہین اور اکثر مکانون کے نیچے قدیم عمارتین پائی جاتے ہین اور اونکے اوپر
ہی مکان پرانے مکانون کے اوپر بنائی گئے ہین اور یہان کے مضبوط مقامون
مین سے روئی والون کا بازار ہے کہ نہایت اونچا اور مضبوط ہے بہت شہرون
مین ویسا نہین پایا گیا ہے اور تین بازار اور ہین کہ مسافرون نے ذکر کیا ہے
کہ ان تین بازارون کیطرح کے بازار کسی شہر مین نہین دیکھی اور یہہ بیت المقدس
کی خوبیون مین سے ہے اور یہہ سارا شہر تراشی ہوئی سفید پتھرون سے بنا ہوا
ہے اوسکی عمارت مین کچی اینٹ نہین اور اوسکی چھت مین لکڑی نہین مسافرون
نے ذکر کیا ہے کہ تمام ملک مین ایسا کوئی شہر نہین جو عمارت مین بیت المقدس

سے زیادہ مضبوط ہو اور دیکھنے مین اوس سے زیادہ خوشنما ہو اور حضرت ابراہیم کا شہر
بھی ایسا ہی ہے لیکن بیت المقدس اوس سے زیادہ مضبوط ہے اور شہر نابلس
بھی اوسکے قریب قریب ہے یہہ تینون شہر بہت مضبوط ہین کیونکہ پہاڑون مین ہین
اور بیت المقدس کو جب دور سے دیکھو تو عجب نورانی اور خوبصورت معلوم ہوتا ہی
پورب کیطرف سے جب انسان زیتون پہاڑ پہو اور اسیطرح قبلہ کیطرف سے اگر پچہم
اور اوتر کیطرف دور سے تھوڑا سا دکھائی دیتا ہے پہاڑون کی اوٹ کی باعث
سے کیونکہ بیت المقدس اور حضرت ابراہیم کا شہر پہاڑون مین ہے اور وہان
چلنا بہت مشکل ہے جو پہاڑ ان دونو شہرون کو گھیرے ہوئی ہین اونکا راستہ لنبان مین
انکلون تین دن کا ہے اور چوڑان مین بھی اتنا ہی ہے لیکن جب زیارت کرنیوالا اللہ کے
فضل و کرم سے مسجد اقصیٰ مین اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کے مقام مین پہونچتا ہی تب
ان پاک مقامون کے دیکھنے سے اوسکو ایسا انس اور خوشی حاصل ہوتے ہی جو بیان
مین نہین آتی اور مشقت اور محنت سے تسلی ہوجاتی ہے حافظ ابن حجر عسقلانی رح
جب بیت المقدس کی زیارت کو آئی تب یہہ شعر پڑھے الی البیت المقدس جئت
ارجو جنان الخلد نزلا من کریم + قطعنا فی محبته عقابا + وما بعد العقاب سوی
النعیم + یعنے مین بیت المقدس کیطرف آیا ہمیشہ کی بہشت کی امید پر جو اللہ کریم کیطرف
سے مہمانی ہے ہمنے اوسکی محبت مین گھاٹیان طے کین اور تکلیف کے بعد کیا ہے سوا ہے
آرام کے مولانا مجیر الدین نے اس پاک شہر کے دس دروازے لکھی ہین اور چالیس کے
قریب محلہ لکھی ہین اونمین ایک محلہ یہودیون کا اور ایک محلہ نصاریٰ کا لکھا ہے معلوم
ہوا کہ باقی سب محلے محمدیون کے ہین مولانا مجیر الدین لکھتے ہین کہ کہا جاتا ہے کہ قبر حضرت
داؤد علیہ السلام کی صیہون کے گرجے مین ہے جو شہر بیت المقدس کے باہر ہے قبلہ کیطرف
اور وہان حضرت داؤد علیہ السلام کا گھر تھا اور اس گرجے مین ایک جگہہ ہے کہ نصاریٰ
اوسکی تعظیم کرتے ہین اور کہا جاتا ہے کہ اوسمین حضرت داؤد علیہ السلام کی قبر ہے
اور وہ جگہہ اب مسلمانون کے ہاتھ مین ہے دوسری جگہہ لکھتے ہین کہ بادشاہ ظاہر

جتمع کیوقت مین اوسکا ایک نائب آیا صیہون کے گرجے مین جو نئی عمارت نصاریٰ نے بنائی تھی وہ اوس کے حکم سے ڈہا دیگئی اور قبر حضرت داؤد علیہ السلام کی نصاریٰ کے ہاتھ سے چہین لے گئے فائدہ بادشاہون کی احوال کی پہلی کتاب کے دوسرے باب مین ہے کہ داؤد علیہ السلام شہر داؤد مین دفن ہوئی اور اسی کتاب کے گیارہوین باب مین ہے کہ حضرت سلیمان علیہ السلام اپنے باپ داؤد کے شہر مین دفن ہوئی اور داؤد کا شہر بھی صیہون کے قلعہ کا نام ہے جیسا کہ حضرت شمویل علیہ السلام کے احوال کی دوسری کتاب کے پانچوین باب مین ہے لدہیانہ مین ایک اخبار پادریون نے سن اٹھارہ سو چہتر عیسوی مین چہپوایا تھا اوسکی چوتھی جلد صفحہ دوسو اونتیس مین ایک پادری کی زبانی لکھا تھا کہ جو مکانات صیہون کی گڑہی پر بنی ہین اونہین عمارتون مین حضرت داؤد علیہ السلام کا اور حضرت سلیمان علیہ السلام کا مقبرہ ہے یہ مقبرے محمدیون کے ہاتھ مین ہین حضرت داؤد علیہ السلام کے مقبرے مین کسی نصرانی کو اندر جانیکا اذن نہین مگر میرے پوشاک سے تمام لوگ مجکو محمدی خیال کرتے تھے مجکو سب کچھ اچھی طرح سے دکھلایا یہ قبر اونچی بنی ہوئے رہے اور اوس پر سرخ چادر ڈالے ہوئے تھے جب مین دوسرے وقت اوس بالاخانہ کو دیکھنے گیا جسمین لوگ کہتے ہین کہ حواریون پر آسمان سے روح القدس اوترا تو اس کمرے کے سایہ مین چہوٹے سے کمرے مین حضرت سلیمان علیہ السلام کی قبر ہے مولانا مجیرالدین لکھتے ہین کہ بیت المقدس کے پاس پورب کیطرف ایک بڑا پہاڑ ہے کہ مسجد اقصیٰ سے وہان سے دکھائی دیتے ہے وہ زیتیا پہاڑ کہلاتا ہے یہ وہی پہاڑ ہے جسپر سے اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو آسمان پر اوٹھا لیا اور اوس پہاڑ کے اندر ایک گرجا ہے جو جلیسمانیہ کہلاتا ہے باب الاسباط کے باہر اوسمین حضرت مریم علیہا السلام کی قبر ہے اور وہ جگہہ مشہور ہے مسلمان اور نصاریٰ زیارت کے لئے جاتے ہین فائدہ یہہ باب الاسباط وہ نہین ہے جو مسجد مین ہے یہہ باب الاسباط شہر کے دس دروازون مین سے ایک دروازہ ہے مولانا عبدالوہاب شعرانی رحمہ نے کتاب طبقات کبریٰ جو

اولیاؤن کے احوال مین لکھی ہے اوس مین جناب ابراہیم متبولی رح کی بہت کرامتین لکھی
ہین وہان یہہ بہی لکھا ہے کہ اونہون نے جب بیت المقدس کیطرف سفر کیا حضرت مریم
علیہا السلام کی زیارت کی اور اون کے پاس اوس رات کو ایک ختم کیا تب ایک قرآن
کے پڑہنے والے نے حضرت عیسی علیہ السلام کو دیکھا کہ آپ فرماتے ہین کہ ابراہیم کو
ہمارا سلام کہنا اور کہدینا کہ اللہ تجکو میری طرف سے اور میری مان کی طرف سے اچھا بدلہ
دے مولانا مجیر الدین لکھتے ہین کہ چشمہ سلوان کا شہر مقدس سے باہر قبلہ کیطرف
نالی مین ہے خالد بن معدان رض سے روایت ہے کہ اونہون نے فرمایا کہ جو کوئی
بیت المقدس مین آوے اوس کو چاہیے کہ سلوان کے چشمہ مین پیوے کیونکہ
وہ جنت مین سے ہے فائدہ سلوان کا چشمہ عبرانی مین سلوآم کا حوض کہلاتا ہے
اوس کا ذکر یوحنا کی انجیل کے نوین باب مین آیا ہے کہ حضرت عیسی علیہ السلام
ن زمین پر تہوکا اور اوس سے مٹی گوندہی اور ایک شخص جو جنم کا اندہا تھا اوسکی آنکھون پر لیپ دی اور اوس سے
فرمایا جا اور سلوآم کی حوض مین نہا وہ جا کر نہایا اور دیکھنے والا ہو گیا پادری شیرنگ نے الکتاب کے مقامات معروفہ
مین لکہا ہی کہ یروشالم کی دکہن طرف سلوآم کا حوض ہے جسکی گہرائی چوبیس فٹ ہی آنحضرت بیت اللحم کا جہان حضرت عیسی
علیہ السلام پیدا ہوے لے مولانا مجیر الدین لکھتے ہین کہ بیت المقدس سے
چوتہائی منزل کے قریب قبلہ کیطرف ایک بستی ہے جسکو بیت اللحم کہتے ہین وہان
حضرت عیسی علیہ السلام پیدا ہوے لے ہین مولانا جلال الدین لکھتے ہین کہ نسائی
نے صحیح سند پہونچائی ہے کہ جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے معراج کے ذکر
مین فرمایا کہ جبرئیل نے کہا کہ اوتر اور نماز پڑہیے مین اوترا اور مینے نماز پڑہی اونہون نے کہا آپ جانتے ہین آپ نے کہان نماز پڑہی آپنے نماز پڑہی
بیت اللحم مین جہان عیسی علیہ السلام پیدا ہوے لے پہر مین بیت المقدس مین
داخل ہوا مولانا جلال الدین نے دوسری جگہہ لکھا ہے کہ عبد اللہ جو عمرو ابن عاص
کے بیٹے تھے بیت اللحم مین آئے اور نماز پڑہے اور حکم کیا کہ وہان چراغ روشن
کرنے کے لئے تیل لایا جاوے دوسری جگہہ لکھا ہے کہ عبد اللہ رض تیل بہیجدیا
کرتے تھے بیت اللحم کیطرف جہان حضرت عیسی علیہ السلام پیدا ہوے لے مولانا

بو البرکات جو سن بارہ سو او نہتر مین بیت المقدس کی زیارت کو گئی تھے او نہون نے لکھا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے پیدا ہونے کا مقام نصاری کے اختیار مین ہے مسلمانون کو خاص وقتون مین راہ دیتے ہین اور بہت جلدی کرتے ہین اب بالفعل سن تیرہ سو نو مین ایک سید صاحب یافہ کے رہنے والے ملے او نہون نے فرمایا کہ اب عبدالحمید بادشاہ کے وقت مین وہ پاک مقام مسلمانون کے ہاتھ مین آگیا اب ذکر ہے جبرون کا جہان حضرت ابراہیم علیہ السلام کا مزار پاک ہے توراة شریف کے پہلی سورة کے تیئیسوین باب مین یہ بیان ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے ایک غار قیمت دیکر مول لیا اور حضرت سارہ کو اوس مین دفن کیا پھر پچیسوین باب مین یہ بیان ہے کہ حضرت اسحاق اور حضرت اسماعیل علیہما السلام نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو اوسی غار مین دفن کیا پچہ یہ بیان ہے کہ حضرت یوسف علیہ السلام مصر مین تشریف لائے حضرت یعقوب علیہ السلام کو اور اپنے بھائیون کو وہان بلایا پھر اونچاسوین باب مین لکھا ہے کہ حضرت یعقوب علیہ السلام نے مرتے وقت وصیت کی کہ مجکو اوسی غار مین اپنے باپ دادا کے پاس دفن کیجیو جہان اونہون نے ابراہیم اور اون کے بیوی سارہ کو دفن کیا اور وہان اونہون نے اسحاق کو اور اونکی بیوی ربقہ کو دفن کیا ہے اور وہان مینے لیا کو دفن کیا ہے پھر پچاسوین باب مین لکھا ہے کہ حضرت یوسف علیہ السلام اپنے بھائیون سمیت مصر سے چلے اور حضرت یعقوب علیہ السلام کو کنعان کی زمین مین اوسی غار مین دفن کیا اور مصر کیطرف پلٹ آئے مولانا مجیر الدین لکھتے ہین کہ حضرت سلیمان علیہ السلام نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی قبر شریف پر ایک چار دیوار بنائے اور وہ چار دیواری اب مسجد ہو گئی ہے مولانا جلال الدین سیوطی رح لکھتے ہین کہ صاحب باعث النفوس نے یعنے شیخ برہان الدین فزاری نے ابو المعالی سے نقل کیا ہے کہ اونہون نے اسکا [illegible] رکھا ہے اور لکھا ہے کہ مشہور ہے کہ دو رکعتین تحیۃ المسجد کی پڑھے مولانا لکھتے ہین کہ اس بات کا خیال

نہ کرنا چاہیے کہ وہ مقبرہ ہے کیونکہ جو مرد اوس مین ہین وہ اپنے قبرون مین زندہ ہین
اور عورتون مین اختلاف ہے اس کتاب کا لکھنے والا کہتا ہے کہ یہہ جو حدیث شریف
مین آیا ہے کہ اللہ لعنت کرے یہود اور نصاری پر اونہون نے اپنے نبیون کی
قبرون کو مسجدین بنایا سو حدیث کے سمجھنے والون نے اسکا مطلب یون بیان
فرمایا ہے کہ یہود اور نصاری اپنے نبیون کے تعظیم کے لیئے اونکی قبرون کی
طرف موہنہ کرکے نماز پڑہتے تھے اور اللہ کی تعظیم مین اونکی تعظیم کو بھی ملاتے
تھے اور یہہ کھلا ہوا شرک ہے اور اگر یہہ نیت نہو اور کوئے شخص کسی نبی یا
ولی کے قبر کے پاس مسجد بناوے اور اوسکی قبر کے پاس نماز پڑہے اس نیت
سے کہ اللہ تعالے اوسکی روح پاک کا اثر میرے دل مین ڈالے گا اور اوس اثر
سے میرا دل اللہ کیطرف زیادہ لگے گا تو اس نیت مین کچھہ حرج نہین اور کعبہ
شریف کے پاس حطیم مین حضرت اسماعیل علیہ السلام کی قبر ہے اور وہان
نماز پڑہنا درست ہے اس سے معلوم ہوا کہ جہان قبر کا نشان مٹ گیا ہو
اور معلوم نہو کہ قبر کس جگہہ پر ہے وہان نماز جائز ہے صحیح بخاری کی روایت
مین نصاری کے ذکر مین یہ بھی ہے کہ وہ لوگ اوس مسجد مین تصویرین
بناتے تھے قسطلانی رح نے لکھا ہے کہ جو کوئی کسی اچھی شخص کی قبر کے پاس
مسجد بناوے اور اوسکی نزدیکی سے برکت لینے کا قصد کرے اور یہہ
بات اوسکی تعظیم کے لیئے اور اوسکی طرف منھہ کرنے کے لیئے نہو تو وہ اس وحشت
کی بات مین داخل نہین واللہ اعلم جناب مولانا قاضی محمد ابن علی شوکانی رح
منتقی الاخبار کی شرح نیل الاوطار مین لکھتے ہین کہ جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم
نے اپنی قبر پر مسجد بنانے سے اسلیئے منع فرمایا کہ ایسا نہو آپکی تعظیم کو لوگ حد سے
بڑہا دین اور گمراہ ہوجاوین اور بعضے وقت یہہ بات کفر تک پہونچا دیتے ہے جیسا کہ
اگلے امتون کا حال ہوا جب آپکے ساتھہ والون کو اور اون کے شاگردون کو
حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مسجد کے بڑہانے کی ضرورت پڑی اور

مسجد بڑہائی گئے اور آپ کے بیویون کے گہر اور حضرت عائشہ رضؓ کا گہر جسمین
حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر اور حضرت ابوبکر رضؓ اور حضرت عمر رضؓ کی قبر ہے یہہ
سب گہر مسجد مین داخل ہوگئے تب لوگون نے آپکی قبر کے آس پاس ویچے
دیوارین بنادین تاکہ مسجد مین قبر ظاہر نہو ایسا نہو کہ جاہل لوگ اوس طرف کو
نماز پڑہین اور وہ نوبت پہونچے جسکا ڈر ہے پھر قبر کے بائین طرف جو دو ستون تھے
وہان دو دیوارین بنائین اور دونون کو ترچھا کردیا کہ دونون مل گئین تاکہ کوئے
شخص قبر کیطرف منھہ کرنے کا قابو نہ پاوے مولانا مجیرالدین رحؒ لکھتے ہین کہ شہر
حبرون بیت المقدس کے سامنے قبلہ کیطرف ہے اور وہ دیکھنے مین نہایت
خوبصورت اور نورانی ہے اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کے مزار پاک پراور
آپکی بیوی حضرت سارہ علیہا السلام کے مزار پاک پراور حضرت یعقوب علیہ السلام
کے مزار پاک پراور آپ کے بیوی لیفا کے مزار پاک پر جو قبہ بنائی ہوئے ہین سو مجکو
خبر پہونچی ہے کہ قوم امیہ کے بادشاہون نے بنائی ہین اور مولانا احمد ابن حسن ترمی
شافعی رحؒ نے کتاب مصباح الظلام مین لکھا ہے کہ حضرت عمر رضؓ نے جب ملک
شام کو فتح کیا تو حضرت ابراہیم علیہ السلام کی قبر پراور اون کے سوا اور انبیاؤن
کے قبرون پر جو قبے تھے اونکو ڈہا دینے کا حکم نہین کیا اس سے معلوم ہوا کہ یہہ
قبے پہلے سے تھے واللہ اعلم پادری جوزف جیکب نے جو پاک کتاب کا جغرافیہ
لکھا ہے اوس مین لکھا ہے کہ وہ غار جو ممری کے میدان مین حبرون کی کوہن
طرف ہے جسکو ابراہیم علیہ السلام نے قبرستان کے لئے خرید ا تھا آجکل وہان
ایک مسجد ہے جسمین یہودیون اور نصرانیون کو داخل ہونیکی پروانگی نہین ہی مولانا
مجیرالدین رحؒ لکھتے ہین کہ حضرت سلیمان علیہ السلام کی چاردیواری کے باہر پورب
کیطرف کو ایک مسجد ہے نہایت خوبصورت اور یہہ مسجد امیر ابوسعید سنجر جاولی نے
بنائی ہے سن سات سو بیس ۷۲۰ مین بادشاہ ناصر محمد ابن قلادون کیوقت مین اوس
مسجد کے پاس قبلہ کیطرف وہ باورچیخانہ ہے جسمین مجاورون اور مسافرون کے

لئے دشیشہ بنتا ہے اور باورچخانہ کے دروازے پر نقارخانہ عصر کے نماز کے بعد ہر روز بجا یا جاتا ہے جسوقت دستارخوان اوٹھایا جاتا ہے اور یہہ دستارخوان دنیا کے عجائبات مین سے ہے اوسمین سے شہروالے اور مسافر کہاتے ہین ہر روز روٹے پکائی جاتی ہے سویرے کیوقت اور ظہر کے بعد شہروالون کو اور عصر کے بعد شہر والون کو اور مسافرون کو بانٹے جاتے ہے ہر روز چودہ ہزار روٹیان پکتے ہین اور بعضے وقت پندرہ ہزار بھی ہوجاتے ہین دولتمند اور محتاج کوئے اس دستارخوان سے روکا نہین جاتا اور جس مکان مین روٹی پکائی جاتے ہے وہ مکان بھی عجائبات مین سے ہے اوسمین گیہون داخل ہوتے ہین اور روٹیان پک کر نکلتے ہین وس مکان مین کام کرنے والے بہت کثرت سے ہین گیہون کا پیسنا اور گوندہنا اور پکانا اور لکڑیان وغیرہ لانا اور سارا سامان کرنا عجائبات مین سے ہے اسطرح کا معاملہ زمین کے بادشاہون کے پاس پایا نہین جاتا اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کے معجزون مین یہ کچہہ بڑی بات نہین ہے مولانا ابوالبرکات جو ہمارے زمانہ مین سن بارہ سو اوکھتر مین بیت المقدس مین پہونچے وہ اپنے رسالہ مین لکھتے ہین کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کا دستارخوان اسوقت تک جاری ہے عصر کیوقت چند دیگین کہانیکے ہر روز تقسیم ہوتی ہین اللہ کا شکر ہے کہ یہہ تبرک اس عاجز کو بھی نصیب ہوا اب یہہ ذکر ہے کہ ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے ملک شام کے فتح ہونے سے پہلے شہر جبرون تمیم داری کو عنایت فرمایا جامع ترمذی مین ہے کہ تمیم داری پہلے نصرانی تھے پھر جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین حاضر ہوئے اور مسلمان ہوئے امام ابوحنیفہ رح کے شاگرد امام ابویوسف کتاب الخراج مین فرماتے ہین کہ تمیم داری رض نے عرض کیا کہ یارسول اللہ فلسطین مین میرے کچہہ ہمسائی ہین اونکی ایک بستی ہے جسکو جبری کہتے ہین اور دوسری اور بستی ہے جسکو عینون کہتے ہین اگر اللہ ملک شام کو آپ پر فتح کردے تو وہ دونو مجکو دیدیجیے آپنے فرمایا وہ دونون تیرے لئے ہین عرض کیا کہ لکھدیجیے آپنے لکھدیا

بسم اللہ الرحمن الرحیم یہہ خط ہے محمد کیطرف سے جو اللہ کا پیغام پہونچانیوالا ہی تمیم داری
کے لیئے جو اوس کا بیٹا ہے کہ اوسکی لیئے ہے بستی حبری کی اور بستی عینون کی ساری
بستی اور نرم زمین اور پہاڑ اور سخت زمین اور جو اوسکے قریب ہے اوسکو اور اوسکے پیچہے
والون کو اوسکے بعد کوئی اوس مین اوس سے برخلاف نہو پہر جو کوئی ظلم کرے اور
اون سے کچہہ چہین لے تو اوس پر پہٹکار ہے اللہ کی پہر جب حضرت ابوبکر رض حاکم
ہوئے اونہون نے بہی ایک خط لکہدیا اوسکی نقل یہہ ہے بسم اللہ الرحمن
الرحیم یہہ خط ہے ابوبکر رض کیطرف سے جو اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا امانتدار
ہے جو آپکے بعد زمین مین نائب ہوا اوسنے یہہ لکہا داریون کے لیئے کہ جو کچہہ اونکی
ہاتہہ مین ہے حبری اور عینون کی بستی سے اوسکو کوئی نہ بگاڑے جو کوئی سنتا ہو
اور اللہ اور رسول کا کہنا مانتا ہو تو اوسمین سے کسی چیز کو نہ بگاڑے اور کچہہ لوگ
اوسپر قایم رہین اور فساد کرنے والون سے اوسکو بچاتے رہین مولا تاج الدین
رح لکہتے ہین کہ جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے تمیم داری رض کو وہ زمین جاگیر
مین دی تہی جسمین حضرت ابراہیم علیہ السلام کا شہر ہے اور جو اوسکی آس
پاس کی زمین ہے اور ایک چمڑے کا ٹکڑا جو حضرت علی رض کے موزہ مین کا تہا
اوس پر آپنے حضرت علی رض سے لکہوا دیا تہا اوسکی لفظین تاریخ لکہنے والون نے کئی
کئی طرح پر لکہی ہین اور مینے وہ چمڑی کا ٹکڑا دیکہا ہے جسکو لوگ کہتے ہین کہ حضرت علی رض
کے موزی مین کا ہے اور وہ پرانا ہو گیا ہے اور اوسمین حرفون کا کچہہ نشان باقی
ہے اور جس صندوق مین وہ چمڑی کا ٹکڑا رکہا تہا اوس صندوق مین اوسکی ساتہہ
مینے ایک ورق لکہا ہوا دیکہا اوس ورق کے لکہنے کی نسبت مستنجد باللہ بادشاہ
عباسی کیطرف ہے اللہ اوسکو رحمت مین غرق کرے اوسمین اوسکی نقل لکہی ہے
مستنجد بادشاہ نے اپنے ہاتہہ سے جو لکہا ہے اوسکی صورت یہہ ہے الحمد للہ یہہ
نقل ہے جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے خط کی جو آپنے تمیم داری کو اور اونکی
بہائیون کو لکہدیا تہا ہجرت کے نوین برس تبوک کی لڑائی سے پلٹنے کے بعد ایک

حمڑی کے ٹکری پر جو ایمان والون کے حاکم حضرت علی رضہ کے موزی مین کا تہا اور
اونہین کے ہاتہہ کا لکہا ہوا تہا مینے اوسکو اوسی صورت پر نقل کیا اللہ راضی رہے
اون سے اور سب اصحابون سے بسم اللہ الرحمن الرحیم هذا ما انطا محمد
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لتمیم الداری واخوتہ حبرون والمرطوم
وبیت عینون وبیت ابراهیم وما فیهن نطیة بت بینهم ونفذت وسلمت
ذلک لهم ولاعقابهم فمن اذاهم اذاه اللہ فمن اذاهم لعنه اللہ شهد
عتیق بن ابی قحافة وعمر بن الخطاب وعثمان بن عفان وکتب علی بن ابیطالب
وشهد یعنے اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان ہے نہایت رحم والا یہہ ہے جو دیا
محمد نے جو اللہ کے پیغام پہونچانیوالے ہین اللہ اونپر درود اور سلامتی بہیجی
تمیم داری کو اور اوسکی بہائیون کو جبرون اور مرطوم اور گہر عیون کا اور گہر ابراہیم کا
اور جو کچہہ اون مین ہے دے ڈالا دو ٹوک اونکے بیچ مین اور مینے اوسکو جاری کر دیا
اور سونپ دیا اونکو اور اونکے پیچہے والون کو پہر جو کوئی اونکو ستاوے گا اوسکو اللہ
ستاویگا پہر جو کوئی اونکو ستاوے گا اللہ اوسکو پہٹکار دیگا گواہ ہوا عتیق بیٹا ابو قحافہ
کا اور عمر بیٹا خطاب کا اور عثمان بیٹا عفان کا اور لکہا علی نے جو بیٹا ہے ابوطالب
کا اور وہ گواہ ہوا مولانا مجیر الدین رحمہ لکہتے ہین کہ مینے اسکو مستند ہاتہہ کی لکہی
ہوئے سے اوسی صورت پر نقل کیا ہے اور یہہ جاگیر تمیم داری کے اولاد کی ہاتہہ
مین ہمیشہ رہی ہے وہ اوسکو آج کے دن تک کہاتی ہین اور وہ لوگ حضرت ابراہیم
علیہ السلام کے شہر مین رہتے ہین اور وہ بہت لوگ ہین داری کہلاتے ہین اور یہہ
حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی برکتین ہین تمیم اور اونکی بہائی نعیم جناب پیغمبر صلی اللہ
علیہ وسلم کے پاس ہجرت کے نوین برس حاضر ہوئے اور مسلمان ہوئے اور تمیم
جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتہہ رہے اور آپ کے ساتہہ ہوکر کافرون سے
لڑے ہین اور آپ سے حدیث کی روایت کی ہے اور وہ مدینہ شریف مین رہے

یہانتک کہ حضرت عثمان رضؓ کے شہید ہونیکی بعد وہ شام کیطرف چلے گئے اور بیت المقدس
گئے وہ حاکم تھے اور کسی حاکم نے چاہا تھا کہ تمیم کی اولاد سے اوس زمین کو چھین لیوی
داریون نے آپکے خط کو دلیل پکڑا حاکم اور قاضی شرمندہ ہوئے اور وہ زمین داریون
کے ہاتھہ مین رہی ابن دونون مین امام ابو احمد غزالی بیت المقدس مین تھے اور
قاضی ابو بکر بن عربی شام مین تھے آب ذکر ہے جناب موسی علیہ السلام اور حضرت
شمویل علیہ السلام کے مزار پاک کا توراۃ شریف کے اخیر مین جو کسی نے احوال
حضرت موسی علیہ السلام کی وفات کا لکھا ہے وہان لکھا ہے کہ موسی موآب کے
میدانون مین نبو کے پہاڑ پر پسکہ کی چوٹی پر جو یریحو کے یعنے اریحا کے سامنے ہے
چڑھ گئے اور اللہ تعالی نے ساری زمین کنعان کی اور میدان اریحا کو آپکو دکھلایا
اور موآب کی زمین مین آپ نے وفات پائی اور آپکو لوگون نے موآب کی ایک وادی
مین بیت فغور کے مقابل دفن کیا پر آج کے دن تک کوئی آپکی قبر کو نہین جانتا مولانا
جلال الدین نے قاضی امین الدین احمد کی کتاب الانس سے نقل کیا ہے کہ اونہون نے
حضرت حسن بصری رح تک سند پہونچائی اونہون نے فرمایا کہ اسرائیلیون مین سے
کسی نے نہین جانا کہ موسی علیہ السلام کی قبر کہان ہے اور محمد بن اسحاق تک سند
پہونچائی کہ جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ موسی کی قبر کوئی واقف نہین ہوا
ان سب باتون سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالی نے حضرت موسی علیہ السلام کی قبر پاک
کو اونکی امت سے پوشیدہ کرلیا مگر اللہ نے یہہ نعمت خاص امت محمدی کیواسطے
چھپا رکھی تھی ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو معراج کی رات مین اللہ نے آپکی
قبر دکھادی اور آپنے اوسکا پتا بتلادیا صحیح بخاری مین ہے کہ جب موسی علیہ السلام
کے پاس ملک الموت آئے آپنے اللہ تعالی سے یہہ سوال کیا کہ زمین مقدس یعنے
کنعان سے ایک پتھر کے پھینکنے کے اندازہ پر مجھکو نزدیک کردی جناب پیغمبر صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر مین اوس جگہہ ہوتا تو تمکو اونکی قبر دکھلا دیتا وہ رستی کے پہلو
مین نیچے سرخ ٹیلی کے پاس اور صحیح مسلم مین ہے کہ آپ نے فرمایا کہ جس رات کو مین

سیر کو بلا یا گیا مین موسی پر گذرا سرخ ٹیلے کے پاس اور وہ کھڑے ہوے اپنی قبر مین نماز
پڑہ رہے تھے بخاری کی حدیث سے ثابت ہوا کہ آپ ملک کنعان مین نہین پہونچے
تب ہی تو اللہ تعالی سے مانگا کہ مین وہان تک نہین پہونچا تو تہوڑی دور تک مجکو
آگے بڑہا دی اور اوس پاک زمین سے نزدیک کردے اور توراۃ شریف سے معلوم
ہوا کہ آپ اریحا تک بہی نہین پہونچے اریحا کا میدان اللہ نے دور سے دکھلا دیا مولانا
جلال الدین رح لکھتے ہین کہ آپکی قبر اریحا کے قریب ہے اور لوگ زیارت کو جاتے ہین
اور اوسکے پاس سرخ ٹیلا ہے اور بادشاہ بیبرس نے سن چہ سو ساٹھ مین ایک
قبہ اوسپر بنا یا ہے اور شیخ عبد اللہ موی نے اوس قبہ کے بنانے سے بیس برس
اور کئی برس پہلے اوس قبہ کو دیکھا اور بیان کیا کہ مینے اس قبر پاک کی زیارت کی
اور مین سو گیا تو خواب مین دیکھا کہ اوس جگہہ پر ایک قبہ ہے اور ایک شخص گیہوان
رنگ دیکھا اور السلام علیکم کہا اور پوچھا آپ کلیم اللہ ہین یا یون کہا کہ آپ نبی اللہ ہین فرمایا ہان مینے کہا مجہسے
کچہہ فرمایئے تب آپنے چار اونگلیون سے اشارہ کیا اور مین جاگا اور اس بات کا
کچہہ مطلب نہ سمجہا تب مین شیخ ذیال کے پاس گیا اور مینے اونکو خبر دی اونہون نے
فرمایا کہ تیری چار اولادین ہونگی اور مین نکاح کر چکا تہا سو میری چار اولادین ہوئین
مولانا جلال الدین رح دوسری جگہہ لکہتے ہین کہ حافظ ضیاء الدین مقدسی نے فرمایا کہ
وہ قبر جو حضرت موسی علیہ السلام کی قبر مشہور ہے وہ پاک زمین مین اریحا کے قریب
ہے اوسکے پاس سرخ ٹیلا ہے چلتے ہوے رستے کے پہلو مین مولانا لکھتے ہین کہ آپ
بیت المقدس کے پورب طرف دفن ہوئے ہین اور آپکی قبر کی زیارت کا لوگ قصد
کرتے ہین اوس قبہ مین جسکا ذکر اوپر ہو چکا ہے اور بیت المقدس کے لوگ اور
اونکی سوا اور لوگ مرد اور عورت وہان جانیکی مشقت اوٹہاتے ہین اور وہان رات
کو رہتے ہین مولانا مجیر الدین حنبلی رح لکھتے ہین کہ آپکے قبر جہان مشہور ہے وہ
بیت المقدس سے پورب طرف ہے اوسکی اور بیت المقدس کے بیچ مین ایک منزل
ہے اوسکی اوپر عمارت ہے اوسکی اندر مسجد ہے اوسکی داہنی طرف ایک قبہ ہے اوسمین

آپکا مزار پاک ہے جب زیارت کے دن آتے ہین تو آپکی قبر پر ایک پردہ سیاہ ریشم
کا رکھا جاتا ہے اوسپر سرخ نقش ہین اوسمین ہر طرف سونا لگا ہوا ہے اکثر لوگون کے
نزدیک آپ کی قبر وہی ہے اور وہ قبہ ظاہر بیبرس نے بنایا ہے جب وہ حج سے اور
بیت المقدس کی زیارت سے پلٹا سن چہہ سو اڑہ سٹہہ مین پہر اوسکے بعد اور لوگون
نے بنایا اور اوسکے گرد اور جگہہ بڑہائی زیارت کرنے والون کو اس سے بہت
فائدہ ہوا اور یہہ مکان اریحا کے قریب بیت المقدس کے علاقہ مین ہے اور
بیت المقدس کے لوگ ہر سال جاڑے کے بعد زیارت کو جاتے ہین اور سات
دن وہان رہتے ہین اور اوس مکان مین بہت سے معجزے ظاہر ہین ایک یہہ ہے
کہ قبہ کے اندر مزار پاک کے پاس محراب کے اوپر صورتون کا خیال ہمیشہ دکھائی
دیتا ہے اون کے رنگ طرح طرح کی ہین کوئے سوار ہے کوئے پیدل ہے کسی
کے کندہے پر نیزہ ہے کسی کے کپڑے سفید ہین کسی کے کپڑے سبز ہین اور وہ
ایک سے ایک ہاتہہ ملاتے ہین بعضے کہتے ہین کہ وہ فرشتے ہین بعضے کہتے ہین کہ
وہ ولی لوگ ہین اور سب مرد اور عورتین اور لڑکے اونکو دیکھتے ہین کسی سے وہ
پوشیدہ نہین رہتے ہین اور جب مسجد مین کوی حیض والی یا کوی جنابت والا داخل
ہوتا ہے یا مسجد کے آس پاس کوئی شخص کوی برا فعل کرتا ہے اوس جنگل مین ایک
ہوا آتی ہے کہ کوئی اپنے پاس کے شخص کو نہین دیکہہ سکتا اور خیمونکی رسیان ٹوٹ
جاتی ہین اور خیمے جگہہ سے اوکھڑ جاتے ہین اور سوا اسکے اور بہی نشانیان ظاہر ہین
جن سے ظاہر ہوتا ہے کہ حضرت موسی علیہ السلام اوس جگہہ دفن ہین مولانا
مجیر الدین رح لکہتے ہین کہ حضرت شمویل علیہ السلام کی قبر بیت المقدس کے باہر
ایک گانو مین ایک پہاڑ کی چوٹی پر ہے اور وہ مشہور ہے اور وہ گانو اوتر کیطرف
ہے اوس شخص کی راہ مین جو رملہ کیطرف جاوے اور اوس گانو کا نام یہودیون کے
نزدیک رامہ ہے فائدہ حضرت شمویل علیہ السلام کے احوال کی کتاب کے پچیسوین
باب مین ہے کہ حضرت شمویل علیہ السلام کو اسرائیلیون نے رامہ مین آپ کے گہر مین

دفن کیا مولانا مجیر الدین رح لکھتے ہین کہ بیت المقدس اور بیت اللحم کے بیچ مین حضرت
یوسف علیہ السلام کی مان حضرت راحیل کی قبر ہے اور وہ مشہور ہے لوگ زیارت
کو آتے ہین فائدہ توراۃ شریف کی پہلی سورۃ کی پچیسوین باب مین ہے کہ حضرت
یعقوب علیہ السلام نے اپنی بیوی راحیل کو بیت اللحم کی راہ مین دفن کیا اب ذکر
ہے لبنان پہاڑ کا کہ محمدی اولیاؤن نے وہان بڑی بڑی فیض پائی بادشاہون کے
احوال کی پہلی کتاب کی ساتوین باب مین لکھا ہے کہ حضرت سلیمان علیہ السلام نے لبنانی
جنگل کا گھر بنایا جسکی لنبائی سو ہاتھ اور چوڑائی پچاس ہاتھ اور بلندی تیس ہاتھ
تھی اور وہ سرو کی لکڑی کے ستونون کے چار صفون پر بنایا گیا اور لکڑیون کو
شہتیرون پر رکھا جو پینتالیس ستونون کے اوپر تھے ہر ایک صف مین پندرہ
ستون تھے حضرت سلیمان علیہ السلام کی برکت اور فیض اب تک وہان جاری
ہے حضرت اشعیا علیہ السلام کے ساٹھوین باب مین کعبہ شریف سے اللہ نے فرمایا
کہ لبنان کا جلال تجھہ پاس آویگا صنوبر اور شمشاد اور بقس اکھٹے تیری پاس آوینگے
اسکا یہہ مطلب کہ لبنان مین اچھی اچھی پاک لوگ رہین گے اور وہ تیری زیارت
کو آوینگی لبنان کے پہاڑ پر ہمیشہ محمدی اولیاؤن کا مقام رہا اور محمدی اولیاؤن
کو اللہ نے وہان بڑی بڑی نعمتین عنایت فرمائین کتاب بہجۃ الاسرار جو امام نورالدین
علی بن یوسف شطنوفی شافعی نے اولیاؤن کے احوال مین لکھی ہے اوسمین شیخ
احمد بطائحی تک سند پہونچائی جو ملک شام مین اوترے ہوئے تھے اونھون نے فرمایا
کہ مین سن پانسو اوناسی مین لبنان پہاڑ کیطرف گیا تاکہ وہان کی اچھی لوگون کے
زیارت کرون اون دنون مین وہان ایک اچھے مرد اصفہان کے تھے کہ اونکو لوگ
شیخ جبلی کہتے تھے کیونکہ وہ لبنان پہاڑ مین بہت رہے تھے مین اونکے پاس آیا اور
اونسے پوچھا کہ آپ یہان کتنے مدت سے ہین فرمایا ساٹھہ برس سے مینے کہا کہ عجائب
باتون مین سے آپ پر یہان کیا گذرا اونھون نے فرمایا کہ سن پانسو ونستھہ مین
مین یہان تھا مینے دیکھا کہ پہاڑ کے لوگ چاندنی رات مین آپس مین جمع ہوتے ہین

اور ہوا مین اوڑتے ہین عراق کیطرف ایک جماعت کے بعد دوسری جماعت جاتی ہے
اون مین سے ایک جو میرا رفیق تہا مینے اوس سے کہا تم کہان جاتے ہو کہا ہمکو خضر علیہ السلام
نے حکم کیا ہے کہ بغداد مین جاوین اور قطب کے سامنے حاضر ہووین مینے کہا وہ کون
ہین کہا شیخ عبد القادر ہ مینے کہا مین بہی تمہارے ساتہہ چلونگا کہا اچہا سو ہم ہوا مین
چلے تہوڑی دیر مین بغداد مین پہونچے اور دیکہا کہ وہ لوگ آپکے آگے صفین باندہی ہوے
ہین اور آپ جو اونکو حکم کرتے ہین وہ جلدی سے بجا لاتے ہین پہر آپنے اونکو رخصت
کیا وہ لوگ اولٹے پاؤن پہرے یہانتک کہ ہوا مین اونچے ہوئی اور چلے اور مین بہی
اونکے ساتہہ تہا جب ہم پلٹ کر پہاڑ تک پہونچے مینے کہا کہ مینے آج کا سا احوال کبہی
نہین دیکہا جو تمنے آپکے سامنے ادب کیا اور جلدی سے آپکا حکم بجا لائی وہ بولا اے
بہائی یہہ کیونکر نہو اونہون نے تو فرمایا ہے کہ میرا یہہ قدم اللہ کے سب ولیون کی گردن
پر ہے اور ہمکو حکم ہوا ہے اونکی تابعداری اور ادب کا امام یافعی رحمہ اللہ روض الریاحین مین
چارسو ساتوین حکایت مین ایک بزرگ کی بابت لکہا ہے کہ وہ فرماتے ہین کہ مین لبنان پہاڑ پر چڑہا چند
آدمیون کے ساتہہ اور ہمکو تلاش تہی کہ وہان کے رہنے والون مین سے کوئی عبادت
کرنیوالا دنیا کا چہوڑ دینے والا ہمکو ملے ہم تین دن چلے میرا پاؤن تہک گیا تب مین ایک
اونچی پہاڑ پر بیٹہہ گیا اور میرے ساتہہ والے چلے گئے اور مین اکیلا رہ گیا اوس پہاڑ
کے نیچے مینے ایک چشمہ پایا اوس سے وضو کیا اور نماز شروع کی تب مینے ایک قرآن
پڑہنے والی کی آواز سنی نماز کے بعد مین آواز کیطرف گیا تب مینے ایک غار دیکہا اوس
مین ایک اندہے شخص بیٹہے ہوئے تہے مینے سلام کہا اونہون نے سلام کا جواب دیا
اور مجہسے فرمایا کہ تو جن ہے یا انسان ہے مینے کہا مین انسان ہون وہ بولے لا الہ
الا اللہ وحدہ لا شریک لہ مینے تیس برس سے تیرے سوا یہان کسی انسان کو نہین دیکہا
پہر جب نماز ظہر کا وقت آیا اونہون نے مجکو پکارا کہ نماز اللہ تجپر رحم کرے اور اونسے زیادہ کوئی
نماز کیوقت کا پہچاننے والا مینے نہین دیکہا مینے اونکی ساتہہ نماز پڑہی پہر یہہ عصر تک نماز
پڑہتے رہے پہر جب عصر پڑہ چکے کہڑے ہوکر دعا کرنے لگے مینے سنا وہ دعا مین کہہ رہے تہے

یا اللہ محمد کی امت کو سنوار دے یا اللہ محمد کی امت پر رحم کر یا اللہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی امت
پر سے مصیبت کو ہٹا دے پھر جب ہم مغرب پڑھ چکے مینے کہا یہہ دعا تمکو کہان سے ملی فرمایا جو
شخص ہر روز تین بار یہہ دعا پڑھیگا اللہ اوسکو ابدالو نمین سے لکھیگا پھر جب ہمنے عشا
پڑھی مجھسے فرمایا تو کہا ویگا مین بولا ہان فرمایا کہ اس غار کی اندر جا اور جو تجکو ملی وہ کہا
مین گیا تو مینے ایک چٹان دیکھی اوس پر جوز اور سوکھی انگور اور خرنوب اور سیب اور
انجیر تھی ہر چیز ایک ایک طرف کو تھی جتنا مینے چاہا اوتنا کہایا جب پچھلی رات ہوئے
اونہون نے وتر پڑہی اور وہ ساری رات نہین سوی تھے پھر اونہون نے بھی
اونہین چیزون مین سے کہایا اور بیٹھی یہانتک کہ ہمنے صبح کی نماز پڑھی پہر وہ بیٹھی
بیٹھی سوتے رہے یہانتک کہ سورج نکلا اور دو نیزہ کے اندازہ پر بلند ہوا وہ اوٹھی
اور اونہون نے وضو کیا اور غار مین داخل ہوے مینے کہا یہہ میوہ کہان سے آتا ہے
مینے تو اس سے زیادہ پاکیزہ نہین دیکھا فرمایا کہ اب تو آنکھون سے دیکھ لیگا پھر ایک
اوڑتا جانور آیا اوسکے دونو بازو سفید اور سینہ سرخ اور گردن سبز تھی اور اوسکی چونچ
مین ایک دانہ سوکھی انگور کا اور دونون پاؤن کے بیچ مین ایک جوز تھا اوسنے اوس
سوکھی انگور کو سوکھے انگورون پر رکھدیا اور جوز کو جوزون پر رکھدیا اونہون نے فرمایا
تونے اسکو دیکھا مین بولا ہان فرمایا کہ یہہ اوڑتا جانور یہہ میوہ میرے پاس تیس برس
سے لاتا ہے مینے کہا کہ ایکدن مین کتنی مرتبہ آتا جاتا ہے فرمایا سات مرتبہ پہر مین نے
گنا تو دیکھا کہ وہ دن بہر مین پندرہ مرتبہ آیا تب مینے اون سے کہا تو اونہون نے فرمایا
کہ ایک مرتبہ تجکو زیادہ دیا اور مینے اونپر لباس دیکھا ایک درخت کی چھال کا جو موز کی
طرحکا تہا مینے کہا یہہ آپ کو کہان سے ملا فرمایا یہہ جانور ہر عاشورے کے دن اس
چھال کے دس ٹکڑے میرے پاس لاتا ہے پہر مین اوس سے کرتہ اور تہمت بناتا
ہون اور مین اونکے پاس بیٹھا تہا اونکے پاس سات شخص آئے اونکی آنکھین لقبان مین
پہنسی ہوئی تھین اور سرخ تھین اور اونکی کپڑے اونکی بال تھے وہ بزرگ مجھسے بولے
ڈرو نہین یہہ مسلمان جن ہین اونمین سے ایک نے اون سے سورہ طہ پڑھی دوسرے

نے سورہ فرقان پڑہی اور ایک نے کچہہ آیتین سورہ رحمان کی سیکہین پہر وہ چلے گئی اور مین اون کے پاس چوبیس دن رہا شیخ سعدی رح نے گلستان مین لکہا ہے کہ لبنان پہاڑ کے اچہے لوگون مین سے ایک شخص ستہے کہ اونکی کرامتین ملک عرب مین مشہور تہین ایکبار کا ذکر ہے کہ وہ دریای مغرب پر چلے گئے اور اونکا پاٗون تر نہین ہوا جناب سید اشرف جہانگیر رحمۃ اللہ علیہ کی زبان پاک کی باتین جو اونکی مرید خاص حاجی نظام یمنی رح نے جمع کی ہین اور اوسکا نام لطائف اشرفی رکہا ہے اوسکی ہین تیسوین لطیفہ مین جہان آپکی سیاحی کا بیان کیا ہے وہان بیت المقدس کا ذکر کرکے لکہا ہے کہ جناب سید اشرف جہانگیر رح فرماتے ستہے کہ جب ہم وہان کی نورانی قبرون کی زیارت سے مشرف ہوئے وہ فیض جو وہان پیغمبرون کی ارواحون سے ہمکو ملا وہ کسی شہر مین نہین ملا بہت سے پیغمبر اوس زمین مین آسودہ ہین خصوصًا مقبرہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کا کہ وہان لنگر دری زمانہ کی فقیرونکو اور شہرون کے مسافرون کو دیتے ہین جب ہم مسجد اقصی کے طواف کے لئے آئے ایسا عجائب حال ظاہر ہوا کہ زبان اوسکی بیان سے عاجز ہے لبنان کا پہاڑ بہشت کے پہاڑون مین سے ایک پہاڑ ہے جو دریا کہ دنیا مین جاری ہین اکثر اونہین پہاڑونمین سے ہین اوس مین چالیس محراب ہین اور ہر محراب مین پانی جاری ہے اور قرآن پڑہنے کی آواز سنائی دیتی ہے کہتے ہین کہ وہ مقام ابدالون کا ہے اکثر اللہ کی راہ چلنے والونکا کام وہان آسان ہوگیا ہے اور بزرگون کی ایک جماعت نے اوس جگہہ اپنا کام پورا کیا ہے جناب سید اشرف رح نے دس دن وہان اعتکاف کیا فائدہ معلوم ہوتا ہے کہ وہی عمارت حضرت سلیمان علیہ السلام کی ابتک باقی ہے جسکا ذکر جناب سید اشرف رح نے فرمایا ہے اور حضرت سلیمان علیہ السلام نے مسجد بیت المقدس کے واسطے اسی لبنان درختون کو کٹوا کر لکڑیان منگائی تہین سو حضرت سلیمان علیہ السلام کی برکت ابتک وہان جاری ہے محمدی اولیاؤن کو وہان بڑی بڑی فیض اللہ دیتا ہے کیونکہ محمدی لوگ سب پیغمبرون کے عاشق ہین اور اللہ کے حکم سے سب پیغمبرون مہربان ہین

اب ذکر ہے اون محمدی بادشاہون کا جنہون نے شہر یروشالم اور شہر
حبرون کی خدمتین کی ہین مولانا جلال الدین رح فضائل بیت المقدس مین
ولید بادشاہ کے ذکر مین لکہتے ہین کہ ابراہیم بن ابی عبلہ سے روایت ہی کہ اونہون نے
فرمایا کہ ولید میرے ساتہہ چاندی کے برتن بیت المقدس والون کو بہیجا کرتا تہا اور
مین اونکو اون لوگون مین بانٹ دیتا تہا اوسکو روایت کیا ہے طبرانی نے اور طبرانی
کے سوا اورون نے یہہ لفظ کہا ہے کہ بیت المقدس کے قرآن پڑہنے والون مین
بانٹ دیتا تہا مولانا مجیر الدین رح لکہتے ہین کہ مصر کے ملک مین صالح نجم الدین ایوب
بادشاہ کے بعد بہت بادشاہ ہوئے پہر سن چہہ سو اٹہاون مین ظاہر بیبرس بادشاہ
ہوا ساتوین صدی کے اکسٹہوین برس اوسنے ایک لشکر بہیجا اونہون نے ناصرہ
کا گرجا ڈہا دیا اور عکا کو غارت کیا پہر بادشاہ خود سوار ہوا اور اوس شہر کو دوبارہ لوٹا
اور قیساریہ فتح کیا اور ارسوف اور صفد وغیرہ فتح کیا اور یافہ کو فرنگیون سے چہین لیا اور
انطاکیہ کو تلوار سے فتح کیا اور حج ادا کیا اور مدینہ نورانی کی زیارت کی اور بیت المقدس
مین حاضر ہوا اور اکراد کا قلعہ اور عکا کا قلعہ وغیرہ فتح کیا اور مسجد اقصی کو مرمت کیا
اور صخرہ شریف کے نگینے نئے لگائے اور وہ خان جو بیت المقدس کے باہر ہے اوسکو
آباد کیا وہ خان ظاہر کہلاتا ہے اور کئی گانون دمشق کے علاقہ کی اوس پر وقف
کیئے اور وہان کی مسجد مین امام مقرر کیا اور بہت خیراتین وہان مقرر کین ایک
یہہ کہ اوسکے دروازے پر روٹیان بانٹی جاوین اور جو لوگ وہان اوترین اونکی
کہانے پینے کی خبر لیجاوے اور مدینہ شریف مین جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم
کی مسجد کو خوب طرح پر مرمت کیا اور منبر بنایا اور کعبہ شریف کا غلاف اچہی طرح بنایا
اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کی قبر پاک کو نئے سرے سے بنایا اور وہان کے لنگر
مین اتنا خرچ اور مقرر کر دیا کہ وہان کے رہنے والون کو بہی پہونچے اور صخرہ کی تو ٹی
پہوٹی کی مرمت کی اور قبہ سلسلہ کو نئے سرے سے بنایا اور حضرت ابو عبیدہ رض کی قبر
پر ایک درگاہ بناے اور آنیوالون کے لیئے وہان کچہہ وقف کر دیا بادشاہ منصور

قلاوون صالحی جو قوم قبچاق مین سے تہا سن چہہ سو اٹہہ ہتر مین بادشاہ ہوا اوس نے مرقب کا قلعہ فتح کیا اور وہی استبار کا قلعہ ہے اور صہیون اور طرابلس کو تلوار سے فتح کیا اور فرنگیون کے ہاتہہ مین ایکسو بچاسی برس رہا تہا اور صلاح الدین وغیرہ بادشاہون نے اوسکو اور مرقب کو نہین چہیڑا تہا منصور بادشاہ نے مسجد اقصیٰ کی چہت قبلہ کی طرف سے بنای رباط منصوری جو باب الناظر کرکے مشہور ہے یہہ سرا نہایت خوبصورت اور مضبوط ہے اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کے حجرہ کے اندر سنگ رخام لگائی اور شہر مین سرا اور شفاخانہ بنایا اوسکے بعد اوسکا بیٹا اشرف صلاح الدین خلیل بادشاہ ہوا اوس نے عکا کو تلوار سے فتح کیا اور وہان کے کافرون کو قتل کیا اور عکا کو ویران کردیا اور کتنے قلعے اور شہر فتح کئے اور فرنگیون کو صیدا اور بیروت سے نکالدیا اور شہر اپنے قبضہ مین لے لیا اسیطرح شہر صور کے لوگ بہاگے بادشاہ نے اوسکو بھی اپنے قبضہ مین کرلیا اور عثلیث اور انطرسوس کو بھی قبضہ مین کرلیا یہہ سب بڑے بڑے شہر بن لڑائی فتح کرلئے اور ان سبکو ویران کردیا اور فرنگیون کی حکومت مسلمانون کی ملک سے اور دریا کنارے کے شہرون سے بالکل جاتی رہی یہہ معاملہ سن چہہ سو نوے مین ہوا سید منصور علیصاحب نے تاریخ بیت المقدس مین ولیم فرانس کالیر کی کتاب سے لکہا ہے کہ انگلستان کا بادشاہ اڈورڈ یروشالم کیطرف چلا ناصرہ کے مسلمانون کو قتل کیا اوسکا لشکر عاقر مین یعنے عکا مین رہا جہان اوسکو ایک زہر کا بجہا ہوا خنجر لگا اٹہارہ مہینے بیکار صرف کرکے وہ انگلستان کو چلا آیا یروشالم کی ویرانی کے بعد عاقر یعنے عکا یورپ والون کی شوکت کا مقام تہا تین تیس دن کے محاصرہ کے بعد سلطان خلیل کے بہاری کلون نے سن بارہ سو اکیانوے عیسوی مین اوسکے دیوارون کو چور کردیا ساٹہہ ہزار نصرانی قتل ہوئے اور غلام بنائے گئے پادری جان ڈیون پورٹ اپنی کتاب کے صفحہ ۱۶ مین لکہتا ہے کہ نو لڑائیان دیوانی نصرانیون اور بیگناہ ترکون مین ہوئین اور قریب دوسو برس کی لڑائیان رہین اور کرورون انسان قتل ہوئے مولانا مجیر الدین رح لکہتے ہین کہ بادشاہ

عادل الکبغا جو زین الدین کہلاتا ہے اوسکی وقت مین صخرہ شریف کے نگینے نئے بنائے گئے بادشاہ منصور حسام الدین لاجین کے وقت مین حضرت داؤد علیہ السلام کا محراب جو قبلہ کی دیوار کے پاس تہا نئے سرے سے بنایا گیا اور کتنے شہر فتح ہوئے ملک ارمن مین سے سیس وغیرہ فتح ہوا ناصر بادشاہ محمد بن قلاوون نی تاتاری وغیرہ کافرون سے بہت لڑائیان لڑین سیس کے ملک کو کئی بار لوٹا ارواد کا ٹاپو جو دریائے روم مین انطرسوس کے سامنی ہے فتح کیا اور ملطیہ وغیرہ فتح کیا حضرت داؤد علیہ السلام کے محراب کے پاس جو قبلہ کی دیوار ہے اوسکے وقت مین بنای گئی اوسنے مسجد اقصیٰ کے سری پر اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کی مسجد پر سنگ خام لگائے اور مسجد اقصیٰ کے قبہ اور صخرہ کی قبہ پر نئے سرے سے سونا لگایا اس ہمارے زمانہ تک ایک سو اسی برس سے زیادہ گذرے اور وہ نہایت خوبصورت اور نورانی ہے جو کوی دیکھتا ہے گمان کرتا ہے کہ بنانیوالا ابہی بنا چکا ہے سبیل کی کاریز جو بادشاہ کے حوض کے پاس شہر مقدس کے باہر پچہم طرف ہے اوسکو آباد کیا کاریز اوسکو کہتے ہین کہ کئی کنوین برابر برابر کہودے جاتی ہین اونکا پانی زمین پر جاری ہوتا ہے اس بادشاہ سنے اسکے سوا ابہی اس پاک شہر مین اور اور شہرون مین عمارتین اور قلعے بنائے بادشاہ ظاہر برقوق جہارکسی آٹہوین صدی کے بانوے برس بادشاہ ہوا اوسکی وقت مین صخرہ شریف پر جو اذان کہنے والون کا چبوترہ ہے وہ بنایا گیا اور دیراسطیا جو ایک گانو نابلس کے علاقہ مین ہے اوسکو حضرت ابراہیم علیہ السلام کی دستارخان پر وقف کردیا اور شرط لگادی کہ اسکا حاصل فقط اسی دستارخوان پر خرچ کیا جاوے اور مسجد کے دروازی کے چوکہٹ پر اس وقف کو لکہدیا بادشاہ ناصر فرج سنے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی مسجد مین ریشمی پردی پاک مزارون پر لٹکائے بادشاہ اشرف برسبای دقماقی نوین صدی کے پچیسوین برس بادشاہ ہوا اوسکا نائب امیر ارکاس تہا اوسنے وقفون کو آباد کیا اور خوب بڑہایا اور بہت گانو وقف کے لئے مول لئے اور بادشاہ کا حکم ہوا کہ اس مین سے مستحقون کو دیا جاوے اور باقی صخرہ شریف کی مرمت مین خرچ کیا جاوے اور اشرف بادشاہ نے مسجد اقصیٰ مین ایک بڑا قرآن شریف

جامع مسجد کے اندر محراب کے سامنے رکہا اور پڑہنے والے اور خادم کے اوپر کچہہ وقف
مقرر کیا اور پڑہنے کے لئے شمس الدین محمد بن قطلوبغا کو مقرر کیا اور وہ یاد مین اور خوش
آوازی مین بہت مشہور تھے بادشاہ جقمق نے شہر بیت المقدس اور حضرت ابراہیم علیہ السلام
کی شہر کو وقفو مین دو ہزار اور پانسو اشرفی مقرر کی اور ایک سو بیس بوری گیہون سکے مقرر
کی جنکی قیمت تین ہزار چہ سو اشرفی ہے اوسکے نائب قاضی عز الدین خلیل تہے اونہون نے
مکہ شریف اور مدینہ شریف مین خوب بندوبست کیا اور تنخواہین مقرر کین اور وقفون کو
آباد کیا اور بڑہایا اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کے دستارخوان پر جمعہ کی رات مین
مرچ پڑے ہوئے چاول اور انار دانے اور مسور کی دال ہر روز پکائی جاتی تھی اور
عیدون مین عمدہ عمدہ کہانے پکائے جاتے تھے اور ایک قرآن شریف بادشاہ نے
صخرہ شریف مین رکہدیا محراب کے سامنے اور ایک پڑہنے والا مقرر کیا اور وہ ہمارے
وقت تک موجود ہے اوسکے وقت مین خاصکیا جس کا نام اینال بائی تہا بیت المقدس
مین بادشاہ کا حکم لیکر آیا کہ صیہون مین جو نصاری نے نئے عمارت بنائے ہے اوسکو
ڈہا دو اور حضرت داؤد علیہ السلام کی قبر پاک نصاری کے ہاتہہ سے چہین لو وہ نئی عمارت
جو صیہون مین بنائی گئی تہے ڈہادی گئی اور حضرت داود علیہ السلام کی قبر پاک نصاری
کے ہاتہہ سے نکال لی گئی اور حضرت داؤد علیہ السلام کی قبر پاک کے پاس جو نصرانیون کے
قبرین تہین اونکی ہڈیان کہود کر پہینک دی گئین اور وہ عمارت جو بیت اللحم مین اور قمامہ مین
نئی بنائی گئی تہی ڈہادی گئی بادشاہ اشرف اینال نوین صدی کی ستانوے برس بادشاہ
ہوا وقفون کو اور مستحقون کو ایسا آباد کیا کہ پہلے ویسا نہین ہوا تہا اور حضرت ابراہیم علیہ السلام
کے دستارخوان کا بندوبست قائم کیا اور قرآن شریف مسجد اقصی مین رکہدیا اور ایک
پڑہنے والا مقرر کیا اور اوسکے لئے کچہہ وقف کردیا اور حضرت ابراہیم علیہ السلام اور اونکی اولاد
پاک اور حضرت موسی اور حضرت لوط اور حضرت یوسف علیہم السلام کی قبرون پر سنہری پردے
لٹکائے اور دونون وقفون پر ایک ہزار دو سو اردب گیہون مقرر کئے جنکی قیمت چار ہزار
اور اٹہہ اشرفی ہوتی ہے اور اوسکے وقت مین مسجد اقصی کی مرمت کی گئی اور دوم کے

بادشاہون مین سے سلطان محمد کے بیٹی سلطان مراد نے صخرہ شریف مین قرآن شریف پڑھنے والون
کو مقرر کیا اور سلطان ابراہیم نے بہی قرآن پڑھنے والون کو مقرر کیا مولانا مجیر الدین رح
لکھتے ہین کہ ہمارے زمانہ کا بادشاہ قاتیبای جو عبد اللہ کا بیٹا ہے نوین صدی کی بہترین
برس بادشاہ ہوا ستہترین برس اوس نے بیت المقدس مین اپنے مدرسہ مین
ساٹھہ درویش اور بہت سے علما مقرر کئی اور شہر غزہ مین اون کے لیئے وقف مقرر
کئی اسے ایمان والو جس وقت مین چارون طرف کے بادشاہ اس شہر کے اور اس مسجد
کے دشمن تھے اوس وقت مین اللہ تعالی نے حضرت اشعیا علیہ السلام کے چہیاسٹھوین باب
کی بارہوین آیت مین فرمایا تھا کہ مین قومون کی دولت پانی کے بہاؤ کی طرح تیرا اس شہر
مین یعنے بیت المقدس مین لاؤنگا اور ساٹھوین باب مین اس شہر سے فرمایا تہا کہ بادشاہ
تیری پالنی والے باپ ہونگی اور اونکی بیگمین تیری دودہ پلانیوالی مائین ہونگی دیکھو ان سب
پیش خبریونکا کیسا صاف ظہور محمدیون مین ہوا اور کن کن قومون کی محمدی بادشاہون کے
دولت اس پاک شہر کی آبادی مین خرچ ہوے مولانا سید محمد برزنجی رح جو مدینہ شریف کے
رہنے والے ہین اونہون نے جو کتاب قیامت کی نشانیون کی بیان مین لکھی ہے اوسمین
لکھا ہے کہ امام مہدی علیہ السلام کی تابعداری مین تمام زمین کی بادشاہ داخل ہونگی
اور آپ ایک فوج ہند کی طرف بہیجین گے ہند فتح ہوگا اور ہند کے بادشاہ طوق پہنای ہوئے
لائے جاوینگے اور خزانے ہند کے بیت المقدس کیطرف اوٹہالائی جاوینگے اون سے
بیت المقدس کی آرایش کیجاوی گی اب ذکر اون اسرائیلیون کا ہے جو دین محمدی
مین داخل ہوے ہین جاننا چاہیے کہ اسرائیلی پیغمبرون کے وقت مین اسرائیلیون کے سوا
تمام قومون مین بت پرستی پہیلی ہوئی تہی اسرائیلی لوگ بار بار بت پرستون کے ہاتہون قتل
ہوتے تھے اسکا پورا بیان اس کتاب مین ہوچکا ہے ایسے وقت مین اللہ تعالی نے اپنی
پاک کتابون مین جابجا اسرائیلیون سے وعدہ کیا تہا کہ آخر زمانہ مین تمپر رحم کرونگا اور تمہارا
دل سیدہا کردونگا اور تلوار سے عدالت کرونگا تمہارے دشمن بہت قتل ہوجاوینگے اور بہت
ایمان لاوینگے حضرت اشعیا علیہ السلام کے پینسٹھوین اور چہیاسٹھوین باب مین یہہ بہی خبر

دی تھی کہ تمہاری قوم مین جو بے ایمان ہون گے وہ بھی قتل ہونگی اور جا بجا یہہ وعدہ کیا تہا
کہ تم مین جو ایمان لاوینگے وہ ایمان کے ساتھہ اور امن امان کے ساتھہ جہان چاہین گے
جاوینگے بہت سے بت پرست قتل ہوجاوینگے اور بہت سے بتون کو چہوڑ کر خدا پرست
ہوجاوینگے تم اور وہ سب ملکر اللہ کی عبادت کروگے ہر ہر قوم مین ایمان کا پہیلنا دیکہہ کر
تمہارا دل بہت خوش ہوگا مین تمہاری نسل مین برکت دونگا اور تمہین نامور کرونگا یہہ
سب وعدے اون اسرائیلیون سے پوری ہوی جو محمدی دین مین آئے اونہون نے
سب محمدیون کے ساتھہ بت پرستون پر اور آگ پوجنے والون پر اور بے ایمان یہودیون پر اور
جہوٹے عیسائیون پر غلبہ پایا اونکی نسل مین دین محمدی برابر باقی رہا ایسا نہین ہوا کہ
اونکی اولاد دین سے پہر جاوے جیسا کہ اگلی زمانہ مین باربار ہوا کرتا تہا آخری امت سی
اس وعدہ کا ذکر اللہ کی کلام مین باربار ہوچکا ہے حضرت اشعیا علیہ السلام کا اکاونوان
اور اون سٹہوان باب دیکہو اب محمدی اسرائیلیون کے نام جہان تک معلوم ہین لکہی جاتے
ہین جیسدن ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ مین تشریف لائے اوسی دن عبد اللہ
بن سلام رضہ جو یہودیون مین سب علماؤن کے سردار تہے اور حضرت یوسف علیہ السلام
کے نسل مین تہے آپ کے آنے کی خبر سنکر بیتاب ہوکر جلدی سے حاضر ہوئے اور محمدی
ہوئے اونکی ایمان لانیکا احوال صحیح بخاری مین ہے اور ابن اسحاق نے لکہا ہے کہ اونکی
صاحبزادی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت مین پیدا ہوی اپنے اونکا نام یوسف رکہا جب
قوم قریظہ پر جہاد ہوا اونمین سے عطیہ نابالغ تہے وہ قتل نہین کئے گئے وہ محمدی ہوگئے
اور رفاعہ بھی محمدی ہوگئے اونکی بیٹے کا نام مشہور ہے جن سے امام مالک نے موطا مین
روایت لی ہے اوسی قوم مین سے ریحانہ تہین جب وہ پکڑی ہوئے آئین اونہون نے
مسلمان ہونے سے انکار کیا پہر بعد اسکے وہ مسلمان ہوئین اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کی خدمت مین رہین ابن اثیر رح نے اسد الغابہ مین لکہا ہے کہ اسید الف پر زبر کے ساتھہ
سعیہ کی بیٹی قوم قریظہ مین سے ہین وہ مسلمان ہوے اور اچہی مسلمان ہوے اور جو یہودی
ایمان لائے اون مین سے ایک کا نام ثعلبہ ابن اسید لکہا ہے اور یہہ بہی لکہا ہے کہ طبری نے

ابو اسحاق تک پہونچای کہ ثعلبہ بیٹے سعیہ کے اور اسید بیٹے سعیہ کی اور اَسد بیٹے عُبَید کے یہہ لوگ
توم قریظہ اور نضیر مین سے نہین ہین انکا نسب اون سے اوپر ہے یہہ اونکی چچا کے بیٹے ہین وہ
بہی مسلمان ہوئے قاضی ثنا اللہ صاحب تفسیر مظہری مین لکہتے ہین کہ ثعلبہ اور ابن یامین
اور اسد اور اسید دو بیٹے کعب کے اور سعید بیٹے عمرو کے اور قیس بیٹے زید کے یہہ سب
یہودی تہے جو محمدی ہوئے امام مالک کے موطا مین عبد الرحمن کا ذکر ہے جو زبیر کے بیٹے
ہین توم قریظہ مین سے ہین اونکی باپ کا نام جو زبیر ہے اوس مین زی پر زبر اور بے کے
نیچے زیر ہے اور امام عبد الکریم سمعانی رح جو چہٹی صدی مین تہی کتاب الانساب مین لکہتے
ہین کہ قُریظہ ایک مرد کا نام ہے اوسکی اولاد کے لوگ مدینہ شریف کے قریب ایک مضبوط
قلعہ مین اوترے اور قریظہ اور نضیر دو بہائی تہے حضرت ہارون علیہ السلام کے نسل مین
اونہین مین سے یعنی توم قریظہ مین سے ہین کعب بیٹے سُلَیم کے مدینہ شریف کے لوگون مین
سے ہین وہ توم قریظہ کے قتل کے دن اون لوگون مین تہے جنکی ناف کی نیچے کہ بال نہین اوگے
تہے سو وہ چہوڑ دی گئے وہ حضرت علی رض کی زبانی روایت لاتی ہین اور اون سے
اون کے بیٹے جنکا نام محمد ہے روایت کرتے ہین اور وہ ابن عباس اور ابن عمر اور
زید بن ارقم سے روایتین لاتے ہین اور وہ مدینہ شریف کے افضل لوگون مین سے تہی
علم مین اور سمجہہ مین اور اون کے بہائے اسحاق بہی کعب کے بیٹے ہین مدینہ کے لوگون
مین سے ہین وہ اپنے بہائے سے روایت لاتے ہین اور اون سے یزید بن ابی
زیاد نے روایت لی ہے قَرَظہ جو حارث کے بیٹے ہین توم قریظہ کی لڑائی کے دن نابالغ
تہے وہ قتل نہین کئے گئے قرظہ کے بیٹے عمیرہ ہین جو ابن عباس اور ابن عمر اور زید بن
ارقم کی زبانی حدیثین لاتے ہین ابو جعفر ثعلبہ جو ابی مالک کے بیٹے ہین مدینہ شریف کے
رہنے والے توم قریظہ کے امام تہی وہ ابن عمر رض سے روایت لیتے ہین اور اون سے
زہری اور ابن الہاد روایت لیتے ہین **فائدہ** ثعلبہ سے امام مالک کی موطا مین روایت
اسکے ہے عبد اللہ جو محمد کے بیٹے وہ عقبہ کے بیٹے وہ ابو مالک کے بیٹے ہین عبد اللہ اپنے
باپ سے یعنے محمد سے حدیثین لاتے ہین اور وہ بی ام سلمہ کی زبانی جو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم

کی بیوی مین حدیثین لاتے ہین اور اون سے یعقوب بن ابراہیم بن سعد نے روایت لی ہے
ابو یحیی زکریا جو منظور کے بیٹے وہ عقبہ کے بیٹے وہ ثعلبہ کے بیٹے وہ ابی مالک کے بیٹے
مدینہ کے لوگون مین سے ہین ابو حازم سے روایت لیتے ہین اونکی روایتین بہت ان
پہچان ہوتے ہین ابو حازم سے ایسی باتین نقل کرتے ہین کہ اونکی حدیثون مین اون کی
کچھ اصل نہین اور اون سے محمد بن حسن بن زیاد نے اور عبد اللہ بن زبیر حمیدی نے اور
اسحاق بن اسرائیل وغیرہ نے روایت لی ہے اور اونکی حدیثین چھوڑ دی گئی ہین عطیہ
بھی قوم قریظہ مین سے ہین وہ فرماتے ہین کہ قریظہ کے دن مین حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کے سامنے لایا گیا سو میرے بال نہین اوگے تھے تو آپ نے مجکو قیدیون مین داخل
کر دیا عطیہ کی زبانی مجاہد اور عبد الملک بن عمیر وغیرہ نے روایت لی ہے علی بن عبد اللہ
بن رفاعہ مدینہ کے لوگون مین سے ہین وہ ربیع بن سعد سے روایت لیتے ہین اور
اون سے یحیی بن سعید انصاری نے روایت لی ہے یہہ وہ لوگ ہین جنکو امام سمعانی نے
قوم قریظہ مین لکھا ہے اور قوم نضیر کے بیان مین لکھا ہے کہ اونکی طرف جو نسبت ہوتی
ہے تو نضری اور نضیری کہا جاتا ہے پہلے نضری نغیری کے لکھا ہے کہ نون پر اور ضاد
پر زبر اور آخر مین رے ہے یہہ نسبت قوم نضیر کیطرف ہی وہ ایک جماعت یہودیون کے
تھے کہ مدینہ شریف کے قریب ایک قلعہ مین رہتے تھے حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اونکو
فتح کیا اور اسی نسبت سے مشہور ابو سعد بن وہب نضری ہین اونہون نے جناب پیغمبر
صلی اللہ علیہ وسلم کی کچھ صحبت پائی ہے اون سے اونکے بیٹے اسامہ نے روایت لی ہے
حسین بن عبد اللہ نضری وہ اسامہ بن ابی سعد بن وہب سے روایت لیتے ہین بکر بن
عبد اللہ نضری اون سے محمد بن عمر واقدی نے روایت لی ہے ابن ماکولا نے دارقطنی
کی کتاب سے نقل کیا ہے کہ یہہ سب قوم نضیر مین سے ہین پھر نضیر کا لفظ یے کے
ساتھ لکھا ہے کہ نون پر زبر اور ضاد کے نیچے زیر اور نیچے دو نقطہ والی یے ساکن اور
آخر مین رے پھر لکھا ہے کہ نضیر اور قریظہ دو بھائی تھے حضرت ہارون علیہ السلام
کی نسل مین اگلے لوگون کی ایک جماعت اونکی طرف نسبت کیجاتی ہے تابعین مین سے

ابو معاذ سلیمان بن ارقم نضیری وہ قوم نضیر یا قوم قریظہ کے آزاد غلام تھے اونہون نے تابعین کو یعنے اصحابون کے شاگردون کو پایا اور حسن بصری اور ابن شہاب زہری اور یحییٰ بن ابی کثیر وغیرہ کے زبانی حدیثین بیان کین اون سے علی بن حمزہ کسائے نے اور منصور بن ابی مزاحم نے روایت کی اور یحییٰ بن معین کہتے ہین کہ وہ اچھے ہین اور نسائے نے کہا کہ اونکی حدیثین چھوڑدی گئی ہین آبو الحارث صالح بن حسان قوم نضیر مین سے ہین مدینہ شریف کے رہنے والے ہین اونہون نے محمد بن کعب قُرظی اور عروہ ابن زبیر سے روایت لی ہے ابن ابی حاتم نے کہا کہ وہ حجازی ہین بغداد مین آئے اور اون سے ابن ابی ذئب نے اور انس بن عیاض نے اور عائذ بن ابی حبیب نے اور سعید بن محمد ورّاق نے روایت لی ہے وہ کوفہ مین بھی آئے ہین اور کوفیون نے بھی اون سے حدیثین سنی ہین اور اونکی حدیثین تھوڑی ہین بخاری نے کہا کہ اون کے حدیثین ان پہچان ہین تمام ہوا کلام سمعانی رح کا یہہ ذکر اون اسرائیلیون کا ہے جن سے حدیثون کے روایتین آئی ہین کیونکہ حدیث والے لوگ فقط اونہین کا ذکر کرتے ہین باقی اور اسرائیلی لوگ جو محمدی دین مین داخل ہین نہین معلوم تمام جہان مین کہان کہان ہون گے حضرت صفیہ جو جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی بیوی ہین وہ بھی قوم اسرائیل مین سے تھین حضرت ہارون علیہ السلام کے نسل مین سے تھین خیبر کی لڑائی مین پکڑے ہوی آئین حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اونکو آزاد کیا پھر آپ نے اون سے نکاح کیا اے ایمان والو اس جگہہ پر حضرت ملاکی علیہ السلام کے صحیفہ کی بشارت یاد کرو جو ان وعدہ کئے ہوئے پیغمبر کے حق مین فرمایا ہے کہ وہ بنی لاوی کو پاک کریگا قریظہ اور نضیر دونو بھای حضرت ہارون علیہ السلام کے نسل مین سے تھے جیسا کہ ہم محمدیون کے کتابون سے ثابت ہے اور حضرت موسی اور اونکی بھای حضرت ہارون علیہما السلام دونو لاوی کے نسل مین ہین جو حضرت یعقوب علیہ السلام کے بیٹے ہین جیسا کہ توراۃ شریف سے ثابت ہے سو اللہ کے حکم سے جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے لاوی کی نسل کو کفر اور شرک سے پاک کیا جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اور قرآن شریف پر اور حضرت عیسی پر اور انجیل

پاک پر ایمان لائے اور وہ تو جہان کے فیض پاس جو جو وعدے اللہ نے اسرائیلیون سے کیے تھے وہ سب محمدی اسرائیلیون سے پوری ہوئی آگے ظالمون کے نرغہ مین تھے اب سب قومون کے کافرون پر غالب ہین سب قومون کی ایمان دارون نے اونکا مرتبہ پہچانا اللہ نے اونکی نسل پہیلاے اور اون کو نامور کیا اب پچھلی زمانہ کے اولیاؤن کا حال سنو کہ اون مین کون کون لاوی کے نسل مین ہین جنکو اللہ کے حکم سے جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے پاک کیا جناب مولانا عبد الرحمن چشتی رح جو گیارہوین صدی مین تھے مرآۃ الاسرار مین حضرت شیخ علی احمد صابر رحمۃ اللہ علیہ کے احوال مین لکھتے ہین کہ سلسلہ اونکی نسب کا حضرت موسی علیہ السلام تک پہونچتا ہے جناب شیخ فرید الدین گنج سکر رحمۃ اللہ علیہ کے جانشینون مین وہ بہت افضل اور محبوب تھے اور حضرت شیخ اخی جمشید رحمۃ اللہ علیہ کے احوال مین لکھتے ہین کہ وہ قوم قدوائے مین سے تھے اوس قوم کے نسب کا سلسلہ اسرائیلی پیغمبرون تک پہونچتا ہے اونکا وطن زہرہ لو رہے جو دریا بادکے علاقہ مین ملک اودہ مین ہے وہ حضرت مخدوم سید جلال بخاری رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت مین پہونچے ہین اونکا مزار پاک راجگیر مین ہے اور لکھا ہے کہ حضرت نظام الدین اولیا رحمۃ اللہ علیہ کے مریدون مین قاضی قوام الدین قدوائی بھی ہین وہ بھی بڑے کامل تھے اونکا مزار پاک رسولی تہے جو پرگنہ سیدہور کے علاقہ مین ہے رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت نظام الدین اولیا رح کے خاص مریدون مین قاضی عبد الکریم قدوا سے ہین اونکی حق مین حضرت نظام الدین اولیا رح فرماتے تھے کہ بدن ہاتھی کا سا اور علم جبرئیل کا سا اور وہ حضرت قاضی قدوہ کے اولاد مین تھے اور قاضی قدوہ مرد بزرگ عالی قدر تھے اسرائیلی قوم مین سے تھے اون کے نسب کا سلسلہ حضرت موسی علیہ السلام تک پہونچتا ہے جب ہندوستان اول اول فتح ہوا وہ ملک روم سے تشریف لائے اور شہر اودہ مین رہا کرتے ہین کہ وہ مرید حضرت خواجہ عثمان ہارونی رحمۃ اللہ علیہ کے ہین اور حضرت خواجہ معین الدین چشتی رحمۃ اللہ علیہ کی اجازت سے اودہ مین رہے تھے اونکا مزار پاک اوس شہر مین زیارت گاہ ہے اونکے ایک صاحبزادے ہین قاضی عزیز الدین وہ

اودہ سے اوٹھہ گئے اور سترکہ مین رہے اونکا مزار پاک وہان ہے اون سب سے بہت
اولاد ہوئے اور بہت سے اولیا صاحب کرامات اونکے فرزندون مین پیدا ہوئے چنانچہ
قاضی شہاب وغیرہ کا مزار اوس ملک مین زیارت گاہ ہے قاضی عبدالکریم کا احوال
سیرالاولیا مین نہین ہے مگر اون کے کمالات مشہور ہین کہ حضرت نظام الدین
اولیا رح کے بڑے یارون مین تھے آپ کے اذن سے موضع کریم پور مین آکر رہے
پھر وہان سے اوٹھہ کر موضع سرسندہ مین رہے جو پرگنہ دریوے کے علاقہ مین ہے وہان
انتقال فرمایا اونکی کرامتین بہت ہین اونکا مزار سرسندہ مین ہے اونکی اولاد بہت ہ
مخدوم شیخ محمد آب کش دریابادی اونہین کی اولاد مین ہین رحمۃ اللہ علیہم اجمعین
آسے ایمان والو یہہ سب لوگ لاوی کی نسل مین تھے جنکو اللہ کے حکم سے جناب محمد
صلی اللہ علیہ وسلم نے پاک کیا اب ہمارے وقت مین بھی رسولی مین اور اوسکے آس
پاس کے گانؤن مین قدوائی لوگ بہت ہین وہ اپنے تئین اسرائیلی کہتے ہین اور
قاضی عبدالکریم صاحب کا مزار رسولی کے قریب سرسندہ مین مشہور ہے اب حضرت
عبداللہ بن سلام جو حضرت یوسف علیہ السلام کی نسل مین تھے اونکی نسل کا حال
سنو ہمارے وقت مین ایک صاحب علم آج کل لکھنو مین تشریف لائی ہین اونہون نے
شرح وقایہ کی شرح لکھی ہے اونہون نے اوسکے شروع مین لکھا ہے کہ میرا نام محمد حسن ہے بیٹا محمد
ظہور حسن کا وہ بیٹے شمس علی کے وہ بیٹے انتظام علی کے وہ بیٹے محمد واسع کے وہ بیٹے
شیخ محمد کے وہ بیٹے شیخ عمر کے اور وہ عالمگیر بادشاہ کے صاحب دیوان تھے اور مین
اسرائیلی ہون عبداللہ بن سلام رض کے نسل مین ہون سنبھل کا رہنے والا ہون شاہ ہلالی
اسرائیلی کی نسل مین ہون وہ شہر سنبھل مین مشہور ہین اونکی قبر کی زیارت ہوتی ہے
اور ایک محلہ کے نسبت وہان اونکے طرف ہے یعنے ایک محلہ شاہ ہلالی کا محلہ کہلاتا ہے
اب ۱۲۹۰ھ مین حیدرآباد مین مولوی عزیز احمد صاحب جو میرٹھہ کے رہنے والے ہین
اونہون نے مجھہ سے بیان فرمایا کہ میرٹھہ مین ایک محلہ بنی اسرائیل کا ہے اور سکندرآباد
ضلع بلندشہر مین بھی ایک محلہ بنی اسرائیل کا ہے وہان دوسو گھر کے قریب بنی اسرائیل کے

گہر مین اور دو سو گہر کے قریب بنی اسرائیل کے گہر علی گڑہ مین بہی ہین مولوی کرامت علی
صاحب جو دہلی کے رہنے والے تھے مولوی حیات علی صاحب کے بیٹے تھے اور دہلی
کے رہنے والے تھے اور مولانا شاہ عبدالعزیز صاحب سے کچھہ پڑہا تہا اور علم حدیث
مین مولوی اسحاق صاحب کے شاگرد تھے وہ اسرائیلی تھے ان سب کا نسب ابو الفتح
مینی تک پہونچتا ہے اور اون تک قریب بارہ تیرہ پشت کے ہین اور یہہ سب لوگ
جتنے دہلی اور میرٹھہ اور سکندرا باد اور علی گڑہ مین ہین یہہ سب ایک جدی ہین
اور بیاہ اور شادی اکثر اپنے ہی آپس مین کرتے ہین اور مولوی کرامت علی صاحب
اور مولوی حیات علی صاحب اور مولوی نصر اللہ صاحب اور مولوی قمر الدین صاحب
جو اسے خاندان کے تھے وہ کہتے تھے کہ ہم سب عبداللہ بن سلام رض کی نسل
مین ہین مولوی عزیز احمد صاحب نے فرمایا کہ مین اسرائیلی نہین ہون مگر اون کے
صاحبزادے مولوی حمید احمد صاحب نے فرمایا کہ میرے ناتہال کے لوگ اسرائیلی ہین مولوی
عبدالعزیز صاحب جو سید حسین صاحب کے بیٹے ہین اونہون نے مجہسے بیان فرمایا کہ کول مین یعنے علی
گڑہ مین مولوی عبدالجلیل صاحب کے خاندان کے لوگ اپنے تئین اسرائیلی کہتے ہین اور اونکے محلہ کا نام بہی یہی مشہور ہے
کہ محلہ بنی اسرائیل کا اور سنبہل مین مولوی سراج کے خاندان کے لوگ اپنے تئین اسرائیلی
کہتے ہین اور اسی نام سے مشہور رہین اب اون محمدی اسرائیلیون کا حال لکہا جاتا ہے جنکا یہ
حال معلوم نہین کہ حضرت یعقوب علیہ السلام کے کس صاحبزادے کی نسل مین ہین
ابن خلکان نے اپنی تاریخ مین اور عبدالوہاب شعرانی نے طبقات کبری مین لکہا ہے
کہ جسدن امام احمد بن حنبل نے وفات پائی اوس دن نصاری اور یہود اور مجوس مین
سے بیس ہزار آدمی مسلمان ہوئے اللہ اکبر دیکہنا چاہیے محمدیون کی ارواحون کی تاثیرین
اور برکتین مرنے کے بعد اور زیادہ اللہ نے بڑہا دین نہین معلوم اون لوگون نے اوس
روح پاک کا کیسا کامل فیض اور قوی اثر اپنے دلون پر پایا اللہ تعالے نے اوس امام کی
روح پاک کا اثر ہزارون کافرون پر ڈالکر اونکو محمدی بنا دیا امام نور الدین علی بن یوسف

لخمی شطنوفی شافعی رح جو ساتوین صدی مین ملک مصر مین قرآن پڑہنے والون کے اوستاد
تھے اور شطنوف جو ملک مصر مین ایک گانو ہے وہان کے رہنے والے تھے اونہون سنے
کتاب بہجۃ الاسرار جو جناب محبوب سبحانی سید عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کی کرامتون
کے بیان مین لکھی ہین اوس مین لکھتے ہین کہ ہمکو خبر دی ابو المعالی عبد الکریم بن مظفر
قرشی سنے کہا کہ ہمکو خبر دی حافظ ابو عبد اللہ بن نجار سنے کہا کہ مجکو لکھبہیجا عبد اللہ جبائی
سنے اور مینے اون کے لکھے سے نقل کیا اونہون سنے فرمایا کہ مجھسے فرمایا شیخ محی الدین
عبد القادر جیلی رضہ سنے کہ مین آرزو رکہتا ہون کہ جنگلون اور بیابانون مین ہون جسطرح مین
اول مین رہتا تہا اور خلق کو نہ دیکہون اور وہ مجکو نہ دیکہین پہر فرمایا کہ اللہ تعالے سنے
یون چاہا ہے کہ مجھسے خلق کو نفع پہونچے کیونکہ میرے ہاتہہ پر پانسو سے زیادہ یہود
اور نصارے مسلمان ہوچکے ہین اور میرے ہاتہہ پر ایک لاکہہ سے زیادہ قزاق اور
ڈاکو توبہ کرچکے ہین مجکو خبر دی ابو محمد احمد بن صالح بن حسن تمیمی نے کہا کہ ہمکو خبر دی
شیخ ابو الحسن بغدادی نے جو خفاف کرکے مشہور تھے کہا کہ مینے سنا شیخ عمر کیمانی سے وہ
فرماتے تھے کہ مجلسین شیخ محی الدین عبد القادر رض کے خالی نہین رہتے تہین اون لوگون
سے جو یہود اور نصاری مین سے مسلمان ہوتے تھے اور جو رستا لوٹنے سے اور خون ناحق وغیرہ
سے توبہ کرلیتے تھے اور جو رافضیون وغیرہ کے کسے عقیدے سے توبہ کرتے تھے اور آپکے
پاس ایک نصرانی درویش آیا اور آپکے ہاتہہ پر مجلس مین مسلمان ہوا پہر اوسنے لوگون سنے
کہا کہ مین یمن کے لوگون مین سے ہون اور اسلام میرے جی مین پڑگیا اور میرا پکا ارادہ
ہوگیا کہ مین اوسی شخص کے ہاتہہ پر مسلمان ہونگا جو یمن کے سب لوگون سے میرے
گمان مین بہتر ہوگا مین اس فکر مین بیٹھا پہر نیند نے مجپر غلبہ کیا تب مینے عیسی ابن مریم صلوات
اللہ علیہ کو دیکہا کہ آپ فرماتے ہین اے سنان بغداد کیطرف جا اور شیخ عبد القادر جیلی کے
ہاتہہ پر مسلمان ہوجا کہ وہ اسوقت مین زمین کے سب لوگون سے بہتر ہین اور ایکبار
آپکے پاس تیرہ مرد نصرانی آئے اور آپ کے وعظ کی مجلس مین آپکے ہاتہہ پر مسلمان ہوچکے
پہر اونہون سنے کہا کہ ہم مغرب کے نصاری مین سے ہین اور ہمنے مسلمان ہونیکا

ارادہ کیا اور رہنے فکر کی کہ کس کے ہاتہہ پر مسلمان ہونیکو جاوین تب ایک آواز دینے والے نے ہمکو آواز دی ہم اوسکی آواز سنتے تہی اور اوسکا جسم نہین دیکہتے تہے وہ کہتا تہا کہ اے سوارو مراد پانیوالو بغداد کیطرف جاؤ اور شیخ عبدالقادر کے ہاتہہ پر مسلمان ہوجاؤ کہ اوسکے پاس اوسکی برکت سے تمہارے دلون مین ایسا ایمان رکہا جاوے گا جو بانتے اور لوگون کے پاس نہین رکہا جائیگا بہجۃ الاسرار مین دوسری جگہہ لکہا ہے کہ ہمکو خبردی ابو محمد احمد بن علی بن یوسف تیمی بغدادی نے کہا کہ ہمکو خبر دی شریف ابو ہاشم احمد بن مسعود ہاشمی بغدادی نے کہا کہ مینے سنا شیخ ابو احمد عبد الباقی بن عبد الجبار ہروی صوفی سے وہ فرماتے تہے کہ شیخ مطر باذرای عراق کے بڑے بزرگون مین سے تہے اونکے پاس جو یہودی اور نصرانی حاضر ہوا وہ مسلمان ہوگیا مولوی عبد العزیز صاحب جو سید حسین صاحب کے بیٹے ہین اونہون نے مجہسے بیان فرمایا کہ فتح پور سکری مین حضرت شیخ سلیم چشتی رحمۃ اللہ علیہ کے مزار پاک کے خادم اپنی تئین اسرائیلی کہتے ہین اور اسی نام سے مشہور ہین اب یہہ بیان ہے کہ حضرت یعقوب علیہ السلام کے وہ صاحبزادے جنکا نام یہودا ہے اونکی نسل مین جو محمدی لوگ ہین اللہ کے وعدے کے موافق شہر یروشالم مین حضرت داؤد علیہ السلام کے مزار پاک کے پاس بستی ہین ۔ اللہ تعالے نے جابجا اسرائیلیون سے وعدہ کیا تہا کہ مین تمکو شہر یروشالم مین اور ملک کنعان مین امن و امان کے ساتہہ بسائونگا حضرت اشعیا علیہ السلام کے پینسٹہوین باب مین فرمایا تہا کہ مین یعقوب مین سے نسل نکالونگا اور یہودا مین سے اپنی پہاڑونکا وارث اور حضرت زکریا علیہ السلام کے دوسرے باب مین فرمایا تہا کہ اللہ تعالے یہودا کو سرزمین مقدس مین اپنا حصہ جانکر رکہیگا اور یروشالم کو پہر پسند کریگا اور حضرت حزقیل علیہ السلام کے سینتیسوین باب مین وعدہ کیا تہا کہ اسرائیلیون کو اور یہودا کو ایمان کے ساتہہ اور امن امان کے ساتہہ ملک شام مین بسائونگا اور حضرت یوایل علیہ السلام کے تیسری باب مین فرمایا تہا کہ جن لوگون نے میری قوم اسرائیل کو قومون کے درمیان پراگندہ کیا اور میرے زمین کو آپس مین بانٹ لیا ہی مین اونپر حجت ثابت کرونگا

پہر یہہ شکایت کی ہے کہ تمنے یہودا اور یروشالم کی اولاد کو یونانیون کے ہاتہہ بیچا تاکہ اونکو اون کے ملک کی سرحد سے دور کرو اور میرا سونا چاندی اپنے بتخانون مین رکہا یہہ اشارہ صاف رومیون کیطرف ہی کہ جو یہودا کے نسل کے لوگ اور اسرائیلی لوگ حضرت عیسے علیہ السلام کے دین پر تھے اونپر روم کے بت پرستون نے بڑے بڑے ظلم کئی اور اونکو اور قومون مین پریشان اور تتر بتر کر دیا اور بیت المقدس کو ویران کیا اور وہان کا سونا چاندی اپنے بتخانون مین لگایا پہر اللہ وعدہ کرتا ہی کہ جہان تمنے اونکو بیچا ہے مین وہان سے اونکو رغبت دلا کر لاؤنگا اور تمہارا بدلا تمہاری سر پڑ ہالونگا اور تمہارے بیٹون اور تمہاری بیٹیون کو بہی یہودا کے ہاتہہ بیچونگا اور وہ اونکو سبائیون کے ہاتہہ جو دور ملک مین رہتے ہین بیچینگے کیونکہ خداوند نے یہہ فرمایا اے محمدی بہائیو دیکہو اللہ نے اس وعدہ کو کیسا پورا کیا کہ یہودا کی نسل مین جو محمدی ہوئی اونکو پہر یروشالم مین بسایا اور اونکو تمام محمدیون کیطرح بت پرستون پر غلبہ دیا کہ وہ اونکو خریدتے ہین اور پہر اونکو ملک سبا مین اور دور دور ملکون مین بیچتی ہین اور وہ صیہون پہاڑ کے اور یروشالم کے وارث ہین ایک رسالہ عربی کا حیدر آباد مین نواب محمد اسلم صاحب کے پاس دیکہا اونہون نے فرمایا کہ مین بیت المقدس کے زیارت کو گیا تہا وہان سے یہہ رسالہ لایا ہون وہ رسالہ قلمی تہا مگر آخر مین لکہا تہا کہ مصر کے ملک مین یہہ رسالہ چہاپا گیا میرے آگے چہاپہ خانہ مین سن بارہ سو باسٹہہ مین رجب کی مہینے مین فقیر اسماعیل بن محمد افندی کے ہاتہہ سے معلوم ہوا کہ یہہ رسالہ لکہنے والے سے چہاپی ہوئے سے نقل کیا ہے اوس رسالہ مین وہ بزرگ جنکا نام عبد الرزاق ہے اور وہ حضرت یہودا کی نسل مین ہین وہ فرماتے ہین کہ اللہ کا شکر ہے بے نہایت جس اللہ نے اپنے پاک نبیون سے وعدہ کیا تہا اور فرمایا تہا کہ اس وعدہ کو وقت پر پورا کرونگا سو اوس اللہ نے اپنا وعدہ پورا کیا چنانچہ قرآن مجید مین اللہ نے ہمکو یہہ دعا سکہلائی کہ تم یون کہو ربنا وآتنا ما وعدتنا علی رسلك اے مالک ہمارے دے ہمکو جو تو نے ہمسے وعدہ کیا اپنے رسولون کی زبان پر اور یہہ بہی فرمادیا کہ ان اللہ لا یخلف المیعاد یعنے اللہ وعدہ کو خلاف نہین کرتا وہ اللہ ایسا ہے کہ ایک وقت مین ایک قوم

عزت دیتا ہے اور ایک وقت مین ایک قوم کو ذلت دیتا ہے خصوصًا قوم اسرائیلیون کی
کہ اونکو ایک مدت تک اللہ نے عزت دی اور بزرگی دی اور اکثر پیغمبر اونہین مین
سے پیدا ہوئے اور آخر زمانہ مین اللہ نے قوم عرب اور قریش کو بزرگی اور عزت
دی اور جو کچھہ اگلی کتابون مین اشارے تھے اور جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم
کے معجزون کا ذکر تہا اوسکی سچائی خوب ظاہر ہوئے اور ہمارے نبی محمد صلی اللہ
علیہ وسلم کے نبے نہایت تعریفین کرنا چاہیے جنکی بشارتین اور معجزے اگلی
کتابون مین حضرت آدم علیہ السلام کے وقت سے حضرت عیسی علیہ السلام کے
وقت تک ظاہر ہوئے جن اشارون کا اگلی کتابون مین ذکر تہا اون اشارون
مین سے ایک بات یہہ ہے کہ اسرائیلی لوگ جب اللہ کے تابعدار ہوجائین گے
تب عزت پائین گے اور بزرگ ہون گے خصوصًا ان حرفون کا لکھنے والا کہ اوسکو
اللہ نے اوپر کے منصب سے اسوقت تک عزت دی ہے اب کہتا ہے امیدوار
اپنے خالق کی بخشش کا عبدالرزاق بیٹا عبدالقادر کا کہ مین قوم اسرائیل مین سے ہون
اور حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مین ہم مسلمان ہوئے اور ہم مین عزت
اور شرافت ہے اور مین بیت المقدس کے مجاورون کا سردار ہون اپنے نبی اور
اپنے باپ داؤد علیہ السلام کے قبہ کے پاس اور ہماری قوم کے لوگ اسی قبہ کے پاس
پاس رہتے ہین اور میرے چار بیٹے ہین عبداللہ اور عبیداللہ اور عبدالرؤف اور
سلیمان اور میری ایک بیٹی ہے اوسکا نام سلما ہے اور میرے تین بہائی ہین شمس الدین
بدرالدین عبدالخالق اور میری ایک بہن ہے اوسکا نام خدیجہ ہے اور اس فقیر کا
نسب نامہ یون ہے عبدالرزاق بیٹا عبدالقادر کا وہ بیٹا عبدالسبحان کا وہ بیٹا ہاشم
کا وہ بیٹا ابوبکر کا وہ بیٹا جعفر کا وہ بیٹا حارث کا وہ بیٹا محمد کا وہ بیٹا حنیف کا وہ بیٹا حسین
کا وہ بیٹا علی کا وہ بیٹا حسن کا اور دوسرا بیٹا اوسکا یعنے حسن کا قحافہ ہے اور
اوسکی بیٹی عصمہ ہے اور ان دونون کی اولاد بہت ہے اور وہ سب مصر اور شام
مین رہنے والے ہین بنی اسرائیل کرکے مشہور ہین یہ حسن بیٹا عباس کا وہ بیٹا

یحیی کا وہ بیٹا زبیر کا وہ بیٹا عبد اللہ کا وہ بیٹا احمد کا وہ بیٹا محمد کا وہ بیٹا عبد الخالق کا وہ یعنے
عبد الخالق سب مجاورون کا سردار مقرر ہوا تہا صلاح الدین بادشاہ کیوقت مین اور اوسکی
دو بہائی تھے ایک کا نام عبد الغفار تہا اوسکی اولاد نہ تھی اور دوسرا عبد القادر اوسکی
اولاد خلیل الرحمان مین رہنے والے ہین اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کے روضہ
نورانی کے مجاور ہین اور اونہین مین سے ہے مجاورون کا سردار محمد صالح جو بیت
المقدس سے حاکم کا قائم مقام ہے یہہ عبد الخالق بیٹا ہے عبد الرحیم کا وہ بیٹا عبد العزیز
کا وہ بیٹا عبد الرحمن کا وہ بیٹا محمد کا وہ بیٹا عبیدہ کا وہ بیٹا ابوبکر کا وہ یعنے ابوبکر اصحابون
کے شاگردون کا شاگرد ہے امام مالک کے شاگردون مین سے ہے یہہ ابوبکر بیٹا
ہے زینب کا جو اپنے چچا کے بیٹے اسماعیل کی بی بی تہین اور وہ یعنے اسماعیل بہی
اصحابون کے شاگردون کا شاگرد ہے یہہ زینب بیٹی ہے عمر کی وہ بیٹا ہے عبد اللہ
کا اللہ اون سے راضی رہے یہی ہین جو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لائے دوسرا
بیٹا اونکا عمران ہے اوسکا بیٹا اسماعیل ہے جنکی بی بی زینب ہین یہہ عبد اللہ بیٹے
ہین ثعلبہ کے وہ بیٹا معاد کا وہ بیٹا اسد کا وہ بیٹا قاص کا وہ بیٹا یعقوب کا وہ بیٹا ابراہیم
کا وہ بیٹا سلیمان کا وہ بیٹا داؤد کا وہ بیٹا الون کا وہ بیٹا جابر کا یہان تک یہودیون کی
مذہب پر تھے دوسرا بیٹا اوسکا یعنے جابر کا منیع تہا وہ نصرانی ہو گیا تہا اور اوسکا بیٹا
یوسف تہا اور ایک لڑکی تھی یہہ جابر بیٹا ہے سلمون کا وہ بیٹا عدنان کا وہ بیٹا منیع کا وہ
بیٹا اذ کا وہ بیٹا عمرون کا وہ بیٹا برکتا کا اوسکی اولادون کے یہہ نام ہین اون مریم
فیلقوس حنانہ سلمہ یہہ برکتا بیٹا ہے خولید کا وہ بیٹا ہے امنیرابیض کا وہ بیٹا یحیی کا وہ بیٹا
زکریا کا وہ بیٹا ادن کا وہ بیٹا برکتا کا وہ بیٹا حزام کا وہ بیٹا حضرت سلیمان کا وہ بیٹے
حضرت داؤد علیہ السلام کے وہ بیٹے ایسا کے اور حضرت داؤد علیہ السلام کو اللہ
تعالے نے بادشاہی اور پیغمبری دی تھی اور اونپر زبور کتاب اوتاری بعد اسکے اس
رسالہ مین حضرت داؤد علیہ السلام کا نسب نامہ حضرت یہودا تک لکھا ہے مگر نامون کے
حروف کچھہ بدل گئے ہین اصلی یہہ نسب نامہ اوس رسالہ سے لکھا جاتا ہے جو حضرت داؤد

علیہ السلام کے دادا اور پردادا کے احوال مین ہے اور توراۃ شریف کی جلد مین لگا
ہوا ہے اوسکے موافق یہہ نسب نامہ یون ہے کہ حضرت داؤد علیہ السلام بیٹے یسّی کے
وہ بیٹے عوبید کے وہ بیٹے بوعز کے وہ بیٹے سلمون کے وہ بیٹے نخسون کے وہ بیٹے
عمیناداب کے وہ بیٹے رام کے وہ بیٹے حصرون کے وہ بیٹے پارس کے وہ بیٹے یہودا
کے وہ بیٹے حضرت یعقوب علیہ السلام کے یہہ نسب نامہ مولانا مجیر الدین نے بھی تاریخ
بیت المقدس مین اور امام نووی رح نے بھی مہذب مین لکھا ہے مگر حرفون مین کچھہ فرق
ہوگیا ہے جیسا کہ اکثر نامون مین ہوجاتا ہے اب سن تیرہ سونوین برس حیدرآباد مین
ایک سید صاحب سے ملاقات ہوئے اونہون نے اپنا نام سید محمد بتلایا اور فرمایا کہ مین
یافہ کا رہنے والا ہون اون کے سامنے جب مینے عبد الرزاق صاحب کے اس رسالہ
کا ذکر کیا اونہون نے فرمایا کہ مین اونکو پہچانتا ہون وہ ایک تکیہ مین رہتے ہین وہ تکیہ
عبد الرزاق کا کہلاتا ہے وہان لوگ اللہ کا ذکر کرتے ہین اور قرآن پڑھتے ہین اور مولد
شریف پڑھتے ہین اور اسی تکیہ مین حضرت داؤد علیہ السلام کی قبر ہے اور مینے اون سے
پوچھا کہ محمدی اسرائیلی اوس ملک مین اور بھی ہین فرمایا بہت ہین یافہ مین غزہ مین بیروت
مین نابلس مین حمص مین حمہ مین حوران مین اور فرمایا کہ بیت المقدس مین مسلمان بہت
ہین اور یہود اور نصاری تہوڑے ہین نواب محمد اسلم صاحب حیدرآبادی نے مجھسے
بیان فرمایا کہ سوای بیت المقدس کے اور شہرون مین بھی محمدی اسرائیلی رہتے ہین
مین وہان اور شہرون مین بھی گیا ہون بیروت اور حلب اور طنطا اور دمشق اور یافہ
اور بیت اللحم ان سب شہرون مین محمدی اسرائیلی موجود ہین مولوی عبد العزیز صاحب
کشمیری جو علم حدیث مین مولوی اسحاق صاحب کے شاگرد ہین اونہون نے حیدرآباد
مین ۱۲۷۶ مین مجھسے بیان فرمایا کہ مین اسکندریہ سے بیت المقدس کو گیا تہا اور مین
بیت المقدس وغیرہ مین لوگون سے پوچھتا تہا کہ آپ کس قوم کے ہین کسی نے کہا
کہ مین قریشی ہون بنی امیہ مین سے کسی نے کہا ہم انصاری ہین کسی نے کہا ہم اسرائیلی
ہین بیت المقدس مین اور دمشق مین اور حلب مین اور بصریٰ مین سب جگہہ محمدی اسرائیلی

موجود ہین بلکہ ان شہرون مین سو گھرون مین چار گھر عرب کے ہون گے باقی سب اسرائیلی ہین
اب یہہ بیان ہے کہ اللہ تعالے نے مسجد بیت المقدس ہین محمدی اولیاؤن
کو بڑی بڑی برکتین دکھلائین مولانا جلال الدین سیوطی رح فضائل بیت المقدس مین
لکھتے ہین کہ شیخ برہان الدین فزاری رح نے جو کتاب باعث النفوس الی زیارۃ القدس
المحروس لکھی ہے اوسمین اونہون نے فرمایا ہے کہ ہمکو مشرف نے یعنے ابو المعالی مشرف
ابن مرجا مقدسی نے خبر دی اور خبر دی ہمکو ابو الفرج نے کہا کہ ہمکو خبر دی احمد بن خلف ہمدانی نے
کہ مجسے بیان فرمایا ابو محمد خرزی رح نے اور وہ ابدالون مین شمار کیئے جاتے تھے اونہون نے
فرمایا کہ مینے عاشورے کے رات مین سن تین سو مین تیس مین خواب مین دیکھا گویا مین
بیت المقدس کے صحن مین ہون اور مین بری چٹان کے سامنے ہون پھر ایکا ایک
دیکھا کہ وہ ایک بڑا اونچا قبہ ہے سفید نور کا اور اوسکی سر پر ایک موتی ہے پھر مین قبہ کی
طرف داخل ہوا تاکہ مین چٹان کو دیکھون تو ایکا ایک دیکھا کہ وہ ایک یاقوت ہے اور اوسمین
نور ہے مینے کہا سبحان اللہ لوگ تو اسکو چٹان دیکھتے ہین اور وہ یاقوت ہے تب مجسے
کہا گیا کہ کچھ لوگون کو اس طرح پر دکھایا جاتا ہے پھر مینے اوس سیاہ بلاط یعنی پتھر پر نماز پڑھی تو
ایکا ایک نور اوسکی کنارون سے بلند ہوتا تھا اور ایکا ایک چار نہرین اوسکی نیچے سے
بہتی تھین مینے کہا یہہ نہرین کیا ہین تب مجسے کہا گیا یہہ جنت مین سے ہین پھر مین
اوس قبہ سے نکلا اور ایکا ایک کچھ درخت نور کی تھی چٹان کے دروازے سے باب النبی
تک محراب کے سامنے مینے کہا یہہ درخت کیا ہین کہا گیا یہہ رستا ہے اونکا جو اللہ پر ایمان
لاتے ہین مینے کہا پھر جو کوئی اون سے برخلاف ہے کہا دیکھہ اونکا رستا بند کیا ہوا ہے پھر
مینے پوچھا کہ حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم جس رات مین سیر کو بلائی گئے آپکے پاؤن کا
نشان نہین ہے جب آپ چلے تب مجسے کہا گیا زمین کیطرف دیکھہ تب ایکا ایک مینے دیکھا
کہ ایک سفید نور ہے برف کی طرح پڑا اور آپ اپنے دونو پاؤن سے اوسپر چلے ہین اور وہ رستا
ہو گیا ہے پھر مینے حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے قبہ کیطرف دیکھا تب مجسے کہا گیا کہ آپنے
انہین مقامون مین نبیون اور فرشتون کے ساتھہ نماز پڑھی ہے پھر مینے کہا قبہ سلسلہ کیا ہے

اور سلسلہ یعنی زنجیر کہان ہے تب مجسی کہا گیا کہ زنجیر اپنی جگہہ پر ہے اور وہ نور ہے کوئی آدمی
اوسکو نہین دیکھتا ہے پہر مینی باب حطہ کا حال پوچھا تب مجسی کہا گیا کہ جو کوئی اس دروازے
مین داخل ہوا اور اوسکے طرف اوترا وہ اپنے گناہون سے نکل جاتا ہے اوس دن کے
طرح جسدن اوسکی مان سنے اوسکو جنا تہا اللہ تعالی فرماتا ہے کہ اس دروازہ مین سجدہ
کرتے ہوئی داخل ہوا ور حطۃ کہو ہم تمہاری گناہ بخشدینگے پہر مینے حضرت عیسی علیہ السلام
کے پیدا ہونے کے مقام کا حال پوچھا تب مجسی کہا گیا جس نے وہان نماز پڑہی وہ جنت
مین داخل ہوا اور جو اوسمین داخل ہوا تو گویا اوسنے عیسے علیہ السلام کو دیکہا اور اسی
طرح محراب زکریا علیہ السلام کا پہر مینے باب الرحمۃ کا حال پوچھا اور ایکا ایک دیکہا کہ وہ
ایک دروازہ نور کا ہے مسجد کے نزدیک اور ایک دروازہ لوہی کا ہے نالی کے نزدیک
پہر مجسی کہا گیا کہ نبیون مین سے ہر نبی کیواسطے اس مسجد مین سے ایک حصہ ہے اور
اسی طرح ہر ایماندار کے واسطے پہر مین مسجد مین داخل ہوا پہلی صف کے قریب تب مجسے کہا
گیا کہ دیکہہ تب ایکا ایک کچہہ لوگ دیکہی کہ زمین اونکو نگل گئی ہے اور اون کے سر باہر ہین
مینے کہا یہہ کون لوگ ہین تب مجسے کہا گیا جو لوگ اگلے لوگون سے بغض رکہتے ہین پہر
مجسی چار شخصون سے ملاقات ہوئی مینے اپنے جی مین کہا یہہ فرشتے ہین تب مجسی کہا گیا یہہ
جبرائیل اور میکائیل اور اسرافیل ہین اور مینے چوتہے کو نہین پہچانا اور وہ مجسی کہتے تہی
کہ ابو محمد کو یعنے جمعہ کی مسجد مقدس کا جو امام تہا اوسکو سلام کہنا اور اوس سے کہنا کہ
جو خطبے تو پڑہتا ہے اونکو اللہ کے واسطے کر اور اسیطرح اپنے باقی کامون کو پہر جب یہہ
بات اوس مین پوری ہوجائی گی ہم اوسکے واسطے جنت مین ایک تخت نور کا رکہدینگے
کہ وہ اوسپر چڑہیگا اور لوگون کے اوپر اونچا ہوگا اور اسیطرح ابو بکر بن علاوہ اور ابو احمد
ابن عبد الرحیم قیسرانی اور وہ جس راہ پر ہین اوسی پر ہمیشہ رہین اور اسوقت مین سات شخص
ایمان والون مین سے زمین کی میخین ہین بیت المقدس مین اور اوسمین حصی من اونکی جو
اللہ پر ایمان رکہتے ہین مینے کہا پہر حصی بدبختیون کے بت مجسی کہا گیا کہ جہنم کے نالی مین
پہر مینے اوس نالی کو جہانکا اور مینے کہا کہ مین چاہتا ہون کہ دیکہون تو ایکا ایک دیکہا کہ اوسمین

آگ ہے کہ بڑی بڑی جنگاریان پہنکتی ہے کہجور کے درخت کیطرح پر جب وہ آرے سے چیرا
جاتا ہے ہمکو اللہ اوس سے پناہ دیوے اپنے احسان سے اور کرم سے فائدہ قاموس
مین ہے کہ بلاط اون پتہرون کو کہتے ہین کہ گہر مین بچہایے جاتے
ہین اور وہ سیاہ بلاط جو اس صخرہ شریف مین ہے اوسکی ذکر مین مولانا جلال الدین رح
لکہتے ہین کہا ابراہیم ابن مہران نے روایت کیا ہے کہ ہمسے کہا نجیلہ نے اور وہ بیت المقدس
کے صخرہ مین رہا کرتی تہین کہا کہ ایکدن شامی دروازے مین سے ایک مرد داخل ہوا
کہ اوسپر نشانی سفر کی تہی اور اوسنے دو رکعتین یا چار رکعتین پڑہین مینے اوس سے کہا کہ تونے
یہہ کس لئے کیا وہ بولا مین کے لوگون مین سے ایک مرد ہون اور مین اس گہر کے
ارادہ پر نکلا تہا تو میرا گذر وہب ابن منبہ پر ہوا اونہون نے فرمایا تیرا کہان ارادہ ہے
مین بولا بیت المقدس کا اونہون نے فرمایا جب تو بیت المقدس مین داخل ہو تو صخرہ مین
بائین طرف کے دروازے سے داخل ہو پہر قبلہ کیطرف آگے بڑہ کہ تیری داہنی طرف
ایک عمود اور ایک اسطوانہ ہے اور تیرے بائین طرف ایک عمود اور ایک اسطوانہ ہے
پہر تو دیکہہ دو نو عمودون اور اسطوانہ کے بیچ مین ایک سیاہ رخام کا پتہر ہے وہ جنت کے
دروازون مین سے ایک دروازے پر ہے اوسپر نماز پڑہ اور اللہ سے دعا کر کہ اوسکے اوپر
دعا قبول ہے امام امین الدین احمد ابن محمد شافعی رح نے کتاب الانس فی فضائل القدس
مین لکہا ہے کہ یہہ پتہر سبز ہے اور اوسکو سیاہ اسواسطے کہا کہ سبز رنگ دور سے سیاہ
معلوم ہوتا ہے اور قبہ سلسلہ کے ذکر مین مولانا جلال الدین رح نے لکہا ہے کہ جس
جگہہ پر اب قبہ سلسلہ موجود ہے جسکو عبد الملک بن مروان نے بنایا ہے اس جگہہ پر ایک
عجائب زنجیر تہے وہ اس چٹان کے پورب طرف آسمان سے زمین تک لٹکی ہوی تہے یہہ
زنجیر نور کی تہی اللہ تعالے نے حضرت داؤد علیہ السلام کیواسطے اوتاری تہی جب آپ
دو آدمیون کے بیچ مین فیصلہ کرتے تہے جو حق پر ہوتا تہا وہ اوس تک پہونچ جاتا تہا اگرچہ پست
قد ہوتا تہا یہانتک کہ لوگون مین مکر پہیل گیا ایک شخص نے دوسرے کے پاس سو اشرفیان امانت
رکہی پہر وہ مکر گیا اور دونون اوس زنجیر پاس آئے اور اوس نے اشرفیون کو پگہلا کر ایک لاٹہے

کے اندر گرا یا کرکے اوسکی اندر اشرفیان رکھہ دین اور اوس جگہہ آکر وہ لاٹھی اوس صاحب
امانت کو دیدی اور زنجیر کو پکڑ لیا اور اللہ کی قسم کہائی کہ مینے اوسکی اشرفیان دیدین پہر
صاحب امانت نے وہ لاٹھی اوسکے ہاتھہ مین دیدی اور زنجیر کو پکڑ لیا اور قسم کہائی کہ مینے اشرفیان
اوس سے نہین لین اور اوس دن سے وہ زنجیر اوٹھہ گئی اور اس روایت سے یہہ بہی ثابت ہوا
کہ چوتہی صدی تک قبہ سلسلہ علیحدہ تہا اور قبہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا علیحدہ تہا اور رسولانا نے
جو معراج شریف کے ذکر مین اس کتاب مین لکھا ہے کہ یہہ جو قبہ سلسلہ ہے اس جگہہ حضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑہی ہے یہہ بات ٹہیک نہین ہے اور باب حطہ کا بیان مسجد کے
دروازون کے ذکر مین ہوچکا وہان دیکھنا چاہیے امام یافعی رحمہ اللہ روض الریاحین مین چارسو
چودہوین حکایت مین لکھتے ہین کہ ایک بزرگ نے فرمایا کہ مین ایک وقت مین رات کو بیت
المقدس کے قبہ مین داخل ہوا اور رات کو وہان رہا پہر مین کہڑا نماز پڑہ رہا تہا ایکا ایک قبہ
دو ٹکڑے ہوگیا اور ویسا ہی رہا یہانتک کہ مینے آسمان کو دیکھا اور اوس سے ایک خلقت
اوتری کہ اونکی گنتی اللہ کے سوا کوئی نہین جانتا اور وہ کہتے تھے سبحان من ہو ہو سبحان
من لیس الا ہو اہیا شرا ہیا۔ یعنے پاک ہے وہ جو وہ وہی ہے پاک ہے وہ کہ سوا اوسکے
کچہہ نہین ہے ہمیشہ رہنے والا ایسا کہ ہمیشہ رہنے والا پہر وہ یہی کہتے رہے جب
پچھلی رات ہوئی اونمین سے ایک جو میری پہلو مین تہا اوسنے مجہسے کہا کہ تو نے قصد کیا ہے
مینے کہا ہان چاہا کہ اس جگہہ بات کو نماز پڑہون تم کون ہو وہ بولے ہم فرشتے ہین ہم اس مسجد
مین داخل ہوئے تھے اور قیامت کے دن تک اوسکی طرف نہین جاوینگے اور اسکا یہہ
باعث ہے کہ اوسمین ہر روز ستر ہزار فرشتے داخل ہوتے ہین پہر قیامت کے دن تک
اوسکی طرف پلٹ کر نہین جاتے ہین پہر جب دن مین داخل ہوتی ہین اوس رات کو بیت
المقدس کیطرف اور اس چٹان کیطرف جاتے ہین پہر بیت اللہ الحرام یعنے کعبہ شریف
کیطرف جاتے ہین اور سات بار اوسکے آس پاس پہرتے ہین اور مقام کے یعنے مقام
ابراہیم کے پیچھے دو رکعتین پڑہتے ہین پہر مدینہ کیطرف جاتے ہین اور حضرت نبی صلی اللہ
علیہ وسلم پر سلام کہتے ہین پہر اپنی صفون کیطرف پلٹ جاتے ہین پہر جب چڑہتے مین ...

کعبہ مل جاتا ہی اور صبح ہوجاتے ہے اور چارسو گیارہوین حکایت مین ایک بزرگ کی زبانی لکھا ہے کہ حضرت خضر علیہ السلام نے فرمایا کہ مین صبح کی نماز مکہ مین پڑہتا ہون پہر ظہر مدینہ مین پڑہتا ہون اور عصر بیت المقدس مین اور مغرب طور سینا مین اور عشا ذی القرنین کی دیوار پر پڑہتا ہون پہر صبح تک چوکی دیتا رہتا ہون مولانا جلال الدین رح فضائل بیت المقدس مین لکھتے ہین کہ قاضی امین الدین احمد رح نے کتاب الانس سے فضائل القدس مین مشرف بن مرجا تک سند پہونچا ہی اونہون نے ابوحفص حمصی تک سند پہونچا ئی اونہون نے فرمایا کہ مین بیت المقدس مین داخل ہوا آدہی رات سے پہلی تاکہ وہان نماز پڑہون ایکا ایک ایک آواز سنے کہ اے میرے رب مین محتاج ہون مین ڈرنے والا ہون پناہ مانگنے والا ہون اے میرے رب میرا نام مت بدلیو اور میرے جسم مین فرق نہ ڈالیو اور مجہپر شدت کی مصیبت مت ڈالیو تب مین دہشت مین آکر نکلا اور مسجد کے دروازے پر کچہہ لوگون پر گذرا وہ بولے تجکو کیا ہوا تب مینے اونکو خبر دی وہ بولے مت ڈر یہہ خضر علیہ السلام ہین اور یہہ وقت اونکی نماز کا ہے اور مشرف نے اوس چٹان کا ذکر کیا ہے جسکا نام نجح ہی اور دوزخ کے مقام کے نیچے ہے اور وہی مقام ہے خضر علیہ السلام کا فائدہ حضرت خضر علیہ السلام حضرت موسی علیہ السلام کے وقت مین تہی اونکا ذکر سورہ کہف مین اور بہت حدیثون مین ہے اونکو اللہ نے لمبی عمر عنایت فرمائی ہے اولیاؤن کو اون سے بہت ملاقات ہوتی ہے امام یافعی رح سترہوین حکایت مین لکھا ہے کہ ایک بزرگ نے مجکو خبر دی کہ وہ آس پاس کعبہ کے فرشتون کو اور انبیاؤن کو اور اولیاؤن کو دیکھتے ہین اور اکثر اونکو جمعہ کی رات مین اور پیر کی رات مین اور جمعرات کی رات مین دیکھتے ہین اور ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اولیاؤن کی ایک خلقت جمع ہوتی ہے کہ اونکے گنتی اللہ کے سوا کوی نہین جانتا اور باقی نبیون کے پاس اسطرح نہین جمع ہوئے اور اوس بزرگ نے ذکر کیا کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام اور اونکی اولاد کعبہ کے دروازے کے پاس مقام ابراہیم کے سامنے بیٹہتی ہین اور حضرت موسی علیہ السلام اور ایک جماعت انبیا اور اولیا دو نون یمانی ستونون کے بیچ مین اور حضرت عیسے علیہ السلام اور ایک جماعت انبیا کے

حطیم کیطرف مجاورتھی ہین اونھون نے جناب سرور عالم محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے اہل بیت اور
اصحابون کے اور امت کی اولیاؤن کے ساتھہ رکن یمانی کے پاس بیٹھے دیکھا اور راوی بزرگ
نے یہہ بھی ذکر کیا کہ مینے دیکھا کہ حضرت ابراہیم اور حضرت عیسے سب نبیون سے زیادہ جناب
محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی امت سے محبت رکھتے ہین اور سب سے زیادہ انکی بزرگی سی خوش
ہوتے ہین خاتمہ کتاب کا یہہ کتاب بشارت محمدی سن بارہ سو اٹھاسی مین تمام ہوئی اور
پھر بہت باتین کتابون سے ملتی گئین اور اس مین داخل ہوتی گئین یہانتک کہ سن تیرہ سو نو
مین چھپ کر تمام ہوئی یا اللہ اسکو محض اپنی فضل و کرم سے قبول فرما اور اپنے بندون کو اسسے
ہر طرحکا فیض پہونچا یا اللہ مین تجھسی مانگتا ہون تیری پیارے پیغمبر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے
واسطے اور تیری دوست ابراہیم علیہ السلام کے واسطے اور موسی اور عیسی اور سب نبیون اور
پیغامبرون کیواسطے اور موسی کی توراۃ کیواسطے اور عیسے کی انجیل کیواسطے اور داؤد کی
زبور کیواسطے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے قرآن واسطے اور جتنی کلام تونے اپنے نبیون پر
اوتاری اونکی واسطے اور تیری سب نامون کے واسطے کہ مجکو اور میری سب ساتھہ والون کو
قرآن اور حدیث کا علم عطا فرما اور قرآن اور حدیث کو ہمارے گوشت اور خون مین اور ہڈیون
اور کان اور آنکھہ مین ملادی اور ہماری جسم کو قرآن اور حدیث کے کامون مین مشغول رکھہ اور
دین محمدی پر ہمیشہ قائم رکھہ اور اسے دین پر دنیا سے اوٹھا اور اپنے پیاری پیغمبر محمد صلی اللہ
علیہ وسلم کے قدمون کے نیچے ہمیشہ کے لیے جگہہ دی آمین یا اللہ توہی مدد کرنے والا ہے
اور توہی سب بلاؤن سے بچانیوالا ہے آمین

تمت

الحمد للہ کہ کتاب بشارت محمدی اٹھارہوین تاریخ جمادی الثانی کی ۱۳۰۹ ہجری مین تمام ہوئی
اور مطبع دبدبہ احمدی واقع لکھنو محلہ مشک گنج مین باہتمام خاکسار احمد علی خان کے
یہ کتاب چھپکر تیار ہوئی